ترجمہ اردو تفسیر حسینی
جلد اول مسمی بہ
تفسیر قادری
مطبع منشی نولکشور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَعُوْذُ پناہ لیتا ہون اور التجا کرتا ہون بِاللّٰهِ ساتھ معبود برحق اور خداوند مطلق کے مِنَ الشَّيْطٰنِ وسوسہ شیطان کے شر سے جو سرکش فریب دینے والا ہی یا رحمت الٰہی سے دور رہا ہوا ہی الرَّجِيْمِ نکالا ہوا جنت کے باغون سے یا بھگایا ہوا آسمان کے طبقون سے

وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ سات آیتین ہین	شروع واللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ فاتحہ مکہ مین نازل ہوئی

اَلْحَمْدُ جو ثنا اور صفت کہ ازل سے ابد تک موجود و معلوم تھی اور رہی اور ہوگی وہ سب تمام و کمال لِلّٰهِ اوس خدا کے واسطے ہی جو سب نامون اور صفات کمالیہ کے ساتھ نام رکھا گیا اور صفت کیا گیا ہی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پیدا کرنے والا پالنے والا رکھنے والا تربیت کرنے والا کام بنانے والا سب اہل عالم کا کہ ملائکہ جن آدمی چرند پرند درند دریائی جانور وغیرہ ہین الرَّحْمٰنِ دوبارہ ہستی بخشنے والا آخرت مین اہل جہان کے فنا ہو جانے کے بعد الرَّحِيْمِ ۝ دوبارہ بخشش کرنے والا مسلمانون پر مہربانی کے ساتھ اوس جہان مین اور اونھین ہمیشہ کے واسطے داخل جنت کرنے مین مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ خداوند روز جزا وشمار کا یعنی روز قیامت کا یا تصرف کرنے والا اوس دن جو کچھ چاہے یا بندون کے اعمال کا حافظ تاکہ نامۂ اعمال دینے لینے مین غلطی نہو یا روز حساب کا قاضی کہ بندون کے درمیان حق حق حکم کرے یا روز جزا مین جزا دینے والا اِيَّاكَ نَعْبُدُ تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم بس اسواسطے کہ تیرا غیر عبادت کا مستحق نہین وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اور خاص تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم تیری عبادت مین اور سب حاجتین اور ضرورتین بر آنے مین اِهْدِنَا ہمین راہ دکھا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ راہ سیدھی کہ اقوال افعال اخلاق مین اولیا انبیا کی راہ ہی اسواسطے کہ افراط تفریط اور زیادتی کمی مین وہ راہ متوسط ہی یا راہ مستقیم پر ہمین ثابت رکھ کہ وہ دین اسلام اور سنت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اور حضرت قطب العارفین غوث الواصلین ناصر الحق

والدین خواجہ عبید اللہ قدس اللہ سرہ العزیز نے اسکے معنی مین ایک بڑا نکتہ اور بہت اچھی بات فرمائی ہو وہ یہ ہو کہ دکھا تو ہمین سیدھی راہ یعنی اپنی ذات کی محبت اور مشاہدے سے مشرف رکھ تاکہ اپنی طرف اور تیرے غیر کی جانب التفات کرنے سے آزاد ہو کر ہم بالکل تیرے ہی گرفتار ہو جائین اور تیرے سوا نہ ہم کچھ جانین اور تیرے سوا نہ ہم کچھ دیکھین اور تیرے سوا نہ ہم کچھ خیال کرین یا یہ معنی ہین کہ دکھا تو ہمین سیدھی راہ یعنی وہ راہ جو تیری ذات پاک کو ہر موجود کے ساتھ ہو کہ وہ موجود اوس راہ کے بغیر کچھ ظہور ہی نہین رکھتا اور رہے اوسکے اپنے کمال کی انتہا کو نہین پہونچتا تاکہ ہر حال مین تیرے سوا ہم کچھ نہ دیکھین اور تیرے غیر کی طرف متوجہ ہونے سے ہم آزاد ہو جائین صِرَاطَ الَّذِينَ دکھا ہمین اون لوگون کی راہ کہ اپنے فضل سے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ انعام کیا تو نے اونپر نبوت رسالت ولایت صدیقیت شہادت صلاحیت کی نعمت دیکر یا اون لوگون کی راہ جو اہل قرب ہین اور کمال نعمت ظاہر ہی سے کہ قبول شریعت ہو اور جمال نعمت باطن سے کہ اسرار حقیقت کی واقفیت ہو اونکو تو نے عزت دی اور بزرگی بخشی غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ اون لوگون کی راہ جنپر تو نے غصہ کیا اور پیدا ہونے سے پہلے وہ تیرے غضب مین آ گئے اور اسی سبب سے اونھون نے کفر قدیم پر اڑا پایا یہود کی راہ کہ سرکشی اور دشمنی اور یورش کرنے اور قتل انبیا اور تحریف کتب کے سبب سے تو نے اونپر غصہ کیا وَلَا الضَّالِّينَ اور نہ گمراہون کی راہ یعنی وہ لوگ کہ پیدا ہونے کے بعد مختلف طریقون اور ٹیڑھی راہون مین پڑ گئے یا نصارا کی راہ کہ جناب مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مین زیادتی اور حضرت حبیب یعنی سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین کمی کرنے سے گمراہ ہو گئے

سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً
سورہ بقرہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور اسمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	دو سو چھیاسی آیتین ہین

الٓمّٓ ۚ حروف مقطعہ قرآن کے بھید ہین ہر ایک اونپر آگاہ ہی نہین ہو سکتا بعضے مفسرون نے کہا ہو کہ الٓمٓ کے معنی انا اللہ اعلم ہین یعنی خدا ہون بڑا جاننے والا ذٰلِكَ وہ کتاب جسکے نازل کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابون مین کیا تھا الْكِتٰبُ یہ پوری کتاب ہو یعنی قرآن لَا رَيْبَ ۛ کچھ شک و شبہ نہین فِيْهِ ۛ اس کتاب مین یعنی حجت اور دلیل کھلنے اور صاف ظاہر ہو جانے کے سبب سے یہ کتاب اس تبہ پر ہو کہ جو کوئی اسمین ذرا غور کرے وہ شبہہ سے باز رہے اور سمجھ لے کہ اسمین شبہہ کو مجال نہین ہو هُدًى دلالت کرنے والی ہو اور راہ دکھانے والی لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ پرہیزگارون کو کہ یہ لوگ اوس سے فائدہ حاصل کرنے والے ہین الَّذِيْنَ وہ لوگ جو سچے عقیدے سے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین بِالْغَيْبِ ساتھ بے دیکھے ہوئے کے کہ حق تعالیٰ ہو اور فرشتے اور قیامت یا اوسکے متعلقات یا ساتھ چھپی ہوئی چیز کے کہ وحی ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ غیب قضا و قدر ہو کہ مسلمان اوسکا ایمان لاتے ہین وَيُقِيْمُوْنَ اور قائم رکھتے ہین اور ادا کرتے ہین الصَّلٰوةَ پانچون وقت کی نماز شرائط اور آداب کے ساتھ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اوس چیز مین سے جو کہ ہمنے اونھین عطا کی ہو يُنْفِقُوْنَ ۙ خرچ کرتے ہین اہل و عیال اور قرابت دارون اور پڑوسیون اور حقدارون پر وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ ایمان لاتے ہین بِمَآ اُنْزِلَ ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہو اِلَيْكَ تیری طرف اے رسول کہ وہ قرآن ہو وَمَآ اُنْزِلَ اور ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری گئی مِنْ قَبْلِكَ ۚ پہلے تجھے اور پیغمبرون پر جیسے صحیفے توریت زبور وغیرہ

ع ۷

الجزو الاول

وَبِالْاٰخِرَةِ اور ساتھ دوسرے گھر کے کہ دار الجزا ہی هُمْ وہ لوگ جو ذکر کیے گئے یُوْقِنُوْنَ ؕ ایقان رکھتے ہین یعنی اوسکے وقوع پر یقین رکھنے والے ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو اون صفتون سے موصوف اور اون ناموں سے موسوم ہین جو مرقوم اور مذکور ہوے عَلٰى هُدًى اوپر راہ راست اور نشان درست کے ہین مِّنْ رَّبِّهِمْ ق پروردگار اپنے سے یعنی اوسکی توفیق کی مدد سے اونھون نے راہ صواب پائی ہی وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہی چھٹکارا پانے والے ہین عذاب کی گھاٹیون سے اور پہونچنے والے ہین ثواب کے درجون پر کلمہ ہُم کا لانا اس قوم کے ساتھ اختصاص فلاحیت کی دلیل ہی

بیت

چو ایشان را طریق رستگاریست ✽ سزای رستگاران رستگاریست

✽ یہ آیتین جو گذرین اہل اسلام اور اہل کتاب مومنون کی شان مین ہین جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مسلمانون کی تعریف کے بعد کافرون کی مذمت مین فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ جن لوگون نے دشمنی کی وجہ سے كَفَرُوْا چھپایا نور ایمان کو شرک کی تاریکی مین سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ برابر ہی اونپر ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ دھمکاؤ تم اونکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ڈراؤ عذاب سے اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا نہ ڈراؤ اور نہ دھمکاؤ یعنی اگر خوف دلاؤ یا نہ دلاؤ وہ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان نہین لاتے خَتَمَ اللّٰهُ مُہر کر دی ہی اللہ تعالیٰ نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر کہ بیان حق سمجھتے ہی نہین وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ط اور اونکے کانون پر کہ سچی بات سنتے ہی نہین وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ اور اونکی آنکھون پر غِشَاوَةٌ ز اندھیری ہی کہ راہ حق دیکھتے ہی نہین وَّلَهُمْ اور اونھین کے واسطے ہی استحقاق کے رو سے عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ع عذاب بڑا دنیا مین تو قتل اور قید کے سبب سے اور عقبیٰ مین زجر اور قہر کے باعث سے یہ دونون آیتین اون کافرون اور مشرکون کی شان مین ہین جنھین حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے علم قدیم سے جانا تھا کہ کفر ہی پر مرینگے جیسے ابو جہل اور وہ کافر جو جنگ بدر مین قتل کیے گئے کافرون کی مذمت کے بعد تیرہ آیتین منافقون کی شان مین بھیجین کیونکہ اونکی برائی مکر و فریب کے سبب سے اصلی کافرون سے زیادہ ہی وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیون مین سے بعضے مَنْ يَّقُوْلُ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ اٰمَنَّا ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ پچھلے دن کے یعنی روز قیامت کے وَمَا هُمْ حال آنکہ نہین ہین وہ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والے اور سچ بولنے والے يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ فریب دیتے ہین اپنے زعم مین خدا کو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج اور اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین یعنی صحابہ کو اسواسطے کہ منافق لوگ فریب کی راہ سے اونسے اپنا ایمان ظاہر کرتے تھے وَمَا يَخْدَعُوْنَ اور نہین فریب دیتے ہین اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ مگر اپنی ذاتون کو اسواسطے کہ اوس فریب کا وبال بھی اونھین پر پڑتا ہی وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ط اور نہین جانتے کہ ایسی بات ہی فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون مین مَّرَضٌ لا بیماری ہی نفاق کی اور دین مین شک اور مومنون سے رشک و حسد فَزَادَهُمُ اللّٰهُ پھر زیادہ کر دی اللہ نے اونپر مَرَضًا ج بیماری یعنی جتنا قرآن اترتا آتا ہی اونکا شک و شبہہ بڑھتا جاتا ہی اور اونکا رشک و حسد زیادہ ہوتا ہی وَلَهُمْ اور واسطے اونکے ہی عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۵ عذاب دردناک کہ اوسکی انتہا ہی نہین بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے وہ کہ مسلمانون کے ساتھ يَكْذِبُوْنَ ۝ جھوٹ بولتے اور نفاق کی راہ سے ایمان اظہار کرتے تھے وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا ہی یعنی مسلمان کہتے ہین لَهُمْ منافقون کو کہ لَا تُفْسِدُوْا نہ فساد کرو اور نہ تباہی ڈالو فِي الْاَرْضِ لا زمین مین کفر اور گناہ اور مومنون کے ساتھ فریب کرنے کے

ع

وقف لازم

سبب سے تو قَالُوْٓا کہتے ہین کہ اِنَّمَا نَحْنُ سوا اسکے نہین کہ ہم مُصْلِحُوْنَ ۝ سنوارنے والے ہین اپنے کامون کو عبادت
اور نیکی کے سبب سے اَلَآ جانو اے سننے والو کہ اِنَّھُمْ بیشک منافق لوگ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وہ تو ہین تباہ کار اور فتنہ انگیز وَلٰكِنْ
لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور مگر وہ نہین جانتے کہ وہ مفسد ہین وَاِذَا قِيْلَ لَھُمْ اور جب کہا جاتا ہے ان منافقون سے اٰمِنُوْا
ایمان لاؤ دلون سے یعنی اخلاص کے ساتھ كَمَآ جیسا کہ اٰمَنَ النَّاسُ ایمان لائے ہین لوگ مہاجر اور انصار تو قَالُوْٓا کہتے ہین
اپنے دل سے یا اپنی قوم مین کہ اَنُؤْمِنُ کیا ایمان لائین ہم یعنی ایمان نہ لائینگے ہم ویسا كَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ جیسا کہ ایمان لائے ہین
جاہل اور بے عقل منافق اگرچہ یہ جانتے تھے کہ مسلمان عقلاء زمان ہین مگر اونھین نادان اس جہت سے کہا کہ منافق اپنے تئین بڑا
عالم اور بڑا حق جاننے والا سمجھے تھے تو حق سبحانہ تعالی نے سفاہت کو منافقون کی طرف رد کیا اور فرمایا اَلَآ جانو تم اے مسلمانو
کہ اِنَّھُمْ بیشک منافق لوگ ھُمُ السُّفَھَآءُ وہ تو بیخبر اور نادان ہین کہ انجام پر نظر نہین رکھتے اور آخرت کی فکر چھوڑے دیتے ہین
وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ مگر نہین جانتے کہ وہ کچھ نہین جانتے وَاِذَا لَقُوا اور جب دیکھتے ہین منافق اور روبرو ملاقات کرتے ہین
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین صحابہ تو قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہتے ہین کہ ہم بھی ایمان رکھتے ہین تمہارا اس ایمان کا سبب
نزول لکھا ہے کہ عبداللہ بن اُبَیّ اور اوسکے متبعون نے ایک دن حضرت صدیق اور فاروق اور مرتضی رضی اللہ عنہم کو دیکھا اور خوشامد کی
راہ سے ہر ایک کی تعریفین کین جناب مرتضی رض نے فرمایا اے ابن اُبَیّ خدا سے ڈر اور نفاق نہ کر ابن اُبَی بولا اے ابو الحسن نفاق کو ہماری
منسوب نفرمایئے کہ ہم آپ ہی لوگون کی طرح ایمان رکھنے والے اور تصدیق کرنے والے ہین حق سبحانہ تعالی نے خبر دی کہ یہ منافق جب مسلمانون کو
دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ ہم بھی ویسا ہی ایمان رکھتے ہین جیسا تم لوگ رکھتے ہو وَاِذَا خَلَوْا اور جب پھر جاتے ہین اِلٰى شَيٰطِيْنِھِمْ اپنے
شیطانون کی طرف یعنی جنھین اپنا پیشوا جانتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور جن آدمی صورت شیطان سیرتون کے فریب مین مغرور ہوتے ہین تو
قَالُوْٓا کہتے ہین صدق دل سے اِنَّا مَعَكُمْ ہم تمہارے ساتھ ہین اور تمہارے دین اور آئین پر ہین اِنَّمَا نَحْنُ سوا اسکے نہین کہ ہم
مُسْتَھْزِءُوْنَ ۝ افسوس رکھنے والے اور ٹھٹھا کرنے والے ہین مسلمانون کے ساتھ اَللّٰهُ خدا جزا دینے والا يَسْتَھْزِئُ بِھِمْ اونکے مسخرے
اور ٹھٹھے بازی کی جزا اونکو پہونچاتا ہے جزا کا نام فعل کے نام کے ساتھ رکھنا اس راہ سے ہے کہ دونون کا جوڑ ہو ورنہ حق تعالی کو ٹھٹھے باز نہین
کہہ سکتے پس معنی یہ ہین کہ خدا اونکے ساتھ مکافات کرتا ہے وَيَمُدُّھُمْ اور مہلت دیتا ہے اور چھوڑے دیتا ہے زمانہ دراز تک اونھین فِيْ طُغْيَانِھِمْ
اونکی ڈینگ اور اسراف اور سرکشی اور جہالت اور تکبر مین حتی کہ ان حالتون مین يَعْمَھُوْنَ ۝ متحیر رہتے ہین اُولٰٓئِكَ جو اس بری صفت والے
ہین وہ الَّذِيْنَ وہ لوگ ہین جنھون نے نادانی کی وجہ سے اشْتَرَوُا مول لیا اور بدلا اور اختیار کیا الضَّلٰلَةَ گمراہی کو بِالْھُدٰى
راہ پانے پر اور کفر کو ایمان پر شک کو یقین پر جہل کو علم پر نفاق کو اخلاص پر ہلاک کو نجات پر دوزخ کو جنت پر بدعت کو سنت پر فَمَا رَبِحَتْ
پس فائدہ نہ دیا اور نفع نہ پہونچایا اونھین تِّجَارَتُھُمْ اونکی سوداگری نے وَمَا كَانُوْا اور یہ گروہ نہین ہین مُھْتَدِيْنَ ۝ راہ پانے والے
تجارت حقیقی اور اوسمین نفع حاصل کرنے کی راہ مَثَلُھُمْ مثال اونکی یا صفت اونکی ایسی ہے كَمَثَلِ الَّذِي جیسے مثال و صفت اوس
شخص کی جو گھٹا چھائی ہوئی اندھیری رات کے وقت میدان مین اسْتَوْقَدَ جلائے نَارًا آگ اسواسطے کہ راہ دیکھے یا ٹھہرنے کی جگہ تجویز کرے

یا چورون درندون دشمنون کے خوف ہو جاسے فَلَمَّآ اَضَآءَتْ پھر جب روشن کردے وہ آگ مَا حَوْلَهٗ آگ جلانے والے کے گرداگرد کو ذَهَبَ اللّٰهُ لے جائے اللہ بِنُوْرِهِمْ روشنی اونکی آگ کی وَتَرَكَهُمْ اور چھوڑے اونھین فِیْ ظُلُمٰتٍ تاریکیون مین یعنی شب کی تاریکی اور ابر کی اندھیری مین لَّا یُبْصِرُوْنَ نہین دیکھتے اپنے گرداگرد کو صُمٌّۢ بہرے ہین حق سننے سے یعنی حق بات نہین مانتے بُكْمٌ گونگے ہین حق کہنے سے اسواسطے کہ ایمان کا اقرار کرتے ہین انکی زبان دل سے موافقت نہین رکھتی پس گویا بات ہی نہین کرتے عُمْیٌ اندھے ہین دیدہ بصیرت سے حق دیکھنے مین فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ پس وہ نہین پھرتے ان صفتون سے اور اسی طرح حشر کیے جاوینگے وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا منافقون کی مثل یہ ہے کہ گمراہی کی اندھیری رات مین مسلمانون کی تلوار کے خوف سے کلمۂ شہادت کی آگ اونھون نے روشن کی اور اوسقدر روشنی مین قتل ہونے سے بےخوف ہوکر عمر گذارتے ہین لیکن مرنے کے بعد انکے اقرار کی روشنی جاتی رہیگی اور وہ ندامت حسرت سختی عقوبت کی تاریکیون مین پڑے رہینگے اَوْ یا اونکی مثل كَصَیِّبٍ اون لوگون کی ایسی تند مینھہ کے بڑے بڑے بوند بڑے زور سے برستے ہین مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے فِیْهِ اوس مینھہ مین یعنی اوسکے برسنے مین یا اوس ابر مین ظُلُمٰتٌ تاریکیان ہون ابر گھرنے اور رات اندھیری ہونے سے وَّرَعْدٌ اور بڑی کڑک جو اوس سے سنائی دیتی ہے وَّبَرْقٌ اور روشنی جو اوس سے چمکتی ہے یَجْعَلُوْنَ دیتے ہین ایسے مینھ والے اوسکے خوف سے اَصَابِعَهُمْ اونگلیان اپنی فِیْٓ اٰذَانِهِمْ اپنے کانون مین مِّنَ الصَّوَاعِقِ صاعقون کی آواز کے خوف سے جو اونھین پہونچتی ہے اور وہ ایک آواز ہولناک ہے کہ اوسکے ساتھ آگ ہوتی ہے بلے کو اور بے دھوین کی کہ جس جگہ پہونچتی ہے وہ جگہ جل جاتی ہے تو وہ لوگ کانون مین اونگلیان دیتے ہین حَذَرَ الْمَوْتِ اپنے بچانے کو اندیشہ ہلاکت اور خوف مرگ سے وَاللّٰهُ مُحِیْطٌ اور اللہ تعالیٰ علم مین گھیرنے والا ہے بِالْكٰفِرِیْنَ کافرون کو اور اونکے اقوال اور افعال اوسپر پوشیدہ نہین اور اونکی سزا اور جزا جیسی کہ چاہیے اونھین دیگا یَكَادُ الْبَرْقُ قریب ہے کہ برق کی چمک یَخْطَفُ لیجائے اَبْصَارَهُمْ بینائیان اونکی كُلَّمَآ اَضَآءَ جب چمکتی ہے برق اور اوسکی چمک راہ کو روشن کردیتی ہے لَهُمْ اونکے واسطے مَّشَوْا چلتے ہین وہ فِیْهِ اوس روشنی مین وَاِذَآ اَظْلَمَ اور جب پھر تاریک ہوجاتی ہے راہ عَلَیْهِمْ اونپر برق کی چمک چھپ جانے سے قَامُوْا وہین کھڑے ہو رہتے ہین اور متحیر ہوجاتے ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا اونکے کان آنکھ لیجانے کو تو لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ البتہ لیجاتا اونکی شنوائی آواز رعد کے سبب سے وَاَبْصَارِهِمْ اور لیجاتا اونکی آنکھین برق کی چمک کے باعث سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر قَدِیْرٌ قادر ہے حق تعالیٰ اس تمثیل مین منافقون کو اوس گروہ سے تشبیہ دیتا ہے جو اندھیری رات کے وقت میدان مہلک مین ہون اور زور شور کا مینھہ گھرا ہوا ابر اونھین گھیرے اور رعد کی کڑک برق کی چمک نے اونھین سراسیمہ اور مضطر کردیا صاعقہ کی آواز کے ہول سے کانون مین اونگلیان دین اوس اندھیری مین راہ اونپر پوشیدہ ہو جب برق چمکے تو راہ معلوم ہو اور چند قدم چلین پھر جب برق کی چمک جاتی رہے اور اندھیرا ہوجائے تو ٹھہر کر سرگردان رہجائین یہان اسلام کو مینھہ سے تشبیہ دی اسواسطے کہ حیات قلوب کا سبب ہے اور تاریکیان جو ہین وہ منافقون پر شاق ہون جیسے شرع کی تکلیفین جو ماسوا کا ترک اقربا کے ساتھ جہاد لگے

اور اٹھا کر یںگے ہم اونھین دن قیامت کے اوپر مونھون اونکے اندھے اور گونگے اور بہرے ۱۲

دین چھوڑ دینا حق تعالی نے منافقون کے زعم کے موافق ان چیزون کو ظلمات فرمایا اور رعد وہ خوف او رشدتین ہین جو پیش آتین
اور برق غنیمتین او رفتحین ہین جو حاصل ہوں اور صاعقے تہدیدین اور وعیدین ہین جو کافرون او رمنافقون کے واسطے ہین منافقون نے
ظاہر مین اسلام قبول کیا تھا جب جہاد او رقتل کفار کے احکام یا اور ایسے حکم اونپر نازل ہوئے تو اونپر خوف غالب ہوا کہ مبادا اونکے
قتل اور بدر کر دینے کو بھی حکم الٰہی صادر ہو چاہتے تھے کہ قرآن سننے سے اپنے کان بند کرلین اور جب کثرت مال او رغنیمتین حاصل ہونے کی
برق اونپر چمکتی تو دین اسلام کو پسند کرتے اور جب مشقتون او ر ریاضتون کی تاریکی اونکے خیال مین آتی تو دین کی راہ چلنے مین ٹھہر جاتے
غرضکہ نعمت کی امید پر دوست اور مداح اور دعا گو تھے اور محنت کے خوف سے دشمن او رعیب جو تھے اور ہر زمانہ مین منافقون کا
یہی حال ہے **مثنوی** بہنگام راحت متابع شوند + بوقت مشقت منازع شوند + چو دولت درآید ہمہ چاکرانند + بہ نکبت زہر دشمنی بدترانند +
يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو **اعْبُدُوا** عبادت اور بندگی کرو **رَبَّكُمُ** اپنے رب کی اسواسطے کہ وہی مستحق عبادت ہے **الَّذِي** وہ پیدا
کرنے والا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے **خَلَقَكُمْ** پیدا کیا تمھین او رنیست سے ہست کیا **وَالَّذِينَ** اور پیدا کیا اون لوگون کو بھی جو تھے
مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے اور یہ جو تمھین عبادت کا حکم فرمایا اسکا نتیجہ یہ ہے کہ **لَعَلَّكُمْ** شاید تم **تَتَّقُونَ** پرہیز کرو اوسکے غصے اور
عذاب سے **الَّذِي** وہ خداوند جسنے حکمت بالغہ سے **جَعَلَ** بنایا **لَكُمُ** تمھارے نفع اور فائدے کے واسطے **الْاَرْضَ** زمین کو **فِرَاشًا**
فرش بچھا ہوا او سمین آرام کرنے اور اوسپر چلنے پھرنے کے واسطے **وَّالسَّمَآءَ** اور بنایا آسمان کو **بِنَآءً** چھت اونچی **وَّاَنْزَلَ** اور
اوتارا **مِنَ السَّمَآءِ** آسمان سے یا ابر سے **مَآءً** پانی فائدے بھرا یعنی مینہ **فَاَخْرَجَ** پھر نکالا **بِهٖ** بسبب اوس پانی کے جب وہ خاک سے
ملا **مِنَ الثَّمَرٰتِ** انواع اقسام کے میوون اور پتیون سے **رِزْقًا** روزی بہی جنی **لَّكُمْ** واسطے تمھارے **فَلَا تَجْعَلُوا**
پس نہ ٹھہراؤ **لِلّٰهِ** واسطے خدا کے **اَنْدَادًا** برابر اور ہمسر اوسکے ملک مین **وَّاَنْتُمْ** حالانکہ تم **تَعْلَمُوْنَ** ○ جانتے ہو کہ اوسکا مثل نہین اور
نہونا چاہیے اسواسطے کہ اوسکے سوا کوئی مخلوقات کو پیدا کرنے اور موجودات کو ظاہر کرنے پر قادر ہی نہین **وَاِنْ كُنْتُمْ** اور اگر ہو تم
فِيْ رَيْبٍ شک او رگمان مین **مِّمَّا نَزَّلْنَا** اوس چیز سے جو ہمنے اوتاری بتدریج **عَلٰى عَبْدِنَا** اپنے بندہ پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین اور تم کہتے ہو کہ وہ اونکی بنائی ہوئی ہے **فَاْتُوْا** تو لاؤ تم کہ اہل فصاحت صاحب بلاغت ہو **بِسُوْرَةٍ** ایک بات کی قدر یعنی ایک
ایسا کلام لاؤ کہ فصاحت او ربلاغت مین اور امور غیبیہ سے خبر دینے مین ہو **مِّنْ مِّثْلِهٖ** مانند قرآن کے **وَادْعُوْا** اور پکارو تم اگر خود معارضہ
کرنے کی قدرت نہین رکھتے ہو **شُهَدَآءَكُمْ** حاضرین محفل اپنے کو شاعرون اور منشیون مین سے یا پکارو اپنے بتون کو مدد کے
واسطے یا جسے مدد کے واسطے چاہتے ہو پکارو **مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ** سوا خدا کے **اِنْ كُنْتُمْ** اگر ہو تم **صٰدِقِيْنَ** ○ سچے اس بات مین کہ یہ بشر کا کلام ہے
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس اگر معارضہ نکیا تمنے زمانہ گذشتہ مین اور اوسکے مثل کوئی سورت نہ لائے **وَلَنْ تَفْعَلُوْا** اور زمانہ آیندہ
مین بھی ہرگز نہین معارضہ کر سکتے ہو **فَاتَّقُوا** تو پرہیز کرو **النَّارَ** آتش دوزخ سے **الَّتِيْ** وہ آگ کہ ممتاز اور تیز ہے سب آگون
سے بایں وجہ کہ **وَقُوْدُهَا** ایندھن اوسکا **النَّاسُ** آدمی ہین یعنی کافر لوگ **وَالْحِجَارَةُ** اور پتھر
یعنی گندھک کہ اوسکی آنچ بہت سخت ہے اور اوسکی بو بہت بری **اُعِدَّتْ** طیار کی گئی ہے ایسی آگ **لِلْكٰفِرِيْنَ** ○

واسطے کافرون کے وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اور خوشخبری دواے رسول اون لوگون کو جو خدا کی توفیق سے اٰمَنُوْا ایمان لائے خدا اور رسول اور قرآن کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور بجالائے کام نیک فرائض اور سنتین ادا کرنے سے اور مضمون بشارت یہ ہے اَنَّ لَهُمْ کہ بیشک واسطے اونکے ہین آخرت مین جَنّٰتٍ باغ کہ اونمین ہر قسم کے میوے ہونگے تَجْرِیْ بہتی ہین مِنْ تَحْتِهَا اونکے درختون کے نیچے سے یا اونکی کھڑکیون اور جھروکون کے نیچے سے الْاَنْهٰرُ نہرین پانی اور دودھ اور شراب طہور اور شہد کی كُلَّمَا رُزِقُوْا جب روزی دیے جائینگے جنّتی لوگ مِنْهَا اون درختون سے مِنْ ثَمَرَةٍ میوے مین سے رِّزْقًا روزی طیار اور کھانا بنا چنا تو قَالُوْا کہین گے هٰذَا الَّذِیْ یہ وہ میوہ ہے جو رُزِقْنَا روزی دیا اور کھلایا تھا ہمکو مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے دنیا مین اور بعضون نے کہا ہے کہ بہشت مین اور پہلا قول اکثر اور اشہر ہے وَاُتُوْا بِهٖ اور لائین گے سوسنون کے سامنے بہشت کے میوے مین سے مُتَشَابِهًا مانند میوون دنیا کے رنگ اور صورت مین مگر مزے مین مختلف ہونگے اسواسطے کہ دنیا کے سب میوون کا مزہ جنت کے ایک میوے مین ہے وَلَهُمْ اور اہل بہشت کے واسطے ہین فِیْهَآ بہشت کے باغون مین اَزْوَاجٌ جورو ین حورین اور عورتین مُّطَهَّرَةٌ پاکیزہ یعنی صاف جوہر نیک منظر اور عیبون اور آفتون سے پاک جو دنیا کی عورتون کے واسطے ہوتی ہین وَّهُمْ فِیْهَا اور جنّتی لوگ باغون مین خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے ہین اِنَّ اللّٰهَ بیشک خدا لَا یَسْتَحْیٖٓ نہین شرماتا اور باک نہین رکھتا اَنْ یَّضْرِبَ یہ کہ بیان کرے مَثَلًا مَّا مثل کوئی سی کسی چیز سے ہو اور کسیکے واسطے ہو لکھا ہے کہ قرآن مین مکھی اور مکڑی کا ذکر سنکر یہود ٹھٹھا کرتے تھے کہ ان باتون کو خدا کے کلام سے کیا نسبت حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ خدا تعالی مثل دینے سے شرم نہین رکھتا اگرچہ جسکے ساتھ مثل دے وہ ہو بَعُوْضَةً چھوٹا سا مچھر فَمَا فَوْقَهَا پھر جو اوس سے بڑھکر ہے جیسے مکھی اور مکڑی فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پھر جو لوگ ایمان لائے ہین اور قرآن کو حق تعالی کا کلام سمجھے ہین فَیَعْلَمُوْنَ تو وہ یقین کے ساتھ جانتے ہین کہ اَنَّهُ الْحَقُّ بیشک وہ مثل یا ضرب المثل درست اور راست ہے مِنْ رَّبِّهِمْ اونکے پروردگار کے پاس سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور لیکن جن لوگون نے چھپایا ہے حق کو فَیَقُوْلُوْنَ تو وہ کہتے ہین جدال اور عناد کی وجہ سے یا طنز اور افسوس کی راہ سے مَاذَآ کیا چیز اَرَادَ اللّٰهُ چاہی اللہ نے بِهٰذَا ساتھ اسکے جو کہا مَثَلًا ازروی مثل کے کیا کافر نہین جانتے کہ حق تعالی اپنے عدل سے یُضِلُّ گمراہ کرتا ہے بِهٖ بسبب اوس مثل کے كَثِیْرًا بہتون کو کفار اور منافقون مین سے کہ وہ اوسمین غور نہین کرتے اور اوسکی حکمت دریافت نہین کر لیتے وَّیَهْدِیْ بِهٖ اور اپنے فضل سے راہ دکھاتا ہے اوسی مثل سے كَثِیْرًا بہت لوگون کو مسلمانون مین سے کہ وہ اوسمین غور کرتے ہین اور اوسکی حکمت دریافت کر لیتے ہین وَمَا یُضِلُّ اور گمراہ نہین کرتا حق تعالی بِهٖٓ اوس مثل سے جو دی ہے اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ مگر فاسقون کو یعنی اونکو جو مقام فرمانبرداری سے نکل گئے ہین الَّذِیْنَ یہ فاسق وہ لوگ ہین جو یَنْقُضُوْنَ توڑتے ہین غدر اور خیانت سے عَهْدَ اللّٰهِ عہد کو خدا کے جو اونسے لیا ہے مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وہ عہد مضبوط ہو جانے کے بعد آپس سے وہ عہد مراد ہے جو پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت پر بنی اسرائیل نے توریت مین کیا ہے تو یہ فاسق یہود ہونگے یا روز میثاق کا عہد مراد ہے

وقف لازم

اس قول پر فاسق کفار اور منافق ہونگے وَيَقْطَعُونَ اور کاٹتے ہین یہ بیوفا عہدشکن مَآ اَمَرَ اللّٰهُ اوس چیز کو کہ خدا نے حکم فرمایا ہی
بِهٖ ساتھ اوسکے اَنْ يُّوْصَلَ یہ کہ وہ ملائی جائے یعنی رشتہ داری اور لوگ پیغمبر کے رشتے کو دشمنی سے قطع کرتے تھے اسواسطے کہ اہل عرب سے
کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کچھ قرابت نہ رکھتا ہو اور یہود بھی رشتہ منقطع کرتے تھے اسواسطے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور اونمین حضرت اسمعیل و حضرت اسحق کے بھائی ہونے کے سبب سے اپنایت تھی وَيُفْسِدُوْنَ اور یہی
گروہ فساد کرتا ہی فِی الْاَرْضِ زمین مین مخالفت حق اور موافقت نفس کے سبب سے اُولٰٓئِكَ وہ قوم هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ تو
نقصان کے مارے ہوئے ہین دنیا اور عقبیٰ مین كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ کیونکر کافر ہوتے ہو بِاللّٰهِ خدا کے ساتھ وَكُنْتُمْ حالانکہ تھے تم
اَمْوَاتًا مردے یعنی ایسے اجسام کہ اوسکے واسطے زندگی نہ تھی جیسے نطفہ اور تھکا فَاَحْيَاكُمْ پھر زندہ کیا اللہ نے تمھین اعضا درست کرکے
تمھارے بدنون مین روح پھونکنے کے سبب سے ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مار ڈالیگا تمھین جب تمھاری مدت منقضی ہو جائیگی ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر
دوبارہ زندہ کریگا قبرون مین یا صور پھونک کر تمھین زندہ کریگا حشر و نشر کے واسطے ثُمَّ اِلَيْهِ پھر اوسکی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤگے
جزا پانے کے واسطے هُوَ الَّذِيْ وہ وہ خدا ہی جسنے اپنی قدرت بی علت سے خَلَقَ پیدا کین لَكُمْ تمھارے نفع کے واسطے مَّا فِی الْاَرْضِ
وہ چیزین جو زمین مین ہین جَمِيْعًا سب پہاڑ کھانین چشمے نہرین بوٹیان جانور ثُمَّ پھر زمین پیدا کرنے کے بعد اسْتَوٰٓى قصد کیا
اِلَى السَّمَآءِ آسمان پیدا کرنے کی طرف فَسَوّٰىهُنَّ پھر راست اور درست کیا اونھین بے درز اور کجی اور خلل کے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
سات آسمان وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون کو عَلِيْمٌ ۝ خوب جاننے والا ہی یعنی کہ ہر چیز کو کیون بنایا اور کسواسطے
پیدا کیا وَاِذْ قَالَ اور یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا رَبُّكَ تمھارے رب نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے سب فرشتون کے
یا فرشتون کی فقط اوس جماعت سے جو جنون کے قتل اور اخراج کے بعد زمین پر رہتی تھی کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ بیشک مین پیدا کرنے والا ہون
فِی الْاَرْضِ مکہ کی زمین مین اور صحیح تر یہ ہی کہ مطلق زمین مین خَلِيْفَةً ایک بندے کو کہ قوم بنی الجان کا بدلہ ہوگا یا کسیکو جو عمارت زمین
اور عبادت رب العالمین مین تمھارا خلیفہ ہو اور اعانت حق اور اہانت باطل مین میرا خلیفہ ہو اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ خلیفہ
کے یہ معنی ہین کہ جمیع موجودات اور تمام مخلوقات سب کے سب کا وہ بدلا ہی یہ بدلا آدمی ہو سکتا ہی اسواسطے کہ وہ عالم غیب اور عالم شہادت
کے عجائبات کا مجمع اور نادرات کا منبع ہی اور عالم جسمانی اور عالم روحانی کا خلاصہ اوسیکے ساتھ ہی اور حقائق علوی سفلی کا جامع ہی بحر
مثنوی آدمی چیست برزخ جامع ✤ صورت خلق و حق درو لامع ✤ متصل با دقائق جبروت ✤ مشتمل بر حقائق ملکوت ✤ قَالُوْٓا
کہا اون ملائکہ نے جو مخاطب تھے کہ اَتَجْعَلُ کیا پیدا کرتا ہی تو فِيْهَا زمین مین اوسے مَنْ يُّفْسِدُ جو فساد کرے اور جس سے
نافرمانی صادر ہو فِيْهَا زمین مین وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور گرائے خون اپنے مثل کا ناحق اور اس بات سے فرشتون کی
واقفیت یا حکم الٰہی سے تھی یا لوح محفوظ مین اونھین نے پڑھا تھا یا اونکی عقلون مین جما ہوا تھا کہ گناہ نکرنا اونھین کا خاصہ ہی
اسی سبب سے فرشتون نے کہا کہ ای اللہ تو ایسے کو خلیفہ کیا چاہتا ہی وَنَحْنُ حالانکہ نُسَبِّحُ ہم پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہین تجھے
بِحَمْدِكَ تیرے حکم سے یا تیری توفیق سے کہ وہ حمد کا سبب ہی وَنُقَدِّسُ لَكَ اور ذکر کرتے ہین ہم تیرا سب ناشایستہ

باتون سے پاکی کے ساتھ قَالَ کہا اللہ نے ان ملائکہ سے اِنِّیْٓ اَعْلَمُ تحقیق کہ مین جانتا ہون اس خلیفہ کی پیدائش مین جو مصلحتین
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ہے جو تم نہین جانتے ہو وَعَلَّمَ اور سکھایا حق تعالی نے اٰدَمَ آدم کو جو خلیفہ او نہین سے عبارت ہو الْاَسْمَآءَ
نام مخلوقات کے كُلَّهَا سب کے سب علویات او سفلیات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ پھر پیش کیا اون نام والون کی
ذاتون کو عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ اون فرشتون پر جنہون نے اَتَجْعَلُ کہا تھا فَقَالَ پھر کہا اور حکم کیا تکلیف کی رو سے تنبیہ کیلیے
اونکے عجز پر آگاہ کرنے کی وجہ سے کہ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بتاؤ مجھے بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ نام اونکے جو تمہارے سامنے کیے گئے ہین اِنْ
كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِیْنَ ○ سچے طعن کرنے مین استحقاق خلافت آدم پر حالانکہ خلیفہ کو علم چاہیے اور تمہین نہین ہے
قَالُوْا کہا فرشتون نے اون نامون سے اپنی ناواقفیت بیان کرکے عذر کے طور پر کہ سُبْحٰنَكَ تنزیہ کرتے ہین ہم تیری
سب نقصانون سے تنزیہ کرنے کر لَا عِلْمَ لَنَآ کچھ علم نہین ہمکو اِلَّا مَا مگر جو کچھ عَلَّمْتَنَا سکھا دیا تو نے ہمین اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَلِیْمُ بیشک تو ہی ہے دانا اور سکھانے والا الْحَكِیْمُ ○ حکم کار اور سب کا ساز کردار قَالَ کہا اللہ تعالی نے بیواسطہ کر
یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ اے آدم بتا دے تو ان ملائکہ کو بِاَسْمَآئِهِمْ نام ان کے جو جانتے نہین فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ پس جب بتا دیے آدم نے
بِاَسْمَآئِهِمْ سب نام اون نام والون کے تو قَالَ کہا حق تعالی نے ملائکہ سے عتاب کی راہ سے کیا اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہین
کہا تھا مین نے تمسے کہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ یقینی مین جانتا ہون غَیْبَ السَّمٰوٰتِ جو کچھ پوشیدہ ہے آسمانون کا حال وَالْاَرْضِ
اور جو کچھ مخفی ہین زمین کے امور وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ اور مین جانتا ہون جو کچھ تم اَتَجْعَلُ فِیْهَا کے کلام سے ظاہر کرتے ہو
وَمَا كُنْتُمْ اور جو کچھ اپنے زعم مین تم تَكْتُمُوْنَ ○ چھپاتے تھے حکومت زمین سے معزول ہونے کو برا جاننے کے سبب سے
وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے بھی کہ کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ سب فرشتون کو ایک ہی بار کہ اسْجُدُوْا
سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کو تحیۃ او تعظیم کا سجدہ فَسَجَدُوْٓا تو سجدہ کیا سب فرشتون نے اِلَّآ اِبْلِیْسَ مگر ابلیس نے قول اصح کی رو سے
یہ بات ہے کہ ابلیس قوم بنی الجان یعنی جنون مین سے تھا نافرمانی کے سبب سے حق تعالی نے اوسکا لقب ابلیس کہا یعنی خدا کی رحمت سے ناامید
اَبٰی سر ہلایا یعنی انکار کیا سجدہ آدم سے وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر اور سرکشی کی وَكَانَ اور تھا خدا کے علم مین مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ○
کافرون مین سے وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اور کہا ہمنے اپنے کرم سے کہ اے آدم اسْكُنْ اَنْتَ سکونت کر تو وَزَوْجُكَ اور جورو تیری یعنی حوا
الْجَنَّةَ جنت مین وَكُلَا اور کھایا کرو تم دونون مِنْهَا جنت سے یعنی میوے رَغَدًا چھک کر حَیْثُ شِئْتُمَا جہان چاہو وَلَا تَقْرَبَا
اور نہ قریب جانا تم دونون هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اس درخت کے یعنی درخت انگور یا درخت انجیر کے اور بہت مشہور گیہون کا درخت ہے
فَتَكُوْنَا تو ہو جاؤگے اگر اس درخت کے قریب جاؤگے مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ظلم کرنے والون مین سے اپنے نفس پر نافرمانی کے ارتکاب سے
فَاَزَلَّهُمَا پھر ڈگایا اور جگہ سے بہکایا آدم اور حوا کو الشَّیْطٰنُ وہ سرکش نافرمان عَنْهَا جنت سے بعد اسکے کہ مور اور سانپ کی مدد سے
جنت مین آیا تھا اور حوا اور آدم کو وسوسہ لایا فَاَخْرَجَهُمَا پھر نکالا اون دونون کو اخراج کی اسناد شیطان کی طرف مجازا ہے اسواسطے کہ حق تعالی نے
آدم اور حوا کو نکالا مِمَّا اوس چیز سے کہ كَانَا تھے وہ دونون فِیْهِ بیچ اوسکے چیز مین کہ وہ کرامت اور نعمت تھی وَقُلْنَا اهْبِطُوْا اور کہا ہمنے مور اور سانپ اور

آدم اور حوّا اور ابلیس کو کہ تم سب جنت سے دنیا مین اوترجاؤ بَعْضُكُمْ بعضے تمھارے لِبَعْضٍ بعضون کے عَدُوٌّ دشمن ہین
جیسے ابلیس اور سانپ کہ آدم و حوّا اور اولاد آدم کے دشمن ہین وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے اور تمھاری ذریت کے لیے فِي الْأَرْضِ
زمین مین ہی مُسْتَقَرٌّ جگہ قرار کی وَّمَتَاعٌ اور برخورداری اور منفعت إِلَىٰ حِينٍ ○ اجل آنے اور عمر بسر کرنے تک فَتَلَقَّىٰ آدَمُ
پھر سیکھے لیے آدم نے مِن رَّبِّهِ اپنے رب سے كَلِمَاتٍ کچھ کلمے کہ وہ بہت مشہور قول کے موافق یہ ہین رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور یہ سیکھنا اوسوقت تھا کہ آدم علیہ السلام جنت سے اوترنے کے بعد کوہ سراندیپ دو سو برس روئے
تو حق تعالیٰ نے یہ کلمات اونھین تعلیم فرمائے جب حضرت آدم نے یہ مناجات کی فَتَابَ عَلَيْهِ تو حق تعالیٰ نے اونکی توبہ قبول
فرمائی إِنَّهُ بیشک حق تعالیٰ هُوَ التَّوَّابُ وہ ہی تو توبہ دینے والا ہے بندون کا الرَّحِيمُ ○ مہربان ہے توبہ کرنے والون پر
قُلْنَا کہا ہمنے دوبارہ اهْبِطُوا اوترجاؤ مِنْهَا جنت سے یا آسمانون پرسے جَمِيعًا تم سب فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم پھر اگر
آئے تمھارے پاس مِّنِّي میرے پاس سے هُدًى ہدایت اور بیان رسول بھیجنے اور کتابین اوتارنے کے سبب سے
فَمَن تَبِعَ پھر جو کوئی متابعت کریگا اور پیچھے پیچھے چلیگا هُدَايَ میری ہدایت اور بیان کے فَلَا خَوْفٌ تو کچھ خوف نہین
حصول مکروہات کے خیال سے عَلَيْهِمْ اونپر جنھون نے متابعت کی رسولون کی اسواسطے کہ وہ آفتون سے بیخوف ہونگے
وَلَا هُمْ اور نہ وے ہین وہ کہ اپنے مقاصد فوت ہونے کے سبب سے يَحْزَنُونَ ○ غمناک ہون اسواسطے کہ وہ اپنی مرادون کو
پہونچینگے وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جن لوگون نے حق تعالیٰ کی عبادت نہ کی یعنی ایمان نہ لائے وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جھٹلائین
ہماری وحدانیت کی دلیلین یا پاؤ رنکیا قرآن یا وہ چیز جو ہمنے دلیل بنائی أُولَٰئِكَ وہ گروہ أَصْحَابُ النَّارِ اہل دوزخ ہین
هُمْ فِيهَا وہ دوزخ مین خَالِدُونَ ○ ع ہمیشہ رہینگے يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ای بیٹون یعقوب کے اذْكُرُوا یاد کرو نِعْمَتِيَ میری
نعمتین نعمت کی لفظ واحد ہے اور اوسکے معنی جمع ہین الَّتِي وہ نعمتین کہ اپنے فضل سے أَنْعَمْتُ انعام کین مین نے عَلَيْكُمْ تمپر
اور تمھارے باپ دادا اور تمھارے اون بزرگون پر جو گذر گئے ہین اور باپ دادا کے ساتھ جو نیکی ہے وہ نیکی اولاد کے ساتھ ہے اسواسطے
کہ اون بزرگون کے سبب سے اونکو بھی فخر و مباہات حاصل ہے وَأَوْفُوا اور پورا کرو بِعَهْدِي عہد و پیمان میرے جو پیغمبر امی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی شان مین توریت مین مین نے تمسے باندھے ہین أُوفِ تاکہ پورا کرون مین بِعَهْدِكُمْ تمھارا عہد و پیمان یعنی وفاداری کی جزا
تمھین دون وَإِيَّايَ اور مجھسے فَارْهَبُونِ ○ ڈرو نقض عہد اور پیمان شکنی مین وَآمِنُوا اور ایمان لاؤ بِمَا أَنزَلْتُ ساتھ
اوس چیز کے جو بھیجی مین نے یعنی قرآن مُصَدِّقًا در حالیکہ وہ بھیجی ہوئی چیز موافق ہے توحید اور وعدہ اور وعید مین لِّمَا مَعَكُمْ اوس چیز کے
جو ساتھ تمھارے ہے یعنی توریت وَلَا تَكُونُوا اور نہو جاؤ أَوَّلَ كَافِرٍ پہلا گروہ کافرون کا اہل کتاب مین بِهِ ساتھ قرآن کے
وَلَا تَشْتَرُوا اور نہ بدلا کرو بِآيَاتِي میری کتاب کی آیتون کے ساتھ کہ توریت ہے ثَمَنًا قَلِيلًا تھوڑے دام کو علماء یہود مخاطب ہین کہ
کعب ابن اشرف وغیرہ کے ہدیون اور صلون کے سبب سے توریت کی آیتین تحریف کر دیتے تھے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر کو چھپاتے
تھے وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ○ اور مجھسے ڈرو کتاب ربانی کو تھوڑے مال فانی سے بیچنے مین وَلَا تَلْبِسُوا اور نہ ملاؤ الْحَقَّ راست و درست باتون کو یعنی توریت مین

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفتیں ہیں انھیں بِالْبَاطِلِ ساتھ ناحق کے جو تم اپنے پاس سے لکھ لیتے ہو وَتَكْتُمُوا اور چھپاتے
ہو تم الْحَقَّ حق کو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہے وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ اور تم جانتے ہو کہ یہ وہی نبی ہیں جنکی صفت
تم چھپاتے ہو وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز مسلمانوں کے ساتھ جس طور پر کہ وہ ادا کرتے ہیں وَآتُوا الزَّكٰوةَ
اور دو زکوٰۃ مال کی اہل اسلام کے طریقہ پر وَارْكَعُوا اور نماز ادا کرو مَعَ الرّٰكِعِينَ ○ ساتھ رکوع کرنے والوں کے یعنی مسلمانوں
کی جماعت کے ساتھ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو بِالْبِرِّ ساتھ بھلائی کے وَتَنْسَوْنَ اور بھولے جاتے ہو
أَنْفُسَكُمْ اپنی جانیں وَأَنْتُمْ حالانکہ تم تَتْلُونَ الْكِتٰبَ پڑھتے ہو توریت أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیوں اپنی عقل کو کام میں
نہیں لاتے یہ آیت مدینہ کے بعضے یہود کی شان میں ہے کہ وہ اپنے اون یاروں کو جو مسلمان ہو گئے تھے اطاعت احکام شرع محمدی کی تعلیم
دیتے تھے اور خود راہ اسلام پہ چلنے سے انکار کرتے تھے وَاسْتَعِينُوا اور یاری چاہو بِالصَّبْرِ ساتھ صبر کرنے کے
ادائے طاعت میں یا روزہ رکھنے سے وَالصَّلٰوةِ اور فرائض ادا کرنے سے وَإِنَّهَا اور بیشک نماز مسلمانوں کے طریقہ پر
لَكَبِيرَةٌ بڑی چیز اور دشوار اور گران ہے إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ○ مگر ڈرنے والوں اور عبادت سے آرام لینے والوں پر کہ وہ مومن
لوگ ہیں اور اون پر عبادت گراں نہیں ہے اسواسطے کہ اونکے نفس عبادت کی وجہ سے مرتاض ہو گئے ہیں اور ریاضتوں کے مقابلہ میں انوار حق سے
عطیے اونھیں پہونچے ہیں بیت جہد کن تا نور تو رخشاں شود تا سلوک و خدمت آسان شود پھر خاشعوں کی تعریف میں فرماتا ہے الَّذِينَ
وہ لوگ جو يَظُنُّونَ یقین جانتے ہیں أَنَّهُمْ یہ کہ وہ مُلٰقُوا رَبِّهِمْ پہونچنے والے ہیں اپنے رب کی نیکی کی جزا کو وَأَنَّهُمْ اور یہ بھی جانتے ہیں
کہ وہ إِلَيْهِ اپنے پروردگار کی طرف لائینے کو رٰجِعُونَ ○ پھرنے والے ہیں يٰبَنِي إِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا اے بنی اسرائیل یاد کرو
نِعْمَتِيَ میری نیکیاں الَّتِي وہ نیکیاں جو أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ انعام کیں میں نے تم پر وَأَنِّي اور وہ یاد کرو جو فَضَّلْتُكُمْ بزرگی دی
میں نے تمہارے باپ دادا کو اور بزرگ کیا میں نے اونھیں عَلَى الْعٰلَمِينَ ○ اہل عالم پر جو اونکے زمانہ میں تھے وَاتَّقُوا اور ڈرو يَوْمًا
اوس دن کے عذاب سے جس دن لَا تَجْزِي نہ حق ادا کریگی اور نہ کر سکیگی نَفْسٌ کسی مومن کی ذات عَنْ نَفْسٍ کسی کافر کی ذات سے شَيْئًا کچھ بھی
مکافات کرکے یا کفایت نہ کریگا کوئی کسی سے کچھ بھی عذاب میں وَلَا يُقْبَلُ اور نہ قبول کیجائیگی کچھ بھی مِنْهَا کافر کی ذات سے یعنی اوسکے واسطے
شَفَاعَةٌ کوئی درخواست اوس تقدیر پر کہ کوئی شفاعت کرے وَلَا يُؤْخَذُ اور نہ لیا جائیگا مِنْهَا اوس سے عَدْلٌ فدیہ کہ اپنے
عوض عذاب کھینچنے کو دے وَلَا هُمْ اور نہ ہونگے کافر اوس دن يُنْصَرُونَ ○ مدد دیے جائیں یعنی عذاب دفع کرنے میں کوئی اونکی مدد نہ کریگا
اور نہ مدد کر سکیگا وَإِذْ نَجَّيْنٰكُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب چھوڑایا ہمنے تمکو مراد اونکے اجداد ہیں اور احسان اونکی اولاد پر کہا اسواسطے
کہ اولاد ہونا آبا و اجداد کے سبب سے ہوتا ہے اور اونکو چھوڑانا اسی سے تھا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے تابعوں اور متعلقوں سے يَسُومُونَكُمْ
عذاب کرتے تھے یا چکھاتے تھے تمھیں سُوٓءَ الْعَذَابِ سخت اور بدتر عذاب يُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ قتل کر ڈالتے تھے تمہارے بیٹوں کو
بچپنے میں اوس خواب کے سبب سے جو فرعون نے دیکھا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بیٹا پیدا ہوگا کہ قبطیوں کی ہلاکت اور ملک کی خرابی اوسکے ہاتھ سے ہوگی وَ
يَسْتَحْيُونَ اور زندہ چھوڑتے تھے نِسَآءَكُمْ تمہاری بیٹیاں تمہاری اپنی خدمت کے واسطے وَفِي ذٰلِكُمْ اور بیٹوں کو قتل کرنے اور بیٹیوں کو خدمت میں لانے میں

ربع

بَلَآءٌ محنت اور آزمائش تھی تمہاری مِّنْ رَّبِّكُمْ پاس سے تمہارے رب کے عَظِيْمٌ ۝ بڑی اور بے نہایت وَاِذْ فَرَقْنَا اور یاد کرو
اوسے بھی کہ پھاڑا ہمنے بِكُمُ ساتھ تمہارے یعنی تمہاری نجات کے واسطے الْبَحْرَ دریای قلزم جب فرعون سے تم بھاگے تھے اور دریا تمہارے
سامنے تھا اور دشمن کا لشکر تمہارے پیچھے تھا فَاَنْجَيْنٰكُمْ پھر چھوڑایا ہمنے تمہیں اوس لشکر کے ضرر سے وَاَغْرَقْنَآ اور ڈبو دیا ہمنے
اٰلَ فِرْعَوْنَ فرعون کے لوگون کو وَاَنْتُمْ حالانکہ تم تَنْظُرُوْنَ ۝ دیکھتے تھے تم دریا کو کہ کیونکر پھٹتا تھا یا فرعون والون کو
تم دیکھتے تھے کہ کسطرح ڈوبتے تھے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اور یاد کرو اوسے کہ وعدہ دیا ہمنے موسی کو کتاب دینے کے واسطے اور وعدہ دیا
موسی نے ہمین طور کی طرف آنے کے لیے اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً چالیس دن رات کا اوسکے گذرنے کے بعد ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ پھر پکڑ لیا تمنے
الْعِجْلَ گائی کے بچھڑے کو خدائی کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِهٖ بعد اوسکے کہ جب موسی طور پر گئے وَاَنْتُمْ اور تم لوگ ظٰلِمُوْنَ ۝ ظالم ہو
عبادت حق بے محل مقرر کرنے کی وجہ سے ثُمَّ عَفَوْنَا پھر عفو کیا ہمنے اور درگذرے ہم عَنْكُمْ تمسے تمہاری توبہ کے بعد اور ہمنے تمہیں
ہلاک نکیا مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اسکے کہ ایسا بد کام تمسے صادر ہوا اور یہ عفو اسواسطے تھی کہ لَعَلَّكُمْ مگر تم لوگ تَشْكُرُوْنَ ۝ شکر کرو
خدا کا نعمت عفو پر وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى اور یاد کرو اوسے بھی کہ دی ہمنے موسی کو الْكِتٰبَ توریت وَالْفُرْقَانَ اور دلیل حق و
باطل مین جدائی کرنے والی لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ تاکہ مگر تم سیدھی راہ پاؤ اوس کتاب و دلیل کے سبب سے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
اور یاد کرو اوسے کہ کہا موسی نے لِقَوْمِهٖ اپنی قوم سے یعنی اون لوگون سے جنھون نے گوسالے کی پرستش کی تھی کہ يٰقَوْمِ اے
گروہ اِنَّكُمْ بیشک تمنے ظَلَمْتُمْ ظلم کیا اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون پر بِاتِّخَاذِكُمُ بسبب اپنے لینے کے الْعِجْلَ گوسالے کو خدائی کے
ساتھ فَتُوْبُوْٓا پس پھرو تم تضرع اور زاری کرتے ہوئے اِلٰى بَارِئِكُمْ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف فَاقْتُلُوْٓا پھر قتل کرو تم اَنْفُسَكُمْ
اپنی ذاتون کو یعنی ای لوگو کہ تمنے گوسالے کی پرستش نہین کی اون لوگون کو قتل کر ڈالو جنھون نے گوسالہ پرستی کی ہی ذٰلِكُمْ قتل ہوجانا خَيْرٌ لَّكُمْ
بہتر ہی تمہارے واسطے زندگی دنیا سے عِنْدَ بَارِئِكُمْ نزدیک تمہارے پیدا کرنے والے کے اس حکم کے بعد گوسالے کی عبادت کرنے والے
صحرا مین گئے اور زانو کے بل بیٹھکر سر آگے جھکا دیے اور ہارون علیہ السلام دو ہزار آدمیون کے ساتھ تلوارین کھینچے ہوئے آئے اور
صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمی اونمین سے قتل کر ڈالے پھر رب العزت فرماتا ہی کہ جب حق تعالی کا حکم تمنے قبول کیا فَتَابَ عَلَيْكُمْ
تو اوسنے تمہاری توبہ قبول کر لی اِنَّهٗ هُوَ یقینی وہی ہی اوسکے سوا کوئی نہین التَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا گناہگارون کی
الرَّحِيْمُ ۝ مہربان توبہ کرنے والون پر لطائف قشیریہ مین امام قشیری نے فرمایا ہی کہ قتل نفس کے ساتھ توبہ کرنا منسوخ نہین مگر بنی اسرائیل کی
توبہ یہ تھی کہ بظاہر قتل نفس کرین اور اس امت کے خاص لوگون کی توبہ یہ ہی کہ ریاضتون کے تہخانے مین قتل نفس کرین صاحب بحر الحقائق نے
لکھا ہی کہ ظاہر مین قتل نفس مومن بھی کر سکتا ہی اور کافر بھی مگر باطن مین مومن خالص کے سوا اور کسیکو میسر نہین ہوتا اور باطن مین قتل نفس آرزوئین اور
مرادین قطع کرنے سے ہوتا ہی مثنوی نفس خود را کش جہان را زندہ کن ۔ خواجہ را کشتست او را بندہ کن ۔ تو طمع داری کہ او را بی جفا ۔ بستہ داری در وفا و در صفا ۔
هر خسے را این تمنا کے رسد ۔ موسیے باید کہ اژدرہا کشد ۔ وَاِذْ قُلْتُمْ اور یاد کرو اوس بات کو کہ کہا تمنے یعنی تمہاری قوم کے ستر نیک آدمیون نے
جو موسی علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے کہ خدا کا کلام سنیں اوسکے سننے کے بعد بولے کہ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ اے موسی ہم سچا نہ جانینگے لَكَ

تجھکو یہان تک کہ یہ کلام [illegible] یعنی ازخود ہے نہ سا یہ خدا کا کلام ہے حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ تاوقتیکہ اپنی آنکھون سے دیکھین خدا کو جَهْرَةً
ظاہر اور روبرو فَاَخَذَتْكُمُ پھر لے لیا تمہارے نیکون کو اس گستاخی کے سبب سے جو اونھون نے الصّٰعِقَةُ اوس آگ نے جو آسمان سے
اوتری وَاَنْتُمْ اور تم یعنی [illegible] اگر تَنْظُرُوْنَ دیکھتے تھے وہ آگ اور بعضے کہتے ہین کہ صاعقہ ایک آواز ہیبت ناک
تھی کہ آسمان سے آئی جب اوس [illegible] سب مر گئے اور حضرت موسیٰ پیغمبر ہوکر اونھین دیکھتے تھے اور کہتے تھے
کہ خداوندا مین بنی اسرائیل [illegible] تمہارے بزرگ کسان ہین ہو [illegible] اونھین زندہ کرے جیسا کہ فرمایا ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ
پھر اوٹھایا اور زندہ کر دیا ہمنے تمہارے نیکون کو مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ [illegible] کے
سبب سے لَعَلَّكُمْ تاکہ شاید تم تَشْكُرُوْنَ شکر گزاری کرو خدا کی [illegible] پھر زندہ کیا اسواسطے کہ زندگی
سب نعمتون کی جڑ ہے وَظَلَّلْنَا اور یاد کرو جب سائبان کیا ہمنے عَلَيْكُمُ تمپر الْغَمَامَ ابر کو تاکہ آفتاب کی گرمی سے تمکو ضرر نہ پہونچے
اور یہ اوس وقت ہوا تھا کہ بنی اسرائیل تیہ مین رہ گئے تھے اور اونکے ساتھ خیمہ اور سائبان کچھ نہ تھا وَاَنْزَلْنَا اور اوتارا ہمنے
عَلَيْكُمُ تمپر تیہ مین الْمَنَّ ترنجبین وَالسَّلْوٰى اور مرغ شکل سمانی پر اور وہ ایک چڑیا ہے یمن کی طرف گرگرا سے بڑی اور
کبوتر سے چھوٹی تفسیر منیر مین لکھا ہے کہ وہ چڑیان گھاس کی شاخون پر بیٹھتین اور انواع واقسام کے نغمے ادا کرتے اونسے پیدا ہوتے
پھر اونپر ایک ہوا چلتی پر گر جاتے چڑیان پاکیزہ بھنی ہوئی رہجاتین اونمین نہ رگ ہوتی نہ خون نہ ہڈی بنی اسرائیل اونھین لیتے اور
ترنجبین مین ملاتے كُلُوْا اور کہا ہمنے کہ کھاؤ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ پاکیزہ چیزین اوسمین سے جو روزی دی ہے ہمنے تمکو یعنی
جو کچھ پہونچتا ہے خوب چکھو کل کے واسطے نہ رکھو پھر اونھون نے [illegible] جمع کر رکھنے لگے اور وہ سب متعفن اور متغیر ہوجاتا تھا
وَمَا ظَلَمُوْنَا اور ظلم نہین کیا اونھون نے ہمپر اس نافرمانی کے سبب سے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ نافرمانی کی وجہ سے اَنْفُسَهُمْ
اپنی ذاتون پر يَظْلِمُوْنَ ظلم کرتے تھے کہ خدا کی رزاقی پر اعتماد نہ کرکے جمع کر رکھنے مین کوشش کرتے تھے وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو جب
کہا ہمنے تمکو ادْخُلُوْا داخل ہو هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اس دیہ ایلیا یا اریحا مین کہ جبارون کے رہنے کا گانون ہے فَكُلُوْا پھر کھاؤ مِنْهَا
اس گانون مین سے یعنی اوس گانون کے میوے اور کھانے حَيْثُ شِئْتُمْ جہان چاہو اور جو کچھ چاہو رَغَدًا کھانا فراخ سے
وَّادْخُلُوا الْبَابَ اور داخل ہو ایک دروازے سے اس گانون کے دروازون مین سے سُجَّدًا سجدہ کرتے ہوئے تیہ سے نجات پانے کے شکرانے کا
وَّقُوْلُوْا اور کہو حِطَّةٌ کہ ہماری درخواست حطہ ہے اور یہ لفظ اونکے استغفار کا کلمہ تھا اسکے معنی یہ ہین کہ جھاڑ ڈال ہے گناہ ہمارے نَّغْفِرْ لَكُمْ
تاکہ بخشدین ہم تمہین خَطٰيٰكُمْ گناہ تمہارے سجدون اور دعا کے سبب سے وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ اور قریب ہے کہ زیادہ کرین ہم نیک کام
کرنے والون کو اونکے ثواب مین فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ پھر بدل دیا ہنسی سے اون لوگون نے جنھون نے ظَلَمُوْا ظلم کیا اپنے اوپر قَوْلًا اوس بات کو
جسکے کہنے پر مامور تھے غَيْرَ الَّذِيْ اوسکے غیر کے ساتھ جو قِيْلَ لَهُمْ کہی گئی تھی واسطے اونکے حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کہو حطۃ اونھون نے کہا
حنطا سمقاثا یعنی لال گیہون [illegible] تو اپنے کھانے کی چیز سے جو مطلوب تھی بدل دیا فَاَنْزَلْنَا پھر اوتارا ہمنے عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون پر
جنھون نے بات بدلنے کے سبب سے ظلم کیا رِجْزًا ایک عذاب اور عقوبت مِّنَ السَّمَاۗءِ آسمان سے بِمَا اوس چیز کے سبب سے کہ كَانُوْا تھے اوس چیز کے سبب سے

ع ۱۳

يَفْسُقُوْنَ ○ باہر نکل گئے حکم کی حد سے تو وہ عذاب ایک آگ تھی کہ اوترائی اوسکو جلا دیا یا طاعون اونپر بھیجا گیا کہ ایک ساعت میں چوبیس ہزار
آدمی مر گئے اور ایک قول ہے کہ ستر ہزار آدمی مرے وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى اور یاد کرو سو کہ جب موسٰی علیہ السلام نے پانی مانگا واسطے
لِقَوْمِهٖ اپنی قوم کے واسطے کہ من و سلوٰی کھانے کے بعد پیاسی ہوئی تھی فَقُلْنَا تو کہا ہمنے اوسے کہ اے موسٰی اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
اپنے عصا سے جو حضرت شعیب علیہ السلام سے تحفہ پہونچا تھا الْحَجَرَ پتھر کو وہ معین تھا اور وہ ایک مربع پتھر آدمی کے سر کے برابر تھا کہ حق تعالیٰ نے جنت سے
موسٰی کو بھیجا تھا اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ نہیں پتھر تھا جو پتھر کہ موسٰی علیہ السلام نے خدا کے حکم سے پتھر پر عصا مارا فَانْفَجَرَتْ تو بہہ نکلے مِنْهُ
اوس پتھر میں سے اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا بارہ چشمے اسباط بنی اسرائیل کے عدد کے موافق قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ بیشک جان لیا
ہر ایک سفر آدمیوں سے یعنی اسباط میں سے مَّشْرَبَهُمْ گھاٹ اپنا كُلُوْا کھاؤ من و سلوٰی وَاشْرَبُوْا اور پیو مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
روزی سے جو بے محنت و مشقت خدا نے تمہیں دی وَلَا تَعْثَوْا اور حد سے نہ گذرو فِي الْاَرْضِ زمین میں مُفْسِدِيْنَ ○
درحالیکہ تم تباہ کار ہو وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى اور یاد کرو جو تمنے کہا تھا کہ اے موسٰی لَنْ نَّصْبِرَ ہم ہرگز صبر نہیں کر سکتے عَلٰى
طَعَامٍ وَّاحِدٍ ایک کھانے پر یعنی من و سلوٰی پر ہر چند کہ وہ دو کھانے تھے مگر دونوں کو ملا کر ایک بنا لیتے تھے فَادْعُ لَنَا
پس پکار ہمارے واسطے رَبَّكَ اپنے رب کو اور اوس سے درخواست کر کہ اپنی قدرت سے يُخْرِجْ لَنَا نکالے ہمارے واسطے
مِمَّا اوس چیز سے جو تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اوگاتی ہے زمین زمین کی طرف اوگانے کی نسبت مجازی ہے اسواسطے کہ حقیقت میں
حق تعالیٰ ہی اوگاتا ہے مِنْۢ بَقْلِهَا ساگ پات اوسکے وَقِثَّآئِهَا اور ککڑی کھیرے اوسکے وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا اور گیہوں
اوسکے اور مسور اوسکی وَبَصَلِهَا اور پیاز بھی قَالَ فرمایا اللہ نے یا حضرت موسٰی علیہ السلام نے کہ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ کیا بدلتے ہو تم
الَّذِيْ اوس چیز کو جو فی الواقع هُوَ اَدْنٰى وہ بہت ناقص بہت خراب ہے جیسے لہسن پیاز بِالَّذِيْ ساتھ اوس چیز کے جو فی الحقیقت
هُوَ خَيْرٌ وہ بہت خوب اور بہت اچھی ہے جیسے ترنجبین اور گوشت مرغ آئندہ اب جو تم ایسا کرتے ہو تو اِهْبِطُوْا اترو مِصْرًا کسی شہر میں
ارض مقدسہ کے شہروں میں سے فَاِنَّ لَكُمْ پس تحقیق کہ تمہارے واسطے ہے اوس شہر میں مَّا سَاَلْتُمْ جو کچھ مانگا تمنے ساگ پات
وَضُرِبَتْ اور ماری گئی یعنی لازم ہوگئی عَلَيْهِمُ اونپر کفران نعمت کی جزا میں اور قسمت پر نہ راضی ہونے کی سزا میں الذِّلَّةُ ذلت
کمینہ پن جزیہ دینے کے سبب سے وَالْمَسْكَنَةُ اور اونپر ڈالی گئی فقیری اور بیچارگی اسواسطے کہ وہ کیسے ہی اپنی روزی میں تونگر ہوں
اپنے کو محتاجی اور مفلسی کے ساتھ خلق پر ظاہر کرتے ہیں وَبَآءُوْ اور پھر آئے بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ غصے کے اللہ سے یعنی
غضب الٰہی کے قابل ہوگئے ذٰلِكَ وہ ذلت و بیچارگی اور اونپر غضب الٰہی بِاَنَّهُمْ اس سبب سے تھا کہ وہ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
تھے کہ وہ کفر کرتے تھے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ توریت کی آیتوں کے ساتھ وَيَقْتُلُوْنَ اور قتل کرتے تھے النَّبِيّٖنَ پیغمبروں کو جیسے حضرت زکریا
حضرت یحیٰی حضرت شعیب علیہم السلام کو بِغَيْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق اور غیر واجبی کے یعنی جو کام موجب قتل ہو وہ اونکے زعم میں بھی انبیا سے
صادر نہوا تھا ذٰلِكَ وہ کفر اور قتل اونکا بِمَا عَصَوْا اس سبب سے تھا کہ عاصی ہوگئے تھے خدا کے فرمان میں وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ
اور تھے کہ حد سے گذر جاتے تھے اور حد فرمان سے تجاوز کرنا کثرت عصیان کا سبب ہوتا ہے یعنی آدمی جسقدر معصیت زیادہ کرے اوتنا ہی تنگ

ع ۲

آئینہ دل پر زیادہ بیٹھتا ہی مثنوی ہر گنہ زنگیست بر مرآت دل* دل شود زین زنگہا خوار و خجل* چون زیادت گشت دل را تیرگی* نفس
دون را بیش گردد خیرگی* اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ جو لوگ کہ نفاق کی راہ سے اٰمَنُوْا ایمان لائے یعنی زبان ہی سے اقرار کیا
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ یہودی ہوگئے وَالنَّصٰرٰى اور عیسائی وَالصّٰبِـِٕيْنَ اور وہ لوگ جو ایک دین سے پھر کر دوسرے
دین کے گرویدہ ہونے والے ہین یعنی ہر دین مین سے اونھون نے کچھ لیلیا ہی ملائکہ کو پوجتے تھے زبور پڑھتے تھے کعبہ کی طرف منھ کر کے
نماز ادا کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ صابئین زندیق لوگ ہین یا ستارون کے پوجنے والے مَنْ اٰمَنَ جو کوئی ایمان لائے
کمال خلوص کے ساتھ ان گروہون مین سے بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے اور اوسکی صفات سلبی و ثبوتی کے ساتھ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور روز قیامت کے ساتھ اور اون چیزون کے ساتھ جو اوس دن سے متعلق ہین وَعَمِلَ صَالِحًا اور کرے کام اچھے
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ تو اونکے واسطے ہی مزدوری اونکے کام کی عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک اونکے رب کے وَلَا خَوْفٌ اور نہ خوف ہوگا عَلَيْهِمْ
اونپر حشر کے دن وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے جزا پانے کے وقت وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کرو اوسے کہ لیا ہمنے تمسے
مِيْثَاقَكُمْ عہد و پیمان تمہارا حضرت موسیٰ کی متابعت اور احکام توریت کی تعمیل پر وَرَفَعْنَا اور اوٹھایا ہمنے فَوْقَكُمُ
تمہارے سر پر الطُّوْرَ پہاڑ تاکہ تم عہد و پیمان کرو توریت نازل ہونے کے بعد بنی اسرائیل نے تمرّد اختیار کیا اور کہنے لگے
کہ اس کلام کے احکام نہایت دشوار ہین ہم نہین قبول کرتے فلسطین کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ کہ اوسے طور کہتے تھے
اور تفسیر قرطبی مین لکھا ہی کہ وہ پہاڑ طور بن اسماعیل کی طرف منسوب تھا بہر حال حق تعالیٰ نے اوس پہاڑ کو حکم دیا حتّٰی کہ وہ
اونکے سر پر آکھڑا ہوا اور اونکے سامنے آگ روشن ہوگئی اور پیچھے دریای زخار پیدا ہوا جب اونھون نے بھاگنے کی جگہ نہ دیکھی اوندھے
منھ گر کے متحیر ہوئے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ خُذُوْا پکڑو مَآ اٰتَيْنٰكُمْ جو کچھ عطا کیا ہمنے تمکو احکام شرع سے بِقُوَّةٍ کمال مضبوطی
اور نہایت درستی کے ساتھ وَّاذْكُرُوْا اور یاد کرو یا برابر یاد رکھو مَا فِيْهِ اوس چیز کو جو اسمین ہی ثواب و عقاب سے لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ۝ شاید کہ تم بچو ناشایستہ باتون سے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر منھ پھیرا تمنے میرے حکم سے مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس عہد و
پیمان کے جو تمنے کیا فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ پھر اگر نہ فضل خدا کا ہوتا عَلَيْكُمْ تمپر وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اوسکی تمہاری نسبت تو
لَكُنْتُمْ البتہ ہوتے تم مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ نقصان پانے والون مین سے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اور البتہ خوب جانا تمنے اون لوگون کو
جو داؤد علیہ السلام کے زمانے مین اعْتَدَوْا حد فرمان سے گذر گئے مِنْكُمْ تمہاری قوم مین سے شہر ایلیا مین فِي السَّبْتِ ہفتہ کے
دن کے حکم مین کہ ہمنے اونکو مچھلی کے شکار سے منع کیا تھا اور وہ خلاف کر کے حیلے سے اوسدن مچھلی پکڑتے تھے فَقُلْنَا لَهُمْ کہا
ہمنے اونکو کہ خلاف حکم کرنے کے سبب سے كُوْنُوْا ہو جاؤ قِرَدَةً گا بندر خٰسِـِٕيْنَ ۝ ہو ذلیل اور سورۃ اعراف مین یہ قصہ پورا مذکور ہوگا
فَجَعَلْنٰهَا پھر کر دیا ہمنے اوس عقوبت کو نَكَالًا عذاب و سعبرت کہ نصیحت قبول کرین اور نصیحت کرنے والے ہون لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا اون لوگون کو جو اونکے
سامنے تھے اور اونہین دیکھتے تھے وَمَا خَلْفَهَا اور اون لوگون کو جو اونکے بعد آئین اور اونکا قصہ سنین وَمَوْعِظَةً اور ہمنے کیا اوسے نصیحت
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے جو اونکی قوم سے تھے یا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرہیزگارون کے لیے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور

یاد کرو اوسے کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے لِقَوْمِہٖٓ اپنی قوم کو اوسوقت جب قوم نے اپنے مین عامیل کو مقتول پایا اور چاہا کہ اوسکا قاتل
معلوم ہو کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بیشک خدا حکم فرماتا ہی تمہین اَنْ تَذْبَحُوْا یہ کہ ذبح کرو بَقَرَۃً بچھڑا تاکہ اوسمین سے کچھ مردے پر مارین وہ
زندہ ہوکر کہے کہ اوسکا قاتل کون ہی قَالُوْٓا کہا قوم نے حضرت موسیٰ کو کہ اَتَتَّخِذُنَا کیا پکڑتا ہی تو ہمکو ھُزُوًا ٹھٹھے باز یعنی ہمارے
ساتھ مسخراپن کرتا ہی ہم تو پوچھتے ہین کہ عامیل کو کسنے قتل کیا اور تو کہتا ہی کہ بچھڑا ذبح کرو قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ کہا موسیٰ نے
پناہ لیتا ہون مین ساتھ خدا کے اَنْ اَکُوْنَ اس بات سے کہ ہو جاؤن مین مِنَ الْجٰھِلِیْنَ ۝ نادانون اور ٹھٹھے بازون مین سے
قَالُوا ادْعُ لَنَا کہا اون لوگون نے سوال کر اور پکار ہمارے واسطے رَبَّکَ اپنے رب کو کہ یُبَیِّنْ لَّنَا بیان کرے ہمارے واسطے
مَا ھِیَ کہ اوس بچھڑے کی صفت کیا ہی اور اوسکی عمر کتنی ہی بچھڑے کی ماہیت سے سوال اسواسطے تھا کہ اون لوگون نے ایسی بات
ہرگز نہ دیکھی اور نہ سنی تھی کہ گائے بیل سے یہ صورت ہو سکتی ہی تو اوسے ایسی چیز کے قائم مقام کیا کہ گویا اوسکی حقیقت ہی انہین نہین
معلوم اور درحقیقت ماہیت سے سوال نہ تھا بلکہ اوسکا سن اور سال اور صفات پوچھتے تھے ناچار اونکے جواب مین قَالَ کہا
موسیٰ علیہ السلام نے کہ اِنَّہٗ تحقیق حق تعالیٰ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ کہتا ہی کہ وہ بچھڑا ایسا بچھڑا ہی کہ لَّا فَارِضٌ نہ بوڑھا ہی
جو کام سے گذر گیا ہو وَّلَا بِکْرٌ اور نہ بچہ جو جوانی کی حد کو نہ پہونچا ہو عَوَانٌ اوسط ہی بَیْنَ ذٰلِکَ درمیان اوسکے جو ذکر
ہوا بوڑھاپے اور بچپنے سے فَافْعَلُوْا پس کرو مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ جو کچھ حکم کیے گئے ہو قَالُوْا کہا اونھون نے دوسری بار
ادْعُ لَنَا رَبَّکَ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ یُبَیِّنْ لَّنَا ظاہر کرے ہمارے واسطے کہ مَا لَوْنُھَا کیا ہی رنگ اوس بچھڑے کا
قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ حق تعالیٰ کہتا ہی کہ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ صَفْرَآءُ وہ بچھڑا ہی زرد فَاقِعٌ لَّوْنُھَا خوب زرد
ہی رنگ اوسکا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ۝ وہ بچھڑا خوش کرتا ہی اپنے رنگ کے سبب سے اپنے دیکھنے والون کو قَالُوا ادْعُ لَنَا تیسری بار اون
لوگون نے کہا کہ پکار ہمارے واسطے رَبَّکَ اپنے رب کو کہ یُبَیِّنْ لَّنَا ظاہر کرے ہمارے واسطے کہ مَا ھِیَ کیا ہی وہ بچھڑا کام دینے والا
ہی یا جنگل مین چرنے والا اِنَّ الْبَقَرَ بیشک بچھڑے تَشٰبَہَ عَلَیْنَا مشتابہ ہو گئے ہین ہمپر اسواسطے کہ اوسط عمر اور زرد رنگ کے
بہت ہین وَاِنَّآ اور بیشک ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اگر خدا چاہے تو لَمُھْتَدُوْنَ ۝ راہ پانے والے ہون یعنی اس بچھڑے کی طرف راہ
پائین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ اگر بنی اسرائیل انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہتے تو ہرگز اوس بچھڑے کو نپاتے قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ
کہا موسیٰ نے کہ کہتا ہی خدا کہ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ وہ بچھڑا ہی لَّا ذَلُوْلٌ نہ ہلایا اور دھیا کیا ہوا کھیتی کا کام لینے کو کہ تُثِیْرُ الْاَرْضَ جوتے زمین وَلَا تَسْقِی
الْحَرْثَ اور نہ بیل ہی کہ پانی دے کھیتی کو یعنی کھیت سینچنے کے واسطے پانی کھینچے مُسَلَّمَۃٌ چھوڑ دیا گیا ہی سب کامون سے اپنی خوشی سے چرتا ہی
بے عیب اور تندرست ہی لَّا شِیَۃَ نہین ہی کوئی رنگ کہ زردی کے مخالف ہو فِیْھَا اوسمین جب بنی اسرائیل نے یہ پتے سنے تو وہ قَالُوا الْـٰٔنَ
بولے اب کہ یہ صفتین تو نے بیان کین جِئْتَ بِالْحَقِّ لایا تو سچ اور تو نے پوری علامت اور صاف صاف صفت کہدی اور اوس بچھڑے کا
نام مُذَھَّبَہ تھا اور ایک جوان پرہیزگار کے قبضے مین تھا کہ وہ جوان اپنی مان کی خدمت کرتا تھا القصہ بنی اسرائیل نے اوس بچھڑے کو مول لیا
اس قیمت پر کہ اوسکی کھال زر قیمت سے بھر دینگے فَذَبَحُوْھَا پھر ذبح کیا اوسے اور اوسے ذبح کرنے مین تاکید تھا کہ گوسالہ پرستون کی سرزنش ہو

اونھین دکھا دیا کہ جسے تمنے پوجا وہ ذبح کرنے کے قابل ہی عبادت اور مدح کے لائق نہین آلقصہ اوسے ذبح کیا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُوْنَ ۝
اور نہ چاہتے تھے کہ اوس بچھڑے کو ذبح کرین اوسکی قیمت گران ہونے کی وجہ سے وَاِذْ قَتَلْتُمْ یہ وہی پہلا قصہ ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ یاد کرو اوسے
کہ قتل کیا تمنے نَفْسًا ایک آدمی کو کہ اوسکا نام عامیل تھا فَادّٰرَءْتُمْ پھر اختلاف کیا تمنے فِيْهَا اوس نفس مقتول مین یعنی اوسکے قتل مین وَاللّٰهُ
مُخْرِجٌ اور اللہ نکالنے والا اور ظاہر کرنیوالا ہی مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم کہ چھپاتے ہو یعنی قتل ناحق فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ پھر کہا
ہمنے کہ مارو اوس مقتول کو بِبَعْضِهَا ساتھ ایک ٹکڑے کے اوس بچھڑے مین سے کہ وہ دُم کی جڑ تھی یا زبان یا کان بہر تقدیر جب اوس مقتول پہ
ٹکڑا مارا تو وہ زندہ ہوگیا اور اوسکے گلے سے خون جاری تھا اوسنے اپنے قاتلون کا نام بتا دیا وہ مقتول کے دو بھتیجے تھے کہ مال کے واسطے
اوسے جنگل مین لیجا کر اونھون نے قتل کر ڈالا تھا وہ مقتول اونکا نام بتا کر پھر اوسیوقت گر پڑا اور مرگیا كَذٰلِكَ جسطرح اوس مردہ کو
زندہ کیا اسیطرح يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى زندہ کرتا ہی حق تعالی سب مردون کو وَيُرِيْكُمْ اور دکھاتا ہی تمھین یہ خطاب اوس جماعت کی طرف
جو عامیل کو زندہ کرنے کی مجلس مین حاضر تھی اور شاید زمانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکرون سے فرماتا ہی کہ تم انکار حشر
کرتے ہو آخر خدا تمکو دکھاتا ہی اٰيٰتِهٖ نشانیان اپنی قدرت کی زندہ کرنے مین لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ شاید تم سوچو سمجھو کہ جو کوئی ایک
نفس کو زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہی وہ بیشک سب نفسون کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا ثُمَّ قَسَتْ پھر سخت ہوگئے قُلُوْبُكُمْ تمہارے
دل ای یہود مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عامیل کے زندہ ہونے کے بعد فَهِيَ تو وہ دل جو تمہارے ہین كَالْحِجَارَةِ مثل پتھر کے ہین سختی مین
اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً بلکہ بہت زیادہ ہین سختی مین پتھر سے وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ اور تحقیق کہ بعضے پتھرون مین سے لَمَا يَتَفَجَّرُ وہ ہین
کہ البتہ جاری ہوتی ہین مِنْهُ الْاَنْهٰرُ اوس سے نہرین بڑی بڑی وَاِنَّ مِنْهَا اور بعض اور ہی اوس سے لَمَا يَشَّقَّقُ وہ کہ البتہ
پھٹ جاتا ہی فَيَخْرُجُ تو نکلتا ہی مِنْهُ الْمَآءُ اوس سے پانی تھوڑا جیسے چشمے وَاِنَّ مِنْهَا اور تحقیق کہ ہی پہاڑون مین سے
لَمَا يَهْبِطُ وہ کہ گر پڑتا ہی اور اوپر سے نیچے آجاتا ہی مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ خوف خدا سے وَمَا اللّٰهُ اور نہین ہی خدا بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۝ غافل اوس چیز سے جو تم ای یہود کرتے ہو اَفَتَطْمَعُوْنَ کیا طمع رکھتے ہو ای مومنو اَنْ يُّؤْمِنُوْا یہ کہ تصدیق کرین ای مسلمانو اور سچا
رکھین یہود لَكُمْ تمکو اوس بات مین جو تم کہتے ہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور دین اسلام کی حقیت وَقَدْ كَانَ اور حال یہ ہی تھے
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ گروہ اونکے اگلون مین سے کہ بیواسطہ يَسْمَعُوْنَ سنتے تھے كَلٰمَ اللّٰهِ کلام اللہ کا کوہ طور پر ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ پھر بدل ڈالتے
اوس کلام کو مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ پیچھے اس سے کہ سمجھ لیا تھا اور دریافت کر لیا تھا اونھون نے اوسے جب اپنی قوم مین داخل ہوئے تو بولے
کہ ہمنے خدا کا کلام اور امر و نہی سنی آخر مین اوسنے کہدیا ہی کہ یہ جو ہمنے حکم کیا ہی اگر کرسکو تو کرو اور اگر اوسے ادا کرنے پر قادر نہو تو نہ کرو اور کچھ باک نہ رکھو
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ جانتے تھے کہ افترا کرتے ہین ینابیع مین لکھا ہی کہ ایکدن حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب
یہود مدینہ مین نہ آئین کہ انکے آنے سے مدینہ مین فتنہ پیدا ہوتا ہی بعضے یہودی منافق صبح کو مدینہ مین آتے اور کہتے تھے کہ ہم تمہاری طرح مسلمان ہین اور قریب شام
پھر جا کر اپنے یارون مین ملجاتے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَاِذَا لَقُوا اور جب ملاقات کرتے ہین الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون سے جو ایمان
لائے ہین اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہتے ہین کہ ہم بھی ایمان لائے ہین وَاِذَا خَلَا اور جب اکیلے ہو جاتے ہین بَعْضُهُمْ کچھ لوگ اونکے چھوٹون

مین سے اِلٰی بَعْضٍ کچھ لوگون کے ساتھ اونکے بڑون مین سے جیسے کعب بن اشرف اور حی بن اخطب تھے قَالُوْٓا کہتے ہین وہ بڑے
چھوٹون سے اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ کیا باتین کرتے ہو اور خبر دیتے ہو تم اصحاب محمدؐ کو بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے کہ کھولے ہین اللہ نے
اوسکی سمجھ کے دروازے عَلَيْكُمْ تم پر تمہاری کتاب مین ایک قول یہ ہے کہ مدینہ کے بعضے یہود نے ابتدا مین زمانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین اصحاب کو آپکی نعت اور صفت سے جو توریت مین مذکور تھی خبر دی اونکے سردارون نے اس حال سے اطلاع پاکر خبر دینے والون کو
اوس سے ممانعت کی اور تنگ پکڑا کہ تم اون لوگون کو محمدؐ کی صفتون سے خبر دیتے ہو لِيُحَاجُّوْكُمْ بِهٖ تاکہ جھگڑا کرین اور دلیل پکڑین اوس بات
کے ساتھ جو جان گئے ہون کہان جھگڑا کرین عِنْدَ رَبِّكُمْ تمہارے ربکے پاس قیامت کے دن اور کہین کہ تمنے حق بات جانی
اور متابعت نہ کی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیون پھر نہین تم اتنا سمجھتے کہ اپنے بھید دشمن سے نہ کھولنا چاہیے اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ
کیا نہین جانتے ہین یہود کہ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہے مَا يُسِرُّوْنَ جو کچھ وہ چھپاتے ہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اونکے اصحاب کی عداوت کے سبب سے وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب
کے ساتھ منافقانہ دوستی کے سبب سے تو جو کوئی یہ جانے کہ حق تعالیٰ چھپی ہوئی اور ظاہر سبکا جاننے والا ہے اوسے چاہیے کہ اپنے
ظاہر کو فرمانبرداری سے آراستہ کرے اور اپنے باطن کو ناپاکی اور ریاکاری کے لوث سے بچائے رکھے بیت بکن سر علن را بکسی راست *
کہ دانای نہان و آشکارست * وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ اور یہود مین سے ایک جماعت ہے بے لکھی پڑھی کہ وہ لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ
نہ جانتے ہین توریت اور نہ پہچانتے ہین کہ اوسمین کیا چیز ہے اِلَّآ اَمَانِيَّ مگر آرزوئین اپنی یعنی جو چیز اونکی خواہش کے موافق
ہے یا جھوٹے وعدے جو اپنے عالمون سے سنتے ہین کہ بہشت اونھین کے واسطے خاص ہوگی اور اونکے باپ دادا اونکی شفاعت
کرینگے وَاِنْ هُمْ اور نہین ہین وہ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ مگر یہ کہ گمان کرتے ہین اور یقین نہین جانتے فَوَيْلٌ پس عذاب یا رنج لِّلَّذِيْنَ
واسطے اون لوگون کے ہے جو يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ لکھتے ہین کتاب تحریف کی ہوئی بِاَيْدِيْهِمْ ق اپنے ہاتھون سے یعنی خود ہی لکھتے ہین
اور دوسرے سے نہین کہتے ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ پھر کہتے ہین کہ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لکھا ہوا نزدیک سے ہے اللہ کے اور ایسا کیون کرتے ہین
لِيَشْتَرُوْا بِهٖ تاکہ مول لین رشوت لینے کے ذریعہ سے یعنی اوس تحریف کیے ہوئے کے بدلے لینا چاہتے ہین ثَمَنًا قَلِيْلًا ط قیمت تھوڑی سی
یعنی علمای یہود نے رشوت لینے کے ذریعہ سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو صفتین توریت مین تھین کہ وہ مرد خوبصورت
گھونگھر والے بالون والا گندم گون سیاہ چشم میانہ قد ہوگا ان صفتون کو بدلکر لکھدیا کہ پیغمبر آخر الزمان ایک شخص ہوگا دراز قد نیلی آنکھون کا
سفید کھال والا سیدھے بال والا کانا اور یہ دجال کی صورت ہے اور اپنے عوام الناس سے کہا کہ توریت مین جسکا وعدہ ہے وہ یہ پیغمبر نہین ہے فَوَيْلٌ
لَّهُمْ پس وای ہے اونکو مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ اوس چیز کے سبب سے جو لکھی اور بدلی ہے اونکے ہاتھون نے وَوَيْلٌ لَّهُمْ اور دوسری بار وای ہے اونپر
مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ اوس چیز کے سبب سے جو کماتے ہین رشوت اور حرام خوری کرتے ہین وَقَالُوْا اور کہا یہود نے اپنے زعم پر لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ
ہمین نہ چھوئیگی دوزخ کی آگ اور ہمکو نہ پہونچیگی اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط مگر چند روز گنتی کے کہ وہ سات دن ہین ہر دن ہزار برس کے برابر کہ یہی سات ہزار برس
دنیا کی عمر ہے یا چالیس دن کہ اتنے ہی دنون ہماری قوم نے گوسالہ پرستی کی ہے قُلْ کہدے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو اَتَّخَذْتُمْ کیا لیا ہے تمنے عِنْدَ اللّٰهِ

پاس سے خدا کے عَهْدًا کوئی عہد و پیمان کہ جو کچھ تم کہتے ہو اوس سے زیادہ وہ تمپر عذاب کریگا اور اگر ایسا وعدہ ہی فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ تو خلاف نہ کریگا اللہ اپنا وعدہ اَمْ تَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہو اور افترا کرتے ہو عَلَى اللّٰهِ خدا پر مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو کچھ نہیں جانتے ہو بَلٰى ایسا نہیں ہی جو یہ کہتے ہین بلکہ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً جو کوئی برائی کرے یعنی شرک کرنے لگے وَّاَحَاطَتْ بِهٖ اور گھیر لے اوسے خَطِيْٓئَتُهٗ گناہ اوسکا یعنی گناہ اوسپر غالب ہو جائے یہانتک کہ وہ کفر ہی پر مرے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ مشرکون کے اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ اہل دوزخ اور دوزخ مین رہنے والے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ اوس آگ مین ہمیشہ رہنے والے ہین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اوس چیز کا جو اوسکے پاس سے آئی ہی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے اور پاکیزہ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ وہ لوگ اہل جنت اور جنت کے مستحق ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ جنت مین ہمیشہ رہنے والے ہین اونکے سوا اور کوئی نہین وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کرو تم جب لیا ہمنے یعنی توریت مین مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عہد اور اقرار یعقوب کے بیٹونکا اور کہا ہمنے کہ لَا تَعْبُدُوْنَ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰهَ مگر اللہ کو کہ عبادت کے لائق وہی ہی وَبِالْوَالِدَيْنِ اور نیکی کرو مان باپکے ساتھ اِحْسَانًا احسان کر کے وَّذِي الْقُرْبٰى اور اپنون کی نسبت وَالْيَتٰمٰى اور یتیمون کے ساتھ وَالْمَسٰكِيْنِ اور محتاجون سے وَقُوْلُوْا اور کہو لِلنَّاسِ عوام الناس کو حُسْنًا ایسی بات جسمین بھلائی ہو یا لوگون سے ایسی بات کرو کہ تمسے باتین کرنے کو اونکا جی چاہے وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور نماز قائم رکھو اوسکی شرطون کے ساتھ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ اور دو زکوۃ اوسطرح جیسا مینے حکم کیا ہی ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر منھ پھیر لیا تمنے اس عہد و پیمان کے بعد اور قول و قرار سے پھر گئے اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ مگر تھوڑے تم مین سے اس سے اونکے اگلے لوگ مراد ہین جو شریعت توریت پر ثابت قدم رہے وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ حالانکہ تم انکار کرنے والے ہو توریت کے اون احکام سے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے باب مین صادر ہوئے وَاِذْ اَخَذْنَا اور اوسے بھی یاد کرو کہ لیا ہمنے مِيْثَاقَكُمْ عہد و پیمان تمہارے اگلے لوگون سے اور اونسے ہمنے عہد باندھا کہ لَا تَسْفِكُوْنَ نہ گراؤ دِمَاۗءَكُمْ خون اپنے قرابت والون اور اپنے دینی بھائیون کا وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور نہ نکالدو اپنے لوگون کو ظلم کر کے مِّنْ دِيَارِكُمْ اپنے گھرون سے اور دوسرا عہد یہ تھا کہ بنی اسرائیل کے قیدیون کو روپیہ دیکر لے لو ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ پھر اقرار کیا تمنے یعنی قبول کر لیا وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ اور تم اے مدینہ کے یہود گواہ ہو کہ تمہارے باپ دادا نے یہ عہد کیا ہی ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ پس تم وہ گروہ ہو کہ عہد و پیمان توڑ کر تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ قتل کرتے ہو اپنے لوگون کو وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا اور نکالدیتے ہو ایک گروہ کو مِّنْكُمْ اپنی قوم مین سے مِّنْ دِيَارِهِمْ اونکے گھرون سے تَظٰهَرُوْنَ پشت پناہ ہوتے ہو عَلَيْهِمْ اوپر اوس قوم کے جو تمسے مغلوب ہو گئی بِالْاِثْمِ گناہ کے ساتھ وَالْعُدْوَانِ ۭ اور زیادہ طلبی اور تعدی کے ساتھ مدینہ مین یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ دوسرا نضیر کہ باہم کشت و خون کیا کرتے اور ہجرت کے قبل مشرکون کے بھی دو قبیلے تھے ایک اوس دوسرا خزرج بنی قریظہ اوس کے ساتھ ملگئے اور بنی نضیر نے خزرج کے ساتھ اتفاق کر لیا اور یہود کے ہر فرقے اپنے شریک کی اعانت سے دوسرے فرقہ کے ساتھ قتال کرنے اور غالب ہونے کے بعد اونکے مکان خراب کرنے مین کوشش کرتے

حتی کہ قوم مغلوب جلا وطن ہوجاتی اور جب کوئی قید ہوجاتا تو متفق ہوکر فدیہ دیتے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ
اور اگر تمھارے پاس آتے ہیں اُسٰرٰى بنی اسرائیل کے قیدی تُفٰدُوۡهُمۡ تو اونھیں فدیہ دیتے ہو یعنی دوسرے قیدی سے بدل دیتے
ہو وَهُوَ مُحَرَّمٌ یہ آیت ماقبل سے علاقہ رکھتی ہے یعنی اپنی قوم کو اونکے گھروں سے تمنے نکالدیا حالانکہ حرام کیا گیا ہے عَلَيۡكُمۡ
تمپر قول و قرار کی روسے اِخۡرَاجُهُمۡ نکالدینا اونکا اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ کیا ایمان لاتے ہو بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ ساتھ ایک ٹکڑے کے
احکام توریت میں سے کہ وہ قیدیوں کا فدیہ ہے وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ اور کافر ہوتے ہو دوسرے ٹکڑے کے ساتھ کہ وہ قتل و اخراج ہے
فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ پھر کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کرے ذٰلِكَ ایسی عہدشکنی اور نافرمانی مِنۡكُمۡ تم میں سے کہ یہود ہو تم
اِلَّا خِزۡىٌ مگر ذلت اور رسوائی فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا زندگی دنیا میں کہ وہ بنی قریظہ کا قتل ہے اور بنی نضیر کو نکالدینا
وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن يُرَدُّوۡنَ پھیرے جائینگے حشر کے مقام سے اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ سخت ترین عذاب
کی طرف کہ وہ دوزخ کا عذاب ہے اور اوسکی شدت کی ایک علامت ہمیشگی ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ اور اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے عَمَّا
تَعۡمَلُوۡنَ ۝ اوس چیز سے جو عہدشکن لوگ کرتے ہیں بکر نے یعملون غائب کا صیغہ پڑھا ہے اوسکے موافق یہ تفسیر ہوئی اور
حفص نے خطاب کے ساتھ پڑھا ہے اور مخاطب بھی یہود ہیں یا عام خطاب ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ یہ گروہ وہ ہے کہ بیوقوفی
سے اشۡتَرَوُا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا مول لیا ہے اور بدلا کیا ہے ناچیز زندگی دنیا کو بِالۡاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے یعنی اوسکی
نعمت بے زوال کے ساتھ فَلَا يُخَفَّفُ پس ہلکا کیا جائیگا عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ اونسے عذاب دنیا میں جزیہ کم کرنے کے
سبب سے اور نہ آخرت میں آتش دوزخ سے نکلنے کے سبب سے وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۝ اور نہ وہ ہونگے کہ مدد دیے جائیں
دنیا میں اونسے آفتیں دفع کرکے اور نہ محشر میں عذاب کم کرکے وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى اور تحقیق کہ عطا کی ہمنے موسیٰ کو
الۡكِتٰبَ توریت وَقَفَّيۡنَا اور پیچھے لائے ہم مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ بعد اوسکے رسول جیسے یوشع داؤد سلیمان الیاس
زکریا یحییٰ علیہم السلام وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ اور عطا کیں ہمنے عیسیٰ کو کہ مریم کا بیٹا تھا الۡبَيِّنٰتِ نشانیاں صاف صاف
اور معجزے کھلے ہوئے جیسے غیب کی خبر دینا اور مُردوں کو زندہ کرنا وَاَيَّدۡنٰهُ اور زور کردیا ہمنے اور قوت دی ہمنے اوسے بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ
ساتھ جان پاکیزہ کے یا جبرئیل کے سبب سے کہ ہر وقت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس رہتے تھے یا اسم اعظم کے باعث سے کہ اوسکی
برکت سے مُردہ زندہ ہوجاتا تھا یا انجیل کے سبب سے کہ دل کی تازگی اور جان کی زندگی اوسکی وجہ سے پاتے رباعی دل تازگی
از حسن کلامت دارد ٭ جان زندگی از سماع نامت دارد ٭ ہر جا کہ دل واقف اسرار بود ٭ او نور صفائی ز پیامت دارد ٭
اَفَكُلَّمَا کیا جبکہ ہمارے پاس سے جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ آیا تمھارے پاس پیغمبر بِمَا لَا تَهۡوٰٓى ساتھ اوس چیز کے کہ نہ چاہتے تھے
اَنۡفُسُكُمُ جی تمھارے اوسکو اور اوسکی بات تمھاری خواہش اور مطلب کے موافق نہوئی تو اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ تعظیم نہ کی تمنے اور
گردن نہ جھکائی تمنے فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ پھر ایک گروہ کو اونمیں سے جھٹلایا تمنے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کو
وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ۝ اور ایک گروہ قتل کر ڈالا تمنے جیسے زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو وَقَالُوۡا اور کہا یہود نے قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ

ربع

دل ہمارے غلاف مین ہین یعنی پردے مین ہین فہم سے اور محمدؐ کی بات ماننے سے باز رکھے گئے ہین یہ بات کہکر قرآن کے ساتھ ایمان لانے سے
اور ہمارے رسول کی متابعت کرنے سے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناامید کردیتے تھے حق تعالیٰ اون یہود کے کلام کو رد کرتا ہی یعنی ایسا
نہین ہی جیسا یہ کہتے ہین بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بلکہ حق تعالیٰ نے انکو راندا ہی اور مہربانی کی مدد اونسے پھیر لی ہی بِكُفْرِهِمْ اونکے کفر کے سبب سے
فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ پس تھوڑے انمین سے ایمان لاتے ہین جیسے عبداللہ بن سلام اور اونکے یار وَلَمَّا جَآءَهُمْ اور جبکہ آئی
اونکے پاس كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کتاب نزدیک سے خدا کے کہ وہ قرآن ہی مُصَدِّقٌ گواہ اور موافق لِّمَا مَعَهُمْ واسطے اوس کتاب کے
جو اونکے ساتھ ہی توحید اور نبوت اور حشر اور اوس چیز مین جو اصول مین سے ہو تو نہ اوسے قبول کیا نہ اوسپر ایمان لائے وَكَانُوْا مِنْ
قَبْلُ حالانکہ تھے یہ کتاب نازل ہونے کے پہلے عاجزی کے وقت مین کہ يَسْتَفْتِحُوْنَ فتح اور نصرت چاہتے تھے اس کتاب کے سبب سے
اور اوس شخص کے باعث سے جسپر یہ کتاب نازل ہو جب عرب کے کفار یہود کو قتل کرنے کا قصد کرتے اور یہود تنگ ہوجاتے تو ہاتھ اوٹھا کر
کہتے کہ بار خدایا ہم تجھسے مدد چاہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے کہ وہ رسول آخر الزمان ہی عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون پر
جو کافر ہوئے ہین عرب کے مشرکون مین سے فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جبکہ آیا اونکے پاس مَّا عَرَفُوْا وہ شخص جسے وہ پہچان چکے تھے
كَفَرُوْا بِهٖ کافر ہوگئے ساتھ اوسکے اسواسطے کہ اونھین یہ گمان تھا کہ نبی آخر الزمان بنی اسرائیل مین سے ہوگا چونکہ وہ بنی اسمٰعیل مین سے ہوئے تو اونکے
ساتھ یہود لوگ کافر ہوگئے اور اونکا ایمان نہ لائے فَلَعْنَةُ اللّٰهِ پس لعنت خدا کی عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ کافرون پر کہ اونھون نے
اپنی پہچان کے موافق کام نہ کیا اور نبی آخر الزمان کے ساتھ دشمنی اختیار کرلی اسم ظاہر ضمیر کی جگہ پر لانا اثبات ہی اونکے کفر کا بِئْسَمَا اشْتَرَوْا
بِهٖ بری چیز ہی کہ اونھون نے بیچا اوس چیز کے ساتھ اَنْفُسَهُمْ حصہ اپنی جانون کا اور وہ کیا چیز ہی اَنْ يَّكْفُرُوْا یہ کہ کافر ہوتے ہین
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری ہی خدا نے اور وہ قرآن ہی بَغْيًا حسد کی جہت سے یعنی رشک کرتے تھے اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ ساتھ
اوسکے کہ اوتارے خدا مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے کہ وہ فضل کتاب اور وحی ہی عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جس کسی پر کہ چاہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے
بندون مین سے جو اوسکے لائق ہو فَبَآءُوْ پس پھر گئے یہود لوگ بِغَضَبٍ بسبب غصہ خدا کے یا مستحق ہوگئے ایک غصہ کے عَلٰى غَضَبٍ
دوسرے غصہ پر ایک غصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے انکار کے سبب سے تھا اور دوسرا غصہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور قرآن مجید کے انکار کے سبب سے ہوا وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور واسطے کافرون کے عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ عذاب ذلیل کرنے والا ہی وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہی یہود سے کہ اٰمِنُوْا ایمان لاؤ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو خدا نے اوتاری یعنی انجیل اور قرآن
قَالُوْا نُؤْمِنُ کہتے ہین کہ ایمان لاتے ہم بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری گئی ہمپر یعنی توریت وَيَكْفُرُوْنَ اور وہ کافر ہوتے ہین
بِمَا وَرَآءَهٗ ساتھ اوس چیز کے جو اونکی کتاب کے سوا ہو وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ چیز جو سوا ہی یعنی انجیل اور قرآن صحیح اور درست ہی مُصَدِّقًا
سچا رکھنے والا ہی لِّمَا مَعَهُمْ اوس کتاب کو جو اونکے ساتھ ہی اور اس جگہ توریت کے ساتھ بھی یہود کا کفر لازم آتا ہی اسواسطے کہ اوس شی کا کفر جو کسی
دوسری چیز کے موافق ہو کفر ہوجائیگا دوسری چیز کا قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس بات کے جواب مین جو وہ کہتے ہین کہ ہم توریت کا ایمان
رکھتے ہین کہ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ پھر کیون قتل کرتے تھے تم اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ اللہ کے پیغمبرون کو مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے اِنْ كُنْتُمْ اگر تھے تم

مُّؤْمِنِيْنَ ○ ایمان رکھنے والے توریت کے ساتھ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى اور البتہ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس موسی بِالْبَيِّنٰتِ درست
نشانیون اور سچے پیغامون کے ساتھ کہ وہ احکام تختیون کے ہین یعنی حکم توریت اسواسطے کہ توریت تختیون مین نازل ہوئی تھی ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ پھر پکڑ لیا تمنے بچھڑے کو معبود مِنْۢ بَعْدِهٖ بعد جانے موسیٰ کے طور پر وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور تم ظلم کرنے والے
اپنی جانون پر وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کرو جب لیا ہمنے مِيْثَاقَكُمْ عہد و پیمان تمھارا وَرَفَعْنَا اور اوٹھایا ہمنے فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ
اوپر تمھارے پہاڑ جو طور ابن اسماعیل کی طرف منسوب تھا اور یہ پہاڑ فلسطین کے پہاڑون مین سے ہے اور فلسطین ملک روم کے شہرون
مین سے ایک شہر ہے خُذُوْا اور کہا ہمنے کہ لو مَآ اٰتَيْنٰكُمْ جو کچھ دیا ہمنے تمکو یعنی توریت کو بِقُوَّةٍ درست ارادے اور نہایت
مضبوطی سے وَّاسْمَعُوْا اور سنو یعنی فرمان برداری کرو تو قَالُوْا کہا اونھون نے ظاہر مین سَمِعْنَا سنا ہمنے اور قبول کیا
ہمنے اور پوشیدہ اپنے دل مین کہنے لگے وَعَصَيْنَا اور نافرمانی کی ہمنے یا سنا ہمنے کان سے اور نافرمانی کی دل سے وَاُشْرِبُوْا
اور پلائی گئی یعنی جمائی گئی فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ اونکے دلون مین گوسالہ کی محبت بِكُفْرِهِمْ اونکی ہٹ اور انکار کے سبب سے
قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری چیز ہے وہ جو کچھ حکم کرتا ہے تمکو بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ ساتھ اوسکے
ایمان تمھارا اور وہ بری چیز کفر ہے قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہو تم ایمان رکھنے والے
خدا کے ساتھ اسواسطے کہ اگر کوئی ایمان والا ہوتا ہے تو ایمان اوسے کفر کا حکم نہین کرتا اور یہود لوگ اس سب خرابی اور رسوائی کے ساتھ
کہتے تھے کہ بہشت ہماری جگہ ہوگی اور کسیکی نہین حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے اس دعوی کے جواب
جواب مین کہ اِنْ كَانَتْ اگر ہے تمھارے زعم مین لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ تمھارے ہی واسطے گھر آخرت کا اور نعمت جنت کی عِنْدَ اللّٰهِ
نزدیک خدا کے خَالِصَةً پاکیزہ اور خاص مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا اور لوگون کے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو تم موت کی اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ بہشت خاص تمھارا ہی حق ہے اسواسطے کہ بے موت کے اوس گھر مین نہ پہونچ سکوگے
محبوب حقیقی سے ملنے کے شوق کی علامتون مین سے ایک علامت موت کی آرزو ہے جو کوئی موت کا آرزومند زیادہ ہوتا ہے
محبوب ازلی سے ملنے کا اشتیاق زیادہ ہوتا ہے بیت مرگ ست کہ دوست را رساند با دوست ✽ آن کیست کہ او بمرگ شادان نبود ✽
وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا اور ہرگز آرزو نکرینگے موت کی یہود لوگ کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اوسکے جو آگے بھیج چکے ہین
ہاتھ اونکے قتل انبیا اور تغیر نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ اور اللہ جاننے والا ہے
ظالمون اور جھوٹون کو وَلَتَجِدَنَّهُمْ اور البتہ پائیگا تو یہود کو اَحْرَصَ النَّاسِ لالچی لوگون سے عَلٰى حَيٰوةٍ زندگی دنیا پر وَمِنَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا اور اون لوگون سے بھی جنھون نے شرک کیا یعنی عرب کے کفار اور صحیح بہت یہ قول ہے کہ یہان پر مجوس مشرک مراد ہین اسواسطے کہ اونسے
زیادہ کسیکو دنیا مین زندگی پیاری نہین يَوَدُّ اَحَدُهُمْ دوست رکھتا ہے ایک انمین سے یعنی مجوس کہ لَوْ يُعَمَّرُ کاش عمر دیجائے
اَلْفَ سَنَةٍ ہزار برس کی اور اسی سے مجوس کی عادت ہے کہ جب باہم ملتے ہین تو کہتے ہین کہ ہزار برس تک جیتے رہو اور بعضے عالمون کے نزدیک یہ
لفظ کا کہنا مکروہ ہے وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ اور نہین ہے کہ چھڑانے والا اونکا ہو مِنَ الْعَذَابِ عذاب سے اَنْ يُّعَمَّرَ یہ کہ عمر دیجائے یعنی

اونکی عمر دراز ہونا عذاب کو دفع نہین کرتا وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ اور خدا دیکھنے والا ہے بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝ اوس کام کو جو یہود اور مجوس وغیرہ کرتے ہین اور بعضے یہود کہتے ہین کہ محمد کا دوست جبرئیل ہے وہی محمد پر وحی لاتا ہے اور ہمارے بزرگون کو جبرئیل سے بہت زحمتین پہونچی ہین ہمارے باپ دادا پر اکثر بلا اور عذاب اوسی کے واسطے سے نازل ہوئے اگر اوسکی جگہ پر میکائیل ہوتا تو ہم ابوالقاسم کا ایمان لاتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ كَانَ جو کوئی ہو عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ دشمن جبریل کا اور یہ نام عبرانی ہے یا سریانی اوسکے معنی ہین خدا کا بندہ اور خدا کی وحی کے خزانون کا امانتدار تو جو کوئی اوسکا دشمن ہو اوس سے کہدو کہ غصہ کی آگ مین جل مرے فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ پس تحقیق کہ وہ اوتارتا ہے قرآن عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تیرے دل پر حکم الٰہی سے کہ وہ قرآن مُصَدِّقًا تصدیق کرنے والا ہے لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطے اوس چیز کے کہ اوس سے پہلے نازل ہوئی اور اب اونکے پاس ہے آسمانی کتابون مین سے جیسے توریت زبور وَهُدًى اور قرآن راہ دکھانے والا ہے برحق وَّبُشْرٰى اور خوشخبری دینے والا ہے لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والون کو نجات اور درجات کی مَنْ كَانَ جو کوئی ہو عَدُوًّا لِّلّٰهِ دشمن خدا کا وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور اوسکے فرشتون کا وَرُسُلِهٖ اور اوسکے رسولون کا وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ اور ان دو مقرب فرشتون کا فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ دشمن ہے کافرون کا کہ وہ فرشتون اور رسولون کے دشمن ہین وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اور البتہ بھیجین ہمنے تیری طرف اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ نشانیان کھلی ہوئی یا صحیح اور درست آیتین یعنی قرآن وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اور کافر نہین ہوتے ان آیتون کے ساتھ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ مگر خدا سے باہر ہوجانے والے اَوَكُلَّمَا کیا جبکہ یہود نے عٰهَدُوْا عہد کیا عَهْدًا عہد نَّبَذَهٗ توڑ ڈالا اوسے فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے اونمین سے بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت اونمین سے لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ نہین ایمان لاتے ساتھ توریت کے وَلَمَّا جَآءَهُمْ اور جبکہ آیا اونکے پاس رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ رسول خدا کے پاس سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مُصَدِّقٌ سچا رکھنے والا لِّمَا مَعَهُمْ توریت کو کہ اونکے ساتھ ہے نَبَذَ فَرِيْقٌ پھینکدی ایک گروہ نے مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون مین سے کہ عطا کیے گئے ہین توریت یعنی اونکے عالمون نے ڈالدیا كِتٰبَ اللّٰهِ توریت کو یا قرآن کو وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پیچھے پیٹھون اپنی كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ علما لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ جانتے ہی نہین کہ وہ اللہ کا کلام ہے اور محمد رسول ہین اللہ کے وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی ان یہود نے مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ اوس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیطان عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ بیچ زمانے بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور وہ چیز اسطرح پر تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے مین شیطانون نے سو رنگ کے شعبدے کہانت کی نیرنگیون سے ملاکر لکھے تھے اور رذیل اور جاہل لوگون مین وہ شعبدے شائع ہوگئے تھے حضرت سلیمانؑ کو یہ حال معلوم ہوا وہ لکھے ہوئے شعبدے منگائے لوگ لے آئے آپنے ایک صندوق مین مقفل کرکے اپنے تخت کے نیچے دفن کردیے حضرت سلیمان کے انتقال کے بعد شیطان اوسے تخت کے نیچے سے نکال لائے اور یہ ظاہر کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اوسی سحر اور شعبدون کے سبب سے بادشاہی کرتے تھے بعد اوسکے یہود سلیمان علیہ السلام کو جادوگر کہنے لگے حق سبحانہ تعالیٰ نے اونھین بری الذمہ کرنے کو فرمایا کہ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ اور ہرگز کافر نہین ہوا سلیمان یعنی سلیمان نے کوئی جادو نہین کیا وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ اور لیکن شیطان اوسکے زمانے مین كَفَرُوْا کافر ہوگئے يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ سکھاتے تھے لوگون کو السِّحْرَ جادو وَمَآ اُنْزِلَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اوس چیز کی جو اوتاری گئی سحر کی قسم سے عَلَى الْمَلَكَيْنِ اوپر دو فرشتون کے بِبَابِلَ بیچ شہر بابل کے هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ یہ اون دونون فرشتون

نام ہین یہ دونون فرشتے گنہکار آدمیون پر طعن کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ آدمی نفس اور خواہش کا پابند ہی جو آدمیون کی حالت ہی
اگر تمھاری بھی ویسی حالت ہوتی تو اونکے افعال سے بدتر افعال تمسے ممکن ہوتے ان دونون فرشتون نے تعجب کیا حق تعالی نے نفس
بشری اونکو دیا اور خلق پر حکومت کرنے کو زمین پر بھیجا یہ زمین پر آکر ایک عورت پر کہ زہرہ اوسکا نام تھا عاشق ہوگئے اور شرابخواری کے
سبب سے قتل ناحق اور بت پرستی پر قدم مارا حق تعالی نے اونھین آسمان پر چڑھنے سے منع کردیا اور اسی جہان مین اونپر عذاب مقرر ہوگیا
اب چاہ بابل مین سر کے بالون سے لٹکے ہوتے ہین اور عذاب اونپر ہورہا ہی اور اونپر سحر نازل کرنا اسوجہ سے تھا کہ اوس زمانہ مین ساحر لوگ نبوت کا
دعوی کرتے تھے تو اون دونون فرشتون کے زمانہ حکومت مین جب اونسے گناہ سرزد نہوا تھا حق تعالی نے یہ علم اونپر اوتارا بعضے کہتے ہین کہ
الہام کے طور پر اونھین اس علم کی کیفیت بتادی تا کہ زیرک لوگون کی ایک جماعت کو تعلیم کردین اور وہ سحر کی کیفیت اور حقیقت سے مطلع ہوکر
اون لوگون کا مقابلہ اور معارضہ کرین جو نبوت کا جھوٹا دعوی کرتے ہین وَمَا يُعَلِّمٰنِ اور نہین سکھاتے ہین یہ دونون فرشتے
اب کہ کوئین مین ہین مِنْ اَحَدٍ کسی ایک کو بھی حَتّٰى يَقُوْلَآ اسوقت تک کہ کہتے ہین سکھانے سے پہلے اوسکو کہ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ
نہین ہین ہم مگر خلق کی آزمائش خدا کی طرف سے فَلَا تَكْفُرْ ط پس تو نہ کافر ہوجا یہ اعتقاد کرکے کہ جادو کرنے سے کچھ گناہ نہین ہوتا
فَيَتَعَلَّمُوْنَ پھر سیکھتے ہین مِنْهُمَا اون دونون فرشتون سے مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ وہ چیز کہ جدائی ڈالدیتے ہین بسبب اوسکے
بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط درمیان مرد اور عورت کے وَمَا هُمْ اور نہین ہین جادوگر بِضَآرِّيْنَ بِهٖ ضرر پہونچانے والے سحر کے
سبب سے مِنْ اَحَدٍ کسیکو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط مگر ساتھ حکم خدا کے وَيَتَعَلَّمُوْنَ اور سکھاتے ہین مَا يَضُرُّهُمْ وہ چیز جو ضرر
پہونچائے اونھین وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط اور نفع نہ پہونچائے اونھین وَلَقَدْ عَلِمُوْا اور البتہ خوب جانا یہودنے لَمَنِ اشْتَرٰىهُ
اوس شخص کو جو جادو مول لے یعنی سیکھے اور کام مین لائے مَا لَهٗ نہین ہی واسطے اوسکے فِي الْاٰخِرَةِ بیچ آخرت کے مِنْ خَلَاقٍ
حصہ نیکی سے وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اور بری چیز ہی کہ وہ بیچ لین اونھون نے ساتھ اوسکے اَنْفُسَهُمْ ط اپنی جانین یعنی سحر کو اختیار کیا
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہین وہ کہ جانتے ہین اس نفع کے نقصان کو وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اور اگر یہ یہود لوگ ایمان لاتے
ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَاتَّقَوْا اور پرہیز کرتے سحر اور یہودی پن سے تو جزا پاتے اور ظاہر ہی کہ لَمَثُوْبَةٌ البتہ جو جزا کہ پاتے
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ پاس سے خدا کے خَيْرٌ ط وہ بہتر ہی اس رشوت سے جو پیغمبر آخر الزمان کی تعریف چھپانے کی بابت لیتے ہین لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
اگر ہوتے جانتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا نکہو تم راعنا کا لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتین کرنے
کے وقت اسواسطے کہ یہود تمھاری بات کو سند ٹھہراکر حضرت کو یہ کلمہ کہتے ہین اور یہ لفظ اونکی زبان مین سخت گالی ہی اور مسلمان لوگ اس معنی پر راعنا کا لفظ
کہتے تھے کہ یا رسول اللہ ہماری باتونکی مراعات کیجیے یعنی ہماری باتین متوجہ ہوکر سنیے حق تعالی نے مسلمانون سے فرمایا کہ تم یہ کلمہ نہ کہا کرو
وَقُوْلُوا انْظُرْنَا اور کہو انظرنا یعنی یا رسول اللہ ہماری طرف دیکھیے وَاسْمَعُوْا ط اور سنو تم خدا کا حکم کان کھولکر قبول کرنے کی نیت سے
وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور واسطے کافرون کے یعنی اون لوگون کے واسطے جو مذمت کی راہ سے یہ کلمہ کہتے ہین عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دکھ دینے والا ہی کہ
ہرگز تمام ہی نہو گا مَا يَوَدُّ دوست نہین رکھتے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جنھون نے حق بات چھپائی ہی مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب مین سے

یعنی یہود وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ مشرک لوگ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ اس بات کو کہ نازل کیجائے تمپر مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ کوئی نیکی تمہارے ربکے
پاس سے نیکی سے وحی اور قرآن مجید مراد ہے جسمین سب نیکیان جمع ہین یعنی یہود یہ نہ چاہتے تھے کہ نبوت حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے
جاتی رہے اور مشرکون کی یہ خواہش تھی کہ ولید مغیرہ یا نعیم سقفی کو پیغمبری ملے وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ اور اللہ خصوصیت دیتا ہی بِرَحْمَتِهٖ اپنی
نبوت اور وحی کے ساتھ مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَاللّٰهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ صاحب فضل عظیم کا ہی جسپر فضل کرنا چاہا
اوسے نبوت دیدی اور فضل کی صفت جو عظمت کے ساتھ لائی گئی اسمین اس طرف اشارہ ہی بیت فضل او فضلیست افزون از عدد
لطف و لطیفست بیرون از شمار مَا نَنْسَخْ جو کچھ منسوخ کردیا ہمنے مِنْ اٰيَةٍ آیات قرآنی سے خلق کی مصلحتونکے موافق یا زمانہ کا حال
دیکھکر اَوْ نُنْسِهَا یا بھلادیتے ہین ہم اوسے اور دلون سے نکال لیتے ہین نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ لاتے ہین ہم بہتر اوس منسوخ کی ہوئی
آیت سے جیسے دس کافرون کے ساتھ ایک غازی کا مقابلہ منسوخ کردیا اور دو کافرون کے ساتھ مقرر کیا اَوْ مِثْلِهَا یا لاتے ہین ہم
اوس منسوخ کی ہوئی آیت کے مثل نفع اور ثواب مین رعایت مصلحت کے ساتھ جیسے قبلہ کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھیر دینا اَلَمْ تَعْلَمْ
کیا نہین جانتا ہی تو یہ خطاب اون لوگون کی طرف ہی جو منسوخ ہوجانے کے منکر تھے یہود لوگ آیت کے منسوخ ہوجانے پر جھگڑا کرتے تھے اور
کہتے تھے کہ منسوخ کردینا پشیمانی ہی اور پشیمانی خدا کو روا نہین اور احکام منسوخ کردینے مین جو حکمت الٰہی اور مصلحت بادشاہی ہی اوس سے
غافل اور بیخبر تھے حق تعالی فرماتا ہی کہ اے منکر جھگڑالو کیا تو یہ نہین جانتا کہ اَنَّ اللّٰهَ کہ بیشک اللہ تعالی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر
محو اور اثبات اور منسوخ کرنے اور نیا حکم لکھنے مین سے قَدِيْرٌ قادر ہی بکمال درجہ پر اَلَمْ تَعْلَمْ کیا نہین جانتا تو اَنَّ اللّٰهَ
تحقیق کہ خدا بیشک لَهٗ اوسیکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمین کی پس جو کچھ چاہے کرے وَمَا لَكُمْ
اور نہین ہی واسطے تمہارے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ اوس سے تمکو فائدہ پہونچے وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ
کوئی یار کہ تمسے ضرر کو دور کرے اَمْ تُرِيْدُوْنَ کیا چاہتے ہو تم اَنْ تَسْـَٔلُوْا یہ کہ سوال کرو رَسُوْلَكُمْ پیغمبر اپنے سے
كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسی مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یہود لوگ کہتے تھے کہ جسطرح موسی علیہ السلام ایک دفعہ
کتاب لائے تھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی چاہیے کہ اوسیطرح ایک ہی بار کتاب لے آئین حق تعالی نے فرمایا کہ اے یہود تم بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ویسے ہی متعصبانہ سوال کیا چاہتے ہو جیسے تمہارے باپ دادا موسی علیہ السلام سے چاہتے تھے وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
اور جو شخص بدلے کفر کو ساتھ ایمان کے یعنی کفر کو ایمان پر فوقیت دیکر قبول کرے فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق کہ وہ گمراہ ہوگیا ہی
سَوَآءَ السَّبِيْلِ سیدھی راہ سے وَدَّ كَثِيْرٌ دوست رکھتے ہین بہتیرے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت مین سے جیسے فخاص
بن عازورا کہ اونمین بڑا عقلمند تھا اور اوسکے سوا اور احبار لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ یہ کہ پھیر دین تمکو یہان حذیفہ یمان اور عمار یاسر مراد ہین کہ
فخاص اور اوسکے یار انسے کہتے تھے کہ تم یہودی ہوجاؤ حق تعالی نے فرمایا کہ یہود لوگ چاہتے ہین کہ تمہین پھیر دین مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ
بعد تمہارے ایمان کے كُفَّارًا کافر حَسَدًا حسد کی راہ سے مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ نزدیک سے اپنے جیون کے یعنی یہ حسد اونکی طبیعتون کی
خواہش سے ہی کسیکے کہنے سے نہین مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر ہوگئی لَهُمُ الْحَقُّ اونکو وہ چیز جو توریت اور درستی ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی رسالت اور قرآن شریف کی حقیت اور دین اسلام کی صحت فَاعْفُوْا پس گذر کرو مسلمانو اور انکے ساتھ قتال کرنا چھوڑ دو وَاصْفَحُوْا اور منھ پھیر لو انکی طرف سے حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ یہانتک کہ لائے خدا حکم اپنا کہ وہ حکم ہے قتال کا یا حکم ہے جزیہ کا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر عذاب کرنے اور انتقام لینے سے قَدِیْرٌ قادر ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو تم نماز وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوۃ مال کی وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ پہلے بھیجا ہے تمنے لِاَنْفُسِكُمْ واسطے اپنے مِّنْ خَیْرٍ دنیا کے مال مین سے صدقون اور نفقون کی راہ سے اور خیرات کی قسمون سے تَجِدُوْهُ پاؤگے تم اوسے لکھا ہوا عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے یا اوسکا ثواب خدا کے پاس پاؤگے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خیر اور صدقے سے دیکھنے والا ہے وَقَالُوْا اور کہا یہود یا نصاری نے لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ ہرگز نہ جائیگا جنت مین اِلَّا مَنْ كَانَ مگر وہ شخص جو ہو هُوْدًا یہودی اَوْ نَصٰرٰی یا نصرانی یعنی یہود نے کہا کہ جنت مین یہود ہی جائینگے اور نصرانیون نے کہا کہ جنت مین نصاری ہی جائینگے تِلْكَ یہ دعوی دونون گروہ کا اَمَانِیُّهُمْ آرزوئیں باطل اونکی ہین قُلْ هَاتُوْا کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ تم بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنے اس دعوے پر اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے اپنے قول مین بَلٰی ایسا نہین ہے جو یہ کہتے ہین بلکہ مَنْ اَسْلَمَ جسنے سونپے یا وَجْهَهٗ لِلّٰهِ بالکل آپکو خدا کی عبادت کے واسطے وَهُوَ مُحْسِنٌ اور وہ نیکی کرنیوالا ہے افعال اور اقوال مین فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ تو اوسکے واسطے ہے اجر اوسکے کام کا عِنْدَ رَبِّهٖ اوسکے رب کے پاس وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ اور کچھ خوف نہوگا اونپر اوکا اجر فوت ہونے سے وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اوس اجر کے زائل ہونے سے نصاری بنی نجران کا ایک گروہ مدینہ منورہ آیا اور روسای یہود کے ساتھ مناظرہ کرنے لگا ہر فرقہ نے دوسرے کا دین باطل کرنے مین غایت درجہ کوشش کی تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ اور کہا یہود نے لَیْسَتِ النَّصٰرٰی نہین ہے نصاری کا گروہ عَلٰی شَیْءٍ اوپر کسی چیز کے دین حق سے وَّقَالَتِ النَّصٰرٰی اور کہا نصاری نے لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ نہین ہین یہود عَلٰی شَیْءٍ اوپر کسی چیز کے دین سے کہ معتدبہ ہو وَّهُمْ حالانکہ وہ سب یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ پڑھتے ہین کتاب الہی کو یعنی یہود توریت سے جانتے ہین کہ خدا کے واسطے زن اور فرزند ثابت کرنے کی وجہ سے نصاری باطل پر ہین اور نصاری انجیل مین پڑھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور توریت سے انکار کرنے کے سبب سے یہود کافر ہین كَذٰلِكَ جیسا کہ کہتے ہین قَالَ الَّذِیْنَ کہا اون لوگون نے جو لَا یَعْلَمُوْنَ کچھ نہین جانتے اور اہل کتاب نہین ہین جیسے مجوس اور عرب کے مشرک مِثْلَ قَوْلِهِمْ مانند قول یہود اور نصاری کے یعنی کفار نے بھی انکے باب مین یہی کہا کہ یہود و نصاری حق پر نہین ہین فَاللّٰهُ یَحْكُمُ پس خدا حکم کریگا بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ درمیان اونکے دن قیامت کے فِیْمَا كَانُوْا اوس چیز مین کہ ہین وہ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اوسمین اختلاف کرتے حق اور باطل سے وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہے بڑا ظالم مِمَّنْ مَّنَعَ اوس شخص سے جسنے باز رکھا مَسٰجِدَ اللّٰهِ مسجدون کو اللہ کی اَنْ یُّذْكَرَ یہ کہ ذکر کیا جائے فِیْهَا اسْمُهٗ بیچ اوس جگہ کے نام خدا کا یعنی نہ چھوڑا کہ مسجدون مین خدا کو یاد کرین اور عبادت مین مشغول ہون وَسَعٰی اور کوشش کی بیچ فِیْ خَرَابِهَا مسجدون کے ویران کرنے مین وہ شخص بخت نصر بابلی تھا یا طرطوس رومی کہ اوسنے بیت المقدس کو خراب کیا اور احبار کو قتل کر ڈالا حق تعالی نے ایک مسجد کو لفظ جمع سے اوسکی تعظیم کے واسطے

ثلث

ع ۱۳ ۹

ذکر کیا یا اسواسطے کہ سجدہ کی جگہ ہونے کے سبب سے اوسکا ہر ہر موضع ایک ایک مسجد ہی اُولٰٓئِكَ جس گروہ نے یاد الٰہی سے منع اور مسجد خراب کرنے مین کوشش کی مَا كَانَ لَهُمْ نہین ہی اون لوگون کے واسطے اور نہین لائق ہی اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ یہ داخل ہون اون مسجدون مین اِلَّا خَآئِفِيْنَ ڛ ڈرتے ہوئے اور یہ صورت حکومت اسلام کے زمانہ مین ہی کہ نصاری کو مسلمانون کے خوف سے مسجد اقصی مین جانے کی قوت نہین لَهُمْ نصاری کو ہی فِي الدُّنْيَا اس جہان مین خِزْيٌ رسوائی اور ذلت اور جزیہ دینا وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور واسطے اونکے ہی اوس جہان مین عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ عذاب بڑا وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہی الْمَشْرِقُ آفتاب نکلنے کی جگہہ وَالْمَغْرِبُ اور آفتاب غروب ہونے کی جگہہ لکھا ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکریون کے ایک گروہ نے ایک رات ابر اور تاریکی کی وجہ سے قبلہ کی سمت مین اختلاف کیا ہر ایک نے خوب غور اور فکر کر کے اپنے واسطے ایک ایک محراب بنائی جب روشنی ہوئی تو اونکی محرابون کے رخ قبلہ کی طرف سے پھرے ہوئے تھے وہ لوگ جب مدینہ منورہ مین پہونچے تو اونھون نے نماز قضا کرنے کے واسطے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتوی چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب خوب غور و فکر کر چکے ہو تو نماز اعادہ کرنے کی کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ حقیقت مین سب طرفین خدا ہی کی ہین فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا پھر جدھر منھ کرو تم فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ تو وہین منھ خدا کا ہی یعنی وہی اوسکی عبادت کا رخ ہی اور محققون نے اس آیت مین نکتہ لکھا ہی کہ زبان عالی بیان سے حضرت حقائق مرتبت ولایت منقبت ان ابیات مین اوس نکتہ کی طرف اشارہ فرماتے ہین مثنوی از نبی اَيْنَمَا تُوَلُّوْا خوان ✤ ثم وجہ اللہش متہم دان ✤ یعنی آنسو کہ روی قصد آری ✤ تا حق بندگیش بگذاری ✤ وجہ حق کان بود حقیقت او ✤ باشد آنجا بسوی او کن رو ✤ ہیچ جا را نگرد استثنا ✤ پس بود عین حق عیان ہمہ جا ✤ عارف حق شناس را باید ✤ کہ بہر سوی دیدہ بکشاید ✤ بیند آنجا جمال حق پیدا ✤ نگسلد از جمال حق قطعا ✤ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ وَاسِعٌ بڑا مغفرت کرنے والا اور بہت بخشش کرنیوالا عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہی مسلمانون کی مصلحتین وَقَالُوا اور کہا یہود اور نصاری مین سے بیباک لوگون نے کہ اتَّخَذَ اللّٰهُ رکھتا ہی خدا وَلَدًا ۙ بیٹا یعنی عزیر اور مسیح سُبْحٰنَهٗ ؕ پاکی اور بے عیبی اوسکے واسطے ہی بَلْ ایسا نہین جیسے کہتے ہین بلکہ لَّهٗ اوسکے واسطے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہی وَالْاَرْضِ ؕ اور جو کچھ زمین مین ہی اور جب اہل آسمان اور اہل زمین سب اوسکے مملوک اور اوسکے پرورش کیے ہوئے ہین تو عیسی اور عزیر علیہما السلام اوسکے بیٹے نہین ہو سکتے اسواسطے کہ بیٹا باپ ہی کی جنس سے ہوتا ہی مالک سے مملوک کہان پیدا ہو سکتا ہی كُلٌّ جو کچھ زمین اور آسمان مین ہی لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ واسطے اوسکے فرمان بردار ہین یعنی اوسکی قدرت کے تحت تصرف مین مغلوب ہین بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ پیدا کرنے والا ہی آسمانون اور زمین کا وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا اور جب چاہتا ہی یا مقرر کرتا ہی کوئی کام فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ تو سوا اسکے اور کچھ نہین کہ کہتا ہی اوسے کہ كُنْ ہو فَيَكُوْنُ ۝ تو وہ ہوجاتا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہا اون لوگون نے جو لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے خدا کو اور علم نہین پڑھے ہین جیسے کہ مشرک لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ کیون نہین کلام کرتا اللہ ہم سے کہ اگر ہمین توحید کی طرف بلاتا ہی تو پھر کیون نہین بات کرتا خدا ہم سے اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ یا ہم مین سے کسیکے پاس کوئی پیام کیون نہین آتا كَذٰلِكَ جیساکہ یہ مشرک کہتے ہین قَالَ الَّذِيْنَ کہا اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے یہود اور نصاری مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ مانند اونکی بات کے اور معجزے ظاہر ہونے کے بعد انبیا علیہم السلام سے گستاخانہ کلام کیا تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ ایک دوسرے کے مشابہ ہین دل کافرون

اور منکرون اہل کتاب کے سختی ہین اور دشمنی اور ناصفائی کی راہ سے سوال کرنے مین قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ تحقیق کہ بیان کین ہمنے نشانیان
توحید اور نبوت کی لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ۝ واسطے اوس گروہ کے جو یقین کا طالب ہو اوسکے واسطے نہین جو تردد کا تابع ہو اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
بیشک ہمنے بھیجا تجھین ای محمد بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور درستی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مَعَ الْحَقِّ یعنی ساتھ قرآن یا دین اسلام کے
بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا مسلمانون کو وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا کافرون کو وَّلَا تُسْـَٔلُ اور نہ پوچھے جاؤ گے تم قیامت
کے دن عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۝ اون لوگون سے جو اہل جحیم ہین یعنی جہنم والے والی آگ ہے جسمین بہت شعلے اوٹھتے ہون ایکدن
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ بات نکلی کہ اگر حق تعالی یہود پر عذاب کے دروازون مین سے کوئی دروازہ
کھولے اور اپنے غضب کا اثر اونھین دکھاوے تو غالب ہے کہ عذاب دردناک کے خوف سے وہ سیدھی راہ پر آجائین تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ یہ اصحاب الجحیم ہین اور ہم تمسے ای محمد یہ نہ پوچھینگے کہ یہ کیون ایمان نہ لائے وحی پہونچا دینا اور رسالت ظاہر کر دینا تمہارے
ذمہ پر ہے اور اون گمراہون کا حساب ہمارے ذمے ہے وَلَنْ تَرْضٰى اور ہرگز خوش نہونگے عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى
تمسے یہود اور نصاری حَتّٰى تَتَّبِعَ یہانتک کہ پیروی کرو تم مِلَّتَهُمْ اونکے دین کی قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ
انمین سے ہر ایک اپنے دین کی تعریف کرتا ہے کہ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ بیشک ہدایت اللہ کی هُوَ الْهُدٰى وہی ہدایت ہے تمہارے
واسطے تم مجھسے یہودی ہوجانے اور نصرانی ہوجانے کو کہتے ہو اور خدا مجھے اسلام کی ہدایت فرماتا ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور اگر
متابعت کرو گے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَهْوَآءَهُمْ اونکی خواہشون کی دین کے باب مین بَعْدَ الَّذِيْ بعد اوس خبر کے
کہ راستی کے ساتھ جَآءَكَ آیا ہے تمہارے پاس مِنَ الْعِلْمِ علم سے کہ وہ اسلام کے حق ہونے اور اونکے دین کے باطل ہونے پر
وحی ہے مَا لَكَ نہین تمہارے واسطے مِنَ اللّٰهِ عذاب خدا سے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست رہائی دینے والا وَّلَا نَصِيْرٍ۝
اور نہ کوئی یاری کرنے والا ظاہرا یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور معنی امت کی طرف رجوع کرتے ہین اَلَّذِيْنَ
وہ لوگ کہ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ عطا کی ہمنے اونھین کتاب یعنی توریت اوس قول کے بموجب کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام اور اونکے
یارون کی شان مین ہو یا انجیل اوس قول کے روسے کہ یہ آیت اون اصحاب سفینہ کی شان مین ہے جو کہ نجاشی کے ملازم جعفر بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے مدینہ مین آئے یا قرآن اوس قول کے اعتبار پر کہ یہ آیت مسلمانون کی شان مین نازل ہوئی بہر تقدیر يَتْلُوْنَهٗ
پڑھتے ہین اوس کتاب کو یا اوسکی متابعت کرتے ہین حَقَّ تِلَاوَتِهٖ جو حق پڑھنے یا متابعت کرنیکا ہے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ایمان رکھنے والے ہین ساتھ کتاب کے نہ وہ لوگ جنھون نے تحریف کی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ اور جو کوئی کافر ہوجاوے ساتھ کتاب کے اور اوسکے احکام
بدلے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ وہی ہین نقصان اوٹھانیوالے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ای بیٹو یعقوب کے اذْكُرُوْا یاد کرو
نِعْمَتِيَ نعمتین میری الَّتِيْٓ وہ نعمتین کہ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ انعام کین مینے تمپر اور تمہارے بزرگون پر وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ اور تحقیق کہ
مینے تمہارے باپ دادا کو تفضیل دی عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۝ اوپر اہل عالم کے جو اونکے زمانہ مین تھے اس آیت کو مکرر لانا خدا کی نعمتون کو مقرر کرنے اور یاد دلانے
کے واسطے ہے وَاتَّقُوْا يَوْمًا اور ڈرو اوس دن کے عذاب سے جسکے ڈر سے لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ نہ کفایت کریگا کوئی عَنْ نَّفْسٍ کسی سے شَيْـًٔا کچھ عذاب سے

وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا اور نہ قبول کیا جائیگا کسی جی سے عَدْلٌ بدلا اوسکا یعنی ایسا بدلا جو اوسکے عوض مین عذاب کیا جائے وَلَا تَنْفَعُهَا اور فائدہ نہ دیگی کسی جی کو شَفَاعَةٌ شفاعت شفاعت کرنیوالون کی بر تقدیر موجود ہونے شفیع کے وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ○ اور نہونگے کافر کمنع کیے گئے ہون عذاب سے یعنی اونکی کوئی یاری نکریگا کہ عذاب سے چھڑائے **بیت** سود ی ندہد یاری ہر یار کہ ہست ✤ تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ✤ وَاِذِ ابْتَلٰۤى اور یاد کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسوقت کہ آزمایا یعنی حکم کیا اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ ابراہیم کو اوسکے ربنے بِكَلِمٰتٍ ساتھ باتون کے کہ امر و نہی یا مناسک حج تھے یا وہ چیزین جنھین فطرت اور طریقۂ اسلام سے شمار کرین اور وہ مانگ یعنی سر کے بالون کو دو حصے کرنا اوس شخص کے واسطے جو بال رکھے اور کلی کرنا ناک مین پانی ڈالنا مسواک کرنا لب کے بال چنوانا ناخن لینا بغل کے بال اوکھاڑنا موے نہانی مونڈنا ختنہ کرنا پانی سے استنجا کرنا فَاَتَمَّهُنَّ ؕ پھر ابراہیم نے پورا کیا اوسے اور قائم رہا اوسپر قَالَ کہا اللہ تعالی نے چونکہ تونے حکم کی متابعت کی اِنِّیْ جَاعِلُكَ بیشک مین کرنیوالا ہون تجکو لِلنَّاسِ واسطے لوگون کے اِمَامًا ؕ پیشوا دین مین کہ سب نیک لوگ تیرے بعد تیری پیروی کرین اور وہ جو حق سبحانہ تعالی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا اور امت مرحومہ کو بھی حکم کیا کہ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ یہی وعدہ وفا کرنے کے واسطے ہی جب حق تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شرف امامت سے مشرف کیا قَالَ تو کہا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالی سے کہ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ اور میرے بیٹون اور پوتون مین سے بھی امام پیدا کر قَالَ کہا حق تعالی نے جواب مین لَا یَنَالُ عَهْدِی نہ پہونچیگا عہد میرا یعنی رحمت اور صحیح تر قول یہ ہی کہ رسالت یا مسلمانونکی امامت الظّٰلِمِیْنَ ○ ظالمون کو یعنی تیری ذریت مین سے کافرون کو وَاِذْ جَعَلْنَا اور یاد کر اسکو کہ کیا ہمنے الْبَیْتَ خانہ کعبہ کو مَثَابَةً جگہ پھر آنے کی یا جگہ ثواب کی لِّلنَّاسِ واسطے آدمیون کے یعنی حاجیون کے واسطے کہ ہر سال اوسکی طرف پھر آئین اور وہان سے ثواب بیحساب حاصل کرین وَاَمْنًا ؕ اور کیا ہمنے اوسے جگہ امن کی کہ اوسمین کسیکو نہ قتل کرین وَاتَّخِذُوْا اور پکڑو تم ای مسلمانو بعد اسکے کہ حرم کی بزرگی تمنے جان لی مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ اوس مقام سے جو منسوب ہی حضرت ابراہیم کی طرف مُصَلًّى نماز کی جگہ اور وہ وہ جگہ ہی جہان ایک پتھر رکھدیا ہی اور اوسپر آنحضرت کے قدم شریف کا نشان ہی اور حفص وَاتَّخَذُوْا ماضی کا صیغہ پڑھتا ہی یعنی تمسے پہلے لوگون نے اوس مقام کو نماز کی جگہ مقرر کیا ہی وَعَهِدْنَاۤ اور عہد کیا ہمنے یعنی حکم بھیجا ہمنے اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ طرف ابراہیم اور اسماعیل کے اَنْ طَهِّرَا یہ کہ پاک کرو تم دونو بَیْتِیَ میرا گھر بتون اور نجاستون اور خبیث چیزون اور گناہون اور نجس اور حیض والی عورت کے طواف سے لِلطَّآئِفِیْنَ واسطے طواف کرنے والون وَالْعٰكِفِیْنَ اور واسطے قیام کرنے والون اور اعتکاف کرنے والون وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ اور رکوع اور سجدہ کرنے والون کے یعنی نماز پڑھنے والون کے واسطے اہل اشارت یہ بات کہتے ہین کہ خانۂ دل جو دوست کی حرم سرا ہی اوسے تعلقات کونین کی ناپاکیون سے پاک رکھو اور بعضون نے کہا ہی کہ خانۂ کعبہ کی صفائی اور پاکی گناہون کی نجاستون سے ہی اور دل کی طہارت خیال اغیار سے **بیت** اگر حریم دل از غیر دوست سازی پاک ✤ صفای حدت صرف اندر و کنی ادراک ✤ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ اور یاد کر اوس بات کو کہ کہا ابراہیم نے یعنی دعا کی کہ رَبِّ اجْعَلْ ای رب میرے کردے تو هٰذَا اس جگہ کو کہ تیرے واسطے اوسمین مینے مکان بنایا ہی بَلَدًا اٰمِنًا شہر بیخوف قحط اور دھنس جانے اور مسخ سے یا اوس شہر کے رہنے والون کو زبردستون کے ظلم سے حفظ و امان مین رکھ وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ اور روزی دے اوس شہر کے رہنے والون کو

مِنَ الثَّمَرٰتِ میوون سے حق تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور حکم فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام فلسطین کے دیہات مین سے ایک گانون جسمین بہت میوے تھے اوس سمیت اوکھاڑ کر مکہ مین لائے اور سات بار خانۂ کعبہ کے گرد طواف دیکر اوس گانون کو تہامہ کی زمین مین جو مکہ سے تین منزل کے فاصلہ پر ہو رکھدیا خانۂ کعبہ کے طواف کی وجہ سے اوس گانون کو طائف کہتے ہین اہل مکہ وہین کے میوے کھاتے ہین پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رزق کی تخصیص مومنون کے ساتھ کی اور کہا کہ مَنْ اٰمَنَ روزی دے اوسے جو ایمان رکھتا ہو مِنْهُمْ اون لوگون مین سے جو اس شہر کے رہنے والے ہون بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے قَالَ کہا خدا نے وَمَنْ كَفَرَ اور جو کافر ہوا فَاُمَتِّعُهٗ پس فائدہ دونگا اوسے قَلِيْلًا فائدہ تھوڑا یعنی دنیا مین ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ پھر اوسے بیچارگی کے ساتھ ہنکا دونگا اِلٰى عَذَابِ النَّارِ طرف عذاب دوزخ کے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور بری جگہ پھر جانے کی ہی دوزخ وَاِذْ يَرْفَعُ اور یاد کرو اوسے کہ اوٹھاتے تھے اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ ابراہیم نے نیوین اور بنیادین مِنَ الْبَيْتِ خانۂ کعبہ سے وَاِسْمٰعِيْلُ یہ عطف ہی ابراہیم پر اسواسطے کہ بیٹا باپ کے ساتھ نیوین اوٹھانے مین شریک تھا اور ہر ایک اوس گھر کے ایک طرف کام کرتا تھا یا دیوار اوٹھاتا تھا اور صحیح قول یہ ہی کہ حضرت اسمٰعیل پتھر جمع کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ مین دیتے تھے وہ اون پتھرون کو کام مین لاتے تھے القصہ وہ گھر بن چکنے کے بعد باپ بیٹے دونون نے ہاتھ اوٹھا کے تضرع کے ساتھ کہا رَبَّنَا ای رب ہمارے تَقَبَّلْ مِنَّا قبول کر ہم سے اس کار خیر کو اِنَّكَ بیشک تو اَنْتَ السَّمِيْعُ تو ہی ہی سننے والا ہماری دعا الْعَلِيْمُ ۝ تو ہی جاننے والا ہی ہماری نیتین رَبَّنَا ای رب ہمارے وَاجْعَلْنَا اور کردے ہم دونون کو مُسْلِمَيْنِ ثابت اسلام اور خواہش اسلام پر یا کردے تو موحد اور مخلص لَكَ واسطے اپنے وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اور کردے تو فرزندون مین سے ہمارے اُمَّةً ایک گروہ مُّسْلِمَةً لَّكَ مطیع اور منقاد واسطے اپنے وَاَرِنَا اور دکھا ہمین مَنَاسِكَنَا وہ مقامات جہان حج کے ارکان بجا لانا چاہیے جیسے احرام کے واسطے میقات اور وقوف یعنی ٹھہرنے کے لیے عرفات اور قربانی کے واسطے منا وَتُبْ عَلَيْنَا اور ہمسے درگذر اگر عمل مین کچھ قصور اور کوئی تقصیر واقع ہوئی اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ تحقیق کہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا قصوروارون کا الرَّحِيْمُ ۝ بخشنے والا گناہگارونکا ہی رَبَّنَا ای رب ہمارے وَابْعَثْ فِيْهِمْ اور بھیج ہماری ذرّیت مین یا امت مسلمہ میں اور مبعوث کر رَسُوْلًا مِّنْهُمْ رسول اونمین سے اور اونکی زبان مین تاکہ میری ذریت کو اوس رسول کے سبب سے عزت اور بزرگی ہو يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ پڑھے اونپر اٰيٰتِكَ کتاب تیری یا بیان کرے اونسے تیری وحدانیت کی نشانیان وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور سکھائے اونھین قرآن وَالْحِكْمَةَ اور معنی اوسکے یا جو کچھ اوسمین امر و نہی حلال و حرام ہی وہ بیان کرے وَيُزَكِّيْهِمْ اور پاک کردے اونھین گناہ سے شرع اور احکام بیان کرنے کے سبب سے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو ہی توانا اور غالب اور قادر ہماری دعا قبول کرنے پر الْحَكِيْمُ ۝ تو ہی دانا حکمت سے ساتھ کام کرنے والا حق تعالیٰ نے یہ دعا بھی قبول فرمائی اور حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد مین سے مبعوث کیا اور یہ جو حدیث ہی اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ یہ اسیطرف اشارہ ہی وَمَنْ يَّرْغَبُ اور کون شخص ہی جو پھر جائے یہ استفہام استبعاد اور انکار کے واسطے ہی یعنی کوئی شخص نہین پھرتا ہی عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ دین سے ابراہیم کے اِلَّا مَنْ سَفِهَ مگر جو کوئی ذلیل و خوار کرے نَفْسَهٗ جان اپنی یا ہلاک کرے یا احمق اور بے عقل ہوا اپنی ذات مین وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ اور البتہ ہمنے برگزیدہ کیا ابراہیم کو فِى الدُّنْيَا دنیا مین ساتھ کرم اور فتوت کے یا ساتھ شرف نبوت کے یا ساتھ عبادت اور خلت کے یا ساتھ خانۂ کعبہ کی عمارت کے

وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ اور تحقیق کہ وہ آخرت مین لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ البتہ مرتبہ پانے والون مین سے ہی بسبب صلاح اور فلاح کے اِذْ قَالَ
لَهٗ یاد کرو وہ وقت جب کہا ابراہیم کو رَبُّهٗ اوسکے رب نے اَسْلِمْ لا کہ فرمانبردار ہو یا ہمہ تن تسلیم ہو جا اون احکام مین جو ہمارے یہان سے تجھپر
جاری ہون قَالَ اَسْلَمْتُ کہا ابراہیم نے کہ تسلیم کیا مین نے یعنی سونپ دیا مین نے آپ کو لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ساتھ رب عالمون کے کہ وہ
جو چاہے کرے پس اگر چاہے مجھے زندہ رکھے اگر چاہے مار ڈالے بیت بگذاشتہ ام مصلحت خویش بدوست ۔ کز دوست بمن ہر چہ رسد بس
نیکوست ۔ وَوَصّٰی بِهَآ اور وصیت کی ساتھ ملت اپنی کے یا ساتھ کلمہ اَسْلَمْتُ کے اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ ابراہیم نے بیٹون اپنے کو
وَیَعْقُوْبُ اور یعقوب نے یٰبَنِیَّ ای میرے بیٹو اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی تحقیق کہ اللہ نے پسند کر لیا لَكُمُ الدِّیْنَ واسطے تمہارے
دین کو جس دین کے ساتھ رضامندی ہی اور شرع جاری کی گئی اور حکم کیا گیا کہ وہ دین اسلام ہی فَلَا تَمُوْتُنَّ پس نہ مرو تم اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ○ مگر تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر رہو کہ جب موت آئے تو تمکو اسلام پر پائے پس نہی اسلام چھوڑ دینے سے ہی
مرنے سے نہین اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ کیا تم حاضر تھے اِذْ حَضَرَ جس وقت آئی یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ یعقوب کو موت یعنی موت کے سبب اور علامات
پیدا ہوئے اِذْ قَالَ اوس وقت کہ کہا یعقوب نے لِبَنِیْهِ اپنے بیٹون سے مَا تَعْبُدُوْنَ کس چیز کو بندگی کرو گے تم مِنْۢ بَعْدِیْ
بعد وفات میری کے قَالُوْا کہا اونھون نے نَعْبُدُ اِلٰهَكَ بندگی کرینگے ہم معبود تیرے کو وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اور معبود کو تیرے باپون کے
کہ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ہین حضرت ابراہیم جو حضرت یعقوب کے دادا تھے اونھین حضرت یعقوب کے بیٹون نے اونکا
باپ اسواسطے کہا کہ دادا باپ کا حکم رکھتا ہی اور حضرت اسمٰعیل حضرت یعقوب کے چچا تھے اونھین بھی باپ اسلیے کہا کہ عرب لوگ چچا کو اب یعنی باپ
کہتے ہین اور چچا کی عزت باپ کے برابر کرتے ہین اور یہ بات اصل ایک ہونے کی نظر سے ہی اِلٰهًا وَّاحِدًا عبادت کرینگے ہم اوس معبود کی جو یگانہ
اور یکتا ہی وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ اور حال یہ ہی کہ ہم اوس خدا کے مطیع اور منقاد ہین طاعت مین تِلْكَ یہ جماعت یعنی ابراہیم اور یعقوب
اور اونکی اولاد اُمَّةٌ ایک گروہ تھا قَدْ خَلَتْ کہ گذر گیا لَهَا مَا كَسَبَتْ اونکے واسطے ہی جو کچھ اونھون نے کمائی کی وَلَكُمْ
مَّا كَسَبْتُمْ اور واسطے تمہارے ہی جو کچھ تمنے کمائی کی اونھین اور تمھین خدا اعمال کی جزا دیگا وَلَا تُسْئَلُوْنَ اور تم نہ پوچھے جاؤ گے
عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے جو تھے وہ کہ عمل کرتے تھے یہود کا یہ اعتقاد تھا کہ اولاد کو باپ دادا کی طاعت اور عبادت کا ثواب
دینگے اور اولاد کے کفر پر اونھین عذاب کرینگے حق تعالی نے اس آیت مین فرمادیا کہ نہ تمھین اونکے اعمال کے سبب سے ثواب دینگے اور نہ اونسے تمہارے
اعمال کے بدلے مواخذہ کرینگے وَقَالُوْا اور کہا یہود نے اہل اسلام کو کہ كُوْنُوْا هُوْدًا ہو جاؤ تم یہود کے گروہ مین سے اَوْ نَصٰرٰی اور نصاری نے
کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ تَهْتَدُوْا تاکہ راہ پاؤ قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بَلْ نہ یہودیت کرتا ہون مین نہ نصرانیت بلکہ متابعت
کرتا ہون اور لازم پکڑتا ہون مین مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ ملت ابراہیم کو حَنِیْفًا درحالیکہ وہ ملت پھرنے والی ہی سب کجیون سے سیدھی راہ کی
طرف یا ابراہیم سب دینون سے دین اسلام کی طرف پھرنے والے تھے وَمَا كَانَ اور نہ تھا ابراہیم مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ مشرکون مین سے
قُوْلُوْٓا کہو تم ای ملت ابراہیم کے پیروی کرنے والو یعنی یہود و نصاری کے قول سے انکار کرو اور جو اپنے اپنے دین کی طرف تمھین بلاتے ہین
اوسکے جواب مین کہو کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا اور اوس چیز کے جو اوتاری گئی ہی طرف ہمارے یعنی قرآن مجید

وَمَآ اُنْزِلَ اور ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہی اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ طرف ابراہیم کے کہ وہ بیس صحیفے تھے وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اور اوسکے بیٹون اسمعیل اور اسحق کی طرف وَيَعْقُوْبَ اور اوسکے پوتے یعقوب کی طرف وَالْاَسْبَاطِ اور یعقوب کے بیٹون کی طرف اگرچہ حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام کے بیٹون کی طرف کوئی کتاب نہین اوتری مگر چونکہ وہ صحیفون کے احکام کے موافق عبادت کرتے تھے تو گویا کہ وہ صحیفے اونپر بھی اوترے تھے جیسا کہ قرآن شریف ہمپر بھی اوترا ہی وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى اور ایمان رکھتے ہین ہم ساتھ اوس چیز کے کہ دیے گئے ہین موسی اور عیسی یعنی توریت اور انجیل اور نبوت کی سب دلیلین وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ اور ایمان رکھتے ہین ہم ساتھ اوس چیز کے جو کچھ دیے گئے ہین انبیا کتابون اور معجزون سے مِنْ رَّبِّهِمْ پاس اونکے رب کے لَا نُفَرِّقُ کچھ جدائی نہین ڈالتے ہین بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ درمیان کسیکے اونمین سے وَنَحْنُ لَهٗ اور ہم واسطے خدا کے مُسْلِمُوْنَ مطیع ہین فَاِنْ اٰمَنُوْا پھر اگر ایمان لائین یہود اور نصارا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ساتھ مثل اوس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اوسکے یعنی ساتھ سب کتابون اور رسولون کے فَقَدِ اهْتَدَوْا تو البتہ سیدھی راہ پائی اونھون نے وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر پھر جائین اور انکار کرین فَاِنَّمَا هُمْ پس سوا اسکے نہین کہ وہ فِيْ شِقَاقٍ محل خلاف اور عداوت مین ہین اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی دشمنی سے تم کچھ اندیشہ نکرو فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ پس قریب ہی کہ خدا کفایت کرے اور یہود و نصارٰی کے شر کو تمسے باز رکھے وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا ہی موحدون اور کافرون کی گفتگو اقرار اور انکار کے ساتھ الْعَلِيْمُ جاننے والا ہی دونون گروہون کے اعتقاد یہ آیت نازل ہونے کے بعد یہود لوگون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے بالکل انکار کیا اور نصارا نے بھی مخالفت پیدا کر کے مسلمانون سے گھمنڈ کرنا شروع کیا کہ ہمارے واسطے صبغہ ہی اور تمھارے واسطے صبغہ نہین اونکا صبغہ یہ تھا کہ اپنے لڑکے کو سات دن کے بعد معبودیت کے پانی مین غوطہ دیتے اس اعتقاد پر کہ وہ پانی غیر دین مسیحی سے لڑکے کو پاک کرنے والا ہی اور اوسے ختنے کے قائم مقام جانتے تھے اور کہتے تھے کہ صَبَغْنَاهُ بِالنَّصْرَانِيَّةِ حق تعالی نے فرمایا کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ کہو تم ای مسلمانو کہ ہم تابع ہین صبغۃ اللہ کے کہ وہ خدا کا دین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ختنہ مراد ہی اور وہ مسلمانون کی پاکی ہی وَمَنْ اَحْسَنُ اور کون بہتر ہی مِنَ اللّٰهِ اللہ سے صِبْغَةً دین اور تلقین اور مسلمانون کو پاک کرنے کی رو سے ناپاکیون اور میلون سے وَنَحْنُ لَهٗ اور ہم واسطے خدا کے صبغۃ اللہ کی اتباع کے سبب سے عٰبِدُوْنَ ○ عبادت کرنے والے ہین کہا ہی کہ صبغۃ اللہ ولایت کا مرتبہ اور محبت کا درجہ ہی جسکو دوستی کے رنگ مین ڈبو دیا اوسے تمام عالم سے فائق اور اعلی کیا اور محققون کے نزدیک صبغۃ اللہ بے رنگی کا رنگ ہی جبتک کوئی شخص رنگ آمیزی سے پاک اور صاف نہو صبغۃ اللہ کا رنگ اوسپر نہین چڑھتا درویشون کے رسائل کا خلاصہ اور اوسکے عبارات اور اشارات کا مغز اسی صبغہ کے معنی ہین اور درحقیقت وہ معنی اس رباعی سے آدمی پاسکتا ہی جو صاحب لوائح خلدت ظلال حقائقہ نے قلم کرامت رقم سے مستفیدون کے لوح افہام پر لکھدی ہی رباعی بین ہر رنگ ستیارہ بخواہ ای دل قانع نشوی برنگ ناگاہ از دل اصل ہمہ رنگہا ازان بیرنگی ست ۔ مَنْ اَحْسَنُ صِبْغَةً مِّنَ اللّٰهِ ای دل یہود و نصارا نے قرآن کے بیانات اور کنایات سے دوبارہ دریائے تعصب مین غوطہ مار کے کہا نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ہمارے واسطے خدا کی دوستی کی شرافت اور فرزندی کی عزت ثابت ہی ہم مسلمانون سے زیادہ اوسکے ساتھ سزاوار ہین حق تعالی نے

اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین أَتُحَاجُّونَنَا کیا جھگڑتے ہو تم ہمسے فِي اللّٰهِ اللہ کے دین مین اور اس
دعوی مین کہ حق کی طرف اپنی نسبت کرنے مین اولی ہو وَهُوَ رَبُّنَا حال آنکہ وہ رب ہمارا ہی وَرَبُّكُمْ اور رب تمہارا ہی اور جبکہ اوسکی ربوبیت سبکو لازم ہی
تو اوسکی بندگی سب پر واجب ہوئی وَلَنَا أَعْمَالُنَا اور ہمارے واسطے ہین ہمارے کامون کی وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ اور تمہارے واسطے ہین بدلا تمہارے
کامون کا وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ اور ہم واسطے اوسکے اخلاص کرنے والے ہین اعتقاد اور عمل مین أَمْ تَقُولُونَ کیا کہتے ہین یہود اور
نصاری یہ بکر کی قرأت کے موافق ترجمہ ہوا اور حفص خطاب کے ساتھ پڑھتا ہی یعنی تم کہتے ہو ای یہود اور نصاری إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ کہ یقینی یہ پیغمبر اور پیغمبرزادے كَانُوا هُودًا تھے یہودی اور یہ قول یہودیون کا ہی أَوْ نَصَارَىٰ یا نصرانی
اور یہ نصارا کا کلام ہی قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ کہ کیا تم بڑے جاننے والے ہو انبیا کے دینون کے
أَمِ اللّٰهُ یا اللہ جسنے پیغمبرون کو اونکے دینون پر مبعوث کیا وَمَنْ أَظْلَمُ اور کون بڑا ظلم کرنے والا ہی اپنے اوپر مِمَّنْ كَتَمَ اوس شخص سے جو چھپاوے
شَهَادَةً عِنْدَهُ گواہی کو جو اوسکے نزدیک ثابت ہو مِنَ اللّٰهِ خدا سے یعنی کتاب آلہی کے ذریعہ سے اوسنے جانا ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نبوت کے باب مین جو اہل کتاب حق بات چھپاتے تھے اور سچی گواہی نہ دیتے تھے اس آیت مین اشارۃً اوسکا بیان ہی وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ اور
نہین ہی خدا بیخبر عَمَّا تَعْمَلُونَ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو حق پوشی اور قرآن کی تکذیب اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار تِلْكَ أُمَّةٌ
وہ قوم جسکا ذکر کیا گیا ایک گروہ تھا کہ قَدْ خَلَتْ جو گیا گذر لَهَا مَا كَسَبَتْ اونکو ہی ملیگا جو اونھون نے خود کمائی کی وَلَكُمْ
مَا كَسَبْتُمْ اور تمکو بھی وہی پہونچیگا جو تمنے کمائی کی ہی وَلَا تُسْأَلُونَ اور نہ پوچھے جاوگے عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ اوس چیز سے
جو دوسرون نے کی ہی اس آیت کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یا تنبیہ کے لیے منقول ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ مین کعبۂ شریف کی
طرف منھ کرکے نماز پڑھتے تھے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ مین حکم الٰہی پہونچا کہ بیت المقدس کی جانب منھ کرکے نماز پڑھو یہود لوگ اس بات سے
خوش ہوکر کہتے تھے کہ محمد اگرچہ ہمارا دین نہین رکھتا مگر ہمارے قبلہ کی طرف نماز تو پڑھتا ہی یا یہ کہتے تھے کہ یہ شخص اور اسکے اصحاب قبلہ کی راہ نہین پاتے
اور جب تک ہماری نماز انھون نے نہین دیکھی انھین قبلہ کا رخ نہ دریافت ہوا اس بات سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل رنجیدہ ہوا اور حکم الٰہی صادر ہوا کہ بیت المقدس کی
طرف سے کعبہ کی طرف منھ پھیر لو یہود اور منافقون نے قبلہ پھیر دینے کے بعد زبان طعن کھولی حق تعالی اوس حال سے اس طرح پر خبر دیتا ہی
سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ قریب ہی کہ کہین کم عقل مِنَ النَّاسِ لوگون مین سے یعنی مدینہ کے یہود اور منافق مَا وَلَّاهُمْ
کس چیز نے پھیر دیا مسلمانون کو عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا قبلہ سے اونکے وہ قبلہ کہ تھے عَلَيْهَا اوپر اوسکے یعنی بیت المقدس قُلْ
کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہ خدا ہی کے واسطے ہین سب طرفین مشرق بھی کہ خانۂ کعبہ اوس طرف ہی
اور مغرب بھی کہ بیت المقدس اوس جانب ہی يَهْدِي راہ دکھاتا ہی مَنْ يَشَاءُ جسے چاہتا ہی إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام اور ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہی وَكَذَٰلِكَ اور جسطرح ای مسلمانو تمہارے قبلہ کو ہمنے سب
قبلون سے افضل کیا ہی جَعَلْنَاكُمْ تمکو بھی کیا ہی ہمنے أُمَّةً وَسَطًا گروہ معتدل اور برگزیدہ لِتَكُونُوا تاکہ ہو تم قیامت کے
دن شُهَدَاءَ گواہ انبیا کے واسطے عَلَى النَّاسِ ان لوگون پر جو اونکی نبوت سے منکر ہوے وَيَكُونَ الرَّسُولُ اور ہو رسول

میر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ؕ تمھارے سچے ہونے پر گواہ عادل وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہمنے قبلہ تیری عبادت کا الْقِبْلَةَ الَّتِي وہ قبلہ کہ كُنْتَ عَلَيْهَا ہو تو اوس قبلہ پر یعنی کعبہ کو اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر اسواسطے کہ ممتاز کرین ہم اوجدا کرلین ہم مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ اوس شخص کو جو پیروی کرے رسول کی قبلہ کے امر مین مِمَّنْ يَنْقَلِبُ اوس شخص سے جو پھر جائے عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ؕ اپنی ایڑیون پر یعنی اولٹے پانون یہ اوس شخص کے باب مین مثل ہے جو راہ سے گمراہ کی طرف پھر جائے وَإِنْ كَانَتْ اور تحقیق کہ ہے قبلہ یعنی قبلہ کا پھرنا لَكَبِيرَةً البتہ بڑا امر اور سخت کام اِلَّا عَلَى الَّذِينَ مگر اون لوگون پر جنھین هَدَى اللّٰهُ ؕ ہدایت کی اللہ نے کہ اونھون نے اس قبلہ کے پھیر دینے کو حق جانا بخلاف یہود کے کہ اونھون نے قبلہ کے امر مین ہر لحظہ شبھے ڈالے ایک شبہہ یہ تھا کہ یہود کہنے لگے کہ اگر کعبہ کی طرف قبلہ حق ہے تو صحابہ مین سے جسنے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور تحویل قبلہ کے قبل وفات پائی جیسے سعد بن زرارہ اور براء بن معرور رضی اللہ عنہما وہ ضلالت اور گمراہی پر مرے ہونگے حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ اور نہین ہے خدائے کریم لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ؕ کہ ضائع کردے نمازین تمھاری جسطرف کہ تمنے پڑھین یا تمھارے ایمان کو اسواسطے تباہ کردے کہ تمنے بیت المقدس کی طرف منھ رکھا ہے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بِالنَّاسِ لوگون کے لَرَءُوفٌ ضرور مہربان ہے اونکے کامون کی درستی فروگذاشت نہین کرتا رَحِيمٌ ۝ بخشش کرنے والا ہے کہ اونکی محنت ضائع نہ کریگا قَدْ نَرَىٰ بیشک ہم دیکھتے ہین تَقَلُّبَ وَجْهِكَ تیرا منھ پھیرنا فِي السَّمَاءِ ۚ طرف آسمان کے وحی کے انتظار مین یہ آیت تحویل قبلہ کے امر مین ہے یہود یہ جو کہتے تھے کہ محمد ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہین اس بات سے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول ہوئے اور تمنا کی کہ کعبہ اونکا قبلہ ہو جائے جو ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ اور دونون قبلون سے مقدم ہے اور اس باب مین آپنے جبرئیل امین سے کچھ بات کہی وہ اپنے مقام کی طرف متوجہ ہوئے اور جناب سید کائنات علیہ افضل الصلوات اونکے بعد ہر گھڑی آسمان کی طرف دیکھتے اور وحی کے منتظر تھے حتی کہ جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور یہ آیت لائے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آسمان کی طرف تمھارا متوجہ ہونا دیکھتے تھے فَلَنُوَلِّيَنَّكَ تو البتہ متوجہ کردیا ہمنے تمھین قِبْلَةً تَرْضَاهَا ص اوس قبلہ کی طرف جو تم چاہتے ہو اور جسے تم پسند کرتے ہو فَوَلِّ وَجْهَكَ پس پھیر لو تم منھ اپنا اس سے تمام بدن مراد ہے شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ طرف مسجد حرام کے کہ خانۂ کعبہ کو گھیرے ہوئے ہے ہجرت کے دوسرے برس رجب کے نصف مہینے مین دوشنبہ کے دن بنی سلمہ کی مسجد مین حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعتین پڑھی تھین کہ یہ حکم نازل ہوا نماز ہی مین آپنے صخرہ کی طرف سے منھ پھیر کر کعبہ کے برنانے کی طرف وے مبارک کیا وہ مسجد ذو القبلتین یعنی دو قبلہ والی مشہور ہوئی حق تعالیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بالتخصیص خطاب فرماکر تصریح کے واسطے حکم عام کرنے کے ساتھ اونکی امت کو فرماتا ہے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ اور جہان کہین ہو تم خشکی مین یا تری مین زمین پر یا پہاڑ پر مشرق مین خواہ مغرب مین جب نماز پڑھا چاہو فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ تو پھیرو تم اپنے مونھون کو شَطْرَهُ ؕ طرف مسجد مذکور کے وَإِنَّ الَّذِينَ اور تحقیق کہ وہ لوگ أُوتُوا الْكِتَابَ دی گئی ہے جنھین توریت لَيَعْلَمُونَ البتہ جانتے ہین أَنَّهُ الْحَقُّ کہ یہ قبلہ کا پھیرنا یا مسجد حرام کی طرف منھ کرنا صحیح اور درست ہے اور اوسکا حکم مِنْ رَبِّهِمْ ؕ اونکے رب کے پاس سے ہے

اسواسطے کہ اونھون نے توریت مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دو قبلون کی طرف نماز پڑھینگے اور آخر قبلہ جو ٹھہریگا وہ کعبہ ہی
وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ اور خدا غافل نہین ہی عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ اوس سے جو یہود کرتے ہین انکار قبلہ وَلَئِنْ اَتَیْتَ اور قسم خدا کی
کہ اگر اوؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ واسطے اون لوگون کے جو دیے گئے ہین کتاب یعنی یہود و نصارا
بِکُلِّ اٰیَۃٍ ساتھ ہر معجزے اور نشانی کے یعنی کعبہ کی طرف منھ کرنے کی حقیت پر جو دلیلین تمسے چاہتے ہین اگرچہ اونمین سے تم ہر ایک دلیل
لاؤ تو بھی مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ ج وہ نہ پیروی کرینگے تیرے قبلہ کی وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ اور تو بھی نہین ہی تابع قِبْلَتَھُمْ ج اونکے
قبلہ کا وَمَا بَعْضُھُمْ اور نہین ہین بعضے اونکے بِتَابِعٍ قِبْلَۃَ بَعْضٍ ط پیروی اور متابعت کرنے والے بعضون کے قبلہ کی اسواسطے
کہ نصارا کے قبلہ کی سمت شرقی ہی اور یہود کے قبلہ کی طرف غربی اور ان دونون مین جمع کرنا مشکل ہی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور اگر بالفرض
پیروی کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اَھْوَآءَھُمْ اونکی خواہشون کی قبلہ کے باب مین مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَکَ بعد اس سے
کہ آیا تمھین مِنَ الْعِلْمِ علم اس بات کا کہ قبلۂ ابراہیم حق ہی اِنَّکَ تو بیشک ہو جاؤ تم اِذًا اوس وقت جبکہ اونکی متابعت کرو
لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ البتہ ظالمون مین سے ظاہر خطاب تو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف ہی مگر معنی آپکی امت کی طرف رجوع کرتے ہین
اَلَّذِیْنَ جو لوگ کہ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ دی ہی ہمنے اونھین توریت یَعْرِفُوْنَہٗ پہچانتے ہین قرآن کو اور صحیح معنی یہ ہین کہ پہچانتے ہین
پیغمبر آخر الزمان کو کَمَا یَعْرِفُوْنَ جیسا کہ پہچانتے ہین اَبْنَآءَھُمْ ط اپنے بیٹون کو لڑکون مین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
باب مین خوب کھلی ہوئی پہچان رکھتے ہین وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْھُمْ اور بیشک ایک گروہ کے لوگ اونمین سے لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ البتہ چھپاتے ہین
حق بات کو عوام سے وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ جانتے ہین کہ ہم حق چھپاتے ہین اَلْحَقُّ جو صحیح اور درست ہی مِنْ رَّبِّکَ وہ تیرے
پروردگار سے ہی فَلَا تَکُوْنَنَّ تو نہو تو یہ خطاب حضرت کی طرف ہی اور مراد امت ہی یعنی نہو تم مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ ع شک کرنے والون سے
اس بات مین کہ قبلہ کا امر اللہ کی طرف سے ہی وَلِکُلٍّ اور ہر گروہ کے واسطے خدا پرستون مین سے یا انبیا مین سے جو ارباب شرع ہین
یا ہر متوجہ کے واسطے وِّجْھَۃٌ ایک جہت اور قبلہ ہی ھُوَ مُوَلِّیْھَا کہ وہ اوس طرف منھ رکھتا ہی یا خدا نے اوسکا منھ
اودھر پھیر دیا ہی فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ط تو اے مسلمانو پیشی کرو دوسرون پر نیکیون مین کہ اون نیکیون مین سے ایک نیکی
کعبہ کی طرف منھ کرنا ہی محقق لوگ اس بات پر ہین کہ ہر ایک نہاد سے ایک چیز سرزد ہوئی اور ہر ایک سویدا سے ایک سودا ظاہر ہوا کہ وہ
اوسکا قبلہ ہی اور ہر ایک اپنے اپنے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر قبلۂ حقیقی کی جانب متوجہ ہونے سے محروم رہتا ہی مگر جو حضرات حریم تجرید کے
محرم اور حرم تفرید کے محرم ہین وہ قبلہ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ سے منھ نہین پھیرتے **مثنوی** قبلۂ شاہان بود تاج و کمر ✤ قبلۂ ارباب دنیا سیم و زر ✤
قبلۂ صورت پرستان آب و گل ✤ قبلۂ معنی شناسان جان و دل ✤ قبلۂ زہاد محراب قبول ✤ قبلۂ بد سیرتان کار فضول ✤ قبلۂ تن پروران خواب و
خورش ✤ قبلۂ انسان بدانش پرورش ✤ قبلۂ عاشق وصال بے زوال ✤ قبلۂ عارف جمال ذی الجلال ✤ قبلۂ اصحاب منصب
مال و جاہ ✤ قبلۂ اہل سلوک اسباب راہ ✤ قبلۂ حرص و امل باشد ہوا ✤ قبلۂ قانع توکل بر خدا ✤ صاحب حقائق نے فرمایا ہی کہ انسان کی
ہر ایک چیز کا ایک قبلہ ہی کہ وہ چیز اوس قبلہ کی طرف توجہ رکھتی ہی بدن کا قبلہ کھانے پینے سننے دیکھنے وغیرہ کی چیزین ہین جنسے حواس خمسہ لذت پاتے ہین

اور نفس کا قبلہ دنیاے غدار اور زینت متاع ناپائدار ہی دل کا قبلہ آخرت ہی روح کا قبلہ قرب اور ذوق و شوق محبت ہی قبلہ سر توحید اور معرفت ربانی اور کشف حقائق اور اطلاع معانی اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ہر شخص ایک ایک طرف متوجہ ہی اے موحد و تم ہمارے واسطے رہو اور ہمسے منہ نہ پھیرو قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ اوسکے باب مین شاہد ہی اور حق تعالی فرماتا ہی اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا جہان کہین تم ہو اور جس قبلہ کی طرف منھ کرو تم اور اہل کتاب یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ط لائیگا خدا تم سبکو اور قیامت کے دن حق و باطل والون مین امتیاز کرنے کے واسطے تم سبکو جمع کریگا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ ہر چیز یعنی حاضر کرنے اور تمیز کر دینے پر قَدِیْرٌ ○ قادر ہی وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جس جگہ سے کہ باہر جاؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سفر کے واسطے فَوَلِّ وَجْهَكَ تو پھیرو تم منھ اپنا نماز کے وقت شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط طرف مسجد حرام کے وَاِنَّهٗ اور تحقیق کعبہ کی طرف قبلہ کا پھیر دینا لَلْحَقُّ البتہ صحیح اور پسندیدہ امر ہی اور یہ حکم نازل ہوا ہی مِنْ رَّبِّكَ ط تیرے رب کے پاس سے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ اور خدا بیخبر نہین عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اوس سے جو تم کرتے ہو وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور جس مقام سے اور جس زمانہ مین کہ باہر آؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فَوَلِّ وَجْهَكَ تو پھیرو تم منھ اپنا نماز ادا کرتے وقت شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط طرف مسجد حرام کے وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ اور جہان کہین ہو تم اے امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ تو پھیرو تم منھ اپنے یعنی تمام بدن اپنے شَطْرَهٗ لا اوس مسجد کی طرف لِئَلَّا یَكُوْنَ تا کہ نہو لِلنَّاسِ یہود یا مشرکون کو عَلَیْكُمْ تم پر مسجد اقصی کی طرف منھ کرنے کے باب مین حُجَّةٌ قف کچھ خصومت اور جھگڑا یہود کہتے تھے کہ محمد ہمارے دین کے منکر اور ہمارے قبلہ کے معتقد ہین اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس مرد کو کیا ہو گیا ہی کہ اپنے باپ دادا کے قبلہ کی طرف سے منھ پھیر لیا کعبہ کی طرف قبلہ کو پھیرنے کی وجہ سے کسیکو تم پر الزام اور حجت باقی نرہے اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ق مگر اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر عناد اور مکابرہ کی وجہ سے مدینہ کے یہود اور مکہ کے بت پرستون مین سے یہود کہتے تھے کہ اپنے اقربا کی طرف میلان کی وجہ سے محمد نے مکہ کی جانب منھ کیا اور مشرک طعن کرتے تھے کہ محمد نے جانا کہ ہم لوگ حق پر ہین دوبارہ ہمارے ہی قبلہ کی طرف منھ کیا فَلَا تَخْشَوْهُمْ تو نہ ڈرو تم اونسے خانہ کعبہ کی طرف منھ کرنے مین وَاخْشَوْنِیْ و اور ڈرو تم مجھسے میرے حکم کی مخالفت مین وَلِاُتِمَّ معطوف ہی لِئَلَّا یَكُوْنَ پر یعنی کعبہ کی طرف منھ کرو تا کہ تم پر کسیکو الزام اور حجت نرہے اور تا کہ پوری کرون مین اپنے فضل و کرم سے نِعْمَتِیْ نعمت اپنی کہ ملت حنیفہ کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہی عَلَیْكُمْ تم پر وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ لا اور شاید کہ تم راہ پاؤ شرائع اور احکام دین کی طرف اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ آخرت مین تم پر مین اپنی نعمت پوری کرون كَمَآ اَرْسَلْنَا جیسا کہ دنیا مین رسول بھیجنے اور کتابین اوتارنے سے نعمت پوری کی ہی اور بھیجا ہمنے فِیْكُمْ تم مین رَسُوْلًا مِّنْكُمْ رسول تم ہی مین سے یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ کہ پڑھتا ہی تم پر اٰیٰتِنَا آیتین ہماری کہ قرآن ہی وَیُزَكِّیْكُمْ اور پاک کرتا ہی تمکو شرک سے یا تمھارے واسطے مغفرت چاہتا تا کہ گناہ سے پاک ہو جاؤ وَیُعَلِّمُكُمُ اور تعلیم کرتا ہی تمکو الْكِتٰبَ قرآن وَالْحِكْمَةَ اور حلال اور حرام اوسکے وَیُعَلِّمُكُمْ اور تعلیم کرتا ہی تمھین مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا وہ چیز جو نہین ہو تم کہ آپ ہی تَعْلَمُوْنَ ○ ط جانتے تم اوسے فَاذْكُرُوْنِیْٓ تو یاد کرو تم مجھے عبادت سے اَذْكُرْكُمْ تا کہ تمکو یاد کرون مین مغفرت کے ساتھ ابن عیینہ رحمۃ اللہ تعالی کہتے ہین کہ حدیث مین مجھے روایت پہونچی ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ مین نے اپنے بندون کو

ایسی ایک چیز دی ہو کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا تو البتہ بڑی نعمت اونپر پوری کرتا اور وہ چیز یہ ہو کہ مین نے یہ کہا ہو فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ
اور جواہر التفسیر مین تنو وجہون کے قریب اس آیت کی ذیل مین مذکور ہین اس ترجمہ مین اختصار منظور ہو محققون کے کلام سے دو ایک نکتہ پر
اختصار کیا جاتا ہو کشف الاسرار مین لکھا ہو کہ رب العزت نے فرمایا لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَذْكُرُنِيْ وَاَذْكُرُهٗ حَتّٰى عَشِقَنِيْ ہمیشہ ذکر کرنے کا نتیجہ
کمال محبت ہو کہ اوسی کو عشق کہتے ہین اور اس ذکر سے ذکر زبانی مراد نہین بلکہ ذکر دل و جان مراد ہو اور اخیر حال مین حضرت سلطان العارفین
رحمۃ اللہ تعالی سے لوگون نے پوچھا کہ آپ سے زبانی ذکر ہم لوگ بہت کم سنتے ہین فرمایا کہ زبان بیگانہ ہو اوسے درمیان مین گنجائش نہین اور شیخ ابو بکر
واسطی رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہو کہ ذکر کو بھی بھول جانا اور جسکا ذکر ہو اوسی کا قائم رہجانا ذکر کی حقیقت ہو اور اس باب مین فرزند احقر
صفی الدین علی کی ایک رباعی ہو رباعی جز یاد تو ام از دل ناشاد برفت * در سینہ ہوای گل و شمشاد برفت * مستغرق ذکر تو چنانم کہ ذکر
در ذکر تو ام ذکر تو از یاد برفت * وَاشْكُرُوْا لِيْ اور شکر کرو میری نعمتون کا وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○ اور ناشکری نکرو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اے گروہ مسلمانون کے اسْتَعِيْنُوْا مدد چاہو حقوق الٰہی پر قائم رہنے مین بِالصَّبْرِ ساتھ صبر کے کہ نجات کے دروازہ
کی کنجی ہو وَالصَّلٰوةِ اور ساتھ نماز کے کہ مجمع العبادات ہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ ساتھ صبر کرنے والون کے ہی
حفظ و حمایت نصرت و رعایت کرکے وَلَا تَقُوْلُوْا اور نہ کہو لِمَنْ يُّقْتَلُ اوس آدمی کو جو قتل کیا جاے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا مین یعنی جہاد
مین اَمْوَاتٌ کہ وہ مردے ہین صحابہ رضی اللہ عنہم جنگ بدر کے بعد شہیدون کا ذکر کرتے تھے اور حیرت سے کہتے تھے کہ بیچارے فلان مسلمان نے جنگ بدر مین
دی جان شیرین دی اور زندگی کی نعمت اور دنیا کی نعمتون کی لذت سے محروم ہوگیا حق تعالی نے فرمایا کہ اون لوگون کو مردہ نہ کہو بَلْ
اَحْيَاۗءٌ بلکہ وہ لوگ زندہ ہین ہماری جناب مین وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ اور لیکن تم نہین جانتے ہو اوس زندگی کی کیفیت اسواسطے کہ
عقل سے اوس زندگی کی کیفیت دریافت کرنا ممکن نہین وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماتے ہین ہم تمھین یعنی ہم تمھارے ساتھ آزمانے والون کا
معاملہ کرتے ہین ورنہ ہمارے علم پر کچھ پوشیدہ نہین اور وہ آزمائش کس چیز کے ساتھ ہو بِشَيْءٍ ساتھ تھوڑی سی چیز کے ہو مِّنَ الْخَوْفِ
خوف دشمن سے لڑائی مین وَالْجُوْعِ اور بھوک سے قحط اور تنگی مین وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ اور نقصان سے بعضے مالون کے کہ حادثون مین
غارت ہو جاتے ہین وَالْاَنْفُسِ اور نقصان سے جانون کے بیماری اور ضعف اور بوڑھاپے کے سبب سے وَالثَّمَرٰتِ اور نقصان سے میون کے
آفات ارضی و سماوی کے سبب سے یا اولاد جو باغ دل کا پھل ہو اوسکی موت سے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور خوشخبری دو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صبر کرنے والون کو ہر ایک کرامت اور بزرگی کی جو ممکن ہو الَّذِيْنَ جو صبر کرنے والے کہ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ جب پہونچتی ہو اونھین مُّصِيْبَةٌ
کوئی سختی اور زحمت اور کہا ہو کہ جو حادثہ ناگوار بندہ پر واقع ہو وہ مصیبت ہو اور وہ صبر کرنے والے مصیبت پڑنے کے وقت قَالُوْٓا کہتے ہین
اِنَّا لِلّٰهِ ہم ملک سے ہین خدا کی یہ حکم قضا قبول کرنے سے اقرار اور تسلیم و رضا کے ساتھ متصف ہوتا ہو وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اور ہم حق تعالی
کی طرف پھرنے والے ہین یہ بعث و نشر کا اقرار ہو اُولٰۗىِٕكَ وہ گروہ جو مصیبت کے وقت کلمہ اِنَّا لِلّٰهِ کی طرف رجوع کرتے ہین عَلَيْهِمْ اونپر ہین
صَلَوٰتٌ رحمتین مِّنْ رَّبِّهِمْ اونکے رب سے وَرَحْمَةٌ خاص اور نعمت اور بعضے مفسرین نے کہا ہو کہ رحمت سے بہشت
مراد ہو اسواسطے کہ بہشت کو حق تعالی نے رحمت فرمایا ہو وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَاُولٰۗىِٕكَ اور وہ لوگ

هُمْ وہی ہین اونکے سوا اور کوئی نہین الْمُهْتَدُوْنَ ○ راہ پائے ہوئے ساتھ رضا و تسلیم کے یا ساتھ کلمۂ استرجاع یعنی اِنَّا لِلّٰہِ الخ
کے کہنے ثواب کا موجب ہو سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہو کہ حق تعالی نے کلمۂ استرجاع سب امتون مغفورہ سے خاص کر اسی امت مرحومہ کو
عطا فرمایا ہو بس ورنہ چاہیے تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے گم ہوجانے کے وقت یا اسفا کی جگہ اِنَّا لِلّٰہِ کہتے
اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ جب یہ آیت پڑھتے تو کہتے نِعْمَ الْعِدْلَانِ یعنی صلوٰۃ اور رحمت تُلی ہوئی کیا خوب دو نعمتین
ہین وَنِعْمَ الْعِلَاوَۃُ یعنی اهتدا کیا خوب ہیر علاوہ بران ہو اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ تحقیق کہ صفا اور مروہ اور وہ مکہ مین دو پہاڑ ہین
کہ اونکا طواف کرتے ہین مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ خانۂ خدا کے حج کی نشانیون مین سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ تو جو کوئی قصد کرے
خانۂ خدا کا اعمال مخصوصۂ حج کے ساتھ حالت احرام مین اَوِ اعْتَمَرَ یا زیارت کعبہ کو متوجہ ہوا اون اعمال کے ساتھ جو عمرہ کے
ساتھ مختص ہین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ تو اوس پر کچھ گناہ نہین اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا اس بات مین کہ طواف کرے اون دونون
اور دوڑے اون دونون کے بیچ مین چونکہ کفار زمانہ جاہلیت مین ان دونون پہاڑون کا طواف کرتے تھے اسواسطے اہل اسلام کو
اس رسم سے عار آتی تھی حق تعالی نے فرمادیا کہ حج اور عمرہ مین ان دونون پہاڑون کا طواف بے دغدغہ کرنا چاہیے کہ وہ حج کی
نشانیون مین سے ہین وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا اور جو کوئی اپنی خوشی اور رغبت سے نیک کام کریگا بر سبیل تبرع طواف یا حج و عمرہ کی
زیادتی کرکے فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ تو بیشک اللہ شکر گزار و نکو اجر دینے والا عَلِيْمٌ ○ بندون کے اعمال جاننے والا ہو
اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ جو لوگ علماے یہود مین سے کہ حسد اور عداوت کی راہ سے يَكْتُمُوْنَ چھپاتے ہین مَآ اَنْزَلْنَا وہ چیز جو اوتاری
ہو ہمنے مِنَ الْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی باتون سے توریت مین جیسے رجم کا حکم وَالْهُدٰى اور راہ بتانے سے اور صفت سے ساتھ
نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ پیچھے سے اوس بات کے کہ بیان کیا ہو ہمنے اوس کو لِلنَّاسِ
واسطے بنی اسرائیل کے فِي الْكِتٰبِ توریت مین یعنی ہمنے تو ظاہر کردیا اور اون لوگون نے مخفی کرڈالا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو حق چھپانے والے
ہین يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ راندہ کرتا ہو اونھین خدا اور اپنی رحمت سے دور کرتا ہو وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○ اور لعنت کرتے ہین اونپر لعنت
کرنے والے یعنی ملائکہ یا تمام مخلوقات جن اور انس یا سب مسلمان اور لعنت کرنے والون کی لعنت کیا ہو کہ خدا سے لعنت کی دعا چاہ
کرنا کہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ اور یہ سب گروہ لعنت کے لائق ہین اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جو پھرے شرک سے ایمان کی طرف یا نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانے سے توبہ کی وَاَصْلَحُوْا اور اصلاح کی اپنے خراب کامون کی وَبَيَّنُوْا اور بیان کی دین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی وہ صفتین جو پوشیدہ رکھتے تھے فَاُولٰٓئِكَ تو وہی ہین کہ توبہ اور اصلاح کے سبب سے اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ پھرتا ہون اونکی طرف رحمت کے
ساتھ وَاَنَا التَّوَّابُ اور مین ہون توبہ قبول کرنے والا بندون کی الرَّحِيْمُ ○ مہربان اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا ہون
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوگئے یہود مین سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے انکار کے سبب سے وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
اور مرگئے حالانکہ حق چھپانے کے سبب سے وہ کافر ہین اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ وہ گروہ وہ لوگ ہین کہ اونپر ہو لَعْنَةُ اللّٰهِ لعنت اللہ کی
اونکے مرنے کے بعد وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور لعنت فرشتون کی وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ اور لعنت سب لوگون کی ان لوگون سے مسلمان لوگ مراد ہین اسواسطے کہ

انسانیت سے اونکا انتفاع ثابت ہی خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ اور یہ ملعون لوگ ہمیشہ ہین لعنت مین یا آتش دوزخ مین لَا یُخَفَّفُ ہلکا نہ کیا جائیگا عَنْهُمُ الْعَذَابُ اونسے عذاب وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت دیے جائین یا منظور رحمت آلٰہی ہون وَاِلٰهُكُمْ اور خدا تمہا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ معبود ہی یکتا لَآ اِلٰهَ نہین ہی کوئی معبود جو مستحق عبادت ہو اِلَّا هُوَ مگر وہ کہ احد ہی ذات مین اور واحد ہی کمال صفات مین الرَّحْمٰنُ بخشنے والا ہی اجسام کی تربیت مین الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہی ارواح کی تقویت پر اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ پیدا کرنے مین آسمانون کے کہ وہ ایک خیمہ بے ستون کھڑا ہی اور بے رسّی کے ہوا مین لٹکا ہی وَالْاَرْضِ اور پیدائش زمین مین کہ وہ ایک بساط ہی مبسوط اور ایک فرش ہی مضبوط وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور پے در پے آنے مین رات دن کے کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہی یا درازی اور کوتاہی اور سیاہی اور سفیدی مین جو رات دن کا اختلاف ہی وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ اور دوسرے گرانبار کشتیون مین کہ چلتی ہین فِی الْبَحْرِ دریا مین بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ ساتھ اون چیزونکے کہ نفع پہونچاتی ہین لوگونکو تجارتون اور پیشون سے وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور اوسمین جو نازل کیا اللہ نے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مِنْ مَّآءٍ پانی سے مینھ کے فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ پس جلا دیا اور تازہ کیا اوس پانی کے سبب سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد اوسکی موت کے وَبَثَّ فِیْهَا اور پراگندہ کیے زمین مین مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ہر جنبش کرنے والے سے مثل بہائم اور درند اور وحوش وغیرہ کے وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اور پھیرنے مین ہوا کے ہر ایک طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ اور ابر مین جو حکم الٰہی کا ماتحت اور مطیع ہی بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ درمیان آسمان اور زمین کے تا کہ جدہر حکم ہو اودھر جائے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین یعنی ان سب چیزون مین جو ہمنے بیان کین نشانیان ہین صنائع حکمت اور بدائع فکرت سے لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ اون گروہ کے واسطے جو عقل رکھتے ہین اور موجودات پر تامل کی نظر کرتے ہین قریش کہتے تھے کہ ہم تین ہزار ساٹھ بت رکھتے ہین اور اونکو پوجتے ہین اور یہ سب معبود ہمارے ایک شہر کا کام درست نہین کرسکتے اور محمدؐ کہتا ہی کہ مین ایک خدا رکھتا ہون اور وہ تمام عالم کے کام بناتا ہی اگر اپنی اس بات پر کوئی دلیل لائے اور کوئی نشانی ہمین دکھائے تو ہم اوسکے سچے ہونے کا اقرار کرین تو آیۂ مذکور نازل ہوئی کہ قدرت کی نشانیون مین سے آٹھ نشانیون پر شامل ہی حدیث مین ہی کہ افسوس اوس شخص پر جو یہ آیت پڑھے اور اوسمین غور و فکر نہ کرے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ اور کوئی لوگون مین سے وہ ہی کہ ٹھہرالیتا ہی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز خدا کے اَنْدَادًا ہمسر اور شریک یعنی بتون کو یُّحِبُّوْنَهُمْ دوست رکھتے ہین اونھین كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ جیسا کہ خدا کو دوست رکھنا چاہیے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اور جو لوگ ایمان لائے ہین اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وہ بہت قوی اور خوب ثابت ہین محبت مین خدا کے ساتھ اسواسطے کہ مشرک لوگ بتون کو دیکھتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور مومنون نے خدا کو بے دیکھے دوست ٹھہرالیا ہی اور اوسے دیکھنے کی امید پر عمر گزارتے ہین اور دوسری علت یہ ہی کہ کافرون کی محبت فانی نفسانی ہی اور مومنون کی محبت باقی ربانی ہی اور اَشَدُّ حُبًّا کے معنی حقیقت مین یہ ہین کہ پہلے تو خدا نے مومنون کو دوست رکھا اسواسطے کہ وہ خود فرماتا ہی کہ یُحِبُّهُمْ حتّٰی کہ ایمان والون نے اوسے دوست کرلیا کہ وہ خود فرماتا ہی یُحِبُّوْنَهٗ تو مومنون کی محبت خدا کے ساتھ خدا کی محبت کے سبب سے ہی مومنون کے ساتھ پیر طریقت نے فرمایا کہ اگر یُحِبُّهُمْ کا بیج نہ بوتا تو یُحِبُّوْنَهٗ کا درخت نہ اوگتا فرد اگر از جانب معشوق نباشد کششے طلب عاشق بیچارہ

ع ۲۰

بجائے نرسد وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اور کبھی دیکھین او رجانینگے وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا ہی شریک کرنے کے سبب سے اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ جب دیکھینگے عذاب دوزخ تب دیکھینگے اور جانینگے اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا یہ کہ تمام قوت اور غلبہ خدا ہی کے واسطے ہی وَّاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی جانینگے کہ اللہ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝ سخت عذاب کرنیوالا ہی اور نیز توالبتہ خدا کے شریک کے نکا ضرار اور زیان اور رب العباد کی عبادت سے انحراف کرنے کا نقصان جانینگے اِذْ تَبَرَّاَ یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس وقت کو کہ بیزار ہو جائینگے الَّذِينَ اتُّبِعُوا وہ لوگ کہ ایک جماعت نے اونکی پیروی کی ہی مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اونسی جماعت سے جسنے اون لوگون کی پیروی کی ہی یعنی میدان شرک کے پیشوا اون ضعیفون اور کمینون سے بیزار ہونگے جو آج اونکے تابع ہین وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے عذاب وہ لوگ بھی جنھون نے پیروی کی اور وہ لوگ بھی جنکی پیروی کی وَتَقَطَّعَتْ اور کٹجائینگے بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ اونسے سب اور واسطے جو کہ دنیا مین رکھتے تھے عہد وپیمان اور قرابت اور دوستی اور صحبت سے وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور کہینگے وہ لوگ جنھون نے متابعت کی تھی اپنے گمراہ کرنے والون سے یعنی پیرو لوگ جب اپنے پیشواؤن کی بیزاری دیکھینگے تو کہینگے لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً کاشکے ہمکو اور انھین پھر جانا ہو دنیا کی طرف فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ تاکہ ہم بیزاری کرین اونسے ہان كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا جیسا کہ وہ بیزار ہوئے ہمسے یہان كَذٰلِكَ جس طرح اوسدن دکھایا عذاب اونھیں اوسی طرح يُرِيهِمُ اللّٰهُ دکھائیگا خدا اون کافرون کو اَعْمَالَهُمْ اعمال اونکے حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ حسرتین اور پشیمانیان اونپر یعنی جو اعمال کہ اون کافرون کے زعم مین نیک تھے جیسے حج عمرہ ضیافتین ختنہ سبکو حبط کرینگے اور یہ اونکی حسرت کا سبب ہوگا یا بد اعمال جو وہ کیا کرتے تھے جیسے قتل غارت لڑکیون کو زندہ دفن کر دینا وہ زیادہ حسرت کے سبب ہونگے وَمَا هُمْ اور نہین ہین وہ تابع اور متبوع بِخٰرِجِينَ باہر آنے والے مِنَ النَّارِ ۝ آگ سے یعنی ہمیشہ دوزخ مین رہینگے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ای لوگو كُلُوْا کھاؤ مِمَّا فِي الْاَرْضِ اوس چیز سے جو زمین مین ہی حَلٰلًا طَيِّبًا پاک اور پاکیزہ یعنی جسکا کھانا درست ہی اور جسمین کچھ شبہہ نہین وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اور نہ پیروی کرو قدمون ابلیس کی یعنی اوسکے پیچھے نہ چلو عرب کے مشرک شیطان کے وسوسہ سے چیزون کو حلال اور حرام کر لیتے تھے جیسے بحیرہ اور سائبہ اور حرث کے اقسام حق تعالیٰ نے فرمایا کہ حلال کو حرام حرام کو حلال کرنے مین شیطان کے قدم پر قدم نرکھو اور اوسکی راہ سے منھ پھیر لو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمھارے واسطے عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ دشمن ہی کھلا ہوا اسواسطے کہ تمھارے دادا کو وسوسہ دیکر بہشت سے نکالا چاہتا ہی کہ تمھین وسوسہ اور فریب سے دوزخ مین لیجائے اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ سوا اسکے نہین کہ حکم کرتا ہی تمھین شیطان یعنی وسوسہ دیتا ہی بِالسُّوْٓءِ ساتھ بدی کے وَالْفَحْشَآءِ اور برے کامون کے اور کہا ہی کہ سوء چھپے گناہ ہین اور فحشاء کھلے گناہ یا سوء میل ہی دنیا کی طرف اور فحشاء نفس اور خواہش کی متابعت ہی اور حقیقت یہ ہی کہ سوء اور فحشاء اون سب گناہ صغیرہ اور کبیرہ کو شامل ہی جنکا حکم شیطان کرتا ہی وَاَنْ تَقُوْلُوْا اور دوسرا یہ حکم بھی کرتا ہی کہ کہو اور افترا کرو عَلَى اللّٰهِ خدا پر خبیث چیزون کو حلال کرنے اور پاکیزہ چیزون کو حرام کرنے مین مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وہ چیز کہ نہین جانتے ہو تم جسکی حقیقت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اور جب کہتے ہین اس گروہ سے حلال اور حرام کے باب مین کہ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ پیروی کرو تم اوسکی جو

جو بھیجی ہے اللہ نے یعنی قرآن اور اوسمین جو کچھ حلال و حرام ہے اوسے سچ مانو قَالُوْا کہتے ہین کہ ہم قرآن کا ایمان نہین لاتے بَلْ نَتَّبِعُ بلکہ پیروی کرتے
ہین ہم مَآ اَلْفَيْنَا اوس چیز کی کہ پایا ہی ہمنے عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اوس چیز پر باپون اپنے کو یہ بات بنی اسد عبد الدار نے کہی
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ کیا اپنے باپون کی متابعت کرتے ہین اگرچہ تھے باپ اونکے کہ لَا يَعْقِلُوْنَ نہ سمجھتے تھے شَيْئًا کچھ اور دین
مین سے وَّلَا يَهْتَدُوْنَ اور سیدھی راہ اونھون نے نہ پائی تھی وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور صفت کافرون کے نصیحت کرنے والون کی
كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ مثل صفت اوس شخص کے ہے جو چلاتا ہے بِمَا لَا يَسْمَعُ ساتھ اوس جانور کے جو نہین سنتا اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً مگر
پکارنا اور آواز اور اوس سے کچھ فہم نہین کرتا یعنی کافر بھی اپنے ڈرانے والے اور نصیحت کرنے والے سے آواز کے سوا کچھ نہین سنتے اور اوسکے
کلام کی حقیقت دریافت نہین کرتے صُمٌّۢ بہرے ہین حق بات سننے سے بُكْمٌ گونگے ہین صحیح اور درست کہنے سے عُمْیٌ اندھے ہین
سیدھی راہ دیکھنے سے فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۝ پھر وہ نہین سمجھتے جو اونکے پیغمبر کہتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ایمان والون کے
كُلُوْا کھاؤ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ پاکیزہ چیزون مین سے یعنی حلال چیزین جو کچھ روزی دی ہے ہمنے تمھین وَاشْكُرُوْا
لِلّٰهِ اور شکر کرو اللہ کا حلال روزی پر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ صدق دل سے اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۝ خاص اوسی کی عبادت کرتے ہو
حلال چیزین کھانے کا حکم فرما کر اب حق تعالی اون چیزون کو بیان فرماتا ہے جو حرام ہین اور ارشاد کرتا ہے اِنَّمَا حَرَّمَ سوا اسکے نہین کہ
حرام کیا خدا نے عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ تمپر مردار اور مردار وہ چیز ہے جو ذبح نہوئی ہو بشرطیکہ وہ جانور ہو جسکا گوشت کھایا جاتا ہے
وَالدَّمَ اور خون جاری چنانچہ حدیث کی رو سے دو مردار یعنی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون جیسے تلی اور کلیجی حلال ہے اور بعضے علما نے
کلیجی پر پھیپھڑے کو قیاس کیا ہے اور اوسکا کھانا حلال جانتے ہین وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ اور سور کا گوشت اور اوسکے سب اجزا کو حرمت کا
حکم شامل ہے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ اور حرام کی وہ چیز جسپر ذبح کے وقت آواز بلند کرین لِغَيْرِ اللّٰهِ واسطے غیر خدا کے بتون کے نام پر اوس
جانور کو قتل کرین یا پیغمبرون کے نام پر فَمَنِ اضْطُرَّ پھر جو کوئی بے بس ہو اکراہ کے ساتھ یا بھوک کے مارے اس درجہ کہ جان جانے کا خوف ہو
غَيْرَ بَاغٍ درحالیکہ وہ ستمگار نہو ایک طرف کاٹ لینے کے سبب یا امام وقت پر خروج کرنے کے باعث سے یا گناہ کا طالب نہو وَّلَا عَادٍ
اور نہ تجاوز کرنے والا ہو حد شرع سے یا نہ تلوار کھینچنے والا ہو امت پر فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ تو کچھ گناہ نہین اوسپر یہ چیزین کھا لینے مین
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے اوسکو جو ضرورت کے وقت ان حرام چیزون مین سے کھالے رَّحِيْمٌ۝ مہربان ہے بندون پر
عند الضرورت حرام چیزین کھانے کی اجازت دینے مین اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ تحقیق کہ علماے یہود چھپاتے ہین رشوت لینے کے
سبب سے مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وہ چیز جو اوتاری اللہ نے مِنَ الْكِتٰبِ توریت اور اوسکے احکام سے وَيَشْتَرُوْنَ اور مول لیتے ہین یعنی بدلے لیتے ہین
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اوس چھپانے کے عوض دام تھوڑے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ مَا يَاْكُلُوْنَ نہین کھاتے قیامت کے دن فِيْ بُطُوْنِهِمْ
اپنے پیٹون مین اِلَّا النَّارَ مگر آگ کھانے مین پیٹ کا ذکر تاکید ہے اسواسطے کہ کھانے کا لفظ پیٹ مین کھانے کے سوا اور جگہ بھی لایا جاتا ہے
جیسے کہتے ہین کہ فلانا آدمی فلانے آدمی کا مال کھا گیا یہ اوس وقت کہتے ہین جب اوسنے مال دبا رکھا ہو تو یہان پر مراد یہ ہے کہ جسطرح علماے یہود آج رشوت
کھاتے ہین اوسی طرح کل قیامت کے دن آگ کھائینگے یا کنایہ ہے اس بات سے کہ جسطرح اونکے جسم باہر آگ ہوگی ویسی طرح اندر بھی آگ ہوگی وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ او

بات نکریگا خداونسے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے ایسی بات جسمین وہ کچھ منفعت اور راحت پائین وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ج اور
پاک نکریگا اونھین اعمال کی برائیون سے یعنی اونکے گناہ آتش دوزخ مین سوختہ نہو جائینگے وَلَهُمْ اور اونھین کے واسطے ہوگا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہین جنھون نے جہالت کی راہ سے اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ
مول لیا یہودی پنے کو جو محض گمراہی ہے بِالْهُدٰى عوض ایمان اور معرفت کے اور یہ دنیا کا معاملہ ہے وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ
اور مول لیا عذاب جاودانی کو بدلے بخشش ربانی کے اور یہ آخرت کا سودا ہے فَمَآ اَصْبَرَهُمْ پھر کس چیز نے صبر والا کر دیا
اونھین یا کیا صبر والے ہین وہ عَلَى النَّارِ ۝ آگ پر اور وہ ایسی آگ ہے کہ ہمیشہ اوسمین رہنا پڑیگا ذٰلِكَ یہ عذاب اون کافرون کو
بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہے کہ خدانے نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ط اوتارا توریت کو ساتھ راستی اور حق کے اور اونھون نے اوسکا حکم
چھپایا اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانے مین کوشش کی یہان تک کہ حق تعالی نے قرآن نازل کیا اور اونھون نے
اوسکی متابعت نہ کی بلکہ مخالفت کرنے مین زیادتی اور مبالغہ کیا وَاِنَّ الَّذِيْنَ اور تحقیق جنھون نے اخْتَلَفُوْا اختلاف کیا
فِي الْكِتٰبِ توریت یا قرآن مین اور اگر لام جنس کا لین تو یہ معنی ہین کہ اختلاف کیا اون سب کتابون مین جو اللہ کی طرف سے اوترین اور
اختلاف یہ ہے کہ اونمین سے بعضی کتابون کا ایمان لائے اور بعض کے ساتھ کافر ہوگئے تو یہ اہل اختلاف لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝ خلاف
اور عناد مین ہین جو دور رہی موافقت سے یا ضلالت مین ہین جو دور رہی ہدایت سے یہ آیت نازل ہونے کے بعد اہل کتاب نے کہا کہ ہم خلاف اور
گمراہی مین نہین ہین بلکہ ہم خدا کا ایمان رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور یہ تمام و کمال نیکی ہے حق تعالی نے فرمایا کہ لَيْسَ الْبِرَّ
نہین ہے بڑی نیکی کہ اور سب نیکیون کی راہون سے اوسی پر بس کرنا چاہیے ہو اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ یہ کہ پھیرو تم منھ اپنے نماز مین قِبَلَ
الْمَشْرِقِ طرف مشرق کے جیسے نصارا وَالْمَغْرِبِ اور طرف مغرب کے جیسے یہود وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اور لیکن نیکی یعنی صاحب نیکی مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وہ شخص ہے جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اوسکی یگانگی اور یکتائی کا نہ کہ یہود و نصارا کی طرح کہ عزیر اور عیسی علیہما السلام کو
الوہیت مین شریک کرتے ہین وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ایمان لائے ساتھ روز قیامت کے اور جو امور اوس سے متعلق ہین اور یہ بھی یہود و نصاری
طنز اور تعریض ہے کہ بہشت مین داخل ہونے کو اپنے ہی ساتھ خاص کرتے ہین وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور فرشتون کے اور سب فرشتون کو دوست رکھے نہ یہود کی
طرح کہ حضرت جبرئیل کے ساتھ دشمنی رکھتے ہین وَالْكِتٰبِ اور ایمان لائے اوسکی سب کتابون کے ساتھ نہ کہ احبار یہود کی طرح کہ وہ اختلاف کرتے ہین
وَالنَّبِيّٖنَ ۚ اور ایمان لائے ساتھ سب پیغمبرون کے نہ اہل کتاب کی طرح کہ بعضے انبیا کا ایمان لاتے ہین وَاٰتَى الْمَالَ اور دے مال اپنا عَلٰي حُبِّهٖ
محبت خدا پر یا محبت مال یعنی مال کو دوست رکھتا ہو اور اوس سے باز آتا ہو اور خدا کی راہ مین دیتا ہو ذَوِي الْقُرْبٰى اپنے قرابت والون کو
جو محتاج ہین وَالْيَتٰمٰى اور یتیمون کو جو بچے ہین وَالْمَسٰكِيْنَ اور محتاجون کو جو سوال نہین کرتے وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ اور راہ چلتون کو
جو خالی ہاتھ ہین یا مہمانون کو وَالسَّآئِلِيْنَ اور سائل فقیر وغیرہ وَفِي الرِّقَابِ ۚ اور مکاتبون کی قیمت مین کہ ادائے کتابت مین دے چاہین
یا غلام مول لیکر آزاد کرے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اور قائم کرے نماز جو فرض ہے وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ اور دے زکوۃ جو مقرر ہے اور جو کچھ اسکے
قبل مال دینے مین مذکور ہوا وہ نوافل صدقون کے بیان مین تھا وَالْمُوْفُوْنَ اور نیکی والے وہ لوگ ہین جو وفا کرنے والے ہون بِعَهْدِهِمْ اپنے

عہد پیمان اِذَا عٰهَدُوْا جب عہد کرین اور یہ عہد حق تعالیٰ کے ساتھ بھی ہوتا ہی اور خلق کے ساتھ بھی وَالصّٰبِرِيْنَ اور اسکا
نصب مدح پر ہی اور سب صفتون پر صبر کی فضیلت ظاہر کرنے کے واسطے یعنی یہ عہد وفا کرنے والے صابر ہین فِي الْبَاْسَآءِ فقر و فاقے مین
وَالضَّرَّآءِ اور رنج اور سختی مین وَحِيْنَ الْبَاْسِ اور وقت لڑائی کے یعنی اہل کفر و عناد کے ساتھ جہاد اور مقاتلے مین اُولٰٓئِكَ
جو لوگ کہ ان صفتون سے موصوف ہین الَّذِيْنَ وہ لوگ ہین جنھون نے بتحقیق صَدَقُوْا سچ کہا دین مین یا عہد مین یا اتباع حق مین
وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ وہی پرہیزگار ہین سب ناشایستہ باتون سے محقق لوگون نے کہا ہی کہ بہت شاخین اور بہت
شعبے ہونے کے ساتھ کمالات انسانیہ تین چیزون مین منحصر ہین صحتِ اعتقاد حسن معاشرت تہذیب نفس لیکن صحت اعتقاد تصدیق ہی
حق سبحانہ تعالیٰ کی اور اون سب چیزون کی جنکا ایمان لایا گیا اور حسن معاشرت مستحقون کے ساتھ مال سے یاری اور غمخواری
کرنا ہی اور تہذیب نفس نماز قائم کرنا زکوٰۃ دینا عہد وفا کرنا اور صبر ہی اور سب اس آیت مین مذکور ہی تو یہ آیت کمالات انسانی کو
جامع ہی موجز مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مَنْ عَمِلَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو
كُتِبَ فرض کی گئی عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ تم پر برابری نہ کہ ظلم اور تعدی فِي الْقَتْلٰى بیچ مار ڈالے ہوئے لوگون کے یعنی اونکے
سبب سے جبکہ قتل بعمد ہو زمانہ اسلام کے قبل جب دو قبیلون مین لڑائی ہوتی تو جو قبیلہ عالی نسب ہوتا وہ رذیل قبیلہ سے غلام کے بدلے
آزاد اور عورت کی عوض مرد قتل کرتا ہجرت کے بعد جب یہ صورت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی گئی تو حکم الٰہی یہ صادر ہوا کہ قتل
مین قصاص یعنی برابری چاہیے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ ایک آزاد بدلے ایک آزاد کے وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ اور ایک غلام بدلے ایک غلام کے امام شافعی
اور امام مالک رحمہما اللہ اس آیت کے معنی پر نظر کرکے آزاد کو غلام کے بدلے مین نہین قتل کرتے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
اس آیت کا حکم آیۂ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ کے سبب سے منسوخ ہی تو وہ تفاضل کو نفس مین اعتبار نہین کرتے وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى اور ایک عورت
بدلے ایک عورت کے اور امام مالک اور امام شافعی اجماع کی بنا پر عورت کے بدلے مرد کا قتل روا نہین رکھتے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ
حدیث اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَاُ دِمَآئُهُمْ کو دلیل پکڑ کے عورت کے بدلے مرد کے قتل کا حکم کرتے ہین فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ پھر جو کوئی معاف کرے اوسے جو قاتل ہی
مِنْ اَخِيْهِ قصاص سے اوسکے بھائی سے کہ وہ مقتول ہی شَيْءٌ کچھ یہ اسطرف اشارہ ہی کہ معاف کرنا بعض کا دیت سے یا معاف کرنا بعض کا
ورثہ سے یا معاف کرنا بعض کا اوس خون سے مسقط قصاص ہی فَاتِّبَاعٌ تو قاتل پر ہی عفو کے بعد پیروی کرنا بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ بھلائی کے
اور وہ دیت دینے مین خوشی اور رغبت ہی وَاَدَآءٌ اور ادا کرنا ہی وجہ دیت کا اِلَيْهِ وارث مقتول کو بِاِحْسَانٍ جلدی اور خوشخوئی کے
ساتھ نہ کہ دیر مین بہ خوبی کے ساتھ ذٰلِكَ یہ قصاص سے عفو کرنا اور دیت مانگنا تَخْفِيْفٌ آسانی اور سبکساری ہی مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے
وَرَحْمَةٌ اور مہربانی اور بخشش ہی اوس سے کام کی آسانی اور نفع حاصل کرنے مین فَمَنِ اعْتَدٰى پس جو کوئی حد سے گذرے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اسکے کہ
معاف کرچکا ہو اور دیت لے چکا ہو یعنی قاتل کو قتل کرے یا غیر قاتل کو قصاص کے واسطے مار ڈالے یا قاتل ظلم کرے اور ایک کو قتل کرکے دیت دینے کے
بعد دوسرے کو قتل کرے فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ پس واسطے اوسکے ہی آخرت مین عذاب دردناک وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہی فِي الْقِصَاصِ
حکم قصاص مین حَيٰوةٌ بقا اور زندگی یعنی جب کوئی کسیکو قتل کرنے کا قصد کرے اور قصاص کے خوف سے باز رہے تو وہ شخص قتل کرنے سے

بچا اور قصاص سے بخوف رہا پس قصاص کا حکم تمہاری بقا کا سبب ہے یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ اے عقل والو لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ تاکہ شاید تم قتل ناحق سے پرہیز کرو کُتِبَ عَلَیْکُمْ لکھا گیا تم پر یعنی فرض کیا گیا اِذَا حَضَرَ جب حاضر ہوں اَحَدَکُمُ ایک کو تم میں سے الْمَوْتُ موت کے سبب اور نشانیاں بیماری وغیرہ سے اِنْ تَرَکَ خَیْرًا ۚ اگر چھوڑے مال اس سے بہت مال مراد ہے الْوَصِیَّۃُ وصیت کرنا لِلْوَالِدَیْنِ واسطے ماں باپ کے وَالْاَقْرَبِیْنَ اور قرابت والوں اور فرزندوں کے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ انصاف کے حَقًّا لکھی گئی یہ وصیت ثابت حق ہو راستی کے عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ۝ اوپر پرہیز کرنے والوں کے ماں باپ اور اقربا کی محرومی سے زمانہ جاہلیت میں ریا اور سمعہ یعنی دکھانے اور سنانے کے واسطے لوگ وصیت کرتے تھے اور ماں باپ اور قرابت والوں کو محروم رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اونھیں اس بات سے منع فرمایا اور وصیت ان سب کے واسطے مقرر کی اور پھر اس آیت کا حکم میراث کی آیتوں سے منسوخ ہو گیا اور حصہ میراث کے موافق قرار پایا اب وصیت کرنا افضل ہے فرض نہیں اور وہ بھی محتاجوں کے حق میں چاہیے اور ثلث مال سے زیادہ میں وصیت کرنا نہ چاہیے فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ پس جو کوئی تبدیل کرے اوس وصیت کو یا وصیت کرنے والے کے قول کو بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ بعد اسکے کہ سنا ہو اوسے فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ پس سوا اسکے نہیں کہ بدل دینے کا گناہ ہوگا عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اوپر اون لوگوں کے جو وصیت کو تبدیل کرتے ہیں اور وصیت کرنے والا اوس سے بری الذمہ ہوگا اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہے وصیت کرنے والے کے کلام کو بھی اور وصیت بدلنے والے کے کلام کو بھی عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہے وصیت کرنے والے کی نیّت کو بھی اور وصیت بدلنے والے کی نیّت کو بھی فَمَنْ خَافَ پس جو کوئی جانے اور دریافت کرے یا ڈرے خواہ وارث خواہ وصی یا امام یا قاضی مِنْ مُّوْصٍ وصیّت کرنے والے سے جَنَفًا کچھ میلان حق سے سہو کی طرف یا قرابت والوں سے عدول اَوْ اِثْمًا یا گناہ قصدًا یا ثلث مال سے زیادہ میں وصیت فَاَصْلَحَ پس اصلاح کرے بَیْنَهُمْ درمیان اون لوگوں کے جنکے واسطے وصیت کی ہے اور وارثوں کے یا وصیت کرنے والے کی زندگی میں کسی نے جانا کہ یہ وصیت میں شرع کی مخالفت کرتا ہے تو اوسے اوسکے حال پر نہ چھوڑے اور موصی اور موصی لہ یعنی وصیت کرنے والے اور جسکے واسطے وصیت کی گئی ہے اونکے درمیان اصلاح کرے فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ پس نہیں اوس پر کچھ وبال اور گناہ نہیں ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے موصی کو جب حق کی طرف پھر آئے رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہے وصی پر کہ وصیت کے مضمون سے نہ درگذرے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو کُتِبَ فرض کیا گیا ہے عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ تم پر روزہ رکھنا کَمَا کُتِبَ جیسا کہ فرض کیا گیا تھا عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اوپر اون لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے چونکہ روزہ ایک سخت عبادت ہے پس عابدوں کی دلداری کے واسطے فرماتا ہے کہ یہ عبادت تمہارے ہی واسطے خاص نہیں بلکہ کوئی امت اس عبادت سے نہیں چھوٹی اور عربی میں یہ مثل ہے کہ اَلْبَلِیَّۃُ اِذَا عَمَّتْ طَابَتْ جیسے فارسی مثل ہے کہ مرگ انبوہ جشنے دارد اور روزہ تم پر اسلیے کیوں فرض کیا ہے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ تاکہ شاید تم پرہیز کرو گناہوں سے اور روزہ کہ آرزو اور خواہشوں کو توڑنے والا ہے اوسے شروع کرکے تم متقی اور پرہیزگار ہو جاؤ اور تفسیر عرائس میں ہے کہ یہ اہل قلوب کو ندا ہے یعنی غیبوں کے آسمانوں میں جو لوگ مشاہدہ کا چاند دیکھا چاہتے ہیں اونکو حضرت رب الارباب سے یہ خطاب مستطاب پہونچتا ہے اور ایسی ندا کے ساتھ جس سے دلوں کو فرحت اور دفع کربت ہو حق تعالیٰ اونسے فرماتا ہے کہ اے اہل یقین تم پر جمیع مخلوقات اور مکنونات سے امساک کرنا فرض ہے یعنی اللہ کے سوا کسیکا خیال اپنے دل میں نہ آنے دو اسواسطے کہ تم مشاہدہ کی طلب میں ہو

اور مطلوب حاصل کرنے کی طرف جو لوگ متوجہ ہین اونپر دن کا چھٹے دن سے روزہ رکھنا اور اپنے کو بچانا واجب ہی جنسے طبیعت الفت رکھتی ہو
جیسا کہ اون انبیا اور اولیا پر واجب تھا جو تم سے پہلے ہو گذرے ہین یہان تک کہ وہ بشریت کے بیل سے چھوٹ گئے اور امن و قربت کے
مقام مین پہنچ گئے اور عین القضات ہمدانی رحمۃ اللہ نے تمہیدات مین بیان کیا ہو کہ شریعت مین روزہ عبارت ہو نکھانے پینے سے اور حقیقت مین
عبارت ہو کھانے پینے سے مگر کھانا اَنَا اَبِيتُ عِندَ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي اور پینا وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ہی اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہو کہ یہ روزہ
عارفون کے سوا اور کسیکے ہاتھ نہین آتا مثنوی ع روزہ داری یافت لذت قرب نہ یا کلش خش بود وہ شرب ** اکل و شرب شہد یا
انس حق ** دائم او در حق ست مستغرق ** اکل ز خوان اطعمنی ** شرب از چشمہ یسقینی ** اَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ روزہ رکھو
چند روز گنے ہوئے مراد رمضان کا روزہ ہو کہ اوتیس دن کا ہو یا انتیس دن کا اور کہتے ہین کہ ہر مہینے مین ایام بیض کے روزے
اور عاشورے کے دن کا روزہ ہی کہ ان دنون کے روزے رمضان کے روزے کے قبل فرض تھے فَمَن كَانَ پس جو کوئی ہو
مِنكُم تم مین سے کہ روزہ کے متعلق امر ہو مَّرِيضًا بیمار کہ روزہ رکھنے کی قوت نہ رکھے یا روزہ کے سبب سے اوسکی بیماری زیادہ
ہو جاے اَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ یا ایسے سفر مین ہو جسمین نماز قصر کرنا چاہیے پس جب روزہ افطار کرے فَعِدَّةٌ پس اوسپر ہو روزہ رکھنا
اون دنون کے شمار کے موافق جنمین اوسنے افطار کیا مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور دنون سے وَعَلَى الَّذِينَ اور اون لوگون
جو يُطِيقُونَهُ طاقت رکھتے ہین کہ روزہ رکھین اور روزہ نرکھا چاہین فِدْيَةٌ بدلا دینا ہی اور وہ بدلا طَعَامُ مِسْكِينٍ
کھانا ہی فقیر کا ہر فقیر کو ہر روزہ کے مقابلہ مین نصف صاع گیہون حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے قول پر کہ دو من کے قریب ہوتا ہی
یہ حکم ابتدا اسلام مین تھا بعد اوسکے منسوخ ہو گیا اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہان لا پوشیدہ ہی اصل مین لَا يُطِيقُونَهُ ہی
یعنی جو شخص روزہ رکھنے کی طاقت نرکھے جیسے کام سے گذرے ہوئے بوڑھے آدمی وہ فدیہ دے اس صورت مین اس آیت کا حکم
منسوخ نہوگا فَمَن تَطَوَّعَ پس جو کوئی زیادہ کرے اپنی خوشی سے خَيْرًا نیکی اور مقدار سے زیادہ فدیہ دے یا ایک فقیر سے زیادہ کو
کھانا کھلائے یا روزہ بھی رکھے اور کھانا بھی کھلائے فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ پس یہ زیادتی بہتر ہی واسطے اوسکے اجر زیادہ ہونے کے سبب سے
وَأَن تَصُومُوا اور یہ کہ روزہ رکھو طاقت والون کو فرماتا ہی یا اون لوگون کو جنھین افطار کرنے کی اجازت ہی خَيْرٌ لَّكُمْ
بہتر ہی واسطے تمہارے فدیہ دینے سے إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ اگر ہو تم کہ جانتے ہو روزہ کی فضیلت شَهْرُ رَمَضَانَ یہ روزے جو
بہنے کہے ماہ رمضان کے ہین الَّذِي أُنزِلَ وہ مہینا کہ اوتارا گیا فِيهِ الْقُرْآنُ اوسمین قرآن یعنی قرآن نازل ہونے کی ابتدا اوس مہینے مین ہی
یا ماہ رمضان مین تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور وہان سے آیت آیت یا سورہ سورہ بندون کی مصلحتون کے موافق
نازل ہوا اور اس ماہ رمضان کے ساتھ روزہ خاص ہونے مین ایک یہ حکمت لوگون نے کہی ہی کہ چونکہ اس مہینے مین یہ کلمات یعنی قرآن شریف
جو ارواح کی غذا ہی تمہارے واسطے بھیجی پس اعضا کی غذا سے امساک لازم رکھو اور ہمنے قرآن کو اوتارا ہی هُدًى لِّلنَّاسِ درحالیکہ راہ
دکھانے والا ہی لوگون کو وَبَيِّنَاتٍ اور دلیلین روشن ہین مِّنَ الْهُدَىٰ ہدایت سے حلال اور حرام سے وَالْفُرْقَانِ اور حدون اور احکام اور
تمام شرائع دین سے کہ حق اور باطل مین جدائی کرنے والا ہی فَمَن شَهِدَ پس جو کوئی حاضر ہو مِنكُمُ الشَّهْرَ تم مین سے اے وہ لوگو جو روزہ رکھنے کا

حکم دیے گئے ہیں یعنی جو تم میں سے شہر میں مقیم ہو ماہ رمضان میں یا یہ معنی ہیں کہ پائے جو کوئی تم میں سے رمضان کا چاند فَلْيَصُمْهُ پس چاہیے کہ
روزہ رکھے اوس مہینے کا وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اور جو کوئی ہو بیمار أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ یا سفر میں ہو اور افطار کرے فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ
پس اوس پر ہے قضا اون روزون کی اون دنون کی تعداد کے موافق اور دنون میں پہلی آیت میں مقیم کو اختیار دینا جو مذکور ہو وہ اس آیت کے
حکم سے منسوخ ہوا يُرِيدُ اللَّهُ چاہتا ہے خدا بِكُمُ الْيُسْرَ ساتھ تمہارے آسانی وَلَا يُرِيدُ اور نہیں چاہتا ہے بِكُمُ الْعُسْرَ
ساتھ تمہارے دشواری تو ضرور مسافر اور مریض کو افطار کی اجازت دی وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اور چاہتا ہے تاکہ تم تمام کرو روزے
رمضان کے یا اون دنون کے روزے جنمین مرض اور سفر کے عذر سے تمنے افطار کیا ہو وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ اور تاکہ بزرگی کے ساتھ یاد کرو خدا کو
یا عید الفطر کی شب کو چاند دیکھنے کے وقت سے فجر تک اور فجر سے عید کی نماز ادا کرنے کے وقت تک تکبیر کہو عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ اوپر اوسکے
کہ راہ دکھائی خدا نے تمھیں ساتھ روزہ کے وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور تاکہ مگر تم شکر کرو آسانی کی نعمت پر یا روزہ کا ثواب واجب
کرنے کی اور اوسکا اجر خاص کرنے کی نعمت پر کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ روزہ کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ باوصف اسکے کہ بندے عبادت
کرتے ہیں مگر اونسے حق تعالیٰ سلب کرتا ہے اور اپنے ساتھ روزہ کو خاص کرکے شرف اور بزرگی بخشتا ہے کہ اَلصَّوْمُ لِیْ اور اوسکے اجر اور ثواب کو
اپنی درگاہ کے ساتھ خصوصیت دیتا ہے کہ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ بیت ہر چہ ان شرع بشارت دہ است + از ہمہ حرفی اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ است ✽ وَإِذَا سَأَلَكَ
اور جب پوچھیں تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عِبَادِي بندے میرے عَنِّي میری صفت سے یا میرے معاملہ جو اونکے ساتھ دعا کے وقت
کرتا ہون فَإِنِّي قَرِيبٌ پس مین نزدیک ہون علم اور قبول کرنے کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم خدا کو کیونکر پکارین بعضے مفسر کہتے ہیں
کہ ایک اعرابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا ہمسے نزدیک ہے کہ مین اوس سے راز کہون یا دور ہے کہ زور سے چیخون تب یہ آیت نازل ہوئی کہ
مین بندون سے نزدیک ہون جس طرح وہ مجھے پکارین مجھے اونکی پکار پوشیدہ نہیں أُجِيبُ جواب دیتا ہون مین دَعْوَةَ الدَّاعِ پکار پکارنے والے کا
إِذَا دَعَانِ جب مجھے پکارتا ہے اور اوسکی حاجت روا کر دیتا ہون اگر چاہون یا اگر اوسکا سوال مرضی الٰہی کے موافق ہو یا اگر بندہ کی بھلائی
اوس دعا کے قبول کرنے مین ہو فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي پس چاہیے کہ بندے قبول کرین میرے حکم کو وَلْيُؤْمِنُوا بِي اور چاہیے کہ ایمان رکھنے مین میرے ساتھ
ثابت رہین تاکہ اجابت کے ساتھ اونکا وثوق متحقق رہے لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ تاکہ شاید راہ راست پر رہین بعضے مفسرین اس بات پر ہین
کہ ان بندون اور دعا کرنے والون سے روزہ دار مراد ہین کہ اونکی دعا مقرون باجابت ہے اور یہ امر کہ اس آیت کے قبل روزہ کے دنون کا حکم اور اس آیت کے
بعد روزہ کی شبون کا حکم بیان فرمایا ہے یہ امر بھی اسی قول کی تاکید کرتا ہے کہ روزہ دار ہی اس آیت مین مراد ہین ابتدائے مسلمانی مین رمضان کی راتون مین
عشا کی نماز ادا کرنے تک یا سو رہنے تک کھانے پینے جماع کرنے کی اجازت تھی اس سے زیادہ نہیں صحابہ کا ایک گروہ غلبہ شہوت کی وجہ سے صبر نہ کر سکا
جسوقت کہ مباشرت حرام تھی اوسوقت اوسکے مرتکب ہوئے دوسرے دن یہ بات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین پہنچی
اور یہ آیت نازل ہوئی أُحِلَّ لَكُمْ حلال کی گئی واسطے تمہارے لَيْلَةَ الصِّيَامِ بیچ رات روزون کے الرَّفَثُ یہ کنایہ ہے
مباشرت سے إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ساتھ عورتون اپنی کے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وہ پوشش ہین واسطے تمہارے وَأَنتُمْ لِبَاسٌ
لَّهُنَّ اور تم بھی لباس ہو واسطے اونکے یہ اختلاط اور لپٹنے سے کنایہ ہے جیسا کہ لباس کو بدن سے ہوتا ہے عَلِمَ اللَّهُ جانا خدا نے

ازل مین اَنَّكُمْ یہ کہ تم كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ ہو کہ خیانت کروگے اَنْفُسَكُمْ ساتھ جانون اپنی کے اور سیئے وقت مباشرت کر کے اپنے اوپر ظلم روا رکھوگے فَتَابَ عَلَیْكُمْ پس پھر آیا اوپر تمھارے رحمت کے ساتھ اور روزہ کی راتون مین کھانے پینے مباشرت کرنے کی تمکو اجازت دی وَعَفَا عَنْكُمْ اور معاف کیا تمسے اوس خیانت کو فَالْئٰنَ پس اب بَاشِرُوْهُنَّ مباشرت کرو اونسے روزون کی راتون مین وَابْتَغُوْا اور ڈھونڈھو مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ جو لکھ دیا ہی اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ مین یعنی فرزند مراد یہ ہی کہ آدمی کو مباشرت سے غرض اصلی یہ رکھنا چاہیے کہ بقاے نسل چاہے نہ کہ شہوت سے فقط مزہ حاصل کرنا وَكُلُوْا اور کھاؤ وَاشْرَبُوْا اور پیو روزہ کی راتون مین حَتّٰى یَتَبَیَّنَ اوسوقت تک کہ روشن ہو لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ واسطے تمھارے تاگا سفید کہ دن کی روشنی سے کنایہ ہی مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ تاگے سیاہ سے کہ تاریکی شب کی طرف اشارہ ہی صحیحین مین روایت ہی کہ بعضے صحابہ سفید اور سیاہ تاگا پاؤن مین باندھکر کھانے پینے وغیرہ کا شغل اوسوقت تک رکھتے تھے جب تک سفیدی اور سیاہی مین فرق ظاہر ہوتا یہان تک کہ مِنَ الْفَجْرِ جو خیط ابیض یعنی سفید تاگے کا بیان ہی نازل ہوئی تب اونھون نے جانا کہ سفید تاگے سے نور صبح کا ظہور مراد ہی ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ پھر تمام کرو روزہ کو رات تک وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ اور مباشرت نکرو عورتون سے وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ حالانکہ تم مقیم اور معتکف ہو فِی الْمَسٰجِدِ بیچ مسجدون کے اس سے اعتکاف والے لوگ مراد ہین کہ مباشرت کی صورت سے اونھین ممانعت ہوئی اور امام مالک رحمہ اللہ سب تلذذ معتکف پر حرام رکھتے ہین اور محققون کے نزدیک اعتکاف کے یہ معنی ہین کہ امر و نواہی کے دائرہ مین اپنے نفس کو نگاہ رکھنا شیخ ابوبکر واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نفس کو روکنے جوارح کی حفاظت کرنے وقت کی رعایت کرنے کا نام اعتکاف ہی جب یہ تینون شرطین توبجا لائے تو جہان چاہے معتکف ہو سکتا ہی ایک عزیز ایک دروازہ پر آیا اور خادم سے بولا کہ مجھے پاک جگہ بتا کہ نماز پڑھون خادم بولا کہ اپنا دل ماسوی اللہ سے پاک کر اور جہان چاہ نماز پڑھلے **نظم** ازان محراب برو رومگردان ✦ اگر در مسجدی ور در خرابات ✦ دل فارغ بباید پاک از اغیار ✦ کہ تا لذت بیابی در مناجات ✦ تو گر در بند مال و جاہ باشی ✦ کجا یابی صفا ہیہات ہیہات ✦ تِلْكَ یہ جو روزہ اور اوسکے متعلقات کے باب مین کہا گیا حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین ہین کہ اللہ تعالی نے دین مین مقرر کردین فَلَا تَقْرَبُوْهَا پس اوسکے نزدیک نہ جاؤ حدون سے تجاوز کرنے کی ممانعت مین مبالغہ ہی اسواسطے کہ جب اوس سے قرب ہی نہوگا تو اوس سے خودبخود تجاوز ہونے کی کیا صورت ہی كَذٰلِكَ جیسے ان احکام کی تشریح کی اوسیطرح یُبَیِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی خدا اٰیٰتِهٖ نشانیان اپنی امر و نہی اور وعد و وعید سے لِلنَّاسِ واسطے تمام لوگون کے لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○ تاکہ شاید وہ پرہیز کرین اور اللہ کی حدون سے نہ گذرین وَلَا تَاْكُلُوْٓا اور نہ کھاؤ اَمْوَالَكُمْ مالون اپنے کو کہ واقع ہین بَیْنَكُمْ درمیان تمھارے یعنی نہ کھاؤ ایک دوسرے کا مال بِالْبَاطِلِ ساتھ برے طور کے جیسے چوری خیانت غصب جوا اور عقود فاسد یا اپنے مالون کو خلاف شرع کامون مین صرف کرو جیسے شراب خواری ناکارہی اور فسق کے اور اقسام وَتُدْلُوْا یہ عطف ہی فعل منہی پر یعنی فرو گذاشت نہ کرو اور نہ ڈالدو بِهَآ اوس مال کو اِلَى الْحُكَّامِ طرف حکام ظالم کے یا اون مالون مین سے حکام کو کچھ رشوت ندو لِتَاْكُلُوْا تاکہ کھاؤ اونکی حمایت سے فَرِیْقًا ایک مقدار مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ مال لوگون سے بِالْاِثْمِ ساتھ ظلم و ستم کے یا جھوٹی قسم کے ساتھ

یا جھوٹی گواہی کے ساتھ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ع اور تم جانتے ہو کہ ظلم کرتے ہو یَسْـَٔلُوْنَكَ سوال کرتے ہین تمسے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْاَهِلَّةِ ط نئے چاندون سے معاذ بن جبل اور ثعلبہ رضی اللہ عنہما جو بڑے انصار مین سے تھے اونھون نے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ چاند کبھی باریک دکھائی دیتا ہے اور دن گذرنے سے اوسکا نور
تمام وکمال ہو جاتا ہے اور پھر گھٹنے لگتا ہے حق تعالی علم سے جانتا تھا کہ اونھین چاند کے ناقص اور کامل ہونے کی حکمت جان لینا
مشکل نہین اوسکا فائدہ پہچان لینے کے باب مین یہ جواب بھیجا کہ قُلْ هِيَ کہہ دو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ نئے چاند مَوَاقِيْتُ
زمانون اور وقتون کے نشان ہین لِلنَّاسِ واسطے لوگون کے مزدورون کی اجرت عورتون کی عدت حمل کی مدت دودھ پلانے
اور چھوڑانے کے زمانے قرضون کے اوقات شرطون کی تحقیق مین وَالْحَجِّ ط اور وقتون کی نشانیان حج کے واسطے ہین کہ اونکے
سبب سے موسم حج کو جانتے ہین وَلَيْسَ الْبِرُّ اور نہین ہے نیکی بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ بیچ اس بات کے کہ آؤ تم گھرون کو مِنْ
ظُهُوْرِهَا پشت اونکی سے زمانہ جاہلیت مین جو کوئی حج یا عمرہ کا احرام باندھتا تو گھر مین دروازہ سے پھر آنا اوسپر حرام تھا اگر گھر والے
لوگ ہوتے تو چھت پر سے یا دیوار مین راہ کر کے گھر مین آتے اور خیمہ والے لوگ خیمون کے پیچھے سے آتے اور اپنے اعتقاد مین اس عمل کو
بڑی نیکی جانتے اور اوسکے تارک کو فاسق فاجر کہتے تھے اور یہ حکم سب عرب کو شامل تھا مگر حمس کو اور یہ چند قبیلے تھے قریش اور بنو عامر اور ثقیف
وغیرہ اپنے دین مین سختی کے سبب سے اور قبیلون کو حمس کہتے تھے ایک دن احرام کے دنون مین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دروازہ سے
نکلے اور آپکے پیچھے رفاعہ انصاری نے بھی اوسی دروازہ سے قدم باہر رکھا سب مہاجر اور انصار نے ایک ہی دفعہ رفاعہ انصاری کو فاجر
کہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفاعہ سے پوچھا کہ تمنے یہ جرأت کیون کی اونھون نے عرض کیا کہ مین نے آپکی اقتدا اور پیروی کی آپنے
فرمایا کہ مجھے دروازہ سے باہر آنا روا تھا اسواسطے کہ مین حمس سے ہون یعنی قریش ہون اور تم نہین ہو اونھون نے عرض کیا کہ اے اہل عالم کے سردار
اگر آپ حمس مین سے ہین تو مین بھی حمس مین سے ہون میرا دین آپ ہی کا دین ہے اور میرا آئین آپ ہی کا آئین ہے اوسی وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ
تم لوگون نے اس قاعدہ کا نام نیکی رکھا ہے یہ نیکی نہین ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ج اور لیکن نیکی اوس شخص کی ہے یا نیکی والا وہ شخص ہے جو خدا کے غصہ سے
بچے یا زمانہ جاہلیت کے کامون سے پرہیز کرے وَاْتُوا الْبُيُوْتَ اور آؤ تم گھرون کے اندر حالت احرام وغیرہ مین مِنْ اَبْوَابِهَا دروازون
اونکے سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اور جن باتون کا اوسنے حکم فرمایا ہے اور جن چیزون سے اوسنے منع کیا ہے اونکا لحاظ رکھو
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ تاکہ تم چھوٹ جانے والے ہو وَقَاتِلُوْا اور مار ڈالو اور لڑائی کرو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
اون لوگون سے جو تمسے لڑتے ہین وَلَا تَعْتَدُوْا ط اور حد سے نہ گذرو یعنی جب تک وہ لڑائی نہ شروع کرین تم بھی پہل نہ کرو آیت سیف سے یہ حکم منسوخ ہے اِنَّ اللّٰهَ
تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ نہین دوست رکھتا زیادتی کرنے والون کو جس سال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی
ایک جماعت کے ساتھ عمرہ کی نیت سے مکہ معظمہ کو تشریف لیے جاتے تھے عرب کے احمقون اور بے ادب مشرکون نے مکہ مین داخل ہونے سے اونھین منع کیا اور حدیبیہ مین
اس بات پر صلح ہوئی کہ اگلے سال مسلمان لوگ مکہ مین آئین اور مشرک لوگ تین دن کے واسطے شہر خالی کر دین تاکہ مسلمان فراغت سے عبادت کی رسمون پر
قیام کر سکین دوسرے سال جب عمرہ قضا کرنے کی نیت سے باہر جاتے تھے صحابہ کو تامل ہوا کہ مبادا قریش عہد شکنی کر کے لڑائی شروع کرین اور ماہ حرام اور بلدہ حرام مین

قتال کیونکر ہوگا تو پہلی آیت نازل ہوئی کہ اگر وہ لڑین تو تم بھی لڑو اور دوسرے یہ بھی فرمایا کہ وَاقْتُلُوْهُمْ اور قتل کرو تم اپنے قاتلون کو
حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ جہان پاؤ حل مین خواہ حرم مین وَاَخْرِجُوْهُمْ اور باہر کردو اونھین حرم سے مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ جہان سے
کہ اونھون نے تمھین باہر کردیا ہے یعنی مکہ سے وَالْفِتْنَةُ اور شرک کرنا اونکا اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ بہت سخت ہے ناپسند ہونے مین اس بات سے
کہ تم اونھین حرم مین قتل کرو وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ اور مقابلہ نہ کرو تم کافرون سے عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ نزدیک مسجد حرام کے اس سے
تمام حرم مراد ہے حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ تا وقتیکہ وہ لڑین تم سے حرم مین اور خود ہتک حرمت کرین فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ پس اگر وہ
تمھین قتل کرنے مین ابتدا کرین فَاقْتُلُوْهُمْ پس تم بھی اونھین قتل کرو اور کچھ باک نہ رکھو اسواسطے کہ اونھین نے حرم کی حرمت بالائے طاق
رکھ دی ہے اور لڑائی کے دروازے کھول دیے ہین كَذٰلِكَ ایسی ہی ہے جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ سزا کفار ستمگار کی فَاِنِ انْتَهَوْا
پس اگر شرک سے باز آئین فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ پس تحقیق کہ خدا بخشنے والا ہے اوس گناہ کو جسکے زمانۂ کفر مین مرتکب ہوئے ہین رَّحِيْمٌ ۝
مہربان ہے کہ اسلام کی برکت سے اونھین دار السلام یعنی جنت مین پہونچائیگا وَقٰتِلُوْهُمْ اور مشرکون کے ساتھ قتال کرو حَتّٰى
لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ یہان تک کہ کچھ فتنہ نہ رہے یعنی شرک کا اثر بھی باقی رہے وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ اور رہے طاعت اور عبادت لِلّٰهِ خدا کے
واسطے فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر مشرک لوگ پھر گئے ہون کفر سے فَلَا عُدْوَانَ پس نہین ظلم اور زیادتی یعنی اوسکی جزا اِلَّا
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ مگر ظالمون پر اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ مہینا حرمت والا یعنی اس سال ذیقعدہ کا مہینا کہ اوسمین عمرہ قضا کرنے تم جاتے ہو
بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ بدلا مہینے حرمت والے کا ہے یعنی گذشتہ سال کے ذیقعدہ کے عوض مین ہے جسمین اونھون نے تمکو ممانعت کی تھی
معنی یہ ہین کہ اگر وہ جنگ کرین تو تم نہ ڈرو اسواسطے کہ اونھون نے حرمت والے مہینے مین تمھین مکہ معظمہ جانے سے باز رکھا تم بھی اگر اس
مہینے مین اونسے قتال کروگے اوس ہتک کے عوض مین تو اونسے برابر ہو جاؤگے وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتون کی برابری ہے یعنی
تمھارا اس مہینے کی حرمت چھوڑ دینا اونکے اوس مہینے کی حرمت چھوڑ دینے کا بدلا ہے فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ پس جو کوئی تم پر
ظلم کرے مقابلہ مین پہل کرکے فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ پس تم بھی اوسپر ظلم کرو یعنی اوسکے ساتھ قتال کرو یہ لفظ بر سبیل مشاکلت ہے اور مراد
یہ ہے کہ اوسے اوسکے ظلم کی جزا دو بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ مانند اوس چیز کے جو اوسنے تم پر ظلم اور زیادتی کی ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیزگاری کرو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جانو تم کہ خدا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ساتھ پرہیزگارون کے ہے یار
اور مددگار اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرۂ قضا کرنے کا قصد کیا تو ایک جماعت نے کہا کہ ہم خرچ راہ نہین رکھتے
اور جنھین دسترس ہے وہ ہمین کچھ نہین دیتے کہ ہم زاد راہ کرین حکم ہوا کہ وَاَنْفِقُوْا اور خرچ دو اے مالدارو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اور نہ ڈالو اپنے تئین اپنے ہاتھون سے اِلَى التَّهْلُكَةِ ہلاکت مین
یعنی بخل نکرو کہ اوس سے دل خراب اور ہلاک ہو جاے اَلْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ اِلَى النَّارِ مثنوی بخل وخست مرد را
رسوا کند ✤ بلکہ در چاہ ہلاکش افگند ✤ روی جنت را کجا بیند بخیل ✤ بستہ یہ افتادہ زیر پای پیل ✤ اسخیا را با جہنم کار نیست ✤ جاے
ممسک جز میان نار نیست ✤ وَاَحْسِنُوْا اور نیکی کرو غازیون کے ساتھ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

دوست رکھتا ہی نیکی کرنے والون کو وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ اور پورا کرو حج اور عمرہ یعنی اوسکے مناسک اور حدود اور فرائض اور
سنتین اور آداب تمام و کمال ادا کرو لِلّٰهِ واسطے خدا کے نہ کہ کافرون کی طرح کہ وہ بتون کے نام پر طواف کرتے ہین اور لبیک کہتے ہین
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ پس اگر باز رکھے جاؤ بیماری اور خوف دشمن کی وجہ سے اور زاد و راحلہ کم ہونے کے سبب سے فَمَا اسْتَيْسَرَ
پس تم پر ہی جو کچھ میسر ہو مِنَ الْهَدْيِ قربانی سے اور قربانی منا مین بھیجنا چاہیے کہ امام اعظم کے قول پر وہی ذبح کرنے کی
جگہ ہی وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ اور نہ منڈاؤ تم سرون اپنے کو یعنی احرام سے باہر نہ آؤ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ جب تک
کہ پہونچ جاے قربانی مَحِلَّهٗ اپنی جگہ پر کہ وہ منا ہی فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ پس جو کوئی ہو تم مین سے مَّرِيضًا بیمار احرام کے
وقت اَوْ بِهٖٓ اَذًى یا ہو اوسے کچھ رنج و ایذا مِّنْ رَّاْسِهٖ اوسکے سر سے جیسے درد سر یا زخم یا جون کا غلبہ اس سبب سے
ضرور ہی کہ سر منڈاوے فَفِدْيَةٌ پس اوس پر بدلا دینا ہی اس آیت کا شان نزول یہ لکھا ہی کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ جب احرام مین
تھے تو اوسکے جوین پڑین اور قحط زدہ آدمیون کی طرح اونکا سر کہانے لگین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حال سے اطلاع پاکر
فرمایا کہ سر منڈا ڈال اور بھیڑ ذبح کر اور محتاجون کو کھلا اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھیڑ ذبح کرنے کی مین استطاعت نہین رکھتا
حکم صادر ہوا کہ بدلا دے مِّنْ صِيَامٍ روزہ سے اور حدیث مین حکم قرار پایا ہی کہ تین روزے رکھے اَوْ صَدَقَةٍ یا صدقہ دے اور وہ
چھ فقیرون کو کھانا دینا ہی ہر ایک کو دو من گیہون اَوْ نُسُكٍ یا قربانی اور ادنی قربانی ایک بھیڑ ہی فَاِذَآ اَمِنْتُمْ وقف پس جب
بیخوف ہو جاؤ دشمن سے یا بیماری سے فَمَنْ تَمَتَّعَ پس جو کوئی فائدہ اوٹھائے بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ یعنی اکٹھا کرے حج اور
عمرہ ایک ہی سفر مین تمتع کے طور پر جاننا چاہیے کہ حج اور عمرہ یا جدا جدا ہی کہ پہلے حج کا احرام کرے اور اوسکی شرطین بجا لائے اور جب
حج تمام ہو تو حرم سے باہر زمین حل پر جائے اور وہان سے عمرہ کا احرام کرے اور اوسکے اعمال بجا لائے اور امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ
تعالی کے نزدیک یہی افضل ہی یا قران کے طور پر کہ احرام کے وقت حج اور عمرہ دونون کی نیت کرلے اور لبیک بحج و عمرۃ معًا کہے
اور حج کے اعمال اور ارکان پر اکتفا کرے اسواسطے کہ عمرہ حج مین اسطرح داخل ہی جیسے غسل مین وضو اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی
کے نزدیک یہ صورت افضل ہی یا تمتع کے طور پر کہ موسم حج مین جب میقات پر پہونچے اور عمرہ کا احرام کرے اور مکہ مین آکر عمرہ کے اعمال سے
فارغ ہو اور احرام سے باہر ہو کو جو چیزین منع تھین اونسے بہرہ مند ہو تو یہ صورت ہی کہ مکہ کے اندر ہی ترویہ کے دن یعنی بقرعید کی
آٹھوین تاریخ حج کا احرام باندھے اور مکہ مین آکر حج سے فراغت کرے امام احمد حنبل رحمہ اللہ تعالی نے اس قسم کو اختیار کیا ہی اور اس
آیت مین حق تعالی فرماتا ہی کہ جو شخص متمتع ہو فَمَا اسْتَيْسَرَ پس اوس پر ہی جو کچھ میسر ہو گای یا بھیڑ یا اونٹ مِنَ الْهَدْيِ قربانی سے
اس نعمت کا شکرانہ کہ دو عبادتین اکٹھا کرنے کی اوسے توفیق ہوئی فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پس جو کوئی نہ پائے قربانی یعنی قربانی کرنے کی
جسے قدرت نہو فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ پس حکم روزہ رکھنے کا ہی تین دن برابر فِي الْحَجِّ یعنی حج کے دنون مین وَسَبْعَةٍ اور روزہ
رکھنا سات دن اِذَا رَجَعْتُمْ جب پھرو تم اپنے وطن کو تِلْكَ یہ دن یعنی تین اور سات دن عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ دس پورے ہین یہ قید تاکید کے
واسطے ہی اور اوسے تمام کرنے مین زیادہ اہتمام کرنے کے لیے ذٰلِكَ یہ حکم قربانی کا یا روزون کا یا تمتع اور قران کا لِمَنْ اوس شخص کے

واسطے ہی جو لَمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ نہو اہل اوسکا یعنی نہو مکہ کا رہنے والا حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مجاور مسجد حرام کا یعنی آفاقی ہو کیونکہ نہین
اسواسطے کہ آفاقی لوگ حج کے مہینون مین دونون عبادتون سے متمتع ہو سکتے ہین اور اہل حرم حج کے زمانہ کے سوا اور دنون مین عمرہ کا
احرام باندھ سکتے ہین پس وہ نہین قران اور تمتع نہین ہوتا یہ قول امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ہی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے
اور جو احکام حج کے باب مین صادر ہوئے اونکا لحاظ رکھو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جانو تم کہ اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؏
سخت عذاب والا ہی اوس شخص پر جو امر و نہی کی پابندی نکرے اَلْحَجُّ زمانہ حج کا اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ مہینے ہین مشہور و معروف
یعنی شوال ذیقعدہ اور ذی الحج کے نو دن اور دسوین شب صبح تک امام شافعی رحمۃ اللہ کے مذہب پر اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے
دسوان دن بھی شمار کیا ہی فَمَنْ فَرَضَ پس جو کوئی فرض کر لے فِيْهِنَّ الْحَجَّ ان مہینون مین حج لبیک کہنے اور قربانی
بھیجنے سے مذہب حنفی کے بموجب اور احرام کی نیت سے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول پر فَلَا رَفَثَ یہ نفی ہی نہی کے
معنی مین یعنی عورتون سے جماع اور اختلاط کرنے سے پرہیز کرے یا یہ معنی ہین کہ بیہودہ بات نہ کہے وَلَا فُسُوْقَ اور حد شرع سے
نہ گذرے اور ممنوعات شرعی کا مرتکب نہو وَلَا جِدَالَ اور چاہیے کہ خادمون اور رفیقون سے جنگ و جدال نکرے اور خصومت
نہ اختیار کرلے فِي الْحَجِّ حج کے دنون مین قریش بازار منا مین باہم مجادلہ کرتے تھے ہر ایک کہتا تھا کہ ہمارا ہی حج پورا ہوا تو یہ حکم نازل
ہوا کہ جدال نکرو وَمَا تَفْعَلُوْا اور جو کچھ کرتے ہو تم مِنْ خَيْرٍ نیکی سے يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہی اوسے اللہ وَتَزَوَّدُوْا
اور خرچ راہ لیا کرو قافلہ مین سے ایک قوم کے لوگ بے سواری اور خرچ راہ لیے حج کا قصد کرتے اور مکہ معظمہ مین احتیاج ظاہر کرکے قافلہ والون
سے کچھ کچھ مانگتے حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ راہ کا خرچ لایا کرو تاکہ لوگون کے دلون پر گران نہو جایا کرو فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى
پس بہترین زاد راہ پرہیز کرنا ہی طمع سے اور لوگون کو تشویش مین نہ ڈالنے اور لوگون سے سوال کرنے سے اور عارفون کے نزدیک اس آیت مین
زاد سفر آخرت لینے کا اشارہ ہی اور راہ آخرت مین بہترین زاد پرہیزگاری ہی امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ لوث گناہ سے جسم کو دور رکھنا
عوام کا تقویٰ ہی اور ما سوی اللہ کے مشاہدے سے بدل اجتناب اور پرہیز کرنا خواص کا تقویٰ ہی اور حقیقت امر یہ ہی کہ توشہ کے بغیر راہ عشق
بسر ہو نہین سکتی اور جب تک شوق کا توشہ نہو محبت کا مرحلہ طی نہین ہو سکتا بیت زاد راہ عاشقان درد ست و روی زرد و آہ * راہ
زین گونہ است بسم اللہ کہ دارد عزم راہ * وَاتَّقُوْنِ اور ڈرو تم مجھ سے يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ اے عقلمند لَيْسَ عَلَيْكُمْ نہین ہی تم پر
جُنَاحٌ کچھ گناہ اَنْ تَبْتَغُوْا اس بات مین کہ طلب کرو تم موسم حج مین فَضْلًا روزی مِّنْ رَّبِّكُمْ رب اپنے سے بذریعہ
تجارت تاجر لوگ حج کو آتے اونہین عرب کے کچھ لوگ کہتے داج لا حاج یعنی اس آنے والے کو کچھ حاصل نہین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ
سودا اور معاملہ فیض حج سے اونہین بے نصیب نہین کرتا بشرطیکہ مقصد اصلی اور مقصود کلی حج ہو فَاِذَآ اَفَضْتُمْ پھر جب پھرو تم مِّنْ عَرَفٰتٍ
اوس مقام سے جسکو عرفات کہتے ہین اس سبب سے کہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام وہان پر ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوئے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ تو یاد کرو
خدا کو لا الٰہ الا اللہ اور لبیک کہکر عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ نزدیک مشعر حرام کے اور وہ ایک مقام معین ہی عرفات اور منا کے درمیان اوسے
مزدلفہ کہتے ہین وَاذْكُرُوْهُ اور یاد کرو تم اوسے اس مقام پر اچھی طرح كَمَا هَدٰىكُمْ جیسے کہ اوسنے ہدایت کی تمہین ساتھ مناسک حج کے

وَاِنْ كُنْتُمْ اور تحقیق کہ تھے تم مِّنْ قَبْلِهٖ پہلے ہدایت حق سے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہادی مطلق ہین اونکی بعثت کے قبل
لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ گمراہون مین سے ثُمَّ اَفِيْضُوْا پس پھرو تم یہ خطاب قریش کی طرف ہے اور اونکے خلفا کی جانب سبب یہ ہے عرفات پر ٹھہرتے
اور وہ لوگ مزدلفہ مین ٹھہرتے تھے اور اس سبب سے خلق پر اپنی رفعت اور بلندی اور بڑائی کرتے تھے اور ٹھہرنے کے مقام پر سب کی برابری
ننگ اور عار جانتے تھے اور پھرتے وقت بھی دوسری راہ سے پھرتے تھے حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ پھرو تم مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
اوس جگہ سے کہ پھرتے ہین سب لوگ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور مغفرت چاہو خدا سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے
اون لوگون کے پچھلے گناہ جو مغفرت چاہنے والے ہین رَّحِيْمٌ مہربان ہے اوس پر جو حج کرے فَاِذَا قَضَيْتُمْ اور جب حج کر چلے تم
اور بجا لا چکے تم مَّنَاسِكَكُمْ اپنے حج کے کام اور اوسکے لوازم فَاذْكُرُوا اللّٰهَ تو یاد کرو تم اللہ کو اور حمد کرو اوسکی كَذِكْرِكُمْ
مثل یاد کرنے اپنے کے اٰبَآءَكُمْ باپون اپنے کو جاہلیت کی رسم یہ تھی کہ عرب کے اشراف مناسک حج سے فراغت کر کے حرم کے سامنے یا مسجد منا
اور جبل الرحمۃ کے مابین کھڑے ہوتے اور اپنے آبا و اجداد کے حسب و نسب کی رفعت اور شہرت پر باہم فخر کرتے حکم ہوا کہ جسطرح اپنے باپ دادا کو
یاد کرتے ہو اوسطرح خدا کو یاد کرو اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا بلکہ اوس سے بہت زیادہ اور بڑھکر اسواسطے کہ اوسنے تمھارے باپ دادا کو ان مراتب
اور مناقب کے ساتھ خصوصیت بخشی تھی فَمِنَ النَّاسِ پس لوگون مین سے مَنْ يَّقُوْلُ وہ شخص ہے جو کہتا ہے رَبَّنَآ اے رب ہمارے
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا دے ہمین دنیا مین فلانی چیز اور فلانی چیز یعنی دنیا کی چیز ہی مانگتے ہین وَمَا لَهٗ اور نہین دنیا چاہنے والے کو فِي الْاٰخِرَةِ
آخرت مین مِنْ خَلَاقٍ کچھ نصیب اور حصہ اگر مانگنے والا کافر ہے تو اوس جہان کی نعمت سے بے نصیب پڑا ہے اور اگر مومن ہے تو اور
مومنون کی طرح اوسکا حصہ نہین وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اور لوگون مین کوئی ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا اے رب ہمارے عطا کر ہمین
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اس دنیا مین بھلائی یعنی طاعت کی توفیق وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً اور اوس جہان مین بھلائی یعنی جنت اور
بعض مفسرون نے کہا ہے کہ اس جہان کی بھلائی قناعت ہے اور اوس جہان کی بھلائی شفاعت ہے وَّقِنَا اور بچا ہمین عَذَابَ النَّارِ
آتش دوزخ کے عذاب سے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ اس جہان کی بھلائی تو نیک عورت ہے اور اوس جہان کی بھلائی حور پسندیدہ ہے
اور عذاب النار وہ جورو ہے جو ناشائستہ بدخو سخت گو ہو مثنوی زن بد در سرای مرد نکو ٭ ہم درین عالم ست دوزخ او ٭ زینہار از قرین زنہار
وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار ٭ اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتے ہین لَهُمْ نَصِيْبٌ واسطے اونکے حصہ ہے مِّمَّا كَسَبُوْا
اوس چیز سے جو اونھون نے عمل کیا یعنی درخواست کی وَاللّٰهُ اور خدا سَرِيْعُ الْحِسَابِ جلد حساب کرنے والا ہے لحظہ بھر مین سب مخلوق کا
حساب کریگا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اور یاد کرو خدا کو یعنی تکبیر کہو فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ بیچ دنون گنے ہوے کے کہ وہ ایام تشریق مین اور وہ
تین دن ہوتے ہین عید اضحیٰ کے بعد اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرفہ کی نماز فجر سے عید اضحیٰ کی عصر تک اور صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے
نزدیک آخر ایام تشریق کی عصر تک تیئیس نمازون کے بعد تکبیر کہنا چاہیے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ مین صاحبین کے موافق ہین فَمَنْ
تَعَجَّلَ پس جو کوئی جلدی کرے اور منا سے چلا جاوے فِيْ يَوْمَيْنِ ان دونون مین یعنی ذی الحجہ کی گیارھوین بارھوین تاریخ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ تو اوسپر کچھ
گناہ نہین تھا زمانہ جاہلیت مین بعضے عرب جلدی کرنے والے کو گناہگار کہتے تھے اور بعضے دیر کرنے والے کو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جلدی کرنے مین اختیار ہے

اور کچھ گناہ نہیں وَمَنْ تَاَخَّرَ اور جو شخص دیر کرے اور تین اتین منا مین رہے فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ تو اوسپر بھی کچھ جرم نہیں اور سختی اور
وبال مطلق نہو گا لِمَنِ اتَّقٰی اوس شخص پر جو پرہیز کرے اور حج کرنے کے بعد مرتے دم تک متقی اور پرہیزگار رہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو
خدا سے بقیہ عمر بھر وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اور جانو کہ تم اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ اللہ تعالیٰ کی طرف حشر کیے جاؤگے اور اپنی جزا کو پہونچوگے
وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے وہ ہی مَنْ یُّعْجِبُكَ جو کہ خوش آتی ہی اور خوش کرتی ہی تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قَوْلُهٗ بات اوسکی وہ اخنس ثقفی تھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور وہ شیرین سخن اور خوبصورت
آدمی تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسکے چہرہ کی تازگی اور گفتگو کی شیرینی خوش آئی اوسکی باتون کا مضمون یہ تھا کہ مین اسواسطے حاضر
ہوا ہون کہ بیعت اسلام کا حلقہ ارادت دل سے کان مین پہنون اور سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا غاشیہ خوشی سے کاندھے پر رکھون
اوسنے یہ باتین قسمین کھا کر خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہین اور جب پھرا اور مدینہ کی آبادی سے نکل گیا تو ایک قوم کی کھیتی کو آگ سے جلا دیا اور مسلمانون کے
جانورون کو تلوار سے ہلاک کر ڈالا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لوگون مین سے کوئی ایسا ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھین وہ بات
خوش کر دیتی ہی جو وہ کہتا ہی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگانی دنیا کی مصلحتون مین وَیُشْهِدُ اللّٰهَ اور گواہ کرتا ہی خدا کو عَلٰی مَا
فِیْ قَلْبِهٖ اوپر اوس چیز کے جو اوسکے دل مین ہی یعنی کہتا ہی کہ میرا دل اور میری زبان ایک ہی ہی وَهُوَ حال آنکہ وہ اَلَدُّ الْخِصَامِ
بڑا جھگڑالو دشمن ہی وَاِذَا تَوَلّٰی اور جب پھرتا ہی تمھارے حضور سے سَعٰی جاتا ہی اور جلدی کرتا ہی فِی الْاَرْضِ بیچ زمین مدینہ کے
لِیُفْسِدَ فِیْهَا تاکہ فساد اور تباہی ڈالے اوسمین وَیُهْلِكَ الْحَرْثَ اور نیست و نابود کر دے کھیتیون کو جلا کر وَالنَّسْلَ
اور ہلاک کر ڈالے چارپایون کو وَاللّٰهُ اور خدا لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ○ نہیں پسند کرتا معصیت اور تباہکاری کو وَاِذَا قِیْلَ لَهُ
اور جب کہین اس منافق کو کہ اتَّقِ اللّٰهَ ڈر خدا سے اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ پکڑتی ہی اوسے جاہلیت کی حمیت بِالْاِثْمِ ساتھ ارتکاب
گناہ کے فَحَسْبُهٗ پس بس ہی اوسے جَهَنَّمُ دوزخ جہنم اوس آگ کا نام ہی جس سے دوزخیون کو عذاب کرینگے یا بڑا گہرا کوان دوزخ مین ہی
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ اور برا بچھونا ہی آگ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے ہی مَنْ یَّشْرِیْ وہ شخص جو بیچتا ہی نَفْسَهُ جان
اپنی یعنی اپنی جان خرچ کرتا ہی ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واسطے چاہنے خوشی خدا کے اور وہ زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود رضی اللہ
عنہما تھے کہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو جاتے تھے اور خبیب رضی اللہ عنہ کہ جنگ رجیع مین گرفتار ہو کر مکیون کے ہاتھ لگ گئے اور مکیون نے
اونھین سولی پر کھینچا تھا یہ دونون شخص خبیب کو سولی پر سے لیکر مدینہ منورہ کو چلے ستر سوار قریش نے انکا پیچھا کر کے لڑائی شروع کی انھون نے
خبیب کو گھوڑے پر سے لیکر زمین پر رکھا زمین اونھین نگل گئی اور بلیع الارض اونکا لقب ہوا اور اون دونون جوانمردون نے ستر آدمیون
سے لڑنے کا داعیہ کیا ستر کافرون نے اون دو جوانمرد مسلمانون کی لڑائی مین اپنا بچاؤ نہ دیکھا پھر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ صہیب رومی
رضی اللہ عنہ کی شان مین یہ آیت ہی کہ جو کچھ رکھتے تھے مکہ مین کافرون کو دے ڈالا اور مدینہ کو ہجرت کرنے کی اجازت لی خدا کی رضامندی اور رسول کی
خوشنودی کو مال کے عوض مول لیا فرد بہ زر وصلش ار ہمی توانی بخر کہ وصلش عزیز ست و زر ہیچ نیست اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ
عنہ کی شان مین ہی کہ غار کی شب کو حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچھونے پر لیٹ رہے اور اپنی جان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا کر دی وقی اللہ

رَءُوْفٌ اور اللہ مہربان ہی بِالْعِبَادِ ۝ ساتھ بندون اپنے کے جو اوسکی رضامندی کی خواہش مین اپنی جان فدا کرتے ہین یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ظاہر مین ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ داخل ہو بیچ اسلام کے کَآفَّۃً سب ایک ہی بار
یا مسلمانون سے فرماتا ہی کہ اسلام پر ثابت رہو اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ ابن سلام اور اوسکے دوست احکام اسلام قبول کرنے کے
بعد توریت کے احکام کو بھی نگاہ رکھتے اور اتوار کی تعظیم کرکے گوشت اور اونٹنی کا دودھ نوش نکرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یکبارگی اسلام مین
داخل ہو جاؤ وَلَا تَتَّبِعُوْا اور نہ پیروی کرو خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ قدمون شیطان کی یعنی شیطان کے وسوسون سے احکام منسوخہ
قائم نرہوا اِنَّہٗ لَکُمْ تحقیق کہ شیطان واسطے تمہارے عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ دشمن ہی ظاہر کہ اپنے وسوسون سے تمہارے دل کو ڈانواڈول
کردیتا ہی فَاِنْ زَلَلْتُمْ پھر اگر ڈگجاؤ تم شرع کے ٹھہرے اور دین اور قرآن کے احکام سے مِّنْۢ بَعْدِ مَا بعد اوسکے کہ جَآءَتْکُمُ الْبَیِّنٰتُ آئے تمہارے
پاس احکام حلال اور حرام کے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ پس جان لو تم یہ کہ خدا عَزِیْزٌ غالب ہی اور مخالفان دین کو سخت سزا دینے
قادر ہی حَکِیْمٌ ۝ مضبوط اور محکم کام کرنے والا ہی بدلا نہین لیتا ہی مگر حق اور واجبی هَلْ یَنْظُرُوْنَ کیا راہ دیکھتے ہین یعنی انہین دیکھتے ہین وہ لوگ
جو دائرہ اسلام مین پورے داخل نہین ہوتے اِلَّآ اَنْ مگر اس بات کی کہ یَّاْتِیَھُمُ اللّٰہُ آوے اونکے پاس اللہ یعنی اوسکا عذاب
فِیْ ظُلَلٍ بیچ سائبانون کے مِّنَ الْغَمَامِ ابر سفید باریک سے جیسا کہ شعیب علیہ السلام کی قوم پر یَوْمُ الظُّلَّۃِ مین آیا تھا
وَالْمَلٰٓئِکَۃُ اور آوین فرشتے جو عذاب پر مامور ہین وَقُضِیَ الْاَمْرُ ط اور تمام کیا جائے کام یعنی ہر ایک کو سزا ملجائے وَاِلَی اللّٰہِ
اور طرف خدا کے یعنی اوسکی جزا کی طرف تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ پھیرے جاتے ہین کام یا یہ کہ بادشاہ اور حاکم لوگ آج رعایا پر جو حکم
کررہے ہین قیامت کے دن یہ سب باطل اور زائل ہوجائینگے اور اوسدن خدا کے سوا اور کسی کا حکم نہوگا جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہی کہ
وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ سَلْ سوال کر یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی یا جو کوئی خطاب کی صلاحیت اور لیاقت رکھے
اوس سے فرماتا ہی کہ سوال کر بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مدینے کے یہود سے یا بنی اسرائیل کے مسلمانون سے کہ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ کتنی دی ہین ہمنے
اونکے باپ دادا کو مِّنْ اٰیَۃٍۢ بَیِّنَۃٍ ط نشانیان ظاہر اور پیغام نیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین یا کھلے ہوے معجزات جیسے عصا
اور ید بیضا اور من و سلوی اور مثل اسکے وَمَنْ یُّبَدِّلْ اور جو کوئی بدل ڈالے یہود مین سے اور پھیر دے نِعْمَۃَ اللّٰہِ نعمت الٰہی کو کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہی مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْہُ بعد اسکے کہ آئی ہو اوسکے پاس توریت مین فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق کہ اللہ
شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ سخت عذاب والا ہی اوسکے ساتھ دنیا مین قتل اور قید اور جلاء وطن کرکے اور آخرت مین بے انتہا عذاب کرکے
زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوا زینت دی گئی واسطے ناشکرون اور حق چھپانے والون کے الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا زندگی دنیا کی کہ اوسپر فریفتہ ہوجاتے ہین اور
مغرور ہوتے ہین وَیَسْخَرُوْنَ اور ٹھٹھا کرتے ہین اور حسرت اور افسوس کرتے ہین مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ اون لوگون سے جو ایمان لاتے ہین قریش کے
امیر لوگ غریب صحابہ جیسے حضرت بلال اور عمار وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ہنستے اور کہتے تھے کہ محمد کو دیکھو کہتا ہی کہ ان فقیرون کے ذریعے سے جہان کا کام
راست و درست کرتا ہون اور شرفاء عرب کی عظمت کی جڑ اور اونکے رسوم اور عادات کی بنیاد اوکھاڑتا ہون اگر اوسکا کام حق ہوتا تو چاہیے تھا کہ عرب کے
سردار اور قبیلون کے سرگروہ اوسکے تابع ہوتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور جن لوگون نے پرہیزگاری کی یعنی غریب اور فقیر لوگ

فَوْقَهُمْ اوپر اونکے ہین یعنی ان افسوس کرنے والون سے بالاتر ہین يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے یعنی قیامت کے دن مسلمان لوگ جنت مین اونچے سے اونچے درجون پر ہونگے اور کافر لوگ نیچے سے نیچے گڑھے اور قید خانے مین قید ہونگے وَاللّٰهُ يَرْزُقُ اور اللہ رزق دیتا ہے مَنْ يَّشَاۗءُ جسے چاہتا ہے بِغَيْرِ حِسَابٍ بے حساب كَانَ النَّاسُ تھے لوگ یعنی آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد اُمَّةً وَّاحِدَةً امت ایک ایک ہی ملت پر بعد اوسکے مختلف ہو گئی فَبَعَثَ اللّٰهُ پھر بھیجا اللہ نے النَّبِيّٖنَ پیغمبرون کو یعنی شیث اور ادریس علیہما السلام وغیرہ کو مُبَشِّرِيْنَ خوشخبری دینے والے اہل طاعت کو ساتھ ثواب کے وَمُنْذِرِيْنَ اور ڈرانے والے اہل معصیت کو ساتھ عذاب کے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ جب نوح علیہ السلام رسول ہوئے تو تمام عالم ملت کفر پر تھا اور ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کے وقت بھی یہی حال تھا حق تعالیٰ نے پیغمبرون کو بھیجا وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ اور اوتارین ساتھ اونکے کتابین کہ اونکی شریعتون کے احکام اونمین بیان کیے بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور درستی کے لِيَحْكُمَ تا کہ حکم کرے ہر ایک پیغمبر بَيْنَ النَّاسِ درمیان لوگون کے فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ بیچ اوس چیز کے جسمین اختلاف کیا وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اور نہین اختلاف کیا بیچ حق کے یا بیچ کتاب کے یا امر دین مین اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مگر اون لوگون نے کہ کتابین جنھین دی تھین یہود و نصاریٰ مین سے کہ وہ تبدیل اور تحریف کرتے تھے مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمْ بعد اسکے کہ آئے اونکے پاس الْبَيِّنٰتُ معجزے ظاہر اور دلیلین صاف اور اونکا خلاف دینداری کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ حسد کی جہت سے جو اونمین ہے یا ظلم اور ستمگاری کی وجہ سے فَهَدَى اللّٰهُ پس ہدایت کی خدا نے الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کو جو ایمان لائے لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ واسطے اوس چیز کے کہ اختلاف کیا جسمین مِنَ الْحَقِّ حق سے یہ مختلف فیہ کا بیان ہے یعنی حق سبحانہ تعالیٰ نے مسلمانون کو حق مختلف فیہ کی ہدایت فرمائی بِاِذْنِهٖ ساتھ علم اور آزادی اور حکم اپنے کے قبلہ کے باب مین یہ اختلاف تھا بعضے تو مشرق کی طرف منہ کرتے تھے اور بعضے مغرب کی جانب خدا نے کعبہ کی طرف مسلمانون کو ہدایت فرمائی کہ وہ وسط ہے یا اس بات مین مخالفت کی کہ ہفتہ بھر مین کونسا دن افضل ہے یہود نے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ نے اتوار کا روز اختیار کیا حق تعالیٰ نے اس امت کو جمعہ کی ہدایت فرمائی کہ سب دنون سے افضل ہے وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اور خدا ہدایت کرتا ہے مَنْ يَّشَاۗءُ جسے چاہتا ہے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ راست کے کہ وہ انبیا اور اولیا کی راہ ہے اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم اے مہاجرو کہ خانمان چھوڑے ہوے ہو اور فاقہ کی کلفت اور سفر کی مصیبت مین گرفتار ہو اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ یہ کہ داخل ہوگے بہشت مین وَلَمَّا يَاْتِكُمْ اور نہین آئی تمکو مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مانند اون لوگون کے یعنی اون لوگون کی ایسی محنت اور حالت جو گذر گئے ہین مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے یعنی پیغمبر اور صدیق اور اونکے متبع آیت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ مفت ہی مین بہشت کو چلے جاؤگے حالانکہ جو تکلیف تمسے پہلے خدا کے دوستون نے کھینچی ہے وہ ابھی تمکو نہین پہنچی مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ پہونچی اونمین سختی اور ناکامی اور فقیری وَالضَّرَّاۗءُ اور بیماری اور شکستہ حالی اور بھوک لکھا ہے کہ مکہ اور طائف کے درمیان لوگون نے ستر پیغمبر پائے کہ وہ پیغمبر بھوک کے مارے مرگئے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ بلاؤن مین جو بہت سخت بلا ہے وہ متوجہ انبیا ہے اور نکتہ مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِّثْلَ مَا اُوْذِيْتُ اس قول کی تائید کرتا ہے مثنوی ان بلاہا کانبیا بر داشتند * سر بچرخ چارمی افراشتند * ہر کہ در راہ محبت بیشتر * بیر دل او بار محنت بیشتر * پس انبیا علیہم السلام اور مسلمانون نے تکلیف اور محنت مین عمر گزاری وَزُلْزِلُوْا اور جگہ سے ہلا دیے گئے اون

بلاؤن کی کثرت کی وجہ سے جو اونھین پہونچین حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ یہانتک کہ کہا پیغمبر اونکے نے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور کہا اون لوگون نے جو ایمان لائے تھے ساتھ اوس پیغمبر کے یعنی پیغمبر کے ساتھ متفق ہو کر کہا کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے ساتھ اور ہماری فتح دشمنون پر مسلمان فتح اور نصرت کی جلدی کرتے تھے یہ نہین کہ شک کی راہ سے اونھون نے یہ کہا حق تعالیٰ نے اونکے رسول کو پیغام دیا کہ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ جان لو تم کہ مدد اللہ کی مومنون کو قَرِیْبٌ ۝ قریب ہی یَسْــَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجسے ای محمد کہ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ کیا چیز خرچ کرین ایک مرد بزرگ مالدار عمرو بن جموح نام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مین اسقدر مال رکھتا ہون کیا خرچ کرون حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ اَنْفَقْتُمْ جو کچھ تم نفقہ دیا چاہتے ہو اور خرچ کیا چاہتے ہو مِّنْ خَیْرٍ مال سے فَلِلْوَالِدَیْنِ پس واسطے ماں باپ کے اولیٰ تر ہی سوال تو وجہ خرچ سے تھا کہ ہم کیا خرچ کرین اور جواب بیان مصرف مین آیا کہ ماں باپ پر خرچ کرو اسواسطے کہ مصرف کا بڑا اہتمام ہی اسلیے کہ نفقہ اوسی وقت معتد بہ ہوگا جب اپنے محل پر خرچ ہو اور سب مصارف سے ماں باپ کا نفقہ ضرورتر ہی وَالْاَقْرَبِیْنَ اور قرابت والون کے جو وارث ہوتے ہین اسواسطے کہ یہ صلۂ رحم ہی وَالْیَتٰمٰی اور یتیم بچون کے کہ اپنا خرچ پیدا کرنے کی قدرت نہین رکھتے وَالْمَسٰكِیْنِ اور فقیرون کے کہ اپنی معاش کی تدبیر نہین جانتے وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ اور مسافرون اور مہمانون کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ اور جو کچھ کروگے تم بھلائی کسیکے ساتھ ہو فَاِنَّ اللّٰهَ پس بیشک اللہ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝ ساتھ اوسکے جاننے والا ہی اور اوسکا بدلا دیگا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ فرض ہوا تمپر لڑنا دین کے دشمنون سے اور محققون کے نزدیک نفس اور شیطان سے یہ قتال ہی اسواسطے کہ بڑے دشمن یہی ہین اور اس قتال کو تم نہایت مکروہ برا جانتے ہو اسواسطے کہ نفس کو اچھا کھانا اور خوب سونا اور عمدہ لباس پہننا اچھا معلوم ہوتا ہی اور نہین چاہتا ہی کہ ان باتون مین بندگی کی طرف متوجہ ہو اور اپنے کو خدا کے بندون مین سے ایک بندہ جانے پس اپنے نفس کے خلاف کرنا تمکو مکروہ اور برا معلوم ہوتا ہی حالانکہ نفس کے خلاف کرنا سو برس عبادت کرنے سے تمہارے واسطے بہتر ہی وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ اور وہ قتال مکروہ اور برا معلوم ہوتا ہی تمہاری طبیعت کو اور تمہارے نفس پر شاق اور ناگوار ہی اور یہ کراہت حکم خدا کے سبب سے نہین ہی بلکہ آدمی کی طبیعت کا مقتضا یہی کہ اپنا تلف ہونے اور اپنی جان ہلاک ہونے سے کراہت رکھتا ہی اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرمۃ مال المسلمین کحرمۃ دمہ وَعَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــًٔا اور شاید کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز کو اپنی طبیعت کی نفرت کے سبب سے وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ حالانکہ وہ چیز بہتر ہو واسطے تمہارے جیسے دین کے دشمنون سے لڑنا اسے تم مکروہ اور برا جانتے ہو اور تمہاری بھلائی اسی مین ہی دنیا کے واسطے بھی فتح اور لوٹ اور دشمنون کو مغلوب کرنے اور دین کی عزت بڑھانے کے سبب سے اور آخرت کے لیے بھی شہادت کا رتبہ اور ہمیشہ کے واسطے نعمتین اور علیین کے درجے پانے کی وجہ سے وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا اور شاید کہ دوست رکھو تم شَیْــًٔا ایک چیز کو طبیعت کی کسل اور کاہلی کی وجہ سے کہ وہ جہاد سے منھ پھیرنا ہی وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ اور وہ برائی ہو تمہارے واسطے دنیا مین بھی ذلت سہنے اور دشمنون کے غلبے کے سبب سے اور آخرت مین بھی ثواب جہاد سے محرومی اور درجہ شہادت سے دوری کے سبب سے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مصلحت تمہاری وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور تم اوس مصلحت کو نہین جانتے ہو یَسْــَٔلُوْنَكَ سوال کرتے ہین تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ مہینے حرمت والے سے قِتَالٍ فِیْهِ ؕ یعنی قتال سے بیچ اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے

دوسرے برس عبداللہ بن جحش کو صحابہ کے گروہ کے ساتھ بطن نخلہ کی طرف بھیجا اونھین اور کفار قریش کے لشکر مین جو طائف کی طرف سے آتا تھا مقابلہ
واقع ہوا اور عمرو حضرمی کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور مغرب کی نماز کے وقت رجب کا چاند مسلمانون کو دکھائی دیا نہ معلوم ہوا کہ اوس دن جمادی الاخری
کی تیسوین تاریخ تھی یا رجب کی پہلی یہ خبر پھیلنے کے بعد کافرون نے مسلمانون پر طعن شروع کی کہ محمدؐ نے ماہ حرام کو حلال کر دیا اور رجب کے مہینے مین
اپنے تابعین کو خون بہانے اور فتنہ و فساد اوٹھانے کا حکم کیا مسلمانون نے ماہ حرام مین قتال کرنے کا حکم پوچھا جواب آیا کہ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ
کہدے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لڑائی بیچ ماہ حرام کے كَبِيرٌ بڑا کام ہے ابھی اوس وقت تک ماہ حرام مین قتال حرام تھا اور اوسکی حرمت آیت
سیف سے منسوخ ہوئی اور اگرچہ یہ قتال بڑا کام تھا مگر کافر جو کچھ کرتے تھے بے راہی سے تھا وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ اور باز رکھنا مسلمانون کو راہ خدا یعنی
ایمان سے وَكُفْرٌ بِهِ اور کفر کرنا ساتھ اوسکے وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور کفر ساتھ مسجد حرام کے یا لوگون کو اوسکے طواف اور اوسمین نماز پڑھنے سے
منع کرنا وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ اور نکال دینا اہل مسجد کو یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو مِنْهُ مسجد حرام سے بلکہ
مکہ سے جسمین مسجد واقع ہے أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ بہت بڑا گناہ ہے نزدیک اللہ کے رجب مین قتال کرنے سے اور اوسکی سزا اور عقوبت بہت زیادہ ہے
وَالْفِتْنَةُ اور شرک خدا کے ساتھ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ بہت بڑا گناہ ہے قتل حضرمی سے وَلَا يَزَالُونَ اور ہمیشہ ہونگے مشرک لوگ
کہ تعصب اور عناد سے يُقَاتِلُونَكُمْ تمہارے ساتھ اے مسلمانو لڑائی کرینگے حَتَّى يَرُدُّوكُمْ یہانتک کہ پھیر دین تمکو عَنْ دِينِكُمْ
دین تمہارے سے کہ اسلام ہے إِنِ اسْتَطَاعُوا اگر کر سکین اور قدرت پائین وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ اور جو کوئی پھر جائے تم مین سے
عَنْ دِينِهِ دین اپنے سے اور مرتد ہو جائے فَيَمُتْ پس مرے وَهُوَ كَافِرٌ اور حالانکہ وہ کافر ہو یعنی مرتے دم تک مرتد رہا ہو
فَأُولَٰئِكَ پس وہ گروہ مرتد حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ باطل ہو جاینگے عمل اونکے فِي الدُّنْيَا اس جہان مین اسواسطے کہ انھین امان رہیگی
اور مال اور زوجہ اور میراث کا استحقاق اونسے جاتا رہیگا وَالْآخِرَةِ اور اس جہان مین اسلیے کہ ثواب کے مستحق نہ رہینگے وَأُولَٰئِكَ
اور وہ گروہ أَصْحَابُ النَّارِ رہنے والے دوزخ کے ہین هُمْ فِيهَا وہ اُس آگ مین خَالِدُونَ ○ ہمیشہ رہنے والے ہین
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے خدا اور اسکے رسول کا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا اور جن لوگون نے کہ ہجرت کی اور اپنے وطن چھوڑے
وَجَاهَدُوا اور جہاد کیا فِي سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا مین یعنی عبداللہ بن جحش اور اوسکے یار أُولَٰئِكَ وہ گروہ يَرْجُونَ
امید رکھتے ہین رَحْمَتَ اللَّهِ رحمت الٰہی کی وَاللَّهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا مومنون اور مجاہدون کا ہے رَحِيمٌ ○ مہربان ہے اونپر يَسْأَلُونَكَ
سوال کرتے ہین تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ شراب پینے اور جوا کھیلنے سے بڑے بڑے صحابہ کے ایک گروہ
جیسے حضرت عمر بن الخطاب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شراب جو
عقل زائل کرنے والی چیز اور جوا جو مال ضائع کرنے والا کام ہے اوسمین آپ ہمین کچھ حکم فرمایئے اوس زمانے تک شراب حلال تھی حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ قُلْ فِيهِمَا کہدو تم اے محمدؐ کہ ان دونون مین إِثْمٌ كَبِيرٌ گناہ بڑا ہے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور منفعتین ہین واسطے لوگون کے
اور شراب کے منافع یا بدنی ہونگے جیسے حرارت غریزی کو بھڑکانا اور کھانا ہضم کرنا یا خلقی ہونگے جیسے متکبرون کی فروتنی اور بخیلون کی
سخاوت اور بزدلون کی جرأت یا مالی ہونگے جیسے اوسکی تجارت مین بہت فائدہ ہونا اور جوئے کا فائدہ فقیرون کو وسعت اور فراغت

دینا تھا اسواسطے کہ زمانہ جاہلیت کی یہ رسم تھی کہ جوئے کا مال محتاجون کو تقسیم کر دیتے تھے اور حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ بڑا گناہ اونمین مشغول رہنے مین ہی اور لوگون کے واسطے منفعتین اونکے ترک مین ہین وَاِثْمُهُمَآ اور گناہ شراب اور جوئے کا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا بہت بڑا ہی نفع اونکے سے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۵ کیا چیز خرچ کرین عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نے پہلی بار سوال کیا تو مصارف کی تعیین مین جواب نازل ہوا دوبارہ اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو مین نے جان لیا کہ صدقہ کسے دینا چاہیے مگر یہ مین نہین جانتا کہ کیا چیز دون پھر جواب آیا کہ قُلِ الْعَفْوَ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بچے اپنے اور اپنے عیال کے خرچ سے بعض علما کے نزدیک آیت زکوۃ سے اس آیت کا حکم منسوخ ہی كَذٰلِكَ جسطرح نفقہ دینے کے احکام بیان کیے اسیطرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی اور ظاہر فرماتا ہی اللہ لَكُمُ الْاٰيٰتِ واسطے تمھارے نشانیان اپنی مہربانی کی لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۵ شاید تم فکر کرو فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط دنیا اور آخرت کے کامون مین یعنی دنیا سے محبت نرکھو اور آخرت کو کیسطرح ہاتھ سے نہ دو سلمی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ دنیا اور آخرت مین فکر کرنے سے یہ مراد ہی کہ آدمی جان لے کہ یہ دونون راہ کاٹنے والے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اَلدُّنْيَا حَرَامٌ عَلٰى اَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰخِرَةُ حَرَامٌ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَهُمَا حَرَامَانِ عَلٰى اَهْلِ اللّٰهِ بیت دنیا و عقبی حجاب عاشق ست ❊ میل الشان کی ز عاشق لائق ست وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور سوال کرتے ہین تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْيَتٰمٰى ط یتیمون سے نباہ کرنے کی کیفیت یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہی کہ آیت لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ کے سبب سے یتیم کا مال کھا جانے کی تہدید نازل ہوئی تو جو لوگ یتیمون کا مال اپنے پاس رکھتے تھے اور معاملات مین فکر کرتے تھے اپنے بری الذمہ ہونے کو اونھون نے چاہا کہ یتیمون کے امور ضروری انجام دینے سے کنارہ کش ہو جائین اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین کیفیت واقعی عرض کی پس حق تعالی نے جواب نازل فرمایا کہ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ کہدو اے محمد یتیمون کے حال کی اصلاح اور اونکے مال کی حفاظت کرنا خَيْرٌ ط بہتر ہی اونسے پرہیز اور کنارہ کرنے کی بہ نسبت لکھا ہی کہ ایک گروہ نے یتیمون کا کھانا جدا مقرر کر دیا اور اونکے بچھونے پر بیٹھنے سے پرہیز اختیار کیا اور کسی طرح اونسے ملنے کی راہ نہ نکالتے تھے تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ اور اگر ملو جلوگے تم اونکو اور اپنے کھانے کو اونکے کھانے مین ملاؤگے فَاِخْوَانُكُمْ ط پس وہ بھائی تمھارے ہین دین مین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ اور خدا جانتا ہی اونکا مال تباہ کرنے والے کو مِنَ الْمُصْلِحِ ط اونکا کام بنانے والے سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ لَاَعْنَتَكُمْ ط البتہ رنج مین ڈالتا تمکو اور کام تمپر تنگ پکڑتا اسطرح پر کہ یتیمون سے میل جول حرام کر دیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ تحقیق کہ اللہ غالب ط اور رنج مین ڈالنے اور تنگ گیری پر قادر ہی حَكِيْمٌ ۵ جاننے والا ہی جو اوسکے جو اوسنے کیا تنگ گیری چھوڑنے سے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ اور نہ نکاح مین لاؤ تم مشرکہ عورتون کو حَتّٰى يُؤْمِنَّ ط یہانتک کہ ایمان لائین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرثد غنوی کو کہ بہادر آدمی تھا مکہ معظمہ مین بھیجا کہ مسلمان لوگ جو وہان رہگئے تھے کافرون سے پوشیدہ اونھین نکال لائے مرثد جب مکہ معظمہ مین پہونچے تو ایک مشرکہ عورت کہ اوسکا نام عناق تھا اور نہایت حسینہ اور جمیلہ تھی اور زمانہ جاہلیت مین یہ دونون باہم کچھ بھید رکھتے تھے مرثد کے پاس آئی اور قدیم

محبت کو تازہ کرنا چاہا مرثد نے انکار کیا اور کہا کہ اب میرا اسلام مجھین اور تجھین حائل ہوگیا اور زنا کی وجہ سے مواصلت محال ہے عناق مذکورہ نے کہا کہ پھر مجھے نکاح ہی مین داخل کر مرثد نے کہا کہ یہ بات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت پر موقوف ہے پس مرثد جبکہ مدینے پھر آئے تو یہ کیفیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین عرض کی حکم آلہی نازل ہوا کہ مشرکہ عورتین جب تک ایمان نہ لائین اونھین نکاح مین نہ لاؤ اور راویون مین عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی لونڈی کو بدمزاجی کی وجہ سے طمانچہ مارا تھا وہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت مین دادخواہ حاضر ہوئی حضرت نے مہربانی اور محبت کے طور پر عبد اللہ سے اوس لونڈی کا حال دریافت فرمایا عبد اللہ نے عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہے روزہ رکھتی ہے خدا اور رسول کو دوست رکھتی ہے مگر لڑاکا ہے اور میرا حکم نہین مانتی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومنہ ہوئی اوسکے ساتھ بھلائی کر عبد اللہ نے اوسکو آزاد کردیا اور نکاح کرلیا کچھ لوگون نے طعن کرنا شروع کی کہ عبد اللہ بن رواحہ نے اپنی کالی لونڈی کے ساتھ نکاح کرلیا حالانکہ فلانی عورت مشرکہ جو مال اور جمال دونون رکھتی تھی لوگ اوسے دیتے تھے یہ آیت نازل ہوئی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ اور البتہ لونڈی مومنہ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ بہتر ہے مشرکہ آزاد سے وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ اگرچہ خوشی مین ڈالے تمکو وہ عورت مشرکہ مال اور جمال کی وجہ سے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ اور نکاح کردو تم مومنہ عورتون کو ساتھ مشرک مردون کے حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ یہانتک کہ وہ مشرک ایمان لائین وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ اور البتہ غلام مومن خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ بہتر ہے مرد مشرک آزاد سے وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اگرچہ خوشی مین ڈالے تمکو وہ مشرک صورت یا ثروت کے سبب سے اُولٰۗىِٕكَ وہ مشرک مرد اور مشرکہ عورتین يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ بلاتے ہین طرف آگ کے یعنی کفر کی طرف کہ کفر مین مرتکب ہونا دوزخ مین پہونچنے کا سبب ہے وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اور اللہ بلاتا ہے رسولون کی زبان سے یا خدا کے دوست بلاتے ہین اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ طرف جنت اور مغفرت کے یعنی اون کامون کی طرف بلاتے ہین جنکے سبب سے لوگ بخشے جائین اور جنت مین پہنچین بِاِذْنِهٖ ساتھ حکم اور ارادے اپنے کے وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ اور بیان کرتا ہے احکام اپنے حلال اور حرام سے لِلنَّاسِ واسطے لوگون کے لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ شاید وہ نصیحت مانین وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ اور سوال کرتے ہین تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیض سے عورتون کے یہود لوگ حیض کی حالت مین اپنی عورتون سے جدائی اختیار کرتے اور اونکے مونھ پر نگاہ نہ ڈالتے اور اونکے ساتھ کھانا کھانا اور بات کرنا حرام جانتے تھے اور نصارا اسکے برخلاف حیض کی حالت مین عورتون کے ساتھ کھانا کھاتے اور باتین کرتے تھے بلکہ مباشرت اور اختلاط مین بیباکی کردیتے تھے ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حالت حیض مین اپنی عورتون سے ہم کیونکر پیش آئین تو اوسکے جواب مین آیت نازل ہوئی کہ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حیض مکروہ چیز ہے کہ آدمی کے نفس کو اوس سے نفرت ہوتی ہے فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ پس دور رہو اور کنارہ کرو عورتون سے فِي الْمَحِيْضِ ۙ بیچ حالت حیض اونکے کے یعنی مجامعت سے دور رہو اور کنارہ کرو پس نہین کہ اونکے ساتھ کھانا اور بات کرنا چھوڑدو پھر تاکید فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ اور نہ نزدیکی کرو ساتھ اونکے یعنی مباشرت نہ کرو حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ یہانتک کہ غسل کرین خون بند ہونے کے بعد اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے اور حفص نے (ط) کو جزم اور (ہ) کو پیش کے ساتھ پڑھا ہے یعنی جب تک پاک ہوں اور خون بند ہوجائے اور یہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ حیض کے جو زیادہ دن ہین اوتنے دن گذرنے کے بعد جب خون بند ہوجائے تو غسل کے

پہلے عورت سے جماع کرنا حلال ہو فَاِذَا تَطَهَّرْنَ پس جب غسل کرین یا حیض سے پاک ہو جائین فَاْتُوْهُنَّ پس آؤ تم اونکے پاس
مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اوس جگہ سے کہ حکم فرمایا تمکو خدا نے یعنی آنے کی مقرر جگہ پر کہ وہ فرج ہو غیر فرج نہین اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ
تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہو توبہ کرنے والون کو ممنوعات سے وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ اور دوست رکھتا ہو پاکیزہ لوگون کو نِسَآؤُكُمْ
بیبیان تمہاری حَرْثٌ لَّكُمْ کھیتیان ہین واسطے تمہارے یہود کہتے تھے کہ مباشرت کے وقت جب عورت کی پشت مرد کی طرف ہوگی تو
اولاد ڈھیری پیدا ہوگی جن مسلمانون نے اسطرح اقدام کیا تھا اونھون نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات عرض کی
حق تعالیٰ کی جناب سے جواب پہونچا کہ تمہاری بیبیان بیج بونے اور اولاد پیدا ہونے کی جگہ ہین فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ پس آؤ اپنی کھیتیون مین
اَنّٰى شِئْتُمْ جسطرح چاہو چت کرکے یا پٹ کرکے یا گود مین اوٹھا کر یا جس آسن سے چاہو جبکہ آنے کی جگہ ایک ہی ہو یعنی بیج بونے اور
اولاد پیدا ہونے کی جگہ ہو بیج ضائع ہونے کا مقام نہو وَقَدِّمُوْا اور آگے رکھو لِاَنْفُسِكُمْ واسطے جانون اپنی کے یعنی اولاد طلب کرو
یا آگے بھیجو نیت خالص کو اور اپنے نفس کو حرام سے محفوظ رکھنے کا قصد کرو وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے امر کی مخالفت اور نہی کے
ارتکاب مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اور جانو کہ تم مُّلٰقُوْهُ پہونچنے والے ہو ساتھ اوس چیز کے جو پہلے سے بھیجتے ہو یا ملاقات کرنے والے
اوس سے جسکی کہ عبادت کرتے ہو یعنی عقبی مین اوسے اپنی آنکھون سے دیکھوگے یا ملاقات سے خدا کے سامنے بندون کی حاضری اور عرض مراد ہو
جیسا کہ خود اوسنے فرمایا ہو کہ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور خوشخبری دو اے محمد مسلمانون کو بہشت اور دیدار کی
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ اور نہ کرو خدا کے نام کو عُرْضَةً بہانہ اور سند لِّاَيْمَانِكُمْ واسطے قسمون اپنی کے عبداللہ بن رواحہ اپنے
بہنوئی بشیر بن نعمان سے رنجیدہ ہوے اور اللہ کا بڑا نام لیکر قسم کھائی کہ اپنے بہنوئی سے بات نکرونگا اور اوسکے حق مین بھلائی
نکرونگا اور اوسکو اوسکے دشمنون سے صلح نکرادونگا حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ذکر خدا کو نہ کرو منع کرنے والا اَنْ تَبَرُّوْا
اس بات سے کہ نیکی کرو قرابت والون اور دوستون کے ساتھ وَتَتَّقُوْا اور اس بات سے کہ پرہیز کرو مروت سے اور یارون سے بات کرنا چھوڑدو
وَتُصْلِحُوْا اور اس بات سے کہ صلح کرادو بَيْنَ النَّاسِ لوگون مین وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہو قسم کا عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہو
اوس بات کا جو قسم کھانے والے کے دل مین ہو عبداللہ بن رواحہ نے جو کچھ کہا تھا یہ آیت سنکر اوس سے درگذرے اور بشیر پر شفقت اور مہربانی کی
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ نہین پکڑتا ہو تمہین خدا یعنی عتاب نہین کرتا بِاللَّغْوِ ساتھ بیہودگی کے کہ واقع ہو فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ بیچ قسمون
تمہاری کے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر لغو وہ قسم ہو کہ کوئی شخص سچ جانکر کسی بات پر قسم کھائے اور وہ بات جھوٹ نکلے اور
حضرت امام شافعی رحمہ اللہ لغو اوس قسم کو جانتے ہین کہ جلدی مین یا عادت کے طور پر بے اختیار کسی کی زبان پر آجائے جیسے نہین واللہ
یا ہان واللہ اور اوس شخص کو اوس کہنے مین قسم کا قصد نہو بہر تقدیر لغو قسم مین کفارہ نہین اور حق تعالیٰ اوس پر مواخذہ نہ کریگا وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
اور لیکن پکڑتا ہو تمکو بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ساتھ اوس چیز کے کہ قصد کرتے ہین دل تمہارے اگر قصداً قسم کھاؤ اور حانث ہو جاؤ تو کفارہ
دینا چاہیے اور سورۂ مائدہ مین انشاءاللہ تعالیٰ کفارہ کا بیان آئیگا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہو اپنے بندون کو کہ لغو قسم پر گرفت نہین کرتا
حَلِيْمٌ ○ تحمل والا ہو قصداً جھوٹی قسم کھانے والون کے واسطے کہ عقوبت اور وبال مین جلدی نہین کرتا لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ واسطے اون لوگون کے جو قسم کھاتے ہین

مِنْ نِّسَآئِهِمْ عورتون اپنی سے دور ہو جانے اور ٹرکے رہنے کی زمانہ جاہلیت مین ایسا امر تھا کہ جس شخص کو اپنی بی بی کی طرف میلان نہوتا اور یہ غیرت رکھتا کہ اوسے کیونکر چھوڑ دون اور دوسرا شوہر کرے تو وہ شخص قسم کھا لیتا کہ اتنے برس تک اوسکے ساتھ نزدیکی نہ کرونگا اور اتنی مدت اوسے مقید اور سرگردان چھوڑتا وہ بیچاری عورت اوس مدت دراز تک تو بیوہ شمار کی جاتی نہ اپنے خاوند سے اپنے دل کی مراد پاتی حق تعالیٰ نے یہ بات ناپسند فرمائی اور حکم کیا کہ جو لوگ ایسی قسم کھائین اونکا حال دیکھنے کو تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ انتظار کرنا ہی چار مہینے کا فَاِنْ فَآءُوْ پس اگر پھر آئین یعنی وہ قسم کھانے والے اپنی عورت کی طرف رجوع لائین اور مباشرت کرین فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی اس صورت مین قسم توڑنے والون کو رَّحِيْمٌ مہربان ہی کہ قسم کے خلاف کرنا مباح کر دیا اور کفارہ مقرر فرمایا شرع کا حکم یہ ہی کہ اگر خاوند چار مہینے مین اپنی عورت سے نزدیکی کرے اگر قادر ہو تو جماع کرنے سے اور اگر عاجز ہو تو وعدہ کر لینے سے تو نکاح ثابت ہی اور اوسپر قسم کے کفارہ کے سوا اور کچھ نہین اور اگر مدت پوری ہو جاے اور بے عذر مقاربت نہ کرے تو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک طلاق بائن واقع ہو جائیگی اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہی کہ عورت کو تقاضا کرنا پہونچتا ہی کہ پھر آوے اور جماع کرے یا طلاق دیدے اور حاکم شرع پر لازم ہوگا کہ خاوند کو رجوع کرنے یا طلاق دینے کا حکم کرے اگر وہ نہ مانے اور امتناع کرے تو حاکم عورت کو اوس سے چھوڑا دے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ اور اگر قصد کرین طلاق کا فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ پس خدا سننے والا ہی خاوند کے قول کو عَلِيْمٌ جاننے والا ہی خاوند کے قصد کو وَالْمُطَلَّقٰتُ اور طلاق دی ہوئی عورتین جو جوان ہون اور اونسے جماع کیا گیا ہو اور حاملہ نہون يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ انتظار کرین ساتھ جانون اپنی کے انتظار کی تاکید ہی ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ تین قروء اور وہ امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین طہر ہین اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک تین حیض ہین اور اختلاف کا فائدہ عدت بیٹھی ہوئی عورت کے حال مین ظاہر ہوتا ہی کہ جب تیسرا حیض شروع ہوا تو اونکے قول پر عدت تمام ہو گئی جو قرء طہر کو کہتے ہین اور جو قرء حیض کو کہتے ہین اونکے نزدیک تیسرا حیض بند ہونے کے بعد عدت تمام ہوگی وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اور نہین حلال ہی واسطے عورتون کے اَنْ يَّكْتُمْنَ یہ کہ چھپائین مَا خَلَقَ اللّٰهُ اوس چیز کو جو پیدا کی اللہ نے فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ بیچ رحمون اونکے سے بچون سے اور چونکہ بچے کا چھپانا رجعت کا حق باطل کر دینے کا سبب ہی پس عورتون کو یہ چھپانا روا نہین اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ اگر ہین یہ عورتین ایمان رکھتی بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے وَبُعُوْلَتُهُنَّ اور شوہر اونکے اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ بہت حقدار ہین ساتھ رجوع کرنے کے طرف اونکے فِيْ ذٰلِكَ بیچ زمانہ انتظار کے اِنْ اَرَادُوْٓا اگر چاہین شوہر اوس رجعت کے سبب سے اِصْلَاحًا کام بنانا عورتون کے نہ کہ اونکو ضرر اور تکلیف پہونچانا ابتداے اسلام مین عورتون کو طلاق رجعی دیتے تھے اور جب عدت تمام ہونے کے دن قریب آتے تو رجوع کرتے اور عورت کو اپنے ساتھ رکھکر پھر طلاق دیتے تھے اور اس سے عورتون کے کام بگاڑنا اون مردون کو مقصود تھا اونکے کام بنانے سے کچھ غرض نتھی وَلَهُنَّ اور واسطے عورتون کے مردون پر حقوق مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ مانند اون حقوق کے ہین جو مردون کے اونپر ہین بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ اچھی طرح نباہ کرنے اور خوشی سے گذران کرنے کے مرد کا حق عورت پر یہ ہی کہ عورت اوسکی فرمانبرداری کرے اور اوسکی عزت اور ناموس کا خیال رکھے پاکدامنی اور حفاظت سے قدم باہر نہ رکھے اور عورت کا حق مرد پر یہ ہی کہ مرد بہت اچھی طرح اوسکے ساتھ عمر بسر کرے

اور علم دین سے جو کچھ درکار ہو اوسے سکھانے وَلِلرِّجَالِ اور مردون کو ہی عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ عورتون پر زیادتی اور بلندی اس سبب سے کہ اونپر مہر دیا اور نفقہ اونسے ملتا ہی یا میراث کی وجہ سے کہ عورتون کا دونا لیتے ہین یا طلاق اور رجوع کے سبب سے کہ اسکا اختیار مردون ہی کو ہی اور حقائق نجمیہ مین لکھا ہی کہ نبوت اور کمال ولایت کی وجہ سے مردون کو عورتون پر فضیلت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مرد تو بہت کامل ہوئے اور اگلی عورتون مین وہی کامل گذرین ایک آسیہ مزاحم کی بیٹی دوسری مریم رضی اللہ عنہا عمران کی بیٹی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ عزت والا ہی مردون کو عورتون پر غالب کرتا ہی اور بزرگی دیتا ہی حَكِيْمٌ ۝ دانا ہی اور حکمت کے ساتھ بندون پر حکم نازل کرتا ہی اَلطَّلَاقُ طلاق شرعی جسمین رجعت ہوتی ہی مَرَّتٰنِ دو بار ہی زمانہ جاہلیت مین طلاق کی تعداد مقرر نتھی اگر بالفرض عورت پر دس طلاقین واقع ہوتین تو مرد کو رجوع کرنے کا حق رہتا تھا اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ عورت کو طلاق دیتے تھے جب عدت کا زمانہ تمام ہونے کے تھوڑے دن رہتے تو مرد عورت کی طرف رجوع کر لیتے اور پھر چھوڑ دیتے ایک دن ایک عورت حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسکا شوہر برابر اوسے طلاق دیتا اور تکلیف اور ضرر پہونچانے کو ہر بار رجوع کرتا تھا وہ عورت اپنے شوہر کے ظلم سے نالان ہوئی اس شکایت کی خبر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوش مبارک مین پہونچی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ طلاق رجعی دو بار ہی اور دو طلاقون کے بعد فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اپنے ساتھ لینا ہی رجعت کرکے اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ یا رہا کر دینا ساتھ بھلائی کے یعنی چھوڑ دینا ہی تاکہ عدت گذر جائے اور اوسکے بعد اگر چاہے تو تازہ نکاح کرلے اور اگر دوسری طلاق دیگا تو بائن ہو جائیگی جب تک وہ عورت دوسرے شوہر کے نکاح مین نہ آئیگی پہلے مرد پر حلال نہوگی وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اور حلال نہین ہی تمکو اے مردو اَنْ تَاْخُذُوْا یہ کہ لے لو تم مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اوسمین سے جو دی ہی تمنے عورتون اپنی کو شَيْئًا کوئی چیز ثابت ابن قیس انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک باغ مہر کے حساب مین اپنی عورت کو دیا اوس عورت نے اونسے جدائی چاہی اور اسی قیمت پر اپنے آپکو مول لے لیا یہ آیت نازل ہوئی کہ طلاق دیتے وقت عورت سے کچھ مانگ لینا درست نہین اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ مگر یہ کہ جانین اور ڈرین مرد عورت دونون اَلَّا يُقِيْمَا یہ کہ نہین قائم رکھ سکتے حُدُوْدَ اللّٰهِ احکام الٰہی کو صحبت اور باہم نباہ کرنے مین فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر جان لیا تمنے اے حکام اسواسطے لینے اور دلانے کا حکم تمھارے ہاتھ ہی اَلَّا يُقِيْمَا یہ کہ مرد عورت قائم نہین رکھ سکتے ہین حُدُوْدَ اللّٰهِ احکام الٰہی کو نباہ کرنے مین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین کچھ گناہ اور وبال اوپر مرد اور عورت کے فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ بیچ اوس چیز کے کہ عورت بدلا دے اپنے شوہر کو اور اپنی ملکیت سے اپنے آپکو مول لیلے جیسا کہ ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عورت نے کیا تِلْكَ یہ احکام جو طلاق اور رجعت اور خلع کے باب مین مذکور ہوئے حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین ہین اللہ کی کہ بندون کی مصلحتون کے واسطے مقرر فرمائی ہین فَلَا تَعْتَدُوْهَا پس نہ گذر جاؤ اونسے وَمَنْ يَّتَعَدَّ اور جو کوئی گذر جائیگا حُدُوْدَ اللّٰهِ حدون سے اللہ کی فَاُولٰٓئِكَ پس وہ گذر جانے والون کا گروہ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہی ظلم کرنے والے ہین اپنے اوپر فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے مرد اپنی عورت کو دوسری طلاق کے بعد فَلَا تَحِلُّ لَهٗ پس وہ عورت حلال نہوگی اوس مرد پر مِنْۢ بَعْدُ بعد تیسری طلاق کے حَتّٰى تَنْكِحَ تا وقتیکہ نکاح کرے زَوْجًا غَيْرَهٗ شوہر دوسرے سے اور دوسرا شوہر اوس سے مباشرت کرکے مزہ اوٹھائے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی قرظی تمام کہ تین طلاقین پاکر دوسرے

شوہر کے نکاح مین آئی تھی اوسنے چاہا کہ دوسرے شوہر سے مباشرت ہونے کے قبل پہلے شوہر کی طرف رجوع کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپنے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ مِنْ عُسَیْلَتِہٖ وَیَذُوْقُ مِنْ عُسَیْلَتِکِ فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے دوسرا شوہر اوس عورت کو مباشرت کے بعد اپنی خوشی و رغبت کے ساتھ تو نہین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ پس کچھ گناہ نہین پہلے شوہر اور اس طلاق دی ہوئی عورت پر اَنْ يَّتَرَاجَعَآ کہ باہم رجوع کرین نیا نکاح کر کے دوسرے شوہر کی مدت عدت گذر جانے کے بعد اِنْ ظَنَّآ اگر جانین یا گمان کرین اَنْ يُّقِيْمَا یہ کہ قائم رکھینگے حُدُوْدَ اللّٰهِ احکام الٰہی کو اور ایک دوسرے کا حق دونون پہچانینگے وَتِلْكَ اور یہ جو کہا گیا حرام کر دینا اور حلال کر دینا حُدُوْدُ اللّٰهِ اندازے ہین احکام کے حق تعالیٰ يُبَيِّنُهَا بیان کرتا ہے اونھین لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اوس قوم کے جو جانتی ہے کہ حق تعالیٰ کے پاس سے یہ احکام آئے ہین اور اوسکا ایمان لاتی ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اور جب طلاق دو تم عورتون کو فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس پہونچین وہ عورتین مدت کے نزدیک یعنی اپنی عدت تمام ہونے کے قریب فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس رجوع کرو اونکی طرف اور نگاہ رکھو اونکو بھلائی کرنے کی راہ سے برائی کرنے کے طور پر نہین اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ یا چھوڑ دو اونھین بِمَعْرُوْفٍ ساتھ بھلائی کے تا اونکی عدت منقضی ہو جائے اور اپنی ذات کی مالک ہو جائین ثابت بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور عدت گذرنے مین تین دن باقی تھے کہ اونکی طرف رجوع کی اور پھر طلاق دیدی اسی طرح نو مہینے مین تین بار طلاق دی اور تین دفعہ رجوع کی حق تعالیٰ نے اس آیت مین اوس فعل کی ممانعت کی اور فرمایا کہ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ اور نہ باز رکھو اونھین یعنی رجعت نکرو ضِرَارًا ایذا دینے کو لِّتَعْتَدُوْا تاکہ ظلم کرو اونپر مدت عدت بڑی ہو جانے کے سبب سے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی ایسا کریگا اور کسی مسلمان کو کچھ ضرر پہونچائیگا فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ پس اوسنے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنی جان کو خدا کے غضب مین ڈالدیا اور عورتون کو ایذا پہونچانے والے صاحب شریعت کے نزدیک ملعون ہین اخلاق کینہ مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت مین جسکے حق مین بد دعا کرنا چاہتے اوسے بدکردار اور دل آزار کہتے اسواسطے کہ آزار پہونچانا اور ایذا دینا جسکا شیوہ اور پیشہ ہوتا ہے وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے مثنوی نکو خواہ مردم نیاشد بدش ٭ نورزد کسی بد کہ نیک افتدش ٭ شر انگیز ہم در سر شر شود ٭ چو کژدم کہ تا خانہ کمتر شود ٭ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اور نہ ٹھہراؤ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا احکام الٰہی کو ٹھٹھا یعنی اوس سے انکار نہ کرو اور اوسپر عمل کرنے مین سستی نہ کرو یہ آیت اوس گروہ کی شان مین ہے کہ نکاح اور طلاق کے حکم کو سست پکڑتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہنسی اور کھیل کرتے تھے وَّاذْكُرُوْا اور یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمتون اللہ کو جو پہونچاتا ہے عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے خصوصاً باہم نکاح کرنے کے باب مین اسواسطے کہ اگلی امتون کی شریعت مین کسیکو ایک عورت سے زیادہ نکاح مین رکھنا درست نہ تھا اگر پیغمبر نہ ہو اور یہان چار آزاد عورتین تک ایک آدمی کو نکاح مین درست ہین اور اگلی امتون کو طلاق کے بعد رجوع کرنا جائز نہ تھا اور یہان درست ہے اور جب تک طلاق دی ہوئی عورت زندہ رہتی مرد کو اوسکے سوا دوسری عورت سے نکاح کرنا حلال نہ تھا اور اس شریعت مین حلال ہے وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو اوس چیز کو جو تمپر بھیجی ہے مِّنَ الْكِتٰبِ قرآن سے وَالْحِكْمَةِ اور حکمتون اور اوسکی معنون سے يَعِظُكُمْ بِهٖ نصیحت کرتا ہے تمھین خدا تعالیٰ ساتھ اوسکے اور منع فرماتا ہے ایذا پہونچانے اور ٹھٹھا ٹھہرانے اور اور باتون سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے احکام کی مخالفت مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ساتھ سب چیزون کے تمھارے کامون سے اور تمھاری مصلحتون سے جاننے والا ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ

النِّسَآءَ اور جب طلاق دو عورتون کو فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس پہونچ جائین انتہائے عدت کو فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ تو منع نکرو اونہین اور باز نرکھو اَنْ یَّنْكِحْنَ یہ کہ نکاح مین آئین اَزْوَاجَهُنَّ شوہرون پہلے اپنے کے اس حکم ممانعت مین عام خلق مخاطب ہی یعنی چاہیے کہ یہ منع کرنا اور باز رکھنا مطلق تم مین پیدا ہی نہو لکھا ہی کہ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بہن کو عبد اللہ بن عاصم کے نکاح مین دیا تھا اور عبد اللہ نے اوسے طلاق دیدی ہنوز عدت تمام نہوئی تھی کہ عبد اللہ نے پشیمان ہو کر رجوع کرنا چاہا معقل رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کو ندیا اور کہا کہ اپنی بہن کو مین نے تیرے نکاح مین دیا تھا تو نے چھوڑ دیا اور رجوع کرنے کو پھر آیا ہی قسم خدا کی وہ ہرگز تیرے پاس نہ آئیگی اور نہ تو اوسکے پاس جانے پائیگا حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اپنے خاوندون کی طرف رجوع کرنے مین عورتون کو منع نکرو اِذَا تَرَاضَوْا جب راضی ہون بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ آپس مین ساتھ نکاح حلال اور مہر جائز اور خوش گذران قبول کرنے کے ذٰلِكَ یہ منع کرنے اور باز رکھنے کی ممانعت جو ہمنے کی یُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ وہ شخص جو ہو تم مین سے کہ خلوص کی وجہ سے یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ایمان لاتے ساتھ خدا کے وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور دن قیامت کے جو سب سے پچھلا دن ہی ذٰلِكُمْ یہ تمہارا نصیحت مان لینا یا ممانعت اور رنج پہونچانے سے باز آنا اَزْكٰى لَكُمْ بہت پاکیزہ بات ہی تمہارے واسطے معاش کی رو سے اوسواسطے کہ میان بی بی باہم ایکدوسرے کو دیکھا بھالا ہی بلکہ انھین کا باہم رجوع ہو جانا اوس کسیکے ساتھ نکاح کرنے سے اولیٰ اور انسب ہی جسے نہ دیکھا بھالا نہ جانا پہچانا ہو وَاَطْهَرُ اور بہت پاکیزہ بات ہی اس امر سے کہ حرام کا خیال کرین اور فسق و فجور کی فکر کرین وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کے خواہان ہین وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور تم نہین جانتے ہو وَالْوَالِدٰتُ اور مائین یعنی وہ عورتین کہ اونمین اور اونکے شوہرون مین جدائی ہو گئی ہو اور دودھ پیتا بچہ گود مین ہو خواہ طلاق کے پہلے پیدا ہوا خواہ بعد تو حکم یہ ہی کہ یُرْضِعْنَ دودھ پلائین اَوْلَادَهُنَّ اولاد اپنی کو حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ دو برس پورے لِمَنْ اَرَادَ واسطے اوسکے جو چاہے اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ یہ کہ پورا کرے دودھ پلوانا اپنی اولاد کو وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اوسکے کہ لڑکا واسطے اوسکے جنا ہی یعنی باپ کے واسطے رِزْقُهُنَّ رزق ان دودھ پلانے والیون کا ہی یعنی اونکا کھانا وَكِسْوَتُهُنَّ اور کپڑا اونکا بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ انصاف اور اعتدال کے لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ نہین تکلیف دیا جاتا اور رنج پہونچایا جاتا کوئی نفس اِلَّا وُسْعَهَا مگر اوسی امر کی جسکی گنجائش اور طاقت رکھتا ہی لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ چاہیے کہ دُکھ نہ پہونچائے کوئی ماں بِوَلَدِهَا دودھ پیتے بچے اپنے کو کہ اوسے اپنے سے جدا کرکے اوسکے باپ کو دیدے یا چاہیے کہ رنج نہ پہونچائی جائے ماں بسبب لڑکے کے یعنی دودھ پلانے کے واسطے مرد اوسپر جبر نکرے اور اگر وہ عورت خوشی سے قبول کرے تو مرد اوس سے کھانا کپڑا پھیر نہ لے وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ اور چاہیے کہ ضرر نہ پہونچائے مولود لہ یعنی باپ بِوَلَدِهٖ ساتھ لڑکے اپنے کے دودھ پینے کے ایام مین اوسے ماں سے لیلے اور یا چاہیے کہ ضرر نہ پہونچایا جائے باپ بسبب فرزند کے یعنی عورتین کھانے کپڑے سے زیادہ اوس سے اور کچھ نہ مانگین وَعَلَى الْوَارِثِ اور اوپر وارث باپ کے جب باپ مرجائے یا لڑکے کے وارث پر اگر بالفرض لڑکا مرجائے اور وہ وارث ہو لازم ہی مِثْلُ ذٰلِكَ یہ مانند اوسکے جو روٹی کپڑے کی قسم سے اور رنج نہ پہونچانے کے امر مین باپ پر لازم تھا فَاِنْ اَرَادَا پس اگر چاہین ماں باپ فِصَالًا جدا کرنا فرزند کا پستان سے یعنی دو برس گذرنے سے قبل دودھ چھوڑانا چاہین عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا رضامندی سے دونون کی

یعنی ماں باپ کی وَتَشَاوُرٍ اور مشورہ کرنے سے باہم دودھ پلانے اور چھوڑانے کے باب مین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس کچھ وبال نہین
اون دونون پر اس جہت سے وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اور اگر چاہو تم ای بچون کے باپو وہ لوگو جو دودھ پلوانے کے محتاج ہو اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا
یہ کہ دودھ پلانے کو انا مقرر کرو اَوْلَادَكُمْ واسطے اولاد اپنی کے ماں کو دودھ پلانے سے کوئی امر مانع ہو خواہ نہین فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ پس کچھ گناہ نہین تم پر انا مقرر کرنے مین اِذَا سَلَّمْتُمْ جب حوالہ کردو اناؤن کو مَّآ اٰتَيْتُمْ جو کچھ ارادہ کیا ہی تمنے اونھین
دینے کا بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ بھلائی اور خوشی کے تنگی اور ترشی کے بغیر وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو حق تعالی سے مزدورون کی مزدوری
دبا رکھنے مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوسکے جو کرتے ہو تم دودھ پلوانے اور چھوڑانے اور انا
رکھنے سے بَصِيْرٌ ○ دیکھنے والا ہی وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ مرجائین تم مین سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا
اور چھوڑین بیبیان تو چاہیے کہ بیبیان اونکی يَّتَرَبَّصْنَ انتظار کھینچین بِاَنْفُسِهِنَّ ساتھ ذاتون اپنی کے اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ چار مہینے اور دس دن مگر جو عورتین حاملہ ہون اسواسطے کہ اونکی عدت وضع حمل کے ساتھ تمام ہوتی ہی یا لونڈی
کہ اوسکی عدت دو مہینے پانچ دن ہوتی ہی فَاِذَا بَلَغْنَ پس جب پہونچین بیوہ عورتین اَجَلَهُنَّ انتہاے عدت اپنی کو فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ پس کچھ گناہ اور وبال نہین اوپر تمہارے ای مسلمانو یا ای وارثو اور عورتون کے ولیو فِيْمَا فَعَلْنَ بیچ اوسکے جو عورتین کرین
فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بیچ ذاتون اپنی کے شوہر کرلینے سے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ بھلائی کے یعنی ساتھ موافقت شرع کے اس سے ایجاب و قبول اور
عادل گواہون کی حضوری مراد ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو ای مردو اور عورتو خَبِيْرٌ ○ جاننے والا ہی
ای اطاعت کرنے والے جب تو نے یہ جان لیا کہ خدا تیرے کام کو جانتا ہی تو غم نہ کر اسواسطے کہ وہ جزاے خیر تجھے دیگا اور ای گناہ کرنے والے
جب تجھے یہ جانتا ہی کہ خدا تیرے گناہ سے واقف اور خبردار ہی تو گناہ کرنا چھوڑ دے تاکہ تجھے عذاب سے رہائی دے قطعہ آنکہ دانست
آنکہ در ہمہ وقت ٭ حق تعالی بحال او بیناست ٭ ہمہ کردار ہاش باشد خیر ٭ ہمہ گفتار ہاش باشد راست ٭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اور کچھ گناہ نہین تم پر ای نکاح سے رغبت کرنے والو فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ بیچ اوس چیز کے کہ تعریض کرو تم ساتھ اوسکے یعنی اشارے
کنایے کے طور پر خبر دو تم مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ منگنی عورتون عدت والیون سے یعنی اونسے ایسا کلام کرو جس سے اونھین وہم گذرے
کہ تم اونسے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو مثلا یون کہو کہ تو بے شوہر نہ رہیگی یا مجھے تیری سی جورو چاہیے یا جب تیری عدت گذر جائے
تو مجھے خبر کرنا نکاح کا صاف صاف پیام دینے سے احتراز لازم ہی مگر اسمین کچھ گناہ نہین کہ اشارۃً نکاح کی بات کہین اَوْ اَكْنَنْتُمْ
یا چھپاؤ تم فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اپنے دلون مین عَلِمَ اللّٰهُ جان لیا ہی اللہ نے اپنے علم قدیم سے اَنَّكُمْ یہ کہ تم سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ
قریب ہی کہ یاد کروگے اون عورتون کو بھلائی کے ساتھ یعنی شرع کے موافق نکاح کرلینے کے بعد وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ اور مگر
وعدہ نہ دو اونھین سِرًّا ساتھ ایسے کام کے جو چھپاتے ہو یعنی مباشرت مراد یہ ہی کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نہ کرو اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا
مگر یہ کہ کہو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ بات اچھی اشارۃً کنایۃً نہ یہ کہ صراحۃً وَلَا تَعْزِمُوْا اور قصد نہ کرو عُقْدَةَ النِّكَاحِ عقد نکاح اونکے کا
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ یہانتک کہ پہونچ جائے کتاب یعنی جو کچھ خدا نے لکھا اور فرض کیا عدت سے اَجَلَهٗ نہایت اپنی کو اور اوسکی مدت

تمام ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم یہ کہ اللہ تعالیٰ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ جانتا ہی جو کچھ بیچ دلون تمھارے کے ہر
ایسے کام کا ارادہ جو جائز نہین فَاحْذَرُوْهُ پس ڈرو اور پرہیز کرو تم اوسکے عذاب سے عقاب سے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم
یہ کہ خدا غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اوسے جو ڈرے اوسکے عذاب سے حَلِيْمٌ ۝ تحمل والا ہی کہ عذاب کی جلدی نہین کرتا
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ کچھ گناہ اور وبال نہین اوپر تمھارے اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اگر طلاق دو تم عورتون انکو مَا لَمْ
تَمَسُّوْهُنَّ جب تک کہ نہ ہاتھ لگایا ہو اونھین یعنی مس نہ واقع ہوا ہو امام اعظم رحمہ اللہ خلوت صحیحہ کو موجب مس جانتے ہین بشرطیکہ
کوئی امر مانع نہو اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مس کرنے یعنی ہاتھ لگانے کو جماع کا اشارہ ٹھہرایا ہی اسی واسطے خلوت کے سبب سے
مہر لازم نہین کرتے اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ اور کچھ باک نہین عورتون کو طلاق دینے مین جب تک فرض کر لیا ہو اور نام نہ رکھدیا ہو
واسطے اونکے فَرِيْضَةً مہر مقرر پس طلاق دو تم اونھین وَّمَتِّعُوْهُنَّ اور فائدہ مند کرو اونھین یعنی کچھ دو انصار مین سے
ایک مرد نے ایک عورت کی خواہش کی اور عقد نکاح کے ساتھ مہر کا نام نہین لیا اور دخول کے قبل طلاق دیدی تو یہ آیت نازل ہوئی جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ متعہا ولو بقلنسوتک غرض کہ فائدہ دینا چاہیے اور طلاق دینے والے کے حال کی قدر
فائدہ چاہیے عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ اوپر مالدار مرد کے اوسکی قدرت کے موافق وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ اور فقیر مفلس مرد پر اوسکے
دسترس کی قدر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ ایک چادر ہو اور کم سے کم ایک مقنعہ اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک ایک کرتا اور ایک چادر اور ایک اوڑھنی مگر اوس عورت کا نصف مہر مثل اس سے کم ہو اور صحیح بات یہ ہی کہ فائدہ کی مقدار مقرر کرنا حاکم شرع کی رائے پر
موقوف ہی پس فائدہ دو تم اونھین مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ قدرت کے موافق ایسا فائدہ دینا جو شرعًا اور عرفًا چاہیے حَقًّا یہ جماع کی صفت ہو
یعنی فائدہ واجبی یا فعل محذوف کا مصدر ہی یعنی خدا نے فائدہ دینا واجب کیا واجب کرنے کر عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اوپر نیکی کرنے والون کے
وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ اور اگر طلاق دو تم اونھین مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ قبل اس سے کہ ہاتھ لگاؤ تم اونھین یعنی صحبت کے ساتھ وَ
قَدْ فَرَضْتُمْ اور تحقیق کہ ٹھہرا دیا ہو تم نے لَهُنَّ فَرِيْضَةً واسطے اونکے کچھ مہر مقرر فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس مہر اوسکا
آدھا ہی جو مقرر کر لیا تم نے یہ آیت نازل ہونے کے قبل جو شخص دخول سے پہلے عورت کو طلاق دیتا مہر مقرر سے کچھ اوسکے ذمہ واجب الادا
نہوتا تھا بلکہ فائدہ دینا چاہیے تھا جیسا کہ سورہ احزاب مین حکم ہوا کہ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ پس اس آیت سے اوس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا
اور آدھا مہر دینا لازم ہوا اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ مگر یہ کہ معاف کردین وہ عورتین جو معاف کرنے کے لائق ہون بلوغ اور عقل اور تمیز کی رو سے
اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ یا یہ کہ معاف کرے وہ شخص کہ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ہاتھ مین اوسکے گرہ نکاح کی ہی یعنی ولی امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ
پہلے قول کے موجب اور یہ اوس وقت ہی کہ جب عورت کنواری اور کم سن ہو اور اوسکا ولی ہو اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اس شخص سے شوہر مراد ہی
کہ درگذر کرے یعنی مہربانی کرے اور پورا مہر دیدے اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ جو حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاَنْ تَعْفُوْٓا اور درگذر و تم لوگ کہ شوہر ہو
اور پورا مہر دیدو اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى بہت قریب ہی پرہیزگاری سے جفاکاری کے بہ نسبت وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ
اور نہ بھول جاؤ یا نہ چھوڑ دو مہربانی کو آپسمین یعنی مرد تو یہ خیال کرے کہ یہ عورت میرے نکاح مین آئی تھی اور اب میرے وصال سے محروم اور مایوس ہوئی جتنا مہر

مقرر کیا تھا وہ پورا اوسے دیکر خوش کرون اور عورت بھی یہ خیال کرے کہ یہ مرد مجھ تک نہین پہونچا اور میرے وصال سے فائدہ مند نہین ہوا بہتر یہی ہے
کہ اوس سے کچھ نہ لون اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بخشش اور مہربانی بَصِیْرٌ ○ دیکھنے والا ہے
حَافِظُوْا محافظت کرو اور ثابت قدم رہو عَلَى الصَّلَوٰتِ اوپر نمازون فرض کے اونکے وقتون اور حدون اور حقوق کے ساتھ
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اور محافظت کی شرطین خاص کر صلوٰۃ وسطی کے ساتھ ادا کیا کرو اور صلوٰۃ وسطی یعنی بیچ والی نماز انس بن مالک
اور معاذ بن جبل اور ابو امامہ اور جابر رضی اللہ تعالی عنہم کے قول پر فجر کی نماز ہے اس واسطے کہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی کے
بیچ مین پڑھتے ہین یا اسواسطے کہ رات کی دو نمازون اور دن کی دو نمازون کے بیچ مین ہے یا اسواسطے کہ اوسکے دونون طرف ایسی نمازین ہین
کہ اونمین قصر کرتے ہین اور ابن عامر اور زید بن اسامہ اور بعضے اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے قول پر ظہر کی نماز ہے اسواسطے کہ
دن کے بیچ مین پڑھتے ہین یا اسواسطے کہ دن کی نمازون کے بیچ مین ہے اور حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضی اور حضرت بی بی عائشہ
صدیقہ اور حضرت بی بی ام سلمہ اور حضرت بی بی حفصہ اور ابن مسعود اور بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے دوسرے ایک گروہ کی روایت
کے موافق عصر کی نماز ہے اور اس باب مین ایک حدیث صحیح وارد ہوئی ہے جنگ احزاب کے کہ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ اور
عصر کی نماز کو صلوٰۃ وسطی یعنی بیچ والی نماز حق تعالی نے اسواسطے فرمایا کہ ایک طرف دن کی دو نمازین ہین کہ اون دونون مین سے ایک مین قصر ہے اور
ایک مین نہین اور دوسری طرف رات کی دو نمازین اسی طور کی ہین یعنی مغرب اور عشا کی نماز اور ابن عباس اور قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالی
عنہم سے ایک روایت یہ ہے کہ صلوٰۃ الوسطی مغرب کی نماز ہے اور وہ نمازون کی مقدار کے لحاظ سے اوسط درجہ کی نماز ہے اسواسطے کہ فرض
نمازون مین بہت رکعتین چار ہین اور کم دو اور مغرب کی نماز مین تین رکعتین ہین تو وہ بہت اور کم کے بیچ مین ہے یا اسواسطے کہ دو اخفائیہ نمازین
یعنی جنمین چپکے سے قرأت کی جاتی ہے اونکے اور دو جہریہ نمازون کے بیچ مین ہے یعنی جنمین پکار کر قرأت کی جاتی ہے اور ایک گروہ نماز عشا کو
صلوٰۃ الوسطی جانتے ہین اسواسطے کہ وہ جہریہ نمازون کے درمیان مین واقع ہوئی ہے کہ رات کی عبادتون کا آغاز اور انجام اونھین دو نمازون سے ہے
یا اسواسطے کہ وہ ایسی دو نمازون کے درمیان مین ہے کہ دونو مین قصر نہین ہوتا اور ان نمازون مین سے ہر ایک کی تخصیص کہ یہی صلوٰۃ الوسطی ہے اور اوس سے
جو نکتے پیدا ہوتے ہین جواہر التفسیر مین بہت شرح اور بسط سے مذکور ہین وَقُوْمُوْا اور دوسرا حکم فرماتا ہے کہ کھڑے رہو لِلّٰهِ واسطے خدا کے قٰنِتِيْنَ
حکم ماننے والے یعنی نماز پڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہے کہ قنوت کے معنی نماز مین چپ رہنے کے ہین یعنی نماز مین چپکے رہو زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ہم مین سے ہر ایک نماز پڑھتے مین اپنے دوست سے بات کرتا تھا جب یہ حکم نازل ہوا کہ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ تو
سب چپ ہو گئے فَاِنْ خِفْتُمْ پس ڈرو لڑنے والے دشمن یا درندے ضرر پہونچانے والے یا کیڑے ایذا دینے والے سے فَرِجَالًا پس پیادہ نماز پڑھو
چلتے ہوئے اگر ٹھہرنا ممکن نہو امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک جب خوف ہو تو چلتے مین نماز پڑھ سکتے ہین
ٹھہرنا ممکن ہو خواہ نہو اَوْ رُكْبَانًا یا سوار نماز پڑھو لڑائی مین جس طرح میسر آئے قبلہ کی طرف منہ کرکے خواہ پیٹھ کرکے فَاِذَآ اَمِنْتُمْ پس جب
امن مین آو فَاذْكُرُوا اللّٰهَ تو نماز پڑھو اکثر علما اس بات پر متفق ہین کہ یہان ذکر سے نماز مراد ہے اور بعضے کہتے ہین کہ شکر مراد ہے یعنی جب امن مین
آو تو خدا کا شکر کرو كَمَا عَلَّمَكُمْ جیسا سکھایا تمکو آداب نماز اور شرائط شکر مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ جو کچھ نہ تھے تم جانتے

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ مرجائین تم مین سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑین عورتون کو عرب کی
رسم یہ تھی کہ جنکے شوہر مرجاتے اونکی عورتین سال بھر تک عدت بیٹھتین اور پرانے کپڑے پہنکر بناؤ سنگار چھوڑ دیتی تھین اگر گھر والیان
ہوتین تو اوسی گھر مین شوہر کے قرابت والون کے ساتھ بسر کرتین یا عورت کے قرابتی وہی مکان مین اوسکے واسطے گھر بنا دیتے اور اگر صحرائی ہوتین
تو گھاس پھوس سے ایک گھر اوسکے واسطے جدا بنا دیتے اور ایک برس گھر سے وہ بیوہ عورتین باہر نہ نکلتین اور شوہر کے قرابت والون سے
نان و نفقہ لیتین اور جب اوس گھر سے نکلتین تو نان و نفقہ ساقط ہو جاتا تھا جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ مین
تشریف لائے تو طائف کا رہنے والا ایک مرد مرگیا اوسکی ایک عورت اور بیٹا اور ماں باپ تھے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکا
ترکہ اوسکے بیٹے اور ماں باپ پر تقسیم کر دیا اور عورت کا کچھ حصہ مقرر نہ فرمایا مگر یہ حکم کیا کہ اوسکے شوہر کے ترکہ مین سے سال بھر تک نفقہ اوسے
دو اوس محل پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم آیا کہ جب تم مین سے لوگ مرین اور اونکی جوروین زندہ ہون تو وَّصِيَّةً وصیت فرض کی گئی
اور حفص نے زبر کے ساتھ پڑھا ہی تو یہ معنی ہوئے کہ حکم کیا خدا نے حکم کرنے کر لِّاَزْوَاجِهِمْ واسطے عورتون اونکی کے مَّتَاعًا فائدہ
دینے کے ساتھ روٹی اور کپڑے اور مکان کے شوہر کے ترکہ مین اِلَى الْحَوْلِ ایک برس تک غَيْرَ اِخْرَاجٍ نہ باہر نکالنے اوسکے
مقرر کیے ہوئے گھر سے لیکن اگر سال بھر گذرنے سے قبل وہ خود گھر سے نکل جائین تو اونھین نفقہ لینے کا حق نہ رہیگا فَاِنْ خَرَجْنَ پس اگر
باہر آئین سال بھر کے بعد فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس کچھ گناہ نہین تمپر اے شوہر کے قرابت والو فِيْ مَا فَعَلْنَ بیچ اوسکے جو وہ کرین
فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بیچ ذاتون اپنی کے بناؤ سنگار اور شوہر ڈھونڈھنے سے مِنْ مَّعْرُوْفٍ اُن چیزون مین سے جو شرع کے موافق ہون
وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ غالب ہی جو اوسکے حکم کے خلاف کرتا ہی اوس سے بدلا لیگا حَكِيْمٌ ۝ پکا کام کرنے والا ہی بیچ اوس مقدمہ کے جسمین
حکم فرماتا ہی اور یہ حکم منسوخ ہی اوس حکم سے جو شوہر کے ترکہ مین سے جورو کا چوتھائی یا آٹھوان حصہ میراث مقرر ہوئی اور ایک برس کی عدت چار مہینے
دس دن عدت بیٹھنے کے حکم سے منسوخ ہی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا وَلِلْمُطَلَّقٰتِ اور طلاق دی ہوئی ان عورتون کو جنھین شوہر نے مس کیا ہو
مَتَاعٌ فائدہ دینا ہی کہ اوسکے سبب سے فائدہ مند ہون بِالْمَعْرُوْفِ اچھی طرح اوسط درجہ پر نہ زیادہ نہ کم حَقًّا سزاوار کیا ہی اللہ نے اسے سزاوار
کرنے کر عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ اوپر پرہیزگارون کے یہان متقی سے وہ لوگ مراد ہین جو شرک سے پرہیز کرین یعنی سب مسلمان كَذٰلِكَ جسطرح
یہ احکام بیان کیے اسی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ ظاہر کرتا ہی اللہ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ واسطے تمہارے احکام اپنے اون چیزون مین جنکے تم محتاج ہو لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ۝ شاید کہ تم اپنی عقلون کو وہ احکام قبول کر لینے اور انمین غور اور فکر کرنے مین مصروف کرو اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے
اے دیکھنے والے یا نہین جانا تونے اور تعجب کے ساتھ نگاہ نہین کی تونے اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا طرف اُن لوگون کے جو نکل گئے مِنْ دِيَارِهِمْ
اپنے مکانون اور گھرون سے وَهُمْ اُلُوْفٌ اور وہ ہزارون تھے امام سدی کہتے ہین کہ شہر واسط کے گرد داوردان جو قریہ ہی اوسمین طاعون شروع ہوا بعضے
آدمی وہان سے نکل گئے انمین سے بہت صحیح و سلامت رہے اور بعضے وہان رہے اونمین سے بہت مرگئے دوسرے برس پھر جو طاعون آیا سب گانون والے جو آٹھ ہزار تھے
یا چالیس ہزار یا ستر ہزار ایک ہی بار گانون سے نکل گئے حَذَرَ الْمَوْتِ بچنے کو موت سے اوسی طرح جاتے تھے یہان تک کہ دو پہاڑون کے
درمیان ایک میدان مین اوترے فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ پس کہا اونھین خدا نے کہ مُوْتُوْا تم مر جاؤ سب ایک ہی بار مرگئے

تفسیر معالم مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے دو فرشتے بھیجے یہانتک کہ ایک نے اوس میدان کے اوپر سے اور ایک نے اوسکے نیچے سے ندا کی کہ مرجاؤ وہ سب لوگ ایک ہی بار مرگئے اپنے جانورون سمیت اطراف و جوانب سے اونھین دفن کرنے کو لوگ آئے اور عاجز ہو گئے آخر کو ایک دیوار اون سب مُردون کے گرد کھینچدی اور وہان سے پھر آئے ایک مدت اونپر گذری اور ہڈیون کے سوا اونکے جسم کا کچھ نام و نشان تک نرہا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ پھر زندہ کردیا اونھین اللہ نے اور یہ صورت اسطرح ہوئی کہ خرقیل بن یوزی جو حضرت موسی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ تھے اوس جگہہ اونکا گذر ہوا تو ہڈیون کے وہ ڈھیر دیکھے اور عرض کیا کہ یا اللہ جسطرح اپنی ہیبت کا اثر انھین تو نے دکھایا ہی اوسی طرح انپر رحمت کی نظر فرما حق تعالی کی جناب سے جواب آیا اور خطاب پہونچا کہ اچھا فلانا کلمہ تو کہہ تو ہم انھین زندہ کردین خرقیل وہ کلمہ زبان پر لائے پس حق تعالی نے اون سب کو زندہ کردیا اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ لَذُوْ فَضْلٍ البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہی عَلَى النَّاسِ اوپر لوگون کے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ مگر بہت لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ نہین شکر کرتے خصوصًا بنی اسرائیل کہ اونھون نے ایسے ایسے معجزے دیکھے اور حکم الٰہی نہ مانا اے مسلمانو تم عبرت پکڑو وَقَاتِلُوْا اور لڑو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے خدا کا دین ظاہر کرنے کے واسطے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو کہ خدا سَمِيْعٌ سننے والا ہی اون لوگون کی بات جو جہاد سے منھ پھیرتے ہین اور مہمل عذرون کو مضبوط پکڑتے ہین عَلِيْمٌ جاننے والا ہی اونکے دلون کا حال مَنْ ذَا الَّذِيْ کون شخص ہی جو خلوص نیت سے يُقْرِضُ اللّٰهَ قرض دے اللہ کو یعنی اوسکے عاجز بندون کو جو قرض مانگین قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی قرض دینے مین جلدی کرے یا قرض دے کر احسان نہ رکھے یا عوض کا طالب نہو اور حدیث شریف مین وارد ہوا ہی کہ قرض دینے کا ثواب صدقہ سے زیادہ ہی بر تقدیر کہ یہی معنی ہون تو ایک مضاف محذوف ہوگا یعنی اصل مین یہ آیت یون ہوگی کہ یُقْرِضُ عِبَادَ اللّٰهِ اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ یہان نہ مضاف محذوف ہی نہ کوئی ضمیر پھرتی ہی اور قرض سے صدقہ مراد ہی خدا کی راہ مین صدقہ دینے کو قرض کے ساتھ تشبیہ دی ہی بدلہ لازم ہونے مین اسواسطے کہ قرض دینے مین عوض ملنا لازم ہی اور بر تقدیر یہ معنی ہون تو قرض حسن وہ قرض ہی جو خالص خدا ہی کے واسطے دے یا مال حلال سے صدقہ کرے امام عاصم رحمہ اللہ تعالی استفہام کو تمنا پر حمل کرتے ہین یعنی یہ جو حق تعالی نے پوچھا کہ کون شخص ہی جو قرض دے یہ تمنا کرتا ہی کہ کوئی ہی جو قرض دے خدا کو فَيُضٰعِفَهٗ پس تا کہ خدا دونا کرے اور دونے پر دونا کرے اوس قرض کا ثواب لَهٗ واسطے اوسکے اَضْعَافًا كَثِيْرَةً دونے حصے بہت اسکو حق تعالی نے مبہم چھوڑا تا کہ بہت سے دونے حصون کو بے شمار تصور کرین جب یہ آیت نازل ہوئی تو یہود نے طعن سے کہا کہ خدا کے پاس کچھ بھی نہین کہ وہ ہمسے قرض مانگتا ہی اور چونکہ مسلمان لوگ خدا کے وعدہ پر یقین اور وثوق رکھتے تھے اونھون نے قرض دینے مین سبقت اور جرأت کی پہلے ابو الدحداح انصاری رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا ے تعالی یہ قرض کیون مانگتا ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ے تعالی چاہتا ہی کہ اس قرض کے سبب سے تمھین جنت مین لیجائے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے دو باغ ہین خرمے کے اور اونمین جو بہتر ہی اوسکا نام جنیبہ ہی اگر مین وہ باغ خدا کو قرض دون تو آپ میری بہشت کے ضامن ہوتے ہین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان مین ضامن ہوتا ہون کہ حق سبحانہ تعالی ویسے دس باغ بہشت مین تجھے عنایت فرمائیگا عرض کیا کہ اے سید عالم اس شرط پر کہ میرے لڑکے اور اونکی مان میرے ساتھ ہون حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان ایسا ہی ہوگا پس ابو الدحداح نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دست مبارک پکڑ لیا اور جنیبہ کو خدا کی راہ مین صدقہ دیدیا اور اوس باغ کے دروازے پر آکر لڑکون کی مان سے کہا کہ اے ام الدحداح اس باغ کو مین نے اس شرط پر صدقہ دیدیا کہ بہشت مین ایسے دس باغ لون اور تو اور

کا نام جنیبہ لکھا تھا ۱۲ محمد عزیز حسن عفی عنہ

تیرے لڑکے وہان میرے ساتھ ہین ام الدحداح نے کہا کہ کیا خوب سودا ہی کہ کیا تونے بارک اللہ فیما اشتریت اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکی شان مین فرمایا کہ کم من عذق رداح ودار فیاح فی الجنۃ لابی الدحداح وَاللّٰهُ يَقْبِضُ اور اللہ لے لیتا ہی اور تنگ
کردیتا ہی روزی کو بعضے بندون پر اپنے علم اور حکمت کے ساتھ اور اون بندون کے حال کی درستی اور بھلائی اوسی مین ہی وَيَبْصُطُ
اور کشادہ کردیتا ہی رزق کو کچھ لوگون پر اپنی تدبیر اور تقسیم سے کہ اون بندون کی بھلائی اور منفعت اوسی مین ہی وَإِلَيْهِ اور طرف
اللہ کے یعنی اوسکے جزا دینے کی طرف تُرْجَعُونَ پھیرے جاؤگے قابض اور باسط کے معنون مین محقق لوگون کے بہت اقوال ہین
بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ امیرون سے لیتا ہی تا کہ وہ جان لین کہ وہی لینے والا ہی اور فقیرون پر اپنا احسان نرکھین اور فقیرون کو دیتا ہی
تا اوسے حق تعالیٰ ہی کی طرف سے دیکھین اور امیرون کا احسان نہ مانین وہی قابض یعنی لینے والا ہی تا کہ امیر لوگ دیدۂ شہود سے
اوسکے سوا نہ دیکھین اور وہی باسط ہی تا کہ فقیر نظر بصیرت سے اوسکے غیر کو مشاہدہ نہ کرین ایک عارف نے ایسا فرمایا ہی کہ ایک کو قبض کے
ساتھ خودی کے قیدخانہ مین گرفتار کرتا ہی اور ایک کو بسط کے ساتھ خودی کی قید سے چھوڑا کر اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہی پیر طریقت قدس سرہ نے
فرمایا ہی کہ الٰہی جب مین اپنی طرف دیکھتا ہون تو کہتا ہون کہ مجھسے زیادہ ذلیل اور خوار کون شخص ہی اور جب مین تیری طرف دیکھتا ہون تو کہتا ہون کہ
تجھسے زیادہ بزرگوار کون شخص ہی رباعی گاہی کہ بخود نگرم پست شوم + گاہی کہ بدو نگہ کنم مست شوم + در حیرتم از حالت خود با دل زار
حیران شدہ ام فتادہ و زدست شوم + أَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تو نے ای محمد یعنی تو نے نہین جانا اور تیرا علم انتہا کو نہین پہونچا إِلَى الْمَلَإِ
طرف ایک جماعت اشراف اور عقل والون کے مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ یعقوب کے بیٹون مین سے مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ موسیٰ کی
وفات کے بعد إِذْ قَالُوا جب کہا ان بزرگون نے لِنَبِيٍّ لَّهُمُ واسطے پیغمبر کے جو اونکے واسطے مبعوث ہوا تھا اور وہ پیغمبر قول صحیح پر
اشمویل علیہ السلام تھے کہ حق تعالیٰ نے حضرت الیسع علیہ السلام کے بعد اونھین بنی اسرائیل مین بھیجا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پیغمبر
یوشع بن نون علیہ السلام تھے یا شمعون بن صفیہ علیہ السلام بہر تقدیر بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ حکم خدا سے ابْعَثْ لَنَا
اوٹھا اور کھڑا کر ہمارے واسطے یعنی مقرر کردے ہم مین سے مَلِكًا ایک بادشاہ تا کہ اوسکی اعانت اور مدد سے نُّقَاتِلْ لڑین ہم فِي سَبِيلِ اللَّهِ
بیچ راہ خدا کے جالوت اور اوسکی قوم کے ساتھ اور وہ عمالقہ تھے بقیۂ قوم عاد سے کہ ہمیشہ بُت پوجتے تھے اور شرک کرتے تھے اور بنی اسرائیل سے
عداوت رکھتے تھے اور بنی اسرائیل اونکے ہاتھ سے عاجز تھے اور انمین کوئی بادشاہ اور حاکم نرہا تھا اس سبب سے اونھون نے اپنے پیغمبر سے
بادشاہ مقرر کرنے کی درخواست کی کہ اوسکی مدد سے جہاد کرسکین قَالَ کہا اُس پیغمبر نے هَلْ عَسَيْتُمْ آیا نزدیک ہو تم إِن
كُتِبَ اگر فرض کر دیا جائے عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ تم پر لڑنا دین کے دشمنون سے أَلَّا تُقَاتِلُوا یہ کہ تم لڑائی نہ کرو قَالُوا وَمَا لَنَا
کہا اونھون نے کہ کیا ہی ہمکو اور کیا چیز اس بات پر رکھیگی أَلَّا نُقَاتِلَ کہ ہم قتال نکرین فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کے
وَقَدْ أُخْرِجْنَا اور تحقیق کہ نکالدیا ہی اونھون نے ہمین مِن دِيَارِنَا جگھون اور گھرون ہمارے سے وَأَبْنَائِنَا اور بیٹون اپنے سے
یعنی ہمین ہمارے فرزندون سے جدا کردیا ہی حدیث مین ہی کہ جالوت نے اپنے زمانہ کے بادشاہون کی اولاد مین سے چار سو چالیس آدمی قید کیے تھے
اور کتنے گروہون کو اونکے گھرون سے نکالدیا تھا اسی سبب سے وہ لڑائی کرنے مین مبالغہ اور اصرار کرتے تھے فَلَمَّا كُتِبَ پس جسوقت لکھا گیا

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اوپر اونکے لڑنا بھڑنا دین کے دشمنون کے ساتھ تَوَلَّوْا تو پھر گئے اور فرمانبرداری سے درگذرے اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اُنھین سے اور وہ تین سو تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہی بِالظّٰلِمِيْنَ ○ اُن ظالمون کو جنھون نے جہاد سے منھ پھیرا جب اشموئیل علیہ السلام نے اونھین الزام دیا اور اونھون نے معقول جواب دیا تو حق تعالی سے پیغمبر نے درخواست کی کہ ایک بادشاہ اس قوم کے واسطے مقرر کردے حق سبحانہ تعالی نے ایک جریب اور ایک برتن روغن سے بھرا ہوا پیغمبر کے پاس بھیجا اور ارشاد کیا کہ جو شخص تیرے مکان مین آوے اور یہ روغن برتن مین جوش کھاوے اور یہ جریب اوسکے قد سے برابر ہو وہ شخص اس قوم پر سلطنت کرنے کے لائق ہی حضرت اشموئیل نے یہ خبر قوم کو پہونچائی بنی اسرائیل کے بڑے بڑے لوگون مین سے ہر ایک نے اونکے گھر مین آمد و رفت شروع کی کسی کے واسطے روغن جوش مین آیا اور جریب کے برابر کسی کا قد نہ ٹھہرا حتی کہ ایک دن ایک مرد سقا یا کھال صاف کرنے والا شاول نام کہ دراز قد ہونے کی وجہ سے اوسے طالوت کہتے تھے اشموئیل پیغمبر کے گھر مین آیا فورًا روغن نے جوش کھایا اور جریب اوسکے قد سے برابر ٹھہری وَقَالَ لَهُمْ اور کہا بنی اسرائیل سے نَبِيُّهُمْ اونکے نبی نے یعنی اشموئیل علیہ السلام نے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا نے قَدْ بَعَثَ لَكُمْ مقرر کیا ہی واسطے تمھارے طَالُوْتَ مَلِكًا ط طالوت کو بادشاہ حاکم قَالُوْا کہا اونھون نے یعنی بنی اسرائیل نے تعجب سے اَنّٰى يَكُوْنُ کیونکر ہوگی اور کہان سے ہی لَهُ الْمُلْكُ طالوت کی بادشاہی عَلَيْنَا اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ اور حال آنکہ ہم زیادہ لائق ہین بادشاہی کے کہ یہود کے سبط مین مِنْهُ اوس سے کہ وہ ابن یامین کے سبط سے ہی اور اس سبط مین نہ سلطنت ہی نہ نبوت اور اوسکے سبط مین نبوت نہونے کے علاوہ ایک سقا ہی وَلَمْ يُؤْتَ اور اوسے نہین عطا کی ہی سَعَةً زیادتی اور کشائش مِّنَ الْمَالِ ط مال دنیا سے یعنی اگر نسب و نسبت نہین رکھتا یہ تو چاہیے تھا کہ خزانون اور دفینون کا مالک ہوتا تا کہ لشکر کی آراستگی اور لڑائی کا سامان مہیا کر سکتا قَالَ کہا پیغمبر نے اُنکے جواب مین اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ تحقیق کہ خدا نے پسند کر لیا اوسے عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے وَزَادَهٗ اور زیادہ دی اوسے بَسْطَةً کشادگی اور افزونی فِي الْعِلْمِ بیچ علم کے یعنی لڑائی کے فن مین اور کہتے ہین کہ امور سیاست اور تدبیر مملکت مین وہ دانا تھا وَالْجِسْمِ ط اور زیادہ کیا ہی اللہ نے اوسے جسم مین لکھا ہی کہ طالوت خوبصورت اور دیدار و آدمی تھا سر اور گردن بہت خوب اپنے زمانے کے لوگون مین بہت بلند نظر آتا تھا وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ اور اللہ جو مالک الملک علی الاطلاق ہی دیتا ہی مُلْكَهٗ ملک اپنا مَنْ يَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہی اور جسے جانتا ہی کہ اسے سلطنت کرنے کی صلاحیت ہی بیت ملک دہ و ملک ستان اوست لیس راہ بحکمش نبر دہیچکس وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا بڑا فضل کرنے والا ہی اس امر مین کہ جسے چاہتا ہی اوسکے قبضۂ قدرت مین اختیار دیدیتا ہی عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہی اوسکا استحقاق جسے برگزیدہ کر لیتا ہی بارے اور بنی اسرائیل نے اپنے داب اور عادت کے موافق عاجزی اور الحاح کے ساتھ آکر کہا کہ طالوت کے برگزیدہ ہونے پر ہمین کوئی دلیل اور علامت چاہیے تا کہ ہمارے دلون مین اوسکی فرمانبرداری اور خیرخواہی کی رغبت پیدا ہو اشموئیل علیہ السلام نے خدا سے دلیل اور علامت کی درخواست کی اور خدا نے اوسکی سلطنت کی علامت کا علم دیدیا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا واسطے اونکے پیغمبر اونکے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖ تحقیق کہ نشانی سلطنت طالوت کی اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ یہ ہی کہ آئے تمھارے پاس تابوت سکینہ اور وہ ایک صندوق تھا کہ اسمین انبیا علیہم السلام کی تصویرین اوسمین بنی ہوئی تھین فِيْهِ سَكِيْنَةٌ بیچ اوسکے تسکین ہی مِّنْ رَّبِّكُمْ رب تمھارے کے پاس سے یعنی ایسی چیز اوسمین ہی جس سے

تمھارے دلون کو تسکین ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ سکینہ ایک جانور تھا بلّی کے برابر اوسکی دو آنکھین ایسی روشن تھین جیسے دو مشعلین کہ کسیکو اوسے دیکھنے کی قوت
نہ تھی اور حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ وہ جانور کا منھ آدمی کے منھ سے مشابہ تھا اور دو بازو رکھتا تھا لڑائی کے وقت اُس صندوق سے
نکلتا اور آندھی کی طرح دشمنون پر جاکر اونھین پراگندہ کر دیتا اسی واسطے بنی اسرائیل ہمیشہ اُس صندوق کو لشکر کی صف کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ اور
اُس صندوق مین باقی چیز ہی مِّمَّا تَرَكَ اوس مین سے جو کچھ چھوڑا ہی آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ آل موسیٰ اور آل ہارون علیہما السلام نے شخص کی
آل لغت مین اُس شخص کی ذات کو کہتے ہین جیسے کہا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ یعنی نفس ابراہیم و نفس عمران
اور حدیث مین آیا ہی اُوتِيتُ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ یہان آل داؤد سے داؤد علیہ السلام کی ذات مراد ہی اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی
چیزون مین سے جو کچھ اُس صندوق مین رہگیا تھا وہ حضرت موسیٰ کی نعلین تھین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ترنجبین کا ٹکڑا جو تیہ مین اونپر اترتی تھی
اور ریزہ الواح اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور اوس صندوق کو عمالقہ بنی اسرائیل سے اپنی ولایت مین لے گئے تھے جس موضع مین رکھتے وہان کے
لوگون پر ایک نہ ایک آفت آتی آخر ایک گھورے کے قریب دفن کر دیا حق تعالی کے حکم سے فرشتے اوسے اشموئیل پیغمبر کے پاس اوٹھا لائے جیسا کہ
حق تعالی نے فرمایا کہ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ اوٹھا لینگے فرشتے اوس تابوت کو اور تمھارے پاس لے آئینگے اِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ وہ صندوق
تمھارے پاس پہونچنے مین لَآيَةً لَّكُمْ البتہ دلیل ہی واسطے تمھارے اس امر پر کہ سلطنت طالوت کے باب مین پیغمبر کی بات سچی ہی اِن
كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ ع اگر ہو تم باور کرنے والے پس بنی اسرائیل بعد پہونچنے تابوت کے اوسکے حکم کے مطیع و فرمانبردار ہوگئے اور ارادہ جالوت سے
لڑنے کا کیا اور ستر ہزار آدمی طالوت کے ہمراہ ہوے اور اوسدن ہوا نہایت تیز اور گرم چلتی تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ پس جسوقت
کہ باہر آیا طالوت اشموئیل علیہ السلام کے حکم کے ساتھ شہر ایلیا سے بِالْجُنُودِ لا ساتھ اون لشکرون کے جو آراستہ کیے تھے قَالَ کہا طالوت نے
اشموئیل علیہ السلام کے جتانے یا الہام ربانی سے کہ اے قوم اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُم تحقیق کہ خدا آزمانے والا ہی تمھین اس گرم ہوا مین بِنَهَرٍ
ساتھ پانی ایک نہر کے کہ آردن اور فلسطین کے درمیان مین ظاہر ہوگی تا کہ تمھین دکھائے کہ مطیع کون شخص ہی اور عاصی کون ہی فَمَن شَرِبَ مِنْهُ
پس جو کوئی پانی پیئیگا اوس نہر سے فَلَيْسَ مِنِّي پس نہین ہی وہ مجھسے یعنی میرے مذہب پر وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ اور جو کوئی نہ چکھیگا اور نہ
پیئے گا پانی طعام لغت مین شراب کے معنی پر آیا ہی جیسا کہ خدا کے کلام مین ہی کہ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا یعنی شربوا فَإِنَّهُ مِنِّي پس تحقیق کہ وہ مجھسے ہی یعنی میرے
مذہب پر ہی جو کوئی پانی نہ پیئے اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ مگر وہ شخص جو اوٹھالے غُرْفَةً بِيَدِهِ ایک چلو پانی بیچ ہاتھ اپنے کے لکھا ہی کہ حق تعالی نے
اپنی قدرت کاملہ سے پانی کی ایک نہر اونکی راہ مین پیدا کر دی اور جب لشکر اوس گرم ہوا مین بہت شدت سے پیاسا اوس نہر پر پہونچا
فَشَرِبُوا مِنْهُ پس پی گئے اوس مین سے زیادہ ایک چلو سے اِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اونمین سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے اونھون نے تو
ایک ایک چلو پانی پر قناعت کی اوسی ایک چلو بھر پانی سے سیراب بھی ہوگئے اور جسقدر پانی چلوون مین پینے سے بچا اوس سے اونکی چھاگلین
او مشکین بھی بھر گئین اور جنھون نے ایک ایک چلو سے زیادہ پیا اونکے ہونٹ کالے ہوگئے اور پیاس حد سے زیادہ بڑھ گئی کہ جتنا زیادہ پانی پیتے تھے زیادہ
پیاسے ہوتے تھے اور نہر کے کنارے ہی پڑ رہے ہو دشمن کے لشکر سے ملاقات تک نہ کی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ عارف لوگ اس قصہ مین دنیا اور دین کے واسطے ایک
مثال سمجھتے ہین اس طرح پر کہ قوم طالوت سالک لوگ ہین نفس اور خواہش جیسے لشکر جالوت کے مثل ہی اُس سے مقابلہ اور مقاتلہ کرنے کی طرف متوجہ ہین کہ وہ پانی کی نہر دنیا کا مال و متاع ہے

ع

سالک اوسکے سبب آرام مین پڑجانے اور جسقدر ضرورت معاش ہو اوس سے زیادہ کی طرف میلان کرے وہ حرص کے پھندے مین
گرفتار ہوگا مال متاع دنیا جسقدر اوسکے ہاتھ آئیگا اوسے جمع کرنے کی رغبت زیادہ پیدا ہوگی کبھی اطمینان نہ پائیگا مثنوی
کاسۂ چشم حریصان پر نشد ٭ تا صدف قانع نشد پر در نشد ٭ گر بریزی بحر در ہر کوزہ ٭ چند گنجد قسمت یک روزہ ٭ اور ایسا حریص
آدمی نہر دنیا کے کنارے پڑا رہ کے ہوا و ہوس کے لشکر سے مقابلہ اور مقاتلہ کرنے کی جو دولت ہے اوس سے محروم اور بے نصیب رہتا ہے
اور جس سالک نے نہر دنیا کے کنارے ایک ہی چلو پر قناعت کی یعنی اوسی قدر کھانے پہننے پر خوش رہا جس سے چارہ ہی نہین حق تعالی اوسکے
اپنے قرب تک پہونچا کر استغنائے باطنی عطا فرماتا ہے بیت قناعت تونگر کند مرد را ٭ خبر کن حریص جہان گرد را ٭ قطعہ ای قناعت
توانگرم گردان ٭ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست ٭ کنج صبر اختیار لقمان ست ٭ ہر کرا صبر نیست حکمت نیست ٭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ پس
جب پار اوتر گیا اوسکے هُوَ طالوت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے تھے اور اوسکی بات مان چکے تھے مَعَهٗ
گذرے ساتھ اوسکے قَالُوْا کہا اون لوگون نے جو خلاف کرکے پار نہ اوترے تھے لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ نہین ہے طاقت
آج کے دن بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ساتھ جالوت اور اوسکے لشکرون کے ایک قول یہ ہے کہ اوسکے لشکر سے چھیاسٹھ ہزار آدمی
نہر کے پار نہ اوترے اور جو چار ہزار آدمی کہ پار اوترے تھے جب اونھون نے جالوت کا لشکر دیکھا تو اونمین سے تین ہزار چھ سو ستاسی
آدمی ڈر کر اور بیدل ہو کر بولے کہ ہم جالوت سے لڑنے کی طاقت نہین رکھتے قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ کہا اون لوگون نے جو یقینی
جانتے تھے کہ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ بیشک وہ ملاقات کرنے والے ہین یعنی خدا کا جزا دینا دیکھنے والے ہین اور یہ بقیہ لشکر تھے
تین سو تیرہ آدمی کہ کہنے لگے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ بہت ہوا ہے کہ گروہ تھوڑا اسلحہ والون کا غَلَبَتْ غالب ہوگیا ہے فِئَةً كَثِيْرَةً اوپر گروہ بہت
کافرون اور دشمنون کے بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ اعانت اور نصرت اور مددگاری خدا کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور خدا ساتھ صبر
کرنے والون کے ہے تائید اور قوت سے چونکہ ڈرے ہوئے لوگون نے انکار کیا اور جنھون نے حکم کے خلاف کیا تھا وہ نہر کے کنارے رہ گئے تھے
طالوت نے اوس تھوڑے سے ہی گروہ سے جالوت کے لشکر کے مقابل مین صف جمائی اور صاحب تیسیر کے قول پر آٹھ لاکھ سوار جرار خنجر کش تیغ زن
نیزہ دار کا وہ لشکر تھا بیت چو شیران آہن دل الماس چنگ ٭ چو گرگان بدگوہر آشفتہ رنگ ٭ اور جالوت خود بھی گران ڈیل اور رعب دار
آدمی تھا اور امام حدادی کی تفسیر مین مذکور ہے کہ جالوت کے ہتھیار وزن مین ہزار رطل لوہے کے تھے اوسمین سے ایک خود جو سر پر رکھتا تھا وہ تین سو رطل کا تھا
وَلَمَّا بَرَزُوْا اور جب کہ ایمان والے ظاہر ہوئے اور لڑائی کے واسطے صف باندھی لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ واسطے جالوت اور
لشکرون اوسکے کے قَالُوْا کہا ایمان والون نے رَبَّنَآ اے رب ہمارے اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا اوتار دے اوپر ہمارے صبر یہ استعارہ ہے
بہت دینے اور کمال کو پہونچانے سے یعنی بہت صبر جو کمال کے درجہ پر ہو وہ ہمین عطا فرما وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ اپنی
تائید سے قدم ہمارے میدان جنگ مین وَانْصُرْنَا اور مدد دے ہمکو عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ اوپر گروہ کافرون کے
فَهَزَمُوْهُمْ پس شکست کی اور ہزیمت دی ایمان والون نے کافرون کو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ مدد اور توفیق الہی کے وَقَتَلَ
دَاوٗدُ اور قتل کیا داؤد بن ایشا علیہ السلام نے جَالُوْتَ جالوت کو سنگ فلاخن سے کہ اوسکے خود پر مارا اور خود اوسکے سر مین توڑ کر دھنسا اور

اوسکا بھیجا تھا گریا اور اوس کا لشکر تتر بتر ہو گیا اور طالوت نے پیشتر کہا تھا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے اوسے اپنی بیٹی بیاہ دونگا اور اوسے اپنی سلطنت مین شریک کر دونگا پس اوسنے عہد پورا کیا اور داؤد علیہ السلام کو بیٹی اور آدھی سلطنت حوالہ کی آخر کو تمام سلطنت کے وہی مالک ہو گئے وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اور عطا کی خدا نے داؤد کو تبا جالوت کے بعد بادشاہی وَالْحِكْمَةَ اور اونھین حکمت عطا فرمائی یعنی نبوت یا زبور وَعَلَّمَهٗ اور سکھایا اونھین مِمَّا يَشَآءُ جس چیز سے کہ چاہا اور وہ علم ہے جو انبیا علیہم السلام کے کام آتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ زرہ بنانے کی صنعت یا پرندون کی زبان سمجھنا وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اور اگر نہ باز رکھتا اللہ لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضے اونکے کو بسبب بعض کے یعنی مشرکون کو اگر جہاد کرنے والے مومنون کے سبب سے دفع نہ کر دیتا لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ تو البتہ خراب ہو جاتی زمین کفر کی سیاہی کے سبب سے اور زمین کی نعمتین زائل ہو جاتین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن اللہ ذُوْ فَضْلٍ صاحب فضل اور رحمت کا ہے عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۝ اوپر اہل عالم کے تِلْكَ یہ قصے جنمین کھلے ہوے معجزے ہین اٰيٰتُ اللّٰهِ نشانیان قدرت خدا کی ہین نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ پڑھتے ہین ہم اوپر تیرے یعنی ہمارے حکم سے ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جبرئیل تیرے پر پڑھتے ہین بِالْحَقِّ ساتھ راستی کے اس طور پر کہ مطابق واقع کے ہین اور اہل کتاب اوسے مان لیتے ہین وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝ اور تحقیق کہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دوست ہمارا ہے اور البتہ بھیجے ہوون مین سے ہے تمام خلائق پر

تِلْكَ الرُّسُلُ یہ پیغمبر اور رسول جنکا اس سورہ مین ذکر کیا گیا فَضَّلْنَا بزرگی دی ہے ہمنے بَعْضَهُمْ بعضے اونکے کو ساتھ خاص چیزون اور فضیلتون کے عَلٰى بَعْضٍ بعضے اورون پر مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ ان پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر تھا کہ خدا نے اوسکے ساتھ بے واسطہ اور بغیر ذریعے کے کلام کیا جیسے حضرت آدم علیہ السلام کہ اونسے خدا نے کہا اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ اور جیسے حضرت موسی علیہ السلام کہ اونسے حق تعالی نے فرمایا اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ اور جیسے ہمارے سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اونکو حق تعالی ارشاد فرماتا ہے فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا بعضے اونکے کو درجون پر اور انبیا علیہم السلام مین تفاوت اسی جہت سے ہے کہ بعضے اونمین سے آدمیون کے ایک ہی فرقہ کی طرف بھیجے گئے اور بعضے اکثر فرقون کی طرف یا سب آدمیون کی طرف یا جن اور آدمی سب کی طرف جیسے ہمارے سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا اور تفاوت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض انبیا علیہم السلام کو خواب مین پیغمبری ہوئی اور بعضون کو جاگتے مین اور بعضے مفسرون کے نزدیک رَفَعَ بَعْضَهُمْ سے ادریس علیہ السلام مراد ہین کہ حق تعالی نے اونھین مرتبہ عالی عطا فرمایا جیسا ارشاد کیا ہے وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ ظاہر یہ بات ہے کہ وہ بعض ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین کہ سب انبیا علیہم السلام پر اکثر فضیلتون اور بہتیرے خاص امور مین فضیلت دیے گئے ہین جیسا کہ اکثر آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے مثنوی ہمہ انبیا در پناہ تواند ۔ مقیم در بارگاہ تواند ۔ تو مہر منیری ہمہ اختر اند ۔ تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند ۔ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے افضل ہونے کی وجہین نقلاً اور عقلاً جواہر التفسیر مین مفصل اور مشرح بیان ہوئی ہین وَاٰتَيْنَا اور دیے ہمنے عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ عیسی بیٹے مریم کو معجزے کھلے ہوے جیسے اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا اور مردون کو جلانا وَاَيَّدْنٰهُ اور قوت دی ہمنے اوسے بِرُوْحِ الْقُدُسِ

ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام نے اونکی ماں مین پھونک دی یا قوت دی ہمنے اوسے موافقت جبرئیل علیہ السلام کے سببسے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اور اگر چاہتا خدا تو مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو مِنْۢ بَعْدِهِمْ پیچھے انبیا سے تھے مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ
بعد اسکے کہ آئین اونکے پاس نشانیاں کھلی ہوئین اونکے پیغمبرون کی نبوت پر وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا مگر اختلاف کیا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ پس
ان امتون مین سے کوئی امت تھی کہ ایمان لائی یعنی اپنے ایمان پر ثابت رہ کر اپنے پیغمبر کے دین کو اپنے اوپر لازم رکھا وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ اور اون
امتون مین سے کوئی امت تھی کہ کافر ہوگئی اور اپنے پیغمبر کے دین سے انکار کر کے راہ حق چھوڑ دی یہ اعتراض ہے یہود و نصارا پر کہ حضرت موسی
اور حضرت عیسی علیہما السلام کے بعد راہ راست سے منحرف ہوگئے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ تو مَا اقْتَتَلُوْا نہ اختلاف کرتے
مخالفت کو اقتتال کے لفظ سے جو بیان مین لایا یہ مسبب کا ذکر کرنا اور سبب کو مراد لینا ہے اسواسطے کہ قتال واقع ہونا اختلاف کے سبب سے
تھا اور اقتتال کے لفظ کو مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنی جسے چاہتا ہے
گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اَنْفِقُوْا انفاق کرو یعنی خرچ کرو مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز سے جو کہ
عطا کی ہے ہمنے تمہین یعنی مال کی زکوۃ نکالو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ پہلے اس سے کہ آئے تم پر يَوْمٌ دن ایسا کہ اوسکے ہول اور ہیبت سے
لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ خرید و فروخت نہوگی بیچ اوسکے کہ کوئی اپنے تئین عذاب سے مول لے لے اور چھڑا لے اور نہ دوستی ہوگی اوس
دن کہ کوئی کسی کی حمایت کرے وَّلَا شَفَاعَةٌ اور نہ درخواست اور سفارش حلول عذاب کے وقت ہوگی وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہی ظالم ہین کہ خدا کے حق کو مستحق سے روکتے ہین یا بے محل عبادت مقرر کرنے مین ظالم ہین اَللّٰهُ اللہ عبادت کے
لائق وہی اللہ ہے لَآ اِلٰهَ کوئی معبود نہین موجود خلق کے واسطے اِلَّا هُوَ مگر وہی کہ عبادت کا استحقاق اوسی کے واسطے ثابت ہے
اَلْحَيُّ زندہ ہے سب زندون کے پہلے سے اور زندہ رہیگا سب زندون کے فنا ہو جانے کے بعد الْقَيُّوْمُ قائم ذات اور صفات مین
یا قائم ساتھ تدبیر اور حفاظت مخلوقات کے لَا تَاْخُذُهٗ نہین لیتی ہے اوسے سِنَةٌ وہ چیز جو نیند سے پہلے ہوتی ہے مثلاً سستی
اور اوسکے سوا جسے اونگھ کہتے ہین وَّلَا نَوْمٌ اور نہ نیند جس سے ظاہری حواس کا ادراک زائل ہو جاتا ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ واسطے
اوسکے ہے جو کچھ آسمانون مین ہے مبدعات علویہ سے وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہے کائنات سفلیہ سے مَنْ ذَا الَّذِيْ
کون شخص ہے وہ جو يَشْفَعُ درخواست اور سفارش کرے انبیا اور ملائکہ وغیرہ مین سے عِنْدَهٗٓ نزدیک اوسکے قیامت کے دن کسی کی اِلَّا بِاِذْنِهٖ
مگر ساتھ حکم اوسکے کے کہ وہ شفاعت کی اجازت دے يَعْلَمُ جانتا ہے اللہ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جو کچھ سامنے آسمان والون اور زمین والون کے
ہے اس جہان کے امور سے وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ ہوگا اونکے پیچھے اوس جہان کے کامون سے وَلَا يُحِيْطُوْنَ اور نہین گھیرتی مخلوقات بِشَيْءٍ
مِّنْ عِلْمِهٖٓ ساتھ کسی چیز کے اوسکی معلومات سے اِلَّا بِمَا شَآءَ مگر ساتھ اوس چیز کے کہ وہی چاہے کہ مخلوقات اوسپر محیط ہو جائے وَسِعَ سما لیا ہے
اور گنجائش پائی ہے كُرْسِيُّهُ کرسی اوسکی نے جو عرش کے نیچے اور آسمانون کے اوپر ہے یا گھیر لیا ہے اوسکے علم نے السَّمٰوٰتِ سب آسمانون کو اور اوسکو جو کچھ
اون مین ہے وَالْاَرْضَ اور تمام زمین کو اور اوسے جو کچھ اوس پر ہے وَلَا يَئُوْدُهٗ اور اوسے رنج مین نہین ڈالتی اور گران نہین گذرتی حِفْظُهُمَا
حفاظت آسمان اور زمین کی وَهُوَ الْعَلِيُّ اور وہ برتر ہے وصف کی الْعَظِيْمُ بزرگتر ہے فہمون کی سمجھ سے یہ بعینہٖ بزرگ آیت ہے قرآن مین

حدیث شریف مین آیا ہے کہ اس آیت کی ایک بان ہے کہ ساق عرش کے قریب تقدیس کرتی ہے اور اسکے پڑھنے کی خاصیتین اور فضیلتین حدیثون مین بہت ہین لَآ اِكْرَاهَ
نہین کچھ زبردستی فِي الدِّيْنِ قف قبول کرنے مین دین اسلام کے عرب کے اسلام کے بعد یعنی یہود و نصارا و مجوس سے دونون مین سے کسی پر اسلام
لانے مین زبردستی نہ کرنا چاہیے بشرطیکہ جزیہ دینا قبول کرلین مفسرون نے کہا ہے کہ آیت قتال سے اس آیت کا حکم منسوخ ہے عرب کے سب قبیلون سے
سوا دین اسلام قبول نہو نگا اورون کے ساتھ قتال کرنا چاہیے کہ مسلمان ہو جائین یا جزیہ قبول کرلین ابو الحصین انصاری رضی اللہ
تعالی عنہ کے دو بیٹے اسلام قبول کیے ہوئے تھے ناگاہ ملک شام سے ایک نصرانی مدینہ منورہ مین آیا اور اون دونون نے اوسکی
صحبت مین بیٹھنا اختیار کیا اوسکے دم دلاسے سے مغرور ہوکر نصرانی دین اختیار کرلیا اور اوسکے ساتھ ملک شام کی طرف چل نکلے ابو الحصین
رضی اللہ تعالی عنہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت چاہی کہ جائین اور اپنے دونون بیٹون کو زبردستی کے اوس دین سے
پھیر لائین یہ آیت نازل ہوئی کہ جو شخص کسی دین پر مضبوط ہو گیا اوسپر زبردستی نکرو قَدْ تَّبَيَّنَ تحقیق کہ ظاہر ہو گئی ہے الرُّشْدُ سیدھی راہ
مِنَ الْغَيِّ گمراہی سے یعنی کفر ایمان سے اور حق باطل سے متمیز ہو گیا فَمَنْ يَّكْفُرْ پس جو کوئی کافر ہو یعنی منکر ہو بِالطَّاغُوْتِ
ساتھ اوس چیز کے جسے پوجتے ہین سوا خدا کے شیطان ہو خواہ بت کاہن ہو یا ساحر وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور ایمان لاوے ساتھ اللہ کے
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ پس تحقیق کہ ہاتھ مارا اوسنے بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ساتھ پکڑ مضبوط کے کہ قرآن ہے یا سنت کی اتباع یا امر اور نہی ہے
ٹھہرانا کہ یہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ پر چلنا ہے سلمی قدس سرہ کہتے ہین کہ ابتدا مین توفیق اور انتہا مین سعادت عروۃ وثقی ہے
اور حقائق والے کہتے ہین کہ عروہ وثقی عوام کے واسطے توفیق طاعت ہے اور خواص کے واسطے محبت کے ساتھ مزید عنایت اور اخص الخواص کے
واسطے ربوبیت کے جذبے کہ اونھین وجود کی ظلمتون سے فانی کردین اور اخلاق واجب الوجود کے انوار کے ساتھ باقی رکھین اور حضرت
خواجہ بہاء الحق والدین جو نقشبند مشہور ہین قدسنا بحقائق کلامہ کے مقامات مین مذکور ہے کہ اس راہ مین حق کے سوا سب طاغوت ہے
اوسکے ساتھ کفر اور حق کے ساتھ ایمان سالک کے واسطے ہر قدم پر شرط لازم ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الْهَوٰى
عِنْدَ اللّٰهِ اَبْغَضُ مِنْ جَمِيْعِ الْاٰلِهَةِ یعنی جن خداون کو زمین مین پوجتے ہین اون سب مین بدتر اونکی خواہش ہے اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ
هَوٰىهُ یعنی کیا نہین دیکھتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے جسنے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرایا ہے اور وہ بیچارہ سمجھتا ہے کہ مین خدا کا
بندہ ہون بیت خواجہ پندارد کہ دارد حاصلے ✦ حاصل خواجہ بجز پندار نیست ✦ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ تعس عبد الدرہم وتعس عبد الزوجۃ
یعنی ہلاکت مین پڑا ہے بندہ سونے چاندی کا اور بندہ زن و فرزند کا بیشک جو جسکا بندہ ہوتا ہے اوسی چیز کو پوجتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے
بیت ہر چیز کہ اندر دو جہان بندۂ آنی ✦ آن است ترا در دو جہان مونس و معبود ✦ پس سب چیزون سے ضرور قطع تعلق کرنا چاہیے اور حق سبحانہ
تعالی ہی سے ملنا چاہیے یہی فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى کا بھید ہے اور یہ عروہ یعنی دست آویز اور پکڑ ایسی ہے کہ لَا انْفِصَامَ لَهَا کہ ٹوٹنا
اور کھلنا کچھ نہین ہے اوسکے واسطے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہے اوسکی بات جو عروہ وثقی کے ساتھ توسل رکھتا ہے عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے
اوس شخص کی نیت خالص جسنے اوس عروہ وثقی یعنی مضبوط پکڑ کو پکڑ رکھا ہے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اللہ دوست اون لوگون کا ہے
جو ایمان لائے اوسکا یا سیدھی راہ دکھانے مین اون لوگون کے کامون کا متولی ہے يُخْرِجُهُمْ نکالتا ہے اونھین مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون کفر

اور ضلالت سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا فکر سے نکال کر معرفت کے بینہ کی طرف پہونچاتا ہے یا شک سے نکال کر یقین پر یا نفس کی تاریکی سے نکال کر نور دل کی طرف یا صفات بشریت سے نکال کر اخلاق ربوبیت کی جانب پہونچا دیتا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جو لوگ حق بات چھپاتے ہین یعنی یہود یا اور مرتد لوگ اور صحیح یہ بات ہے کہ کفروا سے سب کافرون کو عموماً ارادہ لیتے ہین اَوْلِيٰٓـُٔــهُمُ دوست اونکے الطَّاغُوْتُ طاغوت ہین کعب بن اشرف اور حی بن اخطب اور مثل اونکے یہود کہ طاغوت یا بت اور بت رستون کے طاغوت ہین شیطان مرتدون کے طاغوت ہین يُخْرِجُوْنَهُمْ یہ دشمن اور بت اور شیاطین کہ طاغوت انکے ہین نکالتے ہین یعنی بلاتے ہین کافرون کو مِّنَ النُّوْرِ ایمان سے جسکا وعدہ تھا اِلَى الظُّلُمٰتِ طرف تاریکی کفر کے یا یہود کو اوس ایمان سے کفر کی طرف بلاتے ہین جو ایمان وہ توریت کے ساتھ رکھتے تھے اوسکی تکذیب کے سبب سے یا مرتدون کو اقرار سے انکار کی طرف بلاتے ہین اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ کافر اپنے طاغوتون سمیت رہنے والے ہین آتش دوزخ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ آگ مین ہمیشہ رہنے والے ہین اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے اور چشم بصیرت سے نظر نہین کی تونے اِلَى الَّذِيْ طرف اوس شخص کے جسنے عداوت اور عناد کی راہ سے حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ دلیل چاہی اور جھگڑا کیا ساتھ ابراہیم کے فِيْ رَبِّهٖٓ بیچ دین خدا اوسکے کہ پروردگار کی ربوبیت اور وحدانیت ثابت کرتے ہین اور یہ جو جھگڑا کیا اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اوسوقت جب دی تھی اوسے خدا نے بادشاہی اور یا جرأت اور جھگڑا اسواسطے کیا کہ خدا نے اوسے بادشاہی دی تھی اور اوسنے بغاوت کے ہاتھ ... اور ... اور یہ جھگڑا تھا کہ وہ تمام روے زمین اپنے تصرف مین رکھتا تھا یہ جھگڑا اوسوقت ہوا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت توڑ ڈالے اور نمرود کے ہوا ارکان دولت تھے اونکی یہ راے قرار پائی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا دینا چاہیے نمرود نے کہا کہ ابراہیم کو لاؤ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگ لائے تو نمرود بولا کہ اے ابراہیم تونے ہمارے خداؤن کو پامال کیا ... اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ یاد کر اوسوقت کو جب کہا ابراہیم نے اوسکی بات کے جواب مین رَبِّيَ الَّذِيْ ... يُحْيٖ زندہ کرتا ہے اور عدم سے وجود مین لاتا ہے وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہے دار بقا سے میدان فنا مین پہنچاتا ہے قَالَ کہا نمرود نے اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ مین بھی زندہ کرتا ہون اور مار ڈالتا ہون پس اوس زندہ آدمی کو جسے قتل کرنا واجب تھا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا بلایا اور چھوڑ دیا اور کہا کہ یہ مردہ کو مین نے زندہ کر دیا اور دوسرے بیگناہ کو طلب کیا اور قتل کر ڈالا اور بولا کہ یہ زندہ کو مین نے مار ڈالا اوسکا یہ عقیدہ تھا کہ قصور معاف کر دینے سے زندہ کرتا ہے اور قتل سے مار ڈالتا ہے اور یہ نہین جانتا تھا کہ خلق کو جلانا اور مار ڈالنا زندگی اور موت ہے اجسام مین اور وہ جلانا اور مار ڈالنا حضرت قادر مختار کے سوا اور کسیکے اختیار مین نہین آ جاتا تھا اور ... آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت کھلی ہوئی دلیل کی طرف پھرے قَالَ اِبْرٰهٖمُ کہا ابراہیم نے فَاِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ لاتا ہے آفتاب کو ہر روز مِنَ الْمَشْرِقِ اوس کنارہ سے جو آفتاب نکلنے کی جگہ ہے فَاْتِ بِهَا پس تو لا تو اوسے مِنَ الْمَغْرِبِ اوس جگہ سے جو اوسکے ڈوبنے کی جگہ ہے فَبُهِتَ الَّذِيْ پس ہکا بکا ہو گیا وہ آدمی جو كَفَرَ کافر تھا یعنی نمرود اور اوسکی حجت منقطع ہو گئی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور اللہ ہدایت نہین کرتا حجت کرنے سے الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قوم ظالمون کو اَوْ كَالَّذِيْ یہ کلام پہلی آیت پر معطوف ہے

یعنی ہین کیا نہین دیکھا تونے اوسکا قصہ جسنے ابراہیم علیہ السلام سے حجت کی یا نہین دیکھی تونے مثل اوس شخص کی جو مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ گذرا اوپر ایک گانون کے
وَّهِيَ خَاوِيَةٌ اور وہ گانون گرا ہوا تھا عَلٰی عُرُوْشِهَا اوپر چھتون اپنی کے یعنی پہلے اوسکی چھتین بیٹھی تھین پھر دیوارین اوپر گری تھین
اور یہ نہایت خرابی ہے اور مشہور یہ ہے کہ اس خراب گانون پر عزیر علیہ السلام کا گذر ہوا تھا توریت اونھین یاد تھی اور اکابر احبار مین سے تھے بیت المقدس کی
خرابی کے بعد بخت نصر اونھین قید کرکے بابل مین لایا اور حق تعالی نے کافرون کی قید سے اونھین رہائی نصیب کی اور عزیر علیہ السلام بیت المقدس کی
طرف متوجہ ہوئے قریہ سائر آباد یا دیہ عنب پر کہ شہر ایلیا سے دو کوس تھا پہونچے وہان ایک موضع ویران دیکھا مگر اوسکے درخت میوہ دار تھے
تھوڑے انجیر چنے اور تھوڑے سے انگور جمع کیے اور ایک دیوار کے سایہ مین ٹھہر کے کئی انجیر کھائے اور باقی پٹاری مین رکھلیے اور انگور نچوڑ کے کچھ عرق پیا
اور باقی مشکیزہ مین ڈال دیا اور جو دراز گوش اونکی سواری مین تھا اوسے باندھ دیا اور ایک دیوار کا تکیہ لگا کر اوس اوجڑے گانون کو دیکھنے لگے
چونکہ اس گانون کو نہایت ویران اور خراب دیکھا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ کہا عزیر نے کس طرح اور کس صورت سے زندہ کریگا هٰذِهِ اللّٰهُ
اس گانون کو خدا یعنی اللہ تعالی کیونکر اس گانون کو پھر آباد کریگا بَعْدَ مَوْتِهَا بعد خرابی اوسکی کے یا اوس گانون والون کو مرجانے کے
بعد کسطرح زندہ کریگا اور عزیر علیہ السلام کا یہ قول اس وجہ سے نہ تھا کہ حق تعالی کی قدرت سے اس بات کو آپ بعید جانتے ہون بلکہ زندہ کرنے کی
کیفیت پر آپ مطلع ہونا چاہتے تھے فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ پس مار ڈالا اللہ نے اونھین یہ خیال اور فکر کرنے کے وقت مِائَةَ عَامٍ سو برس
اور دراز گوش بھی مرگیا ثُمَّ بَعَثَهٗ پھر زندہ کردیا اونھین اوسی شکل اور صورت پر جو پہلے تھی لکھا ہے کہ حق تعالی نے اونھین اور کھانے
پینے اور دراز گوش کو خلق کی نظرون سے چھپا دیا جب اونکے مرنے سے ستر برس گذرے اور بخت نصر ہلاک ہوا حق تعالی نے نوشک فارسی کو
پیدا کیا یہانتک کہ تیس برس کی مدت مین بیت المقدس کی عمارت کو پہلے کی ایسی عمارت کی صورت پر اوسنے طیار کیا اور یہ دیہ عنب جیسا
پہلے تھا اوس سے بھی زیادہ آباد ہوا پھر عزیر علیہ السلام کو حق تعالی نے زندہ کیا کہا ہے کہ اونھین کچھ دن چڑھے مار ڈالا تھا اور جس دن زندہ ہوئے اوس دن
ابھی آفتاب غروب نہوا تھا پس جب عزیر علیہ السلام زندہ ہوئے اور اپنی آنکھین ملتے تھے خدا کے حکم سے ایک فرشتے نے قَالَ كَمْ
لَبِثْتَ کہا اونکو کہ یہان کتنی دیر توقف کیا تونے قَالَ لَبِثْتُ کہا عزیر علیہ السلام نے توقف کیا مین نے یہان یَوْمًا
ایک دن اور جب دیکھا کہ ابھی آفتاب باقی ہے تو کہا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا تھوڑا سا دن قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ کہا اوس فرشتہ نے
کہ جیسا تم گمان کرتے ہو ایسا نہین بلکہ توقف کیا تمنے یہان مِائَةَ عَامٍ سو برس اور اس سو برس تک تم مردہ رہے عزیر علیہ السلام
آپ مین آئے اور دیکھا تو اوس موضع کو دوسری وضع پر پایا بہت تعجب ہوا اور دوبارہ اوس فرشتے نے اونسے کہا کہ فَانْظُرْ
پس دیکھ تو اِلٰى طَعَامِكَ طرف کھانے اپنے کے یعنی انجیر کی طرف جسے پٹاری مین رکھا تھا وَشَرَابِكَ اور پینے کے
اپنے پینے کو یعنی شیرۂ انگور کو جسے مشکیزہ مین ڈالدیا تھا لَمْ يَتَسَنَّهْ کہ نہین بگڑا وہ عرق وَانْظُرْ اور دیکھ اِلٰى حِمَارِكَ
طرف دراز گوش اپنے کے کہ اوسکی ہڈیان رہگئی تھین اور باقی اجزا گلگئے گذرے تھے اوسوقت خطاب ہوا کہ تجھے موت کے بعد
مین نے زندہ کیا تاکہ میری قدرت کے آثار تیری ذات مین ظاہر ہوجائین وَلِنَجْعَلَكَ اور دوسرے یہ کہ کرین ہم تجھے
اٰيَةً لِّلنَّاسِ نشانی اور عبرت واسطے اون لوگون کے جو اجسام اور اجساد کے حشر مین شک رکھتے ہین وَانْظُرْ

إِلَى الْعِظَامِ اور دیکھ طرف ہڈیون دراز گوش اپنے کے تاکہ دیکھے تو کہ اپنی قدرت بے علت سے كَيْفَ نُنشِزُهَا کیونکر حرکت دیتے ہین ہم
اونھین اور ایک کو دوسرے پر جماتے ہین ثُمَّ نَكْسُوهَا پھر پہناتے ہین ہم اون ہڈیون کو لَحْمًا گوشت عزیر علیہ السلام اونکی طرف
دیکھنے لگے ایک آواز سنی کہ کوئی پکار کر کہتا ہی کہ ای پوست اور گوشت اور ای بکھرے ہوئے اجزا قدرت کاملہ ربانی سے تم سب جمع ہو جاؤ سب
اجزا مجتمع ہو کر جیسے تھے ویسی صورت پر برابر ہو گئے اور اوس دراز گوش کے جسم مین جان آگئی فورًا کود کر چلانے لگا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ
پس جب ظاہر ہو گئے واسطے عزیر علیہ السلام کے قدرت الٰہی کے آثار مردہ زندہ کرنے مین معائنہ کے طور پر قَالَ أَعْلَمُ کہا مین جانتا ہون
صحیح جیسا اسکے قبل و قیل اور بیان سے سمجھا تھا کہ أَنَّ اللَّهَ بیشک اللہ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر زندہ کرنے اور مار ڈالنے سے
قَدِيرٌ قادر ہی پھر عزیر علیہ السلام اپنی قوم مین آئے اور اوس قبیلہ کے بوڑھے آدمیون کو پہچانا اور کہتے ہین کہ اونھین کسی نے نہین
پہچانا اور امتحان کیا یہانتک کہ عزیر علیہ السلام نے توریت منہ دیکھے پڑھی اور اون لوگون نے لکھی اسواسطے کہ بخت نصر نے اونکی کتابین
جلادی تھین وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر اوسے کہ کہا ابراہیم نے رَبِّ أَرِنِي اے رب میرے دکھا مجھے اپنی قدرت کاملہ سے
كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردون کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مردے زندہ کرنے کی کیفیت دیکھنے کا یہ سوال کیا نہ یہ کہ
معاذ اللہ زندہ کرنے کی اصل مین اونھین شبہہ تھا قَالَ فرمایا اللہ نے أَوَلَمْ تُؤْمِن کیا تو نہین ایمان لایا ہی کہ مین مردہ کو زندہ کرتا ہون یہ
استفہام ایجاب کے معنی مین ہی یعنی ای ابراہیم تو اس بات پر ایمان رکھتا ہی کہ مین اپنی قدرت سے جلاتا اور مار ڈالتا ہون نمرود سے تو خود کہہ چکا ہی کہ رَبِّيَ الَّذِي
يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ بَلَىٰ کہا ابراہیم نے کہ ہان ایمان لایا ہون مین وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي و لیکن یہ سوال مین نے اسواسطے کیا کہ مطمئن ہو
اور ٹھہر جائے دل میرا اوسکی کیفیت دیکھکر فتوحات مکی مین مذکور ہی کہ زندہ کرنے کی قسمین ہین جیسے کہ خلق کی ہستی کہ بعضی خلق کلمہ کُن سے
موجود ہوئی اور بعض کو خدا نے ایک ہاتھ سے اور بعض کو دونون ہاتھون سے ایجاد کیا اور بہتون کو پہلے ہی ہستی مین لایا اور بعضون کو
اور مخلوقات کے سبب سے پیدا کیا چونکہ ابراہیم علیہ السلام نے خلق کے وجود کی قسمین ہونے کو دیکھا اور سمجھا تھا اور موت کے بعد خلق کو
زندہ کرنا یہ وجود ہی اور ہی اور اسکی بھی قسمین ہو سکتی ہین تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے درخواست کی کہ ای اللہ مجھے دکھا دے کہ کس قسم پر اور
کس طرح تو مردہ کو زندہ کرتا ہی تاکہ مجھے وہ معلوم ہو اور میرا دل اوس سے آرام و تسکین پائے اور مفسرون نے لکھا ہی کہ ابلیس ایک دریا کے
کنارے جاتا تھا ایک مردار پر اوسکی نظر پڑی کہ چرند درند اور دریائی جانور اوس مردار کے ٹکڑے نوچ لیے جاتے تھے ابلیس نے اپنے جی مین کہا
کہ حیلہ اور فریب کا نسخہ اچھا میرے ہاتھ لگا بہتیرے کم عقل کم ظرف کودن لوگون کو فریب دے سکتا ہون کہ آخر ان پراگندہ ٹکڑون کو پرندون کے
پوٹون درندون کے پیٹون دریائی جانورون کی آنتون سے خدا کیونکر جمع کر سکتا ہی حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو
وحی بھیجی کہ فلانے دریا کے کنارے جا اسواسطے کہ میرے دشمن نے مکر کا دام پھیلایا ہی اور فریب دینے کا سلسلہ اوسکے ہاتھ آیا ہی چاہتا ہی
[illegible] تباہی اور پریشانی مین مبتلا کرے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام وہان آئے ابلیس نے متحیر ہو کر اپنا شبہہ اونکے دل مین ڈالا حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تحیر کا کیا محل ہی جو ان اجزا کو عدم سے وجود مین لایا تھا وہ قادر ہی کہ دوبارہ ان اجزائے پراگندہ کو جمع کرے
شعر: کوزہ گر گر کوزہ را بشکند + چون بخواہد باز قائم میکند + آنکہ داند کوزہ کردن از نخست + چہ عجب گر سازد اشکستہ درست + پھر حضرت ابراہیم

علیہ السلام نے سوال کیا کہ یا الٰہی مجھے دکھا دے کہ کیونکر تو زندہ کریگا تاکہ اس طاغی باغی کو الزام دیا جائے اور اوسے الزام و خفت دیکر میرا دل اطمینان اور تسکین پائے قَالَ فرمایا اللہ نے کہ اگر یہ حال تو دیکھا چاہتا ہی فَخُذْ تو لے اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ چار جانور وں سے کبوتر مرغ کوا مور اور سوا انکے بھی مفسرون نے کہے ہین فَصُرْهُنَّ پھر جمع کر اونھین اِلَيْكَ طرف اپنے یعنی ان چارون جانورون کو اپنے ہاتھ مین لے اور اونکی صورت شکل مین خوب غور کر اور ہر ایک کی باریکیون کو باریک بینی کی نگاہ سے دیکھ لے تا کہ زندہ ہونیکے بعد تجھے کچھ شبہہ نرہے یا اون جانورون کے بدن ٹکڑے ٹکڑے کرکے جمع کر اور اونکے سر اپنی مٹھی مین رکھ ثُمَّ اجْعَلْ پھر رکھدے عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ اوپر ہر پہاڑ کے جسپر رکھنا ممکن ہو اسواسطے کہ اون ٹکڑون کو سب پہاڑون پر تقسیم کرنا مشکل ہی اور یہ ایراد عام اور ایراد خاص کے قبیل سے ہی خلاصہ کلام یہ ہی کہ جو پہاڑ تیرے نزدیک ہو اور اوسپر تو رکھ سکے رکھدے مِّنْهُنَّ اون جانورون سے جو ریزہ ریزہ ہوکر ایک دوسرے سے ملا دیے گئے ہین جُزْءًا ایک ٹکڑا ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر پکار اون جانورون کو اونکا نام لیکر تا کہ جواب دیکر يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ چلے آینگے تیرے پاس دوڑتے ہوے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ اور یقین جان تو یہ کہ اللہ عَزِيْزٌ غالب ہی جو تونے مانگا اوسمین عاجز نہین حَكِيْمٌ۠ محکم کار ہی ہر چیز مین جو کرتا ہی القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جانورون کو ذبح کیا اور اونکے ٹکڑے پارچے گوشت خون رگ پٹھے ہڈی نلی بازوون کو ٹکڑے کرکے باہم ملا دیا اور بعضے کہتے ہین کہ ہاون دستے مین کوٹ ڈالا یہانتک کہ وہ باریک ہوکر خوب مل گئے اور علیحدہ کرکے چار یا سات یا دس پہاڑون پر رکھدیا اور اون جانورون کے سر ہاتھ پر رکھکر آواز دی کہ ای کبوتر ای مور ای کوے ای مرغ اپنے سرون کی طرف دوڑو خدا کے حکم سے ہر ایک اجزا دوسرے سے جدا ہوکر اپنے مین مل گئے اور اونکے بدن درست ہوے اور اپنے سرون کی طرف زمین مین وہ جانور دوڑنے لگے دوڑنے مین یہ حکمت تھی کہ دلیل کے واسطے یہ صورت بہت ظاہر اور صاف ہی اور شبہہ سے بہت دور ہی اسواسطے کہ اگر اوڑکر آتے تو شبہہ ہوتا کہ شاید یہ اوڑتے ہوئے جانور وہ جانور نہون یا خیال گذرتا کہ شاید انکے پانون درست نہوے ہون اور اوڑنے مین جانور کی کیفیت کم دکھائی دیتی ہی اور زمین پر چلنے مین بہت اچھی طرح نظر آتی ہی پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمون تک وہ بے سر کے بدن دوڑکر آتے اور وہان سے اوڑکر اپنے اپنے سرون مین جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ مین تھے لپٹ جاتے انوار مین لکھا ہی کہ جو شخص چاہے کہ اپنی جان کو ہمیشگی کی زندگی کے ساتھ زندہ کرے اوسے چاہیے کہ اپنے بدن کی قوتون کو ریاضت کی تیغ سے نیمجان کرکے بعض کو بعض مین ملادے تا کہ اونکی صورت بگڑکر حکم کے تابع ہو جائین اور اونھین شرع اور عقل کی پکار سے پکارے یہانتک کہ خوشی کی راہ سے پھر دوڑے آئین محققون نے کہا ہی کہ یہ چارون جانور ذبح کرنے مین یہ اشارہ ہی کہ کبوتر جو ہمیشہ لوگون سے مانوس اور ہلا رہتا ہی اوسے مار ڈال اور خلق سے رشتہ الفت توڑدے اور مرغ جو ہمیشہ شہوت کی طرف مائل رہتا ہی اوسے ذبح کر اور اپنے تئین شہوت کی قید سے چھڑا اور کوا جو بالکل حرص اور طماع ہی اوسے قتل کر ڈال اور حرص و طمع چھوڑدے اور مور جو سراپا زینت ہی اوسکا سر اوتارلے اور دنیا کی آرائش سے اپنی ہمت کی آنکھ بند کرلے اسواسطے کہ جو شخص مجاہدہ کی تلوار سے ان چارون بری صفتون کو ذبح کر ڈالیگا وہ حیات ابدی پاکر ہمیشہ زندہ رہیگا اور کہتے ہین کہ چار رکنون کی طبیعتون سے یہ چارون صفتین آدمی مین پیدا ہوتین خلاف کرنے کی تلوار سے ان صفتون کو قتل کر ڈالنا لازم ہی پہلی سرکشی تکبر کی کہ آگ کا نتیجہ ہی دوسری نیت شہوت کی کہ ہوا کا پھل ہی تیسری دوا دوش حرص کی کہ پانی کی عادت ہی چوتھی تیرگی بخل و امساک کی کہ

خاک کی صفت ہی حکیم سنائی روح اللہ روحہٗ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہی **مثنوی** چار مرغ ست چار طبع بدن ٭ جملہ را ہر دین بزن گردن ٭ پس بایمان و عقل و عشق و دلیل ٭ زندہ کن ہر چہار را چو خلیل ٭ **مَثَلُ الَّذِيْنَ** مثال خرچ کرنے اون لوگون کی جو بے شائبۂ غرض اور بے قصد عوض **يُنْفِقُوْنَ** نکالتے ہین اور صرف کرتے ہین **اَمْوَالَهُمْ** مال اپنے **فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** بیچ راہ خدا کے غازیون اور مجاہدون پر اور مفسرون کی ایک جماعت کے نزدیک نیکیون کے سب دروازے خدا کی راہ مین ہین بہر تقدیر ان خرچ کرنے والون کے خرچ کی مثال **كَمَثَلِ حَبَّةٍ** جیسے مثال ایک دانہ کی ہی کہ اچھی زمین مین اوسے بوئین اور وہ دانہ **اَنْۢبَتَتْ** اُگائے **سَبْعَ سَنَابِلَ** سات بالیان اس طرح کہ سات شاخین اوسکی جڑ سے پھوٹین اور ہر شاخ پر ایک بالی ہو **فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ** بیچ ہر بالی کے **مِّائَةُ حَبَّةٍ** سو دانے کہ ایک سے سات سو حاصل ہوے ہون **وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ** اور اللہ زیادہ کرتا ہی اس سات سو کو ساتھ سات ہزار کے بلکہ اور بہت زیادہ **لِمَنْ يَّشَآءُ** واسطے جس خرچ کرنے والے کے کہ چاہے اوسکی نیت کے موافق **وَاللّٰهُ وَاسِعٌ** اور اللہ بہت بخشش کرنے والا ہی کہ ایک سے سات سو اور زیادہ دیتا ہی **عَلِيْمٌ** جاننے والا ہی خرچ کرنے والون کو اور اونکے قصد اور نیتون کو اس مثال دہی سے زیادتی کی صورت بتاتا ہی اور تصدق دینے والون کو رغبت دلاتا ہی کہ جب اجر کا خیال کرین کہ ایک کا بدلہ سات سو ہی تو ہمیشہ صدقہ دینے مین مشغول ہین **مثنوی** آنکہ بشارت بجود ت میدہد ٭ دانہ یکی ہفتصدت می دہد ٭ دانہ بانبازی شیطان مکار ٭ تا زیکی ہفتصد آید ببار ٭ **اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ** جو لوگ خرچ کرتے ہین **اَمْوَالَهُمْ** مالون اپنے کو **فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** بیچ راہ خدا کے جہاد مین یا ہر نیک کام مین **ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ** پھر پیچھے نہین لاتے **مَآ اَنْفَقُوْا** اوس چیز کے جو خرچ کی ہی **مَنًّا** احسان یعنی صدقہ دینے مین کسی پر کچھ احسان نہین رکھتے **وَّلَآ اَذًى** اور اپنے صدقہ کے پیچھے نہین لاتے ایذا یعنی صدقہ دیکر فقیر اور محتاج کے ساتھ نہ ایسی بات کرتے ہین نہ ایسا کام جس سے اوسے ایذا اور تکلیف پہونچے **لَّهُمْ اَجْرُهُمْ** واسطے اونکے ہی اجر اور ثواب اونکے صدقہ کا **عِنْدَ رَبِّهِمْ** پاس رب اونکے کے **وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ** اور نہ خوف ہی اوپر اونکے اجر اور ثواب کم ہونے سے **وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ** ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب ضائع ہو جانے سے **قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ** بات اچھی اور وعدہ نیک فقیر کے ساتھ **وَّمَغْفِرَةٌ** اور درگذر نا سائل کے کلام کی سختی اور درشتی سے یعنی اوسکے گڑگڑانے اور تنگ کرنے سے درگذر کرنا **خَيْرٌ** بہتر ہی اوس شخص کے واسطے جس سے سوال کیا گیا ہی فائدہ مین **مِّنْ صَدَقَةٍ** اوس صدقہ سے کہ سائل کی نسبت **يَّتْبَعُهَآ اَذًى** پیچھے آئے اوسکے ایذا اور رنج جھگڑے وغیرہ سے **وَاللّٰهُ غَنِيٌّ** اور خدا بے پرواہی اونکے صدقہ سے جو اپنے صدقون کو احسان جتا کر اور ایذا پہونچا کر خراب کرتے ہین **حَلِيْمٌ** ۝ تحمل والا ہی احسان جتانے والون ایذا پہونچانے والون کو عقوبت اور عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** ای لوگو جو ایمان لائے ہو **لَا تُبْطِلُوْا** باطل نہ کرو اور تباہی مین نہ ڈالو **صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ** ثواب صدقون اپنے کو ساتھ احسان رکھنے کے فقیر پر اسواسطے کہ مال اللہ کی ملک ہی اور امیر آدمی کا رتبہ اس سے زیادہ اور کچھ نہین کہ اوس مال کا حمال اور بار بردار ہی احسان مالکِ مال کا ہی حمال اور باربردار کا کچھ احسان نہین حضرت حقائق پناہ نے سبحۃ الابرار مین اس مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہی **مثنوی** بار فقر ار فگنی از یک تن ٭ بار منت منہش بر گردن ٭ چون عطا بخش خدا آمد و بس ٭ بہ کہ دانا ننہد منت کس ٭ در کرم حیلہ گری بیش نہ ٭ جود در راہ گذری بیش نہ ٭ پس صدقہ دینے والا خیر کا مظہر واقع ہوا تو اوسے چاہیے کہ اس نعمت کے شکرانہ مین خود احسانمند رہے نہ یہ کہ دوسرے پر اپنا احسان رکھے

والاذی اور نیست و نابود نہ کرو اپنے صدقون کو ساتھ ایذا کے یعنی فقیرون کو رنج پہونچا کر نہ زبان سے کہ بھکمنگا لیکر اوسکا دل دکھاؤ
نہ کام سے کہ ترش رو ہو کر تیوری بھوین چڑھاؤ اسواسطے کہ اگر فقیر نہو تو امیر صفت جود و کرم کا مظہر نہو سکے بیت ای توانگر بحقارت منگر سوی گدا
کہ گدائی وے آئینہ زرداری تست * حق تعالی اس آیت مین مومنون کا صدقہ کامل کرنے کو فرماتا ہے کہ اپنے خرچ کو احسان اور ایذا سے باطل
نہ کرو کالذی مثل باطل کرنے اوس شخص کے کہ راہ حق چھوڑ کر نفاق کی راہ اختیار کرکے ینفق مالہ خرچ کرتا ہے مال اپنے کو رئاء
الناس واسطے دکھانے لوگون کے ولا یؤمن اور حقیقت مین نہین ایمان رکھتا ہے باللہ والیوم الاخر ساتھ خدا اور روز قیامت کے
اگر خدا کا ایمان لاتا تو اوسی کے واسطے صدقہ دیتا اور ون کے واسطے نہین اور اگر قیامت کا اعتقاد رکھتا تو ثواب پانے کو صدقہ دیتا
لوگون کے دکھانے کو نہین فمثلہ پس مثال صدقے اس صدقہ دینے والے ریاکار کی کمثل صفوان جیسے مثال پتھر صاف
اور سلیٹ کی ہے کہ علیہ تراب اوپر اوس پتھر کے مٹی خشک ہے فاصابہ پس اوس پتھر کو پہونچا وابل مینہ بڑی بڑی بوندون والا
کہ اوس سے بہت بڑی بہیا آجاتی ہے فترکہ پس دھو دیا اوس خاک کو پتھر سے اور چھوڑا اوس پتھر کو صلدا پاک صاف خاک اور گرد سے
سلیٹ پتھر منافق کے مثل ہے اور اوسپر جو خاک پڑی وہ منافق کے اون صدقون کے مانند ہے جو لوگون کو دکھانے کے واسطے اوسنے
دیے جب حساب ربانی کے ابر سے عدل کا مینہ اوسپر برسیگا تو اون صدقون کا اثر بالکل دھو جائیگا اور ریاکار صدقہ دینے والا پتھر کی
طرح صاف اور بے حاصل ہو جائیگا اور ریاکارونکے سب کامون کا یہی حال ہے بیت ترا ز آتش فشان برقی چہ آید * کہ زو افروختن شمعے
نشاید * لا یقدرون قادر نہونگے یہ خرچ کرنے والے ریاکار علی شیء اوپر ثواب کسی چیز کے مما کسبوا اوس چیز سے
جو صدقہ دی ہو دکھانے کو واللہ لا یہدی اور خدا ہدایت نہین کرتا یعنی ہدایت پانے کا قصد دل ہی مین نہین ڈالتا القوم
الکفرین ○ قوم کافرون کو ومثل الذین اور مثال خرچ اون لوگون کی جو اعتقاد اور اخلاص کے ساتھ ینفقون
اموالہم نکالتے ہین مال اپنے اور فقیرون کو دیتے ہین ابتغاء مرضات اللہ واسطے چاہنے خوشی اللہ کے وتثبیتا
اور واسطے ثبات اور یقین کے صادر ہوا من انفسہم جیون اونکے سے ساتھ پانے ثواب صدقہ کے کمثل جنۃ جیسے مثال
میوہ اور باغ کی ہے کہ واقع ہو بربوۃ اونچی جگہ کہ آفتاب کی گرمی بہت جلد اوسے پہونچے اور بہاری کرنے والی ہوائین اوسپر اکثر چلین
بادل سے بہت نزدیک اور پانی مین ڈوب جانے کی آفت سے بہت دور ہو اور یہ باغ ایسی زمین پر اصابہا پہونچا اوسے وابل
مینہ بڑی بڑی بوندون کا فاتت پس لایا اور نکالا اکلہا میوے اپنے کو ضعفین دو حصے یعنی ایک سال مین اتنا پھل دے
جتنا اور زمینین دو برس مین دین فان لم یصبہا پھر اگر نہ پہونچے اوس باغ کو وابل مینہ بڑی بڑی بوندون والا فطل
پس اوسے پہونچے مینہ ہلکا تو وہ بھی اوسے کافی ہے یعنی وہ باغ مینہ کے اثر کو ضائع نہین کرتا اور تھوڑا ہو یا بہت فائدہ دیتا ہے
اس مثال سے مخلصون کو بدلا حاصل ہونا مقصود ہے کہ جو کچھ خدا کی خوشی کے واسطے صدقہ دیتے ہین وہ اچھے بدلے سے خالی نہین وہ
صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت واللہ بما تعملون اور اللہ ساتھ اوسکے جو تم کرتے ہو نیت خالص اور ریاکاری سے بصیر ○
دیکھنے والا ہے اور ہر ایک کام کے مناسب جزا دیگا ایود احدکم دیہ ریاکارون کے صدقہ کی دوسری مثال ہے

حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے یہ ہمزہ انکار ہو یعنی کوئی دوست نہین رکھتا اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ یہ کہ ہو واسطے اوسکے
جَنَّةٌ باغ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ کھجور سے وَّاَعۡنَابٍ اور انگوروں سے یعنی ایک باغ ہو اور اوسمین کئی طرح کے درخت ہون تَجۡرِىۡ جاری ہون
مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ نیچے درختوں اوسکے سے نہرین پانی کی لَهٗ واسطے مالک باغ کے ہو فِيۡهَا بیچ اوس باغ کے مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
سب میوون سے فقط یہ کھجور اور انگور ہی نہین اور کھجور اور انگور کی تخصیص اوسکی بہتری اور کثرت کی جہت سے ہو وَاَصَابَهُ الۡكِبَرُ
اور حال یہ ہو کہ پہونچی اوس باغ کے مالک کو ضعیفی اور بوڑھاپا وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ اور واسطے اوسکے ہین اس بوڑھاپے مین بال بچے
ضُعَفَآءُ چھوٹے چھوٹے کم طاقت اور اوس بوڑھے باپ اور اوسکے بال بچون کی معاش اسی باغ سے ہو فَاَصَابَهَاۤ
اِعۡصَارٌ پس پہونچی اوس باغ کو گرم ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ بگولا فِيۡهِ نَارٌ بیچ اوس ہوا کے آگ اور ایسی ہی ہوا کو لون کہتے ہین
فَاحۡتَرَقَتۡ پس جل گیا وہ باغ اون سے اور باغ والا حیران اور غمگین ہو گیا منافق اور ریاکار کے عمل کی یہ مثال ہو کہ عدل الٰہی کی
لون اونکے باغ اعمال کو جس سے پھل کے امیدوار ہین جلا دیگی اور وہ محروم اور مغموم رہجائینگے **مثنوی** نہ کاری کہ یابند ازدی برآن
نہ مالی کہ بیند نفعی وران ٭ زابر ریا برقی افروختہ ٭ ہمہ کشت اعمال شان سوختہ ٭ كَذٰلِكَ جیسا بیان کہ صدقہ اور جہاد کے باب مین
کیا گیا ایسا ہی يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی اللہ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ واسطے تمہارے نشانیان اپنی مہربانی اور احسان کی لَعَلَّكُمۡ
تَتَفَكَّرُوۡنَ ع شاید تم اوسمین فکر اور غور کرو اور عبادت مین دوسرے کو اوسکا شریک نہ کرو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اے گروہ
ایمان والون کے اَنۡفِقُوۡا خرچ کرو راہ خدا مین مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ پاکیزہ اور چنی ہوئی چیزون مین سے جو کچھ کمائی کرتے ہو
سوداگری اور دستکاری سے وَمِمَّاۤ اَخۡرَجۡنَا اور اوس چیز سے جو نکالا ہمنے لَـكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ واسطے تمہارے زمین سے
جیسے غلہ اور میوہ دار درخت انصار کے مالدار لوگ کھجور پکنے کے وقت جو بہت پکی چنی ہوئی ہوتی تھین ایک دوسرے سے چھپا کر رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے کونے مین رکھ جاتے تھے تاکہ مہاجرین مین سے جو محتاج لوگ ہین وہ کھالین ایکدن ایک مالدار
جو دنیا کے ساتھ محبت رکھتا تھا دو سو صاع کھجور اس قسم کی جو کچھ مال نہ تھی ظاہر مین لایا اور اچھی کھجورون مین ڈال دین اور اپنے برے
مال کو اچھے مال مین ملا دیا حق تعالیٰ نے اوس معاملہ سے منع فرمایا اور حکم کیا بہت اچھا مال صدقہ دیا کرو وَلَا تَيَمَّمُوا الۡخَبِيۡثَ
اور نہ قصد کرو ساتھ خراب اور بری چیزون کے کہ کم ہمتی کے سبب سے مِنۡهُ تُنۡفِقُوۡنَ اوس سے خرچ کرو وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِيۡهِ حال آنکہ نہین ہو تم
لینے والے ایسی چیز کے اگر تمکو تمہارے حقوق مین دین اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِيۡهِ مگر یہ کہ بند کر لو اپنی آنکھ اوسے لینے مین اور سہولت اور سستی کرو
وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو کہ اللہ غَنِىٌّ بے پروا ہی اوس شخص سے جو برا مال صدقہ دیتا ہی حَمِيۡدٌ تعریف کرنے والا ہی اوس شخص کی
جو پاکیزہ مال مین سے صدقہ دیتے ہین اَلشَّيۡطٰنُ شیطان یعنی ابلیس اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ ایک شیاطین انس سے یا نفس امارہ
يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ وعدہ دیتا ہی تمکو فقیری اور محتاجی کا یعنی خرچ کرتے وقت تمکو فقیر اور محتاج ہوجانے کا خوف دلاتا ہی وَ
يَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ اور حکم کرتا ہی تمکو ساتھ بخل اور امساک کے اور منع کرتا ہی صدقہ دینے سے وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ
اور اللہ وعدہ دیتا ہی تمہین صدقہ دینے پر مَّغۡفِرَةً بخشدینے کا تمہارے گناہ عاقبت مین مِّنۡهُ اپنی طرف سے وَفَضۡلًا اور

روز ہی زیادہ کرنے کا اور دنیا مین نیک بدلا دینے کا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور اللہ بہت فضل کرنے والا ہی صدقہ دینے والون پر عَلِيمٌ
جاننے والا ہی اس بات کو کہ صدقہ دینے والے زیادہ فضل اور مغفرت کے مستحق ہین يُؤْتِي الْحِكْمَةَ دیتا ہی خدا صدقہ دینے کی حکمت
مَن يَشَاءُ جسے چاہتا ہی تاکہ وہ جان لے کہ کیا صدقہ دینا چاہیے اور کسے دینا چاہیے یا حکمت سے وہ سمجھ مراد ہی جو القاے رحمانی
اور وسوسہ شیطانی مین امتیاز کرے وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ اور جسے حکمت دی فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا پس تحقیق
کہ دی اوسے نیکی بہت امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ حق تعالی نے دنیا کے مال متاع کو تھوڑا کہا اور فرمایا کہ قُلْ مَتَاعُ
الدُّنْيَا قَلِيلٌ اور حکمت اور علم کو بہت نیکی کے ساتھ موصوف کیا اور فرمایا فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا پس عالم کو چاہیے کہ دنیا دارونکی ملازمت نہ کرے
اور اونکی خدمت کا داغ اپنے ماتھے پر نہ کھینچے اسواسطے کہ عالم کو خدا نے خیر کثیر عنایت فرمائی ہی اور دنیا دار کو متاع قلیل اور حضرت مرتضی علی
کرم اللہ وجہہ کے کلام مین وارد ہی شعر رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا * لَنَا عِلْمٌ وَلِلْأَعْدَاءِ مَالٌ * فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنَى عَنْ قَرِيبٍ * وَإِنَّ الْعِلْمَ
بَاقٍ لَا يَزَالُ * بیت علم داد ندبا دریس وبہ قارون زر وسیم * شد یکی فوق سماک و دگری تحت سمک * وَمَا يَذَّكَّرُ اور نہین دریافت کرتے
اور نہین نصیحت پکڑتے ان نصیحتون سے إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ مگر صاف اور تیز عقل والے وَمَا أَنفَقْتُم اور جو کچھ نکالا تمنے اے ایمان والو
مِّن نَّفَقَةٍ خرچ تھوڑا یا بہت چھپا کر یا ظاہر مین فرض کے طور پر یا مستحب یا کاری کی راہ سے یا خالص نیت سے خدا کی راہ مین یا غیر خدا کی راہ مین أَوْ
نَذَرْتُم یا اپنے اوپر واجب کر لیا تمنے مِّن نَّذْرٍ نذر معین یا غیر معین سے طاعت مین یا معصیت مین فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ پس بیشک
خدا جانتا ہی اوسے اور بھول نہین جاتا وَمَا لِلظَّالِمِينَ اور نہین واسطے ظالمون کے جو دکھانے کو خرچ کرتے ہین یا مال حرام سے صدقہ
کرتے ہین یا گناہ کے ساتھ نذر کرتے ہین یا طاعت کے ساتھ جو نذر کی اوسے وفا نہین کرتے مِنْ أَنصَارٍ یاری کرنے والون سے
آخرت مین کہ اونسے عذاب کو روکے إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ اگر ظاہر کرو صدقون اپنے کو ادا کرتے وقت فَنِعِمَّا هِيَ پس اچھی
بات ہی اسواسطے کہ اورون کو اوسکے سبب سے رغبت ہوگی اور بخیلون پر الزام ہوگا اور بیگانون کے دل اہل حق کے ساتھ آشنائی اور دوستی
کرنے پر میل کرینگے وَإِن تُخْفُوهَا اور اگر پوشیدہ رکھو صدقون اپنے کو وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ اور دو تم اوسے فقیرون کو چھپا کر
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس وہ چھپانا بہتر ہی واسطے تمھارے اسواسطے کہ وہ صدقہ دکھانے سنانے کی آفت سے دور رہتا ہی اور فقیر بھی
لینے کی ذلت اور بے عزتی سے محفوظ رہتا ہی بعضے علما چھپا کر صدقہ دینے کو فرائض اور نوافل مین عام رکھتے ہین اسواسطے کہ
صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین چھپا کر دینے کے واسطے بڑا اہتمام اور بہت مبالغہ کرتے تھے
فرض اور نفل سب صدقون مین اور علما کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ چھپا کر دینا نفل ہی کے صدقون سے متعلق ہی اور فرض صدقون مین ظاہر کر کے دینا اولی ہی تاکہ
لوگ یہ گمان نہ کرین کہ یہ زکوۃ نہین دیتا اور خدا کا حکم بجالانے مین جلدی کرنے کی دلیل ہی اور زکوۃ ادا کرنے مین دوسرے مالدارون کو رغبت
اور شوق پیدا ہونے کا سبب ہوتا ہی مگر نفل صدقون مین چھپا کر دینا اولی ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ چھپا کر
صدقہ دینا نفل مین ستر درجے اولی اور افضل ہی ظاہر کر کے دینے سے اور حدیث شریف مین ہی کہ صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور کمال
مرتبہ اللہ کا کرم ہی کہ صدقون مین فرمایا کہ اگر اخفا کروگے تو تمہارے واسطے بہتر ہوگا وَيُكَفِّرُ عَنكُم اور ہم دور کرتے ہین تمسے اور حفص نے یُکفر پڑھا ہی یعنی خدا

اور دور کرتا ہے مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ بعضے گناہوں تمہارے مین سے یعنی جو مظالم اور حقوق عباد نہوں ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ ساتھ
اوس چیز کے جو کرتے ہو صدقہ مین اظہار یا اخفا خَبِيْرٌ خبردار ہے روایت ہے کہ انصار لوگ اسلام کے قبل یہود سے ہمسایہ اور ہمشیر ہونے کے
سبب سے یہود کو نفقہ دیتے تھے جب انصار لوگ خلعت ایمان سے سرفراز ہوئے اور جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے
کلام ہدایت التیام سے عقل اور معرفت حاصل کرکے مستانہ ہوئے تو یہود پر خرچ کرنے مین کراہت کرنے لگے اور جب یہ حال حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ نہین ہے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدایت انکی یعنی
راہ دکھانا یہود کو ہدایت توفیق کے ساتھ بلکہ تمہارے ذمہ تبلیغ اور تبیین ہدایت و قوت ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ولیکن خدا اپنی عنایت سے يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ راہ دکھاتا ہے ایمان کی جسے چاہتا ہے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تَصَدَّقُوْا عَلٰى اَهْلِ الْاَدْيَانِ اور باتفاق
علما کے نزدیک صدقہ نفل کافر کو دینا جائز ہے وَمَا تُنْفِقُوْا اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم مِنْ خَيْرٍ مال سے فَلِاَنْفُسِكُمْ پس اپنی ذاتون کے
واسطے خرچ کرتے ہو اور اوسکا ثواب تمہاری طرف رجوع کرنے والا ہے جسپر تمنے خرچ کیا وہ کافر ہو خواہ مسلمان بیت گرامی بر و پیش آتش
سجود • تو وا پس چرا می بری ست جود • خورش دہ بہ کنجشک و کبک و حمام • کہ روزے ہمائے در افتد بدام • چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی • بہ ناگاہ
بینی کہ صیدے کنی • وَمَا تُنْفِقُوْنَ اور نہین خرچ کرتے ہو تم لوگ جو مال کہ لیے ہو اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ مگر واسطے چاہنے
ثواب اور خوشی اللہ کے وجہ ثواب کے معنی پر آیا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مال سے اپنے يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ پورا دیا جاتا ہے ثواب اوسکا واسطے تمہارے یعنی اوسکا تمام و کمال
اجر تمکو پہونچاتے ہین وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ اور تم نہ مظلوم ہوگے یعنی ظلم کرکے تمہارے اعمال کے ثواب سے کچھ کم نہین کیا جائیگا
تمہارا یہ صدقہ کرنا اور خرچ دینا واسطے فقیرون کے ہے اَلَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا وہ جو باز رکھے گئے ہین فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ عبادت کے
یا جہاد مین لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہین کرسکتے ہین لڑائی مین مشغول ہونے یا ہمیشہ عبادت مین مصروف رہنے کے سبب سے ضَرْبًا سیر
فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے تجارت کے واسطے اور روزی ڈھونڈھنے کو اور یہ لوگ مہاجرین تھے چارسو آدمی قریب عمار بن یاسر اور بلال اور
ابن مسعود رضی اللہ عنہم اور مثل انکے کہ مدینہ شریف مین انکے گھر نہ تھے کہ شب وہان بسر کرین مسجد نبوی کے گوشہ مین شب بسر کرتے اور دن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت فیض درجت مین حاضر رہتے نہ کسیکی طرف متوجہ اور ملتفت ہوتے نہ کسی سے کچھ سوال کرتے نہ کسی طرح
اپنی روزی ڈھونڈھتے اور اسی سبب سے خدا نے فرمایا يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ جانتا ہے اونہین نادان آدمی اور جو اونکے حال سے
ناواقف ہے اَغْنِيَآءَ کہ وہ گوشہ گزین لوگ توانگر اور مالدار ہین مِنَ التَّعَفُّفِ سوال سے انکار اور خلق سے بے پروائی
کرنے کی وجہ سے تَعْرِفُهُمْ پہچانتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونہین بِسِيْمٰهُمْ ساتھ نشانی اور علامت اونکی کے کہ رنگ کی
زردی اور ضعف جسمانی اور پشت کی خمیدگی اور آنسوون کی کثرت ہے لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ نہین سوال کرتے ہین لوگون سے اور کچھ نہین
چاہتے اونسے اِلْحَافًا منت اور عاجزی سے پیچھے پڑکر اور بے منت خوشامد کے اسواسطے کہ وہ لوگ بصفت تعفف جو سوال نہ کرنے کا نام ہے
موصوف ہین اور ترک سوال شفقت اور مہربانی کی وجہ سے کرتے ہین کہ کمین لوگ سوال سے نہ کرین اور چھٹکارا پانے سے محروم نہ رہین اسواسطے کہ

اَعْلَمُ مِنْ رَدِّ السَّائِلِ وَمَا تُنْفِقُوْا اور جو خرچ کرتے ہو تم مِنْ خَيْرٍ مال سے اپنے اصحاب صُفّہ وغیرہ مستحقون کے واسطے فَاِنَّ اللّٰهَ پس بیشک اللہ بِهٖ عَلِيْمٌ ساتھ اوسکے دانا ہی جانتا ہی کہ کسے دیتے ہو اور کسواسطے دیتے ہو اَلَّذِيْنَ جو لوگ يُنْفِقُوْنَ خرچ کرتے ہین راہ حق مین مستحق پر اَمْوَالَهُمْ مال اپنے بِالَّيْلِ رات کو وَالنَّهَارِ اور دن کو سِرًّا پوشیدہ وَّعَلَانِيَةً اور ظاہر غرض صدقہ دینے سے وقتون کو گھیر لینا ہی اس آیت کا شان نزول یہ لکھا ہی کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چار درم تھے اپنے ایک ظاہر مین صدقہ دیا ایک پوشیدہ ایک رات کو ایک دن کو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ کس بات نے تمھین اسطرح صدقہ دینے پر آمادہ کیا آپنے جواب دیا کہ یارسول اللہ صدقہ دینے کا طریقہ ان چار صورتون کے سوا مین نے اور کوئی نہ دیکھا مین نے چارون صورتون کو لازم پکڑا اس آرزو مین کہ انمین سے ایک تو قبول ہوکر محل رضا تک پہونچ جاے اور صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے چالیس ہزار دینار صدقہ دیے دس ہزار چھپاکر دس ہزار ظاہر کرکے دس ہزار رات کے وقت دس ہزار دن کو حق تعالی نے اس آیت مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے صدقون کی تعریف فرمائی فَلَهُمْ پس واسطے اون لوگون کے ہی جو ان چار طرح پر صدقہ دین اَجْرُهُمْ اجر صدقون اونکے کا عِنْدَ رَبِّهِمْ پاس رب اونکے کہ وہ جنت ہی جو ہمیشہ رہیگی اور نعمت ہی جو کبھی نہ گھٹیگی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونھین عندیت یعنی نزدیکی اور قرب کا مقام ملیگا فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہ خوف ہوگا اونپر وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اَلَّذِيْنَ جو لوگ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا کھاتے مین سود کا مال یعنی معاملہ کرتے ہین اور زیادہ لیتے ہین لَا يَقُوْمُوْنَ نہ اوٹھینگے اپنی قبرون سے بعث ونشر کے واسطے اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ مگر اسطرح جیسے اوٹھتا ہی اَلَّذِيْ وہ شخص کہ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مارتا ہی اور گراتا ہی یعنی بولا دیتا ہی جیسے شیطان پہونچاتا ہی اوسے مِنَ الْمَسِّ گرانے سے یعنی آسیب اس سے درد سر اور صرع اور جنون مراد ہی عرب کو یہ زعم تھا کہ جب جن آدمی کو مس کرتا ہی تو اوسکی عقل کو پریشان اور دماغ کو پراگندہ کردیتا ہی حق تعالی اپنے کلام کو اوسطرح پر جاری فرماتا ہی جو اہل عرب مین مشہور اور متعارف امر تھا حاصل کلام یہ ہی کہ سود کھانے والے قیامت کے دن دیوانون کی صورت پر ہونگے اور لوگ اونھین اس علامت سے پہچانینگے کہ یہ سودخوار ہین ذٰلِكَ یہ عذاب اونھین بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اس سبب سے ہی کہ اونھون نے کہا اِنَّمَا الْبَيْعُ کہ نہین بیع مگر مِثْلُ الرِّبٰوا مثل سود کے کافر لوگ ایک درم دو درم کو بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ سود نہین ہی بیع ہی بیع اور سود مین کچھ فرق نہ کرتے تھے وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ حال آنکہ حلال کیا ہی اللہ نے بیع کو وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حرام کیا ہی سود فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ پس جو کوئی کہ آئی اوسکو یعنی پہونچی اوسے نصیحت مِّنْ رَّبِّهٖ رب اوسکے سے کہ اوسنے سود لینے کو منع فرمایا ہی فَانْتَهٰى پس باز رہا وہ اوس سے فَلَهٗ مَا سَلَفَ پس واسطے اوسکے ہی جو کچھ لیا ہی اوسنے سود حرام ہونے کے قبل اور وہ جو اوسنے پہلے لیا تھا اوس سے پھیر نہین لیا جاسکتا یا اوسکے واسطے ہی جو گذر گیا یعنی اوسکے پہلے گناہ بخشدیے گئے وَاَمْرُهٗٓ اور کام اوسکا سپرد ہی اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کے یعنی اوسکے مہمات زمانہ آیندہ مین اللہ کی حفاظت اور نگہبانی سے متعلق ہین کہ وہ توفیق کو اوسکی رفیق کریگا تاکہ وہ شخص اوس گناہ کبیرہ کا مرتکب نہو وَمَنْ عَادَ اور جو شخص پھرے سود کو حلال کرنے کی طرف بعد اسکے کہ خدا نے سود حرام کردیا ہی فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ حلال ٹھہرانے والے اور امر و نہی نہ سننے والے

اَصْحٰبُ النَّارِ رہنے والے ہین دوزخ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ دوزخ مین ہمیشہ رہینگے اسواسطے کہ سود کو حلال جاننا کفر ہے اور
کفر کے سبب سے آدمی ہمیشہ دوزخ مین رہیگا يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا گھٹاتا ہے اللہ سود کے مال کو یعنی کتنا ہی زیادہ ہووے اوسکا انجام نقصان اور خسران ہی کی
طرف کھینچتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سود کے مال مین سے آدمی جو کچھ صدقہ دے یا حج اور جہاد مین خرچ کرے وہ قبول نہین ہوتا
اور یہ بڑا نقصان ہے وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ اور زیادہ کرتا ہے اللہ صدقون کو یعنی صدقے کتنے ہی کم ہون اوسکا ثواب زیادہ ہی ہوگا
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ اور اللہ دوست نہین رکھتا كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ ہر کفر کرنیوالے کو جو سود حلال ٹھہرانے والا ہو یا گنہگار کو جو سود
کھانے پر مصر ہو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے اور نہی پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل مین لائے اوامر کو جو خدا کے
حکم کے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی نماز وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دی زکوٰۃ لَهُمْ اَجْرُهُمْ واسطے اونکے ہے اجر اونکا عِنْدَ
رَبِّهِمْ پاس رب اونکے کے قیامت کے دن وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہین خوف اونھین اوپر اوس چیز کے جو انھون نے پہلے
بھیجی ہے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے اوسکے واسطے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے
گروہ ایمان والون کے اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو عذاب الٰہی سے وَذَرُوْا اور ہاتھ روکو مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اوس سے جو باقی رہ گیا ہے
سود مین سے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم باور کرنے والے سود کی حرمت کو بنی عمرو ثقفی اور بنی مغیرہ مخزومی سود کے ساتھ باہم
معاملہ رکھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سود حرام ہوجانے کا فتوی دیا بنی عمرو نے اس شرط پر صلح کی کہ اونکا
سود اوروں پر ثابت رہے اور دوسرون کا سود اونکے ذمہ سے ساقط ہو جاوے اور بنی مغیرہ سے سود مانگنے کا وقت آیا اور سختی اور تنگی کی
وہ نالہ و فریاد کر کے بولے کہ ہم لوگ کیا بدبخت ہین کہ سود سب لوگون سے موقوف ہوگیا اور ہم ابھی اوس بلا مین مبتلا ہین پھر اونھون نے
اپنا یہ قصہ عتاب بن اسید جو مکہ معظمہ کے حاکم تھے اونسے بیان کیا اونھون نے انکا حال درباب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لکھ بھیجا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سود سے ہاتھ اوٹھاؤ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس اگر ایسا نہ کروگے اور بقیہ سود نہ چھوڑوگے فَاْذَنُوْا پس آگاہ
کردو ایک دوسرے کو اور آمادہ ہو بِحَرْبٍ ساتھ لڑائی کے مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا سے اور رسول اوسکے سے حفص فَاْذَنُوْا پڑھتا ہے اذن سے
جو علم کے معنی مین ہے یعنی اگر سود لینا نہ چھوڑوگے تو آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ حرب خدا اور رسول کے لائق ہو اور حرب خدا آتش دوزخ ہے اور
حرب رسول تلوار ہے وَاِنْ تُبْتُمْ اور اگر توبہ کروگے سود لینے سے فَلَكُمْ پس واسطے تمہارے ہے رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ اصل مال
تمہارے لَا تَظْلِمُوْنَ نہ تم ظلم کرو دیندار پر کہ اصل مال سے زیادہ مانگو وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ اور نہ وہ ظلم کرین تم پر کہ اصل مال مین سے کچھ گھٹا دین
یہ آیت نازل ہونے کے بعد بنی عمرو نے کہا کہ ہمین خدا اور رسول سے لڑنے کی طاقت نہین اور سود سے درگذرے اصل مال پر راضی ہوگئے اور بنی مغیرہ نے
نہایت مفلسی کی وجہ سے پھل ہاتھ آنے تک مہلت مانگی اور بنی عمرو اپنا اصل مال وصول کرنے مین جلدی کرتے تھے اور مہلت اور دیر کرنے سے
انکار کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو دیندار ذُوْ عُسْرَةٍ صاحب دشواری اور مفلسی کا یعنی دیندار تنگدست اور مفلس ہو
فَنَظِرَةٌ پس اوسکا حکم مہلت دینا ہے اِلٰى مَيْسَرَةٍ توانگری اور آسانی کے وقت تک وَاَنْ تَصَدَّقُوْا اور اگر صدقہ دیدو قرضدار مفلس کو
خَيْرٌ لَّكُمْ تو بہتر ہو واسطے تمہارے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر جانتے ہو تم کہ جو کچھ حق تعالیٰ فرماتا ہے اوسمین دونون جہان کی مصلحت اور بہشت کے

واسطے کامیابی ہو وَاتَّقُوْا يَوْمًا اور ڈرو اوس دن کے عذاب سے کہ تم سب تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ پھیرے جاؤ گے اوس دن اِلَى اللّٰهِ
طرف حساب خدا کے یا اُس جزا کی طرف جو خدا نے ثواب اور عقاب سے تمھارے واسطے مقرر کر رکھی ہو ثُمَّ تُوَفّٰى پھر پوری دیجائیگی
كُلُّ نَفْسٍ ہر جی کو مَّا كَسَبَتْ جزا اوسکی جو عمل کیا ہو اوسنے نیک و بد وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ یعنی اوسکی طرف
پھرنے والے ظلم نہ کیے جائینگے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والون کے اِذَا تَدَايَنْتُمْ جب معاملہ کرو تم باہم بِدَيْنٍ
ساتھ قرض کے یعنی شرعی عقدون مین سے کوئی عقد باندھو کہ بدل اوسمین قرض ہو اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام رکھے گئے اور
مدت تک کہ مہینے اور برس مقرر کر دینے سے وہ مدت معلوم ہو فَاكْتُبُوْهُ پس لکھوا وسے دستاویز مین کہ مشتمل ہو معاملہ کے
وصف اور معاملہ کرنے والون کے نام اور مبلغ حق اور مقدار مدت پر تاکہ حاجت کے وقت اوس دستاویز کی طرف رجوع کر لو
وَلْيَكْتُبْ اور چاہیے کہ لکھے اُس دستاویز کو بَّيْنَكُمْ درمیان تمھارے كَاتِبٌ لکھنے والا بِالْعَدْلِ ساتھ انصاف اور راستی کے
یعنی مدت اور مال مین کمی زیادتی نہ کرے وَلَا يَاْبَ اور چاہیے کہ نہ انکار کرے كَاتِبٌ کوئی لکھنے والا نفی کے بعد لفظ کاتب کا نکرہ لانا
عموم کا فائدہ دیتا ہے اور یہ لکھنا بعضون کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ایک قول پر فرض عین ہے بشرطیکہ لکھنے والے کو فراغت ہو اور ایک قول
یہ ہے کہ فرض تھا مگر منسوخ ہو گیا حق تعالی کے اس کلام سے وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ اور بعضون نے کہا کہ مستحب ہے یعنی اولی یہ ہے کہ لکھنے سے انکار
نہ کرے جب کہ اُس سے کہین اَنْ يَّكْتُبَ یہ کہ لکھے معاملہ کی دستاویز كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ جیسا کہ علم دیا اوسے خدا نے یعنی اُس طرح جیسا کہ
حکم شرع واقع ہوا فَلْيَكْتُبْ پس چاہیے کہ لکھے وَلْيُمْلِلِ اور چاہیے کہ مطلب الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وہ شخص کہ اوپر اوسکے ہو
قرض اور اپنی زبان سے اقرار کرے وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ اور چاہیے کہ ڈرے مطلب بیان کرنے والا خدا سے رَبَّهٗ جو رب اوسکا ہے وَلَا يَبْخَسْ
اور کم نہ کرے اقرار کے وقت مِنْهُ شَيْـًٔا اوس حق سے جو اوسپر ہے کوئی چیز فَاِنْ كَانَ پس اگر ہو الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وہ
شخص کہ اوپر اوسکے حق ہے یعنی اوسکے ذمہ پر ہے سَفِيْهًا کوئی جاہل بے وقوف یعنی بالغ بے عقل جیسے مجنون یا بیخود اَوْ ضَعِيْفًا یا عاجز
ناتوان جیسے چھوٹا لڑکا یا بوڑھا اپاہج اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ یا ہو کہ بالکل طاقت نہ رکھے اَنْ يُّمِلَّ هُوَ یہ کہ مطلب بیان کر سکے وہ خود بسبب
اس بات کے کہ گونگا ہو یا اس سبب سے کہ لکھانے کا مضمون اوسکی زبان مین پیدا ہو یا جو زبان قوم مین مروج ہے اُس زبان مین نہ بول سکے
فَلْيُمْلِلْ پس چاہیے کہ وہ حق اور مطلب بیان کر دے وَلِيُّهٗ ولی کسی ایک ان لوگون کا جنکا ذکر ہوا یعنی متولی امور اوسکے کا اور قائم مقام
لڑکے اور مجنون کے واسطے اور وکیل ہونے طاقت آدمی کے لیے اور چاہیے کہ ولی اقرار کرے بِالْعَدْلِ ساتھ راستی اور انصاف کے
یعنی کم زیادہ مطلب نہ لکھوائے وَاسْتَشْهِدُوْا اور گواہ کر لو اپنے معاملہ پر شَهِيْدَيْنِ دو گواہ مِنْ رِّجَالِكُمْ مردون اپنے میں سے
یعنی دو مسلمان بالغ آزاد فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا پس اگر نہون وہ دونون گواہ رَجُلَيْنِ دو مرد یعنی اتفاق سے دو مرد گواہ نہو فَرَجُلٌ
پس ایک مرد وَّامْرَاَتٰنِ اور دو عورتین گواہ ہون بکارت اور ولادت اور عورتون کے عیبون پر پردہ کے محل مین عورتون کی گواہی
بے مردون کے مسموع اور مقبول ہے اور مردون کے ساتھ حدود اور قصاص مین عورتون کی گواہی بالکل مسموع نہین حدود اور قصاص کے
سوا حقوق مالی اور حقوق غیر مالی جیسے نکاح طلاق عتاق وکالت وصیت اور ایسی باتون مین عورتون کی گواہی مردون کے ساتھ مسموع اور

مقبول ہی اور گواہ لینا چاہیے مِمَّن تَرضَونَ اون لوگون مین سے جنھین تم پسند کرو اور جنسے تم راضی ہو مِنَ الشُّهَدَآءِ گواہون مین سے
پھر حق تعالی بیان فرماتا ہی علت اعتبار عدد کی دو عورتون مین یعنی دو عورتین اسواسطے چاہیین اَن تَضِلَّ کہ اگر بھول جائے
اِحدٰهُمَا ایک اون دو عورتون مین سے اوس معاملہ کو جسپر گواہ تھی فَتُذَكِّرَ پس چاہیے یاد دلاوے اِحدٰهُمَا الاُخریٰ
ایک اون دونون مین سے اوس دوسری کو چونکہ غلبہ رطوبت کی وجہ سے عورتون کے مزاج پر نسیان غالب ہی پس دو عورتین گواہ
کرنا چاہیے کہ ایک کے یاد دلانے سے دوسری کا نسیان زائل ہو جائے وَلَا يَأبَ الشُّهَدَآءُ اور چاہیے کہ انکار نکرین گواہ گواہ ہونے
یا گواہی دینے سے اِذَا مَا دُعُوا جب بلائے جائین گواہ ہونے یا گواہی دینے کو وَلَا تَسـَٔمُوآ اور رنجیدہ نہو اَن تَكتُبُوهُ
اس بات سے کہ لکھو اُس حق کو صَغِيرًا درحالیکہ چھوٹا ہو وہ حق اَو كَبِيرًا یا بڑا ہو یعنی تھوڑا بہت جو ہو اوسے لکھ لو اِلٰٓی
اَجَلِهٖ اوس مدت تک جو مدیون کے اقرار سے مقرر ہوئی ذٰلِكُم یہ کتابت تمھاری اَقسَطُ بہت راست اور درست ہی عِندَ اللّٰهِ
نزدیک اللہ کے وَاَقوَمُ اور بہت راست اور مضبوط کرنے والی ہی لِلشَّهَادَةِ گواہی دینے کو اسواسطے کہ کتابت گواہون کو معاملہ
یاد دلاتی ہی وَاَدنٰٓی اور بہت نزدیک ہی اَلَّا تَرتَابُوآ اس بات کے کہ شک و شبہہ نکرو حق اور مدت کی مقدار اور گواہون کے تعین مین
جبکہ رجوع کرو اُس لکھے ہوئے کی طرف اِلَّآ اَن تَكُونَ مگر یہ کہ ہو معاملہ تِجَارَةً حَاضِرَةً سوداگری سامنے ہاتھون ہاتھ تُدِيرُونَهَا
بَينَكُم کہ پھراتے ہو اوسے درمیان اپنے یعنی ہاتھون ہاتھ نقد معاملہ ہو فَلَيسَ عَلَيكُم جُنَاحٌ پس نہین ہی اوپر تمھارے کچھ گناہ
اَلَّا تَكتُبُوهَا یہ کہ نہ لکھو اوسے وَاَشهِدُوآ اور گواہ کر لو اِذَا تَبَايَعتُم جب خرید فروخت کرو نقد اور اس آیت کا حکم
آیہ فَاِن اَمِنَ بَعضُكُم بَعضًا سے منسوخ ہی وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ اور چاہیے کہ نہ رنج دیا جائے لکھنے والا یعنی اوسپر جبر و تنگی کرکے
لکھنے کو نہ امین وَلَا شَهِيدٌ اور نہ گواہ کو رنج دین گواہی قبول کرنے پر اگر کوئی امر مانع وہ رکھتا ہو اور یہ معنی جو کہے گئے اوس
تقدیر پر ہین جبکہ یُضَآرَّ فعل مجہول ہو اور اگر فعل معروف اعتبار کرین تو اوسکے معنی یہ ہین کہ کاتب کو چاہیے کہ کسیکو رنج نہ دے اور دستاویز صحیح اور درست
لکھے اور کتابت مین خیانت سے احتراز کرے اور گواہ بھی گواہی کرنا مان لے اور سچ سے نہ درگذرے اور گواہی طلب کرنے کے وقت گواہی
نہ چھپائے اور گواہی سے پھر نہ جائے وَاِن تَفعَلُوا اور اگر کروگے اے معاملہ کرنے والو یہ باتین جو ہمنے منع کی ہین کہ کاتب اور گواہ کو
رنج ندو فَاِنَّهٗ فُسُوقٌ بِكُم پس بیشک وہ کام جو منع کیا گیا وہ نافرمانی اور گنہگاری ہوگا تمھارے ساتھ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور
ڈرو تم سب خدا سے اور اوسکے حکم کے خلاف نکرو وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ اور سکھاتا ہی خدا تمھین تمھارے دین و دنیا کی مصلحتین وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيءٍ اور خدا ساتھ سب چیزون کے عَلِيمٌ ○ دانا ہی وَاِن كُنتُم اور اگر ہو تم عَلٰی سَفَرٍ بیچ سفر کے علیٰ یہان فی کے
معنی مین ہی وَلَم تَجِدُوا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم لکھنے والا کہ حقوق لکھدے یا لکھنے والا تو ہو اور قلم دوات کاغذ وغیرہ نہو فَرِهٰنٌ
مَّقبُوضَةٌ پس دستاویز ہوگی گرو قبضہ کی ہوئی یعنی لی ہوئی فَاِن اَمِنَ پس اگر امین جانین بَعضُكُم بَعضًا بعضے تمھارے
بعضون کو اور اوسکی خیانت سے خاطر جمع ہو فَليُؤَدِّ الَّذِی اؤتُمِنَ پس چاہیے کہ ادا کردے وہ شخص جو امین کہا گیا ہی یعنی لون
اَمَانَتَهٗ قرض اوسکا اور حق سے انکار نہ کرے وَليَتَّقِ اللّٰهَ اور چاہیے کہ ڈرے خدا سے رَبَّهٗ یعنی رب اپنے سے اور امانت مین خیانت نہ کرے

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط اور نہ چھپاؤ گواہی کو اوسکا چھپانا گناہ کبیرہ ہے وَمَنْ يَّكْتُمْهَا اور جو چھپاویگا گواہی فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط
پس تحقیق کہ گنہگار ہے دل اوسکا اور گناہ کو جو دل کی طرف مضاف کیا ہے یہ تنبیہ ہے وعید ربانی پر گواہی چھپانے والے کے واسطے اوسواسطے
کہ دل کے گناہ اون گناہون سے بہت سخت ہین جو اعضاے ظاہری سے متعلق ہین وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو
گواہی ظاہر کرنے اور گواہی چھپانے سے عَلِيْمٌ ○ دانا ہے لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانون مین ہے ستارے
اور فرشتے یا اللہ کے واسطے ہین عالم روحانیہ کہ غیب کے پردے اور باطن صفات ہین وَمَا فِي الْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمین مین ہے ارکان اور
موالید یا اللہ کے واسطے ہین عالم جسمانیہ کہ ظواہر اسما اور مظاہر افعال ہین وَاِنْ تُبْدُوْا اور اگر ظاہر کرو تم مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
جو کچھ جیون مین تمہارے ہے قصد اور نیتین اَوْ تُخْفُوْهُ یا پوشیدہ رکھو اوسے يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط حساب کریگا تمسے اللہ ساتھ
اون چیزون کے یا خبر دیگا اون چیزون سے تاکہ تم جان لو کہ وہ دل کی باتون کو جاننے والا اور پوشیدہ امور پر مطلع ہے لکھا ہے کہ حق تعالے
قیامت کے دن بندون کے سب اعمال کو اونپر شمار کردیگا زبان کی باتین اور اعضا کے افعال اور دل کے خطرے فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
پھر بخشدیگا اوس شمار کے بعد جسے چاہیگا اپنے فضل سے وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط اور عذاب کریگا جسپر چاہیگا اپنے عدل و انصاف کے
ساتھ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر بخشدینے اور عذاب کرنے سے قَدِيْرٌ ○ قادر ہے بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت
آیہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے منسوخ ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ محکم ہے یعنی منسوخ نہین اسواسطے کہ اصولیون کے نزدیک
قول صحیح یہ ہے کہ منسوخ ہوجانا احکام پر ہوتا ہے اخبار پر نہین اور یہ آیت خبر ہے پس منسوخ نہوگی اور آیہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کا
نزول اس آیت کے بعد اسواسطے ہے کہ لوگ یہ بات جان لین کہ خطرہ جو گذرتا ہے اوسپر مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ وہ بندہ کی طاقت سے باہر ہے
لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو اسکے مضمون مین تامل اور غور کرنے سے بے اختیار رنج و الم ہوا اور بے طاقت
ہوگئے اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم اور معاذ بن جبل اور بعض بڑے بڑے انصار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اتفاق
کیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت سراسر رحمت مین حاضر ہوکر اپنی کیفیت عرض کرنا چاہیے اور حضرت رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ كُلِّفْنَا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا نُطِيْقُ یعنی اللہ نے ہمین ایسے کام کا
مکلف فرمایا کہ ہم اوس کام کی طاقت نہین رکھتے بلکہ ایسی خبر ہمارے پاس بھیجی کہ ہم وہ خبر سننے کی بھی تاب نہین لاسکتے حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم نے استفسار فرمایا کہ وہ کیا چیز اور کونسا عمل ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دل کا پھیرنا ہمارے قبضۂ قدرت مین نہین اور
نہ خطرے ہمارے اختیار مین ہین کبھی گناہ کرنے کا خیال ہمارے دل مین آتا ہے اور برے کامون کا دھیان ہمارے دل مین گذرتا ہے اور ہم اوس
خیال و دھیان کو مکروہ اور برا جانتے ہین اور اوس فعل کے مرتکب نہین ہوتے اور حق تعالی فرماتا ہے کہ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اگر حق تعالی
ہمین اون خیالات اور خطرات کی وجہ سے پکڑیگا تو بڑی دشواری ہوگی اور کیسکی عہدہ برائی نہوگی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم نے فرمایا کہ مگر تم لوگ بھی وہی بات کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہی تھی کہ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا یقینا کتنی بلائین اونکی
اس بات سے پیدا ہوگئین تم کہو کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پس اصحاب کے دل سید احباب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے کلام رحمت التیام سے ...

ع ۳۹ / ۲

مطمئن ہو گئے صحابہ بولے سمعنا قولہ واطعنا امرہ اس بات کی برکت سے اونکا مشکل کام آسان ہوگیا اور حق سبحانہ تعالی نے اس امت کی
تعریف اور اونپر تخفیف میں یہ نازل فرمائی کہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ کہ ایمان لایا اور معتقد ہوا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمَآ
اُنْزِلَ اِلَیْهِ ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی طرف اوسکے مِنْ رَّبِّهٖ پاس سے رب اوسکے کے وہ قرآن کی آیتین اور دین کے احکام
اور شرع کے حقوق ہین وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور اوسکی امت کے ایمان والے بھی اوس بھیجی ہوئی چیز کا ایمان لائے اور معتقد ہوئے مگر
رسول علیہ السلام کا ایمان رسالت کے تحمل اور تبلیغ کے ساتھ تھا اور مسلمانون کا ایمان اقرار اور تصدیق کے ساتھ پھر مسلمانون کی
تعظیم و تکریم کے واسطے ذکر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اونھین بھی ملا دیا اور ارشاد کیا کُلٌّ سب یعنی نبی اور اونکے تبع
اٰمَنَ بِاللّٰهِ ایمان لائے ساتھ خدا کے یعنی اوسکے وجود ازلی و ابدی اور اسماء حسنے اور صفات جلال اور مضبوط افعال اور کامل احکام کا
ایمان لائے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور ساتھ فرشتون اوسکے کے کہ حضرت کبریا کے مقرب ہین اوسکی بیٹیان نہین ہین اور حق تعالی کے بھیجے ہوئے
ہین انبیا کے پاس اور رسولون کے پاس وحی آنے کا سبب ہین وَكُتُبِهٖ اور ساتھ کتابون کے جو اللہ نے اوتاری ہین کہ وہ سب حق ہین اور اللہ کا کلام ہے
مخلوق نہین ہین وَرُسُلِهٖ اور ساتھ رسولون اوسکے کے کہ سب پاک اور معصوم اور برگزیدہ ہین اور وحی پڑھنے والے اور راہ حق کی
طرف بلانے والے ہین لَا نُفَرِّقُ کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان لوگ کہ ہم فرق نہین کرتے ایمان مین بَیْنَ اَحَدٍ
درمیان کسیکے مِّنْ رُّسُلِهٖ رسولون اوسکے سے بلکہ سب کا ہم ایمان لاتے ہین بخلاف یہود و نصارا کے کہ حسد کی راہ سے بعضے
رسولون کے منکر ہین وَقَالُوْا سَمِعْنَا اور کہا مسلمانون نے سنا ہمنے خدا کا کلام وَاَطَعْنَا اور مانا ہمنے حکم اوسکا پھر التفات کی
راہ سے غیبت کے نیچے مرتبہ سے خطاب کے درجہ عالی پر آکے بولے غُفْرَانَكَ رَبَّنَا بخشش مانگتے ہین ہم تیری اے رب ہمارے وَ
اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ اور طرف تیرے ہی پھرنا سب کا یہ آیت نازل ہونے کا سبب جو بات ذکر کی گئی اگر اوسکا اعتبار کرین تو اس آیت کو
مدنی کہنا چاہیے اور محدث لوگ اس بات پر متفق ہین کہ یہ اور اسکے بعد والی آیت مکی ہے اور شب معراج کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے واسطہ
نازل ہوئی چنانچہ صحیح مسلم مین ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج مین حق تعالی نے
تین چیزین عطا فرمائین پانچون وقت کی نماز اور سورہ بقر کے ختم کی آیتین اور یہ کہ مہلک گناہ یعنی گناہ کبیرہ آپکی امت مین اوس
شخص کے بخشدیے جاوینگے جو خدا کے ساتھ شرک نہ کرے اور ینابیع مین ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے اور نوبہ نو
قدم ہمت سے طی کرکے مقام قرب مین پہونچے مثنوی سو بہا لمی شد کہ عالم نماند + وزو درمیان سایۂ ہم نماند + برون آمد از پردہ بود خویش
مگر گرد بے پردہ مقصود خویش + جب مقام او ادنی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحیات کے جواب مین اللہ جل شانہ کا سلام اور کلام
واقع ہوا تو حق تعالی نے اپنے پیغمبر کی تعریف فرمائی کہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ چنانچہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک مناجات کی اوسمین یہ مطلب تھا کہ یہ تعریف فرما کر جو تو میری بزرگی ظاہر فرماتا ہے بغیر مسلمانان امت کے یہ مجھے گوارا نہین حق تعالی نے فرمایا وَالْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ الآیۃ پھر حق تعالی نے استفسار فرمایا کہ اے میرے حبیب تیری امت قبول احکام مین کیا کہتی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عرض کیا کہ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا خطاب آیا کہ اے میرے رسول مین نے بھی تیری امت پر آسانی کردی لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نہین رنج مین ڈالتا اللہ نَفْسًا

کسی جی کو انہین حکم فرماتا کسی کام کا اِلَّا وُسْعَهَا مگر بقدر طاقت اوسکی کے لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے اُس جی کے ہوگا جو کمائے وہ نیکیون سے وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اور اوپر اوسکے ہوگا جو کچھ حاصل کرے برائیون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام پر الہام الٰہی سے دعا شروع فرمائی کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمین ساتھ عذاب کے اِنْ نَّسِيْنَا اگر بھول گئے اور کوئی نیک کام ہمسے فوت ہوگیا اَوْ اَخْطَاْنَا یا خطا کی ہمنے اور بے قصد کسی ممنوع کام کے مرتکب ہوگئے رَبَّنَا اے رب ہمارے وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اور نہ رکھ اوپر ہمارے اِصْرًا بوجھ بھاری كَمَا حَمَلْتَهٗ جیسا کہ رکھا تونے وہ بھاری بوجھ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا اوپر اون لوگون کے جو پہلے ہمارے تھے یعنی یہود ونصارا کہ اونپر تکالیف شاقہ اور احکام سخت نازل تھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا اے رب ہمارے اور نہ اوٹھوا ہمسے مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وہ چیز کہ نہین طاقت ہمین ساتھ اوسکے کہ وہ جی کی بات اور اوسکا وسوسہ ہے اون مفسرون کے قول پر جو اس آیت کو مدنی جانتے ہین اور آیۂ محاسبہ کا ناسخ سمجھتے ہین اور دوسرے قول پر یہ آیت مکی ہے اور نفس پر شہوات اور خواہشون کے غلبہ کے واسطے سے غلبۂ شیطان مراد ہے یا دشمنون کی شماتت یعنی بری بات پر اونکی خوشی یا جو چیز بندہ کو حق تعالی سے مانع اور حارج ہو اور اوسکی فرمانبرداری سے باز رکھے اور بعضون نے کہا ہے کہ مالاطاقۃ لنا بہ صراط مستقیم سے قدم کی لغزش ہے وَاعْفُ عَنَّا وقفہ اور معاف کر اور چھوڑ اوسے ہمسے خطائین اور بھولین ہماری وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ اور بخشدے گناہ ہمارے وَارْحَمْنَا وقفہ اور رحم کر ہمپر ہماری عبادت قبول فرما کر اَنْتَ مَوْلٰىنَا تو کام بنانے والا اور یاری کرنے والا ہمارا ہے فَانْصُرْنَا پس مدد کر ہماری اور فتحمند کر ہمین عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ ع اوپر گروہ کافرون کے لکھا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب اس سورت کو ختم کرتے تو آمین کہتے تھے اور حدیث مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج مین یہ دعا کرتے اور فرشتے آمین کہتے تھے اور حق تعالی قبول فرماتا تھا

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ
سورۂ آل عمران مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اسمین دو سو آیتین ہین

الٓمّٓ ○ سورت کی کنجی یا اوسکا نام ہے یا الف حق تعالی کے آلاے عمیم اور لام اوسکے لقاے کریم اور میم اوسکی محبت قدیم کی طرف اشارہ ہے یعنی اوسکی نعمتین دنیا مین علی العموم سبکو شامل ہین اور اوسکے لقا کی نعمت عقبی مین خاص لوگون کو پہونچیگی اور اوسکی محبت بے منتہا کا فیض دونون جہان مین اخص الخواص لوگون کو حاصل ہے اَللّٰهُ خدا لائق عبادت کے وہی ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کا مگر وہ اَلْحَيُّ زندہ ہے کہ ہر زندہ کی زندگی اوسی سے ہے اَلْقَيُّوْمُ ○ قائم رہنے والا کہ ہر قائم رہنے والے کا قیام اوسی کے سبب سے ہے نصارائے نجران کے ایک گروہ نے مدینہ مین آکر چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عیسی علیہ السلام کے باب مین مناظرہ کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملاقات کرکے اونھین دعوت اسلام کی اونھون نے کہا کہ ہم خدا کا دین اور اسلام رکھتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی طرف زن اور فرزند کی نسبت کرتے ہو اس امر نے تمھین اسلام سے باز رکھا ہے نصارا بولے کہ ہم حضرت عیسی کو جو حق تعالی کا بیٹا کہتے ہین اسمین ہم حق پر ہین عیسی اگر حق تعالی کا بیٹا نہین تو پھر عیسی کا باپ کون ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور تمھارے مذہب مین خدا کا فنا ہوجانا روا نہین اور تم خود جانتے ہو کہ عیسی علیہ السلام شربت اجل پئینگے اور فنا ہوجائینگے

اور دوسرے یہ کہ تم اقرار کرتے ہو کہ حضرت مریم کے پیٹ مین عیسیٰ مسیح کی تصویر کی صورت اوسکی تقدیر سے تھی اور تمھارے عقیدہ مین یہ بات بھی ہو کہ
پروردگار عالم مصور نہین ہو یعنی اوسکی صورت نہین بنائی گئی اور تیسرے یہ کہ تم خود کہتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کھاتے پیتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے
تھے اور حق تعالیٰ ان سب باتون سے پاک اور منزہ ہو پس نصارا چپ ہوکر مجلس سے اوٹھ کھڑے ہوے اور نواسّی آیتین اس سورت کے اوّل سے نازل ہوئین
اور چونکہ نصارا کا جھگڑا کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُلوہیت مین اور کبھی جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت مین
واقع ہوا تو ابتدا اسے سورت مین حق تعالیٰ کی اُلوہیت اور حیات اور قیومیت کا ذکر نازل ہوا بعدہ حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی نبوت کا بیان فرمایا کہ نَزَّلَ اوتارا خدا نے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اوپر تمھارے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قرآن بِالْحَقِّ ساتھ
راستی کے خبرون مین اور درستی کے دلالتون مین مُصَدِّقًا حال آنکہ موافق ہو یہ قرآن لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطے اون کتابون کے
جو آگے اوسکے تھین اور وہ موافقت توحید اور نبوت اور معاد اور اصول دین مین ہو وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ اور اوتارا
توریت اور انجیل کو مِنْ قَبْلُ پہلے بھیجنے قرآن سے هُدًى لِّلنَّاسِ ہدایت کرنے والی واسطے بنی اسرائیل کے حق کی راہ اور ان
دونون کتابون مین خدا کے سوا اور کی معبودیت کی نفی مذکور ہو اور اوس نفی سے یہود کے اوس قول کا بطلان ثابت ہو جو وہ حضرت
عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام کی شان مین کہتے ہین وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اور اوتارین اور کتابین کہ فرق کرنے والی ہین حق اور
باطل مین تفسیر کبیر مین لکھا ہو کہ فرقان ایک معجزہ ہو کہ کتابین اوتارنے کے ساتھ ساتھ تھا اور سچے جھوٹے دعوے مین اُس سے تمیز
ہوتی ہو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ نشانیون قدرت الٰہی کے یا ساتھ آیات قرآنی کے
یا ساتھ انبیا علیہم السلام کے کہ اون مین سے ہر ایک ہدایت کرنے کی راہ مین علامت اور نشان ہو لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ
واسطے اونکے ہو عذاب سخت یعنی غضب ملا ہوا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ غالب اور قادر ہو کفار پر عذاب کرنے مین ذُو انْتِقَامٍ ۝
کافرون پر عذاب اور غضب نازل کرنے والا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ نہین چھپی ہتی اوپر اوسکے کوئی چیز کائنات سے
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ بیچ زمین کے بیچ آسمان کے بلکہ علم الٰہی سب معلومات اور موجودات کو گھیرے ہوے ہو اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو بعضی غائب چیزون کا علم حاصل تھا اور وہ حق سبحانہ تعالیٰ کے علم دینے سے تھا پس ایسا علم ناقص حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی ربوبیت اور معبودیت پر دلیل نہین ہوسکتا هُوَ وہ خدا جسکا علم سب موجودات کو محیط ہو الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ وہی ہو جو صورت
بناتا ہو تمھاری فِي الْاَرْحَامِ بیچ رحمون ماؤن تمھاری کے كَيْفَ يَشَآءُ ؕ جسطرح چاہتا ہو لمبی ٹھگنی مرد عورت گوری کالی دھوری
پوری بری بھلی سعید شقی اور عیسیٰ علیہ السلام کی قدرت ایسی نہ تھی بلکہ ماں کے پیٹ مین خود اونکی صورت بنی تھی اور جسکی صورت بنے وہ
خود اپنی صورت بنانے والا نہین ہوسکتا اسواسطے کہ جسکی صورت بنی وہ مخلوق ہو اور مخلوق خالق کا محتاج ہو اور خدا محتاج نہین ہوتا
اور سب کا خالق اللہ ہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہ تکرار وحدانیت کی تحقیق کے واسطے ہو نصارا کے مقابلہ پر کہ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ کے قائل ہین الْعَزِيْزُ
بے مثل اور بے مانند ہو الْحَكِيْمُ ۝ دانا مضبوط اور محکم کام والا ہو هُوَ الَّذِيْٓ وہی ہو اَنْزَلَ جسنے اوتارا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
اوپر تیرے قرآن مِنْهُ بعض اوس قرآن مین سے اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ نشانیان روشن ہین اور آیتین مفصّل اور مبیّن کہ اونکے معنون مین

کچھ مشکل نہین ہوتی هُنَّ وہ آیات محکمہ اُمُّ الْكِتٰبِ اصل اور مغز قرآن ہین وَاُخَرُ اور دوسری آیتین مُتَشٰبِهٰتٌ متشابہ ہین ایک
دوسری کی ظاہر مین اور اونکے معنی بے غور اور تامل کے حاصل نہین ہوتے بعضے مفسرین کے نزدیک آیات محکمہ وہ آیتین ہین جنہین
ایک وجہ سے زیادہ کا احتمال ہی نہو اور متشابہ وہ ہے جو کئی وجہون کا احتمال رکھے شیخ ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ آیت محکمہ کا
بیان عقل جانتی ہے اور آیت متشابہ مین بغیر مدد نقل دخل دینا ممکن نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ متشابہ حروف مقطعہ ہین کیونکہ یہود و نصاری
حساب جمل کی رو سے اون حروف کے ساتھ دولت اسلام کی مدت پر استدلال کرتے تھے اور چونکہ ہر سورت کی ابتدا مقطعات غیر مکرر سے حساب مین
بڑا فرق رکھتی تھی جیسے کہ الم مین اکھتر ۷۱ ہین اور المص مین ایک سو اکسٹھ ۱۶۱ اور الر مین دو سو اکتیس ۲۳۱ اور المر مین دو سو اکھتر ۲۷۱ اور جو حساب نکالتے تھے
وہ اونپر مشتبہ ہوتا جاتا تھا تو اونھون نے کہا کہ ہم اسکے ساتھ ایمان نہین رکھتے حق تعالی نے فرمایا فَاَمَّا الَّذِیْنَ پس وہ لوگ کہ تقلید اور
تعصب کی جہت سے فِیْ قُلُوْبِهِمْ بیچ دلون اونکے کے زَیْغٌ کجی اور تباہی ہے یا شک ہے کلام الٰہی مین فَیَتَّبِعُوْنَ پس پیروی کرتے ہین
مَا تَشَابَهَ اوس آیت کی کہ اوسکے لفظ متشابہ اور معنی مشکل ہین مِنْهُ قرآن سے ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنہ کے کہ وہ شرک لاوین
قرآن کی تکذیب یا جاہلون کو شک مین ڈالنا ہے جیسا کہ یہود نے کہا کہ مختلف حساب ہم پر مشتبہ ہین اور اونکی غرض یہ تھی کہ اپنی قوم کے جاہلون کو شک مین
ڈالین وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ اور متشابہات کی اتباع اس جہت سے کرتے ہین کہ اپنے مدعی اور آرزو کے موافق اوسکی تاویل چاہتے ہین وَ
مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اور نہین جانتا کوئی تاویل اوس آیت کی جو متشابہ ہے اِلَّا اللّٰهُ مگر اللہ جسنے وہ آیت اوتاری ہے امام سجاوندی رحمہ اللہ
تعالی نے فرمایا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب مین یہان پر وقف لازم ہے یعنی اِلَّا اللّٰهُ پر وقف کرنا چاہیے تا کہ راسخان علم جو اس آیت کے بعد
مذکور ہوتے ہین آیت متشابہ کی تاویل جاننے مین داخل نہو جاوین اسواسطے کہ حقیقت حق سبحانہ تعالی کے سوا اوسکی تاویل کا علم اور کسی کو نہین
وَالرّٰسِخُوْنَ اور ثابت قدم لوگ فِی الْعِلْمِ بیچ علم کے کہ مومن اہل کتاب ہین یا جس کسی کو علم مین رسوخ ہو یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین اٰمَنَّا بِهٖ
ایمان لائے ہین ہم ساتھ متشابہ کے كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا سب آیات محکمات اور آیات متشابہات پاس سے رب ہمارے کے ہین وَمَا
یَذَّكَّرُ اور یاد نہین کرتے اور نصیحت نہین مانتے اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ مگر صاحب عقل صاف کے رَبَّنَا یہ بھی اونکا قول ہے جو علم مین راسخ ہین
اور وہ ایک گروہ ہے کہ اپنے علم کو عمل سے آراستہ کرکے کہتے ہین اے رب ہمارے لَا تُزِغْ نہ پھیر اور نہ ٹیڑھا کر قُلُوْبَنَا دلون ہمارے کو دین حق سے
بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا بعد اسکے کہ ہمکو سیدھی راہ دکھائی تو نے وَهَبْ لَنَا اور دے ڈال ہمین مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اپنے پاس سے
توفیق استقامت پر کہ وہ رحمت محض اور محض رحمت ہے یا ہمین عصمت عطا فرما جو شک شبہہ سے خالی ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ
تحقیق کہ تو عطا کرنے والا ہے عطیہ کا ہے رَبَّنَآ اے رب ہمارے اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ بیشک تو جمع کرنے والا لوگون کا ہے اونکی موت کے بعد
لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ واسطے حساب کے اوس دن کہ کچھ شک نہین جسکے آنے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
نہین خلاف کرتا وعدہ جو اوسنے بعث و نشر کے بارہ مین کیا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو کافر ہوے یعنی یہود اور قریظہ اور نضیر
یا کفار قریش کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعن سے کہتے تھے کہ فقیر ہے اور بیٹے نہین رکھتا اور خود اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے
لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ دفع نہ کرینگے اور باز نہ رکھینگے اَمْوَالُهُمْ مال اونکے جنپر وہ ناز کرتے ہین وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

اور نہ فرزند اونکے کہ اونکے سبب سے فخر و مباہات کرتے ہین مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا عذاب الٰہی سے کوئی چیز دنیا مین اگر مصیبت مین
گرفتار ہو جائین تو آخرت مین اسواسطے کہ اونھین جہنم کی طرف ہنکا دینگے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ وہی ہین ایندھن
دوزخ کا اور ان مشرکون یا یہود و نصارا کی عادت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تکذیب مین كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ مانند
عادت لوگون فرعون کے ہی حضرت موسٰی علیہ السّلام کی تکذیب مین وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مثل عادت اون لوگون کے ہی جو
پہلے اون فرعون والون کے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جھٹلایا اونھون نے نشانیون ہماری کو یا اپنے انبیا کے معجزون کو
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پس پکڑا اونھین خدا نے بِذُنُوْبِهِمْ ساتھ گناہون اونکے کے انکار اور تکذیب وغیرہ سے وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی کافرون پر قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اون لوگون کو جو کافر ہوے
یہود مین سے اور جنگ احد مین اونھون نے شماتت اور زبان درازی کی سَتُغْلَبُوْنَ قریب ہی کہ مغلوب ہوتے ہو تم دنیا مین مسلمانون کی
فتح سے جو تمپر ہوگی وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ اور جمع کیے جاؤگے تم عقبیٰ مین طرف جہنم کے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور برا بچھونا ہی
دوزخ پھر حق تعالیٰ کفار قریش کے ساتھ خطاب فرماتا ہی کہ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ تحقیق کہ تھی واسطے تمہارے علامت اور
نشانی صحیح اور درست محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت پر فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا بیچ قصہ اون دو گروہون کے جو روبرو
اور دوبدو ہوے جنگ بدر مین فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ایک گروہ لڑتا ہی بیچ راہ خدا کے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کا لشکر تھا تین سو تیرہ آدمی اونمین سے ستتر مہاجر تھے اور دو سو چھتیس ۲۳۶ انصار وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ اور ایک گروہ کافر وہ
ابو جہل کا لشکر تھا نو سو پچاس آدمی يَرَوْنَهُمْ دیکھتے تھے مسلمان لوگ اونھین یعنی لشکر کفار کو مِّثْلَيْهِمْ دونے اپنے
رَاْيَ الْعَيْنِ دیکھنا ظاہر اگرچہ کافر مسلمانون کی بہ نسبت تین حصہ تھے مگر حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ایک مسلمان کو دو
کافرون پر ہم غالب کر دینگے بِاٰيَةِ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ اس مقام پر مسلمانون کو کافر دونے اسواسطے دکھائی دیے کہ خدا کے وعدہ پر بھروسا
کرکے مسلمان لوگ لڑائی پر متوجہ ہون اور دشمن پر غلبہ کرین اور علامت اور نشانی جو حق تعالیٰ نے اس آیت مین فرمائی وہ یہ تھی کہ تھوڑے
مسلمان بہت کافرون پر غالب آئے لکھا ہی کہ میدان جنگ مین حق تعالیٰ نے کافرون کی نگاہ مین مسلمانون کو تھوڑا سا کر دیا تاکہ کافر
لڑائی پر شیر اور دلیر ہو جائین اور جب لڑائی ہونے لگی تو مسلمانون کو کافرون کی نگاہ مین کافرون سے دونا کر دیا یہانتک کہ ڈر کے مارے
کافر مغلوب اور پس پا ہو گئے اس تقدیر پر یرون کا فاعل کافر ہونگے اور ہم کی ضمیر مسلمانون کی طرف پھر گئی اور صحت نبوت کی علامت
یہ تھی کہ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ اور اللہ قوت دیتا ہی بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ساتھ مدد اپنی کے جسے چاہتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک بیچ
تھوڑا کر دینے بہت کے اور بہت کر دینے تھوڑے کے لَعِبْرَةً البتہ عبرت ہی لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ واسطے بینائی والون کے اس سے دل کی
بینائی مراد ہی جسے بصیرت کہتے ہین زُيِّنَ لِلنَّاسِ زینت دیگئی یعنی آراستہ ہوئی ہی واسطے مشرکون کے حُبُّ الشَّهَوٰتِ محبت خواہشون
نفس کی اس سے خواہش کی چیزین مراد ہین اور زینت دینے والا خدا ہوگا جو خالق افعال ہی اور زینت دنیا بندون کے امتحان کے واسطے ہوگا اور بعضون نے
کہا ہی کہ زینت دینے والا شیطان ہی کہ اونکی نظرون مین خواہش کی چیزون کو آراستہ کر دیتا ہی مِنَ النِّسَآءِ عورتون مین سے کہ شیطان کے

پھندون مین سب سے بڑا اور سخت پھندا عورت کی ذات ہی وَالْبَنِيْنَ اور لڑکے کہ ماں باپ کی طبیعت کو محبوب ہوتے ہین وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ اور خزانے اکٹھا کیے ہوئے یا گاڑے ہوئے مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ سونے اور چاندی سے آٹھ ہزار مثقال سونا ایک قنطار یا آٹھ ہزار مثقال چاندی یا ایک گاے کی کھال بھر دینار اور درم ایک قنطار ہی وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گھوڑے نشان کیے ہوئے اس سے وہ نشان مراد ہی جس سے گھوڑے کا عیب اور ہنر ظاہر ہو جاتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مُسَوَّمَه آراستہ گھوڑے کو کہتے ہین یا پورے گھوڑے کو یا را ہوار یا خوب طیار یا ابلق کہ عرب کو اوسکی طرف بہت رغبت تھی وَالْاَنْعَامِ اور چار پاے اونٹ گاے بکری وَالْحَرْثِ اور کھیتیاں یا زمینین کھیتی کے واسطے ذٰلِكَ یہ چیزین جو ذکر کی گئین اور کفار کی نظرون مین آراستہ ہوئی ہین مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ایک چیز ہی کہ فائدہ پاتے ہین اوس سے دنیا کی زندگی مین وَاللّٰهُ اور اللہ کہ معبود برحق ہی عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ پاس اوسکے ہین اچھائیان پھر جانے کی حُسْنُ الْمَاٰبِ قرب رب الارباب ہی متصور ہی رباعی ای دل از درگاہ جانان رخ متاب زندگی خواہی بجانان اقتراب چند گردی کوہ و صحرا در ہوس پیش او آ اِنَّه حُسْنُ الْمَاٰب

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا خبر دون مین تمھین ای غریب اصحاب بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ساتھ بہتر کے انسے جو چیزین کہی گئین لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا واسطے اون لوگون کے جنھون نے پرہیز کیا شرک سے کہ عوام مسلمان ہین یا وہ بری باتون کے ارتکاب سے درگذرے یا متاع دنیا سے ہاتھ دھویا جیسے اہل صفہ انکے واسطے ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک رب اونکے کے جَنّٰتٌ بہشتین اور باغ کہ اونکا کم بھی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ لَمَوْضِعُ سَوْطٍ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا پھر حق تعالی اون باغون کی تعریف بیان فرماتا ہی کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہتی ہین نیچے محلون یا درختون اونکے کے نہرین پانی کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہینگے متقی لوگ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے کا ذکر اسواسطے ہی کہ ہمیشگی کی نعمت چھوٹ جانے کے خوف سے بے لطف نہو جائے وَاَزْوَاجٌ اور متقیون کے واسطے بیبیان ہین حورین اور عورتین مُّطَهَّرَةٌ پاکیزہ اون نجاستون سے جو دنیا کی عورتون مین ہین یا صورت اور سیرت مین پاکیزہ ہین وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور دوسرا انکے واسطے خوشنودی ہی اللہ سے اور یہ خوشنودی بہشت اور اوسکی سب نعمتون سے بہتر ہی وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہی بِالْعِبَادِ ساتھ بندون کے اور اونکے احوال کے اَلَّذِيْنَ متقی لوگ جو جنت کے مکانون مین رہینگے وہ لوگ ہین جو آرزو سے يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا کہتے ہین ای رب ہمارے اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا تحقیق کہ ہم ایمان لائے ساتھ اوسکے جو تو نے فرمایا فَاغْفِرْ لَنَا پس بخشدے تو واسطے ہمارے ذُنُوْبَنَا گناہ ہمارے آج اپنے فضل سے ہمارے دفتر عصیان پر قلم مار دے وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور کل قیامت کے دن بچا ہمین عذاب دوزخ سے اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ حق تعالی اونکی اور صفت بیان فرماتا ہی کہ وہ صبر کرنے والے ہین فرض اور سنتین ادا کرنے مین یا حرام اور شبہہ کی چیزین چھوڑ دینے مین یا اوس وقت مین جبکہ آفتین اور بلائین اونھین گھیر لیتی ہین اور سچے ہین قول فعل اور نیت مین وَالْقٰنِتِيْنَ اور فرمانبردار ہین حکم الٰہی کے ظاہر اور باطن مین وَالْمُنْفِقِيْنَ اور خرچ کرنے والے مال حلال مستحقون پر وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ اور بخشش مانگنے والے بِالْاَسْحَارِ فجری تڑکے کہ وہ دعا قبول ہونے کا وقت ہی یا نماز پڑھنے والے اخیر تیسرے حصے رات مین یا فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے والے محققون نے کہا ہی کہ متقی لوگ

ریاضت کا بوجھ اوٹھانے مین صابر ہین اور سچے ہین ارادت کی سیدھی راہین چلنے مین اور فرمانبردار ہین اللہ کی طرف چلنے اور اللہ کی راہ مین بے قصور اور بے فتور سیر کرنے مین اور خرچ کرنے والے ہین ذاتین اور صفتین محبت کی وجہ سے اور استغفار کرنے والے ہین دلون کے گناہ سے کہ وہ گناہ توجہ ہی غیر خدا کی طرف **بیت** گناہ آمد شہود ماسوی اللہ * ازین نوع گناہ استغفر اللہ * اور یہ صفتین جو مذکور ہوئین انمین سے صبر مبدء سلوک ہی اور صدق ابتداے تخلق باخلاق مالک الملک ہی اور قنوت یعنی فرمانبرداری اشتغال ہی ساتھ نقص نفس کے الفضول کے اور انفاق یعنی خرچ کرنا تکمیل نفس کا سبب ہی مرتبۂ قبول مین اور استغفار سے توحید مین فنا ہو جانا مراد ہی اور جب تک سالک کی ہستی کا ستارہ مغرب فنا مین نہین چھپتا بقاے ابدی کا آفتاب فیض ازلی کے مطلع سے طلوع نہین فرماتا اور فجر کا وقت جو رات کی تاریکی اٹھ جانے اور دن کی صفائی اور روشنی ظاہر ہونے کے قریب ہوتا ہی اوسکا ذکر یہ فائدہ دیتا ہی کہ جب شواہد جبروت ملک و ملکوت کے اونچے محلون پر نمودار ہوے وجود ماسوا کی شب کہ نمود بے بود ہی زائل ہو کر شہود وحدت کی صبح مطلع حقیقت سے نمایان ہو جاتی ہی اور یہ جو سچا کلام ہی کہ اِذَا اُطْفِئَ السِّرَاجُ فَقَدْ طَلَعَ الصُّبْحُ اسکا بھید اس مقام پر کھل جاتا ہی **رباعی** لمعۂ نور قدم چو تافت برا کوان * جملہ مرادات محدثات برآمد * صبح وصالش دمید در ہمہ آفاق * ہر طرفی بانگ الصلوۃ برآمد * اگلی آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہی کہ دو یہود عالم ملک شام سے مدینہ منورہ مین آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے بزرگ کلمہ اور سب سے بہتر شہادت کلام الٰہی مین کیا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ شَهِدَ اللّٰهُ گواہی دی خدا نے برحق یا حکم فرمایا یا منادی کر دی یا بیان فرمایا اَنَّهٗ یہ کہ وہی ہی خدا برحق کہ تحقیق کی رو سے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی نہین ہی کوئی معبود لائق عبادت کے مگر وہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور فرشتون نے بھی اسی طرح گواہی دی وَاُولُوا الْعِلْمِ اور علم والون نے کہ مومن اہل کتاب ہین یا سب مہاجرین و انصار یا اس امت کے علما بھی گواہی دیتے ہین اور کہا ہی کہ حق تعالی کی گواہی توحید پر دلیلین پیدا کرنا ہی اور فرشتون کی گواہی وحدانیت کا اقرار ہی اور علما کی گواہی وحدانیت پر ایمان لانا ہی اور دلیلین قائم کرنا اور حق تعالی کی گواہی کے ساتھ علما کی گواہی ملے ہونے سے علما کی فضیلت آدمی معلوم کر سکتا ہی قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ درحالیکہ یہ سب گواہ قائم ہین ساتھ انصاف کے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود لائق عبادت کے مگر وہی اس کلمہ کی تکرار تاکید کے واسطے ہی اور مزید اہتمام کے لیے توحید کی دلیلین پہچاننے مین الْعَزِيْزُ قوی ہی اور غالب یعنی ممتنع ہی اس بات سے کہ کسی موحد کی توحید اور کسی وصف کرنے والے کا وصف اوسپر غالب اور لاحق ہو مگر حکم اور امر کی وجہ سے اسواسطے کہ کلمۂ توحید ظاہر کرنے پر سب مامور ہین الْحَكِيْمُ دانا ہی اپنی وحدانیت کی گواہی دینے مین اِنَّ الدِّيْنَ تحقیق کہ دین پسندیدہ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ نزدیک اللہ کے دین اسلام ہی یہودیت اور نصرانیت نہین وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اور اختلاف نہین کیا اس بات مین کہ دین اسلام حق ہی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رسول حق ہین اون لوگون نے جنھین اُوْتُوا الْكِتٰبَ دی ہی کتاب یعنی توریت اور انجیل اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم ساتھ حقیقت امر کے یعنی قرآن شریف اونپر اوترا اور وہ اونکی کتاب سے موافق اور اوسکی تصدیق کرنے والا ہی تو اونھون نے خلاف کرنا شروع کیا بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ حسد یا ظلم کے رو سے جو اونمین ہی یا ریاست اور قوم کی سرداری کی طرف جو اونھین میلان ہی اوسکی وجہ سے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور جو شخص کافر ہو ساتھ قرآن کے یا ساتھ اون معجزون کے جو حق تعالی نے محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق کہ اللہ سَرِیْعُ الْحِسَابِ جلدی حساب کرنے والا ہی یعنی یہ بات جلد ہوگی
کہ وہ لوگ اس عالم سے جائین اور اللہ حساب کے بعد اونھین اونکے کفر اور انکار کی جزا دے فَاِنْ حَآجُّوْکَ پس اگر یہ یہود تیرے ساتھ جھگڑین
دین مین دلیل قائم ہو چکنے کے بعد یا نجران کے نصارا عیسی علیہ السلام کے واسطے خصومت اور جدال پر اڑے رہین فَقُلْ اَسْلَمْتُ پس کہدو
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ سونپ دیا اور مطیع کیا مین نے وَجْھِیَ لِلّٰہِ منہ اپنے کو یعنی اپنی خودی اور بات اور افعال اور نیت
اور دل سپرد کیا مین نے خدا کو وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جس کسی نے پیروی کی میری اوسنے بھی یہی کیا جو مین نے کیا وَقُلْ اور کہدو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ واسطے اوسکے جسے دی ہی کتاب یعنی یہود و نصارا کو وَالْاُمِّیّٖنَ اور کہدو عرب کے مشرکون سے جنھون نے کتاب
نہین پڑھی ءَاَسْلَمْتُمْ کیا اسلام لائے ہو تم جیسا کہ مین اسلام لایا یہ استفہام حکم کے معنی مین ہی یعنی ایمان لاؤ فَاِنْ اَسْلَمُوْا پھر اگر وہ
ایمان لائے اور حکم الٰہی کی پیروی کی فَقَدِ اھْتَدَوْا پس راہ پائی اونھون نے مقصود کلی کی طرف اور میدان ضلالت سے مقصد اصلی کی
طرف پہونچ گئے وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر انکار کیا اونھون نے اور اسلام کی طرف پیٹھ موڑ دی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے کچھ ضرر نہین فَاِنَّمَا
عَلَیْکَ الْبَلٰغُ پس نہین تجھپر مگر پیغام پہونچا دینا بس وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہی بِالْعِبَادِ ساتھ بندون کے اور اونکی
تصدیق اور تکذیب کو اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ تحقیق کہ وہ گروہ جو کافر ہین بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ساتھ قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یا ساتھ کھلی ہوئی دلیلون کے جو حق تعالی کی وحدانیت پر حق تعالی کی کتابون مین موجود ہین وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ اور قتل کرتے ہین
انبیا کو بِغَیْرِ حَقٍّ بے اوسکے کہ قتل ساتھ حق اور راستی کے ہو اس کلام مین تاکید ہی اسواسطے کہ حق پر نبی قتل ہوتا ہی نہین یعنی وہ لوگ
جانتے ہین کہ انبیا کو ناحق قتل کرتے ہین اور یہ صورت اوس سے بہت بری ہی کہ یہ تصور کرین کہ ہم حق پر قتل کرتے ہین روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس ۴۳ پیغمبر ایک ساعت مین کچھ دن چڑھے قتل کیے پھر ایک سو بارہ عابد زاہد آدمی
اونمین سے کھڑے ہوئے کہ بنی اسرائیل کو امر معروف اور نہی منکر کرین اونکو بھی کچھ دن رہے بنی اسرائیل نے قتل کر ڈالا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی
وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ اور قتل کرتے ہین اون لوگون کو بھی جو حقانیت کی وجہ سے یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور
راستی کے مِنَ النَّاسِ لوگون مین سے یعنی انبیا کے سوا فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پس خبر دے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین
ساتھ عذاب درد ناک کے یعنی بشارت کی جگہ پر اونھین وعید دے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ وہ گروہ قاتلون کا یا اونکی اولاد اور قائم مقام وہ لوگ ہین
کہ بے شک و شبہہ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ تباہ ہوئے اور نیست و نابود ہو گئے اعمال اونکے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم توریت کے احکام ماننے والے ہین
اور موسی علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرتے ہین فِی الدُّنْیَا بیچ دنیا کے کہ کوئی اونکی تعریف نہین کرتا وَالْاٰخِرَۃِ اور آخرت مین کہ اونکے اعمال کا
ثواب ملیگا وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اور نہ واسطے اونکے مدد کرنے والے ہین قیامت مین کہ اونپر سے عذاب دفع کرین اَلَمْ تَرَ
کیا نہین دیکھتا ہی تو اِلَی الَّذِیْنَ طرف اون لوگون کے جو اُوْتُوْا نَصِیْبًا دیے گئے ہین ایک حصہ مِّنَ الْکِتٰبِ توریت سے
یعنی اوسمین سے کچھ تھوڑا سا اونھون نے جان لیا ہی یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ بلائے جاتے ہین طرف توریت کے
لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ تا کہ حکم کرے درمیان اونکے یہود کے قصہ مین روایت ہی کہ حکم رجم کے منکر ہوئے اور انشاء اللہ تعالی

وہ قصہ سورۂ مائدہ مین مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود کی ایک جماعت کو اسلام کی دعوت کی نعمان
بن ابی اوفی نے کہا کہ اے محمد تمسے علماے دین کے سامنے ہم مناظرہ کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ توریت کا وہ صحیفہ جسمین
میری نعت اور صفت لکھی ہی لاؤ اور اس بحکم ہمارا وسی صحیفہ کو حکم کرو اون لوگون نے اس بات سے انکار کیا اور توریت کی وہ آیتین نہ لائے
حق تعالی نے فرمایا کہ تم اون لوگون کو توریت کی طرف بلاتے ہو ثُمَّ يَتَوَلّٰى پھر منھ پھیرتا ہی فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ اونمین سے جو ردسا ہے
یہود ہین وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ اور وہ انکار کرنے والے ہین حق سے ذٰلِكَ یہ انکار اونکا حکم توریت سے بِاَنَّهُمْ قَالُوْا بسبب اسکے ہی
کہ وہ کہتے ہین کہ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ نہ پہونچیگی ہمین آتش دوزخ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ مگر چند روز گنے ہوئے کہ وہ سات دن ہین
یا چالیس روز وَغَرَّهُمْ اور فریب دیا اونھین فِيْ دِيْنِهِمْ بیچ دین اونکے کے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ اون باتون نے کہ
ہین باندھ لیتے کہ عذاب کی آسانی اور اونکے واسطے اونکے باپ دادا کی شفاعت ہی فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ پس کیسا ہوگا حال اونکا
اوسوقت جب جمع کرینگے ہم اونھین لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ واسطے حساب کے اوس دن جسکے آنے مین کچھ شک نہین وَوُفِّيَتْ
كُلُّ نَفْسٍ اور پورا دیا جائیگا ہر جی کو مَّا كَسَبَتْ جزا اوسکی جو کمائی کی ہی اوسنے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اور وہ مظلوم نہونگے
یعنی نیکیان کم اور برائیان زیادہ کرکے اونپر ظلم نہ کیا جائیگا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جنگ احزاب مین ہم لوگ خندق کھودتے تھے
ایک سخت پتھر نکلا صحابہ اوسے توڑنے سے عاجز ہوئے اور پیغمبر علیہ السلام کی طرف رجوع کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس جگہ تشریف لائے
اور بھاری کدالا دست مبارک مین لیکر قوت روحانی بلکہ تائید ربانی سے ایسی ایک چوٹ لگائی کہ وہ سخت پتھر تھوڑا سا ٹوٹا اور لوہے
اور پتھر کے بیچ مین سے ایک بجلی چمکی کہ اوس آگ کی چمک سے مدینہ کے پہاڑ روشن ہوکر بہت قریب معلوم ہوئے اور کسری کے محلون کے کنگرے
اون لوگون کو نظر آئے جو وہان حاضر تھے دوبارہ آپکے چوٹ لگانے سے وہ پتھر تھوڑا اور ٹوٹ گیا اور ایسا ایک نور ظاہر ہوا کہ اوسکی روشنی مین
صنعاے یمن کی عمارتین نظر آئین تیسری بار ایسی روشنی پیدا ہوئی کہ روم کے قیصرون کے محل نظر آئے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے
فتح کی تکبیر کہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امر جلد ہونے والا ہی کہ میری امت ان سب شہرون پر فتح پاکر اونچے اونچے مکان اپنے
قبض و تصرف مین لائین اور اہل اسلام کے دبدبہ کے آثار روم اور قسطنطنیہ کے اطراف و جوانب مین پہونچ جائین اور میری شریعت کا
شقہ یمن و دولت کا سایہ اہل یمن کے سرون پر ڈالے مسلمان لوگ خوش اور مسرور ہوکر شکر الہی کی رسمین بجا لائے اور منافقون نے مسخرا پن اور
ٹھٹھا شروع کیا اور زبان طعن کھولی کہ عجب تماشا ہی کہ مشرکان عرب کے خوف سے یہ شخص خندق کھودتا ہی اور دشمن کے آوازہ کے ساتھ ہی دروازہ کے
باہر قدم نہین رکھتا اور اپنے دوستون کو روم اور فارس اور یمن فتح کر لینے کا وعدہ دیتا ہی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی قُلِ اللّٰهُمَّ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا اللہ مٰلِكَ الْمُلْكِ مالک ملک کے اور اے اوس ملک مین تصرف کرنے والے تُؤْتِي الْمُلْكَ دیتا ہی تو بادشاہی مَنْ تَشَآءُ
جسے تو چاہتا ہی وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ اور چھین لیتا ہی تو ملک مِمَّنْ تَشَآءُ جس سے چاہتا ہی تو بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ اس سے بھی ظاہر
بادشاہی مراد ہی کہ حق تعالی زمام ملکداری جسکے قبضہ اقتدار مین چاہتا ہی دیتا ہی اور عنان شہریاری جسکے کف اختیار سے چاہتا ہی نکال لیتا ہی بیت
مفتاح اختیار بدست قضاے اوست ۔ مدار مہر کہ خواست بستہ وآنرا کہ خواست داد ۔ اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ ملک نبوت و رسالت مراد ہی کہ بنی اسرائیل سے

اور بنی اسرائیل کو دیدیا یا مکہ معظمہ اور اوسکے اطراف کی حکومت اور ریاست مراد ہے کہ کفار قریش کو اوس سے محروم کرکے آستان عالی شان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر باشون اور ملازمون کو عطا فرمائی یا ملک روم وفارس میں مقصود ہے کہ وہان کے لوگون سے چھینکر اس امت کو عنایت فرمایا اور محققین کے نزدیک ملک توفیق مراد ہے کہ جسے یہ ملک حق تعالی نے عطا فرمایا اوسے دونون جہان میں عزت حاصل ہو گئی اور جس سے یہ ملک چھین لیا وہ دونون جہان میں ذلیل اور رسوا ہوا امام احمد عرب رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ قبول قلوب کا ملک ہے کہ حضرت مقلب القلوب ہی کے قبضہ قدرت میں ہے جسے مقبول قلوب فرماتا ہے اوسے اپنے صاحبدلون کی نظر عنایت سے سرفراز کرتا ہے اور جسے درویشون کی نظر سے گراتا ہے اوسے آتش ذلت ونکبت کے شعلون میں جلاتا ہے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ اور عزت دیتا ہے تو جسے چاہتا ہے ایمان اور معرفت کے سبب سے جیسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے متبع لوگ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ اور ذلیل اور بیقدر کردیتا ہے تو جسے چاہتا ہے کفر وانکار کی وجہ سے جیسے ابوجہل اور اوسکی پیروی کرنے والے یا عرب اور عجم کے شہرون پر غالب ہونے کی وجہ سے اس امت کی عزت مراد ہے اور اہل فارس وروم وغیرہ کفار امم کی ذلت مقصود ہے یا یہود ونصاریٰ کو فتحمند ہونے سے مسلمانون کی عزت مراد ہے اور جزیہ قبول کرنے یا قتل ہونے یا جلاوطن ہونے کے باعث سے یہود ونصاریٰ کی ذلت مقصود ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ عزت شرف قناعت کے سبب سے اور ذلت خست حرص سے اسواسطے کہ قناعت کی استغنا فقیرون کو صدر نشین کرتی ہے اور حرص کی دوڑ دھوپ امیرون کو جوتون کے پاس بٹھاتی ہے تفسیر بصائر میں لکھا ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے جب سومنات کا قصد کیا تو امام مفری غزنوی قدس سرہ جو اپنے زمانہ میں قطب اولیا تھے اونکی خدمت میں سلطان محمود غزنوی نے حاضر ہو کر فتحمند ہونے کے واسطے دعا چاہی اور اوسی طرح صف نعال میں کھڑے کھڑے آیہ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ کی تفسیر کا نکتہ پوچھا خواجہ امام قدس سرہ نے جواب دیا کہ اس آیت کے معنی کی بہت کھلی ہوئی ایک صورت یہ ہے کہ تو سترہ سو جنگی ہاتھی اور پانچ ہزار فرسنگ ملک آباد اور لاکھ سوار مکمل رکھتا ہے با اینہمہ ملک کی زیادتی کی خواہش میں حق تعالی تجھے مجھ ایسے فقیر کے گھر میں لاتا ہے اور صف نعال یعنی جہان جوتیان اوتارتے ہین وہان کھڑا رکھتا ہے اور مجھے اس ٹوٹی کملی اور برہنہ پائی کے ساتھ ملک قناعت بخشتا ہے اور آزادی میں صدر نشین کرتا ہے رباعی آنرا کہ قناعت آشنا شد ٭ از فیض تعز من تشا شد ٭ وانکو رہ حرص و آز پیمود ٭ مقہور تذل من تشا شد ٭ اور محققون کے نزدیک شہود لقا اور پردہ دوئی اوٹھ جانے سے عزت ہے اور حجاب محرومی اور عطا ترک رہنے میں ذلت ہے بِیَدِکَ الْخَیْرُ تیرے ہی ہاتھ ہے یعنی تیرے دست قدرت میں حاصل کرانا سب خیر اور بھلائیون کا ہے کہ اونمین سے ملک عطا فرماتا اور مسلمانون کو عزت دینا بھی ہے اگرچہ شر اور برائی جیسے ملک چھین لینا ذلیل کردینا بھی اوسی کے دست قدرت میں ہے مگر خیر کی تخصیص مقتضائے مقام ہے اسواسطے کہ سبب نزول سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کی طرف اشارہ کرنے اور اونھین فتح اقالیم اور مال غنیمت بکثرت عطا فرمانے کے وعدے پر اس کلام کی بنیاد ہے یا دو خلاف چیزون میں سے ایک پر اکتفا کی کہ اوس ایک سے دوسری چیز بھی مفہوم ہو جاتی ہے جیسے سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ یا خطاب میں ادب کی رعایت کی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ اور حقیقت امر یہ ہے کہ شر خاص عالم میں ہی نہیں بلکہ جہان میں جو شر ہے وہ امر نسبتی ہے جیسا کہ اپنی مثنوی میں حضرت مولوی معنوی فرماتے ہین **مثنوی** بد بہ نسبت باشد این را ہم بدان ٭ پس بد مطلق نباشد در جہان ٭ زہر ماران مار را باشد حیات ٭ نسبتش با دیگران باشد ممات ٭ یا یہ کہ خیر وجودی اور شر عدمی اور وجودی کو عدمی سے

میل نہین ہوسکتا اسی واسطے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضی دعاؤن مین فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اور
صاحب فصوص خلدت ظلال نوالہ علی مفارق اہل الخصوص اس کلام کے بھید کی طرف ذرہ اشارہ کرتے ہین یہان پرجہان حضرت خاتم النبیین علیہ
افضل صلوۃ المصلین کی نعت کی ہے ابیات بلبل شاخسار باغ بلاغ * شاہباز نشیمن مازاغ * داشت چشم سرش چو دیدہ سر * روشنائی زکحل
ما البصر * چون بنظارہ جہان پرداخت * ہر بد و نیک را کہ دید شناخت * کانچہ نیک از خصائص قدم ست * وانچہ بد از نقائص عدم ست * گفت
اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ * لیکن الشَّرُّ لَا یَعُوْدُ اِلَیْکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ تحقیق کہ تو ہر چیز پر کیا عطا کرنا کیا چھین لینا کیا عزت دینا کیا ذلیل کرنا
سب پر قَدِیْرٌ ○ قادر ہے تُوْلِجُ الَّیْلَ بیٹھاتا ہے تو رات کو فِی النَّهَارِ بیچ دن کے یعنی جاڑے کے موسم مین جو انقلاب ہوتا ہے اُس
انقلاب کے نقطے کی طرف جب آفتاب نزول کرے اوسوقت سے جب تک گرمی کے انقلاب کے نقطہ مین آفتاب حلول کرے رات کے اجزا مین سے
تو گھٹاتا ہے اور دنون کے اجزا مین بڑھاتا ہے یہانتک کہ اوّل جدی مین سال بھر کے دنون مین سب دنون سے چھوٹا دن ہوتا ہے اور اوّل سرطان مین
سال بھر کے دنون مین سب سے بڑا دن ہوجاتا ہے وَتُوْلِجُ النَّهَارَ اور بیٹھاتا ہے تو دن کو فِی الَّیْلِ بیچ رات کے یعنی باقی سال مین دن کے
اجزا تو کم کر کے رات کے اجزا مین بڑھا دیتا ہے یہان تک کہ رات آخر جوزا مین سب راتون سے چھوٹی ہوتی ہے اور آخر قوس مین سب راتون سے
بڑی ہو جاتی ہے وَتُخْرِجُ الْحَیَّ اور نکالتا ہے تو زندہ کو جیسے حیوان مثلاً مِنَ الْمَیِّتِ مردہ سے کہ وہ نطفہ ہے یا نکالتا ہے تو پرند کو بیضہ سے
اور درخت کو بیج سے وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ اور نکالتا ہے تو مردہ کو جیسے نطفہ اور بیضہ اور دانہ مِنَ الْحَیِّ زندہ سے کہ وہ حیوان
اور مرغ اور درخت ہے اور بعضون نے یہ تفسیر کہی ہے کہ پاک کو ناپاک سے تو نکالتا ہے اور ناپاک کو پاک سے یا کافر کو مومن سے تو پیدا کرتا ہے
جیسے کنعان کو حضرت نوح سے پیدا کیا اور مومن کو کافر سے تو پیدا کرتا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزر سے پیدا کیا وَتَرْزُقُ
مَنْ تَشَآءُ اور روزی دیتا ہے تو خزانہ رحمت واسعہ سے جسے تو چاہتا ہے بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ بے شمار یعنی اسقدر کہ خلق اوسکی گنتی اور
مقدار نہین جانتی لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ چاہیے کہ نہ پکڑین مسلمان لوگ کہ دوست ہین اَلْکٰفِرِیْنَ کافرون کو کہ دشمن ہین
اَوْلِیَآءَ دوست اپنے کامون کے متولی مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوا مومنون کے یعنی مسلمان کا دوست مسلمان ہی
چاہیے پس مسلمان کو چاہیے کہ کافرون سے دوستی نکرین انصار کی ایک جماعت نے روساے یہود کے ساتھ دوستی اختیار کی تھی اور
باہم عہد کیا تھا کہ تم ہمارے ولی اور ہم تمہارے اور بھائی چارہ کر لیا تھا حق تعالی نے اوس سے نہی فرما کر تہدید کی روسے فرمایا کہ وَمَنْ یَّفْعَلْ
ذٰلِکَ اور جو کوئی کریگا یہ دوستی دشمنون کے ساتھ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ پس نہین ہے دین خدا سے فِیْ شَیْءٍ بیچ کسی چیز کے یعنی دین حق
مین سے وہ کچھ بھی نہین رکھتا اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مگر یہ کرو ڈرو اور بچو مِنْهُمْ کافرون کے ضرر سے ڈرنے اور بچنے کو ابتداے اسلام مین
اور دین کے استحکام سے قبل تُقٰىةً تقیہ یعنی کافرون سے ڈرنے او بچنے کا حکم تھا ابتدا الحرب کے سوا اور کسی جگہ اسکی اجازت نہین وَیُحَذِّرُکُمُ
اللّٰهُ اور ڈراتا ہے تمہین اللہ ارتکاب مناہی مین نَفْسَهٗ عذاب ذات اپنے سے یعنی اوس عذاب سے جو بے واسطۂ غیر محض تمہارے حق تعالی سے
صادر ہو نفس عبارت ہے چیز کی ذات سے اور اوسکی حقیقت اور ہویت سے پس جہان کہین کہ نفس کی لفظ حق تعالی کی شان مین وارد ہو تو اوسکی
ذات ہی مراد ہوگی وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ○ اور طرف جزاے الہی کے ہے پھرنا سب کو قُلْ اِنْ تُخْفُوْا کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ اگر چھپاؤ تم مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ جو کچھ بیچ سینون تمہارے کے یعنی تمہارے دلون مین جو کفار کی دوستی ہو اَوْ تُبْدُوْهُ یا ظاہر کرو اپنے دل کی
بات یَعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہی اوسے خدا وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور جانتا ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اقسام علویات سے وَمَا
فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی انواع سفلیات سے وَاللّٰهُ اور اللہ جسکا علم ذاتی ان سب کو محیط ہی عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝
اوپر سب چیزون کے قادر ہی اور اوسکی قدرت سب مقدرات کو گھیرے ہوے پس جو کچھ تم کرتے ہو سب وہ جانتا ہی اور اوسکا بدلا دے سکتا ہی
پس نا فرمانی مت کرو اور ڈرو یَوْمَ تَجِدُ اوس دن سے کہ پائیگا کُلُّ نَفْسٍ ہر ایک عمل کرنے والون مین مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ جو کچھ کیا ہو اوسنے
بھلائی مین سے مُّحْضَرًا حاضر کرکے نزدیک اپنے یعنی تم دیکھوگے نیکیون کے صحائف وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ اور جو کچھ
کیا ہو برائی مین سے تَوَدُّ دوست رکھیگا وہ نفس لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا یہ کہ ہو درمیان اوسکے وَبَیْنَهٗۤ اور درمیان اُس عمل بد کے اَمَدًۢا
بَعِیْدًا عرصہ دراز یعنی وہ یہ ہرگز نہ چاہیگا کہ اپنے عمل کو دیکھے وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمھین اللہ اپنے سے
یعنی اپنے عذاب سے فتوحات مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ اس بات سے تمھین ڈراتا ہی کہ تم اوسکی ذات مین تفکر کرو اس تاکید سے مناسبت رفع
کرتا ہی اپنی ذات مین اور خلق کی ذات مین مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ بیت چہ نسبت ذرہ را باعین خورشید ✤ چہ دعویٰ خاک را با عالم
پاک ✤ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اور اللہ مہربان ہی اپنے بندون پر کہ اونھین ڈرانے مین مبالغہ اور اصرار فرماتا ہی قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہو تم ای یہود و نصارا کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ کا شہرہ تمام عالم مین پھیلا رکھا ہی اور
دعویٰ کرتے ہو تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ کہ دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِیْ پس پیروی کرو میری یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تاکہ خدا تمھین دوست رکھے
وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشدے گناہ تمہارے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اونکے گناہ جو میری پیروی مین ثابت قدم ہون
رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہی اونپر اپنی رحمت خاصہ کے ساتھ یا یہ خطاب قریش کی طرف ہی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم خدا کے واسطے بتون کو دوست رکھتے ہین
اور ہم امید رکھتے ہین کہ خدائے آسمان کے نزدیک وہ ہماری شفاعت کرینگے اونکو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر حق تعالیٰ کو تم دوست رکھتے ہو تو
اوسکے حبیب کی اطاعت نچھوڑو قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اوامر اور نواہی مین
وَالرَّسُوْلَ اور رسول اوسکے کی احکام شرع مین فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جاؤگے اور انکار کروگے خدا رسول کی اطاعت سے فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۝ پس تحقیق کہ خدا دوست نہین رکھتا ہی کافرون کو اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ پر رکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ خدا
و رسول کی اطاعت سے انکار کرنا کفر ہی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ تحقیق کہ اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو کہ وہ ابو البشر ہین ساتھ تعلیم اسما اور
سجدۂ ملائکہ اور انبیا اصفیا کے باپ ہونے کے وَنُوْحًا اور نوح کو ساتھ طول عمر اور کشتی بنانے اور پہلی شریعت منسوخ کرنے کے وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ
اور ذات ابراہیم کو خلت کے ساتھ اور آتش نمرود سے نجات دیکر اور آدمیون کا امام کرکے اور خانہ کعبہ کی بنا ڈالنے سے وَاٰلَ عِمْرٰنَ
اور آل عمران کو کہ وہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام تھے رسالت اور کلام کرنے کے ساتھ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ اوپر اہل عالم کے جو اونکے
زمانہ مین تھے اور کہا ہی کہ یہ عمران حضرت مریم کے باپ ہین اور اونکی آل مریم اور عیسیٰ علیہما السلام ہین کہ حق تعالیٰ نے اون دونون کو برگزیدہ کیا
حضرت مریم کو پاکی اور طہارت کے ساتھ اور عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور رسالت کے ساتھ ذُرِّیَّةً اور اسی طرح برگزیدہ کیا ان پیغمبرون کی اولاد کو

بَعْضُهَا بعضے اونکے مِنْ بَعْضٍ بعضون سے پیدا ہوے بزرگ باپون کے نیک بیٹے مراد ہین وَاللّٰهُ سَمِيعٌ اور اللہ سننے والا ہے یہود کے اقوال باطل کو
انھون نے کہا نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰهِ وَاَحِبَّاؤُهٗ یا سننے والا ہے نصاریٰ کی خرافات اور واہیات باتونکو کہ عمران کے نواسے کو انھون نے خدا کا بیٹا کہا عَلِيمٌ
جاننے والا ہے اوسے جو اون باتون سے اونکی غرضین تھین لکھا ہے کہ عمران مرد نیک تھا سلیمان علیہ السلام کی اولاد مین اوسکی عورت تھی حنّہ نام کہ اوسکی بہن حضرت
زکریا علیہ السلام کے نکاح مین تھی ایک وقت بیت المقدس مین گئی تھی جب عبادت مین متوجہ ہوئی تو اوسکی خواہش اوسکے دل مین گذری کہ کیا خوب بات
ہوتی اگر میرے بیٹا ہوتا جب حاملہ ہوئی تو نذر مانی کہ اوس بیٹے کو خدا کے واسطے آزاد کریگی جب جنی تو لڑکی پیدا ہوئی تو اوسے رنج ہوا حق تعالیٰ نے اوسکی
دل شکستگی پر ترحم فرمایا اور اوسکی لڑکی مریم کو بیٹے کے عوض قبول فرمایا حق تعالیٰ اونکی حکایت مین بھی فرماتا ہے کہ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ
یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا عمران بن ماثان کی بی بی نے کہ حنہ نام ماقود کی بیٹی تھی جب کہ وہ حاملہ ہوئی رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ
اے رب میرے تحقیق کہ نذر کی مین نے لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ واسطے تیرے جو کہ پیٹ مین میرے ہے مُحَرَّرًا آزاد کیا ہوا قید تعلقات دنیا سے
تاکہ خاص تیری عبادت ہی کرے اور تیری اور تیری مسجد کی خدمت بجالائے اوس زمانے مین مسجد قدس کی خدمت کو بزرگ کام جانتے تھے اور لڑکون کو
اوس کام کے واسطے نذر کرتے تھے اور اونکی شریعت مین فرزندون کو والدین کی اطاعت ایسے کامون مین فرض تھی حنّہ کے نذر ماننے کے
بعد اوسکے شوہر عمران نے کہا تو نے یہ کیا کیا شاید تیرے پیٹ مین لڑکی ہو اور مسجد کی خدمت کے لائق نہو حنّہ کی زبان پر جاری ہوا کہ فَتَقَبَّلْ
مِنِّيْ پس قبول کر مجھسے اے اللہ جو کہ مین نے نذر کی ہے اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ تحقیق کہ تو سننے والا ہے اوس بات کو جو نذر کے باب مین مین نے
کہی الْعَلِيْمُ جاننے والا ہے میرے قصد کو جو نذر کے باب مین ہے کہ تیری رضامندی کے سوا اور کچھ مین نے خواہش نہین کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا
پھر جب جنا اوسے ضمیر نام رکھی ہوئی اور نذر کی ہوئی کی طرف پھرتی ہے قَالَتْ کہا حنّہ نے عذر کرنے کے طور پر اور حسرت کی راہ سے رَبِّ اِنِّيْ
وَضَعْتُهَا اے رب میرے تحقیق کہ جنا مین نے اوس حمل کو اُنْثٰى لڑکی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اللہ خوب جانتا ہے بِمَا وَضَعَتْ بکر نے وَضَعْتُ
پڑھا ہے یعنی جو کچھ جنی مین حفص نے وَضَعَتْ پڑھا ہے یعنی خدا خوب جانتا ہے اوسے جو حنّہ جنی بکر کی قرأت مین یہ جملہ قول حنّہ کا مقولہ ہے اور حفص کی
قرأت مین جملہ مستانفہ ہے قول اللہ تعالیٰ سے وَلَيْسَ الذَّكَرُ کہا حنّہ نے کہ نہین ہے بیٹا جو مین نے کنیسہ کی خدمت کے واسطے مانگا تھا
كَالْاُنْثٰى مثل لڑکی کے جو اے اللہ تو نے مجھے عنایت فرمائی وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا اور تحقیق کہ مین نے نام رکھا اوسکا مَرْيَمَ
اور اس لفظ کے معنی اونکی زبان مین ہین کہ خدا کی لونڈی وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ اور تحقیق کہ مین پناہ مین دیتی ہون اوسے تیری جناب مین
وَذُرِّيَّتَهَا اور اولاد اوسکی کو مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وسوسۂ شیطان سے جو راندہ ہوا ہے یا شیطان کے مس سے حنّہ کی دعا کی برکت حضرت
مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہونچی کہ شیطان کے مس سے محفوظ رہے حدیث مین ہے کہ کوئی لڑکا ایسا نہین ہوتا جسے پیدا ہوتے وقت شیطان مس
نہ کرتا ہو یہان تک کہ وہ لڑکا مسّ شیطان کے سبب سے رونے لگتا ہے مگر مریم اور اونکا بیٹا اس سے محفوظ رہا فَتَقَبَّلَهَا پس قبول کر لیا مریم کو رَبُّهَا رب اوسکے نے
بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ ساتھ قبول اچھے کے اپنے گھر کی خدمت کے واسطے وَّاَنْۢبَتَهَا اور اوگایا اوسے یعنی نشو ونما دیا اوسے نَبَاتًا حَسَنًا مانند نشو ونما
اچھا یعنی صلاح وعصمت اور سداد ومعرفت کے ساتھ اوسنے پرورش پائی کہ جب نو برس کے سن کو پہونچی عبادت کے اقسام مین سب عابدون پر غالب ہو گئی
اور بعضون نے کہا کہ اچھی پرورش اوسکا خلق پکڑنا تھا ساتھ اخلاق ربانی کے القصہ مریم کی ماں ولادت کے بعد مریم کو بیت المقدس مین لائین اور عابد زاہد

لوگون سے کہا خُذُوا اَوْ نَذَرْتُمْ بِهٖ النَّذِیْرَةَ یعنی لو اس نذر کی ہوئی کو جو خدا کی ملک ہو سب بزرگون نے اوسے قبول کرنے کی رغبت کی اور بزرگون مین باہم اختلاف پڑا یہان تک کہ اس طرح قرعہ ڈالا کہ جن قلمون سے توریت لکھتے تھے نہر اردن کے کنارے جا کر اون قلمون کو نہر کے پانی مین ڈالا یہ شرط کر کے کہ جس کسیکا قلم پانی پر تیرے اوس سے مریم کی پرورش متعلق ہو غرض کہ زکریا علیہ السلام کا قلم پانی پر تیرا اور مریم کی کفالت اونسے متعلق ہوئی وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ اور سپرد کیا حق تعالی نے مریم کو زکریا کے اور حضرت زکریا علیہ السلام اونھین اپنے گھر لے گئے اونھین دودھ پلانیکے واسطے دائی مقرر فرمائی جب حضرت مریم بچپنے کی حد سے بڑھین تو اونھین مسجد مین لائے اور ایک اونچی کوٹھری اونکے واسطے ایسی بنائی کہ بے سیڑھی لگائے اوسپر آدمی نہ چڑھ سکے جب حضرت زکریا اونکی خبرگیری اور خدمتگذاری سے فراغت پاتے تو کوٹھری کے دروازہ مین مضبوط قفل لگا کر اوسکی کنجی اپنے ساتھ لیجاتے اور اونکی حفاظت و حراست مین کمال مرتبہ کوشش فرماتے تھے یہان تک کہ حضرت مریم بڑی ہوئین اور انوار ولایت اونپر طاری ہوے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا جب داخل ہوتا مریم کے پاس زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ زکریا اوس کوٹھری مین جہان مریم رہتی تھی وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ پاتا پاس اوسکے رزق کہ گرمیون کے میوے ہوتے تھے جاڑے مین اور جاڑے کے میوے ہوتے تھے گرمی مین حضرت زکریا علیہ السلام نے چند مرتبہ جب یہ حال دیکھا قَالَ يٰمَرْيَمُ کہا اے مریم اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ کہان سے آتا ہے واسطے تیرے یہ بے فصل کا میوہ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ کہا مریم نے کہ یہ رزق جو تم دیکھتے ہو پاس سے آتا ہے اللہ کے اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ تحقیق کہ اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بیشمار کثرت کی وجہ سے یا جسے روزی دیتا ہے اوسے کچھ استحقاق نہونے کی جہت سے هُنَالِكَ جس وقت کہ زکریا علیہ السلام نے بے فصل کے تر و تازہ میوے دیکھے تو باوجود بوڑھاپے کے اونھین آرزو ہوئی کہ اونکے یہان بیٹا پیدا ہو تو اوسی محراب مین دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ پکارا زکریا نے رب اپنے کو قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ کہا اے رب میرے دے مجھے مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اپنے پاس سے بیٹا پاک آلائش گناہ سے اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ بیشک تو اپنے کرم سے سننے والا دعا کا ہے یعنی دعا قبول فرمانے والا ہے فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ پس پکارا اوسے فرشتون نے وَھُوَ قَاۗىِٕمٌ اور وہ زکریا علیہ السلام کھڑے يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ نماز پڑھتے تھے بیچ محراب کے جہان حضرت مریم تھین یا جو محراب خود اونکی تھی اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى بشارت دیتا ہے تجھے ساتھ ایک فرزند کے کہ اوسکا نام یحیٰی ہے اور لفظ یحیٰی کے معنی یہ ہین کہ اوسکے سبب سے اوسکے باپ کا نام زندہ رہے یا باپ کا دین اوسکے سبب سے زندہ رہے مُصَدِّقًۢا درحالیکہ یہ فرزند ماننے والا ہوگا اور ایمان لانے والا بِكَلِمَةٍ ساتھ عیسی علیہ السلام کے کہ وہ کلمہ ہین یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے ایک یہ بات خاص ہے کہ وہ بے باپ کے تولد ہوے اور کلمہ کن سے پیدا ہوے مِّنَ اللّٰهِ پاس سے اللہ تعالی کے لکھا ہے کہ پہلے جو شخص حضرت عیسی علیہ السلام کا ایمان لایا وہ حضرت یحیٰی علی نبینا و علیہ السلام تھے اور حضرت یحیٰی کی صفت یہ ہے کہ وَسَيِّدًا اور سردار کہ حلم اور علم اور تقوی جو سرداری کے شرائط ہین اونسے آراستہ تھا وَّحَصُوْرًا اور مجرد عورتون سے یا اپنے تئین لہو و لعب سے باز رکھنے والا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور نبی پیدا ہونے والا صالحون سے یعنی حضرت زکریا اور اونکے آبا علیہم السلام سے اور صالح وہ شخص ہوتا ہے جو خالق اور خلائق کے حقوق اوس طرح ادا کرے جسطرح ادا کرنا چاہیے اور جب حضرت زکریا کو ایسے ایک بیٹے کی بشارت دی قَالَ رَبِّ کہا زکریا نے اے رب میرے اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ کہان سے ہوگا واسطے میرے بیٹا

وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ اور تحقیق کہ پہونچا ہی مجھے بوڑھاپا وَامْرَاَتِيْ اور بی بی میری یعنی ایشاع اور وہ حضرت مریم کی خالہ تھین عَاقِرٌ
بانجھ ہی یعنی ای اللہ کیا مجھے جوان کریگا یا اسی بوڑھاپے مین بیٹا عنایت فرمائیگا قَالَ کہا خدا نے یا حضرت جبرئیل نے حکم خدا سے کہا كَذٰلِكَ
اسی طرح جس حال پر تم ہو اسی بڑھاپے کے حال مین اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی اپنی عادت کے موافق یا خلاف
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً کہا حضرت زکریا علیہ السلام نے ای رب میرے ظاہر کردے واسطے میرے نشانی کہ اوس سے مجھے یہ خبر ہوجائے
کہ ایشاع کے حمل مین لڑکا ہی قَالَ اٰيَتُكَ کہا جبرئیل نے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ نشانی تیری اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ یہ ہی کہ بات نہ کر تو
لوگون سے یعنی اونسے تو بات کرنے کی قدرت ہی نرکھیگا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ تین دن رات اِلَّا رَمْزًا مگر یہ کہ اشارہ کرے تو آنکھ یا سر سے
یا زمین پر لکھدے جو کچھ تجھے کہنا ہو وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا اور یاد کر رب اپنے کو بہت وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝
اور تسبیح کر اوسکی شام صبح اور حضرت زکریا کا باقی قصہ سورہ مریم مین انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اور یاد کرو تم
ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس وقت کو جب کہا جبرئیل نے یا ملائکہ مشافہہ کے گروہ نے کہا يٰمَرْيَمُ ای مریم یعنی ای خدا کی لونڈی اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰىكِ تحقیق کہ اللہ نے برگزیدہ کیا تجھے طاعت اور عبادت کے واسطے یا قبول فرمایا تجھے خدمت کے لیے یا پرورش کیا تجھے عصمت و عفت کے ساتھ وَطَهَّرَكِ
اور پاک کیا تجھے شرک کے لوث سے یا اون ناپاکیون سے جو عورتون کو ہوتی ہین جیسے حیض و نفاس یا بری خصلتون اور قبیح عادتون سے
وَاصْطَفٰىكِ اس لفظ کی تکرار تاکید کے واسطے ہی یعنی بیشک خدا نے تجھے برگزیدہ کیا عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اوپر عورتون اہل عالم کے
یا یہ کہ تجھے بے شوہر فرزند عطا کریگا اور حضرت جبرئیل کے نفخہ کے ساتھ تجھے خاص کریگا يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ ای مریم
فرمانبرداری کر اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے پرورش کرنے والے کی وَاسْجُدِيْ اور سجدہ کر خدا کو وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اور
رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والون کے حضرت مریم کو حکم تھا کہ بیت المقدس کے نیک مردون کے ساتھ جماعت مین نماز پڑھا کرین ذٰلِكَ یہ باتین جو ان آیتون مین
حضرت مریم اور زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کے قصہ کی بیان کی گئین مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ چیزون غیب کی سے ہین کہ ہم تمہارا اعجاز ظاہر
کرنے کو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وحی کرتے ہین ہم اور جبرئیل کی زبانی تمہارے پاس بھیجتے ہین وَمَا كُنْتَ اور
نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لَدَيْهِمْ نزدیک اون احبار کے جو بیت المقدس مین عبادت کرتے تھے اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ
اوس وقت جب ڈالے اونھون نے قرعہ کے واسطے قلم اپنے لکھنے کے نہر اردن مین تاکہ جان لین کہ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کون شخص ہی
اونمین سے جو پابند ہو کفالت مریم کا وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس اونکے اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝
جب وہ جھگڑتے تھے حضرت مریم کی کفالت کے واسطے اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ دوسرے اس بات کو کہ کہا فرشتون نے اور صحیح یہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے
کہا يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ای مریم تحقیق کہ خدا بشارت دیتا ہی تجھے ساتھ کلمہ کے اپنی طرف سے کلمے سے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام مراد ہین اور اونھین کلمہ اسواسطے کہتے ہین کہ وہ کلمہ کن سے پیدا ہوے بے باپ کے اگرچہ سب بنی آدم اسی کلمہ کن کے واسطے سے
پیدا کیے گئے ہین مگر باپ جو پیدا ہونے کا مشہور سبب ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین مفقود ہی تو ضرور اونکے پیدا
ہونے کی نسبت اور اضافت اس کلمہ کی طرف اکمل و اتم ہوسکتی ہی اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ نام اوسکا کلمہ مسیح لقب

عیسیٰ اسم ہی اسم پر لقب تعظیما مقدم ہوتا ہی جیسے ہم کہتے ہین کہ ہمارے پیغمبر کا نام مصطفیٰ محمد ہی علیہ الصلوۃ والسلام وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین
مسیح زبان عبری مشحا ہی یعنی مبارک وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا صاحب جاہت اور بڑی قدر و منزلت والا دنیا مین عبادت یا نبوت یا معجزات
یا بے باپ پیدا ہونے کے سبب سے یا آسمان پر اوٹھ جانے یا آخر زمانہ مین دین محمدی کی نصرت کرنے یا دجال کو قتل کر ڈالنے کی وجہ سے
وَالْآخِرَةِ اور صاحب وجاہت ہی آخرت مین شفاعت کرنے کی وجہ سے یا علو مرتبت کے سبب سے وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝
اور مقرب لوگون مین سے ساتھ کرامت الٰہی کے وَيُكَلِّمُ النَّاسَ اور بات کریگا یہ لڑکا لوگون سے فِي الْمَهْدِ تیری گود مین جو اوسے
ہنڈولے کی جگہ ہوگی یا چھٹپن مین جب ہنڈولے مین جھلانے کے قابل ہوگا وَكَهْلًا اور باتین کریگا یہ لڑکا لوگون سے اوس وقت جب
ادھیڑ ہوگا اور اسکے بال کھچڑی ہو جائینگے اور ہنڈولے مین اوسکی باتین معجزہ ہونگی اور جب ادھیڑ ہوگا تو اوسکی باتین دعوت ہونگی یعنی لوگون کو
راہ حق کی طرف بلائیگا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ اور انبیاے صالحین مین سے ہی قَالَتْ رَبِّ کہا مریم نے استفہام کی وجہ سے یا بڑی بات
جاننے کی وجہ سے أَنَّىٰ يَكُونُ کہان سے اور کیونکر ہوگا لِي وَلَدٌ واسطے میرے بیٹا وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ اور حال آنکہ نہین ہاتھ لگایا
مجھے کسی آدمی نے اور یہ بات خلاف عادت ہی کہ بے شوہر عورت لڑکا جنے قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل نے اسی طرح جس حال پر تو ہی اسی
حال مین کہ تجھے کسی مرد کے ہاتھ لگائے اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ خدا اللہ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا جب خدا حکم کرتا ہی کچھ کام کو
فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی اوس چیز کو جو اوسے معلوم ہی کہ كُن فَيَكُونُ ۝ ہو پس وہ ہو جاتی ہی مفسرون نے
کہا ہی کہ اوسکے پیدا کرنے سے اشیا کے پیدا ہو جانے مین جلدی اور سرعت سے لفظ کن اخبار یعنی خبر دیتا ہی کیا معنی کہ خلق کا موجود کر دینا
اوسپر دشوار نہین ہی جسطرح اسباب اور مواد کے ساتھ اشیا پیدا کرنے پر وہ قادر ہی اوسی طرح بے کسی سبب اور مادے کے بھی اشیا کو پیدا
کر دینے کی قدرت رکھتا ہی ابیات آنکہ از وی پدید گشت سبب ٭ بے سبب آفرینش چہ عجب ٭ قدرتے را کہ عجز نیست در ان ٭ ہست از ین نوع
کارہا آسان ٭ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ اور تعلیم کریگا اللہ اوسے کتابین جو اوسکے پہلے اوتاری ہین جیسے حضرت شیث اور حضرت ابراہیم
وغیرہ علیہم السلام کے صحیفے وَالْحِكْمَةَ اور حرام حلال کا علم جو حکمت شریعت ہی وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۝ اور تعلیم کریگا اوسے
توریت اور انجیل اوتاری ہوئی اور کتابون مین ان دو کی تخصیص انکی فضیلت کی جہت سے ہی وَرَسُولًا اور کریگا اوسے رسول بر حق
إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ طرف بنی اسرائیل کے پس اونسے عیسیٰ یہ بات کہیگا کہ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بیشک آیا ہون مین تمھارے پاس
بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ساتھ نشانی کے رب تمھارے کے پاس سے اور وہ نشانی میری رسالت کی گواہ ہی اور آیت یعنی نشانی سے جنس مراد ہی
فرد مراد نہین اسواسطے پانچ نشانیان ذکر کرتا ہی پہلی نشانی یہ کہ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ بیشک مین بناتا ہون تصویر واسطے تمھارے
مٹی سے كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ مانند شکل پرند کے فَأَنفُخُ فِيهِ پس پھونکتا ہون اپنی سانس اوس پرند مین جو مٹی سے بنایا ہی فَيَكُونُ طَيْرًا
پس ہو جاتی ہی وہ مٹی کی تصویر زندہ جانور اوڑنے والا بِإِذْنِ اللَّهِ حکم خدا سے یا اوسکی مشیت سے کہتے ہین کہ چمگادڑ کی صورت پر مٹی کا جانور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بناتے اور ہاتھ پر لیکر اوسمین سانس پھونکتے تھے خدا کی قدرت سے وہ مٹی کا جانور اوڑنے لگتا تھا اور زمین و آسمان کے
بیچ مین اوڑا کرتا اور یہ کہا ہی کہ لوگون کی نظر مین اوڑتا تھا اور جب نظر سے غائب ہو جاتا تو مردہ ہوکر زمین پر گر پڑتا تھا دوسری نشانی یہ ہی کہ

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ اور اچھا کر دیتا ہون اندھے مادر زاد کو اوسکی بیماری سے اور تیسری نشانی یہ ہے کہ وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہون
سفید داغ والے کو اوسکی بیماری سے اور چوتھی نشانی یہ ہے کہ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى اور زندہ کرتا ہون مردون کو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم الٰہی کے
اس لفظ کی تکرار توہم الوہیت دفع ہونے کے واسطے ہے اسواسطے کہ مردہ کو زندہ کرنا بندہ سے نہین ہوتا اور مفسرون نے لکھا ہے کہ
حضرت عیسٰی علیہ السلام نے چودہ مردے زندہ کیے انہین سے ایک سام بن نوح تھا کہ اوسے مرے ہوئے چار ہزار برس کے قریب گذر گئے تھے
پانچوین نشانی یہ ہے کہ وَاُنَبِّئُكُمْ اور خبر دیتا ہون تمھین بِمَا تَاْكُلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کھاتے ہو وَمَا تَدَّخِرُوْنَ
اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو فِيْ بُيُوْتِكُمْ بیچ گھرون اپنے کے مشہور ہے کہ عیسٰی علیہ السلام مکتب مین لڑکون سے کہدیا کرتے تھے کہ تمھارے
مان باپ نے یہ کھانا کھایا اور تمھارے واسطے فلانی چیز رکھی ہے لڑکے اپنے گھرون مین آتے اور مان باپ سے کھائی ہوئی اور رکھی ہوئی
چیزون کی کیفیت بیان کر دیتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ ان پانچ معجزون مین لَاٰيَةً لَّكُمْ البتہ نشانی ہے واسطے تمھارے اور
میرے دعوے کے صدق کی دلیل ہے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنے والے کہ یہ باتین معجزہ ہین یا ایمان لانے والے
کہ مین پیغمبر ہون وَمُصَدِّقًا اور آیا ہون تمھارے پاس باور کرنے والا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے تھی
مِنَ التَّوْرٰىةِ توریت سے کہ وہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی کتاب ہے اور مین اوسکی شہادت بیان کرنے والا ہون وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
اور اسواسطے مین آیا ہون تا حلال کرون تمپر بَعْضَ الَّذِيْ بعضی اون چیزون کی جو موسٰی علیہ السلام کی شریعت مین حُرِّمَ
عَلَيْكُمْ حرام کی گئی تھی اوپر تمھارے جیسے گائے بکری کی چربی اور بعضے پرند اور مچھلیان اور ہفتہ کے دن کی تعظیم اوٹھا دون
وَجِئْتُكُمْ اور آیا ہون مین تمھارے پاس بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ساتھ نشانی کے رب تمھارے سے اس سے معجزے اور دلیلین
مراد ہین اور لفظ آیت کا واحد لانا اس امر پر تنبیہ ہے کہ دلالت مین سب معجزے اور دلیلین ایک ہی نشانی کا حکم رکھتی ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ
پس ڈرو خدا سے میرے حکم کی مخالفت مین وَاَطِيْعُوْنِ اور حکم مانو میرا راہ حق کی طرف دعوت قبول کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ
تحقیق کہ اللہ رب میرا ہے وَرَبُّكُمْ اور رب تمھارا فَاعْبُدُوْهُ پس عبادت کرو اوسکی هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہ ہے راہ سیدھی
اور منزل مقصود پر پہونچا دینے والی فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى پھر جب دریافت کر لیا عیسٰی نے مِنْهُمُ الْكُفْرَ یہود سے ایسا کلمہ جسنے دلالت کی
اونکے کفر پر اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے قتل مین مشورہ کرنے کو اجتماع تھا جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نے دعوت اور ہدایت کرنا شروع کی
تو یہود لوگ اونھین قتل کرنے کے قصد پر اوٹھے عیسٰی علیہ السلام ولایت شام سے مصر کی جانب بھاگ گئے اور دریاے نیل کے کنارے ماہی گیرون کا
ایک گروہ دیکھا کہ مچھلیان پکڑتے تھے عیسٰی علیہ السلام نے اونسے کہا کہ یہان آؤ تو اس سے بہتر شکار اختیار کرین وہ بولے کہ وہ شکار کیا ہے عیسٰی علیہ السلام نے
فرمایا کہ آؤ تو دریاے توحید مین توجہ کا جال ڈالین اگر یہان شکار ماہی کرتے ہو تو وہان اَرِنَا الْاَشْيَاۗءَ كَمَا هِيَ کا شکار کرو اور معالم مین لکھا ہے کہ
حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کہا کہ آؤ تو لوگون کو شکار کرین اونھونے پوچھا تو کون شخص ہے فرمایا کہ مین عیسٰی بن مریم اللہ کا بندہ اور رسول ہون وہ
ماہی گیر عیسٰی علیہ السلام کا ایمان لائے بعد اوسکے قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہا عیسٰی نے کون ہے تم مین سے یار میرا کار خدا مین تا وقتیکہ
اللہ کی نصرت اور مدد پہونچے قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ کہا حواریون نے یعنی ان ماہی گیرون کی جماعت نے اور بعضون نے کہا ہے کہ

کہ حواری لوگ دھوبی اور رنگریز تھے اور حواری کے معنی خاص اور برگزیدہ آدمی کے ہین ان خاص لوگون نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے جواب مین کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ ہم یاری کرنے والے اللہ کے ہین یعنی اوسکے دین کی نصرت اور مدد کرنے والے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ ایمان لائے ہین ہم ساتھ اللہ کے وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ اور اے عیسٰی تم گواہ ہو ساتھ اس بات کے کہ ہم مطیع ہین دین خدا کے پھر اون لوگون نے دعا شروع کی رَبَّنَآ اٰمَنَّا اے رب ہمارے ہم ایمان لاتے ہین بِمَآ اَنْزَلْتَ ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری تو نے عیسٰی علیہ السلام پر یعنی انجیل وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اور پیروی کی ہمنے رسول تیرے کی یعنی عیسٰی علیہ السلام کی فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ پس لکھ لے تو ہمین اپنے کرم عمیم کے قلم سے احسان قدیم کے دفتر مین ساتھ اون لوگون کے جو تیری وحدانیت اور تیرے انبیا کی نبوت پر گواہ ہین اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ کتابت جمع کرنے کے معنی ہین اور شاہدین سے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین کی امت مرحومہ مراد ہے تو حواریون کی دعا کے معنی یہ ہوئے کہ اے اللہ ہم مین اور امت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درمیان مین جمع کر دے کہ وہ امت آنحضرت کی برکت سے سب امتون سے اکمل اور افضل ہے اور بحکم نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ حلوائے آخر اور نمک اول ہین بیت اے ختم پیمبران مرسل ٭ حلوائے پسین و ملح اول ٭ ابیات پیشوائے ماست صدر المرسلین ٭ زامتان اوست بدر المومنین ٭ ہست از پیغمبران او خوبتر ٭ امت او از ہمہ محبوبتر ٭ وَمَكَرُوْا اور مکر کیا اون لوگون نے جنسے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کفر دریافت کر لیا تھا اس طرح پر کہ لوگون کو اونھون نے اوبھارا کہ جہان کہین عیسٰی علیہ السلام کو دیکھو دفعۃً قتل کر ڈالو اور صحیح یہ ہے کہ انواع و اقسام کے حیلون سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو گرفتار کیا اور گھر مین قید کر کے رات بھر پہرا رکھا اور صبح تڑکے اکٹھا ہو کر اپنے سردار کو کہ اوسکا نام یہودا تھا گھر مین بھیجا کہ عیسٰی علیہ السلام کو باہر لائے اوسی شب حضرت عیسٰی کو حق تعالٰی نے آسمان پر اوٹھا لیا تھا جیسے ہی یہودا اوس گھر مین آیا عیسٰی علیہ السلام کو نہ پایا حق تعالٰی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شبیہ اوس پر ڈال دی جب باہر نکلا اور یہ کہنا چاہا کہ عیسٰی یہان نہین ہے وہ لوگ اوس سے لپٹ گئے ہر چند وہ کہتا ہی رہا کہ مین فلانا شخص ہون اور نالہ و فریاد کیا کچھ نہوا سولی پر چڑھا کر لوگون نے تیر برسائے حق تعالٰی نے یہی فرمایا کہ اونھون نے مکر کیا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ اور خدا نے مکر کی جزا اونھین دی کہ اونھون نے اپنے ہی یار سردار کو بڑی ذلت اور رسوائی کے ساتھ قتل کر ڈالا وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ اور اللہ خوب بدلا دینے والا ہے مکارون کو اِذْ قَالَ اللّٰهُ یاد کر اوسے کہ کہا خدا نے يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ اے عیسٰی تحقیق کہ مین لینے والا ہون تجھے دنیا سے وَرَافِعُكَ اِلَيَّ اور اوٹھانے والا ہون تجکو طرف اپنے یعنی اپنے ملائکہ کی قرارگاہ کی طرف وَمُطَهِّرُكَ اور پاک کرنے والا اور نجات دینے والا تیرا ہون مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قصد اور مکر سے اون لوگون کے جو کافر ہوئے اور تیرا ایمان نہ لائے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ اور کرنے والا ہون اون لوگون کو جنھون نے پیروی کی تیری یعنی تیری امت کے مومنون کو فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اوپر اون لوگون کے جو کافر ہوے تجسے یعنی یہود اور یہ فوقیت اس سبب سے تھی کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت ثابت کرنے مین حجت اور دلیل کی رو سے نصارا یہود پر غالب ہوئے یا قیصرون کی مدد کے باعث تلوار کی رو سے نصارا یہود پر غالب آئے اور ہمیشہ غالب رہینگے اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ قیامت تک ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میرے ہے پھر آنا تم سب کا یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام اور اونکے پیرون اور منکرون کا فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ پس حکم کرونگا راستی اور درستی کے ساتھ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ بیچ اوس چیز کے کہ ہو تم بیچ اوسکے

اختلاف کرتے یہود تو موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرتے ہین اور عیسیٰ علیہ السلام کے منکر ہین اور نصارا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی تصدیق کرتے ہین اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان نہین لاتے اور ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ کے قائل ہین اور مسلمان کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہی اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے رسول برحق ہین تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ان گروہون کی نسبت مین حکم کرونگا فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس جو لوگ کہ کافر ہو گئے یعنی یہود و نصارا فَاُعَذِّبُهُمْ پس عذاب کرونگا اونکو عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت فِى الدُّنْيَا بیچ دنیا کے قتل اور قید اور جزیہ لازم ہونے اور ذلت اور خواری کے سبب سے وَالْاٰخِرَةِ ؗ اور آخرت مین انواع واقسام کی سختیون اور دوزخ مین ہمیشہ رہنے کے سبب سے وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اور نہین ان کافرون کے واسطے یار و مددگار کہ عذاب روکنے مین اونکی مدد کرین وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی امت مرحومہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے فَيُوَفِّيْهِمْ پس پورے دینگے اونھین اور حفص يُوَفِّيْهِمْ پڑھتا ہی یعنی خدا پورے دیگا اونھین اُجُوْرَهُمْ ؕ اجر اور ثواب اونکے دنیا مین نیکنامی اور عقبیٰ مین دوستکامی کے سبب سے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اللہ دوست نہین رکھتا ظالمون کو ذٰلِكَ یہ کلام جو انبیا علیہم السلام کے قصون مین مذکور ہوا نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ پڑھتے ہین ہم اوسے اوپر تیرے مِنَ الْاٰيٰتِ اور وہ علامت نبوت اور دلائل رسالت سے ہی وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اور ذکر سے کہ محکم ہی خلل پڑنے اور زلل پیدا ہونے سے یعنی قرآن لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان ہونے کے بعد نجران کے نصارا نے زبان اعتراض کھولی اور بولے کہ ای محمد تم عیسیٰ کو کیون گالی دیتے ہو اور اونکا نام بندہ رکھتے ہو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ اللہ عبد اللہ نام عیسیٰ کے واسطے گالی اور دشنام ہو وہ بندہ ہی ہمارے خدا کا رسول اور کلمہ ہی ڈالا ہوا بتول عذرا یعنی حضرت مریم مین نصارا کو بڑا غصہ آیا بولے کہ بھلا کوئی بھی انسان تونے دیکھا ہی کہ بے باپ پیدا ہو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى تحقیق کہ عیسیٰ کی صفت اور مثال اور اوسکی عجیب و غریب شان عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک اللہ کے یعنی اوسکے علم و قدرت مین کہ باپ کے بغیر انسان پیدا کرتا ہی كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ مانند صفت اور مثال آدم کے ہی اور ای نصارا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ آدم بے ماں باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اوسے خدا کا بیٹا تم نہین کہتے پھر جو شخص کہ ماں کے پیٹ سے بے باپ کے پیدا ہوا اوسے خدا کا بیٹا کیون کہتے ہو اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ عیسیٰ اور آدم علیہما السلام کا باہم مثل ہونا بعض اوصاف مین شریک ہونا ہی پس عیسیٰ علیہ السلام آدم علیہ السلام کے مثل ہین دو طرفون کے ایک مین کہ باپ کا نہونا ہی یا عیسیٰ علیہ السلام ایک مخلوق ہین خارج عادت مستمرہ سے اور امام قشیری قدس سرہ فرماتے ہین کہ دونون کو خاص کیا ساتھ پاک کرنے اونکی روح کے گذرنے سے گذرگاہ اصلاب پر اور باہم مثل ہونے کی وجہ حقیقت مین ظہور دونون پیغمبرون کا ہی محض قدرت سے خلاف عادت کے طور پر پھر حق تعالیٰ حضرت آدم کو پیدا کرنے کا بیان فرماتا ہی کہ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا خدا نے قالب اوسکا خاک سے ثُمَّ قَالَ لَهٗ پھر کہا اوس پتلے سڈول کو کہ میرے حکم سے كُنْ ہو جا زندہ روح کے ساتھ فَيَكُوْنُ ۝ پس ہو گیا زندہ حق تعالیٰ تنبیہ فرماتا ہی کہ خاک کو مین نے کہا کہ آدم ہو جا اور ہوا کو کہا کہ عیسیٰ ہو جا اَلْحَقُّ یہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر کہی گئی صحیح اور درست ہی اور پیغام ہی پہونچا ہوا مِنْ رَّبِّكَ رب تیرے سے تیرے پاس فَلَا تَكُنْ

مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ پس نہو تو شک لانے والون مین سے یہ اوس خبر کا یقین زیادہ کرنے اور اوسپر ثابت رہنے کی تاکید ہو اور بہت صحیح یہ بات ہو کہ ظاہرا یہ خطاب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہو مگر اس خطاب سے مقصود امت محمدی ہو یعنی ای مسلمانو تم اون لوگون مین سے نہو جاؤ جو شک لاتے ہین اس بات مین کہ عیسی کی مثل آدم علیہما السلام کی مثل کے مانند ہو اور ای مسلمانو تم نصارا کی طرح شک مین پڑو کہ وہ ظن اور گمان کی تاریکی مین پڑے ہوئے ہین اور اس تمثیل کے نور کی چمک اونھون نے نہ دیکھی **ابیات** زاسرار یقین حرفی نخوانند ٭ بزندان گمان محبوس ماندند ٭ بدنیسان گشتہ ظاہر آفتابی ٭ بہ پیش دیدۂ ایشان حجابی ٭ چہ بیند چشم نابینا زخورشید ٭ چہ داند دیو سر جام جمشید ٭ فَمَنْ حَآجَّكَ پھر جو کوئی جھگڑے اور لڑے فِيْهِ بیچ باب عیسیٰ کے مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ بعد اوس کے کہ آیا تجھے مِنَ الْعِلْمِ علم سے عیسی کے حال سے کہ وہ خدا کا رسول اور بندہ ہو فَقُلْ تَعَالَوْا پس کہدے اونھین کہ آؤ باہم بددعا کرنے کو نَدْعُ بلائین ہم اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ بیٹون اپنے اور بیٹون تمھارے کو وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ اور عورتون اپنی اور عورتون تمھاری کو وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ وقف اور قریبون اپنے اور قریبون تمھارے کو ثُمَّ نَبْتَهِلْ پھر کوشش کرین ہم تضرع اور دعا مین یا ایک دوسرے پر لعنت طلب کرین فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ پھر کردین ہم لعنت خدا عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ اوپر جھوٹون کے یعنی جھوٹون پر نفرین کرین جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے پیشواؤن کو بلا کر فرمایا کہ جسقدر ہم دلیلین زیادہ دیتے ہین تم عداوت اور نزاع بڑھاتے ہو اب آؤ تو مباہلہ مین مشغول ہون تاکہ اس بات مین امتیاز ہو جائے کہ سچا کون ہو جھوٹا کون حق پر کون ہو باطل پر کون نصارا اس صورت پر راضی ہو گئے وقت اور جگہ بھی مقرر کر دی دوسرے دن جناب رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو گود مین اوٹھایا اور حضرت امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا جناب سیدۃ النسا حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا پیچھے اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ساتھ چلے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ جب مین دعا کرون تم آمین کہنا اوس طرف نصارا بڑے تامل کے بعد مباہلہ سے پشیمان ہوئے اور اپنی بہتری صلح مین دیکھی باین ہمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر صف باندھی جب اونکے سردار نے حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کو اہلبیت سمیت دیکھا چلّایا کہ یارو ان بزرگوارون کی بددعا سے بچو قسم خدا کی مین دیکھتا ہون کہ یہ اگر خدا سے چاہین تو پہاڑون کو جگہ سے ہٹا دین اور مین یقین جانتا ہون کہ اگر انکے ساتھ بددعا کروگے تو ایک نصرانی بھی تمام روے زمین پر زندہ نہ رہیگا پس اس بات پر صلح کر لی کہ ہر سال دو بار کر کے دو ہزار حلے نذر دیا کرینگے اور تیس زرہین عمدہ مسلمانون کو حوالہ کیا کرینگے اس طور پر صلحنامہ لکھکر اپنے گھرون کو پھر گئے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نجران کے سردار میرے ساتھ مباہلہ کرتے تو حق تعالی اونھین مسخ کر کے اونپر آگ نازل کرتا اور سب نجران والے بلکہ جن چڑیون کے گھوسلے اونکے مکان کی چھت مین تھے سب ہلاک ہو جاتین اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ یہ قصے جو مذکور ہوئے لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ البتہ وہ ہی خبر صحیح اور درست وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہین ہو کوئی معبود لائق عبادت کے اِلَّا اللّٰهُ ۭ مگر اللہ کہ عبادت کا استحقاق اوسی کے واسطے ثابت ہو وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ تعالی لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ البتہ وہی ہو غالب اور قوی اور محکم کار فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جائین نصارا اور مباہلہ سے انکار کرین فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق

کہ اللہ عَلِیْمٌ بِالْمُفْسِدِیْنَ ع جاننے والا ہو فساد تباہ کارون کا ضمیر کی جگہ اسم ظاہر رکھنا اس بات کی تنبیہ ہو کہ راہ توحید سے انکار کرنا ہی
فساد کی حقیقت ہو بیت ہر کہ برین رہ نرفت او بجائی نبرد ÷ ہر کہ ازین رخ بتافت روی رہائی ندید ÷ قُلْ یٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ کہہ کہ ای اہل کتاب
یہ خطاب نصارا کے ساتھ ہو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مدینہ کے یہود بھی اس خطاب مین داخل ہین اور خطاب کا مضمون یہ ہو کہ تَعَالَوْا
آؤ اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ طرف بات راست و درست کے کہ برابر ہو بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ درمیان ہمارے اور تمھارے یعنی ایسی بات کہ لوگون کو
اوسمین یکسان ہونا چاہیے اور یہان بات سے تین چیزین مراد ہین اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ ایک یہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کو یہ عزیر اور عیسی
علیہما السلام کی عبادت کرنے مین یہود و نصارا کی طرف اشارہ ہو وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا اور دوسری یہ کہ شریک نہ کرین ہم خدا کے ساتھ
کسی چیز کو اور یہود اور نصارا دونون کا شرک ظاہر ہو وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اور تیسری یہ کہ نہ پکڑین بعضے ہمارے بعضون کو
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ خدا سوا خدا کے یعنی بعض نصارا کا بعض کو خدا ٹھہرالینا یہ تھا کہ اپنے علما اور زہاد کا سجدہ کرتے تھے
اور کہتے تھے کہ کمال ریاضت کی وجہ سے اونکی ذات مین لاہوت کے حلول کرنے کا اثر ظاہر ہوا اور بعض یہود کا بعض کو خدا ٹھہرالینا یہ تھا کہ
حلال اور حرام کردینے مین اپنے علما کی اطاعت کرتے تھے فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جائین اہل کتاب اس کلمہ عدل سے فَقُوْلُوا اشْہَدُوْا
بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ پس کہدو تم ای پیغمبر اور اصحاب کے گواہ رہو تم ساتھ اس بات کے کہ ہم لوگ مسلمان ہین یٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ ای یہود و نصارا
لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْٓ اِبْرٰہِیْمَ کیون تم دونون گروہ جھگڑتے ہو دین ابراہیم مین یہود کا دعوی تو یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے
اور نصارا کہتے تھے کہ نہین وہ نصرانی تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اوسکے دین مین تم کیون جھگڑتے ہو اور اوسے یہود و نصارا کہتے ہو وَمَآ
اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىۃُ وَالْاِنْجِیْلُ حال آنکہ نہین بھیجی گئی توریت کہ یہود اوسکی شریعت پر عمل کرتے ہین اور نہ انجیل کہ نصارا اوسکا
حکم مانتے ہین اِلَّا مِنْ بَعْدِہٖ مگر بعد زمانہ ابراہیم کے اور یہ امر تحقیق ہو کہ حضرت ابراہیم حضرت موسی سے ہزار برس اور
حضرت عیسی علیہم السلام سے دو ہزار برس قبل تھے اور جب وہ ان دونون پیغمبرون سے اونکی شریعت اور امت سے مقدم تھے تو اونکی طرف یہودی
اور نصرانی ہونے کی نسبت کیونکر کوئی کرسکے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا نہین دریافت کرلیتے ہو اور اپنی بات نہین سمجھتے ہو ھٰٓاَنْتُمْ
حق تعالی آگاہ فرماتا ہو کہ سن رکھو تم ہو ھٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ وہ گروہ کہ جھگڑے تم اور حجت کی تمنے فِیْمَا لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ بیچ اوس چیز کے
کہ تمھین ساتھ اوسکے علم ہو یعنی محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والثنا کی نعت توریت اور انجیل مین تمنے پڑھی تھی اور اوسے تمنے بدل دیا فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ
پھر کیون جھگڑتے ہو اور حجت کرتے ہو فِیْمَا لَیْسَ لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ بیچ اوس چیز کے کہ نہین ہو تمھین ساتھ اوسکے علم یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ کہ تمھاری کتاب مین نہین ہو کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور خدا جانتا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تم دونون مین سے
کسیکے دین پر نہ تھے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور تم نہین جانتے حقیقت حال اونکی مَا کَانَ اِبْرٰہِیْمُ نہ تھا ابراہیم یَہُوْدِیًّا
وَّلَا نَصْرَانِیًّا یہودی اور نہ نصارا وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا و لیکن تھا پاک اور موحد اور برے عقائد سے
منحرف مُّسْلِمًا خلوص رکھنے والا اور تسلیم کرنے والا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اور نہ تھا شرک کرنے والون مین یہ اشارہ ہو اہل کتاب کی
طرف کہ عیسی و عزیر علیہما السلام کی الوہیت کے اعتقاد کے سبب سے مشرک ہوگئے اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ تحقیق کہ سزاوارتر لوگون کے بِاِبْرٰہِیْمَ ساتھ

دین ابراہیم کے لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ البتہ وہ لوگ ہین جنھون نے پیروی کی اوسکی اور اوسکے حکم کی وَهٰذَا النَّبِیُّ اور یہ پیغمبر کہ اوسکی ملت پر ہی وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا ط اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پیغمبر کا اہل کتاب مین سے نامی آدمیون کے ایک گروہ نے جھگڑے کے طور پر مسلمانون سے آکر کہا کہ
ہم حضرت ابراہیم کی تعظیم کرنے کے زیادہ سزاوار ہین اسواسطے کہ وہ یہودی اور نصرانی تھا اور محمدؐ کو حسد آیا کہ وہ اپنے تئین ملت ابراہیم کے
ساتھ منسوب کرتا ہی یہ آیت اون لوگون کا قول رد کرنے مین نازل ہوئی اور یہ بات بہت صحیح ہی کہ یہ آیت نجاشی رحمہ اللہ تعالی کے قول کے موافق
نازل ہوئی اوسوقت جب کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے مسلمانون کی ایک جماعت کے ساتھ مکۂ معظمہ سے حبشہ کو ہجرت کی تھی
اور قریش نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو تحفہ دیکر نجاشی کے پاس بھیجا تاکہ مسلمانون کو انکے حوالہ کردے غرض کہ مجلس مقرر کی حضرت
جعفر نے عمرو اور عبداللہ سے مناظرہ کرکے اونھین معقول اور ملزم کردیا نجاشی نے حضرت جعفر کو قرآن پڑھنے کا حکم کیا نجاشی کو اور
اوسکے تابعون کو قرآن شریف سننے مین رقت اور گریہ وزاری پیدا ہوئی نجاشی نے حضرت جعفرؓ اور اونکے گروہ سے کہا کہ تم ڈرو نہ اسواسطے کہ
ابراہیم کے گروہ کو تفرقہ اور پراگندگی نہ پہونچیگی عمرو بولا کہ ابراہیم کا گروہ کون لوگ ہین نجاشی نے جواب دیا کہ یہ گروہ جنھین تو دیکھتا ہی اور وہ پیغمبر
جسکے پاس سے یہ لوگ آئے ہین عمرو کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی دعوی کیا کہ ابراہیم ہم مین سے تھے اور ہم ہی اوسکے ساتھ بہت سزاوار ہین حق تعالی نے
نجاشی کی اوس بات کے موافق جو اوسنے حبشہ مین کہی تھی یہ آیت مدینہ منورہ مین نازل فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بہت سزاوار ہمارا پیغمبر
اور اوسکے اصحاب ہین وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ اور اللہ مسلمانون کا دوست اور اونکے کام بنانے والا ہی وَدَّتْ آرزو کرتا ہی
طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ایک گروہ یہود کا لَوْ یُضِلُّوْنَكُمْ ط یہ کہ تمھین گمراہ کردین یہ خطاب حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالی
عنہما سے ہی اسواسطے کہ یہود اونھین اپنے دین کی طرف بلاتے تھے جیسا کہ سورۂ بقر مین مذکور ہوا اور چاہتے تھے کہ راہ راست سے اونھین
گمراہ کردین وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اور گمراہ نہین کرتے مگر ذاتون اپنی کو اسواسطے کہ دوسرے کو گمراہ کرنے کا وبال اونھی پر
پڑیگا وَمَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور نہین جانتے کہ اورون کو بہکانے کا نقصان اور ضرر اپنی ہی ذات کو پہونچاتے ہین یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
اے گروہ یہود و نصارا لِمَ تَكْفُرُوْنَ کیون کافر ہوتے ہو بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ساتھ قرآن کے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کے
ساتھ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ○ حال آنکہ تم گواہی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل حق ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت دونون مین
موجود ہی یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے گروہ یہود لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ کیون ملاتے ہو حق کو بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل کے یا کیون ملاتے ہو
اصل توریت کو اپنی تحریف کی ہوئی سے یا کیون چھپاتے ہو اوس اقرار کو جو نبی آخر الزمان کی بعثت کے قبل تم کرتے تھے اور اس انکار سے
جو بعثت کے بعد کرتے ہو وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ اور کیون چھپاتے ہو سچی بات کو کہ وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور
صفت ہی وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ع ○ اور حال یہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ وہ حق ہی یا یہ جانتے ہو کہ حسد سے اوسے تم چھپاتے ہو اور عداوت سے
پوشیدہ کرنے مین کوشش کرتے ہو اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ تم چھپاتے ہو اور جانتے ہو کہ یہ بات پوشیدہ نہ رہیگی اسواسطے
کہ عنایت الہی سے جو چراغ روشن ہو ہر ایک ٹھنڈی سانس بھرنے والے کی پھونک سے نہین بجھتا اللہ متم نورہ بیت لشکر باد گر جہان گیرد ◆
شمع خورشید زان نمیرد ◆ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ اور کہا ایک گروہ نے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ یہود مین سے اور وہ بارہ آدمی تھے خیبر اور عرینہ کے

ان آدمیون نے اتفاق کرلیا کہ کچھ دن چڑھے مکر اور حیلہ کی رو سے دین محمدی مین داخل ہون اور کچھ دن رہے ظاہر کرین کہ ہمنے اپنی کتاب مین
غور و تامل سے دیکھا اور اپنے علما اور زہاد سے بڑا مناظرہ اور مجادلہ کیا تمھارے دین محمدی کا باطل ہونا اور ہمارے آئین کا فاسد ہونا ہمپر ظاہر
ہوگیا جس نبی آخر الزمان کا وعدہ ہماری کتاب مین ہے اوسکی نشانیان تمھارے نبی مین موجود نہین تو ممکن ہے کہ اس حیلہ اور فریب سے اصحاب
نبی مین سے بعضے تردد اور شبہہ مین پڑجائین اور کہین کہ یہ لوگ اہل کتاب ہین ایسی بات بیہودہ طور سے نہ کہینگے اور جو بات حق ہوجان بوجھکر
اوسے نہ چھپاینگے شاید کہ بعض اصحاب دین محمدی سے منحرف ہوکر ہمارے دین مین آجائین حق تعالی نے اونکے اس مکر سے مسلمانون کو
اطلاع دی اور یہ آیت بھیجی کہ اہل کتاب کے ایک گروہ یعنی اون بارہ آدمیون نے آپس مین کہا ہے اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ ایمان لاؤ یعنی زبان سے
اقرار کرلو اوس چیز کا اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو اوتاری گئی ہے ایمان والون پر یعنی قرآن وَجْهَ النَّهَارِ اول دن مین
وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ اور کافر ہوجاؤ اور انکار کرو آخر دن مین اوس چیز سے جسکا اول دن مین اقرار کیا ہے لَعَلَّهُمْ شاید کہ مسلمان
لوگ اقرار کے بعد تمھارے انکار سے شک مین پڑکر يَرْجِعُوْنَ پھر جائین اپنے دین سے جب خیبریون نے دیکھا کہ اونکا مکر ظاہر ہوگیا تو مدینہ کے
یہود کو وصیت کی وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اور تصدیق نہ کرو اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ مگر اوسی شخص کی جو پیروی کرے دین تمھارے کی کہ
یہودی ہونا ہے قُلْ اِنَّ الْهُدٰى کہدے اونسے کہ بیشک دین حق هُدَى اللّٰهِ دین خدا ہے یعنی دین اسلام قول یہود اور رد
قول یہود کے درمیان مین یہ جملہ معترضہ تھا پھر حق تعالی اونکے کلام کا تتمہ بیان فرماتا ہے کہ اپنے دین والون کے سوا اور کسیکی تصدیق نہ کرنا
اور باور نہ کرلینا اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ یہ کہ دیا ہو کسیکو مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ مانند اوسکے جو تمھین دیا ہے علم فضل حکمت اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ
اور یہ بھی باور نہ کرنا کہ مسلمان تمسے جھگڑینگے عِنْدَ رَبِّكُمْ پاس رب تمھارے کے اسواسطے کہ تمھارا دین بہت صحیح اور درست ہے اور
تمھاری دلیل بہت کھلی ہوئی اور بہت قوی ہے قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ کہہ کہ بیشک بزرگی اور بہتری یا زیادتی علم و حکمت مین بِيَدِ اللّٰهِ
بیچ ہاتھ اللہ کے ہے اور اوسی کے دست تصرف مین ہے يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ دیتا ہے اوسے جسکو چاہتا ہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور اللہ بہت
رحمت والا ہے عَلِيْمٌ جاننے والا ہے فضل عطا فرمانے مین مستحقون کو يَّخْتَصُّ خاص کرتا ہے بِرَحْمَتِهٖ ساتھ اسلام یا قرآن یا نبوت کے
مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے اور جسکو جانتا ہے کہ یہ فضل کا مستحق ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہے
مومنون پر وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور اہل کتاب مین سے مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ کوئی ایسا ہے کہ اگر امین کرے تو اوسے بِقِنْطَارٍ
ساتھ بارہ سو اوقیہ کے مال سے يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ تو ادا کردے وہ مال طرف تیرے اور وہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ تھے
کہ قریش مین سے ایک شخص نے بارہ سو اوقیہ سونا اونھین امانت دیا اور اونھون نے پھر وہ اوس شخص کو ادا کردیا وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَّنْ اِنْ
تَاْمَنْهُ کوئی ایسا ہے کہ اگر اوسے امین کرے بِدِيْنَارٍ ساتھ ایک دینار کے لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ نہ ادا کرے نہ پھیر دے تجھے اِلَّا
مَا دُمْتَ مگر یہ کہ جب تک ہے تو عَلَيْهِ قَآئِمًا اوسکے سر پر کھڑا تقاضے کے واسطے اور وہ فنحاص بن عازورا تھا احبار یہود مین سے
کہ ایک دینار اوسے کسی نے امانت دی اور اوسنے اوسمین خیانت کی ذٰلِكَ یہ خیانت یہود کی بِاَنَّهُمْ قَالُوْا یہ سبب اسکے ہے کہ کہا اونھون نے
لَيْسَ عَلَيْنَا نہین ہمپر فِي الْاُمِّيّٖنَ بیچ خیانت کے ساتھ عرب کے جو لکھ پڑھ نہین سکتے سَبِيْلٌ کچھ گناہ اور عذاب آخرت مین یہود کا اعتقاد یہ تھا

اونکو جو کوئی توریت نہ جانے وہ امّی ہی اور امّی کا مال اپنے واسطے حلال جانتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ توریت نے ہمارے واسطے یہ امر درست کردیا ہی
کہ اپنے دین کے مخالفوں کے ساتھ ہم خیانت کرین وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین اس بات مین عَلَى اللهِ الْكَذِبَ اوپر خدا کے جھوٹ اسواسطے کہ
سب ملتون اور سب شریعتون مین امانت ادا کرنے کا حکم ہی وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ حال آنکہ وہ جانتے ہین کہ خیانت حرام ہی بَلَى ہا ایسا ہی جو تم
اعتقاد رکھتے ہو بلکہ عرب سے خیانت کرنے مین تمسے گرفت ہوگی اور حکم یہ ہی کہ مَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ جو کوئی وفا کرے وہ عہد جو خدا نے توریت مین
اوسکے ساتھ باندھا ہی اداے امانت اور ترک خیانت سے وَاتَّقَى اور پرہیز کرے حلال و حرام کے باب مین فَإِنَّ اللهَ پس تحقیق کہ
اللہ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ دوست رکھتا ہی پرہیزگارون کو إِنَّ الَّذِينَ تحقیق کہ وہ لوگ جو يَشْتَرُونَ بیچتے ہین
اور بدلا کرتے ہین بِعَهْدِ اللهِ اوس عہد کو جو خدا کے ساتھ اونھون نے باندھا ہی اور وہ عہد ایمان ہی محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کا وَأَيْمَانِهِمْ اور جھوٹی قسمون اپنی کو جو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفت کے باب مین اور اون
صفتون کو بدلنے پر کھاتے ہین ثَمَنًا قَلِيلًا ساتھ قیمت تھوڑی کے وہ کئی صاع جو اور کئی گز کپڑا تھا کہ کعب بن اشرف سے
اونھون نے لیا ہی اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت بدل کر اس افترا کے ساتھ عوام الناس کے سامنے قسم کھائی
أُولَئِكَ وہ عہد شکن اور جھوٹی قسم کھانے والے لَا خَلَاقَ لَهُمْ کچھ نہین واسطے اونکے فِي الْآخِرَةِ بیچ آخرت کے ثواب
مین سے وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ اور نہ بات کریگا اونسے اللہ ایسی بات جس سے وہ خوش ہون وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ اور نہ دیکھیگا نظر
رحمت سے طرف اونکے يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور پاک کریگا اونھین گناہ کے میل سے وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۝ اور واسطے اونکے ہوگا عذاب جسکا دکھ کبھی کاٹے کٹے ہی نہ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا اور تحقیق کہ یہود لوگون مین سے البتہ ایک
گروہ ہی جیسے کعب اور ابو یاسر جی کہ ناراستی کی رو سے يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ پلٹتے ہین زبانون اپنی کو بِالْكِتَابِ ساتھ پڑھنے کتاب کے
جو لکھی اور بنائی ہوئی اونکے علما کی ہی اور وہ جھوٹ بنائی باتین عبری زبان مین پڑھتے ہین لِتَحْسَبُوهُ تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہین
مِنَ الْكِتَابِ توریت مین سے ہی وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ حالانکہ نہین ہی وہ توریت سے وَيَقُولُونَ اور وہ کہتے ہین کہ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اللهِ وہ تحریف اور افترا کی ہوئی پاس سے ہی خدا کے وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ اور نہین ہی وہ پاس سے خدا کے
وَيَقُولُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ اور کہتے ہین اوپر خدا کے جھوٹ کہ جو اوسکا کلام نہین اوسے اوسکا کلام بتاتے ہین وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝
اور وہ جانتے ہین کہ جھوٹ کہتے ہین حق تعالی یہود کی تحریف کا حال بیان فرماکر نصارا کے اوس افترا کا حال بیان فرماتا ہی جو حضرت
عیسی کے حق مین وہ کرتے تھے کہ حضرت عیسی نے خدائی کا دعوی کیا اور امت کو اپنی عبادت کا حکم فرمایا پس اونکا قول رد کرنے کو
حق تعالی فرماتا ہی مَا كَانَ لِبَشَرٍ ہرگز نہ تھا نہ ہی نہوگا نہ لائق ہی بشر کو یعنی عیسی علیہ السلام کو أَنْ يُؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتَابَ
یہ کہ دے خدا اوسے انجیل وَالْحُكْمَ اور سمجھ اوسکی اور امور اور قضیے فیصل کرنا وَالنُّبُوَّةَ اور نبوت ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ
پھر وہ بشر کہے اپنی امت کو کہ كُونُوا عِبَادًا لِي ہو جاو تم بندے یا عبادت کرنے والے واسطے میرے مِنْ دُونِ اللهِ سوا خدا کے
وَلَكِنْ كُونُوا اور لیکن کہیگا وہ بشر کہ ہو رَبَّانِيِّينَ سچے دین مین اور مضبوط سمجھ مین بِمَا كُنْتُمْ بسبب اوسکے کہ ہو تم کہ اخلاص کی رو سے

تُعَلِّمُونَ الْكِتٰبَ سکھاتے ہو دوسرون کو کتاب جو حق تعالی کی جناب سے نازل ہوئی ہو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ اور سبب اسکے
کہ ہو تم کہ برابر پڑھتے ہو اور درس کہتے ہو کتاب کا اس آیت کے معنی سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ ربانی وہ شخص ہی جو افادہ اور استفادہ کی وجہ سے علم کو
پرورش کرے اور وہ جو محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے دفن کے وقت کہا کہ مَاتَ الْيَوْمَ رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
وہ بھی اسی قول کی تائید کرتا ہی اور عارفون کی اصطلاح میں ربانی وہ مجرد لوگ ہین جنھون نے کونین پر لات ماری اور کمال توکل سے غیر خدا کی طرف
ملتفت نہوے اور نفس فریبندہ کی صفتون پر چار حرف کہے اور خودی سے منہ پھیر کر دوست کی طرف متوجہ ہوئے بیت ریختہ باران
عرفان از سحاب مکرمت ٭ شستہ نفس غیر را از صفحۂ پندار شان ٭ اور لطائف قشیریہ مین لکھا ہی کہ ربانی لوگ خدا کے جاننے والے اور راہ
خدا مین بردبار خدا کے ساتھ قائم غیر خدا سے فانی اونکا سننا حق تعالی سے ہو اور کہنا بھی اوسی سے مصرع با او گویند انچہ از و میشنوند
وَلَا يَاْمُرَكُمْ اور نہین لائق اوسے جسے خدا نے پیغمبر کیا کہ حکم کرے تمھین اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ یہ کہ پکڑو فرشتون کو وَالنَّبِيّٖنَ
اَرْبَابًا ؕ اور پیغمبرون کو خدا فرشتہ اور نبی کی تخصیص اسواسطے ہو کہ بعضے مشرکون نے فرشتون کی عبادت کی اور یہود و نصارا اسنے
پیغمبرون کی کہ وہ پیغمبر عیسی اور عزیر علیہما السلام ہین اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ کیا حکم کرتا ہو وہ پیغمبر تمھین ساتھ حق چھپانے اور
شرک کرنے کے بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ بعد اسکے کہ ہو تم مطیع دین اسلام کے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ اور یاد کرو تم اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ لیا خدا نے مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ عہد و پیمان پیغمبرون کا اور امتین عہد لینے مین انبیا کی تابع ہین
اور یہ بڑا عہد ہو کہ حق تعالی نے سب پیغمبرون سے لیا کہ تم اور تمھاری امتین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائین اور عہد کا مضمون
اس طرح پر ہی کہ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ جو کچھ دون مین تمھین مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ کتاب اوتاری ہوئی اور اوسکی سمجھ سے ثُمَّ جَآءَكُمْ
رَسُوْلٌ پھر آئے تمھارے پاس رسول میرا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ باور رکھنے والا اور سچا کرنے والا اوس
چیز کو کہ تمھارے پاس ہو کتاب اور حکمت سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ البتہ ایمان لاؤ تم ساتھ اوسکے وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ اور یاری اور مددگاری کرنا
تم اوسکی اپنی ذات سے اگر تمھارے زمانہ مین آئے ورنہ اوسکی صفتین اور نعتین بیان کرکے اپنی امتون کو اوسکی یاری اور مددگاری کا
حکم کر دینا قَالَ کہا اللہ نے انبیا کو اوپر یہ عہد پیش کرکے ءَاَقْرَرْتُمْ کیا اقرار کیا تمنے وَاَخَذْتُمْ اور لیا تمنے عَلٰى ذٰلِكُمْ اوپر
اوسکے جو ہمنے کہا اِصْرِيْ ؕ عہد میرا اس طور پر کہ اوسے پورا کرو قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ کہا انبیا علیہم السلام نے کہ اقرار کیا ہمنے اور عہد قبول کیا
ہمنے قَالَ فَاشْهَدُوْا کہا خدا نے کہ گواہ رہو تم ایک دوسرے کے اقرار پر یا فرشتون کو حکم فرمایا کہ گواہ رہو انبیا کے اقرار پر وَاَنَا مَعَكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اور مین کہ خدا ہون تمھارے ساتھ گواہون مین سے ہون اس اقرار پر فَمَنْ تَوَلّٰى پھر جو کوئی پھر جائے اور انکار کریگا
اس رسول مقبول کا ایمان لانے اور اوسکی مدد کرنے سے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اس عہد و پیمان کے فَاُولٰٓئِكَ پس وے انکار کرنیوالے
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وہ فرمان اور ایمان سے باہر نکل جانے والے ہین یا عہد و پیمان سے نکل جانے والے ہین اَفَغَيْرَ
دِيْنِ اللّٰهِ کیا سوا دین خدا کے يَبْغُوْنَ بکر کی قرات تَبْغُوْنَ ہی یعنی اے عہد توڑنے والو کیا دین خدا کے سوا اور دین تم چاہتے ہو
اور حفص کی قرات يَبْغُوْنَ ہی یعنی عہد شکن کیا دین خدا کے سوا اور دین چاہتے ہین وَلَهٗٓ اَسْلَمَ اور واسطے خدا کے مطیع ہوئے

مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ جو کوئی بیچ آسمانون کے ہین وَالۡاَرۡضِ اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین طَوۡعًا وَّکَرۡهًا ساتھ رغبت کے
اور ساتھ کراہت کے یعنی چاہین خواہ نچاہین سب کو خدا کی اطاعت ہی کرنا چاہیے اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل آسمان رغبت سے فرمانبردار ہین
اور اہل زمین بعضے رغبت سے اور اکثر کراہت سے یا جن وانس کے سوا اورون سے خدا کی اطاعت خوشی سے ہی اور جن وانس سے
ناخوشی کے ساتھ وَّاِلَیۡهِ یُرۡجَعُوۡنَ ○ بکر کی قرات ترجعون ہی یعنی اور طرف اوسکے پھیرے جاؤگے تم سب اہل زمین اور
اہل آسمان اور حفص کی قرات یرجعون ہی یعنی اللہ کی طرف پھیرے جائینگے خوشی سے اطاعت کرنے والے اور ناخوشی سے
اطاعت کرنے والے قُلۡ اٰمَنَّا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ایمان لائے ہین ہم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے کہ یکتا ہی ذات مین اپنے ویکتا ہی
صفات مین وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡنَا اور ایمان لائے ہین ہم ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری ہی اوپر ہمارے یعنی قرآن وَمَاۤ اُنۡزِلَ
اور ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی گئی ہی عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ اوپر ابراہیم اور
اوسکے دو بیٹون اور پوتون پر اور انکی کتاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وہی صحیفے تھے اسواسطے کہ یہ شریعت ابراہیم پر تھے
وَمَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی اور ساتھ اوسکے جو دی ہی موسی کو کہ وہ توریت ہی وَعِیۡسٰی اور ساتھ عیسی کے کہ وہ انجیل ہی وَالنَّبِیُّوۡنَ
اور ساتھ اون کتابون کے جو دیگئی ہین اور پیغمبرون کو جیسے شیث ادریس داؤد حیقوق شعیب علیہم السلام کو اسواسطے کہ انپر کتابین
نازل ہوئی تھین مِنۡ رَّبِّهِمۡ پاس سے اونکے رب کے لَا نُفَرِّقُ جدائی نہین ڈالتے ہم بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ درمیان کسیکے
اونمین سے یعنی سب انبیا کا ہم ایمان لاتے ہین یہ نہین کہ بعض کا ایمان لاتے ہین بعض کا نہین جیسے یہود ونصارا کا حال ہی
وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ○ اور ہم واسطے خدا کے مطیع ہین امر ونہی مین وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا اور جو کوئی چاہے
سوا دین اسلام کے اور کوئی دین فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡهُ پس قبول نہ کیا جائیگا وہ دین اوس سے وَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ
مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ○ اور وہ دین اسلام ترک کرنے کی وجہ سے آخرت مین نقصان پانے والون مین سے ہوگا اور یہ آیت
اون لوگون کے واسطے تہدید ہی جو دین اسلام کے سوا اور کسی دین کے طالب ہین اور جو لوگ دین اسلام کی دولت سے مشرف
ہوکر دامن دولت چھوڑ دیتے ہین اور مرتد ہوجاتے ہین اونکی شان مین حق تعالی فرماتا ہی کَیۡفَ یَهۡدِی اللّٰهُ کیونکر
ہدایت کرے اللہ یہ استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی ہدایت نہ کریگا خدا قَوۡمًا کَفَرُوۡا اوس گروہ کو جو کافر ہوگیا بَعۡدَ اِیۡمَانِهِمۡ
بعد ایمان اپنے کے کہ وہ ایمان لائے تھے اور یہ بارہ آدمی تھے کہ دین اسلام سے منہ موڑکر پھر کافرون مین ملگئے تھے جیسے حارث
بن سوید اور طعمہ بن ابیرق اور مقیس بن ضبابہ اور مثل انکے کہ پہلے تو خدا کا ایمان لائے وَشَهِدُوۡۤا اور گواہی دی کہ اَنَّ الرَّسُوۡلَ
بیشک رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَقٌّ حق ہین اور اونکا قول سچ ہی وَّجَآءَهُمُ الۡبَیِّنٰتُ اور آئی تھین اونکے پاس
دلیلین صاف اور ظاہر یعنی قرآن شریف یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے وَاللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ○ اور اللہ
ہدایت نہین کرتا قوم ظالمون کو کہ اونھون نے ایمان کے مقام کفر قائم کیا اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُهُمۡ وہ گروہ مرتدون کا جزا اونکے مرتد
ہوجانے کی اَنَّ عَلَیۡهِمۡ بیشک اوپر اونکے لَعۡنَةَ اللّٰهِ لعنت خدا کی اور وہ دوری ہی اوسکی رحمت سے وَالۡمَلٰٓئِکَةِ اور لعنت

فرشتون کی اور وہ بیزاری ہی اور لعنت ہے **وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ** اور لعنت سب لوگون کی اور وہ اونکی مذمت کرنا ہے **خٰلِدِيْنَ فِيْهَا** ہمیشہ رہینگے لعنت مین یا لعنت کے اثر مین کہ عذاب ہے **لَا يُخَفَّفُ** نہ ہلکا کیا جائیگا **عَنْهُمُ الْعَذَابُ** اونسے عذاب دوزخ کا **وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ** اور نہ وہ مہلت دیے جائینگے دنیا کی طرف رجوع کرنے کے واسطے یا ایک وقت سے دوسرے وقت عذاب کی تاخیر مین **اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا** مگر وہ لوگ جو توبہ کرین جناب احدیت اور حضرت ربوبیت مین **مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ** پیچھے اس سے کہ پھر گئے ہین حق سے **وَاَصْلَحُوْا** اور درستی پر لائین اوس چیز کو جسمین اونھون نے فساد اور خرابی کی ہے **فَاِنَّ اللّٰهَ** پس تحقیق کہ اللہ **غَفُوْرٌ** بخشنے والا گناہگارونکا ہے **رَّحِيْمٌ** مہربان ہے اونپر حارث بن سوید کے بھائی نے یہ آیت ایک امین آدمی کے ہاتھ اپنے بھائی حارث کے پاس بھیجی حارث نے آیت پڑھکر اوس آدمی سے کہا کہ مین نے ہرگز تجھسے کبھی جھوٹ نہین سنا اور میرا بھائی بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا نہین کرتا اور رسول بھی خدا پر جھوٹ نہین جوڑتا اور خدا سب سے زیادہ سچا ہے پس مین کیون نا امید ہون توبہ کرتا ہوا مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوا اور رجوع کرنے کے وقت یہی آیت اون گیارہ آدمیون پر پڑھی اونھون نے توبہ سے انکار کرکے جواب دیا کہ اب ہم مکہ مین رہتے ہین اور راہ دیکھتے ہین کہ محمد اور اونکے یار و مددگار مغلوب ہوجائین اگر ہمارا یہ مطلب حاصل ہوا تو فہو المراد ورنہ ہم جب چاہینگے دین اسلام کی طرف رجوع کرلینگے اور ہماری توبہ قبول ہوجائیگی حق تعالیٰ نے اونکی شان مین یہ آیت بھیجی کہ **اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوئے خدا اور رسول کے ساتھ **بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ** بعد ایمان اپنے کے **ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا** پھر زیادہ کیا اونھون نے کفر پر کفر یعنی کفر پر ثابت قدم رہے یا یہ معنی ہین کہ اس آیت توبہ کے ساتھ بھی کافر ہوگئے **لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ** ہرگز قبول نہ کی جائیگی اونکی توبہ **وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ** اور وہ لوگ جو کفر ہی پر قائم ہو رہے وہی گمراہ ہین راہ ہدایت سے یا ہلاک ہونے والے ہین بدبختی کے میدان مین **اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** تحقیق کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے **وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ** اور مر گئے اور وہ کافر تھے یعنی کفر ہی پر مرے **فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ** پس قبول نہ کیا جائیگا کسی ایک سے بھی اونمین سے **مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا** بھر زمین سونا **وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ** اور اگرچہ بدلا دے وہ سب سونا یعنی اسقدر سونا جس سے مشرق سے مغرب تک تمام سطح زمین بھر جائے اگر کوئی کافر عذاب دوزخ سے چھوٹنے کے واسطے فدیہ دے تو اوس سے مقبول نہوگا **اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ** اور وہ لوگ جو کافر مرین واسطے اونکے عذاب ہے اور اوس عذاب مین رنج و الم بیحساب ہے **وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ** اور نہوگا واسطے اونکے کوئی مدد کرنے والون مین سے کہ عذاب سے بچانے مین اونکی مدد کرے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا ہرگز نہ پاؤگے نیکی اور جو بھلائی تم چاہتے ہو وہان تک پہونچوگے یا نہ پاؤگے بہشت یہان تک کہ خرچ کرو اور صدقہ دو **مِمَّا تُحِبُّوْنَ** اوس چیز سے جسے دوست رکھتے ہو مال مین سے کہ فقیرون پر تصدق کرو یا جاہ کہ اوسکے سبب سے عاجز اور درماندہ لوگون کی اعانت کرو یا بدن کہ اوسکی قوت عبادت مین صرف کرو یا دل کہ اوسے محبت الٰہی کی راہ مین وقف کردو یا جان کہ رضائے حق کی راہ مین جان پر کھیل جاؤ یا باطن کہ اوسے تعلق ماسوی اللہ کی آلائش سے پاک رکھو اور بزرگون نے کہا ہے کہ جو کوئی اپنی محبوب و مرغوب چیز کو دنیا مین خرچ کریگا عقبیٰ مین اپنے مطلوب کو پہونچیگا اور جو کوئی دنیا عقبیٰ دونون سے درگذرے وہ حضرت مولیٰ کے قرب مین پہونچے بیت می صرف وحدت کسی نوش کرد + کہ دنیا و عقبیٰ فراموش کرد + یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ع ۱۱ ربع

خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ سب لوگون سے زیادہ بہتر اور خوب اور سب سے بڑھکر محبوب تر اور مرغوب میرے پاس جو ہی جہان خدا حکم کرے وہان اوسے وضع کیجیے اور بیرحا ایک باغ تھا نہایت مرغوب اور بہت تر و تازہ اور خوب کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گاہ گاہ اوس باغ مین تشریف لاتے اور اوسکا پانی پیتے اور میوے تناول فرماتے پس ابو طلحہ کے جواب مین فرمایا واہ واہ شاباش یہ مال بڑے فائدہ کا ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ باغ اوسکے قرابت والون پر تقسیم کر دیا **وَمَا تُنْفِقُوا** اور جو کچھ خرچ کرتے ہو **مِنْ شَيْءٍ** کسی چیز سے تھوڑی خواہ بہت یا اپنے مال مین سے جن چیزون کو دوست رکھتے ہو **فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ ○** پس تحقیق کہ خدا ساتھ اوسکے دانا ہی اور تمھاری نیت کے موافق تمھین اوسکا بدلا دیگا **كُلُّ الطَّعَامِ** سب قسم کے کھانے **كَانَ حِلًّا** تھے حلال **لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ** واسطے بیٹون یعقوب کے لکھا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی **فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ** یعنی یہود کے ظلم و معصیت کی نحوست اور وبال سے بعضے پاک اور حلال کھانے جیسے مچھلیون کے گوشت اور گائے بکری کی چربیان اور ایسی چیزین اونپر ہمنے حرام کر دین یہود یہ بات سنکر خفا ہوئے اور بولے کہ یہ چیزین تو ہمیشہ سے حرام چلی آتی ہین حق تعالی نے اونکے اس قول کی تکذیب فرمائی اور ارشاد کیا کہ کھانے کی سب چیزین یعقوب اور اوسکی اولاد پر حلال تھین **إِلَّا مَا حَرَّمَ** مگر وہ چیز جو حرام کر لی **إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ** یعقوب نے اوپر ذات اپنی کے اور یہ امر اس طور پر ہوا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو ایک مرض پیدا ہوا اونھون نے نذر مانی کہ اگر خدا اونھین شفا عطا فرمائے تو جو چیز بہت شوق سے کھاتے پیتے تھے وہ اپنے اوپر حرام کر لینگے حق تعالی نے اونھین شفا دی اونھون نے نذر وفا کی اونٹنی کا گوشت اور دودھ جو سب کھانے پینے کی چیزون سے زیادہ اونھین مطبوع اور مرغوب تھا اللہ سے تقرب حاصل کرنے کو اور اپنی نذر وفا کرنے کی نیت سے اونھون نے اپنے اوپر حرام کر لیا یہود بھی اونکی پیروی کی راہ سے اُن چیزون سے پرہیز کرکے بولے کہ توریت مین ان چیزون کی حرمت کا حکم ہی حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ جو کہتے ہین ایسا نہین ہی بلکہ یعقوب علیہ السلام نے نذر کی وجہ سے یہ چیزین اپنے اوپر حرام کر لین **مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ** پہلے سے اسکے کہ نازل کیجائے توریت اور اگر یہود یون ہی انکار پر اصرار کرین تو **قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ** کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ تو صحیح توریت **فَاتْلُوهَا** پس پڑھو اوسے یعنی اوسکی وہ آیت پڑھو جسمین یہ چیزین حرام کی ہین **إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○** اگر ہو تم سچے اور جب یہود نے توریت لانے سے انکار کیا تو خاص و عام پر اونکا بہتان و افترا کھل گیا **فَمَنِ افْتَرَىٰ** پھر جو کوئی افترا کرے اور بہتان باندھے **عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ** خدا پر جھوٹ حلال اور حرام کر دینے مین **مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ** بعد اسکے کہ ظاہر ہو گیا کہ حرام کر لینا خود یعقوب علیہ السلام سے واقع ہوا تھا جناب الٰہی سے حرمت کا حکم نہین آیا تھا **فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○** پس وہ مفتری لوگ وہی ظالم ہین اور ترک انصاف سے بدتر کوئی ظلم نہین **قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ** کہہ سچ کہا خدا نے تحریم کی خبر مین اور یہود کا کلام جھوٹ تھا **فَاتَّبِعُوا** پس پیروی کرو **مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ** ملت ابراہیم کی اور اونکے دین کی **حَنِيفًا** یہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا بیان حال ہی کہ دین اسلام پر مستقیم اور اوسکے سوا دوسرے دین سے پھرنے والے تھے **وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○** اور نہ تھے ابراہیم علیہ السلام مشرکون مین سے **إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ** تحقیق کہ پہلا گھر جو روئے زمین پر **وُضِعَ** تعمیر کیا گیا اور بنایا گیا **لِلنَّاسِ** واسطے لوگون کے تاکہ اوسکی زیارت کرین **لَلَّذِي بِبَكَّةَ** وہ گھر ہی جو بکہ مین واقع ہوا اور بکہ شہر کا نام ہی جیسے مکہ یا اوسی بقعہ کا نام ہی کہ وہ گھر اوس بقعہ مین ہی حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے لوگون نے سوال کیا کہ کیا کعبہ ہی پہلا گھر ہی جو خدا کی عبادت کے واسطے بنا آپ نے فرمایا کہ نہین اسکے پہلے بھی

عباد تخانے تھے مگر وہ پہلا گھر اس بات مین ہی کہ حق تعالیٰ نے لوگون کے واسطے اوسے برکت والا کیا اور اوسکی زیارت کو ہدایت اور رحمت کا سبب
مقرر کر دیا جیسا کہ اوسنے فرمایا **مُبٰرَكًا** برکت دیا گیا ہی یعنی بڑے فائدے اور بہت خیر کا مکان ہی اور اوسکی برکت اس وجہ ہی کہ بے طواف اور نماز کے
فقط اوسے یون ہی دیکھنا ثواب مین سال بھر کی نماز کے برابر ہی جو کہ کہے سوا اور کہین کیجائے **وَّهُدًى** اور یہ خانۂ خدا ہدایت ہی **لِّلْعٰلَمِيْنَ** ۝
واسطے اہل عالم کے کہ قبلہ کی معرفت سے اونھین ہدایتمند کر دیتا ہی یا مسلمانون کو بہشت کی راہ دکھانے والا ہی **فِيْهِ** بیچ اوس گھر کے یا حرم مین
اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ کھلی نشانیان ظاہر ہین اونمین ایک **مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ** ہی اور وہ ایک پتھر ہی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے قدم شریف کا نشان
اوسپر تھا اور وہ ایک نشانی نہین بلکہ چار نشانیان ہین ایک نشانی تو یہ کہ اوس پتھر نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے قدم کا اثر قبول کر لیا دوسری اوسمین
ٹخنون تک قدم ڈوب جانا تیسری مدت دراز تک وہ نقش قدم باقی رہنا چوتھی باوصف کثرت اعداد وہ پتھر محفوظ رہنا اور نشانی یہ ہی کہ **وَمَنْ دَخَلَهٗ**
اور جو کوئی آیا اوس گھر مین **كَانَ اٰمِنًا** ہو گیا ایمن قتل اور غارت سے یعنی جو گنہگار خانۂ کعبہ مین پناہ لے جب تک وہان رہے اوسسے دست تعرض
کوتاہ ہی کوئی تعرض نہین کر سکتا اور علمانے کہا ہی کہ حج اور عمرہ کے سبب سے جو شخص داخل حرم ہوا وہ ایمن ہی اون گناہون کے عذاب اور مکافات سے
جنکا قبل حج مرتکب ہوا تھا اسواسطے کہ قول اصح یہ ہی کہ وہ بخشدیے گئے ہین آبو النجم صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ ایک رات مین کعبہ کا طواف
کرتا تھا اور نہایت درجہ وقت صاف رکھتا تھا مین نے عرض کیا کہ خدایا تو نے فرمایا ہی کہ **وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا** حرم مین جو داخل ہوا وہ کس
چیز سے ایمن ہو گیا ہاتف نے آواز دی کہ **اٰمِنًا مِّنَ النَّارِ** جو لوگ مقام ابراہیم کو ایک آیت یعنی ایک نشانی جانتے ہین اور حرم مین آنے والے کے امن کو
دوسری آیت اور نشانی سمجھتے ہین اونکا قول یہ ہی کہ آیات بینات مین سے حق تعالیٰ نے دو ہی کو ذکر کیا اور باقی کو پوشیدہ رکھا تا کہ دلالت کرے
اس بات پر کہ آیات بینات بہت ہین شمار مین نہین آسکتین اور مفسر بعض آیات بینات ذکر کرتے ہین جیسے اوسکی طرف دلون کی رغبت اور مومنون کے
قبلہ کے ساتھ اوسکا مختص ہونا اور یہ کہ اوس گھر کو جو خراب کرنے کا ارادہ کرتا ہی وہ شرمندہ ہوتا ہی اور کوئی پرندہ کعبہ کی چھت پر نہین بیٹھتا اور وہ
مکان کبھی طواف کرنے والے سے خالی رہتا ہی نہین اور جو شخص خانۂ کعبہ کو دیکھتا ہی اوسکے آنسو جاری ہو جاتے ہین اور اولیا ہر شب جمعہ کو اوسکے
گرد حاضر ہوتے ہین اور روحانی اور جنات اوسکے طواف کی طرف مائل ہوتے ہین اور ایسی کھلی ہوئی نشانیان بہت ہین **بیت** ہر چہ گفتیم در اوصاف وے
از روی کمال ٭ ہمچنان ہیچ نہ گفتیم کہ صد چندان ست ٭ محقق لوگ فرماتے ہین کہ سینۂ انسان جو مکہ ہی اسمین **وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ** کی منظوریت کے
واسطے پہلا گھر جو بنا وہ خانۂ دل ہی اور تمام اعضاے بدن حضرت دل ہی کی برکت سے راہ حق پاتے ہین اسواسطے کہ جسوقت نظرات تجلیات ربانی کی
چمک کی شعاعین کسیکے دل پر پڑتی ہین فتوح کے آثار اور کشود کے انوار اوسکے چہرے سے ظاہر ہوتے ہین اور **وَلٰكِنْ يَّسَعُنِيْ قَلْبُ عَبْدِيْ** کی وسعت کی
صفت سے متصف ہو کر **بِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ** کے اسرار کا مظہر ہو جاتا ہی اور اس خانۂ دل مین علامتین ظاہر ہین کہ اون علامتون سے طالب اپنے مطلوب کی طرف راہ
ڈھونڈھتا ہی اونمین سے ایک مقام ابراہیم ہی کہ مقام تسلیم ہوتا ہی شیخ شبلی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہی جو شخص اس مقام پر پہونچتا ہی
سب آفتون سے ایمن ہو جاتا ہی اور حرم ظاہری مین داخل ہونا تیغ دشمن سے امان پانے کا سبب ہی اور حرم باطنی مین داخل ہونا قطعیت دوست کی تلوار سے
ایمن ہو جانے کا ذریعہ ہی اور عاشقون کے لیے فراق دوست کے رنج سے بڑھکر کوئی رنج نہین **بیت** بہ تیغم گر زنی باکے ندارم ٭ جراحت کشی طاقت نیارم ٭ **وَلِلّٰهِ
عَلَى النَّاسِ** اور واسطے اللہ کے ہی اوپر لوگون کے **حِجُّ الْبَيْتِ** قصد خانۂ کعبہ کا **مَنِ اسْتَطَاعَ** واسطے اوس شخص کے جو استطاعت اور قدرت رکھے

اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ طرف اوس گھر کے راہ کی جہت سے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر استطاعت سے زاد و راحلہ مراد ہے اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے بموجب بدن کی صحت اور چلنے کی قدرت اور ایسا کسب جس سے زاد راہ حاصل ہو اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ زاد و راحلہ اور صحت بدنی ان سب کو استطاعت کہتے ہین اور امن طریق بھی شرط حج ہے وَمَنْ کَفَرَ اور جو کوئی کافر ہو ساتھ فرضیت حج کے فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق کہ اللہ غَنِیٌّ بے پروا ہے عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○ سب اہل عالم سے اور اوس کفر سے کوئی نقصان اوسکی ذات اقدس کی طرف رجوع نہین کرتا بلکہ تارک حج پر وبال ہے قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ کہہ کہ ای اہل کتاب لِمَ تَکْفُرُوْنَ کیون چھپاتے ہو یا کیون نہین ایمان لاتے بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ق ساتھ آیتون کے جو اللہ نے حج فرض ہونے کے باب مین بھیجی ہین وَاللّٰہُ شَہِیْدٌ اور خدا آگاہ اور گواہ ہے عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ○ اوپر اوسکے جو کرتے ہو تم حق پوشی اور آیات ربانی کا کفران قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ کہہ کہ ای اہل توریت لِمَ تَصُدُّوْنَ کیون باز رکھتے ہو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ راہ خدا سے کہ دین اسلام ہے اور کیون منع کرتے ہو مَنْ اٰمَنَ اوسے جو ایمان لایا ساتھ خدا کے اور دین حق قبول کر لیا عمار یاسر اور اونکے رفقا رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہین کہ یہود اونھین اپنے دین کی طرف بلاتے تھے تَبْغُوْنَھَا چاہتے ہو واسطے اوس سیدھی راہ کے عِوَجًا کجی اور انحراف یہود مسلمانون کو کہتے تھے کہ تمھارے دین مین کجی ہے یعنی یہ شخص تم جسکی پیروی کرتے ہو وہ پیغمبر نہین ہے جسکا خدا نے وعدہ فرمایا ہے اور اونکی نعت اور صفت جو اونھون نے بدل ڈالی تھی وہ اہل اسلام سے بیان کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ دین اسلام مین تم کجی چاہتے ہو وَّاَنْتُمْ شُھَدَآءُ ؕ حال آنکہ تم گواہ ہو اس بات پر کہ راہ راست اور دین مقبول اسلام ہی ہے اور یہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہما السلام کی وصیت سے تمھین معلوم ہے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ اور اللہ بیخبر نہین عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا ای لوگو جو ایمان لائے ہو یہ خطاب انصار رضی اللہ عنہم کے گروہ کی طرف ہے اونسے حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا اگر تم فرمانبرداری کروگے ایک گروہ کی مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یہود سے کہ شاس بن قیس اور اوسکے یار ہین یَرُدُّوْکُمْ تو پھیر دینگے تمھین بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ بعد ایمان تمھارے کے کٰفِرِیْنَ ○ بے ایمان یعنی اگر شاس اور اوسکے تبعون کی متابعت کروگے تو وہ تمھین مرتد کر دینگے اور یہ شاس حاسد یہودی تھا ہمیشہ مسلمانون کی بدگوئی اور عیب جوئی کیا کرتا اور چاہتا تھا کہ انصار کی جماعت مین تفرقہ ڈالدے اور انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج زمانۂ جاہلیت مین ان دونون کے باہم ہمیشہ جنگ و جدال قائم رہتا جب یہ لوگ مسلمان ہوگئے تو وہ عداوت اتحاد اور محبت سے مبدل ہوگئی شاس نے حسد کی راہ سے ایک تدبیر نکالی کہ وہ قدیم عداوت اون دونون گروہ مین تازہ ہوجائے ایک شخص سے کہدیا کہ اوس اور خزرج کے جوانون مین بیٹھا کرے اور واقعۂ بعاس کہ اون دونون قبیلون مین یہ ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی اسکا کچھ ذکر چھیڑے اور وہ قصیدہ جو اون دونون خزرج کی مذمت مین کہا گیا تھا پڑھے غرض کہ جب اوس مین لڑائی کا ذکر ہوا اور اوس قصیدہ ہجو کے اشعار خزرجیون کے گوش زد ہوئے بڑے غصہ سے اونھون نے بھی اوس کی ہجو کرنا شروع کی اوسیون نے ضبط نہ کیا اور خزرجیون کو برا کہنا شروع کیا جھگڑا ہوتے ہوتے لڑائی ہونے لگی دونون طرف کے جوانمردون نے مقابلہ کی ٹھہری پھوک کر محاربہ کا میدان آراستہ کر دیا تیر اور تلوار چلنے ہی لگی میدان جنگ سے غبار اوٹھا مثنوی ز یک جانب گروہے رزم پرداز ۔ ز دیگر سوے جمعی دستگ و تازہ ۔ در افتادند چون شیر غران ۔ بگرز و تیر و شمشیر بران ۔ فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام

یہ آیتین لیکر نازل ہوئے اور حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اونکے معرکہ مین تشریف لاکر دونون صفون کے بیچ مین کھڑے ہوئے
اور فرمایا کہ باوجود اسکے کہ مین تمھارے درمیان مین ہون تم رسوم جاہلیت کا داعیہ رکھتے ہو جب خداے تعالی تمکو اسلام کے سبب سے معزز وممتاز
کرچکا پھر تم دینداری کا طریقہ چھوڑے دیتے ہو سنو حق تعالی کیا فرماتا ہے پھر آپ نے یہ آیتین اونکے سامنے پڑھین فوراً وہ توبہ کرنے لگے اور
ہتھیار ڈالدیے اور روتے ہوئے باہم لپٹ گئے اور سمجھے کہ اگر یہود کی فرمانبرداری کرتے ہین تو ایمان سے کفر کی طرف پھرے جاتے ہین اور
حق تعالی اونسے اس طرح خطاب فرماتا ہے وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ اور کیون کافر ہوے جاتے ہو وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ حال آنکہ تم ہو کہ پڑھا جاتا ہے
عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ اوپر تمھارے قرآن اللہ کا وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ اور درمیان تمھارے ہے رسول اوسکا وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ اور جو
کوئی مضبوط پکڑے دین خدا کو یا اوسکی کتاب کو فَقَدْ هُدِيَ پس تحقیق کہ ہدایت کیا گیا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ طرف راہ سیدھی کے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو خدا سے حَقَّ تُقَاتِهِ جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے اکثر علما کے نزدیک
یہ آیت منسوخ ہے اسواسطے کہ جو تقوے کا حق ہے وہ کسی سے بھی نہین ہو سکتا پس رحمت الٰہی نے اس مشقت شاق اور تکلیف مالایطاق کا بوجھ اس
اُمت پر سے اوٹھا لیا اور آیت ناسخ بھیجی کہ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ یعنی پرہیزگاری کرو اوسقدر جسکی تم قدرت رکھتے ہو وَلَا تَمُوتُنَّ
اور نہ مرو إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ مگر یہ کہ تم مسلمان ہو لفظ نہی موت پر واقع ہوا مگر درحقیقت اسلام پر قائم رہنے کا امر ہے
تاکہ اسلام ہی پر مرین وَاعْتَصِمُوا اور مضبوط پکڑو اے انصار بِحَبْلِ اللَّهِ دین خدا کو کہ وہ مضبوط پکڑنا ہے جَمِيعًا تم سب اور
بعضون نے کہا کہ حبل اللہ سے یہان قرآن مراد ہے یا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع حق تعالی حکم فرماتا ہے کہ حضرت سید انام
علیہ افضل الصلوۃ والسلام کی متابعت کا دامن خوب مضبوط پکڑنے مین تم سب مجتمع رہو اسواسطے کہ جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
اتباع ظاہری باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ نکروگے منزل مقصود کی راہ نہ پاسکوگے اور مطلوب حقیقی تک نہ پہونچ سکوگے رباعی
حقا کہ بے متابعت سید رسل ٭ ہرگز کسے بمنزل مقصود رہ نیافت ٭ از ہیچ رو بہیچ درے رہ نمیدہند ٭ آنرا کہ ز آستانۂ او روی دل بتافت ٭
وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ اور نہ متفرق ہو اوسکی خدمت سے وَاذْكُرُوا اور یاد کرو نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ نعمتین اللہ کی جو اوپر تمھارے
افاضہ فرمائی ہین وہ اسلام ہے اور قرآن اور اونکے شہر مین رسول علیہ السلام کی ہجرت إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً اوسے یاد رکھو کہ تھے تم ایک
دوسرے کے دشمن کہ برابر جنگ کیا کرتے تھے فَأَلَّفَ پھر خدا نے الفت ڈالدی بَيْنَ قُلُوبِكُمْ درمیان دلون تمھارے کے برکت اسلام
اور بدولت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے فَأَصْبَحْتُم پس ہوگئے تم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ساتھ رحمت الٰہی کے بھائی ایک دوسرے کے
وَكُنتُمْ اور تھے تم ضلالت اور جہالت کے سبب سے عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ اوپر کنارے گڑھے کے مِّنَ النَّارِ آتش دوزخ یعنی قریب تھا
کہ اوسمین گر پڑو اگر اوسی حال مین تمھین موت آتی تو یقینی تم دوزخ مین چلے جاتے فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا پھر چھڑایا تمھین خدا نے اوس گڑھے سے یا آتش دوزخ سے
كَذَٰلِكَ جسطرح بیان کی تمھارے حال مین قدیمی نفرت اور نئی محبت اسی طرح يُبَيِّنُ اللَّهُ بیان کرتا ہے اللہ اور ظاہر فرماتا ہے لَكُمْ آيَاتِهِ
واسطے تمھارے دلیلین اپنی وحدانیت کی لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ تاکہ شاید ہدایت پر ثابت رہو وَلْتَكُن مِّنكُمْ اور چاہیے کہ ہو تم مین سے
أُمَّةٌ ایک گروہ کہ وہ لوگ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ بلائین لوگون کو طرف نیکی کے یعنی دین اسلام کی طرف یا مومنون کی الفت باہمی کی جانب اور بعضے کہتے ہین

کہ یہ بُلانے والے مؤذن لوگ ہین کہ خلق کو خدا کی عبادت کے واسطے بلاتے ہین وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ اور حکم کرین ساتھ نیکی کے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھین منکر سے معروف وہ ہی جو قرآن اور حدیث کے موافق ہو اور منکر وہ ہی جو قرآن اور حدیث کے مخالف ہی
اور محققون کے نزدیک معروف خدمت حق ہی اور منکر صحبت نفس ہی وَأُولَٰئِكَ اور وہ گروہ جو داعی خیر امر معروف ناہی منکر ہین
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وہی چھٹکارا پانے والے ہین وَلَا تَكُونُوا اور نہواے مسلمانو كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا مانند اون لوگون کے
جو متفرق ہوگئے عداوت کی وجہ سے جیسے یہود و نصارا کہ ہر ایک مین فرقے پیدا ہوگئے جیسے عنانیہ اور سامریہ اور موشکانیہ یہود کے فرقے ہین
اور ملکانیہ نسطوریہ اور یعقوبیہ نصارا کے فرقے ہین اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہی وَاخْتَلَفُوا اور اختلاف کیا اپنے دین مین
یہودنے تو حضرت موسٰی علیہ السلام کی موت سے پانسو برس کے بعد اور نصارانے حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اوٹھ جانے سے
تین سو برس کے بعد اور انکا یہ اختلاف تھا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ بعد اس سے کہ آئی تھین اونکے پاس دلیلین کھلی
ہوئین اونکی کتابون مین وَأُولَٰئِكَ اور وہ متفرق اور مخالف لوگ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ واسطے اونکے ہی عذاب بڑا
يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ اوسدن کہ سفید اور روشن ہونگے منھ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ اور کالے ہوجائینگے منھ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ
وُجُوهُهُمْ تو لیکن وہ لوگ کہ سیاہ ہوجائینگے منھ اونکے حق تعالی فرمائیگا کہ ملامت کرکے اونسے کہین أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ کیا کافر ہوگئے
تم بعد ایمان اپنے کے مراد اہل کتاب ہین کہ اپنے ایمان کے بعد ہمارے پیغمبر علیہ افضل الصلوۃ والسلام سے کافر ہوگئے یا منافق مراد ہین کہ زبان سے
تو اقرار کرتے تھے اور دل سے انکار یا کافر مراد ہین کہ میثاق کے دن تو حق تعالی کی ربوبیت کا اقرار کیا اور دنیا مین آکر کافر ہوگئے یا مرتد مراد ہین
کہ سعادت ایمان حاصل کرکے شقاوت اور بے نصیبی مین گرفتار ہوگئے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خارجی اور رافضی مراد ہین کہ
سنت اختیار کرکے پھر بدعت مین گر پڑے فَذُوقُوا الْعَذَابَ پس چکھو عذاب دوزخ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ بسبب
اوسکے کہ تھے تم بعد ایمان کے کافر ہوگئے وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ اور لیکن وہ لوگ کہ سفید ہوگئے منھ اونکے
یعنی مسلمان اور اہل سنت فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ پس رہینگے بیچ رحمت خدا کے یعنی بہشت مین یہ محل کو حال کے نام کے ساتھ
بولنے کے قبیل سے ہی عارف لوگ کہتے ہین کہ رحمت روح وصال ہی اور مشاہدۂ جمال هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ یہ سفید اور
روشن چہرون والے رحمت یا جنت مین ہمیشہ رہنے والے ہین تِلْكَ یہ جو مذکور ہوئین اس سورت مین خبرین اور احکام آيَاتُ اللَّهِ
آیتین اللہ کی ہین دھمکیون اور خوشخبریون اور وعدے وعید سے نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ پڑھتے ہین ہم اوپر تیرے وحی کے
ذریعے سے راستی اور درستی کے ساتھ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ اور نہین ہی اللہ کہ ارادہ کرے ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ ۝ ظلم کا اپنی
طرف سے جن و انس کے واسطے یعنی انپر ظلم نہ کریگا اور بیجرم عذاب مین نہ ڈالیگا وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ اور واسطے اللہ کے جو کچھ ہی
آسمانون مین تارے اور ملائکہ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ ہی زمین مین حیوان نبات جماد وَإِلَى اللَّهِ اور طرف خدا کے تُرْجَعُ
الْأُمُورُ ۝ پھیرے جائینگے سب کام كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ہو تم بہتر گروہ کے جو غیب کے خلوتخانہ سے أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
نکالا گیا ہی واسطے لوگون کے ایک قول یہ ہی کہ تھے تم بہترین امت سابق علم مین یا لوح محفوظ مین یا انبیا علیہم السلام کی کتابون مین

یا میثاق کے دن کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب مین تمنے جلدی کی اور اس اُمت کی بہتری اس جہت سے ہو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہو شعر لَمَّا دَعَی اللّٰہُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِہٖ * بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ * چون خدا پیغمبر ما را برحمت خوانده است *
افضل پیغمبران وگشته ما خیر الامم * اور بعضون نے کہا ہو کہ اس اُمت کی بہتری ان تین صفتون مین ہو جو حق تعالیٰ بیان فرماتا ہو تَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرتے ہو ساتھ معروف کے اور معروف وہ ہو کہ شارع جسے مستحسن کہے وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہو
منکر سے اور منکر وہ چیز ہو کہ شارع جسے برا شمار کرے وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط اور ایمان لاتے ہو تحقیق کی وسے ساتھ خدا کے اور خدا کے ساتھ
ایمان لانا اس بات کو شامل ہو کہ ایمان رکھا ہو اون سب چیزون کا جنکا ایمان لازم ہو اسواسطے کہ خدا کے ساتھ ایمان جبھی متحقق ہوتا ہو کہ جس چیز کے
ایمان کا اوسنے حکم فرمایا ہو کہ اس چیز کا ایمان لاؤ اوسکا ایمان لائے ہون وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اور اگر ایمان لاتین اور تصدیق کرین
علماے بنی اسرائیل اوسے جو پیغمبر آخر الزمان پر اوترا یعنی قرآن لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط البتہ ہو وہ ایمان اور تصدیق بہتر واسطے اونکے
کفر و انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ بعضے اونمین سے ایمان والے ہین یعنی ابن سلام اور اونکے یار وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝
اور اکثر اونکے نکلجانے والے دین سے ہین لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ نہ ضرر پہونچا سکینگے تمھین اِلَّآ اَذًى ط مگر تھوڑا سا رنج کہ تمھین کفر کی
طرف بلائین یا کسی مسلمان پر کچھ بہتان باندھین یا اہل ایمان کو اپنے قتال سے ڈرائین وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اور اگر قتال کرینگے تمھارے
ساتھ تو يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ قف پھیرینگے تمھاری طرف پیٹھ اور بھاگ جائینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ اور شکست کے بعد
نہ مدد دیے جائینگے نہ خلق اونکی یار ہوگی اور نہ حق تعالیٰ مددگار ہوگا ضُرِبَتْ رکھی گئی عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اوپر یہود کے علامت ذلت کی
اونکی ذات مین اس طرح پر کہ ہرگز اوس سے جدا ہی نہو اور صحیح یہ بات ہو کہ جزیہ اونکی ذلت ہو اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا جہان پائے جائین وہ ذلت اونکے
ساتھ ہوگی اِلَّا استثناے منقطع ہو یعنی ذلت خواری اونکی ذات کو لازم ہو مگر اونھین پناہ دیتے ہین بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ عہد کے
اللہ سے کہ قبول جزیہ ہو وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ اور عہد کے مسلمانون سے ساتھ اذن الٰہی کے بعد لینے جزیہ کے وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ اور پھرے یہود ساتھ غصہ کے خدا سے یعنی غضب الٰہی کے لائق ہوگئے وَضُرِبَتْ اور رکھدی گئی عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ط
اوپر اونکے علامت فقیری اور محتاجی کی یعنی یہ علامت احاطہ کی گئی اونکے ساتھ جیسے گھر گھر والون کو محیط ہوتا ہو اور گھیرے رہتا ہو
ذٰلِكَ یہ ذلت خواری اور محتاجی اور غضب الٰہی کی طرف پھرنا بِاَنَّهُمْ كَانُوْا بسبب اسکے ہو کہ وہ لوگ ہین عداوت کی وجہ سے کہ
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کفر کرتے ہین ساتھ قرآن کے یا ساتھ احکام توریت کے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے ساتھ وَ
يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ط اور مار ڈالتے تھے پیغمبرون کو ناحق اور درحقیقت قتل انبیا ناحق ہو مگر اونکے اعتقاد کے موجب
بھی ناحق تھا اور یہ امر بہت بد ہو اونکے بہ نسبت کہ انبیا کا قتل حق پر سمجھتے اور مفسرون نے کہا ہو کہ اگرچہ یہود مدینہ کے آبا و اجداد نے
انبیا کو قتل کیا تھا مگر چونکہ یہ اپنے بزرگون کے اس فعل پر راضی تھے تو حق تعالیٰ نے انھین بھی قاتلون مین شمار کر لیا ذٰلِكَ یہ کفر اور قتل بِمَا
عَصَوْا بسبب اسکے تھا کہ اونھون نے نافرمانی کی وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ ق اور تھے تجاوز کرتے خدا کی حدون سے لکھا ہو کہ جب عبد اللہ
بن سلام اور اونکے یار جیسے ثعلبہ اور اسد اور اسید رضی اللہ عنہم دولت اسلام سے مشرف ہوئے تو یہود نے زبان طعن کھولکر کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ

ہماری قوم سکے بدتر لوگ ہین کہ اپنے بزرگون کے خلاف کام کرکے ہمسے مخالفت اختیار کرلی حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ لَیْسُوْا سَوَآءً ؕ نہین ہین مومنین اہل کتاب برابر کفار اہل کتاب کے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ اہل کتاب مین سے ایک گروہ ہے قائم دین اسلام پر یا قائم ہے حدود الٰہی پر اور بعضون نے کہا کہ مستقیم ہے قول است اور عمل خالص اور دین درست پر اور یہ گروہ کون تھا ابن سلام اور اونکے یار یا نجران کے چالیس آدمی اور حبشہ کے بتیس اور روم کے آٹھ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ایمان رکھتے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کا بھی ایمان لائے اور شریعت اور قرآن کے احکام تعلیم پائے یَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ پڑھتے ہین قرآن اٰنَآءَ الَّيْلِ گھڑیون رات مین اور بعضو نے کہا ہے کہ مغرب اور عشا کے درمیان وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ اور وہ سجدہ تلاوت کرتے ہین یا ساعت شب مین نماز پڑھتے ہین اور اکثر نماز عشا کے قائل ہین اسواسطے کہ یہ نماز اسی امت کے ساتھ مخصوص ہوئی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عشا کی تاخیر فرمائی اور لوگ نماز کے منتظر تھے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ بات جان لو کہ اور دینوالون مین سے کوئی گروہ اسوقت خدا کو یاد نہین کرتا تمہارے سوا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ حق تعالیٰ امت قائمہ کی صفت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وہ لوگ ایمان حقیقی لاتے ہین ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز قیامت کے وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرتے ہین خلق کو تصدیق محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ساتھ امورات شرع کے وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہین تکذیب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یا تمام منہیات سے وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ اور جلدی کرتے ہین نیکیان کرنے مین وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور وہ گروہ یعنی وہ امت قائمہ جو موصوف ہے ان صفات مذکورہ کے ساتھ صالحون اور برگزیدہ قومون مین سے ہے وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ بکرنے تفعلوا پڑھا ہے یعنی اور جو کچھ کرتے ہو نیکی مین سے فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ بکرنے لن تکفروہ پڑھا ہے یعنی پس ہرگز نہ بے قدر کیے جاوگے یعنی تمہارے اعمال کے ثواب مین کمی نہوگی ثواب کی کمی کو حق تعالیٰ نے کفران کہا جیساکہ پورا ثواب دینے کو شکر فرماتا ہے وکان سعیہم مشکورا حفص و نون کلمے حرف یا سے پڑھتا ہے یعنی یفعلوا اور یکفروہ یعنی امت قائمہ کے لوگ جو کچھ نیکیان کرتے ہین اور اونمین جلدی کرنے والے ہین اونکے عمل ضائع نہونگے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ اور اللہ جاننے والا ہے بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ ساتھ احوال پرہیزگارون کے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوئے ساتھ قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور وہ کعب بن الاشرف اور اوسکے یار تھے لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ رو کرنہ رکھینگے اونسے اللہ لن تغنی عنہم مال اونکے جو رشوت مین اپنے عالمون کو دیتے ہین یا جو مال رشوت مین لیتے ہین اپنی قوم کے کمینون سے وَلَآ اَوْلَادُهُمْ نہ اولاد اونکی جنکی اعانت اور امداد پر اونھین بھروسا ہے مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ عذاب الٰہی مین سے کچھ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ اور کافر رہنے والے ہین آگ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ بیچ اوس آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہین مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ مثال اوسکی جو خرچ کرتے ہین یہود اپنے علما پر یا ابوسفیان اور اوسکے یار جنگ احد مین لشکر کفار پر یا عید کے دنون مین بتون پر مشرکون کے اخراجات یا لوگون کے دکھانے سنانے کو منافقون کے صرف فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ اس زندگی دنیا کے كَمَثَلِ رِيْحٍ مانند ہوا کے ہے کہ هو فِيْهَا صِرٌّ بیچ اوس کے پالا اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ پہونچے کھیتی کو اوس قوم کی جنے شرک اور معاصی کی وجہ سے ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ظلم کیا ہے جانون اپنی پر یا خدا کا حق نہین دیا ہے فَاَهْلَكَتْهُ ؕ پس تباہ اور نیست و نابود کردے وہ سرد ہوا اونکی کھیتی کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ اور ظلم نہین کیا خدا نے کھیتی والون پر

اونکی کھیتی نیست و نابود ہو جانے سے وَلٰکِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ○ اور مگر وہی ہین کہ اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین وہ کام کرکے جنکے
سبب سے عقوبت کے مستحق ہوتے ہین صاحب کشاف نے کہا ہی کہ حق تعالی نے اون مالون کو جو وہ لوگ بے موقع صرف کرتے تھے عدم انتفاع مین
تشبیہ دی اوس پالا ماری ہوئی کھیتی کے ساتھ جس سے کسیکو کچھ فائدہ نہ پہونچے اور بعضون نے کہا ہی کہ ناپسندیدہ طور پر اونکے خرچ کرنے کی مثال
اونھین تباہ اور ہلاک کرنے مین ایسی ہی جیسے مہلک ہوا کھیتی کو تباہ اور نیست و نابود کر دیتی ہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
ای گروہ مسلمانون کے نہ اختیار کرو بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ دوستی دلی سوا مسلمانون سے کہ تمھارے ابنائے جنس ہین صحابہ رضی اللہ
عنہم کا ایک گروہ منافقون سے دوستی رکھتا تھا یا یہود سے اوسنے عقد موالات باندھا تھا اور بسبب قرابت یا حق رضاعت یا قرب جوار کے
سبب سے رسم محبت نہین چھوڑتے تھے حق تعالی نے مسلمانون کو اونکے پاس بیٹھنے سے منع کیا کہ بیگانہ ہرگز آشنا نہین ہی لَا یَاْلُوْنَكُمْ
وہ کمی نہین کرتے تمھارے باب مین خَبَالًا تباہی اور فساد ڈالنے مین وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ دوست رکھتے ہین اوس امر کو جس سے تم رنج و مشقت مین
پڑو قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ اور تحقیق کہ ظاہر ہوگئی دشمنی ساتھ اونکے یعنی عداوت کی علامت مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ج اونکے مونھون سے
یعنی اون باتون سے جو اونکے منھ سے نکلتی ہین یہود لوگ ہمیشہ مسلمانون کے عیب ڈھونڈھتے تھے اور منافق بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ایسی باتین کرتے تھے جنسے فتنہ و فساد پیدا ہو وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین دل اونکے
عداوت اور بغض وہ بہت بڑا ہی اور بہت زیادہ ہی اوس سے جو زبان پر لاتے ہین قَدْ بَیَّنَّا تحقیق کہ بیان کین ہمنے لَكُمُ الْاٰیٰتِ
واسطے تمھارے آیتین آشناؤن سے دوستی اور بیگانون سے دشمنی رکھنے مین اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ اگر ہو تم کہ انصاف کی
رو سے سمجھتے ہو اور دریافت کر لیتے ہو نفع کے موقعون کو کہ دوستان جانی ہین اور ضرر کے مقامون کو کہ دشمنان دلی ہین هٰۤاَنْتُمْ
ہا تنبیہ ہی یارون کی خطا پر کہ اغیار کے ساتھ دوستی کا دم بھرتے ہین اَنْتُمْ تعبیر ہی اُولَآءِ تحقیر ہی اور معنی یہ ہین کہ آگاہ ہو تمھی ہو وہ خطاکار
کہ جفاکارون سے دوستی کی طرح ڈالی پھر حق تعالی اس طرح خطا بیان فرماتا ہی تُحِبُّوْنَهُمْ تم دوست رکھتے ہو انھین اور چاہتے ہو
کہ سب سے بہتر جو چیز ہی یعنی اسلام اوس سے مشرف ہون وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ اور وہ دوست نہین رکھتے تمھین اور سب سے بدتر جو چیز ہی یعنی کفر اوسکی طرف
تمھین بلاتے ہین وَتُؤْمِنُوْنَ اور تم ایمان رکھتے ہو بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ساتھ سب کتب الٰہی کے اور وہ بعض کتابون سے منکر ہین وَاِذَا
لَقُوْكُمْ اور جب ملتے ہین تمھین قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖ تو کہتے ہین کہ ہم بھی ایمان لائے ہین مثل تمھارے وَاِذَا خَلَوْا اور جب باہم خلوت کرتے ہین
تو عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ چابتے ہین اور کاٹتے ہین اوپر تمھارے اونگلیان مِنَ الْغَیْظِ ط غصہ اور کینہ کے مارے قُلْ کہو تم
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین کہ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ ط مرو ساتھ غصہ اپنے کے امر تہدید ہی اور حاصل معنی یہ ہین کہ جو غصہ اور رنج کہ
مومنون سے اپنے دل مین رکھتے ہو اوسی مین عمر بسر کر رہے ہو یہ غصہ تو تمھارے واسطے مرتے دم تک ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ تحقیق کہ اللہ دانا ہی
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اون کدورتون کو جو دلون مین ہین اور مطلع ہی اون کینون پر جو تمھارے سینون مین ہین بعضی مفسر اس بات پر ہین کہ یہ
کلام دعا ہی اونکے واسطے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو حکم فرمایا کہ اونکی ہلاکت کے واسطے دعا کرین پس معنی ہین کہ خدا موت دے تمھین اوسی غصہ اور
کینہ اور رشک و حسد مین جو تم رکھتے ہو بیت بمیرای ز حسد پیوستہ غمگین ٭ کہ جز مرگت نخواہد داد تسکین ٭ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ اگر پہونچے تمھین نصرت

اور غنیمت جیسا جنگ بدر مین ہوا تھا تَسُؤْهُمْ ناخوش کرتی ہے اونھین اور اونکا برا حال ہوجاتا ہے وَاِنْ تُصِبْكُمْ اور اگر پہونچے تمھین سَيِّئَةٌ کچھ رنج وغم جیسا کہ جنگ احد مین واقع ہوا يَّفْرَحُوْا بِهَا خوش ہوتے ہین اور فرحت پہونچتی ہے اونھین بسبب اوسکے اور یہ کمال عداوت کی علامت ہے کہ کسیکے غم پر خوش اور کسیکی خوشی پر غمناک ہون وَاِنْ تَصْبِرُوْا اور اگر تم ای مسلمانو صبر کرو یہود کے ظلم یا منافقون کے مکر یا کفار کی ایذا پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو دشمنون کی مخالطت سے لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا نہ نقصان پہونچائیگا تمھین مکر و حیلہ اونکا کچھ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بکرنے تعملون پڑھا ہے یعنی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور حفص نے یعملون پڑھا ہے یعنی جو کرتے ہین وہ مُحِيْطٌ گھیرنے والا ہے علم مین وَاِذْ غَدَوْتَ اور یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کو نکلے تم مِنْ اَهْلِكَ گھر سے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے جو تمھاری اہلیہ ہین بعض مفسرون کے قول پر وہ جنگ احزاب یا جنگ بدر کا دن تھا اور اصح اور اشہر جنگ احد کا روز ہے اور شوال سن تین ہجری کی ساتوین تاریخ تھی لکھا ہے کہ ابو سفیان نے اہل عرب کا ایک لشکر جمع کیا اور مدینہ کی طرف متوجہ ہوا تین ہزار سوار اور پیادے ساتھ تھے کہ اونمین سات سو آدمی زرہ پوش اور دو سو گھوڑے تھے احد کے گرد یہ لشکر اوترا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ مدینہ مین توقف فرمائین اور شہر مین اونسے مقاتلہ کرین بہادر صحابہ کا ایک گروہ جو جنگ بدر مین حاضر نہ تھا اونھون نے نکلنے مین اصرار اور مبالغہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین اور انصار مین سے ہزار آدمی لیکر اونکے قتل کی طرف متوجہ ہوے راہ مین عبداللہ بن ابی اور تین سو آدمی منافق لعنہم اللہ لشکر اسلام کی طرف پشت کرکے اولٹے پھرے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات سو آدمی کی صف دشمن کے برابر باندھی کوہ احد کو پشت کی جانب اور عینین کو بائین پر چھوڑا اور منھ مدینہ منورہ کی جانب کیا اور عبداللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیر انداز کے ساتھ اوس درہ پر مقرر فرمایا جو کوہ احد کی طرف تھا اور اوسی مقام پر ٹھہرے رہنے اور اوسکی حفاظت کرنے کی تاکید فرمائی اور خود بنفس نفیس لشکر ہمایون پیکر کی صف درست فرمانے کو تشریف لیگئے وہی صبح ہے جسے حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے گھر سے نکلے تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ تم بناتے اور مہیا کرتے تھے مومنون کے واسطے مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ٹھہرنے کی جگہین واسطے لڑنے کے اور وہ اسطرح پر تھا کہ میمنہ لشکر زبیر عوام کے نامزد فرمایا اور میسرہ مقداد اسود کو دیا اور قلب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہم کو سپرد کیا اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی ملازمت مین متعین کرلیا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہے قول تمھارے جو مدینہ سے نکلنے اور وہان ٹھہرنے کے باب مین کہتے تھے عَلِيْمٌ جاننے والا ہے تمھاری نیتین اور اوسنے اپنے علم قدیم سے جانا تھا کہ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ جب قصد کیا دو گروہ نے تم مین سے کہ مسلمان ہین بنو حارثہ اوس مین سے اور بنو سلمہ خزرج مین سے اَنْ تَفْشَلَا یہ کہ بد دلی کرین اوسوقت جبکہ ابی پھرا جاتا تھا وَاللّٰهُ وا و حال کا ہے یعنی کیونکر بھاگین اور پھر جائین حال آنکہ اللہ وَلِيُّهُمَا یار اور نگہبان دونون گروہ کا تھا وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر اللہ کے اوسکے سوا اور کسی پر نہین فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ چاہیے کہ توکل کرین مسلمان تا وہ انھین نصرت اور فتح دے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ اور تحقیق کہ نصرت دی خدا نے تمھین بِبَدْرٍ بیچ اوس جگہ کے جسے بدر کہتے ہین اور وہ ایک کوان ہے بدر بن کلدہ کی طرف منسوب وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ حال آنکہ تم تھے ذلیل و خوار دشمنون کی نگاہ مین یعنی دشمنون کو تم تھوڑے دکھائی دیتے تھے اور وہ تمھاری لڑائی کچھ شمار مین نہ لاتے تھے فَاتَّقُوا اللّٰهَ

ع ۱۲ ۱۱

پس ڈرو خدا سے اور مشرکوں کی کثرت اور منافقوں کی مراجعت سے بددل نہو جاؤ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ شاید کہ توفیق پاؤ اور
شکر کرو تاکہ فتح و نصرت کی نعمت تم پر زیادہ ہو پھر جنگ بدر میں جو مسلمانوں کو فتح و نصرت حاصل ہوئی تھی حق تعالیٰ اوسکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے
کہ یاد کرو وہ وقت اِذْ تَقُوْلُ جب کہتا تھا تو لِلْمُؤْمِنِيْنَ واسطے مسلمانوں کے جب وہ عاجز رہ گئے تھے اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ کیا ہرگز
کفایت نہیں کرتا اور بس نہیں اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ یہ کہ مدد دے تمھیں رب تمھارا بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ ساتھ تین ہزار سواروں کے مِّنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ○ فرشتوں میں سے اوتارے گئے عالم بالا سے اور بعضے قائل ہیں کہ بشرط صبر و تقوی جنگ اُحد میں یہ تین ہزار
فرشتے اوتارنے کا وعدہ تھا جیساکہ وہ خود فرماتا ہے بَلٰٓى ایجاب ہے نفی کے بعد یعنی خدا مدد کریگا اِنْ تَصْبِرُوْا اگر صبر کرو گے جنگ دشمن پر
وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو گے قول پیغمبر کی مخالفت سے جو لڑائی کے بارہ میں وہ فرمائے اور اشہر بلکہ اصح یہ ہے کہ حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوٰۃ
والثنا نے جنگ بدر کے روز حق سبحانہ تعالیٰ سے مدد چاہی حق تعالیٰ نے فرشتے بھیجدیے پہلے ہزار فرشتے پھر تین ہزار کی نوبت پہونچی آخر کو پانچ ہزار
ہوے جیساکہ اوسنے فرمایا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ اور آئیں طرف تمھارے دشمن تمھارے غصہ سے جو اونھیں ہے یا فوراً آئیں اور کچھ دیر نہ لگائیں
هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ دیوے یہ ہے کہ مدد دیتا ہے تمھیں رب تمھارا بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ ساتھ پانچ ہزار سواروں کے مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فرشتوں سے
مُسَوِّمِيْنَ ○ نشان کرنے والے اپنے گھوڑوں کو اور لڑنے والوں نھیں یہ عادت جاری ہے کہ لڑائی میں اپنے اوپر یا اپنی سواری پر
کچھ نشان کر لیتے ہیں اور اوس دن ملائکہ کا نشان یہ تھا کہ لال صوف اپنے گھوڑوں کی پیشانی پر باندھے تھے یا سفید عمامے اور دونوں
شانوں میں اونکے طرّے لٹکتے ہوے اونھوں نے اپنی نشانی مقرر کی تھی وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اور نہیں کیا خدا نے اوس مدد بھیجنے یا نازل
کرنے یا اوس عدد کو اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ مگر خوشخبری واسطے تمھارے جلدی فتح ہونے کی وَلِتَطْمَئِنَّ اور واسطے اسکے کہ آرام پائیں قُلُوْبُكُمْ
بِهٖ دل تمھارے فتح و نصرت کے وعدے سے وَمَا النَّصْرُ اور نہیں نصرت اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مگر نزدیک سے اللہ کے الْعَزِيْزِ
جو ایسا غالب ہے کہ مغلوب ہوتا ہی نہیں الْحَكِيْمِ ایسا حاکم کہ فتح اور شکست اوسکی طرف سے حکمت کے ساتھ ہوتی ہے لِيَقْطَعَ متعلق ہے
نصرکم سے یعنی جنگ بدر میں تمھیں فتح دی تاکہ کاٹ ڈالے اور نیست و نابود کر دے طَرَفًا بزرگوں کے ایک گروہ کو مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اون لوگوں میں سے جو کافر تھے یا توڑ دے ایک رکن اونمیں سے اور فی الواقع اوس واقعہ میں صنادید قریش کو شکست عظیم ہوئی کہ ستر آدمی قتل
ہوے اور ستر ہی قید ہو گئے اَوْ يَكْبِتَهُمْ یا ذلیل کرے اونھیں فَيَنْقَلِبُوْا پس پھر جائیں اور بھاگ نکلیں خَآئِبِيْنَ ○
بے بہرہ اور ناامید ہو کر حق تعالیٰ نے احد کے قصہ میں بدر کا قصہ اسواسطے ذکر فرمایا کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین صبر اور شکر
دونوں کریں اسواسطے کہ ان دونوں قصوں میں سے ایک میں تو فتح ہوئی اور غنیمت ہاتھ لگی اوس پر شکر کرنا چاہیے اور دوسرے میں
قتل اور ہزیمت ہوئی اوس پر صبر چاہیے اور جنگ احد کا حال مجملاً یہ ہے کہ صفیں برابر کر کے لڑنے کھڑے ہوے تو قریش کے علمدار ایک کے
بعد ایک قتل ہو گئے اور مکّہ کے لشکر نے ہزیمت پائی اہل مدینہ اونکے لشکرگاہ میں گھسے اور لوٹنا شروع کیا اور تیراندازوں کی
وہ جماعت جس سے درّہ کوہ کی حفاظت متعلق تھی باوصف اس بات کے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال
اصرار اور تاکید سے اونھیں فرما دیا تھا کہ ہم غالب ہوں خواہ مغلوب زنہار تم یہاں سے قدم نہ ہٹانا مگر مال غنیمت کی امید پر

لشکر گاہ کی طرف متوجہ ہوئے ہر چند عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے باصرار تمام منع کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکید یاد دلائی مگر اون لوگون نے ایک نہ سنی اور تھوڑے آدمی کہ دس سے بھی کم تھے اونکے ساتھ ٹھہرے باقی لوگون نے اپنے امیر کی بات پر کچھ التفات نہ کی اور لوٹ کی طرف متوجہ ہوگئے حکم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کرنے کی شامت لشکر اسلام پر آپہونچی اور خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کہ بھاگ جانے کا قصد رکھتے تھے اونھون نے جب درہ کوہ کو نگہبانون سے خالی دیکھا گروہ کفار کے ساتھ عبداللہ بن جبیر کے سر پر آپڑے اور اونھین اونکے ساتھیون سمیت شہید کرڈالا اور پشت کی جانب سے لشکر اسلام پر آپڑے اور فتح اولٹی ہوگئی یہ خبر بھاگے ہوئے کافرون کو پہونچی وہ سب پھر پڑے اور مسلمانون کو گھیر لیا اور سید الشہدا حضرت حمزہ اور بعضے اصحاب نے شربت شہادت پیا اور کچھ صحابہ کے قدم اوٹھ گئے اور صحابہ کی ایک جماعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہی اور جان نثاری پر آمادہ ہوگئی القصہ لڑائی کا یہ انجام ہوا کہ اون بدگوہرون کے پتھر سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا **ابیات** بود لعلش سہیل رخشندہ ✦ سنگ از رنگ لعل بخشندہ ✦ چون سہیلش رفیق سنگ آمد ✦ سنگ در دم عقیق رنگ آمد اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہیدون مین گر پڑے اور صحابہ کی ایک جماعت کی مدد سے احد کے ایک طرف تشریف لیگئے اور کافر پھر کر مکہ کی جانب چلے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے چچا کی شہادت اور اونکی لاش سے کفار کی بے ادبیون کی خبر پائی اور بعضے شہیدون کا بھی یہی حال سنا آپکے دل مبارک مین گذرا کہ اون گمراہون پر نفرین اور بددعا کرین بارگاہ جناب کبریا سے اس آیت نے نزول اجلال فرمایا کہ **لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ** نہیں ہے واسطے تیرے اس کام سے کچھ کہ وہ کام کافرون کے واسطے بددعا ہے یعنی اس گروہ کو تباہ کردینا یا صلاحیت پر لانا تمھارے اختیار مین نہین **اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ** مفسرون نے کہا ہے کہ اَوْ کا لفظ اس جگہ اِلَّا اَنْ کے معنی مین ہے یعنی تمسے کام نہ نکلیگا مگر یہ کہ خدا اونھین توبہ نصیب کرے اور ایک قول یہ ہے کہ اَوْ عطف کے واسطے ہے اور یَتُوْبَ معطوف لِیَقْطَعَ پر اور معنی اس طرح پر ہین کہ خدا نے تمھین فتح دی ان چار چیزون مین سے ایک کے ساتھ یا کفار کا پایۂ دولت ٹوٹ جانے صنادید قریش کے قتل ہوجانے سے یا وہ بھاگ جائین لشکر اسلام کے سامنے سے یا یہ کہ خدا اونھین توبہ نصیب کرے جب کہ وہ مسلمان ہوجائین **اَوْ یُعَذِّبَهُمْ** یا عذاب کرے اونھین اگر اپنے کفر پر وہ مصر رہین **فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ** ○ پس تحقیق کہ وہ ظالم ہین کہ جسکی عبادت کا محل نہین اوسکی عبادت اونھون نے مقرر کی **وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ** اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے **وَمَا فِی الْاَرْضِ** اور جو کچھ زمین مین ہے **یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ** بخشتا ہے جسے چاہتا ہے **وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ** اور عذاب کرتا ہے جسپر چاہتا ہے **وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ** اور اللہ بخشنے والا ہے اپنے دوستون کو مہربان ہے اپنے بندون پر **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** اے لوگو جو ایمان لائے ہو **لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوۤا** نہ کھاؤ مال سود کا **اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً** ص زیادہ زیادہ پر زیادہ اور مفسرون نے کہا ہے کہ اضعاف دراہم مین ہے اور مضاعفہ مدت مین اسواسطے کہ زمانۂ جاہلیت مین اپنا مال سود پر وقت معین تک دیتے مدت اور سود دونون بڑھتے بڑھتے تھوڑے دنون مین مدیون کا سب مال مستغرق ہوجاتا تھا **وَاتَّقُوا اللّٰهَ** اور ڈرو خدا سے اوس بات مین جو اوسنے منع کردی ہے **لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ** ○ تاکہ تم چھٹکارا پاؤ **وَاتَّقُوا النَّارَ** اور ڈرو آگ سے یعنی جو کام تمھین آگ مین پہونچائیگا

اور بچے پرہیز کرو وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ وہ آگ جو اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ طیار کی گئی ہی واسطے کافرون کے اور اونکے سوا اور لوگون کے لیے
وہ آگ بالذات تو کفار کے واسطے ہی اور بالعرض عاصیان تباہ کار کے لیے یا یہ کہ کافر کو آگ سے عذاب کرنا ہی اور مومن کو ادب دینا وَاَطِيْعُوا
اللّٰهَ اور فرمانبرداری کرو خدا کی جس چیز مین وہ حکم کرے وَالرَّسُوْلَ اور اطاعت کرو رسول کی جس چیز مین وہ فرمائے لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم رحم کیے جاؤ اور عذاب مین نہ پڑو وَسَارِعُوْٓا اور جلدی کرو اِلٰى مَغْفِرَةٍ طرف اوس چیز کے جو تمھاری
بخشش کا سبب ہو مِّنْ رَّبِّكُمْ رب تمھارے سے ملزوم کے مقام پر لازم کا قائم کرنا موجبات مغفرت کی جانب بندون کو
شوق دلانا ہی اور وہ کلمہ شہادت ہی یا اداے فرائض یا پہلی تکبیر جو جماعت کے ساتھ پائین یا جماعت کی پہلی صف یا اخلاص یا فتح
مکہ سے پہلے ہجرت یا متابعت سنت یا استغفار یا جہاد اور مقتضاے مقام جہاد ہی ہی اسواسطے کہ یہ آیت قصۂ احد مین نازل ہوئی
اور محقق کہتے ہین کہ یہ جلدی قدم گل سے نہین بلکہ قدم دل سے ہی بیت این راہ بپاے تن بپایان نرسد ؛ تا جان نزند قدم بجانان نرسد
اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ جلدی کرو اس راہ مین قدم تقوی سے کہ وہ نفس کو اخلاق حیوانی سے پاک کرتا ہی اسواسطے کہ سوا اس قدم کے
قرب اور جنت کے مقام کو پہونچنا محال ہی رباعی بگذار رہ ہوا پرستی ؛ رو آر سوے خدا پرستی ؛ در راہ محبتش روان شو ؛ بگذار رہ جفا پرستی
وَجَنَّةٍ اور جلدی کرو اوس کام مین جو تمھین بہشت مین پہونچا دے کہ عظمت کی وجہ سے عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ عرض اوسکا
آسمان ہین یعنی آسمانون کے مثل وَالْاَرْضُ اور زمین حق تعالی نے جنت کا عرض یہ بیان فرمایا اسواسطے کہ اوسکے طول کی کیفیت
آدمی کے فہم مین نہین آسکتی اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ اگر آسمانون اور زمینون کو طبق طبق کرین اس حیثیت سے کہ اس طبقون مین سے
ہر ایک اجزاے لایتجزی سے مرکب ہو اور برابر بچھا کے ان طبقون کو باہم ملا دین حتی کہ سب ملکر ایک طبق ہو جائے تو بہشت کا عرض اسقدر
ہو سکتا ہی اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ تیار کی گئی ہی ایسی بہشت واسطے پرہیز کرنے والون کے شرک سے الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ وہ لوگ
جو خرچ کرتے ہین فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ بیچ خوشی اور سختی کے مراد سب احوال ہین اسواسطے کہ آدمی کسی حال مین خوشی یا سختی سے خالی
نہین یعنی ہر حال مین خرچ کرتے ہین اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ وہ خرچ کرنے والے ہین توانگری اور درویشی مین یا صحت اور مرض مین یا گرانی
اور ارزانی مین وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور ہضم کرنے والے ہین غصے کو باوصف قدرت کے لکھا ہی کہ کسی نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کو
طمانچہ مارا امام صاحب نے فرمایا کہ مین بھی تجھے طمانچہ مار سکتا ہون مگر نہ مارونگا اور اس بات پر قادر ہون کہ خلیفۂ وقت سے تیری نالش کرون
مگر نہ کرونگا اور پچھلے کو تیرے اس ظلم سے جناب آلہی مین نالہ و فریاد کر سکتا ہون لیکن نکرونگا اور ممکن ہوگا کہ قیامت کے دن تجھسے جھگڑون
اور بدلا لون لیکن نہ لونگا اگر فرداے قیامت کو مجھے چھٹکارا ملے اور حق تعالی میری شفاعت قبول کرے تو تیرے بغیر جنت مین قدم نہ رکھونگا
بیت مردی گمان مبر کہ بزور ست و پردلی ؛ با خشم گر بر آئی دانم کہ کاملی ؛ وَالْعَافِيْنَ اور معاف کرنے والے ہین عَنِ النَّاسِ لوگون سے جو خول لیے ہون
اور غلامون سے یا اوس شخص سے جسنے اونپر ظلم کیا ہو وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنے والون کو اور
احسان مین سب سے بہتر قسم یہ ہی کہ اون لوگون کے ساتھ بھلائی کرے جنھون نے اسکے ساتھ برائی کی ہو تیسیر مین لکھا ہی کہ ایکدن جناب امام حسین علیہ السلام کھانون کے
ساتھ کھانا تناول فرمانے بیٹھے تھے آپکا خادم جلتی ہوئی آش کا کاسہ مجلس مین لایا دہشت سے اوسکا پاؤن فرش کے کنارے لڑکھڑایا کاسہ جناب امام کے سر مبارک پر گر کر

ٹوٹ گیا اور جلتی ہوئی آش سر اطہر پر گری حضرت امام حسین علیہ السلام نے ادب سکھانے کی راہ سے خادم کی طرف دیکھا غصہ کی راہ سے نہین
خادم کی زبان پر جاری ہوا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ غصہ مین نے فرو کیا خادم بولا وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ امام علیہ السلام نے
فرمایا کہ مین نے معاف کیا خادم نے باقی آیت پڑھی کہ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جا مین نے اپنے مال سے
تجھے آزاد کردیا ابیات بدی را مکافات کردن بدی ٭ بر اہل صورت بود بخردی ٭ بمعنی کسانیکہ پے بردہ اند ٭ بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند
وَالَّذِينَ یہ معطوف ہی اَلَّذِينَ يُنْفِقُونَ پر اور اس کلام آلہی کے معنی یہ ہین کہ متقی لوگ دو گروہ ہین ایک تو وہ جو خرچ کرنے اور حلم اور عفو اور احسان کی
صفتون سے موصوف ہین دوسرے گناہ سے توبہ کرنے والے اور گناہ پر اصرار نہ کرنے والے کہ خواہش نفسانی سے اِذَا فَعَلُوا
فَاحِشَةً جب کرتے ہین کوئی کام ناشائستہ اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ یا ظلم کرتے ہین اپنی جانون پر گناہ کرکے اور بعضون کے
نزدیک فاحشہ بُرا کام ہی اور ظلم بُری بات یا فاحشہ گناہ کبیرہ ہین اور ظلم گناہ صغیرہ اور بعضون کے نزدیک فاحشہ سہواً گناہ ہی اور
ظلم عمداً یا فاحشہ زنا ہی اور ظلم وہ امور جو اوس سے مقدم ہوتے ہین جیسے بد نظر ڈالنا ہاتھ لگانا لپٹنا بوسہ لینا بہر تقدیر فاحشہ اور ظلم کے
بعد ذَكَرُوا اللَّهَ یاد کرتے ہین عذاب آلہی کو یا اوسکے عتاب کو جو بندون کے ساتھ ہوگا کہ تونے یہ کام کیون کیا یا یاد کرتے ہین وعدہ
مغفرت کو جو استغفار کے ساتھ لگا ہوا ہی فَاسْتَغْفَرُوا پھر بخشش چاہتے ہین لِذُنُوبِهِمْ واسطے گناہون اپنے کے وَمَنْ
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اور کون ہی جو بخشدے گناہ یہ استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی کوئی نہین بخشتا بندون کے گناہ اِلَّا اللَّهُ
مگر اللہ وَلَمْ يُصِرُّوا اور نہ ہٹ کی استغفار کے بعد عَلٰى مَا فَعَلُوا اوپر اوس گناہ کے جو کیا اونھون نے یعنی دوبارہ پھر اوس کام کے
قریب گئے وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور وہ لوگ جو گناہ پر ہٹ نہین کرتے جانتے ہین کہ گناہ پر اڑے رہنے کا عذاب گناہ کے عذاب سے
بڑھ کر ہی یہ آیت بنہان تمار کی شان مین نازل ہوئی ایک خوبصورت عورت اونکے پاس خرمے مول لینے آئی اور بنہان کا دل اوسپر گیا
اچھے خرمون کے بہانے گھر کے گوشہ مین لیجا کر اوس سے لپٹ گئے اور بوسہ لے لیا عورت نے نصیحت کی کہ اِتَّقِ اللّٰهَ یعنی خدا سے ڈر
اور میری پاکدامنی مین حرام کا دھبا نہ لگا بنہان پر خوف آلہی طاری ہوا اور نادم ہو کر فوراً حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
اجمعین کی خدمت سراپا رحمت مین دوڑا آیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم مین ہون اور تم ایسے
کام کرتے ہو حق تعالی نے تائبون کی امیدواری کی تاکید کے واسطے یہ آیت بھیجی اور بعضے مفسرین کے قول پر یہ آیت ابوالیسر کی شان مین
اوتری ہی یا بہلول نباش یا ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہم کی شان مین کہ اونھون نے گناہ کا قصد کیا یا فاحشہ کے مرتکب ہو کر توبہ اور
استغفار کی پناہ لی اُولٰٓئِكَ وہ متقیون کا گروہ جو دو قسمون پر ہی جَزَآؤُهُمْ جزا اونکی مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ بخشش ہی اونکے رب سے
وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ اور جنتین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اونکے نیچے سے مکانون یا درختون اوسکے کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور جنتیہ
ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ اور اچھا اجر ہی عمل کرنے والون کا اجر یعنی مغفرت اور جنت قَدْ خَلَتْ تحقیق کہ گذرے تھے
مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے سُنَنٌ واقعے اہل جہان مین غم شادی محنت راحت دولت نکبت سے اسواسطے کہ حق تعالی نے حدوث اور انکے وقوع مین
راہ رکھی ہی یا اہل سنن مرادہین اور سنتون سے شریعتین مقصود ہین یعنی پہلے مختلف دینون پر امتین تھین اور انبیا علیہم السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے وہ امتین ہلاک ہوگئین

فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ پس جاؤ اور سیر کرو بیچ زمین کے اور عاد و ثمود کے شہر اور لوط کا بیابان دیکھو فَانْظُرُوْا پھر نظر کرو چشم عبرت سے کہ نافرمانی کی وجہ سے كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ انجام تکذیب کرنے والون کا هٰذَا یہ کلام جو احد اور بدر کے قصہ مین گذرا یا گذری ہوئی امتون اور زمانہ کے واقعون کی یہ تشریح جو ہمنے کی بَيَانٌ حق بات ظاہر ہونے کا سبب ہی لِّلنَّاسِ واسطے عام لوگون کے وَهُدًى ہی اور زیادتی بصیرت کی ہی وَّمَوْعِظَةٌ اور نصیحت جسمین عبرت ہی لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ خاص واسطے پرہیزگارون کے وَلَا تَهِنُوْا اور سست اور ضعیف نہو جاؤ جنگ احد مین حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پہاڑ کی کھوہ مین آگئے تو ابوسفیان جلدی سے پہاڑ پر چڑھا کہ اوسکے کھوہ مین جو لوگ ہین اونپر مطلع ہو اصحاب کے دل مین دغدغہ پیدا ہوا حق سبحانہ تعالی نے اونکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ سست نہو جاؤ وَلَا تَحْزَنُوْا اور غمگین نہو زخمون اور مصیبتون کے سبب سے یا مال غنیمت ہاتھ نہ لگنے کی وجہ سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ حال آنکہ تم بلند ہو اونسے مکان کے لحاظ سے یا محاربہ کی رو سے اونپر فوقیت اور سبقت رکھتے ہو یعنی جنگ بدر مین یا تمھاری برتری اور بلندی اسطرح پر ہی کہ تمھارے شہدا صدر نعیم مین ہین اور اونکے مقتول قعر جحیم مین یا بلند درجون پر تمھارا مقام ہوگا اور اونکا ٹھکانا درک اسفل مین اور حقیقت یہ ہی کہ یہ بشارت تھی مسلمانون کو سربلند اور غالب ہونے کی یعنی تم لوگ غالب ہوگے اور وہ مغلوب ہو جاینگے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہو ایمان رکھنے والے خدا کے وعدے کے ساتھ کہ اوسنے فرمایا ہی وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر پہونچا تمھین زخم اور صدمہ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ پس تحقیق کہ پہونچا ہی کفار کو بھی جنگ بدر کے دن زخم اور رنج مِّثْلُهٗ مثل زخم اور رنج تمھارے کے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ اور یہ دن کہ مدار زندگی او سپر ہی نُدَاوِلُهَا پھیرتے ہین ہم اونھین بَيْنَ النَّاسِ درمیان لوگون کے کہ کوئی دن دولت اور عشرت کے ساتھ گذرتا ہی اور کوئی دن مصیبت اور عسرت مین اور یہ دورہ اور گردش اسواسطے ہی کہ نصیحت پکڑین وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ اور واسطے اسکے کہ دیکھے اللہ یا جانین دوست اوسکے الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صابر اون لوگون کا جو ایمان لائے ہین اوسکا وَيَتَّخِذَ اور واسطے اسکے کہ پکڑے مِنْكُمْ شُهَدَآءَ تم مین سے گواہ یعنی ایک دوسرے کا گواہ رہے کہ معرکہ جہاد مین کسنے جان دی اور کسنے بھاگنے کی راہ لی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ دوست نہین رکھتا ظالمون کو کہ مشرک ہین وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ اور دوسرا فائدہ گردش ایام مین یہ ہی کہ پاک کردے خدا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مومنون کو گناہ سے اسواسطے کہ مسلمانون کو جو سختیان اور بلائین پہونچتی ہین وہ گناہون کو زائل کردیتی ہین وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اور دوسرے یہ کہ نقصان مین ڈالے اور ہلاک کردے کافرون کو اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ یہ کہ داخل ہو تم جنت مین وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ اور نہین دیکھا اللہ نے الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ اون لوگون کو جنھون نے جہاد کیا تم مین سے وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور نہین دیکھا صابرون کو حکم رسول پر یا ہجوم مصائب اور وقوع نوائب پر صبر کرنے والون کو خلاصہ کلام یہ ہی کہ مجاہدے کی محنت بے اوٹھاتے ہوے آدمی مشاہدہ کی راحت کو نہین پہونچ سکتا بیت بلبلے کو ستم خار تحمل نکند ٭ بہتر آنست کہ دیگر سخن گل نکند ٭ وَلَقَدْ كُنْتُمْ اور تحقیق کہ تھے تم کہ لقاے الٰہی کے اشتیاق کی وجہ سے تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے تھے موت کی یعنی شہید ہو جانے کی مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ پہلے اوس سے کہ دیکھو اوسکے اسباب کہ وہ لڑائی ہی فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ پس تحقیق کہ دیکھا تمنے جو کچھ چاہتے تھے مقاتلہ کفار سے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ حال آنکہ تم دیکھتے تھے اپنے دوستون اور بھائیون کو کہ شہید ہورہے تھے

سلہ اور تحقیق کہ لشکر ہمارے البتہ وہی غالب ہین ۱۲ منہ

ع ۱۴

یاد دیکھتے تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور اونھین اکیلا چھوڑ کر اپنے بچاؤ کی کوشش کرتے تھے لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دندان مبارک شہید ہونے سے آپکے زخم پہونچا اور آپ شہیدون مین پوشیدہ ہوگئے ابلیس لعین نے خاص و عام مین اَلَا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ کی صدا پھیلا دی جنکا ایمان ضعیف تھا اون لوگون کے ایک گروہ نے چاہا کہ عبد اللہ اُبی کی طرف رجوع کرکے التماس کرین کہ ابو سفیان سے انکے واسطے امان کا خط لیلے اور دوسرا گروہ بھاگ گیا بعد اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شکست کھاتے ہوئے لوگون کو ملامت کرتے تھے کہ تم بھاگے کیون ٹھہرے کیون نہ رہے میدان جنگ سے منہ کیون پھیرا اونھون نے عذر شروع کیا اور عرض کرنے لگے کہ ہمنے آپکی شہادت کا آوازہ سُنا زمانہ ہمپر سخت ہوگیا خوف کے مارے ہم بھاگے حق تعالیٰ نے اونکا عذر دفع کرنے کو آیت بھیجی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اور نہین محمد یعنی میرا بندہ تعریف کیا ہوا اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ مگر رسول میری طرف سے قَدْ خَلَتْ تحقیق کہ گذرے مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ پہلے اوس سے رسول اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ کیا اگر مرجائے یہ رسول اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ یا قتل ہوجائے تو پھر جاؤ گے تم عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ اوپر ایڑیون اپنی کے یعنی کیا جہاد چھوڑ دوگے یا مرتد ہوجاؤ گے وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ اور جو کوئی پھرجائے اور پیچھے پھرے مرتد ہوکر یا جہاد چھوڑ کر فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ پس ہرگز ضرر نہ پہونچائیگا اپنے اوس برگشتہ ہوجانے سے اللہ کو شَـيْـــًٔـا کچھ اسواسطے کہ اللہ کو ضرر اور نفع پہونچنا ممکن ہی نہین وَسَيَجْزِي اللّٰهُ اور جلدی ہی کہ جزائے خیر دے اللہ الشّٰكِرِيْنَ ۝ شکر کرنے والون کو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اور نہین لائق واسطے کسی متنفس کے اَنْ تَمُوْتَ یہ کہ مرے اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھ مشیت آلہی و رواسکے حکم کے اور اللہ نے لوح محفوظ مین یہ حکم لکھا ہی كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ لکھنا وقت مقرر کیا ہوا کوئی اوس وقت سے پہلے نہ مریگا اور نہ اوس وقت سے بڑھیگا اور اس آیت مین مسلمانون کو جہاد کی ترغیب و تحریص ہی اور معرکۂ قتال مین اونھین دشمنون پر دلیر کردیتا ہی اسواسطے کہ جو کوئی یہ جانیگا کہ اوسکی عمر مقرر ہی اور اوسکی اجل کا اندازہ ٹھہرا ہوا ہی یقینی وہ شخص لڑائی کے معرکہ مین دلیر ہوکے تہلکے ڈالنا شروع کردیگا حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے دو شعر اسی مضمون مین ہین رباعی اَیَّ یَوْمَیَّ مِنَ الْمَوْتِ اَفِرّ ۔ یَوْمَ لَا یُقْدَرُ اَوْ یَوْمَ قُدِر ۔ یَوْمَ لَا یُقْدَرُ لَا یَاتِ الْاَجَلُ ۔ یَوْمَ قَدْ قُدِّرَ لَا یُغْنِی الْحَذَر ۔ رباعی دو روز حذر کردن از موت روا نیست ۔ روزیکہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست ۔ روزیکہ قضا باشد کوشش نکند سود ۔ روزیکہ قضا نیست درو مرگ روا نیست ۔ وَمَنْ يُّرِدْ اور جو کوئی چاہے اوس جہاد کے سبب سے جو وہ کرتا ہی ثَوَابَ الدُّنْيَا ثواب دنیا کا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ دینگے ہم اوسے دنیا مین سے جو کچھ ہم مقدر کر چکے ہین وَمَنْ يُّرِدْ اور جو کوئی چاہے اپنے اعمال کے سبب سے ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت کا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ دینگے ہم اوسے جو کچھ خواہش کریگا وہ جنت مین وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝ اور قریب ہی کہ جزائے خیر دین ہم نعمت جہاد پر شکر کرنے والون کو وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ اور کتنے پیغمبرون مین سے یعنی بہت پیغمبر تھے کہ راہ خدا مین قٰتَلَ ۙ لڑے مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ ساتھ اونکے ہوکر سپاہی لوگ بہت ربی اوس سپاہ کا نام ہی جو ہزار سے کم نہو اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ ربّی دس ہزار سپاہی کے معنی مین ہی یا ربّی ربّانی کے معنی پر ہی یعنی فقہا علما حکما اتقیا جو اپنے پیغمبر کے ساتھ تھے فَمَا وَهَنُوْا پس سستی نہین کی ان پیغمبرون اور اونکے اصحاب نے لِمَآ اَصَابَھُمْ واسطے اوسکے جو پہونچین اونھین تکلیفین فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کافرون کے ساتھ جہاد کرنے مین وَمَا ضَعُفُوْا اور ضعیف نہین ہوگئے لڑائی بہت ہونے سے وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ اور عاجزی نہین کی

دشمنون کے ساتھ شکست کھائے ہوئے لوگون اور ان مسلمانون کی طرف اشارہ ہی جو ابن اُبی سے التجا کرکے ابوسفیان سے امان کا خط چاہتے تھے وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ○ اور اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو جہاد پر وَمَا کَانَ قَوْلَهُمْ اور نہ تھا قول ربانیون کا بعد قتل اونکے پیغمبرون کے اگر قتل واقع ہوا اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ اونھون نے کہا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ای رب ہمارے بخشدے ذُنُوْبَنَا گناہ ہمارے جنکے سبب سے فتح نہوئی اور ہمارا نبی قتل ہو گیا وَاِسْرَافَنَا اور درگذر زیادتیون ہماری سے فِیْٓ اَمْرِنَا بیچ کام ہمارے کے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ قدم ہمارے جب ہم اعدائے دین سے قتال کرین وَانْصُرْنَا اور مدد دے ہمین عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ اوپر قوم کافرون کے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ پس دیا خدا نے اونھین ثَوَابَ الدُّنْیَا ثواب دنیا کا یعنی دشمنون پر فتح اور مال غنیمت وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ط اور عطا فرمائی اونھین نیکی ثواب آخرت کی یعنی جنت کی نعمتین یا رضا اور لقا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ ع اور اللہ دوست رکھتا ہی نیک کام کرنے والون کو یعنی صبر کرنیوالون کو اور محققون کے نزدیک دنیا اور آخرت کا ثواب یہ ہی کہ ان دونون سے انکار اور دونون کے آفریدگار کی طرف توجہ **بیت** من فارغم از ہر دو مرا وصل تو بس * ای خالق ہر دو کون فریادم رس * یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ای گروہ ایمان والون کے اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اگر اطاعت کروگے کافرون کی یہ آیت اون لوگون کی شان مین ہی جنھون نے ابوسفیان سے امان چاہی تھی اور کشاف مین ہی کہ منافق لوگ مسلمانون سے کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے اور دولت وحکومت کفار کا جھنڈا قائم ہو گیا اور وہ غالب ہوئے تمھین پھر اپنے دین کی طرف رجوع کرنا چاہیئے یہی حق تعالی فرماتا ہی کہ ای مسلمانو اگر منافقون کے کہنے کے بموجب کام کروگے تو يَرُدُّوْكُمْ پھیر دینگے وہ تمھین عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ اوپر ایڑیون تمھاری کے یعنی کفر پر پھیر لیجائینگے فَتَنْقَلِبُوْا پس اوسوقت ہو جاؤگے تم خٰسِرِیْنَ ○ نقصان پانے والے دونون جہان مین تو دشمنون کا کہنا نہ مانو بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ج بلکہ یہ بات جان لو کہ اللہ یار ومددگار اور دوست تمھارا ہی پس کفار سے دوستی نکرو اور غیر خدا سے مدد نہ چاہو وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ○ اور خدا بہتر ہی سب مدد کرنے والون سے سَنُلْقِیْ قریب ہی کہ ڈالین ہم فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا بیچ دلون کافرون کے الرُّعْبَ خوف اور ڈر حق تعالی نے جنگ اُحد کے دن کفار کے دلون مین خوف ڈالدیا کہ باوجود فتح اور غلبہ کے بلے سبب لڑائی چھوڑ کر پھر گئے اور اونکے دلون مین خوف کیون ڈالا بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ بسبب اسکے کہ شریک لاتے ساتھ خدا کے مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ اوس چیز کو کہ نہین بھیجی خدا نے اوس چیز کو شریک کرنے پر سُلْطٰنًا ج کوئی دلیل کہ اونھین عذر ہو غرض دلیل کی نفی ہی اسواسطے کہ اگر دلیل ہوتی تو حق تعالی بھیجتا وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ط اور جگہ اونکی آتش دوزخ ہی وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ ○ اور بُری جگہ رہنے ظالمون کی ہی دوزخ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ اور تحقیق کہ سچا کیا تمسے خدا نے وَعْدَهٗٓ وعدہ اپنا فتح وظفر کے باب مین اسواسطے کہ فتح وظفر مین صبر شرط تھا جبتک صبر کرتے رہے فتحمند ہوتے گئے اور جب صبر چھوڑ دیا مغلوب ہوگئے اور صحیح مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حاکم نقل کرتا ہی کہ کسی جگہ حق تعالی نے اپنے پیغمبر کی ایسی فتح نہین کی جیسے جنگ اُحد مین کی کچھ لوگون نے اس بات سے انکار کیا ابن عباسؓ نے کہا کہ خدا کی کتاب مین سے یہ بات کہتا ہون خدا نے فرمایا کہ تمسے میری فتح کا وعدہ سچا ہو گیا اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ اوسوقت جب قتل کرتے تھے کافرون کو جلدی بِاِذْنِهٖ ج چاہے سے خدا کے

یا اوسکے حکم سے یا اوسکی مدد سے کچھ دن چڑھے تمھاری فتح تھی حَتّٰٓی اِذَا فَشِلْتُمْ اوسوقت تک تم بد دل ہوئے وَتَنَازَعْتُمْ
فِی الْاَمْرِ اور مخالفت کی تمنی کام مین لڑائی کے وَعَصَیْتُمْ اور نافرمان ہوئے تم اپنے امیر کے حکم مین یعنی عبداللہ بن جبیر کا کہنا نمانا
اور جگہ چھوڑ دی پس مغلوبیت مین مبتلا ہوگئے مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ پیچھے اس سے کہ دکھائی تمھین مَّا تُحِبُّوْنَ ط وہ چیز جو تم دوست
رکھتے ہو فتح اور غنیمت مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا تم مین سے کوئی چاہتا ہی دنیا اور بلند نامی اور یہ وہ لوگ تھے جنھون نے حکم نمانا
اور لوٹنے دوڑے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ج اور تم مین سے کوئی چاہتا ہی فلاح آخرت اور سعادت شہادت اور یہ وہ لوگ
تھے جو ثابت قدم رہے حتّٰی کہ شہید ہوگئے ثُمَّ صَرَفَكُمْ پھر باز رکھا خدا نے تمھین اور تمھارا منھ پھیر دیا عَنْهُمْ کافرون کے قتل سے اونپر
تمھارا غلبہ ہوجانے کے بعد لِيَبْتَلِيَكُمْ ج تاکہ آزمائے تمھین یعنی آزمائش کرنے والون کا معاملہ تمسے کرے تاکہ تمھارے صبر کی آزمائش
ہوجائے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ط اور تحقیق کہ معاف کیا تمکو اور تمسے درگذر کی کہ مخالفت کی نحوست سے تم سب کو کافرون نے قتل نہ کر ڈالا
وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل اور رحمت کا ہی عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اوپر ایمان والون کے اور اوسکے فضل مین سے
ایک یہ بات ہی کہ تم سب کو اوسنے ہلاک نہ کر ڈالا اِذْ تُصْعِدُوْنَ جسوقت کہ دور جاتے تھے تم ہزیمت مین یا پہاڑ پر بھاگے جاتے تھے
وَلَا تَلْوٗنَ اور نہین ٹھہرتے تھے تم اور نہ التفات کرتے تھے عَلٰٓی اَحَدٍ اوپر کسی کے لوگون مین سے یا نہین دیکھتے تھے ایک کی طرف
وہ ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ اور پیغمبر پکارتا تھا تمھین فِیْٓ اُخْرٰىكُمْ عقب مین تمھارے اور
کہتا تھا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اور تم جواب نہ دیتے تھے فَاَثَابَكُمْ پس بدلا دیا تمھین خدا نے غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا
غم پر غم ایک غم تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقتول ہونے کی خبر تھا اور دوسرا غم بعضے صحابہؓ کے شہید اور زخمی ہونے کی خبر یا ایک
غم ہزیمت دوسرا غم فوت غنیمت اور یہ جزا تمھین اسواسطے دی کہ شدتون اور سختیون مین تمھین صبر کی عادت ہوجائے اور پھر غمگین نہو عَلٰى
مَا فَاتَكُمْ اوپر اوس چیز کے جو تمسے فوت ہوگئی فتح اور غنیمت وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ط اور نہ غم کھاؤ بسبب اوسکے جو تمھین پہونچا ہی قتل
اور زخم اور ہزیمت وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ اور اللہ خبردار ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ پھر بھیجا نازل کیا خدا نے
اوپر تمھارے مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ پیچھے سے غم والم کے اَمَنَةً امن و آرام اور وہ کیا تھا نُّعَاسًا ہلکی سی نیند يَّغْشٰى ڈھانپتی تھی
یعنی گھیرتی تھی وہ اونگھ طَآئِفَةً مِّنْكُمْ لا ایک گروہ کو تم مین سے جو مسلمان حقیقی تھے تبیان مین لکھا ہی کہ یہ اونگھ سات آدمیون کو تھی
حضرت صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ اور علی مرتضیٰؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ بن ابی وقاص کو مہاجرون مین سے اور حارثؓ بن صمہ اور سہیلؓ بن حنیف کو
انصار مین سے اور بعضون نے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی داخل کیا ہی اور اوس ہلکی سی نیند کا فائدہ یہ تھا کہ قوت پھر آجائے اور ملال
دفع ہوجائے وَطَآئِفَةٌ اور گروہ دوسرا جیسے معتب بن قشیر اور اوسکے یار کہ منافق تھے قَدْ اَهَمَّتْهُمْ تحقیق کہ غم مین ڈالا تھا اونھین
اَنْفُسُهُمْ ذاتون اونکی نے يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ گمان کرتے تھے ساتھ خدا کے غَيْرَ الْحَقِّ گمان ناحق نازیبا ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ
گمان جو اہل جاہلیت کو ہوتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مہم اتمام کو نہ پہونچیگی يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے هَلْ لَّنَا کیا ہی واسطے ہمارے
یہ استفہام بر سبیل انکار ہی یعنی ہمارے واسطے نہین ہی مِنَ الْاَمْرِ امر فتح و نصرت مین سے جسکا وعدہ کیا تھا مِنْ شَیْءٍ ط کچھ یعنی ابوسفیان کے

لشکر پر غالب ہونے کی ہم آرزو رکھتے تھے اور غلبہ میسر نہوا ایک قول یہ ہو کہ ابن اُبی سے لوگون نے کہا کہ قُتِلَ بَنُو الْخَزْرَجِ اوسنے جواب مین کہا
کہ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ یعنی ہمین اونکے کام مین کچھ اختیار نہین ہے تو کہا تھا کہ مدینہ سے باہر نہ جاؤ اونھون نے ہماری بات
نہ مانی قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک سب کام غنیمت اور ہزیمت خدا ہی کے واسطے ہین اور اوسی کے حکم سے ہین
يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ چھپاتے ہین منافق اپنے جیون مین شک اور شبہے مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ وہ چیز جو ظاہر نہین کر سکتے واسطے تیرے مسلمانون کی
تلوار کے خوف سے یا اس ڈر سے کہ اونکے برے کام اور خرابیتین کھل جائینگی يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا کہتے ہین تنہائی مین ایک دوسرے سے اگر ہوتا واسطے
ہمارے مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اپنے کام مین سے کچھ یعنی کچھ حصہ اور نصیبہ یا اگر ہمارا دین برحق ہوتا تو مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا یہان نہ قتل کیے جاتے ہم
یعنی ہمارے یار مقتول نہوتے اور ہمین شکست نہونے پاتی قُلْ لَوْ كُنْتُمْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہوتے تم ای منافق فِي بُيُوتِكُمْ
بیچ گھرون اپنے کے اور یہ نہ چاہتے کہ ہمارے ساتھ باہر نکلو لَبَرَزَ الَّذِينَ البتہ باہر آتے تم مین سے وہ لوگ کہ روز ازل مین كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ لکھا گیا ہو اونپر قتل ہونا إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ طرف قتلگاہ اپنی کے یا اگر تم خلاف کرتے تو وہ مسلمان لوگ جنکے
ہاتھون سے کفار کا قتل خدا نے مقرر کیا ہو باہر نکلتے اور معرکہ جنگ مین اہل شرک سے مقابلہ اور مقاتلہ کرتے پھر حق تعالی مسلمانون کی
طرف خطاب فرماتا ہو کہ جو غم والم تمکو تھا ایسے غم والم کے بعد امن و آرام تمپر بھیجا تاکہ اوسکے وعدہ پر واثق رہو وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ اور واسطے اسکے
کہ ظاہر کر دے اللہ مَا فِي صُدُورِكُمْ وہ چیز جو بیچ سینون تمھارے کے ہو اندیشے وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ اور تاکہ پاک اور
خالص کرے وہ جو دلون مین رکھتے ہو نیتین اور قصد وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہو بِذَاتِ الصُّدُورِ ساتھ اوسکے
جو سینون مین ہوتا ہو بھید اور پوشیدہ بات إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ تحقیق کہ جن لوگون نے منہ پھیرا تم مین سے اور ہزیمت
اوٹھائی يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ اوسدن جب روبرو آئے دو گروہ یعنی کافر اور مسلمان جنگ احد مین إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ
الشَّيْطَانُ سوا اسکے نہین کہ ڈگایا اونھین شیطان نے یا انسے لغزش چاہی اور انھون نے اس امر مین اوسکی فرمانبرداری کی
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا بسبب شامت اوس چیز کے جو اونھون نے کمائی تھی یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت
وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ اور تحقیق کہ معاف کیا اللہ نے اونسے یہ گناہ توبہ اور عذر کرنے کے سبب سے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
حَلِيمٌ تحقیق کہ خدا بخشنے والا اور تحمل والا ہو اور گناہگار پر سختی کرنے مین جلدی نہین کرتا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای گروہ ایمان والون کے
لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا نہو جاؤ مانند اون لوگون کے جو کافر ہو گئے یعنی منافق لوگ وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ اور کہا اونھون نے
واسطے بھائیون مقتول اور مردہ اپنے کے وہ اونکے بھائی نسبی ہین یا سببی إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ جب گئے وہ بھائی بیچ زمین کے
تجارت کے واسطے اور مر گئے أَوْ كَانُوا غُزًّى یا تھے غازی مجاہد اور مار ڈالے گئے کیا کہا اون منافقون نے کہ لَوْ كَانُوا
عِنْدَنَا اگر ہوتے پاس ہمارے اور سفر کو اور لڑائی مین نہ جاتے تو مَا مَاتُوا نہ مرتے اوس سفر مین وَمَا قُتِلُوا اور نہ قتل کیے جاتے
لڑائی مین پس اے مسلمانو اس قول مین تم اون منافقون کی مخالفت کرو لِيَجْعَلَ اللَّهُ تاکہ کر دے خدا ذَٰلِكَ اس تمھاری
مخالفت کو یا اونکے اس گمان کو کہ اگر ہمارے بھائی ہمارے پاس ہوتے تو تلف نہوتے حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ حسرت اور غم

بیچ دلون اونکے کے وَاللّٰهُ يُحْيِي اور اللہ ہی زندہ رکھتا ہے گھر مین رہنا اور جہاد سے منھ پھیرنا نہین زندہ رکھتا وَيُمِيتُ اور وہی مارتا ہے سفر اور لڑائی نہین مار ڈالتی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو تم اے مسلمانو صبر اور ثابت قدمی بَصِيرٌ ○ دیکھنے والا ہے وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ اور قسم خدا کی کہ اگر تم قتل کیے جاؤ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بیچ جہاد کے أَوْ مُتُّمْ یا مرو تم خدا کی خوشی مین پہونچنے پر لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ البتہ مغفرت اللہ کی طرف سے وَرَحْمَةٌ اور رحمت اوسکی خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ○ بلکہ نے تجمعون پڑھا ہے یعنی بہتر ہے اوس سے جو جمع کرتے ہو تم دنیا کا مال اور حفص نے يجمعون پڑھا ہے یعنی تمہارے واسطے خدا کی مغفرت اور رحمت اوس سے بہتر ہے جو متاع غرور یعنی دنیا کا جمع کرتے ہین وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور اگر مرو تم اے مسلمانو خدا کی خوشی کے ساتھ أَوْ قُتِلْتُمْ یا قتل کیے جاؤ کفار کی لڑائی مین لَإِلَى اللّٰهِ البتہ طرف خدا کے جو تمہارا معبود ہے تُحْشَرُونَ ○ حشر کیے جاؤ گے عارفون نے کہا ہے کہ اے لوگو جو نفس اور خواہش کی مخالفت کرتے ہو اگر تمہین موت آجائے یا لقائے الٰہی کی مراد طلب مین تیغ ریاضت سے تم شہید ہو جاؤ تو اوسی کے ساتھ تمہارا حشر ہوگا جسکی راہ مین تمنے دل و جان نثار کیا اوسکے غیر کے ساتھ نہین اور یون کہا ہے کہ اِذَا كَانَ الْمَسِيرُ إِلَى اللّٰهِ كَانَ الْمَصِيرُ إِلَى اللّٰهِ مثنوی گر مرگ سد چرا ہراسم * کان راہ بہ نیست می شناسم * سرکان بہ رہ تو پائمال ست * شائستۂ افسر وصال ست

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ پس ساتھ رحمت کے جو تجھے پہونچی خدا سے لِنتَ لَهُمْ نرم ہوا تو واسطے شکست کھائے ہوؤن احد کے یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی کہ ہزیمت کھا کر مسلمان جب پھرے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے کدورت اور شدت نہ فرمائی بلکہ دلجوئی اور خوشخوئی کے ساتھ آپ اونسے پیش آئے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ تمہاری میٹھی باتین اور نیکخوئی میری رحمت کے سبب سے تھی وَلَوْ كُنتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو بدخو یا سخت گو یا ظلم کرنے والا غَلِيظَ الْقَلْبِ سخت دل نامہربان لَانفَضُّوا البتہ اصحاب تیرے پراگندہ ہو جاتے مِنْ حَوْلِكَ نزدیک سے تیرے اور تیرے پاس نہ ٹھہرتے فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کردے اونکی وہ تقصیر جو اونھونے تیری خدمت مین کی ہے وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش چاہ واسطے اونکے مجھسے اوس سستی کی جو میرے حقوق ادا کرنے مین اونھونے کی وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ اور مشورہ کر اونسے اوس کام مین جسمین حق تعالی کی طرف سے حکم قطعی نہین صادر ہوا کلبی کہتے ہین کہ کفار کے ساتھ محاربہ اور مقاتلہ کرنے مین باہم مشورہ کرنے کا حکم خاص تھا فَإِذَا عَزَمْتَ پھر جب قصد کیا تونے کسی کام کا مشورہ کے بعد فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ پس توکل کر اوپر اللہ کے مشورہ پر نہین إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے توکل کرنے والون کو اور متوکل حقیقی وہ شخص ہے جو خدا کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے نہ امید رکھے إِن يَنصُرْكُمُ اللّٰهُ اگر مدد دے تمہین اللہ جیسا کہ جنگ احد مین ہوا فَلَا غَالِبَ لَكُمْ پس نہین کوئی غلبہ کرنے والا تم پر وَإِن يَخْذُلْكُمْ اور اگر چھوڑ دے تمہین جیسا کہ جنگ بدر مین واقع ہوا فَمَن ذَا الَّذِي پس کون ہے وہ کہ يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ مدد دے تمہین بعد چھوڑ دینے خدا کے وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر فضل و کرم اللہ کے فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ اور نہین لائق کسی نبی کو یہ کہ خیانت کرے غنیمت مین بعضے صحابہ جو قوی تھے اونھون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ جو غنیمت حاصل ہوتی ہے اوسمین سے ضعیف صحابہ کے حصہ کے بہ نسبت ہمین کچھ زیادہ دیا کیجیے یہ آیت نازل ہوئی کہ غنیمت تقسیم کرنے مین پیغمبر کو خیانت کرنا

درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ بدر کی غنیمت مین سے ایک مخملی یا چادر سرخ رنگ گم ہوگئی اور بعضے منافقون نے نسبت اوسکی آنحضرت عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کی حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خصوصًا اور سب انبیا کو عمومًا اس تہمت سے
بری الذمہ کردیا اور فرمایا کسی نبی نے غنیمت مین نہ خیانت کی تھی نہ اب خیانت کرتا ہی **وَمَنْ يَّغْلُلْ** اور جو کوئی خیانت کریگا غنیمت مین
يَاْتِ بِمَا غَلَّ آئیگا ساتھ اوس گناہ کے کہ خیانت کی ہی یا لائیگا اوس چیز کو جسمین خیانت کی ہی **يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** دن قیامت کے
اور سبھون کے سامنے فضیحت ہوگا اگرچہ ایک سوئی یا تاگا ہو لکھا ہی کہ ایک شخص نے غنیمت تقسیم ہونے کے قبل ایک پرانی سوتلی اوٹھالی تھی
اور غنیمت تقسیم ہو چکنے کے بعد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا حضرت نے وہ سوتلی نہ قبول فرمائی اور ارشاد کیا
کہ رکھ چھوڑ تاکہ قیامت مین تو لائے **ثُمَّ تُوَفّٰى** پس پورا دیا جائیگا اوس دن **كُلُّ نَفْسٍ** ہر شخص کو **مَّا كَسَبَتْ** جزا اوسکی جو کمائی کی ہو
اوسنے اچھی یا بری **وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ** ○ اور وہ ظلم نہ کیے جاینگے جزا دیتے وقت **اَفَمَنِ اتَّبَعَ** کیا جو کوئی پیروی کرے **رِضْوَانَ
اللّٰهِ** رضامندی خدا کی ترک خیانت مین وہ ہوگا یعنی نہوگا **كَمَنْۢ بَآءَ** مثل اوسکے جو پھر جائے **بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ** ساتھ غصہ کے
خدا سے بسبب خیانت کے **وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ** اور جگہ اوسکی دوزخ ہی **وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ** ○ اور بری جگہ پھر جانے کی ہی دوزخ
هُمْ انبیا اور امانت دار لوگ کہ رضائے الٰہی کے تابع ہین **دَرَجٰتٌ** صاحب درجون بلند کے ہین یا اونکے واسطے ہین درجے **عِنْدَ اللّٰهِ**
پاس اللہ کے **وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ** اور اللہ دیکھنے والا ہی **بِمَا يَعْمَلُوْنَ** ○ ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہون لوگ امانتداری اور
خیانت گزاری **لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ** البتہ تحقیق کہ احسان رکھا اللہ نے **عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ** اوپر ایمان والون کے **اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ**
جب کہ بھیجا درمیان اونکے **رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ** رسول اونھی مین سے یعنی آدمیون مین سے **يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ** پڑھتا ہو
رسول اونپر آیتین قرآن کی یا نشانیان توحید کی **وَيُزَكِّيْهِمْ** اور پاک کرتا ہی اونھین طبیعت کی خواہشون کے میل اور نجاست سے
بسبب جاری کرنے احکام شریعت کے یا زکوٰۃ اونسے لیتا ہی یا اونکے کامون کی اصلاح کرتا ہی یا اونکی پاکی پر گواہی دیتا ہی **وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ** اور تعلیم کرتا ہی اونھین قرآن یا علوم شرعیہ **وَالْحِكْمَةَ** اور حکمت یعنی حدیث یا علوم عقلیہ **وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ**
اور تحقیق کہ تھے سب لوگ رسول کے مبعوث ہونے کے قبل **لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ** ○ بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے نہ باطل سے
دور رہ سکتے تھے بیت تاریک بد ز ظلمت باطل ہمہ جہان + عالم ز روے روشن او نور حق گرفت + **اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ** کیا
جسوقت پہونچی تمھین **مُّصِيْبَةٌ** مصیبت بسبب ہزیمت اور قتل اور زخم کے دشمنون سے اور حال آنکہ **قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا**
پہونچے تھے تم اونسے دونے اوسکے کو یعنی کافرون مین سے تمنے دونے پائے تھے اسواسطے کہ جنگ احد مین اونھون نے تمھارے ستر آدمی
قتل کیے اور تمنے جنگ بدر مین ستر کافر قتل کیے تھے اور ستر قید کر لیے تھے **قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا** کہا تمنے تعجب کی راہ سے اور جزع فزع
کرکے کہ یہ مصیبت کہان سے ہمین پہونچی اور ہم لوگ مسلمان ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بیچ مین ہین **قُلْ هُوَ مِنْ
عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ** کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مصیبت جو تمھین پیش آئی یہ بھی تمھاری ذات سے ہی کہ تمنے نافرمانی کی
اور مدینہ سے باہر نکل آئے یا اپنا مقام چھوڑ کر غنیمت کی خواہش مین دوڑے گئے **اِنَّ اللّٰهَ** تحقیق کہ خدا **عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ**

قَدِيْرٌ ۝ اور ہر چیز کے فتح اور غنیمت قتل اور ہزیمت پر قادر ہے وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو کچھ پہونچا تمھین اون چیزون مین سے جو تمھاری طبیعتون کو مکروہ اور ناگوار تھین يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اوس دن کہ ابوسفیان کا لشکر مسلمانون کی فوج سے روبرو ہوا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس خدا کے حکم اور اوسکی قضا و قدر کے ساتھ یہ ہوا تھا وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور تا کہ دیکھے خدا مومنون کی ثابت قدمی اور ظاہر کر دے وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اور تا کہ ظاہر کر دے خصوصیت اونکی جنھون نے نفاق اختیار کیا وَقِيْلَ لَهُمْ اور کہا گیا ابن ابی اور اوسکے یارون سے راہ مدینہ سے پھرنے کے وقت کہ تَعَالَوْا آؤ اور لڑائی سے نہ پھر جاؤ اور بڑی کوشش کے ساتھ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لڑو مشرکون سے بیچ راہ خدا کے اَوِ ادْفَعُوْا یا دفع کرو مشرکون کو کہ مدینہ والونکو قتل و غارت کرنے کا داعیہ رکھتے ہین قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا کہا اونھون نے کہ اگر جانتے ہم لڑائی کے ڈھنگ تو لَّاتَّبَعْنٰكُمْ البتہ متابعت کرتے ہم تمھاری یا اگر ہم جانتے کہ وہان لڑائی ہوگی تو ہم آتے ہم سمجھے تھے کہ وہان لڑائی نہوگی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے قرابت والون سے صلح کر لینگے هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ وہ منافق طرف کفر کے جس دن کہ یہ بات کہتے تھے اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ بہت قریب تھے اپنے سے کہ طرف ایمان کے ہون یا مدد دینے مین مسلمانون کی بہ نسبت کافرون سے اقرب ہین يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ کہتے ہین باتون اپنی مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ جو کچھ نہین ہے دلون مین اونکے یا یہ کہ زبان سے تو کہتے تھے کہ لڑائی نہوگی اور اونکے دلون مین تھا کہ لڑائی ہو وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا خوب جانتا ہے بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝ جو کچھ منافق چھپاتے ہین عداوت اور حسد اور مکر کی راہ سے اَلَّذِيْنَ یہ منافق وہ لوگ ہین کہ نادانی کی وجہ سے یا جاہلون کو فریب دینے کے واسطے اونھون نے قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ کہا واسطے بھائیون اپنے کے یا اپنے اقربا اور ہمنشینون کے حق مین جو جنگ احد مین شہید ہو گئے تھے وَقَعَدُوْا اور حال یہ ہے کہ یہ کہنے والے بیٹھے تھے اپنے گھرون مین لڑائی سے پھر کھڑے ہو کر کہ لَوْ اَطَاعُوْنَا اگر فرمانبرداری کرتے وہ ہمارے بھائی ہماری راہ سے پھر آنے اور گھر بیٹھ رہنے مین تو مَا قُتِلُوْا نہ قتل کیے جاتے جیسے ہم نہ قتل کیے گئے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اگر موت کا اختیار تمھارے ہی ہاتھ مین ہے فَادْرَءُوْا تو ہٹا دو عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ جانون اپنی سے موت کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے کہ گھر بیٹھ رہنے مین قضا و قدر ٹل جاتی ہے کشاف مین لکھا ہے کہ منافقون نے جسدن یہ بات کہی اوسدن ستر آدمی اونمین سے مرے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ سمجھ اون لوگون کو جو صدق نیت سے قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قتل کیے گئے بیچ راہ خدا کے اَمْوَاتًا کہ وہ مردے ہین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تمھارے بھائی مسلمان جو جنگ احد مین شہید ہوئے حق تعالی نے اونکی جانون کو سبز رنگ پرندون مین جگہ دی کہ جنت کی ہوا مین پھرین اور طوبی کی ٹہنیون پر آشیانہ کرین اور جنت کی نہرون کا پانی پیین اور سونے کی قندیلین جو پایہ عرش مین لٹکی ہوئی ہین استراحت کے وقت وہی اونکی خوابگاہ ہے وہ کہتے ہین کہ اے اللہ یہ دولت جو ہمنے پائی ہمارے بھائیون کو اسکی خبر کون پہونچائے تا کہ جہاد کی طرف اونکی رغبت زیادہ ہو حق تعالی نے اونکا حال بتانے کو یہ آیت اوتاری یا جابر انصاری کا باپ جو شہید ہوا تھا اوسنے حق تعالی سے درخواست کی کہ اے اللہ مجھے پھر دنیا مین بھیج تا کہ دوبارہ شربت شہادت پیون جواب ہوا کہ حکم ازلی یون ہی نافذ ہو چکا ہے کہ جو لوگ یہان آئے

پھر دنیا کی طرف رجوع کرنے سے وہ باز رہینگے پھر عرض کیا کہ بار خدایا یہ سعادت حال اور نعمت بے زوال جو تو نے مجھے عنایت فرمائی ہے میرے یارون کو اسکی خبر کردے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لوگ شہیدون کو مردہ نہ سمجھو بَلْ أَحْيَاءٌ بلکہ وہ زندہ ہین عِنْدَ رَبِّهِمْ پاس رب اپنے کے کہ ہر سال جہاد کا ثواب اونھین پہونچتا ہے یا زمین اونھین نہین کھاتی یا اور مُردون کی طرح اونھین غسل نہین دیتے یا زائرون کے سلام کا جواب دیتے ہین زندون کی طرح يُرْزَقُونَ ۝ روزی دیے جاتے ہین میوہاے جنت سے فَرِحِينَ خوش ہین بسبب مَا آتَاهُمُ اللَّهُ ساتھ اوس چیز کے جو عطا کی ہے اونھین خدا نے مِنْ فَضْلِهِ اپنے فضل سے کہ خوشنودی خدا ہے اور یہ بڑی دولت اور وہ عطا ہے جس سے بڑھکر متصور ہی نہین اور تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ ارواح قدسی کو انوار الوہیت کے ساتھ جب شوق پیدا ہوتا ہے تو اونکی ذاتون کو معارف ربانی کی شعاعون سے منور کردیتے ہین يُرْزَقُونَ اسی کی طرف اشارہ ہے پھر اوس منبع نور اور مصدر رحمت کو دیکھنے پر فَرِحِينَ اس سے عبارت ہے اور فی الواقع مقام وصال پر پہونچنے سے زیادہ خوشی اور جمال وجہ کریم کے نظارہ سے بڑھکر مسرت کسی چیز مین نہین ہوسکتی بیت مایۂ خوشدلی آنجاست کہ دلدار آنجاست میکنم جہد کہ خود را مگر آنجا فگنم وَيَسْتَبْشِرُونَ اور مسرور ہوتے ہین ساتھ خوشخبری کے یا خوشی کرتے ہین بِالَّذِينَ ساتھ اون لوگون کے جو ہنوز لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ نہین جا ملے ہین ساتھ اونکے مِنْ خَلْفِهِمْ پیچھے سے اونکے اور امید رکھتے ہین کہ جنت مین اونکے پاس پہونچینگے اور بزرگی مین انکے شریک ہونگے یا اونکی خوشی اس سبب سے ہے کہ آخرت کے احوال سے بالاتفاق واقف ہوکر یقینی جانتے ہین أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ یہ کہ نہین کچھ خوف اوپر اونکے اوس چیز کا جو اونھین درپیش آئیگی وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے دنیا کے چھوٹنے سے اور اون چیزون سے جو دنیا مین چھوڑتے ہین يَسْتَبْشِرُونَ خوش ہوتے ہین بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ ساتھ نعمت کے جو پہونچی ہے خدا کی طرف سے اونھین یعنی اعمال کا ثواب وَفَضْلٍ اور زیادتی اوس نعمت پر جو بقدر استحقاق ہوتی ہے اور فضل ہی ہے جو اوس نعمت سے زیادہ بندہ کو عطا ہو وَأَنَّ اللَّهَ اور شہید لوگ یہ خوشی رکھتے ہین کہ بیشک اللہ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ نہ ضائع کریگا اجر مومنون موحد اور مجاہد کا الَّذِينَ اسْتَجَابُوا وہ لوگ جنھون نے صدق کی رو سے قبول کیا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ حکم خدا اور رسول کا اوسوقت جب مدینے سے باہر نکلنے کا حکم کیا وہ اسطرح پر تھا کہ ابوسفیان جب احد سے پھر گیا تو اوسی دن کہ ہفتہ کا روز شوال کی ساتوین تاریخ تھی اخیر وقت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کو تشریف لائے اور اتوار کی صبح کو حکم فرمایا کہ احد کے لشکری دشمنون کا پیچھا کرین اور جو شخص جنگ احد مین حاضر نہ تھا وہ اس لڑائی مین باہر نہ آئے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اس حکم نبوی کی اطاعت کی اور تھکے ماندے اور زخمی ہونے کے ساتھ مکہ کی راہ کی طرف متوجہ ہوئے اور حمراء الاسود مین لشکر ہمایون پیکر کا قیام ٹھہرا شب کو بہت سی آگ جلائی تاکہ لشکر اسلام کی عظمت کا آوازہ قبائل عرب کے سردارون کو پہونچے اور وہ جانین کہ مسلمانون کو کچھ عجز وانکسار نہین ہے حق تعالی اس آیت مین اونکی تعریف فرماتا ہے جنھون نے خدا اور رسول کا یہ حکم مان لیا مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ پیچھے اوس کے کہ پہونچے تھے اونھین زخم لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ واسطے اون لوگون کے کہ نیکی کی اونھون نے اونمین سے بسبب وفا کرنے عہد کے وَاتَّقَوْا اور ڈرے غضب خدا سے مخالفت حکم پیغمبر مین أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ اجر بڑا ہے یعنی بہشت لکھا ہے کہ پھر آنے کے بعد ابوسفیان کو بڑی ندامت ہوئی اور لشکر اسلام کے استیصال کی نیت سے

پھر آنے کا مصمم قصد کیا ناگاہ حمراء الاسود مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچنے کی خبر لوگون نے اوس سے کہی اون لوگون کے دل مین خوف وہراس پیدا ہوا وہ جاسے تکہ معظمہ کی طرف بھاگ چلے اور راہ مین تاجرون کے قافلے یا بدوون کے گروہ جو مدینہ کی طرف آتے ہوے ملتے اونسے بڑے اصرار کے ساتھ کہدیتے کہ محمدی لوگون کو جہان دیکھنا ہماری طرف سے ڈرا دینا اور یہ ظاہر کر دینا کہ وہ لوگ لشکر آراستہ کے ساتھ پھر آتے ہین اور تمسے جدال وقتال بلکہ تمھارے استیصال پر کمر باندھے ہوے ہین وہ لوگ حمراء الاسود مین مسلمانون سے ملے اور ابو سفیان کے کہنے کے مواقف ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا عنایت الٰہی مسلمانون کے شامل حال تھی کسی طرح اونکے خلوص مین تزلزل اور فتور نہ پڑا بلکہ ہیچ مان کر جواب دیا کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ حق تعالیٰ اونکی تعریف مین فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ قبول کرنے والے وہ لوگ مین کہ ڈرانے کے واسطے قَالَ لَهُمُ النَّاسُ کہا واسطے اونکے لوگون نے یعنی تاجرون نے یا بدوون نے اِنَّ النَّاسَ تحقیق کہ ابو سفیان اور اوسکے یار و مددگار قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ بیشک جمع ہوے اور متفق اللفظ ہوگئے تمھارے قتال کے واسطے فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اونکے آنے سے اسواسطے کہ تمھین اونکی جماعت سے لڑنے کی طاقت نہین فَزَادَهُمْ پس زیادہ کردیا اس بات نے مومنون کو اِيْمَانًا تصدیق اور یقین اپنے کام مین کہ وہ نہ ڈرے وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور بولے کہ بس ہی ہمین خدا مدد دینے والا اور کفایت کرنے والا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ اور اچھا کارساز ہی اور بعضون کے نزدیک یہ آیت اور اسکے بعد جو آیت ہی وہ جنگ بدر صغریٰ مین نازل ہوئی ہی لکھا ہی کہ ابو سفیان نے جنگ بدر کے روز یہ بات ٹھہرائی کہ ہماری لڑائی کی میعاد دوسرے برس موضع بدر ہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکے جواب مین کہدو کہ ایسا ہی ہوگا دوسرے برس جب وعدہ قریب آیا تو ابو سفیان نے پشیمان ہوکر نعیم بن مسعود کو مقرر کیا کہ مدینے مین جاوے اور لشکر اسلام کو قریش سے ڈراوے اور ایسا کرے کہ وہ سفر بدر کا قصد ملتوی رکھین نعیم شہر مین آیا اور ہر چند خوف دلانے کے واسطے باتین بنائین کہ لشکر کفار بہت ہی اور ہتھیار اونکے پاس کثرت سے ہین اور باہم بڑا اتفاق ہی حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کے سوا اور کچھ جواب نہ پایا اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُحد کے غازیون اور دوسری جماعت کے ساتھ کہ سب ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لے گئے اور آٹھ دن وہان قیام فرمایا بازار مین لگ گئین اور خرید و فروخت مین بڑا نفع ہوا اور اہل اسلام کے خوف سے کفار وہان نہ آئے اور حق تعالیٰ نے یہ آیتین بھیجین جو لوگ کہ پہلی آیت مین جنسے قافلہ مراد لیا تھا اس صورت مین یہان پر نعیم بن مسعود ہوگا اور بہر تقدیر دوسری جگہ ناس کے لفظ سے ابو سفیان اور اوسکے اتباع مراد ہین اور مسلمانون کے حال کا تتمہ یہ ہی کہ فَانْقَلَبُوْا پس پھر گئے پہلے قول کے بموجب تو حمراء الاسود سے اور دوسرے قول پر موضع بدر سے بِنِعْمَةٍ ساتھ عافیت تمام اور ثواب لاکلام کے مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے تھا وَفَضْلٍ اور ساتھ زیادتی عزت و حرمت کے یا افزائش مال و تجارت کے لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ لانہین پہونچی اونھین برائی قتل اور جرح اور ہزیمت بلکہ صحیح سلامت گئے بزرگی اور کرامت کے ساتھ پھر آئے وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی خوشنودی خدا کی رسول خدا کی فرمانبرداری کرکے وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی مشرکون کو مومنون سے دفع فرماکر اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ سوا اسکے نہین کہ وہ خوف دلانا شیطان کا تھا يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ڈراتا ہی ساتھ اوسکے دوستون اپنے کو یعنی وہ جو بدو یا قافلے والے کہتے تھے یا نعیم کہتا تھا وہ شیطان نے القا کیا تھا

کہ ڈرانے اوسکے سبب سے منافقین کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر سے منافق پھر جائین اور اس سبب سے مسلمانون کو شکست ہو جائے
فَلَا تَخَافُوْهُمْ پس اے مسلمانو تم نہ ڈرو شیطان کے دوستون سے وَخَافُوْنِ اور ڈرو مجھسے میرے حکم کی مخالفت مین اِنْ كُنْتُمْ
مُؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم تصدیق کرنے والے میرے وعدہ اور وعید کو وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ اور نچاہیے کہ غمگین کرین تجھے
وہ لوگ جو يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ جلدی کرتے ہین کافرون کی یاری اور مددگاری کرنے مین جیسے ابن اُبی اور اوسکے
متبع لوگ کہ جنگ احد مین توڑ کر خلاف کرکے تجھے چھوڑ کر جا گے اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ہرگز ضرر نہین پہونچاتے
خدا کو یعنی خدا کے دوستون کو کچھ بھی کافرین جلدی کرنے کے سبب سے يُرِيْدُ اللّٰهُ چاہتا ہے اللہ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ یہ کہ نہ کرے
واسطے اونکے یعنی اونھین نہ دے حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ کچھ حصہ ثواب آخرت کے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے
جلدی کرنے والون کے عذاب بڑا ہے یعنی بہت اور ہمیشہ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ تحقیق کہ جن لوگون نے مول لیا کفر یعنی
بدلا کفر کو بِالْاِيْمَانِ ساتھ ایمان کے لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ہرگز ضرر نہ پہونچاینگے خدا کو کچھ کفر مول لینے کے سبب سے
بلکہ اسکا نقصان اونھی پر پڑیگا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکے ہے عذاب دردناک کہ اوس عذاب کا صدمہ اونکے
دل کو پہونچیگا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور نہ سمجھین وہ لوگ جو کافر ہین یہود و نصارا اور مشرکون اور منافقون ہین
اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ سوا اسکے نہین کہ جو مہلت دیتے ہین ہم اونھین خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ بہتر ہے واسطے ذاتون اونکی کے
اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ تحقیق کہ ہم ڈھیل دیتے ہین اونھین لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا تاکہ زیادہ کرین گناہ اور اپنے دین باطل پر ثابت قدم
ہو جائین وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے اونکے ہے عذاب ذلیل اور رسوا کرنے والا مَا كَانَ اللّٰهُ نہین ہے اللہ
اس بات پر کہ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ چھوڑ دے مسلمانون کو عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ اوپر اوس چیز کے کہ تم اے منافقو اوس چیز پر ہو
یعنی تم جو مسلمانون پر خفیہ طعن کرتے ہو اور ظاہر مین اونپر ہنستے ہو بلکہ حق تعالی اپنی حکمت سے تمہارا امتحان کرتا ہے حَتّٰى
يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ یہان تک کہ جدا کر دے ناپاک کو جو نفاق مین آلودہ ہے مِنَ الطَّيِّبِ پاک یعنی مومن مخلص سے اور یہ جدا کرنا
یا تو جہاد کے سبب سے ہوتا ہے کہ مخالف لوگ خلاف کرکے اعداے دین سے لڑائی نہ کرین جیسا کہ جنگ اُحد مین ہوا یا اونکے دلون مین
جو باتین بھری ہوئی ہین وہ وحی سے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو جائین اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اوس سے آگاہ ہو جائین اور
منافقون کی دلی باتون مین سے ایک یہ بات تھی کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسطرح حضرت آدم صفی اللہ
علیہ السلام کو حق تعالی نے اونکی ذریت دکھادی تھی اوسی طرح میری تمام امت کی صورت شکل سب مجھے دکھادی ہے اور مجھے الہام الٰہی کی
رو سے معلوم ہو گیا کہ اونمین سے کون شخص اسلام قبول کریگا اور کون گمراہی مین پھنسا رہیگا منافق آپس مین یہ بات کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم علانیہ یہ دعوی کرتے ہین اور ہمارے دل متزلزل کے حال سے غافل ہین اگر سچ کہتے ہین تو کہدینا چاہیے کہ ایک ایک کا حال ہمسے
بیان کر دین کہ کون شخص مخلص ہے اور کون منافق تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ اور ایسا نہین کہ اے منافقو
اللہ مطلع کرے تمہین عَلَى الْغَيْبِ اوپر اس بھید کے کہ کون شخص ایمان لائیگا اور کون کافر رہیگا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ اور مگر اللہ

برگزیدہ کر لیتا ہی اوسپر اطلاع دینے کے واسطے مِنْ رُّسُلِهٖ رسولون اپنے مین سے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی فَاٰمِنُوْا پس تم ای مسلمانو ایمان لاؤ
بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے کہ وہ عالم غیب مین یکہ و تنہا ہی وَرُسُلِهٖ اور یاد رکھو رسولون اوسکے کو کہ برگزیدہ بندے ہین اور شاید کہ کافرون یا منافقون سے
یہ خطاب ہو وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤگے اسطور پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کروگے نافرمانی سے یا شرک اور نفاق سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○
پس واسطے تمہارے ہی اجر بڑا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ سمجھین وہ لوگ جو پست ہمتی سے يَبْخَلُوْنَ بخل کرتے ہین بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ساتھ
اوس چیز کے جو خدا نے مال دیا اونھین دیا ہی مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل و کرم سے هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ کہ بخل بہتر ہی واسطے اونکے بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ
ایسا نہین بلکہ وہ بخل بدتر ہی واسطے اونکے دنیا مین بھی کہ مال سے برکت جاتی رہتی ہی اور آخرت مین بھی کہ شدائد اور اہوال کے مستحق ہونگے سَيُطَوَّقُوْنَ
قریب ہی کہ اونکی گردنون مین بطور طوق ڈالی جائے مَا بَخِلُوْا بِهٖ وہ چیز کہ بخل کیا ہی ساتھ اوسکے مال مین سے اور زکوٰۃ نہین دی
اور یہ رسوائی اونھین ہوگی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ حق تعالیٰ نے جسے مال عطا کیا
اور اوسنے بخل کی وجہ سے زکوٰۃ نہ ادا کی تو قیامت کے دن اوسکے مال کو بڑے سانپ کی صورت پر بنائینگے کہ زہر کی شدت اور حدت سے
اوسکے سر پر بال نہ رہے ہونگے اور سیاہ دو نقطے اوسکی دونون آنکھون کے نیچے ظاہر ہونگے اور ایسا کالا سانپ سب سانپون سے بدتر ہوتا ہی
وہ سانپ آئیگا اور اوس بخیل کے دونون گلّے پکڑ کر کہیگا کہ مین تیرا مال ہون مین تیرا خزانہ ہون یعنی مین تیرا وہ مال ہون جسکے سبب سے تو ڈینگین
مارتا تھا اور مین تیرا وہ خزانہ ہون جسکے سبب سے تو فخر کرتا تھا اپنے زمانہ کے لوگون پر بیت گنج را از دل برون کن مال خود بفگن زچشم *
مال تو مارست در معنی و گنجت اژدہاست * وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہی مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میراث اہل آسمان
اور اہل زمین کی یعنی سب مرجائینگے اور زمین و آسمان کی مملکت مدعیون کے دعوے اور جھگڑنے والون کے جھگڑے سے چھوٹ کر
اوسی کے واسطے مسلم ہوگی لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ محقق لوگ کہتے ہین کہ میراث حقیقت مین اوس چیز کو کہتے ہین جو کسی کی ملک مین
آئے اور پہلے اوسکی ملک مین نہو پس اہل زمین اور اہل آسمان کے مالون کو مجازاً میراث کہا ہی اسواسطے کہ انکے پاس عاریت ہی اور در حقیقت خدا ہی کی ملک ہی وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جب اہل زمین اور اہل آسمان مرجائینگے تو اوسکی عاریت اوسے پہونچ جائیگی اور اس بات مین ایک یہ اشارہ ہی کہ فی الحقیقت
بخیل کا تو کچھ مال ہی نہین اور جو کچھ اوسکے پاس ہی حق تعالیٰ کی ملک ہی پس خدا کا مال حکم خدا کے موافق نہ خرچ مین لانا اور بخل کرنا بڑی شقاوت ہی
رباعی ای آنکہ بخیل کیسہ را بند کنی * خود را بوجود مال خرسند کنی * این مال خداست صرف کن در رہ او * امساک بہ مال دیگرے چند کنی *
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ اور خدا ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو خبردار ہی لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ تحقیق کہ سن لی خدا نے
قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا بات اون لوگون کی جنھون نے کہا کہ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ بیشک اللہ فقیر ہی وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ اور ہم غنی ہین
جب آیہ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو یہود بولے کہ خدا محتاج ہی جو ہمسے قرض مانگتا ہی تو خدا نے
یہ آیت بھیجی اور تہدید کی رو سے فرمایا سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا قریب ہی کہ لکھ لین ہم یعنی فرشتون سے کہدین کہ لکھ لو جو انھون نے کہا کہ
فقیری کو ہماری طرف اور امیری کو اپنی طرف منسوب کیا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ اور ہم لکھینگے قتل انکے بزرگون کا پیغمبرون کو
بِغَيْرِ حَقٍّ ناحق وَّنَقُوْلُ اور ہم کہینگے اونھین جبوقت وہ مرنے لگین گے یا جب قبرون سے اوٹھینگے کہ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○

له واسطے کسکے ہی ملک آج کے دن واسطے اللہ کے ہی جو واحد قہار ہی ۱۲ ش اور واسطے اللہ کے ہی ملک آسمانون اور زمین کا ۱۲

۱۸ ع ۶ وقف لازم

چکھو عذاب آگ جلانے والی کا ذٰلِكَ ایسا عذاب تمھارے واسطے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ بسبب اوس چیز کے ہی جو آگے بھیجی
ہاتھون تمھارے نے ہاتھ کا ذکر تحقیق فعل کے واسطے ہو ورنہ فاعل وہی لوگ ہین اور افعال اونکے یہ تھے قتل انبیا اور جلد عبادت کرنا
اور مثل اسکے وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ عقوبت اس سبب سے بھی ہو کہ اللہ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ نہین ہو ظلم کرنے والا اوپر بندون
اپنے کے چونکہ تم لوگ عذاب کے مستحق ہو تو عدل کی رو سے تمپر عذاب کریگا اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اور سنو قول ون لوگون کا جنھون نے کہا
اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ تحقیق کہ اللہ نے عہد کیا ہو اور اقرار کر بھیجا ہو طرف ہمارے یعنی ہمین حکم کیا ہو اَلَّا نُؤْمِنَ
لِرَسُوْلٍ یہ کہ نہ ایمان لائین ہم اور تصدیق نکرین ہم واسطے کسی رسول کے حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ جب تک لاوے واسطے
ہمارے قربانی کہ تَاْكُلُهُ النَّارُ کھاوے اوسے آگ بنی اسرائیل کو قربانی کھانا حلال نہ تھا قربانی کو کھلے مکان کے بیچ مین رکھدیتے
اور پیغمبر وقت اوس گھر کے بیچ مین کھڑے ہو کر مناجات کرتا اور بنی اسرائیل کے بڑے لوگ گھر کے باہر سر جھکا کر متوجہ ہوتے جب تک
قربانی مقبول نہو جاتی یہی حال رہتا اور قربانی قبول ہوجانے کی علامت یہ تھی کہ سفید آگ بے دھوین کی مہیب آواز کے ساتھ
آسمان سے اوتر کر قربانی مین لگ جاتی اور قربانی جل جاتی تو یہودی کہتے تھے کہ توریت مین مذکور ہو کہ اوس پیغمبر کے سوا اور کسی کا
ایمان نہ لانا جو قربانی اسطرح پر لائے حق تعالیٰ اونھین الزام دیتا ہو اس آیت سے کہ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ آئے تمھارے پاس رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ رسول اللہ کے میرے ظہور سے پہلے بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ معجزون ظاہر کے جیسے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ اور آئے تھے ساتھ اسکے بھی جو تم کہتے ہو یعنی قربانی جیسا کہ تمھارا مدعا ہی جیسے حضرت زکریا
اور حضرت یحییٰ علیہما السلام فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ پھر کیون قتل کر ڈالا تم نے اونھین یعنی زکریا علیہ السلام کو کہ صاحب قربانی تھے اور اونکے
بیٹے یحییٰ کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے کہ جو پیغمبر صاحب قربانی ہو اوسی کی متابعت کرنا چاہیے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پھر اگر تکذیب کی
اونھون نے تمھاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم رنجیدہ نہو فَقَدْ كُذِّبَ پس تحقیق کہ تکذیب کیے گئے رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
رسول پہلے تمسے ایسے رسول کہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ لائے تھے دلیلین روشن اور معجزے ظاہر وَالزُّبُرِ اور نصیحتین زجر کرنے والی
یا احکام شرعیہ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ اور کتاب جیسے زبور اور انجیل ظاہر کرنے والی حلال و حرام کی كُلُّ نَفْسٍ ہر جان ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ چکھنے والی موت کی ہو اور قریب ہو کہ ای تکذیب کرنے والو اور ای تصدیق کرنے والو تم سب شربت پیو وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ
اُجُوْرَكُمْ اور سوا اسکے نہین کہ پورے دیے جاؤگے تم بدلے اپنے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قبرون سے اوٹھنے کے دن فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پھر جو کوئی
دور کیا گیا آتش دوزخ سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا گیا جنت مین فَقَدْ فَازَ پس تحقیق کہ چھٹکارا پایا اوسنے اور مراد کو
پہونچا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہین ہو زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ مگر فائدہ اوٹھانا ناپائدار حق تعالیٰ حیات دنیا کو
متاع سے تشبیہ دیتا ہی کہ اوسکے مول لینے والے کو غرور ہوجاتا ہی اور مراد یہ ہو کہ دنیا کی زندگی لوگون کو فریب دیتی ہو اور اگر دنیا کی حقیقت سے
لوگ واقف ہون تو جان لین کہ کچھ بھی نہین ہی ابیات در دیدۂ اعتبار خوابیست * بر رہگذر اجل سرابیست * این منشین زگرم سردش مشغول
مشو بسرخ و زردش * لَتُبْلَوُنَّ قسم خدا کی کہ تم آزمائش کیے جاؤگے فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ بیچ مالون اپنے کے مہاجر لوگ جب بیے کو ہجرت کر گئے

چکھو عذاب آگ جلانے والی کا ذٰلِكَ ایسا عذاب تمہارے واسطے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ بسبب اوس چیز کے ہے جو آگے بھیجی ہاتھوں تمہارے نے ہاتھ کا ذکر تحقیق فعل کے واسطے ہے ورنہ فاعل وہی لوگ ہین اور افعال اونکے یہ تھے قتل انبیا اور جلد عبادت کرنا اور مثل اسکے وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ عقوبت اس سبب سے بھی ہے کہ اللہ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ نہین ہے ظلم کرنے والا اوپر بندون اپنے کے چونکہ تم لوگ عذاب کے مستحق ہو تو عدل کی رو سے تمپر عذاب کریگا اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اور سنو قول ان لوگون کا جنھون نے کہا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ تحقیق کہ اللہ نے عہد کیا ہے اور اقرار کر بھیجا ہے طرف ہمارے یعنی ہمین حکم کیا ہے اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ یہ کہ نہ ایمان لائین ہم اور تصدیق نکرین ہم واسطے کسی رسول کے حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ جب تک لاوے واسطے ہمارے قربانی کہ تَاْكُلُهُ النَّارُ کھاوے اوسے آگ بنی اسرائیل کو قربانی کھانا حلال نہ تھا قربانی کو کھلے مکان کے بیچ مین رکھ دیتے اور پیغمبر وقت اوس گھر کے بیچ مین کھڑے ہوکر مناجات کرتا اور بنی اسرائیل کے بڑے لوگ گھر کے باہر سر جھکا کر متوجہ ہوتے جب تک قربانی مقبول نہو جاتی یہی حال رہتا اور قربانی قبول ہو جانے کی علامت یہ تھی کہ سفید آگ بے دھوین کی مہیب آواز کے ساتھ آسمان سے اوترکر قربانی مین لگ جاتی اور قربانی جل جاتی تو یہودی کہتے تھے کہ توریت مین مذکور ہے کہ اوس پیغمبر کے سوا اور کسی کا ایمان نہ لاؤ جو قربانی اسطرح پر لاوے حق تعالیٰ اونھین الزام دیتا ہے اس آیت سے کہ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئے تمہارے پاس رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ رسول اللہ کے میرے ظہور سے پہلے بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ معجزون ظاہر کے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ اور آئے تھے ساتھ اسکے بھی جو تم کہتے ہو یعنی قربانی جیسا کہ تمہارا مدعا ہے جیسے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ پھر کیون قتل کر ڈالا تمنے اونھین یعنی زکریا علیہ السلام کو کہ صاحب قربانی تھے اور اونکے بیٹے یحییٰ کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے کہ جو پیغمبر صاحب قربانی ہو اوسی کی متابعت کرنا چاہیے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پھر اگر تکذیب کیا اونھون نے تمہاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم رنجیدہ نہو فَقَدْ كُذِّبَ پس تحقیق کہ تکذیب کیے گئے رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ رسول پہلے تمسے ایسے رسول کہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ لائے تھے دلیلین روشن اور معجزے ظاہر وَالزُّبُرِ اور صحیفین زجر کرنے والی باحکام شرعیہ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ اور کتاب جیسے زبور اور انجیل ظاہر کرنے والی حلال و حرام کی كُلُّ نَفْسٍ ہر جان ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ چکھنے والی موت کی ہے اور قریب ہے کہ اے تکذیب کرنے والو اور اے تصدیق کرنے والو تم سب شربت پیو وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ اور سوا اسکے نہین کہ پورے دیے جاؤ گے تم بدلے اپنے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قبرون سے اوٹھنے کے دن فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پھر جو کوئی دور کیا گیا آتش دوزخ سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا گیا جنت مین فَقَدْ فَازَ پس تحقیق کہ چھٹکارا پایا اوسنے اور مراد کو پہونچا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہین ہے زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ مگر فائدہ اوٹھانا ناپایدار حق تعالیٰ حیات دنیا کو متاع سے تشبیہ دیتا ہے کہ اوسکے مول لینے والے کو غرور ہو جاتا ہے اور مراد یہ ہے کہ دنیا کی زندگی لوگون کو فریب دیتی ہے اور اگر دنیا کی حقیقت سے لوگ واقف ہون تو جان لین کہ کچھ بھی نہین ہے ابیات در دیدۂ اعتبار خوابیست ٭ بر رہگذر اجل سرابیست ٭ ایمن منشین کہ گرم ہوش مشغول مشو بسرخ و زرد ش ٭ لَتُبْلَوُنَّ قسم خدا کی کہ تم آزمائش کیے جاؤ گے فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ بیچ مالون اپنے کے مہاجر لوگ جب مدینے کو ہجرت کر گئے

اور مکہ میں اپنا مال چھوڑا تو مشرکوں نے ہر ایک کے مال ضائع کیے بہت تعدی دراز کیا اور بہت لگے اور جس مہاجر کو راہ میں پاتا اوس پر سختی کرتے
تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ البتہ تم آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں میں تو نقصان اور تلف ہونے کے سبب سے وَاَنْفُسِكُمْ اور بیچ جانوں
اپنی کے جہاد یا بیماریوں کے سبب سے وَلَتَسْمَعُنَّ اور البتہ سنو گے مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگوں سے جو دیے گئے ہیں کتاب
مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمہارے یعنی یہود و نصاریٰ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اور سنو گے اون لوگوں سے جو مشرک ہو گئے اَذًى كَثِيْرًا
رنج بہت یعنی ایسی باتیں جن سے دل کو رنج ہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت میں بھی اور اپنی نسبت بھی وَاِنْ تَصْبِرُوْا
اور اگر صبر کرو گے اس گروہ کی ایذا رسانی پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو گے انکا بدلا لینے سے اور منتقم حقیقی پر چھوڑ دو گے فَاِنَّ ذٰلِكَ
پس بیشک یہ صبر و اتقا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ مضبوطی کاموں میں سے ہے اور اوسکی نشانیوں کی درستی میں سے یا ایمان کے
حقائق میں سے ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ اور یاد کرو اوسے جب لیا اللہ نے مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ عہد و پیمان اون لوگوں سے اُوْتُوا الْكِتٰبَ
دی ہے جنہیں کتاب توریت و انجیل یعنی علماے بنی اسرائیل اور عہد کا مضمون یہ ہے کہ لَتُبَيِّنُنَّهٗ البتہ وہ بیان کر دیں لِلنَّاسِ
واسطے لوگوں کے اوس کتاب سے جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہے وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ اور نہ چھپائیں پیغمبر کے امر کو ابن کثیر نے ان دونوں
فعلوں کو غائب پڑھا ہے اور حفص نے دونوں کو خطاب کے ساتھ پڑھا ہے یعنی حق تعالیٰ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ بیان کریں
نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسے چھپاویں نہیں فَنَبَذُوْهُ پھر ڈال دیا اونہوں نے کتاب کو یا عہد کو وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
پیچھے پیٹھوں اپنی کے پیٹھ کے پیچھے ڈال دینا مثل ہے بے التفاتی کرنے میں وَاشْتَرَوْا بِهٖ اور مول لیا اونہوں نے یعنی اختیار کیا
ثَمَنًا قَلِيْلًا قیمت تھوڑی کو اور وہ چکھوتیاں اور اونکے علما کی رشوتیں تھیں کہ ہر سال عوام اور کمینوں سے لیتے تھے فَبِئْسَ
مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ پس بُری ہے جو چیز مول لیتے ہیں یعنی نعیم جاودانی تھوڑے مال فانی سے بدلتے ہیں لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
يَفْرَحُوْنَ اور نہ سمجھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگوں کو جو خوش رہتے ہیں بِمَآ اَتَوْا ساتھ اوس چیز کے کہ لائے یعنی کی تمہاری
نعت پوشی وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا اور وہ دوست رکھتے ہیں یہ کہ تعریف کیے جائیں بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ساتھ اوس چیز کے جو نہیں کی
اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود سے ایک بات پوچھی یہود نے اوسکا جواب واقعی چھپا کر دوسری طرح پر بات شروع کی اور
ایسی بات بنا کر ظاہر کی کہ گویا سچا جواب دیا اور جھوٹے جواب پر تحسین کے خواہاں بھی تھے تو یہ آیت نازل ہوئی یا یہ آیت منافقوں کی
شان میں ہے کہ لڑائی سے منہ پھیرا اور جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامنا ہوا تو عذر کرنے لگے اور تحسین کے متوقع ہوتے
فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ پس نہ سمجھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اے مومنو ان لوگوں کو بِمَفَازَةٍ کہ چھوٹنے والے ہیں مِّنَ الْعَذَابِ
عذاب قیامت سے یا عذاب دنیا سے جیسے قتل اور جلاے وطن اور ذلت اور قبول جزیہ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور واسطے اونکے ہے
عذاب دردناک قیامت کے دن وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی ہے آسمان اور زمین کی وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر نیکوں کے ثواب بُروں کے عذاب میں سے قَدِيْرٌ ۝ قادر ہے لکھا ہے کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ موسیٰ
علیہ السلام کا کیا معجزہ تھا اونہوں نے عصا اور ید بیضا کی حکایت اور معجزوں کی کیفیت کے ساتھ بیان کی اور نصاریٰ سے حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے معجزے پوچھے اونھون نے احیاء اموات اور شفاء امراض کی کیفیت بیان کر دی قریش جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ای محمد ہمنے موسیٰ اور عیسیٰ کے معجزے سنے تمسے معجزے مانگنے آئے ہین اگر کوہ صفا کو سونے کا کر دو تو اوسے تمہارے معبود کی یگانگی کی علامت ہم جانین حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم وحدانیت خدا کی نشانیون کے طالب ہو تو اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ بیچ پیدائش آسمانون کے اور جو کچھ اونمین ہے وَالْاَرْضِ اور بیچ پیدا کرنے زمین کے اور جو کچھ اوسپر ہے وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے دن رات کے یا روشنی و تاریکی کا جو انمین اختلاف ہے یا گھٹنے بڑھنے کا جو نمین اختلاف ہے اوسمین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین وجود صانع اور اوسکی وحدت اور کمال علم و قدرت کی لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ واسطے صاحب عقلون کے کہ اونکی عقلین جہل اور وہم کے شائبون سے صاف اور دقائق اسرار اور حقائق آثار پہچاننے مین کامل ہوتی ہین اَلَّذِيْنَ یہ صاحب عقل وہ لوگ ہین جو خلوص کی جہت سے يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ یاد کرتے ہین اللہ کو قِيَامًا کھڑے ہوتے وقت وَّقُعُوْدًا اور بیٹھے وقت وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ اور اوپر کروٹون اپنی کے اس سے دوام ذکر مراد ہے یعنی ہمیشہ خدا کی یاد مین اور ہمیشہ اوسکی محبت کے دریا مین ڈوبے ہوئے اسواسطے کہ جو شخص جس چیز سے محبت رکھتا ہے اکثر اوسی کا ذکر کرتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے شعر درشب و روز بجز یاد تو در خاطر نیست ۔ در خلوت جان غیر تو کس حاضر نیست ۔ یا ذکر سے نماز مراد ہے کہ ان تینون صورت پر پڑھتے ہین اپنی طاقت کے موافق یا ذکر شکر کے معنی ہے یعنی کھڑے ہونے کی قدرت پر شکر کرتے ہین اسواسطے کہ اسی پر معاش کا قیام ہے اور بیٹھنے کی نعمت پر شکر کرتے ہین اسلیے کہ صحبت کی پائداری اسی سے ہے اور کروٹ لیٹنے اور سونے پر شکر کرتے ہین کہ اسی کے سبب سے بڑی آسائش ہے محققون نے کہا ہے کہ ذکر سے دلی ذکر مراد ہے اسواسطے کہ زبانی ذکر ہمیشہ ممکن نہین اور دلی ذکر مین کچھ فتور اور قصور نہین ہوتا تو ان ذاکرون سے صاحبدل مراد ہین کہ دل و جان سے ہمیشہ ذکر مین مشغول رہتے ہین قِيَامًا اوس حال مین کہ کھڑے ہین یعنی امر الٰہی کی طرف متوجہ ہین قُعُوْدًا بیٹھے ہوے یعنی پھر بیٹھے لہو و لعب سے عَلٰى جُنُوْبِهِمْ کروٹ اپنی لیے ہوئے ہین ارتکاب منہیات کی طرف سے یا کھڑے ہین آستانۂ خدمت پر بیٹھے ہین فرش قربت پر لیٹے ہین بارگاہ وجد و حال مین دور ہین وہم اور غرور اور خیال سے ابیات حجاب کثرت از ہم بردریدہ ۔ بخلوتگاہ وحدت آرمیدہ ۔ رہ وہم و خرد بر خویش بستہ ۔ بحق پیوستہ و از خویش رستہ ۔ وَيَتَفَكَّرُوْنَ اور فکر کرتے ہین دلیل ڈھونڈھنے کے طور سے فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ پیدائش آسمانون اور زمین کے تاکہ وہ فکر صانع قدیم کی طرف اونھین راہ دکھائے دوری اور محرومی کے پردے اونکے دیدۂ دل پر سے اوٹھ کر غیبت سے حضور مین آئین اور مشاہدہ کرکے زبان نیاز سے کہین رَبَّنَا ای رب ہمارے مَا خَلَقْتَ هٰذَا نہین پیدا کیا تو نے اس مخلوق کو کہ آسمان و زمین مین ہے بَاطِلًا ج پیدا کرنا باطل یا نہین پیدا کیا تو نے اِسے بے فائدہ سُبْحٰنَكَ پاکی ہے تجھے اس بات سے کہ کسی چیز کو تو باطل پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ پس بچالے ہمکو اپنی مہربانی کی بدولت آتش دوزخ کے عذاب سے رَبَّنَآ ای رب ہمارے اِنَّكَ تحقیق کہ تو عدل کی راہ سے مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ جسے داخل کرے دوزخ مین اور وہ ہمیشہ رہے فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط پس تحقیق کہ ذلیل کیا تو نے اوسے ساتھ عذاب کے وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ اور نہین ہے واسطے ظالمون کے مشرک اور یہود و نصارا وغیرہ مین سے مِنْ اَنْصَارٍ ۝ کوئی یار اور مددگار کہ اونسے

عذاب دفع کرے رَبَّنَآ اے رب ہمارے اِنَّنَا تحقیق کہ ہمنے سَمِعْنَا مُنَادِيًا سُنی ندا پکارنے والے کی کہ علانیہ يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ پکارتا ہے خلق کو طرف ایمان کے اور یہ پکارنے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا قرآن شریف اور قرآن عام تر ہے اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار بہتون نے نہین سنی اور قرآن شریف سے سب سنتے ہین کہ زبان بیان سے پکار رہا ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ اس طرح پر کہ ایمان لاؤ ساتھ رب اپنے کے فَاٰمَنَّا پس قبول کی ہمنے پکارنے والے کی پکار اور ایمان لائے ہم رَبَّنَا اے پیدا کرنے والے ہمارے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخشدے تو گناہ ہمارے اس سے گناہ کبیرہ مراد ہین یا مطلقًا سب گذرے ہوے گناہ وَكَفِّرْ عَنَّا اور دور کر اور چھپا ڈال ہمسے سَيِّاٰتِنَا برائیان ہماری اس سے گناہ صغیرہ مراد ہین یا آیندہ جو گناہ ہون وَتَوَفَّنَا اور مار ہمین مَعَ الْاَبْرَارِ ساتھ نیکبختون اور نیک کام کرنے والون کے رَبَّنَا اے تدبیر کرنے والے اور ہمارے کامون کے بنانے والے وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا اور دے ہمین جو کچھ وعدہ کیا تو نے ہمسے عَلٰى رُسُلِكَ اوپر تصدیق رسولوں اپنے کے کہ وہ نعمت جاودانی ہے یا جو کچھ رسولون کی زبان سے مومنون کی فتح کا وعدہ فرمایا یا وہ بخشش ہم مانگتے ہین جو انبیا علیہ السلام کو تو نے دی کہ مانگو جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور جیسا ہمارے سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نے حکم کیا کہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور رسوا نہ کر ہمین دن قیامت کے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ تحقیق کہ تو خلاف نہیں کرتا وعدہ اپنا تفسیر مین لکھا ہے کہ پانچون دعائین جو اس آیت مین مذکور ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے چارون خلفا بزرگوار نے ترتیب کی ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مرتبہ شہود پر دعا فرمائی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے مقام خوف مین دعا کی رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی تصدیق کی تحقیق سے خبر دی کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ نے مرتبہ رجا مین مغفرت طلب فرمائی کہ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور حضرت مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ہمت کر کے وہ مانگا جو وعدہ ہین اور کہا کہ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تو ضرور یہ دعائین قبول ہوئین اور دیوانخانہ عنایت سے پروانہ رحمت اسطرح صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پس قبول کین دعائین انکی رب انکے نے ساتھ اسکے کہ فرمایا اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ مین ضائع نہین کرتا عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ عمل کسی عمل کرنے والے کا تم مین سے حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہر عمل کرنے والے کے واسطے اجر ہے یہ کیونکر ہوگا کہ مہاجر مردون کی تو خدا نے بہت تعریف کی اور مہاجرہ عورتون کو ایسی حسنہ عنایت فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ مین کسی عمل کرنے والے کے عمل کو تم مین سے ضائع نہین کرتا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مردون اور عورتون سے بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعض تمہارے بعض سے ہین یعنی تم سب ایک دوسرے سے ہو عورتین مردون سے اور مرد عورتون سے خلاصہ یہ کہ تمہین ثواب مین ایک ہی حکم ہے جو عمل کرے اجر لے مرد ہونے اور عورت ہونے کو اسمین کچھ دخل نہین فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا پس وہ لوگ جنھون نے ہجرت کی شرک سے یا اپنے وطنون سے وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اور باہر کیے گئے گھرون اپنے سے یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ مسلمان جنھین مشرکون سے

ثلثة

گئے مکہ سے باہر کردیا وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ اور رنج دیئے گئے میری طاعت کی راہ مین اس سے اگلے مسلمان مراد ہین جیسے بلال رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کہ اونھین مارا و نظالے اور صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اونھین مال لوٹکر مشرک رنج پہونچاتے تھے وَقٰتَلُوْا اور مقاتلہ کیا اونھون نے
ساتھ کفار کے وَقُتِلُوْا اور قتل کیے گئے جہاد مین یہ عوام مہاجرین ہین لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ البتہ دور کرینگے ہم اونسے سَيِّاٰتِهِمْ
برائیان اونکی وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ اور داخل کرینگے ہم اونھین جَنّٰتٍ تَجْرِیْ بہشتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
نیچے سے اوسکے درختون کے یا اوسکے مکانون کے نہرین اور بدلا دینگے ہم اونھین ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثواب پاس سے
اللہ کے اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہہ رکھنا ثواب دینے والے کی تعظیم پر دلیل ہے اور ثواب کی اضافت عندیت کے ساتھ اور اسم اللہ کہ دال ہے
ذات پر ساتھ سب صفات کے اس اسم کی قید لگانا ثواب عام ہونے کی علامت ہے وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۝ اور
اللہ ایسا ہے کہ اجر کی نیکی اور نیک اجر اوسی کے پاس ہے تفسیرون مین لکھا ہے کہ مکہ کے مشرک فراغت اور خوشی مین تھے اور مسلمان تنگی اور
تکلیف مین بسر کرتے تھے پس اونکے دل مین گذرا کہ یہ کیا بات ہے کہ بت پرست لوگ تو ناز و نعمت مین ہون اور خداشناس رنج و محنت مین
اونکی تسلی کے واسطے حق تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب فرمایا اور مراد امت محمدی کے محتاج لوگ ہین
لَا يَغُرَّنَّكَ چاہیے کہ فریب مین نہ ڈالے تجھے تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا آنا جانا کافرون کے کاروانون کا فِی الْبِلَادِ۝
بیچ شہرون کے تجارت کے واسطے اسلیئے کہ اونکا آنا جانا مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف فائدہ تھوڑا ہے کہ جلد زائل ہو جائیگا ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ط پھر جب آخرت مین جاینگے تو بازگشت اونکی دوزخ ہوگی وَبِئْسَ الْمِهَادُ۝ اور برا بچھونا ہے دوزخ لٰكِنِ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لیکن وہ لوگ جو ڈرے عذاب پروردگار اپنے سے او متاع دنیا پر مغرور نہوئے لَهُمْ جَنّٰتٌ واسطے اونکے ہین
جنتین اسطرح پر کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین اوسکے مکان یا درختون کے نیچے سے نہرین پانی اور دودھ اور شراب
اور شہد کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہینگے اون جنتون مین نُزُلًا حال آنکہ یہ جنتین پیشکش ہونگی مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط پاس سے
اللہ کے نزل اوسے کہتے ہین کہ آئے ہوئے مہمان کے گھر جو چیز بھیجین اوس چیز کی زیادتی اور خوبی مہمان کی عظمت اور خاطرداری کی
دلیل ہوتی ہے اور جب کہ دارالسلام کے مہمانون کا نزل بہشت ہوگی پس پرتو انوار لقا کے تماشے کے سوا اور کچھ نعمت کلی نہوگی
بیت تو ای زاہد بہشتم میکنی دعوت * نمیخواہم بہشت و نعمت دیدار میخواہم * وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ نزدیک خدا کے ہے
پوشیدہ مہربانیون سے خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ۝ بہتر ہے نیک کام کرنے والون کے واسطے متاع فانی سے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور
تحقیق کہ اہل کتاب مین سے لَمَنْ يُّؤْمِنُ البتہ وہ شخص ہے جو ایمان لاتا ہے بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور ساتھ
اوس چیز کے جو نازل کی گئی طرف تمہارے کہ وہ قرآن ہے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور ساتھ اوس چیز کے بھی جو بھیجی گئی طرف اونکے کہ وہ توریت ہے یا انجیل
اوس شخص سے مراد ابن سلام ہین اور اونکے یار یا نجاشی اور نجاشی کے اتباع خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ڈر رہا لیکہ ڈرنے والے ہین یا فروتنی کرنے والے واسطے
خدا کے لَا يَشْتَرُوْنَ نہین بدلا کرتے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ احکام توریت یا ساتھ نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثَمَنًا
قَلِيْلًا قیمت تھوڑی کو جیسا کہ یہود کے علمائے رشوت خوار اُولٰٓئِكَ وہ گروہ مومن خاشع اور مستدین لَهُمْ

اَجْرُهُمْ واسطے اونکے ہی اجر اونکا جمع کیا ہوا عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک رب اونکے کے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝
جلدی لینے والا ہی حساب کا آسانی کے ساتھ اور مومنون کا حساب جھٹ پٹ کردیگا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے گروہ ایمان والون کے
اصْبِرُوْا صبر کرو فرائض ادا کرنے پر یا جہاد پر یا دشمنون کی ایذا پر اور حقیقت یہ ہی کہ احکام شرعیہ کی تعمیل پر تاکہ سب طاعتون کو
شامل ہو جائے وَصَابِرُوْا اور صبر کرو دشمنون کے قتال مین اور میدان جنگ مین قدم مضبوط رکھو وَرَابِطُوْا اور واقف اور
طیّار اور آمادہ رہو خدا کے دشمنون سے مقابلہ کرنے کو مرابطہ وہ ہی کہ مسلمانون کا لشکر اسلام کے سرحدون مین گھوڑے طیّار
اور ہتھیار درست رکھین تاکہ مسلمانون سے کافرون کی ایذا کو باز رکھ سکین اور بعضون کے نزدیک مرابطہ ایک نماز کے بعد دوسری
نماز کا انتظار ہی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو
محققون نے کہا ہی کہ صبر کرو مجاہدۂ نفوس پر ساتھ منع کرنے کے خواہش سے اور حکم کرنے کے طاعت پر اور مصابرہ کرو اوپر
مراقبۂ قلوب کے اللہ کے ساتھ ساتھ تسلیم کے بیچ بلا کے اور رضا کے بیچ جاری ہونے احکام قضا کے اور قدم بڑھاؤ اوپر مرابطۂ ارواح کے
حق سے مل کر اور ماسوی اللہ سے انقطاع کر کے اور تقویٰ اختیار کرو ساتھ محافظت اسرار کے اغیار کی طرف التفات کرنے سے تاکہ پھر چھوٹ جاؤ
وجود کے حجاب سے بسبب فنا فی اللہ کے اور فنا کے بعد پہنچو دولت بقا باللہ کو **بیت** گر بقا خواہی فنا شو کز فنا ۔ کمترین چیزے کہ می زاید بقاست

ع ۱۱

ایاتها ۱۷۶ ۔ رکوعاتها ۲۴ ۔ کلماتها ۔ حروفها

سُوْرَةُ النِّسَاءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ نساء مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور اسمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو چھہتّر آیتین ہین

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو اتَّقُوْا ڈرو اور بچو رَبَّكُمُ غصہ اور عذاب رب اپنے سے الَّذِیْ وہ پیدا کرنے والا کہ محض اپنی قدرت سے
خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمہین باوجود اختلاف رنگون اور شکلون اور زبانون کے مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک جان سے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام
ہین وَّخَلَقَ مِنْهَا اور پیدا کیا اوس جان واحد سے زَوْجَهَا جوڑا اوسکا کہ حضرت حوّا ہین اور اصح روایت یہ ہی کہ حضرت حوّا کو حضرت
آدم علیہ السلام کی بائین پسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْهُمَا اور پھیلائے اور ظاہر کیے آدم اور حوّا علیہما السلام سے توالد اور تناسل کے
ذریعہ سے رِجَالًا كَثِيْرًا مرد بہت وَّنِسَاءً اور عورتین بہتیری وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو حکم آلہی کی مخالفت سے الَّذِیْ وہ اللہ کہ تم
ایک دوسرے سے مہربانی چاہنے اور استعانت کے وقت تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ حاجت مانگتے ہو اور ایک دوسرے کو قسم دیتے ہو اوسی خدا کی
وَالْاَرْحَامَ اور ڈرو قرابت چھوڑنے سے اور ہر ایک سے مہربانی کے ساتھ رشتہ کرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ تھا اور ہی اور ہمیشہ رہیگا
عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ اوپر تمہارے نگہبان یعنی تمہارے سب اقوال اور افعال پر مطلع ہی اور جو کوئی یہ جان لے کہ خدا اوسکا نگہبان ہی
اوسے چاہیے کہ اپنے حرکات اور سکنات مین احتیاط کرے اور ناپاکی اور بیباکی کے قصد کے وقت اوس سے شرم کرے **مثنوی** ہر کہ موقن بود
بآنکہ خدا ۔ حاضر و ناظر ست در ہمہ جا ۔ در و دیوار حاجبش نبود ۔ نیست در دیدن خدا حجاب ۔ در پس پردہ ہاے تو بر تو کے
تواند مخالفت باو ۔ در بن چاہ و در شب تاریک ۔ بیند او مور و شب تاریک وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اور دیدو یتیمون کو اے اونکے ولیو اور وصیو اَمْوَالَهُمْ
مال اونکے جو ولی اور وصی ہونے کی وجہ سے تمنے تصرف کر ڈالے لکھا ہی کہ ولی لوگ یتیمون کے مال مین تصرفات ناشائستہ کرتے تھے مثلاً اپنی بُری

چھوٹی سی بکری یتیمون کے گلّے مین چھوڑ دیتے اوسکے عوض بڑی فربہ بکری لے لیتے اور کہتے کہ شَاۃٌ بِشَاۃٍ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ اور نہ بدلو یتیم کے ناپاک مال کو اپنے پاک مال سے یعنی یتیم کا کھرا مال نہ لو کہ وہ تمھارے حق مین خبیث ہی اور اوسکی جگہ اپنا خراب مال نہ رکھو کہ تمھاری نسبت مین وہ طیب ہی وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ اور نہ کھاؤ مال اونکے إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ ملا کر ساتھ مالون اپنے کے إِنَّهُ كَانَ تحقیق کہ یتیم کا مال کھا جانا یا بدل لینا یا اوسمین خیانت کرنا خدا کے نزدیک ہی حُوبًا كَبِيرًا ○ گناہ بڑا قبیلہ غطفان مین سے ایک شخص کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی اوس شخص کا بھائی ایک بیٹا چھوڑ کر مر گیا تھا اور وہ شخص چچا ہونے کی وجہ اوس لڑکے کا ولی ہوا اور اوسکے مال پر متصرف ہوگیا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اور اپنا مال چچا سے مانگا تو چچا نے بھتیجے کا مال دینے مین لیت و لعل کی یہ مقدمہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محکمہ مین دائر ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی غطفانی سنے خدا سے ڈر کر کہا نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْحُوبِ الْكَبِيرِ اور سب مال اپنے بھتیجے کو سپرد کر دیا وَإِنْ خِفْتُمْ اور اگر ڈرتے ہو یا جانتے ہو أَلَّا تُقْسِطُوا یہ کہ نہ انصاف کرو گے اور راستی نہ برتو گے فِي الْيَتَامَىٰ بیچ مال یتیمون کے صحیح بخاری مین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ یہ آیت ایک شخص کی شان مین نازل ہوئی کہ ایک یتیمہ اوسکی تربیت مین تھی اور اوس صغیرہ لڑکی کے مال مین تصرف کرنے کی ولایت وہی شخص رکھتا تھا اوس شخص نے چاہا کہ اوس چھوٹی لڑکی کو اپنے عقد نکاح مین لائے اور یتیم لڑکیون کا مہر جیسا ہوتا ہو ویسا نہ باندھے انواع و اقسام کی مشقت سے اوس لڑکی کو زحمت پہونچاتا جو بات اوس لڑکی کو ناگوار ہوتی وہی پیش کرتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے ہو کہ یتیم لڑکیون کا مہر معین کرنے اور اونکا مال ادا کرنے مین انصاف نہین کرتے ہو فَانْكِحُوا تو نکاح کرو مَا طَابَ لَكُمْ جو خوش آئے تمھین مِّنَ النِّسَاءِ عورتون سے مَثْنَىٰ دو دو وَثُلَاثَ اور تین تین وَرُبَاعَ ۖ اور چار چار نکاح کرنے والے کو اختیار ہی کہ ان عددون مین سے جتنے چاہے نکاح کرلے فَإِنْ خِفْتُمْ پھر اگر ڈرو یا جانو أَلَّا تَعْدِلُوا یہ کہ نہ عدل کر سکو گے ان عورتون مین فَوَاحِدَةً تو اختیار کرو ایک ہی عورت أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ یا حرم بنالو اوس عورت کو جسکے مالک ہین ہاتھ تمھارے یعنی ملکیت کی وجہ سے تمھین اوسمین تصرف ہی ذَٰلِكَ یہ ایک عورت کو اختیار کرنا یا اور لونڈی کو حرم بنا لینا أَدْنَىٰ بہت نزدیک ہی أَلَّا تَعُولُوا ○ ساتھ اسکے کہ میل نہ کرو اور بدراہ نہو جاؤ یا ظلم نہ کرو وَآتُوا النِّسَاءَ اور دو اون عورتون کو جنھین نکاح مین لائے ہو صَدُقَاتِهِنَّ مہر اونکے درحالیکہ ہین وہ مہر نِحْلَةً ۚ ہدیہ اور عطیہ حق تعالیٰ کی طرف سے بخشا ہوا اوتھین فَإِن طِبْنَ لَكُمْ پھر اگر یہ عورتین خوشنود ہون اور بخشدین تمھین اور درگذرین عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا کچھ چیز سے اوس مہر مین سے جی سے یعنی خوشی سے فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ○ پس کھاؤ اور کام مین لاؤ وہ چیز ساز وار خوشگوار مدارک مین لکھا ہو کہ هَنِيئًا مَّرِيئًا کی تفسیر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون فرمائی ہو کہ ہنی تو وہ ہی جسمین گناہ نہو اور مری وہ ہی جسمین کچھ درد پیچھے نہو وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اور نہ دو سفیہون اور کم عقلون کو أَمْوَالَكُمُ مال اپنے یہ خطاب عورتون اور یتیمون کے ولیون کی طرف ہی اور اونکی طرف مال کی اضافت اس وجہ سے ہی کہ ولایت کے حق سے اوسمین اونکا تصرف ہی الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ وہ مال جو کیا ہی اللہ نے لَكُمْ قِيَامًا واسطے تمھارے قیامِ معیشت دنیا کا سبب اور انتظام امور دین کا رابطہ جیسے حج جہاد زکوۃ صدقے نفقے ضیافتین قواعد

پناہ مین آتا ہون اللہ کی گناہ بڑے سے ۱۲

خیرات کی تمہید وَّارْزُقُوْهُمْ اور کھلاؤ سفیہون کو یعنی اونکا حصہ مقرر کرو فِيْهَا اون مالون مین اونکے گذارے کی قدر وَاكْسُوْهُمْ اور پنھاؤ اور کپڑا دو اوتھین اونکی ضرورت کے موافق وَقُوْلُوْا لَهُمْ اور کہو مال سونپنے کے بعد اونکو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا بات اچھی اور پسندیدہ مثلاً اگر یتیم ہو تو اوس سے کہو کہ یہ مال تیرا ہی اور مین تیرا امانتدار ہون جب تو جوان ہوگا تو یہ تیرا مال مین تجھے سپرد کرد ونگا اور عورتون سے بھی وعدہ کرو کہ اونکا دل خوش رہے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى اور آزمایا کرو یتیمون کو اگر وہ لڑکے ہین تو عقل تمیز صفات مال خرید فروخت کی باریکیون سے اونکی آزمائش کیا کرو اور اگر یتیم لڑکیان ہین تو بات کرنے اور سینے پرونے اور گھر گرستی کرنے مین حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہان تک کہ پہونچ جائین نکاح کی حد کو اور یہ کنایہ ہی بلوغ سے فَاِنْ اٰنَسْتُمْ پس اگر دیکھا تمنے اور دریافت کرلیا مِّنْهُمْ رُشْدًا اونسے اچھا چلن یعنی صلاح دین اور اصلاح مال فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ تو دیدو اوتھین اَمْوَالَهُمْ مال اونکے جو تمہارے پاس ہین وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اور نہ کھاجاؤ اے وصیو اور اے ولیو یتیمون کے مال اور تلف نکرو اِسْرَافًا فضول طور پر اور حد سے تجاوز کرکے یعنی اوس سے زیادہ جو قاضی نے مقرر کردیا ہو وَّبِدَارًا اور تلف نہ کرو اونکے مال جلدی اور زیادتی کرنے سے اَنْ يَّكْبَرُوْا اس خوف سے کہ وہ یتیم بڑے ہوجائین یعنی یتیمون کا مال کھاجانے مین اس خوف سے جلدی نکرو کہ وہ کہین بڑے ہوکر تمسے مال چھین لین وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اور جو کوئی ہو یتیمون کے ولیون اور وصیون مین سے غنی فَلْيَسْتَعْفِفْ پس چاہیے کہ یتیم کے مال سے ہاتھ روکے اور بچاؤ اور خودداری کرے وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہو اون لوگون مین سے جنکے قبضہ مین یتیم کا مال ہی فَقِيْرًا فقیر اور محتاج فَلْيَاْكُلْ پس چاہیے کہ کھائے یتیم کے مال مین سے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ انصاف کے یعنی حاجت کی قدر کھانا اور کپڑا اوس قدر جتنی اوسکی محنت کی مزدوری ہو فَاِذَا دَفَعْتُمْ پھر جب حوالہ کرو اور پھیر دو اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ یتیمون کو مال اونکے فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ پس گواہ کرلو اوپر اونکے اقرار کے کہ ہمنے اپنا مال پایا تاکہ تم مین اور اونمین جھگڑا نہ پیدا ہو وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہی اللہ حَسِيْبًا گواہ بندون کا یا جزا دینے والا اونکے اعمال پر یا روز جزا کو اون سب کا حساب کرنے والا لکھا ہی کہ ایام جاہلیت مین عرب کی ایسی عادت تھی کہ عورتون کو تو مطلقاً اور کمسن مردون کو میراث نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مال اوسکے واسطے ہوتا ہی جو دشمن کے ساتھ قتال کرسکے نیزے چلاکر اور تلوار مار کر مال غنیمت قبض و تصرف مین لاسکے اور جب جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین ہجرت فرمائی تو میراث کا طریقہ اسی قانون پر جاری تھا یہان تک کہ ایک روز ام کحہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اوس بن صامت شرف باسلام ہوا تھا اور مین اوس سے تین لڑکیان رکھتی ہون اور وہ بہت مال چھوڑ مرا ہی اوسکے چچیرے بھائی سب مال اپنے قبض و تصرف مین لائے مجھے اور اون چھوٹی چھوٹی لڑکیون کو محروم اور بے نصیب چھوڑا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائیون کو طلب فرمایا اور اوس بیوہ کی دادخواہی کا حال اونسے بیان فرمایا اونھون نے وہی زمانۂ جاہلیت کا قانون پیش کیا اور چاہا کہ اپنے آبا واجداد کے طریقہ بیداد کو رونق دین تو یہ آیت نازل ہوئی لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ واسطے مردون کے وہ چھوٹے ہون یا بڑے حصہ ہی مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ اوس مال سے جو چھوڑین مان باپ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور نزدیک کے قرابت والے وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ اور واسطے

عورتون کے بھی حصہ ہے مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اوس مال مین سے جو ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ مرین مِمَّا
قَلَّ مِنْهُ تھوڑا ہوا و مین سے اَوْ كَثُرَ یا بہت حق تعالیٰ نے مقرر فرمادیا ہے واسطے اونکے نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ حصہ
تجویز کیے ہوئے اندازہ پر وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اور جب حاضر ہون ترکہ تقسیم ہونے کے وقت أُولُو الْقُرْبَىٰ قرابت والے
جو میراث نہین پاتے وَالْيَتَامَىٰ اور یتیم جو بیگانے ہون وَالْمَسَاكِينُ اور فقیر محتاج فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ پس دو تم انہین
کچھ اوسمین سے جو تقسیم ہو رہا ہے تاکہ اونکا دل خوش ہو جائے مراد یہ ہے کہ جس مجلس مین تقسیم ہوتی ہو وہان جو لوگ حاضر ہون انہین بھی
تصدق کے طور پر کچھ دین علما نے کہا ہے کہ یہ حکم وجوب کے طور پر تھا میراثون اور وصیتون کی آیت سے منسوخ ہوگیا وَقُولُوا
لَهُمْ اور کہو تم اون لوگون کو قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ بات اچھی جو اونکی خوشدلی کا موجب ہو وَلْيَخْشَ الَّذِينَ اور چاہیے
کہ ڈرین وہ لوگ کہ لَوْ تَرَكُوا اگر چھوڑین مِنْ خَلْفِهِمْ بعد مرنے اپنے کے ذُرِّيَّةً ضِعَافًا اولاد ضعیف اور عاجز خَافُوا
عَلَيْهِمْ ڈرین اوپر اونکے بے معاشی اور ضائع ہوجانے کے خیال سے یعنی وارثون کو چاہیے کہ ضعیف اور عاجز قرابت والے
اور یتیم اور محتاج جو ترکہ تقسیم ہونے کی مجلس مین حاضر ہون اونکے ساتھ مرحمت اور شفقت کرین اور یہ بات سوچین کہ اگر وارثون
کے چھوٹے اور عاجز ہون اور اونکے مرنے کے بعد ایسی مجلس مین جائین تو اونھین محروم رکھنا جائز ہے یا نہین اور یقینی انکی عقل
یہی حکم کریگی کہ جائز نہین پس چاہیے کہ جو بات اپنے واسطے روا نہ رکھین اوسے اورون کی نسبت بھی روا نہ رکھین بیت دانی کہ چہ
چیست کمال مردی ۔ مپسند بکس انچہ بخود مپسندی ۔ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ پس چاہیے کہ عذاب الٰہی سے ڈرین وَلْيَقُولُوا اور چاہیے
کہ کہین اون لوگون سے جو تقسیم کی مجلس مین حاضر ہین قَوْلًا سَدِيدًا ۝ بات راست اور درست یعنی خوبی کے ساتھ عذر
کرین اور اچھا وعدہ کرلین إِنَّ الَّذِينَ تحقیق کہ وہ لوگ جو جرأت کرکے يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ کھاتے ہین اور تلف
کرتے ہین مال یتیمون کے ظُلْمًا ظلم اور ستم کی راہ سے إِنَّمَا يَأْكُلُونَ سوا اسکے نہین کہ کھاتے ہین فِي بُطُونِهِمْ نَارًا
بیچ پیٹون اپنے کے آگ اخبار مین ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ
کچھ لوگون کو قیامت کے دن قبر سے اوٹھائیگا تو اون لوگون کے مونھون سے آگ نکلتی ہوگی صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کون
لوگ ہونگے ارشاد ہوا کہ تم نہین دیکھتے کہ خدا فرماتا ہے انما یاکلون فی بطونہم نارا اور تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ قیامت کے دن یتیمون کا مال کھانے والے
میدان حشر مین آئینگے اور جس آگ سے اونکا درون بھرا ہوا ہے اوسکی لو اوٹھتی ہوگی اور اوسکا دھوان منھ ناک کان آنکھ سے نکلتا ہوگا
اس علامت سے سب اہل محشر پہچان لینگے کہ یہ لوگ یتیمون کا مال کھانے والے ہین پس ان باتون سے آگ کھانے کا حمل ظاہرا انسب ہے
وَسَيَصْلَوْنَ ابوبکر نے مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی قریب ہے کہ ڈالے جائینگے یتیمون کا مال کھانے والے اور حفص نے صیغہ معروف پڑھا ہے
یعنی جلد آئینگے یتیمون کا مال کھانے والے سَعِيرًا ۝ آتش دوزخ مین يُوصِيكُمُ اللَّهُ حکم کرتا ہے تمہین خدا فِي أَوْلَادِكُمْ بیچ کام اولاد
تمہاری کے اور اونکی میراث کی مقدارون مین یا فرض کرتا ہے اپنے حکم سے تمہاری اولاد کے بارہ مین میراث کے حصے اس طور پر کہ لِلذَّكَرِ واسطے
ایک مرد کے مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ مانند حصہ دو عورتون کے فَإِن كُنَّ نِسَاءً پس اگر ہون اولاد میت اکیلی عورتین کہ مرد اونکے ساتھ

فَوْقَ اثْنَتَيْنِ زیادہ دو سے فَلَهُنَّ پس واسطے اونکے ہین ثُلُثَا مَا تَرَكَ دو تہائیان اوسکی جو متوفی نے چھوڑا ہی وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً اور اگر ہو وارث ایک ہی بیٹی فَلَهَا النِّصْفُ پس واسطے اوسکے نصف ہی متروکہ متوفی مین سے وَلِاَبَوَيْهِ اور واسطے مان باپ مردے کے لِكُلِّ وَاحِدٍ واسطے ہر ایک کے مِّنْهُمَا السُّدُسُ اون دونون مین سے چھٹا حصّہ ہی مِمَّا تَرَكَ اوسمین سے جو چھوڑا فرزند نے اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ اگر ہو واسطے اوس مردہ فرزند کے کوئی اولاد لڑکا خواہ لڑکی فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ پس اگر نہو واسطے اوس مرے ہوے فرزند کے کوئی اولاد وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ اور وارث ہون اوسکے مان باپ اوسکے فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ پس واسطے مان اوسکی کے تہائی ہی مال کی اور چونکہ حق تعالیٰ نے مان باپ ہی پر وارثون کو حصر کرکے فرمایا کہ مان کا حصّہ تہائی ہی تو معلوم ہوگیا کہ باقی باپ کا حصّہ۔ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ پس اگر ہون واسطے اس متوفی کے بھائی مادری اور پدری یا بعضے مادری بعضے پدری فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ پس مردے کی مان کے واسطے چھٹا حصّہ ہی متروکہ کا اور یہ حصّے جو وارثون کے واسطے مقرر ہوے اونھین پہونچتے ہین مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ پیچھے وصیّت کے يُّوْصِيْ بِهَاۤ بکر نے يُوْصٰى پڑھا ہی یعنی کہ وصیت کی گئی ساتھ اوسکے اور حفص نے يُوْصِيْ پڑھا یعنی وصیت کرجائے مردہ ساتھ اوسکے اَوْ دَيْنٍ یا بعد ادا کرنے اوس دَین کے جو مورث کے ذمہ پر ہو اٰبَآؤُكُمْ باپ تمھارے وَاَبْنَآؤُكُمْ اور بیٹے تمھارے لَا تَدْرُوْنَ نہین جانتے ہو تم کہ اَيُّهُمْ کون اونمین سے اَقْرَبُ بہت نزدیک ہی اور بہت کام آنے والا ہی لَكُمْ نَفْعًا واسطے تمھارے منفعت کی روسے یعنی تم نہین جانتے کہ تمھارے وارثون مین جو تمھاری اصلین ہین اور جو تمھاری شاخین ہین اونمین سے تمھین کون بہت نفع پہونچانے والا ہو دنیا مین شفقت کے سبب سے اور آخرت مین شفاعت کرکے اور چونکہ حق تعالیٰ وارثون اور مورث کے حال جانتا ہی پس بانٹ دیے ترکہ کے حصّے اور فرض کردیا فَرِيْضَةً فرض کرنے کر مِّنَ اللّٰهِ ثابت اللہ کے پاس سے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی عَلِيْمًا جاننے والا ہر ایک وارث کا مرتبہ حَكِيْمًا۝ حکم کرنے والا اونکے حصّون کی مقدار مقرر ہونے مین وَلَكُمْ اور واسطے تمھارے ہی اے شوہر و نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ نصف اوسکا جو ترکہ چھوڑین بیبیان تمھاری اِنْ لَّمْ يَكُنْ اگر نہو لَّهُنَّ وَلَدٌ واسطے اون عورتون کے اولاد ایک یا بہت تمسے یا دوسرے شوہر سے لڑکا خواہ لڑکی اوسی کے پیٹ سے یا اوسکے بیٹے پوتے پروتے کی جہان تک انتہا ہو فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر اون عورتون کے اولاد ہو کسی طرح کی فَلَكُمُ الرُّبُعُ پس واسطے تمھارے چوتھائی ہی مِمَّا تَرَكْنَ اوس چیز سے جو چھوڑین بیبیان تمھاری اور یہ نصف یا ربع جو تمھارا حصّہ ہی لے سکوگے مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ بعد وصیّت کے کہ تمھاری بیبیون نے يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ وصیّت کی ہو ساتھ اوسکے اَوْ دَيْنٍ یا بعد ادا کرنے اوس قرض کے جو اونکے ذمّے ہو وَلَهُنَّ الرُّبُعُ اور واسطے بیبیون کے ہی چوتھائی مِمَّا تَرَكْتُمْ اوسمین سے جو تم چھوڑ مرو ایک بی بی ہو یا زیادہ سب چوتھائی مین شریک ہین اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمھارے اولاد ایک یا زیادہ لڑکا خواہ لڑکی اوسی بی بی سے یا دوسری سے فَاِنْ كَانَ پس اگر ہو لَكُمْ وَلَدٌ واسطے تمھارے اولاد کسی طرح کی فَلَهُنَّ الثُّمُنُ پس واسطے اون بیبیون کے ہی آٹھوان حصّہ مِمَّا تَرَكْتُمْ اوس مال مین سے جو تمنے چھوڑا مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ بعد وصیّت جاری کرنے کے

کہ تُوْصُوْنَ بِهَآ وصیت کر جاؤ تم ساتھ اوسکے اَوْ دَيْنٍ یا وہ دین ادا کرنے کے بعد جو تمہارے ذمے ہو وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو
رَجُلٌ يُّوْرَثُ مرد جس سے تم میراث لیتے ہو كَلٰلَةً کلالہ یعنی نہ تو اوسکے ماں باپ زندہ ہون اور نہ اولاد ہو اَوِ امْرَاَةٌ یا عورت
کلالہ ہو وَّلَهٗٓ اور واسطے اوس مرد کے اور اس حکم مین عورت بھی داخل ہے اَخٌ بھائی مادری اَوْ اُخْتٌ یا بہن مادری فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
پس واسطے ہر ایک کے مِّنْهُمَا اس بھائی بہن مین سے السُّدُسُ چھٹا حصہ ہے میراث کلالہ مین سے اس صورت مین مرد و عورت دونون
یکسان ہین فَاِنْ كَانُوْٓا پس اگر ہون اولاد مان کی اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ زیادہ ہو ایک بھائی یا ایک بہن سے فَهُمْ پس وہ سب
مرد ہون یا عورتین یا مرد عورت دونون ہون شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ شریک ہین تہائی مال مین نہ زیادتی مردون کے
عورتون پر اور یہ میراث اونھین پہونچتی ہے مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ بعد نافذ کرنے کے وصیت کے کہ مرتے وقت يُّوْصٰى بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ لا وصیت کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے یا پیچھے ادائے دین کے غَيْرَ مُضَآرٍّ درحالیکہ مردہ نہ ضرر ڈالنے والا ہو وارثون کو
وصیت اور قرض کے باب مین وصیت مین تو ضرر یہ ہے کہ ثلث مال سے زیادہ مین ہو اور قرض مین ضرر یہ ہے کہ اوس شخص کے قرض کا
اقرار کرے جسکا کچھ قرض اسکے ذمے نہو وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ط یاد رکھو حکم کو کہ ہے خدا کے پاس سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے
تمہاری نیتین نفع اور ضرر پہونچانے مین حَلِيْمٌ ط تحمل والا ہے کہ عاصیون کو عقوبت کرنے مین جلدی نہین کرتا اور توبہ کے
سبب سے اونکے گناہ معاف کردیتا ہے تِلْكَ یہ احکام جو پہلے گذرے یتیمون کے امور مین اور نکاح کے باب مین اور ترکہ کی تقسیم مین
حُدُوْدُ اللّٰهِ ط اندازے حکم الٰہی کے ہین کہ اونسے درگذر کرنا نہ چاہیے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی فرمانبرداری
کرے خدا کی اور اوسکے رسول کی ان احکام مین يُدْخِلْهُ داخل کریگا اوسے اللہ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتون مین کہ برابر جاری ہین
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ان کے نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط حال یہ ہے کہ اوسمین داخل ہونے والے ہمیشہ
رہینگے اوسمین وَذٰلِكَ اور مطیعون کو یہ جنت مین داخل کرنا اور اوسمین اونکا ہمیشہ رہنا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ چھٹکارا
بڑا ہے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدا کی اور اوسکے رسول کی جیسے عیینہ بن حصین فزاری کہ
لڑکون اور عورتون کی میراث پر راضی نہوا اور بولا کہ مین میراث نہ دونگا مگر اوسی شخص کو کہ مرکب کی پشت پر مقاتلہ کرسکے حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ جو شخص خدا رسول کا حکم نہ مانے وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور گذر جاتے اوسکی حدون سے جو حلال حرام اور میراث
بلکہ سب احکام مین مقرر ہوئین يُدْخِلْهُ نَارًا داخل کریگا اللہ اوسے آگ مین کیسی آگ خَالِدًا فِيْهَا ص حال یہ ہے
کہ ہمیشہ رہیگا بیچ اوسکے صحیح مذہب ہے کہ آتش دوزخ مین ہمیشہ رہنا حرام چیزون کو حلال کرلینے کی وجہ سے ہوتا ہے وَلَهٗ اور واسطے
اوس گنہگار حلال ٹھہرانے والے کے عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ع عذاب ذلیل کرنے والا ہے وَالّٰتِيْ اور وہ عورتین جو خواہش
نفسانی کی متابعت کے سبب سے يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ آتی ہین ساتھ فعل قبیح کے یعنی اوسکی مرتکب ہوتی ہین مِنْ نِّسَآئِكُمْ عورتون
تمہاری مین سے اس سے محصنات یعنی شوہر والیان مراد ہین فَاسْتَشْهِدُوْا پس تم اے حکام شریعت گواہ طلب کرو عَلَيْهِنَّ اوپر
فعل فحش اون عورتون کے اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ج چار مرد عاقل بالغ اپنے مین سے کہ تم لوگ مومن ہو تا کہ وہ چارون مرد اون عورتون پر

گواہی دین فَاِنْ شَهِدُوْا پس اگر یہ چارون مرد اون عورتون پر زنا کی گواہی دین فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ پس نگاہ رکھو
اون عورتون کو اور بند کرو گھرون مین اور صحیح قول یہ ہی کہ ابتداے زمانہ اسلام مین نا کار عورتون کو عقوبت کرنے کا حکم اسی طرح پر تھا کہ
اونھین گھرون مین بند کر رکھین حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ یہان تک کہ متوفی کرے اونھین ملک الموت یا موت اونکی ارواح
بالکل قبض کرے اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ یا کرے خدا یعنی پیدا کرے لَهُنَّ سَبِيْلًا واسطے اونکے کوئی راہ یا کوئی حد مقرر کر دے
کہ وہ قید سے چھوٹ جائین اور اوسکے بعد وحی آئی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سن لو مجسے تحقیق اللہ نے
ان عورتون کے واسطے راہ نکالدی صحابہ رضی اللہ عنہم متوجہ ہوے کہ وہ راہ کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ
بِالْبِكْرِ مِائَةُ جَلْدَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ پس اس حدیث کے حکم سے گھرون مین قید کرنا منسوخ ہوگیا اور گواہی دینا اور گواہی لینا باقی رہا
وَالَّذٰنِ اور وہ دونون یعنی مرد عورت جو محصن ہون يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ آئین اوس فحش کام کو تم مین سے کہ تم آزاد مسلمان ہو
فَاٰذُوْهُمَا پس رنجیدہ کرو اونھین زبان سے اور سرزنش اور ملامت کرو اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہی کہ
اونھین ہاتھ سے بھی ایذا دینا چاہیے فَاِنْ تَابَا پس اگر توبہ کرین اوس فحش کام سے وَاَصْلَحَا اور اپنا کام صلاحیت پر لائین
فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا پس منھ پھیر لو یعنی دست بردار ہو جاؤ اون دونون سے یہ حکم بھی درّے مارنے اور مار ڈالنے کے حکم سے منسوخ
ہوگیا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا تحقیق خدا ہی توبہ قبول کرنے والا ہی بندون کی رَّحِيْمًا مہربان ہی توبہ کرنے والون پر اِنَّمَا التَّوْبَةُ
سوا اسکے نہین کہ توبہ قبول کرنا عَلَى اللّٰهِ اوپر اللہ کے ہی واجب ہونے کے طور پر نہین بلکہ وعدہ کی رو سے کہ اوسمین خلاف ہونا متصور ہی
نہین اور قبول توبہ کا وعدہ لِلَّذِيْنَ واسطے اون لوگون کے ہی جو يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ کرتے ہین برائی بِجَهَالَةٍ ساتھ نادانی کے
اور قسطلانی نے فرمایا کہ مسلمان کا گناہ نادانی ہی سے ہی بیشک عناد و انکار تکبر کرنے کی وجہ سے نہین اور ہو سکتا ہی کہ اوس گناہ کی عقوبت سے
نادانی ہو اور وہ نادانی سے برے کام کرتے ہین ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ پھر توبہ کرتے ہین جناب الٰہی مین مِنْ قَرِيْبٍ جلدی سے یعنی موت آنے
اور ملک الموت کو دیکھنے کے قبل یا صحت کی حالت مین یا قبل اسکے کہ گناہ کی محبت دل مین پیدا ہو جاوے اور اصح قول یہ ہی کہ زمان قریب
موت کا قبل ہی اگرچہ اونٹنی کی ہچکی کی مقدار ہو تفسیر عین المعانی مین لکھا ہی کہ جو توبہ کرنے والا موت سے دم بھر پہلے بھی توبہ کرتا ہی
تو ملائکہ تحسین و آفرین کے طور پر کہتے ہین کہ تو کیا جلدی آیا اور تو نے کیا خوب عجلت کی اور اسی قول کا مؤید ہی وہ جو فرمایا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ قبول فرماتا ہی توبہ بندہ کی جب تک نہ غرغر لگے اوسے بزرگون نے کہا ہی کہ جب موت آنے کا وقت معلوم ہی
نہین تو ہر دم کو دم آخر ہی تصور کرنا چاہیے اور خدا کی طرف رجوع کرنے سے نہ غافل ہونا چاہیے بیت غافل مشو اے عاشق بلا در دو دم باش
ہر دم دم آخر شمر و حاضر دم باش فَاُولٰٓئِكَ پس وہ گروہ جسے توفیق ہوئی اور گناہ کے بعد وہ توبہ کرتے ہین يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
توبہ قبول کرتا ہی اللہ اور مغفرت کے ساتھ اونکی طرف پھرتا ہی وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا توبہ کرنے والون کی توبہ کو
حَكِيْمًا حکم کرنے والا یہ کہ توبہ کرنے والے پر عذاب نہو وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ اور نہین ہی قبول توبہ لِلَّذِيْنَ واسطے اون لوگون کے
جو اصرار کے طور پر يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ کرتے ہین برائیان حَتّٰىٓ اِذَا حَضَرَ یہان تک کہ جب حاضر ہوئی یعنی آپہونچی اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

ایک کو اونمین سے موت تو قَالَ اِنِّیْ کہتا ہو تحقیق کہ مین تُبْتُ الْئٰنَ توبہ کرتا ہون اب کلام منافقون کی توبہ کے حق مین ہو دل سے اسلام
قبول کرنا اونکی توبہ ہو اور موت کو دیکھ کر یہ اونسے مقبول نہین وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ اور نہ توبہ قبول ہو اون
لوگون سے جو مرین وَھُمْ کُفَّارٌ حال آنکہ وہ کافر ہون یعنی دم نکلنے کے وقت کسی کافر اور منافق کا ایمان مقبول نہین
اسواسطے کہ وہ ایمان یاس ہو اور اوس سے کچھ فائدہ نہین اسواسطے کہ حق تعالی نے خود فرمایا ہو فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْا
بَاْسَنَا اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جو منافق ہو اور جو لوگ کہ کافر مرین حال یہ ہو کہ اَعْتَدْنَا لَھُمْ تیار کیا ہو ہمنے واسطے اونکے آخرت مین عَذَابًا
اَلِیْمًا۝ عذاب دردناک کہ نہ کم ہوگا نہ منقطع لکھا ہو کہ رسم جاہلیت اس طرح پر تھی کہ جب کبھی مرد مر جاتا اور اوسکی زوجہ زندہ ہوتی تو مرد متوفی کا
جو بیٹا دوسری عورت سے ہوتا وہ یا متوفی کا کوئی قرابتی جو میراث کا استحقاق رکھتا مصیبت کے وقت کپڑا اوس بیوہ کے سر پر ڈالتا اور یہی
کام کرکے اوسے اپنے تصرف مین لاتا پھر اگر چاہتا تو اوسی مہر پر جو متوفی نے مقرر کیا تھا اوس عورت کو اپنے نکاح مین لاتا ورنہ اور کسی کے ساتھ
نکاح کرکے اوسکا مہر معجل خود تصرف کرتا یا اوس عورت کو نکاح کرنے سے منع کرتا اور محبوس رکھتا یہان تک کہ مرد متوفی کے ترکے مین سے
جو حصہ اوسے پہونچتا اُس شخص کو چھوڑ دیتی یا مر جاتی اور اوسکی میراث یہ شخص لے لیتا اور اگر وہ عورت کپڑا ڈالنے کے پہلے ہی اپنے
لوگون مین ملجاتی تو زوجہ متوفی کے وارث کو اوسپر دسترس نہوتا ابتداے زمانہ اسلام مین اسی قاعدہ کی رعایت کرتے تھے یہان تک کہ ابو قیس
انصاری نے وفات کی اور اوسکی ایک عورت کبیشہ نام زندہ تھی ابو قیس کا بیٹا جو دوسری بی بی سے تھا کبیشہ کو اپنے تحت تصرف مین لایا اور
اوس سے نباہ ایذا رسانی کے طور پر کرنے لگا اور اوسکی غرض یہ تھی کہ اسکے پاس جو کچھ ہو مجھے دیدے کبیشہ نے یہ کیفیت جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر پھر جا مضطر نہو صبر کر کہ حضرت رب العزت سے کیا حکم
آتا ہے کبیشہ پھر گئی اور مدینہ کی بعضی اور عورتین جو اس بلا مین مبتلا تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور عرض کرنے لگین
کہ یا رسول اللہ ہم سب کا حال کبیشہ ہی کا ایسا ہو ہم سب اوسی کی طرح بلا اور مصیبت مین مبتلا ہین حق تعالی نے مہربانی کی راہ سے یہ آیت بھیجی یَاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مومنون کے لَا یَحِلُّ لَکُمْ نہین روا ہو واسطے تمھارے اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ یہ کہ میراث لو عورتون کی کَرْھًا
زبردستی اور اونکی کراہت کے ساتھ میراث لینے کو کراہت کی قید سے مقید کرنا اس بات پر دلالت نہین کرتا کہ خوشی اور رغبت کے ساتھ عورتون کی
میراث لے سکتے ہین دلالت اس جہت سے نہین کہ تا کہ کسی چیز کو ذکر کے ساتھ خاص کر دینا اوس چیز کے سوا اورون کی نفی پر دلالت نہین کرتا
جیسا کہ اللہ تعالی کا قول ہو کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ یعنی نہ مار ڈالو اولاد اپنی ڈر افلاس کے سے اسواسطے کہ افلاس کا ڈر نہونے کے
وقت بھی قتل اولاد جائز نہین وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اور نہ منع کرو اون عورتون کو نکاح کر لینے سے اور بعضون نے کہا ہو کہ یہ خطاب اون
مردون سے ہی جو اپنی عورتون کو اسواسطے تنگ کرتے تھے کہ وہ اپنے مہر سے درگذرین اونھین گھر مین روک رکھتے تھے حق تعالی فرماتا ہو کہ عورتون کو
محبوس نکرو اور روک نہ رکھو لِتَذْھَبُوْا واسطے اسکے کہ لو تم بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ بعض اوس چیز کا جو دیا ہو تمنے اونھین مہر اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ
مگر یہ کہ آئین بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ساتھ برے کام کے کہ ظاہر کیا گیا ہو عادلون کی گواہی سے بکثرتے تو دیے ی کو زبر پڑھا اوسکے یہ معنی ہین
اور حفص نے زیر پڑھا یعنی برا کام اونکا حال ظاہر کرنے والا اور اس آیت مین فاحشہ سے نشوز مراد ہی یعنی عورت مرد کی صحبت سے جب انکار کرے تو مرد کو اوس سے

سلہ بعض نے کہا کہ نفع ... دیتا اونکو ایمان ... دیکھا جیسے کہ ... دونون سے ... عذاب سے ... ۱۲

خلع طلب کرے نادرست ہی اور بعضے مولوی نے کہا کہ فاحشہ زنا ہی اور زمانہ جاہلیت اور ابتداے اسلام مین زنا کار عورت کا مہر پھیر لینا تھا اور اب
حکم منسوخ ہو وَعَاشِرُوهُنَّ اور نباہ کرو ساتھ اون عورتون کے جو برے کام کی مرتکب نہین ہوئین بِالْمَعْرُوفِ ساتھ نیکی کے
قول فعل اور نفقہ اور مسکن مین یا سکھاؤ اونھین شریعت کے احکام اور آداب کہ نیکی اس سے بہتر نہین فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ پس اگر نہ چاہو
اونھین تو صبر کرو فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا پس شاید کہ تم کارہ ہو کسی چیز سے وَيَجْعَلَ اللَّهُ اور کرے اللہ اور ظاہر کردے
واسطے تمھارے فِيهِ بیچ اوس چیز مکروہ کے خَيْرًا كَثِيرًا ○ بھلائی بہت یعنی مکروہات تحمل کرنے پر بڑا ثواب وَإِنْ أَرَدْتُمُ
اور اگر چاہو تم اپنی عورتون کی صحبت سے کراہت کے باعث نہ اوسکے کیا اوسنے برائی اور صحبت سے انکار واقع ہوا اسْتِبْدَالَ
زَوْجٍ بدلا چاہنا ایک عورت مَكَانَ زَوْجٍ لا جگہ دوسری عورت کے وَآتَيْتُمْ اور دیا ہو تمنے إِحْدَاهُنَّ ایک کو اونمین سے
جسے طلاق دیا چاہتے ہو قِنْطَارًا مال بہت مہر کی وجہ سے فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا پس نہ لو تم اوسمین سے جو اوسے دیچکے ہو
کوئی چیز نہ تھوڑی نہ بہت أَتَأْخُذُونَهُ کیا لیتے ہو تم کچھ اوس عورت سے بُهْتَانًا ساتھ باطل اور ظلم کے وَإِثْمًا مُبِينًا ○
اور گناہ ظاہر کے بہتان کو قول باطل مین بھی استعمال کرتے ہین اور اس آیت مین بہتان کے معنی یہ ہین کہ شوہر نے عورت کا مہر فرض کر دیا
اور اوسپر گواہ بھی کر دیے اگر وہ مہر پھیرے لیتا ہو تو گویا اوسکا مدعا یہ ہو کہ وہ مہر فرض ہی نہ کیا تھا اور یہ صریح بہتان ہو وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ
اور کیون کس وجہ سے کس جہت سے لوگے تم مال اپنی عورتون سے وَقَدْ أَفْضَىٰ اور حال یہ ہو کہ پہونچ گیا ہو بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ
بعض تمھارا ساتھ بعض کے افضی کنایہ ہو مباشرت سے وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ اور لے لیا ہو اون عورتون نے تمسے نکاح کے وقت
مِيثَاقًا غَلِيظًا ○ قول مضبوط اور عہد پکا کہ وہ کلمہ نکاح یعنی ایجاب و قبول ہو حدیث شریف مین ہو کہ استحللتم فروجهن بكلمة الله
لکھا ہو کہ جاہلون مین سے کچھ لوگ زمانہ جاہلیت مین اپنے باپون کی بیبیون سے نکاح کر لیتے تھے حق تعالی نے اس کام کی ممانعت کی اور فرمایا
وَلَا تَنْكِحُوا اور نہ نکاح کرو مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ اوسکو جس سے نکاح کیا ہو باپون تمھارے نے مِنَ النِّسَاءِ عورتون مین سے
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر وہ جو گذر گیا اسے حرام کرنے کے قبل وہ معاف ہو إِنَّهُ كَانَ تحقیق کہ اپنے باپ کی بی بی سے نکاح تھا
قبل نہی کے اور ہی بعد حرام کر دینے کے فَاحِشَةً برا اور ناپسند کام وَمَقْتًا اور بغض کیا گیا خدا اور مسلمانون کا یہ کام عرب کے
شرفا کے نزدیک مکروہ اور مبغوض تھا اور جو لڑکا اپنے باپ کی بی بی سے کسی کے یہان پیدا ہوتا شرفاے عرب اوسے مقیت کہتے تھے یعنی دشمن
رکھا گیا وَسَاءَ سَبِيلًا ○ اور بری راہ ہو علمانے کہا برائی کے تین مرتبے ہین ایک تو عقلی برائی فاحشہ اوسی کی طرف اشارہ ہو دوسری
شرعی برائی مقت اوس سے عبارت ہو تیسری عرفی برائی ساء سبیلا اوسے شامل ہو حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ حرام کیا گیا اوپر تمھارے
أُمَّهَاتُكُمْ نکاح ماؤن اپنی سے اور یہ مان ہونا عام ہو ولادت مین جس عورت کی طرف مرد کا نسب راجع ہو مرد کی جانب سے
جیسے باپ کی مان اور دادا کی مان جہان تک اوپر بڑھیے یا عورت کی طرف سے جیسے مان کی مان اور نانی کی مان جہان تک اوپر
بڑھیے یہ سب حرام ہونے مین مان کا حکم رکھتی ہین وَبَنَاتُكُمْ اور بیٹیان تمھاری اور یہ بھی عام ہو جس عورت کا نسب
مرد کی طرف پھرے اولاد کی جہت سے وہ اولاد مرد ہون یا عورتین ایک پشت کا فرق ہو یا زیادہ وہ عورت بیٹی کا حکم رکھتی ہو

وَاَخَوٰتُكُمْ اور بہنین تمھاری جس رحم یا صلب سے مرد پیدا ہوا ہو اوس رحم یا صلب سے جو عورت پیدا ہو وہ اوسکی بہن ہو پس بہن
عام ہوگی بعضی پدری یا مادری یا دونون بعضی فقط پدری بعضی فقط مادری وَعَمّٰتُكُمْ اور بہنین باپون تمھارے کی جو عورت کسی
شخص کے باپ یا دادا کے ساتھ یا جہان تک اوپر بڑھیے صلب یا رحم مین ہوکر پیدا ہوئی وہ اوس شخص کی دادی ہو اور یہان بھی تینون
طریقے متصور ہین یعنی پدری اور مادری دونون یا پدری یا مادری وَخٰلٰتُكُمْ اور بہنین ماؤن تمھاری کی جو عورت کسی مرد کی مان کے
ساتھ یا نانی کے ساتھ یا جہان تک بڑھیے صلب یا رحم مین رہکر پیدا ہوئی وہ عورت اوس مرد کی خالہ ہو یہ بھی تینون صورتون سے
واقع ہونا ممکن ہو وَبَنٰتُ الْاَخِ اور بیٹیان بھائیون کی تینون وجھون مین سے کسی وجہ پر جنسے بہن ہونا ثابت ہوتا ہو وہی بھائی مین
بھی ہوسکتی ہو اور بیٹیان بھائی کی اولاد کی اور اونکی اولاد کی اولاد کی کیسی ہی دور ہون وہی حکم رکھتی ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ
اور بیٹیان بہنون کی جسطرح بہن ہونا متحقق ہو اور یہ بہن کی اولاد کی بیٹیون اور اوسکی اولاد کی اولاد کی بیٹیون کو شامل ہو جہانتک
حد کو پہونچین بیٹیون مین داخل ہین وَاُمَّهٰتُكُمْ اور حرام کی گئین اوپر تمھارے مائین تمھاری الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وہ مائین کہ
دودھ پلایا جنھون نے تمھین جسنے دودھ پلایا اوسے مان کہتے ہین حرام ہونے کی وجہ سے پس جو عورت کسی شخص کو دودھ پلائے اور
جس عورت نے اس دودھ پلانے والی کو دودھ پلایا ہو اور جس عورت نے اوس دودھ پلانے والی کے شوہر کو دودھ پلایا ہو اور اوسی شوہر سے
حمل ہو کر اوس دودھ پلانے والی کے دودھ اوترا ہو کہ وہ دودھ پلانے والی اوسکی وجہ یا ام ولد ہو تو جس لڑکے نے دودھ پیا یہ سب عورتین
اوسکی رضاعی مان ہین وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمھاری رضاعت کی وجہ سے یعنی دودھ شریک بہنین امام اعظم اور
امام مالک رحمہما اللہ اس بات پر ہین کہ تھوڑا خواہ بہت دودھ پینے سے رضاع کا حکم ثابت ہو اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ کے
مذہب مین جب تک دفعہ دفعہ کرکے پانچ بار دودھ نہ پلایا جاے تب تک رضاع کا حکم ثابت نہین ہوتا وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور مائین
جورون تمھاری کی اور جورون کی نانیان دادیان جو نسب اور رضاع کی وجہ سے ہون وہ بھی یہی حکم رکھتی ہین وَرَبَآئِبُكُمُ اور
بیٹیان جورون تمھاری کی الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ وہ بیٹیان جو تمھاری گودون مین پرورش پاتی ہین اور اونکی حرمت مین
شرط یہ ہو کہ پیدا ہوئی ہون مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ اون عورتون سے کہ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ کہ تم نے اونکے ساتھ دخول کیا ہو فَاِنْ
لَّمْ تَكُوْنُوْا پس اگر نہو تم کہ خلوت مین دَخَلْتُمْ بِهِنَّ داخل ہوے ہو تم ساتھ اونکے یہ دخول مباشرت سے کنایہ ہو فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ پس گناہ اوپر تمھارے نہین بیچ نکاح جورون کی بیٹیون کے وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ اور جو عورتین حرام ہین اونمین سے
جورویں ہین تمھارے بیٹون کی الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وہ بیٹے جو تمھاری صلب سے ہین جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے متبنّٰی زید بن حارث نے اپنی بی بی زینب کو طلاق دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے عقد نکاح مین لائے
تو عرب کے مشرکون نے طعن کرنا شروع کی کہ محمد نے اپنے بیٹے کی جورو سے نکاح کر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے نطفہ سے جو بیٹا ہو اوسکی
زوجہ منکوحہ باپ پر حرام ہو منھ بولے بیٹے کی جورو حرام نہین وَاَنْ تَجْمَعُوْا اور حرام ہو تمپر یہ کہ جمع کرو بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ
درمیان دو بہنون کے ایک نکاح مین اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر جو پہلے گذر گیا یعنی منع اور حرام ہونے سے پہلے جو یہ امر واقع ہوا

وہ معاف ہو اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ مَا قَدْ سَلَفَ سے مراد یہ ہو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دو بہنین نکاح مین جمع کی تھین ایک لیا نام یہودا کی مان اور دوسری احیل نام حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ یہ اونکے دین مین حلال تھا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ خدا ہو غَفُوْرًا بخشنے والا اون مسلمانون کا جنھون نے زمانہ جاہلیت مین یہ امر کیا ہو رَّحِیْمًا مہربان ہو اون لوگون پر جنھون نے زمانہ اسلام مین یہ عمل کیا ہو اور اوسکے بعد توبہ کی اِن دونون نامون مین غور کرنا مفلسان بے بضاعت کے واسطے سرمایۂ کامل ہو **بیت** سرمایۂ عاصیان بہ بازار امید ❊ غفران تو و رحمت بے نہایت تست ❊

وَّالْمُحْصَنٰتُ اور حرام کی گئین اوپر تمھارے شوہر والیان مِنَ النِّسَآءِ عورتون مین سے اِلَّا مَا مَلَکَتْ مگر وہ جنکے مالک ہوے اَیْمَانُکُمْ ہاتھ تمھارے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ جنگ حنین مین اوطاس کی غنیمتون سے مجاہدون کو مال بے شمار ہاتھ آیا اور عورتین جنکے شوہرون کو حسب نسب کی روسے ہم پہچانتے تھے وہ بھی ہماری قید مین آئین چونکہ شوہردار عورتون کی حرمت ہمین معلوم ہو چکی تھی تو اِن قیدی عورتون کی حلّت اور حرمت مین ہم متردد ہوے اور وہ عورتین اگرچہ ہماری ملک مین تھین مگر ہم اونھین شوہر والیون مین شمار کرتے تھے جب یہ حال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت مین ہمنے عرض کیا اوسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی کہ کافرون کی عورتین اگرچہ شوہر والی ہین مگر قید ہو آنے کی وجہ سے تمھاری ملک ہین تمھین اونمین تصرف کرنا حلال ہو اس شرط سے کہ اونکے شوہرون کے بغیر اونھین دار الحرب سے نکال لیجاؤ اور یہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہو اور باقی امام رضی اللہ عنہم فقط قید ہی ہونے سے اون عورتون کو حلال جانتے ہین کِتٰبَ اللّٰہِ لازم پکڑے رہو خدا کے فرض کو نکاح کرنے کے باب مین یا یہ مصدر مولہ ہو یعنی لکھدیا ہو خدا نے لکھنا عَلَیْکُمْ اوپر تمھارے حرام کی گئین عورتون مین وَاُحِلَّ لَکُمْ بکر نے اَحَلَّ پڑھا ہو یعنی اور حلال کر دیا تمپر اور حفص نے اُحِلَّ پڑھا ہو یعنی حلال کی گئی اوپر تمھارے مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ وہ عورت جو محرّمات مذکورہ کے سوا ہو اور حدیث سے بھی وہ عورتین ثابت ہوئی ہین جنسے نکاح حرام ہو جیسے بھتیجی سے نکاح کرنا اوسکی[1] پھوپھی پر اور بھانجی سے نکاح کرنا اوسکی خالہ پر اور پھوپھی سے نکاح کرنا اوسکی بھتیجی پر اور خالہ سے نکاح کرنا اوسکی بھانجی پر اور بے حلالہ کیے ہوے تیسری بار طلاق دی ہوئی عورت کا نکاح اور عدت والی عورت کا نکاح اور آزاد عورت نکاح مین ہونے پر لونڈی سے نکاح کرنا اور چار منکوحہ موجود ہوتے ہوے پانچوین عورت سے نکاح اور مُلاعَنہ یعنی لعان کی ہوئی عورت سے نکاح اور انکی تفصیل کتب فقہ مین مذکور ہو اور جب حق تعالیٰ نے حلال اور حرام کا بیان فرما دیا تو درست ہو تمھین اَنْ تَبْتَغُوْا یہ کہ طلب کرو وہ عورتین جو تمپر حرام نہون یعنی اون عورتون کو نکاح مین لاؤ اور مہر مقرر کر دو بِاَمْوَالِکُمْ ساتھ مالون اپنے کے مُّحْصِنِیْنَ ایسے حال مین کہ اوس وجہ سے متعفف ہو یعنی اپنے دین کو اوس نکاح سے پناہ مین لاؤ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ اور نہو زنا کرنے والے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِہٖ پس جو کہ فائدہ اوٹھایا تمنے ساتھ اوسکے مِنْهُنَّ عورتون سے بہ سبب نکاح کے فَاٰتُوْهُنَّ پس دو اونھین اُجُوْرَهُنَّ مہر اونکے فَرِیْضَةً مقرر کیے گئے اور فرض کر دیے گئے اسواسطے کہ مہر فائدہ حاصل کرنے کے مقابلہ مین ہو وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اور کچھ وبال اور گناہ نہین اوپر تم لوگون کے کہ زوج اور زوجہ ہو فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِہٖ بیچ اوس چیز کے کہ باہم راضی ہو ساتھ اوس چیز کے مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ بعد اوس مہر کے جو فرض ہوا ہو عقد کے وقت

[1] یعنی کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا تو اوس نکاح مین ہوتے ہوے اوس عورت کی بھتیجی بھانجی خالہ پھوپھی سے اوس شخص کو نکاح کرنا حرام ہے ۱۲

الجزو الخامس ۵

یعنی مہر مین جس کسی قدر سے عورت دست بردار ہو اور مرد اوسکے عوض مین او سے کچھ دے یا عورت مہر مین سے کم کردے اور مرد بڑھا دے
اور بعضون نے کہا ہی کہ باہمی رضامندی نفقہ مین تھا یا صحبت اور مفارقت مین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا تحقیق کہ خدا ہی جاننے والا
بندون کی مصلحتین حَكِيمًا ۝ محکم کار اونکے مہمات نکاح مین وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا اور جس کسی کو نہ استطاعت ہو
تم مین سے از روے توانائی اور توانگری کے اَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ یہ کہ نکاح مین لاوے آزاد ایمان والی عورتون کو
فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم پس چاہیے کہ چاہے اوس عورت کو جسکے مالک ہین ہاتھ تمھارے مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ
لونڈیون تمھاری مین سے کہ ایمان والی ہین وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور اللہ دانا تر ہی بِإِيمَانِكُم ساتھ ایمان تمھارے اور ساتھ زیادتی کے
کہ درمیان تمھارے ہی ایمان مین بَعْضُكُم بعضے تمھارے کہ لونڈی غلام ہین مِّن بَعْضٍ بعض سے یعنی تم سب شریک ہو ایمان مین
یا تم سب ایک ہی ہو نسب مین اور تم سبکے باپ آدم علیہ السلام ہین فَانكِحُوهُنَّ پس نکاح مین لاؤ لونڈیون کو بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ
ساتھ اذن مالکون اونکے کے اسواسطے کہ لونڈیان دوسرے کی ملک ہین وَآتُوهُنَّ اور دو تم اون نکاح کی ہوئی لونڈیون کو
أُجُورَهُنَّ مہر اونکے بِالْمَعْرُوفِ ساتھ نیکی کے یعنی بے ٹالی اور تنگی کے اور اونھین مہر دینا بھی اونکے مالکون کے اذن سے
چاہیے مُحْصَنَاتٍ درحالیکہ یہ لونڈیان حفاظت کرنے والی ہوان اپنی فرجون کی غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ نہ زنا کرنے والی کھلم کھلا وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ اور نہ پکڑنے والی
یارون کی چوری چھپے فَإِذَا أُحْصِنَّ بکر نے اَحْصَنَّ پڑھا ہی یعنی پس جب کہ وہ نگاہ رکھین فرجون اپنی کو حرام سے بسبب نکاح کے
اور حفص نے اُحْصِنَّ پڑھا ہی یعنی جب کہ شوہر کے پاس کر دی گئین فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پھر اگر آئین ساتھ زنا کے فَعَلَيْهِنَّ
تو اوپر اونکے لازم ہوگا نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ نصف اوسکا جو لازم ہی بے شوہر والی آزاد عورتون پر مِنَ الْعَذَابِ
حد سے جو خدا نے مقرر فرمائی ہی اور بے شوہر والی آزاد عورت کی حدِ زنا سو کوڑے ہین تو لونڈی کی حد زنا پچاس کوڑے ہوے
اور آزاد عورت کو سال بھر کے واسطے شہر بدر کر دینا ہی امام شافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ لونڈی کے واسطے چھ مہینے شہر بدر
کر دینا ہوتا ہی امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ کوڑے مارنا اور شہر بدر کر دینا اکٹھا نہ کرینگے مگر سیاست کے واسطے اور نہ ہووے مین
لونڈی غلامون کی زنا مین سنگساری نہین ہی ذَٰلِكَ وہ نکاح لونڈیون کا لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ واسطے اوسکے ہی جو ڈرے
رنج سخت سے یعنی اوس مصیبت سے کہ زنا مین پڑجائے مِنكُمْ تم مین سے کہ غریب لوگ ہو وَأَن تَصْبِرُوا اور یہ کہ صبر کرو لونڈیون کے
ساتھ نکاح سے خَيْرٌ لَّكُمْ تو بہتر ہی واسطے تمھارے اور احتیاط کے ساتھ بہت قریب ہی اپنی اولاد لونڈی پن اور غلامی سے
بچانے مین وَاللّٰهُ غَفُورٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اوس شخص کو جو لونڈیون کے ساتھ نکاح کرنے مین صبر نہ کرسکے رَّحِيمٌ ۝ ع ۴
مہربان ہی بندون کو اوسکی اجازت دینے کے ساتھ يُرِيدُ اللّٰهُ ارادہ کرتا ہی اللہ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ یہ کہ بیان کرے واسطے تمھارے احکام
حلال حرام کے وَيَهْدِيَكُمْ اور دکھاتے تمھین سُنَنَ الَّذِينَ راہین اون لوگون کی جو تھے مِن قَبْلِكُمْ پہلے تمسے
اس سے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام کا دین مراد ہی یا اگلے اہل حق اور اہل باطل کا چلن وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ
اور پھیرے اوپر تمھارے مشکلین سہل کرنے اور بوجھ اوتار لینے کے ساتھ اور احکام کی تخفیف کرنے اور گناہ بخشدینے کے ساتھ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہے تمہاری مصلحتاؤں کو جو فرماتا ہے حَكِيْمٌ ○ درست کام اور راست کلام والا ہے جس چیز میں
حکم کرتا ہے وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اور اللہ ارادہ کرتا ہے اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وقف یہ کہ توبہ عنایت کرے تمہیں یا ایسی چیز بتاوے جو تمہاری
توبہ کا سبب ہو جاوے وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ اور ارادہ کرتے ہیں وہ لوگ جو غفلت کی وجہ سے یا عداوت کے سبب سے يَتَّبِعُوْنَ
الشَّهَوٰتِ پیروی کرتے ہیں خواہشوں نفس کی اَنْ تَمِيْلُوْا یہ کہ جھک جاؤ تم راہ راست کی طرف سے مَيْلًا عَظِيْمًا ○
جھک جانا بڑا جب بھانجی اور بھتیجی کے ساتھ نکاح حرام ہونے کی آیت نازل ہوئی تو یہود نے اعتراض کیا کہ جس طرح خالہ پھوپھی حرام ہیں
اوسی طرح بہن حرام ہے خالہ پھوپھی کی بیٹیاں ان سے نکاح درست ہے تو بہن کی بیٹی یعنی بھانجی سے نکاح کیوں حرام ہوا یہ شبہہ پیدا کر کے
چاہا کہ اہل اسلام کو باطل کی طرف جھکاویں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا تو چاہتا ہے کہ تمہیں توبہ عنایت کرے اور یہود چاہتے ہیں
کہ تمہیں منحرف کر دیں يُرِيْدُ اللّٰهُ چاہتا ہے خدا اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وقف یہ کہ تخفیف کرے تم سے احکام نکاح میں اس طرح پر کہ تم لونڈیاں
بیاہ جاؤ یعنی منسوخ یا متعہ [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ [illegible] چھوٹوں کی تخفیف اور بڑائیوں سے توبہ اور عذاب کے استیصال
نہ کرنا مراد ہے پچھلی امتوں کی نسبت کہ انھیں عذاب اور بلائیں بہت تھیں وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ اور پیدا کیا گیا آدمی
ضَعِيْفًا ○ ناتوان اور بار تکلیف کھینچنے میں تو ضرور ہیں سے اور تخفیف کردی گئی ہے کہ آدمی کا ضعف یہ ہے کہ وہ حقیر پانی سے
پیدا کیا گیا فرمایا حق تعالیٰ نے خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ یا عورتوں کی ہم میں آدمی ضعیف ہے اور یہ قوت نہیں رکھتا کہ عورتوں کی طرف میل
کرنے سے اپنے تئیں باز رکھے یا خوشی اور سختی اور نعمت اور مصیبت کا متحمل نہیں محقق لوگ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کمال مہربانی
جو بندوں پر رکھتا ہے اوسکے سبب سے ضعف و ناتوانی کے ساتھ آدمی کو نامزد کیا تاکہ اگر عبادات میں کچھ تقصیر کرے یا خواہش نفسانی کی
متابعت کے سبب سے اوسکے حال میں کچھ نقصان پیدا ہو تو جو ضعیفی اوسکے شامل حال کردی ہے اوسے پیش کر کے معذرت کرے اور
ظلوم و جہول جو آدمی کا نام ہے وہ بھی یہی بات ہے بیت من آن ظلوم و جہولم کہ اولم گفتی * چہ آید از ضعفا ای کریم و حنّان * يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ایمان والوں کے لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا بَيْنَكُمْ درمیان اپنے
بِالْبَاطِلِ اوس طور پر جو حلال نہو شریعت میں جیسے غصب سود خواہ خیانت چوری یا فاسد معاملوں کے ساتھ یا جھوٹی قسم کھا کر
یا باطل دعوے کر کے اور جعلی گواہ بنا کر غرضکہ ایک دوسرے کے مال میں ناحق تصرف نہ کرو اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ مگر یہ کہ ہو تصرف کا سبب تِجَارَةً
سوداگری اور بیع ہونے والی عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وقف خوشی اور رضامندی سے ہر ایک کے تم میں سے کہ معاملہ کرنے والے ہو وَلَا
تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط اور نہ مارو جانیں اپنی یعنی اپنے قرابتداروں کو نہ قتل کرو اسواسطے کہ سب مسلمان حقیقت میں ایک ہیں
اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ یا اپنی جانیں مارو اور اپنے تئیں ہلاک نکرو جیسا کہ ہندوستان کے جاہل بت پرست بت کے واسطے اپنی قربانی
کرتے ہیں یا اپنے تئیں ہلاکت اور خطرے کے محل میں نہ ڈالو یا ایسے کام کے مرتکب نہو جسکے سبب سے قتل کیے جاؤ اہل تحقیق نے فرمایا ہے کہ گناہوں کے
ارتکاب سے یا حرام کا مال کھانے کے سبب سے یا خواہش نفسانی کی پیروی کرنے سے یا جو کام غضب الٰہی کے سبب ہوں وہ کام کرنے سے اپنی جان
نہ مارو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہے بِكُمْ ساتھ تمہارے اے امت محمدی رَحِيْمًا ○ مہربان اور جو امر و نہی فرماتا ہے وہ کمال مہربانی سے ہے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کرے ممنوع کام عُدْوَانًا تعدی کی راہ سے اور حدون سے تجاوز کرکے وَّظُلْمًا اور ظلم ستم کی
راہ سے فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا پس قریب ہے کہ لاوین ہم اوسے آگ مین یعنی آتش دوزخ مین وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہ دوزخ مین
ڈالنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اوپر اللہ کے آسان اِنْ تَجْتَنِبُوْا اگر کنارہ کش ہوگے اور پہلو تہی کروگے یعنی بچوگے كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ
کبیرہ گناہون سے کہ منع کیے گئے ہو عَنْهُ اوس سے نُكَفِّرْ تو دور کرینگے اور معاف کردینگے ہم عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ تمسے گناہ صغیرہ تمہارے
ایک نماز سے دوسری نماز تک اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْكُمْ اور داخل کرینگے
ہم تمہین مُّدْخَلًا كَرِيْمًا جگہ بزرگ مین کہ وہ بہشت ہے اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہون سے پرہیز کریگا اوسکے
گناہ صغیرہ معاف ہوجاینگے یہ معاف ہوجانا واجب ہونے کے طور پر نہین ہے بلکہ جائز ہونے کے طور پر ہے اسواسطے کہ شاید حق تعالی کبیرہ گناہ
معاف فرماوے اور گناہ صغیرہ پر مواخذہ کرے یا اوسکے برعکس کرے کبیرہ گناہون مین علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ گناہ [illegible] حق تعالی
[illegible] فرمائی وہ کبیرہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جسکا ختم ساتھ آگ کے ہے جیسا کہ جزاؤہ [illegible] یا [illegible] لعنت کے جیسے [illegible] غضب اللہ علیہ ولعنہ یا ساتھ عذاب
[illegible] بال کے جیسے ولہم عذاب الیم وہ گناہ کبیرہ ہے اوسکے سوا اور گناہون کو صغیرہ کہتے ہین اور انوار مین فرمایا ہے کہ سب قومون سے زیادہ صحت کو
جو قول پہونچا وہ یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے کہ شارع نے جسکے واسطے کوئی حد مقرر کی ہے یا اوسکے باب مین تصریحا وعید وارد ہوئی یا اوسکی حرمت دلیل
قطعی سے ثابت ہوئی اور تاویلات کاشی مین مذکور ہے کہ اکبر [illegible] کبائر سے کہ وہ وجود مین غیر کو ثابت کرنا اور غیر کے وجود کا اقرار ہے تو تمہاری
برائیون کو ہم معاف کردینگے یعنی ظہور نفس وقلب کے تلونات مٹادینگے اسواسطے کہ ظہور نور توحید کے بعد اونکی صفتون کو ثبات نہین رہتا اور
داخل کرینگے ہم تمہین بزرگ جگہ مین کہ وہ حضرت جمع ہے بیت تا بکی در تفرقہ سوزی چو شمع + غرقہ شو در لجۂ دریاے جمع + اور لوائح مین فرمایا ہے
کہ تفرقہ اوس سے عبارت ہے کہ متعدد امور کے تعلق کے سبب سے دل کو تو پراگندہ کرے اور جمعیت یہ ہے کہ سب سے ایک ہی کے مشاہدہ مین تو مشغول ہو
رباعی ای در دل تو ہزار مشکل ز ہمہ + مشکل شود آسودہ ترا دل ز ہمہ + چون تفرقہ دل ست حاصل ز ہمہ + دل را بیکے سپار بگسل ز ہمہ +
لکھا ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت مین عرض کیا کہ مرد شرف
جہاد سے مشرف ہین اور عورتین اس ثواب سے محروم اور مرد مال غنیمت جمع کرتے ہین اور کسب ومحنت کی قوت رکھتے ہین باوصف اسکے
مال میراث مین عورتون کی بہ نسبت دونا حصہ لیتے ہین اور عورتین ضعیف حال اور بہت محتاج ہین باین ہمہ مردون کی بہ نسبت
نصف حصہ لیکر افسوس اور حسرت کرتی ہین کاشکے ہم عورتون کو مرد ہونے مین داخل ہوتا کہ ثواب جہاد سے اور میراث زیادہ پاکر ہم بہرہ مند
ہوتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَتَمَنَّوْا اور نہ آرزو کرو مَا فَضَّلَ اللّٰهُ اوس چیز کی کہ زیادتی دی ہے اللہ نے بِهٖ ساتھ اوسکے
کہ وہ امور مالی مین سے ہے یا امور جاہی مین سے بَعْضَكُمْ بعض کو تم مین سے کہ مرد ہین عَلٰى بَعْضٍ اوپر بعض کے کہ عورتین ہین
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ واسطے مردون کے حصہ ہے مقدر مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ثواب سے اوسکے جو کمائی کرتے ہین جیسے جہاد اور سب نیک کام
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ اور واسطے عورتون کے حصہ ہے مقدر مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ثواب سے اوسکے جو اونکے عمل سے علاقہ رکھے جیسے
عفت اور اپنے شوہرون کی اطاعت پھر جب تم ہر ایک اپنا اپنا مقرر ہے اور واجبی ایک ایک حصہ رکھتی ہو تو دوسرے کے حصہ کی

آرزو نکرو وَسْئَلُوا اللّٰهَ اور چاہو خدا سے اور مانگو مِنْ فَضْلِهٖ کرم اور بخشش اوسکی ہین سے تاکہ تمھاری مراد بر لائے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ساتھ سب چیزون کے دانا اور جب معلوم ہوا کہ وہ دانا ہی پس جو کچھ دے اور جسے دے وہی بنا چاہیے اور اُسکے سوا نچاہیے بیت گر مفلس و گر توانگرت گرداند + او مصلحت تو از تو بہ بیداند + لکھا ہی کہ زمانہ جاہلیت مین فرزند اجنبی کو اپنا منھ بولا بیٹا بنا لیتے اور میراث مین وہ بھی سب وارثون کا شریک ہوتا حق تعالی نے یہ منع کر دیا اور فرمایا وَلِكُلٍّ اور واسطے ہر ایک کے تم مین سے جَعَلْنَا مَوَالِيَ پیدا کیا ہمنے عصبہ اور میراث لینے والے کہ وہ اپنا حصہ لین مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ اوس چیز مین سے جو چھوڑ مرین مان باپ اوسکے وَالْاَقْرَبُوْنَ اور قرابت والے اور عرب مین یہ بھی رسم تھا کہ باہم شرط باندھ لیتے اور قسم کھا کر فیما بین عہد کر لیتے اور دونون گرہ باندھنے والون مین سے ہر ایک دوسرے سے کہتا کہ تیرا دوست میرا دوست ہی اور تیرا دشمن میرا دشمن ہی تو میری میراث لینا ہی اور تیری میراث لونگا تو معین اور شریک میرا رہ مین تیرا رہون اور ان باتون کو قسمون سے مستحکم اور مضبوط کر لیتے اور ایک کو دوسرے کی میراث مین سے چھٹا حصہ مقرر تھا جب میراثون کی آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم نے باہم قسمین رکھنے والے ہین کہ میراث لینے پر باہم عہد و پیمان باندھے ہوے ہین اور میراث کے باب مین جو حکم آلہی اوترا اوسمین کہین گرہ باندھنے کا ذکر نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اور جن لوگون کو باہم قسم کھانے مین گرہ باندھی اَيْمَانُكُمْ ہاتھون تمھارے نے ہاتھون کی طرف باہم گرہ باندھنے کی اسناد بطریق مجاز کے ہی اور اس اسناد مین سبب یہ ہی کہ قسم کھانے والے بیعت کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے تھے فَاٰتُوْهُمْ پس دو تم اونھین نَصِيْبَهُمْ حصہ اونکا کہ میراث کا چھٹا حصہ ہی اور اس آیت کا حکم آیہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ کے حکم سے منسوخ ہو گیا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اوپر سب چیزون کے عہدون اور باہمی قسمون سے شَهِيْدًا گواہ لکھا ہی کہ حبیبہ زوجہ سعید بن ربیع رضی اللہ عنہ یا جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس نے صحبت سے انکار کر کے اپنے شوہر سے بہت بے رائی اور بد لفظی کی شوہر نے نہایت مضطرب ہو کر جورو کے منھ پر طمانچہ مارا جورو اپنے باپ پاس شکایت لیگئی اور اپنے باپ کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر سارا قصہ عرض کیا حضرت نے اوسکے شوہر سے قصاص لینے کا حکم فرمایا باپ بیٹی دونون قصاص لینے کے ارادہ پر مسجد کے دروازہ کی طرف چلے اور جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ مرد لوگ کارگزار ہین تسلط پاکر عَلَى النِّسَآءِ اوپر عورتون کے اور قائم ہین اونکی معیشت کے امور پر پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اون باپ بیٹی کو آواز دی کہ پھر آؤ مین نے کچھ چاہا اور خدا نے کچھ چاہا اور جو اللہ نے چاہا وہی بہتر ہی اور اس آیت کا مطلب عورتون پر مردون کی تفضیل ہی اسواسطے کہ مرد ادب سکھانے والے اور کارفرما عورتون کے ہین بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بسبب اوس چیز کے کہ تفضیل دی اور زیادتی عنایت کی خدا نے بَعْضَهُمْ بعضے اونکے کو کہ مرد ہین عَلٰى بَعْضٍ اوپر بعض کے کہ عورتین ہین مردون کی تفضیل کمال عقل اور علم اور حلم اور ذکاوت اور فہم کی وجہ سے ہی اور جہاد اور صوم و صلوٰۃ پوری ادا کرنے اور جمعہ جماعت اذان خطبہ اعتکاف نماز عیدین نماز جنازہ حدود و قصاص مین گواہی میراث مین زیادتی کی وجہ سے اور ایسی باتون کے باعث سے اور اس نظر سے کہ انبیا

علیہم السلام اور ائمہ مردوں ہی میں سے ہیں سب سے افضل اور اکمل اور اشرف وَّبِمَآ اَنۡفَقُوۡا اور عورتوں پر مردوں کو فضیلت بسبب اس بات کے ہے کہ خرچ کرتے ہیں اوپر انکے مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ مالوں اپنے میں سے کیا مہر ہیں کیا نفقہ ہیں فَالصّٰلِحٰتُ پس نیکبخت عورتیں قٰنِتٰتٌ فرمانبردار ہیں خدا کی یا قائم رہنے والی ہیں شوہروں کے حقوں پر حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَيۡبِ نگہبان غیبت ازواج کی یعنی اپنے شوہر کی غیبت میں اپنی عصمت و عفت کی حفاظت اور رعایت رکھتی ہیں بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ بسبب اوسکے کہ حفاظت کی خدا نے اونکی وَالّٰتِىۡ تَخَافُوۡنَ اور جو عورتیں کہ جانتے ہو تم یا ڈرتے ہو تم نُشُوۡزَهُنَّ نافرمانی اور تسلط اونکے کو فَعِظُوۡهُنَّ پس نصیحت کرو انھیں ایسے الفاظ سے جو اونکے دلوں کو نرم کردیں یا اونھیں تعلیم کرو اور اس بات سے آگاہ کردو کہ شوہروں کے بڑے حقوق ہیں وَاهۡجُرُوۡهُنَّ اور جدا کردو انھیں فِى الۡمَضَاجِعِ بیچ خوابگاہوں کے یعنی اونکے ساتھ ایک اوڑھنے بچھونے میں نہ رہو یا اونکی جانب پیٹھ کردو وَاضۡرِبُوۡهُنَّ اور مارو انھیں ایسی مار کہ نہ چھیلے اور نہ توڑے اور اونکے کسی عضو کو خراب نہ کردے علما نے کہا ہے کہ جب نافرمانی کا خوف ہو تو نصیحت ہے اور جب نافرمانی کا ظہور ہو تو جدائی ہے اور جب بار بار نافرمانی ہو تو مار ہے فَاِنۡ اَطَعۡنَكُمۡ پس اگر فرمانبرداری کریں تمھاری اور جو بات تمھیں بری معلوم ہو اوس سے باز آئیں فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَيۡهِنَّ سَبِيۡلًا ؕ تو نہ ڈھونڈھو اوپر اونکے راہ ظلم کی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ ہے اللہ عَلِيًّا برتر اس بات سے کہ اوپر ظلم ہونے سے راضی ہو كَبِيۡرًا ۞ بزرگتر اس بات سے کہ مظلوم کو چھوڑ دے وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اور اگر جانو تم اے حکام شرع یا اے زوجین کے ولیو شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا ناموافقت اور خلاف درمیان مرد و عورت کے فَابۡعَثُوۡا پس مقرر کرو واسطے تحقیق بدخوئی کے حَكَمًا ایک حکم حکم کرنے کو مِّنۡ اَهۡلِهٖ لوگوں میں سے شوہر کے تا کہ مرد کے دل کی بات دریافت کرلے کہ اوسے عورت سے رغبت ہے یا نفرت وَحَكَمًا اور ایک حکم جو حکومت کی صلاحیت اور لیاقت رکھتا ہو مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ عورت کے قرابتداروں اور کنبے میں سے کہ وہ عورت کا مکنون خاطر دریافت کرلے کہ اوسے شوہر کی صحبت منظور ہے یا مفارقت چاہتی ہے اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا اگر چاہیں دونوں حکم اصلاح کار زوجین کی يُّوَفِّـقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ بنا و کردیگا اللہ درمیان مرد و عورت کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہے عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ۞ جاننے والا جورو خاوند کی مصلحتیں آگاہ دونوں حکموں کے قصدوں سے وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ اور عبادت کرو خدا کو وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًـا اور نہ شریک کرو ساتھ اوسکے کسی چیز کو بتوں وغیرہ میں سے وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اور بھلائی کرو ساتھ ماں باپ کے اِحۡسَانًا بھلائی قول و فعل سے وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى اور ساتھ قرابت والوں کے رشتہ داری کرکے وَالۡيَتٰمٰى اور ساتھ یتیموں کے دلنوازی اور کارسازی کرکے وَالۡمَسٰكِيۡنِ اور ساتھ فقیروں کے صدقے اور زکوٰۃ دے کر وَالۡجَارِ ذِى الۡقُرۡبٰى اور ساتھ پڑوسی قرابت والوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کے وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ اور ساتھ پڑوسی اجنبی کے یعنی جو قرابت نہ رکھے اور ساتھ پڑوسی کافر کے اور پڑوس کی حد چالیس گھروں تک مقرر کی ہے مطلقاً حق ہمسایہ یہ ہے کہ اونھیں خیر پہونچائے اور اونکا ضرر دفع کرنے کا ارادہ رکھے اور صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّةَ عَبۡدٌ لَا یَاۡمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ جب پڑوس میں رہنے والا اسکا مستحق ہے کہ تو اوسکے ساتھ احسان کرے پس تیرے نفس کا ہمسایہ دل ہے تجھے اوسکا حق بطریق اولیٰ ادا کرنا چاہیے پراگندہ خطرے اور برے خیال دل میں نہ آنے دے

اور دل کا ہمسایہ روح ہو اوسکے ساتھ بھلائی کر اور اوسے مخلوقات کے ساتھ ہمنشین اور موجودات کے ساتھ ہمسایہ ہونے دے
اور روح کا ہمسایہ سر ہو اسے مقامات شہود کی غیبت اور مکاشفات کے حجاب سے روک اور سب سے زیادہ یہی بات لائق اور سزاوار ہی
کہ وہ ہو متکلم کے سر سے تو غافل نہو جا اور یقین جان کہ رباعی ہمسایہ و ہمنشین و ہمرہ ہمہ اوست + با دلق گدا و اطلس شہ ہمہ اوست + در انجمن
فرق و نہانخانہ جمع + باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست + وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ اور بھلائی کرو ساتھ ہمنشین اور ہم صحبت کے
صاحب کشاف نے کہا کہ مصاحب مراد ہی اور یہ ہو سکتا ہی کہ رفیق سفر ہو یا شریک علم پڑھنے اور دستکاری سیکھنے مین یا مسجد وغیرہ مین جو شخص
پاس بیٹھے اوسکے ساتھ بھلائی اوسکے حق صحبت کی رعایت کرنا ہی اور اوسکی بنا مہربانی پر ہی وَابْنِ السَّبِيْلِ اور ساتھ راہ چلتون
اور مہمان مسافر کے وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اور ساتھ لونڈی غلامون کے جو تمہارے دست تصرف مین ہین اِنَّ اللّٰهَ
تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ دوست نہین رکھتا مَنْ كَانَ مُخْتَالًا اوسے جو ہو چلنے والا ساتھ تکبر کے کہ مان باپ اور قرابت والون
اور پڑوسیون اور مہمانون اور لونڈی غلامون سے ننگ و عار رکھے اور اونکے ساتھ بھلائی نہ کرے فَخُوْرَا ناز کرنے والا
خودستایندہ یعنی اپنے منھ میان مٹھو کہ حقوق آلہی ادا نہ کرے اور خلق کے ساتھ بھلائی کرنے مین مشغول نہو اور فخر و تکبر کیا کرے اِلَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ دوست نہین رکھتا خدا اون لوگون کو جو بخل کرتے ہین لکھا ہی کہ یہود و نصارا کا ایک گروہ نصیحت کے طور پر کہتا تھا کہ اپنا مال
اس مرد پر یعنی جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر اور اونکے یارون اور مہاجرون پر خرچ نہ کرو کہ تھوڑے ہی زمانہ مین عاجز محتاج
ہو جاؤ اور انجام کار معلوم نہین کہ کیا ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا اون لوگون کو دوست نہین رکھتا جو خود بخیل ہین وَيَاْمُرُوْنَ
النَّاسَ اور حکم کرتے ہین لوگون کو بِالْبُخْلِ ساتھ بخل کے وَيَكْتُمُوْنَ اور چھپاتے ہین خلق سے مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
جو کچھ دیا ہی اونھین خدا نے مِنْ فَضْلِهٖ اپنی نعمت سے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور صفت کا بیان مقصود ہی
کہ حق تعالیٰ نے اونھین توریت مین عطا کی اور اونھون نے اوسے چھپا ڈالا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ اور تیار کیا ہی
ہمنے واسطے یہود کے کہ عطاے آلہی ہین اونھون نے بخل اختیار کیا یا جناب ختم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی نعت چھپاتے ہین
عَذَابًا مُّهِيْنًا عذاب ذلیل کرنے والا کہ عذاب دوزخ ہی وَالَّذِيْنَ اور واسطے اون لوگون کے بھی جو جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت پر يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ خرچ کرتے ہین مال اپنے رِئَآءَ النَّاسِ واسطے دکھانے
لوگون کے اور ننگ و ناموس کے لحاظ سے اور وہ مکے کے مشرک تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی پر بہت لشکر جمع کرتے
تھے اور اپنے مال اونمین خرچ کرتے تھے یا منافق لوگ تھے کہ اونکا خرچ کرنا لوگون کے دکھانے سنانے کو تھا یا حق تعالیٰ یہود کے
حال مین فرماتا ہی کہ وہ اپنی قوم پر غرضون اور بدلون کی طمع سے خرچ کرتے تھے وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور نہین ایمان لاتے ہین
حقیقت کی رو سے ساتھ خدا کے وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہ ساتھ دن آخرت کے کہ قیامت کا روز ہی وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ اور جو
شخص کہ ہو شیطان لَهٗ قَرِيْنًا واسطے اوسکے یار اور دمساز فَسَآءَ قَرِيْنًا پس برا ہی یار کہ وہ دنیا مین بھی ساتھ ہی اور آخرت مین بھی
اوسکے ساتھ ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ مثنوی ہر کہ این جا نگہ قرین تو ست + آن سرانیز ہمنشین تو است +

دوستی جو کہ جان بیفزاید ٭ در دو عالم ترا بکار آید ٭ دیو را ہمنشین خویش مکن ٭ نفس بد را قرین خویش مکن ٭ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ
اور کیا ہوتا اونپر اور کیا نقصان ہوجاتا اونکا لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ اگر ایمان لاتے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ روز پچھلے کے
اور یہ تصدیق کرتے کہ اوسدن جزاے اعمال پائینگے وَاَنْفَقُوْا اور نکالتے خدا کا حق بے غرض اور بے ریا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ
اوسمین سے جو کچھ دیا ہو اونھین اللہ نے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہو اللہ بِهِمْ عَلِيْمًا ساتھ اونکے اور اونکے اقوال افعال احوال کے
دانا اونکے موافق جزا دیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ تحقیق کہ اللہ ظلم نہ کریگا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ برابر ایک ذرّہ کے تول مین اور ذرّہ
لال چیونٹی کو کہتے ہین جو نہایت چھوٹی ہونے کی وجہ سے بے خوب غور کیے ہوے دیکھنے والے کو دکھائی نہین دیتی اور بہت مشہور
یہ بات ہو کہ ذرّہ ایک چیز ہو جو آفتاب کی شعاع کے ساتھ روزن سے گرتی ہو اور ہوا مین ظاہر ہوجاتی ہو اور ایسا اوسکا وزن نہین ہوتا
کہ تول مین آسکے یہ کلام درحقیقت ظلم نہ کرنے مین مبالغہ ہو یعنی نہ تو ثواب معین سے ذرہ برابر کم ہوجائیگا اور نہ عذاب مقرر مین ذرّہ
برابر زیادتی ہوگی اور بہت صحیح یہ بات ہو کہ منافق اور کافر کے عمل مین ذرّہ برابر ظلم واقع نہوگا وَاِنْ تَكُ اور اگر ہوگی ذرّہ برابر
حَسَنَةً نیکی بندہ مومن کے نامۂ اعمال مین يُضٰعِفْهَا تو اوسکا ثواب زیادہ کریگا اور زیادہ پر زیادہ کریگا وَيُؤْتِ اور دیگا اوسے
زیادہ ثواب عمل سے مِنْ لَّدُنْهُ اپنے پاس سے اپنی رحمت اور اپنے فضل کے سبب سے بے استحقاق اوس بندۂ مومن کے اَجْرًا
عَظِيْمًا عطا بڑی اور بے اندازہ عطا کو اجر فرمایا اس جہت سے کہ اوسکا تابع ہو اور اوسپر زیادہ ہو فَكَيْفَ پس کیونکر ہوگا حال
کافرون اور ظالمون کا اِذَا جِئْنَا جب لائینگے ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر امت سے پہلی امتون مین سے بِشَهِيْدٍ گواہ کہ وہ ان امتون کے
پیغمبر ہونگے اور اپنی امت کے اقوال اور افعال پر گواہی دینگے وَّجِئْنَا بِكَ اور لائینگے ہم تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ اوپر اس گروہ کے تیری امت مین سے شَهِيْدًا گواہ تاکہ ایمان اون کے ایمان پر تم گواہی دو لطائف قشیری مین
مذکور ہو کہ جسطرح جناب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو امت کا شفیع یعنی شفاعت کرنے والا کیا ہو اوسی طرح شہید یعنی گواہی دینے والا
بھی کیا ہو اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی اسطرح ادا فرمائینگے کہ شفاعت کرنے کی مجال اور گنجائش باقی رہے
يَوْمَئِذٍ جسدن کہ واقع ہوگی انبیا کی گواہی اور وہ قیامت کا دن ہو يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دوست رکھینگے یعنی چاہینگے وہ لوگ
جنھون نے کفر کیا خدا کے ساتھ وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ اور نافرمانی کی رسول کی لَوْ تُسَوّٰى یہ کہ برابر کردیجاے بِهِمُ الْاَرْضُ
ساتھ اونکے زمین یعنی اونھین مُردون کی طرح دفن کردین اور وہ اوٹھائے نجائین یا یہ کنایہ ہو اس بات سے کہ وہ آرزومند ہونگے
کہ خاک ہوجائین اسواسطے کہ زمین خاک سے برابر کیجاتی ہو وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ اور نہ چھپا سکینگے یعنی اس بات پر قادر نہونگے کہ خدا سے
چھپائین حَدِيْثًا کوئی بات يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ
نہ قریب جاؤ نماز کے وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حال آنکہ تم مست ہو شراب سے یا اور سب مسکرات سے یہ نماز کی ممانعت نہین ہو اسواسطے کہ
نماز تو ایک عبادت ہو کہ اوسکے ادا کرنے کا حکم کیا گیا بلکہ ممانعت ہو نشا پینے کی کہ وہ عبادت ادا کرنے سے مانع ہو ایک دن صحابہ کا ایک گروہ
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم کے گھر مین شراب پیتے تھے اوس زمانہ مین شراب پینا مباح تھا مستی اور بیہوشی کی حالت مین اذانِ مغرب کی

وقف النبی علیہ السلام

ع ۶ / ۹

آواز صحابہ کے کان مین پہونچی نماز کو اوٹھے اونکے امام نے بیہوشی کے عالم مین قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ جو پڑھنا شروع کی تو لا کا لفظ جو چار جگہ ہو اوسے نہ پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جسوقت نشا غالب ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ حَتّٰى تَعْلَمُوا یہان تک کہ جانو تم مَا تَقُولُونَ اوس چیز کو جو نماز مین پڑھتے ہو محقق لوگ کہتے ہین کہ قوائے روحانی جو ایمان شہودی کا نقش جان کے صفحہ پر رکھتے ہین اونکی طرف حق تعالیٰ یہ خطاب فرماتا ہو کہ دل کی جامع مسجد مین نماز قربت کے قریب اوس وقت نہ جاؤ جب کہ مست ہو غفلت کے نشے مین جب تک کہ ہوا و ہوس کی مستی سے ہوشیار ہو کر یہ جانو کہ تم کیا کہتے ہو اور پہچانو کہ کس سے بات کرتے ہو اَلْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ رباعی ای کہ در مستی ہستی ماندۂ ٭ دائما در خود پرستی ماندۂ ٭ بر سر دیوان وحدت کی رسی ٭ چون تو در زندان پستی ماندۂ ٭ وَلَا جُنُبًا اور قریب جاؤ نماز کے اوس حال مین جب ناپاک ہو اور غسل کی حاجت رکھتے ہو اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ مگر یہ کہ چلنے والے ہو راہ کے یعنی مسافر ہو اور تمھارے پاس پانی نہو اوس محل پر تیمم سے نماز پڑھ سکتے ہو سوا اسکے جنابت کی حالت مین اور کسی طرح پر نماز پڑھنا روا نہین حَتّٰى تَغْتَسِلُوا یہانتک کہ غسل کرو تم اور بعضون نے کہا کہ نماز سے نماز کی جگہ مراد ہے یعنی مسجدین ناپاک نہ جاؤ مگر یہ کہ مسجد مین راہ ہو وَاِنْ كُنْتُمْ اور اگر ہو تم ناپاکی کی حالت مین مَّرْضٰۤى بیمار اس سے وہ بیماری مراد ہی جسمین پانی کے استعمال سے ضرر کا خوف ہو اَوْ عَلٰى سَفَرٍ یا ہو تم سفر مین اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یا آئے کوئی تم مین سے مِّنَ الْغَآئِطِ جائے ضرورت سے اور بے وضو ہو گیا ہو دونون راہون سے نکلنے والی چیزون مین سے کوئی چیز نکلنے سے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یا رگڑا ہو تم نے عورتون کو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ مرد کا کچھ بھی بدن جب نامحرم اور اجنبی اور صغیرہ سن عورت کے بدن سے ملجائے تو مرد عورت دونون کا وضو ٹوٹ جائیگا اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ شہوت کے ساتھ مساس وضو توڑ دیتا ہو اور بے شہوت نہین توڑتا اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ مرد عورت کے عضو مخصوص کا ملنا بے حائل کے استادگی کے ساتھ ناقض وضو ہی بہر تقدیر تم جب ناپاک ہو یا بیمار یا مسافر یا لمس وغیرہ کی وجہ سے بے وضو ہو فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پس نہ پاؤ پانی فَتَيَمَّمُوْا پس قصد کرو صَعِيْدًا طَيِّبًا مٹی پاک کا تیمم کا حکم کسی لڑائی مین نازل ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہو کہ بنی المصطلق کی لڑائی ہو کہ شب کو فوج اسلام بے پانی کی جگہ اوتری تھی اور فجر سے پہلے ہی کوچ کا ارادہ تھا کہ نماز کے وقت تک کہین پانی تک پہونچ جائین اتفاقاً حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے سے کو رسی کا ہار گم ہو گیا اوسکے کھو جانے سے دن چڑھے تک توقف کرنا پڑا اور لوگ بعضے بے وضو اور بعضے ناپاک تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس بات کی شکایت لیگئے وہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمہ مین آئے دیکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے زانوے مبارک پر سر اطہر رکھے سو رہے ہین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو کلمات طعن فرمائے ناگاہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے حال پر ملال سے مطلع ہو کر عالم غیب کی طرف متوجہ ہوئے متوجہ ہوتے ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام آپہونچے اور حکم لائے اگر پانی نہ پاؤ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تو قصد کرو زمین کے اجزا مین سے کسی چیز کا کہ وہ پاک مٹی ہو اور اوسپر ہاتھ مارو فَامْسَحُوْا پھر مسح کرو اپنے ہاتھ بِوُجُوْهِكُمْ ساتھ تمام مونھون اپنے کے وَاَيْدِيْكُمْ اور مسح کرو ہاتھون اپنے کو کہنیون تک اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی

عَفُوًّا معاف کرنے والا تمسے اور تخفیف کرنے والا غَفُوْرًا ۝ بخشنے والا اون لوگون کو جو تیمم کرین اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہی تو
اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا طرف اون لوگون کے جنھین دیا ہی نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ حصہ علم توریت سے يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ
مول لیتے ہین گمراہی یعنی ہدایت کو ضلالت سے بدلتے ہین اور اونکی ہدایت یہ تھی کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور صفت
جانتے تھے اور ضلالت یہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد انکار کر گئے وَيُرِيْدُوْنَ اور چاہتے ہین
یہ گمراہ حسد اور عداوت کی روسے اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝ یہ کہ ای مسلمانو تمھین بھی گمراہ کردین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اللہ
خوب جانتا ہی بِاَعْدَآئِكُمْ دشمنون تمھارے کو کہ یہود ہین وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا اور بس ہی اللہ دوست تمھارا اور متولی
تمھارے کامون کا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ اور بس ہی اللہ یاری اور مددگاری کرنے والا تمھارے دشمنون پر مِنَ الَّذِيْنَ
هَادُوْا بعضے اون لوگون سے جو دین یہودی پر متدین ہوگئے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ پھیرتے ہین کلمات کو اور بدل ڈالتے ہین
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ جگہون اونکی سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت بدل ڈالنا مراد ہی یا توریت کے الفاظ کو اپنی
رائے اور طبیعت کے موافق تاویل کرنا مقصود ہی یا رسول مقبول علیہ السلام کے کلام کو بدل دینا یا آیۂ رجم چھپانا لکھا ہی کہ یہود کا
ایک گروہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوتا اور اوس گروہ کے لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
جس امر مین سوال کرتے حضرت جو کچھ اوسکا ارشاد فرماتے وہ لوگ وہان تو جواب قبول کرلیتے جب اوس مجلس مبارک سے پھرتے
اونھی کلمات متبرکہ کو وہ لوگ بدل ڈالتے حق تعالیٰ نے اونکا حال کھول دیا اور ارشاد کیا کہ ای میرے حبیب تیرے دشمن یہودی تیری
باتین اپنے محل اور موقع سے بدل ڈالتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین سَمِعْنَا سنا ہمنے تیرا قول وَعَصَيْنَا اور نافرمانی کی
تیرے حکم کی اور عَصَيْنَا کا لفظ کھُلم کھُلا کہتے تھے عناد کی راہ سے اور تیسیر مین لکھا ہی کہ ظاہر مین تو کہتے تھے کہ ہمنے اطاعت کی اور
چھپا کر کہتے تھے کہ ہمنے نافرمانی کی اور حقیقت یہ ہی کہ اونکی زبان مقال تو سَمِعْنَا کہتی تھی یعنی سنا ہمنے اور اونکی لسان حال عَصَيْنَا کے
ساتھ گویا تھی یعنی نافرمانی کی ہمنے اور کہتے تھے وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور سُن درحالیکہ نہ سنا گیا ہو تو یہ کلمہ دو رُخا ہی ایک رُخ تو مدح کی
طرف رکھتا ہی اور ایک رخ مذمت کی جانب مدح کا رخ تو یہ ہی کہ اسماع کے معنی گالی دینا ہون تو اس کلمہ کے یہ معنی ہوئے کہ گالی دیا ہوا
اور بُری بات سننے والا نہو تو اس تقدیر پر تو دعا واسطے اوسکے ہوگی اور مذمت کا رخ اس طرح پر ہی کہ اسماع کے معنی سنانا ہون تو یہ مطلب ہی کہ
یہود کہتے ہین کہ سُن درحالیکہ نہ سنایا گیا ہو یعنی گونگا اور یہ بد دعا ہی اوسپر یہودنے مدح کے رخ کو نفاق کا پردہ بنایا اور منظور اونھین مذمت تھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہود رَاعِنَا کے عین کے زیر کو بڑھا کر رَاعِيْنَا کہتے تھے یعنی ای ہمارے چرواہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر گالے بکری چرانے کے ساتھ طعن اور تعریض کرتے تھے بہر تقدیر یہ کلمہ کہتے تھے وَرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ بات کو پھیر اور لپیٹ کر
اپنی زبانون کے ساتھ یعنی جو فعل زبان عرب مین مراعات سے مشتق ہی اوسے اپنی زبان مین رعونت کی طرف پھیرتے ہین یا زبان عرب کو اوسکی
فصاحت سے پیچ دے کر لحن کے طریق پر رَاعِيْنَا کہتے ہین اور اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذمت چاہتے ہین وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ
اور قدح اور طعن دین اسلام مین چاہتے ہین یعنی اونکا مقصود یہ تھا کہ جس دین کا پیغمبر چرواہے پن کی طرف منسوب ہو وہ دین کیا ہوگا

حالانکہ وہ نحو و اسرار بانہ کے معتقد تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چرواہے کا کام کرتے تھے وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا اور اگر وہ کہتے کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے کلام تیرا وَ اَطَعْنَا اور اطاعت کی ہمنے حکم تیرے کی وَاسْمَعْ اور سن ہماری بات وَانْظُرْنَا اور دیکھ ہمین تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ یہ کہنا ہوتا بہتر واسطے اونکے حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہنسنے اور دین اسلام پر طعن و تعریض کرنے سے وَاَقْوَمَ اور بہت سیدھی ہوتی بات اونکی وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ اور لیکن لعنت کی ہے اونکو اور اپنی رحمت سے دور کر دیا بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر اونکے کے اور جزا دینے کے اوس کفر پر فَلَا يُؤْمِنُوْنَ پس نہین ایمان لاتے وہ اِلَّا قَلِيْلًا۝ مگر تھوڑا سا ایمان یعنی ضعیف ایمان کہ وہ کچھ شمار مین ہے نہ اعتبار مین اور وہ بعضی کتابون اور بعضے رسولون پر ایمان ہے اور بعضی کتابون اور بعضے رسولون پر نہین یا یہ معنی ہین کہ ایمان نہین لاتے مگر تھوڑے سے انمین سے جیسے عبداللہ بن سلام اور اونکے یار رضی اللہ عنہم اور اکثر تفسیرون مین وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علما یہود کو طلب فرمایا جیسے ابن صوریا اور کعب بن اشرف اور اونسے ارشاد کیا کہ اے گروہ یہود خدا سے ڈرو اور دائرہ اسلام مین قدم رکھو اسواسطے کہ مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ مین یہ کلام اور یہ احکام جو خالق انام کے پاس سے لایا ہون حق ہے اور تمھین توریت مین حق تعالیٰ نے میرے حال سے خبر دی ہے اور میرا ایمان لانے پر تمسے عہد لیا ہے یہود نے عداوت اور عناد کی رو سے کہا کہ ہم نہ تجھے جانتے ہین نہ تیری نعت اور قرآن کی صفت سے ہمین اطلاع ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اے وہ لوگو کہ تمھین کتاب دی ہے یعنی توریت اٰمِنُوْا تصدیق کرو اور ایمان لاؤ بِمَا نَزَّلْنَا ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری ہمنے اوپر بندہ اپنے کے کہ وہ قرآن ہے مُصَدِّقًا درحالیکہ وہ باور رکھنے والا اور تصدیق کرنے والا ہے لِّمَا مَعَكُمْ واسطے اوس چیز کے جو تمھارے ساتھ ہے یا یہ کہ قرآن مطابق توریت کے ہے اصول دین مین پس قرآن کا ایمان لاؤ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ پہلے اس سے کہ مٹا ڈالین ہم وُجُوْهًا مونہون کو یعنی صورتین ہم نیست کر دین یہان تک کہ ابرو آنکھ ناک ہونٹ دہن چہرہ پر نہ رہے فَنَرُدَّهَا پھر پھیرین ہم اون مونہون کو عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اوپر ہیئت گدیون اونکی کے یعنی چہرہ کی شکل گدی کی صورت پر بدل دینگے یا چہرہ پر جو چیزین بنی ہین جیسے آنکھ ناک اون چیزون کو چہرہ پر سے مٹا کر گدی پر ہم بنا دین تا کہ گدی کی طرف اونکا چہرہ ہو جاسے اور تیسیر مین لکھا ہے کہ ہاتھ پاؤن پیٹ پیٹھ بھین اونکی تو اپنی جگہ پر رہینگی اور اونکے چہرے سر کے پیچھے ہو جائینگے اور یہ صورت نہایت بری اور ذلیل ہے اَوْ نَلْعَنَهُمْ یا ہنکا دین ہم ایسے چہرہ والون کو اپنی رحمت کی طرف سے یا مسخ کر دین ہم كَمَا لَعَنَّاۤ جیسا کہ ہنکا دیا یا مسخ کر دیا ہمنے اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ ہفتہ کے دن والون کو یعنی اون لوگون کو جنھون نے حکم الٰہی سے انحراف کیا اور ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار مین مشغول ہوے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہے حکم خدا کا یا وعید اوسکی مَفْعُوْلًا۝ ہونے والی اور البتہ ہوگی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ تحقیق کہ اللہ نہین بخشتا اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ اس بات کو کہ شرک کرین ساتھ اوسکے اور اوسکی عبادت مین شریک کرین وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ اور بخشدیتا ہے اوس گناہ کو جو شرک کے سوا ہو لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ واسطے جسکے کہ چاہے فضل و احسان کی وجہ سے عبادت اور عرفان کے ذریعہ سے نہین شیخ امام زاہد نے فرمایا ہے کہ عذاب کے قبل خدا جسے چاہتا ہے بخشدیتا ہے اور عذاب کے بعد سبھی گناہ گارون کو بخشدیگا وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو شخص شرک لائے ساتھ خدا کے

اور کسی کو اوسکا شریک ٹھہرائے فَقَدِ افْتَرٰٓی پس تحقیق کہ افترا کیا اوسنے اور باندھا اِثْمًا عَظِیْمًا ○ جھوٹ بڑا کہ اوسکے
سبب سے بڑے عذاب کا مستحق ہو جائیگا اور یہود جو گوسالہ کے بندے اور عزیر کی عبادت کرنے والے تھے جب اونھین اس آیت کے مضمون سے
کہ شرک نہ بخشا جائیگا بڑی وعید اور تہدید حاصل ہوئی تو شرک سے منکر ہوکر بولے کہ ہم تو مشرک نہین ہین بلکہ اپنے تئین حضرت رب العزت کے
خاص بندون اور مقربون مین سے ہم جانتے ہین ہمارے باپ دادا ممالک نبوت کے مالک اور مسالک فتوت کے سالک تھے اور ہم اونھی کے
طور پر معزز اور مکرم ہین حق تعالیٰ نے اونکی یہ خودستائی ناپسند فرمائی اور ارشاد کیا کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ کیا نہین دیکھتا ہی تو
یا نہین نگاہ کرتا ہی تو دیدۂ بصیرت سے طرف اون لوگون کے جو اپنی مفاخرت اور بڑائی کی رو سے يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ستائش اور صفت
کرتے ہین ذاتون اپنی کی اس بات کے ساتھ کہ ہم بیٹے ہین اللہ کے اور اوسکے دوست ہین یا اپنی ذاتون کو پاکیزگی اور بے گناہی کے ساتھ
منسوب کرتے ہین جیسا کہ منقول ہی کہ بحر بن عمرو اور نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید اپنے لڑکون کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور مین لائے اور بولے کہ بھلا ان لڑکون کے واسطے کچھ بھی گناہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لڑکے
بے گناہ ہین پس اون لوگون نے کہا کہ قسم ہی موسیٰ کے خدا کی کہ ہم بھی بے گناہ ہونے مین انھی لڑکون کے مثل ہین اسواسطے کہ ہمارے
رات کے گناہ دن کو خدا معاف کر دیتا ہی اور دن کے گناہ رات کو محو کر دیتا ہی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ جو اپنے تئین آپ پاک
کہتے ہو اسکا کچھ بھی اعتبار نہین بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ بلکہ اللہ پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہی یا تعریف کرتا ہی جسکی چاہتا ہی اور
جسے اوسکا مستحق جانتا ہی وَلَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ لوگ جو اپنے تئین ناحق پاک کرتے ہین ظلم نہ کیے جاینگے عقاب اور عذاب مین فَتِيْلًا
اوس باریک تاگے کی قدر جو خرمے مین ہوتا ہی یا میل کی اوس بتّی کے برابر جو ملنے سے دو انگلیون مین پیدا ہوتی ہی مراد یہ ہی اپنے تئین
جو ناحق پاک بناتے ہین اسکی عقوبت کھینچینگے اور اونکی مکافات اور پاداش مین ذرّہ بھی کمی نہوگی اُنْظُرْ دیکھ ان یہودون کو کہ عناد کی
وجہ سے كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ کیسا افترا کرتے ہین اور باندھتے ہین عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اوپر خدا کے جھوٹ یعنی یہ جو کہتے ہین
کہ خدا ہمارے دن رات کے گناہ بخشدیتا ہی وَكَفٰى بِهٖٓ اور بس ہی یہ افترا اور جھوٹ اونھین اِثْمًا مُّبِيْنًا ○ گناہ کھلا ہوا
کہ کسی پر پوشیدہ نہ رہیگا لکھا ہی کہ جب بنی نضیر کو جلاوطن کر دینے کے باب مین حکم آلہی صادر ہوا تو کچھ لوگ جیسے حیی بن اخطب اور سلام
بن مشکم اور کنانہ بن ابی الحقیق خیبر مین جا رہے اور مدت کے بعد بیس آدمی شرفاے قوم مین سے ساتھ لے کر مکہ معظمہ مین گئے اور ابوسفیان
اور اوسکے تابعون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپکے اصحاب کے ساتھ لڑنے کی ترغیب و تحریص کرنے لگے اور قبائل قریش
مین سے پچاس آدمی ساتھ لیکر بیت الحرام مین آئے اور حرم کے پردون کے پیچھے خانہ کعبہ کی دیوار سے سینے لگا کر سخت اور مضبوط قسمین
کھائین کہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ و جدال ضرور کرینگے اور اس بات پر حلف ہوگئی اور اس امر سے فارغ ہوکر خاطر جمعی سے بیٹھے اِس
مجلس مین بعض قریش نے بعضے اہل کتاب سے پوچھا کہ ہمارا طریقہ یہ ہی کہ حرم کے زائرون کی مہمانداری کرتے ہین اور کعبہ کو بنا رکھتے ہین
اور رشتہ داری کا حق ادا کرتے ہین اور اپنے آباے کرام کے طریق پر بت پرستی مین مشغول رہتے ہین یہ ہمارا طریقہ ہدایت سے بہت نزدیک ہی
یا محمد کا دین جو فی زماننا اوسنے نیا نکالا ہی اور بدعت کا نام سنت رکھا ہی اور ہمارے باپ دادا کو برا جانتا ہی اور ہمین کافر اور جاہل کہتا ہی

ع ۸

یہ بات سنکر یہود بولے کہ تمھارا ہی دین بہت حق ہے ابوسفیان نے یہود سے کہا کہ ہم تمھاری اس بات پر جب اعتماد اور اعتقاد کرینگے کہ تم ہمارے بتون کو سجدہ کرو یہود نے جبت اور طاغوت کو سجدہ کیا کہ یہ قریش کے بت تھے حق تعالیٰ اونکے عناد اور کفر اور بے ایمانی سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہین جانتا ہے تو اور نہین دیکھتا ہے تو اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا طرف اون لوگون کے کہ دیا ہے اونھین نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ حصّہ توریت سے کہ مسلمانون کی عداوت کے واسطے یُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ ساتھ اون دو بتون کے جو قریش کے ہین اور بعضون نے کہا کہ جبت سحر ہے اور یہود اوسکے معتقد تھے اور طاغوت شیطان ہے اور یہود اوسکی متابعت کرتے تھے اور محققون کے نزدیک جبت نفس امارہ ہے اور طاغوت خواہش وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین یہ یہود لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا حق مین کافرون کے اور واسطے اونکے کہ ہمارے اجتہاد کی رو سے هٰٓؤُلَآءِ یہ کفار قریش کا گروہ اَهْدٰی بڑی ہدایت پر ہے مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون سے جو ایمان لائے یعنی ساتھ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب کے سَبِیْلًا ؀ راہ کی جہت سے یعنی بہت راہ پاتے ہوے اور بہت پہونچے ہوے ہین اُولٰٓئِکَ وہ گروہ متعصب اور خود راے الَّذِیْنَ وہ لوگ ہین کہ ذلت کے ساتھ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ دور کر دیا ہے اللہ نے اونھین اپنی رحمت سے وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ اور جسے اللہ ہنکا دے اور دور کر دے فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ پس ہرگز نہ پاویگا واسطے اوسکے نَصِیْرًا ؀ کوئی یار مددگار جو اوس سے عذاب دفع کرے اَمْ لَهُمْ کیا واسطے اونکے ہے یعنی یہود کے نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْکِ حصہ بادشاہی دنیا مین سے یہ استفہام انکار کی راہ سے ہے یہود کو یہ زعم تھا کہ وہ اپنے غیرون کی بہ نسبت سلطنت اور نبوت کے زیادہ مستحق ہین اسی سبب سے عرب کی متابعت سے ننگ و عار رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر نبوت اور سلطنت اور حکومت کا منصب ہمھی کو پہونچیگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ملک دنیا و آخرت مین اونکو کچھ حصہ نہین ہے بیت دولت ہر کہ تو بینی بسر آید روزے دولت آل نبی تا بقیامت باشد + اور اگر بالفرض ملک و مال سے بہرہ مند ہون بھی فَاِذًا پس اوس وقت وہ لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نہ دینگے لوگون کو یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب کو نَقِیْرًا ؀ کھجور کی لکیر برابر اور یہ اونکے بخل مین کمال درجہ مبالغہ ہے کہ بادشاہی کی حالت مین مقیر سے ایک فقیر کی تنگی کرین تو تنگدستی اور فقیری کی حالت مین ظاہر ہے کہ کسی کو کیا دینگے اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ بلکہ حسد کرتے ہین لوگونکا یعنی قبائل عرب کا عَلٰی مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ اوپر اوس چیز کے جو دی ہے اونھین خدا نے مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے کہ وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہے اونمین سے اور بنی اسرائیل مین سے نہوئی بلکہ بنی اسمٰعیل مین سے ہوئی یا عرب کے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد کرتے تھے کہ ابو طالب کے یتیم پوتے کا پایہ اور مرتبہ ایسا بلند ہوجاے چاہیے تھا کہ جبرئیل علیہ السلام ہمپر نازل ہوتے مگر مصرع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد + لکھا ہے کہ اس آیت مین ناس یعنی لوگون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مراد ہین اسواسطے کہ عرب لوگ جمع کو ایسے شخص واحد پر بولتے ہین جسمین اتنی نیک خصلتین جمع ہون جو بہت لوگون مین جمع ہوسکین جیسے اللہ تعالیٰ کا قول کہ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ کَانَ اُمَّةً اور فضل سے نبوت اور کتاب اور اعزاز دین مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ فضل یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر چار بیبیون سے زیادہ اکٹھا کرنا مباح کر دیا اور یہود اس بات پر

حسد کرتے تھے اور طعن سے کہتے تھے کہ اگر محمدؐ نبی ہوتا تو یہ بہت عورتین نہ کرتا اور انکے کام مین نہ مشغول ہوتا حضرت رب العزت نے
فرمایا کہ اگر یہود کو نبوت اور کتاب کی وجہ سے ہمارے پیغمبر پر حسد ہو تو چاہیے کہ اگلے پیغمبرون پر بھی حسد کرتے اسواسطے کہ یہ بات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص نہین اور اگر بیبیون کی وجہ سے حسد ہو تو یہ بات آپ ہی کے واسطے خاص ہو اور کسی کو یہ کرنا نہین پہونچتا
اور یہ خدا کا فضل ہو **بیت** حسد چہ می بری ای سست نظم بر حافظ * قبول خاطر لطف سخن خداداد است * **فَقَدْ اٰتَيْنَآ** پس تحقیق کہ عطا کی
ہمنے **اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ** اولاد ابراہیم کو کہ موسیٰ اور داؤد اور عیسیٰ علیہ السلام ہین **الْكِتٰبَ** یعنی توریت زبور انجیل **وَالْحِكْمَةَ** اور
علم حلال اور حرام کا **وَاٰتَيْنٰهُمْ** اور دیا ہمنے انھین باوجود نبوت کے **مُّلْكًا عَظِيْمًا**۝ سلطنت بڑی جیسے کہ حضرت یوسف
اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام رکھتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ بڑی سلطنت بیبیون کی کثرت ہو جیسا کہ یہ بات صحت کو
پہونچی کہ حضرت داؤد علیہ السلام سو بیبیان رکھتے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام ہزار بیبیان اور اس بات پر یہود پر تعریض ہو
کہ اگر بہت بیبیان ہونے کے سبب سے تمھین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد ہو تو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام پر
زیادہ حسد کرنا چاہیے اور تیسیر مین لکھا ہو کہ آل ابراہیم سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین اور کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکام شرعی
اور ملک عظیم سے دوام شریعت تا بہ قیامت یا ملائکہ کے سبب سے تائید **فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ** پس یہود مین کوئی تو ایسا ہو کہ ایمان لایا
آل ابراہیم کی بات پر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا **وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ** اور اونمین سے کوئی ہو کہ انکار کر گیا عورتون کے
باب مین انبیا علیہم السلام کی خبر سے اور اوسکی تصدیق نہ کی یا انبیا کی متابعت سے منہ پھیرا **وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ** اور بس ہو دوزخ **سَعِيْرًا**۝
آگ جلائی ہوئی کافرون کے عذاب کو **اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** تحقیق کہ جن لوگون نے حق چھپایا اور نہ ایمان لائے **بِاٰيٰتِنَا** ساتھ
دلیلون وحدت کے یا ساتھ آیات قرآن کے یا ساتھ معجزات نبی آخر الزمان کے **سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا** قریب ہو کہ لائین ہم
اونھین آگ مین کیسی آگ کہ **كُلَّمَا نَضِجَتْ** جب پک جائین یا جل جائین **جُلُوْدُهُمْ** کھالین اونکی اوس آگ سے **بَدَّلْنٰهُمْ**
بدل دین ہم واسطے اونکے **جُلُوْدًا غَيْرَهَا** کھالین سوا اون کھالون کے جو پک گئین اور جل گئین اور یہ بدل دینا ہر ساعت مین بار بار ہوگا
حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہو کہ دن رات مین ستر ہزار بار کھالین بدل جائینگی اور تحقیق طور پر کھالون کا بدل دینا یہ ہو
کہ اوس سے جلین لیکن پھر پہلے حال پر آئینگے تو یہ تبدیل وصف کی ہو اصل کھال کی تبدیل نہین اور اس حالت کی تجدید عذاب کرنے کو اور عذاب
محسوس ہونے کے واسطے ہو یعنی ہر لحظہ اونکی کھال کو تازہ کر دینگے **لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ** تاکہ چکھین عذاب اور یہ عذاب چکھنا ہمیشہ ہوگا
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہو **عَزِيْزًا** غالب کہ کوئی اوسے کافرون پر عذاب کرنے سے منع نہ کر سکیگا **حَكِيْمًا**۝ جاننے والا
دوزخیون کی عقوبت موافق حکمت کے **وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اور جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسولؐ کا **وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** اور بجا لائے
طاعتین موافق حکم کے **سَنُدْخِلُهُمْ** قریب ہو کہ داخل کرین ہم اونھین **جَنّٰتٍ تَجْرِيْ** باغون مین کہ جاری ہین **مِنْ تَحْتِهَا**
الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون یا مکانون کے نہرین **خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ** در حالیکہ ہمیشہ رہینگے یہ مومن بیچ اون باغون کے
اَبَدًا ہمیشہ یعنی اتنی مدت کہ اوسکی انتہا ہی نہین **لَهُمْ فِيْهَآ** واسطے اون جنتیون کے ہین بیچ اون باغون کے **اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ**

عورتین پاکیزہ حیض ونفاس بلکہ سب ناپاکیون اور میلون سے وَّنُدْخِلُهُمْ اور داخل کرینگے ہم اونھین ظِلًّا ظَلِيلًا سایہ
پائدار مین کہ آفتاب سے وہ سایہ نہ جاتا رہیگا بلادِ عرب مین بڑی گرمی ہوتی ہے اور سایہ کو اسباب راحت مین سب سے زیادہ جانتے ہین تو ظل
ظلیل آسائش وآرام سے کنایہ ہے اور اس نکتہ سے وہ بات دفع ہوجاتی ہے جو بعضے لوگ کہتے ہین کہ جنت مین آفتاب ہی نہین کہ اوسکی
گرمی سے تکلیف ہو تو سایہ کیون ہوگا اور پھر سایہ سے فائدہ کیا اور محققون کے نزدیک ظل ظلیل حمایت آلہی اور عنایت بادشاہی کی
طرف اشارہ ہے کہ ہمیشہ جنتیون کے سر پر مبسوط رہیگی اور یہ سایہ زوال سے مبرّا اور نقص وانتقال سے منزّہ اور معرّا ہے بیت
این سایہ ہا زوال پذیرد عاقبت * در سایۂ گریز کہ آنرا زوال نیست * اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ تحقیق کہ اللہ حکم کرتا ہے تمھین اَنْ تُؤَدُّوا
الْاَمٰنٰتِ یہ کہ ادا کرو امانتین اِلٰٓى اَهْلِهَا طرف صاحب اونکے کے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز
فرمایا کہ خانۂ کعبہ کی کنجی عثمان بن طلحہ سے مانگ لو اور وہ کنجی اونکی ماں سلافہ کے پاس تھی عثمان بن طلحہ اپنی ماں کے پاس گئے اور اُنکی ماں
اونھین کنجی نہ دیتی تھی کہ بیٹا اگر تمسے یہ کنجی لے لینگے تو پھر تمھین نہ دینگے اور خانۂ کعبہ کی کنجی عبد الدار کے عہد سے ارث کے طور پر ہمین پہونچی ہے
عثمان بن طلحہ اپنی ماں سے مبالغہ اور اصرار کرتے اور اونکی ماں انکار کرتی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام مین اوسکے منتظر تھے
آخر حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما سلافہ کے دروازہ پر آئے اور حضرت فاروق اعظم نے پکارکے کہا کہ اے عثمان
باہر آ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار حد سے گذرا جاتا ہے سلافہ نے کنجی بیٹے کو دیدی اور بولی کہ تو لے اچھا کہ تمیم اور عدی لے لین پھر
عثمان وہ کنجی لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آنحضرت صلعم نے وہ کنجی لینے کو دست مبارک پھیلایا عباس رضی اللہ
تعالی عنہ اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ جسطرح آب زمزم پلانے کا منصب آپنے مجھے سپرد فرمایا خانۂ کعبہ کی دربانی بھی مجھے عنایت کیجیے
عثمان نے یہ بات سنتے ہی اپنا ہاتھ کنجی دینے سے روکا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان کنجی مجھے دے عثمان نے
ہاتھ بڑھایا عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے پھر وہی بات عرض کی عثمان نے چاہا کہ پھر اپنا ہاتھ کھینچے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ اگر خدا اور رسول کا ایمان تو رکھتا ہے تو خانۂ کعبہ کی کنجی مجھے دیدے عثمان نے عرض کیا کہ لیجیے امانت آلہی غرض کہ اسکے بعد
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور کنجی آپ کے ہاتھ مین تھی حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ آگے بڑھے اور عرض کی
کہ یا رسول اللہ دربانی کا منصب بھی اہل بیت کو عطا فرمائیے جیسے زمزم کا پانی پلانے کی خدمت اونھین عطا فرمائی فورًا حضرت جبرئیل امین
یہ آیت لیکر نازل ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی مین تمسے ایک کام کو کہونگا کہ اوس سے
لوگون کو نفع پہونچے نہ یہ کہ تم گمان کرو کہ لوگون سے تمھین نفع پہونچیگا پھر عثمان کو آپنے طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ لو یہ کنجی اے بنی طلحہ
ہمیشہ نہ پھیریگا یہ کوئی تمسے مگر ظالم پھر عثمان نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت اختیار کی اور کنجی اپنے بھائی شیبہ کو دیدی اور آج تک
کعبہ کی کنجی اوسی قوم کے پاس ہے اگرچہ امانت ادا کرنے کا حکم خاص اسی قصہ مین نازل ہوا مگر سب امانتین اس حکم مین داخل ہین بحر الحقائق مین
لکھا ہے کہ ظل ظلیل جو وجود حقیقی ہے اوسکے بیان کے بعد امانت کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امانت وجود مجازی سے
عبارت ہے جیسے چھاؤن کا وجود آفتاب کی بہ نسبت پس جسطرح سایہ کا وجود آفتاب کی امانت ہے اور جب آفتاب نے تجلی کی اور عالم کو

روشن کرنے والی شعاعون کے ساتھ افق سے طالع ہوکر زبان حال سے کہتا ہی کہ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا سائے کیسے زائل ہوجاتے ہین اور اونکا اثر بالکل محو ہوجاتا ہی اسی طرح وجود حقیقی جو بے مثال ہی اوسکے آفتاب کی شعاع جب غناے ذاتی وَاللّٰہُ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ کے افق سے پھیلتی ہی وجودات ظلیہ کی امانتین اون امانت والے کی طرف پھر جاتی ہین اور لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ کا بھید کھل جاتا ہی **ابیات** جملہ سرہا بہ پیش او نہید ✤ ملک ملک وست ملک ورا وہید ✤ خصم ہر شیر آمدو ہر روبہ او ✤ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ **وَاِذَا حَکَمْتُمْ** اور حق تعالی حکم کرتا ہی کہ جب تم حکم کیا چاہو **بَیْنَ النَّاسِ** درمیان لوگون کے **اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ** یہ کہ حکم کرو ساتھ عدل کے **اِنَّ اللّٰہَ** تحقیق کہ اللہ **نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ** کیا اچھی چیز ہی کہ تمھین ساتھ اوس چیز کے نصیحت کرتا ہی یعنی امانتین ادا کرنا اور عدل کے ساتھ حکم کرنا **اِنَّ اللّٰہَ کَانَ** تحقیق کہ اللہ ہی **سَمِیْعًا** سننے والا عثمان کی بات کو جو اوسنے کہی کہ لیجیے امانت آلہی **بَصِیْرًا** دیکھنے والا اوسکے کنجی پھیر دینے کو **یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا** اے گروہ ایمان والو کیجیے **اَطِیْعُوا اللّٰہَ** اطاعت کرو اللہ کی فرائض مین **وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ** اور فرمانبرداری رسول کی کرو سنتون مین **وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ** اور اطاعت کرو صاحبون حکم کی کہ جو تم مین سے ہین اس سے مسلمان حکام مراد ہین جنھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانہ مین مقرر فرماتے تھے چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کا سبب لکھا ہی کہ حضرت سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سریہ پر حاکم کیا اور عمار یاسر کو اونکے ساتھ بھیجا جس گروہ کی طرف خالد رضی اللہ عنہ عازم تھے وہ اونکی آمد سن کر بھاگ گیا اونمین ایک شخص جو مسلمان تھا عمار رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ میرے قبیلہ کے لوگ تو بھاگ گئے مین ایمان کو پشت پناہ بناکر اپنے گھر مین رہ گیا ہون اگر اسلام میری دستگیری کرے تو مین رہون ورنہ مین بھی بھاگون اور اپنی راہ لون عمار رضی اللہ عنہ نے اوسے امان دیدی اور وہ شخص اونکے حکم کے موافق اپنے گھر مین رہا خالد رضی اللہ عنہ نے دوسرے دن صبح لشکر کو حکم دیا کہ اس قبیلہ کو لوٹ لو لشکر کے لوگون نے سوا اوس پناہ گیر کے اور سب کو وہان نہ پایا اوسے قید کیا اور اوسکے عیال و اطفال کو خالد رضی اللہ عنہ کے پاس پکڑ لائے عمار رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یہ مسلمان ہی اور میرے حکم سے امان مین رہا ہی خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات ادب سے بعید معلوم ہوتی ہی کہ امیر لشکر کے ہوتے ہوے بے اوسکے مشورہ اور بے اوسکی اجازت کوئی کسی کو امان دیدے خالد اور عمار رضی اللہ عنہما مین گفتگو بڑھی اور حضرت سلطان الانبیا کی خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوکر صورت حال عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ کی امان برقرار رکھی اور منع کردیا کہ حاکم کے سوا اور کوئی کسی کو امان نہ دے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فرمانبرداری کرو حاکمون کی یعنی لشکرون کے حکام کی ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اولوالامر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر سچے تھے اور اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ ابوبکر اور عمر کا اشارہ انھی کی شان مین نافذ ہوا اور ابوبکر وراق رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اولوالامر خلفاے اربعہ ہین اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی کہا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ یا فقہا اور علما ہین یا ارباب عقول اور اہل راے اور عارفون کے نزدیک اولوالامر مشائخ اور پیران طریقت ہین کہ اہل سلوک کی تعلیم اور تربیت مین مشغول رہتے ہین اور سالک کو اونکی فرمانبرداری لازم ہی **نظم** ہر کہ سر بر خط فرمان ذلیلے نہ نہد ✤ کے میسر شودش روی براہ آوردن ✤ ہر کہ خواہد کہ بسر

منزل مقصود رسد٭ یا بدیش پیروی راہ نمایان کم دن ٭ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ پھر اگر اختلاف کرو فِي شَيْءٍ بیچ کسی چیز کے امور دین مین سے
فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ پس پھیر دو اوسے طرف کتاب الٰہی کے وَالرَّسُولِ اور رجوع کرو طرف رسول کے اونکی زندگی مین اور
اونکی سنت کی طرف بعد وفات کے إِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ اخلاص کی رو سے تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ایمان لاتے ہو ساتھ خدا کے
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور ساتھ دن قیامت کے اسواسطے کہ خدا اور روز قیامت کا ایمان اس بات کو مقتضی ہے کہ امور متنازع فیہ مین خدا
و رسول کی طرف رجوع کرین اور اپنی رائے ناقص پر اعمال اور اقوال مین مغرور نہ رہین ذٰلِكَ خَيْرٌ یہ رجوع بہتر ہے تمھین وَأَحْسَنُ
تَأْوِيلًا اور بہت خوب ہے عافیت کی جہت سے لکھا ہے کہ ایک یہود اور ایک منافق مین جھگڑا واقع ہوا اپنا جھگڑا فیصل کرنے کو ایک حاکم کی او نھین
احتیاج پڑی یہودی تو اس منافق کو محکمہ نبوت کی طرف کھینچتا تھا اور منافق کو کعب بن اشرف کی طرف رغبت تھی کہ وہ یہ قصہ
فیصل کرے آخر جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کے حضور مین حاضر ہوے اور یہود کے حسب مدعا حکم نافذ ہوا جب محکمہ
نبوت سے باہر نکلے تو منافق یہود کا دامنگیر ہوا کہ مین محمدؐ کے حکم سے راضی نہین ہون آ عمرؓ کے پاس چلین اور دوبارہ مرافعہ کرین
غرضکہ وہ دونون حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر گئے اور یہود نے دعویٰ اور حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کا حکم
بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منافق سے استفسار فرمایا کہ یہ جو یہودی کہتا ہے بیان واقعی ہے منافق نے تصدیق کی کہ ہان
کیفیت واقعی ہے مگر مین اس حکم سے راضی نہین ہون اور تجھسے حکم چاہتا ہون حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم یہین ٹھہرے رہو
جب تک مین گھر سے باہر آؤن اور راستی کے ساتھ تم دونون مین فیصلہ کر دون وہ دونون ٹھہرے رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
تلوار کھینچکر گھر سے باہر آئے اور منافق کا سر کاٹ کر صحرا مین پھینک دیا اور فرمایا کہ جو ایسے قاضی کے حکم سے راضی نہو اوسے یہی سزا دینا چاہیے
اوسی دن حضرت سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق لقب دیا اور حق تعالیٰ نے یہ
آیت نازل فرمائی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ کیا نہین دیکھا اور نظر نہین کی تو نے طرف اون لوگون کے جو يَزْعُمُونَ گمان کرتے ہین
أَنَّهُمْ آمَنُوا یہ کہ وہ ایمان لائے ہین بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی گئی تجھپر یعنی قرآن وَمَا أُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ اور ساتھ اوسکے جو تجھسے پہلے بھیجی ہے انبیا کی کتابون مین سے يُرِيدُونَ چاہتے ہین باوجود اسکے کہ ایمان کا
دعویٰ رکھتے ہین أَنْ يَتَحَاكَمُوا یہ کہ مرافعہ کرین إِلَى الطَّاغُوتِ طرف کعب بن اشرف کے جو نہایت طاغی اور باغی تھا
وَقَدْ أُمِرُوا حال آنکہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے مامور تھے اور سب مکلف بھی مامور ہین أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ساتھ اس بات کے
کہ نہ گرویدہ ہون ساتھ حکم طاغوت کے وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ اور چاہتا ہے شیطان أَنْ يُضِلَّهُمْ یہ کہ گمراہ کر دے اونھین جو طاغوت کی
طرف مائل اور راغب ہین ضَلَالًا بَعِيدًا گمراہی دور کہ ہرگز اوس سے راہ راست کی طرف رجوع کر ہی نہ سکین وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
اور جب کہین ان منافقون سے کہ حکم چاہنے کے وقت تَعَالَوْا آؤ إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ طرف اوس حکم کے جو نازل کیا ہے خدا نے اپنی
کتاب مین وَإِلَى الرَّسُولِ اور طرف اوس حکم کے جو اوسکا رسول کرتا ہے اوسکے حکم سے رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ
دیکھتا ہے تو منافقون کو کہ عناد کی وجہ سے يَصُدُّونَ عَنْكَ انکار کرتے ہین تجھسے صُدُودًا انکار کرنے کر

عداوت کی وجہ سے فَكَيْفَ پھر کیونکر ہوگا اور کیا کرینگے إِذَا أَصَابَتْهُم جب پہونچیگی اونھین مُّصِيبَةٌ عقوبت انکار کی بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ بسبب اوس چیز کے جو آگے بھیجی ہی ہاتھون اونکے نے یعنی طاغوت سے حکم چاہنا اور بعضے نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اوس منافق کو قتل کر ڈالا او سپر یہ مصیبت تھی ثُمَّ جَاءُوكَ پھر آتے ہین تیرے پاس او رعذر کرتے ہین یا مقتول کی دیت مانگتے ہین يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ قسم کھاتے ہین ساتھ خدا کے اور اونکی قسم کا مضمون یہ ہی کہ إِنْ أَرَدْنَا نہ چاہا ہمنے تمہارے محکمہ سے پھر کر یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر مرافعہ کے واسطے جاکر إِلَّا إِحْسَانًا مگر بھلائی کہ ہین لائق ہے وَتَوْفِيقًا اور تالیف اور موافقت کہ تمہا خصمین مین ہو جاے أُولَٰئِكَ وہ گروہ منافقون اور جھوٹی قسمین کھانے والون کا الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ وہ لوگ ہین کہ جانتا ہی اللہ مَا فِي قُلُوبِهِمْ وہ جو دلون مین اونکے ہی نفاق اور جھوٹ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ پس انکار کر اونکا عذر قبول کرنے سے وَعِظْهُمْ اور نصیحت کر اونھین برملا یعنی نفاق اور جھوٹ سے اونھین منع کر وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ اور کہہ واسطے اونکے خلوت مین اونکے ناپاک نفسون کے باب مین قَوْلًا بَلِيغًا کلام پہونچنے والا دلون مین موثر ہو اس درجہ کہ اوس کلام سے غمگین ہون اور وہ اونکے قتل کی دھمکی ہی یا اگر وہ توبہ نہ کرین تو اونپر مصائب اور مکارہ واقع ہوتا ہی وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی رسول اپنے بندون کی طرف إِلَّا لِيُطَاعَ مگر واسطے اسکے کہ اوسکی فرمانبرداری کرین بِإِذْنِ اللَّهِ ساتھ حکم الٰہی کے وَلَوْ أَنَّهُمْ اور اگر وہ منافق إِذ ظَّلَمُوا اوس وقت جو ظلم کیا اونھون نے أَنفُسَهُمْ جانون اپنی پر تیرے حکم سے انکار کرکے یا طاغوت سے حکم چاہ کر جَاءُوكَ آتے تیری جناب مین فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ پھر بخشش چاہتے خدا سے وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ اور بخشش چاہتا واسطے اونکے رسول یعنی اونکی شفاعت کرتا تو لَوَجَدُوا اللَّهَ البتہ پاتے یعنی جانتے خدا کو تَوَّابًا قبول کرنے والا گناہگارون کی توبہ کا رَّحِيمًا مہربان توبہ کرنے والون کی بخشش کے سبب سے معالم مین لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ مین جھگڑا پڑا پانی کے ناندھے پر کہ دونون اوسی ناندھے سے اپنی کھیتیان سینچتے تھے جب اونکا مقدمہ حضرت سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے محکمہ مین پہونچا تو آپ نے فرمایا کہ ای زبیر اپنی زمین کو پانی دے لے پھر ہمسایہ کے واسطے چھوڑ دے حاطب کو غصہ آیا بے ادبانہ ایسا کلام کیا کہ اوسکا مضمون یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زبیر رضی اللہ عنہ کی طرفداری ہی حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فَلَا نہین ہی حقیقت ایمان کی جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین وَرَبِّكَ قسم رب تیرے کی کہ وہ لَا يُؤْمِنُونَ ایمان نہ لائینگے ایمان حقیقی حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ جب تک کہ تجھے حکم کرین فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف پڑے اونکے درمیان اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا يَجِدُوا پھر نہ پائین فِي أَنفُسِهِمْ بیچ جیون اپنے کے حَرَجًا کچھ شک یا پیچ دلون اپنے کے کچھ تنگی اور گرانی مِّمَّا قَضَيْتَ اوس چیز سے کہ تو نے حکم کیا ہر چند کہ وہ اونکی طبیعت کے مخالف ہو وَيُسَلِّمُوا اور مان لین اور مطیع ہون تیرے حکم کے تَسْلِيمًا فرمانبرداری کرکے ظاہر مین بھی باطن مین بھی بے اعتراض اور مخالفت کے لکھا ہی کہ جب زبیر اور حاطب محکمہ نبوت سے باہر نکلے تو مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونسے پوچھا کہ کسکے واسطے حکم صادر ہوا حاطب نے جواب دیا کہ اونکی پھوپی کے بیٹے کے واسطے اور یہ بات کہنے مین گردن ٹیڑھی کرتا اور منہ سکوڑتا تھا ایک یہودی ہان حاضر تھا بولا

کہ خدا انھین قتل کرے یہ کیسے لوگ ہین کہ اس مرد کی رسالت پر گواہی دیتے ہین اور اسی کے حکم سے بدگمانی رکھتے ہین قسم خدا کی کہ بنی اسرائیل نے
حضرت موسی علیہ السلام کے زمانہ مین گناہ کیا تھا اور موسی علیہ السلام نے حکم کیا کہ تم لوگون کی توبہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کر ڈالو فورًا
بنی اسرائیل نے اوس حکم کی تعمیل کی اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا یہان تک کہ ستر ہزار آدمی قتل ہو گئے اور اپنے پیغمبر سے بدگمانی
نہ رکھی ثابت بن قیس نے جب یہ بات سنی تو بولے کہ قسم ہے محمد کے خدا کی کہ اگر محمد مجھے حکم فرمائے کہ اپنے تئین مار ڈال تو مین اپنے تئین
مار ڈالون اور عمار یاسر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی یہی بات کہی اور حق تعالی نے فرمایا وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اور
اگر ہم فرض کر دیتے ان لوگون پر جو ایمان کا دعوی کرتے ہین اَنِ اقْتُلُوْٓا یہ کہ مار ڈالو اَنْفُسَكُمْ جانین اپنی جیسا کہ بنی اسرائیل پر
کیا تھا اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ یا نکلجاؤ گھرون اپنے سے جس طرح بنی اسرائیل نکل گئے تھے تو نہ کرتے جو کہ فرض کیا تھا
ہمنے اوپر اونکے مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اونمین سے جیسے ثابت بن قیس اور عمار اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم وَلَوْ
اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ کہ منافق ہین فَعَلُوْا کرتے مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ وہ چیز کہ نصیحت کرتے ہین اور تکلیف دیتے ہین جسکی تو
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ البتہ بہتر ہوتا واسطے اونکے دنیا اور عقبی مین وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا اور بہت نزدیک ہوتا اونکے ایمان کی
تصدیق اور تحقیق کی جہت سے وَّاِذًا اور جبکہ اونھین اپنے دین مین تحقیق اور تصدیق حاصل ہو جاتی تو لَّاٰتَيْنٰهُمْ البتہ دیتے ہم
اونھین مِّنْ لَّدُنَّآ پاس سے اپنے اَجْرًا عَظِيْمًا اجر بڑا اور ثواب بہت کہ نعیم جنت ہے وَّلَهَدَيْنٰهُمْ اور البتہ دکھاتے ہم
اونھین صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا راہ سیدھی کہ اوس سے منزل مقصود کو پہونچین یا جنت مین چلے جائین لکھا ہے کہ ثوبان رضی اللہ
عنہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے ایک دن اپنے آقائے نعمت کی خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوئے یعنی رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مستطاب مین شرف حضوری سے مشرف ہوئے نہایت زار و نحیف ہو گئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا کہ ای ثوبان مَا غَيَّرَ لَوْنَكَ یعنی کس چیز نے تیرا رنگ بدل دیا اور تیرا چہرہ جو سرخ تھا کس رنج و محنت سے
زرد ہو گیا عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین جتنی دیر آپکا جمال باکمال نہین دیکھتا ہون اوتنے زمانہ کو زندگی کے حساب مین نہین شمار کرتا
بیت بے تو ای آرام جانم زندگانی مشکل ست ٭ بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل ست ٭ اب اس سوچ مین ہون کہ جب موت آئیگی اور
ضرور مفارقت ہو جائیگی تو مین کیا کرونگا اور کس حیلہ سے دل کو تسکین دونگا بیت از مرگ غمے نیست ازان می ترسم ٭ کز پرتو دیدار تو می مانم
دور ٭ اور بڑی فکر اور تردد یہ ہے کہ اگر اوس جہان مین دوزخیون مین سے ہونگا تو آپ کو کیونکر دیکھونگا اور اگر جنت مین جاؤنگا تو وہان آپکا بہت بلند درجہ
ہوگا آپ تک کیونکر پہونچونگا اور بعضون نے ثوبان کی جگہ عبداللہ انصاری کو لکھا ہے کہ وہ صاحب اذان اور مستجاب الدعوات تھے وہ جناب
رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی خدمت فیضدرجت مین روتے ہوئے آئے اور استفسار کے بعد رونے کا سبب بیان کیا کہ یا رسول اللہ میری
جان مال اولاد سب سے زیادہ آپ مجھے پیارے ہین آج تو آپ کے جمال باکمال کے مشاہدہ سے صبر نہین کر سکتا ہون اس بات سے
ڈرتا ہون کہ جنت مین آپ اعلی درجہ پر ہونگے اور مین صف نعال مین اپنے ہم رتبہ اور امثال کے پاس بیٹھا ہوا آپ کے
دیدار پر انوار سے محروم رہونگا حق تعالی نے شکستہ دلان فراق کو مژدہ وصال سے خوش فرما کر یہ آیت بھیجی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور

جو کوئی فرمانبرداری کریگا اللہ کی اوامر اور نواہی مین وَالرَّسُوْلَ اور اطاعت کریگا رسول کی دین کے حدود اور احکام مین فَاُولٰٓئِكَ پس مطیع اور فرمانبردارون کا وہ گروہ ہوگا قیامت کے دن مَعَ الَّذِيْنَ ساتھ اون لوگون کے کہ اَنْعَمَ اللّٰهُ انعام کیا ہی اللہ نے عَلَيْهِمْ اوپر اونکے مِّنَ النَّبِيّٖنَ انبیا مین سے اور اولوالعزم رسول بھی انہین داخل ہین وَالصِّدِّيْقِيْنَ اور سچون مین سے جنھون نے سب سے پہلے انبیا علیہم السلام کی تصدیق کی ہی وَالشُّهَدَآءِ اور شہیدون مین سے اس سے جنگ اُحد کے شہدا مراد ہین اور بہتون کے نزدیک یہ عام ہی اور سب شہیدون کو شامل ہی وَالصّٰلِحِيْنَ اور صالحون مین سے یعنی جنکے اعمال اور احوال اچھے ہین اور یہ بھی عام ہین وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۝ اور کیا اچھے ہین یہ لوگ رفیق اور ہمنشین رفیق کا لفظ واحد اور جمع سب پر بولتے ہین یا یہ کہ انمین سے ہر ایک اچھا رفیق ہی معالم مین ہی کہ نبیین سے ہمارے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم مراد ہین اور صدیقین اشارہ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اور شہدا حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہین اور صالحین سب صحابہ ہین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آیت کا خلاصہ یہ ہی کہ جو کوئی آج جسے دوست رکھتا ہی کل قیامت کے دن اوسی کے ساتھ ہوگا ابیات ہمچو بلبل دوستی گل گزین ✦ تا شوی باخرمن گل ہمنشین ✦ زاغ چون مردار را شد ہمنفس ✦ یار او مردار خواہد بود و بس ذٰلِكَ یہ گروہ مذکور کے ساتھ ہونا الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ فضل ہی اللہ کی طرف سے وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہی اللہ عَلِيْمًا۝ جاننے والا مقتدا اور تابعین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو ساتھ قتال دشمنو خُذُوْا حِذْرَكُمْ لو ہتھیار اپنے یعنی لڑائی پر آمادہ ہو جاؤ فَانْفِرُوْا پھر باہر جاؤ دشمنون کے قتال پر ثُبَاتٍ گروہ گروہ ادھر اودھر اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا۝ یا جہاد کے واسطے سیر کو اکٹھا ہوکر ایک ہی طرف وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ اور تحقیق کہ تم مین سے کوئی ہی کہ دیر کرتا ہی باہر جانے مین لڑائی پر اور تاخیر کرتا ہی جہاد مین اس سے ابن ابی اور اوسکے یار مراد ہین کہ اونھون نے جنگ اُحد کے دن خلاف کیا فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ پھر اگر پہونچے تمھین یعنی مسلمانون کو مُّصِيْبَةٌ مصیبت جیسے قتل یا ہزیمت قَالَ کہتا ہی وہ دیر کرنے والا منافق قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ تحقیق خدا نے احسان کیا مجھ پر اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا۝ اسواسطے کہ مین نتھا ساتھ مسلمانون کے حاضر معرکہ قتال مین وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ اور اگر پہونچتا ہی تمھین فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ فضل خدا کی طرف سے یعنی بہت بھلائی جیسے فتح اور غنیمت تو لَيَقُوْلَنَّ البتہ کہتا ہی لڑائی سے پیچھے رہ جانے والا اسطرح پر كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ کہ گویا نتھی بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ درمیان تمھارے اور درمیان اوسکے مَوَدَّةٌ دوستی یعنی اپنے تئین علاحدہ کرتا ہی اور بات اس طرح پر کہتا ہی کہ گویا اوسنے ہرگز تمھین دیکھا ہی نہین اور تمھاری صحبت مین وہ پہونچا ہی نہین آخر کلام اوسکا یہ ہی کہ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ اے کاشکے مین ہوتا اس لڑائی مین ساتھ مسلمانون کے فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا۝ پس کامیاب ہوتا مین کامیابی بڑی یعنی غنیمت مین سے بڑا حصہ پاتا فَلْيُقَاتِلْ پس چاہیے کہ قتال کرین فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے دین کے دشمنون سے الَّذِيْنَ وہ لوگ جنھون نے معاملہ کے بازار مین يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بیچا ہی زندگی دنیا کو جو فانی ہی بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے جو باقی ہی اور نعمتون کے جو لازوال ہین وَمَنْ يُّقَاتِلْ اور جو کوئی

ع ۱۱

قتال کرے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ راہ دین مین فَیُقْتَلْ پھر قتل ہو جائے اور شہادت کا درجہ پائے اَوْ یَغْلِبْ یا غالب آئے دشمن پر
اور فتحمند ہو فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ پس قریب ہے کہ دینگے ہم اوسے یعنی آخرت مین اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ اجر بڑا جسکی صفت نہین ہو سکتی
وَمَا لَکُمْ اور کیا ہو واسطے تمہارے اے اہل اسلام کہ جد و جہد کامل سے لَا تُقَاتِلُوْنَ جہاد نہین کرتے ہو اور لڑائی مین مشغول
نہین ہوتے ہو فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ اور واسطے بیچارون کے جو کفار کے ہاتھ مین گرفتار ہین
اور ان بیچارون کی ایک جماعت تھی مکہ معظمہ مین کہ یہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے اور اونکے لوگ اونھین ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین
نہ جانے دیتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردون مین سے جیسے سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید اور عباس بن ابی ربیعہ اور ابو جندل
بن سہیل اور مثل انکے وَالنِّسَآءِ اور عورتون مین سے جیسے ام شریک وغیرہ وَالْوِلْدَانِ اور لڑکون مین سے جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہ
کہ فرماتے ہین کہ مین اور میری مان بے بس اور ناچار تھے عورتون اور لڑکون مین اَلَّذِیْنَ اور یہ بیچارے وہ لوگ ہین کہ
عاجزی اور تضرع کی راہ سے یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین یعنی دعا کرتے ہین کہ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا اے رب ہمارے نکال ہمین مِنْ
ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ اس دیہ یعنی مکہ سے الظَّالِمِ اَھْلُھَا ایسا دیہ کہ ظالم ہین اوس دیہ والے شرک کے سبب سے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے
حق تعالی نے خود فرمایا ہے اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ وَاجْعَلْ لَّنَا اور کر واسطے ہمارے مِنْ لَّدُنْکَ اپنے پاس سے وَلِیًّا کوئی دوستدار اور ہمارا
متولی کار وَّاجْعَلْ لَّنَا اور کرے واسطے ہمارے مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا ۝ اپنے پاس سے کوئی یار اور مددگار کہ دشمنون کا شر ہم پر سے دفع کرے
حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی بعضون کو تو مکہ معظمہ سے نکلنا ممکن ہو گیا اور بعضے جو وہان رہ گئے تھے اونکے واسطے رسول مقبول سا
دوست بھیجدیا کہ فتح مکہ کے دن سبھون کی دلنوازی کرکے اونکے مہمات سرانجام فرما دیے اور اونکے واسطے حامی او مددگار مقرر کردیا یعنی عتاب بن اسید کو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کا حاکم کردیا اور وہ اون ضعیفون او بیچارون کا یار اور مددگار رہا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا یُقَاتِلُوْنَ
لڑتے ہین فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوئے بت پرست اور یہودی او نصاری یُقَاتِلُوْنَ
وہ مقاتلہ کرتے ہین فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ بیچ راہ شیطان کے جو طاغی باغی ہے یعنی شیطان کے حکم سے لڑتے ہین فَقَاتِلُوْٓا
پس قتل کرو اے خدا کے دوستو اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ شیطان کے دوستون اور فرمانبردارون کو اور اونکے مکر اور فریبون سے ڈرو
اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ تحقیق کہ حیلہ اور وسوسہ شیطان کا کَانَ ضَعِیْفًا ۝ ہے سست اور بے زور اسواسطے کہ فریب ہے بے دلیل اَلَمْ تَرَ
کیا نہین دیکھا تو نے اِلَی الَّذِیْنَ طرف اون لوگون کے جو مکہ مین اصرار اور مبالغہ کرتے تھے جیسے عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن
ابی وقاص اور مقداد بن اسود رضی اللہ تعالی عنہم اور مثل اونکے کہ یا رسول اللہ ہمین اجازت دیجیے کہ مشرکون سے ہم لڑین اسواسطے کہ اونکی
ایذا رسانی اور تکلیف دہی حد سے گذر گئی اور حکم الہی سے قِیْلَ لَھُمْ کہا گیا واسطے اونکے کہ کفار کی لڑائی سے کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ
باز رکھو ہاتھ اپنے جب تک کہ حکم الہی آئے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم کرو نماز وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دو مستحقون کو زکوۃ فَلَمَّا
کُتِبَ پھر جب کہ مدینہ مین آئے اور لکھا گیا یعنی واجب کردیا گیا عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ اوپر اونکے قتال کافرون کے ساتھ اِذَا فَرِیْقٌ
مِّنْھُمْ اوس وقت جبا ایک گروہ اونمین سے یَخْشَوْنَ النَّاسَ ڈرتے تھے اوس گروہ کے مشرکون کی لڑائی سے کَخَشْیَۃِ اللّٰہِ ایسا

ع ۹

ڈرنا کہ خدا ہی سے ویسا ڈرنا چاہیے اَوْ اَشَدَّ خَشْیَۃً ج بلکہ ڈر اوس سے بھی بہت زیادہ اور اس ڈر کو ضعف بشریت پر حمل کرنا چاہیے حکم خدا کو
مکروہ جاننے پر نہین یعنی فوت اور موت سے بالطبع ڈرتے تھے وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا اونھون نے اے رب ہمارے لِمَ کَتَبْتَ کس واسطے واجب
کردیا تو نے عَلَیْنَا الْقِتَالَ ج اوپر ہمارے مقاتلہ کفار کا لَوْلَآ اَخَّرْتَنَا کیون نہ چھوڑ دیا تو نے ہمین امن اور فارغ نہ رکھا اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ط
ایک وقت تک کہ نزدیک ہے سب کو اگر منافقون سے یہ سوال صادر ہوا تو کچھ عجب نہین اور اگر مسلمانون سے واقع ہوا ہو تو خوف اور بددلی سے اونھون نے
ایسی بات کہی اور پھر توبہ کر لی ایک قول یہ ہے کہ مسلمانون کا ایک گروہ آیت قتال نازل ہونے کے بعد منافق ہو گیا اور جہاد سے انکار کر گئے
یہ اونھی کا قول تھا اور صحیح تر یہ بات ہے کہ اس سوال کو تخفیف تکلیف کی تمنا پر محمول رکھین وجہ انکار پر نہین قُلْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان ڈرنے والون سے جنھون نے دنیا کے ساتھ دل اٹکایا ہے کہ مَتَاعُ الدُّنْیَا جس سے فائدہ اوٹھاتے ہین دنیا مین وہ
قَلِیْلٌ ج تھوڑی چیز ہے آخرت کے سامنے وَالْاٰخِرَۃُ اور آخرت خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی قف بہتر ہے دنیا سے اور افضل ہے واسطے
اوس شخص کے جو پرہیز کرے شرک سے یا سب بری باتون سے وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جاوگے اے مجاہدو یعنی اب
جہاد کے درجون مین سے خدا کم نہ کریگا فَتِیْلًا ۝ اوس ڈورے کے برابر بھی جو کھجور پر ہوتا ہے پس بے پروا ثواب پانے کے وعدہ پر
بھروسا کیے رہو اور موت جو ضرور آنے والی ہے اوس سے نہ ڈرو اسواسطے کہ کسی گردن کو اس کمند سے رہائی میسر نہین اور کسی آدمی
اس واقعہ سے چھٹکارا متصور نہین اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا جہان ہوگے تم مدینہ مین خواہ مکہ مین یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ پا جائیگی تمھین موت
وَلَوْ کُنْتُمْ اگرچہ ہو تم فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ط بیچ حصارون مضبوط کے یا بیچ گوشون آراستہ کے یا بیچ بارہ برجون آسمان کے
یعنی کسی جگہہ اور کسی حال مین آدمی کو موت سے چارہ نہین رباعی گر کاخ تو بر سپہر اعظم سازند ٭ ور کار تو چون سلسلہ درہم سازند ٭ ہم قسمت ما
این حجرۂ فانی ترا ٭ ترکان اجل سرای ماتم سازند ٭ حکیم سنائی کہتے ہین بیت چہ کنی خانۂ دل آبادان ٭ دل من اینما تکونوا خوان ٭ بیت
چون در آید اجل چہ بندہ چہ شاہ ٭ وقت چون در رسد چہ بام چہ چاہ ٭ وَاِنْ تُصِبْھُمْ اور اگر پہونچتی ہے منافقون کو حَسَنَۃٌ
نعمت بہتات اور ارزانی یا دشمنون پر فتح جیسا کہ جنگ بدر مین ہوا تھا تو یَّقُوْلُوْا ھٰذِہٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ج کہتے ہین کہ یہ بھلائی پاس سے ہے
اللہ کے وَاِنْ تُصِبْھُمْ سَیِّئَۃٌ اور اگر پہونچتی ہے اونھین تنگدستی اور قحط یا ہزیمت جیسا کہ جنگ اُحد مین ہوا تھا تو یَّقُوْلُوْا ھٰذِہٖ
مِنْ عِنْدِکَ ط کہتے ہین کہ یہ سختی تیرے پاس سے ہے اے محمد اور تیری تدبیرین جو صائب نہین اونکے سبب سے انوار مین لکھا ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ مین ہجرت فرمائی اور اوس سال پچھلے برسون کی طرح میوے نہوئے اور نرخ گران ہونے لگی تو یہود
اور منافقون نے اس حال کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی جانب منسوب کیا حق تعالی اونکا قول جھوٹا کرنے کو حکم فرماتا ہے
قُلْ کُلٌّ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تنگی اور کشائش اور گرانی اور ارزانی اور ہزیمت اور غنیمت مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ط نزدیک سے ہے
خدا کے اور اوسی کے ارادہ کے ساتھ ہے فَمَالِ پس کیا ہے اور کیسا حال ہے ھٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ واسطے اس گروہ یہود اور منافقون کے
لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ نزدیک نہین ہین کہ سمجھین حَدِیْثًا ۝ بات جسمین اونکے واسطے نصیحتین ہین یا یہ کہ نہین ہین کہ بات
سمجھین بلکہ بہائم کی طرح سنتے ہین اور سمجھتے نہین اور اونکی نافہمی سے ہے جو کہتے ہین مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ جو کچھ پہونچتی ہے تجھے غنیمت اور فتح

فَمِنَ اللّٰهِ پس فضل خدا سے ہی وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ اور جو کچھ پہونچتی ہی تجھے اصحاب کی ہزیمت او قتل فَمِنْ
نَّفْسِكَ ؕ پس تیری ذات سے ہی اور بعضے مفسر اس آیت کے معنی اسطرح پر کہتے ہین کہ ای انسان جو بھلائی تجھے پہونچتی ہی وہ خدا کے
فضل و کرم سے ہی اور جو بلا تجھے پیش آتی ہی تیرے گناہون کے باعث سے ہی وَاَرْسَلْنٰكَ اور بھیجا ہمنے تجھے لِلنَّاسِ واسطے
سب آدمیون کے رَسُوْلًا ؕ رسول کہ احکام پہونچادے تو کچھ تقدیر کرنے والا نہین کہ بھلائی برائی کی نسبت تیری طرف کرین
وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہی اللہ شَهِيْدًا ۝ گواہ تیری رسالت پر مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ جو کوئی اطاعت کریگا رسول کی فَقَدْ
اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ پس تحقیق کہ اوسنے اطاعت کی اللہ کی اسواسطے کہ رسول خدا ہی کی طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہی خدا ہی کے
حکم سے تو رسول کی فرمانبرداری خدا کی فرمانبرداری ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنا فی اللہ
اور بقا باللہ کے وصف سے موصوف تھے اور جو شخص قائم باللہ ہو بیشک وہ اللہ کا خلیفہ ہی تو حق تعالیٰ کی خلافت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ثابت تھی ہر معاملہ مین جو خلق کے ساتھ آپ کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہی وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
اور بیشک جو معاملہ خلق آپ کے ساتھ کرتی او سمین بھی آپ اللہ کے خلیفہ تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ
اللّٰهَ اور ایسے خلیفہ کی اطاعت بیشک وسی کی اطاعت ہی جسکا یہ خلیفہ ہی مثنوی چون تہی شد از خود و پر شد ز دوست ٭ بیشکے فرمان این
فرمان اوست ٭ ما رمیت اذ رمیت فاش گو ید بر ملا ٭ کہ نیفگندی تو افگندیم ما ٭ تو در افگندن نہ جز آلتے ٭ فعل فاعل ابو دبے علتے ٭ عقل
اینجا رہ ندارد وہم نیز ٭ چشم بکشا لب فرو بند ای عزیز ٭ وَمَنْ تَوَلّٰى اور جو کوئی پھر جائے تیرے حکم سے فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ پس نہین
بھیجا ہمنے تجھے عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ اوپر اونکے نگاہبان کہ اونھین گناہ کرنے سے تو محافظت کرے بعضے علما اس حکم کو آیت
سیف سے منسوخ جانتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین منافق تیرے حضور مین طَاعَةٌ ۡ ذکر ہمارا کام فرمانبرداری اور تیرا کام حکم فرمانا ہی
فَاِذَا بَرَزُوْا پھر جب باہر جاتے ہین مِنْ عِنْدِكَ پاس سے تیرے بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ رات کو باہم کہتا ہی ایک گروہ
اونمین سے غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ سوا اوسکے جو دن کو تجھسے کہتے ہین یا کہتے ہین سے اوسکے جو تو اونسے کہتا ہی تَقُوْلُ مؤنث غائب کا صیغہ ہی
اور اوسکا فاعل ضمیر ہی کہ طَآئِفَةٌ کی طرف پھرتی ہی یا مذکر مخاطب کا صیغہ ہی کہ وہ مذکر مخاطب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وَاللّٰهُ يَكْتُبُ
اور اللہ لکھتا ہی لوح محفوظ مین یا نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے خدا کے حکم سے لکھتے ہین مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ جو کچھ وہ کہتے ہین اور تدبیر کرتے ہین
رات کو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منھ پھیر لے اونپر عتاب کرنے سے اسواسطے کہ اسلام ظاہر کرنے کی وجہ سے اونپر قتل کرنے کا حکم جاری
نہین ہی وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اور توکل کر خدا پر اور اپنا کام اوسی پر چھوڑ وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہی خدا وَكِيْلًا ۝ ع قائم ساتھ
کام بندون کے اور اونکے احوال مین تصرف کرنے والا اور متوکلون کی مہمات مین کفایت کرنے والا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ
آیا کیون غور نہین کرتے یہ منافق بیچ قرآن کے اور فکر نہین کرتے بیچ اوسکے تا کہ اعجاز کے آثار سے اونھین ظاہر ہو جائے کہ یہ حق تعالیٰ ہی کا
کلام ہی وَلَوْ كَانَ اور اگر ہوتا قرآن مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ پاس سے غیر خدا کے یعنی اگر مخلوق کا کلام ہوتا جیسا کہ
کافرون اور منافقون کو گمان ہی تو لَوَجَدُوْا البتہ پاتے عقل اور فہم والے فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ بیچ اوسکے

اختلاف بہت معنی مین تناقص اور نظم مین تفاوت ہونے سے اسواسطے کہ آدمی تفاوت اور خلل سے خالی نہین خواہ بسبب لفظ خواہ بسبب معنی
وَإِذَا جَاءَهُمْ اور جب آتا ہی منافقون کو اَمْرٌ کوئی کام یعنی کوئی خبر یا کوئی مہم پیش آتی ہی مِّنَ الْأَمْنِ اون کامون مین سے
جو ایمنی کے باعث ہون جیسے کسی قوم سے مصالحہ کرنے پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قصد یا لشکر اسلام کی فتح وظفر أَوِ الْخَوْفِ
یا اون مین سے جو ڈر اور خوف کے سبب ہون جیسے دشمنون کا اجتماع یا مسلمانون کے لشکرون مین سے کسی لشکر کی کمی أَذَاعُوا بِهِ
افشا کر دیتے ہین وہ خبر تحقیق کرنے کے پہلے ہی اور اوس افشا ہین ضرر اور فساد ہی اسواسطے کہ مسلمانون کی اچھی خبر سے دشمنون مین
فتنہ برپا ہوتا ہی اور بدخواہی کی وجہ سے مسلمانون کے ساتھ جنگ کرنے پر وہ آمادہ ہوتے ہین اور مسلمانون کی خبر بد مسلمان کو سست
اور پریشان کر دیتی ہی وَلَوْ رَدُّوهُ اور اگر چھوڑ دین اوس چیز کو إِلَى الرَّسُولِ رسول کی راے صائب پر کہ اگر صلاح جانیگا تو وہ
خود ہی آشکارا کر دیگا وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ یا تدبیر صاحبون حکم کے مسلمانون مین سے جیسے شریف صحابہ یا لشکرون کے
حاکم تو لَعَلِمَهُ الَّذِينَ البتہ جانلین اوسے وہ لوگ جو يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ نکالتے ہین خبر اور خوب تحقیق کر لیتے ہین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اولوالامر وہ لوگ ہین جو جانتے ہین کہ کس چیز کو افشا اور کسے اخفا کرنا چاہیے وَلَوْلَا فَضْلُ
اللَّهِ عَلَيْكُمْ اور اگر نہوتا فضل خدا کا تمپر رسول بھیجنے کے سبب سے وَرَحْمَتُهُ اور رحمت اوسکی قرآن نازل کرنے کے باعث سے اور بعضون نے
کہا ہی کہ فضل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہی یا اسلام اور رحمت قرآن شریف ہی یا توفیق کہ اگر اونکی برکت نہوتی تو لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّيْطَانَ البتہ پیروی کرتے تم شیطان کی إِلَّا قَلِيلًا ○ مگر تھوڑے تم مین سے کہ عصمت ربانی کی مدد کے بدولت وساوس شیطانی سے
ایمن رہتے اور بعضون نے کہا ہی کہ قلیل تھوڑی سی جماعت ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے قبل اور قرآن نازل
ہونے سے پہلے محض عنایت الٰہی سے اونھون نے راہ راست پائی تھی جیسے ورقہ بن نوفل اور قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور زید
بن عمرو اور سیف بن یزن اور قس اونکے فَقَاتِلْ پس لڑ تو فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ اطاعت اور رضاے الٰہی کے بدر مین جب
لڑائی کا وعدہ ہوا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کا عزم فرمایا اور نعیم بن مسعود لوگون کو ابوسفیان کے
لشکر سے ڈراتا تھا اور بعضے صحابہ جانے سے کراہت کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر کوئی نہین جاتا تو مین
تنہا جاتا ہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ کفار کے ساتھ لڑنے سے انکار کرین تو تو ہی تنہا جا اور لڑ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا
نَفْسَكَ نہین تکلیف دیا جاتا ہی جہاد پر مگر اپنی ذات مین پس اوردن کی مخالفت سے غمناک نہو وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ
اور ترغیب دے مسلمانون کو اوپر قتل مشرکون کے اسواسطے کہ تیرے ذمہ ترغیب ہی تکلیف نہین عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ شاید کہ خدا
باز رکھے مسلمانون سے بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا شدت جنگ کفار کو یعنی کفار قریش کو اس طور پر کہ خوف اونکے دل مین ڈالدے
اور بدر صغریٰ مین یہی حال ہوا تھا کہ ابوسفیان ڈرا اور جنگ بدر کے میدان مین نہ آیا جیسا کہ سورۃ آل عمران مین مذکور ہو چکا ہی
وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا اور اللہ سخت تر ہی ہیبت اور صولت مین قریش سے وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ○ اور سخت تر ہی اوپر
عقوبت اور عذاب کرنے مین مَّن يَشْفَعْ جو کوئی درخواست کرے شَفَاعَةً حَسَنَةً درخواست اچھی کہ اوس سے

کوئی حق ثابت ہو اور کسی کو نفع پہونچے اور کسی سے ضرر دفع ہو تو یَّكُنْ لَّهٗ ہوگا اوس درخواست کرنے والے کو نَصِيْبٌ مِّنْهَا
حصہ ثواب مین سے اوس درخواست کے وَمَنْ يَّشْفَعْ اور جو کوئی درخواست کرے شَفَاعَةً سَيِّئَةً درخواست بُری
کہ اوسکے سبب سے حقوق مین سے کوئی حق فوت ہو اور کسی کو ضرر پہونچے اور کسی کی بھلائی رُک رہے تو يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا
ہوگا واسطے اوس سفارش کرنے والے کے حصہ وبال اوسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا اور ہر چیز پر
توانا اور صاحب قدرت یا نگہبان سب چیزون کا یا گواہ سب چیزون پر وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ اور جب دعا دیے جاؤ تم
ساتھ سلام کے فَحَيُّوْا تو تم بھی اپنے دعا کرنے والے کو دعا دو بِاَحْسَنَ مِنْهَا ساتھ بہتر کے اوس دعا سے اگر وہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ تو تم جواب دو وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور اگر وہ رحمت کے ساتھ سلام کرے تو تم اوسکے جواب مین بَرَكَاتُهٗ زیادہ کر دو اَوْ رُدُّوْهَا یا وہی دعا پھیر دو یعنی اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ کے جواب مین کہو عَلَيْكَ السَّلَامُ اسقدر فرض ہے اور جو پہلے کہا گیا وہ سنت ہے شرائط سلام اور جواب کی فضیلت اور اوسکے
آداب جواہر التفسیر مین مفصل مذکور ہین اور بعضے علما اس بات پر ہین کہ اگر سلام کرنے والا مسلمان ہو تو اوسے بہتر جواب دینا چاہیے
اور اگر مسلمان نہو تو علیک کے لفظ کے ساتھ اوسے پھیر دینا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝ تحقیق کہ خدا ہے
اوپر سب چیزون کے حساب کرنے والا پس تمسے سلام اور اوسکے جواب کا حساب لیگا اَللّٰهُ اللہ ہے کہ بے شبہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی
معبود لائق عبادت کے مگر وہ لَيَجْمَعَنَّكُمْ قسم خدا کی کہ جمع کریگا تمھین قبرون سے اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک کہ اوس دن
اوٹھائے لَا رَيْبَ فِيْهِ کچھ شک نہین اوس دن مین یا اوس جمع ہونے مین وَمَنْ اَصْدَقُ اور کون شخص ہے بہت سچا
مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝ اللہ تعالی سے یعنی اوس سے زیادہ کوئی سچا نہین بات اور وعدہ کی رو سے یعنی اللہ کی بات اور وعدہ مین
جھوٹ کو راہ نہین اسواسطے کہ جھوٹ نقص ہے اور حق تعالی نقص سے پاک ہے لکھا ہے کہ ایک قوم نے مکہ سے ہجرت کی اور پشیمان ہو کر
راہ سے پھر آئے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ مین اپنے اسلام کا پیام بھیجا مسلمانون کو اونکے باب مین اختلاف
کچھ مسلمان تو اونکے اسلام کے قائل تھے اور کچھ اونکے نفاق کا حکم کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَا لَكُمْ پس کیا ہے واسطے تمہارے
فِي الْمُنٰفِقِيْنَ بیچ شان منافقون کے کہ متفرق ہوگئے ہین فِئَتَيْنِ ساتھ دو فرقہ کے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بعضے مسلمانون نے
مدینہ کی ہوا ناموافق ہونے کا بہانہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت چاہی کہ ہم لوگ جنگل مین ہین اور مدینہ سے باہر
نکل کر مکہ کے مشرکون سے مل گئے صحابہ کو اونکے اسلام مین تردد پیدا ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تم لوگ دو گروہ کیون ہوگئے اون لوگون کے
نفاق پر اتفاق کیون نہین کر لیتے ہو وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ اور حال یہ ہے کہ اللہ نے رد کیا اونھین ساتھ حکم کفر کے طرف قتل اور
قید ہونے کے بِمَا كَسَبُوْا بسبب اوسکے جو عمل کیا اونھون نے اور مسلمانون سے مونھہ پھیر کر مشرکون کی طرف رجوع کر گئے
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا کیا چاہتے ہو تم کہ ہدایت کرو مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ اوسکو جسے گمراہ کر دیا خدا نے وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے گمراہ کرتا ہے خدا فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ پس نہین پاتا ہے تو واسطے اوسکے راہ حق وَدُّوْا
اور دوست رکھتے ہین یہ لوگ جو پھر گئے ہین دین سے لَوْ تَكْفُرُوْنَ یہ کہ کافر ہو جاؤ تم كَمَا كَفَرُوْا جیسے کافر ہو گئے وہ

نصف

ع ۱۱

فَتَكُونُونَ سَوَآءً تاکہ ہو جاؤ برابر ایک دوسرے کے گمراہی میں فَلَا تَتَّخِذُوا پس نہ پکڑو تم مِنْهُمْ اون میں سے اَوْلِيَآءَ دوست حَتّٰى يُهَاجِرُوا تاوقتیکہ ایمان لائیں اور اونکا ایمان اسطرح تحقیق ہو جاوے کہ وہ ہجرت کریں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ رضائے الٰہی کے ایسی ہجرت جو خالی ہو غرض اور ریا سے فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر انکار کریں ایمان اور ہجرت سے فَخُذُوْهُمْ تو پکڑو اونھیں اور قید کرو وَاقْتُلُوْهُمْ اور قتل کرو اونھیں حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ جہاں پاؤ حرم کے باہر خواہ حرم کے اندر وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اور نہ پکڑو اونمین سے کسی کو وَلِيًّا دوستدار وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ یار اور مددگار بلکہ اونھیں پکڑو اور قتل کر ڈالو اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مگر اون لوگون کو جو جا ملیں اور پناہ لیں اِلٰى قَوْمٍ طرف اس گروہ کے کہ واقع ہوا ہے بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ درمیان تمھارے اور اونکے عہد و پیمان اور وہ قبیلۂ خزاعہ کے لوگ تھے یا بنی بکر کے یا بنی اسلم کے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے اقرار کر لیا تھا کہ جو شخص اونکے جوار مین آجائے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار مین ہوا اَوْ جَآءُوْكُمْ یا ملیں اوس قوم سے جسکے لوگ آئے تمھارے پاس حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ حال آنکہ تنگ تھے سینے اونکے اور مکروہ جانتے ہین اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اس بات کو کہ لڑین تم سے اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ یا قتال کرین ساتھ قوم اپنی کے کفار مین سے اور یہ لوگ بنی مدلج تھے کہ اونھون نے عہد و پیمان کر لیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقاتلہ نہ کرینگے اور قریش سے بھی اسی طرح پر عہد کر لیا تھا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ تو لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ البتہ مسلط کر دیتا اونھیں اوپر تمھارے یا کہ اونکے دلون سے تمھارا خوف نکال دیتا فَلَقٰتَلُوْكُمْ تو البتہ وہ تمھارے ساتھ قتال کرتے فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ پھر اگر کنارہ کریں تمسے یہ مرتد اور وہ لوگ بھی جنھون نے تمسے عہد کرکے صلح کر لی ہے فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ پھر قتال نکرین وہ مرتد ساتھ تمھارے وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ اور ڈالیں طرف تمھارے اطاعت اور اسلام قبول کرنا یعنی تمسے امان مانگیں فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ پس نہیں کی اور نہیں دی اللہ نے تمھیں عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا اوپر اونکے راہ اونکی جانین مارنے اور اونکا مال لوٹنے مین اس آیت کا حکم آیۂ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ سے منسوخ ہے سَتَجِدُوْنَ قریب ہے کہ پاؤ تم اٰخَرِيْنَ دوسری قوم کو یعنی قبیلۂ غطفان یا بنی اسد کو کہ مدینہ مین آکر اسلام ظاہر کرینگے يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ چاہتے ہین کہ امین ہین تمسے اور جب مدینہ سے پھر جائین تو کافر ہو جائین وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ اور چاہتے ہین کہ امن مین جائین قوم اپنی سے كُلَّمَا رُدُّوْا جب بلاتے ہین اونھیں اِلَى الْفِتْنَةِ طرف کفر کے یا اہل اسلام قتال کرنے کو تو اُرْكِسُوْا فِيْهَا پھر جاتے ہین طرف اوس فتنہ کے فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ پس اگر تمھارے قتال سے کنارہ نکرین وَيُلْقُوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ اور نہ ڈالین طرف تمھارے صلح اور امان کی طلب وَيَكُفُّوْا اَيْدِيَهُمْ اور باز نہ رکھیں ہاتھ اپنے تمھارے قتال سے فَخُذُوْهُمْ تو پکڑو اونھیں وَاقْتُلُوْهُمْ اور قتل کر ڈالو اونھیں حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ جہاں کہیں اونپر قابو پاؤ وَاُولٰٓئِكُمْ اور وہ گروہ جَعَلْنَا لَكُمْ دی ہے ہمنے تمھیں عَلَيْهِمْ اوپر اونکے سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا دلیل کھلی ہوئی اونکے قتل اور قید کرنے کو اور وہ دلیل اونکے کفر کا ظاہر ہو جانا ہے اور غدر اور مکر کا واقع ہونا وَمَا كَانَ اور نہیں سزاوار اور نہیں درست لِمُؤْمِنٍ واسطے مومن کے اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا یہ کہ قتل کرے مومن کو ناحق اِلَّا خَطَـًٔا مگر

ساتھ خطا اور نادانی کے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً اور جو کوئی مار ڈالے کسی مومن کو نادانی سے فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ پس اوسپر ہی آزاد کرنا بندہ مُّؤْمِنَةٍ مومن کا وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اور اوپر اوسکے ہی دیت پوری ادا کی ہوئی اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ ورثہ مقتول کو کہ بانٹ لین آپس مین اور سب میراثون کی طرح اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ مگر یہ کہ وارث تصدق کردین قاتل پر اور دیت اوسے معاف کردین اس آیت کا نزول عیاش بن ربیعہ کی شان مین ہی کہ ہجرت کے قبل مسلمان ہوا تھا اور اپنے قرابت والون سے اسلام چھپاتا تھا ایک رات بھاگا اور مدینہ کی راہ لی اوسکی مان نے اوسکے فراق مین نالہ و فریاد شروع کی اور ابو جہل اور اوسکا بھائی حارث کہ عیاش کے مادری بھائی تھے اونھون نے مان کی جزع فزع دیکھکر عیاش کا پیچھا کیا اور مدینۂ منورہ کے پاس سے اوسے دم دلاسا دیکر پھیر لائے اور مکہ مین لاکر اوسکے ہاتھ پاؤن باندھ دھوپ مین ڈالدیا تاکہ اسلام سے پھر جاوے حارث بن زید ایک دن اودھر نکلے اور پوچھا کاے عیاش یہ مصیبت تو کیون کھینچتا ہی دین اسلام چھوڑ دے اور آرام سے رہ غرض کہ ایذا اور تکلیف کی شدت سے عیاش نے وہ کلمہ کہدیا جو وہ کافر چاہتے تھے دوبارہ حارث نے اوسے ملامت کی کہ جس دین سے تو پھر گیا اگر حق تھا تو تونے دین حق چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تونے دین باطل اختیار کیا تھا عیاش اوسپر غصہ مین آیا اور قسم کھائی کہ اگر کسی دن تجھپر قابو پاؤنگا تو مین جس حال مین ہون تجھے قتل ہی کر ڈالونگا پھر عیاش نے ہجرت کی اور اسلام کی تجدید کر لی اور حارث بھی مدینہ مین آئے اور مسلمان ہوے عیاش اونکے مسلمان ہوتے وقت موجود نہ تھے ایک دن عیاش نے حارث کو محلہ قبا مین تنہا پایا اور قسم کے موافق اونھین قتل کر ڈالا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عیاش کو ملامت کی کہ ایک مسلمان کو تونے ناحق قتل کر ڈالا قیامت مین کیا جواب دیگا عیاش یہ سنکر نادم ہوے اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر تمام قصہ عرض کیا اور کہا کہ حارث کے اسلام سے مجھے خبر نہ تھی نادانی سے یہ امر مجھسے سرزد ہوا اس خطا کی جزا کا امیدوار ہون تو یہ آیت نازل ہوئی اور جو قتل خطا اور نادانی سے ہوا اوسکا حکم بیان ہوگیا فَاِنْ كَانَ پس اگر ہو مقتول مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ اوس گروہ سے جو دشمن تمھارے ہین یعنی کافر وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور قاتل مومن ہو فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ تو اوسکے قاتل پر ہی آزاد کرنا بندہ مومن کا اور مقتول کے وارثون کو دیت دینا نہ چاہیے اسواسطے کہ مسلمان اور کافر مین وراثت نہین وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ اور اگر ہو مقتول اوس قوم مین سے کہ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ درمیان تمھارے اور درمیان اوس قوم کے لوگون کے عہد و پیمان ہی یا ذمی ہو تو اوسکا حکم دیت اور کفارہ مین مسلمانون کا حکم ہی فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ تو قاتل پر ہی دیت ادا کی ہوئی اِلٰٓى اَهْلِهٖ اوسکے لوگون کو وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ اور آزاد کرنا بندہ مومن کا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پس جو کوئی نہ پائے بندہ اور مول لینے کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تو اوسپر ہین روزے دو مہینے کے پے در پے تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اور یہ حکم کیا خدا نے تاکہ توبہ نصیب کرے تمھین جلد اور یہ توبہ عطا کرنا خدا کی طرف سے ہی اور اوسی کی توفیق سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا اور ہی خدا جاننے والا قاتل اور مقتول کا حال حَكِـيْمًا ۝ حکم کرنے والا دیت اور کفارہ کے باب مین لکھا ہی کہ مقیس بن ضبابہ نے اپنے بھائی ہشام کو بنی النجار کے محلہ مین

مقتول پایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر کیفیت عرض کی حضرت نے زہیر فہری کو اوسکے ساتھ کرکے بنی النجار کے سردارون کے پاس بھیجا کہ اگر تم ہشام کے قاتل کو جانتے ہو تو اوسے مقیس کے حوالہ کرو ورنہ شریعت کے موافق اوسکی دیت ادا کرو بنی النجار کو یہ پیغام پہونچا سو اونٹ مقیس کو دیے مقیس نے زہیر کے ساتھ مدینہ منورہ کی راہ لی جب شہر کے قریب پہونچے تو مقیس کو یہ شیطانی وسوسہ آیا کہ زہیر فہری بیگناہ کو قتل کیا اور اپنے دل مین کہا کہ جان کے قصاص مین مین نے جان ماری اور مجھے دیت فائدہ حاصل ہوئی پھر مرتد ہوکر مکہ کو پھرا اور یہ آیت نازل ہوئی **وَمَنْ يَّقْتُلْ** اور جو کوئی قتل کرے **مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا** مومن کو قصدا اور عمدا اوسکے قتل کو حلال جانے **فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ** پس جزا اوسکی دوزخ ہے **خَالِدًا فِيْهَا** حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہیگا بیچ اوسکے **وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ** اور غصہ کیا خدا نے اوپر اوسکے **وَلَعَنَهٗ** اور ہنکا دیا اوسے اور دور کر دیا اپنی رحمت سے **وَاَعَدَّ لَهٗ** اور تیار کر رکھا واسطے اوسکے **عَذَابًا عَظِيْمًا**۝ عذاب بڑا یہ بڑا گناہ کرنے کے سبب سے لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قوم پر لشکر بھیجا اور مرداس نذکی اوس قوم مین مسلمان تھا اوسکی قوم بھاگ گئی اور وہ اپنا مال متاع بکریان لیکر ایک پہاڑ پر اطمینان سے جا رہا جیسے ہی لشکر اسلام تکبیر کہتا ہوا پہونچا اور مرداس نے تکبیر کی آواز سنی اوسنے بھی تکبیر کہی اور مومنون پر سلام کہکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہوا پہاڑ سے اوترا اُسامہ بن زید فورًا اوسپر دوڑ پڑے اور تلوار سے اوسکا سر اوڑا دیا جو کچھ اوسکے پاس تھا سب لوٹ لیا اوسکی بکریان ہانک لائے یہ خبر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپکو نہایت رنج اور صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اُسامہ تو نے اوسے قتل کیا جو بیگانگی شرک سے بری ہوکر یگانگی حق کا مقر تھا اُسامہ اپنے اس فعل پر نادم ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ میری بخشش طلب فرمایئے حضرت نے تین بار فرمایا فَكَيْفَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور ایک روایت یہ ہے کہ اسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مرداس کا کلمہ کہنا میری تلوار کے خوف سے تھا حضرت نے فرمایا هَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَهٗ پھر دل اوسکا تو نے پھاڑ اتھا کہ تجھے معلوم ہوا کہ وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ اور یہ آیت نازل ہوئی کہ **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا** اے گروہ ایمان والون کے **اِذَا ضَرَبْتُمْ** جب سفر کرو **فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** بیچ راہ خدا کے یعنی جہاد کو جاؤ **فَتَبَيَّنُوْا** پس اچھی طرح پوچھو اور آہستگی سے دریافت کرو **وَلَا تَقُوْلُوْا** اور نہ کہو **لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ** واسطے اوس شخص کے جو القا کرے طرف تمھارے سلام یعنی اہل اسلام کی تحیت اور دعا کرے یہ بات کہ **لَسْتَ مُؤْمِنًا** نہین ہے تو مومن بلکہ ہمسے ایمن ہونے کے واسطے تو نے یہ کلمہ کہا **تَبْتَغُوْنَ** چاہتے ہو تم اے مجاہدو **عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** عارضی اور فانی مال دنیا کا اس سے مرداس کی غنیمت اور بکریان مراد ہین اگر تم غنیمت کے طالب ہو **فَعِنْدَ اللّٰهِ** تو اللہ کے پاس **مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ** غنیمتین بہت ہین کہ تمھارے قبضہ مین دیگا تاکہ مال کے واسطے مسلمانون کو قتل کرنے کی تمھین حاجت نہ رہے اور بالفرض مرداس نے تلوار کے خوف ہی سے کلمہ کہا اور سلام کیا تو **كَذٰلِكَ كُنْتُمْ** اسی طرح تھے تم بھی **مِّنْ قَبْلُ** پہلے اس سے یعنی پہلے جب تم اسلام مین داخل ہوے تو اپنی جان اور مال بچانے کے لیے کلمہ شہادت کو وسیلہ پکڑتے تھے **فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ** پھر احسان کیا خدا نے تم پر اس طرح کہ دین مین تمکو مضبوطی دیدی **فَتَبَيَّنُوْا** پس خوب تحقیق اور مفصل دریافت کرو اس بات کو اور لوگون کو قتل کر ڈالنے مین جلدی نکرو اپنے گمان پر اسواسطے کہ ہزار کافرون کو زندہ چھوڑ دینے کا وبال بہت کم ہے ایک مسلمان کو مار ڈالنے کے

وہاں سے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ اللہ ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو تم خبردار لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ نہین برابر ہین بیٹھ رہنے والے اپنے گھرون مین کہ وہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنون مین سے ہین غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ کہ نہون بیماری اور عجز والے وَالْمُجٰهِدُوْنَ اور جہاد کرنے والے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے بِاَمْوَالِهِمْ ساتھ مالون اپنے کے اسباب جنگ مہیا اور مقاتلہ کا سامان تیار کرتے ہین وَاَنْفُسِهِمْ اور ساتھ جانون اپنی کے کہ اپنے تئین معرض قتل مین لاتے اور جو شخص مرتبہ راحت مین تن پروری کرے وہ اوس شخص سے کیونکر برابر ہو سکتا ہی جو معرکہ مجاہدت مین جانبازی کرے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہ آیت اوتری اور غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ کا لفظ اسمین نہ تھا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ میرا کیا حال ہوگا کہ مین اندھا ہون اور دشمنون سے مقاتلہ کرنے کی دولت سے محروم ہون اوسی وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کے آثار ظاہر ہوے اور وہ حال منکشوف ہونے کے بعد آپنے فرمایا کہ لکھو مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ فَضَّلَ اللّٰہُ فضیلت دی ہی خدا نے الْمُجٰهِدِیْنَ جہاد کرنے والون کو جو جہاد کرتے ہین بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً اوپر بیٹھنے والون کے عذر کے سبب سے درجہ عالی ہین کہ وہ غنیمت اور فتح اور نیکنامی ہی وَکُلًّا اور سب کو جو عذر کے سبب گھر بیٹھے ہین اور جہاد کی رغبت رکھتے ہین اور جہاد کر نہین سکتے اور مجاہدون کو جو جہاد مین مشغول و مصروف ہین وَعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وعدہ کیا ہی اللہ نے جزاے خیر کا کہ وہ بہشت ہی مگر درجون کا تفاضل اور مرتبون کا تفاوت عمل کی زیادتی سے ہوگا وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰهِدِیْنَ اور فضیلت دی اللہ نے مجاہدون کو عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اوپر بیٹھنے والون بے عذر کے اَجْرًا عَظِیْمًا اجر بڑا کہ وہ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ درجے بلند ہین خدا کی جانب سے آخرت مین اور مفسرون نے کہا ہی کہ ستر درجے ہین ہر دو درجون مین تیز رو گھوڑے کی دوڑ سے ستر برس کی راہ ہی وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً اور مغفرت اور رحمت ہی وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا اور ہی خدا بخشنے والا گذرے ہوے گناہ اونکے رَّحِیْمًا مہربان اوپر اونکا اجر زیادہ کرنے مین لکھا ہی کہ مسلمانون کی ایک جماعت جیسے قیس بن فاکہ اور قیس بن ولید اور اونکے مثل اور مسلمانون نے باوصف قدرت رکھنے کے مکہ سے مدینہ کو ہجرت نہ کی اور جب وہ سالار قریش بدر کی جانب جاتے تھے تو یہ مسلمان بھی کفار قریش کے ساتھ لڑائی کے مقام پر حاضر ہوے اور مسلمانون کی تلوار سے قتل ہو گئے حق تعالی نے اونکی شان مین یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق وہ لوگ کہ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ جان نکالتے ہین اونکی فرشتے جو ملک الموت کے مددگار ہین ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ درحالیکہ وہ لوگ ظلم کرنے والے تھے اپنی جانون پر ہجرت نہ کرنے کی وجہ سے اوس وقت ہجرت فرض تھی یا کافرون کی موافقت کرکے اور وہ ممنوع تھی قَالُوْا کہا ملائکہ نے ملامت کرنے کی رو سے اونکو فِیْمَ کُنْتُمْ کس کام مین تھے تم دین کے کامون مین سے اور کس گروہ کے ساتھ تھے تم مشرکون مین سے یا موحدون ہین قَالُوْا کُنَّا کہا اون لوگون نے کہ تھے ہم مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ضعیف اور عاجز مکہ کی زمین مین اور کفار ہمپر غالب تھے قَالُوْٓا کہا ملائکہ نے اونھین چھوٹا کرنے کو اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَةً کیا نہ تھی زمین اللہ کی وسعت رکھنے والی اور بہت سی دنیا مین کہ فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا پس تم ہجرت کرتے دوسری طرف اوس سے جیسے حبشہ اور مدینہ کے مہاجرون نے ہجرت کی یعنی بعض لوگ جو ایمان لاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے

ع ۱۳
۵

فرمایا تھا کہ تم لوگ کافرون مین نہ رہو بلکہ تم اور کسی جگہ جا رہو پھر جب مجھے ہجرت کا حکم ہو تو تم بھی آؤ اون لوگون مین سے بعضے تو حبشہ کی طرف
ہجرت کر گئے اور بعضے مدینہ کی جانب چلے گئے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی تو حضرت سے وہ لوگ آملے جو حبشہ اور
مدینہ مین تھے فَاُولٰٓئِكَ پس جس گروہ نے ہجرت نہ کی او سکے لوگ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جگہ اونکی دوزخ ہی وَسَآءَتْ
مَصِيْرًا ۝ اور بُری پھر جانے کی جگہ ہی اونھین دوزخ اور یہ عذاب اون سب لوگون کے واسطے مقرر ہی جنھون نے ہجرت ترک کی اِلَّا
الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مگر جو لوگ فی الواقع ضعیف اور عاجز ہین مِنَ الرِّجَالِ مردون مین سے وَالنِّسَآءِ اور عورتون مین سے
وَالْوِلْدَانِ اور لڑکون مین سے کہ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً نہین استطاعت رکھتے حیلہ سازی کی وَّلَا يَهْتَدُوْنَ
سَبِيْلًا ۝ اور نہین جانتے راہ مدینہ کی یا نکلنے کا طریقہ نہین جانتے فَاُولٰٓئِكَ پس وہ بیچارے عَسَى اللّٰهُ شاید خدا اَنْ
يَّعْفُوَ عَنْهُمْ یہ کہ بخشدے اونسے عفو کا لفظ اس بات کا اشارہ کرتا ہی کہ ترک ہجرت خطرناک کام تھا حتٰی کہ مضطر الیہ نہین ہو سکتا
وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا اور ہی خدا معاف کرنے والا معذورون کو غَفُوْرًا ۝ بخشنے والا گناہ اونکے وَمَنْ يُّهَاجِرْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جو کوئی ہجرت کرے بیچ راہ طاعت خدا کے يَجِدْ فِي الْاَرْضِ پائیگا بیچ زمین کے مُرٰغَمًا كَثِيْرًا
جگہ بہت یعنی آرام کی جگہین وَّسَعَةً اور کشائش بیچ روزی کے یا کشادگی اظہار دین مین اور کلمہ توحید بلند کرنے مین عمر بن دینار
عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مکہ معظمہ مین بہت لوگ ایمان لاتے تھے اور ہجرت کرنے کی قدرت نہ رکھتے تھے جب ہجرت
نہ کرنے پر تہدید کی آیت نازل ہوئی اور لکھی ہوئی مکہ معظمہ کے ضعیفون کو پہونچی تو جندع بن ضمرہ نے اپنے بیٹون سے کہا کہ ہر چند مین
بوڑھا اور بیمار ہون مگر عاجز بیچارون مین نہین چلنے کی تدبیر کر سکتا ہون اور مدینہ کی راہ جانتا ہون ڈرتا ہون کہ ناگاہ موت آجائے
اور مر جاؤن اور ہجرت نہ کرنے سے میرے ایمان مین خلل پڑے مین جس تخت پر پڑا ہون اسی پر مجھے باہر لیچلو بیٹے باپ کے مطیع ہوے
اور لیچلے منزل تنعیم مین پہونچکر جندع پر موت کے آثار ظاہر ہوے تو اوسنے اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھکر کہا کہ ای اللہ یہ ہاتھ
تیری ملک ہی اور دوسرا ہاتھ تیرے رسول کا ہی مین تیری بیعت کرتا ہون اوس چیز کے ساتھ کہ بیعت کی اوسی چیز کے ساتھ تیرے رسول نے
یہ کہا اور مر گیا اور اوسکی خبر مدینہ پہونچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر وہ مدینہ مین پہونچ جاتا تو اوسکا اسلام بہت کامل اور اوسکا اجر بہت زیادہ
ہوتا حق تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ اور جو کوئی نکلا اپنے گھر سے مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
درحالیکہ ہجرت کرنے والا ہو طرف اللہ اور اوسکے رسول کے اللہ اور رسول کے واسطے نکلے یعنی اللہ اور رسول سے تقرب حاصل کرنے کے
واسطے نکلے ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ پھر پالیوے اوسے موت اثنائے راہ مین اور ہجرت کی جگہ تک نہ پہونچے فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ
پس تحقیق کہ ثابت ہو گیا اجر اوسکا عَلَى اللّٰهِ اوپر اللہ کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا اور ہی اللہ بخشنے والا گناہ اوس شخص کے جسنے ہجرت مین
تاخیر کی رَّحِيْمًا ۝ مہربان اوسے ثواب دینے کے وعدہ مین اوسکی نیک شی پر وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ اور جب سفر کرو زمین مین
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ پس نہین اوپر تمھارے کچھ گناہ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ بیچ اسکے کہ کوتاہ کرو نماز سے یعنی چار رکعتین
جسمین ہین اوسکی دو ہی رکعتین پڑھو اِنْ خِفْتُمْ اگر ڈرو اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یہ کہ تمھین مار ڈالین وہ لوگ جو کافر ہین یہ شرط

باعتبار غالب کے ہی اسواسطے کہ اوس زمانہ مین مدینہ منورہ کے گرد مسلمانون کے بہت دشمن تھے اور اب بیخوف بھی قصر کرنا چاہیے اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ تحقیق کہ کافر کَانُوْا لَکُمْ ہین واسطے تمہارے عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ دشمن ظاہر وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ اور جب تو ہوا وے مین دشمنون سے خوف کے وقت فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ پس چاہیے تو کہ قائم کرے واسطے اونکے نماز تو اپنے لشکر کے دو گروہ کر دے فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ پس چاہیے کھڑا ہو ایک گروہ اونمین سے ساتھ تیرے او نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے روبرو کھڑا رہے وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ اور چاہیے کہ لین ہتھیار اپنے احتیاطاً فَاِذَا سَجَدُوْا پھر جب سجدہ کرین نماز پڑھنے والے فَلْیَكُوْنُوْا پس چاہیے کہ وہ لوگ جو نماز نہین پڑھتے ہین مِنْ وَّرَآئِكُمْ پیچھے تمہارے دشمن کے برابر آور یہ گروہ ایک رکعت پڑھ لے تو صف لشکر مین پھر جاے وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى اور چاہیے کہ آئے وہ دوسرا گروہ جسنے لَمْ یُصَلُّوْا نماز نہین پڑھی اور لشکر کی نگہبانی کرتا تھا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ پس چاہیے کہ اس گروہ کے لوگ پڑھ لین ساتھ تیرے ایک رکعت دوسری وَلْیَاْخُذُوْا اور چاہیے کہ یہ بھی لین اپنے ساتھ حِذْرَهُمْ وہ ہتھیار جسکے سبب سے دشمن سے بچ سکتے ہین جیسے سپر خود زرہ وَاَسْلِحَتَهُمْ اور ہتھیار اپنے جنسے لڑتے ہین جیسے تلوار تیر کمان وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا دوست رکھتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوے ہین لَوْ تَغْفُلُوْنَ یہ کہ غافل ہو جاؤ تم عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ ہتھیارون اپنے سے وَاَمْتِعَتِكُمْ اور اسباب اپنے سے جیسے کپڑے وغیرہ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ پس حملہ کرین اوپر تمہارے مَّیْلَةً وَّاحِدَةً حملہ ایک اور جو کچھ پائین لیجائین روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی پر تشریف لیگئے تھے جیسے ہی عسفان مین پہونچے عرب کے مشرکون کو دیکھا کہ صف باندھے ہوے جدال و قتال پر مہیا ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حکم فرمایا لشکر اسلام نے بھی دشمن کے مقابلہ پر صف جمائی اور ظہر کی نماز کا وقت آیا اور کافرون کا لشکر قبلہ اور اہل اسلام کے لشکر کے بیچ مین تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی کفار ان حضرات کے رکوع اور سجود کو دیکھتے تھے جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے تو کافرون نے افسوس کیا کہ ہمنے ایسے مین انپر دھاوا کیون نہ کیا کفار کے لشکر مین سے ایک کافر نے آواز دی کہ اس نماز کے بعد ان لوگون مین دوسری نماز اور ہی کہ اوس نماز کے اعزاز اور اکرام مین یہ لوگ بڑا اہتمام کرتے ہین دیکھتے رہو اوس وقت ناگہانی انکے سر پر ہم جا پڑینگے اور دل کھول کر انسے بدلا لینگے ابھی نماز عصر کا وقت نہ آیا تھا کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوے اور خوف کی حالت مین نماز پڑھنے کا طریقہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرمادیا اور فقہا کو اس نماز کی کیفیت مین بہت اختلاف ہی کتب فقہ مین وہ اختلاف لکھا ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اور کچھ گناہ نہین تمپر اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى اگر ہو تمھین رنج مِّنْ مَّطَرٍ مینہ سے کہ بھاری کر دے تمہارے ہتھیارون کو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا ہو تم بیمار اور ناتوان ہتھیار اوٹھانے مین اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ یہ کہ رکھدو ہتھیار اپنے وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہر حال مین لیے رہو آلات اپنی حفاظت کے تاکہ دشمن تمپر دھاوا نہ کر دے اور بعضون نے کہا ہی کہ خیال رکھو اور ڈرتے رہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ نے اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ تیار کیا ہی واسطے کافرون کے عذاب ذلیل کرنے والا فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ پھر جب ادا کر چکے تم نماز خوف اور اوس سے فارغ ہوئے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ پس یاد کرو اللہ کو قِیٰمًا حالت قیام مین کہ تلوار مارتے ہو وَّقُعُوْدًا اور بیٹھنے کی حالت مین کہ تیر مارتے ہو

قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ اور اوپر کروٹون اپنی کے جب تک کہ گر پڑے ہو اور مفسرون نے کہا کہ ہر حال مین خدا کو یاد کرنا مراد ہی اور بعضے لکھا ہی کہ ذکر خوف کے معنی پر ہی یعنی ڈرو خدا سے قیامًا یعنی کام کرتے وقت وقعودًا بیٹھے وقت اور جب خلق کے ساتھ اور علی جنوبکم جب سوتے ہو ارادہ کرو اور ایسے ہی خوف کا نتیجہ الا تخافوا کا مژدہ ہی ابیات ہر کہ ... خائفان را لا تخافوا گفت درس ہر کہ خوش نیست ... فَاِذَا اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ پس جب آرام پایا تم نے اور خوف گیا
فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ پس نماز پڑھو اچھی طرح ارکان ادا کرکے اور شرطون کا لحاظ رکھ کر اِنَّ الصَّلٰوۃَ تحقیق کہ نماز کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ہی اوپر مومنون کے کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا فرض وقت مقرر کی گئی یعنی وقتون کے ساتھ حد باندھی ہوئی کہ اوسکے وقتون سے نکال دینا درست نہین وَلَا تَہِنُوۡا اور سستی نہ کرو اور کمزور نہ بنجاؤ فِی ابۡتِغَآءِ الۡقَوۡمِ بیچ ڈھونڈھنے کافرون کے اور اونسے لڑنے ہین یہ آیت حمراء الاسود کی لڑائی مین نازل ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ احد کے بعد چاہتے تھے کہ ابوسفیان کے پیچھے جائین اور صحابہ زخمون کی وجہ سے تکلیف اور رنج مین تھے حق تعالیٰ فرماتا ہی اِنۡ تَکُوۡنُوۡا تَاۡلَمُوۡنَ اگر ہو تم ای مسلمانو کہ دردمند ہو گئے ہو زخمون سے فَاِنَّہُمۡ یَاۡلَمُوۡنَ پس تحقیق کہ کافر بھی دردمند اور زخمی ہین کَمَا تَاۡلَمُوۡنَ جیسے تم دردمند ہو وَتَرۡجُوۡنَ مِنَ اللّٰہِ اور تم باوجود درد دکھ کے امید رکھتے ہو اللہ سے مَا لَا یَرۡجُوۡنَ وہ کہ جو کافر امید نہین رکھتے ثواب آخرت اور دنیا مین فتح و نصرت کی وَکَانَ اللّٰہُ اور ہی اللہ عَلِیۡمًا جاننے والا تمھارے دل کی باتین حَکِیۡمًا محکم کار
مرو نہی مین لکھا ہی طعمہ بن ابیرق جو بنی ظفر مین سے تھا اوسنے ایک رات کو قتادہ بن نعمان کے گھر مین نقب لگائی اور ایک زرہ جو آٹے کے تھیلے مین چھپا رکھی تھی چرائی اتفاقًا تھیلا پھٹا تھا راہ بھر آٹا گرتا گیا طعمہ کے گھر تک طعمہ اوسے اپنے گھر لے گیا مگر وہان رکھا نہین وہان سے لاکر ایک یہودی کے گھر مین امانت رکھدی اوس یہودی کو زید بن السّمین کہتے تھے صبح ہوتے قتادہ آٹے کے نشان پر چلے اور طعمہ کے گھر پہونچے اور زرہ مانگی طعمہ نے قسم کھائی کہ زرہ مین نے نہین چرائی ہی اور مجھے خبر بھی نہین قتادہ آٹے کے نشان پر وہان سے یہودی کے گھر پہونچے اور یہودی کو پکڑا زید یہودی نے کہا کہ کل طعمہ البتہ ایک زرہ آٹے کے تھیلے مین رکھی ہوئی لایا اور میرے پاس امانت رکھوا گیا ہی اور لوگون نے اس بات پر گواہی دی قتادہ نے اس مقدمہ کی کیفیت محکمہ علیہ نبوی مین عرض کی اور بنو ظفر جو طعمہ کی قوم تھے اوسکی رسوائی کے خوف سے نہ چاہتے تھے کہ طعمہ مجرم ہو اور یہودی پاکدامن نکلے یہودی سے جھگڑا کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ یہودی کا جرم ثابت ہو اور مسلمان اوس سے بری رہے جیسے ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کو سزا دینی چاہی اور قصد کیا کہ اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمائین جناب الٰہی سے یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ تحقیق کہ ہمنے نازل کیا ہی اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ طرف تیرے قرآن بِالۡحَقِّ ساتھ راستی اور درست حکم لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ تاکہ حکم کرے تو درمیان لوگون کے بِمَاۤ اَرٰىکَ اللّٰہُ ساتھ اوس چیز کے جو خدا نے تجھے پہچنوائی اور وحی بھیجی وَلَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ اور نہو واسطے خیانت کرنے والون کے خَصِیۡمًا دشمن اوسکا جو بیگناہ ہی اور جو خائن ہی اوس سے خیانت کو دفع کرنے کا ارادہ نہ کر وَّاسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ اور بخشش چاہ اللہ سے اوسکی کہ یہودی کو سزا دینے کا تو نے ارادہ کیا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تحقیق کہ خدا ہی غَفُوۡرًا بخشنے والا اوسے جو بخشش چاہے رَّحِیۡمًا مہربان اوس پر وَلَا تُجَادِلۡ اور نہ جھگڑ

عَنِ الَّذِيْنَ اون لوگون کی طرف سے جو يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ خیانت کرتے ہین ساتھ جانون اپنی کے یعنی طعمہ کی قوم کہ
اونھون نے اوسکی خیانت رد کی ہو اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ تحقیق کہ خدا دوست نہین رکھتا اوس شخص کو مَنْ كَانَ خَوَّانًا
جو ہو بڑا خائن یعنی خیانت کرنے پر حریص ہو اور بڑا ہوا ہو اَثِيْمًا گناہگار اپنے گناہ مین مستغرق يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ
شرم کرتے ہین لوگون سے اور خیانت چھپاتے ہین وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ اور نہین شرم کرتے اللہ سے وَهُوَ مَعَهُمْ
حال آنکہ اللہ ساتھ اونکے ہو اور اونکے دلون کی چھپی ہوئی باتین اوس سے پوشیدہ نہین ہین پس بہت سزاوار ہو کہ اوس سے شرم کرین اور
اوس سے شرم نہین رکھتے اِذْ يُبَيِّتُوْنَ جس وقت کہ رات کو مکر اور تزویر کی تدبیر کرتے ہین مَا لَا يَرْضٰى وہ چیز کہ نہین پسند کرتا ہے
اللہ مِنَ الْقَوْلِ کہنے جھوٹ سے بنو ظفر آپس مین رات کو مشورہ کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کھائے اسواسطے کہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس قسم کو باور کر لینگے کہ وہ مسلمان ہو اور یہودی جو کافر ہو اوسکی بات کی طرف التفات نہ فرمائینگے وَكَانَ اللّٰهُ
اور ہو اللہ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس کام کے جو کرتے ہین وہ تدبیر مُحِيْطًا ۝ گھیرنے والا ساتھ علم قدیم اپنے کے اور کوئی چیز
اوسکے علم سے باہر نہین هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تم ہو اے گروہ بنی ظفر کہ جاہلیت کی وجہ سے جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ دور کرتے ہو خائنون کی
خیانت لڑ جھگڑ کر فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تفسیح زندگی دنیا کے فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ پس کون شخص ہو وہ جو جھگڑیگا ساتھ خدا کے
اور خیانت دور کریگا عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اونسے قیامت کے دن اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ آیا کون ہو جو ہو گا عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝
اوپر اونکے نگہبان اس طرح پر کہ اونھین نہ چھوڑے کہ اونپر عذاب کرین یا حمایتی کہ عذاب اونپر سے روک رکھے
وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اور جو کوئی کرے برائی کہ اوس سے کسی کو ضرر پہونچے اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ یا ظلم کرے اپنی جان پر
ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ پھر بخشش چاہے اللہ سے توبہ کرکے يَجِدِ اللّٰهَ پائیگا خدا کو غَفُوْرًا بخشنے والا گناہون کا رَّحِيْمًا ۝
مہربان اوپر اپنے فضل سے اس آیت مین حق تعالیٰ نے طعمہ اور اوسکی قوم کو توبہ اور استغفار کی ترغیب فرمائی وَمَنْ يَّكْسِبْ
اِثْمًا اور جو کوئی کرے گناہ اور چاہے کہ کسی بیگناہ کو اوسکی تہمت لگا دے فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ پس سوا اسکے نہین کہ کرتا ہو وہ کام
عَلٰى نَفْسِهٖ اوپر جان اپنی کے اسواسطے کہ اوس گناہ کا ضرر اوسکی جان سے دوسرے کی طرف تجاوز نہین کرتا
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا اور ہو اللہ جاننے والا زرہ کے چور کو حَكِيْمًا ۝ حکم کرنے والا اوسکی جزا کا ہاتھ کاٹنے سے
وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓــَٔةً اور جو کوئی کرے گناہ صغیرہ یا وہ گناہ جو نادانستگی مین ہو جاتے اَوْ اِثْمًا یا گناہ کبیرہ
یا وہ گناہ جو عمداً اوس سے سرزد ہو ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ پھر تہمت لگائے ساتھ اوس گناہ کے بَرِيْٓـــًٔا کسی بیگناہ کو جیسے
طعمہ نے اپنا گناہ زید یہودی کی طرف نسبت کر دیا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا پس تحقیق کہ اوٹھایا اوسنے جھوٹ کہ
اوس سے متحیر اور مبہوت ہوتے ہین بیگناہ وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اور دوسرے اوٹھانے والا ہوا گناہ ظاہر کا وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہوتا فضل خدا عَلَيْكَ اوپر تیرے کہ اوسنے وحی بھیجی اور تجھے حقیقت حال سے اطلاع دیدی
وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اوسکی کہ زید یہودی پر عذاب کرنے کا اور سزا دینے کا جو تو نے قصد کیا تھا اور طعمہ کو توسچا کیا چاہتا تھا

ع ۱۶ ۸

اس سے خدا نے تجھے پھیر دیا لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ البتہ قصد کیا تھا ایک گروہ نے مِّنْهُمْ بنو ظفر مین سے اَنْ يُّضِلُّوْكَ یہ کہ پھیر دیوین
تجھے صحیح اور راست حکم سے وَمَا يُضِلُّوْنَ اور خطا اور ضلالت مین نہین ڈالتے اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ مگر جانون اپنی کو اسواسطے کہ اس کام کا
وبال اونھی کے حال کی طرف پھرنے والا ہی وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ اور تجھے نقصان نہین پہونچا سکتے ہین کسی چیز سے
اسواسطے کہ تو عصمت الٰہی کی پناہ مین ہی وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اور نازل کیا خدا نے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اوپر تیرے قرآن وَالْحِكْمَةَ
اور اوسکے احکام کا بیان وَعَلَّمَكَ اور تعلیم کر دیا تجھے مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ جو نہ تھا تو کہ آپ سے جان لیتا چھپی ہوئی باتین
اور دلون کے بھید اور بہت علما نے کہا ہی کہ وہ علم ہی ربوبیت حق اور اوسکے جلال کا اور پہچاننا عبودیت نفس اور اوسکے حال کا اور بحر الحقائق مین
لکھا ہی کہ جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو گا یہ اوسکا علم ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے شب معراج مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا جیسا کہ
معراج کی حدیثون مین وارد ہوا ہی کہ مین عرش کے نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق مین ڈال دیا پس جان لیا مین نے جو کچھ ہو گیا ہی اور جو کچھ ہونے والا ہی
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ اور ہی فضل اللہ کا عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ اوپر تیرے بڑا اسواسطے کہ جو نبوت کاملہ تجھے ہی اس سے بڑھ کر کوئی فضل نہین

ثلثة

لَا خَيْرَ نہین ہی بھلائی فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ بیچ بہت کے بھید کہنے اونکے سے یعنی طعمہ کی قوم نے جو رات کو مشورے کیے
طعمہ کی رہائی کے باب مین اور بعضون نے کہا ہی کہ نجوی متناجیون کا اسم ہی یعنی اون بھید کہنے والون مین کچھ بھلائی نہین ہی اِلَّا مَنْ
اَمَرَ مگر وہ شخص جو حکم کرے بِصَدَقَةٍ ساتھ صدقہ دینے کے اَوْ مَعْرُوْفٍ یا حکم کرے ساتھ معروف کے اور معروف وہ چیز ہی
جو شرع مین مستحسن ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان معروف سے قرض دینا مراد ہی یا عاجز بیچارون کی دستگیری اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ
یا حکم کرے صلح کر دینے کا لوگون مین اور اونکے دلون سے کدورت رفع کر دے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کرے ان امور مین سے
جو مذکور ہوے ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ واسطے چاہنے خوشنودی خدا کے فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ پس قریب ہی کہ دین ہم اوسے
اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اجر بڑا وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ اور جو کوئی مخالفت کرے ساتھ رسول کے مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
بعد اس سے کہ ظاہر ہو گئی لَهُ الْهُدٰى واسطے اوسکے راہ راست معجزات اور کھلی ہوئی دلیلون پر واقف ہونے سے وَيَتَّبِعْ اور
پیروی کرے غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ سوا اوس راہ کے جسپر مومن ہین اعتقاد اور عمل مین سے اور یہ آیت بھی طعمہ کی شان مین ہی کہ ہاتھ کاٹنے کے
خوف سے بھاگا مکہ کی طرف اور مرتد ہو گیا اور وہان بھی کسی کے گھر مین نقب لگاتا تھا اوسپر دیوار پھٹ پڑی اور اوسکے نیچے دبگیا دوسرے دن
لوگون نے اوسے دیوار کے نیچے سے نکالا اور چاہا کہ مار ڈالین بعضے اہل مکہ نے سفارش کی کہ یہ مدینہ سے بھاگا اور یہان پناہ لی ہی اسکا
مار ڈالنا مناسب نہین پھر اوسے مکہ سے نکالدیا قضاعہ کے تاجرون کے ساتھ شام کی طرف جانے کا اوسنے قصد کیا اور ایک منزل مین
قافلہ کو غافل پا کر کچھ اونکے اسباب مین سے چرا لیا اور بھاگا آخر گرفتار ہوا اور لوگون نے اوسے سنگسار کیا اور ایک قول یہ ہی کہ
جدہ سے کشتی پر سوار ہوا اور کشتی مین دینار کی ایک تھیلی چرائی یہ بات تحقیق ہونے کے بعد کشتی والون نے اوسے دریا مین ڈالدیا یہ تو دنیا کا
عذاب تھا اور عذاب آخرت کو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى چھوڑ دینگے ہم اوسے اوس جہان مین اوس چیز کے ساتھ جسے دوست رکھتا ہی اس جہان مین
کہ وہ کفر اور مرتد ہو جانا ہی یعنی اوسے کافرون اور مرتدون مین ہم داخل کر دینگے وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ اور داخل کرینگے اوسے ہم جہنم مین وَسَآءَتْ

مَصِيرًا ○ اور بُری جگہ پھر جانے کی ہے جہنم اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ تحقیق کہ خدا نہین بخشتا اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ اوسے کہ شرک کرے ساتھ
خدا کے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ اور بخشدیتا ہے وہ گناہ جو شرک کے سوا ہے لِمَنْ يَّشَآءُ واسطے جسکے کہ چاہتا ہے یہ آیت ایک بوڑھے
اعرابی کی شان مین نازل ہوئی کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ
مین بوڑھا ہون گناہون مین ڈوبا ہوا مگر جب سے مین نے خدا کو پہچانا کسی کو اوسکا شریک مین نے نہین کیا اور اوسکے سوا اور کسی کو
مین نے دوست نہین رکھا اور خدا کے ساتھ جرأت اور بے ادبی کر کے مین نے گناہ نہین کیے اور یہ تصور مین نے نہین کیا ہے کہ پلک
مارتے بھی مین بھاگ کر خدا کو عاجز کردونگا اب گناہون سے پشیمان ہوکر اللہ جل شانہ کی درگاہ مین توبہ کرنے حاضر ہوا ہون آپ میرا
حال کیسا دیکھتے ہین حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر وعدہ کر لیا کہ شرک کے سوا سب گناہ بخشدیے جانے کی امید ہے وَمَنْ يُّشْرِكْ
بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے ساتھ اللہ کے فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق گمراہ ہوگیا حق سے ضَلٰلًا بَعِيْدًا ○ گمراہی دور یعنی نہایت گمراہی مین پڑ گیا
پھر مشرکون کے حال سے خبر دیتا ہے کہ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ نہین پوجتے سوا اللہ کے اِلَّآ اِنٰثًا مگر عورتون کو بتون کو
حق تعالیٰ عورت فرماتا ہے اونکے نامون مین تانیث ہونے کی وجہ سے جیسے لات عزّیٰ منات اسی طرح ہر قبیلہ کا ایک بت تھا کہ اوسے
کہتے تھے کہ فلانے قبیلہ کی عورت اور تفسیر منیر مین لکھا ہے کہ بتون کو عورت کی صورت پر بناتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ اناث سے
ملائکہ مراد ہین اونکے گمان کے بموجب کہ کہتے تھے فرشتے خدا کی بیٹیان ہین وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اور نہین پوجتے اِلَّا شَيْطٰنًا
مَّرِيْدًا ○ مگر شیطان سرکش کو اسواسطے کہ وہی مشرکون کو بت پرستی کا حکم کرتا ہے لَّعَنَهُ اللّٰهُ لعنت کی اوسپر اللہ نے وَقَالَ
اور کہا شیطان نے لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ البتہ لیتا ہون مین بندون تیرے مین سے نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ○
حصہ مقرر کیا ہوا کہ اوسے بعث النار کہتے ہین اور ہزار آدمیون مین سے نو سو ننانوے ٩٩٩ بعث النار ہونگے چنانچہ حدیث مین آیا ہے
کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہزار آدمیون مین سے کتنے آدمی بہشت مین جاوینگے آپ نے
فرمایا کہ ہزار مین نو سو ننانوے دوزخ مین جاوینگے اور ایک جنت مین جائیگا صحابہ رضی اللہ عنہم مضطرب ہوکر رونے لگے پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سب امتون مین سے اور باقی یاجوج ماجوج کی امت مین سے وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ اور اونھین گمراہ
کرتا ہون راہ حق سے وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ اور آرزو مین ڈالتا ہون مین اونھین اور دکھاتا ہون مین اونھین امان باطل جیسے طول حیات
یا تاخیر توبہ یا یہ کہ بعث و نشر کچھ بھی نہین یا دخول بہشت با ارتکاب ذنوب وَلَاٰمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرتا ہون مین اونھین فَلَيُبَتِّكُنَّ
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ پس چیرتے ہین کان چارپایون کے اور جو کچھ خدا نے حلال کیا ہے اوسے حرام کر لیتے ہین یہ اشارہ ہے اسطرف کہ
عرب نے بحیرہ اور وصیلہ وغیرہ جانورون کو حرام کر لیا ہے جیسا کہ اسکا ذکر سورۂ مائدہ مین انشاء اللہ تعالیٰ آیا چاہتا ہے وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
اور البتہ حکم کرتا ہون مین اونھین فَلَيُغَيِّرُنَّ پس تغیر دیتے ہین خَلْقَ اللّٰهِ مخلوق خدا کو صورت مین یا صفت مین جیسے
آدمی کا خصی کرنا اور دانت کالے کر لینا اور لواطت[1] اور سحق[2] اور چہرہ اور ہاتھ پاؤن پر نیل گدوانا یا ہوٹون پرسی کی دھڑی
جمانا یا فطرت یعنی اسلام کا تغیر دینا یا اعضا اور قوی کو امور باطلہ مین استعمال کرنا وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ

وقف لازم

[1] مرد کا مرد سے مجامعت کرنا ۱۲

[2] عورت کا عورت سے مجامعت کرنا ۱۲

وَلِیًّا اور جو کوئی پکڑے شیطان کو دوست مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ بدون خدا کے یعنی جو کچھ شیطان کہے وہی کرے فَقَدْ خَسِرَ
پس تحقیق کہ اوسنے نقصان کیا خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ؕ نقصان ظاہر اسواسطے کہ زندگی اور قوت کی پونجی تو ہاتھ سے کھوتا ہی
اور نفع کچھ نہ حاصل ہوگا یا بہشت کو ہاتھ سے کھوکر نقصان کرتا ہی اور نفع مین دوزخ ملیگی یَعِدُھُمْ وعدہ دیتا ہی اونھین شیطان اوس
چیز کا جو وفا نہ کرے وَیُمَنِّیْھِمْ ؕ اور آرزو مین ڈالتا ہی اونھین اوس چیز کی جو وہ نہ پائین وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اور
وعدہ نہین دیتا اونھین شیطان اِلَّا غُرُوْرًا ۝ مگر فریب یعنی نفع اوس چیز مین ظاہر کرتا ہی جسمین نقصان ہی اُولٰٓئِکَ
وہ لوگ جو بت پرست اور شیطان کے تابع ہین مَاْوٰىھُمْ جَھَنَّمُ ز جگہ اونکی دوزخ ہی وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْھَا اور نہ پائینگے
دوزخ سے مَحِیْصًا ۝ع بھاگ جانے کی جگہ کہ وہان چلے جائین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لا تے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کام کیے اچھے سَنُدْخِلُھُمْ قریب ہی کہ داخل کرین ہم اونھین جَنّٰتٍ تَجْرِیْ بہشتون مین کہ جاری ہین
مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اونکے نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ درحالیکہ یہ داخل ہونے والے ہمیشہ رہینگے
بیچ اوسکے اَبَدًا ؕ ہمیشہ یہ تاکید ہی یعنی ہمیشہ بے انقطاع وَعْدَ اللّٰہِ وعدہ کیا اللہ نے وعدہ کرنے کر اور سچ کی اپنی بات حَقًّا ؕ
سچ کرنے کر وَمَنْ اَصْدَقُ اور کون ہی زیادہ سچا مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ۝ اللہ سے اپنی بات مین ابو صالح روایت کرتے ہین
کہ مسلمانون اور اہل کتاب کا ایک گروہ ایک مجلس مین اکٹھا ہوا یہود و نصارا فخر کرنے لگے کہ ہمارا پیغمبر تمہارے پیغمبر سے پہلے ہوا
اور ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے نازل ہوئی اور یہود و نصارا کے سوا کوئی بہشت مین نجائیگا مسلمانون نے
جواب دیا کہ ہمارا نبی خاتم الانبیا ہی اور ہماری کتاب تمہاری کتابون کی ناسخ ہی تو ہم ہی بہشت کے سزاوار بہت ہین
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ جو کچھ وعدہ کیا ہی خدا نے ثواب دینے کا وہ پایا نجائیگا تمہاری آرزوون سے
اے مسلمانو وَلَآ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْکِتٰبِ ؕ اور نہ آرزوون سے اہل کتاب کی کہ کہتے ہین لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ
اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰارٰی یعنی کوئی کام آرزو سے بر نہین آتا بلکہ جیسے ریاض بہشت چاہیے ہوا ویسے ریاضت بجا لانی چاہیے
بیت بآرزو و ہوس بنیاید این معنی ✦ بآب دیدہ و خون جگر توان بود ✦ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا جو کوئی کرے برا کام یُّجْزَ بِہٖ جزا
دیا جائیگا ساتھ اوسکے جلدی اور دیر کو اور یہ حکم عام ہی سب کام کرنے والون کو لکھا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کو رنج والم ہوا اور حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد چھٹکارا کیونکر ملیگا اسواسطے کہ برے کام سے کوئی خالی نہین
پس اوسکی جزا کا کون متحمل ہوگا جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے فرمایا کہ کیا نہ تو بیمار ہوتا ہی نہ غمناک ہوتا ہی نہ تجھپر بلا آتی ہی
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ یہ تو سب ہوتا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ چیزین
اوس برے کام کی جزا ہین اور تیسیر مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تجھے اور تیرے یارون کو اور سب مسلمانون کو
گناہ کی جزا دنیا ہی مین دیدینگے تاکہ جب خدا کے پاس پہونچو تو تمہارے واسطے کچھ گناہ نہو اور دوسرون کے واسطے اونکی جزا جمع کرتے ہین اور
قیامت کے دن اونھین جزا دینگے اور حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ عمل بد شرک ہی اس دلیل سے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا

یُجْزَبِہٖ وَلَا یَجِدْ لَہٗ اور نہ پائیگا برا کام کرنے والا اپنی ذات کے واسطے مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوا اللہ کے وَلِیًّا کوئی دوستدار جو اوسکی مدد کرے وَّلَا نَصِیْرًا۝ اور نہ کوئی یار مددگار کہ اوسکو عذاب سے چھوڑائے وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ اور جو کوئی کرے بعضے کام نیک اسواسطے کہ کسی کو سب نیک کام کرنے کی قوت نہین مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مرد یا عورت سے وَھُوَ مُؤْمِنٌ اوس حال مین کہ وہ مومن ہو اسواسطے کہ ایمان کے بغیر عمل کا اعتبار نہین فَاُولٰٓئِکَ پس وہ نیک عمل کرنے والے یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بکر نے یُدْخَلُوْنَ پڑھا ہی یعنی داخل کیے جائینگے جنت مین اور حفص نے یَدْخُلُوْنَ پڑھا ہی یعنی داخل ہونگے جنت مین وَلَا یُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جائینگے اپنے عمل کے ثواب مین نَقِیْرًا۝ لکیر کی قدر بھی جو خرمے کی پشت پر ہوتی ہی یعنی اونکے ثواب مین سے کچھ بھی کم نہوگا وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا اور کون ہی بہتر دین کی روسے مِّمَّنْ اَسْلَمَ اوس شخص سے جسنے خالص کردیا وَجْھَہٗ ذات اپنی کو لِلّٰہِ واسطے اللہ کے یا صرف کیا اپنا مُنھ خدا کے سجدون مین وَھُوَ مُحْسِنٌ اور حال یہ ہی کہ وہ نیکی کرنے والا ہی اور برائیان چھوڑنے والا وَّاتَّبَعَ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا اور پیروی کی اوسنے دین ابراہیم کی اوس حال مین کہ ابراہیم یا یہ پیروی کرنے والا سب دینون سے دین اسلام ہی کی طرف مائل ہی وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اور کرلیا ہی اللہ نے اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا۝ ابراہیم کو دوست یعنی اونھین برگزیدہ اور ایسی کرامت کے ساتھ خاص کرلیا جو مشابہ ہی اوس عنایت اور کرامت سے جو دوست دوست کے ساتھ ہوتی ہی لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین قحط پڑا چونکہ لوگ ہمیشہ حضرت ابراہیم خوان نعمت سے حصہ پاتے تھے اوس سال بھوک کے مارے بہتون نے رجوع کی جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام رکھتے تھے سب اونپر خرچ کردیا جب غلہ ہوچکا چند قطار اونٹ مصر کو روانہ فرمائے اپنے ایک دوست کے پاس بھیجے کہ اوسکی دوستی پر اعتماد تھا کہ کچھ غلہ مصر اور شام سے بھیجدے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیام دوست مصری کے پاس پہونچا تو اوسنے جواب دیا کہ ہمارے ملک مین قحط اور گرانی کے آثار پیدا ہین اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ غلہ اپنی ذات خاص کے واسطے طلب فرماتے تو جسطرح ہوتا مین تدبیر کردیتا مگر مین نے سنا ہی کہ بہت فاقہ زدون نے اونکی طرف التجا کی ہی اور وہ اپنے کرم دلی اور ہمت جبلی سے چاہتے ہین کہ یہ غلہ اونپر صرف کرین القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ملازمون کو اوسنے گیہون نہ دیے اور ان لوگون نے قیمت دیکر بھی نہ پاتے ناچار ہوے پھر اون ملازمون کو شرم آئی کہ خالی اونٹ شہر مین لیجاییے اسواسطے کہ بہت سے فقیر اور محتاج راہ دیکھتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اونٹ مصر سے بہت غلہ لا ئینگے شتربانون نے شہر کے قریب جوالون مین ریت بھرلی اور مکان پر اونٹ لے آئے اور جو حال گذرا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مفصل عرض کردیا حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ حال سنکر تنگدل ہوے اور مسجد کی طرف گئے اوسوقت حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سوتی تھین جب جاگین تو جوالون کو بھرا ہوا دیکھا خوش ہوئین ایک جوال کا منھ کھولا اوسمین سے نہایت سفید اور پاکیزہ آٹا نکلا کچھ آٹا گوندھ کر روٹیان پکائین اور فقیرون کے عیال و اطفال کو کھلائین جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مسجد سے پھر آئے اور روٹی کی بو آپ کو پہونچی پوچھا کہ یہ روٹیان کہان سے آئین حضرت سارا بولین کہ تمھارے دوست مصری کے یہان سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بولے کہ یہ میرے دوست اللہ کے یہان سے آئی ہین حق تعالیٰ نے اونھین جس طرح دوست کرلیا تھا بزرگون نے کہا ہی کہ

خلّت کی شرط یہ ہی کہ بندہ ہر حال مین ذوالجلال کا مطیع رہی اور یہ مقام ابراہیمی تھا لاجرم آپ لقب خلیل سے ملقب ہوئے اور محبت کی شرط حبیب کا فنا ہو جانا ہی محبوب مین اور بقا حبیب کی ساتھ محبوب کے اور یہ مقام محمدی ہی لا بد اس مقام کے موافق آپکا اسم مبارک حبیب مقرر ہوا اور یہی وجہ ہی کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی خلت کا ذکر تو ظاہر مین فرمایا کہ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا اور ہمارے حبیب کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کی محبت اشارہ اور کنایہ سے بیان فرمائی کہ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور اسی مضمون مین کسی نے کہا ہی بیت عجب آن نیست کہ محبوب جہانی تو بہ لطف * عجب آنست محبان تو محبوبانند * خلیل سالک تھے اور حبیب مجذوب سلوک ہستی اور تفرقہ کی نشانی ہی اور جذب نیستی اور جمعیت کی علامت ہی حضرت خلیل کے سلوک سے اس عبارت کے ساتھ حق تعالیٰ نے خبر دی اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ اور جناب حبیب کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کے جذب سے اس بشارت کے ساتھ آگاہی دی کہ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا یعنی جس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر پہنچی کہ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ اوس جگہ جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قدم پہونچا کہ دَنٰى فَتَدَلّٰى بیت خلیل از خیل تا شان سپاہش * مسیح از چاوشان بارگاہش * وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی پس اہل آسمان اور اہل زمین سے جسے چاہتا ہی دوستی کے ساتھ برگزیدہ کر لیتا ہی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ساتھ سب چیزون کے گھیرنے والا علم اور قدرت کی رو سے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ اور فتوی پوچھتے ہین تجھسے فِي النِّسَآءِ عورتون کی میراث کے باب مین یعنی ام کحہ کی لڑکیون کے بارہ مین جیسا کہ مذکور ہوا اور عیینہ بن حصین کا اعتراض کہ بیٹی اور بہن کو تو آدھا دیتا ہی اور جواب کہ ہم نہین دیتے مگر اوسے جو جنگ اور قتال کرکے غنیمت حاصل کرے قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ فتوی دیتا ہی یعنی بیان فرماتا ہی اپنا حکم فِيْهِنَّ اونکے باب مین وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ اور فتوی دیتا ہی یعنی بیان فرماتا ہی اوپر تمہارے جو کچھ پڑھا جاتا ہی تم پر فِي الْكِتٰبِ بیچ قرآن کے فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ بیچ شان یتیم کہ عورتین ہین یعنی لڑکیان الّٰتِيْ وہ عورتین کہ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ نہین دیتے ہین اونھین مَا كُتِبَ لَهُنَّ جو کچھ فرض کیا گیا ہی واسطے اونکے میراث مین سے وَتَرْغَبُوْنَ اور رغبت کرتے ہو اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یہ کہ نکاح مین لاؤ اونھین اگر خوبصورت ہون اور اونکا مال کھاؤ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور فتوی دیتا ہی قرآن ضعیف بیچارون کے باب مین مِنَ الْوِلْدَانِ چھوٹے لڑکون سے کہ لوگ اونھین میراث نہین دیتے ہین وَاَنْ تَقُوْمُوْا اور حکم کرتا ہی قرآن ساتھ اس بات کے کہ قائم رہو لِلْيَتٰمٰى واسطے یتیمون کے اونکے مہر اور میراث مین بِالْقِسْطِ ساتھ عدل اور راستی کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کرتے ہو تم بھلائی مین سے یتیمون اور لڑکون وغیرہ کے باب مین فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا پس تحقیق کہ خدا ہی ساتھ اوسکے دانا اور اوسکی جزا دیگا یہ آیت نازل ہونے کا سبب لکھا ہی کہ ایک مرد اپنی زوجہ کو طلاق دینے کا بہانہ ڈھونڈھتا تھا اور زوجہ کو اپنے لڑکون سے چونکہ محبت زیادہ تھی تو وہ اپنے شوہر سے جدا ہونے پر راضی نہ تھی اور کہتی تھی کہ تو مجھے طلاق نہ دے جہان چاہے جا کہ مین نے تجھے بحل اور معاف کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ محمد بن سلمہ کی بیٹی کو اوسکا شوہر رافع بن خدیج طلاق دینا چاہتا تھا وہ اپنے شوہر سے یہ بات کہتی تھی کہ تو مجھے نہ چھوڑ مین نے اپنی باری تیری دوسری زوجہ کو بخشدی حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ اور اگر کوئی عورت جانے اور دریافت کرے مِنْۢ بَعْلِهَا شوہر اپنے سے نُشُوْزًا انکار صحبت سے

حسنٌ

ع ۱۸ / ۱۱

اَوْ اِعْرَاضًا یا انکار اوسکے پاس بیٹھنے اور اوس سے بات چیت کرنے سے فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَآ تو کچھ گناہ نہین اوپر
اونکے اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا یہ کہ مصالحہ کرلین درمیان ایک دوسرے کے صُلْحًا ساتھ صلح کے یعنی میل کرلین اسطرح کہ عورت
اپنے مہر مین سے کچھ معاف کردے یا اپنی باری اوسکی دوسری بی بی کو دیدے اور شوہر قدیمی حقوق کو نگاہ رکھے اور اوسے اپنے سے
جدا نہ کرے وَالصُّلْحُ خَیْرٌ اور صلح بہتر ہے خصومت اور مفارقت سے ارباب سیر اس بات پر ہین کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت بی سودہ بنت ربیعہ کو طلاق دی وہ اوس راہ پر جا بیٹھین جدھر سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوتا تھا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وہان پہونچے تو حضرت بی سودہ نے تضرع اور عاجزی سے کہا کہ یا رسول اللہ میرے ساتھ آپ رجعت کرلین
قسم خدا کی کہ مرد کی خواہش اور محبت میرے دل مین ہرگز نہین رہی مین یہ چاہتی ہون کہ کل قیامت کے دن آپ کے ازواج طاہرات کے
زمرہ مین حشر کیجاؤن اور اپنی باری مین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشتی ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی طرف
رجعت کرلی اور اونکی باری کے دن آپ حضرت بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین رہنے لگے یہ آیت اونکے قصہ مین نازل
ہوئی وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کی گئی ہین جانین ساتھ بخل کے یعنی جانین بخیلی کے ساتھ مخلوق ہین اسی سبب سے ہے کہ شوہر اور زوجہ
دونون مین سے ہر ایک مجامعت اور مروت مین بخل کرتا ہے وَاِنْ تُحْسِنُوْا اور اگر بھلائی کرنا اختیار کرو تم زندگی مین وَتَتَّقُوْا
اور پرہیز کرو تم انکار صحبت سے فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ اللہ ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو تم احسان
اور خصومت خبردار ہے وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اور نہین استطاعت رکھتے ہو تم ای لوگو جو ایک عورت سے زیادہ رکھتے ہو اَنْ تَعْدِلُوْا یہ کہ عدل کرو
اور راستی نگاہ رکھو بَیْنَ النِّسَآءِ درمیان عورتون کے اسواسطے کہ البتہ عدل یہ ہے کہ کسی کی طرف زیادہ میلان نہو اور یہ متعذر ہے اور
اسی واسطے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ازواج طاہرات مین تقسیم فرماتے تو عدل کا لحاظ رکھتے اور کہتے ای اللہ یہ تقسیم تو
اوس چیز مین ہے جسکا مین مالک ہون یعنی صحبت اور نفقہ مین اور جس چیز کا تو ہی مالک ہے مین نہین ہون اوسمین مجھسے مواخذہ نہ کر یعنی بعض کے
ساتھ محبت مین جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سب بیبیون سے زیادہ دوست رکھتے تھے
وَلَوْ حَرَصْتُمْ اور اگر حرص کرو تم عدل کرنے مین اور اوس پر قادر رہو فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ پس نہ میلان کرو تم پورا میلان اوسکی
طرف جو تمھین محبوب اور مرغوب ہے یعنی تقسیم اور نفقہ مین اپنی محبوبہ کی طرف زیادہ نہ جھک جاؤ اور میلان دل کو میلان فعل کے ساتھ اکٹھا نہ کرلو
کہ اگر ایسا ہوگا فَتَذَرُوْهَا تو چھوڑتے ہو تم اوس دوسری کو كَالْمُعَلَّقَةِ مانند اوس عورت کے جو محبوس ہو یعنی ایسی عورت نہ طلاق
دی ہوئی ہوتی ہے اور نہ شوہر والی وَاِنْ تُصْلِحُوْا اور اگر درستی پر لے آؤ تم جو کچھ بگاڑے ہین عورتون کے امور تمنے زمانہ گذشتہ مین
وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو زمانہ آیندہ مین ویسے کام کرنے سے فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ ہے اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا پچھلے گناہ
رَّحِیْمًا ۝ مہربان زمانہ آیندہ مین طاعت کی توفیق دینے کے ساتھ وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا اور اگر جدا ہوجائین ہر ایک
اون دونون مین سے اپنے ساتھی سے طلاق کے سبب سے تو یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا بے پروا کردیگا خدا ہر ایک کو مِّنْ سَعَتِهٖ
اپنی بخشش سے جو وسیع ہے اور اپنی قدرت سے جو کامل ہے یعنی اللہ تسلی دیتا ہے ہر ایک کو یا اللہ ہر ایک کو بدلا دیگا یعنی مرد کو

دوسری زوجہ اور عورت کو دوسرا شوہر وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا اور ہے اللہ وسعت کے ساتھ بخشش کرنے والا اپنے بندون پر حَكِيمًا
محکم کار افعال اور احکام مین وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانون مین ہین جواہر علوی وَمَا فِي الْأَرْضِ
اور جو کچھ زمین مین ہین کائنات سفلی وَلَقَدْ وَصَّيْنَا اور تحقیق کہ وصیت کی ہے ہمنے اور حکم دیا ہے ہمنے الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ
اون لوگون کو جنھین دی ہے کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے یہود و نصارا کو اور اونھین بھی جو اونسے پہلے تھے وَإِيَّاكُمْ اور تمھین بھی ہم وصیت
کرتے ہین اور حکم فرماتے ہین أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ کہ پرہیز کرو خدا کے ساتھ شرک کرنے سے وَإِنْ تَكْفُرُوا اور اگر کافر ہوجاؤ گے فَإِنَّ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ پس تحقیق کہ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ ہے آسمانون مین وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ زمینون مین ہے سب مخلوق
اور مملوک اوسی کے ہین پس تمھارے کفر اور گناہ سے خدا کا کچھ ضرر نہوگا جسطرح تمھارے ایمان اور عبادت سے اوسے کچھ فائدہ
نہین ہوتا وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا اور ہے خدا بے نیاز اپنی سب خلق سے خلق اگر حکم مانے خواہ نہ مانے حَمِيدًا ○ تعریف کیا گیا
بیچ ذات اپنی کے خلق اوسکی حمد اور تعریف کرے خواہ نکرے وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور جو کچھ آسمانون مین ہے
فرشتے اور ستارے وغیرہ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ زمینون مین ہے نباتات حیوانات جمادات وغیرہ وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہے اللہ
وَكِيلًا ○ کفایت کرنے والا بندون کی مہمات کو إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ اگر چاہے تو لیجائے خدا تمھین اور فنا کردے
أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو وَيَأْتِ بِآخَرِينَ اور لائے یعنی پیدا کرے اورون کو جو بڑے فرمانبردار ہین جب یہ آیت نازل ہوئی
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک ایک مسلمان کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا کہ وہ لوگ یہ قوم ہے یعنی پارسا وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا
عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيرًا ○ اوپر فنا کرنے اور پیدا کرنے کے قادر مَنْ كَانَ يُرِيدُ جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل سے ثَوَابَ
الدُّنْيَا ثواب دنیا کا جیسے مجاہد مثلاً کہ جہاد غنیمت کے واسطے کرین فَعِنْدَ اللّٰهِ پس پاس خدا کے ہے ثَوَابُ الدُّنْيَا ثواب دنیا کا
اور یہ ثواب خسیس اور ناچیز ہے وَالْآخِرَةِ اور ثواب آخرت کا اور یہ ثواب شریف اور عزیز ہے پس وہ چیز جو سب سے زیادہ خسیس اور
ناچیز ہو اوسے کوئی کیون طلب کرے اور جو چیز سب چیزون سے زیادہ شریف اور عزیز ہو اوس سے کیون باز رہے اور اگر اشرف چیز کی طرف مائل ہوگا
تو خسیس اور کمتر چیز اوسکے تابع ہوگی اسواسطے کہ اگر مثلاً مجاہد خدا کے واسطے جہاد کرے تو اوسکے واسطے آخرت مین اتنی نعمت ہے کہ دنیا کی
غنیمت اوسکے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتی اور نہایت حقیر چیز ہے اور دنیا کی غنیمت بھی اوسے ملیگی پس اصل کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ فرع
تو خود اوسکے ساتھ لگی ہوئی ہے وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا اور ہے خدا سننے والا سب باتون کا بَصِيرًا ○ع دیکھنے والا سب کامون کا
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے گروہ مومنون کے كُونُوا قَوّٰمِينَ ہوجاؤ قائم رہنے والے بِالْقِسْطِ ساتھ عدل کے یعنی عدالت کے
طریقہ قائم کرنے مین کوشش کرنے والے رہو شُهَدَاءَ لِلّٰهِ ہوجاؤ گواہ واسطے خدا کے یعنی گواہی دو سچائی کے ساتھ وَلَوْ عَلٰى
أَنْفُسِكُمْ اگرچہ اوپر ذاتون تمھاری کے وہ گواہی ہو اور اپنی ذات مین گواہی یہ ہے کہ جو حق اوسکے ذمہ پر ہے اوسکا اقرار کرے تیسیر مین ابو العالیہ سے
منقول ہے کہ انصار مین سے ایک مرد نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے باپ پر کسی کا حق ہے اور مین اوسپر گواہ ہون باپ کی مفلسی اور محتاجی نقطے مجھے اوس گواہی سے
باز رکھتی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ گواہی سے باز نہ رہو اگرچہ اپنی ذاتون پر گواہی دینا ہو أَوِ الْوَالِدَيْنِ یا ماں باپ پر وَالْأَقْرَبِينَ اور قرابت والون پر إِنْ يَكُنْ

اگر ہو مشہود علیہ یعنی وہ شخص جسپر گواہی دی گئی ہی یا مشہود علیہ اور مشہود لہ یعنی جسکے واسطے گواہی دی گئی ہی دونون غَنِیًّا
مالدار اَوْ فَقِیْرًا یا محتاج یعنی غنی کی حرمت اور عزت اوسکی مالداری کی وجہ سے نہ کرو اور فقیر پر اوسکی محتاجی کی وجہ سے
ترحم نہ کرو فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فقد پس اللہ بہت سزاوار اور بہت مہربان ہی ساتھ اون دونون کے یعنی غنی اور فقیر کو
اگر جانتا کہ اونپر یا اونکے واسطے گواہی دینا مصلحت نہین ہی تو گواہی کا حکم ہی نہ فرماتا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى
پس تم متابعت خواہش نفسانی کی نہ کرو اَنْ تَعْدِلُوْا یہ کہ جھک جاؤ جانب حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اور اگر
پلٹو گے اپنی زبانون کو سچی گواہی سے اَوْ تُعْرِضُوْا یا انکار کروگے گواہی دینے سے اور حق بات چھپاؤ گے فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوسکے جو تم کرتے ہو عدل یا میل جانب حق سے خَبِيْرًا خبردار اور
تمھین اوسکی جزا دیگا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو یہ خطاب مسلمانون کی طرف ہی یا منافقون سے
یا اہل کتاب مومنون کے ساتھ جو کہتے تھے یا رسول اللہ آپکا اور قرآن اور موسٰی اور عزیر اور زبور اور توریت کا فقط
ہم ایمان رکھتے ہین اور کسی رسول اور کتاب کا ایمان نہین رکھتے اور بعض مفسر کہتے ہین کہ یہ خطاب کافرون سے بھی ہونا چاہیے
مسلمانون سے تو حق تعالی یہ فرماتا ہی کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو دل اور زبان سے اٰمِنُوْا ثابت رہو اپنے
ایمان پر اور منافقون سے فرماتا ہی کہ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو فقط زبان سے ایمان لاؤ دل سے بھی اور اہل کتاب
مومنون سے فرماتا ہی کہ ایمان لائے ہو بعضی کتابون اور رسولون کا ایمان لاؤ سب کتابون اور سب رسولون کا اور کافرون سے
فرماتا ہی کہ ایمان لائے ہو لات وعزّی کا ایمان لاؤ بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے کہ محمد ہی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ اور ساتھ اوس کتاب کے جو نازل کی خدا نے عَلٰى رَسُوْلِهٖ اوپر رسول اپنے کے
یعنی قرآن وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اور اون کتابون کا بھی اَنْزَلَ جو نازل کین مِنْ قَبْلُ پہلے قرآن سے اور محققون نے
اس آیت کے یہ معنی کہے ہین کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو دلیل کی رو سے ایمان لاؤ کشف اور ظاہر ہوجانے کی وجہ سے
یا ایمان لائے ہو تصدیق کی رو سے ایمان لاؤ تحقیق کی راہ سے اور حضرت ولایت مآب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے منقول ہی کہ فرماتے تھے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا اسطرف اشارہ ہی کہ ہر بار پلک مارنے مین اس وجود بشری کی نفی کرنا چاہیے اور حضرت واجب الوجود
جل شانہ کا اثبات کرنا چاہیے وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا یُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ اور حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ سے
منقول ہی کہ اونھون نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا کے معنی مین فرمایا کہ پچاس برس ہوے ایمان لاتے ہین ہون اور
ایمان تازہ کرتے ہین اور ہنوز اوسی مین ہون مثنوی دمے بے حق زدن محض گناہ است ٭ بخود مشغول گشتن کفر راہ است
ترا ہر دم کشد پندار ہستی ٭ سوے ظلمت سرای خود پرستی ٭ خودی کفر است نفی خویش کن زود ٭ کہ جز حق در حقیقت نیست موجود
وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی کافر ہو ساتھ اللہ کے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور اوسکے فرشتون کے وَكُتُبِهٖ اور اوسکی
کتابون کے وَرُسُلِهٖ اور اوسکے رسولون کے وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخرت کے فَقَدْ ضَلَّ پس

لے ہستی تیری گناہ ہی کہ نہین قیاس کیا جاتا ساتھ اوسکے کوئی گناہ ۱۲

اور بہت بعید ہی مقصود سے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
تحقیق کہ وہ گمراہ ہوگیا ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ گمراہ ہونا جو نہایت دور ہی مقصد سے
تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے موسی علیہ السلام کا یعنی یہود ثُمَّ کَفَرُوْا پھر کافر ہوگئے گوسالہ پوجنے کے سبب سے ثُمَّ اٰمَنُوْا
ثُمَّ کَفَرُوْا پھر ایمان لائے اور توبہ کی پھر کافر ہوئے عیسی علیہ السلام کی شان میں اور اونھیں قتل کرنے کا قصد کیا ثُمَّ ازْدَادُوْا
کُفْرًا پھر زیادہ کیا اونھوں نے کفر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار کرکے اور اونپر حسد کرنے کی وجہ سے لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ
لِیَغْفِرَ لَھُمْ نہیں ہی اللہ کہ بخشدے اونھیں اسواسطے کہ ہر کام کا اعتبار اوسکے خاتمہ پر ہی اور حق تعالی نے جان لیا ہی کہ اونکا
خاتمہ کفر پر ہی وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا ۝ط اور نہیں ہی کہ راہ دکھائے اونھیں وہ جو حق کی طرف ہو بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ
بشارت دے منافقوں کو یہ برسبیل تحکم ہی یا خبر کردے بجائے بشارت بِاَنَّ لَھُمْ ساتھ اس بات کے کہ واسطے اونکے ہی عَذَابًا
اَلِیْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا الَّذِیْنَ اور منافق وہ لوگ ہین کہ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ پکڑتے ہین کافرون کو
اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط دوست بدون مسلمانون کے اَیَبْتَغُوْنَ کیا چاہتے ہین عِنْدَھُمُ
الْعِزَّۃَ نزدیک کافرون کے اونکی دوستی سے عزت اور قوت فَاِنَّ الْعِزَّۃَ پس تحقیق کہ عزت لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۝ط واسطے اللہ کے ہی
سب اور جسے عزت ملتی ہی اوسی سے ملتی ہی اور اوسنے اپنے دوستون کو عزت کا پروانہ دیا ہی کہ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ اور تحقیق کہ خدا نے بھیجا اوپر تمھارے ای مومنو فِی الْکِتٰبِ بیچ قرآن کے حق تعالی نے مکہ معظمہ
ایک آیت نازل فرمائی کہ قرآن مین جو لوگ بحث اور تکرار کرین اور اوسپر جو لوگ ٹھٹھا کرین اونکے ساتھ نشست برخاست نہ کرو
اور وہ آیت یہ ہی وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ الآیہ یہان مدینہ منورہ مین اوسکا ذکر فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ خدا نے قرآن مین
یہ حکم بھیجا تھا کہ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ بیشک جب سنو تم اٰیٰتِ اللّٰہِ آیتون اللہ کو قرآن مین سے یُکْفَرُ بِھَا کفر کیا جاتا ہی ساتھ
اونکے وَیُسْتَھْزَاُ بِھَا اور ٹھٹھا کیا جاتا ہی ساتھ اونکے فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ پس بیٹھو تم ساتھ کفر کرنے والون کے اور
ٹھٹھا کرنے والون کے حَتّٰی یَخُوْضُوْا تا وقتیکہ بحث کرین اور شروع کردین فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖٓ بیچ بات کے سوا ٹھٹھے کے
اِنَّکُمْ اِذًا تحقیق تم ہوجاؤ گے اوس وقت جب نشست برخاست کروگے ساتھ اونکے مِّثْلُھُمْ ط مانند اونکے بیچ گناہ کے اسواسطے
کہ تم اونسے اعراض اور انکار کرنے پر قادر ہو اور باوجود اسکے اونکی صحبت سے راضی ہو اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ تحقیق کہ اللہ
جمع کرنے والا منافقون کا ہی وَالْکٰفِرِیْنَ اور کافرون کا فِیْ جَھَنَّمَ جَمِیْعًا ۝ بیچ دوزخ کے ان سب کو الَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ
بِکُمْ جو وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہین ساتھ تمھارے خرابی واقع ہونے کی فَاِنْ کَانَ لَکُمْ پس اگر ہو واسطے تمھارے فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ
فتح اور نصرت خدا کی طرف سے تو قَالُوْٓا کہا منافقون نے تمھین اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ کیا نہ تھے ہم ساتھ تمھارے اور رہنے
مدد نہین کی پس غنیمت مین سے ہمارا حصہ دیدو وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ لا اور اگر ہو واسطے کافرون کے حصہ لڑائی سے
یعنی غلبہ مومنون پر قَالُوْٓا کہا اونھوں نے کافرون کو اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ کیا نہین غالب تھے ہم تم پر اور ہم قدرت رکھتے تھے کہ
تمھین قتل کرڈالین مگر ہمنے ہاتھ کھینچا وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اور رکھا ہمنے تمکو یعنی ممنوع اور محفوظ کردیا تمھین مومنون سے

واسطے اللہ کے عزت ہی اور اوسکے رسول کے واسطے اور مسلمانون کے
سیپارہ ۲۸

ربع

اسطرح پر کہ مومنون کی مدد کرنے مین ہمنے سستی کی اور اونسے ایسی باتین کہین کہ وہ شکستہ دل ہوگئے یہانتک کہ تم اونپر غالب آئے
پس تم ہمین اپنی غنیمتون مین شریک کرو فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ پس اللہ حکم کیا چاہتا ہی اے مومنو تم مین اور منافقون مین يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ط دن قیامت کے کہ خدا کے سوا اور کسی کو حکومت کا دعویٰ نہوگا وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ اور ہرگز نہ کریگا اللہ اور ہرگز نہ دیگا
لِلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافرون کے عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اوپر مومنون کے قیامت کے دن سَبِيْلًا ع کوئی حجت اور دلیل کہ
اوس سے مسلمانون کو ملزم کرین یا نہ دیگا دنیا مین منافقون کو مسلمانون پر غلبہ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ تحقیق کہ منافق لوگ يُخٰدِعُوْنَ
اللّٰهَ مکر اور فریب کرتے ہین اللہ کے دوستون کے ساتھ اسلام ظاہر کرکے اور کفر چھپا کر وَهُوَ خَادِعُهُمْ ج اور اللہ جزا دینے والا
اونہین اونکے مکر اور فریب کی اور وہ جزا یہ ہی کہ قیامت کے دن منافقون کو بھی نور دینگے جیسا مومنون کو دیا ہوگا جب صراط پر قدم
رکھینگے تو مومنون کا نور باقی رہجائیگا اور اوس نور مین مومن صراط پر سے گذر جائینگے اور منافقون کا نور صراط پر غائب ہوجائیگا
اندھیرے مین رہجائینگے اونکے پانون لغزش کھائینگے اور وہ دوزخ مین گر پڑینگے وَاِذَا قَامُوْٓا اور جب اوٹھتے ہین منافق
اِلَى الصَّلٰوةِ طرف نماز کے قَامُوْا كُسَالٰى لا اوٹھتے ہین کاہل اور سست جیسے کسی کام سے کراہت رکھتے ہین اگر رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے کسی نے اونہین دیکھ لیا تو نماز پڑھ لیتے ہین نہین تو نہین پڑھتے يُرَآءُوْنَ النَّاسَ
دکھاتے ہین اپنے تئین لوگون کو اور ریا کرتے ہین تاکہ لوگ جانین کہ یہ مومن ہین وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اور یاد نہین کرتے
اللہ کو اِلَّا قَلِيْلًا ز مگر تھوڑا سا اور وہ بھی لوگون کے سامنے تنہائی مین نہین یا زبان ہی سے اللہ کا ذکر کرتے ہین اور
زبان کا ذکر دل کے ذکر کے بنسبت تھوڑا سا ہی اور قوت القلوب مین لکھا ہی کہ منافقون کے ذکر کو حق تعالیٰ نے تھوڑا اس اعتبار سے فرمایا
کہ غیر خالص ہی بلکہ اونھون نے اوس ذکر کو طمع دنیا کے ساتھ ملا رکھا ہی اور دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہی نہایت تھوڑا اور مختصر ہی اور خدا کا
ذکر سب چیزون سے بڑا ہی وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور منافق لوگ نقصان کرتے ہین مُّذَبْذَبِيْنَ اوس حال مین کہ متحیر اور متردد ہین بَيْنَ
ذٰلِكَ ق صلے درمیان کفر اور ایمان کے لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ نہ ساتھ مسلمانون کے کہ انکے واسطے بھی ہو وہی جو کچھ اونکے لیے ہی
وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ط اور نہ کافرون کے ساتھ ہین کہ انپر ہو وہی جو اونپر ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے گمراہ کرے اللہ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ○ پس نہ تو پائیگا واسطے اوسکے راہ حق اور صواب کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مومنون کے
لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ نہ پکڑو کافرون کو اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط دوست بدون مومنون کے اسواسطے کہ یہ منافقون کا
کام ہی کہ خدا کے دشمنون سے دوستی کرتے ہین اَتُرِيْدُوْنَ کیا چاہتے ہو اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ یہ کہ دو تم اللہ کو عَلَيْكُمْ اوپر
عذاب اپنے کے سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ○ دلیل کھلی ہوئی اور وہ کافرون کی دوستی ہی کہ عقوبت اور عذاب کا سبب ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ تحقیق کہ
منافق فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ج بیچ اخیر درجے نیچے کے ہین دوزخ سے بلکہ اونپر کفار سے بہت زیادہ عذاب ہوگا اسواسطے
کہ منافق دل سے کافر ہین اور کفر کو مسلمانون سے مکر و فریب اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اکٹھا کیا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ منافقون کو جب
دوزخ مین جانے کا حکم ہوگا اور پہلے درجے مین پہونچینگے تو مالک داروغہ دوزخ کہیگا کہ اے دوزخ انھین لے لے دوزخ کہیگی کہ مجھے زبان بکم

اور اگرچہ زبان پر کلمہ جاری تھا ہر چند انھوں نے دل سے کلمہ نہین کہا مگر مین انکے بہلانے مین خلل نہین کرتی اسی طرح ہر طبقہ مین منافقون کو لائینگے اور آگ اونھین جلانے سے انکار ہی کریگی یہانتک کے ساتوین طبقہ مین پہونچینگے اوس طبقکی آگ کہیگی کہ میرا حکم دل پر ہی زبان پر نہین لاؤ دیکھون مین دل مین کیا نشان رکھتے ہین چونکہ اونکے دل مین نشان شرک کے سوا اور کچھ نہوگا آگ اونکے دل مین لپٹ جائیگی اور ابد الآباد عذاب ہی مین رہینگے وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اور تو نہ پائیگا واسطے اونکے نَصِيرًا ۝ کوئی یار و مددگار کہ حمایت کرکے اونھین اوس طبقہ سے نکالے اور سب منافق اسی عذاب مین رہینگے اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر وہ لوگ جو توبہ کرین نفاق سے وَأَصْلَحُوا اور درستی پر لائین اوسے جو بگڑ گیا ہی اونکا حال وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ اور مضبوط پکڑین دین آلہی کو اور سنت نبوی کو وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ اور خالص اور پاکیزہ کرلین دین اپنا واسطے اللہ کے یعنی محض رضاے آلہی کے واسطے عبادت کرین فَأُولَٰئِكَ پس وہ لوگ جو توبہ اور اصلاح اور اعتصام اور اخلاص کی صفتون سے موصوف ہین مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ساتھ مومنون کے ہونگے اور اونھی کے شمار مین رہینگے دو جہان مین وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ اور قریب ہی کہ دے اللہ مومنون کو أَجْرًا عَظِيمًا ۝ اجر بڑا اور یہ لوگ بھی اوسمین شریک ہین مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کرتا ہی اللہ ساتھ عذاب تمھارے کے یعنی کیون عذاب کرے تمھین إِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کرو اوسکا ساتھ فرمانبرداری کے وَآمَنْتُمْ اور تصدیق کرو اوسکی وحدانیت کی تحقیق کی روسے یا ایمان لاؤ اس بات کا کہ تمھاری نجات اوسکے فضل پر ہی تمھارے شکر پر نہین وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا اور ہی خدا ثواب دینے والا شاکرون کو عَلِيمًا ۝ جاننے والا شکر اور ایمان کے حقوق لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ دوست نہین رکھتا اللہ آشکارا کرنا بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ بری بات کو إِلَّا مَنْ ظُلِمَ مگر آشکارا کرنا اوسکا جسپر ظلم کیا ہی اسواسطے کہ اوسے درست ہی کہ ظالم کی برائی آشکارا کرے یا اوسکی فریاد کرے اور لکھا ہی کہ ایک مرد مسافر نے ایک قوم سے ضیافت چاہی اوسے کسی نے کھانا نہ دیا اوسنے شکایت کرنا شروع کی جہان جاتا اوس قوم کی بیمروتی کا حال زبان پر لاتا صحابہ نے اوسپر اس شکایت کے سبب سے غصہ کیا اوسکے عذر مین یہ آیت نازل ہوئی کہ مظلوم کو ظالم کی شکایت درست ہی وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا اور ہی خدا سننے والا مظلوم کی بات عَلِيمًا ۝ جاننے والا ظالم کے ظلم کو إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا اگر ظاہر کرو تم بھلائی اور طاعت کو أَوْ تُخْفُوهُ یا پوشیدہ بجا لاؤ اوسے أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ یا عفو کرو وہ برائی کہ تمھین اوس برائی پر مواخذہ کرنا پہونچتا ہی فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہی عَفُوًّا معاف کرنے والا عاصیون سے باوصف اسکے کہ اونسے انتقام لینے پر قدرت کاملہ رکھتا ہی قَدِيرًا ۝ قادر ظالمون کو عذاب کرنے پر اور معاف کرنے والون کو ثواب دینے پر اس آیت مین مظلومون کو معاف کرنے کی ترغیب اور تحریص ہی تاکہ اونمین اخلاق ربانی پیدا ہو جائین یا یہ کہ فریاد کرنے کی اجازت رکھتے ہین اور اوسسے درگذر کرین إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ تحقیق کہ جو لوگ کفر کرتے ہین ساتھ خدا کے وَرُسُلِهِ اور اوسکے رسولون کے ساتھ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا اور چاہتے ہین یہ کہ جدائی ڈالین بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ درمیان خدا کے اور اوسکے رسولون کے اور کفر کرین ساتھ پیغمبرون کے وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین کہ ایمان لاتے ہین ہم ساتھ بعضے پیغمبرون کے وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کفر کرتے ہین ہم ساتھ بعضے اورون کے اس آیت سے یہود مراد ہین کہتے تھے

ہم ایمان رکھتے ہیں موسیٰ اور عزیر علیہما السلام پر اور کفر کرتے ہیں ہم عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا
اور چاہتے ہیں کہ پکڑیں بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ درمیان ایمان اور کفر کے ایک راہ اور حال یہ ہے کہ خدا کے ساتھ ایمان پورا
نہیں ہوتا مگر اوسکے رسولوں کی تصدیق کے سبب سے أُولَٰئِكَ وہ لوگ جو کفر اور ایمان کے درمیان میں ایک راہ ڈھونڈھتے ہیں
هُمُ الْكَافِرُونَ وہ کافر ہیں حَقًّا اونکا کفر محقق ہوگیا ہے یعنی اپنے کفر میں کامل ہیں اور اونھیں کسی طرح مومن نہیں کہہ سکتے
اسواسطے کہ جو ایمان اونھیں حاصل ہے وہ معتبر نہیں وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے کافروں کے عَذَابًا
مُهِينًا ۝ عذاب رسوا اور ذلیل کرنے والا وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں بِاللَّهِ ساتھ خدا کے
وَرُسُلِهِ اور اوسکے رسولوں کے ساتھ وَلَمْ يُفَرِّقُوا اور نہیں جدائی کی اونھوں نے بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ درمیان کسی کے
اونمیں سے ایمان میں بلکہ سب کا ایمان لائے أُولَٰئِكَ وہ لوگ حقیقی مسلمان ہیں سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ بکرنے نُؤْتِيهِمْ
پڑھا ہے یعنی قریب ہے کہ دین ہم اور حفص نے يُؤْتِيهِمْ پڑھا ہے یعنی خدا دے أُجُورَهُمْ اجر اونکے اپنے وعدہ کے موافق وَ
كَانَ اللَّهُ غَفُورًا اور ہے اللہ بخشنے والا اونکے گناہ رَحِيمًا ۝ مہربان کہ اونکی نیکیاں دونی کر دے اکثر تفسیروں میں لکھا ہے
کہ علمای یہود جیسے کعب بن اشرف اور فنحاص بن عازورا اور اونکے مثل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے
اور بولے کہ اگر تو سچ کہتا ہے کہ پیغمبر ہے تو ایک ہی بار آسمانی خط میں لکھی ہوئی کتاب لا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے
تو یہ آیت نازل ہوئی يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ سوال کرتے ہیں تجھسے اہل کتاب یعنی درخواست کرتے ہیں أَنْ تُنَزِّلَ
عَلَيْهِمْ یہ کہ اوتارے تو اوپر اونکے كِتَابًا مِنَ السَّمَاءِ کتاب آسمان سے ایک ہی بار جیسے توریت یا کتاب لکھی ہوئی آسمانی خط میں
جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لوحیں یا ایسی کتاب جسے ہم اوترتے دیکھیں یا ہم میں سے ہر ایک کے نام پر کتاب لا کہ اوسمیں یہ لکھا ہو
کہ تو رسول خدا ہے چونکہ یہ درخواست عیب جوئی کی راہ سے تھی قبول نہوئی اور حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے
کہ انکے سوال سے تم رنجیدہ نہو فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ پس تحقیق کہ اونھوں نے یعنی بنی اسرائیل نے کہ یہ لوگ بھی اونھی میں سے ہیں
درخواست کی ہے موسیٰ سے أَكْبَرَ مِنْ ذَٰلِكَ بہت بڑی اس سے وہ درخواست اوسوقت کی تھی جب حق تعالیٰ کا کلام سنا فَقَالُوا
أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً پس کہا اونھوں نے کہ دکھا دے ہمیں خدا کو ظاہر میں فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ پس پکڑا اونھیں بجلی نے یعنی آسمان سے
ایک آگ آئی اور اوسنے اونھیں جلا دیا بِظُلْمِهِمْ بسبب اونکے ظلم کے یعنی اونکے سوال محال کے سبب سے کہ دنیا میں خدا کو دیکھنے کی درخواست کی
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ پھر پکڑا اونھوں نے گوسالہ کو خدائی کے ساتھ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بعد اسکے کہ آئے تھے اونکے
سامنے معجزے موسیٰ علیہ السلام کے فَعَفَوْنَا عَنْ ذَٰلِكَ پھر معاف کر دیا ہمنے اونسے یہ گناہ اس سبب سے کہ اونھوں نے توبہ کی وَآتَيْنَا مُوسَىٰ
اور دیا ہمنے موسیٰ کو سُلْطَانًا مُبِينًا ۝ تسلط ظاہر اوپر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جو گوسالہ کو پوجتے ہیں اونھیں قتل کر ڈالو
اونھوں نے فرمانبرداری کی وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ اور اوٹھایا ہمنے اوپر اونکے طور کو بِمِيثَاقِهِمْ واسطے اسکے کہ عہد و پیمان
قبول کریں لیکن اونھوں نے وہ عہد و پیمان قبول کیا اور قبول کرنے کے بعد توڑ ڈالا وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ اور کہا ہمنے اونھیں

یوشع علیہ السلام کی زبان سے کہ آئین شہر اریحا کے دروازہ میں سُجَّدًا ایسے حال میں کہ سجدہ کرنے والے ہوں اور اونھوں نے
اس حکم سے انکار کیا وَّقُلْنَا لَهُمْ اور کہا ہمنے اونسے حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے لَا تَعْدُوْا ظلم نہ کرو اور حد سے گذرو
فِی السَّبْتِ بیچ ہفتہ کے دن کے یعنی اسدن کسب اور کمائی نکرو اور مچھلی نہ پکڑو اونھوں نے اس امر سے بھی تجاوز کیا وَاَخَذْنَا
مِنْهُمْ اور لیا ہمنے اونسے اس ہر ایک حکم میں مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا۝ عہد و پیمان مضبوط فَبِمَا نَقْضِهِمْ
مِّيْثَاقَهُمْ پس بسبب توڑنے اونکے کے عہد اپنے کو کیا ہمنے اونکے ساتھ جو کچھ کیا لعنت اور مسخ اور اقسام کے
عذاب وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور بجہت کفر اونکے کے ساتھ توریت یا ساتھ قرآن کے وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ اور بسبب قتل کرنے
اونکے کے پیغمبروں کو بِغَيْرِ حَقٍّ ناحق وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ اور بسبب کہنے اونکے کے دل ہمارے ظرف ہیں علوم
یعنی علم سے بھرے ہوئے ہیں اور کسی کے علم کی ہمیں حاجت نہیں یا دل ہمارے غلاف میں ہیں اور محمد کی بات نہیں سمجھتے جو
یہ کہتے ہیں ایسا نہیں بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بلکہ مہر کر دی ہے اللہ نے اونکے دلوں پر بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر اور انکار اونکے کے
اور علم سے آڑ میں کر دیا ہے اور آیات میں غور اور نصیحتوں میں فکر کرنے کی توفیق کی امداد اونسے منقطع کر لی ہے فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
پس ایمان نہیں لاتے ہیں اِلَّا قَلِيْلًا۝ مگر تھوڑے لوگ جیسے عبداللہ بن سلام اور اونکے یار رضی اللہ عنہم یا تھوڑے آدمیوں کا
ایمان غیر معتبر ہے وَّبِكُفْرِهِمْ اور اونکی عقوبت بسبب کفر اونکے کے ہے جو اونھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا وَقَوْلِهِمْ
عَلٰى مَرْيَمَ اور بسبب کہنے اونکے کے اوپر مریم کے بُهْتَانًا عَظِيْمًا۝ بہتان بڑا کہ زنا کا اتہام تھا وَّقَوْلِهِمْ اور بسبب کہنے
اونکے کے اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ ہمنے قتل کر ڈالا مسیح عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عیسیٰ بیٹے مریم کو رَسُوْلَ اللّٰهِ کہ رسول اللہ کا ہے
یہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ کا وصف کرتا ہے یہود کا قول نہیں وَمَا قَتَلُوْهُ اور نہیں قتل کیا اونھوں نے اوسے وَمَا صَلَبُوْهُ
اور نہ سولی دی اونھوں نے اوسے وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور مگر مشتبہ ہوا اونپر اور شبہہ ڈالا گیا واسطے اونکے اوسوقت جبکہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ اونکے سردار یہودا نام پر پڑی اور یہ قصہ سورہ آل عمران میں ذکر ہو چکا ہے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا
فِيْهِ اور تحقیق کہ جن لوگوں نے اختلاف کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک اور تردد میں
تھے اوس قتل سے اسواسطے کہ جب اونھوں نے اپنے سردار کو دار پر چڑھا دیا یہ جانکر کہ یہی عیسیٰ ہے اور پھر اپنے سردار کو ڈھونڈھنے لگے
جب کچھ پتا نپایا تو مضطرب اور متردد ہوئے کہ اگر جسے ہمنے سولی دی یہ عیسیٰ ہے تو ہمارا سردار کہاں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ یہودا کے چہرے ہی پر پڑی تھی اور بدن پر نہیں دوسرے دن وہ لوگ آئے اور مقتول کو لائے اور دیکھا
تو بولے کہ مُنھ تو عیسیٰ کا ہے اور بدن ہمارے سردار کا ہے مَا لَهُمْ بِهٖ نہیں یہود کو ساتھ عیسیٰ اور اوسکے قتل کے مِنْ عِلْمٍ علم میں سے
کچھ بھی اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ مگر یہ کہ پیروی گمان کی کرتے ہیں وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا۝ اور نہیں قتل کیا اونھوں نے
عیسیٰ کو یقینا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ بلکہ اوٹھا لیا اوسے خدا نے اور محل کرامت پر لے گیا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہے اللہ غالب
بیچ اوس چیز کے جو وہ چاہتا ہے حضرت عیسیٰ کو اوٹھا لینا اور یہودا سے انتقام لینا حَكِيْمًا۝ حکم کرنے والا ساتھ لعنت یہودا کے

یا تدبیر کرنے والا حکمت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حکم مین وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور نہین ہی اہل کتاب مین سے کوئی
اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ مگر یہ کہ ایمان لائیگا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے قَبْلَ مَوْتِهٖ پہلے موت اپنی سے وہ ایمان موت معاینہ
کرنے کے وقت ہوتا ہی کہ اوسے ایمان یأس کہتے ہین اور وہ ایمان کچھ فائدہ نہین رکھتا اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل کتاب حضرت عیسیٰ کی
ایمان حضرت عیسیٰ کی موت کے قبل لائینگے اور وہ اوسوقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اور دجال کو قتل کرینگے
تو سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایمان لائینگے اور یقین جانینگے کہ وہ پیغمبر تھے اور حضرت عیسیٰ اہل کتاب کو دین اسلام کی طرف
بلائینگے اور مختلف ملتین لوگون مین سے اوٹھ جائینگی اور ملت اسلام کے سوا اور کوئی ملت نہ رہیگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے
حضرت سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب اور سنت کے موافق عمل کرینگے اور چالیس برس زمین پر رہینگے پھر انتقال
کرینگے اور مسلمان اونپر نماز پڑھینگے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور دن قیامت کے يَكُوْنُ ہوگا عیسیٰ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ اوپر اونکے
یعنی اہل کتاب کے گواہ یعنی یہود پر تکذیب کی گواہی دینگے اور نصاریٰ پر اس بات کی گواہی دینگے کہ انھون نے اونھین خدا کا بیٹا کہا ہی
فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا پس بسبب ظلم کے جو واقع ہوا اونسے جو دین یہودیت پر متدین ہے حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ حرام کیے ہمنے
اوپر اونکے طَيِّبٰتٍ کھانے پاکیزہ یعنی پرندا اور بعض جانور اُحِلَّتْ لَهُمْ جو اونپر حلال تھے حرام ہوگئے اور اسکی تفصیل
انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ انعام مین آئیگی وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بسبب باز رکھنے اور منع کرنے اونکے کے راہ خدا سے
كَثِيْرًا ۙ بہتون کو لوگون مین سے یعنی اونھون نے توریت کے حکم اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت مین
تحریف کردی اور لوگون سے کہنے لگے کہ اس شخص کا ایمان نہ لاؤ اسواسطے کہ یہ وہ پیغمبر نہین جسکا وعدہ کیا گیا ہی وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا
اور بسبب لینے اونکے کے سود کو وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ حال آنکہ یقینی منع کیے گئے ہین سود دینے لینے سے توریت مین وَاَكْلِهِمْ
اَمْوَالَ النَّاسِ اور بسبب کھانے اونکے کے مال لوگون کا بِالْبَاطِلِ ساتھ رشوت اور غصب اور سب حرام طورون پر
وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہی ہمنے لِلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافرون کے مِنْهُمْ بنی اسرائیل مین سے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب جسمین
بہت درد و دکھ ہو لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ لیکن راسخ لوگ بیچ علم کے یعنی وہ لوگ جو علم شریعت سیکھتے ہین اور اخلاص کے ساتھ
عمل مین لاتے ہین مِنْهُمْ بنی اسرائیل مین سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اوسکے یار وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور مومن لوگ مہاجر اور انصار سے
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ایمان لاتے ہین ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی گئی ہی طرف تیرے یعنی قرآن وَمَآ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ اور ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی گئی پہلے تجھسے یعنی سب کتب بانی وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ اور ایمان لاتے ہین
ساتھ ادا کرنے والون اور قائم کرنے والون نماز کے یعنی انبیا علیہم السلام کہ سب کی شریعتون مین نماز مقرر رہی وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
اور دینے والے زکوۃ کے وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور ایمان لانے والے ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھ روز آخر کے کہ قیامت کا دن ہی اُولٰٓئِكَ
جو لوگ کہ تصدیق اور تصدیق کرنے والے ہین سَنُؤْتِيْهِمْ قریب ہی کہ دین ہم اونھین اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اجر بڑا کہ رضائے الٰہی کی
دولت اور لقائے الٰہی کی سعادت ہی اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ تحقیق کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَمَآ اَوْحَيْنَآ

اِلٰی نُوۡحٍ جیسے وحی بھیجی ہمنے طرف نوح کے کہ آدم ثانی اور شیخ المرسلین ہین پہلے جستے کافرون کو خوف دلایا اور جنکی دعا سے اونکی امت ہلاک ہوئی وہ حضرت نوح علیہ السلام ہین اور بعضونے کہا ہے کہ یہ بات اہل کتاب کا جواب ہے کہ کہتے تھے ایک ہی بار کتاب اب حق تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی ہین تمھارا کام حضرت نوح کا سا ہے وَالنَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ اور پیغمبرون کی طرف جو بعد اوسکے جیسے حضرت ہود حضرت صالح حضرت شعیب علیہم السلام وَاَوۡحَيۡنَاۤ اور وحی بھیجی ہمنے اِلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ طرف ابراہیم اور اونکے دونون بیٹون اور پوتون کے اور یعقوب علیہ السلام کے فرزندون کی طرف وَعِيۡسٰى وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡنُسَ وَهٰرُوۡنَ وَسُلَيۡمٰنَ یہ سب پیغمبر النّبیّین من بعدہ مین داخل ہین مگر ذکر کرنا انکی تخصیص انکی تفضیل اور تعظیم کی وجہ سے ہے اسواسطے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام انبیاء اولوالعزم مین پہلے نبی ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام صاحب شریعت ہین اور انکی شریعت ناسخ ہے اور باقی انبیا صاحب شرافت اور مشاہیر مین سے ہین وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ اور عطا کی ہمنے داؤد کو زَبُوۡرًا ؁ ایک کتاب کہ اوسکا نام زبور تھا اور اوسمین حق تعالیٰ کی حمد و ثنا تھی فقط اوامر و نواہی کچھ نہ تھے بلکہ حضرت داؤد کی شریعت وہی توریت کی شریعت تھی وَرُسُلًا اور بھیجا ہمنے رسولونکو کہ قرآن مین قَدۡ قَصَصۡنٰهُمۡ عَلَيۡكَ تحقیق کہ نام لیے ہین ہمنے اونکے اور اونکے قصے تجھ پر ظاہر کیے ہین مِنۡ قَبۡلُ پہلے اس سے جیسے حضرت یوسف حضرت زکریا یا حضرت یحیی حضرت الیاس حضرت الیسع حضرت عزیر علیہم السلام وغیرہ وَرُسُلًا لَّمۡ نَقۡصُصۡهُمۡ عَلَيۡكَ اور رسول کہ اونکی خبر ہمنے تیرے پاس نہین بھیجی اور اونکے نام تجھپر ہمنے نہین ظاہر کیے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰى اور کلام کیا اللہ نے ساتھ موسی کے تَكۡلِيۡمًا ؁ کلام کرنا بے واسطہ اور مراتب وحی مین یہ نہایت کا مرتبہ ہے اور اگر حضرت موسی کے ساتھ کلام کرنا کوہ طور پر تھا تو حضرت سلطان الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خلوتخانہ نور مین ہوا فَاَوۡحٰۤى اِلٰى عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰى حضرت موسی کے اوس کلام سے تمام بنی اسرائیل کو خبر ہوئی اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس وحی سے کسی عارف اور کامل نے بے تعلیم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطلاع نہین پائی بیت

موسی بطور اگرچہ سخن گفت با خدا ۔ بالائے عرش پایہ طور محمد ست ۔

اور بھیجا ہمنے رُسُلًا رسولون کو مُّبَشِّرِيۡنَ خوشخبری دینے والے اہل ایمان کو وَمُنۡذِرِيۡنَ اور ڈرانے والے کافرون اور منافقون کو لِئَلَّا يَكُوۡنَ تاکہ نہو لِلنَّاسِ واسطے لوگون کے عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ اوپر اللہ کے کوئی حجت بَعۡدَ الرُّسُلِ بعد بھیجنے رسولون کے یعنی لوگ یہ نہ کہین کہ ہمارے پاس پیغمبر نہین آئے جو ایمان کی طرف ہمین بلاتے اور شرک سے باز رکھتے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا اور ہے اللہ غالب ہر چیز پر اوس چیز کے جو چاہی اوسنے رسولون کے بھیجنے سے حَكِيۡمًا ؁ محکم کار ہے اوس چیز کے جو اوسنے تدبیر کی امر نبوت مین اور حکمت کی رعایت فرمائی ہر پیغمبر کو ایک نوع وحی اور اعجاز کے ساتھ خاص کرنے مین لکھا ہے کہ روساء کفار کی ایک جماعت حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئی اور اون کفار نے عرض کی کہ یا محمد ہمنے علماء یہود سے تیرے دین اور آئین کا حال پوچھا اور تیری نبوت اور کتاب کا استفسار کیا وہ کہتے ہین کہ ہم اوسے نہین پہچانتے اور اوسکا ذکر ہماری کتاب مین نہین ہے اس گفتگو کے ساتھ ہی کچھ یہود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آئے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ مین رسول خدا ہون وہ بولے ہم نہین جانتے اور کچھ گواہی نہین رکھتے آیت نازل ہوئی کہ یہ عداوت کے سبب سے گواہی نہین دیتے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشۡهَدُ

یعنی وحی بھیجی جو بھیجی ۱۲ مترجم عفی عنہ

لکن خدا گواہی دیتا ہے اور تیری نبوت بیان کرتا ہے بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی ہے طرف تیرے کہ وہ قرآن ہے کھلا ہوا
معجزہ اور دلالت کرنے والا نبوت پر اَنْزَلَهٗ نازل کیا قرآن بِعِلْمِهٖ ملا ہوا ساتھ علم خاص کے اور مخصوص ہے ساتھ علم خاص کے
اور وہ علم ہے قرآن نازل کرنے کا ایسے نظم پر جسکے مثل لانے مین ارباب بلاغت عاجز آجائین وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَشْهَدُوْنَ
اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہین تیری نبوت پر وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا اور بس ہے خدا گواہ اوسپر اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوگئے تیری نبوت سے یعنی یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور باز رکھا اونھون نے لوگون کو راہ دین سے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپا کر اور بدل کے قَدْ ضَلُّوْا تحقیق کہ گمراہ ہوگئے وہ ضَلٰلًا بَعِیْدًا گمراہی ایسی حد کو
پہونچی ہوئی اسواسطے کہ گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کو اونھون نے اکٹھا کر لیا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق کہ جن لوگون نے
چھپایا حق بات کو کہ وہ نبوت ہے وَظَلَمُوْا اور ظلم کیا اونھون نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اونکی نبوت سے انکار کرکے
یا لوگون پر ظلم کیا راہ حق سے اونھین باز رکھ کر لَمْ یَکُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ نہین ہے خدا کہ بخشے اونھین وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ
اور نہ راہ دکھائیگا اونھین طَرِیْقًا کوئی راہ اِلَّا طَرِیْقَ جَهَنَّمَ مگر راہ دوزخ کی کہ وہ دوزخ مین چلے جائین خٰلِدِیْنَ
فِیْهَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہونگے اوسمین ہمیشہ وَکَانَ ذٰلِکَ اور ہے یہ حکم اونکے دوزخ مین داخل ہونے اور ہمیشہ رہنے کا
عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا اوپر خدا کے آسان یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ تحقیق کہ آیا ہے اوپر تمھارے رسول
بِالْحَقِّ ساتھ حق بات کے کہ وہ کلمہ شہادت ہے یا قرآن مِنْ رَّبِّکُمْ پاس سے رب تمھارے کے فَاٰمِنُوْا پس ایمان لاؤ اوسکا
خَیْرًا لَّکُمْ ایمان کہ وہ خیر اور بہتر ہوگا واسطے تمھارے وَاِنْ تَکْفُرُوْا اور اگر کافر ہوگے فَاِنَّ لِلّٰهِ پس تحقیق کہ واسطے
اللہ کے ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہے بیچ آسمانون اور زمینون کے تو تمھارے کفر سے وہ کچھ نقصان نہ اوٹھائیگا
جیسے تمھارے ایمان سے کچھ فائدہ نہ پائیگا وَکَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِیْمًا جاننے والا تمھارا احوال حَکِیْمًا حکم کرنے والا تمھارے
باب مین یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ یہ خطاب یہود و نصارا کی طرف ہے حق تعالیٰ اونسے فرماتا ہے لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ نہ غلو کرو تم اپنے
دین مین یہود کو تو فرماتا ہے کہ عزیر کی مدح مین تم غلو نہ کرو اسطور پر کہ عزیر کو ابن اللہ کہتے ہو اور عیسیٰ کی برائی اور مذمت مین غلو کرتے ہو
یہان تک کہ اوسے بدکار عورت کا بیٹا کہتے ہو اور نصارا سے فرماتا ہے کہ تم عیسیٰ کی تعریف مین غلو نہ کرو اسدرجہ کہ اوسے خدا کا بیٹا
کہو وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ اور تم مین سے کوئی نہ کہے خدا پر اِلَّا الْحَقَّ مگر جو حق بات ہو اور حق یہ ہے کہ عزیر اور عیسیٰ خدا کے بیٹے نہین
بلکہ اوسکے بندے ہین اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ سوا اسکے نہین کہ عیسیٰ مسیح بیٹا مریم کا رَسُوْلُ اللّٰهِ رسول اللہ کا ہے وَ
کَلِمَتُهٗ اور کلمہ اوسکا ہے مفسرون نے کہا ہے کہ کلمہ سے وہ خوشخبری مراد ہے جو حضرت مریم کو ہوئی تھی کہ تیرے لڑکا پیدا ہوگا بے کسی مرد کے
ہاتھ لگائے ہوئے اَلْقٰهَآ پہونچا دیا اوس کلمہ کو اللہ نے اِلٰی مَرْیَمَ طرف مریم کے یعنی بشارت دی اونھین وَرُوْحٌ مِّنْهُ
اور عیسیٰ صاحب روح ہے وہ روح جو حق تعالیٰ سے بے واسطہ اسباب صادر ہوئی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھ خدا کے
اور اوسکے رسولون کے یہ خطاب خاص نصارا سے ہے کہ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اور نہ کہو کہ ہمارے خدا تین ہین بعضے نصارا کا اعتقاد یہ تھا

کہ تین خدا ہین اللہ عیسیٰ مریمؑ اور بعضے نصارا اس بات پر تھے کہ اللہ تین چیزون سے عبارت ہی اقنوم الاب یعنی باپ کی ذات اور اقنوم الابن یعنی علم اور اقنوم الحیوۃ یعنی روح القدس اور انھین اقانیم ثلثہ کہتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا اِنْتَهُوْا باز رہو تثلیث سے خَيْرًا لَّكُمْ ط باز رہنا کہ بہتر ہو واسطے تمھارے اِنَّمَا اللّٰهُ وسوا اسکے نہین کہ اللہ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط الٰہ واحد ہی یعنی یگانہ ہی اپنی ذات مین کہ تعدد کسی وجہ سے اوسمین ممکن ہی نہین ہی سُبْحٰنَهٗٓ یاد کرتے ہین ہم اوسے پاکی کے ساتھ یاد کرنا اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ م اس بات سے کہ اوسکے بیٹا ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط واسطے اوسکے ہی جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہی سب اوسی کے مخلوق ہین اور مخلوق خالق کے مانند نہین ہوتا اور بیٹے کو باپ کے مثل ہونا چاہیے پس اہل آسمان اور اہل زمین اوسکی اولاد نہین ہین وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ع اور بس ہی اللہ کفایت کرنے والا بندون کی مہمات کو یعنی بندون کی حفاظت کرنے والا اور بندون کے کام بنانے والا یہ تنبیہ اور آگاہ کرنا ہی اس بات پر کہ حق تعالیٰ صاحب اولاد ہونے سے مستغنی ہی اسواسطے کہ بیٹا باپ کے مہمات کو کفایت کرنے کے واسطے چاہیے اور حق تعالیٰ تو حفاظت اشیا کے ساتھ خود قائم ہی اور کافی امور ہی اور مستغنی ہی یار اور مددگار سے حدیث مین ہی کہ نجران کے نصارا نے کہا کہ محمدؐ کیون عیسیٰ کو عیب لگاتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین کیا کہتا ہون عیسیٰ کو جسے تم اونکی شان مین عیب جانتے ہو وہ بولے کہ تم کہتے ہو کہ عیسیٰ خدا کا بندہ ہی اور بندگی عیب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی بندگی عیب اور عار نہین اور کسی نے اوسے عیب نہین گنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے موافق یہ آیت نازل ہوئی کہ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ ننگ و عار نہ رکھیگا عیسیٰ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ اس بات سے کہ وہ بندہ ہو اللہ کا اور چونکہ ملائکہ کی پرستش کرنے والے بھی ملائکہ کو خدا کے فرزند جانتے تھے تو حق تعالیٰ فرشتون کا بندہ ہونا بھی ثابت کرتا ہی اور کہتا ہی کہ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط اور نہ اوسکی بندگی سے عار رکھتے ہین ملائکہ جو بارگاہ ربوبیت کے مقرب ہین معالم مین ہی کہ یہ ملائکہ حاملان عرش ہین انھی کو ملائکہ پرست خدا کا فرزند جانتے تھے اور انوار مین ہی کہ یہ ملائکہ کروبی ہین عرش کے گرد وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ اور جو کوئی عار رکھتا ہی عَنْ عِبَادَتِهٖ عبادت سے خدا کی وَيَسْتَكْبِرْ اور سرکشی کرتا ہی اوس سے فَسَيَحْشُرُهُمْ پس قریب ہی کہ حشر کرین ہم اونھین یعنی ننگ و عار رکھنے والون کو اِلَيْهِ اپنی طرف جَمِيْعًا ۝ اون سب کو تاکہ جزا اور مکافات اونھین پہونچائین فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پس لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور جنھون نے عمل نیک کیے فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ پس پورے دیگا اللہ اجر اونکے جو وعدے کیے ہین وَيَزِيْدُهُمْ اور زیادہ بھی کریگا اونکی جزا پر مِّنْ فَضْلِهٖ فضل اپنے سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا اور لیکن وہ لوگ جنھون نے اللہ کی عبادت سے ننگ و عار اور سرکشی کی ہی فَيُعَذِّبُهُمْ پس عذاب کریگا اونھین عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ عذاب دردناک وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ اور نہ پائینگے واسطے اونکے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے وَلِيًّا کوئی دوستدار وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور نہ کوئی یار مددگار يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ای آدمیو قَدْ جَآءَكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ دلیل پاس سے رب تمھارے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا اونکے معجزات یا دین اسلام وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اور نازل کیا ہمنے طرف تمھارے نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ نور ظاہر کہ قرآن ہی فَاَمَّا الَّذِيْنَ

وقف لازم

ع ۲۳ / ۹

اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ پس وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ خدا کے وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ اور مضبوط پکڑا اوسکی کتاب کو یا اوسکے ساتھ پناہ لی اونھون نے وسوسۂ شیطان سے فَسَیُدْخِلُھُمْ پس قریب ہی کہ داخل کرے اونھین فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ بیچ ثواب کے جو اونکے ایمان کے مقابلہ مین مقرر ہوا وَفَضْلٍ اور زیادتی کے اوس ثواب پر محض اپنے فضل اور احسان سے وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ اور دکھائیگا اونھین اپنی طرف یا اوس چیز کی طرف جو وعدہ کی ہی صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ○ راہ سیدھی کہ اسلام اور طاعت ہی دنیا مین اور راہ جنت کی عقبیٰ مین جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہی کہتے ہین کہ مین بیمار ہوا اور حضرت سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے واسطے تشریف لائے مین نے عرض کی کہ یارسول اللہ میرے پاس مال ہی اور مین کلالہ ہون یعنی نہ میرے والدین ہین نہ اولاد کوئی بہنین ہین پس مین اپنا مال بہنون کو کیونکر تقسیم کرون تو یہ آیت نازل ہوئی یَسْتَفْتُوْنَکَ فتوی پوچھتے ہین تجھسے کلالہ کی میراث مین قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ کہ کہ خدا حکم کرتا ہی فِی الْکَلٰلَۃِ بیچ میراث کلالہ کے اِنِ امْرُؤٌا ھَلَکَ اگر کوئی مرد مرے ایسا مرد کہ لَیْسَ لَہٗ وَلَدٌ نہو واسطے اوسکے کوئی فرزند یعنی بیٹا اسواسطے کہ اگر بیٹی ہوگی تو بہن کو درجۂ وراثت سے ساقط نہین کرتی وَّلَہٗٓ اُخْتٌ اور واسطے اوسکے ہو ایک بہن فَلَھَا نِصْفُ مَا تَرَکَ پس واسطے بہن کے نصف اوس مال کا ہی جو چھوڑا وَھُوَ یَرِثُھَآ اور وہ مرد میراث لیتا ہی بہنون کی اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھَا وَلَدٌ اگر نہو اوسکی بہن کے کوئی فرزند اگر میراث سے کل مال مراد ہی تو فرزند سے بیٹا مراد ہو خواہ بیٹی یعنی کچھ نہو اور اگر کل مال مراد نہین تو فرزند سے بیٹا ہی مراد ہوگا کہ بیٹا نہو اسواسطے کہ بیٹی اپنی ماں کے بھائی کو محجوب نہین کرتی فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ پس اگر ہون بہنین اوس مرد کی دو فَلَھُمَا الثُّلُثٰنِ پس واسطے اونکے دو تہائیاں ہین مِمَّا تَرَکَ اوس مین سے جو چھوڑا ہی مرد نے وَاِنْ کَانُوْٓا اِخْوَۃً اور اگر ہون وارث اوسکے بھائی اور بہنین رِّجَالًا وَّنِسَآءً مرد اور عورتین فَلِلذَّکَرِ پس واسطے مرد کے ہی میراث مین سے مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ مانند حصے دو عورتون کے یُبَیِّنُ اللّٰہُ بیان کرتا ہی اللہ احکام میراث کے لَکُمْ واسطے تمھارے اَنْ تَضِلُّوْا تاکہ گمراہ نہو جاؤ تم یا یہ کہ بیان کرتا ہی جو بات رہت اور درست ہی اس امر کو مکروہ جانکر کہ تم گمراہ ہو جاؤ وَاللّٰہُ اور اللہ بِکُلِّ شَیْءٍ ساتھ سب چیزون کے زندگی اور موت مین جو بندون کی مصلحتین ہین عَلِیْمٌ ○ جاننے والا ہی

سُورۃ المائدۃ مدنیّۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	وھی مائۃ وعشرون اٰیۃ
سورۂ مائدہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور اوسمین ایک سو بیس آیتین ہین

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وفا کرو عہد جو باہم کرتے ہو یا عقود شرعیہ جیسے عقد شرکت عقد نکاح عقد بیع اور مثل اسکے اُحِلَّتْ لَکُمْ حلال کیے گئے واسطے تمھارے بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ چارپائے کہ وہ ازواج ثمانیہ ہین اونٹ گائے بھیڑ بکری یا وحشی جانور جیسے ہرن نیل گاؤ گورخر یا بچے جو چارپایون کے پیٹ سے زندہ نکل پڑین اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ مگر وہ جو پڑھا جائیگا اوپر تمھارے بیچ اسی سورت کے اور وہ آیۃ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ ہی آخر تک غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ نہ ایسا کہ حلال رکھنے والے ہو شکار وَاَنْتُمْ حُرُمٌ حال آنکہ تم احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا یعنی سب چارپائے

تمپر حلال ہین مگر جو تمپر پڑھی جاوینگی ہون اور تم اونھین شکار کرو حالت احرام مین تو تمپر حرام ہین اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی
حلال اور حرام مین مَا يُرِيدُ جو چاہتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مسلمانون کے لَا تُحِلُّوْا نہ حلال رکھو اور
حرمت نہ توڑو شَعَآئِرَ اللّٰهِ مناسک حج کی یا دین حق کے نشانون کی لکھا ہی کہ حطیم کندی کہ اوسکا نام شریح بن ضبیعہ تھا وہ سفاکی
اور بیباکی اور جہالت اور ناپاکی کے ساتھ عرب مین بڑی شہرت رکھتا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت فیضدرجت مین
حاضر ہوا اور بولا کہ اے محمد امت کو کس چیز کی طرف دعوت کرتے ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بات کی طرف کہ خدا کو
ایک جانین اور مجھے خدا کا رسول مانین اور ہمیشہ نماز پڑھا کرین زکوۃ دیا کرین حطیم بولا کہ یہ جو تمنے فرمایا اچھی بات ہی مگر میرے ایسے
اور حاکم لوگ ہین کہ اونکے مشورے سے مین کام انجام دیتا ہون مین جاؤن اور اونسے یہ بات کہون اگر اونکا دل بھی اسے قبول کرے
تو مین تمہارا دین اختیار کرونگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے آنے کے قبل فرمایا تھا کہ آج وہ شخص آئیگا جو شیطان کی
زبان سے بات کریگا کافر آئیگا اور غدار جائیگا پس حطیم آپکی خدمت سے باہر آیا اور صدقہ کے اونٹ اور کچھ یا مدینہ کے چارپایون سے
لوٹ لیگیا اور سال القضیہ مین جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ عمرہ قضا کرنے تشریف لیے جاتے تھے جب موضع تنعیم مین
پہونچے تو یمامہ کے حاجیون کے تلبیہ کی آواز سنی اور حطیم کندی کو دیکھا کہ لوٹے ہوئے اونٹون کو قلادون سے آراستہ کیے ہوسے
قربانی کی رسم سے کعبہ شریف مین لیے جاتا ہی صحابہ نے چاہا کہ اوس سے وہ اونٹ چھین لین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اونسے
قربانی کی نقل کی ہی یہ امر تمھین لائق نہین اور آیت نازل ہوئی کہ شعائر الٰہی کی حرمت نہ توڑو وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ اور نہ ماہ
حرام مین قتال کرکے اوسے حلال نہ کرلو وَلَا الْهَدْيَ اور نہ ہدی کو جو کعبہ کے نامزد ہو وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ قلادہ والی
ہدی کو اور قلادہ ایک چیز ہوتی ہی کہ چارپایون کی گردن مین ڈالدیتے ہین درخت خرما وغیرہ کی چھال سے بنا کر تاکہ معلوم ہوجاتے
کہ یہ جانور ہدی ہی اور کوئی اوس جانور سے تعرض کرے وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ اور نہ اون لوگون کو جو عازم ہین حرمت والے
گھر کے کہ اوس گھر کی زیارت کا قصد رکھتے ہین يَبْتَغُوْنَ چاہتے ہین بیت الحرام کا قصد کرنے والے فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ
اگر مومن ہین تو زیادتی ثواب کی خدا سے اور روزی تجارت کے سبب سے اور اگر کافر ہین تو روزی ہی چاہتے ہین وَرِضْوَانًا
اور چاہتے ہین مومن رضامندی اللہ کی اور کافر معیشت دنیا کی اصلاح تبیان مین لکھا ہی کہ رضوان حج ہی وَاِذَا حَلَلْتُمْ اور
جب احرام سے باہر آؤ اور حلال ہوجاؤ فَاصْطَادُوْا تو شکار کرو اگر چاہو وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ اور اوسپر نہ آمادہ کرے تمھین
شَنَاٰنُ قَوْمٍ دشمنی کسی گروہ کی کفار قریش سے اَنْ صَدُّوْكُمْ واسطے اسکے کہ باز رکھا اونھون نے تمھین سال حدیبیہ مین
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف سے اَنْ تَعْتَدُوْا یہ کہ حد سے گذر جاؤ اور اوسکا انتقام چاہو کہ جو لوگ حرم کے
عازم ہین اونکے مال لے لینے کا ارادہ کرو اور اس آیت کا حکم اس مقام تک منسوخ ہی مگر جب احرام سے نکل آئین تو شکار کرنے کا حکم منسوخ نہین
اور کافرون کو ہدی اور قلادہ کی وجہ سے امان نہین ہی وَتَعَاوَنُوْا اور یاری اور مددگاری کرو ایک دوسرے کی عَلَى الْبِرِّ اور بھلائی کے
کہ اتباع حکم ہی اور امتناع بدعت یا بھلائی سنت کی پیروی ہی وَالتَّقْوٰى اور پرہیزگاری اور خواہش نفسانی کی مخالفت مین وَلَا تَعَاوَنُوْا

عَلَى الْإِثْمِ اور یاری یا ور مددگاری کرو اوپر بدی کے کہ ترک فرمان ہی یا حب دنیا یا کفر وَالْعُدْوَانِ اور اوپر ظلم و تعدی کے یا اتباع بدعت پر وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا کی نافرمانی سے اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عقوبت کرنے والا ہے زیادتی کرنے والوں پر حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ حرام کیا گیا تمپر مردار اور مردار وہ جانور ہی کہ بے ذبح کیے جسکی روح نکل گئی ہو وَالدَّمُ اور خون جاری وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ اور گوشت سور کا اپنے سب اجزا سمیت یعنی ہڈی چربی وغیرہ سب وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور جو پکارا گیا ہو یعنی نام لیا ہو غیر خدا کا اوسے ذبح کرتے وقت اس سے کفار کا ذبیحہ مراد ہی کہ لات و عزّیٰ وغیرہ کے نام پر ذبح کرتے تھے وَالْمُنْخَنِقَةُ اور حرام کیا گیا ہی تمپر وہ جانور جو گردن مروڑنے سے مرجائے کفار بکریوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالتے تھے اور کھاتے تھے وَالْمَوْقُوْذَةُ اور وہ جانور جسے لاٹھی یا پتھر مارا ہو اور وہ مرگیا ہو وَالْمُتَرَدِّيَةُ اور جو جانور اونچے سے گر کر مرگیا یا کنوے میں گر کر مرگیا ہو وَالنَّطِيْحَةُ اور وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا اور وہ مرگیا وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اور درندہ کے کھانے کے بعد جو بچ رہا ہو اور مردہ ہو اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ مگر وہ جانور جسے تم ذبح کر پاؤ انمین سے اور اوسمین جان باقی ہو اسقدر بھی کہ اپنی آنکھ پھیرے یا اپنی دُم ہلائے وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ اور حرام ہی جو جانور ذبح کیا گیا ہو اوپر اون پتھروں کے جو بیت الحرام کے گرد گڑے تھے اور وہ تین سو ساٹھ پتھر تھے بیت الحرام کے گرد کہ اہل جاہلیت اون پتھروں کی تعظیم کرتے تھے اور اونپر قربانی کیا کرتے تھے او مفسرون نے یہ بھی کہا ہی کہ نُصُب سے بت مراد ہین اس تقدیر پر علیٰ لام کے معنی پر ہوگا یعنی وہ جانور حرام ہی جو بت کے واسطے قتل کریں وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا اور یہ بھی حرام ہی کہ قسمت دریافت کرو بِالْاَزْلَامِ ساتھ تیرون کے جاننا چاہیے کہ اہل عرب کے واسطے تیر تھے بے پر اور بے پیکان کے کہ اون تیرون کو ازلام اور اقداح کہتے تھے جب اہل عرب کو کوئی مہم پیش آتی تو اون تیرون کی طرف رجوع کرتے اور وہ تین تیر ایک تھیلی مین ڈالکر اوسے دیتے جو ہبل کا مجاور ہوتا ایک تیر پر لکھا ہوتا تھا کہ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ یعنی حکم کیا مجھے میرے رب نے اور دوسرے پر لکھا ہوتا تھا نَهَانِيْ رَبِّيْ یعنی منع کیا مجھے میرے رب نے اور تیسرے پر کچھ نہ لکھا ہوتا تھا اوس تیر کو منیح کہتے تھے پھر جب کوئی شخص کسی کام کا قصد کرتا تو ہبل کے مجاور پاس جاتا اور اوسکے واسطے تحفہ اور ہدیہ لاتا اور تیرون کی اوس تھیلی مین ہاتھ ڈالتا اور ایک تیر نکالتا اگر اوس تیر پر لکھا ہوتا کہ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ تو فورًا اوس کام مین وہ تیر نکالنے والا مشغول ہوتا اور اگر تیر پر نَهَانِيْ رَبِّيْ لکھا ہوتا تو سال بھر تک اوس کام کو ترک کرتا اور اگر منیح یعنی بے لکھا تیر نکلتا تو وہ شخص پھر تھیلی کی طرف رجوع کرتا اور بعضو نے کہا ہی کہ استقسام سے انصبا بعلومہ پر اونٹ قتل کرنا مراد ہی یعنی اونٹون کو قتل کرتے اور ازلام کو بانٹتے اور اون لوگون کے ازلام بہت تھے ہر کام کے واسطے نکاح کے واسطے ختنہ کے لیے نسب مین جو اختلاف ہو اوسکے واسطے اور انکے سوا اور کامون کے لیے بھی ذٰلِكُمْ یہ استقسام فِسْقٌ باہر نکل جانا ہے دائرہ اسلام سے اسواسطے کہ حق تعالیٰ پر افترا ہی اگر رب کی طرف اوسے منسوب او مشہو کرتے ہین اور شرک ہی اگر غیر خدا کی طرف منسوب کرتے ہین اَلْيَوْمَ آج کہ جمعہ کا دن یا عرفہ کا روز ہی يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ناامید ہوگئے کافر مِنْ دِيْنِكُمْ تمھارے دین کے بطلان سے یا اونکے دین کی طرف تمھارے رجوع کر جانے سے فَلَا تَخْشَوْهُمْ پس نہ ڈرو تم اونکے فتنہ سے وَاخْشَوْنِ اور ڈرو تم مجھسے یہ آیت حجۃ الوداع مین عرفہ کے دن عصر کی نماز کے وقت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناقہ غضبا پر سوار تھے اور یہ آیت نازل ہونے کے بعد

اکا اسی دن آپ نے ندہ سے ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ آج کامل کر دیا مین نے واسطے تمہارے دِیْنَکُمْ دین تمہارا کہ اب اوسکے احکام منسوخ نہونگے وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ اور تمام کر دی مین نے اوپر تمہارے نِعْمَتِیْ نعمت اپنی کہ حج ادا کرو بے خوف ہوکر اور مطمئن ہو اور کوئی مشرک تمہارے ساتھ حج نہ کریگا وَرَضِیْتُ اور اختیار کیا مین نے لَکُمُ الْاِسْلَامَ واسطے تمہارے اسلام کو دِیْنًا دین کہ سب دینون سے پاکیزہ تر ہے فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو کوئی بے بس اور بیچارہ رہگیا فِیْ مَخْمَصَۃٍ بیچ بھوک کے اور نہ پایا کھانے کو اور یہ حرام چیزین جو مذکور ہوئین انہین سے کچھ اوسنے کھالیا غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ اوس حال مین مائل نہو طرف کسی گناہ کے یعنی لذت حاصل کرنے کے واسطے نہ کھائے یا سد رمق سے زیادہ نہ کھا جائے فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے اوسے اس گناہ مین رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہے اوسپر کہ اسقدر کھانے کی اجازت دی لکھا ہے کہ عدی بن حاتم اور زید الخیل طائی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا نام زید الخیر رکھا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم ایسی جگہ رہتے ہین کہ کتون اور شکاری پرندون کے ذریعہ سے مہمانداری کرتے ہین آل ذریحہ اور آل جریرہ کے کتے جنگلی جانور پکڑتے ہین اونمین سے بعض جانور تو قبل اسکے کہ کتے اوسے ہلاک کر ڈالین ہمارے ہاتھ آتے ہین اوس جانور کو ہم ذبح کر لیتے ہین اور بعضے جانور کو ہمارے پہونچنے تک کتا تلف کر ڈالتا ہے اور حق تعالی نے فرمایا کہ مردار حرام ہے تو اوس جانور کا کیا حکم ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یَسْئَلُوْنَکَ تجھسے پوچھتے ہین کہ [illegible] مَاذَآ اُحِلَّ لَھُمْ کیا چیز حلال کی گئی ہے واسطے اونکے قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ کہدے کہ حلال کیے گئے واسطے تمہارے قتل کیے ہوئے جانور پاکیزہ جنھین خدا کے نام کے ساتھ ذبح کیا ہو وَمَا عَلَّمْتُمْ اور حلال ہے شکار اوسکا جسے تعلیم دی ہے تمنے مِّنَ الْجَوَارِحِ شکار کرنیوالے جانورون مین سے وہ خواہ درندے ہون جیسے کتا اور چیتا اور خواہ طیور مین سے ہون جیسے باز چرغ وغیرہ مُکَلِّبِیْنَ اوس حال مین کے ادب و تعلیم دینے والے تُعَلِّمُوْنَھُنَّ سکھاتے ہو تم اون شکاری جانورون کو مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ اوس چیز مین سے جو خدا نے تمھین سکھائی ہے ادب دینے کی راہ سے اور وہ اسطرح پر کہ جانور شکاری کو جو اوسکا صاحب چھوڑے تو وہ شکار کے پیچھے جائے اور جب وہ بلائے تو چلا آئے اور شکار کو کھائے نہین پکڑ رکھے فَکُلُوْا پس کھاؤ تم پاک اور حلال مِمَّآ اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ اوس شکار مین سے جو شکاری جانورون نے پکڑ رکھا واسطے تمہارے اور کھایا نہین اور بعضے فقہا نے شکاری پرند مین یہ شرط نہین کی ہے اسواسطے کہ پرند کو اسقدر ادب سکھانا متعذر ہے وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ اور یاد کرو تم نام اللہ کا اوپر اوس جانور کے جسے تمنے تعلیم کیا ہے شکار پر چھوڑتے وقت اور بعضون نے کہا کہ بسم اللہ اللہ اکبر [illegible] کہنا چاہیے اور فقط بسم اللہ کہہ لینا بھی کافی ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو خدا سے وہ چیز کھانے مین جو اوسنے حرام کی ہے اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ○ تحقیق اللہ جلدی حساب کرنے والا ہے اور حلال حرام سے سوال کریگا اَلْیَوْمَ آج یعنی یہ آیت نازل ہونے کے دن اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ حلال کیے گئے واسطے تمہارے ذبح کیے ہوئے جانور ساتھ نام خدا کے وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اور کھانا اون لوگون کا جنھین کتاب دی ہے یعنی یہود و نصارا کا ذبیحہ حِلٌّ لَّکُمْ حلال ہے واسطے تمہارے وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ اور تمہارا کھانا

بھی حلال ہی اونھین اونکے دین مین اسواسطے کہ تم خدا کے نام کے ساتھ ذبح کرتے ہو وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال ہین اسواسطے تمھارے
عورتین آزاد اور پارسا مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ اون عورتون مین سے جو ایمان لائی ہین اور یہ بر سبیل اولویت ہی ورنہ مسلمان
لونڈی بھی حلال ہی وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال ہین پاکدامن عورتین مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون مین سے
جنھین دی ہی کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک محصنات آزاد عورتین ہین پس وہ لونڈی
جو اہل کتاب ہو اونکے مذہب مین حرام ہی اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک محصنات پاکدامن اور عفیفہ عورتین ہین تو اونکے
نزدیک اہل کتاب عورت آزاد ہو خواہ لونڈی سب برابر ہین اور سبسے نکاح کرسکتے ہین اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ جب دو اونھین اُجُوْرَهُنَّ
مہر اونکے مُحْصِنِيْنَ اوس حال مین کہ تم اوس نکاح سے عفت اور صلاحیت ڈھونڈھو غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ نہ بدکاری کرنے والے
وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنے والے آشنا پوشیدہ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ اور جو شخص کافر ہو ساتھ اوس
چیز کے جسکا ایمان لانا واجب ہو یا شرائع اسلام کی انکار کرے حلال حرام مین سے فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ پس تحقیق کہ باطل ہو گئے
عمل اوسکے وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اور وہی بیچ آخرت کے ہی مِنَ الْخٰسِرِيْنَ نقصان اوٹھانے والون مین سے

ع ۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والون کے اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ جب چاہو کہ کھڑے ہو تم طرف نماز کے
اور تم بے وضو ہو فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ تو دھو تم منھ اپنے جہان سے سر کے بال جمتے ہین ٹھوڑی کی انتہا تک طول مین
اور دونون کانون کی دونون کنپٹیون کے درمیان عرض مین وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ اور دھو دونون ہاتھ اپنے کہنیون تک
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اور مسح کرو سرون اپنے کو امام مالک رحمہ اللہ تعالی ظاہر آیت پر نظر کرکے کہتے ہین کہ تمام سر کا مسح کرنا چاہیے
اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح فرض ہی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ جسقدر پر مسح کا نام ہو جائے
کافی ہی وَاَرْجُلَكُمْ اور دھو پاؤن اپنے کو اِلَى الْكَعْبَيْنِ ٹخنون تک اور قرأت بکر پر اَرْجُلِكُمْ کے لام کا زیر جوار کے زیر کے
طریقہ پر ہی جیسا کہ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٍ اور حفص نے زبر کے ساتھ پڑھا ہی اور وُجُوْهَكُمْ پر عطف کیا ہی وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا اور اگر
ہو تم ناپاک فَاطَّهَّرُوْا تو غسل کرو تم وَاِنْ كُنْتُمْ اور اگر ہو تم مَّرْضٰٓى بیمار اور پانی کا استعمال تمھین مضر ہو اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
یا سفر مین اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یا آئے کوئی تم مین سے مِّنَ الْغَآئِطِ جائے ضرور سے یعنی بے وضو ہو اَوْ لٰمَسْتُمُ
النِّسَآءَ یا رگڑا ہو تم نے عورتون کو ساتھ مباشرت فاحشہ کے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پھر نہ پاؤ تم پانی ڈھونڈھنے کے بعد یا پانی
مین اور تم مین کوئی حائل ہو دشمن یا درندہ کہ اوس سے جان جانے کا یقین ہو یا پانی کنوے مین ہو اور پانی بھرنے کا سامان مثلاً
ڈول رسی وغیرہ نہ پائی جائے یا پانی بکتا ہی اور تمھارے پاس قیمت نہو فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تو قصد کرو تم مٹی پاک کا
یا زمین کی جنس سے جو چیز پاک ہو مگر راکھ فَامْسَحُوْا پھر مسح کرو تم بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مونھون اپنے کو اور ہاتھون
اپنے کو مِّنْهُ اوس خاک سے دو بار ہاتھ مار کر ایک بار مونھ پر مسح کرنے کے لیے ایک بار ہاتھون پر مسح کرنے کو مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ نہین چاہتا ہی
اللہ بیچ اوس چیز کے جو تمپر فرض ہی غسل وضو تیمم لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ کہ تمپر تنگی کرے وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ اور لیکن چاہتا ہی اللہ

لِيُطَهِّرَكُمْ تاکہ تمھین پاک کرے بے وضو ہونے سے یا گناہ سے اسواسطے کہ وضو گناہون کا کفارہ ہی وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ اور تاکہ پوری کردے نعمت اپنی عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے بسبب اسکے کہ تمھین تیمم کی اجازت دیتا ہی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ شاید کہ تم شکر کرو اوسکی نعمتون پر اور صاحب بحر الحقائق نے لکھا ہی کہ اہل اشارت کی زبانی اس آیت کے معنی یہ ہین کہ جب اوٹھو تم خواب غفلت سے اور متوجہ اوس نماز کی طرف ہو جو تمھاری معراج ہی مقام قرب کی طرف رجوع کرنے مین پس اپنے اون مونھون کو جنسے دنیا کی طرف تمنے توجہ کی ہی توبہ اور استغفار کے پانی سے دھوڈالو اور دونون جہان کے علاقے اور جو کچھ دو جہان مین ہی اوس سے تعلق پکڑنے سے ہاتھ دھوڈالو اور اپنے سر کو مسح کرو یعنی خدا کی راہ مین اپنی جان دیدو اور بُری طینت اور انانیت پر قیام کرنے سے پاؤن کو غسل دو اور اگر تمھین غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے نجاست پہونچی ہی تو پاک کرلو تم اپنے نفس گناہون سے اور اپنے دل طاعات کی طرف دیکھنے سے اور اپنی روحین غیر خدا کے باعث آرام پانے سے اور اپنے اسرار لوث وجود سے اسواسطے کہ کوئی آلائش اور آلودگی اوس سے زیادہ کثیف نہین ہی **بیت** ای بہ پندار رہ جو دآلودہ خود را پاک ساز + کین طہارت سالکِ رہ را نمازی میکند + وَاذْكُرُوا اور یاد کرو نِعْمَةَ اللَّهِ نعمتین اللہ کی جو اوسنے انعام کین عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے اسلام اور اوسکے شرائع احکام وَمِيثَاقَهُ اور یاد کرو اوسکے عہد و پیمان کو الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ کہ ایسا عہد و پیمان کہ قول لیا تمسے ساتھ اوسکے یعنی روز الست مین خدا نے جو تمسے عہد لیا یا لیلۃ العقبہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو تمنے عہد کیا کہ سنئے اور اطاعت کرنے پر تمنے بیعت کی إِذْ قُلْتُمْ جب کہا تمنے سَمِعْنَا سنا ہمنے قول آپکا وَأَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے آپکے حکم کی اور بعضون نے کہا ہی کہ بیعت رضوان مراد ہی جو تحت شجرہ واقع ہوئی حدیبیہ کے سال اور ان دونون بیعتون کا ذکر اپنے محل پر آئیگا وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو خدا سے نعمت بھول جانے اور عہد توڑنے مین إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ جاننے والا ہی وہ چیز جو سینون مین چھپی ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای ایمان والو كُونُوا قَوَّامِينَ رہو قیام کرنے والے حق پر لِلَّهِ واسطے خدا کے شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ گواہ ساتھ راستی کے وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ اور نہ رکھے تمھین یعنی نہ لائے تمھین شَنَآنُ قَوْمٍ دشمنی کسی گروہ کی مشرکون مین سے عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اوپر اس بات کے کہ عدل نکرو تم اونکے باب مین اور نقض عہد کرو اعْدِلُوا عدل کرو هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ کہ عدل بہت قریب ہی واسطے پرہیزگاری کے اور جب کافرون کے ساتھ عدل کرنا مرتبۂ تقویٰ سے بہت قریب ہی تو قیاس کرنا چاہیے کہ مسلمان کے ساتھ عدل کرنے کا کیا درجہ ہوگا **مثنوی** عدل کن زانکہ در ولایت دل + در پیغمبری زند عادل + عدل مشاطہ ایست ملک آرای + دین و دولت ز عدل ماند بجای + وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو خدا سے ظلم و ستم کرنے مین إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ تحقیق کہ اللہ خبردار ہی بِمَا تَعْمَلُونَ ○ ساتھ اوس چیز کے جو کرتے ہو تم ظلم اور عدل وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وعدہ کیا خدا نے اون لوگون سے جو ایمان لاتے ہین وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے ہین اونھون نے نیک اور وعدہ یہ ہی کہ لَهُم مَّغْفِرَةٌ واسطے اونکے مغفرت ہی گناہ سے وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ○ اور اجر بڑا ہی فضل الٰہی سے وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کافر ہوے وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور تکذیب کی اونھون نے ہماری آیتون کی یعنی قرآن کی أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ○

وہ گروہ صاحب ہین دوزخ کے یعنی اوسمین رہنے والے لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ غطفان مین محارب
بنی ثعلبہ کے ایک گروہ سے لڑنے کو متوجہ ہوے اور اونھون نے خبر پائی تو اپنے سردار دعثور یا غوث نام کے ہمراہ پہاڑ اوپر جا کھڑے اور
لشکر اسلام کو دیکھتے تھے اوسوقت جب پانی برسا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لشکر سے ہٹ کر ایک درخت کا تکیہ لگائے ہوے
اور اپنے بھیگے کپڑے درخت پر پھیلا دیے تھے کفار نے دیکھا اور اپنے سردار سے بولے کہ دیکھو محمد تنہا اور درخت کا تکیہ لگائے ہی
اور اوسکے یار اوس سے بہت دور ہین ایسے موقع پر بے تکلف اوسپر قابو پا سکتے ہین غورث تلوار کھینچے ہوے آیا اور رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بولا مَن یَّمنَعُکَ الیَومَ مِنِّي یعنی کون ہی تیری حمایت کرے اور میرے شر سے تجھے بچاوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ یَمنَعُکَ رَبِّي یعنی میرا رب تجھے باز رکھیگا کہ مانع اور کافی وہی ہی فوراً حضرت جبرئیل امین کو حکم پہونچا کہ بچالے میرے
حبیب کو حضرت جبرئیل نے غورث کے سینے پر ہاتھ مارا چنانچہ اوسکے ہاتھ سے تلوار چھوٹ پڑی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
وہی تلوار اوٹھالی اور اوس کافر کے سر پر پہونچے اور فرمایا مَن یَّمنَعُکَ مِنِّي کہ اب تو بتا کہ کون بچائیگا تجھے مجھسے وہ بولا لَا اَحَدَ یَمنَعُکَ
مِنِّي کوئی نہین روک سکتا تجھے مجھسے پھر اوسنے کلمہ شہادت پڑھا اور اپنی قوم مین پھر گیا اور اونھین اسلام کی دعوت کی اور یہ
آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اے گروہ مسلمانون کے اذْکُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ یاد کرو وہ نعمتین جو اللہ نے
تمھین عنایت فرمائین اِذْ هَمَّ قَوْمٌ جب قصد کیا ایک قوم نے یعنی غورث اور اوسکے تابعون نے اَنْ یَّبْسُطُوْا اِلَیْکُمْ
یہ کہ بڑھائین طرف تمھارے اَیْدِیَهُمْ ہاتھ اپنے فَکَفَّ اَیْدِیَهُمْ پس خدا نے باز رکھا اونکے ہاتھون کو عَنْکُمْ تم سے
اور اونکا ضرر تمھاری طرف سے پھیر دیا اور بعضے اس بات پر ہین کہ قصہ بنی نضیر مین یہ آیت نازل ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب اونکے محاصرے مین آگئے تو اونھون نے آپکے قتل کرنے کا قصد کیا عامریون کی دیت کی جہت سے اور یہ قصہ انشاء اللہ
تعالیٰ سورہ حشر مین ذکر ہوگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اور ڈرو خدا سے کفران نعمت کرنے مین وَعَلَی اللّٰهِ اور اوپر خدا کے فَلْیَتَوَکَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ع چاہیے کہ توکل کرین مومن لوگ اسواسطے کہ خبر پہونچانے والا اور شر سے بچانے والا اللہ ہی ہی وَلَقَدْ
اَخَذَ اللّٰهُ اور تحقیق کہ لیا اللہ نے مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عہد پیمان بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
موافقت اور جبّارون سے جنگ کرنے کے باب مین وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اور اوٹھا کھڑے کیے اونمین سے اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا
بارہ سردار ہر ایک ایک سبط سے کہ اپنی قوم کے احوال کی تفتیش کرین یا اوس عہد وپیمان پر اپنی قوم کی وفا کے پابند رہین اور یہ قصہ
مختصر طور پر اسطرح ہی کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ ارض مقدسہ یعنی ایلیا اور اریحا یا تمام ولایت شام بنی اسرائیل کو
عطا فرمائیگا اور ان مواضع مین اوسوقت جبار لوگ رہتے تھے اور اونھین عمالقہ کہتے تھے وہ لوگ لمبے قد کے بہت قوی تھے بقیہ قوم عاد مین سے
جب فرعون کا لشکر غرق ہوگیا اور مصر بنی اسرائیل کے قبضہ مین آیا تو حکم الٰہی ہوا کہ ارض مقدسہ مین جاؤ کہ اوسمین ہزار گانون ہین اور ہر گانون مین
ہزار باغ اور جبّارون کے ساتھ جہاد کرو پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لشکر مین سے بارہ نقیب یعنی سردار چنے تھے ہر ایک ایک سبط کی مہمات کا
متکفل ہوا اور وہ بارہون سردار اپنی قوم کے ساتھ اریحا کے قریب تک آگئے اور نقیبون کو عمالقہ کے حالات دریافت کرنے کو بھیجا سردارون نے

اون جبارون مین سے ایک سے ملاقات کی کہ اوسے عوج یا عاج بن عناق کہتے تھے تین ہزار تین سو تینتیس گز لمبا اوسکا قد تھا اور تین ہزار برس کی عمر تھی اور باقی عادی لوگ بھی دراز قد تھے اور تفسیر مین لکھا ہی کہ آٹھ سو گز سے اسی گز تک تھا پھر اوسنے بارہ نقیبون کو دیکھا انگور کا ایک خوشہ اتنا بڑا تھا کہ پانچ آدمی نہ اوٹھا سکتے اور ایک انار کے آدھے چھلکے مین پانچ آدمی سما جاتے تھے نقیبون نے یہ حال دیکھا اور پھر آئے اور آپس مین کہا کہ بنی اسرائیل کو اس قوم کے حالات سے خبر نہ کرنا چاہیے کہ مبادا اونپر خوف غالب ہو اور نافرمانی کرکے مصر کو بھاگ جائین غرض کہ نقیبون نے باہم عہد کر لیا کہ انکے حالات پوشیدہ رکھین اور بنی اسرائیل کو اس قوم سے لڑنے پر آمادہ کرین پھر اپنے لشکر مین آکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو حقیقت حال سے اطلاع دی اور دس نقیبون نے بزدلی کرکے جبارون کے جو حالات دیکھے تھے اپنی قوم سے کہدیے اور دو نقیب کہ اونمین سے ایک یوشع بن نون تھے سبط یوسف مین سے اور دوسرے کالب بن یوفنا سبط یہودا مین سے یہ دونون اپنے عہد اور اقرار پر قائم رہے بنی اسرائیل مین غدغہ پڑ گیا اور اضطراب پیدا ہوا کہ ہم ان جبارون سے کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللّٰهُ اور کہا خدا نے کہ اِنِّیْ مَعَكُمْ بیشک مین ساتھ تمھارے ہون دشمنون پر تمھین فتح دونگا اور فرمایا کہ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ اور بخدا کہ اگر قائم رکھوگے تم نماز اوسکی شرطون کے ساتھ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ اور دوگے زکوٰۃ مستحقون کو وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ اور تصدیق کروگے میرے رسولون کی وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اور تقویت دوگے اونھین اور تعظیم کرکے اونکے حکم بجا لاوگے اسواسطے کہ اونکا حکم خدا کا حکم ہی اور خدا کے حکم کی تعظیم واجب ہی وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ اور قرض دوگے خدا کو یعنی اوسکی راہ مین خرچ کروگے قَرْضًا حَسَنًا خرچ کرنا اچھا تو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ البتہ دور کردینگے ہم تمسے سَیِّاٰتِكُمْ گناہ تمھارے وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ اور داخل کرینگے ہم تمھین جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ پھر جو کوئی کافر ہو جائیگا اس شرط تاکیدی کے بعد مِنْكُمْ تم مین سے فَقَدْ ضَلَّ پس بیشک وہ بھول گیا ہی سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ سیدھی راہ بنی اسرائیل نے یہ عہد وفا نہ کیا اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَبِمَا نَقْضِهِمْ پھر بسبب توڑ ڈالنے اونکے مِّیْثَاقَهُمْ عہد و پیمان اپنا لَعَنّٰهُمْ دور کر دیا ہمنے اونھین اپنی رحمت سے یا مسخ کر دیا ہمنے اونکو یا جزیہ دینے کی ذلت اونکے اوپر ہمنے ڈالدی وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ اور کر دیے ہمنے دل اونکے قٰسِیَةً سخت اسقدر کہ نشانیان دیکھنے اور خوف کی باتین سننے سے اونکے دل مین کچھ اثر نہین ہوتا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ لا پھیرتے ہین کلمات توریت کو یا حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصّلوٰۃ والثنا کی نعت کو اوسکی جگہہ سے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کی جگہہ پر دوسری صفت رکھدیتے ہین یا توریت کے کلمات مین تاویلات فاسدہ کرتے ہین وَنَسُوْا حَظًّا اور چھوڑ دیا پورا حصہ مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اوس چیز سے کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اوسکے توریت مین کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تم متابعت کرنا وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ اور ہمیشہ مطلع ہوگا تو عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اوپر خیانت کے جو یہود سے ہوئی اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے اونمین خیانت نہین کرتے جیسے ابن سلام اور اوسکے یار فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر اور درگذر اونسے اگر توبہ کرین اور ایمان لائین وَاصْفَحْ اور منھ پھیر لے اونھین ایذا دینے سے اگر جزیہ دینے کا التزام کرین اور بعضون نے کہا کہ مطلق معاف کرنا

اور منھ پھیر لینا آیت سیف سے منسوخ ہو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہو نیک کام کرنے والونکو
وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اور اون لوگون مین سے جنھون نے کہا ہو کہ اِنَّا نَصٰرٰى ہم نصاریٰ ہین اپنے تئین خود اونھون نے نصرانی
کہا یا وہ نصران یا ناصر کی طرف اونھون نے اپنے تئین منسوب کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اوس وقت اوس دیہ مین رہتے تھے یا یہ
کہتے تھے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اور بہر تقدیر اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ لیا ہمنے عہد و پیمان اونسے جسطرح یہود سے ہمنے لیا تھا
فَنَسُوْا حَظًّا پھر اونھون نے بھی چھوڑ دیا پورا حصہ مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اوس چیز سے جو نصیحت کیے گئے تھے بیچ انجیل کے
ساتھ اوس چیز کے کہ وہ فارقلیطا یعنی احمد مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہو فَاَغْرَيْنَا پس اوٹھا کھڑی کی ہمنے عہد شکنی کی
نحوست کے سبب سے بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ درمیان نصارا کے دشمنی کھلی ہوئی وَالْبَغْضَآءَ اور بغض چھپا ہوا دل مین اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اور وہ اسطرح پر ہو کہ نصارا کے تین فرقے ہوگئے ہر ایک دوسرے کا دشمن اور بعضے مفسرین یہ
تفسیر کرتے ہین کہ عداوت پیدا کر دی ہمنے یہود و نصارا مین وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ اور قریب ہو کہ خبر دے اور آگاہ کر دے
اونھین اللہ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین اور وہ خبر دینا جزا اور مکافات کے ساتھ ہوگی
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے یہود و نصارا قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا تحقیق کہ آیا تمھارے پاس رسول ہمارا يُبَيِّنُ لَكُمْ ظاہر کرتا ہو واسطے
تمھارے كَثِيْرًا بہت مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ اوس چیز مین سے کہ ہو تم کہ چھپاتے ہوا و سے مِنَ الْكِتٰبِ توریت مین سے
جیسے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور آیت رجم اور انجیل مین سے جیسے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بشارت حضرت
عیسی علیہ السلام نے دی تھی وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اور معاف کرتا ہو بہتیری تمھاری چھپی باتون مین سے اور اوسکی خبر نہین دیتا
جس سے دنیا کا کوئی کام متعلق نہین نقل ہو کہ ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ بہتیری باتین کون سی ہین
جس سے تمنے درگذر کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی طرف التفات نہ کیا دوسری تیسری بار اوسنے اصرار اور مبالغہ کیا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی طرف سے منھ پھیر لیا اور یہودی کا قصد یہ تھا کہ آپ سے مناقضہ پیدا ہو جا ساتھ ترک عفو کے
جب اپنے سوال کے جواب مین تین بار بے التفاتی کے سوا اور کچھ اوسنے نہ دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدق اوسے
متیقن ہوگیا فوراً وہ ایمان لایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس خدا کے نزدیک سے نُوْرٌ نور جو گمراہی کے اندھیرے کو
دور کرنے والا ہو وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○ اور کتاب روشن کرنے والی اور جو خود روشن ہو مفسرون نے کہا ہو کہ نور تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
اور کتاب مبین قرآن شریف ہو اور بحر الحقائق مین لکھا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک نور جو ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ پہلے جو چیز حق تعالیٰ
بسبب نور قدم کے ظلمتکدہ عدم سے وجود مین لایا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ بعد اوسکے عالم کو اوسی
نور کے ظہور اور اوسکے ظہور کے نور کے واسطے موجود کیا اور نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مین مذکور ہو کہ سب خلائق کے منشا اور معاد کی
حضرت حقیقۃ الحقائق ہو اور وہ حقیقت محمدی اور نور احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کہ صورت واحدی احدی ہو جامع سب کمالات الٰہی کما ہی
اور واضع میزان سب اعتدالون ملکی اور حیوانی اور انسانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین عالم اور اہل عالم صورتین اور اجزا ہین اوسکی

تفصیل کے آدم اور آدمی مستحضر ہین تاسے اوسکی تکمیل کیا اور اسی کی طرف اشارہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقولہ کہ انا سید ولد آدم اور آدم و من دونہ تحت لوائی الی آخرہ اول ما خلق اللہ نوری پیدا از جیب غیب شد بود نور جان او بے ہیچ ریب بعد ازان آن نور مطلق زد علم گشت عرش و کرسی لوح و قلم یک علم از نور پاکش عالم است یک علم ذریت ست و آدم ست نور او چون اصل موجودات بود ذات او چون معطی ہر ذات بود واجب آمد دعوت ہر دو جہانش دعوت ذرات پیدا و نہانش یَهْدِي بِهِ اللّٰهُ ہدایت کرتا ہی اللہ بسبب اس نور یا کتاب کے مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ اوسے جو پیروی کرتا ہی اوسکی رضامندی اور خوشنودی کی سُبُلَ السَّلٰمِ ساتھ ڈھونڈھنے راہون سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی یا سُبل دار السلام کہ بہشت کی راہ ہی وَيُخْرِجُهُمْ اور نکالتا ہی اونھین مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکی کفر یا شک یا جہل سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان یا یقین یا علم کے بِاِذْنِهٖ ساتھ ارادے اور توفیق الٰہی کے وَيَهْدِيْهِمْ اور ہدایت کرتا ہی اونھین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ کے جو سب راہون کی نسبت حق سے نزدیک ہی لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ تحقیق کہ کافر ہوگئے وہ لوگ جنھون نے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ کہا کہ بیشک اللہ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہی نصارا سے یعقوبیہ کے فرقون مین سے ایک فرقہ اس قول کا قائل ہی اور اونکا قول خود ہی باطل ہی اسواسطے کہ وہ کہتے ہین کہ مریم کا بیٹا خدا ہی تو مان بہت مقدم ہی بیٹے سے اور بیٹا حادث ہی اور حادث خدا نہین ہو سکتا اور دوسری صورت ابطال یہ ہی کہ مان بڑی ہی بیٹا چھوٹا اور یہ بات بہت بعید ہی کہ چھوٹا بڑے کا خدا ہو قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کون ہی جو مالک ہو اور منع کرے مِنَ اللّٰهِ ارادہ الٰہی سے شَيْـًٔا کسی چیز کو یعنی کوئی مانع نہین ہو سکتا اِنْ اَرَادَ اگر خدا چاہے اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ کہ ہلاک کردے عیسیٰ بیٹے مریم کو وَاُمَّهٗ اور اوسکی مان کو وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا اور اونھین جو روے زمین پر ہین سب کو یعنی مسیح اور اونکی مان مغلوب و مقہور قابل فنا ہین سب ممکنات کی طرح اور ایسے کو خدا جاننا نچاہیے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ درمیان اونکے ہی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی قادر مطلق وہی ہی بے اصل اور مادے کے پیدا کرتا ہی جیسے آسمان زمین اور مادے اور اصل سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے وہ چیزین جو زمین آسمان مین ہین اور ایسی اصل سے بھی پیدا کرتا ہی جو غیر جنس ہی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا اور ایسی اصل سے بھی پیدا کرتا ہی جو ہمجنس ہی جیسے اولاد کو والدین سے یا فقط مرد سے بغیر عورت کے جیسے حضرت حوا کو حضرت آدم علیہما السلام سے پیدا کیا یا فقط عورت سے بے مرد کے جیسے حضرت عیسیٰ کو حضرت مریم علیہما السلام سے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ سب چیزون پر قادر ہی وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى اور کہا یہود و نصارا نے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ ہم بیٹے اللہ کے ہین اور وہ ہمارے واسطے باپ کے مثل ہی شفقت اور مہربانی مین اور ہم لوگ قرب منزلت مین اوسکی اولاد کے مثل ہین ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ توریت مین خدا نے یہود کی طرف خطاب کیا تھا کہ یا ابناء احباری یعنی ای میرے احبار کے بیٹون یہود نے اوسے یون پڑھا کہ یا ابنائی ابکاری یعنی ای میری کنواری عورتون کے بیٹون اور انجیل مین حضرت عیسیٰ کا قول ہی کہ مین جاتا ہون اِلٰى رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اپنے رب اور تمھارے رب کی طرف اوسے نصارا نے پڑھا الی ابی و ابیکم یعنی اپنے باپ

اور تھا جیسے باپ کی اولاد وَاَحِبَّآؤُهٗ اور کہا اونھون نے کہ ہم دوست ہین خدا کے قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ کہدے تو کہ
پھر کیون عذاب کرتا ہی تمھین بِذُنُوْبِكُمْ بسبب گناہون تمھارے کے اور وہ عذاب دنیا مین تو قتل اور قید کے سبب سے ہی
اور آخرت مین بسبب قید ہونے کے دوزخ مین گنے ہوئے روزون تک پس اگر تم حق تعالی کے بیٹے ہوتے تو تم پر وہ عذاب کرتا
اسواسطے کہ باپ بیٹے کا رنج نہین چاہتا اور دوست بھی دوست پر عذاب گوارا نہین کرتا پس تم نہ خدا کی اولاد ہو نہ دوست ہو
بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ بلکہ تم مخلوق ہو مِّمَّنْ خَلَقَ اونھین سے جنھین خدا نے پیدا کیا ہی سب آدمیون کی طرح نیکی بدی پر تم بھی
بدلا پاؤگے يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ بخشتا ہی خدا جسے چاہتا ہی اور وہ اہل ایمان ہین وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ اور عذاب کرتا ہی
جسے چاہتا ہی اور وہ مشرک ہین وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے بادشاہی ہی آسمانون اور زمینون کی
اور حکومت اوسمین ہی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ درمیان اونکے ہی وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اور طرف اوسکے ہی پھرنا سب کو
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ ای یہود و نصارا قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا تحقیق کہ آیا تمھارے پاس رسول ہمارا يُبَيِّنُ لَكُمْ ظاہر کرتا ہی
واسطے تمھارے راہ حق عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اوپر منقطع ہوجانے وحی کے اور فتور کے ارسال رسل مین اَنْ تَقُوْلُوْا
تاکہ نہ کہو تم کہ مَا جَآءَنَا نہین آیا ہمارے پاس مِنْۢ بَشِيْرٍ خوشخبری دینے والا وَّلَا نَذِيْرٍ اور نہ ڈرانے والا فَقَدْ
جَآءَكُمْ پس تحقیق آیا تمھارے پاس بَشِيْرٌ خوشخبری دینے والا مومنون کو ساتھ بزرگی کے وَّنَذِيْرٌ اور ڈرانے والا
کافرون کو عذاب قیامت سے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور اللہ اوپر سب چیزون کے قادر ہی اگر چاہتا ہی تو رسولون کو
پے در پے بھیجتا ہی جیسا کہ ایک ہزار سات سو برس کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کے زمانہ کے مابین گذرے اتنے
دنون مین حق تعالی نے ہزار پیغمبر بھیجے اور اگر چاہتا ہی تو وحی منقطع کردیتا ہی اور رسول بھیجنے مین فتور ڈالدیتا ہی جیسے کہ چھ سو برس
جو عہد حضرت عیسی علیہ السلام اور زمانہ حضرت خاتم الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کے درمیان مین گذرے ان چھ سو برس مین چار ہی
پیغمبر بھیجے تین بنی اسرائیل مین سے اور ایک خالد بن سنان عرب اور اس آیت مین حق تعالی احسان رکھتا ہی اپنے بندون پر کہ جب وحی کے آثار
مندرس اور رسالت کے اخبار منقطع تھے اوس وقت مین ہمنے تمھارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا رسول بھیجا۔ بیت
تاریک بد ز ظلمت باطل ہمہ جہان ٭ عالم ز رای روشن او نور حق گرفت ٭ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب کہا موسی نے لِقَوْمِهٖ واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل تھے يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا ای گروہ میرے یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
نعمت الہی کو جو تمھارے اوپر ہی اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ جب کیے بیچ تمھارے بعضے پیغمبر تاکہ تمھین راہ حق دکھائین اور کسی امت مین
اسقدر نبی مبعوث نہین ہوے جتنے بنی اسرائیل مین سے وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمھین بادشاہ یعنی پہلے فرعون والون کی
ملک اور حکومت مین تم تھے اور اب اپنی ذات کے مالک اور اپنے گھر کے بادشاہ ہو یا تمھارے مکان بادشاہون کے مکانون کی
طرح وسیع ہین اور اونمین پانی جاری ہی وَّاٰتٰىكُمْ اور دیا تمھین من و سلوی اور ابر کا سایہ اور دریا کا پھٹ جانا مَّا لَمْ يُؤْتِ
اَحَدًا جو کچھ نہین دیا کسی کو مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم مین سے تمھارے زمانہ مین يٰقَوْمِ ای گروہ میرے ادْخُلُوا

الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ داخل ہو زمین بر جو پاک کی گئی ہی کہ وہ ولایت شام ہی یا طور اور اوسکے گرداگرد یا فلسطین اور بعض اردن کہتے ہین
اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ اریحا اور ایلیا کی زمین کہ اب مین بیت المقدس ہی الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وہ زمین کہ حق تعالی نے لوح مین
لکھ رکھا ہی کہ وہان تمہارے مکان اور مسکن ہونگے بشرطیکہ وہان کے جبارون کے ساتھ تم جہاد کروگے اور چونکہ یہ لوگ عمالقہ سے
ڈر گئے تھے اپنے نقیبون کی بات کے جواب مین کہتے تھے کہ اگر ہمین حکم کیا ہو تو ہم مصر کو پھرے جاتے ہین حضرت موسی علیہ السلام نے اونکے
جواب مین فرمایا وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ اور پھر نہ جاؤ تم اوس راہ جدھر سے یہان آئے ہو فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ۝
پس اگر ایسا کروگے اور اودھری پھر جاؤگے تو پھر جاؤگے تم نقصان اوٹھانے والے دنیا مین تو ثواب جہاد سے اور آخرت مین لقاء
رب العباد سے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى کہا اونھون نے کہ ای موسی اِنَّ فِيْهَا تحقیق کہ ارض مقدسہ مین قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ایک گروہ ہین
متغلب اور سرکش بڑے قوی کہ اونسے مقابلہ کرنا آسان نہین وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اور ہم نہ داخل ہونگے اوس مین پر لڑنے کے
واسطے حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا جب تک کہ باہر نکلین وہ لوگ اوس جگہ سے فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا پس اگر نکل آئین وہ لوگ اوس جگہ سے
بے لڑے بھڑے اور اپنی ولایت ہمین دیدین فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ۝ تو ہم داخل ہون اوسمین قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ
يَخَافُوْنَ کہا دو مردون نے اون لوگون مین سے جو ڈرے خدا سے اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا انعام کیا اللہ نے اوپر اونکے ایمان
اور اپنے عہد پر ثبات اور وہ یوشع اور کالب تھے کہ ان دونون نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اُدْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ داخل ہو
جبارون اور سرکشون پر اونکے قریہ کے دروازہ سے ناگہان اور اونھین راہ مین تنگ پکڑو اور صحرا مین جانے دو فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ
پھر جب داخل ہو جاؤگے تم اوس دروازہ سے اس طریقہ پر جو ہمنے کہا فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ تو بیشک تم غالب ہوگے اسواسطے کہ انکے
چند جسم ہی جسم ہین بیدل اور یہ لوگ موٹے تازے ہین بیفائدہ اور بےحاصل یہ بات الہام الہی سے اونھون نے جانی تھی یا حضرت موسی
علیہ السلام کے خبر دینے سے وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اور اوپر خدا کے توکل کرو اس لڑائی مین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝
اگر ہو تم باور کرنے والے خدا کے وعدہ کو قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى بولے وہ کہ ای موسی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا تحقیق کہ ہم ہرگز نہ داخل
ہونگے کبھی اس ولایت مین مَّا دَامُوْا فِيْهَا جب تک کہ وہ لوگ اس موضع مین رہینگے اور ای موسی تم فقط دو آدمیون کی بات سنتے ہو
دس آدمیون کا کہا نہین مانتے فَاذْهَبْ اَنْتَ پس جا تو ای موسی وَرَبُّكَ اور رب تیرا فَقَاتِلَآ اور لڑو تم دونون اِنَّا هٰهُنَا
قٰعِدُوْنَ۝ یقینی ہم تو یہین بیٹھے ہین اس بات مین اونھون نے خدا اور رسول سے بےادبی کی اور اونکی عظمت نہ رکھی اور بعضون نے
کہا ہی کہ رب سے ہارون علیہ السلام مراد تھے اسواسطے کہ رب بزرگ کے معنی مین ہی پس ہارون علیہ السلام حضرت موسی سے بہت بڑے تھے اونھین
حضرت موسی علیہ السلام کا بزرگ کہا اور فَقَاتِلَآ یعنی قتال کرو تم دونون یہ اس کلام کی تائید کرتا ہی قَالَ رَبِّ کہا موسی نے
کہ ای رب میرے اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا وَاَخِيْ اور بھائی اپنے کا فَافْرُقْ
بَيْنَنَا پس جدائی کردے درمیان ہمارے وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ۝ اور درمیان اوس گروہ کے جو حکم سے باہر ہوگئے
قَالَ فرمایا حق تعالی نے کہ فَاِنَّهَا پس تحقیق کہ ارض مقدس مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ حرام کی گئی اوپر اونکے یعنی داخل ہونگے نہین

اور نہ مالک ہونگے اوسکے نافرمانی کی شامت سے اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ چالیس برس يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ حیران اور
سرگردان پھرینگے زمین تیہ مین کہ چھ کوس ہی مصر سے پھر حضرت موسی علیہ السلام کی قوم چالیس برس تک اوتنی ہی زمین مین
سرگردان رہی ہر صبح کو سفر کا قصد کرتے اور شام تک چلتے اور شب کو پھر وہین ہوتے جہان سے صبح کو چلے تھے اور ایک قول
یہ ہی کہ چالیس برس کے بعد حضرت موسی علیہ السلام نے اُن بنی اسرائیل کو ساتھ لیا جو باقی رہگئے تھے اور جاکر اریحا کو فتح کیا اور ایک مدت
وہان رہے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ حضرت موسٰی اور حضرت ہارون علیہما السلام نے تیہ مین وفات پائی اور اہل تیہ
بہت سے مرگئے اور اونکی اولاد مین جوان قوی ہوے اور حق تعالی نے حضرت یوشع علیہ السلام کو پیغمبری عطا کی اور ان
جوانون نے اونکی بیعت کرلی اور یوشع علیہ السلام سے گئے اور اریحا اور ایلیا کی ولایت لے لی اور جبارون کی جڑ اوکھاڑ دی
لکھا ہی کہ جب حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کے حق مین دعا کی اور حکم ہوا کہ چالیس برس تک یہ لوگ سرگردان و حیران
پھرا کرینگے تو حضرت موسٰی پشیمان ہوے اور حق تعالے نے اونکی طرف خطاب کیا کہ جب ہمنے اونکی حیرانی اور پریشانی کا حکم کر دیا
فَلَا تَاْسَ پس رنجیدہ ہو تو عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۚ اوپر گروہ فاسقون کے اور تبیان مین کہا ہی کہ یہ خطاب ہمارے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ موسٰی کی قوم ایک مدت تک سرگردان اور حیران رہی تھی تو اونپر
غم نہ کھا کہ فسق اور نافرمانی کی وجہ سے حضرت موسٰی کی بددعا کے لائق ہوگئے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ اور پڑھ اہل کتاب پر نَبَاَ ابْنَيْ
اٰدَمَ خبر دو بیٹون آدم کی جو اونکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل بِالْحَقِّ م پڑھنا ساتھ راستی اور درستی کے اور اونکا قصہ
مجمل طور پر یہ ہی کہ حضرت حوا علیہا السلام ہر حمل مین ایک لڑکا ایک لڑکی جنتی تھین جب وہ بڑے ہوتے تو حضرت آدم ایک حمل کی
لڑکی دوسرے حمل کے لڑکے کے نکاح مین دیتے جو لڑکی قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی اوسکا نام اقلیما تھا اور وہ نہایت حسینہ جمیلہ تھی اور
ہابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی تھی اوسکا نام لیوذا تھا اور وہ ایسی خوبصورت نہ تھی جب یہ چارون جوان ہوے تو حضرت آدم علیہ السلام نے
لیوذا کو قابیل کے نامزد کردیا اور اقلیما کو ہابیل سے منسوب کیا قابیل نے حضرت آدم علیہ السلام کی اس تجویز سے انکار کیا اور کہا
کہ میری بہن بہت خوبصورت ہی اور میرے ساتھ رحم مادر مین رہی ہی اولی یہ ہی کہ وہ میرے نکاح مین آئے حضرت آدم علیہ السلام نے
فرمایا کہ حکم خدا یون ہی صادر ہوا ہی مجھے اسمین کیا اختیار قابیل نے نہ مانا اور کہا کہ تم ہابیل کو مجھسے زیادہ چاہتے ہو اور جہ سے
جو لڑکی بہت خوبصورت ہی وہ اوسکے عقد مین دیا چاہتے ہو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بات باور نہین کرتے ہو
تو تم دونون قربانی کرو جو کچھ ممکن ہو جسکی قربانی مقبول ہوجائے اقلیما اوسی کی ہی حق تعالی اسی قصہ سے خبر دیتا ہی کہ اِذْ قَرَّبَا
جب قربانی کی یعنی تقرب ڈھونڈھا اون دونون مین سے ہر ایک نے قُرْبَانًا تقرب ڈھونڈھنا بسبب اپنی قربانی کے ہابیل کے
پاس بکریان تھین وہ ایک خصّی بہت فربہ جسے وہ نہایت دوست رکھتا تھا لایا اور پہاڑ پر رکھا اور نیت کی کہ اگر میری یہ قربانی
قبول نہ ہوجائیگی تو مین اقلیما کو چھوڑ دونگا اور قابیل کے کھیتی تھی وہ ایک مٹھا گیہون کا لایا کہ اوسمین دانے کم اور پتلے پتلے تھے
اور لاکر وہین پہاڑ پر رکھا اور اپنے جی مین کہا کہ اگر میری یہ قربانی قبول ہوجائے تو فبہا اور اگر نہ قبول ہوئی تو مین اپنی بہن سے

ع ۷
وقف لازم

دست بردار ہوگا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا پس قبول کی گئی قربانی ایک کی اونمین سے کہ وہ ہابیل تھا اسطرح پر کہ سفید آگ
بے دھوئین کی آسمان سے اوتری اور دنبے کو جلا گئی وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ مقبول ہوئی دوسرے سے کہ قابیل تھا
اور آگ اوسکی قربانی پر سے گذر گئی اور اوسکے جلانے کی طرف ملتفت بھی نہوئی جب تو غصہ کی آگ قابیل کے دل مین بھڑکی اور حسد کے
دھوئین نے اسکے دیدہ بصیرت پر اندھیرا چھا دیا قَالَ کہا اوسنے ہابیل کو لَاَقْتُلَنَّكَ کہ قسم خدا کی تجھے مین مار ڈالونگا اسواسطے
کہ تیری قربانی مقبول ہوئی اور میری قربانی مردود ہوئی قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ کہا ہابیل نے کہ نہین قبول کرتا ہی خدا مگر مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ پرہیزگارون سے جنہون نے قربانی مین اپنی نیت خالص کری ہو لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اگر کھولیگا تو اور دراز کریگا اِلَيَّ
يَدَكَ طرف میرے ہاتھ اپنا لِتَقْتُلَنِيْ تاکہ قتل کرے تو مجھے مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ نہین ہون مین دراز کرنے والا يَّدِيَ اِلَيْكَ ہاتھ اپنا
طرف تیرے لِاَقْتُلَكَ تاکہ قتل کرون مین تجھے اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق کہ ڈرتا ہون مین اللہ سے کہ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رب ہی
سب اہل عالم کا باوصف اسکے کہ ہابیل قابیل سے بہت قوی اور صاحب شوکت تھا مگر خوف خدا کی وجہ سے قابیل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا
اور کہا کہ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ مین چاہتا ہون کہ پھر جا تو میرے قتل مین جو گناہ ہے اوس سے وَاِثْمِكَ اور اپنے گناہ کے
عذاب سے کہ قربانی مردود ہونے کا سبب وہی تھا اور ہابیل کی یہ خواہش اور ارادہ حکم الٰہی کے موافق تھا فَتَكُوْنَ پس ہوجائیگا تو بسبب
ان دو گناہون کے مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ دوزخیون سے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ○ اور یہ ہی جزا ظالمون کی جو ناحق کسی کو
قتل کرتے ہین فَطَوَّعَتْ لَهٗ پھر آسان کردیا واسطے قابیل کے اور مدد دی اوسے نَفْسُهٗ اوسکے نفس نے قَتْلَ اَخِيْهِ قتل مین
اوسکے بھائی کے اور وہ یہ نہ جانتا تھا کہ اسے کیونکر قتل کرون پس ابلیس بشر کی صورت پکڑ کر اوسکے سامنے آیا اور ایک چڑیا ہاتھ مین لایا اوس
چڑیا کا سر پتھر پر رکھ کر دوسرا پتھر اوسپر مارا اوس چڑیا کا سر پچکی ہوگیا اور وہ مرگئی قابیل یہ ترکیب دیکھ کر چپ ہو رہا یہانتک کہ ایکدن ہابیل کو
اوسنے دیکھا کہ پتھر پر سر رکھے سو رہا ہی فَقَتَلَهٗ پس قتل کر ڈالا اوسے ایک پتھر اوسکے سر پر مارا اوسکا بھیجا بکھر گیا فَاَصْبَحَ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ○ پس ہوگیا نقصان پانے والون مین سے دنیا مین اسطرح کہ عمر بھر مردود رہا اور آخرت مین خود ظاہر ہے کہ سب دوزخیون کا
آدھا عذاب اکیلے اوسی پر ہوگا چنانچہ امام ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی پھر قابیل یہ نہ جانتا تھا کہ اب ہابیل کی لاش کو کیا کرنا چاہیے اوسے
کپڑے مین لپیٹکر چالیس دن تک پیٹھ پر لادے ہر طرف پھرتا تھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہی کہ سال بھر یونہی بسر ہوا
اور وہ لاش سڑ گئی اور بدبو کرنے لگی اور درند اور پرند نے قابیل پر غلبہ کیا کہ کہین یہ اسے پھینکے تو ہم کھالین قابیل نہایت تنگ
اور پریشان ہوا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا پھر بھیجا اللہ نے ایک کوا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ کھودتا تھا زمین اپنی ٹونٹ اور دونون
پنجون سے اور اسی طرح کھود کر اوسنے گڑھا بنا لیا لِيُرِيَهٗ اور یہ کام اوسنے کیا کہ دکھادے قابیل کو كَيْفَ يُوَارِيْ
کیونکر چھپائے سَوْءَةَ اَخِيْهِ لاش اپنے بھائی کی لکھا ہی کہ کوے نے خاک مین گڑھا کھودا اور دوسرے مرے ہوے
کوے کو لایا اور اوس گڑھے مین رکھ کر خاک ڈالتا تھا یہانتک کہ وہ مرا ہوا کوا چھپ گیا قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى کہا قابیل نے اے واے
مجھکو اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ کیا عاجز ہوا مین یہ کہ ہون مین مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ مانند اس کوے کے اس کام مین

فَاَوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ پس چھپا دون مین لاش بھائی اپنے کی پھر اوسنے اوسے گاڑا یا قابیل نے ہابیل کو پھر فَاَصْبَحَ پس ہو گیا وہ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ۝ پشیمانون مین سے اس بات پر کہ سال بھر تک اوس لاش کو لادے پھرا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوسکی ندامت اسوجہ سے تھی کہ اوسکے مان باپ اوس سے بیزار ہوگئے اور اوسکا تمام بدن سیاہ ہوگیا اور ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کن خائفا ابدا یعنی خائف رہ ہمیشہ پھر یہ حال ہوگیا کہ قابیل جسے دیکھتا تھا ڈرتا تھا کہ یہ کہین مجھے قتل نکر ڈالے اور آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہاتھ سے قتل ہوا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بسبب اس قتل کے كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لکھدیا اور حکم کیا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ کہ جو کوئی قتل کرے نَفْسًاۢ کسی کو بِغَیْرِ نَفْسٍ بے اسکے کہ اوسنے کسی کو قتل کیا ہو اور اوسپر قصاص لازم ہوا ہو اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ اور بے اسکے کہ اوسنے فساد کیا ہو زمین مین یعنی ہزنی کی یا مرتد ہوگیا ہو باوجود اس بات کے کہ محصن ہو زنا کی ہو فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا پس گویا کہ قتل کر ڈالا اوسنے سب لوگون کو اس نظر سے کہ اوسنے خون کی ہتک حرمت کی اور اور لوگون کو دلیر کردیا یا یہ کہ غضب الٰہی کو اپنی طرف کھینچنے مین جیسا کہ ایک آدمی کا قتل ویسا ہی سب لوگون کا وَمَنْ اَحْیَاهَا اور جو شخص کسی کی زندگی باقی رہجانے کا سبب ہو قصاص معاف کرکے یا قتل سے منع کرکے یا ہلاکت کی جگہون سے نکال کر فَكَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا پس گویا کہ وہ سب لوگون کی زندگی کا سبب ہوا قتل کے ساتھ پیش آنے سے ڈرانا اور جانون کی حمایت اور اعانت کی ترغیب اس کلام سے مقصود ہے وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ اور البتہ آئے اونہین بنی اسرائیل کے رُسُلُنَا رسول ہمارے بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ معجزون ظاہر اور آیتون واضح کے ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ پھر تحقیق کہ بہتیرے اونمین سے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد بھیجنے رسولون اور نازل کرنے آیتون کے فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ بیچ زمین کے البتہ اسراف کرنے والے تھے یعنی حد اعتدال سے متجاوز تھے یا قتل مین مسرف یا اوامر اور نواہی کی حدون سے گذرے ہوے لکھا ہے کہ ہجرت کے چھٹے برس قبیلہ بنی عرینہ سے ایک گروہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور شرف اسلام سے مشرف ہوکر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر باشی اختیار کی مدینہ منورہ کی ہوا اونکے مزاج سے خوب موافق نہ آئی وہ لوگ بیمار ہوگئے اور اونکا حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا گیا حضرت نے اونہین اون اونٹون کے قریب روانہ فرمایا جو جبل العیر کے قریب تھے چند روز وہ وہان رہے اور اونٹنیون کا دودھ اور پیشاب پیا کیے یہانتک کہ اونکا مرض جاتا رہا اور صحیح اور تندرست ہوگئے ایک دن صبح کے وقت متفق ہوکر پندرہ اونٹ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہانک لیچلے اور اپنے قبیلہ کی طرف متوجہ ہوئے یسار جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام تھا چند آدمی ساتھ لیکر اونکے پیچھے چلا اور اونپر پہونچکر مقابلہ اور مقاتلہ کیا اون ظالمون نے یسار کو پکڑ لیا اور ہاتھ پاؤن کاٹکر آنکھون اور زبان مین کانٹے چبھوتے تھے حتی کہ یسار شہید ہوگئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال سے واقف ہوئے اور کرز بن جابر کو بیس سوارون کے ساتھ اونکے پیچھے بھیجا اونھون نے جاکر سبھون کو گرفتار کرلیا اور اونکے ہاتھ گردنون مین باندھکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ

معانقة

عند المتاخرین ۱۲ ان لوگون کی صحت اسی سبب سے ہوئی ہوا اور اپنے نفس اوٹھی لوگون کو واسطے علاج آدمی پیشاب کو حلال اور بعض کہتے ہین کہ ابتدا اسلام مین پیاک اور حلال تھا اور بعضی حدیث سے جسکا مفہوم ہے کہ پیشاب سے بچو کیونکہ وہ عذاب قبر کا سبب ہے یہ حکم منسوخ ہوگیا اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مذہب مین اور سب حیوانات کے پیشاب کی طرح اونٹنی کا پیشاب بھی ناپاک اور حرام ہے ۱۲

وَرَسُولَهُ کہ سوا اسکے نہین کہ ہی جزا اون لوگون کی جو لڑتے ہین ساتھ دوستون خدا اور رسول کے وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ
اور دوڑتے ہین زمین پر فَسَادًا افساد کے واسطے کہ راہزنی اور لوٹ مار ہی اَنْ يُّقَتَّلُوٓا یہ کہ قتل کرین اونھین اگر کسی کو اونھونے
قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ يُصَلَّبُوٓا یا یہ کہ سنگسار کرین اور سولی پر چڑھاوین اگر اونھون نے قتل بھی کیا ہو اور مال بھی لیا ہو
اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ یا کاٹ ڈالین ہاتھ اور پانون اونکے مِّنْ خِلَافٍ برخلاف یعنی داہنا ہاتھ اور بایان پانون
اگر مال لیا ہو اور کسی کو قتل نہ کیا ہو اَوْ يُنْفَوْا یا نکال دین اونھین مِنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی ایک شہر سے دوسرے شہر مین
نکال دین اسطرح پر کہ کسی جگہ ٹھہر نہ سکین اگر اونھون نے لوٹ مار نہ کی ہو مگر ڈرایا اور دھمکایا ہو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے شہر بدر کرنے کو
قید کرنے پر ڈھالا ہی تاکہ اون ظالمون کا ضرر دوسرے شہر مین مسلمانون کو نہ پہونچے سبب یہ حکم نازل ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حکم سے اون لوگون کے ہاتھ پانون کاٹ ڈالے گئے اور سلائی اونکی آنکھون مین پھیری گئی پھر اونھین سولی پر چڑھا دیا ذٰلِكَ
یہ حدود جو مذکور ہوے لَهُمْ واسطے اونکے خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ذلت اور رسوائی ہی دنیا مین وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور
واسطے اونکے ہی بیچ آخرت کے عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝ عذاب بڑا اونکے گناہ بڑے ہونے کی وجہ سے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مگر وہ لوگ جو توبہ کرین اوس سے جو حق اللہ ہی مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا قبل اس سے کہ تم قادر ہو جاؤ عَلَيْهِمْ اوپر اونکے پس اگر
حرب کرنے والا مشرک ہی اور اوسنے توبہ کی یعنی ایمان لایا خواہ اوسپر قدرت حاصل ہونے کے قبل خواہ بعد تو جو حدود مذکور ہوے
سب اوس سے ساقط ہو گئے اور اوسکے جان و مال سے مطالبہ نہین ہو سکتا اور اگر مسلمان ہی کہ اوسپر قادر ہونے کے قبل اوسنے
توبہ کی تو مالک ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ حدود اوس سے ساقط ہو جاتے ہین اور اوسے کسی چیز پر نہین پکڑ سکتے مگر جس کسی کا
مال بعینہ اوسکے پاس پائین تو مالک مال کو پھیر دین اور مقتول کا وارث بھی خون کا مطالبہ نہین کر سکتا اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا
قول یہ ہی کہ قدرت پانے سے قبل اگر توبہ کرے تو حدود الٰہی اوس سے ساقط ہو جاینگے حقوق عباد نہ ساقط ہونگے فَاعْلَمُوْٓا پس جان لو
تم کہ اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا غَفُوْرٌ بخشنے والا گناہون کا ہی توبہ کے سبب رَّحِيْمٌ۝ مہربان ہی توبہ کرنے والون پر يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ای گروہ مومنون کے ڈرو خدا سے وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ اور ڈھونڈھو طرف اسکے
وسیلہ یعنی وہ چیز جسے اوسکی درگاہ مین قرب حاصل کرنے کے واسطے وسیلہ کر سکین اور جامع بات اس باب مین یہ ہی کہ جناب الٰہی مین تقرب حاصل
کرنے کو اوامر اور نواہی کا لحاظ رکھنا وسیلہ کلی ہی اور لطائف قشیریہ مین لکھا ہی کہ ریا سے اعمال کی تجرید اور عجب سے احوال کی تفرید اور انفاس
خالص کرنا طلب حظوظ سے یہ وسیلہ ہی اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ عابدون کا وسیلہ فضائل ہین اور عالمون کا وسیلہ دلائل ہین اور عارفون کا وسیلہ ترک وسائل ہی عابد
تو مجاہدہ سے توسل ڈھونڈھتا ہی اور عالم مکاشفہ سے راہ چلتا ہی اور عارف معاینہ سے راہ دیکھ لیتا ہی عابد تو اس آیت مین فکر کرتا ہی کہ يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا اور عالم اس آیت پر نظر کرتا ہی اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ اور عارف اس بات سے در گذر نہین کرتا کہ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ اور پیر طریقت
شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری قدس سرہ العزیز نے کہا ہی کہ الٰہی تیری طرف وسیلہ بھی تو ہی ہی اگر کسی نے طلب سے تجھے پایا تو مین نے خود طلب تجھی سے
پائی نظم این طلب با بے طلب تو دادہ + گنج احسان بر ہمہ بکشادہ + این طلب ما ہم از ایجاد تست + رستن از بیداد یارب داد تست +

ع ۸

اینقدر ارشاد تو بخشیدہ * تا ببین بر تجیب ما پوشیدہ * قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش * متصل گردان بدریا ہای خویش * وَجَاهِدُوا
فِي سَبِيلِهِ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین اعدا ظاہری اور اعدا باطنی کے ساتھ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو
ان اعمال کے سبب سے اور بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ اس آیت مین حق تعالی نے فلاح کو چار چیزون سے متعلق کیا ہے اون چار چیزون کے
اصلی چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا پہلے تو ایمان کہ بندہ خلقت ہی مین نور سے پونچاتا ہے اور بندہ کو شرک کی تاریکیون کے پردون سے خلاصی
دیتا ہے دوسرے تقوی کہ اعمال شرعیہ کا تبع اور اخلاق مرضیہ کا نشا ہو سالک اسکے سبب سے گناہ کی ظلمت سے نجات پاتا ہے تیسرے وسیلہ
ڈھونڈھنا اور وہ فنا ناسوت ہے بقا لاہوت مین اور عارف اسکے اعتبار کی ہستی سے باہر آتا ہے چوتھے جہاد اور وہ انانیت کو
مضمحل اور ہویت کو ثابت کرنا ہے اور موحد اس مرتبہ پر پہونچکر وجود کی غیرگی سے چھوٹتا ہے اور شہود کے نور مین پہونچ جاتا ہے رباعی
چون جلوہ کند نور شہود از تتق غیب * از ظلمت ہستی تو آثار نماند * از پرتو وحدت افگن پردۂ کثرت * تا در نظرت اندک و بسیار نماند *
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جو لوگ کافر ہوے ہین اور ملائکہ اور پتھرا وغیرہ پوجتے ہین لَوْ أَنَّ لَهُمْ اگر ہو واسطے اونکے
مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا جو کچھ ہے بیچ زمین کے مال اور اسباب تمام سے وَمِثْلَهُ مَعَهُ اور مانند اون سب چیزون کے
ساتھ اون سب چیزون کے یعنی جو کچھ بقدر جنس زمین پر ہے اگر اوسکا دونا بھی کافرون کی ملک مین ہو لِيَفْتَدُوا بِهِ تاکہ اوسے
بدلا اپنی ذات کا کرین مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عذاب روز قیامت سے مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ نہ قبول کیا جائیگا اونسے
اور وہی عذاب اونھین لازم ہوگا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ اور واسطے اونکے ہے اوس دن عذاب دردناک يُرِيدُونَ
چاہتے ہین یعنی آرزو رکھتے ہین یا قصد کرتے ہین أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ یہ کہ نکلین آتش دوزخ سے وَمَا هُمْ
بِخَارِجِينَ مِنْهَا اور نہیں ہین وے باہر آنے والے آتش دوزخ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ○ اور واسطے اونکے ہے
عذاب دائمی کہ نہ زائل ہوگا نہ منقطع وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ اور چوٹا اور چوٹی فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا پس کاٹ ڈالو
داہنے ہاتھ اونکے جب بقدر نصاب چوری کرین کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک چوتھائی دینار ہے اور امام اعظم رحمہ اللہ
تعالی کے نزدیک دس درم اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک تین درم اور اس سے زیادہ جتنا چرائے حرز سے یعنی ایسی جگہ سے
جہان حفاظت سے رکھا ہو جیسے گھر صندوق یا ایسے آدمی کے پاس سے جو نگاہبان ہو مثلاً راہ یا مسجد مین اور چھپا کر اوٹھالین
جَزَاءً بِمَا كَسَبَا خدا جزا دیتا ہے اونھین جزا بسبب اوس کام کے جو اونھون نے کیا اور وہ کام ترک حرمت ہے مال مومن مین
نَكَالًا مِنَ اللَّهِ اور عقوبت کرتا ہے اونھین وہ عقوبت جو صادر ہوئی ہے حق تعالی کی جناب سے تاکہ وہ عقوبت اوسکے واسطے
نصیحت ہو اور پھر ایسا کام کرنے سے اوسے باز رکھے وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور اللہ غالب ہے اپنے حکم مین حَكِيمٌ ○ جاننے والا
اوسکی حکمت جو وہ حکم کرتا ہے فَمَنْ تَابَ پھر جو کوئی توبہ کرے مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ بعد ظلم اپنے کے یعنی اپنی چوری کے بعد
وَأَصْلَحَ اور درستی پر لائے اپنا کام اسطور پر کہ مدعی کو راضی کردے اور قصد مصمم کرے اس بات کا کہ پھر چوری نہ کریگا فَإِنَّ
اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ پس تحقیق کہ اللہ توبہ قبول کرتا ہے اوسکی مگر ہاتھ کاٹنا ساقط نہوگا اور توبہ کرنے والے پر سے

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے گناہ اوسکے رَّحِيْمٌ مہربان ہے اوسپر کہ حقوق ہی لوٹنے سے ادا کریگا اَلَمْ تَعْلَمْ
کیا نہین جانتا تو یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت ہے یعنی کیا نہین جانتا تم لوگون نے اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ
اللہ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اوسکے ہے بادشاہی آسمانون اور زمینون کی يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ
عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے جیسے کہ چور کو ہاتھ کٹنے کے سبب وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور بخشدیتا ہے جسے چاہتا ہے یعنی جس کو
چاہتا ہے توبہ کے بعد وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ اوپر سب چیزون کے بخشنے اور عذاب کرنے سے قَدِيْرٌ قادر ہے
يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ اے رسول یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے کہ آنحضرت کو لقب کے ساتھ یاد فرمایا اور اور انبیا کو
نام سے مخاطب کیا جیسے يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ يٰنُوْحُ اهْبِطْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ يٰمُوْسٰۤى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطاب کرنے کی نوبت آئی تو حق تعالی نے آپ کو کمال کی صفتون کے ساتھ یاد فرما کر مخاطب کیا جیسے
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ نہ غمگین کرین تجھے وہ لوگ جو عناد کی رو سے يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ
جلدی کرتے ہین اور اپنے تئین ڈالدیتے ہین بیچ کفر کے مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اون لوگون مین سے جنہون نے کہا کہ اٰمَنَّا
ایمان لائے ہم اور یہ یون ہی کہتے ہین بِاَفْوَاهِهِمْ زبانون اپنی سے وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ اور ایمان نہین لائے
دل اونکے ان لوگون سے منافق مراد ہین اور اونکے کردار یہ تھے کہ کافرون سے دوستی کرتے تھے وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا
اور بعضے اون لوگون مین سے جو یہودی دین رکھتے ہین سَمّٰعُوْنَ سننے والے ہین قول تیرا لِلْكَذِبِ واسطے اسکے کہ جھوٹ
لگائین یہود لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنکر باہر جاتے اور کہتے کہ محمد سے ہمنے یہ سنا اور وہ نہ سنا ہوتا تھا اور وہ مدینہ منورہ کے
یہود تھے سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لا سننے والے واسطے گروہ دوسرے کے جسکے لوگ لَمْ يَاْتُوْكَ نہین آئے تیری مجلس مین
اس سے خیبر کے یہود مراد ہین اسواسطے کہ مدینہ کے یہود جاسوسی کرتے تھے اور خیبر مین خبرین بھیجتے تھے اس آیت نازل ہونے کا سبب
یہ تھا کہ اہل خیبر کے شرفا مین سے ایک مرد اور ایک عورت کو زنا مین گرفتار کیا اور دونون محصن تھے اور اونکی حد توریت کے حکم سے
سنگساری تھی یہودنے اون دونون کی شرافت اور بزرگی کا لحاظ کرکے نہ چاہا کہ وہ حد اونپر جاری کرین باہم کہا کہ یہ مرد جو یثرب مین ہے
اسکی کتاب مین سنگسار کرنے کا حکم نہین اور بنی قریظہ اوسکے ہمسایہ اور اوسسے حلف کیے ہوئے ہین کسی کو انکے پاس بھیجو کہ زانی محصن کی
حد اوس سے پوچھین اگر کہے کہ کوڑے مارو تو اوسکی بات مان لو اور اگر سنگسار کرنے کا حکم کرے تو اوسکی بات نہ سنو پس اونہین سے کچھ لوگ
دونون انہون سمیت مدینہ مین آئے اور مدینہ کے یہود سے کیفیت واقعی بیان کردی اور اشراف یہود جیسے کعب کنانہ مالک حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی مجلس مین آئے اور زنا کرنے والون محصن کی حد پوچھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حکم پر تم راضی ہو وہ بولے ہان
فوراً حضرت جبرئیل امین سنگساری کا حکم لیکر نازل ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سنگسار کرنا چاہیے یہودنے انکار کیا اور
بولے توریت مین خدانے حکم کیا ہے کہ چالیس کوڑے قیر مین کہ وہ ایک سیاہ روغن ہوتا ہے تر کرکے مارنا چاہیے تاکہ اونکی پیٹھ سیاہ ہوجائے اور منہ کالا
کرکے گدھے پر اولٹا بٹھاکر شہر کے کانون کے گرد پھرانا چاہیے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ یہ لوگ جھوٹ کہتے ہین اور ابن صوریا

جو یہود مین بڑا عالم ہو جانتا ہو کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہے کوڑے مارنے کا نہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود سے پوچھا کہ تم
لوگون مین سے فدک مین کوئی جوان ہے ہتا ہی سادہ رو سفید پوست کانا کہ اوسے ابن صوریا کہتے ہین وہ بولے کہ ہان علم توریت مین تمام جہان کے
عالمون سے زیادہ وہ دانا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حکم توریت کے بابت ہمارے تمہارے درمیان وہ حکم ہو وہ بولے کہ اچھا ہم
اوسکے حکم پر راضی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسے حاضر کرنے کا حکم فرمایا کئی روز کے بعد اوسے لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے
پوچھا کہ تو ہی ابن صوریا ہے اوسنے کہا کہ ہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور ان لوگون کے درمیان میں تو حکم ہوا ہے اسواسطے کہ یہود تجھے بڑا عالم ہے
ابن صوریا نے قبول کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے قسم دیتا ہون خدا کی جسنے حضرت موسی علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی
اور تم لوگون کے واسطے دریا کو پھاڑ دیا اور تمھین فرعون کے لوگون سے نجات دی اور تمہارے واسطے من و سلوی بھیجا ہے کہ تمہاری
کتاب میں زانی محصن کی سزا سنگساری کا حکم ہے یا نہین ابن صوریا بولا کہ تجھے ایسا کوئی ہوگا اگر بات کہوںگا تو توریت مجھے جلا دیگی اگر مین
جھوٹ بولون تو بتا تو کہ تیرے خدا نے کیا حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خدا نے تو یہ حکم کیا کہ جب چار آدمی
محصن اور محصنہ کی زنا پر گواہی دین تو ان دونون کو سنگسار کرنا واجب ہے ابن صوریا بولا کہ قسم ہے موسی کے خدا کی کہ توریت مین بھی یہی
حکم فرمایا ہے مگر ہمارے عالمون نے بنی اسرائیل کے اشرافون کی طرف لحاظ کر کے انھین کوڑے مارنا اور منہ کالا کرنا قرار دیا ہے پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے دونون کو سنگسار کیا مسجد کے دروازہ کے پاس حق تعالی نے یہود کے حال سے خبر دی کہ یُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ
بدل دیتے ہین کلمون کو یعنی آیت رجم کو مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ بعد اسکے کہ خدا نے وضع کیا اوسے اوسکے موضع پر اور اوسکے عوض
کوڑے مارنا اور منہ کالا کرنا لکھتے ہین يَقُولُونَ کہتے ہین خیبر کے یہود إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا اگر دین تمھین یہ حکم بدلا ہوا یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اگر کوڑے مارنے کا حکم کرین فَخُذُوهُ پس تم اوسے اور قبول کرو وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ اور اگر یہ حکم تمھین نہ دین اور سنگساری
کرنے کا حکم کرین فَاحْذَرُوا پس حذر کرو اوسکے قبول کرنے سے وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ اور جسے چاہے اللہ ضلالت یا فضیحت یا ہلاکت اوسکی فَلَنْ
تَمْلِكَ لَهُ پس اپنے ہاتھ مین تو نہین لاسکتا اور مالک نہین ہوسکتا واسطے اوسکے مِنَ اللَّهِ شَيْئًا اللہ سے کسی چیز کا وہ فتنہ
دفع کرنے مین أُولَٰئِكَ وہ گروہ الَّذِينَ وہ لوگ ہین کہ ازل مین لَمْ يُرِدِ اللَّهُ نہین چاہا خدا نے أَنْ يُطَهِّرَ یہ کہ پاک کرے کفر اور
انکار حق کے لوث سے قُلُوبَهُمْ دل اونکے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے اونکے ہے دنیا مین رسوائی بسبب اسکے کہ جزیہ دین
اور مومنون سے ڈرین وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ اور واسطے اونکے ہے بیچ آخرت کے عَذَابٌ عَظِيمٌ عذاب بڑا کہ دوزخ مین
ہمیشہ رہنا ہے سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ وہ سننے والے ہین باتون کے جھوٹ لگانے کے واسطے أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ کھانے والے
حرام کے یعنی رشوت کا حکم دینے اور کلام تحریف کرنے مین فَإِنْ جَاءُوكَ پس اگر آئین محاکمہ کے واسطے تیرے پاس فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ پس حکم کر درمیان اونکے أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ یا منہ پھیر لے اونسے حق تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار دیا
اس آیت مین حکم دینے اور انکار کرنے کا وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ اور اگر منہ پھیرے تو اور حکم نہ کرے فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا پس
نہ زیان پہونچا سکینگے تجھے کچھ وَإِنْ حَكَمْتَ اور اگر حکم کرے تو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ پس حکم کر درمیان اونکے ساتھ راستی

اور عدل سے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے والوں کو یعنی اونکو جو حکم مین عدل کرتے ہین وَکَیْفَ یُحَکِّمُوْنَکَ اور کیونکر حکم کرین تجھے وَعِنْدَھُمُ التَّوْرٰىةُ اور حال یہ ہے کہ اونکے پاس ہے توریت فِیْھَا حُکْمُ اللّٰہِ بیچ اوسکے حکم خدا کا ہے ساتھ سنگسار کرنے کے ثُمَّ یَتَوَلَّوْنَ پھر وہ پھر جاتے ہین اور انکار کرتے ہین مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ بعد اس کے کہ تو نے حکم کیا ہے اونکی کتاب کے موافق وَمَآ اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ اور نہیں ہین یہ لوگ باور کرنے والے اپنی کتاب یا تیرا حکم اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ تحقیق اوتاری ہم نے توریت فِیْھَا ھُدًی بیچ اوسکے ہدایت ہے حق کی طرف وَّنُوْرٌ اور نور ہے کہ شبہون کی تاریکیان دفع کردے یَحْکُمُ بِھَا النَّبِیُّوْنَ حکم کیا ہے ساتھ توریت کے انبیاء بنی اسرائیل نے الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا وہ جو مطیع ہوئے حکم الٰہی کے لِلَّذِیْنَ ھَادُوْا واسطے اونکے جو ہین ساتھ دین یہود کے وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ اور حکم کیا ہے علماء ربانی نے وَالْاَحْبَارُ اور زاہدون اونکے نے بھی اونھین بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ کِتٰبِ اللّٰہِ بسبب اوسکے کہ مامور ہوئے تھے اوپر محافظت توریت کے یعنی اوسے بدلنے اور ضائع کرنے سے محفوظ رکھنے پر مامور تھے وَکَانُوْا عَلَیْہِ اور تھے اوپر اوس کتاب کے شُھَدَآءَ گواہ کہ اوسے سچ بیان کرین جیسے ابن صوریا نے بیان کر دیا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ پس نہ ڈرو لوگون سے لوگون پر احکام حق جاری کرنے مین وَاخْشَوْنِ اور ڈرو مجھسے اور حکم مین اخفا اور خیانت نہ کرو وَلَا تَشْتَرُوْا اور نہ مول لو یعنی نہ بدلا کرو بِاٰیٰتِیْ ساتھ احکام میرے کے ثَمَنًا قَلِیْلًا دام تھوڑے کہ مال بے اعتبار اور جاہ ناپائدار کو رشوت مین حاصل کرنا ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ اور جو لوگ حکم نہین کرتے بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی خدا نے یعنی یہود لوگ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ○ پس وہ گروہ وہی کافر ہین وَکَتَبْنَا عَلَیْھِمْ اور لکھا ہم نے بنی اسرائیل پر فِیْھَآ بیچ توریت کے اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ یہ کہ مار ڈالین ایک جان بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر ایک جان کے بدلے بنی قریظہ کی دو جانین مارتے ہین وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ اور حکم کیا ہم نے کہ آنکھ بدلے ہین آنکھ کے اندھی کر دینے مین ڈھیلا نکال لینے مین نہین وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ اور ناک بدلے مین ناک کے وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ اور کان بدلے مین کان کے وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ اور دانت بدلے مین دانت کے وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ اور زخم جو قابل قصاص ہین یعنی ایسی چیز مین قصاص لینگے جسمین برابری کا حفظ ممکن ہو جیسے ہونٹھ ہاتھ پانون اور جس چیز مین کہ برابری کا لحاظ رکھنا ممکن نہو دیت کا حکم دینا چاہیے فَمَنْ تَصَدَّقَ بِہٖ پس جو کوئی تصدق کرے ساتھ قصاص کے یعنی معاف کر دے فَھُوَ پس وہ تصدق کَفَّارَةٌ لَّہٗ کفارہ ہو جائیگا صدقہ دینے والے کے گناہ کا یعنی جسے معاف کر دیا اوس سے قصاص ساقط ہونے کے سبب سے اوسکا کفارہ ہو جائیگا اور معاف کرنے والے کا اجر خدا پر ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ اور جن لوگون نے حکم نہ کیا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی اللہ نے اور وہ لوگ یہودی ہین کہ ایک آدمی کے بدلے دو آدمی کو قتل کرتے ہین فَاُولٰٓئِکَ پس وہ گروہ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہی ہین حق کو بے محل وضع کرتے ہین وَقَفَّیْنَا اور لائے ہم عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ پیچھے لگے پیغمبرون کے بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عیسٰی بیٹے مریم کو مُصَدِّقًا اوس حال مین کہ تصدیق کرنے والا تھا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ

ع ۹

واسطے اوس چیز کے جو پہلے اوس سے تھی یعنی مِنَ التَّوْرٰىةِ کتاب توریت وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ اور دی ہمنے اوسے
انجیل فِيْهِ هُدًى بیچ اوسکے ہدایت ہے توحید کی وَّنُوْرٌ اور روشنی ہے راہ حق مین وَّمُصَدِّقًا اور کیا ہمنے انجیل کو موافق
اصول دین مین لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ واسطے اوس چیز کے جو پہلے اوس سے تھی توریت وَهُدًى اور کیا
ہمنے اوسے رہنما وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اور نصیحت کرنے والا واسطے پرہیزگارون کے وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
اور چاہیے کہ حکم کرین اہل انجیل یعنی اوسکے عالم بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی خدانے بیچ اوسکے مراد
حکم ہے اوسوقت جب منسوخ نہوا تھا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ اور جسنے حکم نہ کیا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو خدانے
نازل کی چونکہ نصارانے احکام انجیل سے عدول کیا فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ پس وہ لوگ نکلجانے والے ہین حکم
خداسے یا ایمان سے اگر انکار حکم کرین وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ اور بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن بِالْحَقِّ ساتھ درستی اور
راستی کے مُصَدِّقًا اوس حال پر کہ وہ مطابق ہے لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ واسطے اوسکے جو پہلے اوس سے تھین
کتابین نازل کی ہوئین وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نگاہبان ہے کتابون پر کہ تغییر تبدیل سے اوسکی محافظت کرتا ہے یعنی اونمین جو
کچھ تغییر کرتے ہین وہ قرآن سے درست ہوجاتا ہے یا گویا پہلی کتابون کی صحت پر گواہ ہے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ پس حکم کر درمیان
اہل کتاب کے بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کی خدانے اوپر تیرے یعنی سنگساری کا حکم اور قصاص مین برابری
اور یہ آیت اوس حکم کی ناسخ ہے جسمین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ تمھین اختیار ہے چاہو حکم کرو چاہو حکم سے انکار کرو
اور وہ آیت اس سے پہلے گذر چکی ہے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ اور نہ پیروی کر اونکی خواہشون اور آرزوون کی درحالیکہ پھرنے والا ہو
تو عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ اوس سے جو تیرے پاس آیا ہے حکم راست اور درست لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ واسطے ہر گروہ کے
بنائی ہمنے شِرْعَةً ایک شریعت وَّمِنْهَاجًا اور ایک راہ کھلی ہوئی شریعت وہ ہے جسپر کتاب الٰہی مین نص وارد ہوئی اور منہاج
وہ ہے جو حدیث نبوی سے ثابت ہو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا تو لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً البتہ کر دیتا تمھین
ایک امت متفق ایک ملت پر وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ اور لیکن آزماتا ہے تمھین فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ بیچ اوس چیز کے جو دی ہے تمھین یعنی
مختلف شریعتین ہر زمانہ کے موافق تاکہ فرمانبردار گنہگار سے تمیز کر لیا جائے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ پس دوڑو اور پیشی کرو
طرف خیرات کے کہ اتباع شریعت ہے اِلَى اللّٰهِ طرف اللہ کے مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا پھر جانا ہے تم سب کا فَيُنَبِّئُكُمْ پس خبر دیگا تمھین جزا دینے
وقت بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ ہو تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے کہ وہ امور دین اور شریعت ہے وَاَنِ
احْكُمْ بَيْنَهُمْ اور بھیجا ہمنے تیری طرف یہ امر کہ حکم کر اہل کتاب مین بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ساتھ اوس چیز کے جو خدانے نازل کی
طرف تیرے یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ بعضے علماء یہود نے مکر اور فریب کی راہ سے باہم یہ تدبیر کی کہ آؤ محمد کے پاس چلین
شاید کہ اوسے راہ سے بے راہ کردین اور دم دہاگے سے اوسے فریب دین یہ صلاح کرکے آئے اور بولے کہ ای محمد تم جانتے ہو کہ ہم
اپنی قوم کے اشراف اور علما ہین جب ہم تمھاری پیروی کرینگے تو کیا ارذال کیا اشراف سب یہود ہماری تصدیق کے سبب سے تمھاری

پیروی کرینگے بالفعل ہم مینت اور ہماری قوم مین خونون اور مالون کی بابت جھگڑے ہین ہم تمھین حکم کرتے ہین بشرطیکہ قصاص مین ہماری
مرضی کے موافق حکم دو تو ہم تمھارا دین قبول کرتے ہین حق تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کردی اور اونکی التماس
قبول کرنے سے ڈرایا اور فرمایا کہ جو خدا نے بھیجا ہی اوسکے موافق حکم کرو وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور نہ پیروی کر اونکی آرزوؤنکی
وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ اور ڈر اونسے اس بات سے کہ تجھے پھیر دین عَنۢ بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ بعضی
اوس چیز سے جو خدا نے نازل کی ہی طرف تیرے فَإِن تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جائین اور انکار کرین اوس حکم سے جو نازل کیا گیا فَٱعْلَمْ أَنَّمَا
يُرِيدُ ٱللَّهُ پس جان لے تو کہ انکار اونکا اس باعث سے ہی کہ چاہتا ہی اللہ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ یہ کہ پہونچاتے
اونھین عقوبت بسبب اونکے بعضے گناہون کے دنیا مین اور باقی کے عقبی مین وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ لَفَٰسِقُونَ ۝
اور تحقیق کہ بہت لوگ یہود مین سے فاسق ہین یہ آیت نازل ہونے کے بعد یہود بولے کہ ہم نہین راضی تیرے حکم سے تو آیت
نازل ہوئی أَفَحُكْمَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ کیا پھر حکم جاہلیت يَبْغُونَ چاہتے ہین زنا کی حد اور قصاص مین جو توریت اور
قرآن کے حکم پر راضی نہین ہوتے وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ ٱللَّهِ اور کون ہی بہتر خدا سے حُكْمًا حکم کی جہت سے لِّقَوْمٍ
يُوقِنُونَ ۝ واسطے اوس قوم کے جسکے لوگ فکر کرتے ہین یقین کی رو سے اور جانتے ہین کہ سب حکمون سے بہتر خدا ہی کا
حکم ہی لکھا ہی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ابن ابی کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین جھگڑا کیا عبادہ
رضی اللہ عنہ بولے کہ یہود کے گروہ مین سے میرے بہت دوست ہین کہ سختیون مین اونکے ہر ہر مرد اور ہر ہر عورت پر مین بھروسا
کر سکتا تھا آج خدا اور رسول کی دوستی کے باعث سب سے مین بیزار ہو گیا مجھے خدا اور رسول ہی کی دوستی بس ہی عبداللہ بن ابی نے
جواب دیا کہ مین زمانہ کی گردش اور لیل و نہار کے حوادث سے ڈرتا ہون اور یہود جو میرے قسمیہ ہین اونپر باہم اعتماد کرنے اور اونسے
باہم اعانت چاہنے مین مجھے کچھ چارہ نہین تو یہ آیت نازل ہوئی يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ اے گروہ ایمان والو کے لَا تَتَّخِذُوا۟
ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ مت پکڑو یہود و نصارا کو دوست بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعض اونکے دوست ہین بعض کے
اس جہت سے کہ تمھاری مخالفت مین باہم موافقت رکھتے ہین وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ اور جو کوئی تم مین سے اونھین دوست رکھے
اور اونکی معاونت اور موافقت کی طرف جھکے فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ پس تحقیق کہ وہ بھی اونھی مین سے ہی یہ بات نہایت تہدید ہی یہود
و نصارا سے باہمی دوستی رکھنے مین إِنَّ ٱللَّهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمون کو
کہ دشمنون سے دوستی کرکے اپنی جان پر ظلم کرتے ہین فَتَرَى ٱلَّذِينَ پس دیکھتا ہی تو اون لوگون کو کہ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
دلون مین اونکے نفاق کی بیماری ہی یعنی ابن ابی اور اوسکے تابع لوگ يُسَٰرِعُونَ فِيهِمْ دوڑتے ہین محبت اور یاری مین یہود کی
يَقُولُونَ کہتے ہین کہ نَخْشَىٰٓ ڈرتے ہین ہم أَن تُصِيبَنَا اس سے کہ پہونچے ہمین گردش روزگار سے دَآئِرَةٌ کچھ یعنی زمانہ
پلٹ جاے اور اہل اسلام مغلوب اور کفار غالب ہو جائین حق تعالی نے اونکا یہ اندیشہ باطل کردیا اور فرمایا فَعَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِىَ
پس جلدی ہی اللہ کہ لائے بِٱلْفَتْحِ فتح واسطے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے یارون کے اس سے فتح مکہ مراد ہی یا یہود کے منازل

ع

وقف منزل
وقف لازم
وقف غفران

اور مواضع کی تسخیر جیسے خیبر اور تیمار اور فدک اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِہٖ یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کو قتل اور جلا وطن کر دینے کا فَیُصْبِحُوْا
پس ہو جائینگے منافق عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ اوپر اوسکے جو چھپایا اونھوں نے بیچ جیون اپنے کے یعنی دوستی یہود کی اور رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کام مین شک نٰدِمِیْنَ ؕ پشیمان ہونے والے وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اور کہینگے ایمان والے
دوسروں کو اَہٰٓؤُلَآءِ کیا یہی گروہ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ وہ لوگ ہین جو قسم کھاتے تھے ساتھ خدا کے جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ
سخت قسمین اپنی اِنَّہُمْ لَمَعَکُمْ تحقیق کہ وہ ساتھ تمہارے ہین اور آج انکا پردہ کھل گیا اور معلوم ہوگیا کہ یہ جھوٹ کہتے تھے
حَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ باطل ہوگئے سب عمل انکے فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ پس ہوگئے نقصان اوٹھانے والے بسبب
فضیحت ہونے کے دنیا مین اور ثواب فوت ہوجانے کے آخرت مین یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ مومنوں کے مَنْ
یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ جو کوئی پھر جائیگا تم مین سے یعنی مرتد ہوجائیگا عَنْ دِیْنِہٖ دین اپنے سے یہ آیت اوس صورت سے خبر دیتی ہے
جو غیب مین تھی قبل اوسکے واقع ہونے کے اور وہ اسطرح پر تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد تمام عرب مرتد ہوگئے
مگر اہل مکہ اور اہل مدینہ اور عبد القیس بحرانی بعضے تو زکوۃ دینے سے پھر کھڑے ہوئے اور بعضے مسیلمہ کذاب اور طلحہ اسدی اور سجاح
کاہنہ کی طرف رجوع کی اور انکی نبوت کے مقر ہوگئے تو حق تعالیٰ نے پہلے ہی اسکی خبر دیدی کہ اگر کوئی مرتد ہوجائیگا تو دین حق بے یار
و مددگار نہ رہیگا بلکہ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ پس قریب ہے کہ لائے خدا ایک قوم یُّحِبُّہُمْ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اون لوگوں کو
وَیُحِبُّوْنَہٗٓ ۙ اور وہ لوگ دوست رکھتے ہین اللہ کو اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ فروتنی اور خاکسار اور مہربان ہونگے اوپر مومنوں کے
اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ سخت دل اور پھر پڑنے والے اور بے رحم ہونگے اوپر کافروں کے اور یہ قوم اہل یمن تھے یا پارسا یا اشعری
اسواسطے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ اشعری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ وہ قوم یہ ہے یا قادسیہ کے
مجاہدوں کی طرف اشارہ ہے کہ دو ہزار آدمی نخع کے تھے اور پانچ ہزار بجیلہ اور کندہ کے اور تین ہزار سب قبائل عرب مین کے اور تیسیر مین
لکھا ہے کہ ابن عباس اور حسن بصری رضی اللہ عنہما اس بات پر ہین کہ یہ قوم امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اور انکے یار مہاجر اور انصار رضی اللہ
عنہم ہین کہ انھین نے مرتدوں سے جنگ کی یُجَاہِدُوْنَ حق تعالیٰ اوس قوم کی تعریف اور صفت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جہاد کرینگے فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے وَلَا یَخَافُوْنَ اور نہ ڈرینگے لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ؕ ملامت سے کسی ملامت کرنے والے کی ذٰلِکَ
فَضْلُ اللّٰہِ یہ صفتین جو مذکور ہوئین فضل ہے اللہ کا اور اوسکے کرم کی زیادتی ہے یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے
وَاللّٰہُ وَاسِعٌ اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے اپنی مخلوقات پر عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہے اوسے جو فضل کا مستحق ہے یحبہم اور یحبونہ کے باب مین
علما کے کلام بہت ہین اہل شریعت تو کہتے ہین کہ بندہ کے ساتھ خدا کی محبت تو یہ ہے کہ دنیا مین بندہ کی توفیق اور ہدایت کا ارادہ فرمانا اور آخرت مین حسن ثواب
اور کرامت بے حساب عطا کرنا اور خدا کے ساتھ بندہ کی محبت یہ ہے کہ خدا کی طاعت کا ارادہ اور اوسکی معصیت سے بچنا اور اہل طریقت کے نزدیک بندہ کے ساتھ
خدا کی محبت یہ ہے کہ بندہ کو اپنی درگاہ سے قریب اور نزدیک کرے اور خدا کے ساتھ بندہ کی محبت یہ ہے کہ خدا کے واسطے غیر خدا سے اپنے دل کو خالص کرلے
اور ارباب حقیقت اس بات پر ہین کہ محبت الٰہی تو قدیم ہے اور بندہ کی محبت حادث ہے بیت چون تجلی کرد اوصاف قدیم ✦ پس بسوزد وصف محدث را کلیم ✦

ثلثۃ

جب حضرت ذوالجلال کی محبت کی کڑی پکڑ کے صدمے تجلیہم کے پردہ احتشام سے محب کے وجود فانی کو مضمحل کر دیتے ہیں تو دوبارہ یحبونہ کے چمن عنایت کی خوشبوئیں پہونچکر اوس فانی کو بقا کے وصف سے متصف کر دیتی ہیں پس بیشک محبت بندہ کی ساتھ اللہ کے فنا کر دینا اوسکا ہے بقا رلاہوتیت میں ہے اور محبت اللہ کی بندہ کے ساتھ باقی رکھنا لاہوتیت کا فنا ناسوتیت میں اور پیر ہرات خواجہ عبداللہ انصاری قدس اللہ سرہ نے منازل السائرین میں فرمایا کہ عبادت سے لذت پانا اور پراگندگی کے اسباب جاتے رہنے سے فراغت پانا ابتدا میں محبت ہے اور انتہا میں ذات کی محبت ذات ہی کے واسطے ہے حضرت احدیت میں ساتھ فنا رسم حدوث کے عین ازلیت میں سمنون محب رحمہ اللہ تعالی سے لوگوں نے پوچھا کہ محبت کیا چیز ہے وہ بولے کہ بندوں کے ساتھ حق تعالی کی محبت پوچھتے ہو یا حق تعالی کے ساتھ بندوں کی محبت لوگوں نے کہا کہ بندوں کے ساتھ حق تعالی کی محبت ہم پوچھتے ہیں فرمایا کہ اسوقت میں خضر علیہ السلام کے ساتھ تھا اور بندہ کے ساتھ خدا کی محبت کا نکتہ بیان کرتا تھا ملائکہ ملکوت کو اوسکے سننے کی طاقت نہوئی اور بعضی سمنون رحمہ اللہ تعالی کی کیفیت لکھی ہے کہ محبت کا حال کچھ بیان فرماتے تھے اور اونکا طائر روح کہ منبر ہدیٰ والیہ یعود جسکا آشیانہ تھا وہ ہویت کی ہوا میں اوڑ رہا تھا پس ایک پرندہ ہوا سے نیچے اوترآیا اور چونچ زمین پر مارنے لگا یہانتک کہ اوسکی چونچ سے خون جاری ہوا اور وہ خاک اور خون میں لوٹنے لگا یہانتک کہ آتش محبت جو نار اللہ الموقدۃ التی کی سلگائی ہوئی تھی اوسکے شعلہ سے اوس جانور کے بال و پر جل گئے اور اوسکی جان نکل گئی بیت بسکہ مرغ سحری در غم گلزار سوخت ❊ جگر لالہ بران داشتہ زار سوخت ❊ حضرت شیخ طریقت قطب المحققین قدس اللہ سرہ نے فتوحات مکی میں لکھا ہے کہ حق تعالی نے اوس پرندہ کو شیخ سمنون کی باتوں کی سمجھ دی یہانتک کہ محبت کا حال دریافت کر کے سلطان محبت کا محکوم ہوگیا اور جو لوگ حاضر تھے اونکی نصیحت اور مدعیوں کی تنبیہ کیواسطے وہ صورت اور کیفیت ظاہر ہوگئی صاحب لوامع انار اللہ قلوبنا بلمعات وارداتہ نے فرمایا کہ محبت جمیل حقیقی کا میل ہے اپنے ہی جمال کی طرف جمعًا و تفصیلًا اور وہ میل یا مقام جمع سے جمع کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ جمال ذات کی دید ہے آئینہ ذات میں بے توسط کائنات **رباعی** معشوق کہ کس سر جمالش نشناخت ❊ در ملک ازل لوای خوبی افراخت ❊ نے طاس سپہر بود نے مہرہ مہر ❊ ہم خود بخود این نرد محبت می باخت ❊ اور یا وہ میل جمع سے تفصیل کے ساتھ ہوتا ہے جیسے کہ وہ ذات واحد مظاہر بے حد میں اپنے جمال کی چمک مشاہدہ کرتی ہے اور اپنے صفات کمال کو مطالعہ کرتی ہے **رباعی** جانان کہ دم عشق زند با ہمہ کس ❊ کس را نہ رسد بہ دامنش دست ہوس ❊ مرآت شہود اوست ذرات وجود ❊ با صورت خود عشق ہمی بازد و بس ❊ یا وہ میل تفصیل سے تفصیل کے ساتھ ہے جیسے اکثر آدمی جمال مطلق کا عکس تفصیلوں کے آئینوں میں دیکھتے ہیں اور جمال مقید زائل کو مقصود کلی جانتے ہیں اور وصال کی لذت سے خورسند اور فراق کے رنج و کلفت سے دردمند ہوتے ہیں **نظم** ای حسن تو کردہ جلوہا در پردہ ❊ صد عاشق و معشوق پدید آوردہ ❊ از روی تو لیلی دل مجنون بردہ ❊ وز شوق تو وامق غم عذرا خوردہ ❊ اور یا وہ میل تفصیل جمع کے ساتھ ہوتا ہے جیسے کہ بعضے خاص لوگ افعال و آثار کے کارخانہ سے اپنی فکر کا رخت باہر نکال لیگئے اور شانوں کے پردے اور صفتوں کی اوٹیں کہ افعال اور آثار کی مبادی ہیں توڑ پھاڑ کر اونکی ہمتوں کا متعلق اور اونکی توجہات کا قبلہ ذات متعالی صفات رفیع الدرجات کے سوا اور کوئی امر نہیں ہے **نظم** بیرون ز حدود کائنات ست دلم ❊ برتر ز احاطہ جہات ست دلم ❊ فارغ ز تفاصیل صفات ست دلم ❊ مرآت تجلیات ذات ست دلم ❊ اس کلام حقائق

اسلام سے اوسکا معلوم ہوتا ہے کہ یُحِبُّھُمْ جمع سے تفصیل کے ساتھ میل کا مرتبہ ہے اور یُحِبُّوْنَہٗ تفصیل سے جمع کے ساتھ میل کا مقام ہے اور حضرت محبوب اللہ قدس سرہ نے جو رسالہ اپنے والدین بزرگوار کے نام پر لکھا اوسمین تحریر فرمایا ہے کہ اگر خوب دیکھو تو حق جل و علا نے ہر مرتبہ مین اپنے مرتبہ سے اپنی ذات کے سوا کسی کو دوست نہین رکھا ہے بیت یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ چہ اقرارست * بزیر پردہ نگر خود بخود اخود پرست * اسواسطے کہ جو صاحب جمال ہو اوسکا آئینہ کو دوست رکھنا آئینہ کی ذات کے واسطے نہین بلکہ آئینہ مین اپنا جمال دیکھنے کے واسطے آئینہ کو دوست رکھتا ہے تو درحقیقت اوسنے آئینہ کو دوست نہین رکھا بلکہ اپنے ہی تئین دوست رکھا اور اس آیت مین محب اور محبوب ہونے کا رتبہ آدمی کے واسطے ثابت ہے اس سے وہ شخص جو صاحب فہم کامل ہے قرب فرائض و نوافل کی حقیقت تامل وافی کے ساتھ دریافت کر سکتا ہے اور اللہ توفیق دینے والا اور کافی ہے لکھا ہے کہ عبداللہ بن سلام اپنے تابعون کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قریظہ اور نضیر کہ ہمارے قرابتدار ہین اونکا دین چھوڑ دینے اور مسلمانون سے موافقت کر لینے کی وجہ سے اونھون نے قسم کھائی ہے کہ ہمارے ساتھ ایک جگہ پر اکٹھا نہون اور جب تک ہم دین اسلام پر رہین اپنی رشتہ داری ہمسے منقطع رکھین اور بعد منازل کی وجہ سے ہم لوگ آپکے اصحاب کی صحبت اور اونکے پاس بیٹھنے سے محروم رہتے ہین ہمارا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر وہ دشمنی کرتے ہین تو اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ سوا اسکے نہین کہ دوست تمہارا حقیقت مین خدا ہے وَرَسُوْلُہٗ اور رسول اوسکا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ابن سلام نے جب یہ آیت سنی تو کہا کہ راضی ہین ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوسکے رسول کے اور ساتھ مسلمانون کے کہ دوست ہین پھر حق تعالی مسلمانون کی صفت اور تعریف کرتا ہے اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہین نماز وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ اور دیتے ہین زکوۃ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝ اور حال یہ ہے کہ وہ خشوع اور فروتنی کرتے ہین نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے مین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ حال مخصوص ہے یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ کے ساتھ یعنی زکوۃ دیتے ہین اپنے رکوع کے حال مین نماز کے اندر اوس نے نہایت حرص کی وجہ سے جو احسان کرنے کے ساتھ رکھتے ہین اور اوس جلدی کے باعث جو اوسے ادا کرنے مین کرتے ہین اکثر تفسیرون مین مذکور ہے کہ یہ آیت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی شان مین نازل ہوئی اور اسکا سبب نزول یہ لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ مبارک سے مسجد مین تشریف لاتے اور لوگ بعضے رکوع مین تھے بعضے قیام مین آپکی نظر مبارک ایک سائل پر پڑی استفسار فرمایا کہ کسی نے تجھے کچھ دیا اوسنے ایک انگوٹھی سونے یا چاندی کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی اور بولا کہ یہ انگوٹھی مجھے دی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کسنے عطا کی اوس فقیر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کس حال مین تجھے دی فقیر بولا کہ عطا کی مجھے اوس حال مین کہ وہ رکوع کرنے والے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی اور یہ آیت پڑھی جو ابھی مذکور ہوئی وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ اور جو کوئی دوست رکھے خدا کو وَرَسُوْلَہٗ اور اوسکے رسول کو وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اون لوگون کو جو ایمان لاتے ہین یعنی مہاجر اور انصار کو فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ پس تحقیق کہ لشکر خدا کا ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ وہی غالب ہونگے

غالب ہین لکھا ہی کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہودی کہ اظہار اسلام کرتے تھے اور آخر کو منافق ہوگئے اور بعضے اصحاب کو اونکے
ساتھ محبت اور مصاحبت کی راہ تھی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے گروہ ایمان والون کے لَا تَتَّخِذُوا
الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا نہ پکڑو اون لوگون کو جنھون نے پکڑا ہی دِیْنَكُمْ دین تمھارے کو هُزُوًا وَّلَعِبًا ٹھٹھا اور کھیل یعنی اسلام
ظاہر کرتے ہین اور کفر چھپاتے ہین مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون مین سے جنھین کتاب دی ہی مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے
یعنی یہود کو وَالْكُفَّارَ اور نہ پکڑو تم کافرون کو بھی اَوْلِیَآءَ دوست وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے بسبب ترک منہیات کے
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اگر ہو تم لوگ مومن اسواسطے کہ ایمان حقیقی یہی چاہتا ہی کہ دشمنان حق کے ساتھ دوستی نکرو
وَاِذَا نَادَیْتُمْ اور جب ندا کرتے ہو تم اور لوگون کو بلاتے ہو اِلَی الصَّلٰوةِ طرف نماز کے تو اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا
پکڑتے ہین ندا کو یا نماز کو مسخرا پن اور کھیل جب مسلمان لوگ اذان سنکر نماز کو اوٹھتے تو یہود لوگ آپس مین کہتے ہنسی ٹھٹھے کے طور پر کہ
قَامُوْا لَا قَامُوْا صَلُّوْا لَا صَلُّوْا اور ہنستے معالم مین لکھا ہی کہ مدینہ مین ایک نصرانی تھا جب موذن کہتا کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو وہ نصرانی
کہتا کہ جل جاے یہ جھوٹا ایک رات اوسی نصرانی کا خدمتگار اوسکے گھر مین آگ لایا اور وہ نصرانی اپنے اہل و عیال سمیت خواب غفلت مین
پڑا تھا اوس آگ مین سے ایک چنگاری اوڑی اور اوسکے گھر کو اون لوگون سمیت جو اوسمین تھے جلا دیا ذٰلِكَ یہ ٹھٹھا اونکا اذان کے
ساتھ بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ لوگ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۝ ایک گروہ ہین کہ نہین سمجھتے کہ اس ٹھٹھے کے سبب سے کیا عقوبت
اونھین پہونچیگی لکھا ہی کہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع نے چند یہود کے ساتھ آکے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ
پیغمبرون مین سے تم کسکا ایمان رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ مین خدا کے ساتھ ایمان رکھتا ہون اور اوس چیز کے ساتھ جو مجھپر نازل فرمائی ہی اور
اوس چیز کے ساتھ جو نازل کی گئی اوپر ابراہیم اور اسمٰعیل کے آخر تک جب حضرت عیسی علیہ السلام کا نام مذکور ہوا تو اون لوگون نے اونکی نبوت کا
انکار کیا اور بولے قسم خدا کی کہ تمھارے دین سے بدتر کوئی دین ہم نہین جانتے او کسی دین والے کو تم لوگون سے زیادہ دنیا اور آخرت مین
کم نصیب ہم نہین جانتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اے اہل کتاب اس سے
یہود مراد ہین هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ کیا عیب پکڑتے ہو تم ہمسے اور انکار کرتے ہو تم یعنی عیب اور انکار نہین کرتے ہو اِلَّاۤ اَنْ
اٰمَنَّا مگر اس بات کا کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا اور ساتھ اوس چیز کے جو ہمپر نازل فرمائی یعنی
قرآن وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ اور ساتھ اوس چیز کے جو نازل فرمائی ہمسے پہلے جیسے توریت انجیل اور سب کتابین وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ
فٰسِقُوْنَ ۝ اور دوسرے اسواسطے کہ اکثر تم لوگون مین فاسق ہین قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کیا خبر دون مین تمھین بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ ساتھ بدتر چیز کے اوس سے جو تمنے مجھسے کہی کہ تمھارا دین سب دینون سے بدتر اور
اس دین والے سب دین والون سے کم نصیب ہین یعنی تمھین مین آگاہ کرون اور خبر دون اوس قوم کے دین سے جو بدتر ہی مَثُوْبَةً
عِنْدَ اللّٰهِ اوس جزا کی جہت سے جو ثابت ہی اونکے واسطے نزدیک خدا کے پھر بیان فرماتا ہی کہ وہ بدتر قوم کون ہی مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وہ ہی کہ لعنت کی
اللہ نے اوسے وَغَضِبَ عَلَیْهِ اور غصہ کیا خدا نے اوسپر اور وہ یہود ہین کہ حق تعالی نے اونھین اپنی رحمت سے دور کر دیا اور اپنے غضب مین الدیا

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ اور کر دیا بعضون سے بندر یعنی مسخ کر کے اونھین بندرون کی صورت پر کر دیا جیسے ہفتہ کے دن والون کو وَالْخَنَازِيرَ اور سور جیسے اون لوگون کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مائدہ سے منکر ہوے وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ اور وہ لوگ جنھون نے پوجا طاغوت کو اس سے مراد ہی یا کعب ابن الاشرف یا وہ لوگ جنھون نے معصیت مین اوسکی فرمانبرداری کی أُولَٰئِكَ وہ گروہ ملعونون کا شَرٌّ مَّكَانًا بدتر ہی اپنے پھرنے کی جگہ کی جہت سے قیامت کے دن یعنی اونکی بازگشت اوس مکان مین ہوگی جو سب مکانون سے بدتر ہو وَأَضَلُّ اور بہت گمراہ ہین عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ سیدھی راہ سے وَإِذَا جَاءُوكُمْ اور جب آتے ہین تمھارے پاس یہودی منافق یا جو اہل نفاق ہین تو قَالُوا آمَنَّا کہتے ہین کہ ایمان لائے ہین ہم تمھاری طرح وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ اور حال یہ ہی کہ داخل ہوتے ہین ساتھ کفر کے وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ اور وہ باہر جاتے ہین ساتھ کفر کے یعنی کفر اونکے ساتھ ہی رہتا ہی آتے وقت بھی اور جاتے وقت بھی وَاللَّهُ أَعْلَمُ اور اللہ بڑا جاننے والا ہی بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ۝ اوس چیز کو جو ہین وے چھپاتے وہ کفر و نفاق اور مسلمانون کے ساتھ کینہ اور عداوت ہی وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ اور دیکھتے ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتون کو یہود یا منافقون مین سے کہ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ جلدی کرتے ہین حرام حاصل کرنے مین یا جھوٹ بولنے مین وَالْعُدْوَانِ اور ظلم کرنے مین یا حد سے گذر جانے مین وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور کھانے اونکے مین رشوت یا سود لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ البتہ بُری ہی وہ چیز جو وہ ہین کرتے لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ کیون نہین منع کرتے اونھین علماء ربانی وَالْأَحْبَارُ اور بڑا عالم لوگ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ بولنے اونکے سے جھوٹ کو وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور کھانے سے اونکے رشوت یا سود کو لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ البتہ بُری ہی وہ چیز جو وہ بناتے ہین اور انھین منع کرنے مین نہین مشغول ہوتے لکھا ہی کہ مدینہ منورہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے پہلے یہود کے پاس بہت مال تھا اور بہت عیش و آرام سے گذران کرتے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یثرب مین ہجرت فرمائی تو یہود لوگ عداوت اور انکار کے ساتھ پیش آتے حق تعالیٰ نے اونکے مال مین سے برکت اوٹھالی اور اونکے عیش و آرام کے اسباب مین نقصان پڑا تو اونھون نے بیہودہ باتین کرنا شروع کین چنانچہ حق تعالیٰ خبر دیتا ہی وَقَالَتِ الْيَهُودُ اور کہا یہود نے کہ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ہاتھ اللہ کا بند ہی یہ فقرہ بخل کی طرف اشارہ ہی یعنی حق تعالیٰ ہمین کچھ نہین دیتا اور ہمپر روزی تنگ کرتا ہی غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ بند ہون ہاتھ اونکے خیر سے وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا اور دور کر دیے گئے بسبب اوس واہیات بات کے جو اونھون نے کہی بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ بلکہ دونون ہاتھ اللہ کے کھلے ہین یعنی اوسکا جود بہت اور اوسکا کرم بڑا ہی اور ہاتھ خدا کی ذاتی صفتون سے ایک صفت ہی جیسے سمع بصر وجہ اور ہمین اس صفت مین ایمان اور تسلیم کے سوا کچھ چارہ نہین ہی اور اوسکی کیفیت مین دخل دینا درست نہین ینابیع مین لکھا ہی کہ یہ متشابہات سے ہی اور متشابہات کی تفسیر ظاہر مین نہ کرنا چاہیے بلکہ اوسکے معنی اوسی کے حکم کے موافق ادا کرنا چاہیے چنانچہ اس محل پر یہ تمام کلام کمال جود و بخشش پر دلالت کرتا ہی اسواسطے کہ عطا کرنا ایک ہاتھ سے ہوتا ہی بیان پر عطا کو جود دونون ہاتھون کی طرف نسبت فرماتا ہی یہ دلیل ہی اس بات پر کہ اوسکی عطا بیحد اور بیشمار ہی يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ روزی دیتا ہی جسطرح چاہتا ہی اپنی مشیت اور حکمت کے موافق وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم اور البتہ زیادہ کرتا ہی بہتون کو یہود و نصاریٰ مین سے مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ جو نازل ہوا ہی طرف تیرے رب کے پاس سے یعنی قرآن

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا نافرمانی اور کفر یعنی حد سے نافرمانی کرنیوالے اور کافر ہین باوصف اس بات کے کہ قرآن شفا ہے کفر اور نافرمانی
کا سبب ہے گمراہ سے نکلا اون لوگون مین یہ دونون باتین زیادہ ہوتی ہین جیسے صحیح اور تندرست کو غذا نافع ہے اور
بیمارون کی بیماری بڑھ جاتی ہے وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ اور ڈالدی ہمنے درمیان گروہون یہود کے الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَاءَ عداوت اور خصومت اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک کہ اونکے دلون مین موافقت نہوگی
كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا جب کبھی اونھون نے نَارًا لِّلْحَرْبِ آگ واسطے لڑائی کے
اَطْفَاَهَا اللّٰهُ بجھادیا اللہ نے وہ آگ اسطرح کہ اونھین مین منازعت ڈالدی کہ دوسرے کی طرف ... وَيَسْعَوْنَ
فِي الْاَرْضِ اور دوڑتے ہین زمین مین فَسَادًا واسطے تباہ کرنے کے کہ فتنہ و فساد اوٹھاتے ہین وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ
اور اللہ نہین دوست رکھتا فساد کرنیوالون کو وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
وَاتَّقَوْا اور پرہیز کرتے گناہون سے یا یہودی اور نصرانی ہونے سے تو لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ البتہ دور کردیتے ہم اونسے سَيِّاٰتِهِمْ
گناہ اونکے وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ اور البتہ داخل کرتے ہم اونکو یعنی ہم اونھین داخل کرنیکا حکم کرتے جَنّٰتِ النَّعِيْمِ بہشتون مین
ناز اور نعمتون کے ساتھ وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ قائم رکھتے توریت اور انجیل کے
احکام یعنی اونپر عمل کرتے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور قائم رہتے اوسپر جو اوترا ہے اونکی طرف مِّنْ رَّبِّهِمْ پاس سے اونکے رب کے
یعنی قرآن ہے تو لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ البتہ کھاتے روزی اپنے سر پر سے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ اور نیچے سے اپنے پاؤن کے
یعنی روزی اونپر کشادہ ہوجاتی مینہ برستا اور کھیتی اوگنے کے سبب سے یا اونکے میوے اسقدر ہوتے کہ سرون پر سے اوتارتے اور پاؤن کے
نیچے سے اوٹھاتے اس کثرت کی وجہ سے کہ زمین پر میوے ٹپک پڑے ہوتے مِنْهُمْ یہود لوگون میں سے اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ایک
گروہ ہے سیدھا چلنے والا اور سیدھے کام کرنے والا یعنی وہ یہود جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
اور بہتیرے اونمین سے سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ برا ہے وہ کام جو وہ کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ اے رسول برحق بَلِّغْ پہونچادے
سب مخلوقات کو مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ سب وہ جو نازل ہوتا ہے طرف تیرے مِنْ رَّبِّكَ رب تیرے سے جیسے سنگسار کرنے اور
قصاص لینے کا حکم اور زینب بنت جحش کے نکاح مین جو حکم ہوا اور جہاد وغیرہ کا حکم وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ اور اگر ایسا نہ کیا تونے اور تمام و کمال
وہ نہ پہونچایا تونے فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ تو نہ پہونچائے ہونگے تو نے احکام بھیجے ہوئے اوسکے اسواسطے کہ بعض احکام کا چھپا رکھنا
ضائع کردیتا ہے اونھین بھی جو تو نے پہونچادیے جیسے نماز کے بعض ارکان ترک کردینے سے تمام نماز باطل ہوجاتی ہے وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
اور اللہ نگہبانی کرتا ہے تیری مِنَ النَّاسِ لوگون کی برائی سے تجھے قتل کرنے کی قدرت کسی کو نہوگی اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ راہ نہین دیتا کافرون کے گروہ کو کہ تجھپر مسلط ہوجائین انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ
مسلمان لوگ راتون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت اور نگہبانی کیا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبہ سے سر مبارک نکالا اور فرمایا کہ لوگو تم چلے جاؤ کہ اللہ میرا نگہبان ہے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ اے اہل کتاب لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ نہیں ہو تم اوپر کسی چیز کے دین اور دیانت میں سے حَتّٰى تُقِیْمُوا
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ یہانتک کہ قائم رکھو توریت اور انجیل کے احکام یعنی اونمیں جو اصول دین ہین یا اونھین قائم
رکھو اوس امر کو جو اون دونون کتابون مین خدا نے فرمایا اور وہ امر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لانا ہے وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ
اور جب تک کہ قائم رکھو اوسکے اوامر اور نواہی جو نازل کیا جاتا ہے طرف تمہارے مِّنْ رَّبِّكُمْ رب تمہارے سے یعنی
قرآن شریف وَلَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ اور زیادہ کرتا ہے بہتون کو یہود و نصارا مین سے مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ
مِنْ رَّبِّكَ وہ جو نازل کیا جاتا ہے طرف تیرے رب تیرے سے یعنی قرآن شریف سننے سے زیادہ ہوتی ہے یہود و نصارا کو
طُغْیَانًا وَّكُفْرًا سرکشی اور کفر فَلَا تَاْسَ پس غمگین نہو عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ کافرون کی سرکشی اور کفر
زیادہ ہونے پر اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے زبانی وَالَّذِیْنَ هَادُوْا اور وہ لوگ جو یہودی
ہوگئے وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى اور بے دین اور نصارا بھی اسیطرح مَنْ اٰمَنَ جو کوئی ایمان لائے انمین سے صاف دل
اور خالص نیت سے بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا کے اور روز آخرت کے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کرے اچھے فَلَا خَوْفٌ
عَلَیْهِمْ تو نہین کچھ خوف اوپر اونکے ہجوم عذاب کا وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہین ہین وہ کہ غمگین ہون فوت ثواب سے
لَقَدْ اَخَذْنَا تحقیق کہ لیا ہمنے انبیا کی زبانی مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عہد و پیمان بنی اسرائیل کا توحید اور محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لانے کے باب مین وَاَرْسَلْنَاۤ اور بھیجا ہمنے اِلَیْهِمْ رُسُلًا طرف اونکے پیغمبرون کو پہلے
موسیٰ کو اخیر مین عیسیٰ علیہما السلام کو كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ جب آیا اونکے پاس رسول بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ
ساتھ اوس چیز کے کہ نہ چاہا اور دوست نرکھا دلون اونکے نے کہ وہ تکالیف شرعیہ ہین تو فَرِیْقًا كَذَّبُوْا ایک گروہ کی
تکذیب کی اونھون نے جیسے عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وَفَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ۝ اور ایک
گروہ کو تھے قتل کرتے جیسے حضرت زکریا اور یحیی اور شعیب علیہم السلام کو وَحَسِبُوْۤا اور گمان کرتے ہین بنی اسرائیل اَلَّا تَكُوْنَ
فِتْنَةٌ یہ کہ نہوگی بلا اور مصیبت اوپر انبیا علیہم السلام کو قتل کرنے کی وجہ سے اور جھٹلانے کے باعث سے فَعَمُوْا پھر اندھے
ہوگئے وہ راہ حق دیکھنے مین وَصَمُّوْا اور بہرے ہوگئے سچی بات سننے کو موسیٰ علیہ السلام کے بعد ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ
پھر توبہ پیش کی اللہ نے اوپر عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجکر ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا پھر دوبارہ اندھے اور بہرے ہوگئے كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ
بہتیرے اونمین سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہوکر وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ اور اللہ دیکھنے والا ہے بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اوسکے
جو وہ عمل کرتے ہین اور اوسکی جزا اونھین پہونچائیگا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ تحقیق کہ کافر ہوگئے وہ لوگ جنھون نے جہالت اور بے بصیرتی کی
وجہ سے قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ کہا کہ بیشک اللہ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ وہی مسیح ہے بیٹا مریم علیہا السلام کا وَقَالَ الْمَسِیْحُ اور کہا
مسیح علیہ السلام نے کہ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ جو پالنے والا
اور پیدا کرنے والا میرا اور تمہارا ہے یعنی مین تمہاری طرح مخلوق و مربوب ہون یعنی پیدا کیا گیا اور پالا گیا تو عبادت خالق اور رب کی چاہیے

... کی نہین انّہ من یشرک باللہ تحقیق کہ جو کوئی شرک کرے ساتھ خدا کے فقد حرّم اللہ علیہ الجنّۃ
تحقیق حرام کر دی ہی اللہ نے اوپر اوسکے جنت وماوٰیہ النّار اور جگہ اوسکی دوزخ ہی وما للظّلمین اور نہین ہی واسطے
ظالمون کے کہ اونھون نے بے محل عبادت کی ہی من انصار جمع کوئی یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب دفع کرے لقد کفر الّذین
تحقیق کہ کافر ہوگئے وہ لوگ نصارا مین سے جنھون نے بڑی نادانی کی وجہ سے قالوا انّ اللہ ثالث ثلٰثۃ م کہا کہ اللہ ایک

وقف لازم

تین مین سے اونھون سے یعنی نصارا مین سے مرقوسیہ کا اعتقاد یہ تھا کہ الوہیت مشترک ہی خدا اور عیسیٰ اور مریم کے درمیان اور ان تینون مین سے
ہر ایک الٰہ ہی اور خدا ایک ان تینون الٰہ سے ہی وما من الٰہ اور حال یہ ہی کہ نہین کوئی خدا بیچ وجود ذاتی واجب کے مستحق عبادت الّا
الٰہ واحد ط مگر خداے یگانہ کہ موصوف ہی وحدانیت سے اور برتر ہی توہم شرکت سے وان لم ینتھوا اور اگر نہ باز رہین لوگ
عمّا یقولون اوس بات سے جو کہتے ہین اور توحید کے قائل نہو جائینگے تو لیمسّنّ الّذین کفروا البتہ پہونچیگا اونھین جو
کافر ہوگئے منھم اون لوگون مین سے عذاب الیم ○ عذاب دکھ دینے والا کہ اوسکا صدمہ ہمیشہ ہوگا افلا یتوبون
کیا پھر رجوع نہین کرتے الی اللہ طرف اللہ کے تثلیث سے منکر ہوکر ویستغفرونہ ط اور مغفرت نہین چاہتے اوس سے
توحید کے معتقد ہوکر یہ استفہام حکم کے معنی مین ہی یعنی چاہیے کہ توبہ اور استغفار کرین واللہ غفور اور اللہ بخشنے والا ہی
تائبون کو رحیم ○ مہربان ہی مغفرت چاہنے والون پر ما المسیح ابن مریم نہین ہی مسیح بیٹا مریم کا جیسے یہ خدا کہتے ہین
الّا رسول ج مگر رسول خدا کا قد خلت من قبلہ الرّسل ط تحقیق کہ گذرے ہین پہلے اوس سے رسول اللہ کے اور
اوسے خدا نے معجزات دیے ہین جیسے اوسکے پہلے رسولون کو دیے تھے تو اگر عیسیٰ علیہ السلام کے دم سے مردہ زندہ ہوا تو حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ مین عصا اژدہا ہوگیا تھا اور عصا کا اژدہا ہوجانا بڑے تعجب کی بات ہی اور اگر عیسیٰ علیہ السلام بے باپ کے
پیدا ہوئے تو حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام بے مان باپ کے پیدا ہوے اور یہ بہت عجیب بات ہی پس انبیا علیہم السلام کے معجزات
انبیا کو بندہ سے خدا نہین کر دیتے وامّہ صدّیقۃ ط اور مان عیسیٰ علیہ السلام کی یعنی حضرت مریم علیہا السلام بڑی سچی تھین
یعنی آیات ربانی کی بہت تصدیق کرتی تھین جیسا کہ حق تعالیٰ نے اونکی شان مین فرمایا ہی وصدّقت بکلمٰت ربّھا وکتبہ وکانت من
القٰنتین کانا یاکلٰن الطّعام ط تھے مان بیٹے دونون کہ کھاتے تھے کھانا اور سب حیوانون کی طرح غذا کے محتاج تھے تو
باوصف احتیاج کے اونھین رب نہین کہہ سکتے انظر کیف دیکھ کہ کیونکر نبیّن لھم الاٰیٰت بیان کرتے ہین ہم واسطے اونکے
دلیلین توحید کی ثمّ انظر پھر دیکھ اونکا حال کہ انّٰی یؤفکون ○ کیونکر پھیر دیتے ہین اونھین حق بات سمجھنے اور قبول کرنے سے
قل کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصارا کو کہ اتعبدون من دون اللہ کیا عبادت کرتے ہو تم غیر خدا سے ما لا یملک لکم
اوسکی جو اپنی ذات سے مالک نہین ہی واسطے تمھارے ضرًّا ولا نفعًا ط نقصان کا اور نہ فائدہ کا یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا اختیار
حاصل نہ تھا کہ خدا کے مانند نقصان پہونچائین بلا اور مفلسی کے سبب سے یا نفع دین صحت اور توانگری کے باعث سے واللہ اور خدا ہی معبود
برحق ہی ھو السّمیع وہ سننے والا ہی باطل اور واہیات باتین تمھاری العلیم ○ جاننے والا ہی تمھارے فاسد عقیدے قل یاھل الکتٰب

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے اہل کتاب یہود ونصارا لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غلو نہ کرو اپنے دین مین غَيْرَ
الْحَقِّ ناحق غلو کے سبب سے حضرت عیسی علیہ السلام کی مذمت مین یہود کا مبالغہ اور اونکی تعریف مین نصارا کی زیادتی
وَلَا تَتَّبِعُوا اور پیروی نکرو أَهْوَاءَ قَوْمٍ خواہشون قوم کی جو تمھاری قوم مین پہلے گذری کہ جہالت کی
وجہ سے اور تعصب کے لوگ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ گمراہ ہوگئے پہلے اس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے
قبل وَأَضَلُّوا كَثِيرًا اور عداوت کی وجہ سے گمراہ کر دیا بہتون کو وَضَلُّوا اور ثابت تھے اپنی ضلالت اور گمراہی پر
عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ سیدھی راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
بَنِي إِسْرَائِيلَ لعنت کیے گئے کافر لوگ اولاد یعقوب علیہ السلام مین سے یعنی یہود عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُدَ اوپر زبان
داؤد علیہ السلام کے کہ داؤد علیہ السلام نے ایلہ والون کو نفرین کی اور کہا کہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور زبان
عیسی علیہ السلام پر بھی کہ اونھون نے اصحاب مائدہ کو بھی یہی کہا ذَٰلِكَ یہ لعنت اونکے واسطے بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا
يَعْتَدُونَ ۝ بسبب اوسکے تھی کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے کہ حدون سے گذرتے تھے كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ
تھے کہ منع نہ کرتے تھے بعضے اونکے بعضون کو عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوهُ برے کام سے جو وہ کرتے تھے لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
قسم خدا کی کہ بری چیز ہی جو وہ کرتے ہین اس آیت مین بڑی تہدید ہی اون لوگون کے واسطے جو منع کر سکتے ہین اور پھر بری بات سے
منع نہین کرتے تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ دیکھتا ہی تو بہتون کو اہل کتاب مین سے کہ مسلمانون کے ساتھ کمال حسد کی وجہ سے
يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا دوستی کرتے ہین کافرون کے ساتھ جیسے کعب بن اشرف کہ بدر کبری کی لڑائی کے بعد مکہ کو گیا
اور مشرکون کو مسلمانون سے لڑنے کی ترغیب دی لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ البتہ بری ہی وہ چیز جو پہلے بھیجی ہی لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ
واسطے اونکے جانون اونکی نے اور وہ کیا چیز ہی أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ یہ کہ غصہ کیا اللہ نے اوپر اونکے وَفِي الْعَذَابِ هُمْ
خَالِدُونَ ۝ اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہینگے وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ اور اگر ہون یہود کہ ایمان لاتے ہین بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ
ساتھ خدا کے اور اپنے پیغمبر کے وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ اور ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری گئی ہی اوپر اوس پیغمبر کے یعنی توریت تو
مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ البتہ نہ پکڑتے مشرکون کو دوست اسواسطے کہ حضرت موسی علیہ السلام کا فرمان اور توریت کا
حکم یہ ہی کہ کافرون سے دوستی نہ کرو اور شاید کہ اس سے منافق لوگ مراد ہین یعنی اگر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور قرآن مجید کا
ایمان منافق لوگ رکھتے تو کافرون کے ساتھ دوستی نہ کرتے وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا اور لیکن بہتیرے مِّنْهُمْ یہود یا منافقون مین سے فَاسِقُونَ ۝
خارج ہین دائرہ ایمان سے لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ ضرور پاتا ہی تو بہت سخت لوگ عَدَاوَةً عداوت کی رو سے لِّلَّذِينَ آمَنُوا
ساتھ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین الْيَهُودَ یہود کو وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا اور اون لوگون کو جنھون نے شرک کیا ہی یعنی یہود اور
مشرک سب سے زیادہ مسلمانون کے دشمن ہین اور اسی سبب سے تمھاری مخالفت مین موافقت رکھتے ہین وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ اور ضرور پاتا ہی
تو بہت نزدیک آدمیون کا مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا دوستی کی رو سے ساتھ مومنون کے الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ اون لوگون کو

ع ١٠ / ١١

کہتے ہین کہ ہم نصارا ہین اسواسطے کہ انکے دل یہود کے دلون سے بہت نرم ہین اور مشرکون کی دوستی پر یہود سا نہین ڈھونڈھتے ذٰلِكَ
یہ قرب محبت بِاَنَّ مِنْهُمْ بسبب اسکے ہے کہ بعضے انمین سے قِسِّيْسِيْنَ عالم اور پیچھے ہین وَرُهْبَانًا اور عابد صومعہ نشین ہین
وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور بسبب اسکے کہ وہ تکبر نہین کرتے حق بات ماننے مین علمانے کہا ہے کہ جن لوگون نے مسلمانون سے
قریب محبت رکھی ہے اونسے نجاشی اور اوسکے دوست مراد ہین اسواسطے کہ نصارا ہین سے ایک گروہ مسلمانون کے قتل اور اونکے شہر
خراب کرنے اور مسجدین ڈھانے مین یہود سے کم نہین مگر حبشہ کے نصارا کہ اونھون نے جب جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی زبان سے
قرآن شریف سنا تو اونکے دل مسلمان ہونے کی طرف مائل ہوے اور نجاشی اونمین سے بہت آدمیون سمیت ایمان لایا اور بعض مفسرین
یہ لکھتے ہین کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ نے ملک حبشہ سے رجوع کی تو نجاشی نے اپنے ملک کے ستر عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت مین ہدایت مین بھیجے جب وہ علما آستانہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے سورہ یٰس پڑھی وہ سنکر بہت روئے اور اسلام و ایمان کے احکام قبول کرکے باہم کہنے لگے کہ قرآن شریف کیا ہی مشابہ بہت
رکھتا ہے اوسکے ساتھ جو کتاب حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اور اِنَّا نَصَارٰی کہنے والون سے یہی علما مراد ہین

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اور جب سنتے ہین یہ عالم اور عابد لوگ جعفر طیار رضی اللہ عنہ یا حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے وہ چیز جو نازل کی گئی ہے اِلَى الرَّسُوْلِ طرف رسول کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تو دیکھتا ہے تو انکی آنکھین
اونکی کہ انکے دلون کی رقت کے سبب سے تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ بہتے ہین آنسو مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج اوس چیز سے
کہ پہچانا ہے اونھون نے سچ بات مین سے يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین رَبَّنَآ اٰمَنَّا اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہین اس کلام کا اور اس
پیغمبر علیہ السلام کا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ پس لکھ لے تو ہمین گواہون مین کہ اونھون نے قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی حقیت پر گواہی دی ہے یا ہمین امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل کرے کہ قیامت کے روز اس امت کے لوگ انبیا علیہم السلام کے
گواہ ہونگے حدیث مین ہے کہ مدینہ کے یہود نے جعفر رضی اللہ عنہ کے رفیقون کو ملامت کی کہ تم کیا جھٹ پٹ ایمان لائے مدت گذری
کہ ہمین دعوت اسلام کرتے ہین اور ہم نہین مانتے یا اہل حبشہ نے نجاشی سے کہا کہ تو اوس شخص کا ایمان لایا جسے تو نے دیکھا تک نہین
حق تعالی خبر دیتا ہے کہ اونھون نے جواب مین کہا وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور کیا ہے واسطے ہمارے کہ ایمان نہ لاوین ہم ساتھ خدا کے
وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ لا اور اوسکے جو ہمارے پاس آیا حق تعالی کے پاس سے یعنی قرآن مجید اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا اور حال یہ ہے کہ ہم آرزو رکھتے ہین یہ کہ داخل کرے ہمین رب ہمارا جنت مین مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝
ساتھ گروہ صالحون کے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگ ہین فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ پھر جزا دی اونھین اللہ نے بِمَا قَالُوْا
بسبب اوس بات کے جو کہی اونھون نے اخلاص اور اعتقاد کی راہ سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
نیچے سے اوسکے درختون یا مکانون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہے کہ وہ ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
اور یہ ہے جزا نیک کام کرنے والون کی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور جھٹلائین اونھون نے آیتین ہماری

ع ۹

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ وہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین اکثر تفسیرون مین مذکور ہی کہ ایک دن حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم صحابہ کے سامنے قیامت کا حال بیان فرماتے تھے آپنے اوس روز کی سختیون کا ایک شمہ بیان فرمایا کچھ صحابی کہ اونمین حضرت صدیق اکبر اور مرتضیٰ علی اور ابن مسعود اور مقداد اور سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی تھے عثمان بن مظعون کے گھر مین جمع ہوے اور اس بات پر متفق ہوگئے کہ جتنی عمر باقی ہی اسمین دن کو روزہ رکھین اور رات عبادت مین بسر کرین اور بچھونے پر نہ سوئین اور گوشت اور چربی نہ کھائین اور عورتون کے پاس نہ جائین اور دنیا کو چھوڑ کملی اوڑھ سیاحی کرین اور متفق ہوکر اس بات پر سبنے قسم کھائی یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپنے اون صحابہ سے فرمایا کہ تم لوگون نے جو فکر کی ہی مین اس بات پر مامور نہین ہون تحقیق بیشک تمپر تمہارے نفس کا حق ہی تم روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو رات کو عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی کہ مین عبادت کے واسطے اوٹھتا بھی ہون اور سوتا بھی ہون اور روزہ رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور گوشت اور چربی بھی کھاتا ہون اور عورتون کے پاس بھی جاتا ہون پھر جو کوئی میری سنت سے باز رہیگا وہ مجھسے نہین ہی اور یہ آیت نازل ہوئی **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اے گروہ مومنون کے **لَا تُحَرِّمُوْا** نہ حرام کرو **طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ** چیزین پاکیزہ اور لذیذ جو خدا نے تمپر حلال کردی ہین **وَلَا تَعْتَدُوْا** اور تجاوز نکرو خدا کی باندھی ہوئی حدون سے یعنی جو کچھ اوسنے تمپر حلال کردیا ہی وہ تم اپنے اوپر حرام نہ کرلو **اِنَّ اللّٰهَ** تحقیق کہ اللہ **لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ**۝ دوست نہین رکھتا اون لوگون کو جو حد سے گذر جاتے ہین **وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ** اور کھاؤ اوسمین سے جو کچھ روزی دی ہی تمکو خدا نے **حَلٰلًا طَيِّبًا** جبکہ وہ حلال اور پاکیزہ ہو **وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ** اور ڈرو اللہ کی حلال کی ہوئی چیزون کو حرام کرلینے مین اوس خدا سے کہ **اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ**۝ تم ساتھ اوسکے ایمان لائے ہو یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمنے قسم جو کھائی ہی اوسے کیا کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ** نہ پکڑیگا تمھین اللہ **بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ** ساتھ لغو کے تمھاری قسمون مین اور لغو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب مین وہ قسم ہی جو بے قصد کے زبان سے نکل جاتی جیسے نہین واللہ اور ہان واللہ اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لغو وہ قسم ہی کہ آدمی ایک چیز پر یہ سمجھ کر قسم کھائے کہ یون ہی ہی اور نہ ہوا اور اس قسم پر شرع مین مواخذہ نہین ہی **وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ** اور مگر پکڑیگا تمھین **بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ** ساتھ اوسکے کہ باندھو تم قسمین اور باندھی ہوئی قسم وہ ہی کہ زبان سے کہے اور دل سے قصد کرے پھر اگر آدمی ایسی قسم کھائے اور توڑ ڈالے **فَكَفَّارَتُهٗٓ** تو کفارہ اوسے توڑنے کا **اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ** کھانا دینا ہی دس مسکینون کو ہر ایک کو ایک مُد امام شافعی کے قول کے موجب اور آدھا صاع گیہون یا ایک صاع جو اور خرما امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے موافق اور ایک صاع وزن عراقی سے چار من ہی کہ آٹھ رطل کے ہین اور وزن حجازی سے پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کی اور ایک مُد اہل حجاز کے قول کے موافق ایک رطل اور ایک تہائی رطل کی ہوتا ہی اور عراقیون کے قول کے موافق دو رطل اور ایک رطل آدھے من کا ہوتا ہی اور بہر تقدیر کھانا دینا چاہیے **مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ** اوسط اوس چیز سے جو کھلاتے ہو اپنے اہل کو یعنی نہ اعلیٰ درجہ کا نہ بہت کم درجہ کا آگے

اَوْ کِسْوَتُھُمْ یا کفارہ کپڑا ہو دس آدمیون کا قول حنفی پر کپڑے کی مقدار پورا جوڑا ہو کہ اوس سے نماز پڑھ سکین جیسے کرتا اور پاجامہ
یا چادر اور ازار اور اگر عورت کو دے تو مقنعہ بھی زیادہ کرنا چاہیے اور ایک گروہ فقہا کے نزدیک اتنا کپڑا دینا چاہیے جس سے ستر عورت
ہو جاے اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ یا کفارہ آزاد کرنا بندہ کا ہو اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی بندہ مین ایمان شرط کرتے ہین کہ مومن ہو
اور مذہب حنفیہ مین یہ ہو کہ سالم اور بے عیب ہونا چاہیے خواہ مسلمان ہو یا کافر فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ پھر جو کوئی نہ پاتے ان تینون
کفارہ مین سے ایک بھی فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ تو کفارہ اوسکا روزے تین دن کے ہین برابر اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے
نزدیک برابر رکھنا شرط نہین ذٰلِکَ یہ جو مذکور ہوا کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ کفارہ قسمون تمہاری کا ہے اِذَا حَلَفْتُمْ جب قسم کھاؤ
اور توڑ ڈالو وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ اور حفاظت کرو قسمون اپنی کی توڑنے سے یا بچاؤ اپنی زبان اور قسم نہ کھاؤ کَذٰلِکَ
جسطرح کہ قسم کا کفارہ بیان کر دیا اسی طرح یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ بیان کرتا ہے اور ظاہر کر دیتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیان
شرع کی لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ شاید کہ شکر کرو تم اس بیان کر دینے اور تعلیم فرما دینے کی نعمت کا مفسر اس بات پر ہین کہ حق تعالی
شراب کے باب مین چار آیتین نازل فرمائین پہلی تو مکہ معظمہ مین وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْہُ سَکَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا
اور اوس زمانہ مین شراب حلال تھی دوسری اوسوقت جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے
شراب اور جوے کے باب مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو جواب نازل ہوا کہ قُلْ فِیْھِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
تو کچھ لوگون نے بڑا گناہ ہونے کے خیال سے شرابخواری ترک کر دی اور بعضے منفعت کے لحاظ سے شراب پینے مین مشغول رہے
تیسری عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کے یہان جب ضیافت ہوئی اور بعض مسلمانون نے شراب پی کر مغرب کی نماز
شروع کی تو امام نے نشے کی حالت مین قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور تمام سورت مین لفظ لا نہ پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی اکثر صحابہ بولے کہ جس چیز کا پینا نماز اور ہمارے درمیان مین حائل ہو اوسے پینا مناسب نہین اور
دفعۃً بالکل ترک کر دی چوتھی اوس زمانہ مین جب عتبان بن مالک نے ضیافت کی اور بعضے مسلمانون کو کہ سعد بن وقاص بھی انمین
تھے مہمان بلایا کھانے کے بعد شراب کا دور ہوا اور مستی کی حالت مین سعد بن وقاص رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شعر جسمین انصار کی ہجو تھی
پڑھا اہل مجلس مین سے ایک نے سعد رضی اللہ عنہ کا سر توڑ کر مجلس منغص کر دی اور سعد رضی اللہ عنہ نے اس بات کی شکایت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس عالی مین بیان کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شَافِیًا
تو یہ آیت تحریم نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ مسلمانون کے اِنَّمَا الْخَمْرُ سوا اسکے نہین کہ شراب اور نشا کرنے والی
سب چیزین اسمین داخل ہین وَالْمَیْسِرُ اور جوا یہ بھی عام ہے گوٹین کھیلنا پانسے پھینکنا انڈے لڑانا اور جسمین ہار جیت ہو وَالْاَنْصَابُ
اور بت جو نصب کیے ہین عبادت کے واسطے اور پتھر جنپر ذبح کرتے ہین وَالْاَزْلَامُ اور تیر اقداح رِجْسٌ پلید ہے مِّنْ
عَمَلِ الشَّیْطٰنِ وسوسہ اور زینت شیطان سے ہے فَاجْتَنِبُوْہُ پس پرہیز کرو ان پلید چیزون سے لَعَلَّکُمْ
تُفْلِحُوْنَ شاید کہ چھٹکارا پاجاؤ اس پرہیز کے سبب سے اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے شیطان

اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ یہ کہ ڈالدے درمیان تمھارے الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ دشمنی اور خصومت فِي الْخَمْرِ بیچ شراب پینے کے
وَالْمَيْسِرِ اور جوا کھیلنے کے وَيَصُدَّكُمْ اور باز رکھے تمھین عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الٰہی سے وَعَنِ الصَّلٰوةِ اور نماز پڑھنے سے
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ پھر کیا ہو تم باز رہنے والے اور یہ استفہام حکم کے معنی مین ہے یعنی جب ان بُری باتون کے عیبون سے
تم مطلع ہوگئے تو ان باتون سے باز رہو حدیث مین ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ انتہینا
یا رب اور تیسیر مین لکھا ہے کہ اس آیت مین شراب حرام ہونے پر دس دلیلین ہین پہلی یہ کہ اللہ جل شانہ نے شراب کو جوے کے ساتھ
ملا کر ذکر کیا اور جوا حرام ہے تو اوسکے ساتھ جو چیز مذکور ہے یعنی شراب وہ بھی حرام ہوئی دوسری یہ کہ اوسے بت پرستی کے ساتھ بیان فرمایا
اور شرک سب حرام چیزون کا سردار ہے تو شراب بھی حرام ہوئی تیسری اوسے پلید فرمایا اور جو چیز پلید ہے وہ حرام ہے چوتھی فرمایا کہ
شیطان کے کامون مین سے ہے اور جو شیطان کا کام ہو وہ حرام ہے پانچوین یہ کہ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اوس سے یعنی شراب سے
کنارہ رہو اور جس چیز سے کنارہ کرنا اور دور رہنا فرض ہو وہ حرام ہے چھٹی یہ کہ اوس سے پرہیز کرنے پر چھٹکارے کو موقوف اور متعلق کیا
اور جس چیز سے پرہیز کرنے مین چھٹکارا ہو وہ چیز حرام ہے ساتوین یہ فرمایا کہ سبب ہے دشمنی اور خصومت کا اور جو بات مسلمانون مین
عداوت پڑنے کا سبب ہو وہ حرام ہے آٹھوین یہ کہ باز رکھنے والی ہے یاد الٰہی سے اور جو چیز بندہ کو یاد الٰہی سے باز رکھے وہ حرام ہے
نوین نماز سے مانع ہے تو بیشک حرام ہے دسوین فرمایا کہ باز رہو اوس سے یعنی شراب پینا چھوڑ دو اور جس کا ترک فرض ہو وہ چیز حرام ہے
اور شراب پینے پر جو تہدید حدیث مین آئی اوسمین سے عقلمندون کو اسی قدر کافی ہے کہ مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ یعنی ہمیشہ پینے والا شراب کا
مانند بت پرست کے ہے نظم می نکی وان جگر آمیختہ + بہ جگر بے نمکان ریختہ + بیخبر آن مرد کہ چیزے چشید + کش قلم بیخردی درکشید + وَ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ اور فرمانبرداری کرو خدا کی شراب سے پرہیز کرنے مین وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی جس چیز مین
وہ امر و نہی کرتے ہین وَاحْذَرُوْا اور ڈرو خدا اور رسول کے حکم کی مخالفت مین فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پھر اگر پھر جاؤ تم اوامر و نواہی
فَاعْلَمُوْٓا تو جان لو کہ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا نہین ہے اوپر ہمارے رسول کے الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ مگر پہونچا دینا ظاہر بس جب ہمارا
حکم تمھین پہونچا دیا تو نہ ماننا تمھارا ہمارے رسول کو کچھ ضرر نہ پہونچائیگا بلکہ ضرر تمھی کو پہونچیگا لکھا ہے کہ جب شراب حرام ہونے کی
یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمارے بھائی لوگ جو شراب پیتے تھے اور مرگئے اونکا کیا حال ہوگا تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نہین ہے اوپر اون لوگون کے جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے
اچھے جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا کچھ گناہ بیچ اوس چیز کے جو اونھون نے کھائی پی اور وہ اونپر حرام نہ تھی اور زندون پر بھی کچھ گناہ نہین
جنھون نے حرام ہونے کے قبل شراب پی اِذَا مَا اتَّقَوْا جب پرہیز کرین شرک سے وَّاٰمَنُوْا اور ثابت رہین ایمان پر وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اور کام کرین اچھے ثُمَّ اتَّقَوْا پھر پرہیز کرین حرام چیزون سے وَّاٰمَنُوْا اور ایمان لائین اون چیزون کے
حرام ہونے کا ثُمَّ اتَّقَوْا پھر ثابت رہین ہمیشہ اپنی پرہیزگاری پر وَّاَحْسَنُوْا اور کام نیک کرین یا احسان کرین وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والون کو لکھا ہے کہ سال حدیبیہ مین شکار جانورون نے

ع

مسلمانون کے لشکر مین غلبہ کیا مسلمانون کے مال اور اسباب کے بیچ مین چلے آتے تھے اور چونکہ مسلمان عمرہ کا احرام باندھے تھے تو ان
جانورون کو شکار نہ کرنے سے غمگین ہوتے تھے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ
اے گروہ مسلمانون کے تحقیق کہ آزماتا ہے تمھین اللہ یعنی تمھارے ساتھ آزمائش کرنے والون کا معاملہ کرتا ہے بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ
ساتھ ایک چیز کے شکار سے اوس وقت کہ تم احرام باندھے ہو اور ایسا شکار کہ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ پہونچتے ہین اوسے ہاتھ تمھارے
جیسے چھوٹے شکار وَرِمَاحُكُمْ اور نیزے تمھارے جیسے بڑے شکار اور یہ آزمائش اوسواسطے ہے لِيَعْلَمَ اللَّهُ تاکہ دیکھ لے خدا
یا جان لین دوست اوسکے مَن يَخَافُهُ اوس شخص کو جو ڈرتا ہے اوس سے بِالْغَيْبِ بیچ غیب کے یعنی بے دیکھے کہ ابھی خدا کو دیکھا
فَمَنِ اعْتَدَىٰ پھر جو کوئی حد سے گذرے اور شکار کرے بَعْدَ ذَٰلِكَ بعد اس آزمائش کے فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ تو واسطے
اوسکے ہے عذاب دردناک يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ نہ مار ڈالو شکار کو اور وہ
امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب مین وہ جانور ہے جو خلقی وحشی ہو خواہ اوسکا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو اور امام شافعی اور
امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے مذہب مین شکار سے خشکی کا وہ جانور مراد ہے جسکا گوشت کھایا جاتا ہو اور یہ جو مشہور ہے کہ پانچ جانور
کتا اور بھیڑیا اور مردار خوار اور کلاغ اور سانپ بچھو شکار نہین اصل مین یہ ہین تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان مستثنیٰ کیے ہوئے جانورون کے
سوا اور کوئی وحشی جانور نہ قتل کرو وَأَنتُمْ حُرُمٌ اور اوس حال مین کہ تم احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم اور جو
کوئی قتل کریگا تم مین سے کسی شکار کو مُّتَعَمِّدًا قصداً یعنی یہ جان کر کہ وہ احرام باندھے ہے اور شکار مارنا اوسپر حرام ہے آیت سے ابو الیسر
رضی اللہ عنہ مراد ہین کہ سال حدیبیہ مین ایک گورخر اونھون نے نیزہ سے مارا تو مُتَعَمِّدًا اشارہ اونھی کی طرف ہے ورنہ جو شخص حالت احرام مین
قصداً یا دھوکے سے شکار مارے فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ تو اوسپر واجب ہے جزا مانند اوسکے جو اوسنے قتل کیا ہے یعنی فدیہ دے
اپنے شکار کے مانند اور وہ فدیہ مِنَ النَّعَمِ چارپایون مین سے ہو یعنی اونٹ گاے بکری يَحْكُمُ بِهِ کہ حکم کرین ساتھ اوس جزا کے
ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ دو عدل اور عقل والے تمھارے ہم ملت یعنی دو مرد دانا کہدین کہ جو شکار مارا ہے چارپایون مین کون اوسکے
مثل ہو سکتا ہے هَدْيًا حال یہ ہے کہ وہ جزا قربانی ہوگی بَالِغَ الْكَعْبَةِ پہونچنے والی کعبہ کو یعنی حرم مین لیجائین اور وہان ذبح کرین
اور مساکین کو صدقہ دین أَوْ كَفَّارَةٌ یا اوس شکار کرنے والے پر ہے کفارہ اوس قتل کا طَعَامُ مَسَاكِينَ کھانا دینا فقیرون کو
أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا یا برابر اوس کھانے کے جو دینا ہے روزہ رکھنا لِّيَذُوقَ تاکہ چکھے وہ شخص جسنے احرام کی حالت مین شکار مارا ہے وَبَالَ
أَمْرِهِ وبال کام اپنے کا کفارہ لازم کرنے سے جاننا چاہیے کہ احرام کی حالت مین جو شخص شکار مارے تو جو اوسنے شکار
مارا ہے اوسکے مثل قربان کرنا چاہیے امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثل ہونے سے صورت
اور خلقت مین برابری مراد ہے مثلاً ایک شتر مرغ کو شکار کرنے مین ایک اونٹ قربانی کرنا چاہیے اور ایک گورخر مین
ایک گاے اور ایک ہرن مین ایک بکرا اور علی ہذا القیاس اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اوس جانور کو جہان
شکار کیا ہے وہین اوسکی قیمت کرنا چاہیے اگر قربانی کی قیمت رکھتا ہے تو وہ شخص قربانی مول لیکر حرم مین بھیجدے یا اناج لیکر

فقیرون کو دیوے ہر مسکین کو آدھا صاع گیہون اور گیہون کے سوا ایک صاع یا ہر مسکین کو کھانا دینے کے عوض ایک روزہ رکھے آور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک ہر مسکین کو ایک مد غلہ دینا چاہیے عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ط بخشدیا اور درگذرا اوس چیز سے جو گذر گئی ہی کہ زمانہ جاہلیت مین احرام باندھے ہوے نے شکار کیا یا شکار حرام ہونے کے قبل کسی محرم نے شکار کیا وَمَنْ عَادَ اور جو کوئی پھر کریگا ایسا کام فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ط تو بدلا لیگا اللہ اوس سے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ غالب ہی اپنے حکم مین ذُو انْتِقَامٍ ○ بدلا لینے والا ہی اوس سے جو اصرار کرتا ہی گناہ کرنے مین اُحِلَّ لَكُمْ حلال کیا گیا واسطے تمھارے صَيْدُ الْبَحْرِ شکار دریا کا تم احرام باندھے ہو یا نہ باندھے ہو اور سب پانی چشمے کے ہون یا کنوین کے اس حکم مین داخل ہین وَطَعَامُهٗ اور کھانا دریا کا بھی حلال کردیا گیا یعنی وہ چیز جسے پانی کنارے پر پھینک دے حلال ہی مَتَاعًا لَّكُمْ واسطے فائدہ تمھارے کے وَلِلسَّيَّارَةِ اور واسطے مسافرون تمھارے کے کہ خشک کرکے زاد راہ کرین وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے صَيْدُ الْبَرِّ شکار بیابان کا مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ط جب تک ہو تم احرام باندھے ہوے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ وہ خدا کہ طرف اوسکے اکٹھا کیے جاؤگے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ کیا خدا نے کعبہ کو الْبَيْتَ الْحَرَامَ کہ گھر حرمت والا ہی قِيٰمًا لِّلنَّاسِ امور دینی کے قیام کا سبب واسطے لوگون کے اسواسطے کہ حج اور مناسک کا قیام اوسی کے سبب سے ہی اور امور دنیوی کے قیام کا سبب بھی اس جہت سے کہ لوٹ مار سے امنی اوس گھر مین ہی وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور کیا حرمت والے مہینے کو بھی لوگون کے امور قائم رہنے کا سبب یعنی اوس مہینے مین حج کے کام بنائین یا سب ماہ حرام مراد ہین کہ لوگ اوسمین لوٹ مار سے بیخوف رہتے ہین وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ط اور قربانیون اور گلے مین پٹے والے جانورون کو بھی کامون کے قیام کا سبب کیا ہی یعنی اونکے سبب سے چور وغیرہ کے تعرض سے لوگ محفوظ اور مامون ہین ذٰلِكَ یہ جو کہا گیا لِتَعْلَمُوْٓا واسطے اسکے ہی کہ جان لو تم اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جانتا ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے اور بیچ زمینون کے ہی وَاَنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ساتھ سب چیزون کے دانا ہی پس جو کچھ مقرر فرماتا ہی حلال و حرام وہ علم اور حکمت کی روسے ہی اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ جانو تم تحقیق کہ خدا شَدِيْدُ الْعِقَابِ سخت غصہ کرنے والا ہی اوس شخص پر جو حرام چیزون کا مرتکب ہو وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ط اور تحقیق کہ اللہ بخشنے والا اور مہربان ہی اوس شخص پر جو حرام چیزون سے پرہیز کرے مَا عَلَى الرَّسُوْلِ نہین اوپر رسول کے اِلَّا الْبَلٰغُ ط مگر حکم پہونچا دینا اونکو جنپر حکم بھیجے گئے تاکہ اونھین کچھ عذر نہ باقی رہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تُبْدُوْنَ جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○ اور جو کچھ چھپاتے ہو تم تصدیق تکذیب کا م ارادہ قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ برابر نہین ناپاک وَالطَّيِّبُ اور پاک یہ نیک اور بد برابر نہونے کا حکم عام ہی شخصون اور کامون اور مالون وغیرہ مین وَلَوْ اَعْجَبَكَ اگرچہ اچھی معلوم ہو تجھے كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ج زیادتی ناپاک کی اسواسطے کہ اچھائی برائی معتبر ہی کمی زیادتی نہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے حرام چیزون کو حلال کر لینے مین يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ای عقلمندو کہ صاف عقل رکھتے ہو لَعَلَّكُمْ

ع

تُفْلِحُوْنَ ○ شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ معالم مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ کچھ لوگ ہنسی کی راہ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتے تھے کوئی کہتا کہ بتائیے میرا باپ کون ہی دوسرا پوچھتا کہ میرا اونٹ گم ہوگیا کہان ہی حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَسْـَٔلُوْا نہ پوچھو عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیا جاے اوپر تمھارے جواب ونکا تَسُؤْكُمْ تو غمگین کرے تمھین وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا اور نہ پوچھو اون چیزون سے کہ اگر پوچھوگے اونسے حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ اوس وقت کہ اوتارا جاتا ہی قرآن تُبْدَ لَكُمْ تو ظاہر کیجاے واسطے تمھارے اور اوس سے اپنی عہدہ برائی نہ کرسکو عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا معاف کیا اللہ نے اوس سے یعنی ایسی چیزون کو نہ پوچھو جو خدا نے معاف کردین اور بندون کو اون چیزون کا حکم نکیا لکھا ہی کہ حج فرض ہونے کی آیت نازل ہوئی تو سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا ہرسال حج فرض ہوا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹال دیا اور سراقہ نے تین بار یہی پوچھا تو آپنے فرمایا کہ نہین اور ارشاد کیا کہ اگر مین ہان کہدیتا تو ہرسال حج فرض ہوجاتا اور تمھین اوسکی قدرت نہین تو تم چھوڑ دو مجھے اون باتون مین جو مین نے تمھین چھوڑ دی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا نے معاف کیا اور اس سوال پر تمسے مواخذہ نہین وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہی کہ معاف کردیتا ہی حَلِیْمٌ ○ تحمل والا ہی کہ عقوبت اور عذاب مین جلدی نہین کرتا قَدْ سَاَلَهَا تحقیق کہ پوچھا چیزون کا حال قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ایک گروہ نے پہلے تمسے ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِیْنَ ○ پھر ہوگئے بہ سبب اون سوالون کے کافر یعنی معجزہ دیکھنے کے بعد اوسکا ایمان نہ لائے اور یہ امر اونپر عذاب نازل ہونے کا سبب ہوا پس نیکبخت وہ ہی جو اورون کا حال دیکھکر عبرت پکڑے اور فضول کام اور بات مین مشغول نہو اور اسی باب مین کہا ہی نظم بگو آنچہ گفتن ضرورت شود ذکر لفتہا رو بند ور بجا آر فعلے کہ لازم بود ز افعال بیحاصل اندر گذر لکھا ہی عمرو بن لحی نے عرب کے سات بڑے بڑے قبیلون کو کہ اومین سے ایک قریش تھا دین جاہلیت کی طرف بلایا اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دین سے پھیر کر بت پرستی کی رغبت دلائی اور اوثان نصب کرنا بحائر اور سوائب معین کرنا اوسی سے جاری ہوا تھا اور اس باب مین سب سے زیادہ صحیح روایت یہ ہی کہ اونٹنی جب پانچ بار جنتی اور پانچوین بار نر پیدا ہوتا تو اوس اونٹنی کا کان چیر دیتے اور اوسپر سوار ہونے اوسکا دودھ دہنے اوسپر بوجھ لادنے اوسکے بال کاٹنے کو منع کرتے اور کسی پانی اور گھاس کو اوس سے نہ بچاتے اور اوس اونٹنی کو بحیرہ کہتے اور اگر کسی کو بیماری ہوتی یا کوئی شخص مسافرت کو گیا ہوتا تو بیمار کی شفا اور مسافرون کے آنے کے واسطے اونٹنی کو کہتے کہ میری یہ اونٹنی سائبہ ہی پھر اوس اونٹنی کو چھوڑ دیتے یہ ہرچیز مین بحیرہ کا حکم رکھتی اور اس اونٹنی کو سائبہ کہتے اور بکری جب سات بار جنتی تو ساتوین بار کے بچہ کو دیکھتے اگر پٹھیا ہوتی تو کہتے کہ یہ ہماری ہی اور اوسے گلہ مین چھوڑ دیتے اور اگر بکرا ہوتا تو کہتے کہ یہ ہمارے خداؤن کا ہی اوسے ذبح کرتے اور اگر نر مادہ دو پیدا ہوتے تو نر کو نہ ذبح کرتے اور کہتے کہ وَصَلَتْ اَخَاهَا یعنی مادہ اپنے بھائی سے ملگئی اور اوسکے بھائی نے اوسکا حکم حاصل کرلیا تو اوس مادہ کو وصیلہ کہتے اور جو اونٹ دس برس کی اونٹنی کو گابھن کرتا تو کہتے کہ حَمٰی ظَهْرَهٗ یعنی اسنے اپنی پشت کی حمایت کی پھر اوسپر سواری نہ کرتے اور اوس سے کوئی پانی اور گھاس نہ بچاتے اور اوس اونٹ کو حام کہتے اور عمرو بن لحی کے زمانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد تک اون

منزل

ساتون قبیلون کے لوگ اسی آئین پر تھے اور اونھین یہ دعوی تھا کہ خدا نے اونھین اسطرح پر حکم فرمایا ہی تو حق تعالی نے اونکا کلام رد کیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ معین نہین کیا اللہ نے اور حکم نہین فرمایا اور مقرر نہین کی کوئی چیز مِنْ بَحِيْرَةٍ کان پھاڑی اونٹنی سے وَّلَا سَآئِبَةٍ اور نہ اونٹنی چرائی کو چھوڑی ہوئی وَّلَا وَصِيْلَةٍ اور نہ بکری جو اپنے بھائی سے ملی ہو وَّلَا حَامٍ اور نہ اونٹ حمایت کرنے والا اپنی پشت کا وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور لیکن وہ لوگ جو کافر ہو گئے جیسے عمر بن لحی اور اوسکی پیروی کرنے والے يَفْتَرُوْنَ افترا کرتے ہین اور باندھتے ہین عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اوپر اللہ کے جھوٹ کہ ان جانورون کی حرمت کو اوسکی طرف منسوب کرتے ہین وَاَكْثَرُهُمْ اور بہت کافر لَا يَعْقِلُوْنَ ○ نہین جانتے حلال حرام کو اون جانورون کو حلال کرنے مین عقل کو دخل نہین دیتے بلکہ اگلون کی تقلید پر راہ چلتے ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہین اونھین کہ ای سرگشتہ لوگو تَعَالَوْا آؤ اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ طرف اوس چیز کے جو خدا نے بھیجی ہی یعنی حلال اور حرام کا حکم وَاِلَى الرَّسُوْلِ اور آؤ طرف رسول کے جو اوسکا بیان کرنے والا ہی قَالُوْا حَسْبُنَا تو کہتے ہین کہ بس ہی ہمین مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وہ چیز کہ پایا ہی ہمنے باپون اپنے کو اوپر اوسکے اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ کیا تقلید کرتے ہین وہ اگرچہ ہون باپ اونکے لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا کہ نہین جانتے ہین کچھ وَّلَا يَهْتَدُوْنَ اور نہین پاتے ہین راہ یعنی اونکے باپ دادا جاہل اور گمراہ تھے اونکی پیروی کرنے سے کچھ فائدہ نہین بلکہ عالم اور راہ بتانے والے کی پیروی کرنا چاہیے تاکہ پیروی کرنے والے کا کام تحقیق سے ملجائے اسی کے مطابق یہ نظم ہی **نظم** از مقلد تا محقق فرقہا ست + این یکی کوہ ست وآن دیگر صداست + منبع گفتار این سوزے بود + وان مقلد کہنہ آموزے بود + دست در مینا زنی آئی براہ + دست در کورے زنی افتی بچاہ + يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ای گروہ مسلمانون کے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ اوپر تمھارے ہی حفاظت جانون اپنی کی اور اونکی اصلاح لازم ہی لَا يَضُرُّكُمْ نہین نقصان پہونچاتی تمھین مَّنْ ضَلَّ بے راہی اوسکی جو گمراہ ہو گیا اِذَا اهْتَدَيْتُمْ جب تم راہ پائے ہوے ہو اور راہ پانے مین سے ایک بات یہ بھی ہی کہ بری بات سے آدمی دوسرے کو اپنے حتی المقدور منع کرے اور یہ نہ کہے کہ دوسرے کی گمراہی میرا کچھ نقصان نہین **بیت** اگر بینی کہ نابینا و چاہ است + وگر خاموش بنشینی گناہ است + یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی کہ مسلمان لوگ حسرت کرتے تھے کافرون پر اور اونکے ایمان کی تمنا رکھتے تھے لکھا ہی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ تم خود اپنے ایمان کی نگہبانی کرو اسواسطے کہ کافرون کی گمراہی سے ہدایت پائے ہوے مسلمانون کا کچھ نقصان نہین اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا طرف اللہ کے ہی پھر جانا تم سب کا فَيُنَبِّئُكُمْ پھر خبر کریگا تمھین بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے لکھا ہی کہ تمیم داری اور عدی بن مالک جو نصارا تھے تجارت کے واسطے ملک شام کو چلے اور ایک مسلمان بدیل نام کہ عمرو بن عاص کا غلام تھا اون دونون کے ساتھ ہوا جب ملک شام مین پہونچے تو بدیل بیمار ہوا جو کچھ نقد جنس اونکے پاس تھا ایک کاغذ پر لکھکر اسباب مین پوشیدہ رکھدیا اور اوسکا مرض بڑھا تو اوسنے تمیم اور عدی کو وصیت کی کہ اوسکا ترکہ اوسکے وارثون کو پہونچاوین وہ دونون اوسکے مرنے کے بعد اوسکا اسباب اپنے قبض و تصرف مین لائے اور ایک چاندی کا برتن کہ سونے سے نقش کیا ہوا تھا اور وہان کی تول سے تین سو مثقال چاندی کا تھا اوسکے مال مین سے نکال لیا اور باقی مال مدینہ مین لائے

اور اوسکے وارثون کو سپرد کردیا وارثون نے اوس اسباب مین بدیل کی لکھی ہوئی فہرست پائی اسباب کو اوس سے مطابق کیا تو چاندی کا وہ ایک برتن کم تھا جسکو اون اسباب مین نہ پایا تو تمیم اور عدی کے پاس آئے اِن دونون نے انکار کیا اور محکمۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو وہ حکم جو تمھین کیے ہین اونمین سے شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ گواہی وصیت کی ہے تم مین اِذَا حَضَرَ جب ظاہر ہو اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ کسی کو تم مین سے موت کے آثار پس چاہیے کہ گواہ ہون حِیْنَ الْوَصِیَّۃِ وقت وصیت کرنے کے اثْنٰنِ دو آدمی ذَوَا عَدْلٍ صاحب عدل وانصاف مِّنْکُمْ تمھارے قرابتدارون مین سے یا مسلمانون مین سے اَوْ اٰخَرٰنِ یا دو آدمی اور مِنْ غَیْرِکُمْ غیر تمسے یعنی ذمّی اور اب یہ حکم منسوخ ہے اور مسلمان کے حق مین ذمی کی گواہی مسموع نہین ہے بالاجماع اِنْ اَنْتُمْ جب تم ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ سفر کرو زمین مین فَاَصَابَتْکُمْ پھر پہونچے تمھین مُّصِیْبَۃُ الْمَوْتِ موت پہونچنے والی یعنی تم موت کے قریب ہو جاؤ حاصل کلام یہ ہے کہ جب سفر مین تمھین معلوم ہو کہ تمھاری موت قریب ہے تو اپنی وصیت پر دو آدمیون کو گواہ کرو مسلمانون مین یا انکے سوا اگر تم سفر مین ہو اور گواہ کی ضرورت ہو تَحْبِسُوْنَھُمَا روک رکھو تم اون دونون آدمیون کو جو تمھارے غیر ہین مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوۃِ نماز عصر کے بعد کہ وہ اچھا اور لوگون کے جمع ہونے کا وقت ہے فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰہِ پھر قسم کھائین وہ خدا کی اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک کرو تم اونمین اور قسم کا مضمون یہ ہو کہ لَا نَشْتَرِیْ بِہٖ ہم بدلا نہین کرتے ہین اس قسم کے ساتھ ثَمَنًا قیمت تھوڑی کو کہ وہ دنیا کا مال ہے یعنی مردہ کے مال کی طمع کے واسطے ہم جھوٹی قسم نہین کھاتے ہین وَّلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی اور اگر وہ شخص جسکے واسطے ہم گواہی دیتے ہین وہ ہمارا قرابتی ہو تو بھی ہم جھوٹی قسم نہین کھاتے ہین وَلَا نَکْتُمُ اور نہین چھپاتے ہین ہم شَھَادَۃَ اللّٰہِ خدا کی گواہی یعنی وہ گواہی جسے ادا کرنے کا حکم خدا نے نہین فرمایا اِنَّآ اِذًا تحقیق کہ ہم جب چھپائین گواہی لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ○ تو البتہ گناہگارون مین سے ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد منبر کے قریب تمیم اور عدی سے قسم لی اور اونھون نے یہ قسم کھائی کہ ہمنے بدیل کا مال لینے کا ارادہ نہین کیا اور ہم یہ قسم سچی کھاتے ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے موافق انھین چھوڑ دیا پھر وہ برتن جو گم ہو گیا تھا انکے پاس ملا پھر اونمین اور بدیل کے وارثون مین حد سے زیادہ جھگڑا پڑا وہ کہتے تھے کہ ہمنے یہ برتن بدیل سے مول لیا تھا چونکہ ہمارے پاس وجہ ثبوت نہ تھی اسواسطے ہمنے اقرار نہ کیا اور انکار کیا تھا دوبارہ محکمۂ عالیہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مرافعہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاِنْ عُثِرَ پھر اگر اطلاع پائی جائے عَلٰٓی اَنَّھُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا اوپر اس بات کے کہ اون دونون نے حاصل کیا گناہ خیانت کے سبب سے فَاٰخَرٰنِ تو دو گواہ اور یَقُوْمٰنِ مَقَامَھُمَا کھڑے ہون اون دو خیانت کرنے والون کی جگہ پر مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْھِمُ اون لوگون مین سے جنکے سبب سے خیانت گواہون پر واقع ہوئی یعنی وارث الْاَوْلَیٰنِ وہ کہ اوّل تھے ذکر مین اس سے میّت کے سب ولی مراد ہین یہ تفسیر بکر کی قراءت کے موافق ہوئی کہ اونھون نے اُسْتُحِقَّ عَلَیْھِمُ الْاَوَّلَانِ پڑھا ہے اور حفص اسْتَحَقَّ کو معروف کا صیغہ پڑھتے ہین اور الْاَوْلَیٰنِ بھی انھی کی قراءت ہے یعنی دو گواہ جو گواہی دینے مین اولی اور بڑے حقدار ہین اون دونون غیرون کی بہ نسبت اسواسطے کہ یہ قرابتدار اور حقیقت

پہچاننے والے ہین یہ گواہی دینے کھڑے ہون فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰہِ پھر قسم کھائین خدا کی اس مضمون سے کہ لَشَھَادَتُنَآ البتہ
گواہی ہماری اَحَقُّ مِنْ شَھَادَتِھِمَا بہت حق اور بہت سچی ہے ان دونون آدمیون کی گواہی سے جنھون نے اس سے
پہلے گواہی دی ہے وَمَا اعْتَدَیْنَآ اور ہم ظلم نہین کرتے اور حد سے نہین گذرتے اس گواہی مین اِنَّآ اِذًا تحقیق کہ ہم جب ایسا
کرین لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ تو ظالمون مین سے ہون کہ اونھون نے باطل کو حق کے قائم مقام کیا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا اور
عمرو بن عاص اور مطلب بن وداعہ کھڑے ہوئے اور نماز عصر کے بعد اونھون نے خدا کی قسم کھائی کہ یہ برتن بدیل کا حق تھا اور ان دونون نے خیانت کی ہے بعد اسکے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے موافق وہ برتن بدیل کے وارثون کو دیدیا ذٰلِكَ یہ حکم جو ہمنے کیا گواہ سے قسم رد کرنے کا
اَدْنٰٓی بہت قریب ہے اَنْ یَّاْتُوْا ساتھ اس بات کے کہ آئین گواہ لوگ بِالشَّھَادَةِ ساتھ گواہی کے عَلٰی وَجْھِھَآ اوپر
ایسی وجہ کے کہ گواہی کا حق ہے اَوْ یَخَافُوْٓا اور نزدیک ہے ساتھ اس بات کے کہ ڈرین اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌ اس امر سے کہ ردکیجاتی
قسم مدعیون پر بَعْدَ اَیْمَانِھِمْ بعد اون قسمون کے جو اونھون نے کھائی ہین اور مدعی قسم کھائے اور یہ لوگ خیانت ظاہر
ہوجانے اور جھوٹی قسم کھانے سے رسوا ہون وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے جھوٹی قسم کھانے مین وَاسْمَعُوْا اور سنو
خدا کا حکم قبول کرنے کو وَاللّٰہُ اور اللہ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ ہدایت نہین کرتا فاسقون کو جو خیانت کرنے والے
اور جھوٹے گواہ ہین یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ یاد کرو وہ دن کہ جمع کریگا اللہ رسولون کو فَیَقُوْلُ پھر کہیگا اونسے مَاذَآ اُجِبْتُمْ
ساتھ کس چیز کے قبول کیے گئے تم یعنی تمھاری قوم نے تمھین کس چیز مین قبول کیا جب کہ او نھین توحید کی طرف تمنے بلایا یہ سوال منکرون کو
ذلیل کرنے کے واسطے ہے یا اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام اپنی اپنی امت کے مسلمانون کے اسلام پر گواہی دین قَالُوْا کہینگے
پیغمبر لَا عِلْمَ لَنَا کچھ علم نہین ہمکو تیرے علم کے سامنے اِنَّكَ اَنْتَ تحقیق کہ توہی تو عَلَّامُ الْغُیُوْبِ جاننے والا چھپی
باتون کا ہے پس توہی جانتا ہے کہ ہماری امت کے لوگون نے کیا ہمسے ظاہر کیا اور کیا دل مین رکھا اور کیا بات قبول کی اور کس امر سے انکار کیا اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی
ابْنَ مَرْیَمَ یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا اللہ نے عیسیٰ بیٹے مریم کو کہ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ یاد کر نعمت میری جو پہونچائی مین نے
عَلَیْكَ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ اوپر تیرے اور تیری مان کے اِذْ اَیَّدْتُّكَ یاد کر جب تقویت کی مین نے تیری بِرُوْحِ الْقُدُسِ
ساتھ جبریل یا ساتھ اوس کلام کے جس سے تونے دین زندہ کیا یا مردے زندہ کردیے اور بعضون نے کہا کہ روح القدس انجیل ہے تُکَلِّمُ النَّاسَ
باتین کرتا تھا تو لوگون سے فِی الْمَھْدِ بیچ جھولے کے اور وہ تیرا معجزہ تھا وَكَھْلًا اور باتین کریگا تو اوسوقت جب ادھیڑ ہوگا یعنی
تیرا کلام بچپنے مین اور اوسوقت جب تو ادھیڑ ہوگا فصاحت اور بلاغت کے لحاظ سے یکسان ہے اس آیت سے بالاتفاق سب علما
اس بات پر دلیل پکڑتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ادھیڑ ہونے سے قبل آسمان پر گئے اور اوسی سن مین پھر اوترینگے اور زمین پر
ادھیڑ ہونچینگے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ اور یاد کر اے عیسیٰ جب سکھائی ہمنے تجھے کتاب یعنی خط وکتابت وَالْحِکْمَةَ اور
سمجھ چیزون کی وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ اور توریت وانجیل کے معنی اور حقائق وَاِذْ تَخْلُقُ اور یاد کر اوسوقت کو کہ
بناتا تھا تو مِنَ الطِّیْنِ مٹی سے کَھَیْـَٔةِ الطَّیْرِ مانند صورت جانور کے بِاِذْنِیْ ساتھ میرے حکم کے فَتَنْفُخُ فِیْھَا

ع ۱۴
۸

وقف لازم

پھر پھونکتا تو اوس صورت مین جو مٹی سے بناتا تھا فَتَكُونُ طَيْرًا پھر ہو جاتی تھی وہ مٹی کی صورت جانور زندہ بِإِذْنِي ساتھ میرے حکم کے وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ اور اچھا کر دیتا تھا تو اندھے مادر زاد کو اور اوسکی آنکھیں روشن کر دیتا تھا وَالْأَبْرَصَ اور اچھا کر دیتا تھا سفید داغ والے کو بِإِذْنِي میرے حکم سے وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ اور جب نکالتا تھا تو مردون کو اونکی قبرون سے زندہ بِإِذْنِي میرے حکم سے وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یاد کر جب باز رکھا مین نے بنی اسرائیل یعنی یہود کے شر کو عَنكَ تجھسے کہ وہ تجھے مار ڈالنے کا قصد رکھتے تھے إِذْ جِئْتَهُم جب آیا تھا تو اونکے پاس بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ معجزات ظاہر کے اونمین سے کچھ ذکر ہوئے فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا پھر کہا اون لوگون نے جو کافر ہوئے مِنْهُمْ اون بنی اسرائیل مین سے إِنْ هَٰذَا نہین ہے یہ اچھا کر دینا اور زندہ کرنا اور سب معجزے جو عیسیٰ کہتا ہے إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ مگر جادو کھلا ہوا یعنی سب پر ظاہر ہو گیا کہ یہ سحر ہے وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو کہ حکم کیا مین نے حواریون کو اپنے پیغمبر کی زبانی أَنْ آمِنُوا بِي یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ میرے وَبِرَسُولِي اور ساتھ میرے رسول کے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہے قَالُوا آمَنَّا کہا اونھون نے کہ ایمان لائے ہم وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۝ اور گواہ رہ تو ساتھ اس بات کے کہ ہم ماننے والے ہین حکم تیرا إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہا تھا حواریون نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصاحب خاص تھے يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ کیا مانتا ہے تیری بات یعنی کیا تیری دعا قبول کرتا ہے رب تیرا اگر دعا کرے تو أَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا یہ کہ اوتارے اوپر ہمارے مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ خوان بنا چُنا آسمان سے مائدہ اوس خوان کو کہتے ہین جسمین کھانا رکھا ہو اونھون نے عیسیٰ علیہ السلام سے خوان مانگا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ ڈرو خدا سے اور ایسے سوال نکرو إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ اگر ہو تم باور کرنے والے خدا کی قدرت کاملہ اور میری نبوت کو قَالُوا کہا اونھون نے معذرت کے طور پر کہ ہم خدا کی قدرت کاملہ مین کچھ شک نہین رکھتے مگر نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا چاہتے ہین ہم کہ کھائین کھانا اوس مائدہ مین سے وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا اور مطمئن ہو جاوے دل ہمارا یعنی خدا کی قدرت کاملہ جو دلیل سے ثابت ہے اوسے ہم دیکھ لین وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا اور جان لین ہم کہ تو نے سچ کہا یہ امر کہ جو کچھ خدا سے مانگو عطا کریگا وَنَكُونَ عَلَيْهَا اور رہین ہم اوس مائدہ پر مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ گواہون مین سے جب ہمسے گواہی طلب کیجائے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جب حواریون نے مائدہ مانگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تیس دن روزہ رکھو پھر خدا سے مانگو جو چاہتے ہو حواریون نے تیس دن روزہ رکھا پھر بولے کہ اے عیسیٰ علیہ السلام ہم جسکے واسطے یہ کام کرتے وہ ہمین کھانا دیتا اب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمین کھانا دے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہین کہ حواریون نے جب مائدہ کا سوال کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پشمینہ پہنا اور دعا کی جیسا کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ کہا عیسیٰ فرزند مریم نے اللَّهُمَّ اے اللہ ہمارے اللھم بزرگ کلمہ ہے ابو رجاء عطاردی نے

کہا ہو کہ اللہ جل شانہ کے ناموں میں سے ستر نام اللھم کی میم میں داخل ہیں اور نضر بن شمیل سے نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی اللھم کہے
اوسنے خدا کو سب ناموں سے پکارا حضرت عیسی علیہ السلام نے مائدہ مانگنے میں حق تعالی کو اس کلمہ سے پکارا پھر کہا رَبَّنَآ اے
رب میرے اَنْزِلْ عَلَيْنَا اوتار ہم پر مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ایک خوان آسمان سے تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا کہ ہو وہ خوان
واسطے ہمارے عید یعنی اوسکے اوترنے کے وقت ایک عید ہو لِّاَوَّلِنَا ہمارے زمانہ والون کے واسطے وَاٰخِرِنَا اور
اون لوگون کے واسطے جو ہمارے بعد آئیں یا ہمارے اوّل اور آخر اوس خوان سے حصہ پائیں وَاٰيَةً مِّنْكَ اور
ہو وہ خوان ایک آیت یعنی علامت صدور کرنے والی تیری درگاہ سے تیرے کمال قدرت اور میری رسالت کی صحت پر وَارْزُقْنَا
اور روزی دے ہمیں اوس خوان سے یا اوسکے شکر کی توفیق نصیب کر وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور تو بہتر روزی
دینے والون کا ہے قَالَ اللّٰهُ کہا اللہ نے کہ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا بیشک میں اوتارنے والا ہون یہ خوان عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے
تمہارا سوال قبول کرنے کی جہت سے فَمَنْ يَّكْفُرْ پھر جو کوئی کافر ہو بَعْدُ مِنْكُمْ مائدہ نازل ہونے کے بعد تم میں سے
فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ پس تحقیق کہ میں عذاب کرونگا اوسے عَذَابًا وہ عذاب کہ لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ نہ عذاب کرونگا میں اَحَدًا مِّنَ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ع کسی کو تمام عالمون میں سے پھر حق تعالی نے ابر کے دو ٹکڑے بھیجے اور لال دستر خوان اونمیں تھا وہ زمین تک آئے
اور دستر خوان اونمیں سے حواریون کے سامنے گرا حضرت عیسی علیہ السلام روئے اور کہنے لگے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ اور بولے
کہ اے اللہ اس خوان کو رحمت کر عذاب نہ کر پھر وضو کر کے نماز پڑھی اور روئے اور بولے بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الرَّازِقِيْنَ اور سرپوش دستر خوان سے
اوٹھایا تو ایک خوان نکلا آراستہ اوسپر بھنی مچھلی کہ نہ اوسپر کھال تھی نہ اوسمیں کانٹا روغن اوس سے ٹپکتا تھا اوسکے سر کے پاس نمک اور دُم کے پاس سرکہ
اور گرد انواع واقسام کی ترکاریاں تھیں مگر گندنا نہ تھا اور پانچ روٹیاں اوس خوان پر رکھی تھیں ایک پر زیتون دوسری پر شہد
تیسری پر روغن چوتھی پر پنیر پانچویں پر خشک گوشت شمعون کھڑا ہوا اور بولا کہ اے روح اللہ یہ دنیا کے کھانوں میں سے ہے یا آخرت کے کھانوں سے
عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی میں سے نہیں بلکہ ایسا کھانا ہو کہ حق تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے ایجاد کیا ہے کھاؤ جو کچھ مانگا ہے اور شکر کرو
تاکہ نعمت زیادہ ہو وہ بولے کہ اے روح اللہ اگر اس نشانی میں دوسری نشانی ہمیں دکھائیے تو یقین زیادہ ہو حضرت عیسی علیہ السلام نے
اوس بھنی ہوئی مچھلی سے فرمایا کہ زندہ ہو خدا کے حکم سے پس فوراً وہ مچھلی جنبش میں آئی حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلے ہی
حال پر ہو جا پھر وہ بھنی ہوئی مچھلی ہو گئی پھر حواری لوگ تہدید ربانی سے ڈرے اور اوس مائدہ میں سے نہ کھایا اور عیسی علیہ السلام کے حکم سے
فقیرون بیمارون کو بلایا اور کہا کہ کھاؤ تمہارے واسطے عطا ہو اورون کے لیے بلا ہے ایک ہزار تین سو آدمی نے اوسمیں سے کھایا اور جو کچھ
اوس خوان میں تھا اوسمیں سے کوئی چیز کم نہوئی جس فقیر نے اوسمیں سے کھایا امیر ہو گیا اور جس بیمار نے کھایا اچھا ہو گیا پھر خوان آسمان پر
اوٹھ گیا اور دوسری صبح کو پھر آیا اور امیر فقیر سب نے اوسمیں سے کھایا چالیس دن کے بعد غائب ہو گیا ایک دن آتا ایک دن نہیں حضرت صالح
علیہ السلام کی ناقہ کی طرح پھر وحی آئی کہ اے عیسی ہمارا مائدہ فقیرون ہی کو دے امیرون کو نہیں امیر لوگ اس حکم کے سبب سے مضطرب ہو کر
مائدہ میں شک لائے اور اوسپر جادو کا گمان کیا اور تین سو تینتیس آدمی اور بقول بعض تین سو تیس آدمی مسخ ہو گئے سور کی صورت پر اور تین دن کے بعد مر گئے

ربع ع۵

سلہ ادر اللہ کر تو مجھے شاکر کرنے والون میں سے ۱۲

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ اللہ نے فرزند مریم کو آسمان پر اوٹھانے کے بعد یا کہیگا اللہ جل شانہ قیامت کے دن نصاریٰ کی ہدایت اور تذلیل کے واسطے ءَاَنْتَ قُلْتَ کیا تو نے کہا تھا تو نے لِلنَّاسِ لوگون کو کہ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ ٹھیراؤ تم مجھے اور ماں میری کو اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ دو خدا سوا خدا کے قَالَ سُبْحٰنَكَ کہا عیسیٰ نے یا کہیگا تنزیہ کرتا ہون مین تیری شرک سے تنزیہ کرکے مَا يَكُوْنُ لِيْٓ نہین لائق اور نہین چاہیے مجھے اَنْ اَقُوْلَ یہ کہ کہون مین مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ جو چیز کہ مجھے لائق اور سزاوار نہو اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ اگر تھا مین کہ کہا مین نے فَقَدْ عَلِمْتَهٗ پس بیشک کہ جانا تو نے اوسے تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ جانتا ہی تو جو ہیچ ذات میری کے ہی وَلَآ اَعْلَمُ اور مین نہین جانتا ہون مَا فِيْ نَفْسِكَ جو کچھ تیری ذات مین ہی یعنی جو کچھ مین نے چھپایا ہی وہ تو جانتا ہی اور جو کچھ تو نے پوشیدہ رکھا اوسے مین نہین جانتا ہون اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ تحقیق کہ تو ہی تو جاننے والا ہی چھپی ہوئی چیزون کا مَا قُلْتُ لَهُمْ نہین کہی مین نے اونھین یعنی اپنی امت کو اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ مگر وہ بات جو حکم کیا تو نے مجھے ساتھ اوسکے کہ ارنے کہون توحید اور عبادت کرنا اور مین نے نہین کہا اونسے مگر اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو خدا کو رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ جو کہ رب میرا اور تمھارا ہی تو مین نے اپنے تئین مخلوق اور مربوب کہا اور رب اور خالق نہین وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ اور تھا مین اونکے اقوال اور افعال پر شَهِيْدًا گواہ یا نگاہبان مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ جب تک تھا مین بیچ اونکے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ پھر جب پھیر لیا تو نے یعنی آسمان پر اوٹھا لیا یا مار ڈالا تو نے كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ تو تھا نگاہبان اونپر اور دیکھنے والا اونکے احوال اور اعمال کو وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ اور تو اوپر سب چیزون کے شَهِيْدٌ ۝ گواہ اور مطلع اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ اگر عذاب کرے تو اونھین کفر پر فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ تو تحقیق وہ بندے تیرے ہین اور بندہ کو مالک پر مطلق اعتراض نہین پہونچتا کسی امر مین جو وہ کرے وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ اور اگر بخشدے تو اونھین اس سبب سے کہ کفر سے توبہ کرکے وہ ایمان لائے ہون تو فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ پس تحقیق کہ تو غالب اور قادر ہی ثواب اور عذاب پر الْحَكِيْمُ ۝ دانا ہر چیز مین جو کچھ تو کرے عفو اور عذاب قَالَ اللّٰهُ کہا اللہ تعالیٰ نے مراد یہ ہی کہ کہیگا اللہ تعالیٰ اور ماضی کا صیغہ لانا تحقیق وقوع کے واسطے ہی کہ گویا قیامت ہوگئی اور حق تعالیٰ کہ چکا هٰذَا يَوْمُ یہ دن ہی کہ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ فائدہ پہونچاتا ہی سچون کو صِدْقُهُمْ سچ اونکا جو اونسے دنیا مین واقع ہوا ہی لَهُمْ جَنّٰتٌ واسطے ان سچون کے جنتین ہین کہ جاری ہین تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رہنے والے وہ اون جنتون مین اَبَدًا ہمیشہ یہ تاکید ہی ہمیشہ رہنے کے واسطے یعنی اونکے رہنے کا زمانہ بے انتہا ہی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوا اللہ اونسے طاعت اور عبادت کے سبب سے وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہوئے وہ اللہ سے حصول کرامت کے باعث سے ذٰلِكَ یہ جنتون مین داخل ہونا اور خوشنودی اور رضامندی کا حاصل ہونا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ چھٹکارا بڑا ہی لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَمَا فِيْهِنَّ اور جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہی وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور وہ

اور سب چیزون کے قادر ہی ایسی قدرت کے ساتھ کہ عجز اور ضعف سے منزہ اور پاک ہی ۔ تمت

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۃ انعام مکے مین نازل ہوئی اور اوس مین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو پینسٹھ آیتین ہین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفین واسطے اللہ کے ہین اور سب بڑائیان حضرت کبریا کی طرف پھرتی ہین اَلَّذِيْ وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون کو بے ستون اور بے سہارے کے اور زمین کو بے اصل اور بے مادّے کے وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۭ۬ اور پیدا کیا اندھیرون اور اُجالے کو یہ رد ہی قول مجوس کا کہ وہ کہتے ہین کہ اللہ نور کا خالق ہی اور شیطان تاریکیون کا پیدا کرنے والا ہی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نور اور تاریکی دونون میری ہی مخلوق ہین بعضے مفسرین اس بات پر ہین کہ ظلمت اور نور سے رات دن مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ جہل اور علم مقصود ہی یا گناہ اور طاعت یا دوزخ اور جنت اور انوار مین لکھا ہی کہ ہدایت اور ضلالت مراد ہی اور اسی وجہ سے ظلمت کو لفظ جمع کے ساتھ بیان فرمایا اسواسطے کہ ضلالت متعدد ہین اور نور کو لفظ واحد کے ساتھ اسلئے کہ ہدایت ایک ہی ہی اور بحر الحقائق مین فرمایا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ پیدا کیا اللہ نے دل کا آسمان اور نفس کی زمین اور صفات بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی شیطانی نفسون کی تاریکیان پیدا کین اور اوصاف ملکی روحانی اور اخلاق ملکی ربانی سے دلون کا نور ظاہر کیا ثُمَّ پھر ساتھ ان سب دلیلون اور نشانیون کے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوگئے بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ ساتھ رب اپنے کے برابر کرتے ہین بتون کو یا عدول کرتے ہین اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت سے اوسکے غیر کی پرستش کی طرف هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وہی ہی جسنے پیدا کیا تمھارے باپ کو مِّنْ طِيْنٍ مٹی سے یا ابتدا کی تمھاری خلقت مٹی سے یعنی حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کو اوسی سے پیدا کیا ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ پھر حکم کیا ایک مدت کو کہ جب وہ مدت تمام ہو تو اجل آپہونچے وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ اور مدت نام رکھی گئی اور معین کی گئی نزدیک اوسکے ہی کہ کوئی نہین جانتا اور وہ مدت گذرنے کے بعد قیامت قائم ہوگی ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○ پھر تم شک لاتے ہو اے مشرکو باوجود اس نشانی کے توحید مین اور بعث مین یعنی جب یہ ثابت ہوگیا کہ ابتداے خلقت اوسی سے ہی تو اسمین شک نہ لانا چاہیے کہ پھر جانا خلق کا بھی اوسی کی طرف ہی وَهُوَ اللّٰهُ اور وہ ہی خدا اور معبود مطلق فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ بیچ آسمانون اور زمینون کے اور سب کا خدا وہی ہی اوسکے سوا اور کوئی نہین يَعْلَمُ سِرَّكُمْ جانتا ہی جو امر پوشیدہ تمھارا ہی یعنی جو کچھ دل مین تم پوشیدہ رکھتے ہو وَجَهْرَكُمْ اور جو ظاہر تمھارا ہی یعنی جو زبان پر لاتے ہو وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ○ اور جانتا ہی جو کچھ تم کرتے ہو اچھائی برائی تمھین اوسکی جزا دیگا اور فتوحات مین لکھا ہی کہ سرکم آدمی کی نسبت باطنی کی طرف اشارہ ہی اور جہرکم آدمی کی نسبت ظاہری سے عبارت ہی صاحب بحر الحقائق نے لکھا ہی کہ سِر سے سرّ خلافت مراد ہی کہ انسان مین امانت رکھا ہی اور جہر اوسکے صفات حیوانی اور احوال نفسانی ہین اور حقیقت یہ ہی کہ آدمی کی صورت جسمانی ہی اور معنی روحانی جسم کے سبب سے عالم خلق سے ہی اور روح کے باعث سے عالم امر سے

سِرّ اوسکا مرتبہ امر سے ہی اور جہر اوسکا مرتبہ خلق سے اور نقد النصوص مین فرمایا ہی کہ انسان آئینہ ہی دو رخا اوسکے ایک رخ مین خصائص
ربوبیت ہویدا ہین اور دوسرے رخ مین نقائص عبودیت پیدا ہین جب خصائص ربوبیت کے ساتھ اوسے تو دیکھے تو سب موجودات سے
زیادہ بزرگ ہی اور جب نقائص عبودیت کا تو شمار کرے تو سب کائنات سے خوار اور بے مقدار ہی **نظم** چون در خود از
اوصاف تو یابم اثرے * حاشا کہ بود نیک تر از من دگرے * واندم کہ فتد بحال خویشم نظرے * در ہر دو جہان نباشد از من بترے
تو حق تعالی فرماتا ہی کہ مین تمھارے خصائص کے اسرار مرتبہ غیب مین جانتا ہون اور تمھارے نقائص کے آثار عالم شہادت مین
پہچانتا ہون اور مین جانتا ہون جو عمل تم ایسا کرتے ہو کہ درجات انسانیت پر ترقی کا سبب ہو یا درکات حیوانیت کی طرف تنزل کا باعث ہو اور جاننا
اسکا سالک اناکو اس بات پر رکھتا ہی کہ وہ اعمال کی اصلاح اور پاکی مین مشغول ہوکر حظوظ حیوانی پورے حاصل کرنے کی پستی سے
روحانی نعمتین حاصل کرنے کی بلندی پر اوج اور ترقی حاصل کرے **قطعہ** حیف باشد کہ عمر انسانی * چون بہائم بخواب و خور گذرد *
آدمی میتواند از کوشش * کز فرشتہ بفضل درگذرد * **وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ** اور نہین آتی کافرون کے پاس کوئی آیت
مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ آیتون رب اونکے سے یعنی قرآن یا ظاہر نہین ہوتا اونپر معجزہ جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا اور درخت کا
اُکھڑ آنا وغیرہ **إِلَّا كَانُوا** مگر ہین **عَنْهَا مُعْرِضِينَ** ○ اوس آیت اور معجزہ سے انکار کرنے والے **فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ**
پس تحقیق کہ جھٹلایا اونھون نے قرآن کو **لَمَّا جَاءَهُمْ** جسوقت کہ آیا اونکے پاس **فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ** پس قریب ہی کہ
آئین اونکے پاس یعنی اونپر ظاہر ہوجائین **أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ** خبرین اوس چیز کی کہ تھے ساتھ اوسکے **يَسْتَهْزِئُونَ** ○
ٹھٹھا کرتے اور اونکا ظہور دنیا مین اونپر عذاب نازل ہونے کے وقت ہوگا یا جسوقت اسلام کے نشان بلند ہونگے اور حضرت خیر الانام
علیہ افضل الصلوۃ والسلام کے آستان ہدایت نشان کے ملازمون کی شوکت اور قدرت زیادہ ہوگی اور آخرت مین کافرون کو
اون چیزون کا ظاہر ہونا خود ظاہر ہی **أَلَمْ يَرَوْا** کیا نہین دیکھا اور نہین جانا اونھون نے کہ ہمنے اپنی قہاریت کی قوت سے
كَمْ أَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کردیے ہمنے **مِن قَبْلِهِم** پہلے اونسے **مِّن قَرْنٍ** گروہ گذرے ہوون مین سے یعنی اوس
زمانہ والون مین سے جس زمانہ مین پیغمبر تھا اور قرن ستر یا اسّی برس کا ہوتا ہی کہ آدمیون کی اکثر عمرین یہی ہوتی ہین اور اسکے سوا
اور مدت کو بھی قرن کہا ہی پھر اہل قرن کی صفت کرتا ہی کہ **مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ** ایسے گروہ کو ہلاک کیا ہمنے کہ اونھین زمین مین
مکان اور آرام کی جگہ ہمنے دی تھی یا اوس زمین مین زمین والون کو ہمنے تصرف کرنے والا کیا تھا یا اونھین ہمنے ایسی قدرت اور
تمکنت دی تھی **مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ** جو کچھ تمھین نہین دی ہی جیسے بڑی عمر اور قوت اور مال کی کثرت اور نوکر چاکرون پر اعتماد اور
بھروسا **وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ** اور بھیجا تھا ہمنے مینھ کو **عَلَيْهِم مِّدْرَارًا** اوپر اونکے پیہم جبکہ اونھین اوسکی حاجت تھی
وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ اور کردین تھین ہمنے نہرین کہ برابر **تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ** بہتی تھین نیچے اونکے درختون کے یا اونکے
مکانون کے کہ وہ اون نہرون کی سیر کیا کرتے تھے یا وہ نہرین اونکے تحت تصرف مین تھین کہ اپنے کھیتون اور باغون مین اونکا پانی
لیجاتے تھے حاصل کلام یہ ہی کہ وہ زمین پر صاحب مکان تھے اور رفاہ اور ہر طرح کی جمعیت اور فراغت سے عیش کے ساتھ گذران کرتے تھے

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پھر ہلاک کر دیا ہمنے اونھین اونکے گناہون کے سبب سے اور اونکی قوت اور نعمت سے اونھین کچھ فائدہ نہوا وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور پیدا کیے ہمنے اونھین ہلاک کرنے کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ○ گروہ دوسرے اس آیت مین حق تعالی نے کفار قریش کو ہلاکت سے ڈرایا لکھا ہی کہ نضر بن حارث اور نوفل بن خویلد اور ابن امیۃ مخزومی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ بات کہی ای محمد ہم تمھارا ایمان لائینگے جب تک چار فرشتے آسمان سے لکھا ہوا نہ لائین اور گواہی دین کہ یہ کتاب خدا کے پاس سے تمھارے واسطے ہم لائے ہین اور اوسمین یہ بھی لکھا ہو کہ تم اوسکے رسول ہو تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ اور اگر اوتارین ہم اوپر تیرے كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ لکھا ہوا ورق مین فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ پھر دیکھین اور چھوین اوسے اپنے ہاتھون سے اور آسمان سے وہ کتاب اوترتے مین اونھین شبہہ نہ باقی رہے لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا تو بھی کہینگے وہ لوگ جو کافر ہین کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ جو لائے ہو تم ہمارے پاس اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ مگر جادو کھلا ہوا سب لوگون پر وَقَالُوْا اور کہا کافرون نے لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ کیون نہ اوتارا اوپر محمد کے فرشتہ جو ہمسے کہدیتا کہ یہ پیغمبر ہین وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا اور اگر ہم اوتارین فرشتہ تو لَّقُضِيَ الْاَمْرُ البتہ حکم کیا جائے اون کافرون کے ہلاک ہونے کا اسواسطے کہ عادت الٰہی یون ہی جاری ہوئی ہی کہ اگر ظاہر مین فرشتہ کو دیکھ لین جیسا کہ اونھون نے طلب کیا ہی اور پھر ایمان نہ لائین تو اونھین ہلاک کر دینا لازم ہو جائے ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ○ پھر نہ مہلت دیے جائین فرشتہ اوترنے کے بعد پلک مارنے کی بھی اور چونکہ مشرک کہتے تھے کہ فرشتہ رسول ہو کر ہمارے پاس کیون نہین آتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا اور اگر ہم کرین رسول فرشتے کو تو لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا البتہ کرین ہم اوسے مرد کی صورت پر جسطرح جبرئیل کو دحیہ کلبی کی صورت پر ہم کر دیتے ہین یہ صورت اسواسطے ہی کہ ملائکہ کو اونکی اصلی صورت پر دیکھنے کی قوت آدمی نہین رکھتا مگر انبیا علیہم السلام کی ایک جماعت قوت قدسی سے ملائکہ کو اونکی اصلی صورت پر دیکھ سکتی ہی تو ہم جو فرشتہ بھیجین تو آدمی ہی کی صورت پر بھیجین وَّلَلَبَسْنَا اور البتہ پوشیدہ کرین ہم عَلَيْهِمْ اونپر مَّا يَلْبِسُوْنَ ○ وہ چیز جو اونھون نے خود اپنے اوپر پوشیدہ کی ہی آج یعنی جیسے آدمی کی رسالت نہین مانتے ہین اوسوقت بھی طعنہ کر کے کہینگے کہ نہین ہی مگر بشر مثل ہمارے پھر حق تعالی ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تسکین دیتا ہی تاکہ کافرون کے کلام سے آپکے دل کو رنج نہو اور حق تعالی فرماتا ہی وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ اور بیشک جھٹلا کر افسوس کیا ہی کافرون نے ساتھ پیغمبرون کے جو تھے مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تمسے فَحَاقَ پھر اوتری ہی بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ اون لوگون پر جنھون نے مسخر اپن کیا رسولون سے یعنی رسولون کے ساتھ ٹھٹھا کیا ہی مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوس چیز کی جو اونھون نے کی تھی کہ ساتھ اوسکے يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ٹھٹھا کرتے تھے اور وہ جزا عذاب الٰہی تھا کہ نازل ہوا اور اون کافرون کو گھیر لیا قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پوچھو اونسے کہ اگر مشرکون پر عذاب ہونے کو تم نہین مانتے ہو تو سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ سیر کرو بیچ زمین کے کبھی یمن کی کبھی شام کی اور عاد اور ثمود کے مقامون پر گذر کرو ثُمَّ انْظُرُوْا پھر دیکھو نظر عبرت سے کہ كَيْفَ كَانَ کیونکر ہوا ہی عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ انجام کار جھٹلانے والونکا قُلْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پوچھو اونسے کہ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے کسکے ہی

ع ۱۰

جو کچھ بیچ آسمانون اور زمینون کے ہی خالقیت اور مالکیت کی رو سے اگر وہ جواب دین یا نہ دین قُلْ لِّلّٰهِ کہدو تم کہ واسطے اللہ کے ہی كَتَبَ لکھ لی ہی اللہ نے عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اوپر ذات اپنی کے یعنی لازم کر لی ہی فضل اور جود کی راہ سے رحمت کہ وہ قبول توبہ اور عفو معصیت ہی اور حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نے ایک کتاب لکھی ہی اور وہ اوسکے پاس ہی عرش پر مضمون اوسکا یہ ہی کہ بیشک میری رحمت غالب ہوگئی ہی میرے غضب پر اور چاہیے کہ اوس سے رحمت ذاتیہ مراد ہو کہ اوسی کو رحمت مطلقہ اور امتنانیہ بھی کہتے ہین اور وہ ایسی رحمت ہی کہ سب چیزون کو پہونچی ہی اور نتیجہ اوسکا عطا کرنا ہو بے سوال کیے اور مانگے ہوئے اور بغیر حاجت اور استحقاق کے کہ مثنوی مولانا معنوی مین وارد ہی نظم در عدم ما مستحقان کے بدیم ✦ کہ برین جان و برین دانش شدیم ✦ ما نبودیم و تقاضا ما نبود ✦ لطف تو ناگفتہ ما می شنود ✦ لَيَجْمَعَنَّكُمْ قسم ہی خدا کی کہ جمع کریگا خدا تمھین اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ طرف دن قیامت کے یا جمع کریگا تمھین قبرون مین روز قیامت تک لَا رَيْبَ فِيْهِ ایسا دن کہ اوسکے وقوع مین کچھ شک نہین ہی اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جن لوگون نے کہ نقصان کیا اپنی جانون مین یعنی فطرت اصلی اور عقل سلیم جو اونھین پہونچی تھی اوسے ضائع کیا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ پس وہ ایمان نہ لائینگے وَلَهٗ اور واسطے خدا کے ہی مَا سَكَنَ جو کچھ آرام لیتا ہی فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ بیچ دن رات کے یعنی وہ زمان و مکان کا مالک اور اون چیزون کا بھی مالک ہی جنکو زمان اور مکان گھیرے ہوئے ہیں وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ ہی سننے والا جو کچھ کافر کہتے ہین الْعَلِيْمُ ۝ جاننے والا اوس بات کو جو وہ قصد کرتے ہین یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہی کہ کفار قریش مین سے ایک جماعت نے کہا کہ اے محمد ہمین معلوم ہوا ہی کہ احتیاج اور غریبی تجھے اس کام پر رکھتی ہی جو تو نے اختیار کیا ہی ہم چندے کے طور پر قبیلون کے شرفا سے تیرے واسطے اتنا مال حاصل کر دیتے کہ اپنے سب عزیزون سے زیادہ تو مالدار ہوجائے بشرطیکہ اس دین سے تو رجوع کر حق تعالی نے فرمایا کہ دن رات جن چیزون پر شامل ہی وہ سب خدا کی ملک ہی اگر چاہے تو اپنے پیغمبر کو اتنا مال دیدے کہ تمام خلق سے زیادہ وہ مالدار ہوجائے قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا غیر خدا کو اَتَّخِذُ وَلِيًّا پکڑون مین دوست یعنی غیر خدا کو مین دوست نہین بناتا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ایسا خدا کہ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا ہی وَهُوَ يُطْعِمُ اور وہ کھلاتا ہی خلق کو یعنی روزی دیتا ہی وَلَا يُطْعَمُ اور نہین روزی دیا جاتا ہی یعنی خلق سے وہ بے نیاز ہی اور خلق اوسکی محتاج ہی جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہی مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک مین مامور ہوا ہون اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ یہ کہ ہون مین اوّل وہ شخص جسنے مانا حکم خدا کا اسواسطے کہ نبی دین میں امت سے سابق اور پہلے ہوتا ہی وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور مجھے حکم ہی کہ نہو تو مشرکون مین سے یعنی شرکت کر قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک مین ڈرتا ہون اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ اگر گنہگار ہوجاؤن مین اپنے رب کے حکم سے یعنی اگر اوسکے سوا اور کسی کی عبادت کرون عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ عذاب سے دن بزرگ کے کہ وہ قیامت کا دن ہی مَنْ يُّصْرَفْ جو شخص کہ پھیرے خدا عذاب عَنْهُ اوس سے بکر نے يَصْرِفْ معروف کا صیغہ پڑھا ہی اوسکا

نہین چاہتا مین ان سے رزق اور نہین چاہتا مین یہ کہ کھلاوین مجھے بیشک اللہ وہی رزق دینے والا زور آور ہی مضبوط ۱۲

یہ ترجمہ ہوا اور حفص نے مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو شخص کہ پھیرا جائے عذاب اوس سے یَوْمَئِذٍ اوسدن فَقَدْ رَحِمَهٗ پس تحقیق کہ رحم کیا ہے اوسپر اللہ نے وَذٰلِكَ اور یہ رحم الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ چھٹکارا پانا ہے کھلا ہوا وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ اور اگر پہونچاوے تجھے خدا بِضُرٍّ سختی جیسے مرض اور غریبی فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ تو کوئی باز رکھنے والا اور لیجانے والا اوسے نہین اِلَّا هُوَ ؕ مگر وہی وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ اور اگر پہونچاوے تجھے بھلائی جیسے مالداری اور صحت فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تو وہ اوپر سب چیزون کے انمین سے قادر ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ اور وہ ہے قہر کرنے والا فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ غالب اوپر بندون اپنے کے یہ فوقیت مکان کے سبب سے نہین ہے بلکہ قدرت اور قہر کے سبب سے تمام مخلوقات پر حق تعالی کے غالب اور قادر ہونے کی تصویر ہے وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ ہے محکم کار اپنی تدبیر مین الْخَبِيْرُ ۝ جاننے والا چھپے حال بندون کے لکھا ہے کہ قریش کے احمقون نے کہا کہ ای محمد ہم کسی کو بھی نہین دیکھتے کہ تیری تصدیق کرے اور احبار یہود اور علماء نصارا سے ہمنے پوچھا کہ اس مرد کی صفت اپنی کتابون مین تمنے کہین دیکھی اون سبھون نے انکار کیا اب ہمین کوئی شخص ایسا دکھا جو تیری رسالت اور تیری کتاب کی حقیت پر گواہی دے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے جواب مین کہ اَيُّ شَيْءٍ کیا چیز اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ بہت بڑی ہے گواہی کو یعنی کسکی گواہی سب گواہیون سے بڑھکر ہے قُلِ اللّٰهُ ۙ تف لا شَهِيْدٌ کہدے کہ خدا بہت بڑا ہے گواہی کے واسطے بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وہ گواہ ہے درمیان میرے اور تمھارے یعنی میری حقیت اور تمھارے بطلان پر وہ گواہ ہے وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اور وحی کی ہے میری طرف اس قرآن کو لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ تاکہ ڈراؤن مین تمھین ساتھ قرآن کے اور اگرچہ اوسمین خوشخبری بھی ہے مگر اکتفا کی دو ضدون مین سے ایک ہی کے بیان پر وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اور مین ڈراتا ہون جس کسی کو قرآن پہونچا ہے عربی ہو خواہ عجمی جن انس کوئی ہو امام مقاتل رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف پہونچا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نذیر یعنی ڈرانے والے ہین اور اسی سبب سے ہے جو محمد بن قرظی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ جس شخص کو قرآن شریف پہونچا اوسنے گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ کیا تمھی ہو کہ گواہی دیتے ہو اَنَّ مَعَ اللّٰهِ یہ کہ ساتھ اللہ کے ہین اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ خدا اور بہت سے یعنی بت قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ کہدے کہ مین گواہی ندیتا اس بات پر قُلْ اِنَّمَا هُوَ کہدے کہ سوا اسکے نہین نہ وہ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ہے اکیلا اور مین اسطور پر گواہی دیتا ہون وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ اور بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ ساتھ اوسکے تم شریک رکھتے ہو بتون وغیرہ مین اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ کہ دی ہمنے اونھین کتاب يَعْرِفُوْنَهٗ پہچانتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ صورت اور صفت کے جو مذکور ہے توریت مین كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ جسطرح پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو صورت اور صفت سے اس سے کھلی ہوئی پہچان مراد ہے لکھا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو تم پہچانتے ہو اور حق تعالی اوسکی خبر دیتا ہے کہ وہ پہچان اپنے بیٹون کو پہچاننے کے مثل ہے یہ کس طور پر ہو سکتی ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اپنے بیٹے کی صحت نسب سے زیادہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر مین یقین رکھتا ہون سواسطے کہ

وقف لازم
باتفاق

وقف لازم

حضرتؐ کی رسالت توریت سے مجھے معلوم ہوئی اور اپنے بیٹے کے نسب کی صحت مین کیا جانون کہ عورتون نے کیا کیا ہو حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خدا توفیق کو تیری رفیق کرے ای عبداللہ تو نے ٹھیک سمجھا واللہ ہو سچا ہی اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جنہون نے
نقصان کیا اپنی جانون مین یعنی مشرک اور اہل کتاب مین فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس وہ ایمان نہین لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ
اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اوس شخص سے جو افترا کرے اور باندھے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ یا کہے کہ ملائکہ
خدا کی بیٹیان ہین اور ہمارے بت خدا کے پاس شفیع ہونگے اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا یہ کہ جھٹلاوے اوسکی آیتون کو کہ قرآن ہی اور
جادو اور شعر اور کہانت اوسکا نام رکھے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق کہ نہ چھٹکارا پاوینگے ظالم لوگ یعنی کافر وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
جَمِيْعًا اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے اونھین سبکو عابدون اور معبودون کو ثُمَّ نَقُوْلُ پھر کہینگے ہم ملامت کرنے کے طور پر
لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا واسطے اون لوگون کے جنہون نے شرک کیا کہ اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ کہان ہین خدا تمھارے جنھین تم خدا
برحق کا شریک کرتے تھے الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ جنھین تم گمان کرتے تھے کہ تمھاری شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ
فِتْنَتُهُمْ پھر نہوگی معذرت اونکی اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہ کہ کہینگے وَاللّٰهِ رَبِّنَا قسم خدا کی کہ رب ہمارا ہی مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ
نہ تھے ہم شرک کرنے والے جھوٹ بولینگے اور اوسپر قسم کھاوینگے مشرک لوگ قیامت کے دن موحدون کی بزرگیان اور بلند مراتب
دیکھینگے تو آپس مین کہینگے کہ آؤ شرک سے انکار کرین تو ہم بھی نجات پاوین پس خدا کی قسم کھا کر کہینگے کہ ہم لوگ مشرک نہ تھے حق تعالیٰ
اونکے مونھون پر مُہر کر دیگا اور اونکے ہاتھ پانون گواہی دینگے جیسا حق تعالیٰ فرماتا ہی اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ الآیہ اُنْظُرْ كَيْفَ
كَذَبُوْا دیکھ تو کہ کیونکر جھوٹ کہتے ہین عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اوپر جانون اپنی کے شرک سے منکر ہو کر وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوگیا اونسے
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ جو کچھ کہ تھے افترا کرتے یعنی خدا کا شریک منقول ہی کہ ابوسفیان اور ولید اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف
اور اوسکا بھائی ایک جماعت کے ساتھ مسجد الحرام مین ایک جگہ جمع ہو کر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن پڑھنا سنتے تھے
نضر بن حارث سلاطین عجم کی تاریخین پڑھتا تھا اور اگلون کی خبرین اوسے یاد تھین اوسکے ساتھیون نے اوس سے پوچھا کہ یہ کیا ہی
جو محمدؐ پڑھتا ہی وہ لعین بولا کہ مین نہین جانتا کہ یہ کیا کہتا ہی مگر یہ جانتا ہون کہ ہونٹ ہلاتا ہی اور اگلے لوگون کا افسانہ پڑھتا ہی
جسطرح کبھی مین بھی پڑھ کر تمھین سناتا ہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ اور اونکے کافرون مین سے مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ
کچھ لوگ ہین کہ کان لگائے رہتے ہین طرف تیرے جسوقت تو قرآن پڑھتا ہی وَجَعَلْنَا اور ڈالدیے ہین ہمنے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اوپر
دلون کے اَكِنَّةً پردے اَنْ يَّفْقَهُوْهُ تاکہ نہ سمجھین اوسے وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ اور رکھدیا ہی ہمنے اونکے کانون مین وَقْرًا
بوجھ تاکہ حق بات نہ سنین وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ اور اگر دیکھین ہر معجزہ جو تجھسے طلب کرتے ہین تو لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا
نہ ایمان لاوین ساتھ اوسکے کمال عداوت سے اور اونمین تقلید کی مضبوطی اور تکذیب نہایت کو پہونچ گئی ہی حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ
یہانتک کہ جب آتے ہین تیرے پاس يُجَادِلُوْنَكَ تو جھگڑا اور عداوت کرتے ہین تجھسے يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا کہتے ہین
وہ لوگ جو کافر ہین کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ کتاب اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ مگر افسانہ اگلے لوگون کا وَهُمْ

اور وہ یعنی کافر یَنْهَوْنَ عَنْهُ باز رکھتے ہین لوگون کو رسول کا ایمان لانے سے وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ اور دور رہوتے ہین
ایسی ذات بابرکات سید رسول کے پاس سے یعنی نہ خود ایمان لاتے ہین نہ اورون کو ایمان قبول کرنے دیتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیت
ابو طالب کی شان مین نازل ہوئی اور معنی اسکے یہ ہین کہ منع کرتا ہے دشمنون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تعرض کرنے سے
اور آپکی حمایت کرتا ہے اور خود آنحضرت کے دین سے دوری ڈھونڈھتا ہے وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اور ہلاک نہین کرتے ہین اس کام سے
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ مگر جانون اپنی کو وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور نہین جانتے کہ اونکا ضرر اونکے سوا اور کسی کی طرف تجاوز نہین کرتا
وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو انھین اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ جب روک رکھے گئے ہون بیچ آگ کے تو البتہ دیکھے تو کام نہایت ابتری
اور خرابی مین اونھین تو دیکھے کہ عذاب کی سختی کی وجہ سے فریاد کرتے اور چلاتے ہین فَقَالُوْا پھر کہتے ہین يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ کاشکے ہم
پھیرے جائین دنیا مین وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا اور تکذیب کرین آیتون رب اپنے کی وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
اور ہون ہم ایمان والون مین سے بَلْ ایسا نہین ہے جو یہ کہینگے کہ دنیا مین جائین تو ایمان لائین بلکہ اوسی کفر پر رہینگے اور یہ توحید کا
اقرار اوسوقت اسواسطے ہوگا کہ بَدَا لَهُمْ ظاہر ہوئی ہے واسطے اونکے مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ وہ چیز جو چھپاتے تھے یعنی کفر اور
گناہ مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے دنیا مین چونکہ آج ہاتھ پاؤن کی گواہی سے وہ چیز انپر ثابت ہوگئی تو عذر کرتے ہین اور دنیا مین
جانے کی آرزو رکھتے ہین وَلَوْ رُدُّوْا اور اگر اونھین پھر بھیجین دنیا مین تو لَعَادُوْا البتہ پھر جائین لِمَا نُهُوْا عَنْهُ طرف اوس
چیز کے کہ منع کیے گئے ہین اوس سے یعنی شرک اور عصیان وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور بیشک وہ جھوٹے ہین ایمان لانے کے وعدہ مین
اور جب آیتین قیامت کی وعید مین کافرون پر پڑھی گئین تو بعث ونشر کے منکر ہوئے وَقَالُوْٓا اور بولے اِنْ هِىَ نہین ہے
یہ زندگی اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگی ہماری دنیا مین وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اور نہین ہین ہم اوٹھائے گئے
قبرون سے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ جب ٹھہرا رکھینگے کافرون کو خدا کے حکم پر یا محل عرض مین
قَالَ کہیگا خدا اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ کیا نہین ہے یہ بعث ونشر سچ اور درست قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا کہینگے البتہ ہے قسم رب
ہمارے کی یعنی اوسوقت اقرار کرینگے قسم کھاکر قَالَ کہیگا اللہ کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پھر چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝
بدلے اوسکے کہ تھے تم کفر کرتے یعنی کفر کے سبب سے عذاب کھینچو قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ تحقیق کہ نقصان کیا اون لوگون نے کہ كَذَّبُوْا
بِلِقَآءِ اللّٰهِ تکذیب کی دیدار خدا کی یا مرنے کے بعد ثواب اور عذاب کا ملنا باور نکیا حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ یہانتک
کہ جب آجائیگی اونپر قیامت بَغْتَةً ناگہان قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا کہینگے ای حسرت اور پشیمانی ہماری عَلٰى مَا فَرَّطْنَا اوپر اوس
چیز کے کہ تقصیر کی ہمنے فِيْهَا بیچ زندگی دنیا کے وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اور وہ اوٹھائینگے اَوْزَارَهُمْ گناہ اپنے عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اوپر
پیٹھون اپنی کے مراد یہ ہے کہ اونکے گناہ اونپر لازم رہینگے اور اونسے جدا نہونگے اور معالم مین لکھا ہے کہ مومن آدمی جب قبر سے
اوٹھیگا تو ایک چیز نہایت خوبصورت خوشبو اوسکا استقبال کریگی اور کہیگی کہ تو مجھے پہچانتا ہے مومن کہیگا کہ نہین میں تجھے
نہین جانتا ہون وہ چیز کہیگی کہ مین تیرے نیک کام ہون آ مجھپر سوار ہو کہ مین دنیا مین بہت تجھپر سوار [illegible]

ع ۱۰ ۳

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا اسی طرف اشارہ ہی اور کافر جب خاک سے سر اوٹھائیگا تو اوسکے سامنے ایک چیز نہایت بُری بدبو اور بدگو آکے کہیگی کہ تو مجھے جانتا ہی کافر کہیگا کہ نہین مین تو تجھے نہین جانتا ہون وہ چیز کہیگی کہ مین تیرا بُرا اور ناپاک کام ہون تو دنیا مین مجپر بہت سوار ہوا اب آج مین تجپر سوار ہوتا ہون اور آیہ وَہُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَہُمْ عَلٰی ظُہُوْرِہِمْ اسی سے عبارت ہی اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ○ آگاہ ہو بُرا بوجھ ہی گناہ کا بوجھ جو وہ کھینچینگے وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اور نہین ہی زندگی دنیا کی جسپر یہ مغرور ہین اِلَّا لَعِبٌ وَّلَہْوٌ مگر لڑکون کا کھیل اور دیوانون کا شغل وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ اور البتہ گھر آخرت کا خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ بہتر ہی واسطے اون لوگون کے جو پرہیزگاری کرتے ہین اسواسطے کہ آخرت کا گھر باقی ہی اور اوسکی لذتین خالص ہین آفتون کے شائبون سے اور اوسکی نعمتین زائل ہونے کا ہرگز خوف نہین اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ بکرنے یَعْقِلُوْنَ پڑھا ہی یعنی کیا وہ نہین سمجھتے اور حفص نے تعقلون پڑھا ہی یعنی کیا تم نہین سمجھتے کہ ان دونون گھرون یعنی دنیا اور آخرت مین سے کون بہتر ہی لکھا ہی کہ اخنس بن شریق اور ابوجہل نے باہم ملاقات کی اخنس بولا کہ ای ابوالحکم محمد بن عبداللہ کی شان مین تم کیا حکم کرتے ہو وہ اپنے دعوے سے جھوٹا ہی یا سچا اسوقت مین اور تم دوہی آدمی ہین اور کوئی نہین کہ اگر سچ کہوگے تو گرفت کریگا ابوجہل بولا کہ محمد سچا ہی جو کچھ ہمین پہونچا تا ہی آسمانی ہی شیطانی نہین لیکن اگر ہم اوسکی نبوت کا اقرار کرتے ہین تو ڈر کی بات یہ ہی کہ تمام عزو شرف جنسے اہل حرم ممتاز اور سرفراز ہین جیسے علم برداری اور مشورہ دینا اور پانی پلانا مسجد کی عمارت یہ سب آل قصی سے علاقہ رکھتا ہی اگر نبوت بھی اونھی کی طرف رجوع کرے تو شرفاے قریش اور بقیہ آل لوی دفعۃً محروم ہجائینگے اور ابومیسرہ کا قول یہ ہی کہ ابوجہل نے بالمشافہہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ای محمد ہمنے ہرگز جھوٹ تجسے نہین سنا اور ہم تجھے سچا جانتے ہین مگر دعوی نبوت مین ہم تیری تکذیب کرتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ نَعْلَمُ بیشک ہم جانتے ہین اِنَّہٗ لَیَحْزُنُکَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ تحقیق کہ تجھے غمگین کرتی ہی وہ بات جو وہ تیری تکذیب مین کہتے ہین فَاِنَّہُمْ پس تحقیق کہ وہ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ نہین تکذیب کرتے تیری حقیقت مین اور تیرے سچے ہونے کے مقر ہین وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ اور مگر وہ ظالم ہین بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ ○ انکار کرتے ہین خدا کی آیتون سے عناد کے باعث سے پھر حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسکین کے واسطے فرماتا ہی وَلَقَدْ کُذِّبَتْ اور تحقیق کہ جھٹلائے گئے ہین رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ پیغمبر پہلے تجسے فَصَبَرُوْا پھر صبر کیا اونھون نے عَلٰی مَا کُذِّبُوْا اوپر اوس چیز کے کہ جھٹلائے گئے وَاُوْذُوْا اور ایذا دیے گئے حَتّٰۤی اَتٰہُمْ نَصْرُنَا یہانتک کہ آئی اونکے پاس نصرت ہماری اور ہمنے صابرون سے نصرت کا وعدہ کیا ہی اور کافرون پر مومنون کے غالب ہونے کا حکم کر دیا ہی وَلَا مُبَدِّلَ اور نہین کوئی بدلنے والا لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ اللہ کے وعدون کو اور حکم کو جو اوسنے مسلمانون کی فتح و نصرت کے باب مین فرمایا ہی کہ وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ اِنَّہُمْ لَہُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَہُمُ الْغٰلِبُوْنَ وَلَقَدْ جَآءَکَ اور تحقیق کہ آئین تیرے پاس مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ○ بعضی خبرین رسولون کی کہ اونکی امتون نے کیا کیا تکلیفین اونھین پہونچائین اور اونھون نے صبر کیا اور آخر غالب ہوے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ وَاِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکَ اور اگر ایسا ہی کہ گران ہوا اوپر تیرے اِعْرَاضُہُمْ منھ پھیرنا اونکا یعنی انکار کرنا دین حق سے فَاِنِ

اور تحقیق کہ پہلے گذری ہی بات ہماری واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے یعنی کہ وہی ہین مدد دیے گئے اور تحقیق کہ لشکر ہمارا سو وہی ہین غالب ۱۲ ... کہ البتہ ضرور غالب ہوتے ہین اور رسول میرے ۱۲

اسْتَطَعْتَ پس اگر سکے تو اَنْ تَبْتَغِيَ یہ کہ ڈھونڈھے تو نَفَقًا فِي الْاَرْضِ کوئی سوراخ زمین مین لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگون کے ایمان لانے کی جو بڑی حرص تھی اسوجہ سے آپ چاہتے تھے کہ جو معجزہ کفار مانگتے ہین حق تعالے ظاہر کردے تاکہ شاید یہ لوگ مسلمان ہوجائین تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر انکے انکار سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم رنجیدہ ہوے اور انکا انکار تمھین ناگوار اور شاق گذرتا ہی پس اگر زمین مین تم کوئی نقب پاسکتے ہو کہ اوسمین چلے جاؤ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ یا سیڑھی پیدا کرو اور آسمان پر چڑھ جاؤ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ پھر لے آؤ آیت اور معجزہ جیسا کہ وہ چاہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ تو لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى البتہ جمع کردیتا اونھین اوپر ہدایت کے اور ایمان کی توفیق دیتا فَلَا تَكُوْنَنَّ پس نہو ظاہر مین تو یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اور حقیقت مین امت کو حق تعالی فرماتا ہی کہ نہو تم مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ؁ ناداںون مین سے اور اس مسئلہ سے جاہل نہو جاؤ کہ کفر اور ایمان میرے خذلان اور توفیق سے متعلق ہی اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین تیری دعوت یعنی تو جو دین حق کی طرف بلاتا ہی الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وہ لوگ جو سنتے ہین سمع قبول سے سمجھکر اور غور و تامل کرکے مگر کافر لوگ مردون کے مثل ہین قبول کرنا اونسے نہ ظاہر ہوگا جیسے مردون سے وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ اور مردون کو اوٹھائیگا اللہ اوسوقت وہ جانینگے اور اوسوقت کا جاننا کچھ فائدہ نہ دیگا ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ؁ پھر طرف اوسکے سب پھیرے جائینگے جزا اور مکافات کے واسطے وَقَالُوْا اور کہا روساے قریش نے لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ کیون نہین اوتاری جاتی محمد پر اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ نشانی اوسکے رب سے یعنی جو معجزہ ہم اوس سے مانگتے ہین قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک اللہ قادر ہی عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً اوپر اس بات کے کہ بھیجے نشانی اون نشانیون مین سے جو وہ مانگتے ہین وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؁ اور مگر اکثر اونمین سے نہین جانتے کہ اوسکا نازل ہونا بلا آنے کا سبب ہی اسواسطے کہ حکم الٰہی اسطرح نافذ ہی کہ جب لوگ کوئی معجزہ مانگین اور حق تعالی وہ معجزہ ظاہر کردے اور مانگنے والے ایمان نہ لائین تو ہلاک کرنے کا عذاب اونپر نازل ہو جیسے قوم ثمود اور اصحاب مائدہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اور نہین کوئی چلنے والا زمین پر وَلَا طٰٓئِرٍ اور نہ کوئی اوڑنے والا کہ ہوا مین يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اوڑتا ہی دونون بازوون اپنے سے یہ کلمہ تاکید کے واسطے ہی جیسے کہتے ہین کہ فلانی چیز مین نے اپنی آنکھ سے دیکھی اور فلانی بات مین نے کان سے سنی یا یہ کہ طیران سرعت سے کنایہ ہو تو جناحیہ کا لفظ قطع مجاز کرتا ہی اور حاصل کلام یہ ہی کہ نہین ہی کوئی چلنے والا اور اوڑنے والا اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مگر وہ امتین ہین مثل تمھارے پیدا ہونے اور مرنے جینے مین یا ثناے الٰہی کرنے مین اسواسطے کہ کوئی چیز اللہ جل شانہ کی تسبیح سے غافل نہین وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ نہین چھوڑی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز بلکہ وہ مشتمل ہی دلائل دقائق امور علوی و سفلی پر ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ؁ پھر طرف رب اپنے کے حشر کیجائینگی یہ امتین تاکہ بعضون سے بدلا لیلین وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور جن لوگون نے جھٹلایا میری آیتون کو صُمٌّ بہرے ہین دلائل ربوبیت سننے سے وَّبُكْمٌ اور گونگے ہین وحدانیت کے باب مین بات کرنے سے اور وہ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ تاریکیون مین کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کی ہین مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ جسے چاہتا ہی اللہ گمراہ کر دیتا ہی یعنی ہدایت کی

وقف غفران

نزول

ع۵ اور نہین کوئی چیز کہ تسبیح کرتی ہو ساتھ حمد الٰہی کے ۱۲

توفیق اوس سے منقطع کرلیتا ہے وَمَنْ يَّشَاْ اور جسے چاہتا ہے يَجْعَلْهُ ثابت کرتا ہے اور قائم رکھتا ہے عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○
اوس راہ سیدھی کے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ
اگر آئے تمھارے پاس عذاب الٰہی جیساکہ اگلے کافرون پر دنیا مین آیا اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ یا آئے تم پر قیامت اور ہول اور عذاب
آخرت تو اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کیا غیر خدا کو پکارو گے کہ وہ عذاب تم پر سے اوٹھالے یعنی پکارو گے غیر خدا کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
اگر ہو تم اس بات مین سچے کہ بت خدا ہین بَلْ ایسا نہین کہ بتون کو پکارو بلکہ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ اوسی کو پکارو گے اور اوسکی درگاہ
سوا او کہین زاری اور فریاد نہ کرو گے فَيَكْشِفُ پھر دور کرتا ہے اور دفع کر دیتا ہے تم پر سے دنیا مین مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ
وہ چیز جسے دور کرنے کے واسطے تم اوسے پکارتے ہو اِنْ شَآءَ اگر چاہتا ہے وَتَنْسَوْنَ اور بھول جاتے ہو دعا کے وقت
یعنی اعراض کرتے ہو مَا تُشْرِكُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھ اوسکے یعنی اپنے باطل خداؤن کو وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَآ اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے رسولون کو اِلٰٓى اُمَمٍ طرف اونکی امتون کے مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھسے اور وہ امتین کافر ہوگئین
اور اپنے پیغمبرون کی تکذیب کی فَاَخَذْنٰهُمْ پھر پکڑا ہمنے اونھین بِالْبَاْسَآءِ ساتھ سختی اور تنگی کے وَالضَّرَّآءِ اور ساتھ
آفتون اور بیماریون کے لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○ تاکہ شاید نالہ و زاری کرین اور شرک سے منھ پھیر کر توبہ اور استغفار کرین
فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا پھر جسوقت آیا اونپر عذاب ہمارا کیون نالہ و زاری نہ کی اونھون نے اور تضرع او عاجزی کے
ساتھ ہماری درگاہ کی طرف کیون نہ متوجہ ہوے اگر میری درگاہ کی طرف متوجہ ہو کر نالہ و زاری کرتے تو بلا دفع ہو جاتی وَلٰكِنْ قَسَتْ
اور لیکن سخت ہو گئے قُلُوْبُهُمْ دل اونکے اور تضرع اور زاری نہ کرنا سخت دلی سے ہے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اور آراستہ کر دیے واسطے
اونکے شیطان نے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تھے وہ کام کرتے یعنی اپنے اعمال پسند کر کے معجب اور خوش تھے اور عجب ہلاک کرنے والی
صفتون مین سے ایک صفت ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین چیزین مہلک ہین حرص اطاعت کی گئی اور خواہش اتباع کی گئی اور
اور عجب کرنا آدمی کا ساتھ ذات اپنی کے شیطان نے جب جانا کہ عجب اور خود بینی کی وجہ سے مین شقاوت ابدی مین پڑا اور جو دعوی اور
ڈینگ اوس سے سرزد ہوئی اسی عجب کے سبب سے تھی تو ضرور غافل لوگون کو عجب کی راہ سے خرابی کے کنوے مین ڈبوتا ہے اور عجب اور
خود بینی کو غافلون کی نظر مین آراستہ کرتا ہے تاکہ اپنے تئین دیکھنے کی وجہ سے حق تعالیٰ کی عبادت سے باز رہین نظم مرد معجب اہل دین نبود
ہیچ معجب خدای بین نبود + بیخبر زان جہان و مست یکیست + خویشتن بین و بت پرست یکیست + فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ پھر جب
بھول گئے کفر اور تکذیب کرنے والے وہ چیز کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اوسکے محتاجی اور بیماری کی رو سے فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
کھول دیے ہمنے اوپر اونکے اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ دروازے سب چیزون کے یعنی سب راحتون اور نعمتون کے جب بلا
اور محنت کے سبب سے اونھون نے نصیحت نہ مانی تو وسعت معیشت آسان کر کے بھی ہمنے اونکا امتحان لیا حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا
یہانتک کہ خوش ہوے بِمَآ اُوْتُوْٓا ساتھ اوس چیز کے جو اونھین دی تھی نعمت اور دل اوسمین لگایا اور اوسکے سبب سے لذات
جسمانی جو حاصل کی تھے نعمت کے باعث منعم سے باز رہے اور اوسکی شکر گزاری نہ کی تو اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً پکڑ لیا ہمنے اونھین ناگہان

ع ۱۱

فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ پھر وہ عذاب دیکھنے کے بعد پشیمان اور نا امید تھے فَقُطِعَ پس کاٹی گئی دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ جڑ اوس قوم کی جو ظالم تھی یعنی مین نے نصرت کی اپنے دوستون کی اور اپنے دشمنون کو بالکل ہلاک کردیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور حمد واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے سب عالمون کا اوپر ہلاک کرنے ظالمون کے اور چونکہ ظالمون کی ہلاکت سے اور لوگ اونکے ظلم و ستم سے چھوٹتے ہین لہذا اونکی ہلاکت بڑی نعمت اور غنیمت ہے تو اونھین ہلاک کرنے والا ضرور حمد و ثنا کے لائق ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ اگر لیلے اللہ سَمْعَكُمْ شنوائی تمھاری کہ تم بہرے ہوجاؤ وَاَبْصَارَكُمْ اور بینائیان تمھاری کہ تم اندھے ہوجاؤ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ اور مہر کردے تمھارے دلون پر کہ اوسمین سمجھ اور ہوش نہ رہے مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کونسا ہے خدا سوا اللہ کے جو اپنی قدرت اور اپنے کرم سے يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ لا دیوے تمھین وہ جو کچھ لے لیا ہے اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ دیکھ اور نگاہ کر کہ کیونکر پھیرتے ہین ہم آیتین ایک اسلوب سے دوسرے اسلوب کی طرف یعنی کبھی تو مین ترغیب کی بات کرتا ہون کبھی تنبیہ کی ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ پھر کافر باز رہتے ہین اوس سے اور حق کی اطاعت نہین کرتے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ کیا دیکھتے ہو اور کیا کرتے ہو تم اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اگر آجائے تمپر عذاب الٰہی بَغْتَةً ناگہان بے آثار پیدا ہوے جو اوسپر آگاہ کردین اَوْ جَهْرَةً یا آشکارا کہ اوسکے نزول کی علامت پہلے ظاہر ہو اور بعضون نے کہا کہ بَغْتَةً وہ عذاب ہے جو رات کو آئے اور جَهْرَةً وہ عذاب ہے جو دن کو نازل ہو اور بہر تقدیر هَلْ يُهْلَكُ تو کیا ہلاک ہونگے یعنی ہلاک نہونگے اوس عذاب سے اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ مگر گروہ ظالمون کے یعنی مشرک لوگ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اور نہین بھیجا ہمنے رسولون کو اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ مگر خوشخبری دینے والے مسلمانون کو بہشت کی اور ڈرانے والے کافرون کو دوزخ سے فَمَنْ اٰمَنَ پھر جو کوئی ایمان لائے وَاَصْلَحَ اور پرہیزگاری اور عبادت سے اپنے کام بنائے فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہین خوف اونپر عذاب جاودانی سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب آخرت فوت ہونے سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور جن لوگون نے تکذیب کی ہے میری آیتون کی يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ پہونچیگا اونھین عذاب بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے تصدیق کی حد سے باہر ہوجاتے قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ کہہ کہ نہین کہتا ہون مین تمھین عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ کہ پاس میرے خزانے ہین روزی الٰہی کے کہ جو کچھ تم چاہتے ہو وہ مین لے آؤن وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور مین نہین جانتا ہون غیب کی بات جب تک مجھپر وحی نہ آئے کہ جو کچھ تم پوچھتے ہو اوسکا جواب دون وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ نہین کہتا ہون مین تمسے کہ مین فرشتہ ہون کہ جو کچھ مین چاہون قوت ملکی سے کرلون بلکہ مین تمھاری ہی طرح بشر ہون اِنْ اَتَّبِعُ متابعت نہین کرتا ہون مین اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ مگر اوس چیز کی جو وحی بھیجی جاتی ہے طرف میرے قُلْ کہہ مثال سننے کی طرح هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى کیا یکسان ہوتا ہے اندھا وَالْبَصِيْرُ ؕ اور آنکھون والا یعنی برابر نہین ہوتا گمراہ اور وہ شخص جو راہ پائے ہوے ہے اور عالم اور جاہل اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ کیا کچھ فکر نہین کرتے تم تاکہ حق اور باطل مین تمیز کرو وَاَنْذِرْ بِهِ اور ڈرا ساتھ اوس چیز کے جو تجپر وحی آئی ہے الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اون لوگون کو جو ڈرتے ہین لغزشون کی کثرت

اور عمل مین کمی کی وجہ سے اَنْ یُّحْشَرُوْٓا یہ کہ حشر کیے جائینگے وہ لوگ اِلٰی رَبِّهِمْ طرف اپنے رب کی جزا کے دن اگرچہ قرآن کی نصیحت سبکو عام ہی
مگر یہان حق تعالی نے خاص کی ڈرنے والون کے ساتھ اسواسطے کہ نصیحت قبول کرنے والا اول اونصیحت سننے والے کا انھین کے ہین
لَيْسَ لَهُمْ نہین ہو واسطے اونکے مِّنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے وَلِيٌّ کوئی دوست کہ دنیا مین اونکے کامونکا متولی ہو وَّلَا شَفِيْعٌ
اور نہ کوئی شفیع کہ اونھین عقبی مین عذاب سے چھوڑائے پس اونھین ڈرا لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ تاکہ شاید پرہیز کرین گناہ سے لکھا ہی
کہ قریش کے سردارون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تیری مجلس مین ہمیشہ فقیر اور غلام رہتے ہین جیسے ابن مسعود اور بلال
اور مقداد اور عمار اور صہیب اور مثل انکے اگر ان فقیرون اور غلامون کو اپنی مجلس سے دور کر تو ہم تیرے پاس نشست برخاست کرین اور
دین اور قرآن کے باب مین باتین کہین اور سنین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین مسلمانون کو اپنی صحبت سے نہین نکال سکتا
وہ بولے کہ پھر انکے پاس بیٹھنا تو ہمین عیب اور عار ہی جسوقت ہم آئین اوسوقت انھین اوٹھا دیا کر اور یہ چلے جایا کرین تو شاید ہم تیرے
حکم کے مطیع اور منقاد ہو جائین نقل ہی کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا تو آپ کر سکتے ہین
ہم دیکھین تو کہ روساء عرب کے اس معاملہ کا کیا انجام ہوتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرفا کی درخواست قبول فرمائی اور ان لوگون نے
اس عہدہ پر دستاویز چاہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے لکھنے کا سامان لوگون نے حاضر کیا اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ
تعالی عنہ کو آپنے حکم فرمایا کہ اس گفتگو کو قلمبند کردو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور نہ نکال اپنی مجلس سے ان لوگون
جو پکارتے ہین رَبَّهُمْ رب اپنے کو اور اوسکا ذکر کرتے ہین بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ صبح اور شام کو یا پڑھتے ہین فجر کی نماز اور
عصر کی يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہین اوس دعا اور ذکر سے رضاے الٰہی اور بعضون نے کہا ہی کہ وجہ صلہ ہی یعنی خدا ہی کو
چاہتے ہین بس شیخ ابو یعقوب نہرجوری قدس سرہ سے لوگون نے پوچھا کہ مرید کی صفت کیا ہی اونھون نے یہ آیت پڑھی کہ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ارادت تین صورت پر ہی ایک یہ کہ محض دنیا ہی کا ارادہ جیسا
حق تعالی نے فرمایا ہی تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا[1] اور اسکی دو علامتین ہین دین کے نقصان کے ساتھ دنیا کی زیادتی پر راضی ہونا اور فقیر
مسلمانون سے منھ پھیرنا دوسرے محض آخرت کا ارادہ جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا[2] اور اسکی بھی دو علامتین ہین
دین کی سلامتی مین نقصان دنیا پر راضی ہونا اور فقیرون کے ساتھ الفت اور محبت کرنا تیسرے محض حق تعالی کا ارادہ جیسا حق تعالی نے فرمایا کہ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ
اور اسکی علامت یہ ہی کہ دونون جہان کے سر پر لات مارنا اور اپنی ذات اور خلائق سے آزاد ہو جانا بیت اگر یار اخواہی خطے بعالم درکش در بحر فنا
غرق شو و دم درکش مَا عَلَيْكَ نہین ہی تجھپر مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حساب مین سے اونکے اعمال کے کچھ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ
اور نہین حساب مین سے تیرے عمل کے عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ اوپر اونکے کچھ فَتَطْرُدَهُمْ تاکہ تو نکالدے اونھین یس
کسی طرح اونھین نہ نکال فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس ہو جائیگا تو ظالمون سے اگر اونھین نکال دیگا
وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا اور جسطرح تجھسے پہلے آزمایا ہی ہمنے فقیرون کو مالدارون کے ساتھ اسی طرح آزمایا ہمنے
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضے شریفون کو ساتھ بعضے ضعیفون کے امور دین مین اور مقدم رکھا ہمنے ان ضعیفون کو

[1] ارادہ کرتے ہو تم اسباب دنیا کا ۱۲
[2] اور جو شخص ارادہ کرتا ہی آخرت کا اور کوشش کرتا ہی واسطے اوسکے کوشش ۱۲

عرب کے قوی لوگون پر سبقت ایمان مین لِّيَقُولُوٓا تاکہین بڑے آدمی کہ اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ کیا یہ گروہ ہین کہ ایمان
اور احسان کی نعمت یا توفیق اور ہدایت کی وجہ سے احسان رکھا اللہ نے انپر مِّنۢ بَيْنِنَا ہم مین سے اَلَيْسَ اللّٰهُ کیا نہین ہو
اللہ بِاَعْلَمَ بڑا جاننے والا یعنی خوب جانتا ہو بِالشّٰكِرِيْنَ۝ شکر کرنے والون کو جو نعمت اسلام پر شکر کرتے ہین وَاِذَا
جَآءَكَ الَّذِيْنَ اور جب آئین تیرے پاس وہ لوگ جو يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا ایمان رکھتے ہین ساتھ آیتون ہماری کے
فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ پس کہہ سلام ہو تمپر ان لوگون سے وہی فقیر مراد ہین جنھین محفل سے نکالنے کو حق تعالیٰ نے منع فرمایا
اسکے بعد پھر جو مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی خدمت مین آتا حضرت اوسپر سلام کرنے مین پیشی کرتے
اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہو کہ ایک گروہ حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمنے بڑے گناہ کیے اور بہت جرم ہمسے سرزد ہوئے ہم کیونکر توبہ اور استغفار کرین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم انھین جواب دینے کی طرف ملتفت نہوتے اور وہ آستان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ناامید پھرے فورًا یہ آیت
نازل ہوئی کہ جب گنہگار مسلمان جو میری وحدانیت اور تیری رسالت اور قرآن کی حقیت کا ایمان لائے ہین تیرے پاس آئین تو
اونپر سلام کہہ کہ بشارت ہو دنیا مین سلامتی کی اور عقبیٰ مین رحمت کی اور سلام کے بعد کہہ کہ كَتَبَ رَبُّكُمْ لکھی ہو رب تمھارے نے
عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اوپر ذات اپنی کے بخشش یعنی رحمت کا وعدہ کر لیا ایسا وعدہ کہ خلاف ہونے کا شائبہ بھی اوسمین نہین
اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ تحقیق کہ جو کوئی کرے تم مین سے سُوٓءًۢا برا کام بِجَهَالَةٍ نادانی کے ساتھ یعنی برائی کرے ایسے
حال مین کہ ناواقف ہو اوسکے انجام سے اور اوسکے سبب سے جو عذاب ہوگا وہ اوسے نہ معلوم ہو ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ پھر
توبہ کرے بعد اوس کام کے وَاَصْلَحَ اور بنائے اپنا کام اسطرح پر کہ قصد کرے کہ پھر یہ گناہ مین نہ کرونگا فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ پس تحقیق
کہ خدا بخشنے والا ہی توبہ کرنے والون کو رَّحِيْمٌ۝ مہربان ہو اور نیز امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ اگر فرشتہ تجپر گناہ لکھتا ہو
تو خدا تیرے واسطے اپنے اوپر رحمت لکھتا ہو تو تیرے واسطے دو نوشتے ہین ایک ازلی ایک وقتی اور یہ امر مُسلّم اور مقرر ہو کہ وقتی
نوشتہ ازلی نوشتہ کو باطل نہین کر سکتا یہ شربت شفا ہو گناہ کے بیمارون کے واسطے اور شفا بشرط پرہیز ہو رباعی

دردمندان گنہ را روز و شب شربتی بہتر ز استغفار نیست + آرزومندان وصل یار را + چارہ غیر از نالہاے زار نیست +

وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اس سورت مین توحید اور نبوت کی دلیلین مفصل ہمنے بیان کین اسی طرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
تفصیل کرتے ہین ہم آیات قرآن کو مطیعون اور عاصیون کی کیفیت مین تاکہ حق ظاہر ہو جائے وَلِتَسْتَبِيْنَ اور تاکہ ظاہر
ہو جائے سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۝ راہ گناہگارون کی یعنی حق کو باطل سے تمیز ہو جائے لکھا ہو کہ قریش نے جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تحقیق کہ منع کیا ہو مجھے اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ اس بات سے کہ عبادت کرون اونکی جنکی تم تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ عبادت کرتے ہو
سوا اللہ کے یعنی بتون کی کہ تمھاری آرزو یہ ہو کہ مین اونکی پرستش کرون قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ کہہ کہ مین پیروی نہین کرتا اَهْوَآءَكُمْ ۙ تمھاری

ع ۵

خواہشون کی قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا تحقیق کہ گمراہ ہو جاؤن مین جو تمھاری خواہش کی پیروی کرون وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ○ اور نہون مین راہ پانے والون مین سے لکھا ہی کہ نضر بن حارث اور رؤساے قریش نے کہا کہ ای محمد کہانتک ہمین عذاب الٰہی سے ڈراؤ اور دھمکاؤ گے جو عذاب کرسکتے ہو ہمپر کرو اور اب زیادہ ہمین نہ ڈراؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ کہہ کہ تحقیق کہ مین اوپر دلیل ظاہر کے ہون مِّنْ رَّبِّيْ رب اپنے کی طرف سے کہ وہ دلیل قرآن یا وحی یا عقلی دلیلین ہین یا وہ چیز جو حق و باطل مین فرق کردے وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ اور تکذیب کرتے ہو تم اوس دلیل کی مَا عِنْدِيْ نہین پاس میرے مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ وہ چیز کہ جلدی مانگتے ہو تم اوسے یعنی عذاب اِنِ الْحُكْمُ نہین ہی حکم عذاب کی دیر اور جلدی مین اِلَّا لِلّٰهِ ؕ مگر واسطے خدا کے يَقُصُّ الْحَقَّ بیان کرتا ہی اللہ خبر سچ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ○ اور وہ اچھا فیصلہ کرنے والا یا بیان کرنے والا ہی قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ کہہ اگر میرے پاس ہوتی مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ وہ چیز جو جلدی مانگتے ہو تم یعنی عذاب تو لَقُضِيَ الْاَمْرُ البتہ فیصل کیا جاتا کام بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ درمیان میرے اور تمھارے یعنی تمھین مین نے جلدی ہلاک کردیا ہوتا اور میرے اور تمھارے درمیان فیصلہ قطعی ہوگیا ہوتا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اللہ خوب جانتا ہی بِالظّٰلِمِيْنَ○ ظالمون کو اور اونپر عذاب کرنے کے وقت کو وَعِنْدَهٗ اور اوسکے پاس ہین مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خزانے غیب کے یعنی جو کچھ پوشیدہ ہی خلق سے جیسے ثواب عذاب اور وقتون کا انقضا اور اتمام اور کامون کا خاتمہ اور انجام لَا يَعْلَمُهَآ نہین جانتا اوسے کوئی اِلَّا هُوَ ؕ مگر وہی پھر عذاب مین جلدی اور دیر اوسی کی حکمت سے وابستہ اور اوسی کی مشیت سے متعلق ہی اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہی کہ مفاتیح غیب پانچ چیزین ہین کہ اونھین خدا کے سوا اور کوئی نہین جانتا بعد اوسکے آپ نے یہ آیت پڑھی کہ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ آخر تک اور انشاء اللہ تعالیٰ اس آیت کے معنی سورۂ لقمان مین مذکور ہونگے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی اللہ مَا فِي الْبَرِّ جو کچھ بیابان مین ہی نباتات اور حیوانات وَالْبَحْرِ ؕ اور جو کچھ دریا مین ہی جواہر اور پانی کے جانور یا جو کچھ عالم شہادت کے بیابان مین اور عالم غیب کے دریا مین ہی وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اور نہین گرتا ہی کوئی پتّا درخت سے اِلَّا يَعْلَمُهَا مگر جانتا ہی خدا اوسے کہ کتنے پتے درخت سے گرے اور کتنے پتے اوسپر باقی ہین اور وہ گرا ہوا پتا درخت سے زمین تک کتنی بار اولٹا پلٹا جزئیات کو حق تعالیٰ کا علم محیط ہونے مین یہ مبالغہ ہی وَلَا حَبَّةٍ اور نہین گرتا کوئی دانہ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ بیچ تاریکی زمین کے اس سے وہ بیج مراد ہی جو زمین مین گرتا ہی وَلَا رَطْبٍ اور نہ کوئی تر ہی وَّلَا يَابِسٍ اور نہ خشک اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ○ مگر بیچ کتاب روشن کے لکھا گیا ہی یعنی لوح محفوظ مین مفسرون نے کہا ہی کہ رطب و یابس سے سب جسمانی چیزین مراد ہین اسواسطے کہ جسم رطوبت یا یبوست سے خالی نہین اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ رطب اشارہ ہی عالم روحانیات کی طرف اور یابس عالم جسمانیات سے عبارت ہی اور لوح محفوظ مین سب لکھا ہوا ہی وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ اور وہ ایسا خدا ہی کہ سُلا دیتا ہی تمھین اور متوفی کردیتا ہی بِالَّيْلِ رات کو توفّی کے معنی یہ ہین کہ کسی چیز کو بالکل لے لینا تو یہان حق تعالیٰ نے توفّی کو موت سے استعارہ کیا ہی خواب کے واسطے اسواسطے کہ حس اور تمیز جاتی رہتے

اور کام سے بدن کے باز رہنے مین موت اور خواب باہم شریک ہین اور النوم اخ الموت اسی طرف اشارہ ہی وَیَعْلَمُ اور
جانتا ہی خدا مَا جَرَحْتُمْ جو کچھ کمائی کرتے ہو تم بِالنَّهَارِ دن کو ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ پھر اوٹھاتا ہی تمھین خواب سے فِیهِ بیچ دن کے
جاگنے کو بعث فرمانا تو فّی مین تیج شیح کے واسطے ہی لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى تا وقتیکہ تمام کیجائے اجل نام رکھی ہوئی یعنی موت آپہونچے
ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ پھر اوسکی طرف ہی بازگشت تمھاری موت کے بعد ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ پھر خبر کریگا تمھین قیامت کے دن
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے اور خبر کرنا اسواسطے ہوگا کہ تمھین تمھارے کردار کی جزا دیگا

ع ۵

وَهُوَ الْقَاهِرُ اور وہ غالب ہی فَوْقَ عِبَادِهٖ اوپر بندون اپنے کے وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ اور بھیجتا ہی اوپر تمھارے
حَفَظَةً نگاہ فرشتے جو تمھارے اعمال کے نگاہبان ہین یعنی وہ فرشتے تمھارے اعمال لکھتے ہین تاکہ قیامت کے دن سب جو کچھ
سامنے پڑھین تو حفظ کو بھیجنے مین حکمت یہ ہی کہ بندہ روز قیامت کی فضیحتی کا اندیشہ کرکے گناہ کرنے پر جرأت اور دلیری کرے
قطعہ بیندیشی از ان روز یکہ در وے * جگر با خون و دل با ریش بینی * و بہندت نامۂ اعمال و گویند * بخوان تا کردہاے خویش بینی *
مکن بد و رکنی بارے در ان کوش * کہ اندر نامہ نیکی پیش بینی * اور کراماً کاتبین بندون کے حال سے واقف رہینگے حَتّٰۤى اِذَا
جَآءَ اوسوقت تک کہ آئے اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ کسی کو تم مین سے موت تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا تو جان اوسکی نکال لیتے ہین فرشتے
ہمارے یعنی ملک الموت اور اونکے مددگار کہ چودہ فرشتے ہین اونمین سے سات رحمت کے فرشتے ہین اور سات عذاب کے پھر جب ملک الموت مومنون کی روح
قبض کرتے ہین تو رحمت کے فرشتون کو سپرد کر دیتے ہین اور جب کافر کی جان نکالتے ہین تو عذاب کے فرشتون کو حوالہ کر دیتے ہین
وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ۝ اور یہ فرشتے تقصیر نہین کرتے اور جب وقت آپہونچتا ہی تو روح نکالنے مین تاخیر نہین کرتے ثُمَّ رُدُّوْۤا پھر پھیرے جاینگے لوگ موت کے
بعد اِلَى اللّٰهِ طرف حکم اور جزاے الہی کے مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ جو کہ خداوند اونکا ہی اور حق ہی یعنی درست کام والا او سیج کہنے والا
اَلَا لَهُ الْحُكْمُ جان لو تم کہ اوسی کے واسطے ہی حکم اوسدن کہ کسی حاکم کو حکم کرنے کی مجال نہوگی وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ ۝
اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہی لکھا ہی کہ جتنی جلدی ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہی اوتنی ہی جلدی حق تعالی سبکا حساب
کریگا باوجود اسکے کہ جن اور آدمی کثرت سے ہونگے اور اونکے اعمال بھی بہت ہونگے پھر اتنی جلد اونکا حساب کر لینا حق سبحانہ تعالی کی
کمال قدرت پر دلیل ہی قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ کہ کہ کون شخص ہی جو رہائی دیتا ہی تمھین مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ بیابان کے اندھیرون سے
یعنی رات اور بخار اور غبار کی تاریکی سے وَالْبَحْرِ اور دریا کے اندھیرون سے کہ رات اور بدلی اور بخار کی تیرگی ہی جنگلون اور
کشتیون مین جو عاجزی اور سختی ہوتی ہی وہ اس سے مراد ہی تَدْعُوْنَهٗ پکارتے ہو تم اپنے نجات دینے والے کو تَضَرُّعًا
روکر ظاہر مین وَّخُفْیَةً اور پوشیدہ لَئِنْ اَنْجٰىنَا اور کہتے ہو کہ اگر نجات دیگا ہمین اللہ مِنْ هٰذِهٖ اس شدت اور مصیبت سے
تو لَنَكُوْنَنَّ البتہ ہونگے ہم مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝ شکر کرنے والون مین سے نعمت نجات پر قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْكُمْ کہو تم ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نجات دیتا ہی تمھین مِّنْهَا بر و بحر کے اندھیرون سے وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ اور ہر رنج و غم سے جو ہوتا ہی ثُمَّ اَنْتُمْ
تُشْرِكُوْنَ ۝ پھر اوسکے بعد تم شرک کرتے ہو اور جو عہد کہ تمنے کیا تھا اوفا نہین کرتے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ کہہ کہ وہ قادر ہی عَلٰۤى اَنْ یَّبْعَثَ

عَلَيْكُمْ اوپر اس بات کے کہ بھیجے تم پر عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ عذاب تمہارے سر پر سے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان آیا تھا
یا لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسے تھے اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا عذاب بھیجے تمہارے قدمون کے نیچے سے جیسے اہل فرعون
دریا مین غرق ہوگئے یا قارون کہ زمین مین دھنس گیا اور بعضون نے کہا ہی کہ عذاب اوپر کا حکام ظالم ہین اور نیچے کا عذاب غلام
اور خدمتگار بدمعاش ہین یا اوپری عذاب قوم کے بزرگ لوگ ہین اور نیچے والا عذاب قوم کے چھوٹے لوگ ہین اَوْ يَلْبِسَكُمْ
شِيَعًا یا ملا دے تمھین باہم گروہ گروہ اور ہر گروہ کی آرزو اور غنا اور مدعا دوسرے گروہ کے خلاف ہو کہ اوس مخالفت کی وجہ
باہم مقاتلہ ہو وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ اور چکھائے اللہ تم مین سے بعض کو بَاْسَ بَعْضٍ رنج اور سختی بعض کی اس سے مختلف تلوارین
مراد ہین کہ ایک دوسرے کو قتل کرین اُنْظُرْ كَيْفَ دیکھ کیونکر نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ پھیرتے ہین ہم آیتون کو وعدہ اور وعید کی طرف
لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ تاکہ شاید وہ سمجھین وَكَذَّبَ بِهٖ اور جھٹلاتی ہی عذاب یا قرآن کو قَوْمُكَ قوم تیری کہ کفار قریش ہین
وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ عذاب یا کتاب حق اور سچ ہی قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ کہدے کہ نہین ہون مین تم پر بِوَكِيْلٍ نگاہبان کہ تمہارے
کام مجھپر چھوڑے ہون تاکہ مین تکذیب سے تمھین منع کرون یا عذاب کرکے جزا دون لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ واسطے ہر چیز کے وہ وعدہ ہو
یا وعید ایک وقت ہی کہ اوسوقت وہ چیز قرار پاتی ہی یعنی واقع ہوتی ہی یا ہر ایک عمل کی جزا ہی وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور قریب ہی کہ
جانوگے تم اوسے وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ اور جب دیکھ تو اون لوگون کو جو تکذیب اور ٹھٹھے کے ساتھ يَخُوْضُوْنَ خوض اور
گفتگو کرتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری آیتون مین کہ وہ قرآن ہی اور اوسپر طعن کرتے ہین فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ تو منھ پھیر لے اونسے
اور اونکے پاس نہ بیٹھ حَتّٰى يَخُوْضُوْا اوسوقت تک کہ بحث کرین فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ بیچ اور بات کے قرآن کے سوا
وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ اور اگر بھلا دے تجھے شیطان اونسے منھ پھیرنا یہ خطاب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
طرف ہی اور مراد آپکی امت ہی فَلَا تَقْعُدْ پھر نہ بیٹھ بَعْدَ الذِّكْرٰى بعد اوسکے کہ یاد کرے تو کلام الٰہی کو مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ساتھ قوم ظالمون کے کہ تصدیق اور تعظیم کی جگہ تکذیب اور ٹھٹھا اونھون نے مقرر کیا ہی یہ آیت نازل
ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب مسلمان لوگ مشرکون کے ساتھ بیٹھتے تو وہ فوراً تکذیب قرآن مین بحث کرتے اور قرآن کے بعض کلمات پر
ٹھٹھا کرتے تو حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ مشرکون نے قرآن کی تکذیب شروع کی تو اونکے پاس سے اوٹھ کھڑے ہو اونسے دور
ہٹ جاؤ مسلمانون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمین کعبہ کا طواف اور مسجد حرام مین نشست کرنا ضرور ہی اور مشرک بھی وہان ہوتے ہین
اور برابر قرآن اور اہل ایمان کے ساتھ مسخراپن کرتے ہین اور ہم اونکی مجلس نہین چھوڑ سکتے اور اونھین بحث کرنے کو بھی ہم منع نہین کرسکتے
اس حال مین ہم گناہگار ہونگے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ اور نہین ہی اوپر اون لوگون کے يَتَّقُوْنَ
جو پرہیز کرتے ہین بحث کرنے سے مِنْ حِسَابِهِمْ بحث کرنے والون کے حساب مین سے یعنی اونکے گناہون مین سے
مِّنْ شَيْءٍ کچھ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى اور مگر اونپر ہی نصیحت کرنا اور بحث سے اور سب بری باتون سے منع کرنا آیا یہ کہ اونکے
افعال اور اقوال سے اپنی کراہت ظاہر کرین لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تاکہ شاید پرہیز کرین اس کام سے اور شرمائین

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور چھوڑ دے یعنی اعراض و انکار کر ان لوگون سے جنھون نے ٹھہرالیا دِيْنَهُمْ لَعِبًا
وَّلَهْوًا دین اپنے کو کھیل اور تماشا یعنی جنھون نے کھیل اور تماشے پر اپنے دین کی بنا رکھی ہے جیسے بتون کی عبادت یا اعراف
سوائب کی حرمت یا جس دین کی طرف اونھین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہین وہ اوس دین کے ساتھ مسخراپن اور ٹھٹھا کرتے ہین
یا میقات عبادت جو اونکی عید ہے اوسے لہو ولعب مین گزارتے ہین وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا ہے اونھین
دنیا کی زندگی نے کہ اس سبب سے بعث اور حشر کا انکار کرتے ہین وَذَكِّرْ بِهٖٓ اور نصیحت کر اونھین ساتھ قرآن کے اَنْ تُبْسَلَ
تاکہ ہلاک مین نہ سپرد کیا جاے یا رسوا نہو یا گرفتار نہ جاے نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ جی ہر کافر کا بسبب اوس چیز کے جو اونھون نے
کی ہے برائیون مین سے لَيْسَ لَهَا نہین ہے اوس نفس گرفتار کے واسطے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے وَلِيٌّ کوئی دوست جو اوسکی
مدد کر سکے وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ عذاب سے اوسے خلاصی دے سکے وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ اور اگر بدلا دے
وہ نفس ہر بدلا جو ہو تاکہ اپنے تئین عذاب سے چھوڑائے لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ تو نہ لیا جائیگا وہ بدلا اوس سے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
وہ گروہ وہ لوگ ہین جو اُبْسِلُوْا سپرد کیے گئے ملائکہ عذاب کو بِمَا كَسَبُوْا ۚ بسبب اوس چیز کے جو کی ہے اونھون نے برے کامون سے
لَهُمْ واسطے اونکے ہے دوزخ مین شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ پینا کھولتے ہوئے پانی سے جو اونکے اندر کو جلادے وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ
اور عذاب دردناک جو اونکے باہر کو جلادے بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۟ بسبب اسکے کہ تھے وہ کفر کرتے قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا عبادت کرون ہم غیر خدا کی یعنی ہم عبادت نہ کرینگے مَا لَا يَنْفَعُنَا اوس چیز کی جو فائدہ نہ دے ہمین
اگر ہم اوسکی عبادت کرین وَلَا يَضُرُّنَا اور نقصان نہ پہونچائے ہمین اگر ہم اوسے چھوڑ دین یعنی نفع اور نقصان پر قادر نہین وَنُرَدُّ
اور کیا پھر جائین ہم عَلٰٓى اَعْقَابِنَا اوپر اپنی ایڑیون کے یعنی ہم کیا مرتد ہو جائین اور شرک کی طرف رجوع کرین بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا
اللّٰهُ بعد اسکے کہ ہدایت کی ہمین اللہ نے اسلام کی طرف اور کفر و ضلالت کے قیدخانہ سے نجات دی اور اگر دین حق سے ہم پھر جاینگے
تو ہو جاینگے ہماری مثل كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ مثل اوس شخص کے جسے لے گئے ہون شیطان فِي الْاَرْضِ زمین مین
یعنی ایسے بیابان مین جو سیدھی راہ سے دور ہو اور وہ شخص پڑا ہو حَيْرَانَ ۖ حیران کہ نہ راہ جانتا ہے نہ کچھ تدبیر کر سکتا ہے لَهٗٓ اَصْحٰبٌ
واسطے اوس شخص کے دوست اور مصاحب ہین کہ شفقت کی راہ سے يَّدْعُوْنَهٗٓ پکارتے ہین اوسے اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ طرف
سیدھی راہ کے اور کہتے ہین کہ آ ہمارے پاس اور شیطان اوسے اپنی طرف بلاتے ہین اور وہ اس امر مین متردد ہے کہ مین شیطانون کے
ساتھ جاؤن یا یارون کی طرف پھر وہ اگر شیطان کا کہا مانتا ہے تو ہلاکت مین پڑتا ہے اور اگر یارون کی پکار سنتا ہے تو نجات پاتا ہے تمثیل کی
وجہ یہ ہے کہ جو شخص مرتد ہو گیا ہو وہ اوس شخص کے مثل ہے جسے شیطان لشکر مین کے وہ مومن لوگ ہین بہکا لے گئے ہون اور بیابان خطرناک مین ڈالدیا ہو
لشکری رفیق جو مومن لوگ ہین اوسے سیدھے ڈھرے پر کہ وہ شرع کا ڈھرا ہے پکارتے ہین اور شیطان فریب دینے والے اور ضلالت کے میدان کی
طرف کھینچتے ہین وہ شخص پھر آئے تو اپنے تئین لشکر مین پہونچائے اور اگر شیطانون کے ساتھ رہے تو کفر اور بیدینی مین مرے قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ کہ بیشک دین اللہ کا یعنی اسلام هُوَ الْهُدٰى ۗ وہ ہی دین صحیح اور راہ سیدھی ہے وَاُمِرْنَا اور حکم کیے گئے ہین ہم

ع ۱۰

لِنُسْلِمَ تاکہ مطیع ہون ہم لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اس پروردگار عالمون کے وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور مجھے حکم کیا یہ کہ قائم رکھو نماز وَاتَّقُوْہُ اور ڈرو خدا سے نماز مین سستی کرنے مین وَھُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ اور وہ ہی وہ خدا کہ اوسکی طرف تُحْشَرُوْنَ ۝ جمع کیے جاؤ گے قیامت کے دن وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور وہ وہ ہی جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ حق ظاہر کرنے کو اسواسطے کہ اوسکے مصنوعات اوسکی قدرت اور وحدانیت پر دلیل ہین وَیَوْمَ یَقُوْلُ اور یاد کر وہ دن کہ کہیگا خدا یعنی ہر ایک چیز کو جسکا ہونا چاہیگا اوسکو حکم فرمائیگا کہ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ ہو پس وہ چیز ہو جائیگی اس سے قیامت کا دن مراد ہی اور ہونا مردون کو زندہ کرنا اور اونکا حشر ہی قَوْلُہُ الْحَقُّ بات اوسکی سچ ہی وَلَہُ الْمُلْکُ اور واسطے اوسکے بادشاہی ہی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ اوس دن کہ پھونکا جائیگا بیچ صور کے اور وہ ایک شاخ ہی کہ اوسمین پھونکینگے تین بار اور اوسکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئیگا عٰلِمُ الْغَیْبِ وہ خدا ہی غیب جاننے والا کہ عالم ملکوت ہی وَالشَّھَادَۃِ اور جاننے والا شہادت کا کہ عالم ملک ہی وَھُوَ الْحَکِیْمُ اور وہ حکمت والا ہی فنا کرنے بعث و حشر مین الْخَبِیْرُ ۝ جاننے والا یہ بات کہ کب اوٹھائیگا اور کس طرح حشر فرمائیگا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ اور یاد کر تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے ابراہیم علیہ السلام کا قصہ کہ یہ لوگ اونکی اولاد مین ہونے کا دعوی کرتے ہین پہلا ولی اور انسب یہ ہی کہ اونکی پیروی کرین توحید مین اور حصر واجب کی عبادت مین اور اونکا قصہ یہ ہی کہ کہا ابراہیم نے لِاَبِیْہِ اٰزَرَ اپنے باپ آزر سے اور کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ اوسکا نام تارخ ہی اور لقب آزر ہر تقدیر ابراہیم علیہ السلام نے اوس سے کہا کہ ای باپ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِھَۃً کیا پکڑتا ہی تو بتون کو کہ خود تو نے بنائے ہین خدا اِنِّیْٓ اَرٰىکَ تحقیق کہ دیکھتا ہون مین تجھے وَقَوْمَکَ اور تیرے گروہ کو کہ تیرا تابع ہی فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بیچ گمراہی ظاہر کے وَکَذٰلِکَ اور جس طرح اوسکی قوم کی گمراہی ہمنے دکھا دی تھی اسی طرح نُرِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ دکھائے ابراہیم کو مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عجایب غرایب آسمانون اور زمینون کے مفسرین نے کہا ہی کہ ملکوت آسمان آفتاب اور ماہتاب ہین اور ملکوت زمین شجر حجر حق تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صخرہ پر لایا اور سب آسمان اور زمین عرش سے تحت الثری تک اونپر کھول دیے تا کہ اونکے سبب سے خدا کی قدرت کاملہ پر دلیل پکڑین وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۝ اور تاکہ ہو جاوے ابراہیم یگانون مین سے یا علم استدلال مین یقین کرنے والا ہو معالم مین لکھا ہی کہ نمرود بن کنعان جو تمام روی زمین کا بادشاہ تھا شہر بابل مین ایک شب اوسنے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ اوس شہر مین طلوع ہوا کہ اوسکے نور کے سامنے آفتاب اور ماہتاب کی روشنی نابود ہو گئی کمال کرب اور بیچینی سے بیدار ہوا اوسکے ملک کے کاہنون اور حکیمون نے اس خواب کی تعبیر اس طرح پر کہی کہ اس سال ولایت بابل مین ایک لڑکا خجستہ طالع پیدا ہوگا کہ تو اور تیرے ملک والے اوسکے ہاتھ سے ہلاک ہونگے اور ابتک یہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ مین نہین آیا نمرود نے حکم کر دیا کہ جورووں اور خاوندون مین جدائی کر دو کوئی مرد اپنی عورت کے پاس نہ جانے پاوے اور ہر گانون مین ایک آدمی متعین کرو اور آزر نمرود کا مصاحب اور مقرب تھا ایک شب اوسے اپنی جورو اونی نام تمر کی بیٹی کے ساتھ اون متعین لوگون سے پوشیدہ خلوت ہاتھ آئی اور وہ حاملہ ہو گئی صبح کا ہنون نے نمرود سے کہا کہ آج کی رات وہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ مین آگیا نمرود غصہ مین آیا اور حکم دیا

کہ ہر حاملہ پر ایک آدمی متعین کرو کہ اگر حاملہ لڑکا جنے تو وہ لوگ فورًا لڑکے کو قتل کرین دائیان حاملہ عورتون کو تلاش کر کے اونپر لوگ
مقرر کرانے لگین جب ابراہیم علیہ السلام کی ماں کے پاس آئین تو یہان حمل کا اثر نہ پایا انکی طرف متوجہ بھی نہوئین یہان تک کہ وضع حمل کا
زمانہ قریب پہونچا اونکی ماں ڈری کہ اگر میرے لڑکا پیدا ہوگا اور نمرود کے لوگون کو خبر پہونچیگی تو فورًا اوسے قتل کر ڈالینگے کچھ بہانہ کر کے
شہر سے باہر گئی اور دو پہاڑون کے بیچ مین ایک غار تھا اوس غار مین ابراہیم علیہ السلام کو جنی اور ایک کپڑے مین لپیٹکر وہین چھوڑ
غار کا منھ ایک پتھر سے بند کر کے اپنے گھر کی راہ لی آزر حمل سے واقف تھا اوسسے یون بیان کیا کہ ای آزر نمرود کے لوگون کے خوف سے
مین صحرا مین گئی اور میرے لڑکا پیدا ہوا اور فورًا مر گیا خاک مین دفن کر کے مین چلی آئی آزر نے یہ بات مان لی اور اونکی دوسرے دن
پھر غار مین گئی دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے دونون انگوٹھے چوس رہے ہین ایک سے دودھ نکلتا ہے ایک سے شہد خوش ہوکر شہر کو پھر آئی
غرضکہ ابراہیم علیہ السلام عنایت الٰہی سے پرورش پاتے تھے ایک دن مین اتنا بڑھتے جتنا اور لڑکے مہینا بھر مین اور مہینے مین اسقدر بڑھتے
جتنا اور لڑکے سال بھر مین **بیت** چو ماہ نو کہ بار وے دل افروز * بود زائندہ نورش روز تا روز * جب پندرہ مہینے گذرے تو پندرہ برس کے
جوانون سے مقابل اور مشابہ ہوگئے اور غار سے باہر نکلے اور بعضون نے کہا ہے کہ سات یا تیرہ یا سترہ برس غار مین رہے پھر تفسیر
جب ابراہیم علیہ السلام بڑے ہوگئے تو اونکی ماں نے آزر سے کہا کہ تیرا بیٹا جسکے مرنے کی جھوٹی خبر مین نے تجھے دی تھی جوان ہوا ہے اور نہایت
خوبصورت نیک سیرت ہے پھر آزر کو غار مین لائی اور ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا آزر اپنے بیٹے کا حسن و جمال دیکھکر نہایت خوش ہوا اور
اپنی جورو سے بولا کہ اس بیٹے کو غار سے گھر مین لا کہ اسے نمرود کی ملازمت مین لیجاونگا یہ کہکر آزر تو چلا گیا اور اونکی ماں ابراہیم علیہ السلام کو
غار سے باہر لائی نماز مغرب کا وقت تھا غار کے سامنے جو میدان تھا اوسمین گھوڑے اور اونٹ اور بکریان جمع تھین ابراہیم علیہ السلام نے
اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے اور انکا نام کیا ہے ماں نے بتایا ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ انکا پروردگار ضرور ہوگا جسنے انھین
پیدا کیا ہے اور رب انھین روزی دیتا ہے یہ کہکر اپنی ماں سے فرمایا کہ ہر مخلوق کے واسطے خالق ضرور ہے کہ اوسکا پیدا کرنے والا ہو اور اوسکی
تربیت کی مدد سے پرورش پائے پھر اپنی ماں سے پوچھا کہ میرا پروردگار کون ہے ماں بولی کہ مین تیری پروردگار ہون پوچھا کہ تیرا پروردگار
کون ہے وہ بولی کہ تیرا باپ پوچھا کہ اوسکا خدا کون ہے وہ بولی کہ نمرود ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ نمرود کا خدا کون ہے پس اونکی ماں نے چیخ ماری
اور بولی کہ ایسی باتین نہ کر کہ بڑے ڈر کی بات ہے اور نمرود کے زمانہ مین بعضے لوگ ستارہ اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش کرتے تھے اور
بعضے بتون کو پوجتے تھے اور بعضے نمرود کی پرستش کرتے تھے ابراہیم علیہ السلام اپنی ماں کے ساتھ شہر کو چلے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ
پس جب کہ رات اونپر آئی اور اندھیرا ہوا رَاٰ كَوْكَبًا ج تو دیکھا ستارہ روشن یعنی زہرہ اور بعضون نے کہا ہے کہ مشتری نے مغرب کی طرف طلوع کیا
تو بعضے لوگ جو ستارہ کی پرستش کرتے تھے اونھون نے اوس ستارہ کی طرف سجدہ کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے هٰذَا رَبِّيْ ج کیا یہ رب
میرا ہے پوچھنے کے طور پر یہ کہا یا اون لوگون کے گمان پر فَلَمَّآ اَفَلَ پھر جب کہ وہ ستارہ چھپ گیا قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ○ کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ دوست نہین رکھتا ہون مین چھپ جانے والون کو اسواسطے کہ جو پروردگار عالم ہے اوسکے واسطے زوال و انتقال
درست نہین پھر تھوڑی سی راہ اور چلے اور چودھوین رات تھی چاند نکلا فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ پھر جبکہ دیکھا چاند کو بَازِغًا نکلنے والا اور

روشن اور کچھ ماہتاب پرست اوسکے سامنے سجدہ مین گر پڑے قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ کیا یہ رب میرا ہے فَلَمَّآ
اَفَلَ پھر جب وہ غروب ہونے لگا یعنی خط نصف النہار سے مغرب کی طرف جب چاند جھکا تو قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ کہا ابراہیم علیہ السلام
کہ اگر نہ ہدایت کریگا مجھے رب میرا اپنی معرفت کی طرف تو لَاَكُوْنَنَّ البتہ ہو جاؤنگا مین مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ قوم گمراہ ہون مین سے
پھر وہان سے چلے اور شہر کے نزدیک پہونچے تو آفتاب طلوع ہوا اور بہت لوگ اوسکی طرف متوجہ ہوکر سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ
پھر جب دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے آفتاب کو بَازِغَةً نکلنے والا اور جہان کو اپنے نور سے روشن کرنے والا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
کہا ابراہیم علیہ السلام نے یہ ہے جسے آفتاب پرست کہتے ہین کہ رب میرا ہے هٰذَآ اَكْبَرُ یہ بہت بڑا تارہ ہے قرص مین اور بہت
بڑھکر ہے روشنی مین فَلَمَّآ اَفَلَتْ پھر جب زوال اور انتقال کے آثار اوسپر بھی ظاہر ہوئے قَالَ يٰقَوْمِ کہا ابراہیم علیہ السلام نے
کہ اے میری قوم اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اوس چیز سے جسے شریک کرتے ہو تم خدا کے ساتھ اِنِّيْ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ تحقیق کہ مین نے خالص کیا مین نے دین اپنا یا اپنے دل کو متوجہ کیا مین نے لِلَّذِيْ واسطے
اوسکے جسنے محض اپنی قدرت سے فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمینون کو حَنِيْفًا اور حال یہ ہے کہ
مین سب باطل دینون کی طرف سے مائل ہون دین توحید کی طرف وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہین ہون مین مشرکون سے
تفسیر منیر مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب شہر مین آئے اور اونھین نمرود کو دکھانے لے گئے اور نمرود ایک بدصورت آدمی تھا ابراہیم
علیہ السلام نے اوسے دیکھا تخت پر بیٹھا ہے اور غلام اور لونڈیان نہایت خوبصورت اوسکے تخت کے گرد صف باندھے ہین ابراہیم
علیہ السلام نے اپنی مان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہ مجھے اوسے دکھانے لائے ہو وہ بولی کہ سب کا خدا ابراہیم علیہ السلام نے
پوچھا کہ اسکے تخت کے گرد یہ کون لوگ ہین وہ بولی کہ اسکے مخلوق اور پیدا کیے ہوے لوگ ہین ابراہیم علیہ السلام مسکرائے
اور بولے کہ اے مان یہ کیسی بات ہے کہ تمھارے اس خدا نے اورون کو اپنے سے بہتر پیدا کیا ہے چاہیے تھا کہ وہ خود انسے بہتر ہوتا
غرضکہ ابراہیم علیہ السلام برابر بتون کی مذمت کیا کرتے اور بت پرستون کو گالیان دیا کرتے اور اونکی قوم اونسے جھگڑتی چنانچہ
حق تعالی نے خبر دی ہے کہ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اور حجت کی اور دلیل مانگی اوس سے اوسکی قوم نے اور جھگڑا کیا توحید مین قَالَ
اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ کیا مجھسے تم جھوٹی حجت اور دلیل باطل کرتے ہو فِي اللّٰهِ بیچ وحدانیت خدا کے اور چاہتے ہو
کہ مجھپر غالب ہوجاؤ وَقَدْ هَدٰىنِ اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے ہدایت کی ہے اپنی توحید کی طرف قوم کے لوگون نے ابراہیم علیہ
السلام کو ڈرایا کہ ہمارے معبودون کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو یہ تمپر بلائین نازل کرینگے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وَلَآ اَخَافُ اور نہین
ڈرتا ہون مین مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم اوسے یعنی تمھارے بتون سے مین باک نہین رکھتا ہون اسواسطے
کہ یہ کسی کو ضرر نہین پہونچا سکتے اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ مگر یہ کہ چاہے رَبِّيْ شَيْـًٔا رب میرا کوئی چیز مکروہات مین سے کہ اونکی
جہت سے پہونچے وَسِعَ رَبِّيْ اور پہونچا ہوا ہے رب میرا اور گھیرے ہوے ہے كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو عِلْمًا علم کی
جہت سے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا یاد نہین کرتے تم اور نصیحت نہین پکڑتے اور عاجز اور قادر

علاوہ رجال مین تمیز نہین کرتے ہو وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ اور کیونکر ڈرون اوس سے جسکو تمنے شریک پکڑا ہو وَلَا
تَخَافُونَ اور نہین ڈرتے ہو تم أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ اس بات سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھ خدا کے اور شریک سکھتے ہو تم
مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ اوس چیز کو کہ نہین نازل کی ہو خدا نے اوسے شریک کرنے کو عَلَيْكُمْ تمپر سُلْطَانًا کوئی کتاب اور دلیل
فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ پھر کون ان دونون گروہ موحدوان اور مشرکون مین سے أَحَقُّ بِالْأَمْنِ بہت لائق ہو عذاب الٰہی سے بیخوف
رہنے کا پس مجھے جواب دو إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے یہ بات کہ اوس سے ڈرنا چاہیے جو نفع نقصان پہونچانے پر
قادر ہو پھر حق تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کے سوال کا جواب دیتا ہو کہ بیخوف رہنے کے بہت لائق الَّذِينَ آمَنُوا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے
وَلَمْ يَلْبِسُوا اور نہ ملایا اونھون نے إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ایمان اپنا ساتھ شرک کے یعنی شرک جلی سے اپنا ایمان خالص کیا شرک خفی سے
بھی نہین ملایا أُولَٰئِكَ وہ گروہ لَهُمُ الْأَمْنُ اوسی کے واسطے ہو ایمنی ہمیشہ دوزخ مین رہنے سے وَهُمْ مُهْتَدُونَ
اور وہ ہین ہدایت پائے ہوئے وَتِلْكَ اور یہ جو گذرا ستارون کے غروب ہونے پر ابراہیم علیہ السلام کے دلیل پکڑنے سے یہانتک
حُجَّتُنَا دلیل ہماری تھی کہ دوستی کی راہ سے آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ دی ہمنے وہ ابراہیم کو یہانتک کہ دلیل پکڑی اوسنے عَلَىٰ
قَوْمِهِ اپنی قوم پر نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ بلند کرتے ہین ہم درجون مین مَنْ نَشَاءُ جسے چاہتے ہین علم اور حکمت مین إِنَّ
رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا حَكِيمٌ حکمت والا ہو بندون کے درجے بلند اور پست کرنے مین عَلِيمٌ جاننے والا ہو کہ کونسا
بندہ درجے بلند کرنے کا مستحق ہو اور کونسا نہین وَوَهَبْنَا لَهُ اور عطا کیا ہمنے ابراہیم کو إِسْحَاقَ بیٹا اوسکا اسحق جو انبیاء
بنی اسرائیل کا باپ ہو وَيَعْقُوبَ اور پوتا اوسکا جو اسرائیل ہو كُلًّا هَدَيْنَا ہر ایک کو ان دونون مین سے ہدایت کی ہمنے
وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور ہدایت کی تھی ہمنے نوح کو ابراہیم سے پہلے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ اور ہدایت کی ہمنے
ذریت نوح علیہ السلام مین سے اور بعضون نے کہا ہو کہ ذریت ابراہیم علیہ السلام مین سے اور پہلا قول اصح ہو اسواسطے کہ یونس اور لوط
جو ان آیتون مین مذکور ہین ذریت ابراہیم مین سے نہ تھے اور باقی جو ذریت ابراہیم علیہ السلام مین سے ہین وہ ذریت نوح علیہ السلام سے
بھی ہین اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام خود نوح علیہ السلام کی ذریت مین سے ہین بالاتفاق تو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ ذریت نوح علیہ السلام مین سے
ہدایت کی ہمنے دَاوُودَ داؤد کو جو ایشا کا بیٹا ہو اولاد یہودا سے وَسُلَيْمَانَ اور اوسکے بیٹے سلیمان کو وَأَيُّوبَ اور ایوب کو
جو امرص کا بیٹا ہو عیص بن اسحاق کے اسباط سے وَيُوسُفَ اور یوسف فرزند یعقوب کو وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ اور موسیٰ
اور اوسکے بھائی ہارون کو جو عمران کے بیٹے ہین لاوی بن یعقوب کی اولاد سے وَكَذَٰلِكَ اور جسطرح ابراہیم کو اجر اور جزا دی ہمنے
اونکے درجے بلند کرکے اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اونکے استحقاق کے موافق وَزَكَرِيَّا
اور ہدایت کی ہمنے زکریا کو اور وہ آزر بن مسلم کا بیٹا ہو رحیعم بن سلیمان کی اولاد مین سے وَيَحْيَىٰ اور اوسکے بیٹے یحییٰ کو وَعِيسَىٰ
اور عیسیٰ کو جو مریم کا بیٹا ہو اور مریم عمران کی بیٹی تھی ماثم مین سے ہو کہ بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے اور بعضون نے کہا ہو کہ عمران
اشہم بن امون کا بیٹا ہو سلیمان علیہ السلام کی اولاد مین سے آور اس جگہ سے معلوم ہوتا ہو کہ مان کی طرف سے نسب صحیح ہو

وقف لازم

ع ۹ ۱۴

اسواسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نوح یا ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کی ذریت مین اللہ نے ذکر کیا حال آنکہ اونکا نسب مان سے ہے باپ سے نہین تو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کی اولاد مین جاننا چاہیے اور نبی المیداس باب مین کلام کرتے ہین وَاِلْيَاسَ ط اور الیاس کو کہ قول اصح کے بموجب بیٹا بشیر بن فنحاص بن عیص بن ہارون کا ہے اور بعضون نے جو کہا کہ ادریس علیہ السلام مراد ہین یہ بعید معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے آبا مین سے ہین اولاد مین سے نہین كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ یہ سب پیغمبر صالحون مین سے ہین وَاِسْمٰعِيْلَ اور ہدایت کی ہمنے اسمٰعیل کو کہ فرزند ابراہیم علیہما السلام ہین وَالْيَسَعَ اور یسع کو کہ فرزند اخطوب اور ابن العجوز مشہور ہے وَيُوْنُسَ اور یونس بن متی کو وَلُوْطًا ط اور لوط کو کہ ہاران کا بیٹا تھا اور ہاران بھائی تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام و علی نبینا و علی جمیع الانبیاء والمرسلین کا وَكُلًّا فَضَّلْنَا اور سبھون کو فضیلت دی ہمنے بسبب نبوت کے عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اوپر فرشتون اور جنون اور آدمیون کے وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ اور ہدایت کی ہمنے بعضون کو ان پیغمبرون کے باپ دادا مین سے وَذُرِّيّٰتِهِمْ اور بعضون کو اونکی اولاد مین سے وَاِخْوَانِهِمْ اور بعضون کو اونکے بھائیون مین سے وَاجْتَبَيْنٰهُمْ اور برگزیدہ کرلیا ہمنے ان پیغمبرون کو وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور ہدایت کی ہمنے اونھین یعنی ثابت رکھا ہمنے اونھین راہ راست پر ذٰلِكَ وہ دین کہ یہ انبیا جسپر ثابت تھے هُدَى اللّٰهِ دین اللہ کا ہے يَهْدِيْ بِهٖ راہ دکھاتا ہے اوس دین کی اپنے فضل سے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ ط اپنے بندون مین سے وَلَوْ اَشْرَكُوْا اور اگر یہ پیغمبر شرک کرتے ساتھ خدا کے تو باوجود اس فضل و کمال کے لَحَبِطَ عَنْهُمْ البتہ باطل اور نیست و نابود ہو جاتے اونسے مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ اونھون نے عمل کیے ہوتے اسواسطے کہ کفر عملون کو نیست و نابود کر دیتا ہے اس آیت مین مشرکون کو بڑی تہدید ہے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ انبیا الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ ہین جنھین دی ہمنے کتاب وَالْحُكْمَ اور دی ہمنے حکمت کام فیصلہ کرنے مین وَالنُّبُوَّةَ ج اور نبوت فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا پس اگر کافر ہون ساتھ کتاب و حکمت اور نبوت کے هٰٓؤُلَآءِ یہ گروہ معاند قریش فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا پس تحقیق کہ مقرر اور مہیا کیا اونپر ایمان لانے کو قَوْمًا ایک گروہ کہ صدق کی رو سے لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ نہین ہین ساتھ ان چیزون کے کافر اس سے پیغمبر اور اونکی اتباع کرنے والے مراد ہین اور بعضے مفسرون نے کہا کہ یہ قوم انصار اور اہل مدینہ کی طرف اشارہ ہے اور چونکہ یہ سورت نازل ہونے کے وقت تک یہ لوگ ایمان نہ لائے تھے تو یہ سورت اونکے ایمان لانے کی بشارت ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ انبیا وہ لوگ ہین کہ هَدَى اللّٰهُ ہدایت کی اللہ نے اونھین اپنے دین کی کہ اسلام ہے فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ط پس اونکے طریقہ کی اقتدا کر اس سے وہ چیز مراد ہے جسپر انبیا متفق تھے جیسے توحید اور اصول دین اور فروع جنمین اختلاف ہے وہ مراد نہین مفاتیح الغیب مین لکھا ہے کہ یہ جو حق تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یعنی انبیا کی سیرتون کی اقتدا اور اونکے احوال کی پیروی کر یہ اسطرف اشارہ ہے کہ ہر ایک کے وصف اور سیرت سے مطلع ہو کر اونمین سے بہتر اختیار فرمائین اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکی اقتدا اصول دین مین تو اسواسطے نہ چاہیے کہ آپکو تقلید روا نہین اور فروع دین مین بھی اسلیے نہ چاہیے کہ آپکی شریعت ناسخ ہے اور سب انبیا کی

شریعتون کی تو اس سے محاسن اخلاق اور مکارم اوصاف مراد ہونگے اور جملہ صفات سنیہ اور خصائل مرضیہ جداجدا سب انبیا مین تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تنہا جمع ہین تو آپ سب انبیا سے اکمل اور افضل ہین **نظم** ہرچہ بخوبان جہان دادہ اند + قسم تو نیکو تر ازان دادہ اند + ہرچہ بنازندازان دلبران + جملہ تراہست وزیادہ ازان + **قُل** کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے **لَّآ اَسۡـَٔلُكُمۡ** نہین چاہتا ہون مین تمسے **عَلَيۡهِ** پیغام الہی پہونچانے پر **اَجۡرًا** بدلا جسطرح مجھسے پہلے کسی پیغمبر نے دعوت اور ہدایت کا بدلا اپنی امت سے نہین مانگا **اِنۡ هُوَ** نہین ہے یہ تبلیغ میری **اِلَّا ذِكۡرٰى لِلۡعٰلَمِيۡنَ** ۝ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے **وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ** اور تعظیم نہ کی یہود نے خدا کی **حَقَّ قَدۡرِهٖٓ** حق اوسکی تعظیم کا یعنی جسقدر اوسکی تعظیم کرنا چاہیے تھی اور کشف الاسرار مین یہ تفسیر کی ہے کہ خدا کو نہ پہچانا جو اوسکے پہچاننے کا حق ہے سچ ہے حدوث کو قدم سے کیا نسبت خاک و آب کو رب الارباب سے کیا مناسبت ایک بزرگ سے خدا کو پہچاننے کا سوال کیا فرمایا کہ جو تیرے دل مین گذرے وہ اوسکے خلاف ہے **بیت** ہرچہ آن بر ہم نہادہ دست و عقل و حس و فہم + کبریایش سنگ بطلان اندران انداختہ + اور حضرت حقائق پناہی خلدت ظلال کمالہ بالفیض الالٰہی نے رباعیات کی شرح مین فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی معرفت اور ادراک باعتبار کنہ ذات کے اور تجرد کے تعینات اسماء وصفات سے غیر کو ممتنع ہے یعنی ایسی معرفت حق تعالیٰ کی حق تعالیٰ ہی کو ہے اسواسطے کہ اس حیثیت سے وہ حجاب عزت مین پوشیدہ ہے اور چادر کبریائی مین چھپا ہوا ہے کہ اوسمین اور اوسکے ماسوا مین کچھ نسبت نہین پس اوسکی راہ معرفت مین اسطرح پر چلنا اوقات ضائع کرنا ہے **مصرع** بخیال درنگنجد تو خیال خود مرنجان + اور امام علامہ قدس اللہ روحہ نے اسرار التنزیل مین فرمایا ہے آمر وہ کہ اشارہ تیری طرف محال ہے اور تعبیر کرنا تجھے وبال ہے **رباعی** کنہ خردم درخور اثبات تو نیست + مفہوم دلم از تو جز آیات تو نیست + من ذات ترا بواجبی کی دانم + دانندۂ ذات تو بجز ذات تو نیست + اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ نہین وصف کیا اللہ کا جو وصف کرنے کا حق ہے لکھا ہے کہ مالک بن الضیف کہ احبار یہود کا سردار تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ مین تجھے اوس خدا کی قسم دیتا ہون جسنے موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی سچ بتا کہ تو نے توریت مین دیکھا ہے کہ حق تعالیٰ دانشمند فربہ کو دشمن رکھتا ہے وہ بولا کہ ہان یہ خبر توریت مین ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حبر تن پرور خود پرست تو ہی ہے وہ غصہ مین آیا اور بولا کہ خدا نے کوئی کتاب کسی پر نازل نہین کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ان لوگون نے جیسا چاہیے خدا کا وصف نہین کیا **اِذۡ قَالُوۡا** جب کہا کہ **مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ** نہین بھیجی ہے اللہ تعالیٰ نے **عَلٰى بَشَرٍ مِّنۡ شَىۡءٍ** کسی بشر پر کوئی چیز وحی اور احکام شرع سے ایسی صفت کو کہ کتابین نازل کرنا اور رسولون کو بھیجنا ہے حق تعالیٰ سے سلب کر دی **قُلۡ** کہہ کہ **مَنۡ اَنۡزَلَ الۡـكِتٰبَ الَّذِىۡ** کسنے بھیجی تھی وہ کتاب کہ **جَآءَ بِهٖ مُوۡسٰى** لے آیا تھا ساتھ اوسکے موسیٰ یعنی توریت **نُوۡرًا** درحالیکہ تھی روشنی دینے والی **وَّهُدًى لِّلنَّاسِ** اور ہدایت کرنے والی واسطے آدمیون کے **تَجۡعَلُوۡنَهٗ** کر دیا ہے تمنے اوسے **قَرَاطِيۡسَ** صحیفے اور طومار اور اوراق پراگندہ **تُبۡدُوۡنَهَا** ظاہر کرتے ہو اوسے جو چاہتے ہو

وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۚ اور چھپاتے ہو بہت اوسمین سے جیسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور آیت رجم وغیرہ وَعُلِّمْتُمْ
اور تعلیم کیے گئے ہو ای مسلمانو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓا جو نہ جانا تھا أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ
تمنے اور نہ تمھارے باپ دادانے امر نہی حلال حرام مین سے قُلِ ٱللَّهُ ۖ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدانے بھیجا اور یہ جواب
اوس سوال کا ہی کہ کسنے بھیجی تھی توریت ثُمَّ ذَرْهُمْ پھر یو دسے ہاتھ کھینچ لے اور اونھین چھوڑ دے تاکہ برابر فِى خَوْضِهِمْ
يَلْعَبُونَ ۝ بیچ باطل اور خرافات اپنے کے کھیلتے رہین شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس اللہ روحہ نے کلمہ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ کے معنی مین
کہا ہی کہ اللہ بس اور ماسوا ہوس اور قطع کر نفس یعنی دم نہ مار حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰہُ یعنی دل اللہ کی طرف
رکھ ثُمَّ ذَرْهُمْ یعنی غیر خدا کو چھوڑ دے اور شیخ شبلی قدس سرہ اپنے بعضے یارون سے کہتے تھے کہ اللہ ہی کے ساتھ ہو اور ماسوا کو چھوڑ دو
شعر چون تفرقۂ دل ست حاصل زہمہ ✤ دل با یکے سپار و بگسل زہمہ ✤ وَهَٰذَا كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ اور یہ قرآن ایک کتاب ہی
کہ نازل کیا ہمنے اوسے مُبَارَكٌ بڑے فائدے کی کتاب اور برکت والی مُّصَدِّقُ ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ تصدیق کرنے والی
اوسکی جو پہلے اوسکے تھین کتابین وَلِتُنذِرَ یا وَلِيُنذِرَ پڑھا ہی یعنی اور تاکہ ڈرائے یہ کتاب اور حفص کی قرأت وَلِتُنذِرَ ہی
یعنی اور تاکہ تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراؤ أُمَّ ٱلْقُرَىٰ اہل مکہ کو وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ اور اوسے جو گرداگرد مکہ کے ہی یعنی تمام مشرق
اور مغرب والون کو قری قریہ کی جمع ہی اوسے قری سے نکالا ہی جو جمع کے معنی مین ہی پھر جہان لوگ مجتمع ہون وہ شہر ہو خواہ دیہ
اوسے قریہ کہ سکتے ہین مکہ کو ام القریٰ اسواسطے کہا کہ تمام زمین کو اوسی کے نیچے سے پھیلایا ہی یا اسواسطے کہ سب قریون والون کا
قبلہ ہی اور حج کے وقت سب وہان جمع ہوتے ہین وَٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ اور جو لوگ ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے
يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ ایمان لاتے ہین ساتھ کتاب یا پیغمبر کے اسواسطے کہ عاقبت کی تصدیق سبب خوف عاقبت ہی اور خوف اس
بات مین غور و فکر کرنے کا سبب ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کی متابعت سے نجات حاصل ہوگی وَهُمْ اور وہ
لوگ جو نبی اور کتاب کا ایمان لاتے ہین عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ اوپر نمازون اپنی کے محافظت کرتے ہین اسواسطے
کہ ایمان کی علامت اور دین کا ستون نماز ہی لکھا ہی کہ مسیلمہ کذاب اور اسود بن عیسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اونکے اس جھوٹے
دعوے کے سبب سے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج ہوا تو حق تعالیٰ نے اون دونون کا ظلم بیان فرمادیا کہ
وَمَنْ أَظْلَمُ اور کون شخص ہی بڑا ظالم مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ اوس شخص سے جسنے افترا کیا اور باندھا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا
اوپر اللہ کے جھوٹ اور یہ بات کہی کہ مین اوسکا پیغمبر ہون أَوْ قَالَ یا کہا أُوحِىَ إِلَىَّ وحی کی گئی میری طرف وَلَمْ
يُوحَ إِلَيْهِ شَىْءٌ حال آنکہ وحی نہین بھیجی گئی اوسکی طرف کچھ مسیلمہ کذاب جھوٹ اور افترا باندھتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھپر
یہ وحی آئی اور اسود بن عیسی بھی کہتا تھا کہ ایک شخص مجھپر ظاہر ہوتا ہی گدھے پر سوار اور باتین میرے دل مین ڈالتا ہی وَمَن
قَالَ اور کون شخص ہی بڑا ظالم اوس آدمی سے جسنے کہا کہ سَأُنزِلُ قریب ہی کہ نازل کرون مین مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۗ مانند
اوسکے جو خدانے نازل فرمائی سکتے ہین کہ عبداللہ بن سعد جو دیوان نبوت کا کاتب تھا یہ کلام اوسکا ہی جسدن آیہ لَقَدْ خَلَقْنَا

اور یہ تینون آیتین سلسل پوری یہ ہین خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ترجمہ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے پھر پیدا کیا ہمنے اوسے ایک قطرہ منی کا بیچ جگہ مضبوط کے پھر پیدا کیا ہمنے منی کو خون کا ٹکڑا پھر پیدا کیا ہمنے خون کے ٹکڑے کو گوشت کا لوتھڑا پھر پیدا کیا ہمنے گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیان پھر پہنادیا ہمنے ہڈیون کو گوشت پھر پیدا کیا ہمنے اوسے پیدائش اور پس بہت برکت والا ہی خدا بہتر پیدا کرنے والون کا

الانسان من سلالۃ من طین لکھتا تھا اور آدمی کے طور تھکنے اور لوتھڑے اور ہڈی اور گوشت سے بدلتے رہنا اوس آیت مین
ملاحظہ کیے اور اونکے بعد جب یہ کلمات سنے کہ ثم انشانٰہ خلقا آخر تو تعجب کی راہ سے اوسکی زبان پر جاری ہوا فتبارک اللہ
احسن الخالقین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ اسی طرح نازل ہوا ہے عبداللہ شک مین پڑا اور مرتد ہو گیا اور
کہنے لگا کہ اگر محمد سچے ہین تو مجھپر بھی وحی آتی ہے جسطرح اونپر آتی ہے اور اگر جھوٹے ہین تو مین نے بھی تو وہی کہا جو اونھون نے کہا
ولو تری اور اگر دیکھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ الظٰلمون جب ہون ظالم یعنی کافر فی غمرٰت الموت
بیچ سکرات اور شدائد موت کے والملٰئکۃ اور فرشتے عذاب کے باسطوا ایدیھم پھیلانے والے ہون ہاتھ اپنے
اونکی روح نکالنے کو اور ینابیع مین لکھا ہے کہ ہاتھ کھولے ہون اونپر عذاب کرنے کو اور آگ کا گرز اونپر مارتے اور کہتے ہون اخرجوا
انفسکم نکالو روحین اپنی اپنے بدنون سے جیسے کوئی سزاول تقاضا کرنے والا سختی اور زبردستی کے ساتھ کوئی چیز مانگتا ہے
یا کہتے ہین ملائکہ کہ نکالو اپنی روحون کو عذاب سے اگر قدرت رکھتے ہو الیوم آج سے کہ تمھارے مرنے کا دن ہے یا ابتک
تجزون جزا دیے جاوگے عذاب الھون عذاب ذلیل کرنے والے کے ساتھ بما کنتم تقولون بسبب اسکے
کہ تھے تم کہتے علی اللہ غیر الحق اوپر اللہ کے جو چیز کہ ناحق تھی وکنتم عن اٰیٰتہ اور تھے تم کہ اوسکی
آیتون سے تستکبرون ○ تکبر کرتے اور تعظیم نہ کرتے تھے اور اونمین غور و فکر نہ رکھتے تھے ولقد جئتمونا
اور تحقیق کہ آئے تم ہمارے پاس حساب اور جزا کے واسطے فرادٰی تنہا نہ مال تمھارے ساتھ ہے نہ اولاد نہ خدم
نہ حشم نہ یار نہ مددگار کما خلقنٰکم اور اوسطرح آئے جسطرح پیدا کیا تھا ہمنے تمھین اول مرۃ پہلی بار مان کے
پیٹ مین سے ننگے سر برہنہ پا وترکتم اور چھوڑا تمنے ما خولنٰکم جو کچھ عطا کیا تھا ہمنے تمھین دنیا مین یعنی
جسکے سبب سے تم ناز کرتے تھے اور اوسپر فخر کرتے تھے وہ چھوڑ آئے وراء ظھورکم اپنی پیٹھون کے پیچھے
نہ پہلے سے تمنے بھیج رکھا نہ اپنے ساتھ اوٹھا لائے وما نری معکم اور نہین دیکھتے ہین ہم تمھارے ساتھ
شفعاءکم تمھارے شفیعون کو الذین زعمتم وہ شفیع کہ گمان کرتے تھے تم نادانی کی وجہ سے کہ انھم فیکم
شرکٰؤا بیشک وہ تمھاری تربیت اور پرورش مین خدا کے شریک ہین لقد تقطع بینکم برنے
نون کو پیش پڑھا ہے یعنی کاٹا گیا پیوند تمھارا اور حفص نے زبر پڑھا ہے یعنی منقطع ہو گئی جو درمیان تمھارے وصلت
اور محبت تھی وضل عنکم اور گم ہو گئی تمسے ما کنتم تزعمون ○ وہ چیز کہ تھے تم گمان کرتے کہ بت تمھارے شفیع ہین
ان اللہ بیشک اللہ فالق الحب پھاڑنے والا ہے اناج کا ہے کہ اوس سے کھیتی اوگے والنوی اور پھاڑنے والا گٹھلی کا کہ اوس سے
درخت جمے یخرج الحی نکالتا ہے زندہ یعنی نبات کو کہ نشو و نما سے حیات رکھتی ہے من المیت مردہ سے کہ بیج اور گٹھلی ہے
یا پیدا کرتا ہے لڑکے کو نطفہ سے اور چڑیا کو انڈے سے اور مومن کو کافر سے اور عاقل کو جاہل سے ومخرج المیت اور
نکالنے والا مردہ کا ہے جیسے بیج یا نطفہ یا بیضہ کا من الحی زندہ سے کہ نبات اور آدمی اور مرغ ہے ذلکم اللہ یہ زندہ کرنے والا

ع۱۱

اور مار ڈالنے والا اللہ ہی فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ پھر کہان پھیرے جاؤگے اوس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ پھاڑنے والا صبح کا ہی
رات کی تاریکی سے یعنی اندھیرا دور کرکے روشنی کر دیتا ہی وَجَعَلَ الَّيْلَ اور کیا رات کو سَكَنًا آرام خلق تا کہ دن کی محنتون کی
تھکن سے آرام لے لین وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور کیا آفتاب اور ماہتاب کو حُسْبَانًا نشان شمار یعنی انھین گردشین اور سیرین
مختلف دین تا کہ انسے سال اور مہینے معین ہو جائین ذٰلِكَ یہ کام کہ سیر اور دورہ شمس و قمر کا ہی حساب کے واسطے تَقْدِيْرُ
الْعَزِيْزِ تقدیر ہی خدا ے غالب کی کہ اوسکا حکم سب پر جاری ہی الْعَلِيْمِ ۝ جاننے والا ہی اپنی مملکت کی تدبیر وَهُوَ الَّذِيْ اور
وہی ہی وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ پیدا کیے واسطے تمھارے ستارے لِتَهْتَدُوْا
بِهَا تا کہ راہ پاؤ تم بسبب اونکے فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ بیچ تاریکیون شب کے بیابانون مین وَالْبَحْرِ اور دریا کی تاریکیون مین اور
اس فائدہ کے سوا تارون سے اور بھی فائدے ہین جیسے آسمان کی زینت شیطان کو بھگانا وغیرہ اور تیسیر مین لکھا ہی کہ یہ منفعت
خدا نے ذکر کی ہی اسواسطے کہ یہان قدرت کی دلیل کھلی ہوئی ہی اسواسطے کہ باوصف اسکے زمین اور آسمان مین بعد مسافت ہی مگر
تارون کو آسمان مین کی راہین پہچاننے کے واسطے حق تعالیٰ نے پیدا کیا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق مفصل بیان کین
نشانیان قدرت کی لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جو جانین اور اوس سے دلیل پکڑین وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ
اور وہ وہی ہی جسنے پیدا کیا تمھین مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک جان سے کہ آدم علیہ السلام ہین فَمُسْتَقَرٌّ پس تمھارے واسطے
جگہ ٹھہرنے کی ہی صلب پدر مین یا روے زمین پر وَّمُسْتَوْدَعٌ اور امانت رہنے کی جگہ قرار کی جگہ رحم ہی اور امانت رہنے کی جگہ
صلب ہی اور اسکا اولٹا بھی کہا ہی یا قرار کی جگہ قبر ہی اور امانت رہنے کی جگہ دنیا اور حقیقت یہ ہی کہ جہان آدمی کو قرار نہو امانت رہنے کی
جگہ وہی ہی جیسے صلب اور رحم اور قبر اور اوسکے قرار کی جگہ کہ بہشت یا دوزخ ہی وہی اوسکا مستقر ہی اور اسی جہت سے آخرت کو
دار القرار کہا ہی اور محققون کے واسطے اس آیت مین ایک اشارہ ہی کہ تقریر اور تحریر مین نہین آسکتا رباعی قومی کہ حقائق و معانی گویند
با خلق کجا سر نہانی گویند اسرار غم عشق تو دلہا باہم ہمدم بزبان بی زبانی گویند قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق کہ ہمنے بیان کردین
نشانیان اپنی وحدانیت کی لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جو سمجھین وَهُوَ الَّذِيْٓ اور وہ وہی ہی جسنے اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا ابر سے یا آسمان کی طرف سے مَآءً پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہمنے اوس پانی کے سبب سے نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ
پتیان ہر چیز کی مجمل ذکر کرکے مفصل فرماتا ہی فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا پھر نکالی ہمنے اوس سے ایک سبز چیز یعنی گھاس کہ بیج سے اوگی ہی
اور اوسنے جڑ اور شاخ پیدا کی نُّخْرِجُ مِنْهُ نکالا ہمنے اوس سبز گھاس سے حَبًّا مُّتَرَاكِبًا گا دانہ ایک پر ایک ملا ہوا یعنی خوشہ
وَمِنَ النَّخْلِ اور نکالا ہمنے کھجور مین سے مِنْ طَلْعِهَا اوسکے شگوفہ اور غنچہ سے قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ شاخین پاس پاس یعنی لپٹی ہوئی
یا بوجھ کے مارے زمین کے قریب وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ اور نکالے ہمنے باغ انگور کے وَّالزَّيْتُوْنَ اور نکالا ہمنے پانی سے
زیتون کا درخت وَالرُّمَّانَ اور انار کا درخت مُشْتَبِهًا ایسے حال مین کہ وہ درخت بعضے بعضون سے پتی مین مشابہ ہین وَّغَيْرَ
مُتَشَابِهٍ اور نہین متشابہ ہین میوے کے مزہ مین اسواسطے کہ کوئی میوہ نہایت ترش ہوتا ہی اور بعض خوب شیرین اور بعض کھٹ میٹھا

انظروا الی ثمرہ دیکھو ہر درخت کے میوہ کی طرف اذا اثمر جب نکالے پھل اور بہت چھوٹا اور بے مزہ ہو کچے ہین کے
سبب سے وینعہ اور دیکھو پکنے اور ٹپکنے کے وقت کہ کیسا رنگ کیسی بو کیسا مزہ اور فائدہ اوسمین ظاہر ہوتا ہی ان فی ذلکم
تحقیق کہ ان باتون مین جو ہمنے بیان کین لایٰت البتہ نشانیان ہین قادر حکیم کے موجود ہونے پر لقوم یؤمنون ○
واسطے اوس گروہ کے جو ایمان لائین وجعلوا اور کیا کافرون نے اور صحیح یہ بات ہی کہ زنادقہ یعنی مجوس مراد ہین کہ اونھون نے بنا لیا
اپنے زعم مین للہ واسطے خدا کے شرکاء الجن شریک جنون کو یعنی شیطانون کو کہنے لگے کہ خدا کے شریک ہین جو چیز نیک ہی اوسے
خدا پیدا کرتا ہی اور اوسے یزدان کہتے ہین اور جو چیز بد ہی اوسے شیطان پیدا کرتا ہی اور اوسے اہرمن کہتے ہین وخلقہم اور حال
یہ ہی کہ اوسی نے پیدا کیا ہی ان مجوس کو شیطان نے نہین پیدا کیا بلکہ شیطان بھی اوسی کا مخلوق ہی اور یہ مخلوق کو خالق کا شریک
کہتے ہین وخرقوا لہ اور باندھتے ہین بعضے کافر واسطے اوسکے بنین بیٹے جیسے عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو کہتے ہین وبنٰت
اور بیٹیان جیسے فرشتے بغیر علم بغیر اسکے کہ علم ہو اونھین اس چیز کی حقیقت کا جو وہ کہتے ہین سبحٰنہ پاک ہی خدا وتعالیٰ
اور برتر ہی عما یصفون ○ اوس چیز سے جو صفت کرتے ہین وہ کہ اوسکے شریک اور بیٹے بیٹیان ہین اور حاشا ایسا نہین
ان باتون سے وہ پاک اور برتر ہی بدیع السمٰوٰت والارض وہ ہی پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا انی یکون
کہان سے ہو اور کیونکر ہو لہ ولد واسطے اوسکے فرزند ولم تکن لہ صاحبۃ اور حال یہ ہی کہ نہین ہی واسطے اوسکے کوئی
عورت اور اولاد عورت اور مرد سے پیدا ہوتی ہی اور کیونکر اوسکے عورت ہو اسواسطے کہ میان بی بی مین کفو اور ہمجنس ہونا شرط ہی اور
اوسکا کوئی کفو نہین اور اوسمین اور ماسوا مین ہمجانست نہین وخلق کل شیء اور پیدا کین اوسنے سب چیزین اور کوئی چیز خالق کے
مثل نہین ہی وھو بکل شیء علیم ○ اور وہ ساتھ سب چیزون کے دانا ہی اوسکے سوا اور کسیکو یہ دانائی نہین ہی تو کوئی اوسکے
مثل نہین ہی اور نہ تھا اور جو کوئی کہ اپنا مثل اور مانند نہ رکھتا ہو اوسکی طرف جورو اور لڑکون کی نسبت کرنا محال ہی ذٰلکم یہ جو ان
صفتون سے موصوف ہی اللہ خدا مستحق عبادت وہی ہی ربکم رب تمہارا لا الٰہ الا ھو کوئی معبود پرستش کے لائق نہین
مگر وہ خالق کل شیء پیدا کرنے والا سب چیزون کا فاعبدوہ پس عبادت کرو اوسکی وھو اور وہ ہی باوجود ان سب صفتون کے
علیٰ کل شیء اوپر سب چیزون کے وکیل ○ نگہبان اور بندون کے کامون کا متولی لا تدرکہ الابصار نہین پاتین اوسے
نظرین وھو یدرک الابصار اور وہ پاتا ہی سب نظر والون کو یہ آیت نفی ادراک پر دلالت کرتی ہی کہ وہ کنہ شئی پر واقف ہونا
اور اوس شئی کا احاطہ کر لینا ہی نفی رویت پر دلالت نہین کرتی اسواسطے کہ رویت بے ادراک کے ممکن ہی اور اگر ادراک کو رویت کے معنون مین لین
تو مقید کرنا چاہیے کہ نہین دیکھتین نظرین اوسے دنیا مین اسواسطے کہ عقبیٰ مین خدا کو دیکھنا قرآن اور حدیث سے صاف ثابت ہی وھو
اللطیف اور وہ ہی اچھا خبر کرنے والا الخبیر ○ جاننے والا بھید کا اور ینابیع مین یہ معنی لکھے ہین کہ وہ ہی باریک بین پوشیدہ
بات کا جاننے والا کوئی نہین دیکھتا جو کچھ وہ دیکھتا ہی اور کوئی نہین جانتا جو کچھ وہ جانتا ہی قد جاءکم بصائر تحقیق کہ آئین تمہارے
پاس نشانیان کھلی ہوئین من ربکم تمہارے رب کے پاس سے فمن ابصر فلنفسہ پھر جو کوئی دیکھے وہ نشانیان تو اوسکا

فائدہ اوسی کو ہے وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا اور جو کوئی اندھا ہو جائے یعنی نہ دیکھے اون کھلی ہوئی دلیلون کو تو اوسکا نقصان اوسی پر ہے وَمَا
أَنَا عَلَيْكُم اور نہین ہون مین تمپر بِحَفِيظٍ ○ نگاہبان کہ تمھارے اعمال کی محافظت کرون اور اوسپر تمھین جزا دون مجھپر یہی تبلیغ ہی بس
وَكَذَٰلِكَ اور یہ پھیرنا جو گذری ہوئی آیتون مین ہمنے کیا اسی طرح نُصَرِّفُ الْآيَاتِ پھیرتے ہین ہم آیتین قرآن کی
خوف سے امید کی طرف اور وعدہ سے وعید کی جانب تاکہ سننے والے متنبہ ہون وَلِيَقُولُوا اور تاکہ نہ کہین اہل مکہ کہ تو نے
دَرَسْتَ پڑھا ہی اور تعلیم لی ہی دوسرے سے کفار قریش کو یہ زعم تھا کہ جبیر اور یسار جو دونون غلام روم کے قیدی ہین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے تعلیم لیتے ہین اور کہتے ہین کہ پیغمبر خدا وحی بھیجتا ہی تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہم آیتین پھیرتے ہین تاکہ
کفار یہ نہ کہین کہ تو نے کسی بشر سے تعلیم لی ہی اسواسطے کہ ایسا کلام کرنا کسی بشر کا مقدور نہین وَلِنُبَيِّنَهُ اور پھیرنا اسواسطے
کہ بیان کرتا ہون مین قرآن لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو جانتے ہین کہ یہ کلام الہی ہی نقل ہی کہ کسی جگہ کفار عرب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ پیروی کر
اوس چیز کی جو وحی بھیجی گئی تیری طرف مِن رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے یعنی طریقہ توحید اور جان لے کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ کوئی
معبود لائق عبادت نہین مگر وہ وَأَعْرِضْ اور مونھ پھیر لے عَنِ الْمُشْرِكِينَ ○ مشرکون سے اور اونکی بات کی طرف التفات نکر
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا کہ یہ موحد ہوتے مَا أَشْرَكُوا تو ہرگز شرک نکرتے وَمَا جَعَلْنَاكَ اور نہین کیا ہمنے تجھے
عَلَيْهِمْ حَفِيظًا اوپر ان کافرون کے نگاہبان وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ○ اور نہین ہی تو اونپر وکیل یعنی اونکا کام
تجھپر نہین چھوڑا گیا ہی لکھا ہی کہ جب آیہ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ نازل ہوئی تو قریش کے مشرکون نے کہا کہ ای محمد ہمارے
بتون کو گالی دینے سے زبان بند کرو ورنہ ہم بھی تیرے خدا کی جسے تو صفات کمال سے یاد کرتا ہی ہجو کرینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا
تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ اور گالی نہ دو اونکو جنھین پوجتے ہین مِن دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے اور اونکی برائیان ذکر نکرو فَيَسُبُّوا
اللَّهَ پس وہ بھی اسکے عوض مین برا کہینگے خدا کو عَدْوًا ظلم کی رو سے اور حق سے درگذر کے بِغَيْرِ عِلْمٍ ساتھ نادانی کے یعنی
ایسا کام کرینگے نادانی کی وجہ سے حق تعالیٰ نے اوسے گالی دینے کو منع فرمایا جو گالی دینے کے لائق ہی تاکہ اوسکے بدلے ایسے پر گالی نہ پڑے
جو گالی کا مستحق نہین ہی كَذَٰلِكَ جسطرح کافرون کے اعمال اونکی نظرون مین ہمنے آراستہ کر دیے اسی طرح زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ آراستہ کیا
ہمنے واسطے ہر ایک گروہ کے عَمَلَهُمْ عمل اونکا نیک اور بد اونکی نظر مین كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم پھر طرف اونکے رب کے
مَّرْجِعُهُمْ پھرنا اونکا ہی فَيُنَبِّئُهُم پھر خبر دیگا اونھین مکافات کے وقت بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے
لکھا ہی کہ قریش کے بزرگون نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ای محمد تو ہمین خبر دیتا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مارا اور اوسسے
پانی کے بارہ چشمے جاری ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کیا اس قسم کا کوئی معجزہ تو بھی دکھا تو ہم تیرا ایمان لائین حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تم کیا معجزہ چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہین کہ صفا نام جو پہاڑ ہی یہ تیری دعا سے سونے کا ہو جائے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ معجزہ ظاہر ہو جائے تو میرا ایمان لاؤ گے سب نے ایمان لانے کا عہد کیا اور سخت قسمین کھا کر عہد پکا کیا کہ اگر یہ معجزہ ہمین دکھا تو

موحدون کی طرح ہم بھی تیری متابعت کرین معالم مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرنے مین مشغول ہوئے اوسیوقت ہی جبریل علیہ السلام نازل ہوے اور پیغام الٰہی لائے کہ ہم تیری دعا سے یہ پہاڑ سونے کا کیے دیتے ہین مگر ہماری عادت اور مشیت اس بات پر جاری ہوئی ہو کہ امتین جب انبیا سے اونکی نبوت پر کوئی علامت اور معجزہ چاہین اور وہ معجزہ ظاہر ہوجائے اور اپنا عہد پورا نکرین تو ہلاک کرنیوالا عذاب ہم اونپر بھیجتے ہین اگر تیرا دل چاہے تو یہ معجزہ ہم ظاہر کردین مگر اس معجزے کے پیچھے عذاب لگا ہوا ہو اور اگر چاہو چھوڑ دو تاکہ وہ توبہ کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بات اختیار فرمائی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ** اور قسم کھائی اونھون نے ساتھ اللہ کے **جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ** جو اونکی سب قسمون سے زیادہ سخت قسم ہو کہ **لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ** اگر آئے اونکے پاس نشانی یا معجزہ جو وہ طلب کرتے ہین **لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا** ضرور ضرور ایمان لائینگے ساتھ اوسکے **قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ** کہہ سوا اسکے نہین کہ آیتین یعنی نبوت کی نشانیان کہ معجزات ہین **عِنْدَ اللّٰهِ** پاس اللہ کے ہین اور وہ معجزہ ظاہر کرنا چاہے اوسپر قادر ہو **وَمَا يُشْعِرُكُمْ** اور کس چیز نے جاننے والا کیا تمھین ای مومنو اوس چیز کا جو کافرون سے صادر ہوگی **اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ** تحقیق کہ اگر معجزے آئین اونکے پاس اور وہ اونھین مشاہدہ کرین تو **لَا يُؤْمِنُوْنَ** ○ نہ ایمان لائینگے **وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ** اور پھیرتے ہین ہم اونکے دلون کو تصدیق سے **وَاَبْصَارَهُمْ** اور اونکی نظرون کو راہ حق دیکھنے سے تو وہ ایمان نہین لاتے ہین آخر مین **كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ** جیسا کہ ایمان نہین لائے وہ ساتھ اوس چیز کے جو معجزات مین سے ظاہر ہوئی **اَوَّلَ مَرَّةٍ** پہلی بار جیسے شق قمر وغیرہ **وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ** ○ اور چھوڑتے ہین ہم اونھین تاکہ اپنی بیراہی مین سرگشتہ اور حیران رہین **وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ** اور اگر ہم اوتارتے **اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ** طرف ان کافرون کے فرشتون کو جیسا کہ وہ کہتے ہین **لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ** **وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى** اور اگر بات کرتے ساتھ اونکے مُردے جیسا کہ وہ درخواست کرتے ہین کہ **فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَا** **وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ** اور اگر جمع کرتے ہم اوپر اونکے **كُلَّ شَيْءٍ** سب چیزین جو دنیا مین ہین **قُبُلًا** گروہ گروہ تاکہ وحدت الٰہی اور نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گواہی دین **مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا** تو نہ تھے اور نہ ہین وہ کہ ایمان لائین **اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ** مگر یہ کہ چاہے اللہ **وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ** اور لیکن بہت کافر **يَجْهَلُوْنَ** ○ نہین جانتے ہین کہ اگر سب معجزے اونھین دکھلائے جائین تو بھی وہ ایمان نہین لائینگے **وَكَذٰلِكَ** اور جسطرح ای محمد لوگ تمھارے دشمن ہین اسی طرح **جَعَلْنَا** کیا ہمنے **لِكُلِّ نَبِيٍّ** واسطے ہر پیغمبر کے **عَدُوًّا** ایک دشمن **شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ** شیطان آدمی اور جن سے شیطان آدمی کافر ہین کہ شیطان کی طرح رحمت الٰہی سے دور ہین **يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ** وسوسہ ڈالتے ہین بعضے اونکے یعنی شیاطین جن **اِلٰى بَعْضٍ** واسطے بعض کے اونہین سے یعنی شیطان آدمی کو وسوسہ لاتے ہین اور خبر دیتے ہین بعضے جن جن کو اور بعضے آدمی آدمی کو **زُخْرُفَ الْقَوْلِ** جھوٹ بات بنائی ہوئی کی **غُرُوْرًا** واسطے فریب کے **وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ** اور اگر چاہتا رب تیرا اونکا ایمان تو **مَا فَعَلُوْهُ** نہ کرتے دشمنی پیغمبرون کے ساتھ **فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ** ○ پس چھوڑ دے اونھین اور اوس جھوٹ کو جو وہ افترا کرتے ہین اور یہان سے معلوم ہوا کہ بے اصل رنگین باتون مین شیطان کا وسوسہ خلق کے فریب دینے کو ہی **وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ** اور اسواسطے کہ میل کرین اوسکی طرف **اَفْـِٕدَةُ**

ع ۱۳ الجزو ۸ ولو اننا

ع ۵۱ کیون ہو واسطے ہم نے تو ر کو ۱۴ ع ۵۶ پھر لاؤ

الَّذِيْنَ دل اون لوگون کے جو لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے وَلِيَرْضَوْهُ اور واسطے اسکے کہ پسند کرین اوسے وَلِيَقْتَرِفُوْا اور اسواسطے کہ حاصل کرین مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ جو کچھ حاصل کرنے والے ہین گناہون سے اَفَغَيْرَ اللّٰهِ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پھر سوا خدا کے اَبْتَغِيْ حَكَمًا چاہون مین کسی کو کہ حکم کرے درمیان میرے اور تمھارے وَّهُوَ الَّذِيْٓ اور وہ ہی وہ کہ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ اتارا اوسنے تمھاری طرف قرآن کو مُفَصَّلًا ۭ تفصیل کیا گیا حق اور باطل ہین وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ اور وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے جنھین کتاب جیسے یہود و نصاریٰ کے علما يَعْلَمُوْنَ جانتے ہین اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ یہ کہ قرآن اوتارا گیا ہے مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور درستی کے فَلَا تَكُوْنَنَّ پس نہو تو یہ خطاب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت ہے یا ہر ایک یعنی جب قرآن کی حقیت پر دلیلین ظاہر ہوئین تو نہو تم مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ شک کرنے والون مین سے وَتَمَّتْ اور تمام ہوئی كَلِمَتُ رَبِّكَ دلیل تیرے رب کی توحید اور نبوت کے بیان مین صِدْقًا سچائی کی راہ سے خبرون اور وعدون مین وَّعَدْلًا ۭ اور عدالت کی روسے فیصلون اور حکمون مین لَا مُبَدِّلَ نہین ہے کوئی بدلنے والا لِكَلِمٰتِهٖ ۚ اوسکی خبرون اور حکمون کو جیسے کہ توریت کی آیتین بدل ڈالین سو اسواسطے کہ حق تعالیٰ تبدیل سے قرآن کی حفاظت کا وعدہ فرماتا ہے کہ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ ہی سننے والا سب کی باتین الْعَلِيْمُ ۝ جاننے والا سب کے بھید وَاِنْ تُطِعْ اور اگر کہا مانیگا تو اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اکثر اون لوگون کا جو ہوے زمین پر ہین یعنی کافر اور جاہل لوگ اور بعضون نے کہا کہ زمین سے مکہ کی زمین مراد ہے یعنی اگر اہل مکہ مین سے اکثر کا تو مطیع ہو تو يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ گمراہ کر دینگے تجھے اوس رستے جو خدا کی طرف پہونچتی ہے اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ پیروی نہین کرتے یہ گروہ اِلَّا الظَّنَّ مگر اپنے گمان کی اور اونکا گمان یہ تھا کہ اونکے باپ حق پر ہین وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اور نہین ہے وہ مگر جھوٹ لگاتے ہین خدا کو مردار کی حلت اور بحائر کی تحریم اور خدا کی طرف فرزند کو منسوب کرنے اور خدا کی عبادت مین شریک پکڑنے کے باب مین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بیشک رب تیرا بڑا جاننے والا ہے مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ اوس شخص کو جو بھٹک جاتا ہے اوسکی راہ سے وَهُوَ اَعْلَمُ اور بڑا جاننے والا ہے بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ ساتھ راہ پانے والون کے فَكُلُوْا پس کھاؤ مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ اوس چیز مین سے کہ لیا گیا ہے نام اللہ کا عَلَيْهِ اوسپر ذبح کرتے وقت اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ ساتھ اوسکی آیتون کے اور اون باتون کے جو حلال اور حرام کے باب مین اوسنے کہی ہین ایمان لانے والے وَمَا لَكُمْ اور کیا ہے تمھین اَلَّا تَاْكُلُوْا یہ کہ نہ کھاؤ مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اوس چیز مین سے کہ لیا گیا ہے نام اللہ کا اوسپر ذبح کرتے وقت وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ اور تحقیق کہ تفصیل کر دی اوسمین اللہ نے اور بیان کر دیا واسطے تمھارے مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ وہ چیز جو حرام کر دی گئی ہے تسپر بکسرے مجہول کا صیغہ پڑھا ہے اوسکا ترجمہ یہ ہوا اور حفص نے معروف پڑھا ہے یعنی بیان کی اللہ نے وہ چیز جو حرام کی تمپر اور اوسکی تفصیل اس آیت مین مذکور ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ آخر تک اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ مگر وہ چیز کہ بے بس ہو گئے ہو اور محتاج ہوے ہو اِلَيْهِ ۭ طرف اوسکے حرام چیزون مین سے کہ وہ بھی ضرورت کے وقت حلال ہے وَاِنَّ كَثِيْرًا

تحقیق کہ تم ... واسطے ... نکاحا سبان ... [illegible]

اور تحقیق کہ بہت لوگ لَيُضِلُّونَ البتہ گمراہ کرتے ہین خلق کو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے مین بِأَهْوَائِهِمْ بسبب اپنی
خواہشون کے بِغَيْرِ عِلْمٍ بسبب بے علمی کے یعنی اوسپر کوئی دلیل نہین رکھتے إِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا هُوَ أَعْلَمُ وہ ہی بڑا جاننے والا
بِالْمُعْتَدِينَ ○ اون لوگون کو جو حد سے گذرنے والے ہین وَذَرُوا اور چھوڑ دو ظَاهِرَ الْإِثْمِ ظاہر گناہ وَبَاطِنَهُ
اور باطن اوسکا یعنی سب گناہ چھوڑ دو واسواسطے کہ گناہ یا ظاہر ہوتے ہین یا باطن اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ محرم عورتون سے
نکاح نہ کرو اور زنا کی طرف مائل نہو اور بعضے مفسرین اس بات پر ہین کہ ظاہر گناہ وہ ہین جو ہاتھ پانون وغیرہ اعضای ظاہری سے
کرتے ہین اور باطن گناہ وہ ہین جو دل مین خیال کرتے ہین اور حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ ظاہر اثم دنیا کی نعمتین طلب کرنا ہی اور
باطن اثم عقبیٰ کی نعمتون کی رغبت کرنا اسواسطے کہ یہ دونون حضرت مولیٰ سے باز رہنے کا سبب ہوتی ہین یا گناہ ظاہر نفس کے
حظ ہین اور باطن قلب کے حظ یا ظاہر ہاتھ پانون وغیرہ اعضاء ظاہری سے اون چیزون کی طرف میل کرنا جنکی خواہش نفس کو ہی
اور گناہ باطن نفس کی خواہشون کی آرزو دل مین کرنا یا ظاہر وہ ہی جسکی اطلاع خلق کو ہوجاے اور باطن وہ ہی جو بندہ اور خدا ہی کے
درمیان رہے او حقیقت امر یہ ہی کہ گناہ ظاہر وہ برے کام اور بری باتین ہین جو اعضاء ظاہری سے ہوتی ہین اور گناہ باطن فاسد
عقیدے اور برے ارادے ہین اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ جسطرح آدمی کا ایک ظاہر ہی یعنی بدن جسمانی اور ایک باطن ہی یعنی
دل روحانی اسی طرح گناہ کا بھی ایک ظاہر ہی اور وہ قول اور فعل خلاف شرع موافق طبع ہی اور ایک باطن ہی کہ صفات حیوانی ہین
اور اوصاف سبعی و شیطانی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اعمال شرع کرکے افعال طبع چھوڑ دو اور اخلاق ملکی اور ربانی اختیار کرکے اخلاق ذمیمہ
نفسانی سے باز رہو اور امام قشیری قدس سرہ کہتے ہین کہ جب حق تعالی نے ظاہری اور باطنی نعمتین تجھے عطا فرمائین کہ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ
نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً تو بیان فرماتا ہی وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ یعنی ظاہری اور باطنی نعمتون کا شکر ظاہری اور باطنی گناہ چھوڑ دینا ہی
اور عذاب دوزخ سے نفوس کا نجات پانا گناہ ظاہری چھوڑ دینے کا نتیجہ ہی اور محرومی کی عقوبت اور مصیبت سے قلوب کا چھوٹ جانا گناہ
باطنی ترک کرنے کا ثمرہ ہی ؎ بیت ظاہر و باطن خود پاک کن از لوث گناہ ٭ تا ازان صورت و معنی تو پاکیزہ شود ٭ إِنَّ الَّذِينَ
يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ بیشک وہ لوگ جو کماتے ہین گناہ ظاہر باطن سَيُجْزَوْنَ قریب ہی کہ جزا دیے جائین بِمَا كَانُوا
يَقْتَرِفُونَ ○ بسبب اوس چیز کے کہ ہین کماتے لکھا ہی کہ عرب کے مشرک جو مردار کو حلال جانتے تھے اونھون نے پوچھا کہ اے محمد جو
بکری مر جاتی ہی اوسے مار ڈالنے والا کون شخص ہی آپنے فرمایا کہ اوسکا پیدا کرنے والا کون ہی یعنی جو اوسکا پیدا کرنے والا ہی وہی مار ڈالنے والا
مشرک بولے کہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ جس بکری کو تو اور تیرے یار مار ڈالتے ہین اور شکاری جانور ہلاک کرتے ہین وہ تو حلال و پاک ہی اور جس
بکری کو خدا مار ڈالتا ہی وہ حرام اور ناپاک ہی اس بات سے اون مسلمانون کے دل مین وسوسہ و خطرہ پیدا ہوا جنکا ایمان ضعیف تھا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَلَا تَأْكُلُوا اور نہ کھاؤ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اوس جانور مین سے جسپر نہین لیا گیا نام اللہ کا اوسے ذبح کرنے کے ساتھ
امام احمد حنبل رحمہ اللہ تعالی اوس جانور کو حرام جانتے ہین جسپر ذبح کرنے کے وقت خدا کا نام لینا ترک ہوا ہو عمداً خواہ سہواً اور امام مالک اور
امام شافعی رحمہما اللہ تعالی اسکے خلاف یہ بات کہتے ہین کہ مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہی اگرچہ ذبح کرتے وقت اوسنے اللہ کا نام نہ لیا ہو

ف ۱ اور پوری کین تیری اپنی نعمتین ظاہر اور باطن وہ نعمتین ۱۲

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی سہوًا اور قصدًا نام الٰہی نہ لینے مین فرق کرتے ہین اونکے نزدیک اگر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام قصدًا نہ لیا تو ذبیحہ حرام ہے اور اگر سہوًا نہ لیا تو حلال ہے وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ اور بیشک اوسکا کھانا گناہ ہے یعنی وہ جانور جسپر ذبح کے وقت اللہ کا نام عمدًا نہ لیا گیا وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ اور تحقیق کہ شیاطین لَيُوْحُوْنَ البتہ وسوسہ ڈالتے ہین اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ اپنے دوستون کے دلون مین کہ وہ دوست کافر ہین لِيُجَادِلُوْكُمْ تاکہ تمھارے ساتھ جھگڑا کرین کہ جو بکری تم خود مار ڈالتے ہو اوسے تو کھاتے ہو اور جو خدا مار ڈالتا ہے اوسے نہین کھاتے ہو وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اور اگر تم اے مسلمانو اونکی اطاعت کروگے حرام کو حلال ٹھہرا لینے مین اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝ بیشک تم مشرک ہو جاؤگے اسواسطے کہ دوسرے کی اطاعت کے واسطے حکم خدا چھوڑ دینا شرک ہے اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا کیا وہ شخص جو تھا مردہ کفر یا جہالت یا ضلالت کے سبب سے فَاَحْيَيْنٰهُ پھر زندہ کر دیا ہمنے اوسے اسلام یا علم یا ہدایت کی وجہ سے وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا اور دیا ہمنے اوسے نور دلیلون کے سبب سے تاکہ حق اور باطل مین تمیز کرے يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ چلتا ہے اوس نور کے سبب سے لوگون مین سیدھی راہ پر ایسا آدمی ہوگا یعنی ہوگا كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ مثل اوس شخص کے جسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ تاریکی مین پڑا ہے لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا نہین ہے نکلنے والا اوس سے كَذٰلِكَ جسطرح مسلمان کے دل مین ایمان آراستہ کیا اسی طرح زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ زینت دی گئی ہے واسطے کافرون کے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہین وہ عبادت بتون کی یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور ابو جہل لعنہ اللہ تعالی کی شان مین نازل ہوئی اوسوقت جب ابو جہل نے جہالت اور جرات کی وجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بے ادبی کی تھی کہ اوسکا ذکر لائق شان نبوت اور قابل استماع مخلصان امت نہین ہے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اوس دن شکار کو گئے تھے جب پھر کر آئے اور ابو جہل کی جہالت اور جرأت کا حال اونسے بیان کیا گیا تو غصہ مین اوس ناپاک بے باک کے سر پر گئے اور اوسکے سر پر کمان ماری اور زبان سے کلمۂ شہادت کہا تو نور اسلام سے زندہ تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہین اور کفر کی تاریکیون مین گرفتار ابو جہل ہے اور بعضے مفسرون نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور ابو جہل لعین کی شان مین نازل ہوئی کہ یہ دونون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا رسانی مین مصروف تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ ان دونون مین ایک کا اسلام عزیز کر آپکی دعا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین قبول ہوئی اس صورت مین صاحب نور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہین اور ظلمت کا مقید ابو جہل اور محققون نے کہا ہے کہ موت خواہش نفس کے سبب سے ہے اور حیات محبت الٰہی کے باعث سے یا موت محرومی کے سبب سے ہے اور حیات معرفت کے باعث سے اور کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ معرفت کے سبب سے جو حیات ہوتی ہے وہ اور ہے اور حیات بشریت اور ہے اہل عالم حیات بشریت سے زندہ ہین اور اولیا حیات معرفت سے ایک دن ہوگا کہ حیات بشریت تمام ہو جائیگی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اور حیات معرفت ہرگز ختم نہوگی فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اور یہی مضمون ہے کہ المؤمن حیّ فی الدارین بیت نمیرد ہر کرا جانش تو باشی ✽ خوشا جانے کہ جانانش تو باشی ✽ شاہ کرمانی قدس سرہ نے یہ آیت پڑھی کہ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ اور کہا کہ اس حیات کی تین علامتین ہین خلق سے عزلت حق تعالی کے ساتھ خلوت اور ہمیشہ زبان اور دل سے ذکر کرنا اور اس مضمون کو نظم فرمایا رباعی در روی خلائق در صحبت مکشای ✽ میباش بکلی متوجہ بخدای ✽

ع ۱۴

غافل مشو از ذوق دل وذکر زبان ✤ تا زندہ جاوید شوی در دو سرا ✤ وَكَذٰلِكَ اور جسطرح مکہ مین بڑے بڑے گناہگار ہین اسی طرح
جَعَلْنَا پیدا کیے ہین ہمنے فِي كُلِّ قَرْيَةٍ ہر بستی مین اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا بڑے گناہگار اوس بستی کے ہین یا کیا ہی ہمنے ہر بستی اور
ہر شہر کے بڑون کو وہان کا گناہگار لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا تاکہ مکر کرین اوس موضع مین اور وہان کے لوگون کو ایمان سے باز رکھین جسطرح
روساء مکہ نے چار راہون پر لوگ ٹھہرا رکھے ہین کہ حج کے موسم مین جو کوئی آتا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھتا ہی تو
کہدیتے ہین کہ ساحر اور شاعر اور کاہن ہی اور ایسی باتین جو چاہتے ہین کہدیتے ہین وَمَا يَمْكُرُوْنَ اور مکر نہین کرتے یہ کافر اِلَّا
بِاَنْفُسِهِمْ مگر اپنی ذاتون کے ساتھ اسواسطے کہ اونکے مکر کا وبال اونھی پر پڑنے والا ہی وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور نہین جانتے ہین کہ
مکر کا وبال مکر کرنے والے ہی پر پڑتا ہی وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ لکھا ہی کہ ابوجہل اور اوسکے مطیع لوگ کہتے تھے کہ عبد مناف کی اولاد جو شرف
رکھتی ہی اوسمین ہم بھی شریک ہین اب جو وہ یہ بات کہتے ہین کہ ہم مین ایک پیغمبر ہی کہ اوسپر وحی آتی ہی تو جب تک ہمپر بھی وحی نہ آئے ہم راضی نہونگے
تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ اور جب آتی ہی کفار قریش کے پاس کوئی آیت قرآن مین سے یا کوئی معجزہ نبی آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اثبات مین قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ تو کہتے ہین کہ ایمان نہین لاتے ہم اس آیت یا معجزہ پر حَتّٰى نُؤْتٰى تا وقتیکہ دیے جائین
مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مانند اوس چیز کے کہ دیے گئے ہین رُسُلُ اللّٰهِ رسول اللہ کے یعنی وحی اور کتاب ہمپر بھی نازل ہو جیسے کہ
رسولون پر نازل ہوتی ہی امام ثعلبی کہتے ہین کہ رسل اللہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین جیسے کہ يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ
مین لفظ جمع کے ساتھ اونھی کی طرف خطاب ہی اور یہ تعظیم کی راہ سے ہی شرح معارف مین لکھا ہی کہ جب تک حق تعالی نے سب
انبیا علیہم السلام کے خصائل اور شمائل حضرت سید الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا مین جمع نہین کیے حضرت کو آیت يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ کے
ساتھ خطاب نہین فرمایا مصرع ہرچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ تبیان مین لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اگر نبوت حق ہی تو مین تجھسے زیادہ نبوت کا سزاوار ہون اسواسطے کہ سن مین تجھسے بڑا اور مال مین زیادہ ہون حق تعالی نے
فرمایا کہ نبوت سن اور مال سے نہین بلکہ فضل اور کمال سے ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہی حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ وہ جگہ جہان رکھتا ہی
رسالت اپنی سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا قریب ہی کہ پہونچے اون لوگون کو جو مجرم ہوے کفر کے سبب سے صَغَارٌ ذلت اور رسوائی
عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک اللہ کے وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ اور عذاب سخت بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○ بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے ساتھ
مسلمانون کے اور برا کہتے تھے اونکے حق مین فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ پھر جسے چاہتا ہی اللہ اَنْ يَّهْدِيَهٗ یہ کہ اوسے راہ دکھائے اور راہ حق
پہونچائے يَشْرَحْ صَدْرَهٗ کھولدیتا ہی دل اوسکا لِلْاِسْلَامِ واسطے قبول کرنے اسلام کے وَمَنْ يُّرِدْ اور جسے چاہتا ہی اَنْ يُّضِلَّهٗ
یہ کہ گمراہ کرے اوسے اور ایمان کی راہ سے پھیر دے يَجْعَلْ صَدْرَهٗ کر دیتا ہی دل اوسکا ضَيِّقًا تنگ حَرَجًا سخت ایسا
کہ وہ نہین مانتا اور حق بات سے انکار کرتا ہی كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ گویا کہ چڑھا جاتا ہی فِي السَّمَآءِ آسمان مین
یعنی حق بات ماننے سے بھاگتا ہی اور چاہتا ہی کہ آسمان پر چڑھ جاؤن اور یہ بہت دور بھاگنا ہی كَذٰلِكَ جسطرح اللہ کافرون کا دل
تنگ کرتا ہی اسی طرح يَجْعَلُ اللّٰهُ کرتا ہی اللہ الرِّجْسَ عذاب یا لعنت عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ دلون پر اون لوگون کے جو ایمان نہین لاتے

وقف لازم
وقف منزل

اور توحید کی تصدیق نہین کرتے وَهٰذَا اور یہ اسلام صِرَاطُ رَبِّكَ راہ ہی پسند کی ہوئی تیرے رب کی مُسْتَقِيمًا سیدھی ہی
اور اوسمین کچھ کجی نہین قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق کر بیان کین ہمنے آیتین قرآن کی لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ واسطے اوس
گروہ کے جو نصیحت مانتے ہین لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ واسطے ان نصیحت ماننے والون کے ہی بہشت عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک اونکے رب کے وَهُوَ
وَلِيُّهُمْ اور وہ اونکی مدد کرنے والا ہی دنیا مین اور متولی ہی اونکے ثواب کا عقبیٰ مین بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اوسکے کہ تھے
کرتے کتاب اور رسول کی تصدیق وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بکسر نے نحشرہم پڑھا ہی یعنی اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے ہم اونھین اور حفص نے
یحشرہم پڑھا یعنی خدا جمع کریگا جن و انس کو جَمِيْعًا سب کو پھر کہیگا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ اے گروہ جنون کے قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ تحقیق کر بہت
پائے تمنے مِّنَ الْاِنْسِ آدمیون مین سے کہ اغوا کر کے تمنے اپنا تابع کر لیا وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ اور کہینگے دوست شیطانون کے
مِّنَ الْاِنْسِ آدمیون مین سے یعنی وہ لوگ جو شیطانون کے فرمانبردار ہوگئے کہ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ اے رب ہمارے فائدہ اوٹھایا
بَعْضُنَا بِبَعْضٍ بعضون نے ہم مین سے بعضے اورون سے جن سے آدمی کا فائدہ یہ ہی کہ آدمیون کو نفس کی خواہشون کی راہ بتائی اور
آدمی سے جن کو یہ فائدہ ہی کہ آدمی اونکے مطیع اور منقاد ہوگئے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا ہی کہ اونکا فائدہ مند ہونا یہ ہی کہ گناہ مین
ایک دوسرے کے مددگار ہین شیطان آدمیون کو گناہ کی طرف بلاتے ہین اور آدمی شیطانون کا بلانا مان لیتے ہین وَّبَلَغْنَا
اور کہتے ہین کہ اے اللہ فائدہ کو پہونچے ہم اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا اوس وقت کو جو ہمارے واسطے تونے مقرر کیا تھا
مراد قبرون سے اوٹھنا ہی یعنی ہم مبعوث ہوئے اب ہمارا کیا حال ہوگا قَالَ کہیگا اللہ کہ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ آگ ہی ٹھکانا تمہارا
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہو گے آگ مین اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو چاہے خدا کہ تمھین آگ سے زمہریر مین ڈالدے
اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا حَكِيْمٌ حکمت والا ہی اوس بات مین جو کچھ جن اور آدمیون کے ساتھ وہ کریگا عَلِيْمٌ ○
جاننے والا ہی اونکے اعمال اور احوال وَكَذٰلِكَ اور جسطرح چھوڑ دیتے ہین ہم کفار جن و انس کو اسی طرح نُوَلِّيْ مسلط کرتے ہین ہم
بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بعضے ظالمون کو بعض پر دنیا مین یا چھوڑتے ہین ہم بعض کو بعض پر مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا کہ کتب الٰہی مین سے ایک کتاب مین مین نے پڑھا ہی کہ نیست کرتا ہون مین اپنے دشمنون کو اپنے دشمنون سے اور پھر اونھین اپنے دوستون سے
اور مشہور یہ بات ہی کہ تولیت آخرت مین ہوگی یعنی ظالم جن و انس کو ہم باہم چھوڑ دینگے تا کہ اونھین معلوم ہو جائے کہ کوئی دوسرے کو نفع
نہین پہونچا سکتے اور یہ صورت واقع ہوگی بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ بسبب اوسکے جو وہ کمائی کرتے ہین بری گناہون مین سے پھر
حق تعالیٰ دوبارہ خطاب کرتا ہی ملامت کرنے کی راہ سے کہ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے گروہ جنون اور آدمیون کے اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا تمہارے
پاس نہین آئے یعنی آئے رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول تم مین سے اگرچہ پیغمبر آدمیون کے سوا اور کسی جنس مین سے نہین ہوئے مگر چونکہ آدمیون کو
جنون کے ساتھ حق تعالیٰ نے اس جگہ جمع کیا ہی تو خطاب درست اور صحیح ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جن کی جنس مین سے بھی
جنون پر رسول مبعوث ہوئے ہین اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ جن کے رسولون کو نذر کہتے ہین اور وہ رسولون کے رسول ہین
جنون کی طرف جسطرح سات جنون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اپنی قوم کو پہونچایا اور حق تعالیٰ اونھین کہتا ہی کہ

وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ پھر تقدیر حق تعالی فرماتا ہے کہ کیا نہین آئے تمھارے پاس رسول کہ بلانے کے واسطے يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ
بیان کرتے تھے تمپر اٰيٰتِيْ آیتین ہماری کتاب کی وَيُنْذِرُوْنَكُمْ اور ڈراتے تھے تمھین لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اس دن کے دیکھنے سے
کہ روز قیامت ہے قَالُوْا کہینگے وہ جواب مین کہ شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا گواہی دیتے ہین ہم اپنے نفسون پر یعنی ہم اقرار کرتے ہین
کہ ہم کافر تھے اور عذاب کے لائق ہین وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور حال یہ ہے کہ فریب دیا تھا اونھین زندگی دنیا نے یہان تک
کہ بعث ونشر سب وے بھول گئے اور جب میدان حشر مین آئے تو اپنے گناہون کے مقر ہوئے وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور گواہی
دی اونھون نے اپنے نفسون پر کہ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ بیشک وے تھے کافر ذٰلِكَ یہ رسولون کا بھیجنا اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ
واسطے اسکے ہے کہ نہین ہے پیدا کرنیوالا تیرا مُهْلِكَ الْقُرٰى ہلاک کرنے والا دیہات اور شہرون کے رہنے والون کو بِظُلْمٍ بسبب
اوس ظلم کے جو کرتے ہین وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ اور حال یہ ہے کہ دیہات اور شہر والے غافل ہون یعنی کوئی پیغمبر اونکے پاس
نہ آیا ہو اور اونھین خدا اور قیامت کی خبر نہ دی ہو بزرگون نے کہا ہے کہ کسی قوم کا استیصال نہین ہوتا مگر پہلے وعید بھیجکر اور اگر
ایسا نہو تو اونھین حق تعالی سے حجت پہونچے کہ لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ یعنی کیون نہ رسول بھیجا تونے ہماری طرف
کہ ہم پیروی کرتے تیری آیتون کی وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ اور واسطے ہر ایک عمل کرنے والے کے درجے ہین ثواب اور عذاب مین مِّمَّا عَمِلُوْا
اون عملون کے سبب سے جو کیے اونھون نے وَمَا رَبُّكَ اور نہین ہے رب تیرا بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ بیخبر اوس چیز سے جو لوگ
کرتے ہین خیر اور شر وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ اور رب تیرا بے نیاز ہے بندون کی عبادت سے ذُو الرَّحْمَةِ مہربان ہے اونپر اور عبادت کی تکلیف
اونھی کی تکمیل کے واسطے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ بے نیاز ہے مطیعون کی طاعت سے اور مہربان ہے مجرمون اور عاصیون پر اِنْ يَّشَاْ
يُذْهِبْكُمْ اگر چاہے تو لیجائے تمھین یہ اہل مکہ کو وعید ہے وَيَسْتَخْلِفْ اور خلیفہ اور جانشین تمھارا کردے مِنْۢ بَعْدِكُمْ
پیچھے تمھارے مَّا يَشَآءُ جسے چاہے اپنی مخلوق مین سے كَمَآ اَنْشَاَكُمْ جیسے پیدا کیا تمھین مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ
اٰخَرِيْنَ ۝ ذریت سے قوم دوسری کے کہ تمھارے باپ تھے اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ تحقیق کہ جو کچھ وعدہ دیا ہے تمھین قیامت اور اوسکے
متعلقات کا لَاٰتٍ البتہ ہونے والا ہے اور آنے والا ہے بیشک وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اور نہین ہو تم عاجز کرنے والے اپنے بعث
اور حشر مین قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے قوم میری اس سے کفار قریش مراد ہین عمل کرو عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
اوپر حال اپنے کے جو نہایت مرتبہ تمھارے تمکن اور استطاعت مین ہو یعنی اپنے کفر اور عداوت پر ہمیشہ رہو یہ امر تہدید ہے حق تعالی فرماتا ہے
کہ تم اپنے حال پر رہو کہ اِنِّيْ عَامِلٌ تحقیق کہ مین بھی عمل کرنے والا ہون تحمل اور بردباری کے ساتھ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ
جانو تم مَنْ تَكُوْنُ اوس شخص کو کہ ہوگی لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ واسطے اوسکے عاقبت اچھی سرائے آخرت مین اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
تحقیق کہ نہ چھٹکارا پائینگے ظالم یعنی کافر صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ اسی جلدی مین جان لوگے دنیا کا حال کہان پہونچتا ہے اور
دولت فلاح کسے پہونچتی ہے اور دیکھو کہ شکستہ دل فقیرون کو بزرگی اور رحمت کے گھر مین کیونکر بلائینگے اور اقبالمند سردارون کو ندامت کے
قیدخانہ مین کس طرح ہنکاتے ہین قطعہ باش تا گل یابی آنہا را کہ امروز اند جزو ٭ باش تا گل بینی آنہا را کہ امروز اند خار ٭

تا کی از دار الغرور سی ساختن دار السرور ٭ تا کی از دار الفرار سی ساختن دار القرار ٭ لکھا ہی کہ عرب کے مشرک اپنی کھیتیون مین ایک خط کھینچتے
اور آدھے مین خدا کے واسطے اور آدھے مین بتون کے لیے نشان کر دیتے اور اسی طرح چارپایون کو بھی تقسیم کرتے بعضے اللہ کے واسطے اور بعضے
بتون کے لیے جو خدا کا حصہ مقرر کرتے وہ مہمانون اور فقیرون کو دیتے اور جو بتون کے نام کا مقرر کرتے وہ بتخانون کے خادمون کو بانٹ دیتے
پھر اگر خدا کا حصہ بہتر ہوتا تو اوسے اپنے معبودون کے حصہ سے بدل لیتے اور اگر اونکے معبودون کا حصہ اچھا ہوتا تو اوسے اپنے حال پر
چھوڑتے اور اگر خدا کے حصہ مین سے کچھ بتون کے حصہ مین پڑ جاتا تو اوسے نہ نکالتے اور کہتے کہ خدا غنی ہی اسکی احتیاج نہین رکھتا اور بتون کے
حصہ مین سے کچھ خدا کے حصہ مین اگر ملجاتا تو نکالکر پھر بتون کے حصہ مین ملا دیتے اور کہتے کہ بت تو فقیر اور محتاج ہین حق تعالی اس حال سے
خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ اور مقرر کیا اونھون نے خدا کے واسطے مِمَّا ذَرَاَ اوس چیز مین سے جو خدا نے پیدا کی
مِنَ الْحَرْثِ کھیتون وَالْاَنْعَامِ اور چارپایون مین سے نَصِيبًا ایک حصہ اور بتون کے واسطے ایک حصہ فَقَالُوا پھر کہا اونھون نے
هٰذَا لِلّٰهِ یہ حصہ خدا کے واسطے ہی بِزَعْمِهِمْ ساتھ دعوی باطل اور جھوٹ بات اپنی کے وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور یہ دوسرا
حصہ واسطے شریکون ہمارے کے ہی یعنی اونکے واسطے ہی جنھین ہمنے خدا کا شریک بنایا ہی فَمَا كَانَ پھر وہ حصہ جو ہو لِشُرَكَآئِهِمْ
اونکے بتون کے واسطے اونکے زعم مین فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ تو نہین پہونچتا وہ طرف اللہ کے اور اوسمین کچھ تصرف نہین کرتے
وَمَا كَانَ لِلّٰهِ اور جو حصہ اللہ کے واسطے ہی فَهُوَ يَصِلُ تو وہ پہونچتا ہی اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ اونکے بتون کو یعنی بہتر چیز کو خدا کے
حصے سے نکالکر بتون کے نذر کر دیتے ہین سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ○ برا حکم ہی جو وہ کرتے ہین وَكَذٰلِكَ اور جیسی یہ آرایش
شیطان نے اس تقسیم مین کی ہی اسی طرح زَيَّنَ آراستہ کرتے ہین لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ واسطے بہتون کے مشرکون مین سے قَتْلَ
اَوْلَادِهِمْ مار ڈالنا اونکی اولاد کا شُرَكَآؤُهُمْ شریک اونکے یعنی شیطان یا بتخانون کے خادم آراستہ اور خوشنما کر دیتے ہین
مشرکون کی اولاد کا قتل مشرکون کی نظر مین لِيُرْدُوهُمْ تاکہ ہلاک کرین اونھین یعنی گمراہ کر دین وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ اور تاکہ
پوشیدہ کر دین اونپر دِينَهُمْ اونکے دین کو یعنی جس دین اسمعیل علیہ السلام پر تھے اوسے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا اللہ مَا فَعَلُوهُ
نکرتے مشرک وہ جو اونکے واسطے آراستہ اور خوشنما کرتے ہین فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ○ پس چھوڑ دے اونھین اوس جھوٹ اور
افترا کے ساتھ جو وہ کرتے ہین وَقَالُوا هٰذِهٖ اور کہتے ہین وہ کہ ہمارے معبودون کا یہ حصہ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ چارپائے
اور کھیت حرام ہین لَا يَطْعَمُهَآ نہ کھائے اور نہ چکھے اوسے اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ مگر وہ شخص جسے ہم چاہین یعنی بتخانون کے
خادم اور ہر مرد اور عورت کو اوسمین دخل نہ دیتے تھے بِزَعْمِهِمْ اپنے گمان مین بے دلیل کے وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
ظُهُوْرُهَا اور کہتے تھے کہ یہ چارپائے ہین کہ حرام کی گئی ہی پیٹھ انکی بوجھ اور سواری کے واسطے یعنی بحائر اور سوائب
اور حوامی وَاَنْعَامٌ اور دوسرے چارپائے ہین کہ بتون پر قربانی کے واسطے لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ نہین
یاد کرتے نام اللہ کا عَلَيْهَا اونپر ذبح کرتے وقت بلکہ بتون کے نام پر ذبح کرتے ہین افْتِرَآءً عَلَيْهِ اور
اس بات مین افترا کرتے ہین افترا خدا پر کہ کہتے ہین یہ خدا نے فرمایا ہی سَيَجْزِيْهِمْ قریب ہی کہ جزا دے اونھین خدا

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ بسبب اوس چیز کے جو افترا کرتے ہین وَقَالُوا اور کہا اونھون نے مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ جو کچھ پیٹ مین ہی ان ہتون کے یعنی بحیرہ اور سائبہ کے پیٹ مین جو بچہ ہی خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا پاک اور حلال ہی واسطے ہمارے مردون کے وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا اور حرام کیا گیا ہی اوپر ہماری عورتون کے اگر زندہ پیدا ہو وَإِن يَكُن مَّيْتَةً اور اگر ہو مردار یعنی بچہ مردہ پیدا ہو فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ تو وہ سب یعنی مرد اور عورتین اوسکے کھانے مین شریک رہین سَيَجْزِيهِمْ قریب ہی کہ جزا دے خدا وَصْفَهُمْ اونکے وصف کو کہ خدا پر جھوٹ باندھتے ہین حلال اور حرام کر لینے مین إِنَّهُ حَكِيمٌ بیشک خدا حکمت والا ہی حلال اور حرام کر دینے مین عَلِيمٌ ○ جاننے والا ہی بندون کی مصلحتین حلال اور حرام ہونے مین قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ تحقیق کہ نقصان کیا اون لوگون نے کہ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ قتل کیا اپنی اولاد کو سَفَهًا بیوقوفی سے بِغَيْرِ عِلْمٍ ساتھ نادانی کے معالم مین لکھا ہی کہ ربیعہ اور مضر اور بعضے عرب اپنی لڑکیون کو قبر مین زندہ دفن کر دیتے کہ ایسا نہو کہ چھٹپنے مین قید ہو جائین اسواسطے کہ لوٹ مار عرب کے قبیلون مین عام تھی اور اگر بڑی ہون تو بہت سا جہیز اور شادی کا ضروری اسباب چاہیے حق تعالی فرماتا ہی کہ اونھون نے اولاد کو قتل کیا نادانی سے وَحَرَّمُوا اور حرام کر لی مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ وہ چیز جو روزی دی اونھین اللہ نے یعنی بحائر اور سوائب وغیرہ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ افترا کر کے اللہ پر قَدْ ضَلُّوا تحقیق کہ بہک گئے راہ ضلالت مین وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○ اور نہین ہین وہ راہ پانے والے راہ حق وَهُوَ الَّذِي اور وہ ہی وہ جسنے تمھارے واسطے أَنشَأَ پیدا کیے جَنَّاتٍ باغ انگور کے مَّعْرُوشَاتٍ ٹٹیون پر چڑھائے ہوئے وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ اور بغیر چڑھائے ہوئے یعنی زمین پر پڑے ہوئے اور بعضون نے کہا ہی کہ معروشات وہ ہین جو لوگون نے اپنے ہاتھ سے لگائے ہون اور غیر معروشات وہ ہین جو پہاڑ اور جنگل مین خود لگے ہون وَالنَّخْلَ اور پیدا کیا خرمے کا درخت وَالزَّرْعَ اور کھیت جس سے دانے پیدا ہون مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ حال یہ ہی کہ مختلف ہین پھل ہر ایک کے انمین سے ہیئت اور کیفیت مین وَالزَّيْتُونَ اور زیتون کا درخت وَالرُّمَّانَ اور انار کا مُتَشَابِهًا حال یہ ہی کہ ایک دوسرے کے مثل ہین پتیان اوسکی وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور مشابہ نہین ہین اوسکے میوون کے مزے یعنی بعضے کھٹے ہین بعضے میٹھے بعضے چاشنی دار كُلُوا مِن ثَمَرِهِ کھاؤ میوے ہر ایک کے إِذَا أَثْمَرَ جب پھل لائے اگرچہ کچا ہو وَآتُوا حَقَّهُ اور دو حق اوس میوے کا یعنی تصدق کرو يَوْمَ حَصَادِهِ جسدن کھیت کاٹو اور درخت گراؤ اور میوے چنو یہ اہتمام ہی صدقہ دینے اور دیر نہ کرنے مین صحیح اور مشہور قول تو یہی ہی کہ اس سے صدقہ مراد ہی زکوۃ مفروضہ نہین اسواسطے کہ زکوۃ مدینہ مین جا کر فرض ہوئی اور یہ آیت مکہ مین نازل ہوئی اور بعضے کہتے ہین اس سے زکوۃ مراد ہی اور یہ آیت مدینہ مین نازل ہوئی لکھا ہی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی ملک مین پانسو کے قریب خرمے کے درخت تھے اونھون نے اوسکے خرمے توڑے اور تصدق کر دیے کچھ نہ باقی رکھے تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُسْرِفُوا اور حد سے نہ بڑھو صدقہ دینے مین یعنی جو کچھ ہی اوسے ایک ہی بار تصدق نہ کر دو اور معالم مین یہ معنی لکھے ہین کہ صدقہ دینے سے منع نہ کرو یعنی حد سے نہ بڑھو بخل مین امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اپنے نفس کو حظ حاصل ہونے کے واسطے جو کچھ تو خرچ کرے وہ اسراف ہی اگرچہ تل کا ایک دانہ ہو اور

ربع ٣

جو کچھ خدا کے واسطے تو دے وہ اسراف نہیں ہے اگرچہ ہزار خزانے ہوں اِنَّهٗ تحقیق کہ خدا لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ دوست نہیں رکھتا
اسراف کرنے والوں کو یعنی اونکے عمل کو پسند نہیں فرماتا وَمِنَ الْاَنْعَامِ اور وہی ہے جسنے پیدا کیے چارپایوں میں سے حَمُوْلَةً
وہ جو بوجھ اوٹھاتے ہیں جیسے اونٹ بیل وغیرہ وَّفَرْشًا اور وہ جنھیں میں پچھاڑ کر ذبح کرتے ہیں جیسے بکرا وغیرہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ
حمولہ بڑے چارپائے ہیں اور فرش چھوٹے کہ چھوٹے ہونے کی وجہ سے زمین کے قریب ہیں فرش کی طرح كُلُوْا کھاؤ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ
اوس چیز میں سے جو روزی دی تمھیں اللہ نے اور حلال کی ہے وَلَا تَتَّبِعُوْا اور پیروی نہ کرو خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ
شیطان کے قدموں کی یعنی اوسکی راہ پر نہ چلو اور اوسکے کہے سے حلال کو حرام نہ کرو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ واسطے تمھارے عَدُوٌّ
مُّبِیْنٌ ۝ دشمن ہے ظاہر ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ اور پیدا کیے چارپایوں میں سے آٹھ جوڑے جوڑا اوسے کہتے ہیں جو
اپنی جنس سے جفتی کرے تو نر مادہ کا جوڑا اور مادہ نر کا جوڑا اور دونوں کو بھی جوڑا کہتے ہیں مگر مراد وہ ہے جو ہمنے بیان کیا
اور یہ آٹھ جوڑے آٹھ چارپائے ہیں ہر ایک دوسرے کا جوڑا مِنَ الضَّاْنِ اون میں سے جو روئیں رکھتے ہیں اور اونھیں
میش یعنی بھیڑ کہتے ہیں اثْنَیْنِ دو جوڑے ایک نر دوسری مادہ وَمِنَ الْمَعْزِ اور اونمیں سے جو بال رکھتے ہیں اور
اونھیں بکر کہتے ہیں اثْنَیْنِ دو جوڑے ایک نر دوسری مادہ قُلْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آٰلذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ کیا
دو نر حرام کیے اللہ نے اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ یا دو مادائیں اسمیں سے اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ یا اوسے حرام کیا کہ شامل ہیں اوسپر
اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ بچہ دان دو مادہ کے جو پیٹ میں ہیں وہ مادہ ہو یا نر نَبِّـُٔوْنِیْ خبر دو مجھے بِعِلْمٍ ساتھ امر معلوم کے جو اس بات پر
دلالت کرے کہ خدا نے کسے حرام کیا ہے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اگر ہو تم سچے کہ حرام کرنے کا حکم اوسکے پاس سے ہے وَمِنَ
الْاِبِلِ اثْنَیْنِ اور اونٹ سے دو جوڑے نر اور مادہ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ اور گائے سے بھی اسی طرح دو جوڑے قُلْ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آٰلذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ کیا دونوں نر اونٹ اور گائے میں سے حرام کیے اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ یا دو مادائیں انمیں سے
اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ یا اوسے حرام کیا کہ لیا ہے جسے اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ بچہ دانوں نے دونوں ماداؤں کے اَمْ كُنْتُمْ
شُهَدَآءَ یا تھے تم حاضر اور مشاہدہ کرنے والے اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا اوس وقت جب حکم کیا خدا نے تمھیں اسے
حرام کرنے کا یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ عوف بن مالک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا کہ اے محمد
جو کچھ ہمارے باپ دادا نے حرام کیا تھا وہ تو نے حلال کر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ تمھارے باپ دادا نے حرام کیا تھا
وہ حرام نہیں ہے تا عوف بولا کہ وہ خدا نے حرام کیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے آٹھ جوڑے کھانے
اور نفع اوٹھانے کو پیدا کیے ہیں پھر اونمیں سے بعض یعنی سائبہ اور بحیرہ اور وصیلہ اور حام کو تم حرام کہتے ہو یہ حرام ہونا نر ہونے کے سبب سے ہے
یا مادہ ہونے کی وجہ سے عوف چپ ہوا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کہتے ہو کہ نر ہونے کے سبب سے تحریم ہے تو سب نر حرام ہونا چاہیے
اور اگر مادہ ہونے کی وجہ سے تحریم ہے تو سب ماداؤں کو چاہیے کہ حرام ہوں اور اگر تحریم اسوجہ سے ہے کہ رحم میں دونوں نر اور مادہ رہے ہیں تو چاہیے کہ سب
حرام ہو جائیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عوف تو کیوں نہیں بولتا وہ بولا کہ تو بات کہہ تو میں سنوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اوسکے سامنے یہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون شخص ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰی اوس آدمی سے جو افترا کرے عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا
اللہ پر جھوٹ اور اوسکی طرف چیزون کی تحریم اور تحلیل کو منسوب کرے لِّيُضِلَّ النَّاسَ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو بِغَيْرِ عِلْمٍ ط
بسبب بے علمی کے اس سے اونکے بڑے مراد ہین اسواسطے کہ اس کام کا مقرر کرنا اونھی سے متعلق ہی یا عمر بن یحیی مراد ہی کہ اوسنے اس قاعدہ کی
بنا ڈالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مین نے اوسے دوزخ مین دیکھا اور دوزخی اوسکی آنتون کی بدبو سے تکلیف مین تھے
اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ہدایت نہین کرتا قوم ظالمون کو جو دین جاہلیت پر مضبوط ہین
مشرکون نے جب یہ آیت سُنی تو بولے کہ سب چارپائے حلال ہوگئے پھر حرام کون جانور ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہو تم ای
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّآ اَجِدُ نہین پاتا ہون مین فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ اوس چیز مین جو وحی بھیجی گئی میری طرف مُحَرَّمًا
وہ چیز حرام کی گئی ہی عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ کھانے والے پر کہ کھاتا ہی اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً مگر وہ کہ ہو مردار اَوْ دَمًا
مَّسْفُوْحًا یا خون ڈالا ہوا اس سے وہ خون مراد ہی جو ذبح کے وقت مذبوح کی رگون سے بہے یا زندگی مین نکلے اور کلیجی اور تلی اسمین داخل نہین
اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ یا گوشت سور کا اور جو کچھ اوسمین سے آدمی کھا سکے فَاِنَّهٗ رِجْسٌ پس تحقیق کہ وہ نجس ہی اَوْ فِسْقًا یا مارا ہوا
فسق کے ساتھ اور یہ وہ چارپایہ ہی کہ اُهِلَّ پکارا گیا ہی لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ واسطے غیر خدا کے اوسکی گردن مارتے وقت یعنی جس جانور کو
غیر خدا کے نام پر قتل کیا ہو اور اوسے حق تعالی نے فسق فرمایا اسواسطے کہ اس عمل کے سبب سے فاسق ہو جاتے ہین فَمَنِ اضْطُرَّ
پھر جو شخص بے بسی مین پڑا ہو غَيْرَ بَاغٍ نہ جبر کرنے والا ہو اپنے ایسے بے بس پر وَّلَا عَادٍ اور نہ حد سے گذرنے والا کھانے مین
ضرورت سے زیادہ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ پس بیشک رب تیرا بخشنے والا ہی اوس سے مواخذہ نہ کریگا جو بقدر ضرورت حرام چیزون
مین سے کھالے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی کہ بے بس لوگون کو اوسکی اجازت دیتا ہی وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا اور اون لوگون پر
جو یہود ہین حَرَّمْنَا حرام کیا ہمنے كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ ہر جانور جو ناخن والا ہو جیسے شیر اور درندے اور پرند اور بعضون نے
کہا ہی کہ جسکے چونچ اور سُم ہون وہ سب اسمین داخل ہین اور معالم مین لکھا ہی کہ اونٹ اور شترمرغ اور بط مراد ہی کہ یہود پر حرام تھے
وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اور گاے بکری مین سے حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ حرام کین ہمنے اونپر شُحُوْمَهُمَآ چربیان اونکی جو اونکے اندر ہون
جیسے گردہ وغیرہ کی چربی اِلَّا مَا حَمَلَتْ مگر وہ جو اوٹھائے ہون ظُهُوْرُهُمَآ پیٹھین اونکی یعنی جو چربی اونکی پیٹھ اور پسلیون کے بھیتر
یا باہر لپٹی ہو اَوِ الْحَوَايَآ یا جو چربی کہ لگی ہو اونکی آنتون مین اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ط یا جو چیز لپٹ رہی ہو ساتھ ہڈی کے
جیسے دُم اور کان کی چربی یا ورہڈی کا گودا ذٰلِكَ یہ چیزین حرام کر دینا جَزَيْنٰهُمْ بدلا دیا تھا ہمنے یہود کو بِبَغْيِهِمْ ز
بسبب اونکے ظلم کے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ ہم سچے ہین سب چیزون کی خبر دینے مین فَاِنْ كَذَّبُوْكَ
پھر اگر یہ تکذیب کرین تیری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز مین جو مین نے تجھے وحی بھیجی ہی فَقُلْ تو کہو تم ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رَّبُّكُمْ رب تمھارا ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ صاحب بخشش بہت کا ہی کہ باوجود اس تکذیب کے
تمھین مہلت دیتا ہی اور عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ اور نہ پھیرا جائیگا عذاب اوسکا

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ گروہ گناہگاروں سے جو تکذیب کرنے والے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ اگرچہ اب مہلت ہے
مگر پھر یہ مہلت نہوگی سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا قریب ہے کہ کہیں وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا ہے اور اس آیت میں قرآن کا
اعجاز ظاہر ہے کہ جو بات وقوع میں نہ آئی تھی اوسکی پیشین گوئی کی اور یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکوں نے کہا کہ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اگر چاہتا خدا تو مَآ اَشْرَكْنَا نہ شرک کرتے ہم وَلَآ اٰبَآؤُنَا اور نہ باپ دادا ہمارے وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ اور نہ حرام کرتے
ہم کوئی چیز یعنی اوسنے ان چیزوں کے حرام کرنے کا حکم کیا كَذٰلِكَ جیسے یہ تکذیب جو تیری قوم کرتی ہے اسی طرح كَذَّبَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ تکذیب کی ہے اون لوگوں نے جو اونسے پہلے تھے حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا یہانتک کہ چکھا اونھوں نے یعنی پایا
اونھوں نے عذاب ہمارا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ کہہ کہ کیا ہے تمھارے پاس مِّنْ عِلْمٍ کوئی امر معلوم کہ اوسے اپنی بات پر دلیل لاؤ
فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا پھر نکالو اوسے اور ظاہر کرو اوسکو ہمارے واسطے اِنْ تَتَّبِعُوْنَ نہیں پیروی کرتے ہو تم اپنی باتوں میں اِلَّا
الظَّنَّ مگر گمان اور سمجھ اپنی کی وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ○ اور نہیں ہو تم مگر ایسے لوگ کہ جھوٹ بولتے ہو قُلْ کہہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس اپنی بات پر کچھ دلیل نہیں فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ تو اللہ کے پاس ہے دلیل پہونچی ہوئی
کمال صحت کو فَلَوْ شَآءَ پھر اگر چاہتا خدا تو لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ البتہ ہدایت کر دیتا تم سب کو قُلْ هَلُمَّ کہہ کہ لاؤ
شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ گواہ اپنے وہ لوگ کہ گواہی دیں کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک خدا نے حَرَّمَ هٰذَا حرام کیا ہے
یہ جنھیں تم حرام ٹھہراتے ہو چارپائے اور کھیت وغیرہ فَاِنْ شَهِدُوْا پھر اگر گواہی دیں وہ آپ اپنے واسطے فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ
تو نہ گواہی دے تو اونکے ساتھ یعنی اوس گواہی میں تو اونکی تصدیق نہ کر وَلَا تَتَّبِعْ اور پیروی نہ کر اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ اون لوگوں کی خواہشوں کی
جنھوں نے عناد کی راہ سے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا تکذیب کی ہے ہماری آیتوں کی حلال اور حرام میں وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور
پیروی نہ کر اون لوگوں کی جو نہیں ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے یعنی بت پرست لوگ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ اور وہ ساتھ اپنے رب کے
يَعْدِلُوْنَ ○ برابر کرتے ہیں بتوں کو قُلْ تَعَالَوْا کہہ کہ آؤ لوگو اور سنو کہ اَتْلُ پڑھوں میں مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ وہ

ع ۱۸

جو حرام کی ہے تمھارے رب نے تم پر یہ آیت اور اوسکے بعد والی دو آیتیں محکمات کتاب میں سے ہیں کہ انکے احکام کسی شریعت میں منسوخ نہ تھے
اور یہ دس حکم ہیں اوامر اور نواہی اون میں سے پہلا اَلَّا تُشْرِكُوْا یہ ہے کہ نہ شریک کرو بِهٖ شَيْئًا ساتھ خدا کے کسی چیز کو وَّبِالْوَالِدَيْنِ
اور نیکی کرو ماں باپ سے اِحْسَانًا نیکی کرنے کی تاویلات میں فرمایا ہے کہ توحید اور احسان والدین کو حق تعالی نے ملا ہوا بیان فرمایا اسواسطے
کہ ماں باپ وجود اور تربیت میں سبب قریب ہیں اور دو واسطے ہیں کہ حق تعالی نے اونھیں اپنی صفت ایجاد و ربوبیت کے آثار اور انوار کا
مظہر بنایا ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو مِّنْ اِمْلَاقٍ فقیری اور محتاجی کے خوف سے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ
ہم روزی دیتے ہیں تمھیں وَاِيَّاهُمْ اور انھیں چونکہ تمھاری اولاد کا رزق ہمارے ذمہ ہے تمھارے ذمہ نہیں تو تم کیوں اونکے قتل ناحق کے
مرتکب ہوتے ہو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ اور نہ قریب جاؤ یعنی مرتکب نہو برے کاموں کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ فواحش زنا ہے اور اوس سے
پہلے جو باتیں ہوتی ہیں عرب کے بڑے لوگ آدمیوں سے چھپا کر زنا کرتے تھے اور اوباش اور بیباک لوگ کھلم کھلا حق تعالی نے فرمایا کہ

زنا کے قریب جاؤ مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو ظاہر ہوا اوس سے وَمَا بَطَنَ اور جو پوشیدہ ہوا اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ ما ظہر منہا
شراب ہے اور ما بطن زنا ہے اور محققین نے کہا ہے کہ ما ظہر فعل ہے اور ما بطن نیت ہے وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي اور نہ مار ڈالو
اوس جی کو کہ حَرَّمَ اللّٰهُ حرام کیا خدا نے اوسے مارنا اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق پر کہ وہ قصاص ہے یا مرتد کو قتل کرنا یا زانی محصن کو
سنگسار کرنا ذٰلِكُمْ یہ چیزیں نہی اور ایک امر وَصّٰكُمْ بِهٖ حکم کیا خدا نے تمہیں ساتھ اوسکے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ تاکہ تم
دریافت کرلو اور جان لو تم کہ یہ سیدھی راہ ہے وَلَا تَقْرَبُوْا اور نہ قریب جاؤ مَالَ الْيَتِيْمِ مال یتیم کے اور اوسمیں تصرف کرو اِلَّا
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ مگر ساتھ ایسے کام کے کہ وہ بہتر ہو یعنی تلف ہونے سے بچاؤ اور اوسمیں تجارت کرو کہ وہ مال بڑھے اور
اوسمیں سے کھاؤ نہیں اور کسی کو نہ دو حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہانتک کہ پہونچے یتیم اپنی قوت کو یعنی بالغ ہو جاوے وَاَوْفُوا
الْكَيْلَ اور پورا کرو ناپ کو ناپی جانے والی چیزوں میں وَالْمِيْزَانَ اور ترازو کو تولی جانے والی چیزوں میں بِالْقِسْطِ ساتھ
عدل اور مساوات کے یعنی کم نہ دو اور زیادہ نہ لو تیسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم اس
بات پر قادر نہیں ہیں کہ تول میں ترازو کی ڈنڈی دونوں طرف ایسی برابر ہو کہ بال برابر بھی نہ جھکے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ لَا نُكَلِّفُ
نَفْسًا نہیں تکلیف دیتے ہیں ہم کسی کو اِلَّا وُسْعَهَا مگر اوس چیز کی جو اوسکی وسعت اور قدرت ہو یعنی اگر ناپ اور تول میں
بے تمہارے قصد کے کمی واقع ہو اور تمہارا قصد پورا رکھنے کا ہو تو اس کمی کو ہم معاف کرینگے وَاِذَا قُلْتُمْ اور ایک حکم
یہ ہے کہ جب بات کہو تم حکم کرنے میں یا گواہی دو فَاعْدِلُوْا تو عدل اور انصاف کرو اوسمیں وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اگرچہ ہو
وہ شخص جسکے واسطے حکم کرو یا جسپر حکم کرو یا جسکے واسطے گواہی دو یا جسپر گواہی دو قرابت والا وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا اور ساتھ
عہد الٰہی کے کہ احکام شرع کا ادا کرنا ہے یا جو نذر مانو وفا کرو ذٰلِكُمْ یہ تین امر اور ایک نہی وَصّٰكُمْ بِهٖ حکم کیا تمکو خدا نے اوسکا
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ شاید کہ تم نصیحت مانو وَاَنَّ هٰذَا اور تحقیق یہ جو میں پڑھتا ہوں دسواں حکم اور وہ یہ ہے کہ جو کچھ مذکور ہوا ہے
اس سورت میں توحید کی دلیلیں اور نبوت کا اثبات اور شریعت کا بیان صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا راہ میری سیدھی ہے
جنت تک فَاتَّبِعُوْهُ پس متابعت اور پیروی کرو اس راہ کی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ اور پیروی نہ کرو راہوں پراگندہ
اور مختلف دینوں کی فَتَفَرَّقَ بِكُمْ پھیر وہ راہیں جدا کر دینگی اور دور ڈال دینگی عَنْ سَبِيْلِهٖ راہ حق سے
ذٰلِكُمْ یہ پیروی تمہاری وَصّٰكُمْ بِهٖ حکم کیا ہے خدا نے اوسکی حفاظت کا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ شاید کہ بچو تم گمراہی
اور دوری حق سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے ایک
خط کھینچا پھر فرمایا کہ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ یہ سیدھا خط خدا کی راہ ہے پھر اوسکے داہنے بائیں آپنے بہت سے خط کھینچے کہ یہ راہیں ہیں ان راہوں
میں سے ہر راہ پر ایک شیطان تعین ہے کہ لوگوں کو اوس راہ کی طرف بلاتا ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی کہ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا محقق لوگ
اس بات پر ہیں کہ راہ معین نہیں ہوتی مگر کسی شروع اور نہایت کے بیچ میں اور عارف جانتا ہے کہ سب کی ابتدا اسی سے ہے اور سبھوں کی انتہا اسکی طرف ہے
اور شیخ صدر الدین قونوی قدس سرہ نے اعجاز البیان میں فرمایا ہے کہ سب چیزوں کو حق تعالیٰ کا گھیرے ہونا ثابت ہے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اور وہ احاطہ حق

یا وجودی ہے یا علمی ساتھ اختلاف افعال اور اقوال کے منتہا ہر راہ کا اور غایت ہر سالک کا وہی ہوگا جیسا کہ اوسنے خود فرمایا صراط اللہ
الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور رباعی ہر جا قدمی زدیم در کوی تو بود ٭ ہر گوشہ کہ رفتیم ہیا ہوی تو بود ٭
گفتیم مگر سوی گراہی ہست ہر راہ کہ دیدیم ہمہ سوی تو بود ٭ ثم پھر تھا اونہیرہ کہ اتینا موسی الکتب دی ہمنے موسی
علیہ السلام کو توریت تماما واسطے پورا کرنے کرامت اور نعمت کے علی الذی احسن اوپر اوس شخص کے جو خوب قیام کرے
اوسکے احکام پر وتفصیلا لکل شیء اور واسطے بیان ہر چیز کے جو کام آئے دین میں تفصیل کے طور پر وھدی ورحمۃ
اور صاحب ہدایت اور بخشش کی ہے لعلھم شاید کہ بنی اسرائیل بلقاء ربھم واسطے ملاقات رب اپنے کے یا اوس سے جزا ملنے کا
یؤمنون ۝ ایمان لائین وھذا کتب اور یہ قرآن کتاب ہے انزلنہ کہ نازل کی ہمنے وہ کتاب مبرک بڑی نفع کی
فاتبعوہ پس پیروی کرو اوسکی واتقوا اور ڈرو اوسکی مخالفت سے لعلکم ترحمون ۝ شاید کہ تمپر رحمت کرین
اوسکی متابعت کے سبب سے ان تقولوا اور اوتاری ہمنے یہ کتاب تاکہ نہ کہو تم ای گروہ عرب کہ انما انزل الکتب سوا اسکے نہین کہ
نازل کی گئی کتاب علی طائفتین اوپر دو گروہ کے من قبلنا ص پہلے ہمسے یعنی یہود اور نصارا پر وان کنا اور تحقیق کہ
ہین ہم عن دراستھم پڑھنے اونکے سے اپنی کتاب لغفلین ۝ بیخبر یعنی ہم نہین جانتے کہ وہ کیا پڑھتے ہین اسواسطے
کہ وہ کتاب ہماری زبان مین نہین ہے او تقولوا اور اسواسطے کہ نہ کہو لو انا انزل اگر بھیجی ہوتی علینا الکتب
ہمپر کتاب جیسے یہود و نصارا پر لکنا اھدی البتہ ہوتے ہم بہت راہ پانے والے منھم ج اونسے فقد جاءکم پھر تحقیق
کہ آئی تمھارے پاس بینۃ من ربکم دلیل بہت کھلی ہوئی تمھارے رب کے پاس سے یعنی قرآن کہ تمھاری زبان مین اوترا
وھدی اور ہدایت کرنے والا کہ جو کوئی اوسکی پیروی کریگا اپنے مقصد اور مقصود کو پہونچیگا ورحمۃ ج اور رحمت مسلمانون کے واسطے
اور یہ تینون صفتین قرآن میں ہین اور بینۃ کو گواہ کے معنی پر بھی کہتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ اسواسطے کہ
آپ امت کے گواہ ہین اور ہدایت اور رحمت بھی آپ ہی ہین یعنی صاحب ہدایت و رحمت ہین مسلمانون کے واسطے فمن
اظلم پھر کون شخص ہے بڑا ظالم ممن کذب بایت اللہ اوس شخص سے جو جھوٹ بتلاوے خدا کی آیتون کو وصدف
عنھا اور پھر رہے اوس سے سنجزی الذین قریب ہے کہ جزا دین ہم اون لوگون کو جو یصدفون عن ایتنا پھر
رہتے ہین ہماری آیتون سے سوء العذاب ساتھ شدت عذاب کے یا اوس عذاب کے جو سب عذابون سے بدتر ہو بما
کانوا یصدفون ۝ بسبب اسکے کہ تھے پھر رہتے تھے قرآن اور اوسکے احکام سے ھل ینظرون کیا انتظار
کرتے ہین اہل مکہ یعنی منتظر نہین ہین پیغمبر اور قرآن کی تکذیب کے بعد الا ان تاتیھم الملئکۃ مگر یہ کہ آئین فرشتے اونکی روح
قبض کرنے کو یا نازل ہون اونپر عذاب کے فرشتے او یاتی ربک یا آئے حکم رب تیرے کا اونکے عذاب کے واسطے یا اوسکی آیتون کی
تمامی کے لیے ان آیتون سے علامات قیامت مراد ہین اور وہ بہت ہین اون بڑے واقعون میں سے دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا
اور حضرت عیسی علیہ السلام کا اوترنا اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اور یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا ہے

ف ۱۵ راہ اللہ کی ایسا اللہ کہ واسطے اوسکے ہے جو وہ چیز کہ بیچ آسمانون کے اور وہ چیز کہ بیچ زمین کے آگاہ ہو جا کہ طرف اللہ کے پھرتے ہین سب کام ۱۲

اَوْ یَاْتِیَ یا یہ کہ آئین بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ بعضی نشانیان تیرے رب کی جو قیامت قائم کرنیکو اوسنے مقرر کی ہین یَوْمَ
یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ جسدن آئینگی بعضی نشانیان تیرے رب کی کہ اکثر مفسّرون کے قول پر مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا ہے
اور جس رات کی فجر کو آفتاب مغرب سے نکلیگا وہ رات بڑی ہوگی اور اوسکی درازی تہجّد اور ورد و وظائف پڑھنے والون کو معلوم ہوگی
جب اوراد سے فارغ ہونگے تو صبح کے منتظر رہینگے اور صبح نہوگی تو وہ گمان اور شک مین پڑینگے اور پھر ورد و وظائف نئے سر سے
شروع کرینگے جب پھر تمام ہوگا اور صبح کے آثار ظاہر نہونگے تو وہ لوگ جانینگے کہ غیب سے کوئی بڑا کام ظاہر
ہوا چاہتا ہی وہ لوگ تضرّع اور زاری اور توبہ اور استغفار مین مشغول ہونگے یہانتک کہ صبح کے آثار مغرب کی طرف نمایان ہونگے اور
آفتاب مغرب سے نکلیگا اوسمین کچھ روشنی نہوگی اور تمام خلق اوسے دیکھیگی اور جب بڑی نشانی ظاہر ہوجائیگی تو غیب عین ہوجائیگا
اور اوسوقت کا ایمان اضطراری ہوگا اسی سبب سے لَا یَنْفَعُ نہ فائدہ کریگا نَفْسًا کسیکو اِیْمَانُهَا ایمان اوسکا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ
نہ تھا کہ ایمان لایا ہو مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے اور آج ایمان لاتا ہی اَوْ کَسَبَتْ یا نہ تھا کہ اوسنے کمائی کی ہوتی فِیْٓ اِیْمَانِهَا
خَیْرًا اپنے ایمان مین بھلائی یعنی نیک کام جو لوگ ایمان بے عمل کو معتبر نہین کرتے یہی آیت اونکی دلیل ہی اور جو لوگ ایمان بے عمل کے
معتبر جانتے ہین وہ اس حکم کو اوسی روز کے ساتھ خاص کرتے ہین بعض مفسر کہتے ہین کہ خیر سے اخلاص مراد ہی یعنی جسطرح کافر کا
ایمان اوسدن فائدہ نہ کریگا اوسی طرح بے اخلاص آدمی یعنی منافق کا ایمان بھی اوس روز سودمند نہوگا امام حسن بصری رحمہ
اللہ تعالی نے کہا کہ مغرب سے آفتاب نکلنے کے قبل جو شخص ایمان رکھتا ہوگا اور اوسنے خیر کی ہوگی جب یہ نشانی دیکھ لیگا اور پھر
خیر کریگا تو وہ خیر مقبول نہوگی معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ اوسدن نہ کافر کا ایمان مقبول ہی نہ فاسق کی توبہ اور اس قول کی تاکید کرتا ہی وہ مضمون
جو حدیث مین آیا ہی کہ توبہ منقطع نہوگی جبتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انْتَظِرُوْٓا
انتظار کرو ان نشانیون کا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ○ تحقیق کہ ہم بھی ان نشانیون کے منتظر ہین اور جب یہ نشانیان ظاہر ہون
تو افسوس ہی تمپر اور خوشی ہی ہمکو اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا بیشک جن لوگون نے پراگندہ کیا دِیْنَهُمْ دین اپنا کہ بعضے انبیا اور
بعضی کتابون کا تو ایمان لائے اور بعضون کے ساتھ کافر ہوگئے وَکَانُوْا شِیَعًا اور ہوگئے گروہ گروہ جیسے یہود کہ اکہتر فرقے ہوگئے
اور نصاریٰ کہ بہتر فرقے ہوگئے لَسْتَ مِنْهُمْ نہین ہی تو اونکے قتال مین فِیْ شَیْءٍ کسی چیز مین یعنی جسوقت اونکے ساتھ محاربہ نہین ہی یہ حکم
آیت سیف سے منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اس قوم سے اہل بدعت مراد ہین اور اس صورت مین لَسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ کے معنی یہ ہین کہ تو
اونسے بیزار ہی اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ نہین ہی کام اونکا مگر اِلَی اللّٰهِ خدا کے ساتھ ہی اگر چاہے اونپر عذاب کرے اگر چاہے اس جہان مین مہلت دے
اور آخرت مین عذاب کرے اور اگر چاہے تو توبہ کی توفیق دے ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دے اونھین قیامت کے دن بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○
ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے دنیا مین مَنْ جَآءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ ساتھ نیکی کے یعنی نیکی کرے فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا تو
واسطے اوسکے دس حصے ہین مانند اوسکے یعنی دس نیکیان امام زاہدی کہتے ہین کہ اس سے عدد کا تعین مراد نہین ہی بلکہ دونی
زیادتی ظاہر کرنا ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ جو کوئی ایک نیکی کریگا اوسکے واسطے دس نیکیان ہین اوس ایک نیکی کے بدلے

وہ اوس ایک نیکی تک پہونچ سکا ایک نیکی عدم سے موجود کرنا دوسری اچھی ترکیب پر پیدا کرنا تیسری تربیت چوتھی رزق پانچوین
رسولون کو بھیجنا چھٹی کتابین نازل کرنا ساتوین نیکیان اور برائیان بیان کر دینا آٹھوین توفیق نوین اخلاص دسوین نیکی
قبول کرنا جب تک یہ دسون نیکیان نہ پیدا ہون اوس وقت تک بندہ کوئی نیکی کر ہی نہین سکتا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو
کوئی آئے ساتھ سیئہ کے یعنی برا کام کرے فَلَا يُجْزٰٓى پس جزا نہ دیا جائیگا اِلَّا مِثْلَهَا مگر مانند اوسکے یعنی ایک کے بدلے ایک
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ جو نیکی یا بدی والے ہین ظلم نہ کیے جائینگے ثواب کی کمی اور عذاب کی زیادتی کے سبب سے قُلْ کہو تم
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوم کو جنھون نے اپنے دین مین تفرقہ ڈالا ہے کہ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ تحقیق کہ ہدایت کی مجھے میرے
رب نے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ راست کے دِيْنًا قِيَمًا یعنی دین مضبوط درست مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ کہ وہ ملت ابراہیم
علیہ السلام کی ہے حَنِيْفًا حال ہے کہ ابراہیم علیہ السلام سب دینون سے اس دین کی طرف مائل تھے کہ وہ توحید خدا ہے وَمَا
كَانَ اور نہ تھا ابراہیم مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مشرکون مین سے یعنی بت پرستون اور یہود و نصاریٰ مین سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ
کہہ کہ بیشک نماز میری وَنُسُكِيْ اور قربانی میری یا میرا حج وَمَحْيَايَ اور زندگی میری یعنی مین جس کام پر ہون زندگی مین
وَمَمَاتِيْ اور وہ چیز جسپر مین مرون ایمان اور طاعت مین سے لِلّٰهِ سب واسطے خدا کے ہے جو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
رب ہے سب عالمون کا لَا شَرِيْكَ لَهٗ کوئی شریک نہین واسطے اوسکے یعنی مین اپنی عبادت مین کسیکو اوسکا شریک
نہین کرتا ہون بت پرستون کی طرح اور قربانی اوسیکے نام پر کرتا ہون اوسکے غیر کے نام پر نہین اور حج مین لبیک کہنے کے وقت
اوسکے ساتھ اور کسیکو مین یاد نہین کرتا بخلاف اہل جاہلیت کے کہ کہتے تھے لبیک لا شریک لک الا شریک ہو لک اور کہا ہے کہ ان
کلمون سے اپنے کو اور اپنے کامون کو خدا کے سپرد کرتا ہے یعنی جو کچھ کرتا ہون اور کہتا ہون اور رکھتا ہون خدا کے واسطے ہے وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ اور ساتھ اسکے حکم کیا گیا ہون وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور مین پہلا مسلمانون کا ہون اسواسطے کہ امت کے اسلام سے
نبی کا اسلام مقدم ہوتا ہے لکھا ہے کہ جب کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر مین مبالغہ کیا کہ ہمارے دین کی طرف
رجوع کرو تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا سوا خدا کے اَبْغِيْ رَبًّا ڈھونڈھون مین کوئی رب
اور عبادت مین اوسے شریک کرون وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اور حال یہ ہے کہ خدا ہی پیدا کرنے والا سب چیزون کا ہے تو ماسوا اوسکے
مخلوق اور مربوب ہین اور مربوب ربوبیت کے واسطے سزاوار نہین ہوتا ہے وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اور نہین کماتا کوئی نفس برائیون
مین سے اِلَّا عَلَيْهَا مگر وبال اوسکا اوسی پر ہوتا ہے ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ اے عرب کے سردارو تم میری متابعت کرو اور تمہارے گناہ
میری گردن پر ہین تو حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہ اوٹھائیگا کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ اورون کے
گناہ کا یعنی ہر ایک اپنے ہی گناہ کا عذاب کھینچیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر تمہارے رب کی طرف ہے مَّرْجِعُكُمْ پھر جانا تمہارا
فَيُنَبِّئُكُمْ پھر خبر دیگا تمھین آخرت مین بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم اوسمین تَخْتَلِفُوْنَ ۝
اختلاف کرتے تھے دنیا مین اور وہ چیز امور دینیہ مین سے ہے اور اوسکا حق اور باطل ہونا تمپر ظاہر کر دیگا وَهُوَ الَّذِيْ

جَعَلَکُمْ اور وہ ہی وہ جسنے کہ کیا تمھین ای آدمیو خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ جانشین زمین کا قوم بنی الجان کے بعد یا تمھین ای اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگلی امتون کا خلیفہ کیا وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ اور بلند کیا بعضے کو تم مین سے فَوْقَ بَعْضٍ اوپر بعض کے دَرَجٰتٍ درجون مین بزرگی اور مالداری وغیرہ کے لِّیَبْلُوَکُمْ تاکہ آزمائے تمھین فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ بیچ اوس چیز کے جو دی ہی تمھین یعنی جاہ و مال تاکہ مالدارون کا شکر اور فقیرون کا صبر کھل جائے اِنَّ رَبَّکَ تحقیق کہ رب تیرا سَرِیْعُ الْعِقَابِ جلدی عذاب کرنے والا ہی ناشکرون اور بے صبرون پر وَاِنَّہٗ اور بیشک وہ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ البتہ بخشنے والا مہربان ہی شکرگزارون اور صابرون پر

نصف ع ۲۰

آیاتها ۲۰۶ | رکوعاتها ۲۴ | کلماتها ۳۳۱۸ | حروفها ۱۴۶۳۵

سورة الاعراف مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی مائتان وست ایات
سورۂ اعراف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور یہ دو سو چھ آیتین ہین

الٓمّٓصٓ ۝ قرآن کا یا اس سورت کا نام ہی یا انمین سے ہر ایک حرف اشارہ ہی خدا کے نامون مین سے ایک نام کی طرف جیسے اِلٰہ اور لطیف اور ملک اور صبور یا ہر حرف کنایہ ہی ایک صفت سے جیسے اکرام لطف مجد صدق یا المص ایما ہی المصوّر کی طرف یا بعضے حروف نامون پر دلالت کرتے ہین اور بعضے افعال پر تو اصل مین یون ہوگا کہ انا اللّٰہ اعلم وافضل یعنی مین خدا ہون کہ جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یا سب سے زیادہ جاننے والا ہون اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہون اور تاویلات کاشی مین مذکور ہی کہ الف اشارہ ہی ذات احدیت کی طرف اور لام عبارت ہی ذات سے صفت علم کے ساتھ اور میم کنایہ ہی جامعیت سے کہ اوسے معنی محمدی کہتے ہین اور صاد صورت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ صاد جبل بمکۃ علیہ عرش الرحمٰن اس معنی کی طرف اشارہ کرتا ہی اور حقائق سلمی مین کہا ہی کہ الف ازل ہی اور لام ابد اور میم ازل اور ابد کا مابین اور صاد اشارہ ہی متصل کے اتصال اور منفصل کے انفصال کی طرف اور حقیقت مین نہ اتصال کو مجال گنجایش ہی نہ انفصال کو محل نمایش ہی نظم این چراہست این برون از فصل و وصل ❊ کاندرونی فرع میگنجد نہ اصل ❊ نی معانی ذی عبارت نی عیان ❊ نی اشارت نی حقائق نی بیان ❊ برترست از مدرکات عقل و وہم ❊ لاجرم گم گشت دروی فکر و فہم ❊ چون بگلی روی گفت و گو نمیست ❊ ہیچکس را جز خموشی روی نیست ❊ کِتٰبٌ اُنْزِلَ یہ کتاب ہی نازل کی گئی اِلَیْکَ طرف تیرے فَلَا یَکُنْ پس چاہیے کہ نہو فِیْ صَدْرِکَ تیرے سینہ مین حَرَجٌ مِّنْہُ تنگی اوسکی تبلیغ سے یعنی چاہیے کہ دل تنگ نہو پیغام آلہی پہونچانے سے اور قوم کی تکذیب سے غمناک نہو کہ یہ کتاب تیرے اوپر نازل ہوئی ہی لِتُنْذِرَ بِہٖ تاکہ ڈرا تو ساتھ اوسکے کافرون کو وَذِکْرٰی اور تاکہ نصیحت کرتو نصیحت لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ مومنون کو اِتَّبِعُوْا پیروی کرو تم ای مکلف لوگو مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ اوس چیز کی جو نازل کی گئی طرف تمھارے مِّنْ رَّبِّکُمْ رب تمھارے سے یعنی اوامر اور نواہی یاد رکھکر قرآن کی متابعت کرو وَلَا تَتَّبِعُوْا اور پیروی نہ کرو مِنْ دُوْنِہٖ سوا کتاب آلہی کے اَوْلِیَآءَ دوستون کی اس سے بت مراد ہین کہ کافر لوگ انھین دوست رکھتے تھے یا شیاطین الانس والجن مقصود ہین کہ خلق کو گمراہی مین ڈالتے ہین قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ۝ تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو جبکہ غیر حق کی متابعت کرتے ہو وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اور بہت دیہات اور شہر والے کافر اور فاجر اَہْلَکْنٰہَا

حکم کردیا ہمنے اونھین ہلاک کرنے کا فَجَآءَهَا پھر آیا اون دیہات اور شہر والون پر بَأْسُنَا عذاب ہمارا بَيَاتًا رات کو جو غفلت اور سونے کا وقت ہی جیسے قوم لوط علیہ السلام پر اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ○ یا نازل ہوا اونپر عذاب اور تھے وہ سوتے دوپہر کو جیسے قوم شعیب علیہ السلام ان دو وقتون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ یہ وقت آسایش اور استراحت کے ہین انمین عذاب کا نہ تصور ہوتا ہی نہ توقع ہوتی ہی جو بلا ناگہانی دفعۃً آجائے وہ بہت سخت ہوتی ہی جیسے نعمت غیر مترقب بہت خوب اور نہایت لذیذ اور مرغوب ہوتی ہی فَمَا كَانَ پھر نہی دَعْوٰىهُمْ درخواست اونکی اِذْ جَآءَهُمْ جسوقت کہ آیا اونپر بَأْسُنَآ عذاب اور بلا ہماری اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہا اونھون نے اِنَّا كُنَّا بیشک تھے ہم ظٰلِمِيْنَ ○ ظالم اپنی جان پر کہ رسولون کی تکذیب کی اُسوقت اپنے گناہ کا اقرار کرینگے اور گمان اونھین یہ ہوگا کہ اپنے گناہون کا اقرار عذاب سے نجات کا باعث ہوگا اور حال یہ ہی کہ عذاب کا نازل ہونا اور تکلیف طاعت کا اوٹھ جانا مانعی ہین تو نزول عذاب کے وقت توبہ استغفار کچھہ مفید نہین ہوتی اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم اس حکم سے مستثنی ہی جیسا کہ آگے ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالی فَلَنَسْـَٔلَنَّ پھر البتہ پوچھینگے ہم قیامت کے دن الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ اون لوگون سے کہ بھیجے گئے ہین جنکی طرف پیغمبر رسالت قبول کرنے اور رسولون کو ماننے کا اونسے سوال کیا جائیگا اور یہ سوال بھی ملامت اور عذاب ہی وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اور البتہ پوچھینگے ہم بھیجے گیون کو یعنی رسولون سے کہ تمنے رسالت ادا کی اور حکم پہونچا دیے اور یہ سوال سرفرازی اور تکریم ہی اور بعض مفسرین نے کہا ہی کہ امتون سے یہ سوال ہوگا کہ تمنے انبیا کی فرمانبرداری کی تھی اور انبیا سے استفسار ہوگا کہ تمنے امت پر مہربانی کی تھی فَلَنَقُصَّنَّ پھر البتہ بیان کرینگے ہم عَلَيْهِمْ رسولون اور اونکی امتون پر اونکی باتین اور افعال بِعِلْمٍ اپنے علم کے ساتھ کہ ہم جان چکے ہے کہ ہر ایک نے کیا کیا ہی اور اونکا کہنا سننا کیا تھا وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ○ اور نہ تھے ہم غائب اور دور اور بیخبر اونکے اقوال اور افعال سے وَالْوَزْنُ اور تولنا ہر ایک کے اعمال کا يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ اوسدن یعنی قیامت کا روز درست و حق اور ہونا ہی اور بعضون نے کہا کہ نامۂ اعمال کو تولینگے اوس ترازو مین کہ اوسکی ایک ڈنڈی اور دو پلے ہونگے اور سب خلائق اوسے دیکھینگے اور یہ صورت فقط عدل و انصاف ظاہر کرنے کے واسطے ہی اور تبیان مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ ترازو کی ڈنڈی کی درازی پچاس ہزار برس کی راہ ہی اور اوسکے دونون پلے مین سے ایک تو نور کا ہی اور ایک ظلمت کا نیکیون کو نور کے پلے مین رکھینگے اور گناہون کو ظلمت کے پلے مین اور اوسکے دونون پلے جیسے آسمان اور زمین ہین فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ پھر جو کوئی بھاری ہوے اعمال تلے ہوے اوسکے اس تقدیر پر موازین جمع ہی موزون کی اور اگر میزان کی جمع کہین تو وزن متعدد ہونے اور موزون مختلف ہونے پر نظر ہوگی اور بہرحال ترازو کا بھاری ہونا طاعت کے سبب سے ہی اور جن لوگون کی ترازو بھاری ہوگی فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی فلاح اور نجات پانیوالے ہین وَمَنْ خَفَّتْ اور جو کوئی کہ ہلکے ہونگے مَوَازِيْنُهٗ اعمال تلے ہوے اونکے اور وہ ہلکا ہونا گناہ کے سبب سے ہوگا فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وہی لوگ ہین کہ نقصان کیا اونھون نے اپنی جانون کے حصہ کا یعنی فطرت سلیم کو اونھون نے ضائع کیا بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے بِاٰيٰتِنَا ساتھہ ذکر کرنے ہماری آیتون کے يَظْلِمُوْنَ ○ ظلم کرتے تھے یعنی تصدیق کی جگہہ تکذیب کرتے تھے وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ اور تحقیق کہ قدرت دی ہمنے تمھین

ای آدمیو فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے مکانات سکونت اور کھیتیون کی جہت سے اور بعض مفسرون نے کہا ہی کہ یہ خطاب قریش کے ساتھ ہی
حق تعالی فرماتا ہی کہ تمھین قدرت دی ہمنے زمین مین یہانتک کہ سیر کرتے ہو شام اور یمن کی گرمی جاڑون مین وَجَعَلْنَا لَكُمْ
اور پیدا کیے ہمنے واسطے تمھارے فِيهَا زمین مین مَعَايِشَ زندگی کے سبب کسب اور تجارتون سے اور جو کچھ سبب ہو وسعت
معیشت ہو قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ تھوڑا شکر کرتے ہو باوجود تخصیص ایسی نعمت کے یا تم مین سے تھوڑے لوگ ہین جو
شکر گزاری کے مراسم پر قائم رہتے ہین بیت نعمت بسے و شکر گزارنده اندکیست ✤ گوینده سپاس آلہی زصد یکی ست ✤ وَ
لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ اور البتہ تحقیق کہ پیدا کیا ہمنے تمھین تمھارے باپون کے اصلاب مین ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ پھر صورتین بنائین ہمنے
تمھاری تمھاری ماؤن کے ارحام مین یا پیدا کین ہمنے تمھاری روحین پھر تمھارے بدنون کی تصویر بنائی یا پیدا کیا ہمنے تمھارے باپ
آدم کو پھر تصویر بنائی تمھاری اونکی پشت مین ثُمَّ قُلْنَا پھر کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے فرشتون کے کہ اسْجُدُوْا سجدہ کرو تم
تعظیم اور تحیت کا سجدہ لِاٰدَمَ واسطے آدم کے فَسَجَدُوْٓا پھر سجدہ کیا ملائکہ نے آدم کو فرمانبرداری کی راہ سے اِلَّآ اِبْلِيْسَ
مگر ابلیس نے کہ وہ عجب اور حسد کی راہ سے لَمْ يَكُنْ نہ تھا مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ کرنے والون مین سے آدم کو قَالَ
کہا اللہ نے ابلیس کو مَا مَنَعَكَ کس چیز نے منع کیا تجھے اَلَّا تَسْجُدَ کہ نہ سجدہ کیا تو نے آدم کو اِذْ اَمَرْتُكَ جب
حکم کیا مین نے تجکو اوسے سجدہ کرنے کا قَالَ کہا ابلیس نے کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ مین بہتر ہون آدم سے یہ جواب معنی کی حیثیت سے ہی
یعنی شیطان استعجاب کرتا ہی اس بات سے کہ مجھ ایسے کو ویسے کے سجدہ کا حکم کرتا ہی پس مانع یہ بات ہی کہ مین اوس سے
بہتر ہون خَلَقْتَنِيْ پیدا کیا تو نے مجھے مِنْ نَّارٍ آگ سے اور آگ جوہر لطیف علوی نورانی ہی وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ
طِيْنٍ ۝ اور پیدا کیا تو نے آدم کو مٹی سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہی ابلیس نے اس صورت مین مغالطہ کھایا کہ عنصر کے
اعتبار سے فضیلت کا لحاظ کیا اور اگر فاعل کے اعتبار سے کہ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اوس سے عبارت ہی اور حقیقت کی
نسبت سے کہ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ اوسکی طرف اشارہ ہی دیکھتا تو اوسے معلوم ہوجاتا کہ بہتری اور بزرگی آدم ہی کو ہی اوسے نہین
نظم زادمی ابلیس صورت دید وبس ✤ غافل از معنی شد آن مردود خس ✤ کہ چرا من خدمت این طین کنم ✤ صورتے را من
لقب چون دین کنم ✤ نیست صورت چشم را نیکو بمال ✤ تا بہ بینی شعشعہ نور جلال ✤ اور آگ کے مٹی پر افضل ہونے مین بھی
اوسکا قیاس صحیح نہ تھا اسواسطے کہ آگ خائن ہی جو کچھ اوسے دیجیے نیست کر دیتی ہی اور خاک امین ہی جو کچھ اوسے سپرد کرین اوسکی
حفاظت کرتی ہی اور امین خائن سے بہتر ہی اور آگ متکبر اور سرکش ہی اور خاک متواضع اور فروتن اور تواضع تکبر سے بہتر ہی خاک
نقش کو قبول کر لیتی ہی جیسے آدم علیہ السلام نے نقش معرفت قبول کر لیا كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اور آگ نقش کو جلا دیتی ہی جیسا کہ
ابلیس نے نقش معرفت جلا دیا فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اور آگ پر خاک کی فضیلت کی وجہین جواہر التفسیر مین مفصل مذکور ہین قطعہ صورت خاک
ار چہ دارد تیرگی در ذات خود ✤ نیک بنگر زو ہمہ معنی صفا اندر صفا ست ✤ این ہمہ خاک ست کاندر وصف وصاحب دلے ✤ نکتہ گفت ست کز وے
دیدہ جان را جلا ست ✤ جستن گوگرد احمر عمر ضائع کردن ست ✤ روی بر خاک سیاہ آور کہ اکسیر کیمیا ست ✤ قَالَ کہا اللہ نے ابلیس کو کہ

ع ۱۰

۵۱ واسطے اوس کے سجدہ
پیدا کیا مین نے
اپنے دونون ہاتھون
سے ۱۲
۵۲ پھونکی مین نے اوس مین
اپنی روح مین سے ۱۲
۵۳ لکھا اوس نے
دلون مین ایمان ۱۲
۵۴ پس
نافرمانی کی اپنے
خدا کے حکم سے ۱۲

فَاهْبِطْ مِنْهَا پھر اوتر جا آسمان سے یا بہشت سے اور یہ حکم عذاب تھا اوسکے گناہ پر اور بعض مفسرون نے یہ معنی کہے ہین کہ مرتبہ بلند جو تجھے اوس عبادت کی وجہ سے حاصل ہی جو تو نے کی تھی اوس مرتبہ سے تنزل کر ادنی مرتبہ کی طرف اس معصیت کے سبب سے جسکا تو مرتکب ہوا ہی فَمَا يَكُوْنُ لَكَ پس نہین پہونچتا ہی اور نہین روا ہی تجھے اَنْ تَتَكَبَّرَ یہ کہ تکبر کرے تو فِيْهَا بیچ آسمان کے اور تعظیم کرے تو ساتھ فرشتون کے کہ سب خاشع اور مطیع ہین یا یہ معنی ہین کہ نہ چاہیے یہ بات کہ گناہ کر تو بہشت مین کہ وہ طاعت اور عبادت کرنے والون کی جگہ ہی فَاخْرُجْ پھر تو نکل بہشت سے یا آسمان سے اِنَّكَ بیشک تو مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ ذلیلون مین سے ہی اور ینابیع مین لکھا ہی کہ اسکے یہ معنی ہین کہ باہر ہو جا فرشتہ کی صورت سے اور فرشتون مین نہ رہ پھر حق تعالی نے شیطان کی صورت ایسی صورت سے بدل دی جو سب صورتون سے بدتر ہی قَالَ کہا ابلیس نے جب مسخ کر دیا گیا اور رحمت آلہی سے نا امید ہوا کہ اَنْظِرْنِيْ مہلت دے مجھے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس دن تک کہ اوٹھائے جائین آدمی قبرون سے یعنی روز قیامت تک قَالَ کہا اللہ نے اِنَّكَ تحقیق کہ تو مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ مہلت دیے ہوؤن مین سے ہی ابلیس نے قیامت تک مہلت کا داعیہ رکھا یعنی اوسنے یہ نہ چاہا کہ مرے حق تعالی نے اوسکی درخواست قبول فرمائی اور نفخہ صعقہ تک اوسے امان دی جیساکہ دوسری جگہ فرماتا ہی اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ یعنی تو مہلت دیے ہوؤن مین سے ہی روز وقت معلوم تک کہ نفخہ صاعقہ پھونکنے کا وقت ہی یعنی تو گمراہ کرنے کا داعیہ رکھتا ہی جب تک اولاد آدم زندہ ہی مین نے تجھے مہلت دی قَالَ کہا ابلیس نے کہ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ پس بسبب اسکے کہ بے نصیب کر دیا تو نے مجھے اپنی رحمت سے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ ضرور بیٹھونگا مین اولاد آدم کو باز رکھنے کے واسطے صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ تیری راہ پر کہ وہ سیدھی ہی یعنی دین اسلام اور اس بات کے درپے رہونگا کہ اونکی رہزنی کرون اور صراط مستقیم پر نہ چلنے دون ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ پھر البتہ آونگا مین اونکے پاس مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اونکے سامنے سے یعنی امر آخرت مین اور کہونگا کہ بعث و حشر اور بہشت دوزخ کچھ بھی نہین ہی وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سے یعنی قبل دنیا سے اور دنیا کو اونکی نظرون کے سامنے آراستہ کرونگا وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ اور آونگا مین اونکے داہنے ہاتھ کی طرف سے یعنی حسنات کی جہت سے اور اونھین عجب اور ریا مین ڈالونگا وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ اور اونکے بائین سے یعنی سیئات کی جہت سے اور سیئات کو اونکے دلون مین مزہ دار کرونگا وَلَا تَجِدُ اور نہ پائیگا تو کہ خداوند ہی اَكْثَرَهُمْ اکثر اولاد آدم کو شٰكِرِيْنَ ۝ شکر کرنے والا یعنی اکثر کافر ہونگے کہ نعمت دینے والے کو نہ پہچانینگے قَالَ کہا اللہ نے ابلیس کو کہ اخْرُجْ مِنْهَا باہر نکل بہشت سے یا آسمان سے مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ایسے حال مین کہ برا رہا اور عیب ناک راندہ ہوا دور کیا ہوا رحمت سے لَمَنْ تَبِعَكَ قسم خدا کی جو شخص پیروی کریگا تیری مِنْهُمْ اولاد آدم مین سے تو لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ضرور بھرونگا مین دوزخ کو مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ تم سب سے یعنی تجھسے اور تیری پیروی کرنے والون سے وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اور کہا مین نے ابلیس کو بہشت سے نکال دینے کے بعد کہ ای آدم ساکن ہو اَنْتَ وَزَوْجُكَ تو اور جورو تیری کہ حوا ہی الْجَنَّةَ جنت مین فَكُلَا پھر کھاؤ جنت کے میوون اور نعمتون مین سے مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا جہان سے چاہو یا جو چاہو وَلَا تَقْرَبَا اور نہ نزدیک جاؤ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اس قسم کے درخت کے کہ گیہون ہی

نصف

یا انگور اور نہ کھاؤ اوسمین سے اور اگر کھاؤ گے فَتَكُونَا تو ہوجاؤگے مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والون مین سے اپنے نفس پر
فَوَسْوَسَ پھر وسوسہ دیا لَهُمَا الشَّيْطٰنُ واسطے آدم اور حوا کے شیطان نے لِيُبْدِيَ لَهُمَا تاکہ آخر کو ظاہر کر دے
واسطے اونکے مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا جو کچھ چھپایا گیا تھا اون دونون سے مِنْ سَوْاٰتِهِمَا شرمگاہون اونکی سے اور اہل بہشت مین
اونکی شرمگاہون کو کوئی نہ دیکھتا تھا اور آدم اور حوا علیہما السلام بھی باہم ایک دوسرے کی شرمگاہ نہ دیکھتے تھے اور مفسرون نے
کہا ہی کہ حق تعالی نے ستر عورت کے واسطے اون دونون کو کپڑے پہنائے تھے ابلیس سمجھا کہ نافرمانی کے سبب سے وہ لباس اونسے
دور ہو جائیگا تو پایا کہ اونھین گناہ مین پھنسائے تاکہ لباس اونسے اوتر جائے اور شرمگاہ کھل جانے کی وجہ سے ملائکہ مین
رسوا ہون تو وسوسہ ڈالنا شروع کیا بعد اسکے کہ سانپ یا مور کی مدد سے چھپکر بہشت مین آیا تھا یا اور کسی صورت سے
وہان آیا جیسا کہ قصص اور بڑی کتابون مین مذکور ہی وَقَالَ اور کہا شیطان نے آدم اور حوا علیہما السلام سے کہ
مَا نَهٰىكُمَا نہین باز رکھا اور نہین منع کیا تمھین رَبُّكُمَا رب تمھارے نے عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ یہ درخت کھانے سے
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مگر یہ کہ ہو جاؤ تم مَلَكَيْنِ دو فرشتے علو منزلت یا حسن صورت یا غذا سے مستغنی ہونے مین اَوْ تَكُوْنَا
یا ہو جاؤ تم مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○ بہشت مین ہمیشہ رہنے والون مین سے یا زندون مین سے کہ موت اونکو نہ آئے جیسے کہ
ملائکہ بہشت مین اور یہ بات شیطان نے اس وجہ سے کہی کہ آدم علیہ السلام کے دل مین یہ گذرا تھا کہ بہشت کیا خوب آرام سے
رہنے کی جگہ ہی کہ اسمین ہمیشہ رہنا چاہیے اوسی خطرہ کے ساتھ شیطان نے یہ وسوسہ بھی اونکے دل مین ڈالا اور اسی جگہ سے محققون نے
کہا ہی کہ جو آرزو بے ذات خداوند ہی وہ شیطان کے وسوسہ سے خالی نہین ہوتی چونکہ باوجود اس وسوسہ کے آدم علیہ السلام وہ درخت
کھانے مین تامل کرتے تھے تو ابلیس نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم اور حوا علیہما السلام کے واسطے
اور بولا کہ اِنِّيْ لَكُمَا تحقیق کہ مین واسطے تم لوگون کے لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ نصیحت کرنے والون مین سے ہون اور شفقت کی
راہ سے کہتا ہون کہ اس درخت مین سے کھالو تاکہ مرو ہی نہین آدم علیہ السلام نے خیال کیا کہ خدا کی جھوٹی قسم کوئی نہین کھاتا
اور اوس قسم کے سبب سے فریب مین آگئے فَدَلّٰىهُمَا پھر ابلیس نے کھینچ لیا اس قسم کے سبب سے اونھین اور بلند درجہ سے نیچے رتبہ پر
ڈال دیا بِغُرُوْرٍ بہ سبب فریب اور وسوسہ کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ پھر جسوقت چکھا اون دونون نے اوس درخت کا میوہ
جسکی ممانعت تھی تو فورًا اوسکی عقوبت مین بَدَتْ لَهُمَا ظاہر ہوگئین واسطے اون دونون کے سَوْاٰتُهُمَا شرمگاہین اونکی
یعنی اونکے بدن پر سے لباس جاتا رہا کہ ہر ایک نے دوسرے کی شرمگاہ دیکھی لکھا ہی کہ اون دونون کے سوا اور کسی نے اونکی شرمگاہ
نہین دیکھی اور وہ دونون اس صورت سے شرمندہ اور منفعل ہوئے وَطَفِقَا اور ٹھہرے اور قصد کیا اون دونون نے
درختون کے پتون کا يَخْصِفٰنِ چپکاتے تھے ایک پتا دوسرے پتے پر اور رکھتے تھے عَلَيْهِمَا اپنی شرمگاہون پر
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ بہشت کے درختون کے پتون مین سے اور مشہور یہ ہی کہ انجیر کے پتے تلے اوپر باندھے
کہ ازار کی صورت ہو گئی اور اپنی شرمگاہون کو اوس سے چھپایا اور ادھر سے اودھر بھاگنے لگے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَا

اور پکارا انہین اونکے رب نے کہ اَلَمْ اَنْهَكُمَا کیا نہین منع کیا تھا مین نے تمکو عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ اس درخت سے
وَاَقُلْ لَّكُمَآ اور نہین کہا تھا مین نے تمسے اور نہین ڈرایا تھا تمکو اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا بیشک شیطان ہی واسطے
تمہارے عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ دشمن ظاہر اور آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے جب اوسنے انکار کیا تو اوسکی عداوت سب
ملائکہ پر ظاہر ہوگئی تھی لکھا ہی کہ جب آدم علیہ السلام بھاگے تو حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا اَفِرَارًا مِّنِّيْ یَا آدَمُ ای آدم مجھسے بھاگتا ہی
آدم علیہ السلام نے عرض کی لَا یَا رَبِّ بَلْ حَیَاءً مِّنْکَ کہ نہین یارب بلکہ یہ بھاگنا تجھسے حیا کے سبب سے ہی پھر آدم علیہ السلام
اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حق سبحانہ تعالیٰ سے آرزو کے طور پر عرض کی قَالَا رَبَّنَا کہا اون دونون نے یعنی آدم اور حوا
علیہما السلام نے کہ ای رب ہمارے ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ستم ظلم کیا ہمنے اپنی جانون پر اس نافرمانی کی رو سے وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
اور اگر نہ بخشیگا تو ہمارا گناہ وَتَرْحَمْنَا اور نہ رحم کریگا تو ہمپر لَنَكُوْنَنَّ البتہ ہو جاوینگے ہم مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○
نقصان پانے والون مین سے قَالَ کہا اللہ نے آدم اور حوا اور سانپ اور مور اور ابلیس کو کہ اهْبِطُوْا اوترجاو زمین پر
بَعْضُكُمْ بعضے تم مین سے لِبَعْضٍ عَدُوٌّ واسطے بعض کے دشمن ہین چنانچہ آدمی اور سانپ اور مور اور شیطان سب
ایک دوسرے کے دشمن ہین وَلَكُمْ اور واسطے تمہارے فِي الْاَرْضِ زمین مین مُسْتَقَرٌّ قرارگاہ اور آرام کی جگہ ہی
وَّمَتَاعٌ اور فائدہ ہی اِلٰى حِيْنٍ ○ موت آنے کے وقت تک آدم علیہ السلام غمناک ہوے اور سمجھے کہ دوبارہ جنت مین نہ جاینگے
قَالَ کہا اللہ نے کہ فِيْهَا تَحْيَوْنَ زمین مین جیوگے تم وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ اور زمین مین مروگے تم وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○
اور زمین سے نکالے جاوگے تم حساب اور جزا کے واسطے آدم علیہ السلام نے اس خطاب کے مضمون سے جانا کہ پھر بہشت مین آوینگے

ع ۵

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ یہ خطاب عام ہی حق تعالیٰ آدم کی تمام اولاد سے کہتا ہی کہ قَدْ اَنْزَلْنَا تحقیق کہ بھیجا ہمنے عَلَيْكُمْ تمپر
لِبَاسًا لباس یعنی تمہارے واسطے لباس آسمانی تدبیرون اور آسمان سے نازل ہونے والے سببون سے ہمنے پیدا کیا
اور اسی قبیل سے ہی یہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ پھر لباس کا فائدہ بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ يُّوَارِيْ
چھپاتا ہی وہ لباس سَوْاٰتِكُمْ شرمگاہین تمہاری وَرِيْشًا اور بھیجا ہمنے وہ لباس کہ اوس سے آرایش کرو اپنی کہا ہی کہ لباس وہ ہی
جو شرمگاہ کو چھپائے اوس سے زیادہ جو کپڑا ہی اوسے ریش کہتے ہین اور تفسیر مین امام زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس وہ ہی
جو روئی کا ہو اور ریش ریشم اور اون اور کتان کا ہوتا ہی اور بعضے مفسرون نے کہا کہ ریش گھر کا اسباب ہی وَلِبَاسُ التَّقْوٰى
اور لباس تقوی یعنی جو لباس فروتنی کے واسطے پہنتے ہین جیسے کملی وغیرہ اور سخت اور موٹے کپڑے ذٰلِكَ خَيْرٌ وہ یہ بہتر ہی نرم اور تکلفی
لباس سے کہ جبر کرنے والے پہنتے ہین اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ لباس تقوی یعنی لباس پرہیز لڑائی کے کپڑے ہین جیسے زرہ وغیرہ کہ
لڑنے والے تلوار نیزہ تیر کے اثر سے اوسکے سبب سے بچتے ہین اور محققون کے نزدیک لباس تقوی طاعت ہی کہ آدمی کا عیب اس سے
چھپتا ہی جیسے شرمگاہ کپڑے سے پوشیدہ ہوتی ہی اور بعضون نے کہا کہ لباس التقوی عفت یا حیا یا خوف الٰہی یا راہ نیک
لازم پکڑنا اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ لباس دو قسمون پر ہی ایک لباس فتوی اور وہ حکم شریعت پر مفوض ہی اور دوسرا

لباس تقویٰ ہی اور وہ حکم حقیقت میں ظاہری لباس سے بہتر ہی بدن پوشیدہ ہی کہ اوسکا ستر عورت ہوتا ہو اور لباس تقویٰ سے
دل اور روح اور سر اور خفی سب پوشیدہ ہوتے ہیں اور ہر ایک کی ایک چیز اس سے پوشیدہ ہوتی ہی لباس تقویٰ سے دل کا مقصد
صدق ہی طلب مولیٰ میں اور اوس سے دنیا اور اغنیا کی طمع جو شرمگاہ ہی وہ چھپتی ہی اور لباس تقویٰ سے روح کا حظ حق سبحانہ تعالیٰ کی
محبت ہی اور اوس سے غیر مولیٰ کے ساتھ تعلق پوشیدہ ہوتا ہی اور سر کا نصیب اس لباس تقویٰ سے انوار لقا کا مشاہدہ ہی اور اوس سے
ماسوی اللہ کو دیکھنے کی شرمگاہ چھپتی ہی اور خفی کا حصہ لباس تقویٰ سے ہویت حق کے ساتھ اوسکی بقا ہی اور اوس سے ہویت خلق
پوشیدہ ہوجاتی ہی یعنی سب تعینات مضمحل اور پراگندہ ہوجاتے ہیں اور ہر وجود ذات متکثرہ سے حجاب پندار اوٹھ جاتا ہی اور لمن الملک
الیوم کا سر غرفہ وحدت قہاری پر جلوہ نما ہوتا ہی نظم ملک ملک اوست و خود مالک ست ٭ غیر ذاتش کل شیٔ ہالک ست
کل شیٔ ما خلا اللہ باطل ٭ ان فضل اللہ غیر باطل ٭ ہالک آن باشد کہ خود ہستش نیست ٭ ہستی اندر نیستی خود طرفہ ایست
ذٰلک من اٰیٰت اللہ وہ فضل و رحمت الٰہی ہی کہ اوس سے آدمیون کی شرمگاہیں چھپتی ہیں اور انھیں درخت کے پتے چپکانے سے
مستغنی کردیا ہی لعلہم یذکرون ○ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور اس نعمت کی قدر جانیں یٰبنی اٰدم اے بیٹو آدم کے
لا یفتننکم الشیطٰن ڈرتے رہو کہ نہ فتنہ میں ڈالدے تمہیں شیطان اور تمہارے ساتھ مکر نہ کرے اور تمہیں راہ حق سے
بھٹکا نہ دے کما اخرج جیسے کہ نکال دیا ابویکم ماں باپ تمہارے کو من الجنۃ جنت سے ینزع عنہما اوتار لیتا او
لباسہما کپڑے اونکے لیریہما تاکہ دکھاوے اون دونون میں سے ہر ایک کو سواٰتہما شرمگاہیں اونکی یعنی شیطان ہی کے
سبب سے تمہارے ماں باپ برہنہ ہوگئے اور بہشت سے گر پڑے پھر تم بھی اوسکے مکر سے ڈرتے رہو انہ یرٰکم تحقیق کہ ابلیس
دیکھتا ہی تمہیں ہو وقبیلہ وہ اور لشکر اوسکا من حیث لا ترونہم ایسی جگہ سے کہ تم اوسے نہیں دیکھتے ہو
یعنی کمال رقت اور لطافت کی وجہ سے اونکے اجسام تمہاری نظر میں نہیں آتے اور وہ غلظت اور کثافت کی وجہ سے تمہارے جسم
دیکھتے ہیں تو ایسے دشمن سے ڈرنا بہت لازم ہی انا جعلنا الشیٰطین تحقیق کہ کیا ہی ہمنے شیطانون کو اولیاء دوست
للذین لا یؤمنون ○ واسطے اون لوگون کے جو ایمان نہیں لاتے ہیں یعنی جنسیت اور مناسبت کی وجہ سے شیطانون کو
کافرون کا دوست ہمنے کردیا ہی واذا فعلوا اور جب کرتے ہیں کافر اور مرتکب ہوتے ہیں فاحشۃ برے کام کے جیسے
بت پرستی اور بحیرہ و سائبہ کی تحریم اور مثل انکے اور جب کوئی اونھیں اس برے کام سے منع کرتا ہی تو قالوا کہتے ہیں تقلید کی رو سے
وجدنا علیہا اٰباءنا پایا ہی ہمنے اس برے کام پر اپنے باپون کو واللہ امرنا بہا اور اللہ نے حکم کیا ہی ہمیں ساتھ اوس
بری بات کے قل کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ان اللہ تحقیق کہ اللہ لا یامر بالفحشاء نہیں حکم کرتا ہی ساتھ بری
بات اور برے کام کے اس واسطے کہ سنت الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ وہ حکم فرماتا ہی اچھی خصلتون اور نیک اخلاق کا اتقولون
کیا کہتے ہو تم علی اللہ خدا پر افترا کی راہ سے ما لا تعلمون ○ جو نہیں جانتے ہو تم کہ اوسنے فرمایا قل امر ربی کہ حکم کیا ہی میرے
ربنے بالقسط ساتھ عدل اور راستی کے یا ساتھ توحید کے کہ سب راستیون کی سردار ہی واقیموا وجوہکم اور

سیدھے کرو موتھ اپنے قبلہ کی طرف عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ نزدیک ہر وقت سجدہ کے یا ہر جگہ سجدہ کے تحقیق نماز یعنی ادا کرنیکا ہر او ذیلئتو جہ کرو خدا کی عبادت کی طرف جب نماز کا وقت آئے نزدیک ہر مسجد کے کہ ہو اور تاخیر نکرو اس حجت سے کہ اپنی مسجدون مین پڑھلو وَّادْعُوْهُ اور عبادت کرو خدا کی مُخْلِصِيْنَ اوس حال مین کہ پاک کرنے والے ہو لَهُ الدِّيْنَ ؕ واسطے اللہ کے طاعت کو كَمَا بَدَاَكُمْ جسطرح کہ پیدا کیا تمھین ابتدا خلقت مین اوسیطرح تَعُوْدُوْنَ ؕ پھروگے اوسکی طرف دوبارہ تاکہ تمھین تمھارے اعمال کی جزا دے یا جسطرح تمھین پہلے خاک سے پیدا کیا اوسی طرح خاک ہی کی طرف پھر جاؤگے فَرِيْقًا هَدٰى ایک گروہ کو ہدایت کی اسطرح پر کہ ایمان کی توفیق دیدی وَفَرِيْقًا اور گمراہ کردیا ایک گروہ کو مدد نہ کرنے کے سبب سے اور ایسا کردیا کہ حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ سزاوار ہوگئی اونپر گمراہی بمقتضاے قضاے سابق کے يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۤءُ اِنَّهُمُ تحقیق کہ ان گمراہون نے اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ پکڑا ہی شیطانون کو اَوْلِيَاۤءَ دوست اپنا کہ اونکے فرمانبردار ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے وَيَحْسَبُوْنَ اور گمان کیا اونھون نے اور سمجھے وہ کہ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وہ راہ پانے والے ہین اور حقیقت مین ایسے نہین ہین يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ خطاب عام ہی اور اکثر مفسر کہتے ہین کہ مسلمانون کے ساتھ خاص ہی اسواسطے کہ بنو ثقیف اور دوسری ایک جماعت عرب کے مشرکون کی تھی کہ اونکے مرد اور عورتین برہنہ طواف کرتی تھین اور کپڑے اوتار ڈالنے سے یہ فال لیتے تھے کہ گناہون سے ہم بری ہوگئے اور بنو عامر احرام کے دنون مین حیوان کھانے سے پرہیز کرتے تھے اور تھوڑے سے کھانے پر قناعت کرکے اس فعل کو طاعت جانتے تھے اور کعبے کی تعظیم کا خیال باندھتے تھے مسلمانون نے کہا کہ یہ تعظیم و تکریم کرنا ہمکو بہت سزاوار اور لائق ہی حق تعالی نے اونھین منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ اپنے کپڑے کہ اونکے سبب سے تمھاری زینت ہی عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ نزدیک ہر مسجد کے جسکا تم طواف کرتے ہو یا جسمین نماز پڑھتے ہو اور ان کپڑون سے بہتر اور پاکیزہ لباس مراد ہی کہ نماز کے وقت پہنین اور بعضون نے کہا ہی زینت سے داڑھی مین کنگھی کرنا مراد ہی اور امام قشیری قدس سرہ کہتے ہین کہ باطنی چیزون کی زینت مراد ہی ظاہری چیزون کی آرائش نہین یعنی خشوع اور اخلاص ایک جگہ کے ساتھ خاص نہین بلکہ ہر مکان اور ہر مسجد مین چاہیے اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ زینت باعلم سے ستر عورت ہی نماز کے واسطے اور زبان کشف سے حضور دل ہی عرض راز و نیاز کے واسطے بیت ذوق طاعت بے حضور دل نیابد ہیچ کس ✤ طالب حق را دلِ حاضر درین درگاہ بس ✤ وَّكُلُوْا اور کھاؤ یعنی احرام کے دنون مین گوشت چربی وغیرہ کھانے کی چیزین وَاشْرَبُوْا اور پیو دودھ اور سب پینے کی پاکیزہ چیزین وَلَا تُسْرِفُوْا اور نہ حد سے گذرو حلال کو حرام ٹھہراکر اور افراط سے کھانے پینے کی چیزین کھا پیکر کھانے پینے مین اِنَّهٗ تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ دوست نہین رکھتا اسراف کرنے والون کو یعنی اون لوگون کو جو پیٹ بھرنے سے زیادہ کھا جاتے ہین اور کتاب قوت القلوب مین لکھا ہی کہ دوبار کھانا روزی مین اسراف ہی اور بعضے اگلے بزرگون سے منقول ہی کہ اسراف یہ ہی کہ جو چیز آدمی آرزو کرے کھائے اور سب آدمیون مین بہت ذلیل اور برا آدمی وہ ہی کہ اوسکی تمام ہمت کھانے پینے مین مصروف رہے اور سلسلۃ الذہب کی ابیات حقائق سمات مین کو ہی نظم خواجہ ایا ہین کہ از سحر تا شام ✤ دارد اندیشۂ شراب و طعام ✤ شکم از خوشدلی و خوشحالی ✤ گاہ پر میکند گہے خالی ✤ فارغ از خلد و کین

ع ۱ / ۱۱ / ۳ ع

از دوزخ ٭ جاے او مزبلہ ست یا مطبخ ٭ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر تمام دنیا کو لقمہ کرکے کسی درویش کے مونھ مین تو دیدے تو یہ اسراف نہین اسراف یہ ہی کہ حق تعالی کی بے رضا تو صرف کرے قطعہ یک جو لے کہ خیر دائم داشت ٭ پند سید اد راہبے در دیر ٭ کای بسر خیر نیست در اسراف ٭ گفت اسراف نیست اندر خیر ٭ قُلْ کہہ کہ مَنْ حَرَّمَ کسنے حرام کی ہی زِيْنَةَ اللّٰهِ زینت جو اللہ نے مقرر کی ہی یعنی طرح طرح کے کپڑے الَّتِيْٓ وہ زینت جو محض قدرت سے اَخْرَجَ نکالی لِعِبَادِهٖ اپنے بندون کے واسطے نباتات سے جیسے روئی اور کتان اور حیوانات سے جیسے اون اور حریر اور معدنون سے جیسے زرہ اور خود وَالطَّيِّبٰتِ اور کسنے حرام کی ہین پاکیزہ چیزین مِنَ الرِّزْقِ روزی مین سے یعنی مزہ دار کھانے پینے کی چیزین گوشت دودھ یا اونمین سے جو حلال ہین جیسے بحیرہ اور سائبہ وغیرہ قُلْ هِيَ کہہ کہ یہ زینت اور پاکیزہ چیزین لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اون لوگون کے ہین جو ایمان لائے ہین یعنی یہ چیزین اصل مین مسلمانون کے واسطے ہین فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگی دنیا کے لیکن کفار اور فجار بہ تبعیت اوسمین مسلمانون کے شریک ہین مگر جاودانی نعمتین مسلمانون ہی کے واسطے ہونگی خَالِصَةً خالص اور بے شرکت کے يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن كَذٰلِكَ جسطرح ہمنے ان حکمون کی تفصیل کی اسیطرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم نشانیون اور احکام کی یا توحید کی دلیلین ظاہر کرتے ہین لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جو سمجھ رکھتے ہین اور جانتے ہین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَا حَرَّمَ سوا اسکے نہین کہ حرام کیے رَبِّيَ رب میرے نے الْفَوَاحِشَ گناہ کبیرہ کہ بڑے عذاب کے سبب ہین مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو ظاہر ہو اونمین سے جیسے کفر وَمَا بَطَنَ اور جو پوشیدہ ہی جیسے نفاق وَالْاِثْمَ اور حرام کیا وہ گناہ جسپر حد مقرر نہین ہی جیسے گناہ صغیرہ وَالْبَغْيَ اور حرام کیا ظلم یا تکبر بِغَيْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق کے اور یہ تاکید ہی اسواسطے کہ ظلم اور کبر حق پر ہوتا ہی نہین وَاَنْ تُشْرِكُوْا اور حرام کیا یہ کہ شریک لاؤ تم بِاللّٰهِ ساتھ اللہ کے اور شریک پکڑو اوسکی عبادت مین مَا لَمْ يُنَزِّلْ اوس چیز کو کہ خدا نے نہین بھیجی بِهٖ واسطے اوسکی پرستش کے سُلْطٰنًا کوئی دلیل وَّاَنْ تَقُوْلُوْا اور یہ بھی حرام کیا ہی کہ کہو تم جھوٹ اور افترا کرو عَلَى اللّٰهِ خدا پر مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو کچھ تم نہین جانتے ہو کھیتون اور چارپایون کی تحریم اور بیت الحرام کے طواف مین برہنہ ہونا وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور واسطے ہر گروہ کے اَجَلٌ ایک مدت ہی جو خدا نے مقرر کردی اونکی زندگی کے واسطے اور بعضون نے کہا ہی کہ مسلمانون کے سوا ہر ایک امت کے واسطے ایک مدت مقرر ہی کہ اوسمین عذاب ہلاک ونیز نازل ہو فَاِذَا جَآءَ پھر جب آتا ہی اَجَلُهُمْ وقت اونکے عذاب اور ہلاکت کا یا جب وہ مدت مقررہ تمام ہوجاتی ہی تو لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً نہین پیچھے رہتے اوس مدت سے ایک ساعت اور ساعت عرف مین بہت تھوڑے وقت کو کہتے ہین اور نجومیون کی ساعت مراد نہین وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ اور نہ آگے بڑھجاتے ہین اوس مدت سے بیت اجل چون فرود آید از پیش ولپس ٭ پس وپیش نگذارد ت یک نفس ٭ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ یہ خطاب عرب کے مشرکون کی طرف ہی اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ جو آئین تمھارے پاس رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول تم مین سے تمھاری ہی زبان والے اور صحیح بات یہ ہی کہ خطاب عام ہی یعنی ای آدم کے بیٹو جب آئین رسول تمھارے پاس تمھاری ہی

نوع سے يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ پڑھین تمپر اٰيٰتِيْ آیتین میری کتاب کی یا خبر دین تمکو احکام شریعت سے فَمَنِ اتَّقٰى پھر
جو کوئی پرہیز رکھیگا شرک اور تکذیب سے وَاَصْلَحَ اور اصلاح کریگا اپنے کامون کی فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس کچھ خوف نہین اونپر
یعنی جس سے ڈرتے ہین اوس سے بیخوف ہوجائینگے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ وہ غمگین ہونگے بلکہ جس چیز کی امید رکھتے ہین
وہ پائینگے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا اور جن لوگون نے جھوٹ جانا بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتون کو یعنی ہماری آیتین ذکر کے رسولون کی
تکذیب کی وَاسْتَكْبَرُوْا اور تکبر کیا یعنی سرکشی کی عَنْهَآ ایمان سے ہماری وحدت کی دلیلون کے ساتھ اُولٰٓئِكَ وہ گروہ
اَصْحٰبُ النَّارِ رہنے والے ہین آگ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ دوزخ مین باقی رہینگے ہمیشہ فَمَنْ اَظْلَمُ
پھر کون شخص ہی بڑا ظالم یعنی بڑا کافر مِمَّنِ افْتَرٰى اوس شخص سے جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ ساتھ
اس بات کے کہ اللہ جورو لڑکے اور شریک رکھتا ہی اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا جھوٹا جانے اوسکی نازل کی ہوئی آیتون کو
اور یہ بھی نبوت کا انکار ہی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ افترا اور تکذیب کرنے والون کا يَنَالُهُمْ پہونچیگا اونھین نَصِيْبُهُمْ حصہ
اونکا مِّنَ الْكِتٰبِ لوح محفوظ سے یعنی جو کچھ اونکی تقدیر مین عذاب لکھا ہی وہ اونھین پہونچیگا یا یہ کہ جو کچھ اونکے نامۂ اعمال
مین لکھا گیا ہی اوسکی جزا پائینگے یا جو کچھ روزی اونکے واسطے لکھی ہوئی ہی اوس سے بہرہ مند ہونگے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ
یہانتک کہ جب آئینگے اونکے پاس رُسُلُنَا بھیجے ہوئے ہمارے کہ ملک الموت اور اوسکے مددگار ہین يَتَوَفَّوْنَهُمْ لے لینگے
اونھین یعنی اونکی روحین قبض کرلینگے قَالُوْٓا کہینگے فرشتے اونھین ملامت کرنے کی راہ سے کہ اَيْنَ مَا کہان ہین وہ بت کہ برابر
كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ تھے تم کہ پکارتے تھے اور پوجتے تھے اونھین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے کہ آج خدا کے عذاب سے تمھین
بچالین قَالُوْا کہینگے کافر کہ وہ ضَلُّوْا عَنَّا گم ہوگئے ہمسے یعنی غائب ہوگئے اور اونسے ہمین کچھ مدد نہ پہونچی وَشَهِدُوْا
اور گواہی دینگے عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اوپر اپنے نفسون کے کہ اَنَّهُمْ كَانُوْا بیشک تھے وہ كٰفِرِيْنَ ۝ کافر قَالَ کہیگا اللہ
یا کوئی فرشتہ قیامت کے دن اونھین کہ ادْخُلُوْا داخل ہو فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ امتون مین کہ گذر گئی ہین مِنْ قَبْلِكُمْ
پہلے تمسے تمھارے ہی دین اور آئین پر مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جن اور آدمی سے اس سے ان دو گروہ کے اگلے کافر مراد ہین
کہ حق تعالی فرمائیگا کہ داخل ہو تم باہم فِي النَّارِ آتش دوزخ مین اونھین سے جنھین عناد اور تکبر زیادہ ہوگا اونھین پہلے دوزخ مین داخل
کرینگے كُلَّمَا دَخَلَتْ جسوقت داخل ہوگا اُمَّةٌ ایک گروہ دوزخ مین تو لَّعَنَتْ اُخْتَهَا لعنت کریگا دوسرے گروہ کو
جو اونکے ہم دین اور ہم مذہب ہونگے اور ایک ہی طریقہ اور ملت پر مرے ہونگے چنانچہ یہود یہود کو لعنت کرینگے اور نصارا
نصارا کو اور آتش پرست آتش پرست کو اور علی ہذا القیاس حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا یہانتک کہ ملجائینگے فِيْهَا
جَمِيْعًا ۝ وہ سب دوزخ مین قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ کہینگے وہ جو پیچھے چلنے والے اور بعد داخل ہوے ہین لِاُوْلٰىهُمْ
واسطے اونکے جو پیشوا ہین یعنی اونکے باپ ہین کہینگے کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے هٰٓؤُلَآءِ اس گروہ نے اَضَلُّوْنَا
گمراہ کر دیا ہمین فَاٰتِهِمْ پس دے انھین عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دونا ہمارے عذاب کا مِّنَ النَّارِ دوزخ سے

ایک قسم کا عذاب تو اسواسطے کہ یہ خود گمراہ ہوے دوسرا عذاب اسلیے کہ اونھون نے اورون کو گمراہ کیا قَالَ کہیگا اللہ کہ لِكُلٍّ
ضِعْفٌ واسطے سب کے عذاب دونا ہی پیشواؤن پر تو گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کی وجہ سے اور پیروی کرنے والون پر کفر اور تقلید کے سبب سے
وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○ بکر نے یَعْلَمُوْنَ پڑھا ہی یعنی اور لیکن وہ نہین جانتے اور حفص نے تَعْلَمُوْنَ پڑھا ہی یعنی تم نہین جانتے
اور ایک دوسرے کے عذاب کی خبر نہین رکھتے ہو وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ اور کہینگے آگے چلنے والے لِاُخْرٰىهُمْ واسطے پیروی
کرنے والون کے فَمَا كَانَ لَكُمْ پھر نہین ہی تمھین عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ ہم پر کچھ زیادتی کہ اوس استحقاق پر تمھارے واسطے
تخفیف عذاب رہے بلکہ کفر مین ہم تم دونون برابر ہین فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پھر چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○
بسبب اوس چیز کے کہ تھے تم کمائی کرتے کفر سے اب عذاب کو دوسرے پر حوالہ کرتے ہو اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بیشک
اور بے شبہہ جن لوگون نے جھٹلایا بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتون کو قرآن مین سے اور ہماری قدرت کی دلیلون کو وَاسْتَكْبَرُوْا
عَنْهَا اور سرکشی کی اوسپر ایمان لانے اور اوسکی فرمانبرداری سے لَا تُفَتَّحُ نہ کھولے جائینگے لَهُمْ واسطے اونکی دعا کے
یا اونپر رحمت نازل ہونے کو اَبْوَابُ السَّمَآءِ دروازے آسمان کے یا اونکے اعمال اور اونکی روحون کے لیے آسمان کے
دروازے نہ کھولینگے بلکہ اونھین سجّین مین لیجائینگے جو ساتوین زمین کے نیچے ہی اور مسلمان کی روح اور عمل کے واسطے
کھولینگے اور اوسے علّیّین مین لیجائینگے جو آسمان کے اوپر ہی وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اور نہ داخل ہونگے وہ تکذیب اور
تکبّر کرنے والے جنت مین حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ یہانتک کہ داخل ہوجائے اونٹ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ناکے مین سوئی کے
اور یہ صورت ہرگز ہو ہی نہین سکتی تو کافر بھی ہرگز جنّت مین جا ہی نہین سکتے وَكَذٰلِكَ اور اسی بری سزا کے مثل نَجْزِي
الْمُجْرِمِيْنَ ○ جزا دینگے ہم مجرمون کو یعنی کافرون کو لَهُمْ واسطے اونکے ہی مِّنْ جَهَنَّمَ آتش دوزخ سے مِهَادٌ
بچھونا ہوگا کہ اوسپر بیٹھینگے وَّمِنْ فَوْقِهِمْ اور اوپر سے اونکے غَوَاشٍ بالاپوش ہوگا اوسی آتش دوزخ سے
یعنی اونکے نیچے اوپر آگ ہی آگ ہوگی وَكَذٰلِكَ اور اوس گروہ کی جزا کے مثل نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ جزا دینگے ہم
سب کافرون کو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے خدا پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے اچھے جیسے رسولون کی
تصدیق اور کتاب کی فرمانبرداری اور چونکہ نیک کام بہت ہین اور وہ سب کرنا طاقت بشری سے باہر ہی اسواسطے حق تعالیٰ
فرماتا ہی کہ لَا نُكَلِّفُ نہین تکلیف دیتے ہین اور نہین حکم کرتے ہین ہم نَفْسًا کسی جی کو اِلَّا وُسْعَهَآ مگر اوسکی جسپر وہ
قادر ہو اور جسے بجالاسکے اور مبتدا خبر کے درمیان مین یہ جملہ معترضہ تھا مبتدا تو یہ تھا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے
اور خبر یہ ہی کہ اُولٰٓئِكَ وہ گروہ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ رہنے والے ہین جنت کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وہ بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ہین
وَنَزَعْنَا اور نکالینگے ہم مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ وہ چیز جو جنّتیون کے سینون مین ہوگی مِّنْ غِلٍّ کینہ اور حسد سے اور
جو کچھ عداوت کا سبب ہو تَجْرِيْ جاری ہی مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ نیچے سے اونکے مکانون کے نہرین اونھین سرور
اور لذت زیادہ حاصل ہونے کے واسطے وَقَالُوْا اور کہینگے اہل بہشت جب اپنے منازل اور مقام دیکھینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

ع ۴

حمد و ثنا اوس خدا کے واسطے ہی جسنے اپنے فضل سے هَدٰىنَا لِهٰذَا راہ دکھائی ہمین طرف اس مقام کے
یا اوس عمل کے کہ یہ مقام اوسکی جزا اور بدلا ہو وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ اور نہ تھے ہم کہ اپنی قوت سے راہ پا سکتے ہم لَوْلَآ اَنْ
هَدٰىنَا اللّٰهُ اگر نہ راہ دکھاتا ہمین اللہ اور یہ شکر ہی کہ جنتی لوگ خدا کی نعمت ہدایت کا کرینگے اسواسطے کہ توفیق الٰہی جب تک
رفیق نہو یہ راہ چلنا میسر نہین آتا اور عنایت بے غایت الٰہی کے بدرقہ کے بغیر کوئی راہ چلنے والا مقصد و مراد کو نہین پہونچتا
رباعی گر بدرقہ لطف تو نماید راہ * از راہ تو ہیچکس نہ گردد آگاہ * وانا نکہ برہ رسند و باید رفتن * توفیق رفیق ار نشود
واویلاہ * لَقَدْ جَآءَتْ اور کہینگے جنتی لوگ کہ بیشک آئے رُسُلُ رَبِّنَا رسول ہمارے رب کے بِالْحَقِّ
ساتھ حق کے اور ہمنے اونکی مدد سے راہ توحید پائی وَنُوْدُوْٓا اور پکارے جائینگے جنتی لوگ کہ اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ
یہ وہ جنت ہی کہ وعدہ کیے گئے تھے تم اُوْرِثْتُمُوْهَا وارث کیے گئے تم اوسکے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوس چیز کے
کہ تھے تم عمل کرتے طریق شریعت پر اور سنت کے موافق بہشت کو حق تعالی نے میراث اسواسطے فرمایا کہ عطاے بے رنج ہی اور دوسری
بات یہ ہی کہ مسلمان میراث لینے والے ہین کافرون سے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ کوئی شخص ایسا نہین کہ اوسکی ایک جگہ بہشت مین اور
ایک جگہ دوزخ مین نہو پھر کافر دوزخ مین مسلمانون کی جگہین میراث لینگے اور جنت مین کافرون کی جگہین مسلمانون کو میراث ملینگی وَ
نَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اور پکارینگے اہل جنت اَصْحٰبَ النَّارِ اہل دوزخ کو اور ملامت کے طور پر کہینگے کہ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا
بیشک پائی ہمنے مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا وہ چیز کہ وعدہ کی تھی ہمسے ہمارے رب نے ثوابون مین سے حَقًّا سچ بے شبہہ فَهَلْ وَجَدْتُّمْ
پھر کیا پایا تمنے بھی مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا تمسے تمھارے رب نے عذابون کا حَقًّا صحیح اور درست اور بے شبہہ
قَالُوْا نَعَمْ کہینگے دوزخی لوگ کہ ہان ہمنے بھی وہ پایا جو کچھ حق تعالی نے فرمایا تھا فَاَذَّنَ پھر آواز دیگا مُؤَذِّنٌ آواز دینے والا
کہتے ہین کہ وہ ندا کرنے والے اسرافیل علیہ السلام ہونگے بَيْنَهُمْ درمیان جنتیون اور دوزخیون کے اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ تحقیق کہ
لعنت اللہ کی عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ اوپر کافرون کے ہی کہ اونھون نے بے محل عبادت کی اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ جو لوگ
باز رکھتے تھے لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے وَيَبْغُوْنَهَا اور ڈھونڈھتے تھے راہ حق کے واسطے عِوَجًا کجی اور
ناراستی یعنی دین خدا مین عیب ڈھونڈھتے تھے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور وہ ساتھ آخرت کے كٰفِرُوْنَ ۝ کافر تھے وَبَيْنَهُمَا
اور درمیان بہشت اور دوزخ کے حِجَابٌ پردہ ہی یا دوزخیون اور جنتیون کے بیچ مین آڑ ہوگی جیسے دیوار اور شہر پناہ کہ دوزخی
جنت مین نہ جائین جیساکہ حق تعالی نے فرمایا کہ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ اور اوس آڑ کو اعراف کہتے ہین امام زاہد نے کہا کہ اعراف ایک ٹیکرا ہی
مشک سفید کا وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ اور اعراف پر مرد ہونگے بہشت اور دوزخ پر آگاہی رکھنے والے يَّعْرِفُوْنَ
پہچانینگے وہ كُلًّا سب جنتیون اور دوزخیون کو بِسِيْمٰىهُمْ بسبب اونکی علامتون کے اسواسطے کہ
جنتی لوگون کے چہرے سفید اور نورانی ہونگے اور دوزخیون کے مونھ کالے ہونگے اور اس مقام کو اعراف
اسواسطے کہتے ہین کہ وہان کے رہنے والے دونون فریق کے حال کے عارف اور پہچاننے والے ہین اور یہ لوگ

وقف لازم
باختلاف ۱۲

انبیا علیہم السلام ہونگے یا شہید لوگ یا بزرگی مسلمان یا علما یا مردون کی صورت پر اور اعراف پر اونکا ہونا اونکی بزرگی کی
وجہ سے ہوگا [illegible] اور عذاب دوزخ کو بھی دیکھینگے اور اوس سے
[illegible] تفسیر ثعلبی [illegible] ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ اعراف موضع بلند ہے
صراط پر کہ حضرت عباس اور حمزہ اور علی اور جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم امیر ہونگے اور خدا کے دوستون کو پہچانینگے تر و تازہ اور
سفید [illegible] اونکی [illegible] اور خدا کے دشمنون کو پہچانینگے تیرگی اور سیاہ ہونے کے باعث سے اور بعض مفسرون نے کہا ہے کہ
[illegible] لوگ [illegible] ہونگے جنکے نیک اور بد اعمال برابر ہونگے یا جنکے مان باپ مین سے ایک راضی ہوا اور ایک نہین یا موحد لوگ ہونگے
جنھون نے عمل مین تقصیر اور کمی کی ہے اور اس قول پر اعراف پر لوگون کا ہونا اونکے ثواب کی کمی کی جہت سے ہوگا کہ وہ بہشت مین
داخل ہونے کے مستحق نہین ہین وَنَادَوْا اور پکارینگے اعراف والے اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ اہل جنت کو یعنی جب جنت مین
دیکھینگے تو اہل جنت سے تہنیت کے طور پر کہینگے اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کہ سلام اور تحیت خدا کی تمپر ہو یا خوشحال تمھارا کہ
دار السلام مین سلامتی کے ساتھ پہونچے لَمْ یَدْخُلُوْھَا ابھی اہل اعراف جنت مین نہ داخل ہوئے ہونگے وَھُمْ یَطْمَعُوْنَ ○
اور وہ طمع رکھتے ہونگے کہ جنت مین داخل ہون اور ایک روایت یہ ہے کہ سب کے بعد جو لوگ جنت مین داخل ہونگے وہی اہل اعراف ہونگے
اور فتوحات مکیہ کے سفر رابع مین لکھا ہے کہ اہل عرفات کی نیکیون اور برائیون کا پلہ برابر ہوگا وہ بہشت مین بھی دیکھینگے اور دوزخ مین بھی
اور کسی مین نہین [illegible] ہونے کے واسطے کوئی عمل اونکو ترجیح دینے والا نہوگا پھر جب خلق کو سجدہ کا حکم کرینگے اور وہ آخیر تکلیف ہے قیامت کے دن
تو اہل عرفات سجدہ کرینگے اور اونکی نیکی کا پلہ بھاری ہوکر اونھین دخول جنت کے واسطے ترجیح دیدیگا اور وہ جنت مین داخل ہو جائینگے
وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُھُمْ اور جب پھیری جائینگی اونکی آنکھین تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اونکے
منھ پھیریگا تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ طرف دوزخیون کے تو قَالُوْا وہ خدا سے پناہ مانگینگے اور کہینگے کہ رَبَّنَا اے رب
ہمارے لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ نہ کر ہمین ساتھ قوم ظالمون کے یعنی ہمین اور اونھین دوزخ مین اکٹھا نہ کر
وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ اور آواز دینگے اہل اعراف رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَھُمْ اون مردون کو جنھین پہچانینگے بِسِیْمٰھُمْ
ساتھ اونکی نشانیون کے کہ وہ سیاہ چہرے اور نیلی آنکھین ہین اور وہ پہچانے ہوئے لوگ کافرون کے سردار ہونگے
جیسے ولید مغیرہ اور ابو جہل اور عاص بن وائل اور مثل انکے مشرکون مین سے جو دنیا مین کہتے تھے کہ بلال اور عمار اور صہیب
ایسے فقیر صحابہ کو خدا جنت مین داخل کرے اور ہمین دوزخ مین ہرگز ایسا نہوگا اور قسم کھاتے تھے کہ ہمارے غلامون اور چرواہون کو
خدا ہمپر تفضیل نہ دیگا قَالُوْا کہینگے اونھین اہل اعراف کہ تم عذاب مین ہو مَآ اَغْنٰی عَنْکُمْ دفع نہ کردیا تمسے
عذاب جَمْعُکُمْ اوس مال نے جسے تم جمع کرتے تھے یا تمھارے یار اور مددگار جو کثرت سے تھے اونھون نے وَمَا
کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ ○ اور وہ جو تھے کہ تکبر کرتے تھے تم حق تعالیٰ کے کلام سے یعنی تمھارے تکبر نے بھی
تمھارا عذاب نہ روکا پھر اہل اعراف حضرت بلال اور عمار اور سلمان اور خباب اور صہیب اور اونکے مثل صحابہ رضی اللہ عنہم کی

ع ثلثۃ

حسرتنا اشارہ کرینگے اور کافرون سے کہینگے کہ أَهٰؤُلَاءِ کیا نہین ہین یہ گروہ الَّذِينَ وہ لوگ کہ دنیا مین أَقْسَمْتُمْ قسم
کھاتے تھے تم کہ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ہرگز نہ پہونچائیگا انکو اللہ اور نہ انھین رحمت اپنی وہ ہم خدا کی رحمت سے یہی لوگ بہشت مین ہین
اور جب اہل اعراف اس کلام سے فارغ ہونگے تو حق تعالی اپنے کرم سے اونھین کہیگا کہ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو تم جنت مین لَا
خَوْفٌ عَلَيْكُمْ کچھ خوف نہین تمپر خوف کی چیزون اور شدتون سے وَلَا أَنتُمْ اور نہ تم تَحْزَنُونَ ○ غمگین ہوگے
مطلبون اور مقصدون کے فوت ہونے سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ جب اہل اعراف بہشت مین داخل ہونگے دوزخیون کو
یاس کے بعد امید اور فرحت پیدا ہوگی عرض کرینگے کہ ای اللہ ہمارے قرابتی جنت مین ہین ہمین اجازت دے کہ اونسے باتین کرین
حق تعالی حکم دیگا کہ جنتی لوگ دوزخیون کو دیکھینگے اور اپنے قرابتدارون کو نہ پہچانینگے اسواسطے کہ اونکی خلقت اور صورت بدل گئی ہوگی
مگر دوزخی لوگ انھین پہچان لینگے اور اونکے نام اور کنیت سے پکارینگے اور اونسے جنت کا کھانا پینا مانگینگے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ
وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ اور آواز دینگے دوزخی أَصْحَابَ الْجَنَّةِ اہل جنت کو اور آرزو کرینگے کہ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا
ڈالو اوپر ہمارے مِنَ الْمَاءِ جنت کے پانی مین سے اسقدر کہ اوس سے ہماری پیاس بجھے أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ط
یا وہ ہمین اوسمین سے جو روزی دی ہے اللہ نے تمکو انواع واقسام کے کھانے پینے مین سے تاکہ کھائین ہم قَالُوا کہینگے جنتی لوگ
ان دوزخیون کے جواب مین کہ إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ اللہ نے حَرَّمَهُمَا حرام کردیا کھانا پینا جنت کا عَلَى الْكَافِرِينَ ○ لا اون
کافرون کے الَّذِينَ اتَّخَذُوا جنھون نے پکڑا دِينَهُمْ دین اپنا لَهْوًا وَلَعِبًا تماشا اور کھیل اسواسطے کہ اپنی عید کے دن
وہ کعبہ کے گرد آتے تھے اور تالیان بجاتے اور کھیل کود مچاتے تھے وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ج اور فریب دیا اونھین زندگی
دنیا اور طول مہلت نے یہانتک کہ خدا کو بھول گئے اور نہ سمجھے کہ دنیا غدار مکار فریب دینے والی ہے مثنوی در دیدۂ اعتبار خوابیست ٭
در رہگذر اجل سرابیست ٭ مشغول مشو بسرخ و زردش ٭ اندیشہ مکن زگرم و سردش ٭ سرمایۂ آفت ست زنہار ٭ خود را
ز فریب او نگہدار ٭ فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ پھر آج چھوڑدینگے ہم اونھین آگ مین كَمَا نَسُوا جیسے اونھون نے چھوڑدیا تھا
اور دل پر خیال نہ لاتے تھے لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا لا دیکھنے اس دن کا وَمَا كَانُوا اور ایسے تھے وہ کہ عناد کی راہ سے
بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○ انکار کرتے تھے ہماری ربوبیت کی علامتون یا ہماری کتاب کی آیتون کا وَلَقَدْ
جِئْنَاهُم اور البتہ لائے ہم اس گروہ کفار کے واسطے بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ کتاب کہ بیان کردیے ہمنے اوسکے معنی اور
اوسمین مفصل کہدیا ہے ہمنے جو کچھ کام آئے عَلَىٰ عِلْمٍ اور یہ بیان علم پر کیا ہمنے یعنی ہم جانتے تھے مفصل طور پر هُدًى اور لائے ہم
اس کتاب کو راہ دکھانے والی وَرَحْمَةً اور رحمت والی لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ واسطے قوم مومنون کے هَلْ
يَنظُرُونَ کیا انتظار کرتے ہین کافر یعنی انتظار نہین کرتے ہین اور منتظر نہین ہین إِلَّا تَأْوِيلَهُ ط مگر کتاب کے انجام اور عاقبت
اور اوسکی حقیقت کے وعدے اور وعیدین ہین یعنی اس بات کے منتظر ہین کہ اس کتاب مین جو ثواب اور عذاب کا وعدہ خدا نے
کیا ہے دیکھین کہ وہ سچ ہوتا ہے یا نہین يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ جسدن کہ آئیگا انجام کا یعنی اوسکے وعدے اور وعید کے

آثار ظاہر ہو جاوینگے اور یہ قیامت کے دن ہوگا يَقُولُ الَّذِينَ کہینگے وہ لوگ جنھون نے نَسُوهُ ترک کیا کتاب مفصل کو مِن قَبْلُ پہلے اس سے دنیا مین یعنی جونکہ کافر قرآن کا ایمان نہ لائے تو اوسدن کلام الٰہی کا صدق اونپر ظاہر ہو جائیگا اور وہ کہینگے یہ قَدْ جَاءَتْ تحقیق کہ آئے تھے رُسُلُ رَبِّنَا رسول ہمارے رب کے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے اور ہمنے اونکی تکذیب کی اور یہ ہماری بڑی خطا تھی فَهَل لَّنَا پھر کیا ہین واسطے ہمارے مِن شُفَعَاءَ شفاعت کرنے والے فَيَشْفَعُوا لَنَا تا کہ شفاعت کرین ہماری آج أَوْ نُرَدُّ یا پھیر بھیجے جائین ہم دنیا مین فَنَعْمَلَ پھر عمل کرین ہم غَيْرَ الَّذِي سوا اوسکے کہ كُنَّا نَعْمَلُ تھے ہم عمل کرتے یعنی اب تصدیق کرین ہم تکذیب نہ کرین اور وحدت کے قائل ہون شرک کے نہین پھر نہ کوئی اونکی شفاعت کریگا اور نہ دنیا مین وہ پھیرے جاوینگے قَدْ خَسِرُوا بیشک نقصان کیا اونھون نے أَنفُسَهُمْ اپنی جانون مین کہ اپنی عمر کا سرمایہ بتون کی پرستش مین رائگان کر دیا وَضَلَّ عَنْهُم اور گم ہوگیا اونسے مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ جو کچھ تھے کہ وہ افترا کرتے تھے اور جھوٹ بولتے تھے کہ بت ہمارے شفیع ہین خدا کے پاس **بیت** برآنکہ بدو دلم امیدی میداشت ✽ امروز برفت و ناامیدم بگذاشت ✽ إِنَّ رَبَّكُمُ بیشک رب تمھارا بتحقیق اللَّهُ اللہ ہی جامع جمیع صفات کمال کا الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وہ جسنے پیدا کیے آسمان وَالْأَرْضَ اور زمین فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ دن رات کی مقدار مین اسواسطے کہ آسمان اور زمین پیدا ہونے کے قبل وہ دن جو آفتاب نکلنے سے غروب ہونے تک ایک مدت معین ہے سے عبارت ہی وہ نہ تھا تبیان مین لکھا ہی کہ ان چھ دن سے آخرت کے دن مراد ہین کہ ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ہی وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ اور پہلا قول بہت صحیح اور مشہور ہی اور اشیا کو کلمۂ کن سے پیدا کرنے کی قدرت ہوتے ہوئے اونھین بتدریج پیدا کرنا دلیل ہی قادر مختار کی قدرت کاملہ پر اور اشارہ ہی کامون مین دیر کرنے کی رعایت کے جانب اور عجلت اور اضطراب کرنے کی طرف اور اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّأَنِّي مِنَ الرَّحْمَٰنِ کا نکتہ اس کلام کی تائید کرتا ہی اور مولانائے روم علیہ الرحمہ کی مثنوی مین ہی **نظم** مکر شیطان ست تعجیل و شتاب ✽ خوے رحمٰن ست صبر و احتساب ✽ با تأنی گشت موجود از خدا ✽ تا بہ شش روز این زمین و چرخہا ✽ ورنہ قادر بود کز کن فیکون ✽ صد زمین و چرخ آوردے برون ✽ این تأنی از پے تعلیم تست ✽ صبر کن در کار دیر آی و درست ✽ ثُمَّ اسْتَوَىٰ پھر قصد کیا عَلَى الْعَرْشِ اوپر پیدا کرنے عرش کے یا غالب ہوا اوسکا حکم عرش پر یا خود قرار پکڑا اوسنے عرش پر اور عرش پر حق تعالیٰ کے قرار پکڑنے کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ عرش سب مخلوقات مین بڑا ہی اور حقیقت یہ ہی کہ عرش پر قرار پکڑنا ایک صفت ہی خدا کی بے کیف اور بے وصف اور یہ متشابہات قرآن مین سے ہی ہم اوسکا ایمان رکھتے اور اوسکی تاویل حق تعالیٰ ہی پر چھوڑتے ہین يُغْشِي اللَّيْلَ کھینچ لیتا ہی اللہ شب تاریک کو النَّهَارَ روز روشن مین یعنی دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے چھپا دیتا ہی اور اسکا عکس نہین کہا دو ضدون مین سے ایک کے بیان پر اکتفا کرنے کو يَطْلُبُهُ ڈھونڈھتی ہی رات دن کو یعنی اوسکے پیچھے لگی ہوئی آتی ہی حَثِيثًا جلدی کرنے والی اور دن بھی جلدی کے ساتھ رات کا طالب ہی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور پیدا کیا آفتاب اور ماہتاب وَالنُّجُومَ اور ستارون کو مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ مسخر کیے گئے ساتھ

ع

ه اور تحقیق کہ ایک دن نزدیک رب تیرے کے مانند ہزار برس کے ہی اون برسون سے جو گنتے ہو تم ۱۲
یعنی جلدی شیطان سے ہی اور دیری رحمان سے ہی ۱۲

اوسکے حکم کے الا لہ الخلق والامر خبردار ہو کہ خدا کے واسطے ہی پیدا کرنا عجائب مخلوقات کا اور حکم نافذ اوسکے واسطے ہی
جو کچھ پیدا کیا ہی اور تصرف اوسمین تبارک اللہ بزرگ ہی خدا وحدانیت کے ساتھ الوہیت مین اور فردانیت کے ساتھ
ربوبیت مین رب العلمین ۝ پیدا کرنے والا اہل عالم کو ادعوا ربکم پکارو اپنے رب کو تضرعا عاجزی
اور زاری کے ساتھ وخفیۃ اور پوشیدگی کے ساتھ یعنی ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی اوسے پکارو اور اوسکی
عبادت کرو تضرع تو آدمی کے محتاج ہونے کی نشانی ہی اور پوشیدہ رکھنا اخلاص کی دلیل ہی اور محتاج جناب کو نا امیدی نہین
مصرع نومید نیم کہ نا امیدی کفرست ؞ انہ تحقیق کہ اللہ لا یحب المعتدین ۝ دوست نہین رکھتا حد سے
گذرنے والون کو یعنی اون لوگون کو جو ایسے شخص کے واسطے بددعا کرتے ہین جو بددعا کا مستحق نہین یا دعا مین نالہ و فریاد
یہانتک کرتے ہین کہ راستے ملجائے یا ایسی چیز خدا سے مانگتے ہین جو اونکے لائق نہین جیسے انبیا کا مرتبہ اور آسمان پر چڑھ جانا و
لا تفسدوا اور فساد نہ کرو فی الارض زمین مین کفر یا ظلم کے سبب بعد اصلاحھا بعد اوسکی اصلاح کے کہ ایمان
یا عدل کے سبب سے ہوئی ہی وادعوہ اور پکارو اللہ کو خوفا اوسکے عذاب کے خوف سے وطمعا اور اوسکے ثواب کی
امید پر ان رحمت اللہ تحقیق کہ رحمت اسکی قریب من المحسنین ۝ نزدیک ہی نیک کام کرنے والون سے
اور یہ لوگ یا نیک کام والے ہین جیسے عبادت کرنے والے یا نیک امید رکھنے والے ہین جیسے گناہگار اور سب کو اوسکی رحمت
بے غایت اور فضل بے نہایت کی امید ہی شیخ الاسلام کی مناجات مین ہی کہ ای خدا اگر وفادار لوگ تجھسے امید رکھتے ہین جفا کار بھی
تیرے سوا اور کوئی پناہ نہین رکھتے بیت من اگر جفا ست کارم بتو بس امیدوارم ؞ بجز از تو کس ندارم کہ تو سنج وفائی
وھو الذی اور وہ ہی وہ یرسل الریح کہ بھیجتا ہی ہوائین چارون طرف کی بشرا خوشخبری دینے والی بین یدی
رحمتہ پہلے آنے مینہ سے حتی اذا اقلت یہانتک کہ جب اوٹھاتی ہین ہوائین سحابا ثقالا ابر بھاری کو کہا ہی باد صبا
ابر کو زمین سے اوٹھاتی ہی اور باد شمال جمع کرتی ہی اور باد جنوب مینہ برساتی ہی اور باد دبور برسنے کے بعد تمام ابر کو متفرق کر دیتی ہی
اور پھر بتقدیر جب ہوائین ابر کو اوٹھاتی ہین تو سقنہ ہانک لیجاتے ہین ہم اوس ابر کو لبلد میت واسطے زندہ کرنے زمین مردہ کے
فانزلنا پھر نازل کرتے ہین ہم بہ الماء بسبب اس ابر کے پانی کو زمین پر فاخرجنا بہ پھر نکالتے ہین ہم اوس پانی کے سبب سے
من کل الثمرات ہر قسم کے میوے کذلک جسطرح مردہ زمین کو نباتات سے ہم زندہ کرتے ہین اسی طرح نخرج الموتی
زندہ کرینگے ہم اور نکالینگے مردون کو اونکی قبرون سے اور زمین کو زندہ کرنا جو مردون کو زندہ کرنے کا نمونہ ہی اوسکا حال ہمنے
بیان کیا لعلکم تذکرون ۝ تا کہ شاید تم نصیحت پکڑو اور قیامت کا ایمان لاؤ اور اس صورت سے اوس معنی پر دلیل پکڑو
والبلد الطیب اور زمین پاک پتھر اور ریگ سے جو قابل زراعت ہی یخرج نباتہ نکلتی ہی کھیتی اوسکی باذن ربہ ساتھ
حکم الٰہی اور اوسکی مشیت کے کہ خوبی اور آسانی کے ساتھ وہ نکالتا ہی والذی خبث اور جو زمین کہ ناپاک اور شور ہوتی ہی لا یخرج
نہین نکلتی اوس سے گھاس الا نکدا مگر تھوڑی سی کہ اوسمین کچھ فائدہ نہین ہوتا یہ مثل ہی کہ حق تعالی مومن اور کافر کی شان مین لایا

مومن کے دل کو زمین پاکیزہ کے ساتھ تشبیہ دی اور کافر کے دل کو زمین شور کے ساتھ پھر جب نصیحتون کا مینہ کلام الٰہی کے ابر سے
مومن کے دل پر برستا ہی تو طاعت اور عبادت کے انوار اوسکے جسم ظاہری پر ظاہر ہوتے ہین اور جب کافر کلام الٰہی سنتا ہی تو اوسکے دل کی
زمین نصیحت کا بیج قبول نہین کرتی اور صفتین کارآمد ہین اونمین سے کوئی صفت اوسمین نہین پیدا ہوتی بلیت زمین شورہ سنبل
بر نیارد ؎ در وتخم عمل ضائع مگردان ۞ كَذٰلِكَ جیسے یہ مثل ہمنے بیان کی اسی طرح نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ پھیرتے ہین ہم آیتین
اور احوال کے موافق ہم مثالین دیتے ہین لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جو فہم و ادراک کی نعمت کا شکر
ادا کرتے ہین اور ان مثالون مین غور اور فکر کرکے اعتبار کرتے ہین لَقَدْ اَرْسَلْنَا تحقیق بھیجا ہمنے نُوْحًا نوح بن ملک بن
متوشلخ بن ادریس علیہم السلام کو جب اونکا سن پچاس برس کا تھا اِلٰى قَوْمِهٖ طرف اوسکی قوم کے کہ وہ لوگ اکثر قابیل کی اولاد
اور بت پرست تھے فَقَالَ يٰقَوْمِ پھر کہا نوح نے کہ اے قوم میری اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو اللہ کی کہ وہ یگانہ ہی مَا لَكُمْ
نہین ہی واسطے تمھارے مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کوئی معبود سوا اوسکے تو اوسی کا حکم مانو اور اوسکی عبادت مین دوسرے کو شریک نہ کرو
اِنِّيْٓ اَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون عَلَيْكُمْ اوپر تمھارے اگر ایمان نہ لاؤگے عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ عذاب سے بڑے
روز کے کہ وہ طوفان کا دن ہی یا قیامت کا روز قَالَ الْمَلَاُ کہا بزرگون نے مِنْ قَوْمِهٖٓ اوسکی قوم میں سے اِنَّا لَنَرٰىكَ
تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھے اے نوح فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ گمراہی کھلی ہوئی مین کہ ہمین اپنے خداؤن کی عبادت سے منع کرکے ایک خدا کی
راہ بتاتا ہی قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے اونکے جواب مین يٰقَوْمِ اے میری قوم لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ نہین ہی میرے ساتھ کچھ
گمراہی اور راہ حق اور طریق صواب سے کچھ دوری وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ اور مگر مین رسول ہون مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اہل عالم کے رب کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ پہونچاتا ہون مین تمھین رِسٰلٰتِ رَبِّيْ پیغام رب اپنے کے وَاَنْصَحُ
لَكُمْ اور نصیحت کرتا ہون مین تمھین تمھاری بہتری کے واسطے وَاَعْلَمُ اور جانتا ہون مین مِنَ اللّٰهِ وحی الٰہی سے
جو مجپر آئی ہی مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو کہ تم نہین جانتے ہو نوح علیہ السلام کی قوم نے اوس قوم پر عذاب آنے کا حال
نہین سُنا تھا جو اپنے نبی کی تکذیب کرتی ہی اور نہ جانتے تھے جب پیغام اور وحی کا حال سُنا تو متعجب ہوے حضرت نوح
علیہ السلام نے کہا کہ اَوَعَجِبْتُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم اَنْ جَآءَكُمْ اس بات سے کہ آئے تمھارے پاس ذِكْرٌ پیغام
اور وحی مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف سے عَلٰى رَجُلٍ اوپر ایک مرد کی زبان کے مِّنْكُمْ کہ وہ تمھاری جنس سے ہی
یعنی آدمی تمھارا ہم زبان ہی لِيُنْذِرَكُمْ تاکہ ڈرائے تمھین کفر اور گناہ کی عقوبت اور عذاب سے وَلِتَتَّقُوْا اور تاکہ بچو تم غضب
الٰہی سے وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور تاکہ شاید رحم کیے جاؤ اور بخشے جاؤ تم شرک سے پرہیز کرنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ
پھر جھٹلایا قوم نے نوح علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام نے قوم کے ہلاک ہو جانے کی دعا کی اور خدا کے حکم سے ایک کشتی بنائی اور مومنون کے
ساتھ کشتی مین آئے حق تعالی نے طوفان بھیجا اور سب کافرون کو ہلاک کر دیا اور حضرت نوح علیہ السلام اون لوگون سمیت سلامت بچے
جو کشتی مین سوار تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے نوح کو ڈوبنے سے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

اور اون لوگون کو بھی جو اوسکے ساتھ تھے فِی الْفُلْكِ کشتی مین اور وہ سب اسّی آدمی تھے چالیس مرد اور چالیس عورتین وَاَغْرَقْنَا اور ڈبو دیا ہمنے طوفان سے الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ط اون لوگون کو جنھون نے جھٹلایا تھا ہماری وحدانیت کی دلیلون کو یا نوح علیہ السلام کی نبوت پر جو معجزات دلیل تھے اونھین اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق کہ تھے قوم نوح علیہ السلام کے لوگ قَوْمًا عَمِیْنَ ○ ع ایک گروہ اندھون کا کہ وحدانیت کی نشانیون سے اندھے ہو گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کا باقی قصہ بعضی آیتون اور سورتون مین انشاء اللہ تعالی آئیگا وَاِلٰی عَادٍ اور بھیجا ہمنے طرف عاد کے اَخَاهُمْ هُوْدًا ط اونکے بھائی کہ نسب مین بھائی تھا یعنی اونکے قرابتدار ہود کو عاد کہ قبیلہ کو اونکی طرف منسوب کرتے ہین چوتھی پشت مین حضرت ہود کے دادا تھے اور عاد بیٹا عوص کا وہ بیٹا ارم کا وہ بیٹا سام کا وہ بیٹا نوح علیہ السلام کا ہی اور اہل سیر کے نزدیک ہود کا نام عابر ہی اور وہ بیٹا صالح کا اور وہ بیٹا ارفخشد کا وہ بیٹا سام کا وہ بیٹا نوح علیہ السلام کا ہی اور اس قول پر حضرت ہود عاد کے چچا کی اولاد مین ہوتے ہین اور قبیلۂ عاد کے لوگ دراز قد اور فربہ تھے اور اوس زمانہ مین تمام روے زمین پر اونسے بڑا کوئی قبیلہ نہ تھا اور بہت لوگ تھے کہ مال جمع رکھتے تھے اور بت پرستی مین عمر بسر کرتے تھے حق تعالی نے حضرت ہود علیہ السلام کو اونپر رسول کیا یہانتک کہ حضرت ہود اوس قبیلہ مین آئے اور اونھین حق کی طرف بلایا قَالَ یٰقَوْمِ کہا ای قوم میری اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو خدا کی اور اوسکی وحدانیت کے قائل ہو مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ نہین ہی واسطے تمھارے کوئی معبود غَیْرُهٗ ط سوا اوسکے اور بت عبادت کے مستحق نہین ہین اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین ڈرتے ہو عذاب الٰہی سے قَالَ الْمَلَاُ کہا ایک گروہ نے اون بزرگون اور پیشواؤن مین سے الَّذِیْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر تھے مِنْ قَوْمِهٖٓ قوم ہود مین سے اسواسطے کہ اونکی قوم مین بعضے اشراف مسلمان تھے جیسے مرثد بن سعد اور اوسکے متبع لوگ مگر کافرون نے کہا کہ ای ہود اِنَّا لَنَرٰىكَ تحقیق دیکھتے ہین ہم تجھے فِیْ سَفَاهَةٍ بیوقوفی مین کہ اپنے قدیم دین کو چھوڑ نئے دین کی طرف بلاتا ہی وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ اور بیشک ہم گمان کرتے ہین تجھے مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○ جھوٹ کہنے والون مین سے اوس بات مین جو تو کہتا ہی قَالَ یٰقَوْمِ کہا ہود علیہ السلام نے کہ ای میری قوم لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ نہین ہی مجھے عقل کی کمی اور حماقت وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ اور مگر مین رسول ہون مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اہل عالم کے رب کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ پہونچاتا ہون مین تمھین رِسٰلٰتِ رَبِّیْ پیغام اپنے رب کے وَاَنَا لَكُمْ اور مین واسطے تمھارے نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ○ نصیحت کرنے والا سچا امانتدار ہون اَوَعَجِبْتُمْ کیا تعجب آیا تمھین اَنْ جَآءَكُمْ یہ کہ آئی تمھارے پاس ذِكْرٌ نصیحت یا بیان مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف سے عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ اوپر ایک مرد کی زبان کے کہ وہ تم مین سے ہی یعنی تمھارے نسب مین شریک ہی کہ تم اوسے جانتے ہو وہ تمھین جانتا ہی اور اوسپر نصیحت یا بیان اوترنے کا سبب یہ ہی لِیُنْذِرَكُمْ ط تاکہ ڈرائے تمھین عقوبت الٰہی سے وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو تم خدا کی نعمت اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ جب کہ کیا اوسنے تمھین جانشین اور زمین احقاف پر حضرموت سے عمّان تک کا ساکن مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ بعد ہلاک ہونے قوم نوح کے وَّزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ اور زیادہ کیا

ع

تھین بیچ خلق کے بَصۜطَۃً قوّت مین یا زیادہ دیا تھین مخلوق پر غلبہ اور بعضون نے کہا ہی کہ بصطۃً سے قد کی درازی
مراد ہی اسواسطے کہ اونمین سب سے زیادہ پست قد ساٹھ گز کا تھا اور دراز قد سو گز کا فَاذْکُرُوْٓا پھر یاد کرو اٰلَآءَ اللّٰہِ خدا کی
نعمتین لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ تاکہ شاید تم چھٹکارا پاؤ قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگون نے حضرت ہود علیہ السلام سے اَجِئْتَنَا
کیا آیا ہی تو ہمارے پاس لِنَعْبُدَ اللّٰہَ تاکہ حکم کرے کہ عبادت کرین ہم اللہ وَحْدَہٗ اکیلے اور یکتا کی وَنَذَرَ اور
ہاتھ کھینچین ہم اور پرستش چھوڑ دین مَا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اوس چیز کی کہ تھے پوجتے باپ ہمارے بتون سے اور
ہم کسی طرح اونکی پرستش نہ چھوڑینگے اور تو ہمین عذاب سے ڈراتا ہی فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ تو لا وہ چیز جس سے تو ہمین ڈراتا ہی اِنْ
کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ اگر ہی تو سچّون مین سے عذاب نازل ہونے کی خبر دینے مین قَالَ کہا ہود علیہ السلام نے کہ
قَدْ وَقَعَ تحقیق کہ واجب ہو گیا عَلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ تمپر آیا اور تریگا تمپر تمھارے رب سے عذاب
اور غضب اَتُجَادِلُوْنَنِیْ کیا جھگڑتے ہو تم مجھسے فِیْٓ اَسْمَآءٍ ان نامون کے کام مین یعنی ان بتون کے باب مین کہ اونمین سے
ہر ایک کا نام تمنے رکھا ہی بعضون کو ساقیہ کہتے تھے اور اونھین یہ گمان تھا کہ مینہ انکے حکم سے برستا ہی اور بعضون کو حافظہ کہتے تھے اور
اونھین جانتے تھے کہ سفر مین بھی ہماری حفاظت کرتے ہین اور اسی طرح بعضون کو رازقہ بعضون کو سالمہ کہتے تھے اس گمان پر کہ ہمارا
رزق اور سلامتی انھی کے سبب سے ہی اور یہ الفاظ بے اصل نام تھے اسواسطے کہ بت چونکہ پتھر تھے اونھین ان کامون کی قدرت نہ تھی
پھر ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جھگڑا کرتے ہو ان چیزون مین کہ جہالت کی رو سے سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ نام رکھا ہی اونکا تمنے
وَاٰبَآؤُکُمْ اور تمھارے باپون نے مَّا نَزَّلَ اللّٰہُ بِهَا نہین بھیجی ہی خدا نے اونکی پرستش جائز ہونے پر مِنْ سُلْطٰنٍ کوئی
دلیل اور جب حق بات ظاہر ہو گئی اور تم ناحق جھگڑے پر اڑے ہو فَانْتَظِرُوْٓا تو امیدوار رہو اور انتظار کرو عذاب نازل ہونے کا
اِنِّیْ مَعَکُمْ تحقیق کہ مین بھی تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ○ منتظرون مین سے ہون نزول عذاب کا لکھا ہی کہ حق تعالی نے
اونپر تین برس تک مینہ نہین برسایا یہانتک کہ قحط مین وے مبتلا ہوئے اوس زمانہ مین جب کوئی بلا نازل ہوتی تو اوس جگہ کی طرف لوگ
متوجہ ہوتے جہان اب خانہ کعبہ ہی اور وہان سرخ ریت کا ایک ٹیکرا تھا کہ مسلم اور مشرک اوس جگہہ کی طرف رجوع کرتے اپنی حاجتین عرض کرتے
اور آفتین دفع ہونے کی دعا کرنے کے بعد اپنے مطالب کو پہونچتے اور خوف سے نجات پاتے پھر قوم عاد نے اوس سفر کا سامان کیا قبیل بن عنز اور
مرثد بن سعد ستّر آدمیون کے ساتھ کہ وہ قبیلہ کے سردار تھے مکہ معظّمہ مین گئے اور معاویہ بن بکر جو عملیق بن لاوز کی اولاد مین تھا اور اوس
زمانہ مین مکّہ کا حاکم تھا اوسکے یہان یہ لوگ اوترے اور رسم ضیافت کے بعد اون لوگون نے اجازت لیکر چاہا کہ دعا اور پانی مانگنے کو اوس
مقام معیّن پر جائین مرثد جو قوم مین ایک رئیس تھا اور حضرت ہود علیہ السّلام کا ایمان رکھتا تھا بولا کہ تمھاری دعا سے مینہ نہ برسیگا مگر ہود
علیہ السلام کی تم اطاعت کرو اور توبہ اور استغفار کے دروازہ مین آؤ تاکہ خدا اپنی عنایت کے ابر سے تمپر باران رحمت برسائے یہ سنکر قبیل اور اوسکے
یارون نے معاویہ سے درخواست کی اور اوسنے مرثد کو قید اور نظر بند کیا اور نہ چھوڑا کہ دعا کے مقام پر وہ جائین اور قبیل اپنی قوم کے ساتھ اوس
مقام پر گیا اور دعا مانگی کہ ای خدا قوم عاد مینہ چاہتی ہی اوسے دے فورًا ابر کے تین ٹکڑے اوٹھے ایک سفید ایک سیاہ ایک سرخ

اور منادی غیب نے ندا کی کہ ای قبیل انمین سے جسکو تیرا جی چاہے اپنی قوم کے واسطے اختیار کر قیل نے سیاہ ابر اختیار کیا اور اسکے ابر سیاہ سے بہت مینہ برستا ہی اور پکارا سے اپنی قوم سمیت باہر آیا اور اپنی قوم کے شہرون کی طرف چلا جب وادی مغیث مین پہونچا کہ وہان بھی اپنی قوم کے لوگ رہتے تھے اور ابر کی خوشخبری اپنے قبیلہ کے لوگون کو سنائی تو قوم بہت خوش ہوکر ابر کی خوشی مین اپنے گھرون سے باہر نکلے پس اوسپر عذاب الٰہی نازل ہوا اسواسطے کہ اوس ابر مین ریح صرصر تھی جسے آندھی کہتے ہین اوس آندھی نے سات آٹھ دن مین تمام قوم عاد کو ہلاک کردیا اور ہود علیہ السلام اپنی قوم سمیت صحیح سلامت رہے اور اس قصّہ کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ ور آیتون مین مذکور ہوگی حق تعالیٰ مومنون کی نجات اور کافرون کے ہلاک ہونے کی خبر دیتا ہی **فَاَنْجَيْنٰهُ** پھر نجات دی ہمنے ہود علیہ السلام کو **وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ** اور اون لوگون کو جو اوسکے ساتھ تھے یعنی دین مین اوسکی متابعت کرتے تھے **بِرَحْمَةٍ مِّنَّا** وہ رہائی ہماری رحمت تھی اونپر **وَقَطَعْنَا** اور کاٹ دی ہمنے **دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا** جڑ اون لوگون کی جنھون نے تکذیب کی اور ایمان نہ لائے **بِاٰيٰتِنَا** ساتھ نشانیون میری قدرت کے یعنی ہمنے اونکا استیصال کیا اور بیخ و بنیاد سے اونھین اوکھاڑ دیا **وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ**۝ اور نہ تھے قوم عاد کے لوگ ایمان رکھنے والے ساتھ وحدت معبود اور رسالت ہود کے **وَاِلٰى ثَمُوْدَ** اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے اور یہ عرب مین سے اور ایک قبیلہ تھا کہ اسکا نسب ثمود بن عابر بن ارم بن نوح علیہ السلام سے ملتا تھا اور انکے مکان اوس زمین مین تھے جسے حجر کہتے تھے ملک حجاز اور ملک شام کے بیچ مین اور یہ لوگ بھی بت پرست تھے حق تعالیٰ نے اونکی طرف بھیجا **اَخَاهُمْ صٰلِحًا**م اونکے بھائی صالح کو کہ اونکے ہم نسب تھے اور صالح علیہ السلام کی پانچوین پشت ثمود تھے **قَالَ** کہا صالح علیہ السلام نے جب اونپر رسول ہوکر آئے کہ **يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ** ای میرے گروہ عبادت کرو خدائے وحدہ لاشریک کی **مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ**ط نہین ہی واسطے تمھارے کوئی معبود جو مستحق الوہیت ہو سوا اللہ کے قوم ثمود چونکہ بہت کثرت سے تھی اور اوسے زور و زر بہت کچھ حاصل تھا اسوجہ سے صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور اوس قوم کے لوگ بولے کہ ہمین کوئی معجزہ دکھا کہ تیری نبوت ہمارے واسطے دلیل ہو صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتے ہو وہ بولے کہ ہمارے ساتھ میدان مین چل کہ کل ہماری عید ہی ہم بتون کی آرایش کرکے نکالینگے تو بھی اپنے خدا سے کچھ مانگ ہم بھی اپنے خداؤن سے کچھ مانگین پھر جسکی دعا قبول ہوجائے دوسرے کو اوسی کی اطاعت کرنا چاہیے یہ صورت قرار دیکر دوسرے دن باہر نکلے اون لوگون کو جو جو حاجت اور مراد تھی بتون سے مانگی کسی کے پورے ہونے کا اثر بھی نہ ظاہر ہوا پس ذلیل اور شرمندہ ہوکر سبھون نے سر جھکا لیے جندع بن عمر کہ شرفائے قبیلہ مین سے ایک شخص تھا اوسنے ایک پتھر کی طرف اشارہ کیا اور وہ ایک ہی پتھر اوس میدان مین پڑا تھا اور اوسے کاثبہ کہتے تھے اور بولا کہ ای صالح اس پتھر مین سے ایک اونٹنی بختی اونٹ سے مشابہ جسپر بال بہت ہون اور گابھن ہو ہمارے واسطے نکال صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میرا خدا اپنی قدرت کاملہ سے کہ اوسمین عجز کو کچھ دخل نہین ایسی اونٹنی پیدا کرے تو تم کیا کروگے وہ بولے کہ ہم ایمان لائینگے اور تیرے خدا کی عبادت کرینگے اور اس بات پر قسم کھائی حضرت صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مین حق سبحانہ تعالیٰ سے وہ معجزہ ظاہر ہونے کی درخواست کی فورًا پتھر کو حرکت ہوئی اور جیسے اونٹنی جنتے وقت چلاتی ہی اوسی طرح کی آواز اوس پتھر مین سے نکلی اور وہ پتھر پھٹ گیا اور جیسی اونٹنی اوس قوم کے لو

ع ۸

وقف لازم

چاہتے تھے اوس پتھر مین سے باہر نکل آئی بہت بڑی اونٹنی تھی چنانچہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک ایک سو تیس گز کا فرق تھا اور قد اسکا بڑا کہ
ایک پہاڑ معلوم ہوتا تھا اور پیدا ہوتے ہی اپنے برابر بچہ جنی لوگون نے اوسے دیکھا جندع کو مدد توفیق رفیق ہوئی فوراً ایمان لایا اور قبیلہ
ثمود کے باقی شہر گمراہ رہے اور منکر ہوے **قطعہ** یکے بنور عنایت رہ ہدایت یافت * یکے بوادی خذلان بماند سرگردان * یکے
بوسوسہ دیو رفت سوے سقر * یکے زپیروی حق گرفت ملک جنان * غرضکہ وہ اونٹنی قوم مین رہی اور اونکی چراگاہون مین چرتی اور
اونکے کنوؤن کا پانی دوسرے دن باری سے اوسے ملتا حضرت صالح علیہ السلام نے یہ معجزہ ظاہر ہونے کے بعد کہا کہ ای قوم
قَدْ جَآءَتْكُمْ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس **بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ** معجزہ ظاہر تمھارے رب کی طرف سے کہ اوسکی کمال قدرت اور
میری صحت رسالت پر دلیل ہی **هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ** یہ اونٹنی خدا کی ہی یہ اضافت تخصیص کے سبب سے ہوگی یعنی خدا نے سنگ کاشبہ سے
یہ اونٹنی پیدا کی تاکہ ہو **لَكُمْ اٰيَةً** واسطے تمھارے دلیل میری پیغمبری پر **فَذَرُوْهَا** پس چھوڑ دو اس اونٹنی کو **تَاْكُلْ فِيْٓ
اَرْضِ اللّٰهِ** کہ کھائے گھاس خدا کی زمین مین اور تمکو اوسکے کھانے مین کچھ رنج اور تکلیف نہو **وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ**
اور نہ پہونچاؤ اوسے کچھ برائی **فَيَاْخُذَكُمْ** پھر لیگا تمھین **عَذَابٌ اَلِيْمٌ** ○ عذاب دردناک عذاب کا مستحق
ہوجانا اونٹنی کو تکلیف پہونچانے کے سبب سے نہین بلکہ معجزہ دیکھکر پھر کفر پر اونکے قائم رہنے کے سبب سے تھا اور اوس اونٹنی کے
پاؤن کاٹ ڈالنا کفر مین اونکے تکبر کی دلیل ہی **وَاذْكُرُوْٓا** اور یاد کرو خدا کی نعمت کو **اِذْ جَعَلَكُمْ** جب کیا اوسنے تمھین
خُلَفَآءَ جانشین زمین مین **مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ** قوم عاد کو ہلاک کرنے کے بعد **وَّبَوَّاَكُمْ** اور جگہ دی تمھین **فِي الْاَرْضِ**
زمین حجر مین **تَتَّخِذُوْنَ** بنا لیتے ہو **مِنْ سُهُوْلِهَا** اوسکی نرم زمینون مین **قُصُوْرًا** محل جاڑے مین رہنے کے واسطے
وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ اور کھود لیتے ہو پہاڑون مین یعنی بنا لیتے ہو پتھر مین **بُيُوْتًا** گھر گرمی مین رہنے کے لیے
فَاذْكُرُوْٓا پھر یاد کرو **اٰلَآءَ اللّٰهِ** نعمتین اللہ کی کہ زمین مین رہنا اور پہاڑ کھودنے کی قوت ہی **وَلَا تَعْثَوْا**
اور نہ تباہ پھرو **فِي الْاَرْضِ** زمین حجر مین **مُفْسِدِيْنَ** ○ فساد کرتے ہوے اونھون نے حضرت صالح
علیہ السلام کو تو جواب نہ دیا اور مومنون سے متعرض ہوے چنانچہ حق تعالی خود فرماتا ہی کہ **قَالَ الْمَلَاُ** کہا گروہ کے
بڑے لوگون نے **الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا** وہ لوگ جو تکبر اور سرکشی کرتے تھے **مِنْ قَوْمِهٖ** قوم صالح علیہ السلام
مین سے **لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا** واسطے اون لوگون کے جنھین ضعیف اور کم زور سمجھے تھے یعنی عاجز بیچارون سے **لِمَنْ
اٰمَنَ مِنْهُمْ** واسطے اون لوگون کے جو ایمان لائے تھے عاجز محتاج کہ **اَتَعْلَمُوْنَ** کیا تم جانتے ہو کہ **اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ**
بیشک صالح رسول ہی **مِّنْ رَّبِّهٖ** اپنے رب کی طرف سے اور یہ بات ہنسی کے طور پر تھی **قَالُوْٓا** بولے وہ بیچارے کہ **اِنَّا** بیشک ہم
بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ ساتھ اوس چیز کے کہ صالح علیہ السلام کو اوسپر بھیجا ہی یعنی توحید اور عبادت پر **مُؤْمِنُوْنَ** ○ ایمان لائے ہین
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا کہا اون لوگون نے جو سرکشی کرتے تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے سے **اِنَّا** بیشک ہم
بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ساتھ اوس چیز کے جسکا تم ایمان لائے ہو ساتھ اوسکے **كٰفِرُوْنَ** ○ کافر اور منکر ہین

لکھا ہے کہ قوم ثمود اوس اونٹنی سے تنگ آگئی اسواسطے کہ جس دن اوسکی باری ہوتی تھی اونکے کنوؤن کا سب پانی پی جاتی تھی اور جسدن قوم کی باری ہوتی تھی تو کنوؤن کا پانی اونکے جانورون کو کافی نہوتا تھا اور دوسرے یہ کہ گرمی کے دنون مین پہاڑ کی آڑمین چلی جاتی کہ وہان ٹھنڈک ہوتی تھی اور قوم کے چارپائے اوس سے ڈر کے پہاڑ کے میدان مین بھاگ آتے اور جاڑے کے دنون مین پہاڑ کے میدان مین آتی کہ وہان بہت گرمی ہوتی تھی اور سب چارپائے پہاڑ کی آڑ مین اوسکے خوف سے بھاگ جاتے اس سبب سے اونکو نقصان پہونچتا تھا اور دو عورتین کہ اونھین عنیزہ اور صدوقہ کہتے تھے اور اونکے چارپائے بہت تھے یہ صورت اونھین بہت شاق ہوئی قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو اوسکے مارنے پر آمادہ کیا اور ان دونون نے اونٹنی کے پاؤن کاٹ کر اوسے ہلاک کر ڈالا چنانچہ اوسکی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگی اور اونٹنی کا مار ڈالنا اونپر عذاب نازل ہونے کا سبب ہوا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ **فَعَقَرُوا النَّاقَةَ** پھر پاؤن کاٹ ڈالے اور مار ڈالا اونٹنی کو **وَعَتَوْا** اور سرکشی کی اونھون نے **عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ** اپنے رب کا حکم ماننے سے **وَقَالُوا** اور کہا اونھون نے ہنسی کے طور پر **يَا صَالِحُ ائْتِنَا** اے صالح لا وہ چیز جو **بِمَا تَعِدُنَا** وعدہ کرتا ہے ہمسے عذاب کا **إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ** ○ اگر تو ہے برحق رسولون مین سے **فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ** پھر لے لیا اونھین اونٹنی کو مار ڈالنے کے سبب سے زلزلہ نے بڑی سخت آواز کے بعد **فَأَصْبَحُوا** پھر صبح کی اونھون نے یعنی ہوگئے وہ **فِي دَارِهِمْ** اپنے گھرون مین **جَاثِمِينَ** ○ اوندھے بیجان مردہ اپنی جگہ پر **فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ** پھر منھ پھیرا صالح علیہ السلام نے اونسے جب اونھون نے اونٹنی کو مار ڈالا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مین قوم ثمود کو جبریل کی آواز سے اور زلزلہ سے ہلاک کرونگا **وَقَالَ** اور کہا صالح علیہ السلام نے حسرت کی راہ سے کہ **يَا قَوْمِ** اے گروہ میرے **لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ** قسم خدا کی کہ پہونچا دیا مین نے تمھین **رِسَالَةَ رَبِّي** پیغام اپنے رب کا جسکے پہونچا دینے پر مین مامور تھا **وَنَصَحْتُ لَكُمْ** اور نصیحت کی مین نے تمھین بلانے کے وقت **وَلَٰكِنْ لَا تُحِبُّونَ** اور مگر دوست نہین رکھتے ہو اور پیروی نہین کرتے ہو تم **النَّاصِحِينَ** ○ نصیحت کرنے والون کی کہ مہربانی کی راہ سے تمھین ایمان کی طرف بلاتے ہین اور نفس اور شیطان کی اتباع سے منع کرتے ہین **وَلُوطًا** اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوط بیٹے ہاران بیٹے آزر بیٹے ناخور کو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بابل سے ملک شام کی طرف متوجہ ہوے تو اونکے بھتیجے یعنی لوط علیہ السلام اونکے ساتھ تھے حق تعالیٰ نے انھین پیغمبری دی اور اہل موتفکات کی طرف بھیجا اور وہ پانچ شہر تھے سدوما یہ سب شہرون مین بڑا تھا اور عاموراور داوما اور صنکویرا اور صنعودا اور بعضے کہتے ہین کہ صعودا اور ہر شہر مین چار چار ہزار آدمی تھے حضرت لوط علیہ السلام سدوما مین آئے اور خلق کو خدا کی طرف بلایا اور انتیس [29] برس اون لوگون مین رہے اور نیک کامون کا حکم کرتے تھے اور بُری باتون سے منع کرتے تھے اونکے بُرے کامون مین سے ایک لواطت تھی حق تعالیٰ نے امت مرحومہ کو اونکے انجام کار سے خبر دی اور فرمایا کہ یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوط علیہ السلام کا قصہ **إِذْ قَالَ** جب کہا اوس نے **لِقَوْمِهِ** سدوما کے رہنے والون کو جنمین وہ خود رہتے تھے **أَتَأْتُونَ** کیا کرتے ہو تم **الْفَاحِشَةَ** یہ برا کام یعنی لواطت **مَا سَبَقَكُمْ بِهَا** کسی نے پیشی نہین کی تمپر ساتھ اس بُرے کام کے یعنی تمسے پہلے یہ کام نہین کیا **مِنْ أَحَدٍ** کسی نے **مِنَ الْعَالَمِينَ** ○ اہل عالم مین سے

اِنَّكُمْ بکسر نے ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا تم اور حفص نے اِنَّكُمْ خبر کے طریق پر پڑھا ہے یعنی تحقیق کہ تم ای قوم لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ آتے ہو مردون پر شَهْوَةً ساتھ شہوت یعنی مباشرت کی روسے مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ سوا عورتون کے جو تم پر مباح کی گئین ہین
تو تم راہ حق پر نہین ہو بَلْ اَنْتُمْ بلکہ ہو تم قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ گروہ اسراف کرنے والے اور حد سے گذرنے والے
وَمَا كَانَ اور نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖۤ جواب قوم لوط علیہ السلام کا اس کلام کے مقابلہ مین اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا مگر یہ کہ
کہا سدوماکے بعضے لوگون نے بعض سے کہ اَخْرِجُوْهُمْ نکالدو لوط کو اور اوسکی لڑکیون کو اور اونکو جو اوسکا ایمان لائے ہین
مِّنْ قَرْیَتِكُمْ اپنے دیہہ سے کہ وہ سدوما ہے اِنَّهُمْ تحقیق کہ لوط اور اوسکے متبع اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ○ لوگ ہین
کہ برے کامون سے پاکی چاہتے ہین یعنی اس کام مین ہمسے متفق نہین ہین حق تعالی نے اونکا یہ جواب ناپسند فرمایا اور اونپر
عذاب نازل ہوا چنانچہ اوسکی تفصیل انشاء اللہ تعالی آگے آتی ہے اور جب عذاب نازل ہوا تو فَاَنْجَیْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے لوط علیہ السلام کو
اوس سے وَاَهْلَهٗۤ اور اوسکے لوگون کو اور اوسکے گھروالون کو اور اونکو جو ایمان لائے تھے اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی عورت کو کہ اوسکا
نام واہلہ تھا اور وہ اپنا کفر چھپاتی تھی اور کافرون کو لوط علیہ السلام سے انکار کرنے پر اغوا کرتی تھی كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ○
تھی وہ عورت اپنے شہر مین رہجانے والون مین سے جانے مین اوسنے حضرت لوط علیہ السلام کا ساتھ ندیا اور
قوم لوط مین ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا اور برسایا ہمنے عَلَیْهِمْ قوم لوط کے کافرون پر مَّطَرًا مینہ اور کیا عجیب مینہ تھا
کہ قوم لوط کے سر پر پتھر برسے فَانْظُرْ پھر دیکھ ای دیکھنے والے کہ كَیْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ○
انجام کار گناہگارون کا وَاِلٰى مَدْیَنَ اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے کہ ابراہیم علیہ السلام کا بیٹا تھا اَخَاهُمْ شُعَیْبًا
اونکے بھائی شعیب بن میکیل بن یسخر بن مدین کو قَالَ کہا شعیب نے یٰقَوْمِ ای گروہ میرے اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو
خدا کی مَا لَكُمْ نہین ہے واسطے تمھارے مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ کوئی معبود اوسکے سوا قَدْ جَآءَتْكُمْ تحقیق کہ آیا تمھارے
پاس بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ معجزہ ظاہر تمھارے رب کی طرف سے قرآن شریف مین حضرت شعیب علیہ السلام کا معجزہ
مذکور نہین ہے اور حدیثون مین بھی فقیر کی نظر سے نہین گذرا مگر آیات باہرات مین کہ انبیا علیہم السلام کے معجزات کا ذکر ہے
لکھا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کا معجزہ یہ تھا کہ جب اونچے پہاڑ پر چڑھا چاہتے تو پہاڑ اپنا سر جھکا دیتا شعیب علیہ السلام
آسانی سے اوسپر چڑھ جاتے اور اونکی قوم مین ہر ایک کے پاس پیمانے اور تولنے کے دو بٹے تھے ایک دوسرے سے بڑا بڑے سے
تول ناپکر مول لیتے تھے اور چھوٹے سے تول ناپکر بیچتے تھے کفر کے علاوہ تول ناپ مین بھی خیانت کرتے تھے حضرت شعیب علیہ السلام نے اونسے کہا کہ
مین تمھین خدا کی طرف بلاتا ہون اور کھلا ہوا معجزہ تمھین دکھاتا ہون فَاَوْفُوا الْكَیْلَ پھر پورا اور درست کرو پیمانہ وَالْمِیْزَانَ اور ترازو
بٹے یا ناپ تول مین راستی کرو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور نہ کم دو لوگون کو اَشْیَآءَهُمْ چیزین اونکی یعنی خرید فروخت مین خیانت
نہ کرو وَلَا تُفْسِدُوْا اور فساد نکرو کفر اور خیانت کے سبب سے فِی الْاَرْضِ زمین مین بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
بعد اوسکی درستی اور اصلاح کے کہ انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونے اور کتابین نازل ہونے کے سبب سے ہوئی ہے ذٰلِكُمْ

ع ۱۴

یہ کام جسکا ہم حکم کرتے ہین ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ بہتر ہو واسطے تمھارے اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ اگر ہو تم ایمان والے چونکہ حضرت
شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ شہر مین رہکر ناپ تول مین خیانت کرتے تھے اور رستہ مین راہزنی کرتے تھے
تو انھین جسطرح حق تعالیٰ نے ناپ تول مین کم دینے کی ممانعت کی اوسی طرح راہزنی کرنے کی بھی ممانعت فرمائی اور ارشاد کیا
وَلَا تَقْعُدُوْا اور نہ بیٹھو بِکُلِّ صِرَاطٍ ہر راہ مین کہ مال چھین لینے کو تُوْعِدُوْنَ دھمکاتے ہو لوگون کو اور بعضون نے
کہا ہو کہ یہ لوگ ہر راہ کے سرے پر بیٹھتے تھے جو کوئی حضرت شعیب علیہ السلام کی ملاقات کو جایا چاہتا اوسے ڈراتے دھمکاتے
تو شعیب علیہ السلام نے حکم کیا کہ تم راہون کے سرے پر نہ بیٹھا کرو کہ وہان بیٹھکر راہ حق ڈھونڈھنے والون کو دھمکاتے ہو
وَتَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ راہ خدا سے مَنْ اٰمَنَ اوس شخص کو جو ایمان لایا ہو بِہٖ ساتھ خدا کے
وَتَبْغُوْنَهَا اور ڈھونڈھتے ہو خدا کے واسطے عِوَجًا کجی یعنی اوسکا بطلان چاہتے ہو وَاذْکُرُوْٓا اور یاد کرو احسان
اللہ کا اپنے اوپر اِذْ کُنْتُمْ جب تھے تم قَلِیْلًا تھوڑے گنتی اور مالداری مین فَکَثَّرَکُمْ پھر زیادہ کردیا تمھین خدا نے تمھارے
مال اور اولاد مین برکت عطا فرماکر لکھا ہو کہ مدین فرزند ابراہیم علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی سے عقد کیا اور خدا نے اونمین بہت
اولاد عنایت کی اور مالدار کردیا تو شعیب علیہ السلام نے یہ نعمت انھین یاد دلائی اور کہا کہ وَانْظُرُوْا اور دیکھو کہ کَیْفَ کَانَ کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ○ انجام کار تباہ کارون کا اگلی امتون مین سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم لوط تھی پھر شعیب علیہ السلام
مومنون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ وَاِنْ کَانَ طَآئِفَةٌ اور اگر ہو ایک گروہ مِّنْکُمْ تم مین سے کہ اٰمَنُوْا ایمان لائے اوسکے
لوگ بِالَّذِیْٓ ساتھ اوس چیز کے کہ سچائی کے ساتھ اُرْسِلْتُ بِہٖ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے وَطَآئِفَةٌ اور
دوسرا گروہ معاندون مین سے کہ لَّمْ یُؤْمِنُوْا نہ ایمان لائے اوسکے لوگ مدین مین سے ایک قوم تو شعیب علیہ السلام کا
ایمان لائی اور ایک دوسری جماعت نے انکار کیا اور یہ بات کہی کہ قوت اور ثروت ہمین حاصل ہو مومنون کو نہین تو حق
ہمارے ہی ساتھ ہو اور اگر مومنون کے ساتھ ہوتا تو چاہیے تھا کہ مالداری اور وسعت معاش اونھین ہوتی تو شعیب علیہ السلام نے
فرمایا کہ اگر تم دو گروہ ہوگئے ہو فَاصْبِرُوْا پس صبر کرو حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ یہان تک کہ حکم کرے اللہ بَیْنَنَا درمیان
ہم دونون گروہون کے وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ○ اور وہ بہتر حکم کرنے والا ہو کہ اوسکے حکم مین جانبداری اور سستی نہین ہے
قَالَ الْمَلَاُ کہا سرداروں نے الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا جو تکبر کرتے تھے خدا کی عبادت مین مِنْ قَوْمِہٖ قوم شعیب علیہ السلام سے
انکار دعوت کے بعد کہ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ ضرور نکالدینگے ہم تجھے ای شعیب وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اونھین بھی جو تیرا ایمان
لائے ہین ہم نکالدینگے مَعَکَ تیرے ساتھ مِنْ قَرْیَتِنَآ اپنی بستی سے اَوْ لَتَعُوْدُنَّ یا پھر آوگے تم فِیْ مِلَّتِنَا ہماری
ملت مین کہ کفر ہو صاحب کشاف نے فرمایا ہو کہ جب کافرون نے کہا کہ تجھے اون لوگون کے ساتھ ہم نکالدینگے جو ایمان
لائے ہین تو جمع کیا سب کو باہم اور شعیب علیہ السلام ہرگز کافر نہ تھے اور وہ لوگ مومن تھے پھر زبردستی کے طور سے کہا
کہ یا پھر آؤ ہماری ملت کی طرف اور اسی واسطے شعیب علیہ السلام نے اس انداز سے جواب دیا قَالَ کہا شعیب علیہ السلام نے

پھر کرتے ہو ہمیں اپنی ملت کی طرف پھر آئیں ہم اَوَلَوْ كُنَّا اگرچہ ہون ہم كٰرِهِيْنَ ۝ نہ چاہنے والے یعنی کیونکر ہم تمھارے دین میں
آئین ہم تو اوس سے کراہت رکھتے ہیں پس اگر ہم پھر آئین تمھارے دین کی طرف اور ہم کہیں کہ خدا کا شریک ہی اور فی الواقع اوسکا کوئی
شریک نہیں تو قَدِ افْتَرَيْنَا تحقیق کہ افترا کیا اور باندھ لیا ہو ہمنے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ وسیط میں لکھا ہی کہ شعیب علیہ السلام کی
قوم کا ادعا یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے اونھیں حکم کیا ہی کہ اوس طریقہ پر رہو اور اسی جہت سے اوسے ملت کہتے تھے پس شعیب علیہ السلام سے
کہا کہ تمھاری ملت کی طرف پھر آنا اور یہ اعتقاد کر لینا کہ اس ملت پر رہنے کا حکم خدا نے کیا ہی یہ افترا ہو جائیگا خدا پر اِنْ عُدْنَا اگر
پھر آئین ہم یعنی میری قوم جو مومن ہی وہ پھر آئے اور داخل ہو جائے فِيْ مِلَّتِكُمْ تمھاری ملت میں بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا
بعد اسکے کہ نجات دی خدا نے ہمیں تمھاری ملت سے تو پھر ہم افترا کرنے والے ہو جائینگے وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اور نہیں چاہیے
اور درست نہیں ہمین اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ یہ کہ پھر آئین ہم تمھاری ملت کفر میں اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے خدا
رَبُّنَا رب ہمارا ہمارا مرتد ہو جانا اور اس ملت کفر کی طرف پھر آنا اور حکم ازلی اور مشیت لم یزلی اوسی سے متعلق ہوئی ہو
وَسِعَ رَبُّنَا اور پہونچنے والا ہی رب ہمارا كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو عِلْمًا علم قدیم کی رو سے یعنی اوسکے علم نے
سب چیزین گھیر لی ہین اور سب کا انجام کار وہ جانتا ہی کہ ایمان ہی یا کفر اور مرتد ہو جانا یا نفاق یا اوسکے سوا جو کچھ ہو
اور تم جو مومنون کو نکالدینے کی دھمکی دیتے ہو اس سے مین گھبراتا اور مضطرب نہیں ہوتا ہون بلکہ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اللہ
توکل کیا ہمنے اور اپنا کام اوسی پر چھوڑ دیا پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے معاندون کی طرف سے مونھ پھیر لیا اور حضرت
مجیب الدعوات سے مناجات کرنے میں متوجہ ہوئے اور یہ کہا کہ رَبَّنَا افْتَحْ اے رب ہمارے حکم کر بَيْنَنَا درمیان ہمارے
وَبَيْنَ قَوْمِنَا اور درمیان ہماری قوم کے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ اور تو بہتر سب
حکم کرنے والون کا ہی وَقَالَ الْمَلَاُ اور کہا اشراف قبیلہ میں سے ایک گروہ نے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو کہ کافر تھے مِنْ
قَوْمِهٖ قوم شعیب میں سے یا ایک اور گروہ نے اپنے لوگون سے جو ایمان لائے تھے لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اگر تم پیروی
کروگے شعیب کی اونکے طریقہ پر چلنے میں اور اپنا دین چھوڑ دوگے تو اِنَّكُمْ بیشک ہو جاؤگے اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اوس وقت
نقصان پانے والون میں سے کہ اپنا قدیم طریقہ چھوڑ کر نئے دین میں آؤگے اور اپنے باپ دادا کی چال سے گذر جاؤگے یا بڑے
کافرون نے بھی اپنے چھوٹے کافرون سے کہا کہ اگر اپنا دین ترک کروگے تو نقصان میں پڑوگے اسواسطے کہ تمھارے نفع کا مدار کم بیچنے پر ہی
اور یہ لوگ اوس سے تمھیں منع کرتے ہین پھر شعیب علیہ السلام کی نصیحت نہ سنی اور کفر و خیانت سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ پس پکڑ لیا اونھیں زلزلہ نے اور سورہ ہود میں مذکور ہی کہ اہل مدین کڑک سے ہلاک ہوئے علما نے کہا ہی کہ سخت کڑک ہوئی
اور اوسنے زمین کو ہلا دیا یا یہ کہ کڑک زلزلہ کے پہلے ہوتی ہی اسواسطے کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ زلزلہ بے کڑک اور ہوا کے ہوتا ہی نہیں اور
حدیث شریف میں ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک سخت آواز کی اور اونکے شہر میں زلزلہ پڑ گیا اور سب تھم گئے فَاَصْبَحُوْا ہو
گئے فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ اپنے شہر اور مکانون میں اوندھے یعنی زمین پر جسم بے جان اوندھے گرے الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا

جن لوگون نے تکذیب کی شعیب کی ہلاک ہوگئے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ ہرگز تھے ہی نہین اوس شہر مین اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
شُعَيْبًا جن لوگون نے جھٹلایا شعیب کو كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ○ تھے وہ نقصان پانے والے دنیا اور عقبی مین ثواب
فوت اور عذاب لازم ہوجانے کی وجہ سے لکھا ہی کہ جب شعیب علیہ السلام نے عذاب کے آثار دیکھے تو اوس شہر سے نکلجانے کا ارادہ کیا
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ پھر مونھ پھیرا کافرون سے وَقَالَ يٰقَوْمِ اور کہا حسرت کرنے کی راہ سے کہ اے میری قوم لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ تحقیق کہ
پہونچا دیے مین نے تمھین رِسٰلٰتِ رَبِّيْ پیغام اپنے رب کے وَنَصَحْتُ لَكُمْ اور نصیحت کی مین نے تمھین مہربانی کی راہ سے
اور بعضون نے کہا ہی کہ جب وہ لوگ ہلاک ہو چکے تو اونسے خطاب کرکے حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا تھا جیسے ہمارے حضرت سلطان الانبیا
علیہ افضل الصلوۃ والثنا نے کفار قریش سے خطاب فرمایا تھا جنگ بدر مین اون کفار کے قتل ہوجانے کے بعد و شعیب علیہ السلام نے
اپنی قوم پر افسوس اور حسرت کرنے کے بعد اپنے تئین تسلی دی اور یہ بات کہی فَكَيْفَ اٰسٰى پھر کیونکر تاسف اور غم کرون
عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ○ ع ہلاک ہونے پر ایک قوم کفار کے جسنے کہ میری تصدیق نہ کی پھر حق تعالی بعضی اگلی امتون کے قصے اور
انبیا کی تکذیب کی وجہ سے اونکے ہلاک ہونے کا حال بیان فرماکر کفار قریش کو دھمکاتا ہی اور خوف دلاتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا
اور نہین بھیجا ہمنے فِيْ قَرْيَةٍ کسی شہر اور دیہہ مین مِّنْ نَّبِيٍّ کوئی ایسا پیغمبر کہ اوسکی تکذیب لوگون نے نہین کی اِلَّآ اَخَذْنَآ
مگر یہ کہ پکڑ لیا ہمنے اَهْلَهَا اوس شہر اور دیہہ کے لوگون کو بِالْبَاْسَآءِ ساتھ تنگی اور سختی کے وَالضَّرَّآءِ اور ساتھ رنج اور بیماری کے
لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ○ کہ شاید وہ عاجزی کرین اور نصیحت مانکر اپنے نبی کی تصدیق کرین تا کہ اونپر سے بلا دفع کردیجائے
اور جب وہ بلا اور زحمت کے سبب سے متنبہ نہوئے تو اونھین مالداری اور راحت مین ہمنے مبتلا کیا ثُمَّ بَدَّلْنَا پھر بدل دیا
ہمنے مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ بلا اور بیماری اور شدت کی جگہ سلامتی اور صحت اور راحت حَتّٰى عَفَوْا یہانتک
کہ بہت ہوگئے مال مین بھی اور آدمیون مین بھی اوسوقت بھی اونھون نے کفران نعمت شروع کیا وَّقَالُوْا اور کہا اونھون نے
کہ محنت اور مضرت کی جگہ پر یہ ایمنی اور نعمت زمانہ کی عادت اور طبیعت سے ہی قَدْ مَسَّ تحقیق کہ پہونچی ہی اٰبَآءَنَا
ہمارے باپون کو بھی الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ سختی اور خوشی یعنی اگلے زمانہ مین بھی قحط ہوتا تھا کبھی ارزانی کبھی صحت ہوتی تھی
کبھی بیماری کبھی غم ہوتا تھا کبھی خوشی یہ کچھ کفر اور ایمان کے سبب سے نہین ہی تو ہم جس طرح پر تھے اوسی پر رہتے ہین
جب اس قوم نے ناشکری اور کفر پر مضبوطی اور پائداری اختیار کرلی فَاَخَذْنٰهُمْ تو ہمنے پکڑا اونھین بَغْتَةً
ناگہان یعنی اوس حالت مین جب وہ بےخوف تھے وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانتے تھے کہ اونپر عذاب
نازل ہوگا اور یہ حسرت اوسکی بنسبت بہت بڑی ہی کہ پہلے سے عذاب کے آثار دیکھ لیے ہوتے اور سمجھ گئے ہوتے کہ ہمپر
عذاب نازل ہوا چاہتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اور اگر اون بستیون کے لوگ جو اس عذاب مین مبتلا ہوے یا مکہ معظمہ
اور اوسکے گرد وپیش کے لوگ اٰمَنُوْا ایمان لاتے خدا کا وَاتَّقَوْا اور پرہیز کرتے شرک سے اور پیغمبر علیہ السلام کی مخالفت سے
لَفَتَحْنَا تو البتہ کھولدیتے ہم عَلَيْهِمْ اونپر اور دیتے ہم اونھین بَرَكٰتٍ برکتین اور زیادتیان مِّنَ السَّمَآءِ

آسمان سے اونکی دعائین قبول کرکے یا مینھ برساکر **وَالْاَرْضِ** اور زمین سے اونکی حاجتین روا ہونے یا کھیتی پیدا ہونے کے سبب سے **وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا** اور لیکن اونھون نے تکذیب کی ہمارے رسولون کی **فَاَخَذْنٰهُمْ** پھر پکڑ لیا ہمنے اونھین **بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ** بسبب اوس چیز کے جو کماتے تھے وہ کفر اور معاصی حقائق سلمی مین اسکے معنی یہ لکھے ہین کہ اگر بندے باور کرتے میرے وعدے اور بچتے میرے حکم کی مخالفت سے اور ڈرتے میری دھمکی سے تو اونکے دلون کو اپنے مشاہدہ کے نور سے ہم روشنی دیدیتے آسمان کی برکت اسکی طرف اشارہ ہی اور اونکے جوارح اور اعضا کو اپنی خدمت سے ہم آراستہ کردیتے زمین کی برکت اس سے عبارت ہی **نظم** در زمین و آسمان درہاے جود * میگشایند از پے اہل سجود * از زمین بر عبادت باز کن * بر سماے معرفت پرواز کن * **اَفَاَمِنَ** کیا بیخوف ہو گئے **اَهْلُ الْقُرٰى** مکہ معظمہ اور اوسکے گرد کے لوگ کافرون پر عذاب نازل کرنے کا حال جو ہمنے بیان کیا اسکے بعد **اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا** اس سے کہ آئے اونپر عذاب ہمارا **بَيَاتًا** رات کو **وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ** اور وہ سوتے ہون یعنی اونکی غفلت کے وقت عذاب کا شبخون اونپر آئے **اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى** کیا بیخوف ہوگئے اون شہرون کے لوگ **اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا** اس سے کہ آئے اونپر عذاب ہمارا **ضُحًى** دن چڑھے **وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ** اور وہ کھیلتے ہون یعنی دنیا جو غافلون کے کھیلنے کی جگہ ہی اوسکے کامون مین مشغول ہون حاصل یہ ہی کہ رسولون کی تکذیب کرنے کے بعد عذاب سے بیخوف رہنا چاہیے نہ رات کو نہ دن کو **اَفَاَمِنُوْا** کیا بیخوف ہو گئے تکذیب کرنے والے **مَكْرَ اللّٰهِ** اسکی ناگہانی پکڑ سے مکر بندہ کو عذاب سے تھوڑا تھوڑا نزدیک کرنے اور لاعلمی کی حالت مین اوسے پکڑ لینے سے استعارہ ہی **فَلَا يَاْمَنُ** پس بیخوف نہین ہوتے **مَكْرَ اللّٰهِ** مکر الٰہی سے **اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ** مگر گروہ نقصان پانے والے کہ کفر اور نفاق کی وجہ سے دو جہان مین نقصان کے ملاسے ہوئے ہین **اَوَلَمْ يَهْدِ** کیا بیان نہین کیا اور ہدایت نہین کردی اسنے **لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ** واسطے اون لوگون کے جنھون نے میراث لی ہی زمین یعنی قیام کیا ہی زمین مین **مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ** بعد ہلاک ہوجانے اوس زمین کے لوگون کے اس سے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے زمانہ کے کفار مراد ہین کہ انھون نے اگلی امتون کے مکانات لے لیے ہین اور خدا نے اونپر بیان کردیا **اَنْ لَّوْ نَشَآءُ** یہ کہ اگر چاہین ہم تو **اَصَبْنٰهُمْ** پکڑین ہم اونھین **بِذُنُوْبِهِمْ** اونکے گناہون کی جزا مین یعنی اونپر ہم عذاب کرین جیسا کہ اگلون پر کیا تھا **وَنَطْبَعُ** اور مہر کردین ہم **عَلٰى قُلُوْبِهِمْ** اونکے دلون پر **فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ** پس وہ نہ سنین فہم اور عبرت کی رو سے دل پر مہر ہونے کے سبب سے اسواسطے کہ اگر دل کھلا ہوا ہی تو جو کچھ آدمی سنتا ہی اوسے سمجھ لیتا ہی تو کلام حق سننے سے دل کا کان فائدہ رکھتا ہی یہ آب و گل کا کان نہین

نظم این سخن از گوش دل باید شنود * گوش گل اینجا ندارد ہیچ سود * گوش سر باجملہ حیوان ہمدم ست * گوش سر مخصوص نسل آدم ست * گوش سر چون جانب گوینده است * گوش سر سہل ست گر آگنده است *

پھر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے حق تعالیٰ فرماتا ہی **تِلْكَ الْقُرٰى** یہ شہر جو اگلی امتون کی طرف منسوب تھے جیسے احقاف اور حجر اور موتفکات وغیرہ **نَقُصُّ عَلَيْكَ** پڑھین ہمنے تجھپر

مِنْ اَنْۢبَآئِهَا بعضی خبرین اوسکی وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ اور تحقیق کہ آئے اون شہرون کے لوگون پر رُسُلُهُمْ رسول
اونکے جیسے ہود وصالح لوط شعیب علیہم السلام بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ معجزون روشن اور کھلی ہوئی دلیلون کے فَمَا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْا پھر نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے رسولون کے آنے کے بعد بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ بسبب اسکے کہ تکذیب کرتے تھے
اونکے آنے کے قبل سے یعنی تکذیب کرتے رہے اور ایمان قبول کرنے کی صلاحیت اونھین کبھی نہ تھی کفر پر مضبوط ہونے اور اونکے
دلون پر مُہر لگی ہونے کے سبب سے كَذٰلِكَ مانند اون سخت مُہرون کے جو لگے کافرون کے دلون پر تحسین يَطْبَعُ اللّٰهُ مُہر کرتا ہے
اللہ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ دل پر کافرون کے اس سے وہ کفار قریش مراد ہین جنھین اللہ نے جان لیا کہ یہ ایمان
نہ لائینگے وَمَا وَجَدْنَا اور نہ پایا ہمنے لِاَكْثَرِهِمْ واسطے اکثر اگلی امتون کے مِّنْ عَهْدٍ عہد پورا کرنا جو میثاق کے دن
اونھون نے باندھا تھا یا وہ عہد جو خوف اور مضرت کے وقت کرتے تھے کہ اگر ہم نجات پائین تو ایمان لائین وَاِنْ وَّجَدْنَآ
اور تحقیق کہ پایا ہمنے اَكْثَرَهُمْ اکثر کو اونمین سے لَفٰسِقِيْنَ عہد و پیمان توڑ ڈالنے والے ثُمَّ بَعَثْنَا پھر مبعوث کیا اور
بھیجا ہمنے مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد ان پیغمبرون کے جنکا ذکر ہوا مُّوْسٰى موسی ابن عمران کو بِاٰيٰتِنَآ ساتھ اون معجزون کے
جو ہمنے اوسے عطا کیے تھے اِلٰى فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے کہ اوسکا نام قابوس تھا اور وہ بیٹا تھا مصعب کا اور وہ بیٹا ریان کا اور
فرعون مصر کے بادشاہون کا لقب تھا جیسے قیصر اور کسریٰ اور خاقان اور تبع کہ روم فارس چین یمن کے بادشاہون کے لقب ہین
وَمَلَا۟ئِهٖ اور اوسکی قوم کے بڑے لوگون کی طرف فَظَلَمُوْا بِهَا پس ظلم کیا یعنی کافر ہوگیا فرعون اور اوسکی قوم اون معجزون کے
ساتھ اور کفر کو ایمان کی جگہ قائم کیا اسواسطے کہ نہایت صاف اور واضح ہونے کے سبب سے اون معجزات کا حق یہ تھا کہ اونپر ایمان لاتے
فَانْظُرْ پھر دیکھ تو دیدۂ بصیرت سے کہ حق سے انکار کرنے کے بعد كَيْفَ كَانَ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○
انجام کار تباہ کارون کا کہ غرق ہوگئے حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے چلے تو مدین مین حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہونچے
اور اونکی بیٹی صفورا کو اپنے عقد نکاح مین لائے پھر مصر جانے کا قصد کیا اور اثنائے راہ مین وادی ایمن مین پہونچکر خلعت پیغمبری پایا اور
عصا اور ید بیضا کے معجزے کے ساتھ مخصوص ہوئے چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اسی سورت مین آگے مذکور ہوگی اور حق تعالی نے اونھین
حکم فرمایا کہ مصر مین جائین اور فرعون کو راہ خدا کی طرف بلائین اور تکبر اور دعوی خدائی سے منع کرین حضرت موسی علیہ السلام آئے اور
مدت کے بعد جب فرعون سے ملاقات ہوئی تو حضرت موسی علیہ السلام نے راہ خدا کی طرف اوسے بلانا شروع کیا وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا
موسیٰ نے کہ يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ اے فرعون تحقیق مین رسول ہون مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے رب کے پاس سے
تیری طرف اور تیری قوم کی جانب حَقِيْقٌ لائق ہون مین رسالت کے پاس اسلئے کہ تو میری تصدیق کر اور مقرر اور مضبوط
ہون مین عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ اس بات پر کہ نہ کہون مین عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اِلَّا الْحَقَّ مگر سچی بات قَدْ جِئْتُكُمْ تحقیق کہ
آیا ہون مین تمہارے پاس بِبَيِّنَةٍ ساتھ دلیل ظاہر کے مِّنْ رَّبِّكُمْ پاس سے تمہارے رب کے لایا ہون مین کھلا ہوا
اور ظاہر معجزہ کہ میری رسالت کی صحت پر گواہ ہو فَاَرْسِلْ پس بھیج تو مَعِيَ میرے ساتھ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ○

اولاد یعقوب کو اور اونسے کام لینے سے باز آتا کہ ارض مقدسہ جاویں کہ آباواجداد کا وطن ہی وہان سا پھر جائین لکھا ہی کہ فرعون نے
بنی اسرائیل کو غلام بنایا تھا اور اسکا یہ سبب تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹون پوتون کے ساتھ مصر مین آئے تو وہین رہے
اور وہان انکی اولاد بہت ہوئی اور یعقوب اور یوسف علیہما السلام اور اونکے بھائی سب نے انتقال فرمایا اور ریان جو حضرت یوسف علیہ السلام کے
زمانہ کا فرعون تھا وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا مصعب نام بنی اسرائیل کی عزت اور توقیر کرتا اور اونسے متعرض نہوتا تھا جب وہ بھی مرگیا تو
ولید جو حضرت موسی علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تھا تخت سلطنت پر بیٹھا اور اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کی ڈینگ زبان پر لایا اور بنی اسرائیل
اوسکا یہ دعوی نہ قبول کیا تو فرعون بولا کہ تمھارے باپ ہمارے بزرگون کے مول لیے ہوے غلام تھے تم میرے بندہ زادے ہو اور
اونھین غلام بنایا یہانتک کہ حضرت موسی علیہ السلام مبعوث ہوئے اور یہ بات کہی کہ ای فرعون بنی اسرائیل سے ہاتھ کھینچ تا کہ اپنے
باپ داداکے وطنون مین چلے جائین قَالَ کہا فرعون نے کہ اِنْ کُنْتَ اگر ہو تو اپنے دعوی مین جِئْتَ بِاٰیَةٍ لایا ہی تو کوئی معجزہ
اور دلیل فَاْتِ بِهَآ تو لا اوسے اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہی تو سچون مین سے تو اپنا معجزہ دکھا فَاَلْقٰى عَصَاهُ
پس ڈالدیا موسی علیہ السلام نے عصا اپنے ہاتھ سے فَاِذَا هِيَ پس وہین عصا ڈالتے ہی ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝
اژدہا ہوگیا ظاہر مین کہ کسی کو اوسکے اژدہا ہونے مین شک نرہا روایت ہی کہ وہ عصا اژدہا ہوگیا مونھ کھولے ہوے اوسکے
دونون کلون مین اسی گز کا فاصلہ تھا نیچے کا لب زمین پر رکھا اور اوپر کا لب فرعون کے محل کے کنگرہ پر اور اوسکے تخت کی
طرف رخ کیا اوسکے نوکر سب بھاگ گئے اور فرعون بھی بھاگا اور ازدحام خلائق مین بھاگتے وقت پچیس ہزار آدمی
ہلاک ہوے اور فرعون چلایا کہ ای موسی مین تجھے اوسی خدا کی قسم دیتا ہون جسکا تو رسول ہی کہ اپنا عصا اوٹھا مین
تیرا ایمان لاتا ہون اور بنی اسرائیل کو تجھے دیے دیتا ہون حضرت موسی علیہ السلام نے اژدہے کی گردن پکڑی تو وہی
عصا ہوگیا فرعون آکر پھر اپنے تخت پر بیٹھا اور حضرت موسیٰ سے بولا کہ اور کوئی معجزہ بھی تو رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ ہان
پھر اپنا داہنا ہاتھ گریبان مین بائین بغل کے نیچے لے گئے وَنَزَعَ يَدَهٗ اور نکالا اپنا ہاتھ فَاِذَا هِيَ پس وہین تھا
اوسکا ہاتھ بَيْضَآءُ ایسا سفید کہ اوسکی سفیدی کمال مرتبہ پر تھی اور نہایت نورانیت کے ساتھ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ ع واسطے
دیکھنے والون کے لکھا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام مرد گندم رنگ تھے اور اپنا ہاتھ جب گریبان مین ڈالکر نکالتے تو اوسمین
اسقدر نورانیت ہوتی کہ اوسکی شعاع نور آفتاب پر غالب ہوجاتی اور مدارک مین لکھا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنا
داہنا ہاتھ فرعون کو دکھایا پھر گریبان مین ڈالکر نکالا تو اسقدر سفید نورانی تھا کہ زمین سے آسمان تک دیسے روشن ہوگیا پھر
گریبان مین ڈالکر نکالا تو جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا غرض کہ فرعون نے یہ دونون معجزے دیکھکر اپنی قوم کے شریف لوگون کو بلایا اور حضرت موسی
علیہ السلام کے باب مین شورہ کیا تو قَالَ الْمَلَاُ کہا شریفون نے مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ قوم فرعون مین سے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ
موسی لَسٰحِرٌ البتہ جادوگر ہی عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا فن سحر اور اوسمین ماہر کہ لکڑی کو اژدہا کر دیتا اور گندم گون ہاتھ کو بیضا
کرکے نکالتا ہی يُّرِيْدُ چاہتا ہی یہ جادوگر اَنْ يُّخْرِجَكُمْ یہ کہ نکالدے تمھین ای قبطیو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمھاری

زمین سے تمکو ولایت مصر کی اور ہمکو اور نہیں کو حکومت ہو سو تم کیا حکم دیتے ہو پہلا بات میں تم کیا کہتے ہو فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ○ پس کیا
حکم کرتے ہو تم مجھے اور اسکی تدبیر کیا ہی قَالُوٓا کہا اونھون نے اَرْجِهْ قید کرا وسے وَاَخَاهُ اور اوسکے بھائی ہارون کو
یا تاخیر کرا وسکی مہم مین اور جلدی نکرو وَاَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ اور بھیج شہرون مین جو صعید مصر سے تعلق رکھتے ہین
حٰشِرِیْنَ ○ گروہ اکٹھا کرنے والون کو کہ وہ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ لاوین تیرے پاس ہر ساحر کو جو کہ ہو عَلِیْمٍ ○ جاننے والا
اور اپنے فن مین کامل لکھا ہی کہ جتنے ساحر حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے مین تھے اتنے کسی زمانے مین نہین ہوئے
اور ساحرون کے سردار صعید کے شہرون کے کنارے رہتے تھے اور تفسیر دمیاطی مین ہی کہ مدائن صعید مین دو بھائی تھے
کہ اونھین فن سحر مین بڑی مہارت تھی جب فرعون کے بھیجے ہوے لوگ اونکے پاس پہونچے تو اونھون نے اپنی مان سے کہا کہ
ہمین ہمارے باپ کی قبر پر لیچل اونکی مان لے گئی اونھون نے اپنے باپ کو آواز دی اوسنے جواب دیا یہ بولے کہ ای باپ بادشاہ
مصر نے ہمین طلب کیا ہی اسواسطے کہ دو آدمی وہان آئے ہین نہ اونکے ساتھ لشکر ہی نہ سپاہ نہ سلاح اور اونھون نے بادشاہ کو
تنگ کر دیا ہی اونکے پاس ایک عصا ہی کہ جب اوسے ڈالدیتے ہین تو اژدہا ہو جاتا ہی اور جو کچھ اوسکے سامنے آتا ہی اوسے وہ کھا جاتا ہی
فرعون نے داعیہ باندھا ہی کہ اونسے ہمارا مقابلہ کرائے قبر مین سے اونکے باپ نے جواب دیا کہ تم جب مصر مین پہونچنا تو پوچھنا کہ وہ
دونون آدمی جب سوتے ہین تو وہ عصا اژدہا ہوتا ہی یا نہین اگر اژدہا ہو جاتا ہو تو جان لینا کہ وہ جادو نہین اسواسطے کہ جادوگر
جب سوتا ہی تو اوسکا جادو کچھ اثر نہین کرتا اور اگر ایسا حال ہو تو تم کیا جہان بھر مین کسیکو یہ قدرت نہین کہ اونسے مقابلہ کرسکے غرض کہ
وہ دونون بھائی اپنے شاگردون اور مصاحبون سمیت کہ بارہ ہزار آدمی تھے اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ستر ہزار مصر مین آئے اور
فرعون کی ڈیوڑھی پر جمع ہوے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی وَجَآءَ السَّحَرَةُ اور آئے جادوگر فِرْعَوْنَ فرعون کے پاس اوسکے
بلانے کے بعد جب فرعون سے اور اونسے چار آنکھین ہوئین تو قَالُوٓا کہا جادوگرون نے کیا اِنَّ لَنَا کیا ہوگا ہمارے واسطے لَاَجْرًا
کچھ بدلا اِنْ كُنَّا اگر ہون نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ○ ہم غالب موسی پر قَالَ نَعَمْ بولا فرعون کہ ہان بدلا ہوگا وَاِنَّكُمْ اور تم ہوگے
لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ○ میرے مقربون مین سے جب چاہنا بلا قید میرے پاس چلے آنا لکھا ہی کہ اون جادوگرون کے گروہ مین
چار آدمی سردار تھے وہ دونون بھائی جنھین سابور اور عاذور کہتے تھے اور حطحطا اور مصفی اور شرح لباب مین لکھا ہی کہ ان چارون
آدمیون پر ایک ساحر اور سردار تھا شمعون نام جب مصر مین آئے اور سابور اور عاذور نے وہ اپنے باپ سے سوال جواب کی کیفیت اپنے
لوگون سے کہی تو اونھون نے حضرت موسی علیہ السلام کے سونے جاگنے اور عصا کے اژدہا ہونے کا حال خوب دریافت کیا معلوم ہوا کہ
موسی علیہ السلام جب سوتے ہین تو عصا اژدہا ہو کر اونکی پاسبانی کرتا ہی اس بات سے اون جادوگرون کو بڑا تردد پیدا ہوا اور اونکے
دلون مین دفدغہ ہوا مگر اس حال کو پوشیدہ رکھا یہانتک کہ فرعون لعین نے موسی علیہ السلام کو بلایا اور یہ بات قرار پائی کہ ساحرون سے
مقابلہ کرین اور مقابلہ کی مجلس کا انتظام ہوا ساحر چند عصے اور رسیان میدان مین لائے اور فرعون اپنے تخت پر خوشی بیٹھا اور مصر کے لوگ تماشا
دیکھنے جمع ہوے ستر ہزار ساحرون نے ایک طرف صف باندھی اور حضرت موسی و ہارون علیہما السلام ایک جانب کھڑے ہوے جادوگر اوبکے سامنے

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى بولے ساحرون کہ اے موسی اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ یا یہ کہ تو ڈال اپنا عصا وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اور یا یہ کہ
ہوویں ہم نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ○ ہم ہی ڈالنے والے اپنی رسیان اور عصے قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کرم اور خلق کی راہ سے
[illegible] کہ اَلْقُوْا ڈالو تم ہی پہلے فَلَمَّآ اَلْقَوْا پھر جب ڈالا ساحرون نے جو بنایا تھا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ جادو
کردیا آنکھون پر لوگون کی یعنی دکھائی دی اونھین خیالی چیز کہ اوسکی کچھ حقیقت اور اصلیت نہ تھی وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ اور ڈرایا
لوگون کو وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ اور لائے جادو بڑا لکھا ہی کہ موٹی موٹی رسیون کو بیچ سے [illegible] اور روغن
اوسپر چڑھایا تھا اور لمبی لمبی لکڑیان اندر سے خالی کرکے سب مین پارہ بھر دیا تھا جب آفتاب کی گرمی اونپر پہونچی تو پارہ
ہلا اور وہ رسیان اور لکڑیان باہم لپٹنے لگین اور تفسیر عین المعانی مین لکھا ہی کہ زمین کے نیچے ساحرون نے کھود کر آگ جلائی تھی
جب زمین کے نیچے سے آگ کی گرمی اور اوپر سے آفتاب کی حرارت نے اثر کیا تو وہ شکلین حرکت مین آکر ایسی دکھائی دین کہ
تمام میدان سانپون سے بھرا ہوا ہی وَاَوْحَيْنَآ اور وحی بھیجی ہم نے اِلٰى مُوْسٰٓى طرف موسی کے اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ
یہ کہ ڈالدے اپنا عصا تو موسی علیہ السلام نے عصا ڈالدیا وہ اژدہا ہو گیا مونھ کھولے ہوئے فَاِذَا هِيَ پس جہان کہ عصا
اژدہا ہوتا تھا تَلْقَفُ نگل جاتا تھا مَا يَاْفِكُوْنَ ○ جو کچھ فریب کرتے تھے اور خلق کو جھوٹ دکھاتے تھے اور وہ
چالیس گدھون کے بوجھ کے برابر رسیان اور لکڑیان تھین لکھا ہی کہ جب رسیون اور لکڑیون کو نگل چکا تو تماشائیون کی
طرف متوجہ ہوا اور لوگ بھاگے اور اوس بھیڑ مین بہت خلق تباہ اور ہلاک ہو گئی تو موسی علیہ السلام نے اوس اژدہے کو
پکڑ لیا وہی عصا ہو گیا اور حق تعالی نے اون رسیون اور لکڑیون کو معدوم کر دیا فَوَقَعَ الْحَقُّ پس ثابت اور ظاہر
ہو گئی سچائی موسی علیہ السلام کی وَبَطَلَ اور زائل ہو گیا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تھے وہ کہ عمل کرتے تھے
جادو سے اور ساحرون نے باہم کہا کہ اگر یہ سحر ہوتا تو چاہیے تھا کہ ہمارے جادو کو زائل نکر دیتا فَغُلِبُوْا پھر مغلوب ہو گئے جادوگر
هُنَالِكَ وہان جہان کہ موسی علیہ السلام غالب ہوے یا فرعون اور اوسکی قوم مغلوب اور منکوب ہو گئی وَانْقَلَبُوْا اور پھرے
اوس جگہ سے صٰغِرِيْنَ ○ ذلیل اور مایوس اور نامراد وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ اور ڈالدیے گئے جادوگر اپنے مونہون کے بل سٰجِدِيْنَ ○
سجدہ کرتے واسطے خدا کو قَالُوْٓا اٰمَنَّا بولے ساحر کہ ایمان لائے ہم بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ساتھ پالنے والے سب کے [illegible] فرعون
بولا کہ اس رب سے تمھین مراد ہی تو ساحرون نے کہا کہ تو رب العالمین کب ہی رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○ رب موسی
اور ہارون کا رب العالمین ہی قَالَ فِرْعَوْنُ فرعون نے کہا ساحرون سے کہ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ایمان لائے تم ساتھ
موسی کے اور اوسکی تصدیق تمنے کر لی قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ قبل اسکے کہ اذن دون مین تمھین اسکا اِنَّ هٰذَا
بیشک یہ کام لَمَكْرٌ تدبیر پوشیدہ ہی کہ مَّكَرْتُمُوْهُ کی تمنے وہ فِي الْمَدِيْنَةِ شہر مصر مین جہان آنیکا وعدہ تھا وہان
آنے کے قبل یعنی تمنے موسی سے سازش کرکے یہ حیلہ کیا لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ تاکہ نکالو تم اس شہر سے اَهْلَهَا اسکے
لوگون کو کہ قبطی ہین اور یہ ملک تمھارے اور بنی اسرائیل کے واسطے خاص ہو جائے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○

پس قریب ہو کہ جانو گے تم نتیجہ اس مقدمہ کا جو تمنے تو تعبیر دیا ہے یہ دھمکی تو مجمل تھی پھر اسکی تفصیل کر کے فرعون بولا کہ لَاُقَطِّعَنَّ البتہ کاٹونگا مین اَیۡدِیَكُمۡ داہنے ہاتھ تمہارے وَاَرۡجُلَكُمۡ اور بائین پاؤن تمہارے مِّنۡ خِلَافٍ ایک دوسرے کے خلاف یعنی ہر طرف سے ایک عضو ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ پھر سولی دونگا مین تم اَجۡمَعِیۡنَ ۝ سبکو تمہین فضیحت کرنے کے لیے اور دوسرون کو عبرت دینے کے واسطے قَالُوۡۤا بولے ساحر کہ ہمین موت سے تو کیا ڈراتا ہے اور قتل کی کیا دھمکی دیتا ہے اسواسطے کہ ہم تو موت کے مشتاق اوس سے بھی زیادہ ہین جتنا پیاسا آدمی آب زلال کا مشتاق ہوتا ہے اسواسطے کہ موت کے سبب سے اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ۝ بیشک ہم اپنے رب کی طرف پھر جانے والے ہین پھر کیونکر ہم موت کے خواہان نہون مولانا روم علیہ الرحمہ مثنوی مین فرماتے ہین نظم جان ما ہست اندر آب و گل ٭ چون رہند از آب و گلہا شاد دل ٭ در ہوای عشق حق رقصان شوند ٭ ہمچو قرص بدر بے نقصان شوند ٭ چون نقاب تن برفت از روی روح ٭ از لقاے دوست یابد صد فتوح ٭ میزد جان در جہان آبگون ٭ نعرہ یا لیت قومی یعلمون ٭ وَمَا تَنۡقِمُ اور تو کہ فرعون ہے منکر نہین ہوتا ہے تو مِنَّاۤ ہمسے اور عیب نہین کرتا ہے تو ہمارا اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا مگر یہ کہ ایمان لائے ہم بِاٰیٰتِ رَبِّنَا ساتھ اپنے رب کی قدرت کی نشانیون کے لَمَّا جَآءَتۡنَا جبکہ آئین وہ نشانیان ہمارے پاس اور دیکھ لین ہمنے موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر پھر فرعون کی طرف سے موتھ پھیر کر حق تعالی کی طرف متوجہ ہو کر اونہون نے کہا کہ رَبَّنَاۤ اے رب ہمارے اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا ڈال ہمپر اور افاضہ کر صَبۡرًا صبر اس بلا مین تاکہ ہم بے صبری نکرین وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِیۡنَ ۝ اور مار ہمکو مسلمان اور ثابت قدم رکھ ایمان پر وَقَالَ الۡمَلَاُ اور کہا سردارون نے مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ فرعون کے گروہ ملازم مین سے اَتَذَرُ مُوۡسٰی وَقَوۡمَهٗ کیا چھوڑے دیتا ہے تو اور نجانے دیتا ہے موسیٰ کو اور اوسکی قوم کو لِیُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ تاکہ فساد کرین زمین مصر مین اور لوگون کو تجسے پھیرین وَیَذَرَكَ اور تیری پرستش چھوڑ دین وَاٰلِهَتَكَ اور تیرے معبودون کی عبادت سے موتھ موڑین لکھا ہے کہ فرعون خلق کو اپنی پرستش کا حکم کرتا تھا اور خود ستارون کو پوجتا تھا اور صحیح بات یہ ہے کہ اوسنے اپنی صورت کے بت بنوائے تھے اور اپنی قوم مین سے ہر ایک کو ایک بت دیا تھا کہ اسکی پرستش کیا کرو تاکہ وہ تمہین مجھسے قریب کر دے اور یہی سبب سے کہتا تھا کہ انا ربکم الاعلی یعنی یہ بت تمہارے چھوٹے خدا ہین اور مین تمہارا بڑا خدا ہون غرضکہ فرعون کے ارکان سلطنت نے فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور اونکی قوم کے قتل کی ترغیب دی اور فرعون نے جانا کہ مین اونکے قتل کی قدرت نہین رکھتا ہون قَالَ کہا فرعون نے کہ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ قریب ہے کہ قتل کرین ہم اونکے بیٹون کو جیسا کہ اسکے قبل کرتے تھے تاکہ انکی نسل منقطع ہو جائے وَنَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَهُمۡ اور زندہ چھوڑین ہم اونکی عورتون کو تاکہ وہ ہماری خدمت کرین وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ۝ اور ہم اونپر غالب ہین اور وہ مغلوب اور ہمارے زیر حکم ہین جب یہ دھمکی بنی اسرائیل نے سنی تو مضطرب ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت مین نالشیون کے طور پر آئے اونکے مضطرب ہونے کے بعد قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِهِ کہا موسیٰ نے اپنے گروہ کو اسۡتَعِیۡنُوۡا بِاللّٰهِ یاری اور مددگاری چاہو خدا سے

وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو اوسپر جو کچھ وہ تمھارے ساتھ کریں اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ تحقیق کہ زمین خدا ہی کے واسطے ہی یُوْرِثُهَا میراث دیتا ہی اوسے مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین سے اس کلام مین قبطیون کے ہلاک کرنے کا وعدہ ہی اور اونکی ولایت بنی اسرائیل کے تصرف مین آنیکا وَالْعَاقِبَةُ اور عاقبت بہتر یا فتح و نصرت یا بہشت لِلْمُتَّقِیْنَ ○ واسطے پرہیزگارون کے ہی یہ کنایہ جسمین بنی اسرائیل کے واسطے خوشخبری ہی بنی اسرائیل نہ سمجھے اور پھر شکایت شروع کرکے قَالُوْآ بولے کہ اُوْذِیْنَا ہم ایذا دیے گئے ہین یعنی قبطی ہمین ایذا دیتے تھے مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا پہلے اس سے کہ آئے تو مدین سے تو آدھا دن ہمسے اپنی خدمت لیتے اور آدھا دن ہمین چھوڑ دیتے وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا اور ایذا دیتے ہین ہمین بعد اسکے کہ آیا ہی تو اور اب تمام دن ہمسے کام لیتے ہین یا پہلے اس سے ہمارے لڑکون کو مار ڈالتے تھے اور اب بھی چاہتے ہین کہ اوسی طرح قتل مین مشغول ہون تو قَالَ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صاف کہدیا کہ عَسٰی رَبُّكُمْ چاہیے کہ رب تمھارا عسیٰ طمع کرنے کے واسطے ہی یعنی آرزو رکھتا ہون مین خدا سے اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ یہ کہ ہلاک کرے تمھارے دشمن کو کہ فرعون ہی اوسکی قوم سمیت وَیَسْتَخْلِفَكُمْ اور خلیفہ کردے تمھین اونھین ہلاک کرنے کے بعد فِی الْاَرْضِ زمین مصر مین یا ارض مقدسہ مین فَیَنْظُرَ پھر دیکھے خدا کہ رحمت اور دولت اور راحت کے وقت كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ کیسے عمل کرتے ہو اور کیا کام کرتے ہو کفر یا شکر عبادت یا معصیت تاکہ تمھین اوسکی جزا دے پھر حق تعالیٰ دشمنون کو ہلاک کرنے کا وعدہ کرکے اوسکے پہلے جو امور پیش آنے والے تھے اونھین بیان فرماتا ہی وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اور تحقیق کہ پکڑا ہمنے اٰلَ فِرْعَوْنَ فرعون کے تابعون اور خادمون کو بِالسِّنِیْنَ ساتھ قحط اور تنگی اور خشک سالی کے وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ اور ساتھ نقصان بعض کے اونکے میوون مین سے لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ○ تاکہ ایسا ہو کہ وہ نصیحت پکڑین اور کفر سے باز آئین مگر وہ متنبہ نہوئے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ پھر جب آئی اونپر الْحَسَنَةُ بھلائی یعنی فراغت اور ارزانی تو قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ کہنے لگے کہ ہمارے واسطے ہی یہ بھلائی اور ہم اسکے مستحق ہین وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی اونھین سَیِّئَةٌ برائی جیسے قحط اور بلا تو یَّطَّیَّرُوْا بری فال لیتے بِمُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗ ساتھ موسیٰ کے اور اونکے جو اوسکے ساتھ تھے مومن لوگ اور کہتے کہ یہ رنج اور مصیبت اونکی شامت سے ہمین پہونچتی ہی اَلَآ جانو تم اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ سوا اسکے نہین کہ اونکی خیر و شر کا سبب عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہی اور وہ انکے برے اعمال ہین کہ کرام الکاتبین لکھکر خدا کی درگاہ مین لیگئے ہین اور اون برے کامون کی شامت اونھین پہونچی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہتیرے اونمین سے یعنی قبطی لَا یَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے کہ اونھین جو کچھ مکروہات اور تکلیفین پہونچتی ہین اونھی کے اعمال کی شامت ہی وَقَالُوْا اور کہا فرعون والون نے موسیٰ علیہ السلام کو مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ جسوقت کہ لاتا ہی تو یا جو چیز کہ لاتا ہی تو ہمپر مِنْ اٰیَةٍ نشانی مین سے کہ تجھے یہ گمان ہی کہ وہ تیرا معجزہ ہی جیسے قحط اور بیماری وغیرہ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا لاتا کہ سحر کرے تو ہمپر اوسکے سبب سے فَمَا نَحْنُ لَكَ پس نہین ہین ہم واسطے تیرے بِمُؤْمِنِیْنَ ○ ایمان لانے والے اور باور رکھنے

ع ۱۵ ۳

جب قبطی نہایت انکار سے پیش آئے فَاَرْسَلْنَا تو بھیجا ہمنے عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ اونپر طوفان اور وہ ایک چیز ہوتی ہی کہ تو ڑ
دیے مکانون کا اور لیا اون سبکو جیسے مینھ اور ہیضا وَالْجَرَادَ اور بھیجی ہمنے ٹڈی وَالْقُمَّلَ اور رخ پیادہ یا کلیان
یا گھن وَالضَّفَادِعَ اور مینڈک وَالدَّمَ اور لہو اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ اس حال مین کہ یہ ہماری قدرت کی
نشانیان تھین ایک دوسرے سے جدا یعنی ہر دو آیتون مین ایک مہینے کی مدت تھی اور ہر نشانی ہفتہ بھر رہتی تھی فَاسْتَكْبَرُوْا
پھر اونھون نے تکبر کیا فرمانبرداری مین وَكَانُوْا اور تھے قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ گروہ مجرم یعنی کفر مین معاند تھے کہ باوجود اس
بات کے کہ نشانیان ایک کے بعد ایک برابر ظاہر ہوئین اور پھر ایمان نہ لائے وَلَمَّا وَقَعَ اور جب واقع اور نازل ہوا عَلَیْهِمُ
الرِّجْزُ فرعون والون پر کوئی عذاب انہین سے جنکا ذکر ہوا تو قَالُوْا کہا اونھون نے عاجزی کی راہ سے کہ یٰمُوْسَى
ادْعُ لَنَا اے موسیٰ دعا کر ہمارے واسطے رَبَّكَ اپنے رب سے بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ بسبب اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی اوسنے
اور وہ تیرے پاس ہے یعنی خدا نے تجھسے وعدہ کر لیا ہی کہ جب تو اوس سے دعا کریگا تو وہ قبول فرمائیگا لَئِنْ كَشَفْتَ اگر پھیر لیجا تو
اور زائل کر دے عَنَّا الرِّجْزَ ہمسے یہ عذاب تو لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ البتہ ایمان لائین ہم اور تیری تصدیق کرین وَلَنُرْسِلَنَّ
اور البتہ بھیجدین ہم مَعَكَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝ تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو تاکہ جہان تیرا جی چاہے اونھین لیجا فَلَمَّا كَشَفْنَا
پھر جسوقت کہ پھیر لیا ہمنے موسیٰ کی دعا سے اور رفع کر دیا ہمنے عَنْهُمُ الرِّجْزَ اونسے وہ عذاب اور تاخیر کی ہمنے اِلٰٓی اَجَلٍ
ایک مدت اوس زمانہ تک کہ ہُمْ بٰلِغُوْهُ وہ پہونچنے والے ہین اوسکے تاکہ اوس زمانہ مین عذاب کیے جائین
اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ۝ پھر وہ عہد توڑ ڈالتے ہین تفسیرون مین لکھا ہی کہ مصر مین سات دن رات مینھ برسا اور بادلون کی تاریکی مین
لوگ عاجز رہ گئے اور قبطیون کے گھرون مین پانی آگیا عورتین اور مرد سب کھڑے رہے اور لڑکون کو اونچے پر بٹھا دیا اور جو
قبطی اپنے گھر مین بیٹھتا ڈوب جاتا اور باوصف اسکے کہ بنی اسرائیل کے مکانات قبطیون کے مکانون سے ملے ہوئے تھے مگر
بنی اسرائیل کے مکانون مین ایک قطرہ پانی بھی نہ آیا غرضکہ قبطیون نے بہ تنگ ہوکر فرعون کی طرف رجوع کی اور اوس سے نا امید ہوکر
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے کہ اپنے خدا سے درخواست کر کہ ہمپر سے یہ عذاب رفع کر دے اور ہم ایمان لائینگے جب
وہ طوفان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے رفع ہوگیا اور زمین پر سے پانی ہٹ گیا تو اونکی کھیتیان کھلین ایسی خوب تھین
کہ اونھون نے کبھی ویسی دیکھی ہی نہین پھر اونھون نے کفران نعمت کیا اور ایمان نہ لائے اور بولے کہ یہ کھیتیان خود ایسی ہی
ہو جانا چاہیے تھین حق تعالی نے ٹڈی بھیجی کہ اونکے بہت مزروعات کھا گئی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پناہ مانگی
اور قسم کھائی کہ اگر یہ بلا ہمپر سے رفع ہو جائے تو ہم ضرور تیرے خدا کا ایمان لائینگے حضرت موسیٰ میدان مین نکلے اور اپنے
عصا سے مشرق اور مغرب کی طرف اشارہ کیا سب ٹڈیان ادھر اودھر چلی گئین قبطیون نے دیکھا کہ اونکے مزروعات مین کچھ باقی
رہگیا تھا بولے کہ اسی قدر ہمارے محصول کے واسطے بہت ہی اور پھر تصدیق نہ کی حق تعالے نے ملخ پیادہ کو بھیجا کہ جو کچھ زراعت
باقی تھی وہ کھا گئی پھر قبطیون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی اور عاجزی کرنے لگے اور ایمان لانے کی شرط پر

یہ عذاب بھی دفع ہوا تو بولے کہ ای موسیٰ ہمین خوب تحقیق ہوگیا کہ فن سحر مین تو بڑا ماہر اور کامل ہے پھر حق تعالی نے مینڈک کا لشکر بھیجا کہ
اونکے اوڑھنے بچھونے مین گھستے اور اونکی دیگون مین گرتے اور جب کوئی بات کرتا تو اوسکے موڈھ مین چلے جاتے پھر قبطیون نے عاجزی
کرکے ایمان لانے کی شرط کی یہ بلا بھی دفع ہوگئی پھر تمرد اور عناد کیا تو حق تعالی نے آب نیل کو خون کردیا جب بنی اسرائیل پیتے تو
صاف پانی تھا اور جب قبطی پینے کا ارادہ کرتے تو پانی خون ہوجاتا اور ایک طرف سے پیتے تو ہر ایک کی نسبت یہی حال ہوتا اوسوقت بھی
عہد کیا اور بلا دفع ہوجانے کے بعد متابعت نکی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پھر انصاف کیا ہمنے اور اونسے بدلا لینے کا ارادہ ہمنے کیا
فَاَغْرَقْنٰهُمْ پھر ڈبو دیا ہمنے اونھین فِي الْيَمِّ دریاے قلزم مین مصر کے قریب بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ اونھون نے كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا جھٹلائین ہماری قدرت کی نشانیان وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ اور تھے اونمین غور اور تامل کرنے سے غافل
اور بیخبر وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ اور میراث دی ہمنے قوم کو الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ وہ لوگ جو تھے ناتوان اور حقیر
پکڑے گئے فرعون والون کے ہاتھ مین یعنی بنی اسرائیل کو کہ قبطیون کے ہاتھ پڑے تھے فرعون اور اوسکے اتباع کو ہلاک کرنے کے بعد
وارث کردیا ہمنے مَشَارِقَ الْاَرْضِ جہات شرقی زمین شام کا وَمَغَارِبَهَا اور جہات غربی اوس زمین کا الَّتِيْ بٰرَكْنَا
فِيْهَا وہ زمین کہ برکت پیدا کی ہمنے اوسمین ارزانی اور کثرت محاصل کے سبب سے یا وہان انبیاء عظام علی نبینا وعلیہم السلام کے آنے کے
باعث سے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اور تمام ہوگیا اور وفا ہوچکا وعدہ تیرے رب کا الْحُسْنٰى نیک وعدہ عَلٰى
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ دشمنون پر فتح اور اونکے دیار و امصار پر غلبہ و قبضہ تھا بِمَا صَبَرُوْا اور یہ
وعدہ وفا ہونا اس سبب سے تھا کہ اونھون نے شدتون اور مصیبتون پر صبر کیا وَدَمَّرْنَا اور خراب کی ہمنے مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ
وہ چیز جو بنائی اور درست کی تھی فرعون نے وَقَوْمُهٗ اور اوسکے گروہ نے محل اور دیوارین اور مکانات عمدہ وَمَا كَانُوْا
يَعْرِشُوْنَ ۝ اور وہ چیز کہ تھے وہ بلند کرتے جیسے ہامان کا محل وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور پار اوتار دیا ہمنے
بنی اسرائیل کو الْبَحْرَ دریا سے صحیح سلامت فَاَتَوْا پس آئے اور گذرے عَلٰى قَوْمٍ اوپر ایک گروہ کے قبیلہ لخم مین سے ولایت
رقہ مین يَّعْكُفُوْنَ قائم رہتے تھے عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ بتون کی پرستش پر کہ بت انکے پاس تھے بنی اسرائیل نے ایک قوم کو بتکدہ کا
مجاور دیکھا تو قَالُوْا بولے کہ يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ ای موسیٰ ہمارے واسطے اِلٰهًا خدا یعنی ایک مورت بنا دے کہ ہم اوسکی
پرستش کرین كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ جس طرح اس قوم کے لوگون کے واسطے خدا ہین کہ اونھین کو پوجتے ہین قَالَ اِنَّكُمْ کہا موسیٰ علیہ السلام نے
کہ بیشک ہو تم قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ گروہ کہ نادانی کرتے ہو اور جہل رکھتے ہو دین مین کہ خدا کے سوا اور کی عبادت کا خیال رکھتے
اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ تحقیق کہ یہ گروہ بت پرستون کا مُتَبَّرٌ ہلاک کیے گئے ہین مَّا هُمْ فِيْهِ ساتھ اوس چیز کے جسمین یہ پھنسے ہوئے
یعنی حق تعالی انکے دین اور آئین کو توڑ دیگا اور انکے بتون کو ہمارے ہاتھون سے توڑ وائیگا وَبٰطِلٌ اور زائل اور مضمحل ہے مَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہین وہ بتون کی عبادت قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا سوا خدا کے اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا
چاہون مین تمھارے واسطے کوئی معبود وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ اور حال یہ ہے کہ بزرگی دی ہے اوسنے تمھین عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝

ربع

اہل عالم پر جو تمھارے زمانہ مین ہین اور انواع واقسام کی نعمتون کے ساتھ تمھین چاہا ہو وَاِذْ اَنْجَیْنٰکُمْ اور یاد کرو جب چھوڑایا ہمنے تمھین مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے لوگون سے یَسُوْمُوْنَکُمْ جو کہ پہنچاتے تھے تمھین سُوْٓءَ الْعَذَابِ بُرا عذاب بُری یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ قتل کرتے تھے تمھارے بیٹون کو کہ تمھاری نسل قطع ہوجائے وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ اور زندہ چھوڑتے تھے تمھاری عورتون کو اپنی خدمت کے واسطے اور لونڈیان بنانے کو وَفِیْ ذٰلِکُمْ اور اس چھوڑانے مین بَلَآءٌ نعمت تھی یا اوس عذاب مین محنت تھی تمھین مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ۟ع تمھارے رب کی طرف محنت بڑی لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ فرعون کے ہلاک ہوجانے کے بعد اپنے رب کے پاس سے تمھارے واسطے مین ایک کتاب لاؤنگا کہ جو بات تمھین چاہیے وہ اوسمین لکھی ہوگی پھر جب بنی اسرائیل نے دریا سے نجات پائی اور فرعون غرق ہوگیا تو بنی اسرائیل نے وہ کتاب مانگی اور حضرت موسی علیہ السلام نے خدا سے اوس کتاب کی درخواست کی کہ وہ کتاب اوتر بھیجے موسی علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تیس دن روزہ رہ پھر طور پر آ کہ مین تجھسے بات کرون موسی علیہ السلام نے تیس دن روزہ رکھا اکتیسوین دن طور کیطرف چلے اور اس بات کو بُرا جانا کہ حق تعالی سے کلام کرین اور اونکے مونھ سے روزہ کی بو آتی ہو وہ بو دفع کرنے کو مسواک کی ملائکہ بولے کہ ای موسی ہم تیرے مونھ سے مشک کی بو سونگھتے تھے اوسے مسواک کرکے تونے دفع کردیا حق تعالے نے فرمایا کہ اس بات کے جرمانہ مین دس دن اور روزہ رکھے جیسا کہ فرماتا ہی وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی اور وعدہ کیا تھا ہمنے موسی سے کتاب دینے کے واسطے ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً تیس دن رات کا ماہ ذوالقعدہ سے چونکہ عرب کے مہینون کے حساب کا مدار چاند دیکھنے پر ہی اور وہ رات دکھائی دیتا ہی تو حق تعالی نے تاریخ کو رات کے ساتھ مقید کیا وَّاَتْمَمْنٰهَا اور تمام کیا ہمنے اون تیس کو بِعَشْرٍ ساتھ دس اور کے ماہ ذوالحجہ مین سے فَتَمَّ پھر تمام ہوگیا مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ وہ وقت جو اوسکے رب نے مقرر کیا تھا اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً۟ چالیس دن رات وَقَالَ مُوْسٰی اور کہا موسی نے لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اپنے بھائی ہارون کو کہ مین کتاب مانگنے طور سینا کی طرف جاتا ہون اخْلُفْنِیْ تو خلیفہ رہ میرا فِیْ قَوْمِیْ میری قوم مین وَاَصْلِحْ اور بنا جو کام کہ بنانے کے لائق ہو اونکے کامون مین سے وَلَا تَتَّبِعْ اور نہ پیروی کرنا سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ۝ راہ مفسدون کی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی اور جسوقت کہ آیا موسی لِمِیْقَاتِنَا اوس وقت جو ہمنے مقرر اور معین کردیا تھا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ لا اور کلام کیا اوسکے ساتھ اوسکے رب نے یعنی اوسے اپنا کلام بے واسطہ سُنا دیا تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے جب چاہا کہ موسی علیہ السلام سے کلام کرے تو سات کوس طور کے گرد تاریکی نے گھیر لیا اور جب موسی علیہ السلام نے تاریکی مین قدم رکھا تو اونکے شیطان کو اونکے پاس سے ہٹا دیا اور نامہ اعمال لکھنے والے دونون فرشتون کو بھی اونکے پاس سے دور کردیا اور آسمان کو اونکی نظر مین لائے اونھون نے فرشتون کو ہوا مین کھڑے دیکھا اور عرش عظیم اونپر ظاہر ہوا پھر حق تعالی نے اونسے کلام کیا تیسیر مین لکھا ہی کہ موسی کو چوبیس ہزار کلمے سنائے اور ایک روایت مین سات لاکھ اور صحیح چوراسی ہزار اور کشاف مین ہی کہ حق تعالی نے موسی علیہ السلام سے چالیس دن رات کلام کیا جب موسی علیہ السلام نے حق تعالی کا

ع ۱۶ ۱۲

کلام سنا اور اونھین ذوق محبت پیدا ہوا تو اوس سرور مین بھول گئے کہ مین دنیا مین ہون بلکہ یہ خیال بندھا کہ فردوس اعلی مین ہین اور
چونکہ جنت دیدار اور لقا کی جگہ ہی تو قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ رَبِّ اَرِنِیْٓ ای رب میرے دکھا دے مجھے اپنی ذات یعنی
مجھے قائم کر دے اپنی دید سے تاکہ دیدہ سر سے اَنْظُرْ اِلَیْكَ نظر کرون مین طرف تیرے قَالَ کہا اسنے کہ لَنْ تَرٰىنِیْ
نہ دیکھ سکیگا تو مجھے دنیا مین اسواسطے کہ حکم ازلی اسطرح نافذ ہوا ہی کہ جو آدمی دنیا مین مجھے دیکھیگا مر جائیگا اور مدارک مین لکھا ہی
کہ فنا ہو جانے والی آنکھ سے تو مجھے نہ دیکھ سکیگا بلکہ جمال باقی دیدۂ باقی سے دیکھنا چاہیے اور دیدۂ باقی بہشت مین ہوگا جاننا چاہیے
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی دید جو مانگی یہ دلیل ہی دید جائز ہونے پر اسواسطے کہ اگر دید محال ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام سوال
نکرتے اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام سے محال چیز کا طلب کرنا روا نہین بیت ای بسا بلبل کہ پیش از نوبہار ✤ میسرا ید بہر گل بر شاخسار ✤
صاحب کشف الاسرار کہتے ہین کہ جسوقت لن ترانی کا خطاب سنا اوسوقت موسیٰ علیہ السلام کا مقام بہت بلند تھا اوسوقت کی
بہ نسبت جب اَرِنِیْٓ کہا تھا اسواسطے کہ اسوقت عین مراد حق مین تھے اور اوسوقت اپنی مراد کی قید مین تھے اور مراد حق پر قائم رہنا
اپنی مراد پر قائم ہونے کی بہ نسبت بہت کامل ہی بیت لن ترانی میرسد از طور موسیٰ را جواب ✤ ہر چہ آن از دوست آید سر بنہ
گردن متاب ✤ اگرچہ حضرت موسیٰ کو لن ترانی کا زخم پہونچا مگر مرہم راحت کا بھی حق تعالی نے بھیجا کہ ای موسیٰ ضعف
بشریت کی وجہ سے تو میرے دیدار کی طاقت نہین رکھتا ہی اسواسطے مین نے کہا کہ لن ترانی وَلٰكِنِ انْظُرْ اور نگاہ کر اِلَى الْجَبَلِ
طرف کوہ زبیر کے کہ ولایت مدین کے سب پہاڑون سے زیادہ بلند ہی اور اوسے تحمل کی قوت تجھسے زیادہ ہی فَاِنِ اسْتَقَرَّ
پس اگر پہاڑ بہ قرار اور ثابت رہے مَكَانَهٗ اپنی جگہ پر جبکہ مین اوسپر تجلی کرون فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ تو قریب ہی کہ تو بھی
دیکھے مجھے اور تجھے میرے دیدار کی طاقت ہوگی اور اگر پہاڑ کو دیدار کی طاقت نہو تو تو بھی دنیا مین اس کام کی تمنا سے درگذر
فَلَمَّا تَجَلّٰى پھر جسوقت کہ تجلی کی رَبُّهٗ موسیٰ علیہ السلام کے رب نے یعنی اپنا نور ظاہر کیا یا اپنے عرش کا نور سوئی کے ناکے کے
برابر لِلْجَبَلِ واسطے اوس پہاڑ کے حیات اور علم اور بینائی اوسمین پیدا کرنے کے بعد پہاڑ نے اوسمین حق تعالی کا نور دیکھا عین المعانی
مین سہل ساعدی سے منقول ہی کہ حق تعالی نے ستر ہزار پردون کی آنٹ سے ایک درہم کی قدر اپنا نور ظاہر فرمایا اوسوقت جو زمین پر
جو دیوانہ تھا ہوش مین آگیا جو بیمار پڑا تھا شفا پا گیا تمام زمین سرسبز ہوگئی کھاری پانی میٹھے ہوگئے بت اونکے بل گر پڑے مجوس کی
آگین بجھ گئین اور اوس تجلی کے سبب سے جَعَلَهٗ کر دیا اسنے اوس پہاڑ کو دَكًّا ریزہ ریزہ تبیان مین ہی کہ پہاڑ اس عظمت اور
بڑائی کے ساتھ پارہ پارہ ہو گیا اور چھ پہاڑ اوس سے جدا ہو گئے تین پہاڑ کہ اُحد ہی اور ورقان اور رضوی یہ تو مدینہ منورہ مین
جا پڑے اور دوسرے تین پہاڑ کہ ثور ثبیر حرا ہین مکہ معظمہ مین جا رہے وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا اور گر پڑا موسیٰ بیہوش پہاڑ کو
ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھکر ہول کے مارے اور عرفہ کے دن جمعرات کی شام سے جمعہ کی شام تک بیہوش رہے فَلَمَّاۤ اَفَاقَ پھر جسوقت
کہ ہوش مین آیا تو قَالَ سُبْحٰنَكَ کہا کہ تنزیہ کرتا ہون مین تیری ہر ایک چیز سے جو تیرے لائق نہین ہی پاک جانتا ہون مین
تجھے اس بات سے کہ دنیا مین تو نظر آئے تُبْتُ اِلَیْكَ توبہ کی مین نے طرف تیرے وہ سوال کرنے سے جو تیرے

اون کے بغیر ہو وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ اور پہلا ہون اون لوگون کا جو ایمان رکھنے والے ہین تیری عظمت اور جلال کا یا اس
بات کا کہ دنیا مین کسی بشر کو تجھے دیکھنے کی قدرت نہین بیت اے یک لمعہ تو کوہ بصد پارہ شود ٭ چہ عجب مشت گلی ار بزد بپارہ
شود ٭ عجب بھید ہی کہ پہاڑ اس عظمت اور بڑائی کے ساتھ دیدار کا متحمل نہوا اور انسان کے دل کو وَلٰکِن یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ کے حکم سے
اوس نظر کی طاقت ہی اسمین یہ نکتہ ہی کہ کوہ پر نظر ہیبت سے تجلی ہوئی تھی اور دل پر نظر رحمت سے تجلی ہوتی ہی اوس نظر ہیبت نے
پہاڑ کو ویران کر دیا اور یہ نظر رحمت دل کو آباد کر دیتی ہی بیت دل پذیرفت انچہ گردون بر نتافت ٭ دل ہمانست انچہ عرش اندر نیافت
پھر حضرت موسی علیہ السلام کے دل کی تسلی کے واسطے اور مقصود سے محروم رہنے مین جو رنج اونھین ہوا تھا اوسے دفع کرنے کے واسطے
قَالَ کہا اللہ نے یٰمُوْسٰٓی اے موسی اگرچہ تیرے حال کی درستی اور تیری ذات کی بقا کے واسطے دیدار سے مین نے تجھے باز رکھا
تو تو غمگین نہو اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ تحقیق کہ برگزیدہ کر لیا مین نے تجھے عَلَی النَّاسِ بنی اسرائیل پر یا اون آدمیون پر
جو تیرے زمانہ مین موجود ہین بِرِسٰلٰتِیْ ساتھ اپنے پیغامون کے جو خلق کو تو پہونچاتا ہی وَبِکَلَامِیْ ز اور تجھے خصوصیت دی
مین نے تجھسے خود کلام کر کے فَخُذْ بس پکڑ مَآ اٰتَیْتُکَ جو کچھ عطا کیا مین نے تجھے امر نہی اور اوسپر عمل کر وَکُنْ مِّنَ
الشّٰکِرِیْنَ ○ اور ہو اسی عطا پر شکر کرنے والون مین سے وَکَتَبْنَا لَهٗ اور لکھا ہمنے یعنی قلم نے ہمارے حکم سے
لکھدیا یا جبریل علیہ السلام سے مین نے کہا اوسنے قلم ذکر اور نہر النور کی روشنائی سے لکھدیا موسی کے واسطے فِی الْاَلْوَاحِ
لوحون مین کہ سات یا نو یا دس تختیان تھین اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ دس تختیان تھین اور یہ اہل کتاب کے موافق ہی
اور ہر تختی کا طول دس یا بارہ گز تھا اور تختیان یاقوت سرخ کی تھین یا سدرہ بہشت کی لکڑی کی یا ایک سخت پتھر کی اور حروف
اوسمین کھدے تھے جیسے نگینہ مین نقش ہوتے ہین اور صحیح یہ ہی کہ زمرد سبز کی تختیان تھین اور اوسپر لکھا تھا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ
ہر چیز سے یعنی دین کے باب مین جن چیزون کی احتیاج پڑتی ہی مَّوْعِظَةً نصیحت وَّتَفْصِیْلًا اور تفصیل لِّكُلِّ شَیْءٍ
واسطے ہر چیز کے اوامر اور نواہی مین سے فَخُذْهَا پھر کہا ہمنے موسی علیہ السلام سے کہ پکڑ تختیان بِقُوَّةٍ ساتھ قوت کے
اور درست قصد سے وَّاْمُرْ اور حکم کر قَوْمَکَ اپنی قوم کو تا کہ صدق اور عزیمت کے ساتھ یَّاْخُذُوْا پکڑین بِاَحْسَنِهَا
بہتر اون چیزون کا جو تختیون مین ہی اور کہا ہی کہ احسن یعنی بہت اچھا حسن یعنی اچھے کے معنی مین ہی اور لوحون مین جو کچھ لکھا تھا
سب حسن یعنی اچھا تھا اور ایک قول یہ ہی کہ احسن تو عزائم تھے اور حسن رخصتین یعنی تو حکم کر دے کہ عزیمت پر عمل کرین رخصت پر
عمل کرین اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ حسن جمع ہی درمیان فرائض اور نوافل کے سَاُورِیْکُمْ قریب ہی کہ دکھاؤن تمھین اے بنی اسرائیل
دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ○ گھر فاسقون کا یعنی اونکے رہنے کی جگہ کہ دوزخ ہی یا تمھین ولایت شام مین ہم داخل کرینگے اور جن اگلے لوگون نے
ہماری فرمانبرداری نہین کی اونکے مکانات تمھین دکھائینگے یا دکھائینگے ہم تمھین فرعون اور قبطیون کے مکان کہ مصر مین سب
خراب اور ویران ہو گئے اور اونمین کوئی رہنے والا نہین رہا تا کہ اوسے عبرت پکڑو قطعہ چشم عبرت بین چرا در قصر
شاہان ننگری ٭ تا چہ سان از حادثات دور گردون شد خراب ٭ پردہ داری میکند بر طاق کسری عنکبوت ٭ چغد نوبت

بیغمبر منطقہ افراسیاب ۔ سَاَصْرِفُ قریب ہی کہ پھیرون مین عَنْ اٰیٰتِیَ اپنی آیتین قبول کرنے سے کہ قرآن ہی یا انبیاء قدرت کی
دلیلین جو ملکون اور ذاتون مین تیئنے امانت رکھی ہین اوسے سمجھنے سے اَلَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ اون لوگون کو جو تکبر کرتے ہین
فِی الْاَرْضِ زمین مین بِغَیْرِ الْحَقِّ ط بے استحقاق کے یعنی متکبرون کے دلون پر ہم مُہر کردیتے ہین تاکہ ہماری بات نہ سمجھین
ذوالنون مصری قدس سرہ سے منقول ہی کہ دعوی باطل کرنے والون کے دلون کو خدا نہین چاہتا کہ اون حکمتون سے
سرفراز کرے جو قرآن مین ہین تو ضرور انکے دلون سے وہ حکمتین قبول کرنے کی قابلیت سلب کردی بیت حیف ست چنین گنج در ان
ویرانہ ۔ حکمت نکنند فہم یقین دیوانہ وَاِنْ یَّرَوْا اور اگر دیکھین یہ متکبر کُلَّ اٰیَةٍ ہر نشانی جو دکھائین ہم نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے صدق پر یعنی آنحضرت کے معجزات یا جو پیغام ہم بھیجتے ہین اوسے جان لین تو بھی لَا یُؤْمِنُوْا بِهَا ج نہ ایمان لائین ساتھ
اونکے عناد کی وجہ سے وَاِنْ یَّرَوْا اور اگر دیکھین یہ متکبر سَبِیْلَ الرُّشْدِ راہ راست اور طریق ہدایت تو لَا یَتَّخِذُوْهُ
سَبِیْلًا ج نہ پکڑین وہ راہ یعنی اوسکی متابعت نہ کرین وَاِنْ یَّرَوْا اور اگر دیکھین یہ متکبر سَبِیْلَ الْغَیِّ راہ براہی اور
گمراہی کی تو یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ط وہ راہ پکڑین اور اوسکی پیروی کرین ذٰلِكَ یہ انکے دلون کو آیتون کے سمجھنے سے پھیرلینا
بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا جھوٹ سمجھے ہمارے کلام کو وَكَانُوْا اور تھے وہ عَنْهَا اوسمین نظر اور
فکر کرنے سے اور اوسپر اعتبار کرنے سے غٰفِلِیْنَ ۝ بے خبر ناواقف اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ غفلت سے انکار اور عناد
مراد ہی دھوکے اور نادانی سے غفلت مراد نہین یعنی جان بوجھکر تکذیب کرتے تھے وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا اور جن لوگون نے
تکذیب کی بِاٰیٰتِنَا ہماری آیتون کی کہ قرآن ہی یا قدرت کی دلیلین وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اور جھوٹ کہا آخرت کے
دیکھنے کو حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ط باطل اور برباد ہوگئے عمل اونکے جو اس جہان مین کیے تھے هَلْ یُجْزَوْنَ کیا جزا
دیے جائینگے یعنی نہ دیے جائینگے اِلَّا مَا كَانُوْا مگر جزا اوسکی کہ تھے دنیا مین یَعْمَلُوْنَ ۝ ع عمل کرتے وَاتَّخَذَ
قَوْمُ مُوْسٰى اور پکڑا قوم موسی نے یعنی سامری اور اوسکی اتباع کرنے والون نے بنایا مِنْۢ بَعْدِهٖ بعد جانے موسی
علیہ السلام کے طور پر مِنْ حُلِیِّهِمْ اپنے زیورون سے جو قبطیون سے اونھون نے عاریت لیے تھے عِجْلًا بچھڑا یعنی
بچھڑے کی ہیئت پر جَسَدًا بدن بے روح لَّهٗ خُوَارٌ ط واسطے اوسکے آواز گائے کی آواز کے مانند اور لکھا ہی کہ بنی اسرائیل
جس شب کو مصر سے باہر آئے تھے تو اس جہت سے کہ قوم فرعون اونکے حال سے خبر نہ پائے اونھون نے یہ بہانہ کیا کہ ہمارے یہان
شادیان ہین ہم اونمین مشغول ہوتے ہین اور فرعون والون مین جو لوگ بنی اسرائیل کے دوست تھے ہر ایک نے اون اپنے
دوستون سے زیور عاریت لیکر باندھا اور جب دریا سے پار اوترے اور قبطی ڈوب گئے تو وہ زیور انکے پاس رہگیا تھا جب موسی
علیہ السلام نے طور پر جانے کا قصد کیا تو سامری ہارون علیہ السلام کی خدمت مین آیا اور بولا کہ یہ زیور عاریت جو بنی اسرائیل کے پاس
رہگیا وہ اسے بیچتے اور مول لیتے ہین اور اوسمین تصرف کرنا اونپر حرام ہی ہارون علیہ السلام کے حکم سے وہ زیور سب لوگون نے اکٹھا کر دیا
ہارون علیہ السلام نے سامری سے کہا کہ تو اپنے پاس امانت رکھ سامری سونے چاندی کا سب زیور اپنے قبضہ مین لایا اور چونکہ سنار کا کام

بنانے سے ماہر تھا سب پور گلا کر قالب مین ڈالا ایک صورت بچھڑے کی بنائی اگرچہ جسم بے روح تھا پھر اوسنے وہ خاک ڈالی جو گھوڑے کے سم کے نیچے سے لی تھی تو اوس مین سے ایک آواز گائے کی آواز کے مثل نکلی لکھا ہو کہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو سامری نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو گھوڑے پر سوار دیکھا تھا اور اوس گھوڑے کی ٹاپ کے نیچے سے مٹھی بھر خاک اوٹھا کر اپنے پاس رکھ چھوڑی تھی جب قالب سے ڈھلکر بچھڑے کی صورت نکلی تو سامری اوس خاک مین سے تھوڑی سی اوسکے موںھ مین ڈالدی حق تعالے نے اوس بچھڑے کو زندہ کر دیا اور اوسنے آواز کی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ جب اوس بچھڑے کی آواز بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے کان مین پہونچی تو وہ سجدہ مین گر پڑے اَلَمْ يَرَوْا کیا نہ دیکھا اونھون نے اور نہ سمجھے وہ کہ اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ تحقیق وہ بچھڑا اونسے کلام نہین کرتا وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا م اور نہین دکھاتا ہی اونھین کوئی راہ کہ جگہ پر پہونچین اِتَّخَذُوْهُ وہ پکڑ لیا اونھون نے اوس بچھڑے کو خدائی کے ساتھ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ○ اور تھے وہ ظالم کہ اونھون نے عبادت بے محل مقرر کی اور لطائف قشیری رحمۃ اللہ علیہ مین مذکور ہی کہ کسقدر فرق ہی اوس امت مین جسنے اپنے مصنوع کی پرستش کی اور اس امت مین جو اپنے صانع کی عبادت کرتی ہی بیت آنرا کہ تو ساختی نسازد کار تو ٭ سازندہ تست در دو عالم یار تو ٭ وَلَمَّا سُقِطَ اور جسوقت کہ ڈالی گئی ندامت اور پشیمانی فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ اونکے ہاتھون مین یعنی اونھین پشیمانی اسطرح حاصل ہوئی جیسے کوئی شخص اپنے ہاتھ مین کوئی چیز پاتا ہی اور یہ لفظ کلام عرب مین پشیمان ہونے سے کنایہ ہی حاصل یہ کہ بچھڑے کی پرستش کرنے والے اوسکی پرستش سے پشیمان ہوئے وَرَاَوْا اَنَّهُمْ اور دیکھا اونھونے یہ کہ وہ قَدْ ضَلُّوْا تحقیق کہ گمراہ ہوگئے تو قَالُوْا کہا اونھون نے [illegible] لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا اگر نہ رحم کریگا ہمپر رَبُّنَا رب ہمارا ہماری توبہ قبول کرکے وَيَغْفِرْ لَنَا اور نہ بخشیگا ہمارے واسطے لَنَكُوْنَنَّ قسم خدا کی کہ ہوجاینگے ہم مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ زیان کارون سے ہلاک ہونیوالون مین وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اور جسوقت کہ پھرا موسی طور پر سے اِلٰى قَوْمِهٖ اپنی قوم کی طرف غَضْبَانَ بڑے غصہ مین اَسِفًا غمگین لکھا ہی کہ موسی علیہ السلام نے پھرتے وقت یہ قصہ سنا اور صحیح یہ ہی کہ حق تعالی نے طور پر اونھین اسکی خبر دی تھی اور وہ نہایت غصہ اور رنج کے ساتھ اپنی قوم مین آئے اور بڑے غصہ سے قَالَ کہا بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ بری خلافت کی تمنے میری مِنْۢ بَعْدِيْ میری مفارقت کے بعد اَعَجِلْتُمْ کیا جلدی کی اور پیشی کی تمنے بچھڑا پوجنے مین اَمْرَ رَبِّكُمْ اپنے رب کے حکم پر اور تمنے اتنا صبر نکیا کہ مین آؤن اور خدا کا حکم تمھین پہونچاؤن وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ اور ڈالدین موسی نے تختیان جسمین احکام الہی لکھے تھے اور وہ غصہ بھی خدا کے واسطے تھا تاویلات مین لکھا ہی کہ تختیان پھینکی نہین بلکہ ہاتھ سے جلدی رکھدین اسطرح جیسے کوئی کسی چیز ڈالدیتا ہی اور اکثر اس بات پر ہین کہ تختیان پھینکدین اور وہ ٹوٹ گئین چھ ساتوین حصے اونکے اور جو کچھ اونمین لکھا تھا آسمان پر اوٹھ گئے اور اونمین چیزون کی تفصیلین لکھی تھین اور ایک ساتوان حصہ رہگیا کہ اوسمین ہدایت اور رحمت تھی پس موسی علیہ السلام نے قوم پر غصہ کرنے کے بعد تختیان ڈالدین وَاَخَذَ اور پکڑے بِرَاْسِ اَخِيْهِ بال اپنے بھائی کے سر کے یعنی ہارون علیہ السلام کے يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ کھینچتا تھا اپنی طرف غصہ کی راہ سے اہانت کے طور پر نہین موسی علیہ السلام کو یہ گمان تھا کہ ہارون علیہ السلام نے اونھین ممانعت کرنے مین کمی کی قَالَ ابْنَ اُمَّ کہا ہارون نے ای بیٹے میری مان کے اگرچہ موسی اور ہارون علیہما السلام ایک ہی مان باپ سے دو بھائی تھے مگر موسی علیہ السلام کا دل نرم کرنے کو

حضرت ہارون علیہ السلام نے ماں کو یاد کیا پھر کہا اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ میں نے کمی نہین کی مگر تحقیق کہ تیری قوم نے مجھے ضعیف اور بیچارہ دیکھا اور تنہا پایا تھا مجھے وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۫ۖ اور قریب تھا کہ قتل کرین مجھے اسواسطے کہ انھین منع کرنے مین بہت مبالغہ اور اصرار کرتا تھا فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ پس نہ خوش کر میرے سبب سے دشمنون کو اور ایسا نکر کہ اونکی آرزو حاصل ہو میری اہانت کے سبب سے وَلَا تَجْعَلْنِیْ اور نکر مجھے مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ساتھ قوم ظالمون کے یعنی مجھے بچھڑا پوجنے والون مین نہ شمار کر قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات سنکر رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ای رب میرے بخشدے مجھے اس کام مین جو مین نے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ کیا یا یہ کہ تختیان جو پھینکدی تھین وَلِاَخِیْ اور بخشدے میرے بھائی کو اگر اوسنے منع کرنے مین کچھ کمی کی ہو وَاَدْخِلْنَا اور داخل کر ہمین فِیْ رَحْمَتِكَ ۫ۖ اپنی رحمت مین اور بعضون نے کہا ہی دنیا مین اپنی عصمت کی پناہ مین ہمین داخل کر اور عقبیٰ مین ریاض جنت مین وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ع اور تو بڑا رحم کرنے والا ہی سب رحم کرنے والون مین اسواسطے کہ سبکا رحم تیرے ہی رحم کے اثر کے سبب سے ہی اور تیری ہی نظر رحمت کے باعث سے **قطعہ** تو بر اہل سخن انعام کردی ✽ کہ بر بیچارگان اکرام کردند ✽ بہر جا جوئی از رحمت روانست ✽ ز دریا ہاے جود تو وام کردند ✽ اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ جن لوگون نے جہالت کی وجہ سے اتَّخَذُوا الْعِجْلَ پکڑا بچھڑے کو خدائی کے ساتھ سَیَنَالُهُمْ قریب ہی کہ پہونچے اونھین غَضَبٌ غصہ مِّنْ رَّبِّهِمْ اونکے رب سے اور وہ غصہ وہی تھا جو حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ایک دوسرے کو قتل کر ڈالو وَذِلَّةٌ اور دوسرے پہونچے اونھین ذلت فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ زندگی دنیا مین کہ وہ جزیہ ہی یا جلا وطن کر دینا وَكَذٰلِكَ اور جس طرح کہ سزا دی ہمنے بچھڑا پوجنے والون کو اسی طرح نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ۝ جزا دیتے ہین ہم جھوٹ کہنے والون اور بدعت کرنے والون کو وَالَّذِیْنَ اور جن لوگون نے عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ کین برائیان گناہ صغیرہ اور کبیرہ مین سے یا شرک کیا ثُمَّ تَابُوْا پھر توبہ کی اونھون نے مِنْۢ بَعْدِهَا وہ برے کام کرنے کے بعد وَاٰمَنُوْۤا اور ایمان لائے یعنی وحدانیت کے ساتھ خدا کی تصدیق کی اور رسالت کے ساتھ رسول کی تصدیق کی اور اگر برائیون سے شرک کے سوا اور گناہ مراد ہون تو اٰمَنُوْا کے معنی یہ ہین کہ تصدیق کی اونھون نے اس بات کی کہ حق تعالیٰ توبہ کرنے والون کی توبہ قبول فرماتا ہی اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب مِنْۢ بَعْدِهَا توبہ کے بعد لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا ہی تائبون کے گناہ رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہی اونپر اونکی توبہ قبول کرنے مین وَلَمَّا سَكَتَ اور جب خاموش ہوا یعنی جاتا رہا عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ موسیٰ سے غصہ اوسکا اور جس غصہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوس کام پر اوٹھایا اوس غصہ کو حق تعالیٰ نے اوس آدمی کے ساتھ تشبیہ دی جو حکم کرنے والا ہو کسی کام کا اور اوس کام پر آمادہ کر دے اور اوس غصہ کے سکون کو چپ ہنے کے ساتھ تعبیر فرمایا یا یہ کہ غصہ دلالت کرتا ہی اوس بات پر جو غصہ کرنے والے کے جی مین ہی اوس شخص کے واسطے جسپر غصہ آیا ہی تو گویا غصہ بمنزلہ گویائی ہی اور اوسکا سکون بمنزلہ خاموشی القصہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ جاتا رہا تو اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ اوٹھا لین تختیان جو ڈالدی تھین وَفِیْ نُسْخَتِهَا اور اون مین جو اونپر لکھا تھا هُدًی ہدایت تھی گمراہی سے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت یعنی گناہ سے پاک ہو جانا لِّلَّذِیْنَ هُمْ

ع ۱۸

واسطے اون لوگون کے جو لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے عذاب سے يَرْهَبُوْنَ ۝ ڈرتے ہین لکھا ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی سے موسیٰ علیہ السلام کو حکم پہونچا کہ بنی اسرائیل مین سے نیک لوگون کی ایک جماعت اپنے ساتھ طور پر لیجاٸین اور وہ لوگ وہان بچھڑے کی پرستش سے عذر کرین موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگون سے یہ بات کہی اونھون نے مان لی وَاخْتَارَ مُوْسٰى اور چُن لیے موسیٰ علیہ السلام نے قَوْمَهٗ اپنی قوم مین سے سَبْعِيْنَ رَجُلًا ستر مرد لِّمِيْقَاتِنَا ۚ واسطے ہماری میعاد کے یعنی جسوقت کا ہمنے وعدہ کیا تھا اوسوقت کے واسطے اور ایک قول یہ ہی کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے کہا کہ خدا نے موسیٰ سے کلام نہین کیا اور جو کچھ تختیون پر ہی یہ موسیٰ کا کلام ہی حق تعالی نے فرمایا کہ اے موسیٰ اولاد یعقوب مین سے بزرگون کا ایک گروہ اپنے ساتھ لا کہ وہ میرا کلام سن لین اور اوسپر گواہ رہین موسیٰ علیہ السلام ستر آدمیون کو اپنے ساتھ لے گئے اور جب طور پر پہونچے تو ابر پیدا ہوا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان لوگون کے درمیان مین حائل ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام ابر کے پردے مین آ گئے اور اونکی قوم کے نیک لوگ سجدے مین گر پڑے حق تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور امر و نہی و عدہ و عید فرمائے پھر جب ابر کھلا تو موسیٰ علیہ السلام باہر آئے اور اون لوگون سے پوچھا کہ تمنے میرے پروردگار کا کلام سُنا وہ بولے کہ ہان کلام تو سُنا مگر کلام کرنے والا معلوم نہوا ہم تو جب ایمان لائینگے کہ خدا کو ظاہر مین دیکھین یہ کہتے ہی بجلی پیدا ہوئی اور سبھون کو جلا دیا موسیٰ علیہ السلام مضطرب ہو کر دعا مانگنے لگے چنانچہ حق سبحانہ تعالی اوسکی خبر دیتا ہی کہ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ پھر جبکہ پکڑا اون ستر آدمیون کو الرَّجْفَةُ بجلی نے اور وہ جل گئے اور ایک قول یہ ہی کہ اونھین ایک آواز مہیب نے اور اوسکے ہول کے مارے مر گئے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے بدن پر ایسا لرزہ چڑھا کہ اونکے جوڑ بند ٹوٹنے کے قریب ہو گئے موسیٰ علیہ السلام ڈرے کہ یہ مر جائین اور بنی اسرائیل مجھپر مار ڈالنے کی تہمت لگائین قَالَ رَبِّ کہا اے رب میرے لَوْ شِئْتَ اگر چاہتا تو تو اَهْلَكْتَهُمْ ہلاک کر دیتا تو اونھین مِّنْ قَبْلُ قبل اسکے کہ مین قوم سے باہر نکلا تھا وَاِيَّايَ اور مجھے بھی ہلاک کر دیتا تو عین المعانی مین لکھا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ اونھین تو تو اسواسطے ہلاک کر دیتا کہ اونھون نے بچھڑے کی پرستش کی اور مجھے قبطی کو مار ڈالنے کے سبب سے اَتُهْلِكُنَا کیا ہلاک کرتا ہی تو ہمین بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ بسبب اوس چیز کے جو کی ہی تو نے مِنَّا ۚ ہماری قوم مین سے یعنی بچھڑا پوجنے کے سبب سے یا اس قوم نے دیدار طلب کرنے مین جرأت کی اس باعث سے اِنْ هِيَ نہین ہی یہ کام اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ مگر تیری آزمائش اور مبتلا کرنا اپنے بندون کو یعنی اونھین اپنا کلام تو نے سُنایا تو اونھون نے دیدار کی طمع کی اور بچھڑے مین سے تو نے آواز پیدا کی تو وہ اوسکی طرف متوجہ ہو گئے اور کتاب فصل الخطاب مین خواجہ محمد پارسا نے ذکر کیا ہی کہ حق تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو مقام بسط مین رکھا یہانتک کہ کمال حال اُنس پر پہونچکر اونھون نے نازکی راہ سے یہ جرأت کی اور ناز مرتبہ محبوبیت مین ہی اور حضرت مولوی قدس سرہ نے فرمایا کہ عاشق کی گستاخی ترک ادب نہین عین ادب ہی **مثنوی** گفتگوے عاشقان درکار رب ❊ جوشش عشق ست نی ترک ادب ❊ ہر کہ کرد از جام حق یک جرعہ نوش ❊ نی ادب ماند درو نی عقل و ہوش ❊ اور مقام بسط ہی سے ہی موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام کہ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ گمراہ کرتا ہی تو اوس فتنہ اور ابتلا کے سبب سے جسے تو چاہتا ہی کہ گمراہ ہو جائے وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۭ اور ہدایت کرتا ہی اوسی کے سبب سے جسے چاہتا ہی کہ راہ پائے اَنْتَ

وَلِيُّنَا تو ہی ہمارا یار اور ہمارا متولی کار فَاغْفِرْ لَنَا پس بخشدے ہمین وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہمپر وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ○ اور تو بہتر بخشنے والا ہی وَاكْتُبْ لَنَا اور لکھ واسطے ہمارے یعنی ثابت کر یا عطا کر حلال دے ہمین فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا اس دنیا مین حَسَنَةً نیکی کہ توبہ قبول ہونا ہی یا طاعت کی توفیق یا روزی حلال یا صدق مقال وَّفِي الْاٰخِرَةِ اور آخرت مین بھی نیکی دے ہمین کہ مغفرت ہی یا جنت یا دیدار کی سعادت اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ تحقیق کہ ہم پھرے طرف تیرے قَالَ کہا اسنے کہ عَذَابِيْٓ عذاب میرا اوسکی صفت یہ ہی کہ اُصِيْبُ بِهٖ پہونچاتا ہون مین مَنْ اَشَآءُ جسے چاہتا ہون یعنی کفار کو وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ اور رحمت میری اوسکی صفت یہ ہی کہ پہونچی ہی كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو یعنی دنیا مین مومن کافر سبکو شامل ہی جان بخشنے اور روزی پہونچانے کے سبب سے اور بعضون نے کہا کہ رحمت مہربانی ہی کہ حق تعالی نے خلق کو عطا فرمائی کہ اوسکے سبب سے ایک دوسرے پر مہربانی کرتا ہی یا رحمت توبہ ہی کہ علی العموم سب پر اس رحمت کا دروازہ کھلا ہی اور سبکو اس رحمت سے متصف ہونے کی دعوت فرمائی ہی کہ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اور محققون کے نزدیک رحمتین دو ہین ایک رحمت ذاتیہ کہ اوسے مطلقہ اور امتنانیہ کہتے ہین اور وہ ایک رحمت ہی سب چیزون کو پہونچی ہوئی جیسا حق تعالی نے خود فرمایا کہ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور اوسکا نتیجہ عطا کرنا ہی بے سوال سائل اور بے حاجت محتاج یا جسے عطا کی ہر طرح پر اوسکا استحقاق بغیر ثابت ہوئے عطا کرنا جیسا کہ مثنوی شریف مین اسکی طرف اشارہ فرمایا ہی مثنوی ای بدادہ رایگان صد چشم و گوش ✤ بی ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش ✤ در عدم ما مستحقان کی بدیم ✤ کہ بدین جان و بدین دانش شدیم ✤ ما نبودیم و تقاضا ما نبود ✤ لطف تو ناگفتۂ ما مے شنود ✤ دوسری رحمت جو ہی کہ اوسے مقیدہ بھی کہتے ہین اور یہ خود بھی رحمت ذاتیہ سے فائض ہوئی اور بندہ کو اس رحمت کا استحقاق بھی رحمت امتنانیہ کا نتیجہ ہی جسطرح سابقۂ خدمت اور رابطۂ دعوت کے قبل یعنی خدمت اور دعا کے پہلے وجود کا استحقاق عطا فرمایا اور فیض وجود کے بعد استفادہ کی لیاقت اور استفاضہ کی قابلیت دی اور رحمت وجوبیہ کو مقید اسواسطے کہتے ہین کہ وہ چند شرطون کے ساتھ مقید ہی اور وہ شرطین اقوال اور افعال ہین جیسا حق تعالی نے خود ارشاد فرمایا کہ فَسَاَكْتُبُهَا پس قریب ہی کہ ثابت کرون مین یہ رحمت لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اون لوگون کے واسطے جو پرہیز کرین شرک سے وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ فرض کی ہوئی وَالَّذِيْنَ هُمْ اور واسطے اون لوگون کے جو بِاٰيٰتِنَا ہماری نازل کی ہوئی آیتون پر يُؤْمِنُوْنَ○ ایمان لاتے ہین قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہود و نصاری نے اس رحمت کی تمنا کر کے کہا کہ ہم آیتون کا ایمان رکھتے ہین اور مال کی زکوۃ بھی ہم ادا کرتے ہین تو ہمارے واسطے یہ رحمت ثابت ہوگی حق تعالی نے اونکی امید منقطع کر کے وہ رحمت اس امت مرحومۂ محمدی کے ساتھ خاص کر دی اور فرمایا کہ جن متقیون اور مومنون کے واسطے مین رحمت لکھتا ہون وہ اَلَّذِيْنَ وہ لوگ ہین کہ صدق کی رو سے يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ پیروی کرتے ہین میرے رسول کی کہ اوسکی صفت ہی النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ پیغمبر نہ لکھنے والا نہ پڑھنے والا اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہی اور اس صفت سے تنبیہ ہی اس بات پر کہ باوجود بے لکھے اور بے پڑھے ہونے کے کمال علم آپ کا ایک معجزہ ہو سکتا ہی شعر نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت ✤ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ✤ اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ

عرب اصل و منشا کو ام کہتے ہین جیسے مکہ کو ام القری کہتے ہین اسواسطے کہ مکہ معظمہ سب شہرون اور بستیون کا مبدا اور منشا اور اصل ہی اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہین اسواسطے کہ سب کتابون کی اصل وہی ہی تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اصل یعنی ام کی طرف منسوب کیا اور امی کہا تاکہ سب جان لین کہ سب موجودات کی اصل اور سب مکونات سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہین اور نکتہ لولاک لما خلقت الافلاک اس معنی کا مؤید ہی بیت تو اصل ہمہ بدی از نخست ہر چہ موجود شد فرع تست ❊ الذی وہ پیغمبر کہ یجدونہ پاتے ہین یہود و نصارا نام او وصفت اوسکی مکتوبا لکھی ہوئی عندھم پاس اپنے فی التورٰىۃ توریت مین وہان پر جہان حق تعالی کہتا ہی کہ احمد الضحوک القتال یرکب البعیر ویلبس الشملۃ آخر تک والانجیل اور انجیل مین وہان پر جہان عیسی علیہ السلام کا قول حق تعالی بیان فرماتا ہی کہ عیسی علیہ السلام نے کہا کہ انی ذاھب الی ربی وربکم والفارقلیطا جاء آخر تک یأمرھم حکم کرتا ہی یہ نبی امی اون لوگون کو جو اوسکی پیروی کرتے ہین بالمعروف ساتھ نیکی کے کہ توحید ہی وینھٰھم اور باز رکھتا ہی اونھین عن المنکر منکر سے کہ شرک ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ معروف مکارم اخلاق ہین یا صلہ رحم یا انصاف اور منکر برے اخلاق ہین یا قطع رحم یا بے انصافی ویحل لھم اور حلال کرتا ہی اونکے واسطے الطیبٰت کھانے کی چیزین پاکیزہ جو اہل جاہلیت نے حرام کرلی تھین جیسے بحیرہ سائبہ وغیرہ یا جو مزہ کی چیزین یہود پر حرام تھین وہ حلال کرتا ہی جیسے چربیان ویحرم اور حرام کرتا ہی علیھم الخبٰئث اونپر کھانے کی ناپاک چیزین جیسے مردار اور خون اور سور کا گوشت یا مال بے وجہ جیسے رشوت سود ویضع اور اوتارتا ہی یعنی ہلکا کرتا ہی عنھم اونسے اصرھم اونکے بھاری بوجھ یعنی اپنی امت پر احکام شرع ہلکے کرتا ہی اور کہتے ہین کہ اس سے وہ چیزین مراد ہین جو حضرت موسی علیہ السلام کی امت مین بنی اسرائیل پر خدا نے لازم کردی تھین جیسے اوس عضو کا کاٹ ڈالنا جس سے گناہ صادر ہو اور اوس قدر کپڑا کاٹ ڈالنا جو ناپاک ہوجائے اور اسکے سوا والاغلٰل اور سبک کرتا ہی اور اوٹھاتا ہی اونسے یعنی اپنی امت سے طوق اور قید التی وہ جو موسی علیہ السلام کے وقت مین کانت علیھم تھے اونپر یعنی یہود پر اور وہ توبہ مین جان مارنا تھا اور قصاص بے عفو اور دیت کے اور مال غنیمت جلا دینا اور سوا اسکے فالذین اٰمنوا بہ پھر جو لوگ بنی اسرائیل مین سے نبی امی کے دین مین آئے وعزروہ اور تعظیم کی اونھون نے اوسکی ونصروہ اور یاری اور مددگاری کی اوسکی دشمنون کے مقابلہ مین واتبعوا اور پیروی کی النور الذی اوس نور کی جو انزل معہ نازل کیا گیا اوسکی نبوت کے ساتھ اس سے قرآن شریف مراد ہی اور مفسرون نے کہا ہی کہ معہ کا لفظ بقائے قرآن پر دلالت کرتا ہی یعنی نازل کیا گیا ہی اور اوسکے ساتھ باقی رہیگا بخلاف اونکے کہ موسی علیہ السلام پر نازل ہوئین اور اونمین سے اکثر آسمان پر اوٹھ گئین سب باقی نرہین اور قرآن کو نور کہنے مین نکتہ نہایت روشن اور ظاہر ہی اسواسطے کہ دین دنیا کے امور قرآن سے مفصل اور ظاہر ہین اولٰئک وہ گروہ جو ایمان لائے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور نصرت اور متابعت کی ھم المفلحون ۝ وہ فلاح اور نجات پانے والے ہین عذاب سے اور پہونچنے والے ہین رحمت اور ثواب کو قل کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے علی العموم کہ یاایھا الناس اے سب لوگو

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ تحقیق کہ مین رسول ہون اللہ کا إِلَيْكُمْ جَمِيعًا اوپر تم سبکے نہین کہ بعض کی طرف ہون اور بعض کی
طرف نہین جس طرح اور رسول تھے الَّذِي وہ خدا کہ لَهُ واسطے اوسکے ہے مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بادشاہی ہے
آسمانون اور زمینون کی اور اونہین مین تدبیر اور تصرف کرنا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود سزاوار عبادت نہین مگر وہ يُحْيِي زندہ کرتا ہے
وَيُمِيتُ اور مارڈالتا ہے فَآمِنُوا بِاللَّهِ پس ایمان لاؤ اوپر اوس خدا کے جل عظمتہ وَرَسُولِهِ اور ایمان لاؤ
اوسکے رسول النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ نبی امی کا الَّذِي يُؤْمِنُ وہ نبی کہ ایمان لاتا ہے بِاللَّهِ ساتھ وحدانیت خدا کے وَكَلِمَاتِهِ
اور اوسکے کلمات کے جو اوسنے انبیا علیہم السلام پر بھیجے ہین وَاتَّبِعُوهُ اور پیروی کرو اوس نبی کی اور فرمانبرداری کرو لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُونَ ○ شاید کہ تم ہدایت پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ اور قوم موسی مین سے أُمَّةٌ ایک گروہ ہے کہ اوسکے لوگ
يَهْدُونَ ہدایت کرتے ہین خلق کو بِالْحَقِّ بسبب حق کے جو اونپر ہے وَبِهِ يَعْدِلُونَ ○ اور حق اور راستی کے ساتھ
عدل کرتے ہین خلق مین اور مفسرون نے کہا ہے کہ اس گروہ سے عبداللہ بن سلام اور اونکے دوست مراد ہین اور یہ بھی منقول
بات ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی وفات اور اونکے خلیفہ یوشع علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل کے لوگون پر ہرج مرج
ظاہر ہوا اور کفر اور قتل انبیا اور انواع واقسام کے گناہون مین مشغول ہوئے انمین سے ایک گروہ نے کمال آرزو کے ساتھ حق تعالی سے
درخواست کی کہ ہم مین اور سب قوم مین جدائی ہو جاوے حق تعالی نے زمین مین ایک راہ کھولدی اور وہ لوگ اوس راہ سے
داخل ہوئے اور ملک چین کے اوس طرف نکلے اور وہان گھر بنا کر رہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین
اونھین دیکھا اور قرآن کی دس سورتین اونپر پڑھین اور وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے اب وہ لوگ
مسلمان ہین اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہین اور مال کی زکوة دیتے ہین جمعہ کی نماز قائم رکھتے ہین یہ آیت اونکی
صفت مین ہے پھر موسی علیہ السلام کی قوم کے اچھے لوگون کی خبر حق تعالی دیتا ہے اور فرماتا ہے وَقَطَّعْنَاهُمُ اور جدا کیا ہمنے قوم
موسی کو اور کردیا ہمنے اثْنَتَيْ عَشْرَةَ بارہ أَسْبَاطًا یہ بدل ہے اثنتی عشرة سے یعنی کردیا ہمنے اونھین سبط سبط اور سبط اولاد کی
اولاد کو کہتے ہین یہان حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد مراد ہے أُمَمًا گروہ گروہ یہ بدل ہے اسباط سے یعنی بنی اسرائیل کو ہمنے کردیا
گروہ گروہ ہر سبط ایک گروہ ہے وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسی کے إِذِ اسْتَسْقَاهُ جب پانی مانگا اوس سے
قَوْمُهُ اوسکی قوم نے یعنی بنی اسرائیل جب جبارون اور متکبرون کے میدان مین حیران اور سرگردان ہوئے اور آفتاب کی گرمی
اور تپش سے ایذا پاکر پیاس اونپر غالب ہوئی اور موسی علیہ السلام سے پانی مانگا تو حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام پر وحی بھیجی
أَنِ اضْرِبْ یہ کہ مار بِعَصَاكَ الْحَجَرَ اپنے عصا سے اوس پتھر کو جب تیہ مین تو داخل ہوا تھا تو اوس پتھر نے تجھسے بات کی تھی اور کہا تھا
کہ مجھے اوٹھا رکھ کہ مین تیرے کام آؤنگا اور تونے وہ پتھر اوٹھا رکھا اور اب تیرے توبرہ مین ہے پس حضرت موسی علیہ السلام نے عصا اوٹھا کر
اوس پتھر پر مارا فَانْبَجَسَتْ پس پھوٹ نکلے اور کھل گئے مِنْهُ اوس پتھر مین سے اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا بارہ چشمے اسباط کے عدد کے
موافق قَدْ عَلِمَ تحقیق کہ جان لیا كُلُّ أُنَاسٍ سب آدمیون نے ہر سبط مین سے مَشْرَبَهُمْ اپنی اپنی جگہ پانی پینے کی اور دوسرے کی

جنگل کی طرف تیل نہین کیا وَظَلَّلْنَا اور سایبان کیا ہمنے عَلَیْھِمُ الْغَمَامَ اونپر ابر کو کہ آفتاب کی گرمی سے ایذا نہ پاوین وَاَنْزَلْنَا
اور اوتاری ہمنے عَلَیْھِمُ الْمَنَّ اونپر ترنجبین جو مثل ایک میٹھی چیز وَالسَّلْوٰی اور مرغ بٹیار کے مشابہ اور کہا ہمنے کہ
کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ کھاؤ پاکیزہ چیزون مین سے جو مخصوص اپنی عنایت سے روزی دی ہمنے تمھین اور ذخیرہ
نہ کر رکھنا اسے اونھون نے ہمارے حکم کے خلاف کیا اور من وسلوی مین سے ذخیرہ کر رکھا اور وہ خراب ہو گیا وَمَا ظَلَمُوْنَا
اور نہین ظلم کیا اونھون نے ہمپر اوسے ذخیرہ کر رکھنے مین وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ نافرمانی کے سبب سے اَنْفُسَھُمْ اپنی جانون پر
یَظْلِمُوْنَ ظلم کرتے تھے ۝ وَاِذْ قِیْلَ لَھُمُ اور یاد کر جب کہا گیا بنی اسرائیل کو جبارون سے لڑکر اونپر غالب ہونے کے بعد کہ
اسْکُنُوْا رہو تم ھٰذِہِ الْقَرْیَۃَ اس دیہ اریحا یا ایلیا مین وَکُلُوْا اور کھاؤ مِنْھَا اوسکے میوون اور غلون مین سے حَیْثُ
شِئْتُمْ جہان سے چاہو وَقُوْلُوْا حِطَّۃٌ اور کہو کہ درخواست ہماری حطہ ہے یعنی وضع کر گناہ ہمارے ہمسے وَّادْخُلُوا الْبَابَ
اور داخل ہو ایک دروازہ مین اس دیہ کے دروازون مین سے سُجَّدًا ایسے حال مین کہ سجدہ کرنیوالے ہو یا تواضع کے سبب سے
جھکے ہوے نَّغْفِرْ لَکُمْ تاکہ بخشدین ہم تمھین خَطِیْٓئٰتِکُمْ گناہ تمھارے سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ قریب ہے کہ
زیادہ کردین نیک کام کرنے والون کی جزا یعنی ثواب اور درجے ہم اونھین زیادہ دین فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا پھر
بدل دیا اون لوگون نے جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر مِنْھُمْ یعنی بنی اسرائیل مین سے قَوْلًا بات کو جسکا حکم کیا گیا تھا غَیْرَ
الَّذِیْ ساتھ غیر اوس بات کے جو قِیْلَ لَھُمْ کہی تھی اونسے یعنی حطہ کے بدلے اونھون نے حنطہ یعنی گیہون کہا اور کہنا
ہنسی اور مسخرا پن کی راہ سے تھا فَاَرْسَلْنَا پھر بھیجا ہمنے عَلَیْھِمْ بات بدلنے والون پر رِجْزًا عذاب مِّنَ السَّمَآءِ
آسمان سے کہ بجلی تھی یا طاعون بِمَا کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے ظلم کرتے یعنی بے محل لفظ بولے تھے

نصف ع ۵

وَسْئَلْھُمْ اور پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود سے عَنِ الْقَرْیَۃِ دیہ کی خبر اور اوسکا واقعہ الَّتِیْ کَانَتْ وہ دیہ کہ تھا
حَاضِرَۃَ الْبَحْرِ نزدیک دریا کے اور وہ دیہ ایلیا تھا مدین اور طور کے درمیان دریاے طبریہ کے کنارے اور بعضون نے

وقف لازم

کہا ہی کہ اوس دیہ کا نام مقنا تھا مدین اور عینونا کے بیچ مین ہر تقدیر اوس بستی کے لوگ شریعت توریت پر عمل کرتے تھے اور
اونپر جو باتین فرض تھین اونمین سے ہفتہ کے دن کی تعظیم بھی تھی کہ اوسدن مچھلی کا شکار نہ کرین اور دنیا کے کامون مین مشغول نہون
اون لوگون نے حکم الٰہی کے خلاف کیا اور حضرت داود علیہ السلام کی زبان سے ملعون اور مسخ ہو گئے اور حق تعالی
یہود کو کہ جسکے کام ظاہر کرنے کی حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا سے خطاب فرماتا ہی کہ اہل کتاب سے اوس دیہ کا
حال پوچھو اِذْ یَعْدُوْنَ جب کہ تجاوز کرتے تھے خدا کی حدون اور حکمون سے اور تجاوز کر گئے اوس تعظیم سے جسکا حکم
اونہین تھا فِی السَّبْتِ ہفتہ کے دن کہ وہ مچھلی کا شکار نکرنا تھا اور اونھون نے اوسکے خلاف کیا اِذْ تَاْتِیْھِمْ
جب آتین اونکے پاس حِیْتَانُھُمْ مچھلیان انکی یَوْمَ سَبْتِھِمْ اونکے ہفتہ کے دن یعنی جسدن اونھین مچھلی کا شکار
منع تھا اوسدن مچھلیان آتین شُرَّعًا ظاہر ہوکر پانی پر اپنے سر اوٹھائے ہوئے وَّیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ لا اور جسدن ہفتہ کا

تعظیم کرتے تھے یعنی جس دن کی تعظیم کا حکم اونھین تھا جیسے اتوار اور باقی دن لَا تَأْتِيهِمْ ۚ نہ آتین اونکے پاس مچھلیان اور یہ
اونکا حال تھا اور لوگون کی آزمائش تھی کہ جب ہفتہ کا دن آتا تو بہت مچھلیان ظاہر ہوتین اور پانی پر اوچھلتین اور جب ہفتہ کا دن
گذر جاتا تو مچھلیان بھی بھاگ جاتین اور دوسرے ہفتہ تک کوئی مچھلی نہ دکھائی دیتی كَذَٰلِكَ ۚ نَبْلُوهُم اسی طرح آزماتے ہین ہم

معانقہ عند المتاخرین

اونھین یعنی آزمانے والون کا معاملہ کرتے ہین ہم بِمَا كَانُوا بسبب اسکے کہ ہین دائی کی وجہ سے يَفْسُقُونَ نکل جاتے ہین

نصف

دائرہ فرمان سے جب ایلیا والون نے ہفتہ کے دن بہت مچھلیان دیکھین اور شکار کرنا مشکل تھا اور صبر کرنا دشوار ہوا تو متردد ہوئے
اور انواع واقسام کی تدبیرین اور حیلے پکڑ کر شکار کی راہ ڈھونڈھنے لگے آخر اونکی راے مین یہ بات ٹھہری کہ اونھون نے حوض
بنائے اور دریا سے اون حوضون مین نہرین کاٹین اور ہفتہ کے دن جب کہ مچھلیان ظاہر ہوتی تھین تو اون مچھلیون کو
حوضون مین ہنکالاتے اور نہرون مین جال گاڑ دیتے کہ مچھلیان حوضون ہی مین رہتین اور اتوار کے دن مچھلیون کو پکڑ لیتے
کئی بار اونھون نے اسی ترکیب سے شکار کیا اور عذاب کے آثار کچھ نہ ظاہر ہوئے تو ڈھیٹ ہو کر ہفتہ کے دن کی تعظیم ہی سے درگذرے
اور اوس بستی والے تین گروہ ہو گئے ایک گروہ تو یہ کام کرتا اور ایک گروہ اوسے منع کرتا اور ایک گروہ نہ شکار کرتا نہ شکاریون کو
ممانعت کرتا اور اوس گروہ کو ملامت کرتا جو مانع ہوتا تھا چنانچہ حق تعالی خبر دیتا ہی وَإِذْ قَالَتْ اور پوچھ اہل کتاب سے خبر
اوسکی جب کہا أُمَّةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے ایلیا والون مین جو نہ خود شکار کرتا تھا نہ شکاریون کو منع کرتا تھا اوسنے کہا اوس گروہ کو
جو شکاریون کو منع کرتا تھا کہ لِمَ تَعِظُونَ کیون نصیحت کرتے ہو تم قَوْمًا ۙ اوس گروہ کو کہ بے شبہہ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ اسد ہلاک
کرنے والا ہی اونھین دنیا مین نافرمانی کرنے اور ہفتہ کے دن کی تعظیم ترک کرنے کی وجہ سے أَوْ مُعَذِّبُهُمْ یا عذاب کرنے والا ہی
اونپر عَذَابًا شَدِيدًا ۖ عذاب سخت آخرت مین کہ وہ آتش دوزخ ہی قَالُوا کہا منع کرنے والے گروہ نے کہ مَعْذِرَةً کو رفع
بضم پڑھا ہی یعنی ہماری یہ نصیحت عذرخواہی ہی ہماری طرف سے اور حفص نے نصب کے ساتھ پڑھا ہی یعنی ہمارا نصیحت کرنا معذرت
کے واسطے ہی ہم لوگون کی طرف سے إِلَىٰ رَبِّكُمْ طرف تمھارے رب کے یعنی ہمپر امر معروف اور نہی منکر واجب ہی اور ہم اونھین
اسواسطے نصیحت کرتے ہین کہ اسد کے نزدیک ہم معذور ہین وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ اور تاکہ ایسا بھی ہو کہ وہ ڈرین اور گناہ چھوڑین
فَلَمَّا نَسُوا پھر جب چھوڑ دی شکار کرنے والون نے مَا ذُكِّرُوا بِهِ وہ چیز کہ نصیحت کیے جاتے تھے ساتھ اوسکے یعنی اونھون نے
جب نصیحت قبول نہ کی تو أَنجَيْنَا نجات دی ہمنے الَّذِينَ يَنْهَوْنَ اون لوگون کو جو منع کرتے تھے عَنِ السُّوءِ برائی اور نافرمانی سے
وَأَخَذْنَا اور پکڑا ہمنے الَّذِينَ ظَلَمُوا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا شکار ممنوع کر کے بِعَذَابٍ بَئِيسٍ ساتھ عذاب
سخت کے بِمَا كَانُوا بسبب اوس چیز کے کہ تھے عناد کی وجہ سے يَفْسُقُونَ نکلجاتے تھے فرمانبرداری کی راہ سے
اور جو گروہ نہ شکار کرتا تھا نہ شکاریون کو منع کرتا تھا اوسکے بارہ مین اختلاف ہی کہ اوسنے نجات پائی یا ہلاک ہوا اور اوسکے
باب مین توقف کرنا اولی ہی پھر حق تعالی اوس گروہ کے عذاب کی خبر دیتا ہی کہ فَلَمَّا عَتَوْا پھر جب سرکشی کی اون لوگون نے عَن مَّا
نُهُوا عَنْهُ اوس چیز سے جس سے منع کیے گئے تھے یعنی مچھلی کے شکار سے قُلْنَا لَهُمْ کہا ہمنے واسطے اونکے کہ كُونُوا

قِرَدَةً ہوجاؤ تم بندر خٰسِئِیْنَ ○ خسو رہونے والے اور ناامید رحمت سے لکھا ہی کہ منع کرنے والے جب مایوس ہوئے اور سمجھے کہ
شکاری لوگ ہماری نصیحت نہ مانینگے تو اونکے ساتھ ایک جگہ رہنا چھوڑ دیا اور اپنے اور اونکے مکانون کے بیچ مین ایک دیوار کھینچ لی
اور اپنے محلہ مین ایک دروازہ قائم کیکے اونکے گھرون مین آنے جانے کی راہ بند کر دی ایک دن وہ منع کرنے والے اپنے محلہ سے باہر آئے
اور شکاریون کے محلے سے کوئی نہ نکلا تو اونھون نے کھوج کیا سب فاسقون کو بندر پایا اور ہر بندر اپنے لوگون کے گرد روتا پھرتا اور اونکے
کپڑون سے اپنا منھ رگڑتا تین روز وہ بندر رہے پھر مر گئے وَاِذْ تَاَذَّنَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آگاہی دی
رَبُّكَ تیرے رب نے یا قسم کھائی کہ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ بھیجیگا یہود پر اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن تک مَنْ يَّسُوْمُهُمْ
اوسے جو چکھائے اونھین سُوْٓءَ الْعَذَابِ سخت عذاب جیسے قتل اور شہر بدر کر دینا اور مارنا اور جزیہ لینا لکھا ہی کہ بخت نصر بابلی نے
اونھین قتل اور قید کرنے پر پیش قدمی کی اور اسکے بعد فارس کے بادشاہ اونھین رنج دیتے تھے اور اونسے خراج لیتے تھے یہانتک
کہ جناب خاتم الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا مبعوث ہوئے اور اونھین قتل کرنے کا حکم فرمایا کہ ایمان لائین یا جزیہ قبول کرین
اور یہ حکم قیامت تک باقی ہی اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ جلد عذاب کرنے والا ہی کافرون کو وَاِنَّهٗ
اور بیشک وہ لَغَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اوسے جو توبہ کرے اور مغفرت چاہے رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہی کہ توبہ کے بعد گناہ پر نہ پکڑیگا
وَقَطَّعْنٰهُمْ اور پراگندہ کیا ہمنے بنی اسرائیل کو فِى الْاَرْضِ اُمَمًا زمین مین جماعتین یعنی کوئی ولایت نہین جہان
یہودی نہو مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ بعضے اونمین سے شایستہ ہین یعنی موسی علیہ السلام کے ساتھ متدین ہوکر اور اونکے حالات مین
تغیر اور تبدل نے دخل نہین پایا ان صالحون سے وہ یہود مراد ہین جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے یا وہ یہود مراد ہین جو
شب معراج مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائے تھے وَمِنْهُمْ اور بعضے اونمین سے ہین دُوْنَ ذٰلِكَ ادنی
صالحون سے یعنی کافر اور فاسق لوگ وَبَلَوْنٰهُمْ اور آزمایا ہمنے اونھین بِالْحَسَنٰتِ ساتھ بھلائیون کے جیسے عیش اور مالداری اور
صحت وَالسَّيِّاٰتِ اور ساتھ برائیون کے جیسے سختی اور محتاجی اور جان اور مال کی مصیبتین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ چاہیے کہ پھرین
خدا کی طرف اور معصیت سے طاعت کی جانب اونھین نعمت کا شکر کرنا چاہیے تھا اوسکے عوض اترانا اور بے پروائی ظاہر کرنے لگے اور کہنے لگے
کہ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ اور تکلیف مین صبر کرنا چاہیے تھا اوسکے بدلے نالائق باتین کرنے لگے اور کہنے لگے کہ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ تو
امتحان مین پورے نہ اوترے بیت خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان ٭ تا سیہ روی شود ہر کہ در وغش باشد ٭ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
پھر پیچھے آئے صالحون کے خَلْفٌ پیچھے آنے والے وَّرِثُوا الْكِتٰبَ میراث لی اونھون نے توریت یعنی اونھون نے جب اپنے باپون سے
توریت کا علم حاصل کیا تو يَاْخُذُوْنَ لیتے ہین عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى اسباب اس ادنی چیز کا کہ دنیا ہی ان لوگون سے
زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احبار یعنی علماء یہود مراد ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ حکم مین وہ رشوت لیتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ
اور کہتے ہین سَيُغْفَرُ لَنَا قریب ہی کہ بخشدیا جائے واسطے ہمارے اونکا دعا یہ تھا کہ ہمارے دن کے گناہ رات کو اور رات کے گناہ
دن کو بخشدیے جاتے ہین اور وہ رشوت لینے کو گناہ جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ اور حال یہ ہی کہ اگر آتا ہی اونکے پاس عَرَضٌ

مِثْلُهٗ اسباب دنیا حرام ہونے مین مثل اوسکے تو یَاْخُذُوْهُ ط لے لیتے ہین اوسے اور اوس سے توبہ نہین کرتے یعنی باوصف اسکے کہ رشوت لینے
اور حرام کھانے پر اڑے ہوئے ہین پھر مغفرت کی امید رکھتے ہین اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ کیا نہین لیا گیا ہی اونپر مِّیْثَاقُ الْکِتٰبِ
عہد جو توریت مین مذکور ہی اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا یہ کہ نہ کہین وہ عَلَی اللّٰهِ اللہ پر اِلَّا الْحَقَّ مگر سچ بات اور اونھون نے یہ جھوٹ کہا
کہ دن رات مین اپنی بخشش خدا کی طرف منسوب کی اور جانتے ہین کہ یہ بات جھوٹ کہتے ہین اسواسطے کہ توریت اونکے پاس ہی وَ
دَرَسُوْا اور پڑھا ہی اونھون نے مَا فِیْهِ ط جو کچھ اوسمین ہی اور یہ حکم کیا اونھون نے اوسمین نہین دیکھا وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ
اور نجات آخرت کی خَیْرٌ بہتر ہی اسباب دنیا سے لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ط واسطے اون لوگون کے جو پرہیز کرتے ہین حرام کو
حلال ٹھہرا لینے اور خدا پر جھوٹ لگا دینے سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ بعضون نے غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی کیا پھر وہ نہین سمجھتے
اور حفص نے مخاطب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی کیا پھر تم نہین سمجھتے کہ عقبیٰ کی نعمت بہتر ہی مال دنیا سے وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ
بِالْکِتٰبِ اور جو لوگ نگاہ رکھتے ہین کتاب اور مضبوط پکڑتے ہین اوسے اس سے اہل کتاب مومن مراد ہین اور کتاب سے
اس آیت مین قرآن شریف مقصود ہی وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھتے ہین نماز باوصف اس بات کے کتاب کو مضبوط
پکڑنا سب عبادتون کو شامل ہی پھر نماز کی تخصیص اس جہت سے ہو سکتی ہی کہ نماز دین کا ستون ہی اور دین کا قائم رکھنا
نماز کو قائم رکھنے پر موقوف ہی نظم خانۂ دین خویش را چو خداے ٭ بر ستون نماز کرد بپاے ٭ بیشکے تا ستون بجاے بود ٭
خانۂ دین حق بپاے بود ٭ اِنَّا تحقیق کہ ہم لَا نُضِیْعُ ضائع نہین کرتے ہین ہم اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ○ اجر اپنے کام درست کرنے والون کا
بلکہ ہم اونکا اجر پورا پورا اونھین دینگے وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانے کے یہود کے
واسطے اوس وقت کو جب اوکھاڑا اور اوٹھایا ہمنے کوہ طور کو فَوْقَهُمْ اوپر اونکے کَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ گویا کہ وہ پہاڑ سائبان تھا اونکے
سر پر وَّظَنُّوْٓا اور جانا اونھون نے اَنَّهٗ کہ وہ وَاقِعٌۢ بِهِمْ گرنے والا ہی اونپر اگر توریت کا حکم وہ نمانینگے اسواسطے کہ
حق تعالیٰ نے اس بات سے اونھین مطلع کر دیا تھا خُذُوْا کہا ہمنے کہ لو تم مَآ اٰتَیْنٰکُمْ وہ چیز جو دی ہی ہمنے تمھین احکام
مین سے بِقُوَّةٍ زور سے وَّاذْکُرُوْا اور برابر یاد کرتے رہو مَا فِیْهِ جو کچھ اوسمین ہی امر و نہی لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ ع
چاہیے کہ پرہیزگاری کرو اور متقیون مین سے ہو جاؤ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لی تیرے رب نے
مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ اولاد آدم سے مِنْ ظُهُوْرِهِمْ اونکی پیٹھون سے ذُرِّیَّتَهُمْ اونکی اولاد وَاَشْهَدَهُمْ اور
گواہ کر دیا اونھین عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اونکی ذاتون پر اوس اقرار کا جو اونھون نے کہا یا بعض کو بعض کا گواہ کر دیا اور فرمایا کہ
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ط کیا نہین ہون مین رب تمھارا قَالُوْا بَلٰی کہا اون سب نے کہ ہان تو ہمارا رب ہی حق تعالیٰ نے اولاد آدم کو
نکالا بعض کو بعض کی پیٹھون سے جیسے بیٹے باپون سے پیدا ہوتے ہین اور آدم علیہ السلام کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ سب کو
معلوم ہی کہ آدمیون کے باپ آدم ہی ہین اور سب اونھی کی پیٹھ سے نکلتے ہین حاکم ابو عبد اللہ اپنی صحیح مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
نقل کرتے ہین کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اولاد آدم سے عہد لیا نعمان مین اور وہ ایک میدان ہی

۲۱ ع ۹

نقطہ معانقہ عند المتاخرین

عرفات کے نزدیک اور اوسے نعمان سحاب کہتے ہین اور ایک قول یہ ہی کہ بطن نعمان کہتے ہین آور لباب مین لکھا ہی کہ عہد ہیا ہین لیا گیا
اور وہ زمین ہی ولایت ہند مین اور جنت سے حضرت آدم کے نکلنے کے بعد یہ عہد ہوا ہی آور مدارک مین لکھا ہی کہ اکثر مفسر اس بات پر ہین
کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد اور جنت مین داخل ہونے کے قبل یہ عہد ہوا اوس میدان مین جو بہشت کے دروازے پر ہی
اور اوسکی چوڑائی تیس ہزار برس کی راہ کے برابر ہی حق تعالی نے آدم علیہ السلام کی ذریت اونکی پشت سے نکالی جیسے چھوٹی چھوٹی
ذرہ و چیٹیان ہوتی ہین آور بعضے کہتے ہین کہ سفید یا سرخ اور بعضے کہتے ہین کہ داہنے پر سفید چیٹیان تھین اور بائین پر سیاہ آور
بعضے کہتے ہین کہ آدم علیہ السلام کی پشت سے توالد و تناسل ایک ہی بار ہوا اس طرح پر نہین جیسے بدفعات توالد و تناسل ہوتا ہی اور
حیات او عقل اور گویائی ذریت آدم مین پیدا کردی اور اپنی ربوبیت او نپر پیش کی انھون نے قبول کرکے کہا کہ شَهِدْنَا ۛ تحقیق گواہ
ہوئے ہم اپنے اقرار پر آور بعضون نے کہا ہی کہ آدم علیہ السلام کی ذریت نے جب بلی کہا تو حق تعالی نے ملائکہ سے فرمایا کہ تم گواہ
رہو ملائکہ بولے شَهِدْنَا یعنی گواہ ہوئے ہم آور سدی کہتے ہین کہ ایک خبر ہی کہ حق تعالی اپنی طرف اور ملائکہ کی جانب سے گواہی
دیتا ہی کہ آدم کی ذریت کے اقرار پر ہم گواہ ہوگئے اَنْ تَقُوْلُوْا تاکہ نہ کہین يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن کہ اِنَّا كُنَّا تحقیق ہم تھے
عَنْ هٰذَا اس اقرار سے غٰفِلِيْنَ ۝ بے خبر اَوْ تَقُوْلُوْا یا یہ نہ کہین کہ اِنَّمَآ اَشْرَكَ سوا اسکے نہین کہ شرک کیا اٰبَآؤُنَا
ہمارے باپون نے مِنْ قَبْلُ پہلے ہمسے وَكُنَّا ذُرِّيَّةً اور تھے ہم اولاد مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ پیچھے سے اونکے اور رہنے اونکی پیری کی
اَفَتُهْلِكُنَا کیا پھر ہلاک کرتا ہی تو ہمین اور عذاب کرتا ہی ہمپر بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ بسبب اسکے جو کیا اون ٹیڑھے چلنے والون
اور بے راہون نے یعنی ہمارے باپون نے اور مشرک لوگ جب تقلید اور پیروی کو اپنی سند کرینگے تو یہ بات اونسے مسموع نہوگی اسواسطے کہ
خدا کی توحید پر ذریت آدم مین ہر ایک سے عہد لیا گیا ہی تو شرک کرنے مین دوسرے کی تقلید عذر نہوگی اے درویش یہ آیت عہد الست یاد
دلانے والی ہی تاکہ کو چۂ غفلت کے بیخبرون کو آگاہ کردے اور ہوشمندان بیدار دل تو اوس سوال و جواب سے خود غافل نہین ہین بیت
الست از ازل ہمچنانش بگوش ؛ بہ فریاد قالوا بلی در خروش ؛ نفحات مین مذکور ہی کہ علی سہیل اصفہانی قدس سرہ سے لوگون نے پوچھا
کہ روز بلی یاد ہی جواب دیا کہ کیون نہین یاد ہی گویا کہ کل تھا شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری نے فرمایا کہ اس جواب مین نقصان ہی
کل جو گذر گئی اور کل جو آئیگی اوس سے صوفی کو کیا اوس روز کی ابھی شام ہی نہین ہوئی اور صوفی پر وہی دن ہی نظم روز امروز ست
اے صوفی و شان ؛ کی بود از دی واز فردا نشان ؛ آنکہ از حق نیست غافل یک نفس ؛ ماضی و مستقبلش حال ست و بس ؛ حسین منصور سے
منقول ہی کہ فرمایا غائب حقائق سوال الست سے کیونکر جواب دے پس سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کا بھید نہایت نازک ہی
بیت تو در میان ہیچ نہ ہر چہ ہست اوست ؛ ہم خود الست گوید و ہم خود بلی کند ؛ وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے بیان کیا عہد کا
حال اسی طرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم اور ظاہر کرتے ہین ہم اپنی قدرت کی نشانیان تاکہ اوسمین غور کرین
وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور چاہیے کہ وہ پھرین تقلید سے تحقیق کی طرف وَاتْلُ اور پڑھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَيْهِمْ
اپنی قوم پر یا یہود پر نَبَاَ الَّذِيْٓ خبر اوس شخص کی کہ اٰتَيْنٰهُ دیا ہمنے اوسے اٰيٰتِنَا علم اپنی آیتون کا یعنی جو

کتابین ہمنے نازل کین اونکا علم اور وہ شخص امیہ بن صلت تھا کہ آسمانی کتابون کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور جانتا تھا کہ اوس زمانہ مین
ایک رسول مبعوث ہوگا اور وہ چاہتا تھا کہ وہ رسول مین ہی ہون جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو
امیہ حسد کی راہ سے کافر ہوگیا اور وہ آیتین جو اوسنے پڑھین تھین کنارے رکھدین جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ فَانْسَلَخَ مِنْهَا
پھر نکل آیا اون آیتون سے کفر اور عناد کے واسطے جسطرح سانپ کینچل سے نکل آتا ہی فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ پھر پیچھے پڑا
اوسکے شیطان یا اوسے اپنے پیچھے لگا لیا فَكَانَ پس ہوگیا وہ آیتین جاننے والا مِنَ الْغٰوِيْنَ گمراہون مین سے
اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ شخص ابو عامر راہب تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا لقب فاسق رکھا تھا اور وہ مسجد ضرار
بننے مین ساعی تھا حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی صفت کتب الٰہی مین دیکھی اور آپ کو پہچان کر ایمان لایا پھر
آخر کو انکار کرکے کافر ہوگیا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ وہ شخص بلعم باعور تھا کنعانیون اور متکبرون مین سے کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے صحیفے اوسنے پڑھے تھے اور اسم اعظم جانتا تھا جس مقام پر کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ
کنعانیون اور متکبرون کی ولایت کی طرف پھرے تو اون لوگون نے بلعم باعور کی طرف رجوع کی اسواسطے کہ وہ مستجاب الدعوات تھا
اور درخواست کی کہ موسیٰ علیہ السلام اور اونکی قوم کے حق مین بددعا کرے پہلے تو اوسنے انکار کیا اور آخر کو اپنی جورو کے آمادہ کرنے سے
فریب مین آگیا اور اوس قوم سے رشوت لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اونکی قوم کے واسطے بددعا کی حق تعالیٰ نے اوسے اسم اعظم
بھلا دیا اور وہ بے ایمان ہوگیا وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم لَرَفَعْنٰهُ البتہ بلند کرتے ہم اوسے بِهَا بسبب اون صحیفون کی آیتون کے
یا جو کلمات اسم اعظم پر شامل تھے اونکے سبب سے ہم اوسے بلند کرتے مراتب عالی پر کہ ابرار اور نیک لوگون کے مقامات مین وَلٰكِنَّهٗ
اور لیکن وہ پست ہمتی کے سبب سے اَخْلَدَ جھک گیا اِلَى الْاَرْضِ طرف زمین کے یعنی رذالت کی پستی کی طرف وَاتَّبَعَ اور پیروی کی اوسنے
هَوٰىهُ اپنی خواہش کی رشوت لیکر اور اپنی جورو کی بات مانکر فَمَثَلُهٗ پس کیفیت اوسکی ذلت اور خرابی مین كَمَثَلِ الْكَلْبِ
مانند کتے کے ہی اوسکے ذلیل اور خراب احوال مین اِنْ تَحْمِلْ اگر حملہ کرتا ہی تو عَلَيْهِ اوسپر اور اوسے دھتکارتا ہی تو يَلْهَثْ وہ زبان
نکالدیتا ہی اَوْ تَتْرُكْهُ یا اگر چھوڑ دے تو اوسے اور نہ دھتکار تو بھی يَلْهَثْ وہی زبان نکالدیتا ہی اسکے معنی یہ ہین کہ کتے کو ہنکانا
اور نہ ہنکانا یکسان ہی کسی حال مین وہ اپنی عادت نہین چھوڑتا بلعم کتے کی ایسی خاصیت والے کا بھی ایسا ہی حال تھا کہ کسی طرح اپنی
برائی سے نہ پھرا اوسنے خواب مین بھی دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ بنی اسرائیل کے واسطے بددعا نکرنا مگر متنبہ نہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
لشکر کی طرف بددعا کرنے کو چلا تو جس دراز گوش پر سوار تھا وہ دراز گوش اوس سے بولا کہ اس راہ سے پھر اور اس کام سے باز آ جب بھی اوسنے کچھ
خیال نکیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے کہا ہی کہ ہوائے تقدیر کدھر سے آتی ہی اور کیا تماشا دکھاتی ہی اگر فضل کی طرف سے وہ ہوا چلتی ہی تو
بہرام گبر کے زنار کو عشق بازی راہ دین کا کمربند کردیتی ہی اور اگر عدل کی طرف سے آتی ہی تو بلعم کی رسم توحید کو اوڑا کر اوسے کتے کے برابر بناتی ہی
کیا خوب کسی نے کہا ہی رباعی آنرا بری از صومعہ و دیر گبران افگنی + وین را کشی از بتکدہ سر حلقۂ مردان کنی + چون و چرا در کار تو عقل زبون را سوز
نو فرمان روا مطلق توئی حکمی کہ خواہی آن کنی + ذٰلِكَ یہ مثل جو کہی گئی مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ مثل اوس گروہ کی ہی جسکے لوگ تکبر اور انکار کی وجہ سے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جھوٹ جانتے ہین ہماری آیتین کہ قرآن ہی اور یہ گروہ مکہ کے کافر ہین فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پھر پڑھ تو اونپر یہ خبر
اور بعضون نے کہا ہی کہ اس قوم سے یہود مراد ہین کہ اونھون نے توریت کی آیتون کی تکذیب کی اور حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا
کی نعت چھپانے مین مشغول رہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ بلعم کا قصہ انھین سنا کہ میری آیتون سے اوسکا نکل جانا میری آیتون کو انکے جھٹلانے سے
مناسبت رکھتا ہی لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ تاکہ وہ فکر کرین اور فکر کرنے کے سبب سے نصیحت پاوین سَآءَ مَثَلًا اِۨلْقَوْمُ
بری مثل ہی اوس قوم کی الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جن لوگون نے تکذیب کی ہماری آیتون کی اون آیتون کو جان بوجھکر اور اونپر
دلیل قائم ہو چکنے کے بعد وَاَنْفُسَهُمْ اور اپنی جانون پر كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ تھے ظلم کرتے مفعول کو مقدم کرنا اس بات پر
دلالت کرتا ہی کہ اونکے ظلم کا وبال اونکے سوا اور کسی پر نہ پڑیگا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ جسے راہ دکھاتا ہی خدا اپنے فضل سے
فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ وہ پس وہی راہ پانے والا ہی وَمَنْ يُّضْلِلْ اور جسے گمراہ کرتا ہی اپنے عدل کی رو سے فَاُولٰٓئِكَ تو
وہ گمراہون کا گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ لوگ نقصان پانے والے ہین دو جہان مین وَلَقَدْ ذَرَاْنَا اور تحقیق کہ پیدا
کیا ہمنے لِجَهَنَّمَ واسطے دوزخ کے كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بہت کو جنون اور آدمیون مین سے کہ حکم ازلی اونکی شقاوت پر
صادر ہو چکا ہی اور ہمارے علم قدیم مین یہ بات ظاہر ہی کہ وہ زندگی بھر کفر پر اڑے رہینگے اور جب موت آئیگی تو شرک ہی پر
مرینگے لَهُمْ قُلُوْبٌ واسطے اونکے دل ہین کہ مطلقًا لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ذ کوئی حقیقت سمجھتے ہی نہین ساتھ اونکے
اسواسطے کہ وہ اپنے دلون کو حق پہچاننے کی طرف متوجہ نہین کرتے اور اون آیتون کو انکار اور غفلت کے زنگار سے صاف
کرکے تصدیق اور اقبال کی جلا نہین دیتے وَلَهُمْ اَعْيُنٌ اور واسطے اونکے آنکھین ہین کہ کسی صورت سے لَّا يُبْصِرُوْنَ
بِهَا ذ حق چیز دیکھتے ہی نہین ساتھ اونکے اسواسطے کہ نظر عبرت سے مخلوقات کو نہین دیکھتے وَلَهُمْ اٰذَانٌ اور واسطے اونکے
کان ہین کہ کسی طرح لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا حق بات سنتے ہی نہین ساتھ اونکے اسواسطے کہ ہوش کے ساتھ قرآن کی آیتین اور نصیحتین
نہین سنتے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو اپنے حواس اسباب تعیش کی طرف متوجہ رکھتے ہین اور لذت فانی کا اونھین تصور اور قصد ہی ہی
كَالْاَنْعَامِ مانند چارپایون کے ہین کہ کھانے اور سونے ہی کی طرف اونکی ہمت مصروف ہی اور نعمت باقی اور لذت دائمی کی طرف
اونھین کچھ التفات نہین بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط بلکہ یہ گروہ زیادہ گمراہ ہین چارپایون سے اسواسطے کہ چارپایون کو کچھ حکم اور تکلیف نہین ہی
اگر شرع کی موافقت نہین رکھتے ہین تو مخالفت حکم کے ساتھ بھی متصف نہین ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو مذکور ہوا هُمُ
الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ غافل ہین اور اپنی غفلت مین کامل ہین صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ مکلف مامور اوسکے برابر نہین جو تکلیف
شرع سے چھوٹا ہوا ہی اسواسطے کہ آدمی روحانی بھی ہی جسمانی بھی عقلانی بھی شہوانی بھی پس اگر اوسکی عقل اوسکی شہوت یعنی خواہش پر
غالب ہو گئی تو وہ آدمی فرشتہ سے افضل ہی اور اگر اوسکی عقل نفس و ہوا سے مغلوب رہی تو چارپایون سے بھی بدتر ہی اور یہی مضمون
کہا ہی بیت بہرہ از ملکت ہست نصیبے از دیو ✤ ترک دیوی کن و بگذر بفضیلت ز ملک ✤ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اور واسطے
اسکے ہین نام اچھے فَادْعُوْهُ بِهَا ص پس پکارو اوسے اون نامون کے ساتھ اس سے ننانوے نام مراد ہین کہ اونکی فضیلت مین

حدیث مین وارد ہی کہ جو کوئی اونھین یاد کرے وہ جنت مین داخل ہوگا زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ ہی کہ ایک مرد نے
خدا کو نماز مین اسم اللہ سے بھی یاد کیا اور اسم رحمٰن سے بھی ابو جہل بولا کہ محمد اور اوسکے اصحاب تو کہتے ہین کہ ہم ایک ہی خدا کی عبادت
کرتے ہین پھر یہ مرد کیون دو خدا کو یاد کرتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ کے نام بہت ہین اور سب اچھے ہین اللہ کو اون نامون سے
پکارو صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ خدا کی صفتین اچھی ہین جیسے عدل احسان خیر رحمت بے مثلی وغیرہ تو اون صفتون سے اوسکی تعریف
کرو اور بعضون نے کہا ہی کہ اخلاق ربانی سے متخلق اور صفات حقانی سے متصف ہو جاؤ وَذَرُوا الَّذِينَ اور چھوڑ دو اون لوگون کی
متابعت جو نادانی کی وجہ سے يُلْحِدُونَ جھکتے ہین کجی کی طرف فِي أَسْمَائِهِ اوسکے نامون مین یعنی اوسکے نام کے ساتھ
اللہ کو نام رکھتے ہین جسکی اجازت شرع مین نہین چنانچہ عرب حق تعالیٰ کو یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجوہ کہکر پکارتے تھے اور
نصارا یا ابا المسیح کہتے او جکا علت اولیٰ اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا کے نام سے بتون کے نام نکالنے کا نام الحاد ہی جیسے لات اللہ سے اور
عزیٰ عزیز سے اور منات منان سے سَيُجْزَوْنَ قریب ہی کہ جزا دیے جائین ملحد مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ جزا اوسکی جو ہین
کہ عمل کرتے ہین جن لوگون کو آتش دوزخ کے واسطے پیدا کیا ہی اونکا ذکر جب ہو چکا تو اب حق تعالیٰ اہل جنت کا ذکر کرتا ہی اور فرماتا ہی
وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اور اون لوگون مین سے جنھین جنت کے واسطے ہمنے پیدا کیا ہی أُمَّةٌ ایک گروہ ہی کہ اوسکے لوگ يَهْدُونَ
بِالْحَقِّ راہ دکھاتے ہین ساتھ حق کے وَبِهِ يَعْدِلُونَ ع اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہین اپنے حکمون مین اور وہ لوگ مہاجر
اور انصار اور اونکی متابعت کرنے والے ہین وَالَّذِينَ كَذَّبُوا اور جن لوگون نے تکذیب کی بِآيَاتِنَا ہماری آیتون کی یعنی کفار مکہ
یا ہنسی کرنے والے سَنَسْتَدْرِجُهُمْ قریب ہی کہ کھینچ لین ہم اونھین درجہ بدرجہ یعنی اونھین ہلاکت سے تھوڑا تھوڑا ہم قریب
کردین مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ○ جہان سے کہ وہ نہین جانتے یعنی جب وہ گناہ کرتے ہین تو اونکے واسطے نعمت ہم اور زیادہ
کردیتے ہین یہانتک کہ وہ اور زیادہ گناہ کرتے ہین امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ نعمت عطا فرمانا اور شکر بھلا دینا استدراج ہی یعنی
حق تعالیٰ اونھین نعمت دیتا ہی اور شکر گزاری اونکے دل سے بھلا دیتا ہی یہانتک کہ وہ عذاب کے مستحق ہو جائین وَأُمْلِي لَهُمْ
اور مہلت دیتے ہین ہم اونھین ایک مدت پھر لے لینگے ہم اونھین إِنَّ كَيْدِي تحقیق کہ پکڑ میری مَتِينٌ ○ سخت ہی کید اوس علم کو
کہتے ہین جو پوشیدہ ہو تو استدراج کو اس جہت سے کید فرمایا کہ ظاہر مین احسان ہی اور باطن مین خذلان لکھا ہی کہ ایک رات حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفا پر چڑھکر گروہ قریش مین سے ایک ایک کو خدائے جلیل وجبار کے عذاب سے ڈراتے تھے قریش کے سردارون مین سے
ایک نے حضرت صدیق اور حضرت فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھکر کہا کہ کیا یہ تمھارا یار دیوانہ ہو گیا ہی کہ تمام رات چلایا
کرتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا آیا فکر اور غور نہ کیا ان معاندون نے اس بات مین کہ مَا بِصَاحِبِهِمْ نہین ہی اونکے یار
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مِنْ جِنَّةٍ کسی طرح سے جنون یہ وہی مرد عاقل ہی جسے اظہار دعوت کے پہلے ہی محمد امین کہتے تھے
جب اوس مرد عاقل نے راہ حق کی طرف باعلان دعوت کرنا شروع کی تو اوسے دیوانہ کیون کہتے ہین إِنْ هُوَ نہین ہی وہ إِلَّا
نَذِيرٌ مگر ڈرانے والا عذاب الٰہی سے مُبِينٌ ○ ظاہر اور آشکارا أَوَلَمْ يَنْظُرُوا آیا نہین دیکھا اونھون نے

ع ۲۲ ۱۰

دیدہ استدلال سے فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ آسمانون کے ملک عظیم مین وَالْأَرْضِ اور ملکوت زمین مین مفسرون نے کہا ہی
کہ ملکوت آسمان ستارے اور آفتاب ماہتاب ہین اور ملکوت زمین دریا پہاڑ درخت ہین وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ اور نہ دیکھا اونھون نے
اوسکو جو پیدا کی خدا نے مِنْ شَيْءٍ ہر چیز سے تاکہ اوس دیکھنے سے صانع کی کمال قدرت اور مبدع کا جمال وحدت اونہین ظاہر
ہو جاتا وَأَنْ عَسَىٰ اور نظر نہ کی اونھون نے اسپر کہ شاید أَنْ يَكُونَ یہہ ہو کہ قَدِ اقْتَرَبَ یقینی نزدیک آگئی ہو أَجَلُهُمْ
مدت اونکے فنا ہو جانے کی یعنی کیون نہین نظر کرتے اس بات پر کہ شاید اونکی اجل قریب آگئی ہو کہ موت آنے سے پہلے ایسے
کام کی طرف پیشقدمی کرین کہ نجاح دو جہانی کا موجب اور فلاح جاودانی کا سبب ہو نظم زان پیش کاجل فرا رسد تنگ ٭
وایام عنان ستاند از چنگ ٭ بر مرکب فکر خویش نہ زین ٭ مردانہ در آ بہ درہ دین ٭ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ پھر ساتھ کس بات کے
بَعْدَهُ بعد قرآن کے يُؤْمِنُونَ ۝ ایمان لاوینگے یہ مشرک اگر قرآن کا ایمان نہین لاتے کہ اوسمین دینی دنیوی حقیقتین اور
ظاہری باطنی برکتین جمع ہین مَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ جسے چاہے خدا گمراہ کرے اور وہ قرآن کا ایمان نہ لائے فَلَا هَادِيَ لَهُ
تو کوئی ہدایت کرنے والا نہین کہ اوسے راہ پر لگائے وَيَذَرُهُمْ اور چھوڑ دیتا ہی خدا گمراہون کو فِي طُغْيَانِهِمْ اونکی
گمراہی مین کہ براہ يَعْمَهُونَ ۝ سرگردان اور متردد اور حیران پھرتے ہین بیت تا نگردد مدد ہادی توفیق رفیق ٭ مطلقا راہ
نیابند و بمنزل نرسند ٭ قریش کے ایک گروہ نے اور بعض صحیح یہ ہی کہ یہود نے کہا کہ محمد اگر تم پیغمبر ہو تو ہمین قیامت کی خبر دو
اسواسطے کہ ہمین نہین معلوم کہ قیامت کب آئیگی اور یہ سوال امتحانی تھا اسواسطے کہ وہ لوگ جانتے تھے کہ خدا کے سوا اور کوئی قیامت کا
حال نہین جانتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَسْأَلُونَكَ اور پوچھتے ہین تجھسے عَنِ السَّاعَةِ قیامت یعنی قیامت کا حال
ساعت اسماء غالبہ سے ہی جیسے نجم اور قیامت پر اسکا اطلاق اس جہت سے ہی کہ قیامت ساعت بساعت قائم ہوگی یا قیامت کے
دن تمام خلائق کا حساب ایک ساعت سے بھی کم مین ہو جائیگا یا اتنا بڑا ایک دن خدا کے نزدیک ایک ساعت ہوگا اور پھر تقدیر
وہ پوچھتے ہین کہ أَيَّانَ مُرْسَاهَا کب ہی قائم ہونا اور ظاہر کرنا اوسکا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّمَا عِلْمُهَا سوا اسکے نہین
کہ علم قیامت ظاہر ہونے کا عِنْدَ رَبِّي نزدیک میرے رب کے ہی اسواسطے کہ کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو اوس سے اطلاع نہین دی ہی
لَا يُجَلِّيهَا ظاہر نہ کریگا قیامت کو لِوَقْتِهَا اوسکے وقت پر إِلَّا هُوَ مگر وہی جو اوسے جانتا ہی ثَقُلَتْ پوشیدہ ہی علم قیامت
یا گران اور بہت بڑا امر ہی اوسکا جاننا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ بیچ آسمانون اور زمینون کے یعنی قیامت کا علم اہل آسمان
اور اہل زمین یعنی ملائکہ اور جن و انس سب پر بھاری ہی اوسکی ہول اور ہیبت کی جہت سے گویا کہ اوسکے اخفا مین یہی حکمت ہی لَا تَأْتِيكُمْ
نہ آئیگی تمپر قیامت إِلَّا بَغْتَةً مگر ناگہان يَسْأَلُونَكَ پوچھتے ہین تجھسے اوسکے ہونے اور وقت کو اسطرح پر کہ كَأَنَّكَ گویا تو حَفِيٌّ
عَنْهَا خواہان ہی اور چاہتا ہی کہ اوسکا حال تجھسے پوچھین اور حالانکہ تو کراہت رکھنے والا ہی اوس سوال سے اسواسطے کہ تجھے یقین ہی
کہ خدا کے سوا اور کوئی اوسکا حال نہین جانتا قُلْ کہدے دوبارہ تاکید سے اور اصرار کے ساتھ کہ إِنَّمَا عِلْمُهَا نہین ہی علم
قیامت کا مگر عِنْدَ اللّٰهِ اللہ ہی کے پاس وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُونَ ۝ نہین جانتے ہین کہ

وقف منزل

خدا کے سوا اور کوئی قیامت کا حال نہیں جانتا وسیط مین ہی کہ اہل مکہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ای محمد خدا تجھے نرخ کی خبر کیون نہین کر دیتا کہ کب ارزان ہوگا کب گران کہ ارزانی مین تو کچھ مول لے رکھا کرو اور گرانی مین بیچ ڈالا کرو اور فائدہ اوٹھایا کرو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ کہدے کہ نہین قدرت رکھتا ہون مین لِنَفْسِيْ واسطے اپنی ذات کے نَفْعًا کچھ منفعت حاصل کرنے کی وَّلَا ضَرًّا اور نہ کچھ مضرت دفع کرنے کی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو کچھ چاہے اللہ اور مجھے تعلیم کردے وَلَوْ كُنْتُ اور اگر ہوتا مین کہ بے خدا کے بتائے ہوئے اَعْلَمُ الْغَيْبَ جانتا مین غیب کو تو لَاسْتَكْثَرْتُ البتہ بہت چاہتا مین مِنَ الْخَيْرِ مال منفعت فتح غنیمت وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اور نہ چھو جاتی مجھے برائی یعنی محتاجی بیماری رنج ہزیمت اِنْ اَنَا نہین ہون مین اِلَّا نَذِيْرٌ مگر ڈرانے والا منکرون اور معاندون کو وَّبَشِيْرٌ اور خوشخبری دینے والا لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جسکے لوگ ایمان لائے میرا اور اوس چیز کا جو میرے ساتھ ہی هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وہ ہی یعنی اللہ جسنے پیدا کیا تمھین مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک ذات سے کہ آدم علیہ السلام ہین وَّجَعَلَ مِنْهَا اور پیدا کیا اوسکے جسم سے یعنی اوسکی پسلی کی کسی ہڈی سے زَوْجَهَا جوڑا اوسکا کہ حوّا علیہا السلام ہین اور اوسواسطے پیدا کیا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا تاکہ آرام کرے آدم ساتھ اوسکے اور الفت کرے اوس سے فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا پھر جب چھپا لیا آدم نے حوّا علیہا السلام کو یعنی اونکے ساتھ خلوت اور صحبت کی حَمَلَتْ تو بوجھ اوٹھایا حوّا نے حَمْلًا خَفِيْفًا بوجھ ہلکا کہ وہ حضرت آدمؑ کا نطفہ تھا حضرت حوّا علیہا السلام کے رحم مین ٹھہر گیا فَمَرَّتْ بِهٖ پھر چلی ساتھ اوس حمل کے یعنی چلا پھر کین فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ پھر جب بھاری ہوئی حوّا اوس بار کے سبب سے جو اونکے پیٹ مین تھا یعنی لڑکا بڑھا اور حوا علیہا السلام بوجھل ہوئین تو دَّعَوَا اللّٰهَ پکارا آدم اور حوّا نے خدا کو رَبَّهُمَا جو رب اون دونون کا ہی اور کہا دونون نے کہ لَئِنْ اٰتَيْتَنَا اگر دیگا تو ہمین صَالِحًا فرزند خوبصورت کہ ہمارے مشابہ ہو صورت مین تو لَنَكُوْنَنَّ البتہ ہونگے ہم مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ شکر گزارون مین سے اس نئی نعمت پر ایک قول یہ ہی کہ جب حوّا علیہا السلام حاملہ ہوئین تو ابلیس ایک نامعلوم صورت پر حوّا علیہا السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور بولا کہ تیرے پیٹ مین کیا چیز ہی حوّا علیہا السلام نے جواب دیا کہ مین نہین جانتی ابلیس بولا کہ شاید کوئی درندہ یا چارپایہ ہو پھر ابلیس نے پوچھا کہ یہ کدھر سے نکلیگا حوّا علیہا السلام بولین کہ مجھے نہین معلوم ابلیس نے کہا کہ شاید موںھ یا کان یا نتھنے سے نکلے یا تیرا پیٹ پھاڑ کر نکالین حضرت حوّا علیہا السلام ڈرین اور یہ ماجرا حضرت آدم علیہ السلام سے بیان کیا حضرت آدم علیہ السلام بھی خوفناک ہوئے پھر ابلیس دوسری صورت پر اونکے سامنے ظاہر ہوا اور اونکے رنج کا سبب پوچھا اون دونون نے حال بیان کیا ابلیس بولا کہ رنج نہ کرو مین اسم اعظم جانتا ہون اور مستجاب الدعوات ہون خدا سے دعا کرتا ہون کہ اس حمل کو تمھارے شکل خوبصورت اور درست خلقت کرے اور آسانی کے ساتھ یہ تیرے پیٹ سے نکلے بشرطے کہ اوسکا نام عبدالحارث رکھو اور ابلیس کا نام ملائکہ مین حارث تھا حوا علیہا السلام نے اوسکا یہ فریب مان لیا فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا پھر جب عطا کیا خدا نے اون دونون کو صَالِحًا فرزند صالح جسم اور تندرست جَعَلَا لَهٗ کیا آدم اور حوّا نے واسطے خدا کے شُرَكَآءَ بکرنے شریک پڑھا ہی یعنی ایک شرکت والا اور

نصف معانی عند المتاخرین

ع ۲۳ ۷

نام مین شریک کیا عبادت مین نہین یعنی عبداللہ کے بدلے عبدالحارث نام رکھا اور بعضے مفسر یہان پر مضاف کو مقدر اور محذوف
مانتے ہین یعنی فَلَمَّآ اٰتٰىٰ اَوْلَادَهُمَا صَالِحًا یعنی جب حق تعالےٰ نے اولاد آدم کو فرزند صالح عطا کیا تو اوس اولاد نے غیر خدا کو عبادت مین
شریک کر لیا اور حفص نے شرکا پڑھا ہی جمع کا صیغہ یعنی اولاد آدم نے خدا کے شریک کر لیے فِيْمَآ اٰتٰهُمَا بیچ اوس چیز کے
کہ دی آدم اور حوا کی اولاد کو صاحب کشاف اور قاضی بیضاوی اس بات پر ہین کہ نفس واحدہ سے قصی مراد ہین جو ہمارے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد مین ہین خدا نے اونھین اونھی کی جنس سے بی بی دی تھی یعنی قریشی اور عربی اور اون میان بی بی دونون نے
شرط کی تھی کہ اگر حق تعالیٰ اونھین فرزند عطا فرمائیگا تو اوسکی شکرگزاری مین ثابت قدم رہینگے حق تعالیٰ نے اونھین چار بیٹے عنایت کیے اونھون نے
اون بیٹون کے نام رکھنے مین خدا کے شریک پیدا کیے اور اون چارون بیٹون کے یہ نام رکھے عبد عزیٰ عبد قصی عبد مناف عبد الدار فَتَعٰلَى اللّٰهُ
پس برتر ہی خدا اور پاک ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین واسطے اوسکے قصی اور اونکی اولاد اور پہلے قول پر یشرکون کی
ضمیر مشرکون کو شامل ہی اَيُشْرِكُوْنَ کیا شریک کرتے مین میری عبادت مین مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا اوس چیز کو جسنے نہین پیدا کیا کچھ
اور نہ کوئی چیز پیدا کرنے کی قدرت رکھتی ہی وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور حال آنکہ جنھین وہ شریک ٹھہراتے ہین وہ خود پیدا کیے گئے ہین اور اس مین کچھ شک
نہین کہ مخلوق خالق ہو ہی نہین سکتا وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اور نہین سکتے ہین بت لَهُمْ واسطے اپنی پرستش کرنے والون کے نَصْرًا کچھ مدد دینا
اونھین منفعت حاصل کرنے مین اور نہ فریاد کو پہونچنا اونسے مضرت دفع کرنے مین وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ اور نہ اپنی ذاتون کو يَنْصُرُوْنَ مدد دیتے ہین
جبکہ کوئی اونھین توڑتا ہی یا میل اور گندگی لتھیڑتا ہی وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اور اگر پکارو تم اے مسلمانو مشرکون کو اِلَى الْهُدٰى دین اسلام کی طرف
لَا يَتَّبِعُوْكُمْ نہ پیروی کرین تمھاری سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ برابر ہی تمپر اَدَعَوْتُمُوْهُمْ یہ کہ بلاؤ اونھین اور دعوت کرو دین حق کی طرف
اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ یا یہ کہ چپ ہو تم یہ آیت کافرون مین سے ایک گروہ کے ساتھ خاص ہی جیسے ابوجہل اور اوسکے متابع کہ دعوت حق
قبول کرنے سے محروم رہے اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ بیشک جنھین پوجتے ہو تم اے مشرکو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے اور اونکا نام تمنے اللہ
رکھا ہی وہ عِبَادٌ بندے ہین یعنی مملوک اور تابع فرمان اَمْثَالُكُمْ مثل تمھارے یعنی وہ بھی تمھاری طرح تصرف اور تقدیر حق کے تحت
اور قبضہ مین ہین فَادْعُوْهُمْ پس پکارو اونھین جب پکارو فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ تو چاہیے کہ جواب دین وہ تمھین اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ وہ تمھارے خدا ہین اسواسطے کہ خدای برحق تو وہی ہی جو اپنے بندے کی دعا قبول کرے
اور اپنی عبادت کرنے والے کی ندا کا جواب دے اَلَهُمْ اَرْجُلٌ کیا واسطے ان بتون کے پاؤن ہین کہ اپنی ضرورتون مین
يَّمْشُوْنَ بِهَآ چلتے ہین اون پاؤن سے جیسے تم چلتے ہو اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ یا اونکے واسطے ہاتھ ہین کہ چیزین يَّبْطِشُوْنَ
بِهَآ پکڑتے ہین اون ہاتھون سے جیسے تم پکڑتے ہو اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ یا واسطے اونکے آنکھین ہین کہ جو چیزین نظر آتی ہین
اونھین يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ دیکھتے ہین اون آنکھون سے جیسے تم دیکھتے ہو اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یا واسطے اونکے کان ہین کہ آوازین
يَّسْمَعُوْنَ بِهَا سنتے ہین اون کانون سے جسطرح تم سنتے ہو اور تم خود قائل ہو کہ اونکے نہ پاؤن ہین چلنے والے نہ ہاتھ ہین
پکڑنے والے نہ آنکھین ہین بینا نہ کان ہین شنوا اور تمھین یہ سب چیزین حاصل ہین تو تم اونپر فضل ہو اور بڑی نادانی ہی کہ آدمی جس سے

افضل ہو اونکی پرستش کرے تو یہ آیت کافرون کی نادانی ثابت کرتی ہین ہی اور کافر جب اس دلیل کے سبب سے لاجواب اور ساکت ہوئے تو حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اپنے خداؤن سے ڈرانے لگے اور بولے کہ ای محمد ہمارے خداؤن کی مذمت نکر کہ مبادا کوئی آفت اور مصیبت تجھے پہونچائین حق تعالی نے فرمایا کہ قُلِ ادْعُوا کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پکارو تم شُرَكَاءَكُمْ اپنے شریکون کو جنھین خدائی کے واسطے تمنے بنایا ہی اور باہم تم اور تمھارے بنائے ہوئے خدا میری عداوت مین یار اور مددگار ہو جاؤ ثُمَّ كِيدُونِ پھر کوشش کرو جہانتک ہوسکے مجھے برائیان پہونچانے مین فَلَا تُنظِرُونِ ○ پھر مجھے مہلت نہ دو اور جو کچھ کیا چاہتے ہو کرو کہ خدا کی حفاظت اور حمایت پر مین یقین رکھتا ہون اور تمھارے قصد اور مکر سے ہرگز نہین ڈرتا بیت اگر ہر دو جہانم خصم گردند بنز سم چون نگہبانم تو باشی ✽ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ بیشک یار اور متولی کار میرا اللہ ہی الَّذِي وہ اللہ جسنے نَزَّلَ الْكِتَابَ مجھے نازل کیا قرآن جو بندگان حق کا حامی ہی وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ○ اور خدا دوست رکھتا ہی نیک بندون کو اور اونکے کام بناتا ہی وَالَّذِينَ تَدْعُونَ اور جنھین تم پکارتے اور پوجتے ہو مِن دُونِهِ سوا خدا کے لَا يَسْتَطِيعُونَ وہ نہین سکتے ہین نَصْرَكُمْ مدد دینا تمھین وَلَا أَنفُسَهُمْ اور نہ اپنی ذاتون کو يَنصُرُونَ ○ مدد دیتے ہین جب اونھین کوئی توڑنے اور خراب کرنے کا قصد کرتا ہی وَإِن تَدْعُوهُمْ اور اگر پکارو تم ای مومنو کافرون کو إِلَى الْهُدَىٰ طرف دین صحیح کے جو انبیا اولیا کی راہ ہی تو لَا يَسْمَعُوا نہ سنینگے قبول کرنے کی راہ سے وَتَرَاهُمْ اور دیکھتا ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین کہ ظاہری آنکھون سے يَنظُرُونَ إِلَيْكَ دیکھتے ہین تیری طرف وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ○ اور حال یہ ہی کہ نہین دیکھتے ہین وہ تجھے دیدۂ بصیرت سے اور تیری حقیقت کے دیکھنے والے وہ نہین ہین پس اگر تجھے دیکھتے ہین تو ظاہر اور صورت دیکھتے ہین باطن اور حقیقت نہین دیکھتے سلطان محمود غازی نے شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ سے پوچھا کہ اس بات مین کیا بھید ہی کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جس شخص نے بایزید کو دیکھا اوسپر آتش دوزخ حرام ہوگئی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات نہ کہی اور آپکو کفار اور یہود اور منافق سب دیکھتے تھے حضرت شیخ نے فرمایا کہ اس دیکھنے کو ظاہری دیکھنے پر قیاس نکر معلوم ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے زمانے مین کی آدمیون نے دیکھا ہو اور بایزید کے وقت مین اونھین کی شخصون نے دیکھا ہو اور اونکے جمال سے بینا ہوئے ہون بیت برای دیدن روی تو چشمے دیگرم باید ✽ کہ این چشمے کہ من دارم جمالت را نمی شاید ✽ خُذِ الْعَفْوَ یہ آیت مکارم اخلاق کو جامع ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ پکڑ آسانی لوگون کے کام مین اور جو کام اونپر شاق ہو وہ اونسے نہ لے یا عفو کی صفت اختیار کر اور گنہگارون سے درگذر یا مالدارون سے بڑھتی کا مال لے اور جو صدقہ دینا اونپر سہل ہو اور اس معنی پر اس آیت کا نزول زکوۃ فرض ہونے سے قبل ہوا ہوگا وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ اور حکم کر اورون کو بھلائی کا اقوال اور افعال مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف وہ خصلت ہی جسے عقل پسند کرے اور شرع قبول فرمائے وَأَعْرِضْ اور مونھ پھیر عَنِ الْجَاهِلِينَ ○ جاہلون اور احمقون سے اور ساتھ اونکے نہ جھگڑ ابو حمزہ بغدادی قدس سرہ نے کہا ہی کہ نفس سب جاہلون سے زیادہ جاہل ہی اوس سے مونھ پھیرنا بہت لائق اور ضروری کشاف مین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس کلام کی حقیقت کیا ہی جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یا رسول اللہ
آپکا پروردگار فرماتا ہی کہ جو شخص تجھسے قطع کرے اوس سے ملو اور جو تجھیں محروم رکھے اوسے دو اور جو تجھپر ظلم کرے اوسے معاف کرو اور
درحقیقت مکارم اخلاق کے اصول یہی ہین حکیم ثنائی کہتے ہین **بیت** ہر کہ زہرت دہد بدو دہ قند ٭ وانکہ از تو برد بدو پیوند ٭ **وَإِمَّا
يَنْزَغَنَّكَ** اور جب اوبھارے اور اوٹھائے تجھے یہ خطاب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اور اسکے مراد امت ہی
است مین ہر ایک کو حق تعالی فرماتا ہی کہ جب اوبھارے اور اوٹھائے تجھے **مِنَ الشَّيْطَانِ** شیطان کی طرف سے **نَزْغٌ** اوٹھانا اور
یہ غصہ کی حالت مین ہو گا یا اگر شیطان کی طرف سے تجھے وسوسہ ہو پہنچے **فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ** تو پناہ مانگ خدا سے اوسکے
شر سے **إِنَّهُ سَمِيعٌ** بیشک خدا سننے والا ہی وہ بات جو تو زبان سے کہتا ہی **عَلِيمٌ** جاننے والا ہی وہ بات جو تیرے دل مین ہی
إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا تحقیق کہ جن لوگون نے پرہیز کیا شرک اور گناہون سے یا خوف کیا خدا سے **إِذَا مَسَّهُمْ** جب جا لگے
اونھین **طَائِفٌ** کوئی وسوسہ **مِنَ الشَّيْطَانِ** شیطان سے **تَذَكَّرُوا** یاد کرتے ہین خدا کو اور اوسکی وعید سے ڈرتے ہین
فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ تو وہ دیکھنے والے ہوتے ہین صواب کی راہ اور اوس بینائی کے سبب سے وسوسہ شیطانی اپنے
دل سے دور کرتے ہین اور راہ حق پر آجاتے ہین **وَإِخْوَانُهُمْ** اور بھائی کافرون کے کہ شیطان ہین **يَمُدُّونَهُمْ** کھینچتے ہین
کافرون کو **فِي الْغَيِّ** گمراہی مین اور گمراہی کو اونکی نظر مین آراستہ کرتے ہین **ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ** ○ پھر نہین باز رہتے ہین
اونھین گمراہ کرنے سے اور دست تصرف اونسے کوتاہ نہین کرتے **وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ** اور جب نہین لاتا ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کافرون کے پاس **بِآيَةٍ** کوئی آیت قرآن کی اونکی طلب کے ساتھ ہی **قَالُوا** کہتے ہین کہ **لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا** کیون نہ بنائی اور
چھانٹ لی آیت اپنے جی سے تبیان مین لکھا ہی کہ اہل مکہ عیب جوئی اور بدگوئی کی راہ سے قرآن کی آیتین مانگتے تھے جب اونکے نزول مین
تاخیر ہوتی تو ہنسی کی راہ سے کہتے کہ تو نے اور آیتون کی طرح یہ آیت بھی کیون نہ بنالی تو یہ آیت نازل ہوئی اور حکم آیا کہ **قُلْ** کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ **إِنَّمَا أَتَّبِعُ** سوا اسکے نہین کہ پیروی کرتا ہون مین **مَا يُوحَى إِلَيَّ** اوس چیز کی جو وحی کیجاتی ہی میری
طرف **مِنْ رَبِّي** میرے رب کی طرف سے اور مین اپنی طرف سے قرآن نہین بناتا ہون **هَذَا** یہ قرآن **بَصَائِرُ** دلیلین ہین
کہ اوس سے راہ حق نظر آتی ہی اور راہ صواب دریافت ہو جاتی ہی **مِنْ رَبِّكُمْ** اوترا ہوا تمھارے رب کے پاس سے **وَهُدًى**
اور راہ دکھلانے والا ہی **وَرَحْمَةٌ** اور بخشانے والا ہی یا ہدایت اور رحمت ہی **لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ** ○ واسطے اوس
گروہ کے جو ایمان لاتے ہین خدا اور رسول کا لکھا ہی کہ انصار مین سے ایک جوان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے
نماز پڑھتا تھا اور جو کچھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت فرماتے وہ جوان بھی وہی پڑھتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **وَإِذَا
قُرِئَ الْقُرْآنُ** اور جب پڑھا جائے قرآن نماز مین **فَاسْتَمِعُوا لَهُ** تو سنو تم اوسے **وَأَنْصِتُوا** اور چپ ہو امام کے
ساتھ تلاوت نکرو **لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** چاہیے کہ رحم کیے جاؤ ظاہر لفظ چاہتا ہی کہ قرآن جہان کہین پڑھا جائے
اوسکا سننا واجب ہی مگر علما علی العموم اس بات پر ہین کہ نماز کے باہر قرآن سننا مستحب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جمعہ کے دن

جب امام خطبہ پڑھے تو سننے والون کا چپ رہنا مراد ہی اور خطبہ مین قرآن کی آیت ہوتی ہی وَاذْكُر اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَّبَّكَ اپنے رب کو فِي نَفْسِكَ اپنے دل مین تَضَرُّعًا زاری اور عاجزی سے وَخِيفَةً اور ڈر سے زاری اوسکے فضل کی امید پر اور خوف اوسکے عدل کے ڈر سے وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ اور پکار اوسے پکارنا کم بلند آواز اور ظاہری پکارنے سے یعنی آہستہ اور بلند آواز کے درمیان مین بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ صبح کو اور شام کو اس سے دوام ذکر مراد ہی یا یہ دونون وقت دن رات کے سب وقتون مین اشرف ہین وَلَا تَكُن اور نہو یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اور مراد امت ہی یعنی نہو تم سب مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴿﴾ غافلون مین سے جو خدا ذکر سے غافل رہتے ہین اور اس امت مین سے بعضے لوگون نے اس حکم اور خطاب کی تعمیل کرکے آدھی راتون مین اس ذکر کے ذریعہ سے خدا کو ڈھونڈھا ہی اور شعور اور حضور مع اللہ کی سعادت کے طالب ہوئے اور دوامی آگاہی سے مشرف ہوگئے ہین اور انکا ذکر اور طاعت ہمیشہ دل ہی مین ہی اور ظاہر نہین جیسے خواجگان نقشبند قدس اسرارہم کا طریقہ سنیہ ہی لکھا ہی کہ مکہ کے کافر خدا کو سجدہ کرنے مین تکبر کرتے تھے اور تنفر کرکے یہ کہتے کہ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کافر میرے سجدے سے سرکشی کرتے ہین تو إِنَّ الَّذِينَ بیشک جو فرشتے کہ ملاء اعلیٰ کے ملائکہ مین سے ہین عِندَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس یعنی بارگاہ عزت کے مقرب ہین لَا يَسْتَكْبِرُونَ وہ تکبر نہین کرتے عَنْ عِبَادَتِهِ عبادت حق سے وَيُسَبِّحُونَهُ اور تنزیہ کرتے ہین اوسکی ذات کی اوس چیز سے جو اوسکے لائق نہین وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۩ اور خاص اوسی کے واسطے سجدہ کرتے ہین اس آیت مین مشرکون پر تعریض ہی اور مومنون کو تنبیہ ہی اسی واسطے یہ آیت پڑھکر سجدہ کرنا چاہیے اور سجدۂ تلاوت چودہ جگہ قرآن مین ہی اور دو جگہ اختلاف ہی ایک سورۂ حج کے آخر مین امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک سجدہ ہی اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہین ہی اور دوسرے سورۂ صٓ مین امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سجدہ ہی اور باقی اماموں رضی اللہ عنہم کے نزدیک نہین ہی اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سجدۂ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے پر نماز اور غیر نماز مین واجب ہی اوسی وقت اور اگر فوت ہو جائے تو قضا لازم ہی اور حضرت شیخ نے فتوحات مین اس سجدہ کو سجدہ ملائکہ کہا ہی اور فرمایا ہی چاہیے کہ سجدہ کرنے والے کو اس سجدہ مین خصائص ملکی سے فیض خاص حاصل ہو تاکہ اس سجدہ کی حقیقت دریافت ہو جائے یہان پر أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ کا نکتہ کھل جاتا ہی اور فَارْعَ عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ کا بھید ظاہر اور مشاہدہ ہو جاتا ہی سجدہ ایک خاص طاعت ہی بلکہ اس سجدہ کے تاج سے اہل اخلاص کے سرون کو زیب و زینت ہی **نظم** زینت تو بس کمر بندگی + تاج تو در سجدہ سرافگندگی + شرم تو باد اکہ بہ بالا و پست + سجدۂ طاعت برہ وش ہر چہ ہست + تو کنی از سجدۂ او سرکشی + بہ کہ ازین شیوہ قدم درکشی + اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ جس سر مین سجود نہین اوس سے سنبجہ بہتر اور جس ہاتھ مین جود نہین اوس سے کفچہ بہتر اور کسی نے کیا خوب کہا ہی **بیت** شرف نفس بجود ست و کرامت بہ سجود + ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود +

سورۃ الانفال مدنیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی خمس وسبعون ایۃ
سورۂ انفال مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پچھتر آیتین ہین

یَسْئَلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْاَنْفَالِ غنیمتون کا حکم کہ کافرون کی لوٹ کا مال اس امت پر حلال ہی یا نہین وسیط مین لکھا ہی کہ بدر کے لوگون نے غنیمتون مین اختلاف کیا جوانون کا مدعا یہ تھا کہ ہم لڑتے ہین غنیمت ہمارا مال ہی اور بوڑھے لوگ کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار رہے ہین ہمین بھی اسمین حصہ چاہیے یا مہاجر اور انصار مین سے ہر ایک گروہ سب غنیمت لے لینے کا داعیہ رکھتا تھا آخر کو جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کیا تو یہ جواب نازل ہوا کہ قُلِ الْاَنْفَالُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ غنیمتون کا حکم لِلّٰهِ واسطے اللہ کے ہی وَالرَّسُوْلِ اور اوسکے رسول کے کہ جسے چاہتا ہی خدا کے حکم سے تقسیم کر دیتا ہی فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے اور باہم جھگڑا اور نزاع نکرو وَاَصْلِحُوْا اور درست کرو ذَاتَ بَيْنِكُمْ جو کچھ تمھارے درمیان ہی باہمی یاری اور غمخواری کے سبب سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے اور اہل بدر کے باب مین نازل ہوئی اسواسطے کہ ہم غنیمت کے باب مین اختلاف کرتے تھے اور ہمارا اختلاف درجۂ اعتدال سے بڑھ گیا تھا حق تعالی نے اوسکا فیصلہ اپنے رسول کو سپرد فرمایا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون پر صحیح اور درست طور سے تقسیم فرما دیا اور ہم نے اپنے اختلاف کی اصلاح کر لی وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو خدا کی وَرَسُوْلَهٗۤ اور اوسکے رسول کی غنیمتون وغیرہ کے باب مین جو وہ حکم فرمائین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہو تم ایمان والے اسواسطے کہ ایمان طاعت اور تقوی کا مقتضی ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہین کہ مومن کامل الَّذِيْنَ وہ لوگ ہین کہ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ جب یاد کیا جائے اللہ اونکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈر جاتے ہین اونکے دل اوسکے جلال کی ہیبت اور اوسکی عظمت لایزال کے تصور سے یا اوسکے انعام اور افضال کے مقابلہ مین اپنے اعمال کی کمی سے وَاِذَا تُلِيَتْ اور جب پڑھی جائین عَلَيْهِمْ اونپر اٰيٰتُهٗ آیتین اوسکی یعنی قرآن تو زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا زیادہ کرین وہ آیتین ایمان اونکا یعنی جب کوئی آیت نازل ہوتی ہی اور اونکے سامنے پڑھی جاتی ہی تو وہ اوس آیت کا بھی ایمان لاتے ہین اور پہلے کی نازل ہوئی آیتون کا جو ایمان اونھین ہی وہ اس آیت کے ایمان سے ملکر زیادہ ہو جاتا ہی یا اونکا تصدیق اور یقین بڑھجاتا ہی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ تلاوت کی برکت سے اونکے باطن مین نور یقین زیادہ ہوتا ہی اور اونکے ظاہر مین طاعت کی زیادتی اور ظاہر ہو جاتی ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ایمان حقیقی ایک نور ہی کہ روزن دل جسقدر وسیع ہو اوسی قدر وہ نور دل مین چمکتا ہی پس جو لوگ اہل دل ہین اونکے سامنے جب قرآن شریف پڑھا جاتا ہی تو اوسکی برکت سے اونکے دل کا روزن زیادہ کھلجاتا ہی اور نور ایمان اونکے دل مین بہت پڑتا ہی اور نور جمال مین وہ لوگ مستغرق ہو جاتے ہین وَّعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر يَتَوَكَّلُوْنَ ○ توکل کرتے ہین دنیا اور اہل دنیا پر نہین اسواسطے کہ جو کوئی غلبۂ نورانیت حق کے حملون کے تحت مین مضمحل اور مقہور ہوا اوسے ماسوی اللہ کی پروا نہین رہتی بلکہ اوسکے دیدۂ شہود مین غیر حق آتا ہی نہین نظم ہر کہ او در بحر مستغرق شود + فارغ از کشتی واز زورق شود + غرقۂ دریا بجز دریا ندید

غیر دریا ہست بروی ناپدید۔ اَلَّذِیْنَ اور مومن کامل الایمان وہ لوگ ہین جو اخلاص کی رو سے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ قائم رکھتے ہین نماز بشرائط اور آداب کے ساتھ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ اور جو روزی دی ہمنے اونھین اوسمین سے یُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنھون نے اعمال قلب یعنی خوف توکل یقین کو اعمال جوارح کے ساتھ کہ صلوۃ اور زکوۃ ہی اکٹھا کیا ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وہ ہین مسلمان حَقًّا راست اور درست ایمان کے ساتھ لَھُمْ واسطے اون مومنون کے دَرَجٰتٌ درجے ہین عِنْدَ رَبِّھِمْ اونکے رب کے پاس کہ کرامت اور منزلت ہی یا درجات بہشت ہین وَمَغْفِرَۃٌ اور بخشش ہی اونکی تقصیرون کی وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ اور روزی پاک کہ صاف ہو حاصل کرنے کی محنت سے اور خالی ہو زوال اور حساب کے خوف سے امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ رزق کریم وہ ہی جو مرزوق کو مشاہدہ رزاق سے باز نہ رکھے مثنوی تو ز روزی دہ بروزی وا ممان + از سبب گذر مسبب بین عیان + از مسبب میرسد ہر خیر و شر + نیست ز اسباب و سائط ای پسر + اصل بیند دیدہ چون اکمل بود + فرع بیند دیدہ چون احول بود لکھا ہی کہ قریش کا قافلہ بہت اسباب لیے ہوئے شام سے پھرا اور ابو سفیان اور بعضے اور سرداران عرب اوس قافلے کے سردار تھے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی اور آپ نے مسلمانون سے یہ حال بیان کیا قافلہ مین بہت مال اور تھوڑے آدمی ہونے کے سبب سے مسلمان مائل ہوئے کہ راہ پر چلکر قافلہ کا لین بھیجا ہم قب ؟ مسلمان مدینہ منورہ سے نکلے اور ابو سفیان نے یہ خبر پاکر ضمضم غفاری کو مکہ معظمہ مین قریش سے مدد مانگنے بھیجا اور خود راہ چھوڑکر مکہ کو قافلہ لیچلا ضمضم جب مکہ مین پہونچا تو ابو جہل قافلہ کی مدد کرنے کو بہت لوگون کے ساتھ مکہ سے نکلکر بدر کی طرف چلا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی زفران مین تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کافرون کا لشکر آنے کی خبر دی مدارک مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ حال یہ ہی ادھر سے تو قافلہ آتا اور ادھر سے لشکر تم قافلہ کی ملاقات بہت دوست رکھتے ہو یا کافرون سے مقاتلہ اونمین سے بعض مسلمانون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم تو لڑائی پر آمادہ نہین ہین اگر قافلہ ہاتھ آجائے تو بہت مناسب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے متغیر ہوئے اور بڑے بڑے مہاجر اور انصار نے لڑائی اختیار کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گویا قوم کے قتل ہونے کی جگہ مین دیکھتا ہون اور آپ نے پتا بتایا کہ ابو جہل کو مسلمانون نے فلانی جگہ قتل کیا اور امیہ بن خلف کو فلانی جگہ اور سب سردارون کا حال اسی طرح آپ نے بیان فرمایا اور جو مقام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے تھے اونسے قدم بھر کا بھی فرق نہین پڑا تو حق تعالیٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہی کہ غنیمت موضع بدر پر جو کافرون کے زمین پر گرنے کی جگہ ہی تجھے لیجایگا كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ جس طرح کہ باہر لایا تجھے رب تیرا مِنْۢ بَيْتِكَ تیرے گھر سے کہ مدینہ ہی کافرون سے لڑائی واسطے بِالْحَقِّ اس ساتھ راستی اور صواب کے وَاِنَّ فَرِيْقًا اور تحقیق کہ ایک گروہ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون میں سے لَكٰرِھُوْنَ ○ البتہ کراہت رکھنے والے ہین بدر جانے سے اور سفر اور بے سامانی کے سبب سے وہ طبیعت کی کراہت تھی مخالفت کے طور پر حکم سے کراہت نتھی يُجَادِلُوْنَكَ جھگڑتے ہین تجھسے فِي الْحَقِّ بیچ اختیار کرنے حق بات کے کہ جہاد ہی بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ بعد اوسکے کہ

ظاہر ہو گیا اونپر یہ امر کہ جہاد واجب ہی یا تیرے بیان کرنے سے اونھون نے یہ بات جان لی ہی کہ دشمن پر فتح پاوینگے اور باوجود اسکے اسطرح جاتے ہین کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ گویا ہنکائے جاتے ہین اِلَی الْمَوْتِ طرف موت کے وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ ۝ اور گویا وہ دیکھتے ہین موت کی علامتین اور سبب اور یہ صورت اونکی مدد اور عدد اور استعداد کم ہونے کی وجہ سے تھی اسواسطے کہ تمام لشکر مین تین سو پچاس آدمی تھے اور ستر اونٹ اور دو گھوڑے اور چھ زرہین اور اٹھ تلوارین وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اور یاد کرو اوسے جب وعدہ دیا تمھین خدا نے اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ ایک کا دو گروہون مین سے یا کافرون کے قافلہ کا یا لشکر کا اَنَّھَا لَکُمْ وہ گروہ تمھارے واسطے ہی وَتَوَدُّوْنَ اور تم دوست رکھتے ہو اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ یہ کہ بے شوکت اور بے ہتھیار والا یعنی قافلہ تَکُوْنُ لَکُمْ ہو واسطے تمھارے اسواسطے کہ تمنے سن لیا ہی کہ قافلہ مین چالیس ہی سوار ہین اور کافرون کے لشکر مین نو سو پچاس مرد ہین تو تم اوسے چاہتے ہو جو بہت آسان ہی وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اور چاہتا ہی اللہ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ یہ کہ ثابت کرے حق کو بِکَلِمٰتِہٖ بسبب آیتون کے جو شوکت والی لڑائی کے باب مین نازل فرمائین یا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فتح وظفر کے وعدے کیے اونکے سبب سے یا کافرون کے قتل اور قید ہونے کے باب مین جو کلمات ازلی لوح محفوظ مین لکھے ہوئے ہین اونکے سبب سے وَیَقْطَعَ اور کاٹ ڈالے اور اوکھاڑ دے دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ جڑ کافرون کی اور معاندون کو نیست ونابود کر دے لِیُحِقَّ الْحَقَّ تاکہ ظاہر کر دے دین اسلام کو اونکے قتل کے سبب سے یا فتح دے اپنے پیغمبر کو وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ اور ظاہر کر دے کفر کو یا ضعیف کر دے مشرکون کا حکم اور کام وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اگرچہ نہ چاہین اور مکروہ جانین اوسے کافر اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ اور یاد کرو اوسے جب فریادرسی چاہتے تھے تم اپنے رب سے اور کہتے تھے کہ ہماری فریاد کو پہونچ ای فریادیون کی فریاد کو پہونچنے والے ای رب ہمارے فتح دے ہمین اپنے دشمن پر اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ ای خدا اگر مومنون کے اس گروہ کو تو ہلاک کریگا تو کوئی نہوگا جو تیری عبادت کرے فَاسْتَجَابَ لَکُمْ پس قبول کر لی خدا نے تمھاری دعا اور وعدہ فرمایا کہ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ مین مدد دینے والا ہون تمھین بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ ساتھ ہزار کے ملائکہ مین سے مُرْدِفِیْنَ ۝ ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ان ہزار سے وہ فرشتے مراد ہین جو لشکر ملائکہ کے آگے تھے یا اونکے افسر اور سردار اور تفسیر ثعلبی مین مجاہد رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ انھین ہزار فرشتون نے بدر کے دن قتل کیا انکے سوا اور فرشتون نے نہین اور وہ تین ہزار اور پانچ ہزار جو سورۂ آل عمران مین مذکور ہوئے وہ خوشخبری کے واسطے تھے اور دمیاطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ ایک ہزار تھے ایک ہزار کے بعد یہانتک کہ پانچ ہزار ہو گئے وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اور نہین کی خدا نے یہ امداد اِلَّا بُشْرٰی مگر خوشخبری فتح کی تمھارے واسطے وَلِتَطْمَئِنَّ بِہٖ اور تاکہ مطمئن ہون اوسکے سبب سے قُلُوْبُکُمْ دل تمھارے اور قلت اور ذلت کا خوف تمھارے دلون سے دور ہو جائے وَمَا النَّصْرُ اور نہین ہی فتح وظفر پانا اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ مگر پاس سے خدا کے ملائکہ وغیرہ کے سبب سے نہین اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ بیشک اللہ غالب ہی اور اپنے دوستون کو فتح دیتا ہی حَکِیْمٌ ۝ درست کام کرنے والا کہ دشمنون کو مغلوب اور مقہور کرتا ہی

ع ۱۴

اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اور یاد کرو وہ بات کہ کھینچی تمھارے سرون مین ہلکی سی نیند جبس فجر کو فریقین سے مقابلہ ٹھہرا تھا اوس شب کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلون مین بڑا وغدغہ پڑا اس جہت سے کہ انکا پڑاؤ ریگستان مین تھا کہ چلنے والے کے پاؤن وہان دھنستے تھے اور پانی بھی لشکر اسلام مین نہ تھا تو حق تعالی نے صحابہ پر اونگھ غالب کر دی اَمَنَةً مِّنْهُ ایمنی کے واسطے کہ حاصل تھی اوسکے پاس سے اور اوس نیند مین اکثر صحابہ کو احتلام ہو گیا صبح شیطان ملعون نے وسوسہ دینا شروع کیا کہ تم لوگون کو نماز پڑھنا چاہیے اور بعضے بے وضو ہو بعضے نجس اور پانی تمھارے پاس ہی نہین اور ریت مین تمھارے پاؤن دھنسے جاتے ہین اور کافر سخت زمین پر ہین اور پانی بھی اونکے قبضۂ قدرت مین ہی اور تم کہتے ہو کہ ہم خدا کے دوست ہین اور ہم مین خدا کا رسول ہی یہ کیونکر ہو گا حق تعالی نے بر محل پانی برسا دیا چنانچہ فرماتا ہی وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ اور نازل کیا تم پر مِّنَ السَّمَاءِ ابر سے یا آسمان کی طرف سے مَاءً پانی لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ تاکہ پاک کر دے تمھین بسبب اوس پانی کے حدث اور جنابت سے وَيُذْهِبَ عَنكُمْ اور لیجائے تمسے رِجْزَ الشَّيْطَانِ وسوسۂ شیطان کو کہ وہ کہتا تھا کہ نجاست اور نصرت باہم جمع نہین ہوتی لکھا ہی کہ اسقدر پانی برسا کہ نہرین جاری ہو گئین پس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے غسل اور وضو کر لیے اور اپنے چارپایونکو پانی پلایا اور ریت جو اونکے اور کافرون کے بیچ مین تھی بیٹھ گئی اور وسوسہ جاتا رہا وَلِيَرْبِطَ اور تاکہ باندھ دے عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ دلون پر تمھارے امیداری عنایت حضرت باری سے وَيُثَبِّتَ بِهِ اور تاکہ ثابت کر دے اوس مینھ کے سبب سے الْأَقْدَامَ ۝ قدم تمھارے یعنی جب ریت کی زمین پر مینھ برسا تو ریت کو جما کر مضبوط کر دیا تو مسلمانون کے قدم رکھنے کی جگہ مضبوط ہو گئی اور سخت زمین پر کافرون کا پڑاؤ تھا وہان بڑی کیچڑ ہو گئی اور بعضون نے کہا ہی کہ معرکۂ حرب مین ثبات قدم مراد ہی اِذْ يُوحِي رَبُّكَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وحی کی تیرے رب نے إِلَى الْمَلَائِكَةِ فرشتون کی طرف کہ مسلمانون کے لشکر مین صبح کو آئے اور وحی کا مضمون یہ تھا کہ أَنِّي مَعَكُمْ بیشک مین تمھارے ساتھ ہون امداد اور اعانت مین یا دشمنون کے شر سے مین تمھاری یاری اور نگہبانی کرنے والا ہون فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا پس مضبوط کر دو یعنی دلداری کرو مسلمانون کی انکا سیاہہ زیادہ کر کے یا انکی طرف سے کافرون سے لڑ کر اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خوشخبری کے سبب سے اسواسطے کہ مدارک مین لکھا ہی کہ فرشتے آدمیون کی صورت پر مسلمانون کی صف کے آگے چلتے تھے اور کہتے تھے کہ بشارت ہو تمھین کہ تمھی غالب ہوگے اور اللہ تمھارا یار ہی اور مردانہ رہو کہ تمھارے دشمن تھوڑے ہی سے ہین اور تمھی فتح نصیب ہو تو اس آیت کے معنی یہ ہین کہ اے فرشتو تم بشارت دو کہ مین سَأُلْقِي قریب ہی کہ ڈالدون فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا دلون مین اون لوگون کے جنھون نے حق چھپایا الرُّعْبَ خوف اور ڈر فَاضْرِبُوا پھر مارو اے فرشتو کافرون کو تلوارین فَوْقَ الْأَعْنَاقِ گردنون پر اونکی یعنی ذبح کے مقامون پر یا اونکے سرون پر امام واحدی امام ابن الانباری رحمہما اللہ تعالی سے نقل کرتے ہین کہ ملائکہ جب لڑنے پر مامور ہوئے تھے نہ جانتے تھے کہ ضرب مین کس عضو کا قصد کرنا چاہیے حق تعالی نے فرما دیا کہ اونکے سرون پر مارو وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ اور مارو اون مین سے یعنی کاٹ ڈالو کافرون کی كُلَّ بَنَانٍ ۝ سب اونگلیان اور بعضون نے کہا ہی کہ تمام ہاتھ پاؤن مراد ہین ذَٰلِكَ یہ ضرب اونھین پہونچانا بِأَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے شَاقُّوا اللَّهَ مخالفت کی خدا کی وَرَسُولَهُ اور اوسکے

رسول کی وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی خلاف کرے خدا کے اور اوسکے رسول کے فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ خدا
شَدِيْدُ الْعِقَابِ○ سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفت کرنے والون پر دنیا مین گرفتاری اور آخرت مین ذلت وخواری کے ساتھ
ذٰلِكُمْ یہ ہی عذاب تمہاری کافرو فَذُوْقُوْهُ پس چکھو اوسے جلدی وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق کہ واسطے کافرون کے ہی
ویرکے بعد عَذَابَ النَّارِ○ عذاب آتش دوزخ کا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اِذَا لَقِيْتُمُ جب
دیکھو تم الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اونھین جو کافر ہین زَحْفًا غول باندھے ہوئے اور باہم ملے ہوے تمسے لڑنے کو فَلَا تُوَلُّوْهُمُ
الْاَدْبَارَ○ تو نہ پھیرو اونکی طرف پیٹھین یعنی بھاگو نہین یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان کو دس کافرون اور زیادہ سے
نہ بھاگنا چاہیے اور آیہ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ سے منسوخ ہو گیا چنانچہ یہ حال انشاء اللہ تعالے عنقریب مذکور ہوگا وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ اور جو
کوئی پھیریگا اونکی طرف يَوْمَئِذٍ اوس دن دُبُرَهٗۤ پیٹھ اپنی اِلَّا مُتَحَرِّفًا مگر پھرا ہو واسطے جھپٹنے یا رعب اور دبدبے کے لِّقِتَالٍ لڑنے
کے لیے یعنی اپنے تئین ایسا دکھائے کہ گویا بھاگتا ہی اور حقیقت مین دشمن کو دھوکا دیتا ہی تاکہ وہ غافل ہو جائے اور یہ اوسکی
طرف پھر پڑے اَوْ مُتَحَيِّزًا یا پناہ لینے والا ہو اِلٰى فِئَةٍ طرف گروہ کے مسلمانون ہی مین سے یعنی میمنہ سے میسرہ کی طرف چلا جائے
یا میسرہ سے میمنہ کی جانب اور جو مسلمان کہ ان دو وجہون کے بغیر کافر کی طرف پیٹھ کریگا فَقَدْ بَآءَ پس تحقیق کہ وہ پھرا بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ ساتھ بڑے غصے کے خدا کی جانب سے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ اور اوسکے پھرنے کی جگہ دوزخ ہوگی وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ○ اور بری جگہ پھرنے کی ہی دوزخ لکھا ہی کہ جب لڑائی شروع ہوئی اور کافرون کے لشکر نے ایک ہی بار دھاوا
کیا تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گھر مین تھے کہ وہ لکڑی اور گھاس پھوس سے بنایا تھا وہان آپ نے دعا
شروع کی کہ ای اللہ فتح ونصرت کے باب مین جو تونے وعدہ کیا تھا وہ وفا کر پس جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا کہ ایک ہتھیلی بھر
خاک اوٹھا کر دشمن کی طرف پھینک دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیلی بھر خاک اور کنکریان اوٹھا کر فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
اور کافرون کے لشکر کی طرف پھینکدی حق تعالے نے وہ خاک اور سنگریزے سب مشرکون کی آنکھون مین ڈالدیے وہ اپنی آنکھین
ملنے لگے اور ملائکہ نے لڑنا شروع کیا اور مومن بھی کام مین لگے ستر سردار عرب قتل ہوئے اور ستر ہی کو قید کر لیا پھر اہل بدر تفاخر
کرنے لگے یہ کہتا کہ مین نے مارا وہ بولتا کہ مین نے قید کر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ پس تمنے نہین قتل کیا
دشمنون کو اپنی قوت سے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ اور مگر خدا نے قتل کیا اونھین اسطرح کہ تمھین نصرت دی اور ملائکہ کی
مدد سے تمکو اونپر غالب کر دیا وَمَا رَمَيْتَ اور نہین پھینکی تونے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مٹھی بھر خاک اونکے
مونھ پر اِذْ رَمَيْتَ جب کہ پھینکی تونے اور تیرا پھینکنا ایسا نہ تھا کہ وہ تمام لشکر کی آنکھون مین پڑجائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
اور مگر خدا نے پھینکی وہ خاک یعنی سب کافرون کی آنکھون مین پہونچا دی اور فعل کی اضافت بندہ کی طرف کرلینے کی راہ سے ہی
اور حق تعالی کی جانب پیدا کر دینے کی وجہ سے صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی نے صحابہ کو راہ
دکھائی ساتھ فنائے افعال کے اوسنے فعل کرنے اور اوسی فعل کو اپنے واسطے ثابت کرنے مین کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

قَتَلَهُمْ مگر چونکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنا فی الحق کے مقام مین تھے تو حق تعالی نے آپ سے فعل کو سلب کیا کہ وَمَا رَمَيْتَ
یعنی اور نہین پھینکی تو نے اور منسوب کیا اوس فعل کو آپ کی طرف کہ اِذْ رَمَيْتَ یعنی جب پھینکی تو نے اور ثابت کیا وہ فعل اپنے واسطے کہ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنی اور اللہ نے پھینکی تاکہ عین جمع مین تفصیل کے معنی کا افادہ کرے فَيَكُوْنُ الرَّامِيْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ
لَا بِنَفْسِهٖ یعنی پس ہوگا پھینکنے والا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ اللہ کے نہ ذات آپکی اور فتوحات مکی مین لکھا ہی کہ خاک پھینکنے مین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبب تھے کُنْتُ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَيَدَهٗ کے حکم سے تو وَمَا رَمَيْتَ مین سبب کا ازالہ حکم کے موافق ہوگا عین کے
سبب سے نہین اور یہ کلام قرب نفلی کے مرتبہ مین ہی اور نفحات الانس مت روائح انفاس جامعہ مین مذکور ہی کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کمال حال کے موافق آپکا استغراق حالت فنا مین سب انبیا علیہم السلام اور سب اولیا قدس اسرارہم پر بہت قوی تھا
اور چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام فنا فی اللہ مین مستغرق تھے اسواسطے حق تعالی نے اپنے کلام قدیم مین فعل کی نسبت آپکی طرف سے
دفع کی ہر چند کہ فعل کا ظہور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھا اسطرح پر کہ فرمایا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ یعنی وہ مٹھی بھر خاک دشمن پر تو نے نہین ڈالی
خدا نے ڈالی اور ایسا ہی نص حضرت داؤد علیہ السلام سے صادر ہوا اوسے حق تعالی نے فرمایا کہ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ یعنی داؤد نے جالوت کو
قتل کیا تاکہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ مین اور اور انبیا علیہم السلام کے رتبہ مین فرق ہو جائے حق تعالی بندہ کے
فعل کو اوس بندہ کی طرف اضافت فرمائے اور بندہ آفات اور حوادث کا محل ہی الغرض اور اوسمین بڑا فرق ہی کہ حق تعالی بندہ کا
فعل اپنی طرف اضافت فرمائے اور حق تعالی قدیم ہی اور آفات و حوادث سے منزہ ہی نظم مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ گفت حق ٭
کار حق بر کارہا دارد سبق ٭ گر بپرانیم تیر آن نے ز ماست ٭ ما کمان و تیر اندازش خداست ٭ تا نشد مغلوب کس این بر
نیافت ٭ گر تو خواہی آن طرف باید شتافت ٭ اور مولانا روم علیہ الرحمہ کی مثنوی سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ کی حقیقت
قرب فرضی کے مقام مین تھی اور یہ باتین جواہر التفسیر مین خوب تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہین وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خدا نے
جو کچھ کیا اسواسطے کیا کہ دین کو ظاہر کرے اور عطا فرمائے مومنون کو مِنْهُ اپنے پاس سے بَلَآءً حَسَنًا عطا اچھی کہ وہ نصرت
اور غنیمت ہی حقائق سلمی مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل ہی کہ بلائے حسن وہ ہی کہ نفوس سے اونھین فانی کر دے
اور فنا کے بعد خود اونکی ہویت کے ساتھ باقی کر دے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بلا حسن وہ ہی کہ جسپر پڑے عین بلا مین اوسے
مشاہدہ کا مبتلا کر دے نظم چو دانستی کہ این درد تو از کیست ٭ ز رنج خویشتن میباش خرم ٭ گر او زہرت دہد بہتر ز شکر ٭ ور او زخمت نہد خوشتر
ز مرہم ٭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہی تمھارا استغاثہ اور تمھاری دعا سنتا ہی عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہی تمھاری نیتین
لاجرم اوسنے دعا قبول ہی فرمائی ذٰلِكُمْ یہ ہی کام جو تمنے دیکھا وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی ہی کہ خدا مُوْهِنُ سست اور باطل کرنے والا ہی
كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ○ کافرون کے مکر اور حیلہ کو لکھا ہی کہ کافر جب مکہ سے نکلنے لگے تو حرم کے پردے پکڑ کر بولے کہ اے اللہ محمد کی
قوم کی طرف ہم جاتے ہین ان دونون قومون مین سے جو بہت راہ پائے ہوا اور جسکا دین فضل ہوا اور جو تیرا بڑا دوست ہو اوسے فتح دے
اور لڑائی کے دن بھی ابوجہل نے یہی دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ اَحَبَّ الْفِئَتَيْنِ اِلَيْكَ تو حق تعالی اہل مکہ کی طرف خطاب فرماتا ہی

تحکم کی راہ سے اورارشاد کرتا ہی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا اگر تمنے فتح اور نصرت طلب کی فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ تو آئی تمھارے سامنے فتح یعنی اوسی دین کی فتح ہوئی جو تمھے بہت پیارا ہی وَاِنْ تَنْتَهُوْا اور اگر باز رہو اے وہ کافرو جو باقی بچے ہو جنگ بدر میں کفر اور عداوت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ تو وہ بہتر ہی واسطے تمھارے اس جہان کے قتل اور اوس جہان کے عذاب سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا اور اگر پھر وگے مسلمانون سے لڑنے کو تو نَعُدْ پھر ینگے ہم بھی اونکی فتح و نصرت کی طرف وَلَنْ تُغْنِيَ اور دفع نکریگی عَنْكُمْ تمسے فِئَتُكُمْ جماعت تمھاری شَيْئًا کچھ بلائین سے وَّلَوْ كَثُرَتْ اگرچہ بہت ہے جماعت وَاَنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ساتھ مومنون کے ہی نصرت اور مدد دینے مین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اَطِيْعُوا اللّٰهَ اطاعت کرو اسکی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی وَلَا تَوَلَّوْا اور نہ پھرو اور انکار نکرو عَنْهُ اطاعت کا جو حکم ہی اوس سے یا جہاد سے یا حکم خدا سے یا مونھ نہ پھیرو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسواسطے کہ اس آیت سے اطاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امر اور آپکی مخالفت سے نہی مراد ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم خدا کی اطاعت کے بعد اس بات پر تنبیہ ہی کہ ای مسلمانو تم سُن لو کہ خدا کی اطاعت اوسکے رسول کی اطاعت مین ہی تو رسول کی اطاعت کا حکم جو تمھین ہوا اس سے مونھ نہ پھیرو وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ○ اور حال آنکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا ہون کہ وہ میرا رسول ہی یا تم سنتے ہو قرآن کی نصیحتین وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو تم كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا مثل اون لوگون کے جنھون نے کہا کہ سنا ہمنے جیسے اہل کتاب یا کفار یا منافق وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○ حال آنکہ وہ نہین سنتے ایسا سننا جس سے نفع اوٹھائین تو گویا وہ سنتے ہی نہین بیت مگو کہ می شنوم ہرچہ گفتۂ سعدی + چہ شد کہ می شنوی چون سخن نمی شنوی + اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ تحقیق کہ بدتر اون سب مین جو زمین پر چلتے ہین عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک الصُّمُّ بہرے لوگ ہین حق سننے سے الْبُكْمُ گونگے لوگ ہین حق بات کہنے سے الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ وہ لوگ جو نہین دریافت کرلیتے حق کو اور وہ بہائم سے بدتر اس جہت سے ہین کہ عقل جسکے سبب سے انسان سب حیوانون سے افضل ہی اوس سے اونھون نے مونھ پھیر لیا ہی اور نفس و طبیعت کی متابعت کی طرف دوڑتے ہین تبیان مین لکھا ہی کہ اس قوم سے بنی عبدالدار کے لوگ مراد ہین کہ اونمین سے دو آدمیون کے سوا کوئی ایمان ہی نہین لایا ایک مصعب بن عمر دوسرے حرملہ رضی اللہ عنہما وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ اور اگر جانتا اللہ کہ فِيْهِمْ خَيْرًا اونمین بھلائی ہی کہ وہ آیات قرآن سے فائدہ حاصل کرتا ہی لَّاَسْمَعَهُمْ البتہ سناتا اونھین یعنی اوس سننے کی توفیق دیتا جو اونھین فائدہ دیتی وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ اور اگر سناتا خدا اونھین اور وہ تصدیق کرتے تو لَتَوَلَّوْا بیشک پھر جاتے وہ ایمان سے وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ اور وہ انکار کرنے والے ہین حق ماننے سے ایک قول یہ ہی کہ مکہ معظمہ کے کافر کہتے تھے کہ ای محمد قصی بن کلاب کو ہمارے واسطے زندہ کرو وہ مرد متبرک تھا کہ تیرے صدق پر وہ گواہی دے اور تیرا ایمان لائے اور ہم بھی ایمان لائین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر خدا اونھین قصی کا کلام سُنا دے تو بھی وہ ایمان نہ لائین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ای گروہ ایمان والون کے اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ قبول کرو واسطے اللہ کے وَلِلرَّسُوْلِ اور واسطے رسول کے اِذَا دَعَاكُمْ جب پکارے تمھین رسول لِمَا يُحْيِيْكُمْ واسطے اوس چیز کے جو زندہ کر دے تمھین یعنی علوم دینیہ کہ دل کی زندگی اوس سے ہی

یا عقائد صحیحہ اور اعمال فاضلہ کہ انکے سبب سے جنت مین حیات ابدی حاصل ہوگی یا جہاد کہ تمھاری بقا کا سبب ہی اسواسطے کہ اگر جہاد نہ کروگے
تو دشمن غلبہ کرکے تمھین ہلاک کرینگے یا شہادت کہ خدا کے نزدیک زندگی ہی یا قرآن شریف کہ مسلمانون کے دلون کو زندہ کرنیوالا ہی
وَاعْلَمُوْٓا اور جان لو تم اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اسے یَحُوْلُ حائل ہوتا ہی بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ درمیان مرد کے اور اوسکے دل کے
صاحب انوار نے فرمایا کہ بندہ کے ساتھ کمال قرب الٰہی کی یہ تمثیل ہی اور تنبیہ ہی اس بات پر کہ حق تعالیٰ ہولون کی باتون اور ارادون پر
مطلع ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اس بات کی تمثیل اور تصویر ہی کہ عزیمتین فسخ کرنے اور ہمتین توڑنے مین بندہ کے دل کا خدا ہی مالک ہی
یا آمادہ کرتا ہی دل کو صاف اور خالص کرنے کے لیے مبادرت کرنے پر قبل اس بات کے کہ حق تعالیٰ مرد اور اوسکے دل مین
موت کے سبب سے جدائی ڈالدے اور عمل کی فرصت فوت ہوجائے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ حق تعالیٰ جدائی ڈالتا ہی
بندہ مین اور اوسکی مرادمین اور یہ کہ حق تعالیٰ مقلب القلوب ہی جسطرح چاہتا ہی دل کو پھیر دیتا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ علما لکو
طوبیٰ پاتے ہین اور لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اوسی کی طرف اشارہ ہی اور عارف لوگ دل کو گم کردیتے ہین یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اوسی سے
عبارت ہی ابتدا مین سالک دل سے ناچار ہی اور انتہا مین دل حجاب یار ہی بیت زین پیش ہمین دیدیش از سر دل خویش ؛ دل نیز حجاب شد و برداشت
ز پیش ؛ وَاَنَّهٗٓ اور یہ بھی جان لو کہ تم اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ اوسکی طرف حشر کیے جاؤگے اور وہ تمھین تمھارے عمل کی جزا دیگا
وَاتَّقُوْا اور پرہیز کرو فِتْنَةً اوس گناہ سے کہ اگر پہونچے اوسکا عذاب تو لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا نہ پہونچا اون لوگون کو جنھون نے
ظلم کیا مِنْكُمْ خَآصَّةً تم مین سے خاص کر یعنی وہ اونھی کے ساتھ خاص نہو بلکہ عام ہو ظالم اور غیر ظالم سب کو اوس فتنہ کا اثر پہونچے
اور وہ کلمہ جدا ہوجانے اور بدعتین ظاہر ہونے اور امر معروف اور نہی منکر مین خیانت اور اخفا کرنے اور جہاد مین کسل اور کاہلی
کرنے کے وقت ہی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم یہ کہ خدا جو عذاب کرے تو شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنیوالا ہی
اوسپر جیسے ظلم اور گناہ کا اثر غیر کو پہونچنے والا ہو وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو اے مہاجرو اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ اوسے کہ تم تھوڑے سے تھے
مُّسْتَضْعَفُوْنَ بیچارے فِی الْاَرْضِ مکہ مین ہجرت کے پہلے تَخَافُوْنَ ڈرتے تھے اَنْ یَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ
اس سے کہ ہنکادین تمھین کفار قریش یا تم یہ ڈرتے تھے کہ مکہ سے نکلوگے تو عرب کے مشرک تمپر دوڑ آئینگے فَاٰوٰىكُمْ پھر جگہہ دی خدا نے
تمھین مدینہ مین وَاَیَّدَكُمْ اور تائید کی اور قوت دی تمھین بِنَصْرِهٖ اپنی یاری اور مددگاری سے یا انصار کی معاونت یا بدر کے دن
ملائکہ کی امداد سے وَرَزَقَكُمْ اور روزی دی تمھین مِّنَ الطَّیِّبٰتِ پاکیزہ غنیمتون سے جو اگلی امتون پر حلال نہ تھین لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ○ چاہیے کہ تم شکر کرو ان نعمتون کا امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے باتین سنتے اور اونھین افشا کردینے مین کوشش کرتے اور منافق اون باتون سے مطلع ہوکر مشرکون کو خبر پہونچادیتے تو حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ خیانت نہ کرو
خدا اور رسول کی افشاے راز مین اور ایک قول یہ ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ابو لبابہ کو بنی قریظہ کے
حصار پر بھیجا اور حصار سے اوترآنے کے باب مین یہود نے اونسے مشورہ کرکے کہا کہ محمد ہمارے ساتھ کیا کریگا اگر ہم اوترآئین

ابولبابہ نے اونگلی سے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنی سب کو قتل کروا لینگے اور یہ کہتے ہی تنبہ ہوا کہ مین نے خیانت کی پس چلا آیا اور مسجد نبوی مین آئے اور اپنے تئین ستون مین باندھ دیا یہانتک کہ اونکی توبہ قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ خیانت نہ کرو خدا کے ساتھ فرض چھوڑ کر اور رسول کے ساتھ سنت چھوڑ کر وَتَخُونُوٓا اَمٰنٰتِكُمْ اور خیانت نکرو امانتون مین جو ایک دوسرے کے پاس رکھتے ہو وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور تم جانتے ہو کہ خیانت کرنے کا برا وبال ہی اور یا جانتے ہو کہ امانت کی حفاظت تمپر واجب ہی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ اور جانو تم یہ کہ مال تمھارے وَاَوْلَادُكُمْ اور اولاد تمھاری فِتْنَةٌ محنت ہین خدا کی طرف سے کہ اونکے سبب سے خدا تمھین آزماتا ہی تو چاہیے کہ مال اور اولاد کی محبت تمھین گناہ واقع ہونے مین نہ رکھے احمد الطائی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ حق تعالی نے مال اور اولاد کو فتنہ فرمایا ہی تا کہ ہم فتنہ سے الگ ہو جائین اور ہم خلاف حکم الٰہی اس فتنہ کو ہمیشہ زیادہ ہونا چاہتے ہین بیت جوان و پیر کہ در بند مال و فرزند اند ✢ نہ عاقل اند کہ طفلان ناخردمند اند ✢ وَاَنَّ اللّٰهَ اور جان لو تم کہ اللہ عِنْدَهٗٓ پاس اوسکے اَجْرٌ عَظِيْمٌ اجر بڑا تو چاہیے کہ تم اجر طلب کرنے مین کوشش کرو اور مال کی جمعیت اور اولاد کی محبت چھوڑ دو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے گروہ ایمان والون کے اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ اگر ڈرو اللہ سے اور تقوی کو اپنا شعار کرلو تو يَجْعَلْ لَّكُمْ کر دیگا واسطے تمھارے یعنی دیگا تمھین فُرْقَانًا ایک فرق کرنیوالا کہ اوسکے سبب سے جدا ہو جائے باطل حق سے یا تمھارے دلون کو ہدایت کر دیگا کہ اوسکے سبب سے فرق کرلوگے حق اور باطل مین یا تم مین اور تمھارے غیر مین ظاہرون مین جدائی کر دیگا یا نجات خطرہ والی چیزون سے یا شبہون سے نکلنے کی راہ دیگا یا ایسا ظہور عطا فرمائیگا کہ اوسکے سبب سے تم مشہور ہو جاؤگے اور سب طرف تمھارا شہرہ ہو جائیگا اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حق سبحانہ تعالی تقوی کے سبب سے افاضہ فرماتا ہی تمپر اپنے جلال کے اسرار اور اپنے جمال کے انوار کہ تم فرق کرلو حدوث اور قدم مین اور پہچان لو وجود اور عدم کے بھید اور حضرت شیخ محی الدین اور اونکے تابع لوگون کے کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ متقی وہ ہی جسنے حق سبحانہ تعالی کو اپنا بچاؤ کرلیا ہو ذات اور صفات اور افعال مین اوسکا فعل خدا کے افعال مین فانی ہو گیا ہو اور اسکی صفت خدا کی صفات مین نیست ہو گئی ہو بیت گم شدہ چون سایہ اندر آفتاب ✢ یا چو بوی گل و اجزای گلاب ✢ وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ اور دور کر دیگا تم سے سَيِّاٰتِكُمْ برائیان تمھاری وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدیگا تمھین یعنی تمھارے گناہ کبیرہ تقوی کے سبب سے یا اپنی مشیت کی وجہ سے تمھارے گناہون سے درگذر کریگا وَاللّٰهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ بڑا افضل والا ہی لکھا ہی کہ جب ہجرت کی اجازت ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے مدینہ منورہ کا قصد کیا اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ تعالی عنہما کے سوا اور کوئی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین نہ رہا قریش اس حال سے متردد ہو کر دار الندوہ مین جمع ہوئے اور ابلیس شیخ نجدی کی صورت پر اوس مجمع مین داخل ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین مشورہ پوچھا ایک کافر بولا کہ محمد کو ایک گھر مین قید کرنا چاہیے اور دروازہ مضبوط بند کرکے پیاسے سے کھانا پانی دینا چاہیے کہ وہ مر جائے ابلیس نے یہ صلاح پسند نہ کی اور بولا کہ مدینہ کے بہت لوگ ایمان لائے ہین اور اوسکے یار وہان بہت جا چکے ہین اور بنی ہاشم بھی اس شہر مین بہت ہین سب متفق ہوکر تم سے لڑینگے اور اوسے چھوڑا لینگے دوسرا بولا کہ اوسے اس ملک سے نکال دینا چاہیے کہ جہان اوسکا جی چاہے چلا جائے ابلیس بولا کہ جہان وہ جاتا ہی لوگ اوسکے گرویدہ اور فریفتہ ہو جاتے ہین بہت لوگون کو فریب دیگا

اور پھر اگر تم سے مقاتلہ کریگا ابوجہل لعنۃ اللہ تعالی بولا کہ میری رائے یہ ہے کہ قریش اور اونکے خلفا کے ہر قبیلہ مین سے ایک ایک آدمی کو بلاؤن کہ سب ملکر
اوسے قتل کرین اور اوسکا خون سب قبیلون مین پھیل جائے اور بنی ہاشم سب قبیلون سے نہین لڑسکتے ناچار بالضرور دیت پر راضی
ہوجائینگے ابلیس بولا کہ یہی رائے ہے ابوجہل لعنۃ اللہ علیہ نے ہر قبیلہ سے ایک آدمی بلایا اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اوسی شب مین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو قتل کرین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کردی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
اپنے بچھونے پر لٹا دیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ غار مین تشریف لیگئے تو حق تعالی اپنے رسول کو کافرون کا وہ حیلہ
یاد دلاتا ہے اور فرماتا ہے وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ اور یاد کر اوسے کہ مکر کیا تیرے ساتھ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کافرون نے لِیُثْبِتُوْکَ تاکہ
قید کرین تجھے اَوْ یَقْتُلُوْکَ یا قتل کرین تجھے مختلف تلوارون سے اَوْ یُخْرِجُوْکَ یا نکالدین تجھے مکہ سے وَیَمْکُرُوْنَ اور
وہ برا حیلہ کرتے تھے وَیَمْکُرُ اللّٰہُ اور خدا اونھین اونکے مکر کی جزا دیتا ہے وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ○ اور اللہ بہتر جزا دینے والا ہے
مکارون کو اور جزا یہ ہے کہ اونکا مکر اونھی پر پھیرتا ہے اور یہ جو کنوان اورون کے واسطے کھودتے ہین اوسمین اونھی کو ڈالتا ہے بیت ہر کہ
در راہ کسے چاہی کند خویش را آخر دران چاہ افگند لکھا ہے کہ نضر بن حارث لعن اللہ علیہ فارس کے شہرون مین تجارت کے واسطے
آیا تھا یہان رستم اور اسفندیار کے قصے مول لیے اور عربی مین ترجمہ کرکے مکہ شریف مین لیگیا اور کہنے لگا کہ یہ قصے جو مین لایا ہون اون
قصون سے بہتر ہین جو محمد پڑھکر ہمین سنایا کرتا ہے تو حق تعالی نضر کے عناد سے خبر دیتا ہے کہ وَاِذَا تُتْلٰی اور جب پڑھی جاتی ہین
عَلَیْھِمْ نضر اور اوسکی متابعت کرنے والون پر اٰیٰتُنَا آیتین ہماری تو قَالُوْا کہتے ہین قَدْ سَمِعْنَا تحقیق ہم نے سنا یہ کلام
لَوْ نَشَآءُ اگر چاہین ہم تو لَقُلْنَا البتہ کہین ہم مِثْلَ ھٰذَآ مثل اسکے اور یہ اونکی ڈینگ تھی اسواسطے کہ حق تعالی نے
کفار عرب سے فرمایا کہ فَاْتُوْا بِمِثْلِہٖ یعنی لاؤ تم اسکے مثل اور وہ عاجز ہوئے تو اس بات کے اظہار سے عناد اور غلبہ چاہنا مقصود تھا کہ ایک
کہتا تھا کہ مین اسکے مثل کہتا ہون اور دوسرا کہتا تھا کہ اِنْ ھٰذَآ نہین ہے یہ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ○ مگر قصے کہ اگلے
لوگون نے لکھے ہین اور ہمین بھی یہ قصے یاد ہین یہ باتین سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے تجھپر ارے یہ خدا کا کلام ہے
اور اللہ کے پاس سے نازل ہوا ہے نضر نے اس بات کے جواب مین یہ دعا کی جسکی خبر حق تعالی دیتا ہے کہ وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اور یاد کر اوسے
جب نضر نے اور اوسکی متابعت کرنے والون نے جو اوس سے متفق تھے کہا کہ اے اللہ اِنْ کَانَ ھٰذَا اگر ہے یہ قرآن ھُوَ الْحَقَّ سچ
اور درست اور اوتارا گیا مِنْ عِنْدِکَ تیرے پاس سے فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا تو برسا ہم پر حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ پتھر آسمان سے
جس طرح اصحاب فیل پر تو نے برسائے تھے اَوِ ائْتِنَا یا لا ہم پر بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ عذاب دکھ دینے والا ہلاک کرنے والا اس دعا سے
غرض قرآن کے باطل ہونے پر اونکی یقین ظاہر کرنا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ اور نہین ہے خدا کہ عذاب کرے اونھین
اگرچہ دعا کرکے وہ عذاب مانگتے ہین اور جلدی کرتے ہین وَاَنْتَ فِیْھِمْ حال آنکہ تو اونمین ہے اور سنت الہی یون جاری ہے
کہ جبتک پیغمبر اپنی قوم مین رہے اوسوقت تک اوس قوم کو ہلاک نہین کرتا خصوصا تو کہ رحمۃ للعالمین ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ
اور نہین ہے خدا عذاب کرنے والا اونھین وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ○ اور حال آنکہ وہ استغفار کرتے ہین یعنی اونمین استغفار کرنے والے

مومن ہین بس اونکی برکت سے اونھین بلا نہین پہونچتی ہی یا بالفرض اگر کافر استغفار کرین اور اونکا استغفار کرنا یہ ہی کہ ایمان لائین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ زمین پر دو امانین تھین ایک جاتی رہی ایک باقی ہی جو امان تشریف لیگئی وہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھی اور جو امان باقی ہی وہ استغفار ہی آے عزیز استغفار تو اتر اور ثبات سے گناہ کا مانع ہی بلکہ گناہ زائل اور محو ہو جانے کا سبب ہی تو استغفار غضب الٰہی کا سبب نہین ہوتا بلکہ عفو اور مغفرت کا وسیلہ ہی جیسا کہ حدیث قدسی ہی کہ حق تعالی نے فرمایا مجھسے مغفرت طلب کرو مین بخشدونگا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ مثنوی گفت حق کا مرز شن زمن می طلب ÷ کان طلب مغفور باشد سبب ÷ از پئے زہر گناہ ار شنوی ÷ ہست استغفار تریاق قوی ÷ وَمَا لَهُمْ اور کیا ہی اونھین اور کیا محل ہی اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ یہ کہ نہ عذاب کرے اونھین اللہ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ حال آنکہ وہ باز رکھتے ہین رسول اور مومنون کو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف سے اور باہر سے نکالے دیتے ہین وَمَا كَانُوْۤا اور نہین ہین وہ اَوْلِيَآءَهٗ متولی مسجد حرام کے اوسکے یہ فرونکے قول کی رو ہی کہ وہ کہتے تھے نَحْنُ وُلَاةُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ہم مسجد حرام کے سرراہ کار اور صاحب اختیار ہین حق تعالی نے فرمایا کہ شرک پائے جانے کے سبب اونھین مسجد حرام کی ولایت نہ چاہیے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ نہین ہین مسجد حرام کی تولیت کے لائق اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ مگر پرہیز کرنے والے شرک سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ مگر اکثر اونکے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے کہ ولایت اونکا حق نہین اور بعضے جانتے ہین اور عناد کرتے ہین وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ اور نہین ہی دعا مشرکون کی عِنْدَ الْبَيْتِ نزدیک خانہ خدا کے اِلَّا مُكَآءً مگر سیٹی وَّتَصْدِيَةً ؕ اور تالی بجانا بعضے کافرون کی یہ عادت تھی کہ مرد اور عورتین ننگے طواف کرتے اور سیٹیان اور تالیان بجاتے اور ایک قول یہ ہی کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تو وہ بھلا دینے کے واسطے سیٹی اور تالیان بجاتے اور اس تقدیر پر صلوۃ سے وہ نماز مراد ہی جسکا حکم کیا گیا ہی فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکھو اے کافرو عذاب کہ قتل اور قید ہونا ہی بدر کے دن اور جلنا اور عذاب ہی حشر کے دن بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ بسبب اسکے ہو تم کہ کفر کرتے ہو اعتقاد کی راہ سے بھی اور عمل کے رو سے بھی لکھا ہی کہ بدر کے قصد پر مکہ معظمہ سے کافر جب نکلے تو بارہ اشراف عرب مقرر کیے کہ اونمین سے ہر ایک ایک دن لشکر کو کھانا دے تو ہر ایک اشراف نو دس اونٹ روزمرہ کاٹتا حق تعالی فرماتا ہی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ کافر یعنی لشکر بدر کو کھانا دینے والے يُنْفِقُوْنَ خرچ کرتے ہین اَمْوَالَهُمْ مال اپنے اور اونٹ مول لیکر قتل کرتے ہین اور کفار کو کھلاتے ہین لِيَصُدُّوْا تاکہ باز رکھین لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ راہ خدا سے کہ رسول کی متابعت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنگ بدر کے بعد دو ہزار عرب کو ابوسفیان نے جنگ احد کے واسطے مزدوری پر مقرر کیا یہ لوگ اوس لشکر کے علاوہ تھے جو خود آیا تھا یا جس قافلہ کو ابوسفیان بھگا لایا تھا اوسکے لوگون نے اپنے مال کا نفع کہ پچاس ہزار مثقال سونا تھا لشکر پر خرچ کیا اور جنگ احد مین گئے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے مال خرچ کرتے ہین فَسَيُنْفِقُوْنَهَا پس قریب ہی کہ اپنا تمام مال خرچ کر دین ثُمَّ تَكُوْنُ پھر ہو وہ خرچ کر ڈالنا عَلَيْهِمْ اونپر حَسْرَةً حسرت اور غم اسواسطے کہ مال تو سب خرچ ہو گیا ہوگا اور مقصود نہ حاصل ہوا ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۵ؕ پھر مغلوب ہو گئے آخر کو یعنی فتح مکہ کے دن اور اعجاز قرآن کے

دلائل سے ہو کہ قبل وقوع ایک چیز کی خبر دی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جو لوگ کہ ثابت رہے کفر پر اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۙ
طرف دوزخ کے ہنکا دیے جائینگے لِيَمِيْزَ اللّٰهُ اور یہ کافرون کا مغلوب ہونا اسواسطے ہو کہ جدا کرے اللہ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ
ناپاک کو کہ کافر ہی پاک سے کہ مومن ہی وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ اور اکٹھا کرے اور ساتھ کر دے کافرون کو بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ بعض کو
بعض پر فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا پھر ڈھیر کر دے سبکو فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ پھر داخل کر دے سبکو دوزخ مین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ
ناپاکون کا یا لشکر بدر پر خرچ کرنے والون کا هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۧ وہ ہین نقصان پانے والے اپنی جانون مین یا اپنے
مالون مین قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا کہہ واسطے اونکے جو کافر ہین جیسے ابوسفیان اور اوسکے یار اِنْ يَّنْتَهُوْا اگر باز رہین کفر سے
اور رسول کی عداوت سے تو يُغْفَرْ لَهُمْ بخشا جائیگا واسطے اونکے مَّا قَدْ سَلَفَ جو کچھ گذرا اونکے گناہون مین سے
وَاِنْ يَّعُوْدُوْا اور اگر پھر یگے رسول کے ساتھ عداوت اور محاربہ کرنے کی طرف فَقَدْ مَضَتْ پس تحقیق کہ گذری ہو سُنَّتُ
الْاَوَّلِيْنَ ۝ سنت الٰہی اگلے لوگون کے ساتھ جنھون نے پیغمبرون پر لشکر کشی کی اور آخر تباہ اور ہلاک ہو گئے گویا کہ یہ فرقہ بھی یہی امید
رکھتے ہین وَقَاتِلُوْهُمْ اور قتل کرو اے مومنو کافرون کو حَتّٰى لَا تَكُوْنَ تاوقتیکہ نہ رہے فِتْنَةٌ شرک یعنی بت پرست اور
اہل کتاب مین سے کوئی مشرک نہ باقی رہے وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اور ہو جائے دین خالص توحید ہو یا عبادت خدا کے
واسطے پس فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز رہین کفر سے یا مسلمانون کے ساتھ لڑنے سے یا جزیہ قبول کرے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہے اور اوس کام کے موافق جزا دیگا وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر انکار
کرین قبول حق سے اور لڑائی سے باز آئین تو اے مسلمانو تم کچھ الم نہ کھو فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ پس جانو یہ کہ اللہ مَوْلٰىكُمْ مددگار
اور مددگار تمھارا ہی نِعْمَ الْمَوْلٰى اچھا یار ہی اللہ کہ اپنے دوستون کو ضائع نہین چھوڑتا وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ اور خوب مددگار ہی کہ مسلمانون کو
مشرکون پر غالب کرتا ہی

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ اور جانو تم اے مومنو کہ جو غنیمت لی ہی تمنے کافرون سے غالب ہو کر مِّنْ شَيْءٍ جس کسی چیز سے
کہ چیز کا نام اوسپر ہے سکن فَاَنَّ لِلّٰهِ پس تحقیق اللہ کے واسطے ہی خُمُسَهٗ پانچوان حصہ اوسکا وَلِلرَّسُوْلِ اور واسطے رسول کے ہی
وَلِذِي الْقُرْبٰى اور رسول کے قرابت والون کے لیے کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہین وَالْيَتٰمٰى اور مسلمانون کے یتیمون کے
واسطے جو فقیر ہون وَالْمَسٰكِيْنِ اور فقیر محتاجون کے لیے جو مسلمان ہون وَابْنِ السَّبِيْلِ اور مسافر مسلمانون کے واسطے
یا اون لوگون کے لیے جو مسلمانون کے یہان اوترین سب علما اس بات پر متفق ہین کہ اس آیت مین خدا کا ذکر برکت اور تعظیم کے واسطے ہی اور
غنیمت مین سے چار حصے قتال کرنے والون کے واسطے اور پانچوان حصہ پانچ حصون پر تقسیم ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چار ولی
گروہون کے واسطے ہی جنکا ذکر آیت مین ہی اور اب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ مسلمانون کے نیک کامون مین صرف کرنا چاہیے
یا امام وقت کو دینا چاہیے یا باقی چارون حصون مین ملا دینا چاہیے اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
وفات سے آپ کا اور ذوی القربیٰ کا حصہ ساقط ہو گیا اور تمام غنیمت باقی تین گروہ پر صرف کرین اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ

نزدیک غنیمت کی تقسیم امام کی راے پر ہی جہان ضرور جانے صرف کرے آبو العالیہ اور ربیع رحمہما اللہ تعالی تنہا [illegible] ہین کہ غنیمت کا
پانچوان حصہ چھہ جگہ تقسیم کرنا چاہیے ایک حصہ خاص خدا کے واسطے [illegible] قول مقبول [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
چارون گروہ کے لیے جنکا ذکر ہوا اور چوتھا حصہ انکے [illegible]
وغیرہ پر غنیمتین تقسیم کرنے کی بحث فقہ کی کتابون مین ہی [illegible]
اور [illegible] کے واسطے ہی [illegible] اِنْ كُنْتُمْ [illegible]
آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کے وَمَا اَنْزَلْنَا اور ساتھ اوس چیز کے جو اوتاری ہمنے آیتین یا ملائکہ [illegible]
[illegible] عَلٰى عَبْدِنَا اپنے بندہ پر کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین يَوْمَ الْفُرْقَانِ جنگ بدر کے دن کہ حق کا باطل سے
جدا ہونا اوسدن تھا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ جسدن کہ ملے تھے دو گروہ مسلمانون اور کافرون کے اور وہ جمعہ کا دن اور رمضان کی
سترھوین تاریخ ہجرت کا دوسرا سال تھا وَاللّٰهُ اور خدا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اوپر سب چیزون کے قَدِيْرٌ قادر ہی ضرور تھوڑے
آدمیون کو بڑے لشکر پر غالب کرتا ہی اِذْ اَنْتُمْ یاد کرو وہ کہ تھے تم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا کنارے میدان مدینہ سے بہت نزدیک اور وہ ایک ریگستان تھا کہ
اوسمین [illegible] دھنستے تھے اور تمہارے پاس وہان پانی نہ تھا وَهُمْ اور وہ یعنی تمہارے دشمن تھے بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى
میدان کے کنارے مدینہ سے بہت دور اور اوسکی زمین مضبوط تھی اور وہ لوگ پانی پر بھی قادر تھے وَالرَّكْبُ اور سوار قافلہ کے
یعنی ابوسفیان اور اوسکے یار تھے اَسْفَلَ مِنْكُمْ بہت نیچے تمہارے مکان سے تین کوس اسواسطے کہ وہ لوگ بدر مین آکے
مگر جدا جدا ساحل کے عازم ہوئے تھے وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ اور اگر قتال کا وعدہ ہوتا تم مین اور قریشیون مین جمع ہونے کا عدوۂ قصوی پر
اور تم اونکے لوگون اور ہتھیارون کی کثرت سے خبر پاتے تو لَاخْتَلَفْتُمْ البتہ خلاف کرتے تم فِي الْمِيْعٰدِ اپنے وعدہ مین
اونکے خوف سے اسواسطے کہ تم تھوڑے تھے اور ننگے تھے اور وہ بہت تھے اور ہتھیار باندھے ہوئے وَلٰكِنْ اور مگر خدا نے جمع کر دیا تمہین
اور اونھین بے وعدہ کے لِيَقْضِيَ اللّٰهُ تاکہ حکم کرے خدا یا پورا کرے اَمْرًا اوس کام کو کہ كَانَ مَفْعُوْلًا تھا ہونے والا اوسکے
علم مین اور اس لائق تھا وہ کام کہ کیا جائے اور وہ دوستون کی نصرت ہی اور دشمنون پر قہر لِيَهْلِكَ اسواسطے کہ ہلاک ہو جائے
مَنْ هَلَكَ جو ہلاک ہوتا ہی عَنْ بَيِّنَةٍ دلیل ظاہر سے جو قائم ہی ساتھ حق کے وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ اور جیتا رہے جو کوئی کہ جیتا ہی
عَنْ بَيِّنَةٍ دلیل ظاہر اور مشہور سے یعنی روز بدر کا واقعہ بڑی دلیلون مین سے ہی جسنے دیکھا وہ اگر مرتا ہی یا جیتا ہی تو اوسے کوئی دلیل اور
عذر نہین ہی اور یا مَنْ هَلَكَ سے کافر اور مَنْ حَيَّ سے مسلمان مراد ہین یعنی اوسنے کفر اور اسلام کا صادر ہونا کھلی ہوئی دلیل پر ہی جو کافر ہوا
اوسکا بطلان کھلا ہوا ہی اور جو شخص اسلام پر ثابت رہا اوسکی حقیت صاف یقینی ہی وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ لَسَمِيْعٌ سننے والا ہی
مومن اور کافر کی باتین عَلِيْمٌ جاننے والا ہی اونکے احوال ترجمہ کشف مین مذکور ہی کہ گوہر شب افروز عقل کو جسطرح دوستون کے
سینہ مین سپرد کرتے ہین تو اسی دشمنون کی آنکھین مین بھی [illegible] دیتے ہین لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ کہ ہلاک ہو جائے
جو ہلاک ہوتا ہی دلیل سے اور جیتا رہے جو جیتا ہی دلیل سے یعنی نور عقل کی تجلی اگر عنایت اور توفیق کی طرف سے

چمکتی ہی تو دوست اوس سے راہ پاتے ہین اور اگر قہر اور خذلان کی جانب سے چمکتی ہی تو دشمنون کی آنکھون سے روشنی جاتے رہنے کا سبب ہوتی ہی
یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا **نظم** خنک آنکس کہ عقل رہبر وست ٭ ہر دو عالم بطوع چاکر اوست ٭ عقل کان رہنماے حیلہ ایست ٭ آن نہ
عقل ست کان ع قیلہ ایست **نقل ہی** کہ جس رات کی فجر کو جنگ بدر واقع ہوئی اوس رات کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین
لشکر قریش کو بہت تھوڑا سا اور خراب حال ذلیل دیکھا اور اوسکی تاویل فرمائی کہ دوست غالب اور دشمن مغلوب ہونگے مسلمانون نے
جب یہ خواب اور تعبیر سنی تو نہایت خوش ہوئے حق تعالی وہ نعمت یاد دلاتا ہی اور ارشاد فرماتا ہی کہ یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ اوسے کہ جب دکھایا تجھے اونکا لشکر خدا نے فِيْ مَنَامِكَ تیرے خواب مین قَلِيْلًا تھوڑا کہ تو نے
جب اصحاب کو خبر دی تو وہ دلیر ہوئے اور نصرت کے وعدے سے اونھین قوت ہوئی وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا اور اگر خدا تجھے
دکھاتا اون لوگون کو بہت اور تو اصحاب کو یہ خبر دیتا تو لَّفَشِلْتُمْ البتہ بددل ہو جاتے تم ای اصحاب وَلَتَنَازَعْتُمْ اور البتہ
جھگڑتے تم فِي الْاَمْرِ امر قتال مین کہ آیا ہم لڑین یا بھاگ جائین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا نے سَلَّمَ سلامت رکھا تمھین بددلی
اور تنازع سے یا دشمنون کے ضرر سے اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بیشک وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ساتھ اوس چیز کے جو سینون مین ہی
جرأت اور ڈر اور رضامندی اور ہار لینا وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اور اوسے یاد کرو ای صحابہ کہ دکھائے خدا نے تمھین دشمن اِذِ الْتَقَيْتُمْ
جب ملاقات کی تمنے فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ تمھاری آنکھون مین قَلِيْلًا تھوڑے کہ تمھارا دل قوی ہوا اونکی لڑائی پر حق تعالی نے قریش کا
لشکر مسلمانون کی نظرون مین تھوڑا کر دیا انھین ثابت رکھنے اور اپنے رسول کا خواب سچ کرنے کو لکھا ہی کہ جب دونون صفون سے
سامنا ہوا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس شخص سے فرمایا جو اونکے پہلو مین تھا کہ دشمن ستر ہونگے وہ شخص بولا
کہ سو کے قریب ہونگے حال آنکہ وہ نو سو پچاس تھے وَيُقَلِّلُكُمْ اور تھوڑا کر دیا تمھین بھی فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ دشمنون کی
آنکھون مین یہانتک کہ تم سے لڑنے پر وہ دلیر ہوئے اور کچھ حساب نہ کیا اور لڑائی کا اسباب جسقدر چاہیے تھا مہیا نہ کر لیا
نقل ہی کہ ابوجہل بولا کہ ان لوگون کے ساتھ ہتھیار سے نہ لڑو بلکہ یونہی پکڑ کے مشکین باندھ لو اور جب لڑائی مین مشغول ہوئے تو حق تعالی نے
مسلمانون کو مشرکون کی نظر مین اونکا دونا کر دیا يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ اس سبب سے مشرک دل شکستہ اور مبہوت ہو گئے اور اونھین
شکست نصیب ہوئی اور یہ صورت عجیب نشانیون مین سے ہی اسواسطے کہ اگرچہ کسی سبب سے تھوڑے آدمی نگاہ مین بہت معلوم ہوتے ہین
یا بہت آدمی تھوڑے نظر آتے ہین مگر اسقدر فرق نہین ہو سکتا کہ نو سو پچاس آدمی سو کے قریب معلوم ہون یا تین سو آدمی ایک ہزار نو سو
نظر آئین بیشک اللہ جل شانہ کی قدرت کاملہ نے بعض کی نگاہون کو بعض سے باز رکھا با وصف اسکے کہ دیکھنے کی شرطین سب موجود تھین
لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا تاکہ جاری کرے اللہ وہ حکم جو كَانَ مَفْعُوْلًا ہی ہونے والا اوسکے علم مین وَاِلَى اللّٰهِ اور طرف اللہ کے
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ع ۝ پھر جاتے ہین کام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای گروہ مسلمانون کے اِذَا لَقِيْتُمْ جب دیکھو تم فِئَةً کوئی گروہ اون
کافرون کا جو تم سے لڑنے کا قصد رکھتے ہون فَاثْبُتُوْا تو کھڑے رہو تم اور اونکے مقابلہ سے مونھ نہ موڑو وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اور یاد کرو اللہ کو
كَثِيْرًا بہت یاد کرنا دل اور زبان سے لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ مگر چاہیے کہ تم فتح پاؤ دشمنون پر مفسرون نے کہا ہی کہ ذکر سے یہان تکبیر مراد ہی

تلوار مارتے کے وقت یا کافرون پر دعا کرنا اسطور پر کہ اللّٰھم اخذلھم اللّٰھم اقطع دابرھم اس آیت مین تنبیہ ہی اس بات پر کہ یہ بات چاہیے کہ کوئی شغل یاد الٰہی سے بندہ کو باز نرکھے نظم تو بہر حالی کہ باشی روز و شب یک نفس غافل مباش از ذکر رب ✤ در خوشی ذکر تو شکر نعمت ست ✤ در بلاہا التجا با حضرت ست ✤ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو خدا کی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی امر جہاد مین او معرکہ قتال کے اندر ثابت قدم رہنے مین وَلَا تَنَازَعُوْا اور نہ خلاف کرو فَتَفْشَلُوْا کہ مخالفت کے سبب سے بد دل ہو جاؤ وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ اور جاتی رہے ہوا تمھاری یعنی دولت اور قوت تمھاری ہوا استعارہ ہی دولت سے اسواسطے کہ کام چلانے اور جاری کرنے مین دولت ہوا چلنے کے مشابہ ہی مصرع اذا ھبت ریاحک فاغتنمھا ✤ بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ حقیقی ہوا مراد ہی اسواسطے کہ نصرت نہین ہوتی مگر اوس ہوا کے سبب سے جو خدا اودھر سے بھیجتا ہی جدھر سے فتح کی ہوا چلتی ہی اور اوسے ریح النصرت کہتے ہین اور حدیث شریف مین ہی کہ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو مقاتلہ مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ساتھ صبر کرنے والون کے ہی حفاظت اور نصرت کرکے وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو تم كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مانند اون لوگون کے جو نکلے مِنْ دِيَارِهِمْ اپنے گھرون سے بَطَرًا اتراتے اکڑتے فخر کرتے ہوئے وَّرِئَآءَ النَّاسِ اور لوگون کے دکھانے کو اس سے اہل مکہ مراد ہین جو قافلہ کی حمایت کو نکلے تھے اور راہ مین انھین خبر پہونچی کہ قافلہ صحیح سلامت بدر سے گذر گیا اور لوگون نے پھر آنے کا قصد کیا ابوجہل بولا ضرور ہی کہ ہم بدر کو جائین اور شراب پیین تا کہ ہماری عظمت اور بڑائی کا شہرہ عرب مین پھیلے اور لوگ ہماری شجاعت و شوکت لکھ رکھین تو حق تعالیٰ مسلمانون کو فرماتا ہی کہ تم اپنے گھرون سے کافرون کی طرح نہ نکلو کہ وہ خود بینی اور ریاکاری کرتے ہوئے نکلتے ہین وَيَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہین لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دین الٰہی سے وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین مُحِيْطٌ جاننے والا ہی اور اون کامون کی جزا دیگا لکھا ہی کہ قریش جب مکہ سے باہر نکلے اور بنی کنانہ کی بستی کے گرد پہونچے تو اونمین اور بنی کنانہ مین جو قدیمی دشمنی تھی اوسکے سبب سے خوفناک ہوئے اور چاہا کہ وہان سے پھر آئین سراقہ بن مالک جو بنی کنانہ کا سردار تھا اوسکی صورت بنکر ابلیس نکلا اور قریش سے ملاقات کی اور بولا کہ تم خوب حمایت کرتے ہو جاؤ مین ضامن ہون کہ بنی کنانہ مین سے تمھین کچھ ضرر نہ پہونچیگا اور مین بھی رفاقت کا طریقہ مرعی رکھتا ہون پھر ابلیس شیطانون کی ایک جماعت ساتھ لیکر اونکے ہمراہ بدر کی طرف متوجہ ہوا اور حق تعالیٰ اس قصہ کی خبر دیتا ہی کہ وَاِذْ زَيَّنَ اور یاد کرو اوسے کہ جب آراستہ کردیے لَهُمُ الشَّيْطٰنُ واسطے کافرون کے شیطان نے اَعْمَالَهُمْ عمل اونکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی مین حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اونکی موت اونھین دکھا دی یہانتک کہ اونھون نے اوسپر اعتماد کیا وَقَالَ اور کہا شیطان نے کہ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ نہین ہی کوئی غالب تمپر آجکے دن مِنَ النَّاسِ لوگون مین سے تمھارا لشکر بہت اور آراستہ ہونے کی وجہ سے وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ اور مین فریادرس اور بچانے والا ہون تمھین قوم کنانہ سے فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ پھر جب دیکھا دونون گروہون نے ایک دوسرے کا لشکر نَكَصَ پھرا شیطان عَلٰى عَقِبَيْهِ اپنی دونون ایڑیون پر اور یہ عبارت ہی مکر اور حیلہ کرکے بھاگنے سے لکھا ہی کہ جنگ بدر کے دن ملائکہ جب اوترے تو شیطان اونھین دیکھکر بھاگا اوس جگہ اوسکا ہاتھ حارث بن ہشام کے ہاتھ مین تھا حارث بولا کہ اے سراقہ

ایسے حال مین ہمین چھوڑے بھاگتا ہی ابلیس نے اوسکے سینہ پر ہاتھ مارا وَقَالَ اور بولا اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ تحقیق کہ مین بیزار ہون
تمھین بچانے سے اِنِّیْٓ اَرٰی بیشک مین دیکھتا ہون مَا لَا تَرَوْنَ جو کچھ تم نہین دیکھتے یعنی مین دیکھتا ہون کہ فرشتے مسلمانون کی
مدد کو آتے ہین اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اللہ سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا ہی کہ اوس دشمن خدا نے یہ
جھوٹ کہا اگر وہ خدا سے ڈرتا تو اوسکا یہ حال نہوتا وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ع اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی اوس سے جو
اوس سے نہ ڈرے لکھا ہی کہ بدر کے بھگوڑے جب مکہ کو پھرے تو سراقہ کے پاس کہلا بھیجا کہ ہمارا لشکر تو نے بھگا دیا سراقہ نے قسم کھائی
کہ جب تک تمھاری شکست کی خبر مین نے نہین سُنی تمھارے قصد ہی سے مجھے واقفیت نہ تھی تو سبکو معلوم ہو گیا کہ وہ شیطان تھا کہ
سراقہ کی صورت پر ظاہر ہوا اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اوس سے بھی یاد کرو جب مدینہ کے منافقون نے کہا وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ اور اون لوگون نے جنکے دلون مین شک اور نفاق ہی یعنی مکہ کے منافقون یا مشرکون نے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ قریش مین سے
ایک گروہ نے اسلام ظاہر کیا تھا اور باوصف اسکے کہ وہ لوگ قدرت رکھتے تھے مگر دولت ہجرت سے سرفراز نہوئے اور جب کفار قریش کا
لشکر نکلا تو اوسکے ساتھ وہ بھی بدر مین آئے اور اونکی نیت یہ تھی کہ جو لشکر بہت ہوگا اوسکی طرف ہو جائینگے چونکہ ہجرت نہ کرکے
نافرمانی کی تھی تو بدر کے دن اس نافرمانی کی شامت اور وبال اونھین پہونچا اور مومنون کی قلت دیکھکر بولے غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ فریب دیا
ان مومنون کے گروہ کو دِیْنُهُمْ ؕ اونکے دین نے کہ باوجود کمی کے اور وعدہ نہونے مدد کے ایسے آراستہ لشکر کے مقابلہ مین آئے ہین تو حق تعالی اونکے
جواب مین فرماتا ہی وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ اور جو کوئی توکل کرے عَلَی اللّٰهِ اللہ پر اور اپنا کام اوسی پر چھوڑ دے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ عَزِیْزٌ
غالب ہی متوکل کو چھوڑ نہین دیتا حَكِیْمٌ ۝ حکم کرنے والا ہی متوکل کی یاری اور مددگاری کرتا ہی وَلَوْ تَرٰٓی اور اگر دیکھتا تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ كَفَرُوا جب قبض کرتے تھے روحین اون لوگون کی جو کافر ہوگئے الْمَلٰٓئِكَةُ فرشتے جو
ملک الموت کے مددگار ہین جنگ بدر مین مکہ کے منافقون مین سے ایک گروہ جیسے علی بن امیہ اور نبیہ اور منبہ حجاج سہمی کے بیٹے قتل ہوئے تو حق تعالی نے
فرمایا کہ اے میرے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اگر تم دیکھتے کہ ملائکہ اونکی روح قبض کرتے وقت یَضْرِبُوْنَ مارتے تھے لوہے کے گرز
وُجُوْهَهُمْ اونکے مونھون پر وَاَدْبَارَهُمْ ۚ اور اونکی پیٹھون پر وَذُوْقُوْا اور کہتے تھے کہ چکھو عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ عذاب جلانے والا
کہ عذاب دوزخ کا مقدمہ ہی تو البتہ دیکھتے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کام برا اور حال ہول بھرا اور ملائکہ کہتے تھے ذٰلِكَ یہ مارنا عذاب
بِمَا قَدَّمَتْ بسبب اون کامون کے ہی جو پہلے بھیجے ہین اَیْدِیْكُمْ تمھارے ہاتھون نے کہ وہ گناہ ہین اور ہجرت نہ کرنا وَاَنَّ اللّٰهَ
اور بسبب اسکے ہی کہ اللہ لَیْسَ بِظَلَّامٍ نہین ہی ظلم کرنے والا لِّلْعَبِیْدِ ۝ اپنے بندون پر کہ اونھین بے جرم پکڑے اور کافرون پر عذاب کرنا
عین عدل ہی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے حق تعالی فرماتا ہی کہ تمھارے ساتھ قریش کے مشرکون کی عادت ایسی ہی
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ جیسے عادت فرعون کے تابعون کی تھی موسی علیہ السلام کے ساتھ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اور جیسے عادت اون
لوگون کی جو فرعون کے پہلے تھے جیسے عاد اور ثمود کی عادت اپنے پیغمبرون کے ساتھ اور وہ عادت یہ تھی كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ کافر ہوگئے وہ خدا کی
نشانیون کے ساتھ یعنی وہ دلیلین جو حق تعالی نے اپنی توحید پر قائم کی تھین یا انبیا کے معجزات فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پھر پکڑ لیا اونھین اللہ نے

اور عذاب کیا اونپر بِذُنُوْبِهِمْ بسبب اونکے گناہون کے کہ کفر تھا اور تکذیب اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ قَوِيٌّ قوت اور قدرت والا ہی
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا ہی انکار اور تکذیب کرنے والون پر ذٰلِكَ یہ پکڑنا اور اگلون پر عذاب بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب
اسکے ہی کہ خدا لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نہ تھا پھیرنے والا اور بدلنے والا نِّعْمَةً نعمت کو جو انعام کی ہی اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ کسی گروہ پر حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا اوسوقت تک کہ اوس گروہ کے لوگ تغییر اور تبدیل دین مَا بِاَنْفُسِهِمْ لا اوس حال کو جو اونکے جیون مین ہی اوس سے بدتر
حال کے ساتھ اور یہ قریش کو دکھلی ہی کہ بت پرستی اور مردار خواری جو اونکا حال تھا اوسے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور
قرآن کی تکذیب اور مومنون کو ایذا اور تکلیف رسانی سے ملا کر بدتر کر دیا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ اور تحقیق کہ اللہ سننے والا ہی مشرکون کی
نالائق باتین عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہی اونکے باطل عقیدے پھر دوبارہ تاکیدًا فرماتا ہی کہ تیری تکذیب مین قریش کا ایسا حال ہی كَدَاْبِ
اٰلِ فِرْعَوْنَ لا جیسے عادت قوم فرعون کی وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط اور اون لوگون کی جو اونکے پہلے تھے کہ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
تکذیب کی اونھون نے اپنے رب کی آیتون کی فَاَهْلَكْنٰهُمْ پس ہلاک کر دیا ہمنے اونھین بِذُنُوْبِهِمْ بسبب اونکے گناہون کے یا قریش نے
قرآن کی تکذیب کی اور بدر مین ہمنے اونکو قتل کیا وَاَغْرَقْنَا اور ڈبو دیا ہمنے دریاے قلزم مین اٰلَ فِرْعَوْنَ ج فرعون کے تابعون کو
وَكُلٌّ اور ہر ایک گروہ قبطی جو غرق ہوئے اور قریشی جو قتل ہوئے كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جانون پر کفر اور عصیان کے
سبب سے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ تحقیق کہ بدتر چلنے والون کے زمین پر عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ ہین جو مضبوط ہو گئے
کفر مین اس سے معاندین قریش مراد ہین جیسے ابو جہل اور عتبہ اور نضر اور اونکے مثل یا کابران یہود مقصود ہین جیسے کعب بن اشرف اور حیی
بن اخطب اور حدی اور اوسکے گروہ کے لوگ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ پھر وہ ایمان نہین لاتے ہین اور بدترین دواب الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ
وہ لوگ ہین کہ باہم عہد کیا تو نے مِنْهُمْ اون کافرون سے اور وہ بنی قریظہ تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے عہد باندھا تھا
ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ پھر توڑتے ہین وہ عَهْدَهُمْ عہد اپنے فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ ہر بار جب عہد کرتے ہین اور تبیان مین لکھا ہی کہ بنو قریظہ نے
عہد کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کی یاری اور مدد نہ کرینگے اور بدر کے دن مشرکون کو ہتھیارون سے مدد دی اور
پھر کہنے لگے کہ ہم بھول گئے اور دوبارہ عہد کیا اور جنگ خندق کے دن ابو سفیان سے ملکر عہد توڑ ڈالا وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ○ اور وہ پرہیز
نہین کرتے عہد توڑنے سے یا نہین ڈرتے بیوفائی کے عذاب سے فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ پھر اگر پالے تو اونھین فِي الْحَرْبِ لڑائی مین فَشَرِّدْ
بِهِمْ تو بھگا دے اونھین اور متفرق کر دے اونھین قتل کے سبب سے مَّنْ خَلْفَهُمْ اوسے جو اونکے پیچھے ہو یعنے تمھارے دشمنون مین سے
یعنی جب اونپر فتح پاوے تو اونمین سے اتنے قتل کر کہ تیری ہیبت اون کافرون کو تیرے ساتھ مقابلہ کرنے سے بھگا دے لَعَلَّهُمْ چاہیے کہ وہ بھاگنے والے
يَذَّكَّرُوْنَ ○ نصیحت اور عبرت پکڑین وَاِمَّا تَخَافَنَّ اور اگر جانے اور دریافت کرے تو مِنْ قَوْمٍ اوس گروہ سے جو تیرے ساتھ عہد کرتا ہے
خِيَانَةً عہد توڑ ڈالنا کہ علامتون سے تجھپر ظاہر ہو جائے فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ تو پھینکدے اونکی طرف اونکا عہد یعنی قتال کے
قبل یہ ظاہر کر کہ مین نے تمھارا عہد توڑ دیا تاکہ تو اور وہ ہو جائین عَلٰى سَوَآءٍ ط برابر عہد شکنی جاننے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ
لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ○ ع نہین دوست رکھتا خیانت کرنے والون کو اور اونکے عمل نہین پسند کرتا وَلَا يَحْسَبَنَّ

الَّذِينَ كَفَرُوا بکرنے لاتحسبن پڑھا ہی یعنی اور نہ گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون کو جو کافر ہوئے کہ وہ سَبَقُوا آگے
نکل گئے میرے عذاب سے اس سے بدر کے بھاگے ہوئے مراد ہین یا عہد توڑنے والے حق تعالی فرماتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم یہ نہ سمجھو
اونپر عذاب کرنے سے ہم عاجز ہوگئے ہین بلکہ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ○ تحقیق کہ وہ عاجز نہین کرتے ہمین اپنے عذاب سے اور حفص نے
لایحسبن غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی چاہیے کہ کافر یہ گمان نکرین کہ ہم اونپر عذاب کرنے سے عاجز ہین وَأَعِدُّوا لَهُمْ اور
تیار کرو ای مومنو عہد توڑنے والون یا بدر کے بھاگے ہوون کے واسطے مَّا اسْتَطَعْتُم جو کچھ سکو تم مِّن قُوَّةٍ لڑائی کے
سازوسامان ہین سے کہ لشکر اوسکے سبب سے قوت پاتا ہی اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے سنا کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ الا ان القوۃ الرمی یعنی آگاہ ہو جاؤ کہ قوت سے تیر مارنا مراد ہی بعضے علمانے کہا ہی کہ تیر
لگانے کو خاصکر بیان کرنا اس بات پر دلیل ہی کہ تیر کمان سب ہتھیارون سے زیادہ قوت والا ہتھیا ہی شیخ الاسلام ابو القاسم نصیر آبادی
قدس سرہ نے کہا کہ اس آیت مین کہا ہی کہ قوت سے تیر لگانا مراد ہی سچ ہی ایسا ہی ہوگا مگر تیر لگانا تین طرح پر ہی ظاہر مین تیر لگانا کمان سے
اور باطن مین تیراندازی صبح کو آہ کا تیر مارنا خضوع کی کمان سے اور حظون کے تیر دل سے پھیکنا خدا کی طرف متوجہ اور ماسوی سے فارغ
ہوکر ابو علی رودباری قدس سرہ نے کہا ہی کہ حق تعالی کی حمایت پر اعتماد کرنے اور اوسکی عنایت پر یقین واثق رکھنے کا نام قوت ہی بیت
گر اعتماد تو بر اسپ و لشکر ست و سلاح ٭ مراست بر کرم دوست اعتماد تمام ٭ اور بعضون نے کہا ہی کہ قوت سے حصار مراد ہین حق تعالی فرماتا ہی
کہ کافرون کو دفع کرنے کے لیے قلعے بناؤ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ اور تیاری کرو بندھے ہوئے گھوڑون سے تُرْهِبُونَ بِهِ تاکہ ڈراؤ اس
تیاری اور مستعدی سے عَدُوَّ اللَّهِ دشمن خدا کو وَعَدُوَّكُمْ اور اپنے دشمن کو کہ کفار مکہ ہین وَآخَرِينَ اور ڈراؤ گھوڑون اور
ہتھیارون سے اور کافرون کو مِن دُونِهِمْ کفار مکہ کے سوا لَا تَعْلَمُونَهُمُ تم نہین جانتے ہو اونھین اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ جانتا ہی
اونھین اور یہ کافر مفسرین کے قول پر یہود ہین یا منافق یا مجوس اور مدارک مین لکھا ہی کہ جنون مین جو کافر ہین وہ مراد ہین اسواسطے کہ
گھوڑے کی آواز سے جن ڈرتے ہین وَمَا تُنفِقُوا اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِن شَيْءٍ اوس چیز مین سے جو رکھتے ہو فِي سَبِيلِ اللَّهِ
راہ خدا مین یعنی ہتھیار درست کرنے اور گھوڑون کے دانے گھاس مین يُوَفَّ إِلَيْكُمْ پوری کر دی جائیگی تمھین اوسکی جزا وَأَنتُمْ
لَا تُظْلَمُونَ ○ اور تم ظلم نہ کیے جاؤگے ثواب گھٹا کر وَإِن جَنَحُوا اور اگر جھکین مشرک لِلسَّلْمِ واسطے صلح اور اسلام چاہنے کے
فَاجْنَحْ لَهَا تو تو بھی جھک مصالحہ کی طرف وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور توکل کر خدا پر یعنی اس بات سے نہ ڈر کہ مکر اور حیلہ سے اونھون نے
صلح کا ڈول ڈالا ہوگا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ تحقیق کہ خدا سننے والا ہی اونکے کلام الْعَلِيمُ ○ جاننے والا ہی اونکا جھوٹ سچ اگر وہ مکر کرینگے
تو تجھے محفوظ رکھیگا اور اونکے مکر کا وبال اونھی پر ڈالیگا جیسا کہ اوسنے فرمایا ہی کہ وَإِن يُرِيدُوا اور اگر چاہینگے وہ أَن يَخْدَعُوكَ
یہ کہ فریب دین تجھے اور صلح کرکے لڑائی سے باز رکھین فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ تو بیشک کافی ہی تجھے اللہ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ
وہ ہی وہ جسنے قوت دی تجھے بِنَصْرِهِ ساتھ اپنی مدد کے اور فرشتون کو بھیجکر وَبِالْمُؤْمِنِينَ ○ اور ساتھ سب مومنون کے
اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ انصار کے سبب سے وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ اور الفت ڈالدی درمیان اونکے دلون کے

یعنی اوس اور خزرج مین کہ ایک سو بیس برس سے ان دونون قبیلون مین تعصب اور خصومت تھی اور برابر لوٹ مار کیا کرتے تھے حق تعالی نے
تیری برکت سے اونکے دلون مین باہم الفت ڈالدی لَوْ اَنْفَقْتَ اگر خرچ کرتے اپنے احوال کی اصلاح کے واسطے مَا فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا جو کچھ زمین مین ہی سب مال و متاع تو بھی مَّآ اَلَّفْتَ تالیف نکرتا اور الفت نہ ڈال سکتا تھا بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ درمیان اونکے
دلون کے اسواسطے کہ اونمین عداوت اور خصومت نہایت درجہ تھی وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا نے اپنی حکمت بالغہ سے اَلَّفَ بَیْنَهُمْ
الفت ڈالدی اونمین اِنَّهٗ عَزِیْزٌ تحقیق کہ وہ قادر اور غالب ہی جو چاہے کرے حَکِیْمٌ جاننے والا ہی اوسکی حکمت جو کچھ کرتا ہی
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اے پیغمبر حَسْبُكَ اللّٰهُ بس ہی تجھے اللہ وَمَنِ اتَّبَعَكَ اور جنھون نے تیری پیروی کی ہی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
مومنون مین سے یہ آیت غزوہ بدر مین قتال کے قبل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقویت اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی تسلی کے واسطے
نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ تینتیس مرد اور چھ عورتین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لائی تھین جب امیر المومنین حضرت عمر
رضی اللہ تعالی عنہ اسلام سے مشرف ہوئے اور چالیس کی گنتی پوری ہوگئی تو یہ آیت نازل ہوئی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اسلام یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہی اور اس تقدیر پر یہ آیت مکی ہوگی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اے نبی
رفیع قدر با خبر حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ تحریض کر مومنون کو یعنی اوبھار اور تیز کر اونھین عَلَی الْقِتَالِ قتال پر کافرون کے
ساتھ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اگر ہون تم مین سے عِشْرُوْنَ بیس آدمی صٰبِرُوْنَ صبر کرنے والے معرکہ قتال مین یَغْلِبُوْا
مِائَتَیْنِ غالب ہونگے دو سو مشرکون پر یہ شرط حکم کے معنی پر ہی یعنی چاہیے کہ تم مین سے ایک مسلمان دس مشرکون کے
مقابلہ مین صبر کرے اور بھاگے نہین وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اور اگر ہون تم مین سے مِّائَةٌ سو آدمی تو یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا غالب
ہونگے تائید الٰہی سے ہزار آدمیون پر مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اونمین سے جو کافر ہوئے اور یہ دلیر تمھارا غالب ہونا بِاَنَّهُمْ بسبب
اسکے ہی کہ وہ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ہم گروہ ہین نادان کہ خدا کو اور روز قیامت کو نہین پہچانتے تو ضرور نجات اور درجات سے غافل ہو کر لڑائی کے
وقت مومنون کے سامنے ثابت قدم اور مستقل رہنے کی قوت نہین رکھتے یہ آیت نازل ہونے کے بعد ایک ایک مسلمان پر دس کافرون کے ساتھ
قتال کرنے سے خوفناک ہوئے اور یہ حکم اونھین گران گذرا تو حق تعالے نے اس آیت کو منسوخ کرکے فرمایا اَلْـٰٔنَ اب کہ یہ حکم تمھین
گران گذرا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ تخفیف کر دی اللہ نے تمسے وَعَلِمَ اور دیکھا اور جانا اوسنے اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا
یہ کہ تم مین سستی ہی یعنی ضعف بدن فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ پس اگر ہون تم مین سے مِّائَةٌ صَابِرَةٌ سو آدمی صبر
کرنے والے تو یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ غالب ہونگے دو سو پر یہ شرط بھی حکم کے معنی مین ہی یعنی چاہیے کہ تم مین سے ایک
مسلمان دو کافرون کے مقابلہ مین مستقل رہے اور نہ بھاگے وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اور اگر ہون تم مین سے اَلْفٌ
ہزار آدمی تو یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ غالب ہونگے دو ہزار پر بِاِذْنِ اللّٰهِ خدا کے حکم اور اوسکی مدد سے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
اور خدا ساتھ صبر کرنے والون کے ہی اعانت اور مددگاری کے سبب سے پھر جو کوئی صبر کریگا فتح پائیگا اَلصَّبْرُ مَطِیَّةُ الظَّفَرِ
قطعہ صبر و ظفر ہر دو دوستان قدیم اند ✤ صبر کن ای دل کہ بعد ازان ظفر آید ✤ از چمن صبر رخ متاب کہ روزے ✤ باغ شود

ع ۶

سبزه و شاخ گل برآید ✤ لکھا ہی کہ جنگ بدر کے دن ستر کافر قید ہو آئے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم سے اونکے باب میں مشورہ کیا مہاجرون مین سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس قوم کے چھوٹے بڑے آپکے کنبے کے لوگ اور قرابتدار ہین اگر انمین سے ہر ایک اپنی طاقت اور استطاعت کے موافق فدیہ دے تو ہو سکتا ہی کہ ایک دن ہدایت کی دولت پائین اور اب مسلمانون کی عدد اور مدد زیادہ ہو جائے یعنی فدیہ لیکر انکی جان بخشی کر دیجیے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کافرون کے پیشوا اور سردار ہین سبکو حکم فرما دیجیے کہ گردن مارین اور الحمد للہ کہ حق تعالیٰ نے آپکو فدیہ سے مستغنی کر دیا ہی اور انصار مین سے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اور بہت صحیح یہ ہی کہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اشارہ کر دین کہ اشرار کو ہم قتل کر ڈالین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی طرف میل فرمایا اور فدیہ مقرر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ نہین چاہیے اور نہین لائق ہی لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ کسی پیغمبر کو کہ ہون لَهٗۤ اَسْرٰی واسطے اوسکے قیدی لوگ کہ اونسے فدیہ لیلے حَتّٰی یُثْخِنَ یہانتک کہ بہتون کو قتل کر ڈالین اور تہین سے فِی الْاَرْضِؕ بیچ زمین کے اسواسطے کہ یہ صورت کفار کی ذلت اور قلت کا سبب اور اسلام کی عزت اور ابرار کی شوکت ظاہر ہونے کا باعث ہی تُرِیْدُوْنَ چاہتے ہو تم عَرَضَ الدُّنْیَا ق مال دنیا کا کہ یہ بہت جلد زائل ہو جانے والا ہی وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَؕ اور خدا چاہتا ہی تمھارے واسطے ثواب آخرت کا کہ وہ بہشت اور نعمت دائمی ہی وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ اور اللہ غالب ہی دوستون کو دشمنون پر غلبہ دیتا ہی حَكِیْمٌ ○ دانا ہی اوس بات مین جو بندون کے ساتھ کرتا ہی لَوْلَا كِتٰبٌ اگر نہوتا حکم اور فرمان مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے سَبَقَ پہلے ہو چکا ہی اور لوح محفوظ مین لکھ گیا ہی کہ بے ممانعت صریح کے عذاب نہ کریگا یا نادانی پر مواخذہ نہ فرمائیگا یا اہل بدر پر عذاب نہ کریگا یا غنیمتین تمپر حلال فرمائیگا تو لَمَسَّكُمْ البتہ پہونچتا تمھین فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ بیچ اوس چیز کے کہ لیا تھا تمنے فدیہ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ عذاب بڑا روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو عمر اور سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا اور کوئی نجات نپاتا اسواسطے کہ یہی دونون صحابی کافرون کے قتل کا مشورہ دیتے تھے فدیہ لینے کا نہین یہ آیت نازل ہونے کے بعد سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بدر کی غنیمتون سے ہاتھ کھینچا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَكُلُوْا ایس کھاؤ مِمَّا غَنِمْتُمْ اوس چیز مین سے جو غنیمت لی ہی تمنے اور فدیہ بھی اوسی مین سے ہی حَلٰلًا طَیِّبًا ز‌سے کھانا حلال اور پاک وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے اوسکے حکم کی مخالفت مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اوسنے تمھارا گناہ بخشدیا رَّحِیْمٌ ○ع مہربان ہی کہ غنیمت تمپر حلال کر دی اور اگلی امتون پر حرام تھی لکھا ہی کہ عباس رضی اللہ عنہ بھی قیدیون مین تھے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو حکم فرمایا کہ اپنی ذات کا فدیہ دو اور اپنے دونون بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث اور عتبہ بن جحدم کی طرف سے فدیہ ادا کرو عباس رضی اللہ عنہ بولے کہ ای محمد کیا تم چاہتے ہو کہ تمھارا چچا فقیر کی طرح اپنے برادر کے سامنے مانگنے کو ہاتھ پھیلائے مین اتنا مال کہان سے لاؤن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روپے کی تھیلیان جو مکہ سے نکلتے وقت ام فضل کو دیکر یہ باتین تمنے اوس سے کہی تھین کہان ہین حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے کہ ای محمد مین نے تو یہ باتین چھپا کر کی تھین تجھسے کسنے کہدین آپ نے

ع ۹

فرمایا کہ میرے رب نے میرے پاس کہلا بھیجین پس حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ رہو کہ مین حق تعالی کی وحدانیت اور تمہاری رسالت کی گواہی دیتا ہون پھر اپنا فدیہ اور اون تینون آدمیون کا فدیہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے ادا کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یَآیُّهَا النَّبِیُّ ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ لِّمَنْ فِیْٓ اَیْدِیْكُمْ کہو اون لوگون سے جو تمہارے ہاتھون مین ہین مِّنَ الْاَسْرٰٓى قیدیون مین سے کہ اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ اگر جانیگا اللہ اور دیکھیگا فِیْ قُلُوْبِكُمْ تمہارے دلون مین خَیْرًا بھلائی ایمان اور اخلاص تو یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا دیگا تمھین بہتر مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ اوس چیز سے جو لیگئی ہی تمسے یعنی اوس روپیہ سے بہتر جو تمنے فدیہ دیا ہی وَیَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدیگا تمھین وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی وہ گناہ جو زمانہ شرک مین تمسے واقع ہوئے ہین رَّحِیْمٌ مہربان ہی کہ تمھین اسلام کی توفیق دی لکھا ہی کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حق تعالی نے مجھسے دو وعدے کیے ایک تو یہ کہ جو کچھ مجھسے لیا ہی اوس سے بہتر مجھے دے یہ وعدہ تو اوسنے وفا کیا اب مین بیس غلام رکھتا ہون کہ ادنمین سے ہر ایک بیس ہزار دینار کی تجارت میرے واسطے کرتا ہی اور آب زمزم پلانے کی خدمت بھی اوسنے مجھے عطا فرمائی کہ عرب کے سب مالون سے زیادہ مین اوسے دوست رکھتا ہون اور دوسرا وعدہ مغفرت کا ہی مین امید رکھتا ہون کہ یہ وعدہ بھی وفا فرمائیگا اور مجھے بخشدیگا کہ کریم کے وعدہ خلاف نہین ہوتا بیت خلاف وعدہ محال ست کز کریم آید ٭ لئیم اگر نکند وعدہ را وفا شاید ٭ وَاِنْ یُّرِیْدُوْا اور اگر چاہین وہ قیدی جو مسلمان ہوگئے ہین خِیَانَتَكَ خیانت کرنا تیرے ساتھ عہد شکنی کرکے یا دین سے برگشتہ ہوکر فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ پس تحقیق کہ خیانت کر چکے خدا کے ساتھ مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے کفر کے سبب سے فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ پس خدا نے قدرت دی تجھے اونپر یہانتک کہ جنگ بدر کے دن تیرے ہاتھ مین وہ گرفتار ہوئے اور اسکے بعد ممکن ہی کہ تجھے اونپر غالب اور قادر کردے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بندون کا مآل کار حَكِیْمٌ حکم کرنے والا اونکے احوال کے موافق اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے وَهَاجَرُوْا اور ہجرت کی خدا اور رسول کی محبت مین اپنے وطنون سے وَجٰهَدُوْا اور جہاد کیا بِاَمْوَالِهِمْ اپنے مالون کے ساتھ کہ ہتھیار اور محتاجون کے مصارف مین صرف کیا وَاَنْفُسِهِمْ اور اپنی جانون کے ساتھ کہ قتال مین مصروف ہوے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا مین اور یہ مہاجر لوگ ہین وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا اور جن لوگون نے جگہ دی مہاجرون کو وَّنَصَرُوْٓا اور مدد کی حضرت رسول خدا علیہ الصلوۃ والثنا کی اس سے گروہ انصار مراد ہی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ بَعْضُهُمْ بعضے اونکے اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ دوست ہین بعض کے اور متولی ہین میراث مین ابتدا مین یہ حکم تھا کہ مہاجر اور انصار ہجرت اور نصرت کی وجہ سے ایک دوسرے کی میراث لین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَلَمْ یُهَاجِرُوْا اور ہجرت نکی اونھون نے تمہارے ساتھ مَا لَكُمْ نہین ہی واسطے تمہارے مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ اونکی میراث مین متولی ہونے سے مِّنْ شَیْءٍ کوئی چیز حَتّٰى یُهَاجِرُوْا یہانتک کہ ہجرت کرین وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ اور وہ مسلمان جنھون نے ہجرت نہین کی اگر مدد چاہین تمسے فِی الدِّیْنِ دین کے کام مین یعنی اگر اونمین اور کافرون مین مقابلہ واقع ہوا اور وہ تمسے مدد مانگین فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ تو تمپر واجب ہی اونکی مدد کرنا اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ مگر اوپر اوس گروہ مشرک کے کہ ہو بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ درمیان تمہارے اور اونکے مِّیْثَاقٌ عہد و پیمان یعنی جنسے عہد ہی اونسے عہد نہ توڑو وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ

جو کچھ تم کرتے ہو ایفاے عہد یا عہد شکنی بَصِيرٌ ○ دیکھنے والا ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کافر ہوئے بَعْضُهُمْ بعضے اونکے
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ دوست ہین بعض کے باہم مدد کرنے مین إِلَّا تَفْعَلُوهُ اگر نہ کروگے تم وہ جو حکم کیا ہی یعنے باہم ملنے اور مدد اور محبت
کرنے کا تو تَكُنْ حاصل ہوگی فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وجہ فتنہ کی زمین مین وَفَسَادٌ كَبِيرٌ اور بڑے فساد کی دین مین
یعنی اگر مسلمان ایک دوسرے کے دوست نہونگے اور باہم مدد نہ کرینگے تو اونکے کام خراب جائینگے اور کافر ظہور کرینگے اور اس سے بڑا فتنہ اور
فساد ہوسکتا ہی اور حق تعالی جب مہاجر اور انصار کی مدد اور وراثت باہمی کی خبر دیچکا اور اوسکے ترک پر تہدید کرچکا تو دوبارہ اونکی
ہجرت اور مددگاری کی جزا کی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَهَاجَرُوا
اور ہجرت کی وَجَاهَدُوا اور جہاد کیا فِي سَبِيلِ اللَّهِ رضاے الٰہی کی راہ مین وَالَّذِينَ آوَوْا اور وہ لوگ جنھون نے تصدیق
اور تسلیم کے بعد جگہہ دی مہاجرون کو وَّنَصَرُوا اور مدد کی اونھون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشرکون سے قتال کرنے مین
أُولَٰئِكَ وہ گروہ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا وہ ہین مومن سچے لَّهُم مَّغْفِرَةٌ واسطے اونکے بخشش ہی خدا کی طرف سے
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ اور روزی اچھی بے محنت اور منت وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے مِن بَعْدُ بعد صلح
حدیبیہ کے وَهَاجَرُوا اور ہجرت کی اونھون نے جیسے ابو نصر اور ابو جندل وغیرہ وَجَاهَدُوا اور جہاد کیا مَعَكُمْ ساتھ تمھارے یعنے تمھارے
مددگار ہوئے فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ تو وہ گروہ تم مین سے ہین یعنی پچھلے اور اگلے ایمان اور ہجرت اور جہاد مین یکسان ہین
وَأُولُو الْأَرْحَامِ اور قرابت والے بَعْضُهُمْ بعضے اونکے أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ اولی اور انسب ہین ساتھ بعضون کے میراث لینے مین
فِي كِتَابِ اللَّهِ بیچ حکم الٰہی کے یا لوح محفوظ مین یہ آیت اوس گروہ کے باہم وارث ہونے کی ناسخ ہی جو ہجرت اور نصرت کے
سبب سے ایک دوسرے کی میراث لیتے تھے إِنَّ اللَّهَ بیشک خدا بِكُلِّ شَيْءٍ ساتھ سب چیزون کے میراثون مین سے
یا پہلے ہجرت اور نصرت کے سبب سے نسبت معتبر ہونے کی حکمت اور پھر رحم اور قرابت کے معتبر ہونے کی حکمت کا عَلِيمٌ ○
جاننے والا ہی کسیکو اوسمین چون و چرا نہین پہونچتی **بیت** نہ در احکام اوست چون و چرا + نہ در افعال او چگونہ و چند

ربع

آیاتہا ۱۲۹ رکوعاتہا ۱۶ کلماتہا حروفہا ۱۱۳۶۰

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ توبہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور اسمین ایک سو اونتیس آیتین ہین

اس سورت کو سورۂ برات اور فاضحہ اور فخریہ اور مقشقشہ اور سورۃ العذاب بھی کہتے ہین اور اوسپر بسم اللہ چھوڑ دینا اسواسطے ہی کہ بسم اللہ امان کا سبب ہی
اور یہ سورت امان جاتے رہنے کے واسطے نازل ہوئی اور کہا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات مین اختلاف کیا ہی کہ انفال اور توبہ ایک ہی صورت ہی کہ
سات بڑی سورت ہو یا دو سورتین ہین تو دونون سورتون کے بیچ مین جگہہ چھوڑ دی اور بسم اللہ نہ لکھی اور دونون سورتون کو قرینتین کہا
اور ترجمۂ اسباب نزول مین بستان فقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ ثقہ مشائخ نے عن عن کرکے حضرت عثمان ذی النورین
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہی کہ خاتمہ یسئلونک عن الانفال اور شروع براءۃ من اللہ کا لکھنے والا مین ہی تھا جب

رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے بسم اللہ لکھنے کو نہین فرمایا لکھا ہی کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیس یا چالیس آیتین سورت کے اول کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکر آپکو حاجیون کا امیر کیا اور فرمایا کہ اہل موسم پر پڑھو اور حضرت صدیق رضی کے جانے سے چند روز کے بعد حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہما کو بلا کر ناقہ غضبا پر سوار کرکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے بھیجا اور حکم فرمایا کہ اونسے آیتین لیکر تم خود پڑھنا اور لوگون نے جب یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ پیغام نہ پہونچائے کوئی مگر آپ یا وہ شخص جو آپ سے ہو پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے جا ملے اور ترویہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے خطبہ پڑھا اور لوگون کو مناسک تعلیم فرمائے اور بقرعید کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جمرۂ عقبہ کے قریب اہل موسم پر آیتین پڑھین

بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ یہ بیزاری ہی خدا کی طرف سے وَرَسُوْلِهٖٓ اور اوسکے رسول کی جانب سے اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ طرف اون لوگون کے کہ عہد و پیمان باندھا ہی تمنے جنکے ساتھ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون مین سے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب کے بعضے مشرکون کے ساتھ عہد باندھا تھا ہر ایک قوم سے ایک مدت معین تک بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے سوا اور اون سب نے عہد توڑ ڈالا حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اوسکا مضمون بیزاری ہی مشرکون کی عہد شکنی کے سبب سے یعنی جس طرح اونھون نے خدا اور رسول سے عہد شکنی کی رسول نے بھی حکم خدا سے اونپر عہد چھوڑ دیا اور حکم ہوا کہ ای سید المرسلین کہدے اونسے کہ فَسِيْحُوْا سیر کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی آؤ جاؤ مسلمانون کے تعرض سے بیخوف ہو کر اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ چار مہینے بقرعید کے دن سے کہ یہ حکم پہونچنے کا روز ہی ربیع الآخر کی دسوین تاریخ تک اور بعض کا قول یہ ہی کہ یہ آیت شوال کے شروع مہینے مین نازل ہوئی تو چار مہینے کی مدت آخر محرم تک ہی امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جن لوگون نے عہد شکنی کی تھی اونمین سے بعضون کی مدت چار مہینے سے بہت کم باقی تھی اور بعضون کی مدت زیادہ باقی تھی جنکی مہلت کم تھی اونھین چار مہینے کی مہلت دی کہ اپنے کام مین کچھ فکر کرین اور جنکی مدت چار مہینے سے زیادہ باقی تھی اونکی مدت گھٹا کر چار مہینے کر دی کہ اپنے کام مین تدبیر کرلین اور جنھون نے عہد شکنی نہین کی اونھین اونکی مدت گذرنے تک امان دی ہی اور عہد توڑنے والون کو کہا کہ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اور جان لو تم بیشک تم غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ نہ وہ لوگ ہو کہ عاجز کرنے والے خدا کے ہو اپنے اوپر عذاب کرنے سے ہر چند کہ اوسنے تمھین مہلت دی ہی مگر تمپر عذاب کرنے مین وہ عاجز نہین ہی وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی جان لو کہ اللہ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ رسوا کرنے والا کافرون کا ہی دنیا مین قتل کرکے اور آخرت مین جلا کر وَاَذَانٌ اور اعلام ہی اور آگاہ کر دینا مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ خدا اور اوسکے رسول سے اِلَى النَّاسِ طرف لوگون کے يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ بڑے حج کے دن یعنی بقرعید کے روز کہ اوس دن حج تمام ہوتا ہی اور طواف قربانی بال مونڈانا یا کترانا کنکریان پھینکنا بڑے افعال اوس دن ہوتے ہین یا اکبر اس وجہ سے کہ اہل کتاب کی عیدین اوس دن کے موافق پڑی تھین یا اس وجہ سے کہ اوس دن مسلمانون کی عزت اور کافرون کی ذلت ظاہر ہوئی اور بہرحال اعلام کا مضمون اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْۗءٌ یہ کہ اللہ بیزار ہی مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون سے اور اونکے عہدون سے وَرَسُوْلُهٗ اور اوسکا

رسول بھی بیزار ہی فَاِنْ تُبْتُمْ پھر اگر باز آؤ تم کفر اور عہد شکنی سے فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ تو وہ باز آنا بہتر ہی واسطے تمھارے اوس پر قائم رہنے سے وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ اور اگر پھر جاؤ گے توبہ سے اور کفر نہ چھوڑو گے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ تو جان لو یہ کہ تم نہیں عاجز کرنے والے ہو خدا کو یعنی نہ اوس سے بھاگ سکتے ہو نہ اوس سے مقابلہ کر سکتے ہو وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور خوشخبری دے بڑے ڈر کا کافروں کو بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ساتھ عذاب دردناک کے کہ آخرت میں ہوگا اور جب عہد توڑنے والوں کا حکم حق تعالی بیان فرما چکا تو بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے باب میں فرماتا ہی کہ انھوں نے حدیبیہ میں عہد کیا تھا اور عہد شکنی نہیں کی تھی اِلَّا الَّذِيْنَ مگر وہ لوگ کہ عٰهَدْتُّمْ عہد کیا تمنے اونکے ساتھ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکوں میں سے ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ پھر اونھوں نے کم نہیں کی شَيْـًٔا کوئی چیز تمھارے عہدوں میں سے یعنی اونھوں نے تمھارے عہد نہیں توڑے وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا اور نہ باہم مدد اور پشت پناہی کی عَلَيْكُمْ تمھارے قتال پر اَحَدًا کسی کی تمھارے دشمنوں میں سے فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ پس تمام کرو اونکی طرف عَهْدَهُمْ عہد اونکا اِلٰى مُدَّتِهِمْ اوس مدت تک جو مقرر ہو چکی اور اون عہد شکنوں کو فقط چار ہی مہینے کی مہلت دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ دوست رکھتا ہی متقیوں کو اور تقوی میں عہد وفا کرنا اور اوسکی شرطیں پوری کرنا بھی ہی شیخ ابو القاسم نصیرآبادی قدس سرہ نے فرمایا کہ متقی کے چار نشان ہیں حدوں کی حفاظت کمائی خرچ کرنا جو کچھ موجود ہو اوس پر قناعت کرنا عہد وفا کرنا مثنوی

متقی را بود چہار نشان ۔ حفظ احکام شرع اول آن ۔ ثانیا آنچہ دسترس باشد ۔ بر فقیران و بیکسان باشد ۔ عہد را باوفا کند پیوند ۔ ہر چہ باشد بدان شود خرسند ۔

اور جب اون مشرکوں کا حال حق تعالی بیان فرما چکا جنسے عہد تھا تو اب اون مشرکوں کا حال بیان فرماتا ہی جنسے عہد نہیں ہی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ پھر جب گذر جائیں ماہ حرام یعنی ذی الحجہ کے بیس دن اور پورا محرم اور ایک قول یہ ہی کہ یہ آیت معاہدوں کی شان میں نازل ہوئی اور ماہ حرام چار ہیں جو مذکور ہو چکے اور حُرُم تغلیب کے اعتبار سے فرمایا اسواسطے کہ ذی الحجہ اور محرم اونمیں داخل ہیں یا یہ کہ ان چار مہینوں میں عہد والے کافروں سے تعرض کرنا حرام تھا اور ایک قول یہ ہی کہ یہ سورت نازل ہونے کے وقت سے ابتداے مدت لیں حکم پہونچانے کے وقت سے نہیں تو ماہ حرام یعنی ذو القعدہ و ذو الحجہ محرم گذرنے کے بعد مدت بھی گذر جائیگی اور بہر تقدیر جب یہ مہینے گذر جائیں فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ تو قتل کرو مشرکوں کو جنسے تمنے عہد نہیں کیا ہی یعنی جنھوں نے تمھارا عہد توڑ ڈالا حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ جہاں پاؤ حرم کے اندر یا باہر وَخُذُوْهُمْ اور پکڑو اونھیں قیدی وَاحْصُرُوْهُمْ اور باز رکھو اونھیں مسجد حرام کے طواف سے وَاقْعُدُوْا لَهُمْ اور بیٹھو واسطے اونکے كُلَّ مَرْصَدٍ ہر راہ پر یعنی اونکے واسطے راہیں بند کرو تاکہ وہ شہر اور بستیوں میں نہ پھیلیں فَاِنْ تَابُوْا پھر اگر پھریں شرک سے ایمان کی طرف وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھیں نماز وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دیں زکوۃ اپنے مالوں کی اور ان دونوں کاموں سے اونکی تصدیق کی دلیل ظاہر ہو جائے فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ تو خالی کردو اونکی راہ یعنی اونسے ہاتھ کھینچو اور اونھیں راہ دیدو کہ جہاں چاہیں چلے جائیں اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی اونکے گذرے ہوئے گناہ رَّحِيْمٌ مہربان ہی اونھیں ثواب بے حساب دینے میں وَاِنْ اَحَدٌ اور اگر کوئی مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکوں میں سے جنسے تعرض

کرنا چاہے ماہ حرام گذرنے کے بعد اسْتَجَارَكَ پناہ چاہے تجھسے فَاَجِرْهُ تو پناہ دے اوسے اور پناہ دے حَتّٰى يَسْمَعَ یہانتک
کہ وہ سنے كَلٰمَ اللّٰهِ کلام الٰہی کہ قرآن ہی ثُمَّ اَبْلِغْهُ پھر اگر ایمان نہ لائے تو پہونچا دے اوسے مَاْمَنَهٗ اوسکے گھر کہ وہ اوسکے
امن کی جگہ ہی اور پھر اوسکے ساتھ مقاتلہ کر ذٰلِكَ یہ امان دینا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ یہ لوگ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ گروہ ہین
کہ نہین جانتے ہین خدا کو اور اوسکا کلام اونھون نے نہین سنا ہی تو اونھین امان دینا چاہیے کہ کلام الٰہی سنکر اوسمین غور و فکر کرین كَيْفَ
يَكُوْنُ کیونکر ہوے یہ استفہام انکار اور استبعاد کے معنی مین ہی یعنی نہین ہی اور کیونکر ہو سکتا ہی لِلْمُشْرِكِيْنَ واسطے مشرکون کے عَهْدٌ
کوئی عہد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اور اوسکے رسول کے نزدیک اسلام ظاہر ہونے اور حق اور باطل مین
امتیاز ہو جانے کے بعد اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مگر وہ لوگ جنسے عہد کیا تمنے یعنی بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے انکے ساتھ عہد کیا تھا عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قریب مسجد حرام کے یعنی حدیبیہ مین جو مکہ معظمہ کے قریب ہی
فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ پس جبتک استقامت کرین اپنے عہد پر تمھارے واسطے فَاسْتَقِيْمُوْا تو تم بھی مستقیم رہو اپنے عہد پر
لَهُمْ واسطے اونکے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ دوست رکھتا ہی پرہیزگارون کو جو اپنے عہد و پیمان پر قائم
رہتے ہین كَيْفَ کیونکر ہو مشرکون کے عہد پر وَاِنْ يَّظْهَرُوْا حال یہ ہی کہ اگر وہ فتح پائین عَلَيْكُمْ تم پر تو لَا يَرْقُبُوْا
فِيْكُمْ لحاظ رکھین تمھارے باب مین اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً حق قرابت کو نہ وفاے عہد کو يُرْضُوْنَكُمْ راضی کر دیتے ہین تمھین
بِاَفْوَاهِهِمْ ساتھ اپنی زبانون کے یعنی ایمان اور طاعت کا وعدہ کرتے ہین یا میٹھی میٹھی باتین کرتے ہین وَتَاْبٰى اور انکار کرتے ہین
قُلُوْبُهُمْ دل اونکے اوس بات سے جو وہ زبان سے کہتے ہین یعنی اونکا دل زبان سے یکسان نہین ہی بیت دل مین خیال عذر و زبان سے ادا
شکر چناہی مین غلام آنکہ دلش با زبان یکی ست وَاَكْثَرُهُمْ اور بہتیرے اونمین سے فٰسِقُوْنَ ○ فاسق ہین یعنی دائرہ فرمان سے باہر ہین
یا ایمان قبول کرنے سے منکر ہین اور تھوڑے اونمین سے بدنامی کے ڈر کے مارے عہد شکنی سے احتراز کرتے ہین اِشْتَرَوْا بدلا اور اختیار کیا
اونھون نے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتھ قرآن کے ثَمَنًا قَلِيْلًا ایسی چیز کو جو تھوڑی قیمت رکھتی ہی متاع دنیا مین سے ابو سفیان نے بعضے مشرکون کو
مال دنیا کی طمع دیکر مسلمانون کے ساتھ قتال کرنے کے واسطے جمع کیا تھا وہ لوگ قرآن کی تکذیب کر کے طمع مین گرفتار ہو کر مسلمانون کو قتل کرنے کے
درپے ہوئے فَصَدُّوْا واپس انکار کیا اونھون نے عَنْ سَبِيْلِهٖ طاعت خدا سے یا باز رکھا اونھون نے لوگون کو خانہ خدا کے حج کی راہ سے
اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ برا کام ہی جو کرتے ہین ایک قول یہ ہی کہ اس قوم سے یہود مراد ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا عہد اونھون نے توڑ ڈالا اور توریت کی آیتین تھوڑی قیمت پر بیچکر دین اسلام کی متابعت سے لوگون کو منع کرتے تھے لَا يَرْقُبُوْنَ
لحاظ نہین رکھتے یہود یا عہد شکن لوگ فِيْ مُؤْمِنٍ کسی مومن کے باب مین اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً قرابت یا قسم کو اور نہ عہد کو وَاُولٰٓئِكَ
اور وہ گروہ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ○ وہی لوگ ہین حد سے گذرنے والے شرارت اور زیادتی مین فَاِنْ تَابُوْا پس اگر پھرین کفر سے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھین نماز وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ فَاِخْوَانُكُمْ تو وہ بھائی ہین تمھارے فِی
الدِّيْنِ دین اسلام مین اونھین بھی وہی ہی جو تمھین تھا اور اونپر بھی وہی ہی جو تمپر ہوگا وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ اور

بیان کرتے ہین ہم آیتین لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو سمجھتے ہین اور اونمین غور و فکر کرتے ہین وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اور اگر توڑ ڈالین مشرک اَيْمَانَهُمْ قسمین اور عہد اپنے مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ پیچھے اس سے کہ عہد کرین تمسے وَطَعَنُوْا اور طعن کرین فِيْ دِيْنِكُمْ دین مین تمھارے اور احکام اسلام مین عیب جوئی کرین فَقَاتِلُوْٓا تو قتل کرو اَئِمَّةَ الْكُفْرِ لا کفر کے پیشواؤن اور مشرکون کے سردارون کو اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ تحقیق کہ نہین ہی عہد و پیمان واسطے اونکے حقیقت مین اسواسطے کہ اگر اونکا عہد و پیمان درست ہوتا تو ٹوٹتا نہین پس مقاتلہ کرو اونکے ساتھ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ○ شاید کہ وہ باز رہین شرک سے یا دین پر طعن کرنے سے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ کیا نہین قتال کرتے ہو تم قَوْمًا نَّكَثُوْٓا ساتھ گروہ کے جنھون نے توڑ ڈالے اَيْمَانَهُمْ عہد و پیمان اپنے جو تمھارے ساتھ کیے تھے حدیبیہ مین اور قریش اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو عہد و پیمان ہوے تھے اونمین سے ایک عہد یہ تھا کہ ایک دوسرے سے جو لوگ قسم کیے ہوے ہین اونھین نہ ستائین اور اونکے قتال مین ایک دوسرے کی مدد نہ کرین قریش نے بنی بکر کو جو اونسے قسم کھائے ہوے تھے ہتھیار اور آدمیون سے مدد دی یہانتک کہ بنی خزاعہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قسم کیے ہوے تھے اونکے ساتھ وہ لڑے یا عہد توڑنے والون سے یہود اور بنی قریظہ مراد ہین کہ احزاب کے دن ابوسفیان کی اور اوسکے گروہ کی انھون نے مددگاری کی وَهَمُّوْا اور قصد کیا مشرکون نے بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ ساتھ باہر کر دینے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ معظمہ سے اور دار الندوہ مین جا کر باہم مشورہ کیا چنانچہ یہ حال اوپر مذکور ہو چکا ہی اور لباب مین لکھا ہی کہ قریش نے حدیبیہ مین یہ قصد کیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمرہ ادا کرنے کے واسطے مکہ کی راہ دیدین اور اوسکے ارکان تمام کرنے کے پہلے سُبکی کے واسطے مکہ سے اونھین باہر کر دین اور دوسرے قول کے موافق کہ یہود مراد ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے باہر کر دینے کا ارادہ کیا وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ حال یہ ہی کہ اونھون نے ابتدا کی عہد توڑنے مین اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ پہلی بار اَتَخْشَوْنَهُمْ کیا تم ڈرتے ہو اونکے محاربہ اور لڑائی سے فَاللّٰهُ اَحَقُّ پس اللہ بہت سزاوار ہی اَنْ تَخْشَوْهُ ساتھ اسکے کہ ڈرو تم اوسکے عذاب سے قتال کفار ترک کرنے مین تو لڑائی مین مشغول ہو اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہو تم یقین رکھنے والے کہ جس کام کا حکم ہی اوسکے ترک مین عذاب الٰہی ہوگا قَاتِلُوْهُمْ لڑو مشرکون سے يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ تاکہ عذاب کرے خدا اونھین بِاَيْدِيْكُمْ ساتھ ہاتھون تمھارے سے یعنی تمھاری تلوارون سے وہ مقتول ہون وَيُخْزِهِمْ اور رسوا کرے اونھین بقہور اور مغلوب ہونے کی وجہ سے وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ اور نصرت دے تمھین اونپر وَيَشْفِ اور شفا بخشے صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ سینون کو اوس گروہ کے جو ایمان والے ہین یعنی بنو خزاعہ کو یا یمن کی ایک جماعت کو کہ یہ لوگ مکہ مین آکر اسلام لائے تھے اور مشرکون سے انھون نے بڑی ایذا پائی تھی اور جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی تو آپنے فرمایا کہ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ الْفَرَجَ قَرِيْبٌ وَيُذْهِبْ اور لیجائے خدا کافرون پر تمھاری فتح کرکے غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ رنج اون لوگون کے دلون کا جو کافرون کی ایذا رسانی کے سبب سے رنجیدہ ہین وَيَتُوْبُ اللّٰهُ اور توبہ عطا کرتا ہی اللہ اور پھر آتا ہی اپنے فضل کے ساتھ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ اوپر جسکے کہ چاہتا ہی حق سبحانہ تعالی نے اس آیت مین بعضے کافرون کے توبہ کرنے کی خبر دی اور یہ بات ظہور مین بھی آئی چنانچہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابو جہل اور سہیل بن عمرو وغیرہ ایمان لائے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بعض کی توبہ حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا ہی توبہ قبول ہونے کا

بشارت مومنین کو فتح کی البحر عزیز ۱۲

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ کیا گمان کرتے ہو تم اے مسلمانو جو کافرون کے ساتھ لڑائی سے کراہت رکھتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ حکایت منافقون کے ساتھ ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا گمان کرتے ہو تم اَنۡ تُتۡرَکُوۡا یہ کہ تم چھوڑ دیے جاؤگے اسی طرح پر جیسے ہو وَلَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰہُ اور نہین دیکھتا ہی اللہ الَّذِیۡنَ جٰھَدُوۡا اون لوگون کو جو جہاد کرتے ہین مِنۡکُمۡ تم مین سے اوسکی راہ مین وَلَمۡ یَتَّخِذُوۡا اور نہین اختیار کر لیتے ہین مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ سوا خدا کے وَلَا رَسُوۡلِہٖ اور سوا اوسکے رسول کے وَلَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اور سوا مومنون کے وَلِیۡجَۃً دوست ولی کہ اوس سے بھید کی باتین ظاہر کرین یعنی ایمان کا فقط دعوی کرنے سے تم چھوٹ نہ جاؤگے خدا نے تمسے جہاد دیکھا نہ مشرکون کے ساتھ دوستی نہ رکھنا وَاللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ اور اللہ جاننے والا ہی بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ۠ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور کامون مین جو تمہاری غرض ہوتی ہی وہ اوسے معلوم ہی لکھا ہی کہ عباس رضی اللہ عنہ جب قید ہوے تو مسلمانون نے اونھین شرک اور قرابتداری چھوڑنے کی ملامت کی تو عباس رضی اللہ عنہ بولے کہ تم لوگ ہماری برائیان کہتے ہو اور ہماری بھلائیون کا کچھ ذکر ہی نہین کرتے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بولے کہ تم مین کیا بات ہی جسے ہم بھلائیون مین شمار کر سکین وہ بولے کہ ہم مسجد حرام کی آبادی مین مستعد اور قائم رہتے ہین اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرتے ہین اور حاجیون کو زمزم پلاتے ہین اور قیدیون کو رہا کرتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ مَا کَانَ نہین لائق ہی اور درست نہین لِلۡمُشۡرِکِیۡنَ واسطے مشرکون کے اَنۡ یَّعۡمُرُوۡا یہ کہ آباد کرین مَسٰجِدَ اللّٰہِ مسجدین اللہ کی اور بعضون نے کہا کہ مسجد حرام کو لفظ جمع کے ساتھ ذکر کیا اسواسطے کہ وہ سب مسجدون کی قبلہ ہی پس جو یا اوسے آباد کرنے والا سب مسجدین آباد کرنے والا ہوگا اور مشرکون کو مسجد آباد کرنا درست نہین شٰھِدِیۡنَ اوس حال مین کہ وہ گواہ ہون عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ اپنی ذاتون پر بِالۡکُفۡرِ ساتھ کفر کے کہ وہ بتون کو سجدہ کرنا یا حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب ہی یعنی دو مخالف کام اکٹھا کرنا نہ چاہیے کہ خانۂ خدا کی آبادی اور غیر خدا کی پرستش اُولٰٓئِکَ وہ گروہ مشرکون کا حَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ تباہ اور باطل ہوگئے ہین شرک کے سبب سے عمل اونکے جنپر فخر کرتے ہین کہ ہم مسجد آباد رکھتے ہین اور زمزم پلاتے ہین وَفِی النَّارِ اور آتش دوزخ مین ہُمۡ خٰلِدُوۡنَ۠ وہ ہمیشہ رہنے والے ہین کفر کے سبب سے اِنَّمَا یَعۡمُرُ سوا اسکے نہین آباد کرتا ہی مَسٰجِدَ اللّٰہِ مساجد الٰہی کو مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وہی شخص جو ایمان لایا ہو ساتھ اللہ کے اور اللہ کے ساتھ ایمان کامل و پورا نہین ہی مگر اوسکے رسول کے ساتھ ایمان لا کر وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ اور روز آخرت کے وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ اور قائم رکھی ہو نماز وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ اور دی ہو زکوۃ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ اور نہ ڈرا ہو سوا اللہ کے فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ پس وہ لوگ چاہیے اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا یہ کہ ہون مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ۠ راہ پانے والون مین سے نجات کی راہ [illegible] کے ساتھ یہ کلمہ لانا مشرکون کی طمع قطع ہونے کی جہت سے ہی یعنی جن لوگون مین کمالات علمیہ و کمالات عملیہ جمع ہین اونکا راہ پانا والا ہی لعل اور عسی مین ہو تو جو لوگ ہر طرح سے ناقص ہین ظاہر ہی کہ اونکا کیا حال ہوگا بیت جائیکہ شیر مردان در معرض عتاب اند روباہ مہرتان را آنجا چہ تاب باشد [illegible] اعمال پر مغرور ہوے اور اونپر بھروسا کرنے سے مومنون کو اس آیت مین ممانعت ہی اسواسطے کہ شخص اپنے عمل پر مغرور ہی [illegible] بیت مباش غرہ بعلم و عمل کہ شد ابلیس بہمین سبب در بارگاہ عزت دور [illegible] حالت مین بعضے ال [illegible] خراب یا [illegible] حضرت علی [illegible] علیہ السلام کے زمانہ مین منصب

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تھا اور مسجد حرام کی عمارت شیبہ بن الحجبی کے اختیار میں تھی ایک دن یہ دونوں حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کے ساتھ فخر کرنے لگے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پانی پلانا سقایہ کے سبب سے اور شیبہ رضی اللہ عنہ نے عمارت مسجد کی وجہ سے فخر کیا اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ تلوار اور اسلام کے سبب فخر کرتے تھے حق تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کو یہ آیت نازل فرمائی
اَجَعَلْتُمْ کیا کرتے ہو تم سِقَايَةَ الْحَاجِّ حاجیوں کے پانی پلانے والے کو وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مسجد حرام کی عمارت
والے کو كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ مثل اوس شخص کے جو ایمان لایا ہو ساتھ خدا کے وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور روز آخرت کے وَجَاهَدَ اور جہاد کیا ہو
فِي سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا میں لَا يَسْتَوُونَ برابر نہیں ہیں یہ لوگ عِنْدَ اللَّهِ اللہ کے نزدیک وَاللَّهُ اور اللہ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ راہ نہیں دکھاتا ہے منزل مقصود کی مشرکوں کے گروہ کو ظلم کے سبب سے اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں الَّذِينَ آمَنُوا
جو لوگ ایمان لائے خدا اور اوس چیز کا جو خدا کے پاس سے نازل ہوئی وَهَاجَرُوا اور ہجرت کی اپنے گھروں سے وَجَاهَدُوا اور جہاد کیا
مشرکوں سے فِي سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا میں بِأَمْوَالِهِمْ اپنے مال سے خرچ کرنے کے ساتھ اور اونکے واسطے لڑائی کا اسباب
مہیا کرکے وَأَنْفُسِهِمْ اور معرکہ جنگ میں اپنی جانوں پر کھیل کے أَعْظَمُ دَرَجَةً بہت بڑے ہیں درجہ کی رو سے یعنی اونکا مرتبہ بہت
بلند ہے عِنْدَ اللَّهِ نزدیک خدا کے اون لوگوں سے جو حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اور مسجد حرام کی آبادی کرتے ہیں اور صفتیں یعنی ایمان ہجرت
وغیرہ اونمیں نہیں ہیں وَأُولَئِكَ اور وہ گروہ جنمیں یہ کمالات سب پائے جاتے ہیں هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ وہ ہیں دوجہان کی مراد
پانے والے يُبَشِّرُهُمْ خوشخبری دیتا ہے اونھیں رَبُّهُمْ رب اونکا بِرَحْمَةٍ مِنْهُ ساتھ رحمت کے جو پہونچنے والی ہے سبکی طرف سے
اونھیں وَرِضْوَانٍ اور اونکی خوشنودی کامل کے وَجَنَّاتٍ اور ساتھ جنتوں کے کہ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ ۝ واسطے اونکے
ہوگی اون جنتوں میں نعمت ہمیشہ کہ کبھی منقطع نہو اور جس کی خوشخبری دی ہے اوسے نکرہ لانے میں اشارہ ہے اس طرف کہ اوسکی توصیف میں زبان
تعریف کافی اور وافی نہیں ہے خَالِدِينَ فِيهَا حال ہے کہ یہ گروہ ہمیشہ رہنے والے ہیں جنتوں میں أَبَدًا ہمیشہ یہ خلود کی تاکید ہے تاکہ
خلود سے بہت رہنا خیال نکریں إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا عِنْدَهُ پاس ہے اوسکے أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ اجر بڑا کہ دنیا کی نعمت اوسکے
سامنے حقیر ہوگی اور جنت میں جو نعمت اور رحمت اور رضامندی ہوگی اوس سے بہتر کونسی نعمت ہوگی کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ رحمت
گناہگاروں کے واسطے ہے اور رضوان یعنی رضامندی مطیعوں کے لیے اور جنت سب مسلمانوں کے واسطے رحمت کو خدا نے اسواسطے پہلے
ذکر فرمایا کہ گنہگار اپنے دل میں مایوس اور ناامید نہوں اسواسطے کہ گناہ کتنا ہی بڑا ہو رحمت اوس سے بڑھکر ہے قطعہ گنہ ما فزون از شمار
عفوت افزون تر از گناہ ہمہ ؛ قطرۂ ابر رحمت تو بس ست ؛ شستن نامۂ سیاہ ہمہ ؛ لکھا ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کی
اجازت ہوئی تو بعضے صحابہ بڑی خوشی سے مدینہ کی طرف جلدی چلے اور خانمان چھوڑ دینے کو زن و فرزند کی محبت اور اقربا کی
مصاحبت پر ترجیح دیتے تھے اور دوسرے گروہ کو اونکے ماں باپ عزیز قریب عیال اطفال نے قسم دیکر روبیٹ کر اپنی
جگہ اور گھر میں آرام سے رکھنا چاہا اور اونھیں اپنوں کی جنسیت اور زن و فرزند کی محبت ہجرت سے مانع ہوتی تھی تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا نہ پکڑو آبَاءَكُمْ اپنے باپوں کو

وَاِخْوَانَكُمْ اور اپنے بھائیون کو اَوْلِيَآءَ دوست یعنی ان لوگون سے محبت نہ اختیار کرو اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ اگر پسند کرین وہ کفر کو عَلَى الْاِيْمَانِ ایمان پر اور تمھین ہجرت سے باز رکھین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ اور جو کوئی دوست رکھے اونھین تم مین سے یعنی اونکا یہ کام پسند کرے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ دوست رکھنے والا هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہ لوگ ظالم ہین کہ بے محل دوستی کرتے ہین اسواسطے کہ دوستی مسلمانون سے کرنا چاہیے مشرکون سے نہین جب یہ آیت نازل ہوئی تو جو لوگ ہجرت سے مونھ پھیرے ہوے تھے وہ بولے کہ ابتو ہم اپنے کنبے قبیلے مین ہین اور تجارت کے معاملات مین مشغول ہوکر گذران کرتے ہین اگر ہجرت کا قصد ہم کرین تو ضرور مان باپ جورو لڑکے چھوڑنا چاہیے اور تجارت بھی ہاتھ سے جاتی ہی اور ہم بے یار و مددگار بے عزیز و اقارب بے عیال و اطفال بے تجارت بے مال رہ جائینگے تو یہ دوسری آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت چھوڑ بیٹھنے والون کو اِنْ كَانَ اگر ہین اٰبَآؤُكُمْ باپ تمھارے وَاَبْنَآؤُكُمْ اور بیٹے تمھارے وَاِخْوَانُكُمْ اور بھائی تمھارے وَاَزْوَاجُكُمْ اور جورو ین تمھاری وَعَشِيْرَتُكُمْ اور قرابتدار تمھارے وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا اور مال جو کمائے ہین تم نے وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ اور تجارت کہ ڈرتے ہو كَسَادَهَا بند ہو جانا اوسکا وَمَسٰكِنُ اور گھر کہ پاکیزگی کے سبب سے تَرْضَوْنَهَآ پسند کرتے ہو اونھین اَحَبَّ اِلَيْكُمْ بہت دوست ہین تمھین یعنی اگر یہ چیزین جو مذکور ہوئین تمھین طبعی محبت سے نہین بلکہ اختیاری محبت کے سبب سے زیادہ دوست رکھتے ہو مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا سے اور اوسکے رسول سے وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ اور جہاد کرنے سے اوسکی راہ مین فَتَرَبَّصُوْا تو انتظار کرو اور امید رکھو حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ یہانتک کہ لائے اللہ بِاَمْرِهٖ عذاب اپنا جلدی اور دیر کو وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور اللہ ہدایت کی توفیق نہین دیتا الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ فاسقون کے گروہ کو اس آیت مین بڑی تہدید ہی اور اکثر مفسرون کا قول اسطرف رجوع کرتا ہی کہ اس آیت سے ناامیدی کی بو آسکتی ہی اسواسطے کہ اکثر لوگ اپنے دین کو مال جورو قرابتی اور گھر سے زیادہ دوست نہین رکھتے اور دنیا کی لذتین دین پر اختیار کرتے ہین اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ مگر جسے خدا چاہے ای عزیز مرد ہونا چاہیے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرح ان چیزون سے مونھ پھیرے فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ مال مہمانون پر خرچ کر ڈالے اولاد قربان کرنے کا ارادہ کرے اپنی ذات کو جلتی ہوئی آگ پر ڈالدے تاکہ محبت اور دوستی کے دعوی مین سچا ہو جائے رباعی آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ٭ فرزند و عیال و خان و مان را چہ کند ٭ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند ٭ حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ سے منقول ہی کہ احمد بن یحیی دمشقی قدس سرہ ایکدن اپنے مان باپ کے سامنے بیٹھے ہوے قرآن شریف سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قربان ہونے کا قصہ پڑھتے تھے اونکے مان باپ بولے کہ ای احمد ہمارے سامنے سے اوٹھ جا کہ ہمنے تجھے خدا کے کام مین نذر کیا احمد اوٹھ کھڑے ہوے اور بولے کہ الٰہی اب سوا تیرے اور کوئی میرا نہین اور کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوے اور بعد اسکے کہ چوبیس حج کر چکے اپنے مان باپ کی زیارت کا قصد کیا جب دمشق مین پہونچے اور اپنے گھر کے دروازہ پر آکے زنجیر ہلائی مان بولی کہ کون شخص ہی دروازہ پر احمد بولے کہ مین ہون احمد تیرا بیٹا اوسکی مان نے جواب دیا کہ آگے میرا ایک بیٹا تھا اوسے مین خدا کے کام مین فدا کر چکی اب احمد محمود کو مجھسے کیا کام رباعی ای ہر چہ داشتیم فدای تو

ع ۸

کردہ ایم تا جان را بہ سید ہوئے تو کردہ ایم تا کردہ ایم ترک خود و ہر کون نیز ہو و بہا کہ کردہ ایم بر لب تو کردہ ایم لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ
تحقیق کہ مدد دی تمھین اللہ نے بیچ مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ بہت مقامون مین یعنی لڑائی کے موقعون اور قتال کے معرکون مین
جیسے جنگ بدر کے دن اور بنی نضیر کی لڑائی مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور احزاب کے روز اور صلح حدیبیہ کے دن اور جنگ خیبر مین
اور جسدن کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور سوا اسکے وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اور حنین کے روز اور حنین ایک میدان ہی مکہ اور طائف کے مابین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس مقام پہ ہوازن اور ثقیف کے لشکر سے لڑے ہین اور یہ حال اس طرح پر ہی کہ مکہ معظمہ فتح ہو چکنے کے بعد ان
دونون قبیلون نے متفق ہو کر مسلمانون کے قتل کا قصد کیا یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ بارہ یا سولہ ہزار آدمیون سے
اودھر متوجہ ہوئے اور وہ چار ہزار آدمی تھے ایک صحابی بولے لَنْ نُغْلَبَ الْيَوْمَ مِنْ قِلَّةٍ یعنی ہم آج مغلوب نہونگے قلت لشکر کفار کے
سبب سے اپنے لشکر کی زیادتی اور کثرت پر گھمنڈ کیا یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنی اور ناپسند کی اور اس گھمنڈ کے سبب سے
لشکر اسلام کو پہلے شکست ہو گئی حق تعالی یہ قصہ مسلمانون کو یاد دلاتا ہی کہ خدا نے جنگ حنین کے دن تمھین مدد دی اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ
جب خوشی مین لائی تمھین كَثْرَتُكُمْ زیادتی تمھارے لشکر کی فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ پھر دفع نہ کیا تمسے تمھاری کثرت نے شَيْئًا
کچھ حملہ دشمن مین سے وَضَاقَتْ اور تنگ ہو گئی عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ تمپر زمین اوس میدان کی بِمَا رَحُبَتْ ساتھ فراخی
اور کشادگی کے جو وہ زمین رکھتی تھی ثُمَّ وَلَّيْتُمْ پھر پشت کر دی تمنے دشمن کی طرف اور پھرے تم لڑائی سے مُّدْبِرِيْنَ
حال یہ ہی کہ تم شکست کھانے والے تھے لکھا ہی کہ تمام لشکر پسپا ہو گیا اور فقط چار آدمی حضرت سلطان الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا کے
ساتھ رہگئے حضرت علی اور عباس اور ابو سفیان بن الحارث اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اوس روز خچر پر سوار تھے جب دوستون کو ہزیمت ہوئی تو سب دشمن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے آپ خچر کو تیز
کرتے اور دشمن کی طرف رخ کیے ہوئے حملہ کرتے اور فرماتے تھے کہ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اور عباس اور ابو سفیان رضی اللہ
عنہما خچر کی رکاب اور لگام پکڑے تھے اور نہ چھوڑتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنون مین گھس جائین اور اس صورت سے حضرت سید
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال شجاعت پہ دلیل پکڑ سکتے ہین کہ ایسے دن مین خچر پہ سوار ہوئے جو معرکہ جنگ مین کچھ کر و فر نہین رکھتا
اور بے فوج و لشکر بے یار و مددگار کافرون سے لڑنے کو مستعد ہو کر اپنا نسب بطور رجز بیان فرماتے تھے غرض کہ جب عباس رضی اللہ عنہ نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ چھوڑا کہ آپ تنہا کفار کے لشکر مین جا کر لڑین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اصحاب کو پکارو چونکہ عباس
رضی اللہ عنہ مرد بلند آواز تھے ندا کی یَا عِبَادَ اللّٰهِ ہٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا اَصْحَابَ الشَّجَرَةِ یَا اَصْحَابَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عباس رضی اللہ عنہ کی آواز پر مسلمان
پھرے اور ایک گروہ کہ سو آدمی بھی نہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آملے اور برابر کافرون کے حملے اوٹھانے لگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اَلْاٰنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ اور موسی علیہ السلام نے جو دعا دریا پھٹنے کے دن پڑھی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ دعا پڑھنے کا الہام ہوا
وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اور خچر پر سے اوتر پڑے یا اوسی طرح سوار ایک مٹھی بھر خاک اور سنگریزے زمین سے
اوٹھا لیے یا اصحاب سے مانگے اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اور کافرون کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ خدا کی قدرت سے کوئی ایسا نہ تھا

خراب ہوئے منھ

اوسکی آنکھ اور موںھ مین خاک و سنگریزے بھر گئے ہون اور دشمنون کو شکست ہوگئی اور مومنون کے دل کو تسکین ہوئی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ پھر نازل کی اسنے سَكِينَتَهُ رحمت اپنی کہ دلون کے آرام اور تسکین کی سبب ہو عَلَىٰ رَسُولِهِ اپنے رسول پر کہ اوتھون نے تنہا لڑنے کا داعیہ باندھا اور دشمنون کی کثرت سے اندیشہ نہ کیا وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ اور مومنون پر کہ عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پکارنے سے پھر آئے وَأَنزَلَ جُنُودًا اور بھیجے لشکر اپنی آسمان سے لَّمْ تَرَوْهَا نہین دیکھا تمنے اون لشکرون کو مگر کافر دیکھتے تھے اور وہ فرشتے تھے سفید کپڑے پہنے سرخ عمامہ باندھے عمامون کے سرے دونون شانون کے بیچ مین لٹکائے ہوئے ابلق گھوڑون پر سوار اور وہ پانچ یا آٹھ یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور عذاب کیا اللہ نے اون لوگون کو جو کافر تھے اسطرح پر کہ اونمین سے اکثر قتل ہوئے اور اونکے اہل و عیال مین سے چھ ہزار کو لونڈی غلام بنایا اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریان لوٹ مین ہاتھ آئین وَذَٰلِكَ اور یہ جو ہوا جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ جزا ہی کافرون کی ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ پھر توبہ دیگا اللہ اور فضل کریگا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ پیچھے سے اس لڑائی کے ساتھ توفیق اسلام کے عَلَىٰ مَن يَشَاءُ جسپر کہ چاہیگا اونمین سے یعنی جنگ حنین کے بھاگے ہوؤن مین سے اور یہ اسطرح پر ہوا کہ بعضے ہوازن اور ثقیف جنگ حنین کے بعد حضرت سید الثقلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے وَاللَّهُ غَفُورٌ اور اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنے والون کے گناہ رَّحِيمٌ ۝ مہربان ہی کہ توبہ کے بعد مواخذہ نہ کریگا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای گروہ ایمان والون کے إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ سوا اسکے نہین کہ مشرک لوگ نَجَسٌ ناپاک ہین خبث باطنی اور عقیدہ کی ناپاکی کے سبب سے یا اسوجہ سے کہ نجاستون سے پرہیز نہین کرتے یا جنابت سے غسل نہین کرتے اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہی کہ مشرک لوگ نجس العین ہین کتون کی طرح فَلَا يَقْرَبُوا پس چاہیے کہ قریب نہون الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مسجد حرام کے جو بیت الحرام کو گھیرے ہوئے ہی بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا بعد اس سال کے کہ سن ۹ ہجری ہی اور وہ ہجرت سے نوان برس تھا یا حجۃ الوداع کا سال کہ دسوان برس تھا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی اس آیت سے مراد کافرون کو حج اور عمرہ سے منع کرنا ہی مسجد حرام سے اور اور مسجدون کے اندر آنے کی ممانعت مقصود نہین ہی اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی سب مسجدون مین مشرکون کے داخل ہونے کو منع کہتے ہین مسجد حرام پر قیاس کرکے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی فقط مسجد حرام ہی مین داخل ہونے کو منع کرتے ہین وَإِنْ خِفْتُمْ اور اگر ڈرتے ہو تم ای اہل مکہ عَيْلَةً فقیری کو اونھین منع کرنے کے سبب سے مراد یہ ہی کہ کافرون کا ایک گروہ موسم حج مین خرید و فروخت کے واسطے کھانے پہننے کی چیزین لاتا تھا حق تعالی فرماتا ہی کہ حرم مین داخل ہونے سے منع کرو اور اگر اس بات سے ڈرتے ہو کہ اونکی تجارت بند ہونے سے تم تنگدست اور فقیر ہوجاؤگے فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ تو قریب ہی کہ غنی کردیگا تمھین اللہ مِن فَضْلِهِ اپنے فضل و رحمت سے إِن شَاءَ اگر چاہے اور یہ وعدہ اوسنے وفا فرمایا اس طرح کہ تبالہ اور جرش جو دو شہر تھے ملک یمن مین وہان کے لوگ مسلمان ہوگئے اور ہر سال جو کچھ کھانے کی چیزین چاہیے ہو مین مکہ مین لیجاتے تا یہ کہ قسم قسم کے لوگون کو جابجا کی زمینون سے حرم کی طرف متوجہ کردیا کہ وہ انواع و اقسام کا مال تجارت وہان لیجاتے ہین إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی اپنے بندون کا حال حَكِيمٌ ۝ حکمت کرنے والا ہی اونکی امیدین برلانے مین اگر ایک دروازہ بند کرتا ہی تو دوسرا دروازہ کھول دیتا ہی **قطعہ** گمان مدار اگر ضائعم تو بگذاری

کہ صائم بگذار د مسبب الاسباب ٭ بروے من در احسان اگر تو بربندی ٭ ور ہگر بکشاید مفتح الابواب ٭ بت پرستون کی لڑائی بیان فرماکر
حق تعالی اہل کتاب سے محاربہ کرنے کا حکم فرماتا ہی کہ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ قتل کرو اے مومنو اور لڑو اون لوگون سے
جو ایمان نہین رکھتے خدا کا یعنی یہود کہ وہ خدا کے قائل ہین اور نصارا جو تین خدا ہونے کا اعتقاد رکھتے ہین وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ
اور نہ ایمان رکھتے ہین ساتھ روز قیامت کے یہود تو کہتے ہین کہ بہشت مین کھانا پینا نہو گا اور نصارا معاد روحانی کا اثبات کرتے ہین
تو روز قیامت کا ایمان جیسا چاہیے یہود و نصارا کو ویسا نہین وَلَا يُحَرِّمُونَ اور حرام نہ جانتے نہ برتتے ہین مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
اوس چیز کو جو حرام کردی ہی اللہ نے جیسے شراب اور سور وَرَسُولُهُ اور نہ اوسے جو حرام کردی اوسکے رسول نے یعنی جس چیز کی حرمت
کتاب و سنت سے ثابت ہوئی اوسے حرام نہین جانتے ہین وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ اور نہین قبول کرتے ہین دین حق کو
کہ وہ اسلام ہی مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اون لوگون مین سے جو دیے گئے ہین کتاب یعنی جنھین ہمنے توریت اور انجیل عطا
کی ہی یہ اِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ کا بیان ہی حق تعالی حکم فرماتا ہی کہ اہل کتاب سے مقاتلہ کرو حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ یہانتک کہ
دین وہ جزیہ یعنی اونمین سے جس کسی کی نسبت جو خراج مقرر ہو جائے وہ دیا کرین عَنْ يَدٍ اپنے ہاتھ سے وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝
اور حال یہ ہی کہ وہ ذلیل ہونگے یعنی جزیہ اپنے ہاتھ سے لائین اور بیٹھین نہ جبتک جزیہ سپرد نہ کردین یا مسلمان اونسے لے نہ لین اور اونکی گردن کو
سیلی سے ٹھوکین آیت کا مفہوم چاہتا ہی کہ جزیہ اہل کتاب کے ساتھ مخصوص ہو اور مجوس کو کہ آتش پرست ہین چونکہ اونپر کتاب کا شبہہ ہی تو وہ بھی
اہل کتاب کے ساتھ ملائے گئے ہین اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ اہل کتاب کے سوا اور کسی سے جزیہ نہ لین اور امام اعظم رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہین کہ سب مشرکون سے جزیہ لینا چاہیے عرب کے مشرکون کے سوا اسواسطے کہ اونکا حکم یا تلوار ہی یا اسلام اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہین کہ سب کافرون سے جزیہ لینا ہی مگر مرتد سے نہین اسواسطے کہ اوسے قتل ہی کرنے کا حکم ہی وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ
اور کہا یہود نے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہی تعالی اللّٰہ عن ذٰلک علوًّا کبیرًا جاننا چاہیے کہ عزیر بن شرخیا حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہین
لاوی کے سبط سے اور چوتھی پشتون مین ہارون بن عمران علیہ السلام سے اونکا نسب ملتا ہی اور انکا مجمل قصہ یہ ہی کہ حق تعالی نے جب بخت نصر کو
بنی اسرائیل پر بادشاہ کیا تو اوسکا ظلم حد سے بڑھگیا یہانتک کہ توریت جن جن اجزا مین لکھی تھی وہ سب جلا دیے اور بیت المقدس کو منہدم
کر ڈالا اور جنھین توریت یاد تھی اون سبکو قتل کر ڈالا اور باقی بنی اسرائیل کو لونڈی غلام بنایا اور عزیر علیہ السلام بھی قیدیون مین تھے اور توریت پڑھتے تھے
مگر چونکہ کم عمر تھے تو اونکا پڑھنا کچھ شمار مین نہ تھا ورنہ وہ بھی قتل ہو جاتے بڑی مدت کے بعد جب بخت نصر کی قید سے عزیر علیہ السلام
چھوٹے تو بیت المقدس کو چلے حق تعالی نے اثناء راہ مین قریۂ سائر آباد مین اونھین مار ڈالا اور پھر سو برس کے بعد زندہ کیا چنانچہ
یہ حال سورۂ بقر مین مذکور ہو چکا ہی جب عزیر علیہ السلام قوم مین آئے تو قوم کے لوگون نے اونکی تصدیق کی اور توریت پڑھنے لکھنے مین
اونکا امتحان لیا امام ثعلبی کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اونکے دہنے ہاتھ کی پانچون اونگلیون مین پانچ قلم باندھے اور وہ پانچون اونگلیون سے
توریت لکھتے تھے دل سے یاد یہانتک کہ توریت تمام ہوئی اور پھر اون لوگون نے شبہہ کیا کہ ہم مین کوئی شخص توریت جاننے والا
اور پڑھنے والا تو ہی نہین ہم کیونکر جانین کہ یہ جو عزیر نے لکھی توریت ہی یا نہین اونمین سے ایک شخص بولا کہ مین نے اپنے دادا سے

ع ۵

بدین گمان کہ اہل بیت دین ... برتری [illegible]

سنا تھا وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے دادا سے سنا ہی اونھون نے بیان کیا تھا کہ بخت نصر کے زمانے مین تورست ایک مضبوط ظرف کے اندر احتیاط سے رکھکر فلانے پہاڑ کی دراڑ مین رکھ آیا ہون کچھ لوگ اوس مرد کے ساتھ گئے اور توریت وہان سے اوٹھا لائے اور مجمع مین پیش کی وہ جو عزیر علیہ السلام نے لکھی تھی اوس سے مقابلہ جو کیا تو ایک حرف کا بھی فرق نہ تھا تعجب ہو کر کہنے لگے کہ سو برس کے بعد حق تعالی نے عزیر کے دل مین توریت ڈالدی مگر اسکا سبب یہ ہی کہ عزیر خدا کا بیٹا ہی تو اگلے یہود اسی بات کے قائل تھے اور کہتے ہین کہ مدینہ کے بعضے یہود نے حضرت سید الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کے عہد مین یہ بات کہی **وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ** اور کہا نصاریٰ نے کہ عیسی مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور یہ بھی نصاریٰ کے ایک گروہ کا قول ہی کہ بے باپ کے بیٹا پیدا ہونا محال جانتے ہین یا اس سبب سے عیسی مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہین کہ اندھے مادرزاد اور کوڑھیون کا اچھا اور تندرست کر دینا اور مردون کا جلانا اونسے دیکھا اور یہ جرأت کر بیٹھے کہ اونھین خدا کا بیٹا کہنے لگے **ذٰلِكَ** یہ جو مذکور ہوئی **قَوْلُهُمْ** اونکی بات ہی **بِاَفْوَاهِهِمْ** اونکی زبانون سے نہ یہ کہ اونپر افترا کرتے ہین یا یہ کہ اونکی یہ بات مہمل ہی کہ زبان سے کہتے ہین اور کچھ حقیقت اور اصلیت نہین رکھتی **يُضَاهِـُٔوْنَ** مشابہ کرتے ہین اپنی بات کو **قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** اون لوگون کی بات سے جو کافر ہوگئے **مِنْ قَبْلُ** پہلے اونسے یعنی نجومی کہ وہ کہتے ہین کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یا عرب کے بعضے کافرون کی بات سے کہ وہ حق تعالی کو لات اور عزیٰ کا باپ کہتے ہین **قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ** لعنت کرے اونپر اللہ **اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ** کیونکر پھیرے جاتے ہین راہ حق سے باطل کی طرف یہ استفہام تعجب کے طریق پر ہی **اِتَّخَذُوْۤا** پکڑا یہود و نصاریٰ نے **اَحْبَارَهُمْ** اپنے عالمون کو **وَرُهْبَانَهُمْ** اور اپنے عابد لوگون کو **اَرْبَابًا** بہت سے خدا **مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ** سوا اللہ کے یعنی حرام اور حلال کر لینے مین اونکی فرمانبرداری کرتے ہین جیسے کہ خدا کا حکم ماننا چاہیے یا سجدہ کرتے ہین اونھین **وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ** اور عیسی ابن مریم کو خدا ٹھہراتے ہین **وَمَاۤ اُمِرُوْۤا** اور حال یہ ہی کہ عیسی اور احبار اور رہبان حکم نہین کیے گئے یا جو لوگ ان سبھون کو خدا ٹھہراتے ہین وہ کسی کتاب مین حکم نہین کیے گئے ہین **اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا** مگر یہ کہ فرمانبرداری اور عبادت کرین **اِلٰهًا وَّاحِدًا** ایک خدا کی کہ وحدانیت مین **لَاۤ اِلٰهَ** کوئی معبود نہین ہی **اِلَّا هُوَ** مگر وہ **سُبْحٰنَهٗ** پاک ہی وہ **عَمَّا يُشْرِكُوْنَ** ○ اوس چیز سے کہ اوسکے ساتھ شریک کرتے ہین **يُرِيْدُوْنَ** چاہتے ہین یہود و نصاریٰ **اَنْ يُّطْفِـُٔوْا** یہ کہ بجھا دین **نُوْرَ اللّٰهِ** نور الٰہی کو کہ قرآن ہی یا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو یا ذات و فرزند سے اوسکے منزہ اور پاک ہونے پر جو دلیل روشن ہی اوسے **بِاَفْوَاهِهِمْ** اپنے مونہون کی ہوا سے یا تکذیب کے سبب سے جو اپنی زبان پر لاتے ہین **وَيَاْبَى اللّٰهُ** اور نہین چاہتا ہی خدا اور نہین پسند کرتا ہی **اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ** مگر یہ کہ پورا کرے **نُوْرَهٗ** دین روشن اپنا توحید کے نشان بلند کرکے **وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ** ○ اگرچہ کراہت کرنے والے ہون اوس سے کافر اور اسی مضمون کو کسی نے نظم مین کہا ہی **بیت** یریدون لیطفوا لتجاہدون لیطفوہ ❊ ویابی اللہ الا ان یتمہ ❊ چراغے را کہ ایزد بر فروزد ❊ کسی کو پف کند سبلش بسوزد ❊ پھر اپنا نور تمام اور پورا کرنے کا بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی **هُوَ الَّذِيْۤ** وہ ہی وہ خداوند جسنے اپنے فضل شامل سے **اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ** بھیجا اپنے رسول کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین **بِالْهُدٰى** ساتھ قرآن کے کہ محض ہدایت ہی **وَدِيْنِ الْحَقِّ** اور ساتھ

نصف

دین حق ... کہ اسلام ہے اور یہ بینا اسواسطے ... تاکہ اوسکو غالب کردے وہ اپنا دین عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ سب
دینون پر ... کا منسوخ کردے اور آسمان ... علیہ السلام کے اوترنے کے بعد یہ ہوگا کہ تمام روے زمین پر
دین اسلام ... ہوگا اور کوئی دین نہ رہیگا وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اگرچہ کراہت رکھین مشرک اس صورت سے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اے وے لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنَّ کَثِیْرًا تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّہْبَانِ یہود ونصاری کے عالمون اور زاہدون سے
لَیَاْکُلُوْنَ البتہ کھاتے ہین اَمْوَالَ النَّاسِ مال لوگون کے بِالْبَاطِلِ ساتھ رشوت لینے کے حکم دینے مین وَیَصُدُّوْنَ
اور باز رکھتے ہین خلق کو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ دین الٰہی سے یعنی منع کرتے ہین اسلام مین داخل ہونے سے وَالَّذِیْنَ اور جو لوگ
اہل کتاب وغیرہ مین سے کہ حرص اور بخل کی راہ سے یَکْنِزُوْنَ الذَّہَبَ خزانہ کر رکھتے ہین سونے کو وَالْفِضَّۃَ اور چاندی کو
وَلَا یُنْفِقُوْنَہَا اور خرچ نہین کرتے اون خزانون کو فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ راہ خدا مین یعنی زکوۃ نہین دیتے اسواسطے کہ
حدیث مین ہے کہ ما ادی زکوتہ فلیس بکنز یعنی جس مال کی زکوۃ دی گئی وہ خزانہ نہین ہے یعنی وہ خزانہ نہین ہے جسپہ وعید مترتب ہو
اور وعید یہ ہے جو فرمایا کہ فَبَشِّرْہُمْ پس بشارت دے خزانہ رکھنے والون زکوۃ نہ دینے والون کو بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ساتھ
عذاب دردناک کے یَّوْمَ یُحْمٰی جسدن گرم کیجائیگی آگ یعنی سلگائی جائیگی عَلَیْہَا اون خزانون پر فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ آتش
دوزخ مین فَتُکْوٰی پھر داغ دیجائینگی بِہَا ان جلتے ہوئے دینارون اور درہمون سے جِبَاہُہُمْ پیشانیان اونکی جنپر فقیرون کو
دیکھکر بل ڈالے ہین وَجُنُوْبُہُمْ اور پسلیان اونکی کہ فقیرون سے پہلوتہی کی ہے وَظُہُوْرُہُمْ اور پیٹھین اونکی جو محتاجون
کیطرف پھیری ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ ظاہری اعضا مین پیشانی اور پہلو اور پیٹھ شریف عضو ہین اسواسطے کہ اعضاے رئیسہ
یعنی دماغ دل جگر انھی کے اندر ہین انھی کو اوسدن داغ کر عذاب کرینگے اور کہینگے کہ ہٰذَا مَا کَنَزْتُمْ یہ ہے جو تمنے
خزانہ کر رکھا تھا لِاَنْفُسِکُمْ اپنی جانون کے فائدہ کو اور آج تمھارے ضرر کا باعث ہوا فَذُوْقُوْا پس چکھو مَا کُنْتُمْ
تَکْنِزُوْنَ وبال اوسکا جو تھے تم کہ ذخیرہ کر رکھتے تھے اور جس ذخیرہ کے سبب سے وبال نہوگا وہ نیک عمل ہین امالی امام ظہیر الدین
ولواجی مین مذکور ہے کہ اگر اور لوگ مال کا خزانہ کرین تو تو اعمال کا خزانہ کر اور اگر اور لوگ کنوز اسباب فانی ڈھونڈھین تو تو رموز اسرار
باقی ڈھونڈھ قطعہ بکید رم کان ہی بد روشنے * بہتر از گنجہاے مدخرست * زانچہ داری تمتعے بردار * کان گرہ روزی کسی دگرست * چونکہ
اہل کتاب کے عابدون کی عیدین ماہ قمری اور سال شمسی مین دائر ہین اور سال شمسی تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے تقریبًا اور
سال قمری تین سو چون دن کچھ زیادہ کا ہوتا ہے تو ہر تین برس مین اونکا ایک سال تیرہ مہینے کا ہوتا ہے اور سال کی گنتی حکم الٰہی مین بارہ مہینے ہین تو
حق تعالی نے مسلمانون کے اکثر اعمال کی بنا قمری مہینون پر رکھی اور روزے حج زکوۃ عدت وغیرہ کے احکام اوسیکے ساتھ مرتب کیے اور اوسکے عدد کے
بیان مین فرمایا کہ اِنَّ عِدَّۃَ الشُّہُوْرِ بیشک شمار مہینون کا جو پسند ہے عِنْدَ اللّٰہِ اللہ کے نزدیک اثْنَا عَشَرَ شَہْرًا بارہ
مہینے ہین فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ کتاب الٰہی مین یا لوح محفوظ مین یا اوسکے حکم مین اور خدا نے یہ حکم لکھا ہے یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
جسدن کہ پیدا کیے آسمان اور زمین مِنْہَآ ان بارہ مہینون مین اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ چار مہینے حرام ہین تین مہینے ملے ہوئے ذوالقعدہ ذوالحجہ

نصف

حرم اور ایک اکیلا وہ رجب ہی ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ یہی ہی حساب درست مہینون کی گنتی مین فَلَا تَظْلِمُوْا پس ظلم نکرو فِيْهِنَّ
ان چار مہینون مین اَنْفُسَكُمْ اپنی جانون پر حرام کامون کے مرتکب ہوکر اور ان وقتون کی ہتک حرمت کرکے سب علما اس
بات پر ہین کہ ان مہینون مین مقاتلہ کی حرمت منسوخ ہی اور ظلم سے گناہ کرنا مراد ہی یا مشرک مقاتلون سے قتال ترک کرنا اگرچہ گناہ ترک کرنا
سب مہینون مین لازم ہی مگر ان چار مہینون کو شرف اور بزرگی کی وجہ سے خدا نے خاص کیا اسواسطے کہ ان مہینون مین گناہ کرنا ایسا ہی
جیسے حد حرم مین یا حالت احرام مین گناہ کرنا وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ اور قتال کرو مشرکون سے كَآفَّةً سب مشرکون سے حرمت والے
مہینون مین اور انکے سوا اور مہینون مین كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ جیسے کہ وہ سب تمسے قتال کرتے ہین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
اور جان لو تم کہ اللہ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ساتھ پرہیزگارون کے ہی نصرت اور حفاظت مین لکھا ہی کہ اہل جاہلیت کی طبیعتین لوٹ مار پر بہت
راغب اور عادی ہو گئی تھین اور حرمت والے مہینون مین قتال نکرتے تھے اور چونکہ برابر تین مہینے حرام تھے تنگ آگر بولے کہ ہم تین مہینے
متواتر بے لوٹ مار کیے تحمل نہین کر سکتے تو قلمس کنانی نے ایک صورت نکالی اور موسم حج مین منادی کی اور کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کہ ای
گروہ عرب تمھارے خدا نے ایک سال محرم کو حلال کر دیا اور اوسکی حرمت صفر مین بڑھا دی لوگون نے اوسکی بات مان لی پھر دوسرے
سال منادی کی کہ ایکسال خدا نے محرم کو حرام اور صفر کو حلال کر دیا اور کبھی ایسا ہوتا کہ عین اونکی لڑائیون مین حرام مہینے نئے ہو جاتے
اونکی حرمت آگے کسی مہینے مین بڑھا دیتے اور اوسے حلال کر لیتے اور سال بھر مین چار مہینے حرام جانتے تھے اور اس کام کو نسی کہتے
حق تعالی نے فرمایا کہ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ نسی سوا اسکے نہین کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے مہینے مین ہٹا دینا زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ
زیادتی ہی کفر مین اسواسطے کہ جو اللہ نے حرام کر دیا اوسے حلال کر لینا اور جو اللہ نے حلال کر دیا اوسے حرام ٹھہرا لینا دوسرا کفر ہی کہ اونکے
کفر سے ملتا ہی يُضَلُّ بہ نے معروف کا صیغہ پڑھا ہی یعنی گمراہ کرتا ہی اور حفص نے مجہول پڑھا ہی یعنی گمراہ کیے جاتے ہین بِهِ اس کام سے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوئے گمراہی پر گمراہی يُحِلُّوْنَهٗ حلال کر لیتے ہین نسی کو حرمت والے مہینون عَامًا ایک سال
اور اوسکی جگہ دوسرے مہینے کو حرام کر دیتے ہین وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ اور حرام رکھتے ہین نسی کو عَامًا دوسرے سال اور جس مہینے کو حلال کر لیا
اوسے اوسکی حرمت پر چھوڑتے ہین اور جس سال کہ حرام مہینے کو اونھون نے حلال کر لیا ہی اوس سال حلال مہینے کو حرام کر دیتے ہین لِّيُوَاطِـُٔوْا
تاکہ برابر کرین اور پورا کر لین عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ گنتی اوسکی جو خدا نے حرام کیا ہی اسواسطے کہ بیان کیا گیا کہ حرمت والے
مہینون کو وہ چار مہینے جانتے تھے فَيُحِلُّوْا پھر حلال کر لیتے عدد کے موافق مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ جو خدا نے حرام کر دیا بے رعایت
وقت کے زُيِّنَ لَهُمْ زینت دی گئی ہی اونکے واسطے یعنی شیطان نے اونکے دلون مین آراستہ کر دی سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ
برائی اونکے کامون کی وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ع ہدایت کی توفیق نہین دیتا کافرون کو ینابیع مین
لکھا ہی کہ کافر ہر سال مین چار مہینون کو حرام رکھتے تھے خلق کو اپنے ہاتھ اور زبان سے امن مین کر دیتے تھے تو اوب والے
مومنون کو یہ بات بہت لائق اور سزاوار ہی کہ ہر مہینے مین مسلمانون کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھین اور ہاتھ اور زبان سے خلق کو ایذا اور
رنج نہ دین اسواسطے کہ آزار کا بدلا آزار ہی اور ضرر رسانی کی مکافات وہی ضرر رسانی ہی رباعی آزار دل خلق موجب سببی

تا ہر نگشت یار بے نیم شبے ÷ بر مال جمال خویش توکل مکن ÷ کا ترجمہ ... شنبہ بر ندوین بجا ہے بتنے ÷ نقل ہی کہ ہجرت کے نوین برس حبیب رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کا قصد کیا تو ہوا نہایت گرم تھی اور مدینہ منورہ کے لوگ خشک سالی کی وجہ سے تنگ حالی میں گذران کرتے تھے جب
حکم ہوا کہ اصحاب جہاد پر کمر باندھیں اور اودھر کا قصد کریں تو بعد مسافت اور دشمنوں کی کثرت زاد راہ کی قلت ہوا کی حرارت کے سبب سے
کراہت طبعی کے باعث جانے میں وہ کاہلی کرتے تھے تو آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
مَا لَكُمْ کیا ہی تمہیں کہ کلمہ دین بلند کرنے کو اِذَا قِیْلَ لَكُمُ جب کہا جاتا ہے تمسے کہ کوشش کے ساتھ انْفِرُوْا نکلو فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ راہ خدا میں اور دین کے دشمنوں پر جہاد کرو تو اثَّاقَلْتُمْ بوجھل ہو جاتے ہو اور دیر کرتے ہو یعنی گرے پڑتے ہو اِلَى الْاَرْضِ
طرف زمین کے کاہلی کی وجہ سے یا میل کرتے ہو اپنی کھیتوں اور پھلوں پر اَرَضِیْتُمْ کیا راضی ہوئے اور خوش ہو گئے تم بِالْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا ساتھ زندگی دنیا کے مِنَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت سے ایسا نہ کرو اور دنیا کو آخرت پر نہ اختیار کرو فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
پس نہیں ہی فائدہ زندگی دنیا کا فِی الْاٰخِرَةِ آخرت کے مقابلہ میں اِلَّا قَلِیْلٌ ○ مگر تھوڑا سا حقیر اور کوئی بڑی چیز کو چھوٹی چیز کے
واسطے نہیں کھوتا نظم متاع این جہان فانی و معیوب ÷ نعیم آن جہان باقی و مرغوب ÷ چرا کس دولت باقی گذارد ÷ بنعمتہاے فانی سر در آرد ÷
اِلَّا تَنْفِرُوْا اگر نہیں نکلتے ہو اوس لڑائی کے واسطے جسکا تمہیں حکم ہوا ہی تو یُعَذِّبْكُمْ عذاب کریگا تمہیں اللہ عَذَابًا اَلِیْمًا ۵ آیۃ شافی
عذاب دردناک اسطرح کہ دشمن کو تمپر فتح دیگا یا اسباب شاقہ میں سے کسی سبب سے تمہیں ہلاک کریگا وَّیَسْتَبْدِلْ اور بدل دیگا تمہیں
قَوْمًا غَیْرَكُمْ ساتھ قوم کے کہ تمہاری غیر ہو اور حکم مانے جیسے یمن اور فارس کے لوگ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَیْئًا اور نقصان نہ پہونچا سکو
خدا کو کچھ کہ وہ سب سے بے نیاز ہی یا اوسکے رسول کو کہ وہ عصمت الٰہی کی پناہ میں ہی وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ اور اللہ سب چیز پر تغییر میں
تبدیل میں سے قَدِیْرٌ ○ قادر ہی اِلَّا تَنْصُرُوْهُ اگر مدد نہ دو گے اوسکے پیغمبر کو تو قریب ہی کہ اللہ اوسکی مدد کرے اور آیندہ اوسے چھوڑ نہ دے
جیسے سابق میں اوسے نہیں چھوڑا فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ پس تحقیق کہ مدد دی اوسے خدا نے اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا جبکہ
مکے سے نکالنے کا قصد کیا کافروں نے اور حق تعالیٰ نے اوسے نکلنے کی اجازت دی ثَانِیَ اثْنَیْنِ اوس حال میں کہ رسول دوسرا تھا دو آدمیوں کا
یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مدد دی اللہ نے اِذْ هُمَا جب تھے وہ دونوں
فِی الْغَارِ غار ثور میں اور وہ غار ہی جبل ثور کی چوٹی پر مکہ معظمہ کی داہنی طرف تھوڑی دیر کی راہ اور اوس وقت کوئی وہاں
نہ پہونچتا تھا اور رعایا اور صحرائی آدمی وہاں جانے سے فارغ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنجشنبہ کی شب غرہ ربیع الاول کو مکہ میں حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان سے اونکے ساتھ نکلے اور غار کے مونھ پر پہونچے اور حق تعالیٰ نے اوسی شب ببول کا درخت
غار کے مونھ پر اوگا دیا اور یہ بھی کہا ہی کہ جنگلی کبوتر کے جوڑے کو حکم فرما دیا اور اوسنے وہاں جھونج بنا لیا اور انڈے دیے اور مکڑی کو
حکم کر دیا کہ اوسنے غار کے مونھ پر جالا لگا یا جیسا کہ کہا ہی شعر ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰی ÷ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ لَمْ تَنْسِجْ وَلَمْ تَحُمِ ÷ شد گمان کفار را
کاینجا کبوتر عنکبوت ÷ پردہ ننہد بر پیمبر مرغ ننہد آشیان ÷ غرضکہ کفار غار کے مونھ پر پہونچے اور چونکہ ان حالات سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں نہیں ہیں لہذا وہ کفار ضلالت شعار اوس غار سے کچھ متعرض نہوئے اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہتے تھے کہ یا رسول اللہ اگر ان مشرکون مین سے ایک بھی اپنے قدم کے نیچے نگاہ کرے تو ضرور ہمین دیکھ لیگا حضرت خواجہ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات
فرمایا کہ ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت ایک یہ حدیث ہی اور یہ بہت اعلی دلیل ہی اور حق تعالی
اس حال سے خبر دیتا ہی کہ اِذْ يَقُولُ جب کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لِصَاحِبِهٖ واسطے اپنے یار کے یعنی حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ نہ غم کہا اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ مَعَنَا ہمارے ساتھ ہی دشمنون پر مدد دینے اور بچانے مین
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ پس نازل کی اللہ نے سَكِيْنَتَهٗ رحمت اپنی کہ تسکین کی وجہ ہو عَلَيْهِ رسول پر اور بہت مشہور یہ ہی کہ صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ پر اس جہت سے کہ کمال شفقت کی وجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال پر بہت مضطرب تھے شیخ فرید الدین عطار
قدس سرہ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پر سکینہ نازل ہونے کے باب مین فرمایا کہ نظم خواجہ اول کہ اول یار اوست ✤ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا
فِي الْغَارِ اوست ✤ چون سکینہ شد ز حق منزل برو ✤ گشت مشکلہائے عالم حل برو ✤ وَاَيَّدَهٗ اور قوت دی خدا نے اپنے پیغمبر کو
بِجُنُوْدٍ بسبب لشکر ملائکہ کے کہ تمنے لَّمْ تَرَوْهَا نہین دیکھا اونھین یعنی فرشتون کو بھیجا کہ اونھون نے غار مین آپکی حفاظت اور حراست کی
یا بدر اور حنین اور احزاب کی لڑائی مین جو ملائکہ اوترے تھے وہ مراد ہین وَجَعَلَ اور کردی كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بات اون
لوگون کی جو کافر ہوے السُّفْلٰى بہت نیچی یعنی دعوت کفر جو کافرون سے صادر ہوتی تھی اوسے خوار اور بیقدر کردیا وَكَلِمَةُ اللّٰهِ
اور بات اللہ کی یعنی کلمہ شہادت یا دعوت اسلام یا توحید هِيَ الْعُلْيَا وہ بہت بالا اور اونچی اور عالی قدر ہی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ اور اللہ
غالب ہی موحدون کو عزیز کرتا ہی حَكِيْمٌ دانا ہی مشرکون کو ذلیل اور خوار کرتا ہی اور غزوہ تبوک کے حکم کے درمیان مین غار کا قصہ
بیان کرنے سے مقصود یہ ہی کہ اے جہاد سے کراہت کرنے والو اگر تم ہمارے پیغمبر کو مدد نہ دوگے تو ہم اوسکی مدد کرینگے اوسطرح جیسے وہان اوسکی
مدد ہمنے کی اور دشمنون مین سے صحیح سلامت نکال لائے جہان اوسکے ساتھ ایک ہی آدمی تھا اور قریش کے تمام سردار اوسے قتل کرنے کے
قصد پر اوٹھ کھڑے ہوئے تھے تو مدد کی کنجی ہمارے ہی قبضۂ قدرت مین ہی وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ نظم یاری از من جو نہ از خیل و سپاہ ✤
راز با من گو نہ با میر و شاہ ✤ ہر کرا یاری کنم برتر شود ✤ ہر کرا در افگنم ابتر شود ✤ اِنْفِرُوْا نکلو غزوہ تبوک کے واسطے خِفَافًا ہلکے وَّ
ثِقَالًا اور بھاری خفاف اور ثقال کی تفسیر مین مفسرین کے بہت قول ہین حاصل اونکا یہ ہی کہ خفاف اور ثقال سے سوار اور پیادے
یا تندرست اور بیمار یا جوان اور بوڑھے یا محتاج اور مالدار یا اکیلے اور ہتھیار والے یا بے جورو اور جورو والے یا دبلے اور موٹے یا تنہا اور
خدمتگار والے مراد ہین اور سلمی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ خفاف سے وہ لوگ مراد ہین جو طاعت کرتے کرتے سبکروح ہوگئے اور ثقال سے وہ
لوگ مقصود ہین جو مخالفت کرتے کرتے گرانبار ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ خفاف وہ لوگ ہین جو شہود ماسوا کی قید سے
آزاد ہین اور ثقال وہ لوگ ہین جو قید تعلقات مین قید ہین بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ خفاف مجذوب لوگ ہین کہ کشش عنایت سے
راہ سلوک پر آگئے اور ثقال سالک لوگ ہین کہ پرورش ہدایت سے جذبۂ حقانی کی طرف متوجہ ہوے یہ دونون گروہ راہ پر ہین مگر
ایک تو کشش کے شہپر سے اوڑتا ہی اور ایک پاے کوشش سے راہ چلتا ہی جو پاؤن سے چلتا ہی ہر قدم پر ایک عالم کو پامال کرتا ہی
اور جو اقبال کے بازو سے اوڑتا ہی ایک دم مین مشاہدہ ماسوا کی بساط طی کرجاتا ہی نظم مرد عارف چون بدان پر سے پرد ✤ در دمے

از نہ فلک سے بگذرد ؛ سیر زاہد ہر دمے یک فرد راہ ؛ سیر عارف ہر زمان تا تخت شاہ ؛ اسکا سبب نزول لکھا ہی کہ ایک گروہ جو رہو لڑکون کی
پریشانی اور دنیا کے کامون کی خرابی کے بہانہ سے یہ ارادہ رکھتا تھا کہ غزوۂ تبوک سے مونھ موڑے حق تعالی نے اوسکا عذر نہ قبول کیا اور
حکم فرمایا کہ اس لڑائی کے واسطے نکلو ای وہ لوگو جو ہلکے ہو مال و منال کے بار سے اور ای وہ لوگو جو بھاری ہو بوجھ او ٹھانے کے سبب وَجَاهِدُوا
اور جہاد کرو بِأَمْوَالِكُمْ ساتھ اپنے مالون کے کہ خرچ راہ اور ہتھیار مہیا کرو وَأَنفُسِكُمْ اور اپنی جانون سے کہ لڑائی مین شریک ہو
فِي سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا مین ذَٰلِكُمْ یہ نکلنا اور لڑنا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمھارے واسطے خلاف کرنے اور جہاد نہ کرنے سے إِن
كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ اگر ہو تم کہ جانتے ہو جہاد کرنے کا ثواب اور نہ کرنے کا عذاب لکھا ہی کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لوگون کو غزوۂ تبوک کا حکم فرمایا تو وہ لوگ تین گروہ ہو گئے ایک گروہ نے تو جلدی کی اور حکم سنتے ہی قبول کر لیا اور وہ بڑے بڑے
مہاجر اور انصار تھے اور بعضے ضعیف مومنون کو گران گذرا مگر خدا اور رسول کے حکم کو خواہش نفس پر مقدم رکھا اور راختیار کیا اور
بعضون نے مکان پر رہنے اور خلاف کرنے کی اجازت چاہی اور وہ منافق لوگ تھے اور اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ لَوْ كَانَ
اگر ہوتی وہ چیز جسکی طرف تو انھین بلاتا ہی عَرَضًا مال دنیا کا قَرِيبًا نزدیک لے لینے کے وَسَفَرًا قَاصِدًا اور سفر میانہ اور آسان
لَّاتَّبَعُوكَ ضرور پیروی کرتے تیری مال کی طمع پر وَلَٰكِن بَعُدَتْ اور مگر دور ہوئی عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ اونپر مسافت کہ
مشقت سے اوسے طی کرنا چاہیے وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ اور قریب ہی کہ قسم کھائین خدا کی یہ خبر قرآن کے معجزون مین سے ہی کہ قبل
وقوع بیان کرتا ہی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم جب تبوک سے پھر آؤگے تو یہ خلاف کرنے والے عذر کے طور پر تمھارے سامنے
قسم کھائینگے کہ لَوِ اسْتَطَعْنَا اگر سکتے ہم سفر کرنا اور استطاعت رکھتے لَخَرَجْنَا البتہ نکلتے ہم مَعَكُمْ تمھارے ساتھ اور رفاقت
کرنے مین موافقت کرتے يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ ہلاک کرتے ہین اپنی جانین یہ جھوٹی قسم کھا کر یعنی اپنی ذاتون کو عذاب کا مستحق کرتے ہین
وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ع تحقیق کہ وہ لوگ البتہ جھوٹے ہین عَفَا اللَّهُ عَنكَ یہ دعا
واسطے اوسکے ہی حق تعالی اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتا ہی کہ عفو کرے خدا تجھسے اور لوگون کی عادت ہی کہ اوس
شخص کے واسطے عفو اور رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہین جس سے کچھ خطا سرزد نہوئی ہو جیسے کوئی پیاسے کو پانی پلاتا ہی
اور پیاسا کہتا ہی کہ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ یا جسے چھینک آتی ہی اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا ہی تو اوسکے جواب مین يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہتے ہین اور
بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضے اجازت مانگنے والون کو غزوۂ تبوک سے
باز رہنے کی اجازت دیدی تھی حق سبحانہ تعالی نے یہ اجازت دینا معاف کر دیا اور اس تقدیر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے خطاب ہوگا یعنی درگذر کرے خدا تجھسے لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ کیون اجازت دی تو نے باز رہنے کی اونھین اور
کسواسطے اونکے عذر اور حیلے سنے چاہیے تھا کہ اجازت دینے مین تم عجلت اور جرأت نہ کرتے حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ یہان تک کہ
ظاہر ہو جاتے لَكَ تجھے الَّذِينَ صَدَقُوا وہ لوگ جو سچ بولے عذر کرنے مین وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ○
اور تا کہ تو جان لیتا جھوٹ بولنے والون کو لَا يَسْتَأْذِنُكَ نہین اجازت چاہتے تجھسے الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ وہ لوگ

ع ۵

جو تحقیق اور یقین کے ساتھ ایمان رکھتے ہین بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے اَنْ یُّجَاھِدُوْا
یہ کہ جہاد کرین بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ساتھ اپنے مالون اور اپنی جانون کے وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی
بِالْمُتَّقِیْنَ ساتھ پرہیزگارون کے جنھون نے خلاف کرنے سے پرہیز کیا اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ سوا اسکے نہین کہ اجازت مانگتے ہین
تجھسے نہ نکلنے کی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ جو لوگ کہ ایمان نہین رکھتے ہین بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ساتھ خدا کے اور روز آخرت کے
وَارْتَابَتْ اور شک مین پڑے ہین قُلُوْبُھُمْ دل اونکے یعنی وہ حقیقت اسلام مین متردد ہین فَھُمْ فِیْ رَیْبِھِمْ پس لوگ
اپنے شک مین یَتَرَدَّدُوْنَ سرگردان اور حیران پھرتے ہین وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ اور اگر چاہتے یہ منافق لوگ نکلنا
غزوہ تبوک کے واسطے لَاَعَدُّوْا لَہٗ تو البتہ تیار کرتے نکلنے کے واسطے عُدَّۃً سامان جو سفر مین کام آوے یعنی نکلنے کی
استطاعت رکھتے تھے وَّلٰکِنْ کَرِہَ اللّٰہُ انْۢبِعَاثَھُمْ اور مگر مکروہ رکھا اللہ نے اور پسند نہ کیا اوٹھانا اونکو اس سفر مین فَثَبَّطَھُمْ
پھر باز رکھا اونھین اور ڈر اور سستی اونپر غالب کردی وَقِیْلَ اقْعُدُوْا اور کہا گیا اونھین کہ بیٹھو اپنے گھر مَعَ الْقٰعِدِیْنَ
ساتھ بیٹھنے والون کے یعنی عورتون لڑکون بیمارون اپاہجون کے ساتھ یہ بات کہنے والے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے یا اونمین سے
بعض بعض سے کہتے تھے اور یہ روایت صحت کو پہونچی ہی کہ جب لشکر ظفر پیکر ثنیۃ الوداع مین مقرر ہوا تو عبداللہ بن ابی بھی منافقون کے ایک
غول کے ساتھ نکلا اور زیاب کے سامنے ٹھہرا اور چونکہ لشکر اسلام نے اوس منزل سے دوسری منزل تک جسے حرف کہتے ہین کوچ کیا تو وہ اپنے
ہمراہیون کے ساتھ اولٹا پھر آیا یہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اونمین کچھ بھلائی ہوتی تو ہمارا ساتھ دیتا شکر کرو کہ اونکے شر سے
شر سے تم خلاص ہوے اور حق سبحانہ تعالی نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے موافق یہ آیت بھیجی کہ لَوْ خَرَجُوْا اگر باہر آتے
فِیْکُمْ تم مین مَّا زَادُوْکُمْ نہ زیادہ کرتے تمھین اِلَّا خَبَالًا مگر تباہی اور برائی اور بیوفائی وَّلَاۡاَوْضَعُوْا اور البتہ وضع کرتے
خِلٰلَکُمْ درمیان تمھارے سخن چینی اور غمازی اور فساد یَبْغُوْنَکُمُ الْفِتْنَۃَ ڈھونڈھتے تمھارے واسطے فتنہ یعنی تم مین مخالفت
اور پھوٹ ڈالدیتے یا تمھین رومیون کی لڑائی سے ڈراتے وَفِیْکُمْ اور تم مین سَمّٰعُوْنَ لَھُمْ جاسوس ہین اونکے تمھاری خبرین
اونھین پہونچاتے ہین وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بِالظّٰلِمِیْنَ ظالمون یعنی منافقون کو لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَۃَ
البتہ چاہا تھا اونھون نے فتنہ یعنی اصحاب کو متفرق کردینا اور تیرے حکم کو سست اور پریشان کردینا مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے جنگ احد
کہ تجھسے پھر گئے اور جنگ خندق مین کہ اونھون نے کہا یا اہل یثرب لا مقام لکم وَقَلَّبُوْا اور اولٹ دیے لَکَ الْاُمُوْرَ واسطے
تیرے کام یعنی تیرے کام خراب کرنے مین مکر اور حیلے پیدا کیے حَتّٰی جَآءَ الْحَقُّ یہانتک کہ آئی مدد الہی وَظَھَرَ اور غالب ہوا اَمْرُ اللّٰہِ
کام اللہ کا اور نکے کام پر یہانتک کہ تیرا دین بلند ہو گیا وَھُمْ کٰرِھُوْنَ اور وہ نہ چاہنے والے ہین تیری نصرت اور
دولت کو مگر چونکہ خدا چاہتا ہی تو اونکے نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہی بیت چون ترا اندر حریم قرب خود رہ داد شاہ ٭ از نفیر
پردہ دار و طعن دربان غم مخور ٭ لکھا ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جند بن قیس سے فرمایا کہ ہل لک فی جہاد بنی الاصفر
تتخذ منھم سراری و وصفاء یعنی کیا شاید اہل روم کے قتال پر توسل کرے اور اونسے حرم مین خوب اور لونڈیان مرغوب جند بن قیس بولا

انصار جانتے ہین کہ مین عورتون پر لوٹ ہوتا ہون کہ رومیون کی عورتون کو دیکھکر بےتاب ہوجاؤن اور فتنہ مین مبتلا ہون تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَّن يَقُولُ وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ ائْذَن لِّي اجازت دے مجھے اس لڑائی سے باز رہنے کی
وَلَا تَفْتِنِّي اور نہ فتنہ مین ڈال مجھے أَلَا فِي الْفِتْنَةِ آگاہ ہوجا کہ وہ فتنہ مین سَقَطُوا پڑے ہین کیونکہ وہ فتنہ اونکے نفاق کا ظہور ہے
وَإِنَّ جَهَنَّمَ اور بیشک دوزخ مین داخل ہونے کے سبب سے لَمُحِيطَةٌ البتہ پکڑنے والے اور گھیرنے والے ہین بِالْكَافِرِينَ ○
کافرون کو إِن تُصِبْكَ اگر پہونچے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعضی لڑائیون مین حَسَنَةٌ بھلائی فتح اور غنیمت جیسے
کہ بدر مین ہوا تھا تَسُؤْهُمْ تو غمگین کرتی ہے اونھین کمال حسد کی وجہ سے وَإِن تُصِبْكَ اور اگر پہونچے تجھے بعضی لڑائیون مین
مُصِيبَةٌ زخم اور شدت جیسے جنگ اُحُد مین ہوا تھا تو يَقُولُوا کہتے ہین خودپرستی کی راہ سے قَدْ أَخَذْنَا تحقیق کہ
پکڑی تھی ہمنے أَمْرَنَا احتیاط اپنے کام کی مِن قَبْلُ پہلے سے یعنی ہمنے پہلے ہی دور اندیشی کی اور اس لڑائی مین نہ گئے
وَيَتَوَلَّوا اور پھرتے ہین اپنی مجلسون سے وَّهُمْ فَرِحُونَ ○ اور وہ خوش ہوتے ہین برا کہنے پر یا اپنے کام پر قُل کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّن يُصِيبَنَا ہرگز نہ پہونچیگا ہمین إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا مگر وہ جو لکھا ہے خدا نے ہمارے واسطے
لوح محفوظ مین غنیمت اور ہزیمت خوشی اور سختی دولت اور نکبت هُوَ مَوْلَانَا وہ یار ہمارا ہے اور کام بنانے والا ہمارا ہے
وَعَلَى اللَّهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اسواسطے کہ خدا پر توکل
کرنے کا نتیجہ مرادون کا حصول مہمات کی کفایت آفتون سے ایمنی ہے قُل کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین کہ
هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا کیا امید رکھتے ہو واسطے ہمارے یعنی انتظار نہین کرتے ہو کہ ہمین پہونچے إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ
مگر ایک کی دو اچھی چیزون مین سے کہ نصرت ہے اگر ہم قتل کرین اور شہادت ہے اگر ہم مقتول ہون وَنَحْنُ اور ہم نَتَرَبَّصُ بِكُمْ
امید رکھتے ہین تمھارے واسطے ایک کی دو چیزون مین سے أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ یہ کہ پہونچائے تمھین اللہ بِعَذَابٍ
مِّنْ عِندِهِ عذاب اپنے پاس سے جیسے کڑک زلزلہ زمین مین دھنسا دینا تاکہ تم ہلاک ہوجاؤ أَوْ بِأَيْدِينَا یا پہونچائے
تمھین عذاب ہمارے ہاتھون سے کہ تمھین تمھارے کفر کے سبب سے ہم قتل کرین فَتَرَبَّصُوا پس تم انتظار کرو اوس چیز کا جو ہمارے
واسطے چاہتے ہو إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ ○ تحقیق کہ ہم تمھارے واسطے منتظر ہین اوسکے جو تمھارے واسطے چاہتے ہین لکھا ہے
کہ جد بن قیس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ مین جنگ تبوک مین نہ شریک ہونے کی اجازت چاہتا ہون اسواسطے کہ
رومیون کی لڑائی مین جانے سے معذور رہون مگر آپکے لشکر کو اپنے مال سے مدد دیتا ہون تو یہ آیت نازل ہوئی قُل کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوسکے جواب مین کہ أَنفِقُوا خرچ کرو یہ حکم ہے خبر کے معنی مین یعنی کیون خرچ کرتے ہو طَوْعًا خواہ خوشی اور رغبت سے أَوْ كَرْهًا
یا کراہت اور نفرت سے کسی طرح لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ قبول نہوگا تمسے إِنَّكُمْ كُنتُمْ تحقیق کہ تم تھے قَوْمًا فَاسِقِينَ ○ ایک گروہ
باہر نکلے ہوئے دائرۂ اسلام سے اور کافرون کا خرچ قبول نہین وَمَا مَنَعَهُمْ اور نہین باز رکھا اونھین أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ
اس سے کہ قبول کیے جائین اونسے نَفَقَاتُهُمْ خرچ اونکے إِلَّا أَنَّهُمْ مگر اسلیے کہ وہ كَفَرُوا بِاللَّهِ کافر ہوئے ساتھ خدا کے

وَبِرَسُوْلِهٖ اور ساتھ اوسکے رسول کے وَلَا يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اور نہین آتے ہین ساتھ نماز اور جماعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى مگر وہ کہ کاہل ہین یعنی نماز کو آتے ہین کاہلی اور کراہت کے ساتھ نہ صدق و ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ
اور نہین خرچ کرتے ہین وہ راہ خدا مین اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۝ مگر وہ نہ چاہنے والے ہین یعنی کراہت کے ساتھ خرچ کرتے ہین
اسواسطے کہ اوسے ادا کرنے مین ثواب کی امید نہین رکھتے اور اوسکے ترک مین عذاب اور عتاب سے نہین ڈرتے فَلَا تُعْجِبْكَ پس چاہئے
کہ نہ خوشی مین لائے تجھے یہ خطاب تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی اور مراد آپکی امت ہی حق تعالی مسلمانون سے فرماتا ہی
کہ تمہین متعجب نہ کرین اَمْوَالُهُمْ مال منافقون کے وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ اولاد اونکی اسواسطے کہ مال اور اولاد کی کثرت اونکے واسطے
وبال ہی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہی خدا لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا تاکہ عذاب کرے اللہ اونہین مال اور اولاد کے سبب
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین مال جمع کرنے کی تکلیف اور مشقت اور اوسکی حفاظت کے سبب سے اور اولاد سے جو مصیبتین اونہین
پہونچتی ہین اوسکے باعث سے وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکلین روحین اونکی اونکے بدنون سے بڑی سختی کے ساتھ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۝
اور وہ کافر ہون یعنی کفر ہی پر مرین نہ اونکا مال اونکی دستگیری کرے اور نہ اونکی اولاد اونکی فریاد کو پہونچے رباعی چون مرگ کشد
گردن گردان در بند ٭ نتوان بہ ستیزہ جست ازان خم کمند ٭ وان لحظہ کہ دست اجل از پای فگند ٭ نی مال بفریاد رسد نی فرزند ٭
وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اور قسم کھاتے ہین ساتھ اللہ کے کہ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وہ تم مین سے ہین یعنی مسلمان ہین وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ
اور نہین ہین وہ تم مین سے کفر پوشیدہ رکھنے کے سبب سے وَلٰكِنَّهُمْ اور لیکن وہ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ۝ ایک گروہ ہین کہ ڈرتے ہین تمسے
کہ کہین اونکے ساتھ قتل اور قید سے اوسطرح پیش نآؤ جیسے مشرکون سے پیش آتے ہو تو اسواسطے مجبوری کے ساتھ اسلام ظاہر کرتے ہین لَوْ يَجِدُوْنَ
مَلْجَاً اگر پائین کوئی جگہ کہ اوسکے سبب سے آڑ پکڑ سکین جیسے قلعہ یا پہاڑ کی چوٹی یا ٹاپو اَوْ مَغٰرٰتٍ یا غار پہاڑون مین یا تہخانے اَوْ مُدَّخَلًا
یا کوئی گڑھا کہ اوسمین گھس جاسکین تو لَوَلَّوْا اِلَيْهِ البتہ موںھ پھیرین اوسکی طرف تمھارے ڈر سے وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ۝ اور بھاگین
اسطرح کہ کسیکے سوکے سے نہ رکین جیسے موںھ زور گھوڑا لکھا ہی کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم غنیمت تقسیم فرماتے تھے تو ابوالجواظ
منافق نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ اپنے یار کو دیکھو کہ تمھارے صدقے بکریان چرانے والون کو دیتا ہی اور گمان کرتا ہی کہ مین عدل کرتا ہون تو
یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ اور منافقون مین سے مَّنْ يَّلْمِزُكَ وہ شخص ہی جو عیب لگاتا ہی تجھے فِي الصَّدَقٰتِ
صدقے بانٹنے مین اور بعضے مفسرون نے کہا کہ یہ آیت ابن ابو الخویصرہ کی شان مین نازل ہوئی جو حرقوس بن زہیر کی طرح ایمان سے
خارج ہونے والون کا سردار تھا جبکہ حنین کی غنیمتین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقسیم فرماتے تھے اور تالیف قلوب کے واسطے
نئے مسلمانونکو آپنے زیادہ حصہ دیا تو اوسنے اس بات پر طعن کی یا اوسوقت جب تھوڑا سونا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے یمن سے
بھیجا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سب سونا شرفاے عرب مین سے چار ہی آدمیون کو دیدیا تو اوسنے جرأت اور بیبا کی کرکے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجیے اور آپ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ پھٹے موںھ تیرے اگر مین نے
انصاف نہین کیا تو کون شخص انصاف کریگا اور آپ نے اوسکا اور اوسکی قوم کا لقب مارقین رکھا یعنی ایمان سے خارج ہونے والے

اور ینابیع مین لکھا ہی کہ آپ نے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم اس قوم سے قتال کرو اور امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر مین ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے ہین کہ مین نہروان مین حاضر تھا کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اونکے ساتھ قتال کیا اور
اس حکایت کی تفصیل جواہر التفسیر مین دریافت ہو سکتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ غنیمت کی تقسیم پر عیب اور طعن کرنے والا معتب
بن قشیر تھا اور اس طعن سے اوسکا مقصود یہ تھا کہ اوسے نفع ہو جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہی کہ فَإِنْ أُعْطُوا پس اگر دیے جائین
مِنْهَا صدقون مین اوسقدر جتنا اونکا دل چاہتا ہو تو رَضُوا پسند کرین اوس تقسیم کو وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اور اگر
نہ دیے جائین اوسمین سے اونکی خواہش کے موافق تو إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ۝ اوسوقت وہ ناخوش ہوتے ہین اور غصہ کرتے ہین
وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا اور اگر وہ پسند کرین مَا آتَاهُمُ اللَّهُ جو کچھ دے اونھین خدا وَرَسُولُهُ اور اوسکا رسول غنیمت
اور صدقہ مین سے اور اوسپر خوش ہون وَقَالُوا اور کہین کہ حَسْبُنَا اللَّهُ بس ہی ہمین فضل اللہ کا سَيُؤْتِينَا اللَّهُ قریب ہی
کہ دے ہمین خدا مِن فَضْلِهِ اپنے فضل سے اور غنیمت وَرَسُولُهُ اور اوسکا رسول عطا کرے ہمین اس سے زیادہ جو اب ہمین
عنایت کی ہی إِنَّا إِلَى اللَّهِ بیشک ہم تو خدا کی طرف رَاغِبُونَ ۝ پھرنے والے اور امید رکھنے والے ہین تو البتہ اونکا یہ کہنا اونکے واسطے بہتر ہوتا اوسلیے
کہ قسمت پر راضی ہونا خوشی کا سبب ہوتا ہی اور اوسمین ناراض ہونا رنج اور محنت کا سبب ہی سلمی ابراہیم ادہم قدس سرہما سے نقل کرتے ہین
کہ جو شخص مقدرات پر خوش ہوا وہ رنج و ملال سے چھوٹا **بیت** رضا بدادہ بدہ وز جبین گرہ بکشا ✣ کہ بر من و تو در اختیار نکشادست ✣ اور
اسی مضمون مین کہا ہی **بیت** بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم آزادہ کنی ✣ خون خوری گر طلب روزی ننہادہ کنی ✣ پھر حق تعالی مصارف
صدقات بیان فرماتا ہی تا کہ لوگ جان لین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنیمتین تقسیم کرنے مین جو کچھ کیا وہ عین ثواب تھا
إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ سوا اسکے نہین کہ صدقات یعنی زکوۃ لِلْفُقَرَاءِ واسطے فقیرون کے ہی وَالْمَسَاكِينِ اور بیچارون کے امام اعظم
رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ فقیر وہ ہی جو سوال نہ کرے اس جہت سے کہ اوسوقت کا کفاف معیشت رکھتا ہو اور مسکین وہ ہی جو سوال
کرے اس سبب سے کہ اوسوقت کا کفاف نہین رکھتا اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اسکا اولٹا ہی وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا
اور اوسپر عمل کرنے والون کے واسطے ہی یعنی جو اوسے تحصیل کرتے ہین کوشش کرتے ہین وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ اور اون لوگون کے
واسطے جنکے دل ملائے گئے ہین یعنی جن لوگون نے اسلام قبول تو کیا مگر اونکی نیتین ابھی خالص نہین تو اونکی تالیف قلوب کے واسطے
اونھین محظوظ کرنا چاہیے اور مؤلف قلوب اشراف عرب تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر نظر کرکے کہ اونکے
دلون مین دین حق کی طرف اور اسلام قبول کرنے کی جانب الفت ہو اون ایسے لوگون کو حنین کی غنیمتون مین سے پورا حصہ عطا
فرمایا جیسے ابو سفیان اور عتبہ بن حصن اور اقرع بن حابس وغیرہ کو اور چونکہ مؤلف قلوب لوگون کا حصہ ان غرضون سے تھا جو
مذکور ہوئین تو ظہور اسلام اور مسلمانون کے غلبہ کے بعد صحابہ کے اجماع سے یہ حصہ ساقط ہو گیا وَفِي الرِّقَابِ اور زکوۃ
صرف کرنے کے واسطے ہی بندون کی گردن چھوڑانے مین بندگی کے پھندے سے اس سے وہ لونڈی غلام مراد ہین جو
اپنے کو مالک سے مول لے لیتے ہین تو اونھون نے اپنے آزاد ہونے کے واسطے جو رقم اپنے مالک کو لکھدی اوسے ادا کرنے مین اون لوگون کو

ع ۱۷

زکوۃ سے مدد دینا چاہیے اور امام مالک اور امام حنبل رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ مال زکوۃ سے لونڈی غلام مول لیکر آزاد کرنا چاہیے
وَالْغٰرِمِيْنَ اور مفلس قرضدار کے واسطے جنھون نے اپنے واسطے قرض لیا ہوا اور گناہ مین نہ خرچ کیا ہو وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور
واسطے صرف کرنے کے ہی راہ خدا مین اسطرح پر کہ غازی فقیرون پر خرچ کرین یا مجاہدون کو ہتھیار مول لیدین اور بعضون نے کہا ہی
کہ پل اور سرا بنانا بھی اسی قسم سے ہی وَابْنِ السَّبِيْلِ ط اور راہ چلتے کے واسطے جو اپنے مال سے دور ہو گیا ہو حق تعالی نے ان
لوگون کے واسطے زکوۃ فرض کی ہی فَرِيْضَةً فرض کرنا مِّنَ اللّٰهِ ط ثابت ہی اللہ کے پاس سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی
مستحقون کو حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا ہی ایسے طور پر کہ شاید و باید نظم حق تعالی چون در حکمت کشاد + ہر کسی را انچہ مے بایست داد
نیست واقع اندران قسمت غلط + بندہ را خواہی رضا خواہی سخط + لکھا ہی کہ آپ کے پاس بیٹھنے والے اور اصحاب جیسے رفاعہ اور
سماک اور دوسرے منافق لوگ جو ظاہر مین ایمان لائے تھے اور اونکے سینے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کینے سے خالی نہ تھے
تخلیہ مین آپکو ایسی چیزون کے ساتھ منسوب کرتے کہ زبان کو اونکے بیان کی مجال نہین ایک بولا کہ چپ رہو اگر حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے کان تک یہ بات پہونچیگی تو تم سب رسوا ہو گے وہ بولے محمد کان سننے والے رکھتے ہین ہم جو چاہین کہین اور جب اونکے
سامنے جائین اور قسم کھائین کہ ہمنے یہ بات نہین کہی تو وہ باور کر لیتے ہین یا نبتل بن حارث برابر سخن چینی کیا کرتا اور مسلمانون کے
بھید منافقون مین ظاہر کر دیا کرتا اور جب اوسے منع کرتے تو کہتا کہ محمد تو بات سن لینے والے ہین ہم ہان نہین جو کچھ کہتے ہین مان لیا کرتے ہین
تو یہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُمُ اور منافقون مین سے الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وہ لوگ ہین کہ ایذا دیتے ہین نبی کو وَيَقُوْلُوْنَ
هُوَ اُذُنٌ ط اور کہتے ہین کہ وہ تو ایک مرد بات سننے والا ہی کہ جو کچھ اوس سے کہتے ہین سن لیتا ہی قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونھین کہ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ سننے والا بھلائی کا ہی واسطے تمھارے یعنی وہ سننے والا ہی نہ اسطرح کہ تم اوسکی مذمت کرو بلکہ سننے اور
ماننے والا نیک بات کا ہی يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ تصدیق کرتا ہی اللہ کی ہر بات مین جو اللہ نے کہی اور کہتا ہی وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
اور تصدیق کرتا ہی مومنون کی اور اونکی بات سنکر قبول فرماتا ہی اونکی نیتین خالص ہونے کی وجہ سے وَرَحْمَةٌ اور وہ رحمت کا سبب ہی
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اون لوگون کے جنھون نے ایمان اظہار کیا مِنْكُمْ ط تم مین سے یعنی یہ نہین کہ تمھاری بات نہ جانتا ہو تمھارا
صدق اور کذب سب جانتا ہی مگر تمھارا پردہ فاش نہین کرتا اور رحمت کی رو سے تم پر مہربانی اور نرمی کرتا ہی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
اور جو لوگ ایذا دیتے ہین قول اور فعل سے رَسُوْلَ اللّٰهِ رسول اللہ کو لَهُمْ واسطے اونکے ہی عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دردناک
آخرت مین يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ قسم کھاتے ہین اللہ کی لَكُمْ واسطے تمھارے ای مسلمانو اس بات پر کہ وہ منافق نہین ہین لِيُرْضُوْكُمْ
تاکہ تمھین خوش کرین اپنے سے وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اور خدا اور رسول اوسکا اَحَقُّ بہت سزاوار ہی اَنْ يُّرْضُوْهُ اسکا کہ خوش
کرین منافق بنے سے اوسکو اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ اگر ہین مومن جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین کہ ہم مومن ہین اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا کیا نہین جانتے
وہ اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ یہ کہ جو کوئی خلاف کرے ساتھ خدا کے وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کے اور حد سے گذرے فَاَنَّ لَهٗ
تو لائق ہی یہ کہ ہو اوسکے واسطے نَارَ جَهَنَّمَ آگ دوزخ کی خَالِدًا فِيْهَا ط درحالیکہ ہمیشہ رہنے والا ہی اوسمین ذٰلِكَ یہ دوزخ مین

ہمیشہ رہنا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ رسوائی بڑی ہی قول مجاہد سے لکھا ہی کہ منافق لوگ آپس مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بات آزمانے والا اور مستردرائے کہتے تھے اور مسخراپن اور ہنسی کے طور پر آپ کی باتون کی نقل کرتے تھے اور اونمین سے بعضے تمنا کرتے تھے کہ کیا خوب
بات ہوتی کہ ہمین سو کوڑے مار لیا کرتے اور آسمان سے آیت نہ آتی کہ ہماری رسوائی کا سبب ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ
ڈرتے ہین منافق اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ اس سے نازل کیجائے مسلمانون پر سُوْرَةٌ ایک سورت قرآن مین سے کہ تُنَبِّئُهُمْ
آگاہ کردے وہ سورت اور خبر دے مسلمانون کو بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ساتھ اوس چیز کے جو منافقون کے دل مین کفر اور نفاق ہی
قُلِ اسْتَهْزِءُوْا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونہین کہ ٹھٹھا کرو یہ حکم دھمکی اور ڈرانے کے طور پر ہی یعنی ٹھٹھا کرو کہ اوسکی جزا پاؤگے اور
جزا یہ ہی کہ اسکے سبب سے فضیحت ہوگے اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ تحقیق کہ اللہ ظاہر کرنے والا ہی مَّا تَحْذَرُوْنَ اوس چیز کو جسے ظاہر
کرنے مین تم ڈرتے ہو یعنی تمھاری بُری صفتین اور اخلاق لکھا ہی کہ غزوہ تبوک مین ودیعت بن ثابت منافقون کے ایک گروہ کے ساتھ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے جاتا تھا اور وہ اور اوسکے ساتھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کرکے کہتے تھے
کہ دیکھو یہی مرد چاہتا ہی کہ شام کے مکانات لیلے اور وہان کے بادشاہون کے محلون مین مقام کرے یہ بات نور نبوت سے حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے دل پر ظاہر ہوگئی آپ نے عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس گروہ کے پاس جا جو چلا گیا اور اونسے استفسار کر کہ کیا کہتے ہین
اگر انکار کرین تو کہدینا کہ تمنے یہ یہ کہا عمار رضی اللہ عنہ نے اونکے پاس جا کر کہدیا اور وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آئے
اور عذر کرنے لگے کہ ہم ایک بات دل لگی کے طور پر کہتے تھے جیسے راہ چلتون کی عادت ہوتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون سے کہ کیا کہتے تھے تم تو لَيَقُوْلُنَّ البتہ کہین کہ اِنَّمَا كُنَّا سوا اسکے نہین کہ
تھے ہم مسافرون کی طرح نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ خوض کرتے تھے ہر طرح کی باتون مین اور کھیلتے تھے اوس بات مین جو ہم کہتے تھے قُلْ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونہین تہدید کی راہ سے کہ اَبِاللّٰهِ کیا ساتھ خدا کے وَاٰيٰتِهٖ اور اوسکی باتون کے وَرَسُوْلِهٖ اور
اوسکے رسول کے كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ہو تم کہ ٹھٹھا کرتے ہو اور اونسے مسخراپن چاہیے لَا تَعْتَذِرُوْا نہ عذر کرو واسطے
کہ تمھارا عذر محض جھوٹ ہی قَدْ كَفَرْتُمْ تحقیق کہ اظہار کفر کیا تمنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کرکے بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
بعد اسکے کہ ایمان ظاہر کیا تھا تمنے اِنْ نَّعْفُ اگر معاف کرین ہم عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ ایک گروہ کو تم مین سے جو توبہ کرین اور
مخشی بن حمیر تھا اونمین سے کہ اوسنے توبہ کی اور حق تعالی سے درخواست کی کہ شرف شہادت پائے اور جنگ یمامہ مین شربت شہادت پیا
نُعَذِّبْ طَآئِفَةً عذاب کرینگے ہم گروہ دوسرے کو بِاَنَّهُمْ كَانُوْا بسبب اسکے کہ وہ تھے مُجْرِمِيْنَ گناہگار نفاق پر
اڑے رہنے کے سبب سے اَلْمُنٰفِقُوْنَ منافق مرد کہ تین سو تھے وَالْمُنٰفِقٰتُ اور منافق عورتین ایک سو ستر تھین بَعْضُهُمْ
مِّنْۢ بَعْضٍ بعضے اونکے بعض سے ہین یعنی نفاق مین سب ایک دوسرے کے مشابہ ہین يَاْمُرُوْنَ حکم کرتے ہین بِالْمُنْكَرِ ساتھ
برے کام کے کہ کفر ہی یا گناہ یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب وَيَنْهَوْنَ اور باز رکھتے ہین عَنِ الْمَعْرُوْفِ نیکی سے
کہ ایمان ہی یا طاعت یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اور متابعت وَيَقْبِضُوْنَ اور روک رکھتے ہین

ثلثة
کذا فی السجاوندی

ع ۸

وقف لازم

اَيْدِيَهُمْ ہاتھ اپنے یعنی بند کرتے ہین خیرات اور صدقات سے یا ہاتھ نہین اوٹھاتے دعا اور مناجات کے واسطے سلمی رحمہ اللہ
تعالی نے کہا کہ عاجز اور محتاجون کی مدد سے ہاتھ روکتے ہین نَسُوا اللّٰهَ بھولگئے اونھون نے خدا کی فرمانبرداری فَنَسِيَهُمْ پس
چھوڑ دیا خدا نے اونھین اور اپنے فضل کو اونسے باز رکھا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ تحقیق کہ منافق مرد اور عورتین هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝
وہ فاسق ہین یعنی دائرہ ایمان سے باہر وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وعدہ کیا ہی خدا نے منافق مردون وَالْمُنٰفِقٰتِ اور منافق عورتون
وَالْكُفَّارَ اور کافرون سے مرد ہون یا عورتین نَارَ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہینگے اوس آگ مین
هِيَ حَسْبُهُمْ وہ آگ بس ہی اونھین عذاب کرنے کو وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور دور کر دیا ہی اونھین خدا نے اپنی رحمت سے وَلَهُمْ
اور واسطے اونکے ہی آخرت مین عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ عذاب پائدار کہ کبھی منقطع نہو گا یا دنیا مین برابر مبتلائے عذاب ہین کہ وہ نفاق ہی
اور حسد کا رنج رباعی ای آنکہ زتیرہ حالی و بدروزی ٭ در باطنت آتش نفاق افروزی ٭ در ہر نفست شعلۂ غم بشرست ٭ میسوزد ازان
شعلہ کہ خوش میسوزی ٭ كَالَّذِيْنَ اے منافقو تم ہو مانند اون لوگون کے جو تھے مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے یعنی گذر گئی امتین
كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ تھے بہت سخت تمسے قُوَّةً قوت کی روسے یعنی بدن مین تمسے بہت قوی تھے وَّاَكْثَرَ اور بہت زیادہ تھے
تمسے اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا مال اور اولاد کی روسے یعنی اونکا مال اور اولاد تمسے بہت زیادہ تھی فَاسْتَمْتَعُوْا پھر فائدہ
اوٹھایا اونھون نے بِخَلَاقِهِمْ اپنے حصہ سے دنیا کی لذتون سے ہی اور مال و اولاد سے فائدہ اوٹھایا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ
پھر تمنے بھی فائدہ اوٹھایا اپنے حصہ سے فنا ہو جانے والی آرزوؤن مین سے كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ جس طرح کہ فائدہ حاصل
کیا تھا اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے بِخَلَاقِهِمْ اپنے حصے سے وَخُضْتُمْ اور خوض کیا تمنے اور
شروع کر دیا تمنے باطل كَالَّذِيْ خَاضُوْا مثل اوس خوض کے جو خوض کیا تھا اگلے لوگون نے اور اوسی پر گذر گئے
اُولٰٓئِكَ وہ گروہ حَبِطَتْ نیست و نابود ہوئے اور تباہ ہو گئے اَعْمَالُهُمْ عمل اونکے فِي الدُّنْيَا دنیا مین کہ اونکے
مال اور اولاد نے اونکے ساتھ وفا نہ کی وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین کہ اون عملون پر کچھ ثواب نہ مترتب ہوا وَاُولٰٓئِكَ اور وہ
گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ نقصان پانے والے ہین دونون جہان مین اَلَمْ يَاْتِهِمْ کیا نہین آئی اونکے پاس یعنی
منافقون کے پاس جو دنیا کی لذت پر مغرور اور لذات باقیہ حاصل کرنے سے دور ہین نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ خبر اون
لوگون کے عذاب اور وبال کی جو اونسے پہلے تھے قَوْمِ نُوْحٍ نوح علیہ السلام کی قوم کہ طوفان مین غرق ہو گئی وَّعَادٍ اور قوم عاد کہ
تیز ہوا سے ہلاک ہوئی وَّثَمُوْدَ اور قوم ثمود کہ کڑک اور زلزلہ سے مر گئی وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ اور ابراہیم علیہ السلام کی قوم کہ
طرح طرح کے عذاب مین مبتلا ہوئی اور نمرود مچھر کے ڈنک سے ہلاک ہو گیا وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ اور اہل مدین جو شعیب علیہ السلام کی قوم تھے
کہ یوم الظلہ کے عذاب سے غارت ہو گئے وَالْمُؤْتَفِكٰتِ اور وہ دیہات والے جو اولٹ پلٹ ہو گئے یعنی قوم لوط کہ کسطرح ہلاک ہوئی
اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ آئے ان سبکے پاس رسول ہمارے بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ دلیلون روشن اور نشانیون درست کے فَمَا كَانَ اللّٰهُ
پس نتھا خدا لِيَظْلِمَهُمْ کہ ظلم کرے اونپر یعنی بے جرم اونپر عذاب بھیجے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے وہ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے کفر اور تکذیب کے سبب سے یہانتک کہ عذاب کے مستحق ہو گئے وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور مومن مرد وَالْمُؤْمِنٰتُ
اور مومن عورتین بَعْضُهُمْ بعضے اونکے اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ دوست بعض کے ہین یاری اور مددگاری کرتے ہین يَأْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرتے ہین ساتھ نیکی کے کہ ایمان اور فرمانبرداری ہی وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھتے ہین بُرائی سے
کہ کفر اور گناہگاری ہی وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھتے ہین نماز اوسکی شرطون کے ساتھ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور
دیتے ہین زکوۃ اون آداب کے ساتھ جو زکوۃ سے متعلق ہین وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ اور اطاعت کرتے ہین اسد کی وَرَسُوْلَهٗ
اور اوسکے رسول کی سب حکمون مین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ قریب ہی کہ رحم کرے اللہ اونپر اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ تحقیق کہ اسد غالب ہی جو چاہے کرے حَكِيْمٌ دانا ہی ہر چیز کو اوسکے محل پر رکھتا ہی وَعَدَ اللّٰهُ وعدہ کیا ہی
اسد نے الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مومن مرد اور مومن عورتون سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون کا کہ میوہ دار ہین جاری ہین
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہینگے اونمین وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً
اور وعدہ کیا ہی اونسے پاکیزہ اور اچھے مکانون کا فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ بیچ جنتون عدن کے جنات عدن بہشت مین
ایک شہر کا نام ہی کہ چشمہ تسنیم اوسی مین ہی یا بہشت مین درجات اعلی ہین امام ثعلبی نے کہا ہی کہ وہ ایک نہر ہی جنت مین
کہ اوسکے باغ اوسکے دونون کنارون پر ہین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور خوشی اسد کے نزدیک سے مومنون کو اَكْبَرُ
بہت بڑی ہی بہشت اور بہشت کی نعمتون سے اسواسطے کہ سب سعادتون کا مبدا اور سب کرامتون کا منشا حق تعالی کی
رضامندی ہی ہی اور وصال اور لقائے ذو الجلال وہی رضامندی سے حاصل ہوتا ہی محققان راہ اور عارفان آگاہ کو وقت بیوت
حضرت الٰہی کی رضامندی کے سوا اور کچھ مطلوب ہی نہین مثنوی یکی خواہد از تو جنت و حور ÷ یکی خواہد کہ از دوزخ شود دور ÷ ولیکن
ما نخواہم این و آن جست ÷ مراد ما ہمہ خوشنودی است ÷ چو تو خوشنود گشتی در دو عالم ÷ ہمین مقصود بس واسد اعلم ÷ صحیح حدیثون مین آیا ہی
کہ حق تعالی خطاب فرمائیگا کہ یَا اَہْلَ الْجَنَّۃِ جنتی بولینگے کہ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ پھر حق تعالی فرمائیگا کہ تم خوش ہوئے
وہ لوگ عرض کرینگے کہ کیا ہی ہمین جو ہم خوش نہون حال یہ ہی کہ عطا کیا تو نے ہمین جو کہ اپنے کسی مخلوق کو تو نے عطا نہین فرمایا حق تعالی فرمائیگا
کہ کیا دون مین تمکو ان عطیون سے بھی افضل جنتی لوگ عرض کرینگے کہ اسنے افضل اور کیا چیز ہو سکتی ہی خطاب آئیگا کہ نازل کرتا ہون مین تمپر
اپنی خوشی اور ہرگز تمپر خفا نہونگا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا کی رضامندی سے افضل کوئی نعمت ہی نہین ذٰلِكَ وہ خوشنودی
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہ ہی کامیابی بڑی کہ دنیا کی نعمت اوسکے سامنے حقیر بلکہ جنت کی نعمت اوسکے مقابلہ مین بہت کم ہی يٰٓاَيُّهَا
النَّبِيُّ اے نبی صلی اسد علیہ وآلہ وسلم جَاهِدِ الْكُفَّارَ جہاد کر کافرون پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور منافقون پر دلیل سے الزام دیکر
اور اونپر حدین قائم کرکے وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اور سختی کر اونپر جہاد مین اور محابا نہ کر وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور اون سب کے پھر جانے کی
جگہ دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بُری پھر جانے کی جگہ دوزخ ہی لکھا ہی کہ جنگ تبوک کا جب سامان تھا تو جلاس بن سوید ایک دراز گوش پر
سوار قبا کی طرف سے مدینہ کو آتا تھا اور اوسنے لوگون کو بھگا دینے کے واسطے بولا کہ محمد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم جو کچھ لائے ہین وہ اگر حق ہو تو جس دراز گوش پر مین سوار ہون

اس سے بدتر ہو جاؤن اوسکی جورو کے بیٹے مصعب نے یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپ نے جلاس کو طلب فرمایا اور مصعب کے
سامنے پوچھا کہ تو نے یہ کیا کہا تھا جلاس نے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز نہین کہا تھا مصعب نے خدا سے دعا کی کہ یا اللہ اپنے رسول پر ایک
آیت نازل فرما کہ میری بات کی سچائی اوس سے معلوم ہو جائے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ قسم کھاتے ہین ساتھ
اللہ کے کہ مطلق مَا قَالُوْا نہین کہی ہی اونھون نے وہ بات وَلَقَدْ قَالُوْا اور البتہ کہا ہی اونھون نے كَلِمَةَ الْكُفْرِ کلمہ کفر کا
کہ طعن کی دین مین اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی بات مین شک لائے ہین وَكَفَرُوْا اور کفر ظاہر کیا اونھون نے بَعْدَ
اِسْلَامِهِمْ اپنا اسلام ظاہر کرنے کے بعد وَهَمُّوْا اور قصد کیا اونھون نے بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ساتھ اوس چیز کے جو نہین پائی
اونھون نے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ سے نکال دینا اور مہاجرین کو جلا وطن کر دینا اونکو مقصود تھا یا اونکا ارادہ یہ تھا کہ ابن ابی کے
سر پر سلطنت کا تاج رکھین اور اوسے بادشاہ بنائین وَمَا نَقَمُوْٓا اور کینہ نہین رکھتے تھے رسول اور مومنون کے ساتھ اِلَّآ
اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ مگر یہ کہ بے پروا کر دیا اونھین اللہ نے وَرَسُوْلُهٗ اور اوسکے رسول نے مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی
اہل مدینہ محتاج اور تنگ حال تھے جب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک وہان پہونچا اور اوسکی برکت سے بہت غنیمتین اونکے ہاتھ آئین
اور وہ مالدار ہو گئے تو اونھون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت کا موجب اور کچھ نپایا مگر یہ کہ مستغنی ہو گئے اور بعضون نے
کہا کہ جلاس کا مولا قتل ہوا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے بارہ ہزار درم اوسے دیت دیے وہ مالدار ہو گیا اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل و کرم سے دو ہزار درم دیت سے زیادہ تھے یہان تعریض کے ساتھ حق تعالی فرماتا ہی کہ اس کینہ اور دشمنی کا سبب
اور کچھ نہین مگر وہ توانگری فَاِنْ يَّتُوْبُوْا پس اگر منافق توبہ کرین نفاق سے يَكُ تو ہو وہ توبہ خَيْرًا لَّهُمْ بہتر واسطے اونکے
وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا اور اگر پھر جاوینگے توبہ سے اور اڑے رہینگے نفاق پر تو يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عذاب کریگا اونپر اللہ عَذَابًا اَلِيْمًا
عذاب دردناک فِي الدُّنْيَا دنیا مین قتل کے سبب سے وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین جلانے کے سبب سے وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ اور
نہین ہی واسطے اونکے زمین مین مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست جو ہاتھ پکڑے وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ کوئی مددگار کہ اونسے عذاب روکے
منقول ہی کہ جلاس نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد توبہ کی اور اس امت کے مخلصون مین شمار کیا گیا رضی اللہ عنہ لکھا ہی کہ ثعلبہ
انصاری کہ زاہد صحابیون مین سے تھا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوا اور التماس کی کہ آپ خدا سے درخواست
کرین کہ خدا مجھے غنی کر دے ہر چند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسے نصیحت کی کہ اس دعا سے درگذر کچھ مفید
نہ پڑی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ اوسے اوسکے خاطر خواہ مال عطا فرمائے آپکی دعا قبول ہوئی
حق تعالی نے اوسکی بکریون مین برکت عطا فرمائی اور وہ بکریان اسقدر ہو گئین کہ مدینہ منورہ کے گرد اونکے چرنے کی
جگہہ نہ رہی وہ جنگل مین اپنی بکریان لیگیا اور جمعہ اور جماعت سے محروم ہو گیا پہلے تو فقط جمعہ کے دن مدینہ مین آتا آخر کو
اوس سے بھی وہ محروم ہوا اور جب زکوٰۃ تحصیلنے والا حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے حضور سے
اوسکے پاس گیا اور زکوٰۃ مانگی تو مال کی محبت کے سبب سے اوسکا یہ حال ہوا کہ حکم نبوی سے انکار کر کے بولا کہ یہ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طلب کرتے ہین جزیہ ہی اور زکوۃ نہ دی اور یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ متعجب ہوے اور
یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُم اور منافقون مین سے مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ وہ شخص ہی جسنے عہد کیا خداسے کہ لَئِنْ آتَانَا اگر دے ہمین
مِن فَضْلِهِ خدا اپنے فضل سے مال تو لَنَصَّدَّقَنَّ ضرور صدقہ دینگے ہم اور زکوۃ نکالینگے وَلَنَكُونَنَّ اور ضرور ہونگے ہم صدقہ دینے والے
مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ نیکون مین سے فَلَمَّا آتَاهُم پھر جب دیا اونھین بہت مال مِّن فَضْلِهِ اپنے فضل وکرم سے تو
بَخِلُوا بِهِ بخل کیا اونھون نے ساتھ اوس مال کے اور خدا کا حق نہ دیا وَتَوَلَّوا اور مونھ پھیر لیا عہد وپیمان سے وَّهُم
مُّعْرِضُونَ ۝ اور وہ مونھ پھیرنے والے ہین حکم سے فَأَعْقَبَهُمْ پھر پیچھے لایا اونکے وہ بخل اور زکوۃ نہ دینا نِفَاقًا فِي
قُلُوبِهِمْ نفاق کو جما ہوا اونکے دلون مین کہ باقی رہے اور زائل ہی نہو إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ اوس دن تک کہ دیکھین اپنا عمل
یعنی اوسکی جزا اور وہ قیامت کا دن ہوگا بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ بسبب اسکے خلاف کیا اونھون نے خدا کے ساتھ مَا وَعَدُوهُ
جو کہ وعدہ کیا تھا اونھون نے صدقہ دینے کا اور صلاحیت اختیار کرلینے کا وَبِمَا كَانُوا اور بسبب اسکے کہ تھے اپنے وعدہ مین يَكْذِبُونَ ۝
جھوٹ کہتے أَلَمْ يَعْلَمُوا کیا نہین جانتے وعدہ خلاف لوگ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ یہ کہ اللہ جانتا ہی سِرَّهُمْ بھید اونکا جو پوشیدہ ہی
نفاق اور عہد کے خلاف کرنے کا ارادہ وَنَجْوَاهُمْ اور جو بھید کہتے ہین باہم کہ یہ زکوۃ جزیہ ہی وَأَنَّ اللَّهَ اور نہین جانتے وہ کہ اللہ
عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ جاننے والا بھیدون اور پوشیدہ باتون کا ہی اس آیت مین بڑی تہدید ہی **بیت** مکن اندیشہ عصیان چو میدانی کہ میداند
مبین در سوے این وآن چو میدانی کہ می بیند **نقل** ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو لشکر تبوک کے آراستہ کرنے مین خرچ
کرنے اور مدد دینے پر رغبت دلائی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ جتنا مال دنیا رکھتے تھے سب لے آئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ
تعالی عنہ اپنا نصف مال لائے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے تین سو اونٹ مال اور اسباب سے لدے ہوئے دیے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہزار
مثقال سونا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لائے اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس وقیہ سونا یا چار ہزار درم
صدقہ دیے اور عباس طلحہ سعد عبادہ محمد بن سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بہت بہت سا مال لائے اور یہ سب مال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس جمع ہوا آخر مین عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سو وسق خرما لائے کہ دو ہزار چار سو صاع ہوتا ہی اور اوس لشکر کے سامان مین دیے اور ابو عقیل
انصاری رضی اللہ عنہ ایک صاع خرما لائے اور بولے کہ آج کی رات صبح تک لوگون کے واسطے کوئین سے مین نے پانی کھینچا اوسکی مزدوری دو صاع خرمے
اونھون نے مجھے دیے ایک صاع اپنے اہل وعیال کے واسطے چھوڑ آیا ہون ایک صاع یہ لایا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صاع بھر خرمے
سب صدقون کے اوپر ڈالو اور صحابہ لائے ہین جمع ہو منافقون نے عیب گوئی اور غمازی کرکے کہنا شروع کیا کہ عبد الرحمن اور عاصم نے
اپنا مال برباد کیا اور خدا اور رسول ابو عقیل کے صاع بھر خرمے سے بے نیاز ہین مگر اوسنے چاہا کہ لوگون کو اپنی یاد دلائے تاکہ
صدقون مین سے کچھ لے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ الَّذِينَ وہ لوگ جو يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ عیب کرتے ہین زیادہ
دینے والون کا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مومنون مین سے فِي الصَّدَقَاتِ صدقے ادا کرنے مین یعنی عبد الرحمن اور عاصم
رضی اللہ عنہما کا عیب کرتے ہین اور اونکے صدقہ دینے کو ریا کی طرف منسوب کرتے ہین وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ اور اون لوگون کا بھی

عیب کرتے ہین جو نہین پاتے اِلَّا جُهْدَهُمْ مگر اپنی طاقت کی قدر یعنی ابو عقیل کو کہتے ہین کہ خدا اور رسول اوسکے صاع بھر خرمون سے مستغنی ہین فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ پھر مسخرا پن کرتے ہین اونسے سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ جزا دے اللہ اونہین اونکے مسخرے پن کی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور واسطے اونکے ہوگا عذاب دردناک اوس مسخرے پن اور ٹھٹھے کے سبب جو وہ کرتے ہین انوار مین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ابی کا بیٹا کہ اوسکا نام بھی عبد اللہ تھا اور وہ مخلص مسلمان اور خالص مطیع تھا اپنے باپ کی بیماری مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسنے یہ درخواست کی کہ آپ میرے باپ کے واسطے دعاے مغفرت کیجیے آپ نے ابن اُبی کے واسطے مغفرت مانگی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ مغفرت مانگ تو اونکے واسطے جو منافق ہین اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یا مغفرت نہ مانگ تو اونکے لیے مراد یہ ہی کہ دونون امر بے فائدہ ہونے مین برابر ہین اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اگر مغفرت مانگیگا تو اونکے واسطے سَبْعِيْنَ مَرَّةً ستر بار فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ تو بھی ہرگز نہ بخشیگا خدا اونہین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ مین ستر بار سے بڑھاؤن تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یہ آیت نازل ہونے کے بعد پھر حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین نے منافقون کے واسطے دعاے مغفرت نہین کی اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ ستر سے کثرت مراد ہی حد معین مراد نہین ذٰلِكَ وہ دعاے مغفرت اونکے حق مین قبول ہونا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ کافر ہوے ساتھ اللہ کے وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ نہین راہ دکھاتا مقصود کی فاسقون کے گروہ کو یعنی اونہین جو اپنے کفر مین متمرد ہین فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ خوش ہوے لڑائی سے باز رہنے والے بِمَقْعَدِهِمْ بسبب اپنے بیٹھنے کے خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ برخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَكَرِهُوْٓا اور کراہت رکھی اونھون نے عقیدہ سے اَنْ يُّجَاهِدُوْا یہ کہ جہاد کرین بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھ مالون اور جانون اپنی کی فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا مین بلکہ فراغت اور راحت جسمانی ڈھونڈھی وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے مومنون سے کہ لَا تَنْفِرُوْا نہ نکلو اس لڑائی کے واسطے فِى الْحَرِّ گرمی مین خود نہ گئے اور مسلمانون کو بھی روکنا چاہا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ کہہ اونسے کہ آتش دوزخ اَشَدُّ حَرًّا بہت سخت ہی گرمی مین اس موسم گرما کے بہ نسبت اور یہ مخالفت کے سبب سے جلنے کے مستحق ہوگئے اوس سخت حرارت مین لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ اگر جانتے ہوتے کہ اوس جہان مین اونکا مآل آتش دوزخ ہی فَلْيَضْحَكُوْا پس چاہیے کہ ہنسین قَلِيْلًا تھوڑا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا اور چاہیے کہ روئین بہت یہ خبر ہی اور صیغۂ امر کے ساتھ اسوجہ سے وارد ہوئی کہ اس بات پر دلالت کرے کہ قیامت کے دن اونہین تھوڑا ہنسنا اور بہت رونا لازم ہی اور چاہیے کہ ہنسی اور رونا خوشی اور رنج سے کنایہ ہو اور قلت کو عدم پر حمل کرین کہ فرداے قیامت کو اونہین غم ہوگا نہ خوشی جَزَآءً جزا دیگا اونہین خدا جزا دینے کر بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ بسبب اوس چیز کے جو کماتے تھے نفاق اور برے اخلاق فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ پس اگر پھیر لائیگا خدا تجھے مدینہ مین اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ طرف کسی گروہ کے خلاف کرنے والے منافقون مین سے فَاسْتَاْذَنُوْكَ تو اجازت چاہینگے تجھسے لِلْخُرُوْجِ واسطے نکلنے کے اور لڑائی کے واسطے

۵ بدلہ دیوے اونکو یعنی بخشش چاہو تو واسطے اونکے یا نہ بخشش چاہو تو واسطے اونکے ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونہین ۱۲

ع ۸

غزوۂ تبوک کے بعد فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا پس کہہ کہ نہ آؤگے تم یہ خبر ہی نہی کے معنی مین یعنی باہر نہ نکلو مَعِيَ میرے ساتھ اَبَدًا کبھی وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ اور لڑائی نکرو میری معیت مین عَدُوًّا کسی دشمن سے اِنَّكُمْ بیشک تم رَضِيْتُمْ خوش ہوے بِالْقُعُوْدِ ساتھ بیٹھ رہنے اور بخلاف کرنے کے اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار یعنی غزوۂ تبوک مین فَاقْعُدُوْا پھر بیٹھو دوبارہ مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝ ساتھ پیچھے رہنے والون کے جو لڑائی کے قابل نہین ہین جیسے لڑکے اور عورتین اسواسطے کہ جہاد مردان مرد اور مبارزان میدان نبرد کا کام ہی ہر ایک تر دامن سے یہ کام نہین ہوتا اور جس نامرد کو در دمبارزت نہو وہ معرکہ مجاہدت مین آنیکے لائق نہین ہیت یا بر و ہیچون زنان رنگے و بوئے پیشہ گیر ✤ یا چو مردان اندر آی و گوے در میدان فگن ✤ لکھا ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن ابی کی بیماری مین اوسکی عیادت کے واسطے تشریف لیگئے اور اوسنے حضرت سے التماس کی کہ آپ اپنا پیراہن عطا فرمائین کہ میرے مرنے کے بعد لوگ میرا کفن بنائین اور میرے دفن کے وقت آپ تشریف لائیے اور میرے جنازہ کی نماز پڑھائیے اور میری مغفرت خدا سے مانگیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو پیراہن پہنے ہوے تھے اوپر والا پیراہن آپنے اوسے دیدیا اور اوسکے جنازہ پر بھی آپ تشریف لیگئے اور چاہا کہ نماز پڑھائین اور حضرت فاروق اعظم اس باب مین نہایت مضطرب تھے اور اوسکی برائیان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد دلاتے تھے اور بہت منع کرتے تھے آخر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمال لطف اور مہربانی جو رکھتے تھے اسوجہ سے آپ نے قصد کیا کہ اوسپر نماز پڑھین تو یہ آیت نازل ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ نماز پڑھنے کے بعد یہ آیت اوتری وَلَا تُصَلِّ اور نماز نہ پڑھ عَلٰٓى اَحَدٍ کسی پر مِّنْهُمْ مَّاتَ منافقون مین سے جو مرے اَبَدًا کبھی اَبَدًا لَا تُصَلِّ کا ظرف ہی اور بعضون نے کہا کہ مات کا ظرف ہی یعنی جب کوئی کفر پر مرتا ہی تو اوسے زندہ کرنا عذاب کے واسطے ہی فائدہ دینے کو نہین ہی پس گویا کہ وہ زندہ کرنے کے بعد بھی مرا ہی اور ہمیشہ اوسی حال پر رہیگا وَلَا تَقُمْ اور نہ کھڑا ہو عَلٰى قَبْرِهٖ ط اوسکی قبر پر دفن یا زیارت یا دعا یا استغفار کے واسطے اِنَّهُمْ تحقیق کہ منافق كَفَرُوْا بِاللّٰهِ کافر ہوے ساتھ خدا کے کہ اونھون نے شرک کیا وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے ساتھ کفر بر داری نہ کی وَمَاتُوْا اور مرے وہ وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ حال آنکہ وہ باہر نکلے ہوے ہین راہ ایمان سے وَلَا تُعْجِبْكَ اور چاہیے کہ تجھے متعجب نکرین مراد امت ہی اور خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی یعنی خوشی مین نہ ڈالدین تجھے اے امت محمدی کے لوگو اَمْوَالُهُمْ مال منافقون کے اگرچہ بہت ہین وَاَوْلَادُهُمْ ط اور اولاد اونکی اگرچہ قوی اور صاحب اقتدار ہی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہی اللہ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ یہ کہ عذاب کرے اونپر بِهَا اونکے مال اور اولاد کے سبب سے فِي الدُّنْيَا دنیا مین کہ مال جمع کرنے اور اوسکی حفاظت کے سبب سے برابر رنج و تعب مین رہتے ہین اور اولاد کے احوال کی فکر اور اونکی معاش کا اسباب جمع کرنے کے واسطے ہر وقت محنت اور مشقت کھینچتے ہین وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکلین روحین اونکی بڑی حسرت سے وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور وہ کافر ہون یعنی کفر ہی پر اس جہان سے جائین ایک فقیر کہتا تھا کہ جو لوگ غنی ہین وہ سب شقیون سے زیادہ شقی ہین دنیا کا مال جمع کرتے ہین طرح طرح کی پریشانی اور زحمت سے اور اوسکی حفاظت کرتے ہین انواع واقسام کی مشقت سے اور آخرت مین جاتے ہین اور اوسے چھوڑتے ہین لاکھ لاکھ حسرت اور ندامت سے قطعہ دلو ار چہ خواہی

نی آل اجمع ۞ بسے رنج بر خویش باید گماشت ۞ پس از بہر آن تا بماند بجاے ۞ بشب روز مے باید ت پاس داشت ۞ وزین جملہ آن حال مشکل ترست ۞
کز آنہا بحسرت باید گذاشت ۞ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ اور جب نازل کیجاتی ہے سُوْرَةٌ کوئی سورت قرآن کی پوری یا تھوڑی اسواسطے کہ
سورت دونون کو کہتے ہین اور ہر تقدیر جب سورت نازل ہوتی ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ ساتھ اس حکم کے کہ ایمان لاؤ ساتھ خدا کے
وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اور جہاد کرو اوسکے رسول کی معیت مین تو اسْتَاْذَنَكَ اجازت چاہتے ہین تجھسے باز رہنے مین
اُولُوا الطَّوْلِ مال اور قدرت والے مِنْهُمْ منافقون مین سے وَقَالُوْا اور کہتے ہین کہ ذَرْنَا چھوڑ دے ہمین اور اپنے ساتھ
لشکر مین نہ لیجا نَكُنْ تاکہ رہین ہم مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ گھر بیٹھنے والون کے ساتھ رَضُوْا خوش اور راضی ہوے بِاَنْ
يَّكُوْنُوْا ساتھ اسکے کہ ہون مَعَ الْخَوَالِفِ ساتھ عورتون اور پیچھے رہنے والیون کے وَطُبِعَ اور مہر کردیگئی ہے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اونکے دلون پر نفاق سے فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ پس وہ نہیں سمجھتے اوسے جو جہاد مین ہین انوار سعادت اور اوسے جو خلاف
کرنے مین ہین آثار شقاوت لٰكِنِ الرَّسُوْلُ مگر رسول اللہ کا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین مَعَهٗ
ساتھ اوسکے یعنی اوسکی خدمت مین جٰهَدُوْا جہاد کیا اونھون نے بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھ اپنے مالون اور اپنی جانون کے
وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ واسطے اون لوگون کے ہین نیکیان دونون جہان کی یعنی دنیا مین غنیمت اور نصرت
اور عقبی مین بہشت اور کرامت وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہی ہین فلاح پانے والے اور مقصود کو پہونچنے والے
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ تیار کی ہین اللہ نے واسطے اونکے جَنّٰتٍ بہشتین تَجْرِيْ جنتین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے
اوسکے مکانون کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین اونمین ذٰلِكَ وہ ہے الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ رستگاری بڑی
اور کامیابی پوری وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ اور آئے جنگ تبوک کی طرف توجہ کرنے کے وقت عذر کرنے والے مِنَ الْاَعْرَابِ
گنوارون مین سے یعنی اسد اور غطفان کہ اونھون نے قلت مال اور کثرت عیال کا عذر کیا یا رہط عامر بن طفیل نے عذر کیا اسطرح پر
کہ اگر ہم لڑائی پر جائین تو بنی طے ہمارے لوگون اور چارپایون کو لوٹتے مارتے ہین اور وہ لوگ یہ عذر کرتے تھے لِيُؤْذَنَ لَهُمْ تاکہ
اذن دیا جائے اونھین خلاف کرنے مین وَقَعَدَ الَّذِيْنَ اور بیٹھ رہے وہ لوگ جو كَذَبُوا اللّٰهَ جھوٹ بولے اللہ سے
وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول سے ایمان کا دعوی کرتے ہین اس سے دیہاتی منافق مراد ہین کہ وہ نہ آئے اور عذر بھی نکیا سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ قریب ہے کہ پہونچے اونھین كَفَرُوْا جو کافر ہوگئے مِنْهُمْ دیہاتیون مین سے عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا
دنیا مین قتل کے سبب سے اور آخرت مین جلنے کے باعث سے لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ نہین ہے ناتوانون اور عاجزون پر وَلَا عَلَى
الْمَرْضٰى اور نہ بیمارون پر وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اور نہ اون لوگون پر جو نہیں پاتے مَا يُنْفِقُوْنَ وہ چیز جو خرچ
کرین اپنے اوپر اور اسباب راہ بنائین جیسے قوم جہینہ اور بنو عذرہ اور مزینہ یعنی ان تین گروہون پر نہین ہے حَرَجٌ کچھ گناہ اگر لڑائی پر
نہ جائین اِذَا نَصَحُوْا جب خیرخواہی کرین اور فرمانبردار رہین لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ واسطے خدا کے اور اوسکے رسول کے
اور نصح فعل کی اصلاح یا نیت خالص کرنا ہے مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ نہین ہے اوپر نیک کام کرنے والون کے جو خیرخواہ ہین

مِنْ سَبِيلٍ کچھ عتاب اور ملامت وَاللّٰهُ غَفُورٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اوسے جو عذر کے سبب سے لڑائی پر نہ جائے رَّحِيمٌ ۝
مہربان ہی کہ معذوروں کو گھر بیٹھنے کی رخصت دیتا ہی وَّلَا عَلَى الَّذِينَ اور کچھ عتاب نہین اونپر بھی جو عاجزی کے سبب سے
إِذَا مَا أَتَوْكَ جب آئے تیرے پاس اور درخواست کی لِتَحْمِلَهُمْ تاکہ سواری دے تو اونھین اور اپنے ساتھ لڑائی مین لیجاوے
قُلْتَ کہا تو نے کہ اسوقت لَا أَجِدُ نہین پاتا ہون مین مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ وہ چیز کہ سوار کرون تمھین اوسپر تَوَلَّوْا
پھرے وہ تیرے سامنے سے وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ اور آنکھین اونکی بہتی ہین آنسوون سے یعنی اونکی آنکھون سے
آنسو جاری تھے حَزَنًا رنج کے مارے أَلَّا يَجِدُوا اس جہت سے کہ نہین پاتے مَا يُنفِقُونَ ۝ وہ چیز جو خرچ کرین
اوس سفر مین اور اس قوم کو بکّائین کہتے ہین یعنی بہت رونے والے اور یہ سات آدمی تھے کہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی
خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمین جہاد کا داعیہ ہی اور ہم پیادہ رہگئے ہین سواریان عنایت کیجیے تو ہم سوار ہوکر
لڑائی پر چلین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم ڈھونڈھتے ہو [illegible] وہ روتے ہوے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور سے باہر آئے اور ابن عمر اور عباس اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اونھین زاد راہ اور سواری دیکر ساتھ
لیگئے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اس قسم کے لوگ اگر لڑائی پر نجائین تو کچھ گناہ اور عتاب اونپر نہین ہی إِنَّمَا السَّبِيلُ سوا اسکے
نہین کہ عتاب اور ملامت عَلَى الَّذِينَ اون لوگون پر ہی يَسْتَأْذِنُونَكَ جو اذن چاہتے ہین تجھسے لڑائی پر نجانے کا
وَهُمْ أَغْنِيَاءُ حالانکہ وہ غنی لوگ ہین اور زاد راہ اور سواری اونکے پاس تیار ہی رَضُوا بِأَن يَكُونُوا راضی ہوے
ساتھ اس بات کے کہ ہون وہ مَعَ الْخَوَالِفِ ساتھ عورتون اور لڑکون کے وَطَبَعَ اللّٰهُ اور مہر کردی ہی اللہ نے عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
اونکے دلون پر فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ پس وہ نہین جانتے ہین اپنا انجام اور اپنی عاقبت اور وہ عقوبت جو اس نافرمانی کا نتیجہ ہی
يَعْتَذِرُونَ عذر پیش کرینگے منافق إِلَيْكُمْ طرف تمھارے یعنی عذر خواہی کرینگے خلاف
کرنے سے إِذَا رَجَعْتُمْ جب پھروگے تم تبوک سے إِلَيْهِمْ طرف انکے اور مدینہ مین تم پھر آؤگے قُل کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّا تَعْتَذِرُوا نہ عذر خواہی کرو جھوٹے بیجا عذرون کے سبب سے اسواسطے کہ
لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ باور نکرینگے ہم اور تمھین سچا نہ جانینگے اسلیے کہ قَدْ نَبَّأَنَا اللّٰهُ یقینی خبر دیدی ہی ہمکو اللہ نے
مِنْ أَخْبَارِكُمْ تمھاری خبرون اور تمھارے حالات سے کہ تم کسواسطے نہین آئے اور تمھارا قصد کیا تھا
وَسَيَرَى اللّٰهُ اور جلدی دیکھیگا اللہ عَمَلَكُمْ تمھارا کام وَرَسُولُهُ اور اوسکا رسول بھی دیکھیگا کہ نفاق سے
تم توبہ کرتے ہو یا اوسی کو اختیار کیے رہتے ہو ثُمَّ تُرَدُّونَ پھر پھیرے جاؤگے قیامت کے دن إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ طرف جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے کہ وہ مطلع ہی سب کی ظاہری اور دلی باتون پر فَيُنَبِّئُكُم
پس خبر دیگا وہ تمھین بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے نفاق پوشیدہ اور موافقت ظاہری
اور وہ خبر دینا عذاب کے ساتھ ہوگا سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ قریب ہی کہ قسم کھائین ساتھ خدا کے لَكُمْ واسطے تمھارے إِذَا انقَلَبْتُمْ

اِلَیْهِمْ جب پھرو تم سفر سے اونکی طرف اور اعجاز قرآن مین سے ایک یہ بات تھی کہ بعضے منافقون کے قسم کھانے کی خبر پہلے سے دیدی جیسے جد بن
قیس اور اوسکے مثل اور منافق کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراجعت کے بعد ان منافقون نے مسجد مین آکر قسم کھائی کہ ہم لڑائی کے واسطے
نکلنے پر قادر نہ تھے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ وہ قسم کھائینگے جھوٹی لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ تاکہ موہنہ پھیرو تم اونپر غصہ اور ملامت کرنے سے
فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ پس موہنہ پھیرو اونسے اور چھوڑ دو اونھین اِنَّهُمْ رِجْسٌ تحقیق کہ وہ ناپاک ہین اور برے اور تہدید اور
ملامت جو توبہ کی طرف میل کا سبب ہوتی ہی اونکے حق مین کچھ مفید نہین پڑتی اسواسطے کہ اونکا خبث باکی قبول کرنے والا نہین ہی وَ
مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ اونکی دوزخ ہی اور عقاب و عتاب اونکا وہی ہوگی جَزَآءً واسطے جزا اور بدلے کے بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کماتے کفر اور نفاق يَحْلِفُوْنَ قسم کھاتے ہین منافق لَكُمْ واسطے تمہارے لِتَرْضَوْا
عَنْهُمْ تاکہ اوسکے سبب سے خوش ہو اونسے اور وہ تمھارے تعرض سے بیخوف ہوجائین حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی مراجعت کے بعد
ابن ابی نے قسم کھائی کہ اب کسی سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نہ کرونگا اور عبداللہ ابن ابی سرح نے بھی جناب
فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے ایسی ہی قسم کھائی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اونکی قسم تمھاری خوشی چاہنے کے واسطے ہی
خدا کی خوشنودی کے لیے نہین فَاِنْ تَرْضَوْا پس اگر خوش ہوجاؤگے ای مومنو تم عَنْهُمْ جھوٹ بولنے والے منافقون سے فَاِنَّ اللّٰهَ
پس تحقیق کہ اللہ لَا يَرْضٰى خوش نہین ہوتا عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ گروہ فاسقون سے یعنی خدا کے نزدیک ساتھ اونکے تمھارا
راضی ہوجانا اونکے حق مین کچھ مفید نہین اور اس آیت سے مسلمانون کو ممانعت مراد ہی کہ اونسے راضی نہون اور اونکے باطل عذرون کے
سبب سے فریب مین آجائین اَلْاَعْرَابُ گنوار لوگ اس سے بنوتمیم اور بنو اسد اور غطفان اور اطراف مدینہ کے دیہاتی مراد ہین سب دیہاتی
مراد نہین ہین بلکہ یہ جماعت مخصوص اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا بہت سخت ہین کفر اور نفاق کی رو سے یعنی اونکا کفر اور نفاق اہل شہر کے
کفر و نفاق سے بہت بڑھا ہوا ہی اسواسطے کہ وہ لوگ وحشی اور سخت دل ہین اونھون نے اہل علم کے پاس نشست و برخاست نہین کی
وَّاَجْدَرُ اور بہت لائق ہین اَلَّا يَعْلَمُوْا ساتھ اسکے کہ نہ جانین حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ حدین اوس چیز کی جو اوتاری ہین
اللہ نے عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر شرع کے فرائض اور سنتین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی اونکے حال حَكِيْمٌ ۝ حکم
کرنے والا ہی حکمت کی رو سے اونھین مہلت دینے مین وَمِنَ الْاَعْرَابِ اور دیہاتی منافقون مین سے مَنْ يَّتَّخِذُ وہ لوگ ہین
جو پکڑتے ہین یعنی شمار کرتے ہین مَا يُنْفِقُ اوس چیز کو جو خرچ کرتے ہین اور صدقہ دیتے ہین مَغْرَمًا تاوان اور نقصان یعنی اپنے
صدقون کو ڈانڈ اور رائگان جانتے ہین اسواسطے کہ اوسپر ثواب کی امید نہین رکھتے اور ریا اور تقیہ کے ساتھ خرچ کرتے ہین
وَّيَتَرَبَّصُ اور انتظار کرتے ہین بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ساتھ تمھارے زمانہ کی گردشون کا یعنی اس بات کے منتظر ہین کہ دولت اسلام کب ہے
بدل جائے اور مسلمانون کا زمانہ پلٹ جائے تاکہ نفاق سے چھٹکارا پاجائین عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ اونپر ہو گردش
بری اور اونھی کا زمانہ پلٹ جائے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہی وہ بات جو وہ زبان پر لاتے ہین عَلِيْمٌ ۝
جاننے والا ہی وہ بھید جو دل مین چھپاتے ہین وَمِنَ الْاَعْرَابِ اور بدویون مین سے مَنْ يُّؤْمِنُ لوگ ہین کہ

ایمان لاتے ہین بِاللّٰہِ ساتھ خدا کے وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز قیامت کے اُس سے بنو مقرن مراد ہین جہینیہ مین سے اور بعضون نے
کہا ہی کہ عبداللہ ذی النجادین اور اوسکا گروہ مراد ہی کہ خدا اور قیامت کا ایمان لاتے ہین وَیَتَّخِذُ اور پکڑتے ہین مَا یُنْفِقُ اوس
چیز کو جو خرچ کرتے ہین قُرُبٰتٍ قربت کے سبب عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک خدا کے یعنی اپنے صدقون کے سبب تقرب ڈھونڈھتے ہین
مراد یہ ہی کہ اونھین قرب الٰہی کا وسیلہ کرتے ہین وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی دعاؤن کا کہ آپ صدقہ دینے والون کے
واسطے ہمیشہ خیر و برکت کی دعا کرتے ہین اور اونکی مغفرت چاہتے ہین اَلَآ اِنَّھَا آگاہ ہو جاؤ کہ اونکے صدقے یا رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی دعائین قُرْبَۃٌ لَّھُمْ سبب قربت کا ہی واسطے اونکے بارگاہ عنایت ربانی ہین سَیُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ
قریب ہی کہ داخل کرے اللہ اونھین فِیْ رَحْمَتِہٖ اپنی بہشت مین کہ اوسکی رحمت نازل ہونے کی جگہ ہی اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ
بیشک اللہ بخشنے والا ہی صدقہ دینے والون کو رَّحِیْمٌ مہربان ہی قربت ڈھونڈھنے والون پر وَالسّٰبِقُوْنَ
الْاَوَّلُوْنَ اور پیشی کرنے والے اگلے یعنی وہ لوگ جو عام مسلمانون پر سبقت رکھتے ہین مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ مہاجرون مین سے
یعنی وہ لوگ جو مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینۂ منورہ کو آئے اس سے اہل بدر مراد ہین یا وہ مسلمان جو ہجرت کے قبل ایمان لائے
یا وہ جنھون نے دو قبلون کی طرف نماز پڑھی یا وہ جنھون نے بیعت رضوان کی وَالْاَنْصَارِ اور انصار مین سے یعنی وہ مسلمان
جو مدینۂ منورہ کے رہنے والے ہین اور مکہ معظمہ کے رہنے والون کی اونھون نے مدد کی اس سے عقبۂ اولیٰ اور عقبۂ ثانیہ کی بیعت
کرنے والے مراد ہین اور وہ ستر آدمی تھے یا وہ لوگ مقصود ہین جو مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے
عقبۂ ثانیہ کی بیعت کے قبل وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ اور جن لوگون نے متابعت کی اگلون کی بِاِحْسَانٍ ساتھ ایمان اور طاعت کے
اس سے سب صحابۂ مہاجر اور انصار رضی اللہ عنہم مراد ہین کہ اونھون نے اگلون کی متابعت کی اور یہ بھی کہا ہی کہ جو کوئی
قیامت تک اونکی متابعت کرے وہ متابعون مین سے ہی رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ راضی اور خوش ہوا اللہ اونسے اونکی طاعت
قبول کرکے اس رضامندی مین اگلے اور پچھلے سب داخل ہین وَرَضُوْا عَنْہُ اور خوش ہوئے وہ خدا سے دین و دنیا کی
نعمتین پاکر وَاَعَدَّ لَھُمْ اور تیار کی ہین اللہ نے اونکے واسطے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتین کہ جاری ہین تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ
اونکے درختون کے نیچے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین اَبَدًا ہمیشہ یہ تاکید ہی خلود کی ذٰلِکَ الْفَوْزُ
الْعَظِیْمُ یہ ہی کامیابی بڑی اور مقصد وری پوری وَمِمَّنْ حَوْلَکُمْ اور اون لوگون مین سے جو گرد اگرد ہین تمھارے
شہر کے مِّنَ الْاَعْرَابِ بدویون مین سے مُنٰفِقُوْنَ منافق ہین جیسے اسلم اور اشجع اور غفار اور جہینیہ و مزینہ مین سے
ایک قوم کہ وہ لوگ کلمہ کہتے ہین اور نماز روزہ پر قائم ہین وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ قف اور تمھارے شہر والون مین سے بھی
مَرَدُوْا لوگ ہین کہ اونھون نے عادت اور اقامت کی ہی عَلَی النِّفَاقِ نفاق پر یا منافق ہونے مین وہ اس تبہ پر ہین کہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود کمال فطنت اور صدق فراست اپنی کے لَا تَعْلَمُھُمْ نہین جانتے ہو تم اونھین یعنی وہ اپنا کفر
دل مین چھپائے رکھتے ہین اور ایمان اور احسان کے آثار ظاہر کرتے ہین تو تم اونھین اونکی حقیقتون کے ساتھ نہین پہچانتے ہو نَحْنُ

ع ۱۲ ۱۰

نفاق معا عند المتقدمین

نَعۡلَمُهُمۡ ہم اونھین جانتے ہین اسواسطے کہ اونکے دل کے بھید ہم پر ہی آگاہی ہو **سَنُعَذِّبُهُمۡ** قریب ہی کہ عذاب کرین ہم اونھین **مَّرَّتَیۡنِ** دوبار ایکبار دنیا مین فضیحت کرکے دوسری بار قبر مین عذاب کرکے یا ایکبار زکوۃ لیکر دوبارہ تکلیف جہاد دیکر **ثُمَّ یُرَدُّوۡنَ** پھر پھیرے جائینگے قیامت مین **اِلٰی عَذَابٍ عَظِیۡمٍ** طرف بڑے عذاب کے کہ آتش دوزخ ہی اور حقیقت مین درگاہ عزت سے اونکی دوری اور نور لقا اور رویت سے اونکی مجھوبی اور مہجوری بڑا عذاب ہی اور نکبت حرمان اور مصیبت ہجران سے بڑھکر کوئی عذاب نہین **مثنوی** از فراق تلخ میگوئی سخن ✿ ہرچہ خواہی کن ولیکن آن مکن ✿ تلخ تر از زہر ہجران تو ہیچ نیست ✿ در فراقت غیر پیچا پیچ نیست ✿ صد ہزاران مرگ تلخ از سوی تو ✿ نیست مانند فراق روی تو ✿ جور دوران ہر آن رنجیکہ ہست ✿ سہلتر از بعد حق و غفلتست ✿ زانکہ اینہا بگذرد وین نگذرد ✿ ای خوشا آندل کہ جان آگہ بود ✿ از فراق این خاکہا شورہ شود ✿ وز فراق این آبہا تیرہ بود ✿ دوزخ از فرقت چنان سوزان شدست ✿ پیر از فرقت چنان لرزان شدست ✿ گر بگویم از فراقت یک شرار ✿ تا قیامت یک بود آن از ہزار ✿ لکھا ہی کہ مخلص مسلمانون مین سے دس آدمیون نے بے عذر تخلف کیا تھا جب اون ربانی تہدیدون سے واقف ہوے جو تخلف کرنے والون کے حق مین نازل ہوئین تو اونمین سے سات یا تین آدمیون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون مین باندھکر قسم کھائی کہ جب تک خدا کے حکم سے نہ کھولے جائینگے کسیکو نہ کھولنے دینگے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے پھرکر مدینہ منورہ مین داخل ہوے تو اپنی عادت کے موافق مسجد مین تشریف لیگئے اور اون لوگون کو دیکھکر پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین اونکی کیفیت عرض کی گئی پس حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ ان لوگون کو نہ کھولونگا تا وقتیکہ حکم الہی نہ آئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **وَاٰخَرُوۡنَ** اور اور لوگ ہین منافقون کے سوا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے **اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ** اقرار کیا اپنے گناہون کے ساتھ اور مقر ہوے اپنے گناہون کے **خَلَطُوۡا** ملا دیا اونھون نے **عَمَلًا صَالِحًا** نیک کام یعنی وہ لڑائیان جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوکر کافرون سے لڑے تھے **وَّاٰخَرَ سَیِّئًا** ساتھ دوسرے برے کام کے کہ جنگ تبوک سے تخلف کیا **عَسَی اللّٰهُ** چاہیے خدا **اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡهِمۡ** یہ کہ توبہ قبول کرے اونکی **اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ** تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنے والون کو **رَّحِیۡمٌ** مہربان ہی اور تیسیر تاویلات کاشی مین مذکور ہی کہ گناہ کا اقرار کرنا نور استعداد باقی رہنے اور گناہون کا ملکہ نہ راسخ ہوجانے کی جہت سے ہی اور اوسکے سبب سے دلیل پکڑ سکتے ہین کہ اقرار کرنے والے کے دیدۂ بصیرت کھل گئے کہ اوسنے گناہ کی قباحت دیکھ لی اسواسطے کہ اگر غفلت کی ظلمت جم جائے اور برائیان طبیعت مین راسخ ہوجائین تو گناہگار کسی گناہ کو برا نہین جانتا بلکہ مناسبت کے سبب سے گناہ کو اچھا جانتا ہی اور عذاب ضلالت مین رہتا ہی حکیم سنائی قدس سرہ نے کہا ہی **قطعہ** چون بدی گناہ را دانی ✿ کشدت جانب پشیمانی ✿ ور ندانی گناہ را کہ بدست ✿ آن نشان شقاوت ابدست ✿ غرضکہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے وہ لوگ کھول دیے گئے وہ چھوٹے ہوے لوگ اس نعمت الہی کے شکرانہ مین اپنے مال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین لائے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم لوگ انھی مالون کے سبب سے آپکی دولت خدمت سے محروم رہے یہ مال لیجیے اور راہ خدا مین تصدق کیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ مجھے تمھارے مال لینے کا حکم نہین ہوا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ لے اونکے مالون مین سے صَدَقَةً زکوٰۃ
فرض یا تُطَهِّرُهُمْ تاکہ پاک کرے تو اونھین گناہون سے یا مال کی محبت سے جو باعث معصیت ہوتی ہی یا نجاست بخل سے وَ
تُزَكِّيهِمْ اور زیادہ کر اور بڑھا اونکی نیکیان بِهَا اوس صدقہ کے سبب سے وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اور دعا کر اونپر اور اونکی مغفرت چاہ
اِنَّ صَلٰوتَكَ بیشک دعا تیری سَكَنٌ لَّهُمْ تسکین ہی اونکے دلون کو وَاللّٰهُ سَمِيعٌ اور اللہ سننے والا ہی تیری دعا
عَلِيمٌ جاننے والا ہی کہ وہ اسکے مستحق ہین اَلَمْ يَعْلَمُوْا کیا نہین جانتے ہین توبہ کرنے والے یا وہ لوگ جو توبہ نہین کرتے
کیا نہین جانتے ہین اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ وہ ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ عَنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون سے وَ
يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ اور لیتا ہی یعنی قبول کر لیتا ہی اونکے صدقے وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ بھی نہین جانتے کہ اللہ هُوَ التَّوَّابُ
وہ ہی توبہ قبول کرنے والا الرَّحِيمُ مہربان ہی توبہ کرنے والون پر وَقُلِ اعْمَلُوْا اور کہہ کہ عمل کرو اے توبہ کرنے والو یعنی توبہ قبول
ہونے کے بعد قائم رہو توبہ پر یا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے وہ لوگو جو توبہ نہین کرتے ہو کرو جو تمھارا جی چاہے حکم تہدید ہی فَسَيَرَى
اللّٰهُ پس قریب ہی کہ دیکھیگا اللہ عَمَلَكُمْ کام تمھارا نیک و بد وَرَسُوْلُهٗ اور اوسکا رسول وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان والے
بھی دیکھینگے وَسَتُرَدُّوْنَ اور قریب ہی کہ پھیرے جاؤگے موت کے سبب سے اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ طرف جاننے والے پوشیدہ
اور ظاہر کے فَيُنَبِّئُكُمْ پس آگاہ کریگا وہ تمھین بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے تھے اور اوسکی
جزا دینے کے واسطے یہ آگاہی ہوگی اسکے قبل مذکور ہوا ہی کہ مسلمان خلاف کرنے والے دس آدمی تھے اونمین سے سات آدمیون کا قصہ تو
مذکور ہوا اور تین آدمی جو باقی رہے کہ وہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے ان تینون آدمیون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون سے
نہین باندھا تھا مگر جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے حضور مین حاضر ہوکر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور آپنے اونکے حق مین
فرمایا کہ انسے نہ کوئی مسلمان بات کرے نہ انکے پاس بیٹھے اور اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوْنَ اور خلاف کرنے والون مین سے
مُرْجَوْنَ تاخیر کیے گئے اور باز رکھے گئے ہین لِاَمْرِ اللّٰهِ واسطے حکم الٰہی کے اونکے باب مین اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ یا عذاب کریگا اللہ اونپر
اگر وہ اوس گناہ پر اڑے رہینگے وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ اور یا توبہ دیگا اونھین اگر نادم ہونگے اوس کام سے یہ تردید یعنی یہ یا یہ کہنا
بندون کے واسطے ہی ورنہ اللہ کے نزدیک تردید نہین ہی وَاللّٰهُ عَلِيمٌ اور اللہ جانتا ہی اونکا باز رہنا حَكِيمٌ حکم کرنے والا ہی اونھین
باز رکھنے کا لکھا ہی کہ بارہ منافقون نے جیسے ثعلب بن حاطب اور نبتل بن حارث اور ودیعہ بن ثابت اور اونکے مثل ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد قبا کے
برابر ایک مسجد بنائی صورت اوسکی یہ ہوئی کہ ابو عامر راہب قبیلہ بنی خزرج کے شرفا مین سے تھا توریت اور انجیل کے علم مین بڑی مہارت
رکھتا تھا اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اہل مدینہ کو برابر سنایا کرتا تھا جب حضرت ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو تشریف
لیگئے تو وہان کے لوگ آپکے جمال و کمال پر شیفتہ ہوکر ابو عامر کی صحبت سے چلے آئے اور کسیکو اوسکی پروا نرہی بیت
باوجود لب جان بخش تو ای آب حیات ✤ حیفم آید سخن از چشمۂ حیوان گفتن ✤ ابو عامر کو حسد ہوا اب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے انکار مین مشغول ہوا اور جنگ بدر کے بعد مدینہ منورہ سے بھاگ کر کفار مکہ کے ساتھ جا ملا اور جنگ احد مین آیا پہلے جسنے

لشکر اسلام پر تیر مارا وہ وہی تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا لقب فاسق رکھا اور جنگ حنین مین بھی وہ آیا اور وہان سے بھاگ کر
ہرقل کے پاس گیا جو روم کا بادشاہ تھا اور چاہا کہ روم سے ایک لشکر آراستہ کرکے مسلمانون سے لڑنے آئے اور وہان سے منافقون کے نام
ایک نامہ لکھا کہ تم مسجد قبا کے سامنے اپنے محلہ مین میرے واسطے ایک مسجد بناؤ کہ مین جب مدینہ مین آؤن تو اوس مسجد مین بیٹھکر درس
دیا کرون منافقون نے مسجد بنائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جنگ تبوک کا قصد کیا تو مسجد بنانے والے آپکی خدمت
عالی درجت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمنے ضعیفون اور بیمارون کے واسطے جاڑے اور برسات کیلیے ایک مسجد بنائی ہے اور
ہم چاہتے ہین کہ آپ چلکر اوس مسجد مین نماز پڑھین اور اونکی غرض یہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے سبب سے اپنی مہم کو مضبوط
کرلین چنانچہ مثنوی مین ہے **مثنوی** مسجد واصحاب مسجد را نواز ÷ ای مہ ما شبی با ما بساز ÷ تا شود شب از جمالت ہمچو روز ÷ ای جمالت
آفتاب دلفروز ÷ ای دریغا کان سخن از دل بدے ÷ تا مراد آن نفر حاصل شدے ÷ غرضکہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب مین
فرمایا کہ ابھی تو مین لڑائی کی طرف متوجہ ہون جبتک پھر آؤن پھرتے وقت جب آپ منزل ذی آوان مین پہونچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو
مسجد والون نے وہی استدعا کی اور جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے **وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا** اور جن لوگون نے پکڑی ہے اور بنائی ہے ایک
مسجد **ضِرَارًا** مومنون کے ضرر اور مقابلہ کے واسطے **وَكُفْرًا** اور کفر کی تقویت کے واسطے کہ اوسے چھپاتے ہین **وَتَفْرِيقًا** اور تفرقہ ڈالنے کو
بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ درمیان مومنون کے جو مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین **وَإِرْصَادًا** اور انتظار کے لیے **لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ**
اوس شخص کے جسنے لڑائی کی ساتھ اللہ کے **وَرَسُولَهُ** اور اوسکے رسول کے **مِنْ قَبْلُ** پہلے اس سے کہتے تھے اس شخص سے ابو عامر راہب
مراد ہے کہ احد اور حنین کی لڑائی مین حاضر تھا **وَلَيَحْلِفُنَّ** اور البتہ قسم کھاتے ہین وہ جب کوئی پوچھتا ہے کہ تمنے یہ مسجد کیون بنائی ہے
إِنْ أَرَدْنَا نہین ارادہ کیا ہمنے یہ مسجد بنانے سے **إِلَّا الْحُسْنَى** مگر نیک ارادہ کہ نماز ہو اور ذکر الہی اور ضعیفون کی راحت **وَاللَّهُ**
يَشْهَدُ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ **إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ** وہ جھوٹے ہین اپنی قسم مین **لَا تَقُمْ فِيهِ** نہ کھڑا ہو تو نماز کے واسطے
اوسمین **أَبَدًا** کبھی **لَمَسْجِدٌ** البتہ وہ مسجد کہ **أُسِّسَ** بنیاد رکھی گئی ہے **عَلَى التَّقْوَى** پرہیزگاری پر **مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ**
اول دن سے اس سے مسجد نبوی مراد ہے اور اشہر اور اظہر یہ بات ہے کہ مسجد قبا مراد ہے جو بنی عمرو بن عوف کے محلہ مین ہے حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے جب مدینہ منورہ کے گرد پہونچے تو محلہ قبا مین اوترے اور چودہ روز وہان مقیم رہے اور اونھین دنون مین
آپنے مسجد قبا کی نیو ڈالی اور وہ پہلی مسجد ہے مدینہ مین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسمین نماز پڑھی ہے اور تشویق الحرمین مین
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہر شنبہ کے روز سوار یا پیادہ مسجد قبا مین
تشریف لیجاتے اور وہان دو رکعت نماز پڑھتے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مسجد قبا مین دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے
ثواب کے برابر ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ جس مسجد کی بنیاد تقوے پر ہے وہ **أَحَقُّ** بہت لائق ہے **أَنْ تَقُومَ فِيهِ** یہ کہ قیام کرے تو اوسمین نماز
کے واسطے **فِيهِ** اوس مسجد مین جسکی بنیاد تقوے پر ہے **رِجَالٌ** مرد ہین کہ پاک طینت ہونے کی وجہ سے **يُحِبُّونَ** دوست
رکھتے ہین **أَنْ يَتَطَهَّرُوا** یہ کہ پاکی اختیار کرین نجاستون اور خیانتون سے یعنی برابر طہارت ہی پر رہتے ہین

اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ناپاک سوتے نہین منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد قبا کے لوگون سے پوچھا کہ وہ کون سی طہارت ہی جسکے سبب سے حق تعالی نے تمھاری تعریف کی اونھون نے جواب دیا کہ تین ڈھیلے لینے کے بعد ہم پانی سے استنجا کرتے ہین اور ایک گروہ کے نزدیک گناہون اور بُری خصلتون سے پاک ہونا مراد ہی وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝ اور اللہ دوست رکھتا ہی پاکی کرنے والون کو اَفَمَنْ اَسَّسَ کیا پھر جس کسی نے نیو ڈالی بُنْيَانَهٗ اپنے امور دین کی عمارت کی عَلٰى تَقْوٰى اوپر ڈرتے رہنے کے مِنَ اللّٰهِ خدا سے وَرِضْوَانٍ اور اوسکی خوشنودی چاہنے پر وہ خَيْرٌ بہتر ہی اَمْ مَّنْ اَسَّسَ یا وہ شخص جسنے نیو ڈالی بُنْيَانَهٗ اپنے امور دین کی عمارت کی عَلٰى شَفَا جُرُفٍ کرارے پر دریا کے کہ اوسکی جڑ پانی کے تھپیڑون سے خالی ہو گئی اور دیکھنے مین وہ کرارہ کھڑا ہوا ہی هَارٍ پھٹا ہوا کہ گرا ہی چاہتا ہی اور ایسی زمین بالکل کمزور اور ناپائدار ہوتی ہی جب اوسپر عمارت بنائین فَانْهَارَ تو وہ زمین دھنستی ہی اور بیٹھ جاتی ہی بِهٖ عمارت سمیت یا عمارت بنانے والے کو لیکر فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ مین کہ وہ دریاے آتشین ناپیدا کنار ہی اور یہ مثال ہی اون لوگون کے واسطے جو اپنے دین کی بنیاد امور باطلہ پر رکھتے ہین اور اونکے کامون کا انجام دوزخ کی طرف رجوع کرتا ہی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اللہ راہ نہین بتاتا ہی قوم ظالمون کو اونکی منزل مقصود کی لَا يَزَالُ ہمیشہ ہی بُنْيَانُهُمُ عمارت اونکی الَّذِيْ بَنَوْا وہ عمارت کہ بنیاد رکھی ہی اوسکی فاسد غرضون پر رِيْبَةً سبب شک اور نفاق کی فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون مین علاوہ اوس شک اور نفاق کے جو وہ رکھتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اس سے اونکی عمارت کی خرابی مراد ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ تبوک سے پھر کر تشریف لائے تو مسجد ضرار بنانے والون نے استدعا کی کہ آپ اونکی مسجد مین جاکر نماز پڑھین اور یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا تو حضرت کے حکم سے وہ مسجد ضرار کھود ڈالی گئی اور جلا دی گئی اور حکم ہوا کہ وہان مدینہ کے لوگون کا پاخانہ اور گھورا ہو جائے **بیت**

پس نبیؐ فرمود کانرا بر کنید ❊ مطرح خاشاک و خاکستر کنید ❊ تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمیشہ انکی عمارت کی خرابی انکا شک اور نفاق زیادہ ہونے کا سبب ہوتی ہی یعنی یہ لوگ ہمیشہ غم وحسرت اور نفاق اور شک ہی مین رہینگے اس خرابی کے سبب سے کہ ہمنے کیون یہ عمارت بنائی تھی کہ اوس سے کچھ فائدہ نہوا اور اس حسرت سے اونکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جیسا فرماتا ہی کہ اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ مگر یہ کہ ٹکڑے ٹکڑے کیے جائینگے دل اونکے اس طرح پر کہ سمجھنے کے قابل ہی نہ رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا قتل کے سبب سے واقع ہوگا یا موت سے یا قبر مین یا دوزخ مین اور ایک گروہ کا قول یہ ہی کہ ہمیشہ وہ ایسے امور کرینگے اور ناد ہونگے نادم ہوکر توبہ اور استغفار کرکے اونکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونگے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی اونکی عمارت کی بنیاد کو کہ کس نیت سے تھی حَكِيْمٌ ۝ع حکم کرنے والا ہی اوسکی خرابی کا حکمت کے ساتھ اور تفسیر وسیط مین محمد بن کعب قرظی سے منقول ہی کہ لیلۃ العقبہ مین پچھتر آدمی اہل مدینہ مین سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کرتے تھے عبد اللہ رواحہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شرط کریجیے جو خدا اور رسول کے واسطے آپ چاہتے ہین آپنے فرمایا کہ خدا کے واسطے تو مین یہ شرط کرتا ہون کہ تم اوسی کی عبادت کرو اور اوسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے واسطے یہ شرط کرتا ہون کہ اون چیزون سے میری حفاظت کرو

ع ۱۳ ۱۱

جنسے اپنی جانون اور مالون کی حفاظت کرتے ہو اون لوگون نے عرض کی کہ ہم اس امر پر ثابت اور قائم رہین تو ہمارا اخیر کیا ہی آپنے فرمایا کہ
تمھارا آخر بہشت ہی انصار بولے کہ یہ خرید فروخت نہایت فائدہ والی ہی ہمنے اس بیع مین فائدہ پایا اور ہرگز نقصان نہ اوٹھائینگے
تو حق تعالی اوس بیع و شرا سے خبر دیتا ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی بیشک اللہ نے مول لیلین مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون سے
اَنْفُسَهُمْ اونکی جانین کہ وہ جہاد کرین وَاَمْوَالَهُمْ اور اونکے مال کہ راہ خدا مین خرچ کرین بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
ساتھ اسکے کہ واسطے اونکے جنت ہی یہ تمثیل ہی مومنون کو ثواب مین بہشت دینے اور اونکی جان اور مال قبول کر لینے کی ورنہ حقیقت
مول لینا نہین ہی اسواسطے کہ بیع اور شرا اوس جگہ واقع ہوتی ہی جہان ملک مختلف ہو یعنی چیز ایک کی ملک اور قیمت دوسرے کی ملک ہو
اور ہر چیز کی ہستی یا ہر آدمی کی ہستی حق تعالی ہی کی ملک ہی بندہ اور اوسکا مال مولی ہی کا ہی تو یہ رغبت دلانا ہی لڑائی اور جہاد کی
یعنی اے بندے تیرا کام جان و مال خرچ کرنا ہی اور مجھے انعام جنت دینا ہی جان سرمایۂ شر و شور ہی اور مال سبب طغیان و غرور یہ دو
ناقص اور معیوب چیزین میری راہ مین فدا کر اور بہشت جو باقی اور مرغوب ہی وہ مجھسے لے نظم سنگ بینداز و گہر مے ستان ٭ خاک زمین
میدہ و زر مے ستان ٭ در عوض فانی خوار و حقیر ٭ نعمت پاکیزہ باقی بگیر ٭ کشاف اور عین المعانی وغیرہ مین لکھا ہی کہ ایک اعرابی
مسجد نبوی کے دروازہ پر سے جاتا تھا اور حضرت یہی آیت پڑھتے تھے کلام الٰہی کے انوار کی چمک نے اوسکے باطن کو فیوض ملکوتی کے
اشراقات کا عکس قبول کرنے والا بنا دیا اوسنے پوچھا یہ کسکا کلام ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ کا کلام ہی اوسنے
پوچھا کہ یہ خرید و فروخت کب ہوئی ہی آپنے فرمایا کہ روز میثاق مین جب تمام ذریات کو اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا خطاب سُنایا تھا اعرابی بولا
کہ واللہ کیا خوب بیع ہی کہ اسمین فائدہ ہی فائدہ ہی نقصان ہی نہین اللہ نے جب ہمارے نفس معیوب و مال فانی مول لیے اور اونکے
بدلے بہشت دیتا ہی تو ہم ہرگز ایسی بکری نہین چھوڑتے ہین بلکہ اپنی جان اور اپنے مال بیچتے ہین بیت آن بیع را کہ روز ازل با تو کردہ ایم
اصلا درین حدیث اقالت نمی رود ٭ ایک عزیز نے کہا ہی کہ جو شخص لونڈی غلام کا عیب جان بوجھکر اوسے مول لیتا ہی تو پھر اوسے پھیر
نہین سکتا حق تعالی نے ہمین مول لیا اور ہمارے عیب وہ جانتا تھا امید یہی ہی کہ اپنی درگاہ سے ہمین نہ پھیریگا بیت امید کہ از
فضلت مردود نگردم من ٭ چون شد ہمہ عیب لطف تو خریدارم ٭ اور نفحات الانس مین مذکور ہی ابو زرعہ رحانی سے منقول ہی رباعی تو بعلم
ازل مرا دیدی ٭ دیدی انگہ بعیب بخریدی ٭ تو بعلم آن و من بعیب ہمان ٭ رد مکن انچہ خود پسندیدی ٭ حقیقت مین یہ بیع و شرا اور یہ بیان کہ
حق تعالی نے اپنے تئین مول لینے والا فرمایا اور ہمین بیچنے والا اور جان اور مال کو خاص کر کے بیان فرمایا اور دل کو اس معاملہ مین داخل نہ کیا نصیحت
ماننے والون کو اور محققون کے واسطے عجیب و غریب عبارت اور اشارت ہی اسمین سے کچھ ہمنے جواہر التفسیر مین لکھا ہی بیت ہر کہ خواہد کزین بہرہ
بوئے ٭ گو تماشاے آن گلستان کن ٭ اور مول لینے کے بعد جسواسطے مول لیا اوسے بیان فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ يُقَاتِلُوْنَ
قتال کرتے ہین یہ مومن جنکی جان مول لی ہوئی ہی فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا اور طلب رضا مین فَيَقْتُلُوْنَ پھر کبھی تو
قتل کرتے ہین دشمنون کو وَيُقْتَلُوْنَ اور کبھی قتل ہوتے ہین اونکے ہاتھون سے وَعْدًا عَلَيْهِ وعدہ کیا ہی اللہ نے اوسپے اس خرید و فروخت پر
وعدہ حَقًّا ثابت اور باقی کہ اوسمین خلاف ہی نہین فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط ان کتابون مین

یہ دلیل ہی اس بات پر کہ اہل توریت اور اہل انجیل قتال پر مامور ہوتے رہے ہین وَمَنْ اَوْفٰى اور کون شخص ہی بڑا وفا کرنے والا بِعَهْدِهٖ عہد کو مِنَ اللّٰهِ خدا سے کہ کریم ہی اور کریم وعدہ خلافی روا نہین رکھتا فَاسْتَبْشِرُوْا پس خوش رہو بِبَيْعِكُمُ ساتھ خرید فروخت اپنی کے الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وہ کہ باہم لین دین کیا تمنے بسبب اوسکے وَذٰلِكَ اور وہ بیع هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝ وہ کامیابی بڑی ہی اور مدارک مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ اے مومنو تمھاری قیمت نہین ہی مگر بہشت تو نہ بیچو اپنے تئین مگر اوسی قیمت کے ساتھ یعنی اپنے کو دنیا کی پونجی جو فنا ہو جانے والی ہی اوسکے ساتھ نہ بیچو اسواسطے کہ تمھاری قیمت تو نعمت جاودانی ہی جو ہمیشہ باقی رہے مثنوی معنوی مین ہی **مثنوی** خویش را نشناخت مسکین آدمی + از فزونی آمد و شد در کمی + خویشتن را آدمی ارزان فروخت + بود اطلس خویش بر دلق دوخت + اَلتَّآئِبُوْنَ یہ مسلمان توبہ کرنے والے ہین گناہون سے یا تمام رجوع کرنے والے ہین حق تعالی کی طرف اَلْعٰبِدُوْنَ عبادت کرنے والے ہین حق تعالی کی اخلاص کے ساتھ یا قائم ہین شرائط خدمت پر اَلْحٰمِدُوْنَ تعریف کرنے والے ہین اللہ کی ساتھ اوس چیز کے جو اونپر پہونچتی ہی خوشی اور سختی یا ہر لحظہ اللہ کی نعمتین پہچانتے ہین اَلسَّآئِحُوْنَ روزہ رکھنے والے یا پھرنے والے طالب علمی کو یا نفس کے جنگل سے نکلنے والے اور منزل انس کو پہونچنے والے اَلرّٰكِعُوْنَ رکوع کرنیوالے نماز مین یا خشوع کرنے والے درگاہ بے نیاز مین اَلسّٰجِدُوْنَ سجدہ کرنے والے خلوت مین یا قرب رفیع الدرجات کے طالب اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرنے والے ایمان اور طاعت اور سنت حضرت خاتم الرسالۃ کا وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھنے والے کفر اور معصیت اور ارتکاب بدعت سے واو اسواسطے ہی کہ امر اور نہی مین تضاد ہی جیسے ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا مین یا امر معروف اور نہی منکر کے درمیان جمع کرنے کو کہ گویا یہ دونون ایک ہی چیز ہین اور ایک دوسرے سے ملا رہے وَالْحٰفِظُوْنَ اور حفاظت کرنے والے لِحُدُوْدِ اللّٰهِ واسطے احکام الٰہی کے اور سلمی یہ تفسیر کہتے ہین کہ حفاظت کرنے والے احکام کے اعضاے ظاہری اور دلون اور روحون پر وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۝ اور بشارت دے مومنون کو جو ان صفتون کے ساتھ موصوف ہین ضمیر کی جگہ پر اسم ظاہر لانا دلیل ہی اس بات پر کہ ایمان ہی لوگون کو ان صفتون کی طرف لاتا ہی اور جس چیز کی بشارت دی گئی اوسکا محذوف ہونا اشارہ اوسکی بڑائی اور بہت ہونے کی طرف ہی لکھا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اور رو کر فرمایا کہ مین نے اونکی زیارت کی اجازت چاہی خدا نے اجازت دی اور جب اونکے واسطے دعاے مغفرت کرنے کی اجازت مین نے چاہی تو مجھے منع فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ نہین صحیح اور درست نہین لِلنَّبِيِّ واسطے نبی کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور اونہین جو ایمان لائے ہین اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا یہ کہ طلب مغفرت کرین لِلْمُشْرِكِيْنَ واسطے مشرکون کے اور مفسرون نے اس آیت کا سبب نزول یہ بھی لکھا ہی کہ جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین جب اپنے چچا ابو طالب کے مرض الموت مین اونکے ایمان لانے سے مایوس ہوے تو آپنے اونسے وعدہ فرمایا تھا کہ مین تمھارے واسطے دعاے مغفرت کرونگا جب تک حق تعالی مجھے منع کرے اور اونکی وفات کے بعد آپنے اونکے واسطے مغفرت طلب کی صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ

اپنے چچا ابو طالب کے واسطے دعاے مغفرت کرتے ہین تو وہ بولے کہ ہم بھی اپنے آبا اور اقربا کے واسطے دعاے مغفرت کیون نکرین حالانکہ
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے باپ کے واسطے دعاے مغفرت کی ہی اور اب ہمارے رسول حبیب اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے لیے دعاے مغفرت کرتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مسلمانون کو یہ بات درست نہین
کہ مشرکون کے واسطے دعاے مغفرت کرین وَلَوْ كَانُوْٓا اگرچہ ہون وہ مشرک اُولِيْ قُرْبٰى قرابت والے مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا لَهُمْ واسطے اونکے اَنَّهُمْ یہ کہ مشرک اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۝ دوزخ مین رہنے والے ہین وَمَا كَانَ
اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ اور نہ تھا مغفرت چاہنا ابراہیم کا لِاَبِيْهِ واسطے اپنے باپ کے اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ مگر واسطے
وعدہ وفا کرنے کے کہ مناظرہ کے وقت وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ وعدہ کیا تھا اوسنے اپنے باپ سے وہان جہان کہا ہی
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اور ینابیع مین لکھا ہی کہ وعدہ کیا تھا ابراہیم کے باپ نے ابراہیم علیہ السلام سے کہ مین تیرا ایمان لاؤنگا تو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا استغفار یہ تھا کہ اونھون نے فرمایا کہ اگر تو ایمان لائیگا تو مین تیرے واسطے دعاے مغفرت کرونگا فَلَمَّا
تَبَيَّنَ لَهٗٓ پھر جب ظاہر ہوگیا ابراہیم علیہ السلام کو کہ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ اونکا باپ دشمن ہی خدا کا یعنی کفر پر مرا اور ایمان کی توفیق
نہ پائی ویا اونھین وحی سے معلوم ہوا کہ آزر ایمان نہ لائیگا تو تَبَرَّاَ مِنْهُ بیزار ہوا اوس سے اور دعاے مغفرت موقوف کی اِنَّ
اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ تحقیق کہ ابراہیم بہت آہ کرنے والا تھا یہ اونکے دل کی نرمی اور رحم بہت کرنے سے کنایہ ہی حَلِيْمٌ۝ تحمل والا
اسقدر کہ اوسکے باپ نے کہا کہ لَاَرْجُمَنَّكَ ضرور سنگسار کرونگا مین تجھے اور ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ قریب ہی
کہ دعاے مغفرت کرون مین تیرے واسطے اپنے رب سے پھر اگلی آیت مین حق تعالی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کے
عذر کی تمہید کرتا ہی کہ انھون نے منع ہونے سے پہلے دعاے مغفرت کی تو اوسکا کچھ مواخذہ نہوگا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ
قَوْمًۢا اور نہین ہی خدا کہ ضائع اور تباہ کردے کسی قوم کو یا اونھین پکڑے جیسے گمراہون کو پکڑتا ہی بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ بعد اسکے
کہ ہدایت کی اونھین اسلام کی حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ یہانتک کہ ظاہر کردے واسطے اونکے مَّا يَتَّقُوْنَ وہ چیز کہ اوس سے پرہیز کرنا
واجب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اون مسلمانون کی شان مین ہی جو کعبہ کی طرف قبلہ پھرنے سے پہلے مرگئے یا شراب حرام ہونے کے
قبل اونھون نے ساغر اجل پیا حق تعالی فرماتا ہی کہ اون مسلمانون پر اون کامون کے سبب سے جو اونھون نے کیے تھے مواخذہ نہین ہی اِنَّ اللّٰهَ
تحقیق کہ اللہ بِكُلِّ شَيْءٍ ساتھ سب چیزون کے اونکے پہلے اور پچھلے احوال مین سے عَلِيْمٌ۝ جاننے والا ہی اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ
لَهٗ واسطے اوسکے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی تو جو اوسکا جی چاہتا ہی کرتا ہی نہ کوئی اوسکا
مانع ہی نہ مزاحم يُحْيٖ زندہ کرتا ہی مردون کو وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہی زندون کو وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی واسطے تمھارے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
سوا اسکے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی کارساز وَّلَا نَصِيْرٍ۝ اور نہ کوئی یار اور مددگار اور ہوسکتا ہی کہ یہ خطاب کافرون سے ہو حق تعالی
اونھین حکم فرماتا ہی کہ خدا کی عبادت کرو کہ اوسکے سوا اور کوئی تمھارا کارساز نہین کہ اوسکے عذاب کا حکم تمسے دفع کرے اور اوسکے
سوا کوئی تمھارا یار اور مددگار نہین کہ عذاب کو تمسے روکے لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ تحقیق کہ توبہ قبول کی تمسے اللہ نے اور

توبه قبول کرنے کے ساتھ پھر عَلَى النَّبِيِّ اوپر اپنے پیغمبر کے اس جہت سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقون کو لڑائی مین نہ شریک ہونے کی اجازت دیدی تھی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گناہون سے بری الذمہ فرماتا ہی جیسا یہ ارشاد کیا کہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یا توبہ پر ہوشیار کرتا ہی یعنی کوئی نہین جو توبہ اور استغفار کا محتاج نہو حتی کہ نبی کریم علیہ الصلوة والتسلیم اور اصحاب رضی اللہ عنہم اسواسطے کہ ہر شخص کا ایک مقام اور مرتبہ ہی کہ اوس سے کم اوس شخص کی نسبت گھٹا دینے والا ہوگا تو اپنے مرتبہ سے کم کی طرف توجہ کرنا گناہ ہی اور اوس سے توبہ کرنا لازم ہی یہ جو آپ نے فرمایا ہی کہ مین ہر روز ستر بار خدا سے توبہ اور استغفار کرتا ہون بعضون کے نزدیک یہ بات اسی کی طرف اشارہ ہی جو ہمنے بیان کیا ہی اور محققون کے نزدیک بات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ کے مناسب نہین ہی اسواسطے کہ غیر حق کی طرف آپکی توجہ متصور ہی نہ تھی تو سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوة والتسلیم کی توبہ کا ذکر اسواسطے ہی تاکہ امت کی توبہ کا مقدمہ ہو اور تابع یعنی امت کی توبہ مقدمہ کے سبب سے صحت قبول کرلے اور بہر تقدیر اللہ جل شانہ نے قبول فرمائی توبہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اور مہاجرون اور انصار سے یعنی انہین سے اون اصحاب سے توبہ قبول کی جو جنگ تبوک مین جانے سے طبعی کراہت رکھتے تھے عناد کی روسے نہین الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وہ لوگ جنھون نے پیروی کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ تنگی اور عسرت کے زمانہ مین لشکر تبوک کو جیش العسرة کہتے تھے اس جہت سے کہ سواریون مین بڑی عسرت اور تنگی تھی دس دس آدمیون مین ایک ایک اونٹ سواری کو تھا اور کھانے کی بھی بڑی تنگی تھی کہ دو دو آدمی ایک ایک خرما ایک دن مین کھا کر بسر کرتے تھے اور پانی کی بھی بڑی تنگی اور قلت تھی کہ باوجود سواریون کی قلت کے اونٹون کو ذبح کرتے اور اونکی پاک رطوبت سے اپنے لب و زبان تر کرلیتے تھے اور ہوا نہایت گرم چلتی تھی تو حق تعالی اون مسلمانون کی تعریف کرتا ہی کہ اوس تنگی اور عسرت کے زمانے مین وہ لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرتے تھے مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ بعد اسکے کہ قریب تھا کہ نہایت عسرت کی وجہ سے يَزِيْغُ کج ہوجائین اور اپنے حال سے بدل جائین قُلُوْبُ فَرِيْقٍ دل ایک گروہ کے مِّنْهُمْ اونمین سے یعنی یہ حال پہونچا تھا کہ شدت اور مشقت کی جہت سے کچھ لوگ جہاد سے پھر آئین یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے باز رہین ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ط پھر خدا نے درگذر کی اون لوگون سے جنکے دل ایمان پر ثابت رہنے سے پھرے جاتے تھے اِنَّهٗ بِهِمْ بیشک خدا اونپر رَءُوْفٌ بڑی شفقت کرنے والا ہی جب اونھون نے توبہ کی رَّحِيْمٌ ۙ مہربان اونپر فضل کرکے وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا اور توبہ عطا کی اور بخشش کی اون تین آدمیون پر جو پیچھے رہگئے یعنی اونھون نے تخلف کیا تھا لڑائی سے اور اونکا کام حکم الہی پر موقوف تھا اسکے پہلے ذکر ہوچکا ہی کہ کعب بن مالک اور ہلال اور مرارہ تاخیر مین پڑے رہگئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کردیا تھا کہ کوئی مسلمان نہ انسے ملے جلے نہ بات کرے اور چالیس دن کے بعد آپ نے حکم فرمادیا اور وہ اپنی عورتون سے بھی دور ہوے اور ہلال کی عورت اوس شخص کی خدمت مین آئی جو بوڑھا اور ضعیف تھا اور نہ مباشرت کرنے کی شرط پر اوس سے نامزد ہوئی اور اون تینون آدمیون پر کام نہایت تنگ ہوا حتی

اِذَا ضَاقَتْ اوس وقت تک کہ تنگ ہوگئی عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ اونپر زمین بِمَا رَحُبَتْ باوجود کشادگی اور وسعت کے یہ کنایہ ہی نہایت حیرانی اور کمال پریشانی سے وَضَاقَتْ عَلَیْھِمْ اور تنگ ہوئے اونپر اَنْفُسُھُمْ دل اونکے غم اور وحشت کی شدت سے اسطرح کہ فرحت اور اُنس کو اونکے دلون مین راہ ہی نہ تھی وَظَنُّوْٓا اور جانا اونھون نے اَنْ لَّا مَلْجَاَ یہ کہ نہین ہی پناہ مِنَ اللّٰہِ اللہ کے غصہ سے اِلَّآ اِلَیْہِ مگر اوسی کی طرف اور اوسی سے مغفرت چاہنے کی جانب ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ پھر جب وہ تینون آدمی عاجز ہوے اور اپنی عاجزی سے واقف ہوئے تو اللہ نے اونھین توبہ کی توفیق دی لِیَتُوْبُوْا تاکہ توبہ کرین وہ اور حق تعالی کی طرف پھرین اور اونھون نے توبہ کی اور یہ بات مسلم اور مقرر ہی کہ جب تک اللہ جل شانہ توبہ کی توفیق نہین دیتا ہی اور قبولیت کی علامت نہین کھینچتا ہی کسی توبہ کرنے والے کی توبہ درست نہین ہوتی رباعی گر لطف تو یاری ننماید نخست ✤ ہم توبہ شکستہ است وہم پیمان سست ✤ چون توبہ باسید پذیرفتن تست ✤ تا تو نہ پذیری نبود توبہ درست ✤ غرضکہ پچاس دن کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور اون تینون آدمیون کی توبہ قبول ہوگئی اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ ھُوَ التَّوَّابُ وہ توبہ قبول کرنے والا ہی توبہ کرنے والون سے الرَّحِیْمُ فضل کرنے والا ہی اونپر رحمت کے ساتھ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ اے گروہ مسلمانون کے ڈرو اللہ سے اور ایسا فعل جسمین حکم کی مخالفت ہو پھر نہ کرنا وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اور رہو سچون کے ساتھ اپنے اقوال مین جیسے کعب بن مالک اور وہ دو آدمی اور کہ اونھون نے سچ کہدیا اور جھوٹا عذر نہین کیا اور سچائی کے سبب سے کہ سخن صدق نجات دولت نجات پائی نظم از کجی افتی بہ کم و کاستی ✤ از ہمہ غم رستی اگر راستی ✤ راستی خویش نہان کس نکرد ✤ در سخن است زبان کس نکرد ✤ اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خطاب اہل توریت اور اہل انجیل کی طرف ہی کہ اے وہ لوگو جو موسی اور عیسی علیہما السلام پر ایمان لائے ہو ڈرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت سے اور رہو سچون کے ساتھ کہ اونکے اصحاب اخیار ہین رضی اللہ عنہم اور امت بزرگوار ہی غفر اللہ لہا مَا کَانَ روا نہین ہی اور نہ چاہیے لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اہل مدینہ کو وَمَنْ حَوْلَھُمْ اور اون لوگون کو جو اونکے گرداگرد ہین مِّنَ الْاَعْرَابِ دیہاتیون مین سے اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا یہ کہ تخلف کرین اور پیچھے جائین عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے نہی مراد ہی نفی کے صیغہ مین اور اہل مدینہ اور اوسکے حوالی کے لوگون کی تخصیص قرب کی وجہ سے تھی اور اس وجہ سے کہ اونھین تبوک کی طرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کا جانا معلوم تھا وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِھِمْ اور نہین پہونچتا ہی اونھین یہ امر کہ رغبت کرین اپنی جانون پر عَنْ نَّفْسِہٖ اوسکی جان سے یعنی یہ نہ چاہیے کہ خودداری کرین اور جو رنج کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھینچتے ہین یہ لوگ اپنے تئین اون رنجون سے الگ رکھین روایت ہی کہ ابو خیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ مین رہگئے تھے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبوک کی طرف تشریف لیگئے ہوئے چند روز گذرے تھے ایک دن ابو خیثمہ اپنے گھر مین آئے اور اوس دن نہایت گرمی تھی اور اونکی دو عورتین تھین اور ہر ایک ایک چھپر مین بیٹھی تھی اون دونون نے اوٹھکر ابو خیثمہ کے ہاتھ مونھ دُھلا آبخورون مین پانی ٹھنڈا کر عمدہ کھانے پکا کر چُنے اور ابو خیثمہ نے چھپر کے در پر کھڑے ہو کر دونون عورتون کو دیکھا اور کھانے پانی کا وہ اہتمام ملاحظہ کیا اور بولے کہ یہ بات روا نہوگی کہ رسول مقبول

ع ۸

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بیابان مین شدت اور حرارت اور لُون مین ہون اور ابوخیثمہ ٹھنڈی جگہ ٹھنڈا پانی پیئے اور لذیذ کھانا
کھائے اور اپنی خوبصورت عورتون سے حظ اوٹھائے اور خدا کی قسم کھائی کہ تم دونون مین سے مین کسی کے پاس نہ آؤنگا اور
نہ پانی پیونگا اور نہ کھانا کھاؤنگا جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ جاملون پھر تھوڑا کھانا زادراہ کے واسطے اوٹھا لیا
اور لشکر کی راہ لی اور مقام تبوک مین لشکر ظفر پیکر سے جاملے ذٰلِکَ یہ وجوب متابعت اور ترک مخالفت بِاَنَّھُمْ بسبب اسکے ہی کہ یہ لوگ جب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے ہین تو لَا یُصِیْبُھُمْ نہین پہونچتی اونہین ظَمَاٌ پیاس وَّلَا نَصَبٌ
اور نہ کوئی رنج وَّلَا مَخْمَصَۃٌ اور نہ بھوک فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ راہ خدا مین وَلَا یَطَـُٔوْنَ اور نہین طی کرتے مَوْطِئًا کوئی
مکان کافرون کے مکانات مین سے گھوڑے کے سم یا اونٹون کے تلوے یا اپنے پاؤن سے ایسا طی کرنا کہ یَّغِیْظُ الْکُفَّارَ غصہ مین
لائے کافرون کو وَلَا یَنَالُوْنَ اور نہین پاتے ہین مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا دشمن سے کچھ پانا قتل قید لوٹنا اسکی ہزیمت زخم
اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ مگر لکھا جاتا ہی اونکے واسطے بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اسکے سبب اوسکے کام نیک یعنی انمین سے جو کچھ اونھین
پہونچتا ہی ہر ایک پر وہ ثواب کے مستحق ہوتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجاہدون کے دل مین دشمن سے جو خوف اور
اندیشہ آتا ہی ہر خوف اور اندیشہ پر ستر نیکیان اونکے نامہ اعمال مین لکھتے ہین اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ تحقیق کہ اللہ ضائع نہین کرتا
اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اجر نیک کام کرنے والون کا یعنی مجاہدون کا وَلَا یُنْفِقُوْنَ اور نہین خرچ کرتے نَفَقَۃً صَغِیْرَۃً
خرچ تھوڑا اور چھوٹا سا جیسے کوڑے کا تسمہ یا گھوڑے کا نعل یا صاع بھر خرمے جو دیدین جیسے ابوعقیل رضی اللہ عنہ نے دیئے تھے
وَّلَا کَبِیْرَۃً اور نہ خرچ بہت اور بڑا جیسے کہ حضرت عثمان ذوالنورین اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم نے دیا تھا وَلَا
یَقْطَعُوْنَ اور قطع نہین کرتے اپنے چلنے مین وَادِیًا کوئی پانی بہنے اور بہیا آنے کی جگہ اس سے زمین مراد ہی یعنی کوئی قطعہ
زمین طی نہین کرتے اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ مگر لکھا جاتا ہی اونکے واسطے اوسکا ثواب اور وہ لکھنا کسواسطے ہی لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ تاکہ جزا دے
خدا اونہین اَحْسَنَ مَا کَانُوْا بہتر اوسکی جو راہ حق مین تھے کہ یَعْمَلُوْنَ عمل کرتے تھے اور جب احسن یعنی بہت اچھے
عمل کی جزا دیگا تو حسن یعنی اچھے کام کی جزا بھی اوس سے ملیگا اجر کی کثرت کے سبب سے کہ اجر کی کچھ کمی نہوگی اور
ینابیع مین لکھا ہی کہ اگر مثلاً غازی کی ہزار طاعتین ہون کہ اونمین ایک طاعت سب طاعتون سے بہتر ہو تو حق سبحانہ تعالی
اوس طاعت پر بڑا ثواب دیگا اور نوسو ننانوے طاعتین جو باقی ہین اونھین اوس ایک بہتر طاعت کے طفیل مین قبول فرمائیگا
اور ہر ایک غازی کو اوسکے برابر ثواب عطا فرماتا ہی تاکہ اوسکی بزرگی مجاہدون کی نسبت ہر ایک پر ظاہر ہوجائے **بیت**
مجاہدان شرف اینچنین ازان دارند * کہ در غزا کمر جہد بر میان دارند * لکھا ہی کہ جب انواع اور اقسام کی تہدیدین خلاف
کرنے والون کے باب مین نازل ہوئین تو مومنون نے عزم بالجزم کر لیا کہ جب جہاد کی خبر سنینگے تو سبکے سب لڑائی پر چلینگے تو
یہ آیت نازل ہوئی وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ اور روا نہین اور نہ چاہیے مومنون کو لِیَنْفِرُوْا یہ کہ نکل جائین
لڑائی کے واسطے کَآفَّۃً سب اسواسطے کہ معیشت کے کام مین خلل پڑیگا فَلَوْلَا نَفَرَ تو کیون نہ نکلین ایک گروہ

یا زیادہ آدمی مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ ہر ایک بڑی جماعت سے کہ انمین سے ہو اس سے قبیلہ اور شہر والے مراد ہین طَائِفَةٌ ایک گروہ کہ جہاد کو جائے اور باقی ٹھہرین لِّيَتَفَقَّهُوا تاکہ طلب علم کرین فِي الدِّينِ دین مین اور فقہ سیکھین اور عبد الرزاق بن ہمام سے روایت ہی کہ اس سے اصحاب حدیث مراد ہین وَلِيُنذِرُوا اور تاکہ ڈرائین فقہا قَوْمَهُمْ اپنے گروہ کو إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ جب پھرین اونکے گروہ کے لوگ لڑائی سے اونکی طرف لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ تاکہ شاید حذر کرین اوس چیز سے جس سے ڈرائے جاتے ہین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای لوگو جو ایمان لائے ہو قَاتِلُوا الَّذِينَ قتال کرو اون لوگون کے ساتھ جو يَلُونَكُم پاس ہین تمہارے مِّنَ الْكُفَّارِ کافرون مین سے جیسے وہ یہود جو مدینہ کے گرد رہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل روم مراد ہین جو ولایت شام مین تھے اور شام مدینہ منورہ کے قریب ہی اور بہر تقدیر قتال کرو پاس والے دشمنون سے وَلْيَجِدُوا اور چاہیے کہ پائین کافر اور سمجھین کہ فِيكُمْ غِلْظَةً تم مین سختی ہی اونکے ساتھ یعنی بات مین سختی پائین قتال کے قبل یا شدت اور صبر مقاتلہ پر یا شجاعت محاربہ کے وقت وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ اور جان لو تم کہ خدا مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ ساتھ پرہیزگارون کے ہی حفاظت اور اعانت اور نصرت کر کے فتوحات مین لکھا ہی کہ حق تعالی مسلمانون کو پاس کے کافرون سے قتال کرنے کا حکم فرماتا ہی اور کوئی دشمن نفس امارہ کفران نعمت کرنے والے سے بدتر نہین ہی اور سب دشمنون سے زیادہ تیرے قریب وہی ہی کہ اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک تو اوسکے قتال مین مشغول ہونا کہ جہاد اکبر ہی اولی اور انسب معلوم ہوتا ہی اور مثنوی مولانا ے روم علیہ الرحمہ مین اسی کی طرف اشارہ ہی **مثنوی** ای شہان کشتیم ما خصم برون ✤ ماند از وخصمی بتر در اندرون ✤ قد رجعنا من جہاد الاصغریم ✤ این زمان اندر جہاد اکبریم ✤ سہل شیرے دان کہ صفہا بشکند ✤ شیر آنرا دان کہ خود را بشکند ✤ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ اور جب نازل کیا جاتا ہی سُورَةٌ کوئی ٹکڑا قرآن کا فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ تو منافقون مین سے کوئی ہی کہ اور منافقون سے کہتا ہی انکار اور مسخری کی راہ سے یا کمزور مسلمانون سے کہتے ہین أَيُّكُمْ زَادَتْهُ کون شخص ہی تم مین سے کہ زیادہ کردیا اوسے هَٰذِهِ اس سورت نے إِيمَانًا ایمان یعنی وہ شخص کون ہی جسکا ایمان اس سورت نے زیادہ کردیا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا پس جو لوگ ایمان لائے ہین راستی کے ساتھ فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا تو زیادہ کردیا اس سورت نے اونکا یقین اور دین پر ثابت قدمی یا جب اونکا علم اس سورت مین غور اور فکر کرنے کی جہت سے زیادہ ہوا تو اس سورت کا ایمان جو اونھین اب حاصل ہوا ہی یہ اوس ایمان کے ساتھ ملا جو اونھین اور سورتون کے ساتھ پہلے سے تھا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ اور وہ خوش ہوتے ہین وحی نازل ہونے کے سبب سے جو اونکا حال زیادہ اور کامل اور بلند ہونے کی وجہ ہی وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ اور لیکن وہ لوگ جنکے دلون مین بیماری ہی شک اور نفاق اور حسد اور بغض اسلام کی فَزَادَتْهُمْ بس زیادہ کردیتی ہی وہ سورت اونھین رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ شک ملایا گیا اونکے شک مین یعنی اور سورتون مین جو وہ شک رکھتے تھے اس سورت مین جو اونھین شک پیدا ہوا تو یہ اوس شک سے ملا اور اونکا شک زیادہ ہوگیا یا بڑھگیا اونکا کفر بالائے کفر وَمَاتُوا اور مرے وہ یعنی یہ صفت اونمین مضبوط ہوتی گئی یہانتک کہ وہ مرگئے وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ اور وہ کافر تھے أَوَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے یہ منافق کہ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ

یہ کہ وہ مبتلا ہوتے ہین انواع واقسام کی بلاؤن مین مرض اور قحط وغیرہ مین سے یا اونکا نفاق اور جھوٹ مسلمانون پر ظاہر ہوتا ہی فِي كُلِّ عَامٍ ہر سال مین مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ایک بار یا دو بار ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ پھر توبہ نہین کرتے نفاق سے وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ اور نہ نصیحت پکڑتے ہین وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ اور جب نازل کیجاتی ہی سُورَةٌ کوئی سورت قرآن کی کہ اومین انکے عیب مذکور ہوتے ہین نَظَرَ بَعْضُهُمْ تو نظر کرتے ہین بعضے اونکے إِلَىٰ بَعْضٍ طرف بعض کے یعنی آنکھ سے ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہین انکار کی رو سے یا اوس سورت پر تمسخر کرنے کی راہ سے یا اپنے عیب سنکر غصہ کی وجہ سے یا اوس مجلس سے چلدینے کے واسطے باہم آنکھ مارتے ہین اور آپس مین کہتے ہین کہ هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ کیا دیکھتا ہی مسلمانون مین سے کوئی اگر مجلس کے باہر جاؤ پس اگر کوئی دیکھ لیگا تو ٹھہر جائینگے اور اگر نہ دیکھیگا تو اوٹھ کھڑے ہونگے ثُمَّ انْصَرَفُوا پھر پھر جاتے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے صَرَفَ اللَّهُ پھیر دیے اللہ نے قُلُوبَهُمْ دل اونکے قرآن سمجھنے سے یا ایمان قبول کرنے سے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ سب نیکیون سے یہ کلام خبر ہی اور دعا کا احتمال بھی رکھتا ہی یعنی پھیر دے اللہ اونکے دل نیکیون کی طرف سے بِأَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ وہ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ گروہ ہین کہ سمجھتے ہی نہین اور حق کو دریافت نہین کرتے لَقَدْ جَاءَكُمْ تحقیق یقینی آیا تمھارے پاس آدمیو رَسُولٌ رسول ساتھ حکم الہی کے مِنْ أَنْفُسِكُمْ تم مین سے یعنی تمھاری جنس مین سے بشریت مین تاکہ جنسیت کی وجہ سے اوس سے ملو اور فائدہ لو دو یا آیا تمھارے پاس اے عرب کے لوگو رسول تم مین سے تمھاری زبان مین بولنے والا تمھارے قبیلہ مین سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ عرب مین کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے حضرت محمد مصطفی علیہ افضل الصلوۃ والثنا کا رشتہ قرابت نہ ملا ہو اور قراءت شاذہ مین أَنْفَسِكُمْ فے کو زبر کے ساتھ پڑھا ہی یعنی تم مین سب سے افضل اور اشرف حسب اور نسب مین عَزِيزٌ عَلَيْهِ دشوار اور سخت ہی اوسپر مَا عَنِتُّمْ وہ چیز جسکے سبب سے تم رنج مین پڑتے ہو اور بعضون نے لفظ عزیز پر وقف کیا ہی اور اوسے رسول کی صفت جانتے ہین اور عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ کے یہ معنی کہتے ہین کہ اوسپر ہی جو کچھ کرتے ہو تم گناہ یعنی اوسکی عذرخواہی اوسپر ہی قیامت کے دن کہ شفاعت سے اوسکا تدارک کریگا اور اس معنی مین جامی نے کہا ہی نظم نماند بعصیان کسے در گرو * کہ دارد چنین سید پیش رو * اگر و فترت از گنہ باک نیست * چو او عذرخواہت بود باک نیست * حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ یہ دوسری صفت رسول کی ہی کہ حریص ہی تمھارے اسلام پر بِالْمُؤْمِنِينَ ساتھ مسلمانون کے رَءُوفٌ رَحِيمٌ مہربان ہی اور بخشنے والا حق تعالی نے کسی پیغمبر کو اپنے نامون مین سے دو نامون کے ساتھ ایک جگہ پر اختصاص نہین دیا مگر ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے اپنے تئین فرمایا إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ اور آپکی شان مین ارشاد کیا بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ اور انبیا علیہم السلام پر آپکی تفضیل کی ایک وجہ یہ بھی ہی فَإِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جائین منافق یا یہود یا نصاری اور تخلف کرین فرمانبرداری سے فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ تو کہہ تو کہ بس ہی مجھے خدا جو تمھارے شر کو کفایت کرے اور مجھے تمپر غالب کرے لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ کوئی معبود نہین مگر وہ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اوسپر توکل کیا مین نے اور اپنا کام اوسی پر چھوڑ دیا مین نے وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور وہ ہی رب عرش عظیم کا اس سے

ع

ملک عظیم مراد ہی یا عرش مقصود ہی جو دعاؤن کا قبلہ اور فرشتون کے طواف کرنیکی جگہ ہی عرش کی عظمت کا حال ایسا ہی
کہ عرش کے اسّی ہزار رکن ہین اور ایک روایت مین تین لاکھ ہین اور ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک تین لاکھ
برس کی راہ ہی اور وہ سب ایسی بھری ہوئی ہین گھیرے ہوئے صف باندھے ہوئے فرشتون سے اس آیت مین اشارہ ہی حق تعالی کی کمال قدرت
اور حفاظت کی طرف یعنی خدا کہ عرش کو اس عظمت اور بڑائی کے ساتھ اپنی قدرت کاملہ سے نگاہ رکھتا ہی وہ اس بات پر بھی قادر ہی
کہ مجھے منافقون سے پناہ مین رکھے اسواسطے کہ بندون کا حافظ اور ناصر وہی ہی **نظم** از وخواہ یاری کہ یاری دہ اوست +
بدو التجا کن کہ زینہار دہ اوست + کسی را کہ او داد ورد پناہ + چہ غم دارد از فتنۂ کینہ خواہ + ان دونون آیتون کے لطیفے اور
اشارے جواہر التفسیر مین ہمنے لکھے ہین اوسمین دیکھنا چاہیے

سُورة یونس مکیة	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وهی مائة وتسع آیات
سورۂ یونس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اسد کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو نو آیتین ہین

الٓرٰ وقف حروف مقطعہ ابن زید رضی اسد عنہ کے قول پر سورتون کے نام ہین اور علم الہدی قدس سرہ نے کہا ہی کہ
حق تعالی جو چاہتا ہی سورت کا وہ نام رکھتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ الٓر کے معنی یہ ہین کہ انا اللہ الرحمٰن یعنی مین اسد ہون رحمان
اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ہر حرف حق تعالی کی طرف سے اشارہ ہی اوسکے حبیب کریم علیہ الصلوة والتسلیم کی طرف حق تعالی
فرماتا ہی کہ قسم کھاتا ہون اپنی نعمتون کی جو تجھپر تھین ازل مین اور اپنے لطف کی جو تیرے ساتھ ہی وجود مین اور اپنی شفقت کی جو تجھپر ہوگی ابد مین
اور قسم کا جواب کیا ہی کہ تِلْكَ یہ سورت اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ○ آیتین ہین قرآن کی مشتمل حکمت پر یا محکم کہ اوسمین تناقض اور
اختلاف نہین یا وہ منسوخ نہوگا یا کوئی شخص اوسے بدلنے پر قادر نہوگا ابن عباس رضی اسد تعالی عنہما نے کہا ہی کہ جب حضرت محمد رسول اسد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی نبوت منضبط ہوگئی اور حق سبحانہ تعالی نے آپکو رسالت کے ساتھ خاص فرمایا تو قریش کے سردارون نے انکار ظاہر کیا اور بولے کہ تعجب ہی
کہ حق تعالی اہل عالم پر آدمی کو رسول بھیجے اور آدمیون مین سے بھی ابو طالب کے یتیم کو اختیار کرے تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَكَانَ لِلنَّاسِ کیا ہی
لوگون کو عَجَبًا عجب اَنْ اَوْحَیْنَا یہ کہ مین نے وحی کی اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ طرف ایک مرد کے اونکی جنس سے اور اونکے قبیلہ سے اور
ہماری وحی کا مضمون یہ ہی کہ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ یہ کہ ڈرا لوگون کو خدا کی عقوبتون سے اسد جل شانہ نے ڈرانے کی تعمیم کی اسواسطے
کہ کوئی شخص ایسی صفت سے خالی نہین رہتا کہ اوس شخص کو اوس صفت سے ڈرنا چاہیے الا ماشاء اللہ اور بشارت کو اہل ایمان کے
ساتھ خاص کیا اسواسطے کہ کافرون مین ایسی صفت نہین ہی جسکے سبب سے اونھین بشارت دیجائے تو فرمایا کہ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اور بشارت دے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین اَنَّ لَهُمْ واسطے اونکے ہی قَدَمَ صِدْقٍ آگے چلنے والا نیک
عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک اونکے رب کے یعنی ایمان اور طاعت اور بعضون نے یہ بھی کہا ہی کہ قدم صدق سے سابقہ ازلی
مراد ہی کہ حق تعالی نے مومنون کو نجات دینے کا وعدہ کر لیا ہی واسطی کہتے ہین کہ قدم صدق مقام صدق ہی کہ اوسمین زوال ہی

نہ ملال یا ایمان صادق مراد ہی یا اسد کی رضامندی یا مومنون کے حق مین فرشتون کی دعا یا نیک کام جو پہلے سے بھیجین یا اگلے بزرگ کہ اونکی برکت اونکے بعد والون کو پہونچتی ہی یا اولاد صالح جو اونسے پہلے مرجائے یا اسد تعالی کا اس امت کو طاعت کے ساتھ مقدم کرنا جیسا کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی یا شفیع سچے کہ حضرت شفیع المذنبین صلی اسد علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے قدم صدق کو پوچھا آپنے فرمایا کہ وہ میری شفاعت ہی وسیلہ کیے جاؤگے تم میرے ساتھ اپنے رب کی طرف اور یہ امر یقینی ہی کہ گنہگارون کو حضرت رحمۃ للعالمین علیہ صلوات اسد والملائکۃ والناس اجمعین کی شفاعت کے برابر کوئی وسیلہ نہین ہی شعر گفتی کنم شفاعت عاصی عذر خواہ ❊ دل بر امید آن کرم افتاد در گناہ ❊ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ کہا کافرون نے جب کہ اونپر رسول مقبول صلی اسد علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے اور معجزات دکھائے کہ اِنَّ هٰذَا تحقیق یہ مرد لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ○ جادوگر ہی کھلا ہوا اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ بیشک رب تمھارا اسد ہی الَّذِيْ وہ ہی جسنے اپنی قدرت بے عجز اور حکمت بے قصور کے ساتھ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے آسمان اور زمین کہ اس عالم کے اجسام مین سب سے بڑے ہین فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دن کی مقدار مین دنیا کے دنون کے انداز سے ثُمَّ اسْتَوٰى پھر قرار پکڑا عَلَى الْعَرْشِ عرش پر کہ سب مخلوقات مین بڑا ہی يُدَبِّرُ الْاَمْرَ بناتا ہی کام کائنات کے حکمت کے موافق یا مقدر کرتا ہی ہونے والی باتین جس طرح چاہتا ہی مَا مِنْ شَفِيْعٍ نہین ہی کوئی شفاعت کرنے والا قیامت کے دن اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ مگر بعد اون دینے خدا کے اوس شفیع کو اذن شفاعت یہ کلام اونکی شفاعت رد کرنے مین ہی جنھین کفار خدا جانتے ہین اور اون لوگون کی شفاعت ثابت کرنے مین ہی جو اذن دیے گئے ہین ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خداوند جو خلق اور تدبیر اور استیلا کی صفتون سے موصوف ہی رَبُّكُمْ رب تمھارا ہی اوسکا غیر نہین اسواسطے کہ اوسکے غیر کو ان صفتون مین شرکت نہین ہی فَاعْبُدُوْهُ تو یگانگی کے ساتھ اوسکی عبادت کرو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ کیا پھر نصیحت نہین مانتے ہو یا اپنے دل مین فکر نہین کرتے ہو کہ عبادت کا مستحق وہی ہی تمھارے معبود نہین اِلَيْهِ اوسکی طرف ہی مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا پھر جانا تم سب کا مرنے اور پھر زندہ ہونے کے ساتھ اوسکے غیر کی طرف نہین تو تم سب اوسکے جواب و سوال پر آمادہ رہو وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی تمسے خدا نے وعدہ حَقًّا سچا اور درست اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ بیشک وہ خدا جسنے پہلے پیدا کیا خلق کو ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر مرنے کے بعد بھی زندہ کریگا اوسے اور پہلے پیدا کرنے اور پھر زندہ کرنے سے مقصود ثواب و عقاب ہی جیسا کہ خود اوسنے فرمایا کہ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ جزا دے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہین اونھون نے اچھے بِالْقِسْطِ اپنے عدل کے ساتھ یا بدلا دیگا اسد جل شانہ اونھین عدل کے ساتھ یعنی اوس عدل کی رعایت کے ساتھ جو اونھون نے کامون مین کیا ہو یا اونکے ایمان کے ساتھ اسواسطے کہ ایمان عدل قوی ہی اور اوسی کے مقابلہ مین شرک ظلم عظیم ہی اور یہ وجہ مقابلہ کے واسطے بہت وجیہ ہی اسواسطے کہ برابر ملاتا ہی اپنے اس کلام کو اپنے اس قول سے کہ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کہ کافر ہوے لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ

اونکے واسطے ہی پینا دوزخ کا گرم پانی کہ جب اوسے پئینگے تو اونکی آنتین جلکر ٹکڑے ہو جائینگی وَعَذَابٌ اَلِیْمٌ اور سا اونپر ہوگا عذاب دردناک کہ کم ہی نہوگا بِمَا کَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے خدا اور رسول کے ساتھ یَکْفُرُوْنَ ۝ کافر ہوتے تھے هُوَ الَّذِیْ وہ ہی وہ خداوند جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ الشَّمْسَ کیا سورج کو ضِیَآءً روشنی والا وَّالْقَمَرَ نُوْرًا اور چاند کو اوجالے والا علما اس بات پر ہین کہ اگر روشنی بالذات ہو تو ضیا ہی اور اگر بالعرض ہو تو نور ہی اور انوار مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے اِس آیت مین تنبیہ فرمائی اس بات کی کہ آفتاب اپنی ذات سے روشن ہی اور ماہتاب بالعرض روشن ہوتا ہی اور اوسکی روشنی اوسی قدر ہی کہ وہ آفتاب سے مقابل رہے جیسا کہ علم ہیئت مین بیان ہی وَّقَدَّرَهٗ اور مقرر کین چاند سورج مین سے ہر ایک کے واسطے مَنَازِلَ منزلین آسمان پر اونکی سیر کرنے کی قدرت اور بہت مشہور یہ ہی کہ مقرر کین ماہتاب کے واسطے اٹھائیس منزلین کہ معین اور مشہور ہین اور ماہتاب شبانہ روز کے قریب مین ایک ایک منزل قطع کرتا ہی لِتَعْلَمُوْا تا کہ جانو تم عَدَدَ السِّنِیْنَ گنتی برسون کی چونکہ سال مین مہینے ہوتے ہین اسواسطے حق تعالی نے مہینون کا ذکر نہین کیا وَالْحِسَابَ اور تا کہ جانو گنتی وقتونکی مہینون اور دنون سے اپنے معاملات اور مہمات مین مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ نہین پیدا کیا اسد نے وہ جو مذکور ہوا اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ راستی کے کھیل کے طور پر نہین اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بالحق مین بے لام کے معنی مین ہی یعنی بیان حق کے واسطے یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ بکر نے نفصّل نون سے پڑھا ہی یعنی ظاہر کرتے ہین ہم اور حفص نے یفصّل پڑھا ہی یعنی خدا بیان کرتا ہی اپنی قدرت کی دلیلین لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اوس گروہ کے جو جانتے ہین یعنی اونمین فکر اور غور کرتے ہین اور اوس سے فائدہ اوٹھاتے ہین اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ تحقیق کہ آنے جانے مین رات کے ایک دوسرے کے پیچھے یا اندھیرے اوجالے کا جو اونمین اختلاف ہی اوسمین وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ اور اوسمین جو پیدا کیا اسد نے فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمینون مین ہونے کی چیزون کے اقسام مین سے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین صانع کے وجود ہونے پر اور اوسکی وحدت اور کمال علم پر اور نفاذ قدرت پر لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو ڈرتے ہین عاقبت امور اور انجام کار سے یعنی مآل اور معاد کا حال اول سے سوچتے ہین اور حشر کی رسوائی سے ڈرتے ہین اسواسطے کہ اسی اندیشہ اور خوف کے سبب سے وہ غور اور فکر کرتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ جو لوگ لَا یَرْجُوْنَ نہین امید رکھتے ہین لِقَآءَنَا ہمارے دیدار کی یعنی آخرت کے منکر ہین جہان دیدار ہوگا وَرَضُوْا اور خوش ہوتے ہین بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ساتھ زندگی دنیا کے اور پسند کیا اونھون نے اوسے وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور آرام لیا اونھون نے ساتھ اوسکے یعنی اونھون نے اپنی ہمت محسوس لذتون اور واہیات فنا ہو جانے والی چیزون کے ساتھ باندھ دی اور جنتون کی نعمتون اور ہمیشہ رہنے والی لذتون سے غافل ہو گئے یا دنیا مین اسطرح سو پڑے کہ گویا ہرگز یہان سے رحلت ہی نہ کرینگے اور نہین جانتے کہ ہر لحظہ موت کوچ کا ڈنکا بجا رہی ہی رباعی

آن کیست کہ دل نہاد و فارغ بنشست ✤ پنداشت کہ مہلتے و تاخیرے ہست ✤ گو خیمہ مزن کہ میخ مے باید کند ✤ گو رخت منہ کہ بار مے باید بست ✤

وَالَّذِیْنَ هُمْ اور وہ لوگ کہ وہ عَنْ اٰیٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون یا ہماری صنعت کی نشانیون سے

غٰفِلُوْنَ ۝ غافل ہین اور آگاہ نہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جنکا ذکر ہوا مَاْوٰىهُمُ النَّارُ اونکے رہنے کی جگہ دوزخ ہی بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے کہ کمائی کرتے تھے گناہون مین سے یعنی کفر اور شرک اور نفاق کرتے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ
راہ دکھائیگا اونھین رب اونکا آخرت مین بِاِيْمَانِهِمْ بسبب اونکے ایمان کے نور کے بہشت کی راہ یا اونکے ایمان کے سبب سے
اونھین راہ دکھاتا ہی ایسی راہ چلنے کی جو اوراک حقائق تک اونھین پہونچادے تَجْرِيْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ او
اونکے مکانون کے نیچے سے نہرین پانی کی فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ نعمت کے باغون مین دَعْوٰىهُمْ پکارنا جنتیون کا
خدا کو فِيْهَا بہشت مین اوسوقت جب کوئی آرزو اونھین ہوگی اور وہ مانگین گے یہ ہی کہ کہینگے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پاکی کے
ساتھ یاد کرتے ہین ہم تجھے ای خدا اور اسطرح خدا کو یاد کرنا لذت کی جہت سے ہوگا عبادت کے واسطے نہین اور جنتی لوگ یہ کلمہ
کہینگے تو جو کچھ اونکی خواہش ہوگی وہ اونکے پاس حاضر ہوجائیگی وَتَحِيَّتُهُمْ اور دعا اونکی ایک دوسرے کو فِيْهَا
بہشت مین یا حق تعالی کا درود یا ملائکہ کی دعا اونکے حق مین سَلٰمٌ ۚ سلام ہی وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اور آخر پکارنا اونکا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ یہ ہوگا کہ کہینگے کہ حمد اللہ کے واسطے ہی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رب ہی تمام عالم کا۔ لکھا ہی کہ مسلمان
جب بہشت مین داخل ہونگے تو حضرت رب العزت کی عظمت و کبریا کے انوار ملاحظہ کرینگے اور اوسکے جلال کی نعت اور اوسکی تسبیح
زبان پر لائینگے اور ملائکہ یا خود حق سبحانہ تعالی اوپر سلام بھیجکر انواع و اقسام کی بزرگیون اور بلند مقامون کی اونھین بشارت
دیگا اور وہ اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا کرکے صفات اکرام پر ختم کلام کرینگے اور تحمید اور تسبیح کی لذت سب لذتون سے زیادہ اون
لوگون کو اچھی معلوم ہوگی **قطعہ** ذوق نامش عاشق مشتاق را ✽ از بہشت جاودانی خوشتر ست ✽ گرچہ در فردوس نعمتہا
بسے ست ✽ وصل او از ہرچہ دانی خوشتر ست ✽ عین المعانی مین لکھا ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم محترم کے
پردہ والون مین سے کسی نے ایک قیدی کی بندش ڈھیلی کردی اور وہ قیدی بھاگ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر پاکر اوس قید
گم کردینے والے کے واسطے بددعا کی حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ اور اگر جلدی کرے اللہ لِلنَّاسِ
الشَّرَّ واسطے لوگون کے بددعا قبول کرنے کے ساتھ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ جیسے اونکی جلدی ہی جھٹ پٹ دعائے خیر قبول ہونے کے
ساتھ تو لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ البتہ ردکی جائین اونکی طرف اَجَلُهُمْ اجل اونکی اور وہ ہلاک ہوجائین یعنی اگر ہم اونکی بددعائین
جلدی قبول کرلین جسطرح اونکی نیک دعائین ہم قبول کرلیتے ہین تو وہ جھٹ پٹ ہلاک ہوجائین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہا کہ ای اللہ مین تجھسے عہد لیتا ہون کہ او سمین مجھسے تو خلاف نکریگا بیشک مین بشر ہون تو جس مسلمان کو مین رنج پہونچاؤن
یا گالی دون یا لعنت کرون یا مارون تو ان باتون کو اوس مسلمان کے حق مین تو خیر کردے اور گناہون سے اوس مسلمان کی پاکی کا
سبب کر اور ذریعۂ قرب کردے کہ قیامت کے دن اوسکے سبب سے تیری جناب مین وہ قرب حاصل کرے اور بعضے مفسر اس
بات پر ہین کہ کافر عذاب نازل ہونے مین جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ جو عذاب مانگتے ہین اوسے نازل کرتے ہین

ع ۱۰

یعنی جلدی نہیں کرتا فَنَذَرُ الَّذِیْنَ پس چھوڑتے ہین ہم اون لوگون کو جو لَا یَرْجُوْنَ نہین امید رکھتے ہین لِقَآءَنَا ہمارے
دیدار کی یعنی حشر کا ایمان نہین رکھتے ہین اور رجا خوف کے معنی مین بھی آتی ہی تو یہ معنی ہوے کہ نہین ڈرتے ہین ہمسے بعث و نشر کے دن کو
فِیْ طُغْیَانِهِمْ اونکی بیراہی مین یعنی استدراج کے طور پر مین اونھین مہلت دیتا ہون یہانتک کہ گمراہی مین یَعْمَهُوْنَ ○
سرگردان ہوتے ہین وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ اور جب پہونچتی ہی آدمی کو سختی اور رنج اس سے مطلق کافر مراد ہین
یا ولید مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ اور بہر تقدیر جب اوسے ضرر پہونچتا ہی تو دَعَانَا پکارتا ہی ہمین اخلاص کے ساتھ لِجَنْبِهٖۤ اوس وقت جب
پڑا ہو کروٹ کے بل یعنی اوس رنج کے سبب سے صاحب فراش ہو گیا ہو اَوْ قَاعِدًا یا بیٹھے ہوے اَوْ قَآئِمًا یا کھڑے کھڑے
اور تردید کا فائدہ دعا کی تعمیم ہی سب حالون مین یا ہر قسم کے دکھ درد کے واسطے دعا کی تعمیم فَلَمَّا كَشَفْنَا پھر جب کھول دیتے ہین ہم
اور اوٹھا لیتے ہین عَنْهُ اوس سے ضُرَّهٗ دکھ درد اوسکا دعا مین اوسکے اخلاص کی جہت سے مَرَّ تو جاتا ہی اوسی راہ پر جیسا تھا کفر مین
یا مقام دعا سے چل دیتا ہی اور پھر اوس موقع کی طرف نہین پھرتا كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَا گویا کہ اوسنے پکارا ہی نہ تھا ہمین اِلٰی ضُرٍّ
مَّسَّهٗ طرف دفع کرنے اوس دکھ کے جو اوسے پہونچا تھا كَذٰلِكَ زُيِّنَ اسی طرح آراستہ کیا گیا ہی لِلْمُسْرِفِيْنَ واسطے
اسراف کرنے والون کے جنھون نے حد سے تجاوز کی ہی مَا كَانُوْا جو کچھ کہ ہین وہ لہو و لعب مین ڈوبے رہتے اور امر و نہی قبول
کرنے سے يَعْمَلُوْنَ ○ عمل کرتے ہین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ اور تحقیق کہ ہلاک کر دیا ہمنے قرن والون کو مِنْ قَبْلِكُمْ
پہلے تمسے اے اہل مکہ لَمَّا ظَلَمُوْا اوس وقت جب کہ ظلم کیا اونھون نے پیغمبرون کی تکذیب کے سبب سے وَجَآءَتْهُمْ حال یہ کہ آئے تھے
اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول اونکے بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہر معجزون کے وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا اور
نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے اگر ہلاک نہوتے اور زندہ رہتے اس سبب سے کہ اونھین ایمان لانے کی استعداد نہ تھی اور اللہ جل شانہ نے
اونھین اوس دولت سے بے نصیب کر دیا تھا كَذٰلِكَ جسطرح اونھین ہمنے جزا دی تکذیب رسل کی وجہ سے اونھین ہلاک کرکے اسی طرح
نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○ جزا دینگے ہم مکہ کے مشرکون کو کہ ہمارے حبیب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تکذیب کرتے ہین ثُمَّ
جَعَلْنٰكُمْ پھر کیا ہمنے تمھین اے لوگو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر مبعوث ہین خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ خلیفہ اون لوگون کے جو ہین
گذر گئے ہین مِنْۢ بَعْدِهِمْ پیچھے ان کافرون کے جو ہلاک ہوے ہین لِنَنْظُرَ تاکہ دیکھین ہم ظاہر مین بعد اسکے کہ جان چکے ہین غیب مین
کہ تم لوگ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ کیسے عمل کروگے خیر و شر مین سے تاکہ تمھارے ساتھ تمھارے اعمال کے موافق ہم معاملہ کرین اگر نیک عمل ہون تو
نیک جزا دین اگر برے ہون تو بری قطعہ جہان آئینہ فعل ست گوئی ✤ کہ در روے ہر چہ کردی مے نماید ✤ اگر کردی نکوئی نیک بینی ✤ و گر بد
کردہ بد پیشت آید ✤ لکھا ہی کہ بعض کفار قریش نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی آیت ایسی لا کہ عرب کے
سردارون کو لات اور عزی کی عبادت سے باز نہ رکھے اور بتون کی مذمت اوسمین نہو تو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا تُتْلٰی
عَلَيْهِمْ اور جب پڑھی جاتی ہین مکہ کے مشرکون پر اٰيَاتُنَا آیتین ہماری یعنی قرآن بَيِّنٰتٍ اوس حال مین
کہ وہ واضح اور صاف ہین تو قَالَ الَّذِيْنَ کہتے ہین وہ لوگ جو لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا نہین امید رکھتے ہین

ہمارے پاس آنے کی یا نہین ڈرتے ہین ہماری وعید سے یعنی مشرک لوگ قرآن سنکر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے ہین کہ ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ لا کوئی قرآن غَيۡرِ هٰذَآ سوا اسکے جو ہم پر پڑھتا ہی یعنی ایسی کتاب لا جسمین بعث ونشر ثواب وعذاب کا ذکر اور ہمارے خداؤن کی مذمت نہو اَوۡ بَدِّلۡهُ یا بدل دے قرآن کو یعنی عذاب کی آیت کے مقام پر رحمت کی آیت رکھدے اور اونکی غرض یہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون کی خواہش کی پیروی کرین اور وہ لوگ آپکو الزام دین تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلۡ کہ اونسے مَا يَكُوۡنُ لِيۡۤ نہین لائق اور روا نہین مجھے اَنۡ اُبَدِّلَهٗ یہ کہ تبدیل کرون مین قرآن مِنۡ تِلۡقَآئِ نَفۡسِيۡ اپنے جی کے آگے سے یعنی اپنی طرف سے قرآن کو مین نہین بدل سکتا ہے وحی آئے ہوے اور اوسمین گھٹا بڑھا کر مین تصرف نہین کر سکتا اِنۡ اَتَّبِعُ نہین پیروی کرتا ہون مین اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى مگر اوس بات کی جو وحی کیجاتی ہی اِلَيَّ میری طرف حق تعالیٰ کی جانب سے بے کمی زیادتی کے اِنِّيۡۤ اَخَافُ تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّيۡ اگر گنہگار ہو جاؤن مین اپنے رب کے قرآن کو بدل کر عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۞ عذاب سے بڑے دن کے وہ کہ قیامت کا دن ہی قُلۡ لَّوۡ شَآءَ اللّٰهُ کہہ کہ اگر چاہتا خدا تو مَا تَلَوۡتُهٗ نہ پڑھتا مین وہ جو مجھپر نازل ہوا ہی عَلَيۡكُمۡ تمپر وَلَاۤ اَدۡرٰٮكُمۡ بِهٖ ۖ اور نہ جتاتا اللہ تمکو ساتھ قرآن کے تو اوسکے فضل ورحم کا اثر ہی کہ مجھے تو قرآن پڑھنے کا حکم کیا اور تمھین اوسکا سمجھنا دیا فَقَدۡ لَبِثۡتُ پس تحقیق کہ مین نے دیر کی فِيۡكُمۡ تمھارے درمیان مین عُمُرًا بڑی عمر کہ چالیس برس کا زمانہ ہوا مِّنۡ قَبۡلِهٖ قرآن نازل ہونے سے پہلے یعنی جس زمانہ مین کہ مین مبعوث نہوا تھا تو مین قرآن نہ پڑھتا تھا تم اوسے جانتے تھے اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۞ آیا پھر کیون نہین دریافت کر لیتے ہو تم اور کیون نہین سمجھ لیتے کہ جو شخص چالیس برس تم مین رہا اور اوسنے علم کا شغل نہین کیا اور کسی عالم کے پاس نہین بیٹھا اور اب تمپر وہ ایسا کلام پڑھتا ہی کہ عرب کے بڑے بڑے فصیح اوسکی فصاحت سے حیران ہین اور بڑے بڑے بلیغ اوسکی بلاغت سے متحیر ہو کر دانت کے نیچے اونگلی دابتے ہین تو بیشک اس بات سے تم دلیل پکڑ سکتے ہو کہ ایسا کلام ایسے مرد سے ظاہر ہونا خرق عادت ہی پس قرآن رسالت کا معجزہ اور سعادت کا وسیلہ ہی **مثنوی** امی دانا کہ بعلم فزون ÷ راند رقم بر ورق کاف ونون ÷ بے قلم وکاغذ وآب سیاہ ÷ معجزہ آورد ز وحی الہ ÷ بے خط وقرطاس ز علم ازل ÷ شکل لوح وقلمش گشت حل ÷ پہلی آیت کا مضمون یہ ہی کہ مین قرآن بدلنے مین خدا پر افترا نہین کرتا ہون اور تم افترا کرتے ہو کہ کلام اللہ کو میرا کلام جانتے ہو فَمَنۡ اَظۡلَمُ پھر کون شخص بڑا ظالم ہی مِمَّنِ افۡتَرٰى اوس شخص سے جو افترا کرے اور باندھے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ اَوۡ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ یا تکذیب کرے اوسکی آیتون کی اور اس سبب سے کافر ہو جائے اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۞ تحقیق کہ نجات نہ پائینگے جرم کرنے والے یعنی کافر وَيَعۡبُدُوۡنَ اور پوجتے ہین مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مَا لَا يَضُرُّهُمۡ اوس چیز کو جو ضرر نہ پہونچائے اونھین اگر اوسکی پرستش چھوڑ دین وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ اور نہ فائدہ پہونچاتی ہی اونھین اگر اوسکی پرستش مین اپنی تمام اوقات صرف کرتے ہین اسواسطے کہ اونکے

معبود کنکر پتھر ہین اور لکڑ پتھر نفع اور ضرر پہونچانے پر قادر نہین ہین حال آنکہ معبود ایسا چاہیے جسکی قدرت ثواب اور عذاب
دینے سے متعلق ہو تاکہ بندے نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے کی امید پر اوسکی عبادت کرین وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین
بت پرست کہ هٰؤُلَاءِ یہ بت شُفَعَاؤُنَا شفاعت کرنے والے ہمارے ہین عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس یعنی دنیا کے
کامون مین ہماری شفاعت کرتے ہین اور حق تعالی سے درخواست کرتے ہین تاکہ ہمارے کامون مین کافی ہو اور اگر بالفرض
بعث و نشر ہو بھی جیسا کہ مومنون کا اعتقاد ہی تو یہ بت خدا سے ہماری سفارش کرینگے اور عذاب سے ہمین چھوڑا لینگے قُلْ کہہ کہ
أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ کیا خبر کرتے ہو خدا کو استفہام تہدید ہی بِمَا لَا يَعْلَمُ ساتھ اوس چیز کے جو وہ نہین جانتا ہی فِي
السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَلَا فِي الْأَرْضِ اور نہ زمین مین یہ نفی کرنا علم کی ہی معلوم کی نفی کرنے کی جہت سے یعنی تم کہتے ہو
کہ خدا کا شریک ہی اور بتون کی شفاعت ثابت کرتے ہو اور خدا جو سب معلومات کا عالم ہی وہ یہ نہین جانتا تو معلوم ہوا کہ اوسکا شریک
کوئی نہین اور بت شفاعت نہ کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ یعلم کا کلمہ صلہ ہی اور یہ معنی ہین کہ کیا خبر کرتے ہو تم خدا کو اوس چیز کی جو
زمین آسمان مین کہین نہین یعنی شریک باری سُبْحٰنَهٗ پاک ہی اسکو وَتَعٰلٰى اور برتر ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے
کہ یہ مشرک اوسکا شریک کرتے ہین وَمَا كَانَ النَّاسُ اور نہ تھے آدمی إِلَّا أُمَّةً وَّاحِدَةً مگر امت ایک یعنی دین اسلام پر
متفق تھے آدم علیہ السلام کے زمانہ مین یا طوفان آنے کے بعد کہ حضرت نوح علیہ السلام اور کشتی کے لوگون کے سوا اور کوئی نہ تھا یا متفق تھے
کفر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت کے زمانہ مین فَاخْتَلَفُوْا پھر اختلاف کیا اونھون نے رسولون کے مبعوث ہونے کے سبب سے
یعنی بعضے ایمان لائے اور بعضے کفر پر اڑے رہے یا اہل عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین پر متفق اور متحد تھے پھر مختلف ہوے
عمرو بن لحی کے سبب سے کہ اوسنے جاہلیت کے احکام اختراع کیے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ اور اگر نہین تو ایک کلمہ ہی کہ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ پہلے ہو چکا ہی تیرے رب کی طرف سے یعنی حکم ازلی جاری ہو چکا ہی عذاب کی تاخیر کا کہ وہ عذاب فرق کرنے والا ہو محقق اور
متخلف لوگون مین ورنہ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا اونمین فِيْمَا فِيْهِ بیچ اوس چیز کے کہ وہ لوگ اوسمین يَخْتَلِفُوْنَ ۝
اختلاف کرتے ہین یعنی عذاب آتا اور جو لوگ باطل پر ہوتے وہ ہلاک ہو جاتے اور جو لوگ حق پر ہوتے وہ زندہ رہ جاتے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین
آیتین مانگنے والے یعنی مکہ کے مشرک کہ لَوْلَا أُنْزِلَ کیون نہ نازل کیا گیا عَلَيْهِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اٰيَةٌ کوئی معجزہ مِّنْ رَّبِّهٖ
اوسکے رب کے پاس سے اون معجزون مین سے جو ہم مانگتے ہین کہ وہ نہرین جاری کرنا ہی اور آسمان کا گرانا اور باقی معجزے سورۂ بنی اسرائیل مین
بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی فَقُلْ پس کہہ اونکے جواب مین کہ ان معجزون کا نازل ہونا عالم غیب سے ہی اور بیشک إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ سوا
اسکے نہین کہ غیب اللہ ہی کے واسطے ہی شاید کہ تمھارے مانگے ہوے معجزون مین کچھ مفسدہ ہوگا کہ وہ معجزے نازل ہونے کو روکتا ہی
فَانْتَظِرُوْا پس تم انتظار کرو مانگے ہوے معجزے نازل ہونے کا إِنِّيْ مَعَكُمْ بیشک مین بھی تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝
منتظرون مین سے ہون دیکھون کہ تمپر عذاب آتا ہی یا جو معجزے تم مانگتے ہو وہ ظاہر ہوتے ہین وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ اور
جب ہم چکھاتے ہین لوگون کو یعنی اہل مکہ کو رَحْمَةً صحت کا مزہ مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ بعد بیماری کے جو مَسَّتْهُمْ

ع ۱۰

پہونچی ہو اونھین یا تنگی اور قحط کے بعد فراخی اور ارزانی اِذَا لَهُمْ جب دیکھے تو اونکو ہی مَّكْرٌ فِيٓ اٰيَاتِنَا مکر ہماری آیتون مین یعنی اونپر
طعن کرتے ہین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین مکر و فریب کرتے ہین لکھا ہی کہ اہل مکہ سات برس تک قحط مین مبتلا رہے جب رحمت
الٰہی نے وہ بلا اونپر سے دفع کی تو کلام الٰہی مین رد و قدح کرنے لگے اور حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درپے ہو کر فریب اور
حیلے ڈھونڈھنے لگے حق تعالےٰ فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُ کہ اللہ اَسْرَعُ مَكْرًا تمسے زیادہ جلدی کرنے والا ہی تمھین مکر کی جزا دینے مین
یعنی تمھارا مکر ظاہر ہونے کے قبل تیر عذاب نازل ہونے کا حکم فرمائیگا اِنَّ رُسُلَنَا تحقیق کہ رسول ہمارے یعنی نامۂ اعمال
لکھنے والے فرشتے يَكْتُبُوْنَ لکھتے ہین مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ جو تم سوچتے ہو مکر اور جب تمھاری پوشیدہ تدبیر میرے فرشتون سے
نہین چھپتی ہی تو مجھسے کب مخفی رہیگی اس کلام کا مضمون یہ ہی کہ انتقام محقق ہی هُوَ الَّذِيْ وہ ہی وہ جو يُسَيِّرُكُمْ چلاتا ہی اور
مسافت طی کرنے کی قدرت دیتا ہی تمکو فِي الْبَرِّ خشکی مین سواری کے سبب سے جیسے اونٹ گھوڑا وَالْبَحْرِ اور تری مین خشک
مرکب کے سبب سے جیسے جہاز اور کشتی حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ یہانتک کہ جب ہوتے ہو فِي الْفُلْكِ کشتی مین وَجَرَيْنَ
بِهِمْ اور کشتیان چلتی ہین اون لوگون سمیت جو اون کشتیون مین ہین بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ اچھی ہوا کے ساتھ کہ آہستہ چلتی ہی اور
خطاب سے غیبت کی طرف پھر جانے کا فائدہ یعنی پہلے تو حق تعالی نے خطاب کرکے فرمایا کہ وہ چلاتا ہی تمھین خشکی اور تری مین اور پھر
غیبت کے ساتھ فرمایا کہ کشتیان چلتی ہین اون لوگون سمیت جو کشتیون مین ہین یہ نہ فرمایا کہ تم سمیت اسکا فائدہ مبالغہ ہی یعنی یہ
صورت ہی نصیحت کی غیر مخاطبون کو بھی تاکہ اس قوم کے احوال سے متعجب ہون جو کشتی مین بیٹھے ہین اور کشتی اونھین موافق ہوا کے ساتھ
جو کشتی کی بہتری کے انداز پر چلتی ہی لیے جاتی ہی وَّفَرِحُوْا بِهَا اور خوش ہوئے ہین وہ لوگ اوس ہوا کے سبب سے جَآءَتْهَا ناگہان
آجائے اوس کشتی پر رِيْحٌ عَاصِفٌ ہوا سخت ناموافق کہ دریا کو جوش مین لائے وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ اور آئے اونپر موج دریا کی
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ہر مکان سے یعنی کشتی کے داہنے بائین آگے پیچھے سے موج اندر آئے وَّظَنُّوْٓا اور وہ لوگ گمان کرین کہ اَنَّهُمْ
اُحِيْطَ بِهِمْ لا یقینی گھیر لیا ہی اونھین بلاؤن نے سب طرف سے تو دَعَوُا اللّٰهَ پکارتے ہین اللہ کو اپنے اوپر سے وہ
بلا دفع کرنے کے لیے مُخْلِصِيْنَ اوس حال مین کہ پاک کرنے والے ہوتے ہین لَهُ الدِّيْنَ واسطے اللہ کے دین کو یعنی
ڈر کے مارے اپنے دین کو خالص کر لیتے ہین اور فطرت اصلی ظہور کرتی ہی اور عوارض نفسانیہ شیطانیہ سب زائل ہو جاتے ہین اور کہتے ہین
وہ لوگ کہ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا اگر نجات دے تو ہمین مِنْ هٰذِهٖ ان ہولون اور بلاؤن سے تو لَنَكُوْنَنَّ
ضرور ہونگے ہم مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ شکر کرنے والون مین سے تیری نعمت نجات پر فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ پھر جب نجات دیتا ہی
اللہ اونھین اوس بلا سے جس سے وہ ڈرتے تھے یعنی جب حق تعالی اونھین اوس ورطہ سے نجات دیتا ہی اور ڈوبنے سے
بچا لیتا ہی اِذَا هُمْ اوسوقت دیکھ اونھین کہ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ ظلم کرتے ہین زمین مین اور دوڑتے ہین
اونھی کامون کی طرف جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق یہ تاکید ہی یعنی اونکا فساد ناحق ہی
اونکے اعتقاد مین بھی اسواسطے کہ وہ جانتے ہین کہ ہم اس عمل مین باطل پر ہین يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّمَا بَغْيُكُمْ

سوا اسکے نہین کہ ظلم تمھارا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تمھاری جانون پر ہی یعنی اُسکا وبال تمھی پر پڑیگا مصرع ہر کہ او بد میکند بے شبہہ باخود میکند * اور بعضون نے کہا ہی بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ مبتدا ہی اور اوسکی خبر مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہی تو یہ معنی ہوئے کہ ظلم تمھارا اپنے اوپر فائدہ زندگی دنیا کا ہی یعنی یہ دو چار روز کا فائدہ ناپائدار ہی اور اوسکا وبال باقی رہیگا یہ تفسیر تو قرارت بکر کے موافق ہی کہ اونھون نے مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مین عین کو پیش پڑھا ہی اور حفص نے زبر پڑھا ہی اور اس مصدر کے فعل کو محذوف جانا ہی یعنی چند روز فائدہ اوٹھاتے ہو فائدہ اوٹھانا زندگی دنیا کا ثُمَّ اِلَيْنَا پھر ہماری طرف مَرْجِعُكُمْ پھر آنا ہی تمھین قیامت کے دن فَنُنَبِّئُكُمْ پس خبر کر دینگے ہم تمھین بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوسکے جو ہو تم کہ عمل کرتے ہو اور اوسکے مناسب ہم تمکو جزا دینگے اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ مثل زندگی دنیا کے جلد گذر جانے اور آگے سے پیچھے ہو جانے مین كَمَآءٍ مثل پانی کے ہی یعنی مینہ کے مثل کہ اَنْزَلْنٰهُ نازل کیا ہمنے اوسے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے فَاخْتَلَطَ بِهٖ پھر ملی اوس پانی کے ساتھ نَبَاتُ الْاَرْضِ گھاس اوگی ہوئی زمین سے مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ اوس چیز سے کہ کھاتے ہین آدمی جیسے غلہ پھل ساگ وَالْاَنْعَامُ اور اوس چیز سے کہ کھاتے ہین چارپائے جیسے ہری سوکھی گھاس حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ یہانتک کہ جب حاصل کر لیا زمین نے زُخْرُفَهَا بناؤ اپنا وَازَّيَّنَتْ اور آراستہ ہو گئی طرح طرح کے محصولون اور پھلون سے وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اور گمان کرتے ہین زمین والے اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ یہ کہ قادر ہین وہ اوسکی کھیتی کاٹنے اور میوے چننے پر اَتٰىهَا ناگہان آگیا اوس زمین پر اَمْرُنَا عذاب ہمارا یعنی ہمارا حکم اوسکی خرابی کی نسبت پہونچ گیا لَيْلًا رات کو اَوْ نَهَارًا یا دن کو فَجَعَلْنٰهَا پھر کر دی ہمنے وہ زراعت حَصِيْدًا جیسے کٹی ہوئی یا جڑ سے اوکھڑی ہوئی كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ گویا کہ کچھ تھی ہی نہین بِالْاَمْسِ کل كَذٰلِكَ جیسے ہمنے اس مثال مین تفصیل کی اسیطرح نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ علاحدہ کرتے ہین اور ظاہر کر دیتے ہین ہم اپنی قدرت کی دلیل لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو فکر کرتے ہین ضرب المثل مین اور اوس سے فائدہ اوٹھاتے ہین یہ تمثیل دنیا کے حال سے مرکب ہی نعمت کٹ جانے اور مال زائل ہونے اور وفور اقبال کے بعد ظہور ادبار مین حق تعالی دنیا کو مشابہت دیتا ہی گھاس کے حال کے ساتھ کہ ترو تازہ ہو کر خشک اور بدرنگ اور بے رونق ہو جاتی ہی جسطرح گھاس مین پہلے تو سرسبزی ہی پھر بدرنگی اسیطرح دنیا کی دولت کے بھی پہلے مسرت ہی اور آخر حسرت مین چھپنا قطعہ

بنگر بآنکہ بروے زمین فصل نوبہار * مانند نقش خانۂ مانی مزین ست * وقت خزان بہ برگ ریاحین چو بنگری * منصف شوی کہ لائق برباد دادن ست *

اور مال جہان کو آب باران سے مشابہت دی ہی اور اس مشابہت مین بہت سے اقوال ہین کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ دنیا کے مال اور اوسکے حظون کی تشبیہ مینھ کے پانی کے ساتھ اسوجہ سے ہی کہ مینھ آدمی کے حیلہ اور تدبیر سے نہین برستا بلکہ تقدیر اور مشیت الٰہی سے برستا ہی اسیطرح دنیا کا مال بھی کوشش بناوٹ مکر حیل سے مجتمع نہین ہوتا بلکہ حکم ازلی اور قسمت لم یزلی سے ملتا ہی قطعہ رزق مقسوم ست از اول مقرر کردہ اند * ہیچکس را بیش از ان حاصل نمیگردد بجہد * ہر چہ آید زین و کم بدان خرسند باش * کانچہ خواہی زاسمان نازل نمیگردد بجہد * دوسرے یہ کہ مینھ کا پانی جب تک جاری رہتا ہی

پاک صاف کہلاتا ہی جب کسی جگہ مدت تک ٹھہر رہتا ہی تو اوسکا رنگ بو مزہ سب بدل جاتا ہی اور فائدہ حاصل ہونا اوس سے جاتا رہتا ہی اسیطرح دنیا کا مال بھی اگر جوانمردون کے خرچ کرنے سے ہاتھون ہاتھ ادھر سے ادھر پھرتا ہے تو اچھا اور مقبول ہوتا ہی اور اگر بخیلون اور خسیسون کے بخل اور امساک مین پھنسا تو برا اور نامقبول ہوتا ہی **نظم** مال چون آب ست تا باشد روان * فیضہا یابند ازان اہل جہان * چند روزے چون کند یک جا درنگ * گندہ و بیحاصل ست و تیرہ رنگ * اور عشیرات حمیدی مین لکھا ہی کہ پانی سے مشابہت کی یہ وجہ ہی کہ جسطرح مینھ اندازے حاجت کی قدر پر برستا ہی تو آدمیون کی آسائش اور اہل عالم کی آرایش کا سبب ہوتا ہی اور حد سے زیادہ برستا ہی تو عالم کی خرابی اور بنی آدم کی حیرانی کا باعث ہوتا ہی اسیطرح مال دنیا بھی جب حاجت کی قدر ہاتھ آتا ہی تو دین دنیا کے مقاصد برآتے ہین اور دور و نزدیک اوسکا فائدہ پہونچتا ہی اور جب مال دنیا زیادہ ہو جاتا ہی اور خزانہ جمع ہوتا ہی تو خرابی آتی ہی آدمی گناہ کرنے لگتا ہی اونی اور غریب آدمیون کو نظر حقارت سے دیکھتا ہی كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ **بیت** توانگری کشدت سوی عجب نخوت و ناز * خوش ست فقر کہ دارد ہزار سوز و نیاز * اور مینھ کے پانی سے مال کی مشابہت اسوجہ سے ہی کہ پانی جب پھولون کے درخت پر برستا ہی تو اوسکی لطافت اور طراوت زیادہ کرتا ہی اور جب خاردار درخت پر برستا ہی تو اوسکی تیزی اور قوت بڑھا دیتا ہی دنیا کے مال کا بھی یہی حال ہی کہ جب صالح آدمی کو ملتا ہی تو اوسکی صلاحیت زیادہ کرتا ہی نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور اگر مفسد اور برے آدمی کو ملتا ہی تو اوسکے فساد اور عناد کا مادہ زیادہ ہو جاتا ہی **مثنوی** زر محک امتحان آمد ازان * نقد حال ہر کسی گردد عیان * چون کریمے را بدست افتد زرے * از زرش آسودہ گردد کشورے * عام باشد کار ساز مہلے او * رنج بخشد و لنواز ہملے او * سفلۂ گر راہ یابد سوے گنج * خلق را از وے نباشد غیر رنج * اور بعضون نے کہا ہی کہ جسطرح مینھ کا پانی زمین پر نہین ٹھہرتا بلکہ اطراف و جوانب مین بہجاتا ہی اسیطرح دنیا کا مال بھی ایک جگہ نہین رہتا اور ایک شخص کے پاس نہین تھمتا بلکہ ہر روز دوسرے ہی کے ہاتھ مین ہوتا ہی اور عروس دولت دنیا ہر شب ایک کے ساتھ عقد مواصلت باندھتی ہی نہ اوسکے عہد کو کچھ وفا ہی نہ اوسکی وفا کو کچھ بقا ہی **نظم** گنج امان نیست درین خاکدان * مغز وفا نیست درین استخوان * کہنہ سرائیست بصد جا گرو * کہنہ و اندر گرو نو بنو * اور تیسیر مین ہی کہ حق تعالی اپنے بندون کو دنیا کی طرف نہین بلاتا کہ وہ آفتون کی جگہ ہی بلکہ آخرت کی طرف بلاتا ہی کہ وہ خوفون سے سلامتی کی جگہ ہی جیسا کہ اوسنے فرمایا ہی وَاللَّهُ يَدْعُو اور خدا پکارتا ہی اپنے بندون کو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ سلامتی کے گھر کی طرف اور وہ بہشت ہی یعنی ایسے کام کی طرف پکارتا ہی جو جنت مین داخل ہونے کا سبب ہی اور جنت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ جنتیون سے ملائکہ کی تحیت یا جنتیون سے جنتیون کی صاحب سلامت سلام ہی یا اسواسطے کہ سلام حق تعالی کا نام ہی تو اوسکی طرف جنت کی اضافت تعظیم کے واسطے ہی جیسے ان طہرا بیتی مین بیت کی اضافت تکریم کے لیے ہی اور فصول مین لکھا ہی کہ حق تعالی اوس گھر سے جسکا اول رونا اوسط عنا آخر فنا ہی اپنے بندے کو اوس گھر کی طرف بلاتا ہی جسکا شروع عطا ہی بیچ رضا ہی آخر بقا ہی **نظم** واللہ یدعوا آمدہ آزادے زندانیان * زندانیان غمگین شدہ گوئی بہ زندان میکشی * شاہان سفیہان را ہمہ در بند و زندان میکشندہ * تو از چہ و زندان شان سوے گلستان میکشی * حق تعالی سب کو بہشت کی طرف بلاتا ہی وَيَهْدِي

اور راہ دکھاتا ہی مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝ طرف سیدھی راہ کے جو دار السلام کی طرف تمام ہوتی ہی اور وہ راہ اسلام ہی یا حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت آئی عزیز دعوت عام ہو حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلالت سے اور ہدایت خاص ہی متعلق توفیق آلہی اور اوسی کی عنایت سے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ پکارتا تو سب کو ہی مگر دیکھیے کسے سند قبول پر بٹھائے مصرع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد۔ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا واسطے اون لوگون کے جنھون نے نیکی کی یعنی جو ایمان لائے الْحُسْنٰی جزا بہت اچھی اور اجر خوب ہی یعنی بہشت وَزِیَادَةٌ اور زیادتی اجر سے کہ انعام اور تفضل کے طور پر عطا فرمائیگا بعضے مفسر کہتے ہین کہ حُسنیٰ جزاے حسنہ ہی ایک کے بدلے ایک اور زیادتی یہ ہی کہ ایک کے عوض دس عطا فرماتا ہی یا دس سے بھی زیادہ یا حُسنیٰ مغفرت ہی اور زیادتی خوشنودی ہی حضرت حق کی اور مدارک مین لکھا ہی کہ زیادتی محبت ہی بندون کے دل مین یا وہ ہی جو کہ دنیا مین خدا عطا کرے اور عقبیٰ مین اوسکا حساب نہ لے اور بعضون نے کہا کہ ابر ہی جو جنتیون پر گذر کریگا اور وہ جو کچھ چاہینگے اونپر برسائیگا اور سب محقق لوگ رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ زیادتی حضرت حق کی لقا ہی کہ محض اپنے کرم سے جنتیون کو عطا فرمائیگا وَلَا یَرْهَقُ اور نہ چھپائیگی وُجُوْهَهُمْ جنتیون کے مونہون کو قَتَرٌ کوئی گرد اور غبار وَّلَا ذِلَّةٌ اور نہ ذلت اور رسوائی یعنی اونکے چہرون پر ذلت کا اثر نہو گا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ نیکی کرنے والون کا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اہل جنت ہین هُمْ فِیْهَا وہ اوس جنت مین خٰلِدُوْنَ۝ ہمیشہ رہنے والے ہین نہ اونسے نعمت زائل ہوگی نہ دولت اونکے پاس سے منتقل ہوگی بخلاف دنیا کی مزخرفات کے اور سامین جو غرور کا سرمایہ ہی کہ فنا اور زوال کے معرض مین ہی وَالَّذِیْنَ اور جزا اون لوگون کی جنھون نے كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ کمائین برائیان جیسے شرک کفر نفاق جَزَآءُ سَیِّئَةٍ جزا برائی کی بِمِثْلِهَا مثل برائی کے ہی جو اونھون نے کی اوسپر زیادتی نہین ہی وَتَرْهَقُهُمْ اور چھپائیگی اونھین ذِلَّةٌ ذلت اور رسوائی یعنی ذلیل ہونے کے آثار اون برائیان کرنے والون پر ظاہر ہونگے مَا لَهُمْ نہین ہی واسطے اونکے مِّنَ اللّٰهِ عذاب آلہی سے مِنْ عَاصِمٍ کوئی حفاظت کرنے والا یعنی اونسے کوئی عذاب کو نہ روکیگا كَاَنَّمَآ اُغْشِیَتْ گویا چھپائے گئے ہین وُجُوْهُهُمْ مونھ اونکے قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ ٹکڑون مین رات کے مُظْلِمًا درحالیکہ تاریک ہو یعنی رنج وغم کے مارے اونکے مونھ ایسے کالے ہو جائینگے جیسے اندھیری رات ہوتی ہی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو برائیان کمانے والے ہین یعنی مشرک اور منافق اَصْحٰبُ النَّارِ رہنے والے ہین دوزخ کے هُمْ فِیْهَا وہ آتش دوزخ مین خٰلِدُوْنَ۝ ہمیشہ رہنے والے ہین یعنی اونھین عذاب سے کبھی رہائی نہوگی وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ اور ڈر واوس دن سے کہ حشر کرینگے ہم نیکون اور بدون جَمِیْعًا سب کو ثُمَّ نَقُوْلُ پھر کہینگے ہم لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا اون لوگون کو جنھون نے شرک کیا کہ مَكَانَكُمْ ٹھہرو اپنے مقامون پر اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ تم اور تمھارے شریک جنکو ہمارے سوا تمنے پوجا ہی یعنی بت تا کہ دیکھو تو تمھارے ساتھ ہم کیا کرتے ہین فَزَیَّلْنَا پھر جدا کرینگے ہم بَیْنَهُمْ درمیان کافرون اور اونکے معبودون کے اور ہم پوچھینگے کافرون سے کہ تمنے بتون کی پرستش کیون کی کافر کہینگے کہ ان بتون نے ہمین اپنی عبادت کا حکم کیا تھا حق تعالیٰ بتون کو

کو پانی عطا کریگا ثُمَّ نَقُوْلُ پھر کہینگے ہم وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ اور کہینگے اونکے شریک یعنی بت کہ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ○ نہ تھے تم
کہ ہمین پوجا ہو بلکہ اپنی خواہش کی تم پرستش کرتے تھے اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ سورۂ جاثیہ مین لکھا ہی کہ کافر جھگڑا شروع کرکے
کہینگے کہ ایسا نہین ہی بلکہ تمنے ہمین اپنی پرستش کا حکم کیا تھا تو بت کہینگے فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بس بس ہی اللہ گواہ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ درمیان ہمارے اور تمہارے اِنْ كُنَّا تحقیق کہ تھے ہم عَنْ عِبَادَتِكُمْ تمہاری پرستش سے لَغٰفِلِيْنَ ○
البتہ بیخبر اسواسطے کہ ہم نہ دیکھتے تھے نہ سنتے تھے اور نہ عقل رکھتے تھے هُنَالِكَ اوس مقام پر تَبْلُوْا آزمائیگا یعنی چکھیگا
اور پائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک نفس مَّآ اَسْلَفَتْ جزا اوس کی جو پہلے سے اوسنے بھیجے ہین عمل یعنی اونکا نفع اور ضرر دیکھ لیگا
وَرُدُّوْٓا اور پھیرے جاوینگے سب نفس اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف یعنی ثواب اور عذاب کی طرف وہ اللہ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ مالک ہی اونکا
برحق یا یار اونکے کامونکا متولی ہی راستی کے ساتھ وَضَلَّ عَنْهُمْ اور کھو جائیگا کافرون سے مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ ع
جو کچھ ہین کہ افترا کرتے ہین کہ بت ہماری شفاعت کرنے والے ہین حال آنکہ بت اونسے بیزار ہونگے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ کہہ کہ کون
شخص رزق دیتا ہی تمہین مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے کہ مینھ برساتا ہی وَالْاَرْضِ اور زمین سے کہ سبزہ گھاس پات اور غلہ اوگاتا ہی
اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ آیا کون شخص مالک ہی کانون کا وَالْاَبْصَارَ اور آنکھون کا یعنی کون ہی جو سماعت اور بصارت
پیدا کرتا ہی اور آفتون سے اونہین بچاتا ہی وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ اور کون نکالتا ہی زندہ کو کہ حیوان ہی یا نبات مِنَ الْمَيِّتِ
مردہ سے کہ نطفہ ہی یا بیج وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ اور نکالتا ہی مردہ کو کہ نطفہ ہی یا بیج مِنَ الْحَيِّ زندہ سے کہ حیوان ہی یا نبات
وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ اور کون تدبیر کرتا ہی اہل عالم کے کامون کی اور آسمان کیا ہی لوگون کی شکلین یہ تعمیم ہی
تخصیص کے بعد اور جب یہ سوال کروگے کافرون سے تو نہایت صاف اور ظاہر ہونے کی وجہ سے عناد اور جھگڑا نہ کر سکینگے
فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ پس قریب ہی کہ ان سب باتون کے جواب مین جو تونے اونسے پوچھین کہین کہ اللہ ہی اور چونکہ
یہ اقرار بہت بڑی دلیل ہی اونکے طریق کے باطل ہونے پر کہ وہ طریق بت پرستی ہی فَقُلْ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونھین کہ یہ اقرار جب تم کر چکے کہ اللہ ہی اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ آیا پھر کیون نہین ڈرتے ہو تم ایسے خدا کے عذاب سے اور بتون کو کیون
اوسکا شریک کرتے ہو تم فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ پس جسمین یہ صفتین ہون جو ابھی بیان ہوئین وہ اللہ رَبُّكُمُ الْحَقُّ رب تمہارا ہی کہ
اوسکی ربوبیت اسطرح پر ثابت ہی کہ اوسکے ثبوت مین شک کو ہرگز دخل ہی نہین فَمَاذَا پھر کیا چیز ہی تمہین بَعْدَ الْحَقِّ بعد سچ
کہنے اور حق بیان کرنے کے اِلَّا الضَّلٰلُ مگر گمراہی فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ○ پھر کہان سے پھیرے جاتے ہو حق سے باطل کی طرف
اور توحید سے شرک کی جانب كَذٰلِكَ جسطرح حق تعالی کو ربوبیت سزاوار ہوا اوسی طرح حَقَّتْ سزاوار ہوا كَلِمَتُ
رَبِّكَ حکم تیرے رب کا یعنی واجب ہو گیا عذاب الٰہی عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اوپر اون لوگون کے جو نکل گئے دائرۂ صلاح سے
اور تمرد اختیار کرلیا اپنے کفر مین اَنَّهُمْ اسواسطے کہ وہ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ نہین ایمان لاتے ہین قُلْ کہہ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
کیا ہی تمہارے ان شریکون مین یعنی بت جنھین خدا کا شریک کرکے تم پوجتے ہو وہ نہین مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ کوئی

نصف ع ۳

شروع کرتا ہے یعنی پیدا کرتا ہے خلق کو ثُمَّ يُعِيدُهٗ پھر اعادہ کرتا ہے یعنی زندہ کرتا ہے اوسے موت کے بعد اور چونکہ کفار پہلی بار پیدا کرنے کے مقر تھے اور دوبارہ پیدا کرنے کے منکر اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اوسکا اقرار نہ کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے خود فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُ کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ اللہ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ پہلی بار پیدا کرتا ہے ثُمَّ يُعِيدُهٗ پھر زندہ کریگا اوسے فنا ہو جانے کے بعد فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ پھر کہاں سے پھیرے جاتے ہو راہ راست سے قُلْ کہہ کہ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا ہے تمہارے بتوں میں جنکا نام تمنے شریک رکھا ہے مَّنْ يَّهْدِيْٓ کوئی کہ راہ دکھائے رسول بھیجکر اور کتابیں نازل کرکے اور قدرت میں غور کرنے کی توفیق دیکر یعنی دلیلیں قائم کرکے تاکہ راہ پائیں لوگ اِلَى الْحَقِّ طرف حق کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ راہ دکھاتا ہے خلق کو طرف حق کے اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ کیا جو کوئی راہ دکھائے اِلَى الْحَقِّ طرف حق کے وہ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ بہت لائق ہے کہ متابعت کیا جاوے اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ یا وہ جو خود بھی راہ نہیں پاتا اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى مگر یہ کہ ہدایت کیا جائے اور راہ دکھایا جائے تفسیر زاہدی میں ہے کہ بت پرست بتوں کو چارپایوں پر باندھکر ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتے تھے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تمہیں راہ دکھائے وہ کیا اوسکے برابر ہے جسے تم راہ دکھاتے ہو یعنی جانوروں پر لادے لیے پھرتے ہو فَمَا لَكُمْ پھر کیا ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کیا حکم کرتے ہو کہ جسکے تم محتاج ہو اوسکے ساتھ اونہیں برابری دیتے ہو جو تمہارے محتاج ہیں عاجز اور قادر کو یکسان جانتے ہو حکیم نے کہا ہے ؎ نظم عجز و قدرت کہ ہر دو ضد ہمند ✣ عقل کی گوید کہ یکسانند ✣ عجز بر خلق مے در اند پوست ✣ قادر بر کمال حضرت اوست ✣ وَمَا يَتَّبِعُ اور نہیں پیروی کرتے ہیں اَكْثَرُهُمْ بہت کافر یعنی اونکے رؤسا اپنے اعتقاد کی باتوں میں اِلَّا ظَنًّا مگر گمان کی کہ جما ہوا ہے اونکے خیالات واہیات اور قیاسات مہملات کے سبب سے جیسے غائب کو حاضر پر قیاس کرتے ہیں اور خالق کو مخلوق اِنَّ الظَّنَّ تحقیق کہ گمان لَا يُغْنِيْ نہیں بے پروا کر دیتا ہے مِنَ الْحَقِّ علم اور اعتقاد حق سے یعنی گمان اور خیال حق اور یقین کے مقام پر قائم نہیں ہو سکتا اور لکھا ہے کہ کفار کو یہ گمان تھا کہ بت اونکی شفاعت کرینگے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اونکا گمان کچھ مفید نہوگا اور اونہیں عذاب حق سے نہ بچائیگا شَيْئًا کچھ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق کہ حق تعالیٰ جاننے والا ہے بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ ساتھ اوس چیز کے جو وہ کرتے ہیں بتوں کی متابعت اپنے گمان پر اور انکار دلیل اور برہان سے وَمَا كَانَ اور نہیں ہے اور نہ چاہیے هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن باوجود دلیل اعجاز کے اَنْ يُّفْتَرٰى یہ کہ افترا کیا جائے اور کوئی نہیں کہہ سکتا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے یعنی لائق نہیں کہ یہ کلام افترا کیا ہوا کسی بشر کا ہو وَلٰكِنْ اور لیکن بھیجا ہے اللہ نے اوسے تَصْدِيْقَ الَّذِيْ واسطے تصدیق اوس چیز کے جو تھی بَيْنَ يَدَيْهِ پہلے اوسکے اگلی مقدس کتابوں میں سے یعنی اعجاز کے ساتھ اگلی کتابوں کا گواہ بھی ہے وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ اور واسطے بیان اوس چیز کے جو تمپر لکھی گئی اوامر اور نواہی میں سے لَا رَيْبَ فِيْهِ نہیں شک ہے اوسمیں اور نہ ہونا چاہیے اسواسطے کہ وہ نازل کیا گیا ہے مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب کی طرف سے مگر کافر اسکا ایمان نہیں لاتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہیں کہ افْتَرٰىهُ افترا کیا ہے

یہ کلام محمد نے اپنی طرف سے قُلْ کہہ فَأْتُوا پھر لاؤ تم بھی اور افترا کرو بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ کوئی سورت مثل اوسکے بلاغت اور فصاحت مین اسواسطے کہ تم لوگ نظم بلیغ اور نثر فصیح مین مشہور زمان اور سرآمد دوران ہو اور اگر خود تم مقابلہ نہین کرسکتے تو مدد چاہو وَادْعُوا اور پکارو مدد کے واسطے بتون کو قرآن کے مثل کوئی سورت بنا دینے مین مَنِ اسْتَطَعْتُم جس سے مدد مانگ سکو مِّن دُونِ اللَّهِ سوا اللہ کے تا کہ وہ غیر تمہاری مددگاری کرے اور قرآن کے مثل بناوے إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ محمد اپنی طرف سے بنا لیتے ہین کافر ایک سورت بھی نہ لائے بَلْ كَذَّبُوا بلکہ تکذیب کی اونھون نے اور نہ ایمان لائے بِمَا لَمْ يُحِيطُوا ساتھ اوس چیز کے کہ نہین پہونچے ہین بِعِلْمِهِ ساتھ علم اوس چیز کے یعنی جس چیز کو وہ سمجھے ہی نہین اوسکی تکذیب مین جلدی کر بیٹھے اس سے مراد یہ ہی کہ قرآن سنکر اوسکی آیتون مین غور و فکر کرنے کے قبل ہی تکذیب اور انکار کرنے لگے وَلَمَّا يَأْتِهِمْ اور ابھی نہین آئی اونکے پاس یعنی کھلے نہین اونپر تَأْوِيلُهُ معنی اور حقیقت قرآن کی اور اونکا ذہن قرآن کے اسرار اور دقائق تک نہ پہونچا تھا یا تکذیب کی اونھون نے جو کچھ نہ سمجھے قرآن مین بعث و جزا کا ذکر اور وعید اور عذاب اور نہ آیا اونپر وہ عذاب جسکا وعدہ تھا اور ضرور آئیگا وہ عذاب اور آجانے کے بعد ندامت کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا اور وہ ندامت بھی کچھ کام نہ آئیگی بیت پس از دیدن پشیمان گردی اما ٭ پشیمانی ترا سودی ندارد ٭ كَذَٰلِكَ جیسے تکذیب تیرے زمانے کے کافر کرتے ہین ایسی كَذَّبَ الَّذِينَ تکذیب کی اپنے انبیا کی اون لوگون نے جو تھے مِن قَبْلِهِمْ پہلے اونسے فَانظُرْ پھر نظر کر اور دیکھ كَيْفَ كَانَ کیسا ہوتا ہی عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ انجام کار ظالمون اور تکذیب کرنے والون کا اور انپر بھی ویسا ہی عذاب ہوگا جیسا انکے پہلے ظالمون اور تکذیب کرنے والون پر ہوا اس آیت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی اور کافرون کو تہدید ہی وَمِنْهُم اور تکذیب کرنے والون مین سے مَّن يُؤْمِنُ بِهِ کوئی تو وہ ہی جو ایمان لاتا ہی قرآن کا اور تصدیق کرتا ہی اپنے جی مین اور جانتا ہی کہ قرآن حق ہی مگر عداوت کی وجہ سے تصدیق ظاہر نہین کرتا وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ اور انھین سے کوئی ایسا ہی کہ نہین ایمان لاتا ساتھ اوسکے کمال جہل اور نادانی کی وجہ سے وَرَبُّكَ أَعْلَمُ اور رب تیرا خوب جانتا ہی بِالْمُفْسِدِينَ ۝ تباہکارون کو یعنی اون معاندون کو جو تکذیب پر اڑے ہوے ہین اور بعضون نے کہا کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ تیری قوم مین سے بعضے تو ایمان لاتے ہین قرآن کا اور کفر سے توبہ کرتے ہین اور بعضے وہ ہین کہ اس سعادت سے محروم رہکر شقاوت کفر پر مرینگے وَإِن كَذَّبُوكَ اور اگر تکذیب کرین تیری یعنی تکذیب پر اصرار کرین اور تو اونکے قبول کرنے سے ناامید ہو فَقُل تو کہہ لِّي عَمَلِي واسطے میرے ہی جزا میرے عمل کی وَلَكُمْ اور واسطے تمہارے ہی عَمَلُكُمْ سزا تمہارے کام کی أَنتُم بَرِيئُونَ تم بیزار ہو یعنی بری الذمہ ہو مِمَّا أَعْمَلُ اوس چیز سے کہ مین کرتا ہون میرے عمل پر تمسے مواخذہ نہوگا وَأَنَا بَرِيءٌ اور مین بری الذمہ ہون مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو یعنی مین تمہارے عمل پر ماخوذ نہونگا بعضے علما کے نزدیک یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہی وَمِنْهُم اور انھین سے یعنی کفار مین سے اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یہود مین سے مَّن يَسْتَمِعُونَ لوگ ہین کہ کان لگائے رہتے ہین إِلَيْكَ ۚ

طرف تیرے جس وقت تو قرآن پڑھتا ہی اور امت کو احکام شرع تعلیم کرتا ہی اسواسطے سنا کرتے ہین کہ ہنسی کرین اوسپر اَفَاَنْتَ
کیا تو تُسْمِعُ الصُّمَّ سناتا ہی بہرون کو یہ استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی اونھین سنانے پر تو قادر نہین وَلَوْ كَانُوْا اگرچہ ہین وہ
کہ باوجود بہرے ہونے کے لَا يَعْقِلُوْنَ نہین سمجھتے یعنی بہرے ہونے کے ساتھ نہ سمجھنا بھی ملا ہوا ہی مراد یہ ہی کہ سمجھ والا بہرا اٹکل کے
ساتھ اور آواز سے جو کچھ بھی اوسکے کان مین پہونچتی ہی کسی چیز پر دلیل پکڑ سکتا ہی جب سمجھ اور سماعت دونون ندارد ہون تو ظاہر ہی
کہ اس بے عقل بہرے کا کیا حال ہوگا وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَنْ يَّنْظُرُ کوئی ہوتا ہی کہ نظر کرتا ہی اِلَيْكَ طرف تیرے اور
تیری نبوت کی دلیلین اور سچائی کی نشانیان دیکھتا ہی اور کمال کی عناد کی وجہ سے ایسا ظاہر کرتا ہی کہ رسالت کی دلیلون مین
کچھ بھی اوسنے نہین دیکھا اَفَاَنْتَ کیا تو تَهْدِى الْعُمْىَ راہ دکھاتا ہی اندھون کو یعنی اونھین راہ دکھانے پر تو قادر نہین ہی
وَلَوْ كَانُوْا اور اگرچہ ہین کہ باوجود نابینائی کے لَا يُبْصِرُوْنَ نہین دیکھتے ہین چشم بصیرت سے یعنی سر کی آنکھون سے
دیکھنے کا مقصود دل کی آنکھ سے دلائل اعتبار کو مشاہدہ کرنا ہی اور وہ اس سے محروم ہین حاصل کلام یہ ہی کہ وہ دیکھتے ہین اور نہین دیکھتے ہین اسواسطے
کہ اندھاپن اور جہالت دونون اونمین اکٹھا ہین یعنی آنکھون کے بھی اندھے ہین اور دل کے بھی اندھے ہین اور یہ ممکن ہی کہ اندھا
صاحب بصیرت اوس چیز کو دریافت کرے جسکے ادراک سے احمق اندھا محروم ہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ
شَيْئًا نہین ظلم کرتا ہی لوگون پر کچھ یعنی اونکے حواس اور عقلین سلب نہین کر لیتا ہی وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اور لیکن لوگ اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ظلم کرتے ہین اپنی جانون پر اور حواس اور عقل جنکے ذریعہ سے قدرت کی نشانیان سمجھتے ہین اونھین
وہ لہو اور لعب مین استعمال کرتے ہین اور اون نشانیون کے سمجھنے سے جو فائدے ہوتے وہ اونسے فوت ہو گئے نظم
چشم ز برائے دیدن آیات قدرت ست + گوش از پی شنیدن اخبار حکمت ست + ہر کہ حق نہ بیند و حق نشنود کسے + کور و کر ست
بلکہ زان ہم بتر بسے + وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بکر نے نَحْشُرُهُمْ نون سے پڑھا ہی یعنی یاد کر وہ دن کہ جمع کرینگے ہم اور حفص نے
يَحْشُرُهُمْ یے سے پڑھا ہی یعنی جمع کریگا اسمکا فرون کو اور اوس دن کے ہول سے دنیا اور قبر مین رہنے کی مدت اونھین کم معلوم
ہوگی كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا گویا کہ نہ ٹھہرے تھے اِلَّا سَاعَةً مگر ایک ساعت مِّنَ النَّهَارِ دن سے امام زاہدی کی تفسیر مین
لکھا ہی کہ معتزلہ عذاب قبر کی نفی مین اسی آیت سے دلیل پکڑکے کہتے ہین کہ اگر قبر مین کافرون کو عذاب ہوتا تو اتنی مدت دراز اونھین
ایک ساعت نہ معلوم ہوتی اور جواب دیتے ہین کہ یہ قیامت کے ہولون کی سختی اور حالون کی شدت کے سبب سے یہ صورت
ہوگی کہ اوسکے سامنے عذاب قبر ایک ساعت معلوم ہوگا اور جب قبر سے اوٹھائے جائینگے تو يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ شناسائی
کرینگے درمیان ایک دوسرے کے یعنی سبکو پہچانینگے گویا کہ مفارقت کا زمانہ تھوڑا ہی سا تھا اور یہ اول بعث مین ہوگا اوسکے بعد
قیامت کی ہولین بہم ہونے کے سبب سے وہ جان پہچان جاتی رہیگی اور ایک دوسرے کو بھول جائیگا قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
تحقیق کہ نقصان کیا نیکون کے حظون مین ان لوگون نے جنھون نے كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ تکذیب کی ساتھ ملاقات الٰہی کے یعنی بعث
اور جزا کے منکر ہو گئے وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ اور نہ تھے راہ پانے والے وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ اور اگر دکھائین ہم تجھے

بَعْضَ الَّذِيْ بعضی وہ چیز جو نَعِدُهُمْ وعدہ کی ہے ہم نے کافرون سے یعنی عذاب اور وہ اونکی ایک جماعت کی ہلاکت تھی جنگ بدر کے
روز اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا متوفی کر دین ہم تجھے کافرون پر عذاب دکھانے کے قبل تو تو جان لے کہ وہ حق ہے اور واقع ہوگا یعنی اگر ہم
دنیا مین اونسے انتقام نہ لین اور تو نہ دیکھے فَاِلَيْنَا تو ہماری طرف ہے مَرْجِعُهُمْ پھرنا اونکا اور آخرت مین ہم تجھے اونکا عذاب
دکھاوینگے ثُمَّ اللّٰهُ پس اللہ وہ عذاب دکھانے کے یا تجھے متوفی کرنے کے بعد شَهِيْدٌ گواہ ہے عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ○
اوپر اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین اور اوسکے لائق جزا دیگا وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور واسطے ہر امت کے اگلی امتون مین سے رَسُوْلٌ
ایک رسول تھا کہ اوس امت کو راہ حق کی طرف بلاتا تھا فَاِذَا جَآءَ پھر جب آیا اونکے پاس رَسُوْلُهُمْ رسول جو مبعوث تھا
اونکی طرف اور اوس امت کے لوگون نے اوس رسول کی تکذیب کی تو قُضِيَ بَيْنَهُمْ حکم کر دیا گیا رسول و تکذیب کرنے والون کے
درمیان بِالْقِسْطِ ساتھ انصاف اور راستی کے یعنی رسول نے تو نجات پائی اور تکذیب کرنے والے ہلاک ہوگئے وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اور وہ یعنی رسول و تکذیب کرنے والے ظلم نہ کیے جاوینگے یعنی رسول کا ثواب ہم کم نہ کرینگے اور تکذیب
کرنے والے جسقدر عذاب کے مستحق ہین اونپر اوس سے زیادہ عذاب کرنے کا حکم نہوگا لکھا ہے کہ آیۂ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ آخر تک نازل ہونے کے
بعد مکہ کے کافرون نے وہ عذاب نازل ہونے کی جلدی کی جسکا وعدہ کیا گیا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَيَقُوْلُوْنَ اور
کہتے ہین کافر لوگ اوسے بعید سمجھکر اور ہنسی کی راہ سے مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہوگا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب اور ہمپر کیون
نہین نازل ہوتا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے وعید مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان مخاطب ہین
جو مشرکون کو ڈراتے تھے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ کہہ کہ مالک نہین ہون مین لِنَفْسِيْ اپنی ذات کے واسطے ضَرًّا نقصان کا وَّ
لَا نَفْعًا اور نہ نفع کا یعنی اپنی ذات سے ضرر دفع کرنے اور نفع حاصل کرنے پر قادر نہین ہون اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو کچھ چاہے
خدا تو تمھارے واسطے ضرر طلب کرنے اور تمپر عذاب نازل ہونے مین کیونکر جلدی کرون لِكُلِّ اُمَّةٍ ہر گروہ کے واسطے اَجَلٌ ایک وقت ہے
اونکے ہلاک ہونے کا اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ جب آتا ہے وقت اونکا فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ تو نہ پیچھے ہٹتے ہین اپنے وقت سے سَاعَةً
ایک ساعت وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○ اور نہ آگے بڑھتے ہین اوس سے یہ مشرکون کو تہدید ہے کہ ساعت بساعت عذاب الٰہی تمپر اوترتا آتا ہے
اور تکذیب کی شامت وقت پر تمھین پہونچیگی اور جب عذاب آجائیگا تو حسرت اور ندامت ظاہر کرنا بے فائدہ ہوگی بیت تدبیر خود امروز
کن ای خواجہ کہ فردا ✽ ہرچند کہ فریاد کنی سود ندارد ✽ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا اور جانا تمنے یعنی مجھے خبر دو
کہ اِنْ اَتٰىكُمْ اگر آئے تمپر عَذَابُهٗ عذاب الٰہی جسکے نازل ہونے کے واسطے تم جلدی کرتے ہو بَيَاتًا جب تم سوتے ہو یعنی رات کو
اَوْ نَهَارًا یا دن کو جب تم طلب معاش مین مشغول ہوتے ہو تو جلدی کرنے سے پشیمان ہوگے پس جب یہ حال ہے تو مَّاذَا کیا چیز يَسْتَعْجِلُ جلدی
مانگتے ہین مِنْهُ عذاب مین سے یعنی کس قسم کا عذاب مانگتے ہین الْمُجْرِمُوْنَ ○ گناہگار لوگ یعنی مشرک حالانکہ سب قسم کے
عذاب سخت ہین تبیان مین لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کافر بولے کہ ہم عذاب کو باور نہین کرتے اور جلدی کرتے ہین پس اگر ہمپر عذاب
نازل ہو تو ہم اوسکا ایمان لائین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَثُمَّ کیا جلدی کرنے کے بعد اِذَا مَا وَقَعَ جب واقع ہوگا عذاب اٰمَنْتُمْ

دیکھ لوگے تو **اٰمَنْتُمْ بِهٖ** ایمان لاؤگے اوسکے ساتھ پھر کہا اوسنے کہ **آٰلْئٰنَ** کیا اب ایمان لاتے ہو **وَقَدْ كُنْتُمْ** اور تحقیق کہ تھے تم ہنسی کی راہ سے اور تکذیب کر کے **بِهٖ** ساتھ عذاب کے یعنی اوسکے نزول کی **تَسْتَعْجِلُوْنَ** ○ جلدی کرتے تھے **ثُمَّ قِيْلَ** پھر کہا جائیگا عذاب نازل ہونے کے بعد **لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا** اون لوگون کو جنھون نے شرک کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہی کہ **ذُوْقُوْا** چکھو **عَذَابَ الْخُلْدِ** عذاب ہمیشہ کا کہ اوسکا دُکھ دائی ہوگا **هَلْ تُجْزَوْنَ** کیا جزا دیے جاؤگے یعنی جزا نہ دیئے جاؤگے تمھین **اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ** مگر ساتھ اوسکے کہ تھے تم تمام عمر **تَكْسِبُوْنَ** ○ کماتے تھے کفر اور عصیان لکھا ہی کہ حی بن اخطب جو مدینہ کے یہود مین سے تھا وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے قبل مکہ معظمہ مین تجارت کو گیا تھا جب حرم مین پہونچا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اسلام کا شہرہ سُنا تو آپکی محفل شریف مین آیا اور قرآن شریف سنکر پوچھنے لگا کہ ای محمد یہ دعوت جو تم کرتے ہو حقیقت ہی یا ہزلیات کے طور پر اور یہ کلام جو تم پڑھتے ہو راستی کے طور پر ہی یا کھیل اور بازی ہی تو حق تعالی نے آیت بھیجی کہ **وَيَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ** اور خبر پوچھتے ہین تجھسے قرآن اور ادعائے نبوت کے باب مین کہ **اَحَقٌّ هُوَ** کیا حق اور راست ہی یہ اور بعضون نے کہا ہی کہ ہنسنے والے کافر وعید یا بعث یا قرآن کو پوچھتے تھے کہ حق ہی یا نہین جواب آیا کہ **قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ** ہان قسم میرے رب کی **اِنَّهٗ لَحَقٌّ** بیشک میرا دعوی یا قرآن یا بعث یا عذاب ہو وہ حق اور صحیح اور درست ہی **وَمَآ اَنْتُمْ** اور نہین ہو تم **بِمُعْجِزِيْنَ** ○ عاجز کرنے والے خدا کو عذاب کرنے سے یعنی اوسکی قدرت مین عاجزی کو دخل نہین اور تم اپنے اوپر سے اوسکا عذاب روک نہ سکوگے **وَلَوْ اَنَّ** اور اگر ہو **لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ** واسطے ہر جی کے جسنے کفر کر کے اپنے اوپر ظلم کیا یعنی اگر کسی کافر کو حاصل ہو **مَا فِي الْاَرْضِ** جو کچھ زمین مین ہی مال و متاع **لَافْتَدَتْ بِهٖ** البتہ بدلا دے جو کچھ کہ رکھتا ہی تاکہ اپنے تئین عذاب سے چھوڑائے **وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ** اور چھپاوین ندامت اپنی اپنے یارون اور ہواخواہون سے کہ مبادا وہ لعنت ملامت کرین یا کہ عذاب کے ہول سے مبہوت ہو کر بولنے کی قدرت نہ رکھینگے تاج التفاسیر مین لکھا ہی کہ اپنے باطن مین حسرت کا الم پائینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسرار اظہار کے معنی مین ہی اور لغات متضادہ مین سے ہی اور اوسکا مضمون یہ ہی کہ مشرک لوگ اپنے اعمال پر ندامت ظاہر کرینگے **لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ** جبکہ دیکھینگے عذاب **وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ** اور حکم کیا جائیگا درمیان مومنون اور کافرون کے یا سردارون اور فرمانبردارون یا ظالمون اور مظلومون مین **بِالْقِسْطِ** انصاف اور راستی کے ساتھ **وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ** ○ اور وہ نہ ظلم کیے جائینگے ثواب گھٹا کر اور عذاب بڑھا کر **اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ** جان تو یہ کہ بیشک خدا کے واسطے ہی **مَا فِي السَّمٰوٰتِ** جو کچھ آسمانون مین ہی **وَالْاَرْضِ** اور زمین مین ہی تو کافرون سے فدیہ اور بدلا لینے کا محتاج نہین اور ثواب اور عذاب پہونچانے پر قادر ہی **اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ** جانتے رہو کہ خدا کا وعدہ ثواب اور عذاب کے باب مین **حَقٌّ** سچ ہی اور اوسمین خلاف ممکن نہین **وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ** اور مگر بہیترے کافر اور ظالم **لَا يَعْلَمُوْنَ** ○ نہین جانتے ہین اسواسطے کہ دنیا پر مغرور ہین اور عقبی کو پہچاننے سے دور ہین

مثنوی ماندہ در تنگنائے این محبس * غیر دنیا ندیدہ دیدۂ حس * چشم دل کو کہ پردہ ہا بدرد * جانب ملک آخرت نگرد *

وقف النبی علیہ السلام

وقف النبی علیہ السلام

ع ۱۱

مرغ کو در قفس زبون باشد ٭ چہ شناسد کہ باغ چون باشد ٭ هُوَ یُحْیٖ وہ زندہ کرتا ہی وَیُمِیْتُ اور مارڈالتا ہی وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے موت یا بعث کے سبب سے یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ ای لوگو یہ ندا عام ہی قَدْ جَآءَتْكُمْ تحقیق کہ آئی
تمھارے پاس مَّوْعِظَةٌ نصیحت مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کے پاس سے وَشِفَآءٌ اور شفا اور دوا لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ
اوس چیز کے واسطے جو دلون مین ہی جہالت کی بیماری وَهُدًى اور ہدایت حق کی طرف وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○
اور رحمت مومنون کے واسطے یعنی قرآن جو نازل ہوا یہ لوگون کے واسطے ایک کتاب جامع ہی اسواسطے کہ اوسکی نصیحتین جو نیک کامون کی
ترغیب دیتی ہین اور برائیون سے نفرت دلاتی ہین وہ حکمت عملی پر شامل ہین اور اوسکے معنی کہ شکون اور شبہون کی بیماریون اور
خراب عقیدون کے مرضون سے چھوڑاتے ہین حکمت نظری پر شامل ہین اور ایسا کلام بیشک عین ہدایت اور محض رحمت ہوگا
رباعی زہے کلام تو محض ہدایت و حکمت ٭ زہے پیام تو عین عنایت و رحمت ٭ کشند کمند کلام تو اہل عرفان را ٭ ز شورہ زار خساست
بہ گلشن ہمت ٭ اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآن شریف نفوس کو نصیحت ہی صدور کو صحت ہی ارواح کو ہدایت ہی اسرار کو رحمت ہی
یا عوام کو نصیحت خواص کو صحت اخص الخواص کو ہدایت اور سبکو رحمت ہی کہ اوس رحمت کی بدولت ہر ایک اپنے مرتبہ کو پہونچا
قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خوشی کرو بِفَضْلِ اللّٰهِ فضل خدا کے سبب سے کہ وہ قرآن ہی وَبِرَحْمَتِهٖ
اور اوسکی رحمت کے باعث سے کہ وہ دین اسلام ہی اور بعضون نے کہا فضل قرآن ہی اور رحمت یہ ہی کہ حق تعالی نے ہمین اہل قرآن
کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت ہین یا فضل توفیق ہی اور رحمت عصمت ہی اور حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ فضل معرفت ہی اور
اوس معرفت کو دریافت کرلینے کی توفیق رحمت ہی اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ ظاہری نعمتین فضل ہین اور باطنی نعمتین رحمت ہین
یا جنت مین داخل ہونا فضل ہی اور دوزخ سے نجات پانا رحمت ہی پردہ اوٹھ جانا فضل ہی اور شہود و لقا رحمت ہی صاحب کشف الاسرار نے
کہا ہی کہ حق تعالی اشارۃً فرماتا ہی کہ ای میرے بندے میرے فضل اور میری رحمت پر اعتماد کر اپنی طاعت اور خدمت پر نہین اسواسطے
کہ میرے فضل کے سوا اور کسی پر بھروسا نہین اور میری رحمت کے سوا اور کسی سے راحت نہین ہر ایک کا ایک سرمایہ ہی مگر
مومنون کا سرمایہ میرا فضل ہی اور ہر ایک کا ایک خزانہ ہی لیکن مومنون کا خزانہ میری رحمت ہی ہی بیت گر شاہ را خزانہ نہادن
بود ہوس ٭ درویش را خزانہ ہمین لطف دوست بس ٭ بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ
میرے فضل اور رحمت کے سبب سے یہ نصیحت اور صحت نازل ہوئی فَبِذٰلِكَ پس یہ کتاب جو اوتری اسکے سبب سے
فَلْیَفْرَحُوْا چاہیے کہ خوش ہون مسلمان اسواسطے کہ هُوَ خَیْرٌ وہ بہتر ہی مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ○ اوس چیز سے جو جمع کرتے ہین
کافر دنیا کا اسباب جو معرض فنا و زوال مین ہی قُلْ کہہ عرب کے مشرکون سے کہ اَرَءَیْتُمْ بتاؤ مجھے مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
جو کچھ اوتاری اللہ نے لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنْ رِّزْقٍ روزی یعنی چارپائے جنکا کھانا حلال ہی فَجَعَلْتُمْ پھر کرلیا تمنے
اور ٹھہرالیا مِّنْهُ اوسمین سے حَرَامًا وَّحَلٰلًا حرام اور حلال یعنی اوسمین سے بعضے کو تمنے کہا کہ حلال ہی اور بعضے کو
تمنے حکم کردیا کہ حرام ہی جیسے بحیرہ سائبہ اور اوسکے مثل اور بعضے کو تمنے کہدیا کہ کچھ لوگون پر حلال ہی اور کچھ لوگون پر

حرام ہی اسواسطے کہ تمنے یہ کہا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا قُلْ کہہ آللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ کیا اسنے
اونکو دیا تمھین حرام اور حلال کرلینے مین أَمْ عَلَى اللَّهِ یا اسد پر تَفْتَرُونَ افترا کرتے ہو وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ اور
کیا ہی گمان اون لوگون کا جو يَفْتَرُونَ افترا کرتے ہین عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ اسد پر جھوٹ حرام کو حلال اور حلال کو
حرام کرلینے مین یعنی کیا گمان رکھتے ہین کہ حق تعالی اونکے ساتھ کیا کریگا يَوْمَ الْقِيَامَةِ روز قیامت جو بدلا ملنے کا دن ہی
اس پوشیدگی مین بڑی تہدید اور وعید ہی إِنَّ اللَّهَ بیشک اسد لَذُو فَضْلٍ ضرور صاحب فضل کا ہی عَلَى النَّاسِ
لوگون پر کتابین نازل کرنے اور رسول بھیجنے کے ساتھ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت لوگ لَا يَشْكُرُونَ ع شکر
نہین کرتے اس نعمت کا وَمَا تَكُونُ اور نہین ہوتا ہی تو اے محمد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم فِي شَأْنٍ کسی کام مین اپنے کامون سے
وَمَا تَتْلُو مِنْهُ اور نہین پڑھتا ہی تو کوئی آیت اور کوئی سورت اوس سے جو بھیجا ہی اسد نے مِن قُرْآنٍ قرآن سے
وَلَا تَعْمَلُونَ اور نہین کرتے ہو تم اے آدمیو مِنْ عَمَلٍ کوئی کام کامون سے إِلَّا مگر یہ کہ كُنَّا ہین ہم عَلَيْكُمْ تمپر
شُهُودًا گواہ یا نگہبان إِذْ تُفِيضُونَ اوس وقت جب تم کرتے اور داخل ہوتے ہو فِيهِ اوس کام مین وَمَا يَعْزُبُ
اور نہین چھپتی کوئی چیز عَن رَّبِّكَ تیرے رب کے علم سے مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ برابر چھوٹی چیونٹی کے یا اوسکے برابر جو آفتاب کی
شعاع سے روشندان کے سامنے چمکتا ہوا غبار نظر آتا ہی فِي الْأَرْضِ زمین مین وَلَا فِي السَّمَاءِ اور نہ آسمان مین وَلَا
أَصْغَرَ اور نہ بہت چھوٹی مِن ذَٰلِكَ اوس ذرہ سے وَلَا أَكْبَرَ اور نہ بہت بڑی إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ مگر لکھی
ہوئی ہی روشن کتاب مین یعنی لوح محفوظ مین آیت کا خلاصہ یہ ہی کہ کوئی بات اور کوئی کام حق تعالے سے پوشیدہ نہین ہی اور ہر بات
اور کام کے مناسب اوسکی جزا کا حکم فرمائیگا تو اس کلام کے ضمن مین مسلمانون کو تو کمال ثواب کا وعدہ ہی اور مشرکون کو نہایت عذاب کی
وعید ہی پھر ایمان والون کی جزا سے خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی أَلَا إِنَّ جان لو کہ بیشک أَوْلِيَاءَ اللَّهِ خدا کے دوست لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ کچھ نہین خوف اونپر مکائد اور شدائد پہونچنے سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور وہ نہ غمناک ہونگے مطالب اور مقاصد
فوت ہونے سے عین المعانی مین لکھا ہی کہ اولیاء اسد وہ لوگ ہین جنکی ملاقات کے سبب سے خدا یاد آئے اور بحر الحقائق مین لکھا ہی
اولیاء اسد سے وہ لوگ مراد ہین جو اپنے نفس کے دشمن ہون یعنی خدا کی محبت مین اپنی نفس کُشی کرین اور کشف الاسرار مین اولیا کی
صفت یہ لکھی ہی کہ وہ لوگ عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہین اونکا ظاہر تو احکام شرع سے آراستہ ہی اور اونکا باطن انوار فقر سے
پیراستہ مثنوی رخش در میدان ازل تاختہ + گوے ز چوگان ابد باختہ + معتکفان حرم کبریا + شستہ دل از صورت کبر و ریا +
راہ نوردان شکستہ قدم + راز کشایان فروبستہ دم + اور بعضون نے کہا ہی کہ اولیاء اسد وہ لوگ ہوتے ہین جو خدا کے واسطے باہم
دوستی کرین اور اس بات کی تائید کو یہی کلام کافی ہی کہ وجبت محبتي للمتحابين فيّ اور اون لوگون کو سخت مقامون مین کچھ خوف نہین
اور روز قیامت کے ہولون سے غمگین نہونگے اور بعضون کے نزدیک پرہیزگار مسلمان اولیا ہین اس دلیل سے کہ حق تعالی اونکی صفت مین
فرماتا ہی کہ الَّذِينَ آمَنُوا اولیا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے اوس چیز کا جو خدا کے پاس سے آئی وَكَانُوا يَتَّقُونَ اور ہین کہ

پرہیزگاری کرتے ہین اوس چیز سے جو خدا نے حرام کی لَهُمُ الْبُشْرٰی اونکے واسطے خوشخبری ہی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی
دنیا مین یعنی وہ خوشخبری جو رسول علیہ السلام کی زبانی اونکے باب مین گذری اور ایک گروہ کے قول پر اچھے خواب ہین جو مسلمان اپنے
حق مین دیکھین یا کسی مسلمان کے واسطے دیکھین اور ایسے خوابون کو مبشرات یعنی اچھی خبر دی ہوئی کہتے ہین یا مرتے وقت اون ملائکونکو
ملائکہ جو خوشخبری دیتے ہین وہ مراد ہی اور تبیان مین لکھا ہی کہ خوشخبری یہ ہی کہ مسلمان بہشت مین اپنی جگہہ مرنے کے قبل دیکھ لے اور
مدارک مین لکھا ہی خوشخبری سے مراد اون مسلمانون کے ساتھ لوگون کی محبت اور اونکی نیکنامی ہی وَفِی الْاٰخِرَةِ اور اونھین
خوشخبری ہی آخرت مین اور وہ اونپر ملائکہ کا سلام ہوگا سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ دیدار الٰہی کا وعدہ دنیا مین خوشخبری ہی اور
وہ وعدہ وفا ہونا آخرت مین خوشخبری ہی اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے کہا ہی کہ ولی کو دو بشارتین ہین دنیا مین معرفت
عقبی مین سرفرازی کا خلعت یہان مجاہدہ کا سرور وہان مشاہدہ کا نور یہان صفا اور وفا وہان رضا اور لقا شعر از نعمت اینجہان
ثنای تو بس ست ❊ وز دولت آنجہان لقای تو بس ست ❊ لَا تَبْدِیْلَ نہین ہی بدلنا لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ خدا کی باتون کو یعنی اوسکے
وعدہ مین فرق نہین ذٰلِكَ وہ خوشخبری دنیا جسکا وعدہ کیا گیا هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وہ ہی جھٹکارا بڑا کہ اوسکے فہم مین
نہین آسکتا اور کسی عاقل کی عقل وہان تک پہونچ نہین سکتی کہ اوسکی کنہ اور باریکی کو دریافت کرے وَلَا یَحْزُنْكَ اور چاہیے کہ غمگین نکرے تجھے ای
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَوْلُهُمْ کافرون کی بات ربوبیت مین شریک کرنا تیری نبوت جھٹلانا تیرے قتل کا مشورہ یا جو باتین تیری نسبت بیجا
کہتے ہین بیت بانگ سگ ان حدیث بدگویان ❊ قرص مہ راز بانگ سگ چہ زیان ❊ اِنَّ الْعِزَّةَ بیشک غلبہ لِلّٰهِ جَمِیْعًا اللہ کے
واسطے ہی سب وہ تیرا دین غالب کریگا اور تیری مدد فرمائیگا هُوَ السَّمِیْعُ وہ ہی سننے والا اونکی باتین جو بیہودہ و مزخرفات کہتے ہین الْعَلِیْمُ
جاننے والا ہی اونکے حالات ہر ایک قصد اور نیت مین جو وہ رکھتے ہین اور اوسکے مناسب اونھین جزا دیگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ جان لو کہ بیشک خدا کے
واسطے ہی مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہین فرشتے وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اور جو کوئی زمین مین ہی جن و انس یہ جو
مخلوقات مین معزز ہین جب یہ اوسکی ملک ہین تو اور سب بھی اوسی کی ملک ہین ہین اور اوسی کے بندے ہین تو انمین سے کسیکو نہین پہونچتا
کہ اوسکے ساتھ ربوبیت مین شریک ہونے کا دعوی کرے اور جب وہ چیزین شریک ہونے کی لیاقت نہین رکھتین جنھین عقل ہی تو لکڑ پتھر کو خدا کا
شریک ٹھہرانا نہایت نادانی اور گمراہی ہی وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اور کیا پیروی کرتے ہین وہ لوگ جو پکارتے ہین اور
پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ خدا کے سوا شریکون کو یا وہ لوگ متابعت نہین کرتے ہین جو غیر خدا کو پوجتے ہین
اور مخلوق کو حق تعالی کا شریک کرتے ہین کیونکہ ربوبیت مین شرکت محال ہی بلکہ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ نہین پیروی کرتے ہین شریکون کی عبادت مین
اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی کہ اونھون نے بتون کی نسبت گمان کیا کہ خدا کے شریک ہین وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ اور نہین ہی
وہ مگر جھوٹ کہتے ہین اوس شرکت کے باب مین [illegible] آگاہ فرماتا ہی تاکہ اوسکے
سبب سے اوسکی وحدانیت اور فردانیت پر دلیل پکڑکے جانلین کہ عبادت کا مستحق وہی ہی بس جیسا کہ فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِیْ
وہ ہی وہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ کی تمھارے واسطے رات اندھیری لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ

وقف لازم

تا کہ آرام لو اوسمین یعنی رات کو جو ہمیشہ تھکے ہوئے ہو دن کی محنت سے والنھار مبصرا اور کیا دن کو روشن تا کہ اوسمین کام بنانے مین مشغول ہو
ان فی ذلک تحقیق دن رات پیدا کرنے اور اونکے اندھیرے اوجالے مین لایت البتہ نشانیان ہین صانع حکیم کی توحید پر
لقوم یسمعون اوس گروہ کے واسطے جو قرآن کو گوش ہوش سے سنتے ہین اور اوسمین غور اور فکر کرتے ہین قالوا
اتخذ اللہ کہا کچھ لوگون نے یعنی یہود مین سے کہ پکڑی خدا نے ولدا اولاد یعنی ملائکہ کو فرزندی مین لیا سبحنہ
پاک ہو اللہ اولاد لینے سے ہو الغنی وہ بے نیاز ہی اولاد لینے سے اسواسطے کہ اولاد یا کوئی ضعیف ڈھونڈھتا ہی کہ اوسکے سبب سے
قوت حاصل کرے یا کوئی فقیر کہ اولاد کی اعانت سے دن کاٹے یا کوئی ذلیل کہ اولاد کے سبب سے عزت اور شرف پالے یا کوئی حقیر گمنام
کہ اولاد کے سبب نام اور راہ و رسم پیدا کرے اور اوسکے بعد اوسکے امور کی وارث ہو اوسکی اولاد ہوا اور یہ سب باتین محتاجی کی
علامتین ہین تو جو غنی مطلق ہی وہ ہرگز اولاد نہین لیتا یا ہم یہ کہین کہ اولاد باپ کی جزو ہوتی ہی تو یہ ترکیب کی صورت ہوگی اور
ہر ایک مرکب ممکن ہوتا ہی اور جو مرکب ہی وہ غیر کا محتاج ہی اور واجب الوجود غنی مطلق ہی اوسمین محتاج ہونے کا دخل ہی نہین بیت
بود کمال غنا از صفات ذاتی او ٭ کسیکہ ہست غنی کی بود بکس محتاج ٭ اور حق تعالی کی بے پروائی کا اشارۃ یہ بیان ہی کہ لہ
ما فی السموت اوسکے واسطے ہی مالکیت کی روسے جو کچھ آسمانون مین ہی نفائس علویات سے وما فی الارض اور جو کچھ
زمینون مین ہی بدائع سفلیات سے ان عندکم نہین ہی تمھارے پاس اے مشرکو من سلطن کوئی دلیل و حجت بھذا اس بات پر کہ خدا اولاد
لیتا ہی اتقولون کیا کہتے ہو علی اللہ اللہ پر جھوٹ اور افترا ما لا تعلمون جو کچھ نہین جانتے ہو قل کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
ان الذین یفترون بیشک جو لوگ افترا کرتے ہین اور باندھتے ہین علی اللہ الکذب خدا پر جھوٹ کہ وہ اولاد لیتا ہی اور اوسکے شریک ہین
لا یفلحون نہ چھٹکارا پائینگے یعنی دوزخ سے نہ چھوٹینگے اور جنت مین نہ پہونچینگے متاع اونکے واسطے فائدہ تھوڑا ہی فی الدنیا
دنیا مین یعنی دو تین دن کی مہلت رکھتے ہین اور بہت جلد یہ وقت اونسے نکلجائیگا پھر بجز افسوس و حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا
ثم الینا مرجعھم پھر ہماری طرف پھرنا ہی اونھین ثم نذیقھم پھر چکھاوینگے ہم اونھین العذاب الشدید
عذاب سخت یعنی ہمیشہ رہنے والا کہ کبھی کٹے ہی نہین بما کانوا بسبب اوسکے کہ تھے وہ ہماری کتاب اور رسول کے ساتھ
یکفرون کافر ہوتے تھے واتل اور پڑھ علیھم اونپر یعنی اپنی قوم پر جو اہل مکہ ہین نبا نوح خبر نوح علیہ السلام کی اذ قال
یاد کر جب کہا اونے لقومہ اپنی قوم سے یعنی اون لوگون سے جو مشرک تھے یقوم اے میری قوم ان کان کبر اگر ہی بہت بڑی
اور بہت گران علیکم تمپر مقامی اقامت میری یا قیام میرا دعوت کے واسطے کلام الہی سے صاف ظاہر ہی کہ حضرت نوح علی نبینا و
علیہ السلام نے نوسو پچاس برس اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کی اور اونسے رنج اور صدمے سہے جب قوم کا ظلم حد سے گذر گیا تو حضرت
نوح نے کہا کہ اے قوم اگر تمپر شاق ہی تم لوگون مین میرا رہنا وتذکیری اور میرا نصیحت کرنا تمھین بایت اللہ اون روشن
علامتون کے ساتھ جو خدا کی وحدانیت پر ہین اور میری تصدیق نہ کر کے مجھے رنج دیتے ہو فعلی اللہ تو اللہ پر توکلت توکل کیا مینے
تمھارے مکر اور کید دفع ہونے اور دشمنون پر نصرت حاصل کرنے مین فاجمعوا آپس اکٹھا کرو اور مضبوط کر لو امرکم اپنا کام یعنی

اوسکا عزم کر دیا کام والون کا جمع کرنا اسے قوم کے امیر اور رئیس مراد ہین وَشُرَكَاءَكُمْ اور جمع کرو [illegible]
خدا کا شریک جانتے ہو خلاصہ کلام یہ ہی کہ تم بھی میرے قصد اور درپے ہونے مین متفق ہو جاؤ ثُمَّ لَا يَكُنْ پھر چاہیے کہ نہو اَمْرُكُمْ
تمہارا کام میرے درپے ہونے مین عَلَيْكُمْ غُمَّةً تمپر پوشیدہ یعنی ظاہر مین میری طرف متوجہ ہو ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ پھر کر گذرو
میری طرف جو کچھ چاہتے ہو یعنی جو برائیان کرنے کا تمہارا ارادہ ہو وہ کر لو وَلَا تُنْظِرُونِ ۝ اور مجھے مہلت نہ دو [illegible] قیام
اور کلام کی رنج و تکلیف سے نجات پا جاؤ یہ باتین اس بات کی دلیل ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کمال توکل رکھتے تھے اور رکھتے
اور اللہ جل شانہ کی مدد پر یقین اور اعتماد کامل رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ اونکی امت یہ بات سمجھکر اونکی متابعت اختیار کرے اونکو تو
کمبختی اور بے نصیبی گھیرے ہوئے تھی اونکی بات سے موہنھ پھیر اور وہ بولے فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس اگر تمنے موہنھ پھیر لیا اور میری
بات ماننے سے انکار کیا فَمَا سَأَلْتُكُمْ تو نہین مانگی مین نے تمسے حکم پہونچانے مین مِّنْ أَجْرٍ اجرت کہ تمہارے
انکار سے وہ جاتی رہی ہو إِنْ أَجْرِيَ نہین ہی اجرت میری دعوت کے سبب سے إِلَّا عَلَى اللَّهِ لا مگر خدا پر اور وہ مجھے اوسکا
ثواب دیگا تم خواہ ایمان لاؤ خواہ انکار کرو وَأُمِرْتُ اور مین حکم کیا گیا ہون أَنْ أَكُونَ ساتھ اس بات کے کہ ہون مین
مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ خدا کا حکم ماننے والون مین سے تو اوسکے حکم کے خلاف مین نہین کرتا اور حکم پہونچانے کی اجرت
حق تعالی کے سوا اور کسی سے مین نہین مانگتا فَكَذَّبُوهُ پھر جھٹلایا قوم نے نوح کو یعنی جھٹلانے پر ہٹ کی اور اتمام
حجت کے بعد اونپر ہمنے طوفان بھیجا فَنَجَّيْنَاهُ پھر نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونے سے وَمَنْ مَّعَهُ اور اون لوگون کو
جو اوسکے ساتھ تھے فِي الْفُلْكِ کشتی مین قول اصح پر کشتی مین اسی آدمی تھے عورت مرد ملا کر وَجَعَلْنَاهُمْ اور کر دیا ہمنے کشتی والون کو
خَلَائِفَ رہنے والے زمین پر ہلاک ہو جانے والون کے بعد وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا اور ڈبو دیا ہمنے طوفان کے سبب سے
اون لوگون کو جنھون نے تکذیب کی بِآيَاتِنَا ہماری آیتون کی جو آیتین نوح علیہ السلام کی تھین یعنی اونکے معجزے فَانْظُرْ
پھر دیکھ اے دیکھنے والے نظر عبرت سے کہ كَيْفَ كَانَ کیسی ہوئی عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ۝ عاقبت کار ڈرائے گیون کی
یعنی قوم نوح کے مشرکون کی اس آیت مین بھی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہی اور کافرون اور گمراہون کو تہدید بھی ہی
ثُمَّ بَعَثْنَا پھر بھیجے ہمنے مِنْ بَعْدِهِ بعد نوح کے رُسُلًا رسول إِلَىٰ قَوْمِهِمْ اونکی قوم کی طرف یعنی ہر رسول کو
ایک قوم کی جانب حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی جانب حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو قوم بابل کی جانب حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ اور اہل مدین کی طرف فَجَاءُوهُمْ پس آئے
ہمارے رسول اپنی امتون کی طرف بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ ظاہر معجزون اور کھلی ہوئی دلیلون کے فَمَا كَانُوا
لِيُؤْمِنُوا پس نہ تھین ان رسولون کی امتین کہ ایمان لائین اون رسولون کا جو اونکی طرف بھیجے گئے تھے بِمَا كَذَّبُوا
بسبب اسکے کہ اونھون نے تکذیب کی تھی یعنی نہ ایمان لائے تھے بِهِ ساتھ اوسکے مِنْ قَبْلُ رسول بھیجنے سے قبل
یعنی حق کو جھٹلانے کی اونھون نے عادت ڈال رکھی تھی رسول بھیجنے کے قبل سے اور رسولون کو بھیجنے کے بعد وس تیرے پر جلے

یا جو اس سے قبل یعنی روز میثاق میں انھوں نے جس چیز کی تکذیب کی تھی رسولوں کی بعثت کے بعد اوسکا ایمان نہ لائے کَذٰلِكَ جسطرح
اگلی امتوں کے دلوں پر یہ مہریں ہمنے کی ہیں تحقیق اسی طرح نَطْبَعُ مہر کرتے ہیں ہم عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ حد سے
گذرنے والوں کے دلوں پر یعنی قریش کے مکذبوں کے دلوں پر اور جو اونکے مثل ہیں ثُمَّ بَعَثْنَا پھر بھیجا ہمنے مِنْۢ بَعْدِهِمْ
ان پیغمبروں کے بعد مُّوْسٰی وَ هٰرُوْنَ موسیٰ بن عمران اور اوسکے بھائی ہارون کو اِلٰی فِرْعَوْنَ طرف ولید
بن مصعب کے یا قابوس کی جانب جو اوس زمانہ کا فرعون تھا وَ مَلَا۟ئِهٖ اور اوسکی قوم کے شریفوں کی طرف بِاٰیٰتِنَا ساتھ
اپنی آیتوں کے یعنی کھلے ہوئے معجزوں کے ساتھ جیسے عصا اور ید بیضا فَاسْتَكْبَرُوْا پس تکبر کیا اونھوں نے اوسے
قبول کرنے سے اور پیروی نہ کی وَ كَانُوْا اور وہ تھے قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ۝ گروہ گناہ کرنے والے یعنی انبیا علیہم السلام کی
تکذیب کی اور آیات کبریا کے ساتھ اہانت کی عادت ڈالے ہوئے فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ پھر جب آئی اونکے پاس بات حق اور درست مِنْ
عِنْدِنَا ہمارے پاس سے یعنی موسیٰ علیہ السلام اونکے پاس آئے اور حق بات اونپر ظاہر کی اور اونھیں معجزے دکھائے تو قَالُوْٓا
کہا اونھوں نے کمال عناد اور تمرد کی وجہ سے کہ اِنَّ هٰذَا ابیشک جو تو لایا ہی اور معجزہ اوسکا نام رکھا ہی وہ لَسِحْرٌ
مُّبِیْنٌ ۝ البتہ جادو ہی کھلا ہوا قَالَ مُوْسٰٓی کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات کہنے والوں سے کہ اَتَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو تم
لِلْحَقِّ سچ بات اور کھلے ہوئے معجزے کو لَمَّا جَآءَكُمْ جبکہ آیا تمھارے پاس کہ یہ سحر ہی اَسِحْرٌ هٰذَا کیا سحر ہی یہ جو میں نے
تمھیں دکھایا یہ استفہام ہی انکار کے طریق پر یعنی یہ جادو نہیں ہی وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝ اور فلاح نہیں پاتے
ساحر اور مراد کو نہیں پہونچتے قَالُوْٓا کہا قوم فرعون کے سرداروں نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ اَجِئْتَنَا کیا آیا ہی تو ہمارے پاس
لِتَلْفِتَنَا تاکہ پھیر دے تو ہمیں عَمَّا وَجَدْنَا اوس چیز سے کہ پایا ہی ہمنے عَلَیْهِ اوس چیز پر اٰبَآءَنَا اپنے باپوں کو
اوس چیز سے فرعون کی عبادت مراد ہی یعنی کیا تو ہمارے پاس اسواسطے آیا ہی کہ ہمیں فرعون کی عبادت سے باز رکھے وَ تَكُوْنَ
اور ہو لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ تم دونوں بھائیوں کے واسطے بادشاہی فِی الْاَرْضِ زمین مصر میں وَ مَا نَحْنُ لَكُمَا
اور نہیں ہیں ہم واسطے تم دونوں کے بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ تصدیق کرنے والے وَ قَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے اپنے
نوکروں کی ایک جماعت سے کہ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ لاؤ تم میرے پاس ہر جادوگر عَلِیْمٍ ۝ دانا کو جو اپنے فن کو خوب جانتا ہو تاکہ
موسیٰ سے مقابلہ کرے پھر جادوگروں کو جمع کیا جیساکہ سورۂ اعراف میں مذکور ہوا اور وعدوں سے اونھیں مطمئن اور آمادہ کرکے
جو دن مقرر ہوا تھا اوس دن موضع معلوم میں لائے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ پھر جب آئے جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
مقابلہ میں تو قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓی کہا اونسے موسیٰ علیہ السلام نے کہ اَلْقُوْا ڈالو مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ جو کچھ تم ڈالنے والے ہو
رسیاں اور عصے فَلَمَّآ اَلْقَوْا پھر جب ڈالیں ساحروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں اور ہوا کی گرمی سے وہ ہلیں اور لوگوں کو سانپ کی صورت
دکھائی دیں تو قَالَ مُوْسٰی کہا موسیٰ نے کہ مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ جو کچھ لائے ہو تم جادو ہی وہ نہیں ہی جو میں لایا ہوں اور
فرعون والے اوسے سحر کہتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ تحقیق کہ اللہ جلدی باطل کرتا ہی تمھارے سحر کو اور ناچیز کیے دیتا ہی

إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ تحقیق کہ اللہ نہین بناتا اور رونق نہین دیتا عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝ کام مفسدون کا وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ اور ثابت کریگا اور آگے بڑھا دیگا اللہ حق کو یعنی اون احکام الٰہی کو جو مین لایا ہون بِكَلِمَاتِهِ اپنی باتون کے ساتھ یعنی اپنے حکم سے یا مجھسے جو غلبہ اور نصرت کا وعدہ کیا ہی اوسکے سبب سے وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ اگرچہ کراہت رکھین کافر اور اوپر سخت گذرے یعنی حق تعالی اپنے دوستون کی نصرت کا وعدہ وفا کریگا اور دشمنون کے غصے اور کراہت سے باک نہین رکھتا مثنوی معنوی مین اسی طرف اشارہ ہی مثنوی حق تعالی از غم و خشم خصام + کی گذارد او لیار اور غرام + مہ فشاند نور سگ وع وع کند + سگ نے نور ماہ کی مرتفع کند + خس خسانہ میرود بر روے آب + آب صافی میرود بے اضطراب + مصطفی مہ مے شگافد نیم شب + ژاژ میخاید زکینہ بولہب + آن مسیحا مردہ زندہ میکند + وان جہود از خشم سبلت میکند + فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ پھر نہ ایمان لائے واسطے موسٰی علیہ السلام کے ابتدا مین إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ مگر اولاد قوم موسیٰ علیہ السلام کی اور یہ حال اسطرح پر ہی کہ موسیٰ علیہ السلام مدین سے جب مصر مین آئے اور بنی اسرائیل کو حق کی طرف دعوت کرنے لگے تو بڑے بوڑھین نے اونکی بات نہ مانی اور بعضے جوان لوگ اونکا ایمان لائے عَلَىٰ خَوْفٍ باوجود خوف کے مِّن فِرْعَوْنَ فرعون سے وَمَلَئِهِمْ اور باوصف ڈر کے اپنے گروہ سے یعنی اپنے باپون اور اپنی قوم کے رئیسون سے مراد یہ ہی کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایمان لائے باوجود اس بات کے کہ فرعون سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے لوگون سے بھی ڈرتے تھے أَن يَفْتِنَهُمْ یہ کہ عذاب کرے فرعون اونکو یا اونکے باپ اونھین کفر کی طرف پھیر لانے کے واسطے فرعون کی طرف رجوع کرین وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ اور تحقیق کہ فرعون متکبر اور زیادتی کرنے والا تھا فِي الْأَرْضِ زمین مصر مین اور وہان کے لوگون پر غالب تھا وَإِنَّهُ اور تحقیق کہ تھا لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ البتہ حد سے گذرنے والون مین سے تکبر اور سرکشی مین یہانتک کہ اوسنے خدائی کا دعویٰ کیا اور بنی اسرائیل کو اپنا بندہ بنایا وَقَالَ مُوسَىٰ اور کہا موسیٰ نے اون ایمان والون سے جب خوف کے آثار اونمین دیکھے کہ يَا قَوْمِ ای میرے گروہ إِن كُنتُمْ آمَنتُم اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو بِاللَّهِ خدا کے ساتھ اور تمنے یہ بات جان لی ہی کہ نفع پہونچانا اور ضرر سے بچانا اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا تو اوسپر توکل کرو اور اپنا کام اوسی پر چھوڑو إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ۝ اگر ہو تم ماننے والے اوسکے احکام قضا انوار مین لکھا ہی کہ یہ دو شرطون کے ساتھ تعلق حکم کے قبیل سے نہین ہی اسواسطے کہ ایمان کے ساتھ وجوب توکل متعلق ہی اور اسلام کے ساتھ اوسکا ظہور متعلق ہی اور محققون نے کہا ہی کہ ماسوائے خدا سے خوف و رجا کا ساقط کر دینا توکل کی حقیقت ہی بلکہ مسبب الاسباب کے شہود کے دریا مین استغراق اور بلا حظۂ اسباب سے انقطاع حقیقت توکل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قادر مطلق کی محبت سے دل کا تعلق اور اوسکے غیر کو بھول جانا یہ توکل ہی یعنی اپنے تئین اور اپنے غیر کو کچھ قوت اور تاثیر ثابت نکرے بلکہ حکم ازلی کا اسطرح مطیع رہے جیسے غسل دینے والے کے سامنے مردہ ہوتا ہی نظم ہرکہ در بحر توکل غرق گشت + ہمتش از ماسوی اللہ درگذشت + این توکل گر چہ وار در نجہا + فہو حسبہ بخشد از وی گنجہا + اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اونھین توکل کا حکم کیا فَقَالُوا تو کہا اونھون نے کہ عَلَى اللَّهِ اللہ پر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْنَا توکل کیا ہمنے اور اوسکی مہربانی پر ہم مضبوط ہو گئے اور چونکہ متوکل کی دعا

ع ۱۲

قبولیت سے ملی ہوئی ہی تو زبان نیاز سے اونھون نے دعا شروع کی اور بولے کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً نہ کر ہمین محل عذاب لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ واسطے گروہ ظالمون کے یعنی اونھین ہمپر مسلط نہ کر کہ اونکے ہاتھ سے مبتلاے عذاب ہون وَنَجِّنَا اور نجات دے ہمین بِرَحْمَتِكَ اپنی مہربانی اور بخشش کے سبب سے مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قوم کافرون سے یعنی اونکے مکر اور قصد سے یا اونکے ساتھ ملاقات کرنے سے لکھا ہی کہ یہ لوگ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایمان لاے اور حق تعالیٰ کی عبادت مین مشغول ہوے تو انھون نے مسجد او شہا دتگا ہین آپنی او ربار ون مین بنائی تھین فرعون کے حکم سے وہ خراب اور تباہ کر دی گئین اور اونھین نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ مسلمان اپنے گھرون کے اندر عبادتخانے بنالین تاکہ کافر اونکی عبادت پر مطلع نہون چنانچہ فرماتا ہی وَاَوْحَيْنَا اور وحی کی ہمنے اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ موسیٰ اور اوسکے بھائی ہارون علیہما السلام کی طرف اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا یہ کہ ٹھہراؤ تم دونون اپنی قوم کے واسطے ٹھکانے بِمِصْرَ بُيُوْتًا شہر مصر مین بہت گھر کہ رجوع کرو اونکی طرف خدا کی عبادت کے واسطے تثنیہ کی ضمیر لانے مین اس طرف اشارہ ہی کہ عبادتخانون کی تخصیص اور اوسکے قبلہ کی تعیین قوم کے امامون سے متعلق ہی اسواسطے کہ اوس محل مین اونکے امام حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام تھے وَّاجْعَلُوْا اور حکم کیا ہمنے کہ بناؤ تم دونون بھائی اور تمھاری قوم بُيُوْتَكُمْ اپنے گھرون کو جو تمنے لیے ہین قِبْلَةً مسجدین قبلہ کے رخ پر یعنی کعبہ کی طرف اور موسیٰ علیہ السلام کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھتے تھے وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز اوس جگہہ پر یہان جمع کی ضمیر آنا اس جہت سے ہی کہ مسجدین بنانا اور اونمین نماز قائم رکھنا سب لوگون سے تعلق رکھتا ہی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دے اے موسیٰ مومنون کو دنیوی نجات کی اور اخروی درجات کی یہان ضمیر کا واحد لانا اسطرف اشارہ ہی کہ بشارت دینا صاحب شریعت کا حق ہی اور صاحب شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعا مین کہ رَبَّنَآ اے رب اِنَّكَ اٰتَيْتَ تحقیق کہ تونے دی فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ فرعون کو اور اوسکے گروہ کو زِيْنَةً وہ چیز جس سے پوشاک زیور اور گھر کے اسباب کی آرایش کرتے ہین وَّاَمْوَالًا اور تونے دیے اونھین مال نقد اور چارپاے اور کھیتیان فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ مصر سے حبشہ کی زمین تک جن پہاڑون مین سونے چاندی زبرجد کی کھانین تھین وہ سب فرعون سے تعلق رکھتے تھے اور اوسکا حکم اون مقامون مین جاری تھا اس سبب سے بہت مال قبط کے تحت تصرف مین آیا تھا سب صاحب تجمل اور مالدار ہوگئے اور یہ مالداری اونکے گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کی باعث ہوئی پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعا مین یہ کہنے کے بعد کہ اے رب ہمارے فرعون کو اور اوسکی قوم کو تونے مال اور زینت دی دوبارہ الحاح کے واسطے تضرع مین مکرر دعا کی کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے ان لوگون کو تونے یہ کچھ دیا لِيُضِلُّوْا تاکہ گمراہ کرین تیرے بندون کو عَنْ سَبِيْلِكَ تیری عبادت کی راہ سے اور اس لیے کہ فرعون کی بندگی کی طرف بلائین رَبَّنَا اطْمِسْ اے رب ہمارے مٹانے کا اثر بھیج عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ اونکے مالون پر یعنی اونکے مالون کی صورتین مٹا ڈال اور دوسری چیزون سے بدل دے

تاکہ اون کافرون کی شوکت ٹوٹے قتادہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ اون لوگون کا روپیہ اشرفی سب پتھر ہو گیا اوسی صورت و نقش کے ساتھ جو اوسین تھے اور سدی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اونکے سب مال نقد اور کھانے کی چیزین اور درخت اور پھل سب پتھر ہو گئے اور یہ بھی نو نشانیون مین سے ایک نشانی تھی اور حضرت موسی علیہ السلام نے کہا کہ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور سختی ڈال اونکے دلون پر یعنی مہر کر دے تاکہ سخت دل ہو جائین فَلَا يُؤْمِنُوْا پھر وہ ایمان نہ لائین حضرت موسی علیہ السلام نے وحی الٰہی سے یہ بات جان لی تھی کہ وہ کافر ایمان نہ لائینگے ناچار دعا کی کہ انکے دل سخت کر دے تاکہ ایمان کے ساتھ نہ کھلین اور وہ ایمان نہ لائین حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ یہانتک کہ دیکھین عذاب دردناک کہ وہ دریاے قلزم مین غرق ہونا ہی قَالَ فرمایا اللہ نے قَدْ اُجِيْبَتْ تحقیق کہ قبول کی گئی دَّعْوَتُكُمَا دعا تم دونون بھائیون کی لکھا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اور آمین کہنے والا دعا مین شریک ہی اس جہت سے حق تعالی نے فرمایا کہ تم دونون بھائیون کی دعا قبول کی گئی فَاسْتَقِيْمَا پس ثابت رہو دعوت اور الزام حجت پر اور جلدی نکرو اسواسطے کہ تمھارا مطلب اپنے وقت پر ہوگا کہتے ہین کہ چالیس برس کے بعد اس دعا کا اثر ظاہر ہوا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ اور پیروی نکرو جلدی کرنے مین سَبِيْلَ الَّذِيْنَ اون لوگون کی راہ کی جو کمال جہالت کی وجہ سے لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے یہ بات کہ حق تعالی کا وعدہ اپنے وقت پر انجام کو پہونچتا ہی مصرع کارہا موقوف وقت آمد نگہدار ید وقت ✧ اور جب اوس قوم پر عذاب آنے کا وقت آپہونچا تو حضرت موسی علیہ السلام پر وحی آئی کہ اپنی قوم سمیت مصر سے باہر جاؤ اسواسطے کہ قبطیون پر عذاب نازل ہونے کا وقت آگیا حضرت موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کے گروہ سمیت ملک شام کو چلے جب دریاے قلزم کے کنارے پہونچے تو فرعون اپنے لشکر سمیت اونکے پیچھے پہونچا اور حضرت موسی علیہ السلام کی دعا سے دریا پھٹ گیا اور اس قصہ کی تفصیل سورۂ شعرا مین انشاء اللہ تعالی مذکور ہوگی غرضکہ بنی اسرائیل دریا سے صحیح سلامت پار اوتر گئے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور پار اوتار دیا ہمنے اولاد یعقوب کو الْبَحْرَ دریاے قلزم سے صحیح سلامت فَاَتْبَعَهُمْ پھر پیچھا کیا اونکا فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ فرعون نے اور اوسکے لشکریون نے بَغْيًا ظلم کرنے کے واسطے بنی اسرائیل پر وَّعَدْوًا اور اونپر حد سے زیادہ ظلم کرنے کے لیے تو جب دریا کے کنارے پہونچے اور فرعون کا گھوڑا اوس گھوڑی کی بو سے جسپر جبرئیل علیہ السلام سوار تھے دریا مین جا پڑا اور اوسکے لشکر والون نے اوسکی پیروی کرکے اپنے تئین دریا مین ڈال دیا اور فرعون نہ چاہتا تھا کہ دریا مین آئے مگر اوسکا گھوڑا اوسے لیگیا حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ یہانتک کہ جب پا لیا اوسے غرق ہونے نے اور وہ سمجھا کہ اب مین ہلاک ہی ہونگا تو قَالَ اٰمَنْتُ بولا کہ ایمان لایا مین اور گرویدہ ہوا مین اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ ساتھ اس بات کے کہ نہین ہی کوئی معبود مستحق عبادت اِلَّا الَّذِيْٓ مگر وہ خدا کہ موسی علیہ السلام کی دعوت سے اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ ایمان لائے ساتھ اوسکے بنی اسرائیل وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور مین اوسکے فرمانبردارون مین سے ہون مدارک مین لکھا ہی کہ فرعون چونکہ نہایت درجہ طمع رکھتا تھا کہ میرا ایمان قبول ہو تو یہ مضمون تین بار تین عبارت سے اوسنے کہا چونکہ یہ ایمان یاس تھا وقت نکلجانے کی وجہ سے

مقبول نہوا وقت پر ہوتا تو ایک ہی بار کہنا کافی تھا جب فرعون یہ کہہ چکا تو حق تعالی نے یا جبرئیل علیہ السلام نے اوسکے جواب مین کہا کہ آلْئٰنَ کیا اب تو ایمان لاتا ہی جب کچھ اختیار باقی نرہا وَقَدْ عَصَیْتَ اور حال یہ ہی کہ تو نے نافرمانی کی قَبْلُ پہلے اس سے اور میرے رسول کا حکم نہ سنا وَكُنْتَ اور تو تھا مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ○ گمراہون اور گمراہ کرنے والون مین سے مدارک اور تبیان وغیرہ تفسیرون مین لکھا ہی کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام فرعون کے دیوانخانے مین آئے اور یہ سوال لکھکر اوسکے سامنے پیش کیا کہ جس غلام کے مال اور نعمت مین آقا کی بدولت زیادتی ہوا اور آقا کی پرورش سے وہ غلام اور سب غلامون مین ممتاز ہوجائے پھر ناشکری اور کفران نعمت کرکے اس غلام نے دعوی کیا کہ مین آقا ہون اور اپنے مالک کی فرمانبرداری نہ کرے تو ایسے غلام کا کیا حکم ہی فرعون نے اپنے ہاتھ سے جواب لکھدیا کہ ابو العباس ولید بن مصعب کہتا ہی کہ جو غلام اپنے مالک سے بغاوت کرے اور اوسکی نعمت کا ناشکر گذار ہوا اوس غلام کی سزا یہ ہی کہ اوسے دریا مین ڈبو دین جبرئیل علیہ السلام نے وہ کتبہ لیلیا اور فرعون جب ڈوبنے لگا اور ایمان ظاہر کرنے لگا تو جبرئیل علیہ السلام نے وہ اوسکا لکھا اوسے دکھایا اور کہا کہ تیرے ہی حکم کے بموجب یہ کام تیرے ساتھ ہوا پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریا سے ایک مٹھی کیچڑ اوٹھا کر اوس ملعون کے مونھ مین ڈالدی کہ وہ ایمان نہ لائے اسواسطے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جانتے تھے کہ یہ ایمان یاس ہی اور مقبول نہین بلکہ اوسے زیادہ ذلیل اور خوار کرنے کو کہا کہ آب ایمان لاتا ہی جب تجھے کچھ اختیار اور قدرت نہ باقی رہی اور ایمان لانے کا وقت گذر گیا بیت وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود ✤ نوشدارو کہ پس از مرگ بہ بیمار دہند ✤ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ پس آج نجات دیتے ہین ہم تجھے بِبَدَنِكَ تیرے بدن کو پانی سے یعنی تیری سب قوم تو قعر دریا مین ہی ہم تیرا بدن پانی پر تراتے ہین لکھا ہی کہ جب فرعون اور اوسکی قوم غرق ہوئی تو بنی اسرائیل کو وغدغہ ہوا کہ فرعون ہلاک نہین ہوا اور دم کے دم مین کشتیان تیار کرکے اپنا لشکر دریا کے پار اوتار لائیگا اور ہمارے پیچھے آئیگا تو حق تعالی نے فرعون کی لاش پانی پر ترائی اوس زرہ سمیت جو وہ پہنے تھا اور اوسکے سبب سے لوگون نے فرعون کو پہچانا اور فرعون کا جسم بے روح دیکھکر بنی اسرائیل کو تسلی ہوئی اور اسی سبب سے بعضے عالمون نے بدن کے معنی زرہ کے ہین اور با وصف اسکے کہ لوہا پانی مین ڈوب جاتا ہی پھر اوسکا پانی پر ترآنا قدرت خدا کا ایک نمونہ ہی زاد المسیر مین لکھا ہی کہ فرعون کی قوم جو مصر مین باقی رہگئی تھی اوسنے فرعون کا ڈوب جانا نہ مانا اور وہ لوگ بولے کہ فرعون اپنی قوم سمیت جزیرون مین چڑیون اور مچھلیون کے شکار مین مشغول ہی تو حق تعالی نے دریا کو حکم کیا کہ فرعون کی لاش کنارے ڈالدے دریا نے اوسے اونچے ٹیکرے پر پھینکدیا اور سبھون نے اوسے دیکھ لیا اور اسی سبب سے نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ کے یہ معنی بعضون نے کیے ہین کہ ڈالے دیتے ہین ہم تجھے اونچی زمین پر پھر تقدیر یہ معنی ہین کہ تیرا بدن دریا سے ہم نکالتے ہین لِتَكُوْنَ تاکہ ہو تو لِمَنْ خَلْفَكَ واسطے اوس شخص کے جو تیرے پیچھے آئے اٰیَةً نشانی کہ تیرے سبب سے وہ عبرت لے اور سمجھے کہ مملوک مقہور مالک اور قاہر ہونے کے دعوے سے دور ہی جو بندہ اپنے تئین بحر فنا مین غرق ہونے سے نہ چھوڑائے وہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی اہل جہان کو کیون سنائے نظم عاجزے کو اسیر خواب و خورست ✤ لاف قدرت زند چہ بیخبرست ✤ آنکہ در نفس خود زبون باشد ✤ صاحب اقتدار چون باشد ✤ وَاِنَّ كَثِیْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ النَّاسِ لوگون مین سے عَنْ اٰیٰتِنَا ہماری قدرت کی

نشانیون مین سے لَغٰفِلُوْنَ ع غافل ہین نہ انمین کچھ فکر کرتے ہین نہ انسے عبرت لیتے ہین وَلَقَدْ بَوَّاْنَا اور تحقیق کہ جگہ دی ہمنے بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اولاد یعقوب علیہ السلام کو فرعون اور اوسکی قوم کی ہلاکت کے بعد مُبَوَّاَ صِدْقٍ جگہ اچھی اور پاکیزہ جیسی کہ ہمارے سچے وعدہ کے لائق تھی اور وہ پہلے تو ولایت شام تھی پھر مصر وَّرَزَقْنٰهُمْ اور روزی دی ہمنے اونہین مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ح پاکیزہ اور لذیذ چیزون مین سے اور ایک گروہ کے قول پر یہ جگہ بنی اسرائیل سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے یہود مراد ہین کہ حق تعالی نے یثرب مین اونہین جگہہ دی اور خشک اور تر خرمے اونہین روزی دیے فَمَا اخْتَلَفُوْا پس اختلاف نہین کیا اونھون نے اپنے دین کے امر مین یا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین حَتّٰی جَآءَهُمُ الْعِلْمُ یہانتک کہ آیا اونہین علم توریت کا اور اوسکے احکام کا اور اوسمین تاویل کرکے اونھون نے اختلاف کیا اوس زمانہ تک کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتین اور صفتین اونہین معلوم ہوئین اور اونکی تحریف اور تغییر مین مشغول ہوے اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ قرآن کا علم ہی کہ نازل ہوا اور اختلاف یہود کا سبب ہوا اِنَّ رَبَّكَ بیشک رب تیرا یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ حکم کریگا اونکے درمیان یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن فِیْمَا كَانُوْا اوس چیز مین کہ تھے عناد یا جہل کی روسے فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس چیز مین اختلاف کرتے کہ وہ حکم توریت تھا یا امر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاِنْ كُنْتَ پھر اگر ہی تو فِیْ شَكٍّ گمان مین مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ اوس چیز سے کہ نازل کی ہمنے تیری طرف قصے اور احکام سے فَسْئَلِ الَّذِیْنَ تو پوچھ اون لوگون سے جو یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ پڑھتے ہین کتاب اس سے جنس کتب مراد ہی مِنْ قَبْلِكَ ج پہلے سے تیرے یعنی اہل کتاب سے اسواسطے کہ یہ نازل کی ہوئی کتاب محقق ہی اونکے نزدیک اور ثابت کی گئی اونکی کتابون مین اس آیت مین مخاطب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مراد آپکی امت ہی اور زاد المسیر مین کہا ہی کہ ان مائے نافیہ کے معنی مین ہی یعنی تو شک مین نہین ہی مگر بصیرت زیادہ ہونے کو اہل کتاب سے سوال کر لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ تحقیق کہ آیا تیرے پاس بیان صحیح اور درست مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے فَلَا تَكُوْنَنَّ پس نہ ہو مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ شک لانے والون مین اور بہت صحیح بات یہ ہی کہ ایسے خطاب ظاہر مین تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہین مگر حقیقت مین مخاطب غیر ہین اسواسطے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز مین شک اور شبہون سے معصوم اور محفوظ ہین جو آپ پر نازل ہوئی اور ایسا ہی یہ خطاب بھی ہی کہ وَلَا تَكُوْنَنَّ اور نہ ہو مِنَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا اون لوگون مین سے جنھون نے جھٹلائین بِاٰیٰتِ اللّٰهِ خدا کی آیتین کہ قرآن ہی فَتَكُوْنَ تو ہو جائیگا تو اگر تکذیب کریگا مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ نقصان پانے والون مین سے اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ تحقیق کہ وہ لوگ کہ واجب ہوگئی ہی عَلَیْهِمْ اونپر كَلِمَتُ رَبِّكَ بات تیرے رب کی یعنی وہ بات جو لوح محفوظ مین لکھی ہی کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور فرشتون کو اوسکی خبر دی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ کلمہ یہ ہی کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ یا هٰؤُلَاءِ فِی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ اور پھر تقدیر یہ جب کلمہ اونکے حق مین ثابت ہوگیا تو لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان نہ لائینگے اسواسطے کہ حق تعالی کی بات جھوٹ نہین اور اونکے ایمان کا سبب اصلی ارادۂ الٰہی کا متعلق ہونا ہی جب وہی مفقود ہی تو ہرگز وہ ایمان نہ لائینگے

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ اور اگرچہ آئے اونکے پاس ہر آیت جو وہ چاہتے ہین حَتّٰى يَرَوُا یہانتک کہ دیکھین الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○ عذاب دردناک کہ اونکے نامزد ہوا اور عذاب نازل ہونے کے بعد ایمان اونھین کچھ نفع نہ پہونچائیگا جسطرح قوم فرعون اور اگلی سب امتون کو فائدہ نہ کیا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ تبیان مین لکھا ہے کہ اکثر نحوی اس بات پر ہین کہ لولا یہان پر واسطے نافیہ کے معنی مین ہے یعنی نہ تھے کسی دیہہ کے لوگ گناہگار دیہات مین سے کہ عذاب نازل ہونے کے وقت اٰمَنَتْ ایمان لائے فَنَفَعَهَا پھر نفع دیا اوس گاؤن والون کو اِيْمَانُهَا اونکے ایمان نے اوسوقت اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ مگر قوم یونس علیہ السلام کو کہ وہ لَمَّا اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ جب ایمان لائے تو اوٹھا لیا ہمنے اور لیگئے ہم اونسے عَذَابَ الْخِزْيِ عذاب رسوائی کو فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین وَمَتَّعْنٰهُمْ اور فائدہ دیا ہمنے اونھین اِلٰى حِيْنٍ ○ اونکی اجل پہونچنے تک اور یہہ معنی جو کہے گئے اسکی تقدیر پر اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ مین استثنا متصل ہوتا ہے اور ایمان باس کا نفع اسی قوم کے ساتھ خاص ہیگا اور آیہ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا کے حکم سے مستثنی ہوگا اور مفسرون کی ایک جماعت اس بات پر ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ عذاب دیکھنے کے قبل دیہات والے کیون نہ ایمان لائے اور کیون نہ اونھون نے جلدی کی کہ اونکا ایمان اونھین فائدہ دیتا مگر یونس علیہ السلام کی قوم نے جب عذاب کے آثار دیکھے تو ایمان لانے مین اونھون نے دیر نہین لگائی کہ جب عذاب آلیتا تو وہ ایمان لاتے اس تقدیر پر استثنا منقطع ہوگا اور حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ مختصر طور پر یہہ ہے کہ حق تعالی نے اونھین نینوی کی طرف بھیجا زمین موصل مین اور اونھون نے مدت تک اون لوگون کو خدا کی طرف بلایا لوگ انکار کرکے اونھین رنج پہونچاتے تھے آخر تنگ آکر حضرت یونس علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الہی اسد برس سے میری قوم نے میری تکذیب کی اب تو انپر عذاب نازل کر حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ اپنی قوم کو خبر کردے کہ تین دن یا چالیس دن کے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا یونس علیہ السلام نے اونھین خبر کردی اور قوم مین سے نکلکر ایک پہاڑ کی دراڑ مین چھپ رہے جب وقت موعود قریب آیا تو حق تعالی نے مالک علیہ السلام کو جو دوزخ پر متعین ہین حکم دیا کہ ایک جو کی قدر دوزخ کی گرم ہوا اوس قوم پر چلاؤ مالک حکم الٰہی بجا لائے اور وہ گرم ہوا ابر سیاہ یا غلیظ دھوین اور آگ کی چنگاریون کی صورت پر آئی اور شہر نینوی کو گھیر لیا شہر والے سمجھ گئے کہ یونس علیہ السلام نے سچ کہا تھا سب اپنے بادشاہ پاس آئے وہ مرد عاقل تھا بولا کہ یونس علیہ السلام کو بلاؤ ہرچند ڈھونڈھا وہ نہ ملے بادشاہ بولا کہ اگرچہ یونس علیہ السلام چلے گئے مگر جس خدا کی طرف ہمین بلاتے تھے وہ تو موجود ہے اور جانتا سنتا ہے اب اور کچھ چارہ نہین مگر یہہ کہ اوسی کی درگاہ مین ہم سب عاجزی اور زاری کرین پھر بادشاہ ننگے سر ننگے پاؤن موٹا کپڑا اوڑھے ہوے اور رعایا بھی اسی ہیئت پر صحرا کی طرف چلے عورت مرد چھوٹے بڑے سب نے نالہ و زاری کی لڑکون کو ماؤن سے چھوڑا لیا تھا اور ایکبار سب نے اپنی نیتین خالص کرکے زور سے کہا کہ یا اللہ یونس علیہ السلام جو کچھ لیکر آئے ہم سب اوسپر ایمان لائے اور ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے محرم کی دسوین تاریخ تک سب اسی طرح نالہ و زاری کرتے رہے اور ان چالیس روز مین نالہ و زاری سے آسودہ نہوے ماندگی اور بیچارگی کی حالت مین علیکے ہی گئے **مثنوی** چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم ✽ گر تو برانی بکہ رو آوریم ✽ بے طربیم از ہمہ سازندہ ✽ جز تو ندا ریم نوازندہ ✽ پیش تو گستہ سر و پا آمدیم ✽ ہم بامید تو خدا آمدیم ✽ پچھلے لوگون نے عرض کی کہ خداوندا یونس علیہ السلام نے ہمسے کہا تھا

کہ میرے خدا نے کہا ہی کہ تم لونڈی غلام مول لیکر آزاد کرو اے اللہ ہم تیرے بندے ہین تو اپنے فضل وکرم سے ہمین عذاب سے آزاد کر کچھ لوگ رو کر
کہتے تھے کہ اے ہمارے اللہ یونس علیہ السلام نے ہمین خبر دی تھی کہ تو نے حکم فرمایا ہی کہ بیچارون اور عاجزون کی دستگیری کرو ہم بیچارے اور عاجز ہین
تو اپنے فضل سے ہماری دستگیری کر اور بعضے لوگ یون عرض کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار یونس علیہ السلام تیرے فرمانے کے بموجب
حکم کرتے تھے کہ جو کوئی تم پر ظلم کرے تو تم معاف کرو خداوندا ہم نے گناہ کے سبب سے اپنے اوپر ظلم کیا تو ہمین معاف فرما اور ایک گروہ اسطرح التجا
کرتا تھا کہ اے خدا یونس علیہ السلام ہم سے کہتے تھے کہ میرے پروردگار نے فرمایا ہی کہ سوال کرنے والون کو رد نہ کرو ہم تیری درگاہ مین سوال
کرتے ہین ہمارا سوال رد نہ کر **نظم** ما تہیدستان برآوردیم دستے در دعا ؛ نقد فیضے نہ برین دست گنہکار ہمہ ؛ قاضی حاجات و پریشان و
محتاجان توئی ؛ پس روا کن از کرم حاجات بسیار ہمہ ؛ غرض کہ چالیسوین روز کہ جمعہ اور عاشورے کا دن تھا اونکی دعا کا اثر ظاہر ہوا
دیوان رحمت سے پروانۂ نجات لکھا گیا اور ابر کی سیاہی دفع ہوئی ابر رحمت نے اونکے سرون پر سایہ کیا یونس علیہ السلام چالیس
دن کے بعد نینوی کی طرف متوجہ ہوے اور چاہا کہ قوم کی خبر لین جب شہر کے قریب پہونچے اور یہ حال دیکھا تو اونہین نہایت رنج ہوا
کہ مین نے تو اونہین عذاب سے ڈرایا تھا اور عذاب رحمت سے بدل گیا اب اگر مین اس شہر مین جاؤنگا تو ضرور مجھے جھوٹا کہینگے
یہ خیال کرکے صحرا کی راہ لی اور اونکا دریا مین جانا اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہونا انشاء اللہ تعالی سورۂ انبیا اور سورۂ صافات مین
مذکور ہوگا **وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ** اور اگر چاہتا رب تیرا تو **لَاٰمَنَ** البتہ ایمان لاتا **مَنْ فِي الْاَرْضِ** جو کوئی زمین مین ہی
كُلُّهُمْ جَمِيْعًا کل اونکے سب لکھا ہی کہ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے ایمان پر بہت حریص تھے
جب وہ لوگ ایمان نہ لاتے تو آپ کے دل بے غل کو ملال ہوتا تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور خلق کے ایمان کو اپنی مشیت کے
ساتھ وابستہ کیا اور فرمایا کہ **اَفَاَنْتَ** کیا پھر تو **تُكْرِهُ النَّاسَ** زبردستی کرتا ہی لوگون کو **حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ** ○
تا کہ ہو جائین وہ مومن بغیر میری مشیت کے اور یہ آیت آیۂ قتال سے منسوخ ہی **وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ** اور نہین چاہیے
اور نہین ہی کسی کو **اَنْ تُؤْمِنَ** یہ کہ ایمان لائے **اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ** مگر اللہ کے ارادے اور توفیق اور حکم سے **وَيَجْعَلُ**
الرِّجْسَ بکر نے نجعل نون سے متکلم کا صیغہ پڑھا ہی یعنی مقرر کرتے ہین ہم عذاب یا غصہ کرتے ہین ہم یا مسلط کرتے ہین ہم
شیطان کو اور حفص نے یے سے غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی خدا غضب کرتا ہی **عَلَى الَّذِيْنَ** اون لوگون پر جو **لَا يَعْقِلُوْنَ** ○ ہے
نہین سمجھتے آیتین اور دلیلین **قُلِ انْظُرُوْا** کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے جو نشانیان مانگتے ہین کہ
دیکھو دیدۂ دل سے یا ان آنکھون سے کہ **مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ** کیا کچھ ہی آسمانون مین عجائب فطرت **وَالْاَرْضِ**
اور زمین مین بدائع قدرت سے تا کہ وہ تمہارے واسطے کمال صنعت الہی اور منتہاے علم وحکمت پادشاہی پر دلیل ہو
وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ اور دفع نہین کرتین آیتین **وَالنُّذُرُ** اور ڈرانے والون یعنی رسولون کی باتین مین لینا
عذاب الہی کو **عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ** ○ اوس گروہ سے جو میرے علم اور حکمت مین ٹھہرے ہوے ہین کہ ایمان نہ لائینگے
فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ پھر کیا امید نہین رکھتے یہ مشرک **اِلَّا** مگر دنون کی یعنی واقعات کی **مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ** مثل واقعات

اُن لوگون کے جو خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ گذر گئے پہلے اونسے جیسے عاد و ثمود و اصحاب ایکہ لہ اول ہو تفکہ اس سے عذاب نازل ہونا مرا دہی
قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا کہ کہ انتظار کرو عذاب کا کہ تمپر نازل ہوگا اِنِّیْ مَعَكُمْ تحقیق کہ مین تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝
منتظرون مین سے ہون تمھارے ہلاک ہونے کا ثُمَّ نُنَجِّیْ پھر نجات دی ہمنے رُسُلَنَا اپنے رسولون کو جب اونکے
جھٹلانے والون پر عذاب نازل ہوا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اون لوگون کو بھی جو ایمان لائے تھے اون
رسولون کا كَذٰلِكَ جسطرح رسولون کو اور راونکی پیروی کرنے والون کو ہمنے نجات دی اسی طرح حَقًّا عَلَیْنَا وعدہ صحیح
اور درست ہمارا ہی کہ مشرکون کو ہلاک کرتے وقت نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ع نجات دین ہم ایمان والون کو کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور راونکے اصحاب اور راونکی پیروی کرنے والے ہین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے
لوگو یہ خطاب اہل مکہ کی طرف ہی اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ اگر ہو تم شک مین مِّنْ دِیْنِیْ میرے دین کی صحت سے تو مین
اپنا دین تمھارے واسطے بیان کرتا ہون کہ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ پس نہین عبادت کرتا مین اونکی جنھین تَعْبُدُوْنَ
تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا کہ بت اور ملائکہ ہین وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ اور مگر عبادت کرتا ہون
خدا کی الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ وہ خدا جو مار ڈالتا ہی تمھین اور مار ڈالنے کی تخصیص تہدید کے واسطے اس لیے ہی کہ مشرکون کا
مرنا اونکے عذاب کی میعاد ہی وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون اَنْ اَكُوْنَ یہ کہ ہون مین مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان
لانے والون مین سے احکام الٰہی اور اخبار انبیا علیہم السلام پر وَاَنْ اَقِمْ اور یہ حکم مجھے کیا ہی یا وحی بھیجی ہی مجھپر یہ کہ قائم
رکھو وَجْهَكَ اپنا عمل لِلدِّیْنِ دین کے واسطے یعنی اوسے خالص کرے حَنِیْفًا درحالیکہ سب دینون سے دین اسلام کی
طرف تم مائل ہو وَلَا تَكُوْنَنَّ اور نہو تو مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ مشرکون مین سے یہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر کی
طرف ہی وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مَا لَا یَنْفَعُكَ اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے تجھے اوسکو پکارنا
وَلَا یَضُرُّكَ اور نہ ضرر پہونچائے تجھے اوسکو چھوڑ دینا فَاِنْ فَعَلْتَ پس اگر کریگا تو یعنی ایسی چیز کو پکاریگا فَاِنَّكَ
تو بیشک تو اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اوسوقت ظالمون مین سے ہوگا کہ بے محل پکاریگا وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ
بِضُرٍّ اور اگر پہونچائے خدا تجھے مرض یا شدت یا محتاجی فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ تو کوئی دفع کرنے والا اور باز رکھنے والا نہین اوسے
اِلَّا هُوَ مگر وہی جو اللہ ہی وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ اور اگر چاہے تجھے صحت اور راحت اور غنی کر دینا فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ
تو کوئی دفع کرنے والا اور باز رکھنے والا نہین اوسکے اس فضل کو اور ضمیر کی جگہ لفظ فضل لانا اس بات کی دلیل ہی کہ حق تعالی
بندون کے بغیر استحقاق اونپر فضل کرنے والا ہی خیر کے ارادے کے ساتھ **بیت** درویش تو بر مصلحت خویش چہ دانی + خوش باش
کہ کرنست کہ نے مصلحتے نست + یُصِیْبُ بِهٖ پہونچاتا ہی اپنا فضل مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے
بندون مین سے وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور وہ ہی بخشنے والا تو گناہ کے ساتھ اوسکی مغفرت سے ناامید نہو الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہی
تو عبادت کر کے اوسکی رحمت کی امید رکھو قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ کہہ کہ اے لوگو قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ تحقیق کہ آیا تمھارے پاس

ع ۱۱

کلام صحیح یا پیغمبر سچا مِن رَّبِّكُمْ تمہارے رب کے پاس سے اور تحقیق نہیں کچھ عذر نہ باقی رہا فَمَنِ اهْتَدَىٰ پس جسنے راہ پائی ایمان اور اطاعت کی فَإِنَّمَا يَهْتَدِي تو سوا اسکے نہیں کہ وہ راہ پاتا ہی لِنَفْسِهِ اپنی ذات کے واسطے یعنی اوس راہ پانے کا فائدہ اوسی کو ہی وَمَن ضَلَّ اور جو شخص گمراہ ہوا انکار اور تکذیب کے سبب سے فَإِنَّمَا يَضِلُّ تو یہی ہی کہ وہ گمراہ ہوتا ہی عَلَيْهَا اپنی ذات پر یعنی اوس گمراہی کا وبال اوسی پر ہی وَمَا أَنَا اور نہیں ہوں میں عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ تم پر نگہبان کہ تمہارا کام میرے حوالہ ہو گیا ہو دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ آیت سیف اس آیت کی ناسخ ہی وَاتَّبِعْ اور پیروی کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ اوس چیز کی جو وحی کیجاتی ہی تیری طرف خود اوسپر عمل کرکے اور دوسروں کو پہونچا کر وَاصْبِرْ اور صبر کر دعوت اسلام پر اور اوس ایذا پر جو تجھے پہونچتی ہی اور تحمل اختیار کر حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ یہانتک کہ حکم کرے اللہ تیری نصرت کا یا بت پرستوں کو قتل کرنے کا اور اہل کتاب سے جزیہ لینے کا حکم فرمائے وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ اور وہ بہتر ہی حکم کرنے والوں کا اسواسطے کہ اوسکے حکم میں خطا اور طرفداری اور ظلم نہیں ہی یا چھپی ہوئی باتوں پر مطلع ہی اور گواہ کا محتاج نہیں

بیت ــ از سپیدی تا سیاہی گیر و تا لوح و قلم ✽ یک رقم از خط حکمش وہو خیر الحاکمین ✽

ع ۱۱

ایاتها ۱۲۳ — رکوعاتها ۱۰ — کلماتها ۱۹۳۷ — حروفها ۹۴۲۳

مِائَةٌ وَثَلٰثٌ وَعِشْرُونَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ
ایک سو تئیس آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	سورہ ہود مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ

الٓرٰ تفسیر احقاف میں فرمایا ہی کہ اصطلاح وضعی اور عرفی کی بہ نسبت حروف مقطعہ سے جو مراد ہی وہ فہم میں نہیں آتی تو حروف مقطعہ کے معنی پوشیدہ بھید ہیں اور اسی قول کی تائید یہ بات کرتی ہی کہ شعبی سے مقطعات کے معنی لوگوں نے پوچھے اونھوں نے فرمایا کہ یہ اللہ کا بھید ہی اسے نہ پوچھو اور بعضے اس بات پر ہیں کہ الٓرٰ کے معنی یہ ہیں کہ اَنَا اللّٰہُ اَرٰی یعنی میں خدا ہوں کہ دیکھتا ہوں مطیعوں کی طاعت اور عاصیوں کی معصیت اور ہر ایک کو اوسکے عمل کے مناسب جزا دونگا تو اس کلمہ میں وعدہ اور وعید دونوں ہیں كِتَابٌ یہ کتاب ہی اور اسکی صفت یہ ہی أُحْكِمَتْ مضبوط کی گئی ہیں آيَاتُهُ اسکی آیتیں دلیلوں سے یا نظم محکم کے ساتھ منتظم کی گئی ہیں جیسے مستحکم عمارت کہ خلل اور نقصان کو اوسمیں دخل ہی نہیں ثُمَّ فُصِّلَتْ پھر جدا کی گئی سورت سورت اور آیت آیت یا مفصل کی گئی ہی اوسمیں وہ چیزیں بندے جسکے محتاج ہیں یعنی بیان کی گئی ہی مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ پاس سے حکم کرنے والے یا حکمت دینے والے خَبِيرٍ ۝ جاننے والے کے جو سب چیزیں جانتا ہی أَلَّا تَعْبُدُوا اسواسطے کہ نہ عبادت کرو إِلَّا اللَّهَ مگر خدا کی إِنَّنِي لَكُم تحقیق کہ میں تمہارے واسطے مِّنْهُ اوس سے یعنی اوسکے حکم سے نَذِيرٌ ڈرانے والا ہوں شرک اور زیادتی کے عذاب سے وَبَشِيرٌ ۝ اور خوشخبری دینے والا ہوں توحید اور ایمان کے ثواب کی وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا اور آیات کا مضبوط کرنا اور مفصل کرنا اسواسطے ہی کہ تم بخشش چاہو رَبَّكُمْ اپنے رب سے گذرے ہوئے گناہوں کی ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ پھر توبہ کرو اوسکی درگاہ میں گناہوں سے زمانہ آیندہ میں يُمَتِّعْكُم تاکہ فائدہ دے تمھیں مَّتَاعًا حَسَنًا فائدہ اچھا یعنی عمر دراز عطا فرمائے تاکہ لوگ تم سے فائدہ اوٹھائیں یا تمھیں زندگی عنایت کرے امنی اور تندرستی کی حالت میں

اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اوسوقت تک جونام رکھا گیا ہی کہ اوسپر عمر اخیر ہوتی ہی محققون نے کہا ہی کہ جو کچھ نعمت ہاتھ آئے اوسپر راضی رہنا اور جو رنج و محنت پہونچے اوسپر صبر کرنا متاع حسن ہی امام قشیری قدس سرہ کے لطائف مین مذکور ہی کہ متاع حسن یہ ہی کہ لوگون کی حاجت اوسکے ہاتھ پر چھوڑی جائے وَّیُؤْتِ اور تاکہ دے حق تعالی کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ ہر بڑائی والے کو جو دین مین بڑا ہی فَضْلَهٗ ثواب اور جزا اوسکی بڑائی کی دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذو فضل یعنی بڑائی والا وہ شخص ہی جسکی نیکیان برائیون سے فاضل اور زیادہ ہون حضرت جبر ہجانی قدس سرہ نے کہا ہی کہ ذو فضل وہ شخص ہی کہ دیوان ازل مین جسکے نام فضل کا نشان لکھا ہو تو پیدا ہونے کے بعد البتہ وہ اوس فضل سے مشرف ہوگا مصرع آنرا کہ خداوند از و باز نگیرند ✲ وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر تم ہی کافر و پھر جاؤ اسلام سے یا انکار کرو میری متابعت سے فَاِنِّیْٓ تو بیشک مین اَخَافُ عَلَیْكُمْ ڈرتا ہون مین تیر عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ○ عذاب سے بڑے دن کے کہ وہ قیامت کا دن ہی اور تیسیر مین لکھا ہی کہ جنگ بدر کا دن ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شدت اور مشقت کا دن اس سے مراد ہی اور وہ قحط اور فاقہ کا ایسا سخت دن ہی کہ مردہ اور مردار وہ کھاتے تھے اِلَی اللّٰهِ خدا کی جزا کی طرف مَرْجِعُكُمْ پھرنا ہی تمکو وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ اور وہ سب چیزون پر دوبارہ زندہ کرنے ثواب دینے عذاب کرنے پر قَدِیْرٌ ○ قادر ہی لکھا ہی کہ سب مشرک بیباک جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت رکھتے تھے اور مصلحت کی وجہ سے وہ عداوت چھپانے مین کوشش کرتے تھے اونھون نے ایکدن باہم ملاقات کی اور آپس مین یہ بات کہی کہ جب ہم پردے چھوڑ دین اور اپنے تئین کپڑون مین چھپالین اور اپنے سینے محمد کی عداوت مین فراہم کرلین تو کوئی اوس عداوت پر کیونکر اطلاع پائیگا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ جان لو تم کہ وہ یعنی کافر یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ فراہم کرلیتے ہین اپنے سینے ہمارے حبیب کی عداوت پر یا دوہرے کرلیتے ہین اپنے سینے سینے دوہرے کرلینا دل مین بھید چھپا رکھنے سے عبارت ہی یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت دل کے اندر رکھتے ہین لِیَسْتَخْفُوْا تاکہ پوشیدہ رکھین مِنْهُ خدا سے اَلَا حِیْنَ آگاہ ہو جاؤ کہ جسوقت یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ لا سر پر کھینچتے ہین اپنے کپڑے اور اپنے بچھونے پر جگہ پکڑتے ہین تو یَعْلَمُ جانتا ہی اللہ مَا یُسِرُّوْنَ جو کچھ چھپاتے ہین سینے مین وَمَا یُعْلِنُوْنَ اور جانتا ہی جو کچھ ظاہر کرتے ہین زبانون سے اونکی پوشیدہ اور ظاہر بات خدا کے علم مین یکسان ہی اِنَّهٗ عَلِیْمٌ تحقیق کہ وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ بھیدون کو جو سینون مین ہین اور بعضون نے کہا کہ ذات الصدور دل ہین حق تعالی وہ باتین جانتا ہی جو دلون مین چھپی ہین بیت ای کہ در دل نہان کنی سرّے ✲ آنکہ دل آفریدہ میداند ✲ لکھا ہی کہ یہ آیت اخنس بن شریق کی شان مین نازل ہوئی کہ وہ ایک مرد باتین بنانے والا اور شیرین زبان تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت مین آتا اور خوش آیندہ باتین کرتا اور اتحاد و یکجہتی اور خیر خواہی کا دم بھرتا اور اوسکا باطن ظاہر کے خلاف تھا باطن اندھیرا تھا اور ظاہر روشن دکھاتا تو حق تعالی نے اوسکا خبث عقیدت اس آیت سے ظاہر کر دیا کہ کوئی شخص اوسکے ظاہر کی صفائی دیکھکر اوسکے باطن کی تاریکی اور سیاہی سے غافل نہو جائے شیخ طریقت قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ منافق سانپ کے مشابہ ہی اوسکے اندر تو زہر بھرا ہی اور ظاہر مین نقش و نگار ہین بیت صورت ظاہر ندارد اعتبار ✲ باطنے باید مبرا از غبار ✲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اور نہیں ہی کوئی چلنے والا فِي الْأَرْضِ زمین میں اس سے سب حیوانات مراد ہیں إِلَّا عَلَى اللَّهِ مگر اللہ پر ہے رِزْقُهَا رزق اوسکا فضل کرنے اور رحمت کی راہ سے لفظ علی کا لانا کہ شرع میں وجوب کی قید ہی مرزوق کو رزق پہونچنے کی تحقیق ہونے کی جہت سے ہی اور بعضوں نے کہا کہ علی من کے معنی میں ہی یعنی سب کی روزی اللہ سے ہی یا الی کے معنی میں ہی یعنی سب کی روزی اوس کی طرف مفوض ہی اگر چاہے اوسمیں وسعت دے اگر چاہے قلت کرے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی حق تعالی مُسْتَقَرَّهَا حیوان کے قرار کی جگہہ اوسکی زندگی میں وَمُسْتَوْدَعَهَا اور اوسکے سونپنے کی جگہہ مرنے کے بعد صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ مستقر حیوان کے رہنے کی جگہہ ہی زمین پانی ہوا میں اور مستودع اوسکے قرار کی جگہہ ہی اپنی خواہش سے قرار پکڑنے کے قبل جیسے صلب رحم بیضہ كُلٌّ سب جو بیان ہوے حیوانات اور رزق اور یاد انکے مستقر اور مستودع مذکور اور لکھے ہوے ہیں فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○ کتاب روشن یعنی لوح محفوظ میں وَهُوَ الَّذِي اور وہ ہی جسنے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ پیدا کیے آسمان اور زمینیں فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ روز میں دنیا کے دنوں میں سے کہ پہلا روز ہفتہ کا دن ہوتا ہی اور اخیر روز جمعہ وَكَانَ اور تھا زمین آسمان پیدا کرنے کے قبل عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ عرش اوسکا پانی پر چند تفسیروں میں لکھا ہی کہ ابتداے خلقت میں حق تعالی نے ایک یاقوت سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اوسے دیکھا وہ جوہر پانی ہو گیا پھر حق تعالی نے ہوا پیدا کی اور پانی کو ہوا پر رکھا اور عرش کو پانی کے اوپر جگہہ دی اور پانی پر عرش کے ہونے اور ہوا پر پانی کے ٹھہرنے میں فکر کرنے والے بندوں کو بڑی عبرت لینا ہی اور حق تعالی نے آسمان زمین عرش پانی ہوا کو اسواسطے پیدا کیا لِيَبْلُوَكُمْ تاکہ آزمائے تمھیں یعنی آزمانے والوں کا معاملہ کرے تاکہ کھل جائے کہ أَيُّكُمْ کون تم میں سے أَحْسَنُ عَمَلًا بہتر ہی عمل کی رو سے یعنی اس نعمت پر کسکا شکر بڑھا ہوا ہی یا عرش پانی پر ہونے اور پانی ہوا پر ٹھہرنے کی تصدیق کسے کامل ہی وَلَئِنْ قُلْتَ اور اگر کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ بیشک تم اوٹھائے جانے والے ہو مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ موت کے بعد تو لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ضرور کہینگے وہ لوگ جو کافر ہوے کہ إِنْ هٰذَا نہیں ہی یہ بات جو اوٹھائے جانے کے باب میں کہتے ہو إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ○ مگر جادو ظاہر کے مثل فریب یا باطل ہونے میں وَلَئِنْ أَخَّرْنَا اور اگر تاخیر کریں ہم عَنْهُمُ الْعَذَابَ اونسے عذاب جو ہمنے وعدہ کیا ہی إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ اوس وقت تک جو گنا گیا ہی یعنی وقت معلوم تک تو لَيَقُولُنَّ البتہ کہینگے ہنسی کی راہ سے کہ مَا يَحْبِسُهُ کیا چیز روکتی ہی عذاب کو نازل اور واقع ہونے سے أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ خبردار ہو جاؤ کہ جسدن آئیگا عذاب اونپر کہ وہ بدر کا دن ہی تو لَيْسَ مَصْرُوفًا نہ ہوگا وہ عذاب پھیرا گیا عَنْهُمْ اونسے یعنی جب عذاب کا وقت آجائیگا تو کسی طرح اونپر سے عذاب دفع نہ کیا جائیگا دمیاطی نے فرمایا کہ یہ عذاب ہنسنے والوں کو جبرئیل علیہ السلام کا قتل کرنا ہی چنانچہ آیہ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی اور یہ مضمون انشاء اللہ تعالی سورہ حجر میں مذکور ہوگا وَحَاقَ بِهِمْ اور احاطہ کریگا اونھیں ماضی کو مستقبل کی جگہہ پر لانا تحقق وقوع کی جہت سے ہی گویا کہ اونھیں گھیر لیا مَا كَانُوا اوس چیز نے کہ تھے نادانی کی وجہ سے بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ○ ع ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے اور اوسکے آنے کی جلدی کرتے تھے وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ اور اگر چکھائیں ہم

ع ۸

یعنی ہم دین آدمی کو مِنَّا رَحْمَةً اپنے پاس سے رحمت اور نعمت اور وہ اوسکا مزہ پالئے ثُمَّ نَزَعْنٰهَا پھر چھین لین ہم وہ مِنْهُ
اوس سے تو اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ بیشک وہ نا امید ہے بے صبری کی جہت سے اور ہمارے کرم پر اعتماد نہونے کی وجہ سے كَفُوْرٌ ناشکر ہے
پہلی نعمت مین وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ اور اگر چکھائین ہم اوسے نَعْمَآءَ بہتری جیسے تندرستی اور مالداری بَعْدَ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ بعد سختی کے جو اوسے پہونچی ہو جیسے بیماری اور محتاجی تو لَيَقُوْلَنَّ البتہ کہیگا کہ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ
گئین برائیان مجھسے یعنی مصیبتین اور سختیان جو مجھے بری معلوم ہوتی تھین وہ مجھسے دور ہوگئین اِنَّهٗ تحقیق کہ انسان
لَفَرِحٌ البتہ خوش ہے نعمت پر اور مغرور ہے اوسکے سبب سے فَخُوْرٌ اترانا اور فخر کرنے والا لوگون پر اور خوشی اور فخر نے
نعمت کے شکر اور اوسکا حق ادا کرنے سے اوسے غافل کر دیا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا مگر وہ لوگ جنھون نے صبر کیا سختی اور بلا مین
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور اونھون نے کیے نیک کام یعنی لوازم شکر ادا کیے راحت و مصیبت مین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو صبر اور
شکر کی صفت سے موصوف ہین لَهُمْ اونکے واسطے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہے گناہون کی وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور اجرت بڑی کہ
اوسمین سے تھوڑی سی جنت ہے شیخ العالم نے فرمایا کہ جنت مین ایک نعمت ہے کہ جنت کی اور نعمتین اوسکے سامنے حقیر اور ناچیز ہین یعنی انوار
لقا کا مشاہدہ بیت مارا بہشت بہر لقاے تو در خور ست ٭ ورنہ بے پرتو جمال تو جنت محقر ست ٭ لکھا ہے کہ عرب کے کافر تعصب و عناد کے
ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزات بے دھڑک مانگ بیٹھتے اور کلام مجید سے اہانت اور ٹھٹھے بازی کے ساتھ پیش آتے
اونکی بے دھڑک باتون مین سے ایک یہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ مردود کہہ بیٹھتے کہ خدا نے تجھے خزانہ کیون نہ دیا
یا فرشتہ کو تیری تصدیق کے لیے کیون نہ بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی دعوت نہ قبول کرتے اور ٹھٹھے بازی اور مسخرہ پن سے
تنگدل ہوتے تھے حق تعالی نے ادائے رسالت اور اونکے رد و انکار مین عدم ولایت سے آپ کو خوش کرنے کے واسطے یہ آیت
نازل کی کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ پس شاید کہ تو ترک کرنے والا ہو امام ماتریدی کہتے ہین کہ یہ استفہام نہی کے معنی مین ہے
یعنی ترک نہ کر بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى کچھ اوس چیز مین سے جو وحی کی گئی اِلَيْكَ تیری طرف یعنی وہ چیز جو مشرکون کی راے کے
خلاف ہے جیسے اونکے باطل معبودون کو برا کہنا وَضَآئِقٌۢ بِهٖ اور تنگ ہے اوسے ظاہر کرنے کے ساتھ صَدْرُكَ تیرا سینہ
اَنْ يَّقُوْلُوْا اس خیال سے کہ کہین وہ کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہ بھیجا گیا عَلَيْهِ كَنْزٌ اوسپر خزانہ کہ لوگون پر خرچ کرے
اور اوس خزانے کے سبب سے لوگ اوسکے تابع ہو جائین اَوْ جَآءَ مَعَهٗ یا کیون نہ آیا اوسکے ساتھ مَلَكٌ فرشتہ اوسکی نبوت پر گواہی
دینے کو تو اے ہمارے حبیب تم ان باتون کے سبب سے رسالت ادا کرنے اور احکام پہونچانے سے باز نہ رہو اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ سوا اسکے
نہین کہ تو ڈرانے والا ہے اور تیرے ذمے ڈرا دینا ہے پس تو اپنے اس کام مین تقصیر نہ کر اور اونکے رد و انکار سے تنگدل کیون ہونا چاہیے
بیت در شب مہتاب مہ را بر سماک ٭ از سگان و وع وع ایشان چہ باک ٭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزون پر وَّكِيْلٌ
گواہ ہے یا نگہبان یا اوسکا کام بنانے والا جو اپنا کام اوسپر چھوڑ دے اور اوسکی حفاظت کرنے والا جو اپنے تئین اوسکے سپرد کر دے
تو اوسی پر توکل کر اور بہر حسد اور عناد کرنے والے کے کہنے سننے سے باک نہ رکھ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہین کافر کہ افْتَرٰىهُ

محمد افترا کر لیتا ہی جو کچھ کہتا ہی کہ مجہپر وحی آتی ہی یعنی خود قرآن بنالیتا ہی قُلْ فَأْتُوا کہہ کہ پھر لاؤ بِعَشْرِ سُوَرٍ دس سورتین مِّثْلِهِ قرآن کے مثل بیان اور خوبی نظم مین مُفْتَرَيَاتٍ افترا کی ہوئی اپنی طرف سے یعنی تمھین یہ زعم ہی کہ قرآن اپنی طرف سے بنا سکتے ہین اور میری طرف بھی گمان کرتے ہو کہ مین خود قرآن بنالیتا ہون تم عرب کے فصیح لوگ ہو چاہیے کہ تم بھی ایسا کلام بنالینے پر قادر ہو بلکہ تمھین اس بات پر مجھسے زیادہ قدرت ہی اسواسطے کہ قصص اور اخبار سے تمھین واقفیت ہی اشعار کہنے کی تمھین قدرت ہی وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ اور پکارو اپنی مدد کے واسطے جسے چاہتے ہو مِّن دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ یہ کلام بنایا ہوا ہی اور جب وہ لوگ قرآن کے مثل دس سورتین لانے سے عاجز ہوے تو دوسری آیت نازل ہوئی کہ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ یعنی اوسکے مثل ایک ہی سورت لاؤ اور ویسی ایک سورت لانے مین بھی اونکی عاجزی سب پر ظاہر ہو گئی فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ پس اگر نہ قبول کیا اونھون نے تمسے وہ جو تمنے کہا کہ ایک ہی سورت ایسی لاؤ مخاطب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور جمع کی ضمیر تعظیم کے واسطے ہی اور بعضون نے کہا کہ ایمان والے مراد ہین اسواسطے کہ یہ بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کے واسطے کافرون سے سورت طلب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تم ہمارے رسول کو مفتری کہتے ہو جسے اونکا بنایا اور افترا کیا ہوا جانتے ہو ویسا ہی تم بھی بنالاؤ اور مقابلہ کرو تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر کافرون نے اس بات کا جواب ندیا فَاعْلَمُوا تو جان لو کہ أَنَّمَا أُنزِلَ جو کچھ نازل کیا گیا بِعِلْمِ اللَّهِ ساتھ علم الٰہی کے ہی یعنی اوس علم سے ملا ہوا ہی جو خاص خدا ہی کو ہی اور وہ علم بندون کی مصلحتون کا ہی اور اوس چیز کا جو بندون کے کام آئے معاش اور معاد مین وَأَن لَّا إِلَٰهَ اور جان لو یہ کہ نہین ہی کوئی معبود عبادت کے لائق إِلَّا هُوَ مگر وہ جو ایسا علم رکھتا ہی کہ اوسکا غیر نہین رکھتا اور ایسی چیز پر قادر ہی جو اوسکے سوا کوئی نہین کرسکتا فَهَلْ أَنتُم پس کیا ہو تم مُّسْلِمُونَ ۝ ثابت اسلام پر یہ استفہام امر کے معنی پر بھی ہو سکتا ہی یعنی اسلام پر ثابت رہو کہ قرآن کا اعجاز تمھین تحقق ہو گیا مَن كَانَ جو کوئی پست ہمتی کی وجہ سے يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا چاہے زندگی دنیا کی وَزِينَتَهَا اور اوسکی زینت اپنے نیک کامون کے مقابلہ مین اس سے منافق یا ریاکار یا یہود و نصارا مراد ہین اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یہ بات سب لوگون کے واسطے عام ہی جو کوئی نیک کام کرکے دنیا کا فائدہ چاہے اور آخرت پر نظر نہ کرے نُوَفِّ إِلَيْهِمْ پورا دینگے ہم اونھین أَعْمَالَهُمْ جزا اونکے کامون کی فِيهَا دنیا مین صحت و دولت رزق کی وسعت اولاد کی کثرت وَهُمْ فِيهَا اور وہ دنیا مین لَا يُبْخَسُونَ ۝ نہ کمی کیے جائینگے یعنی اونکی اجرت مین سے کچھ کمی نہ کرینگے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ وہ گروہ وہ لوگ ہین کہ لَيْسَ لَهُمْ نہین اونکے واسطے فِي الْآخِرَةِ آخرت مین إِلَّا النَّارُ مگر آتش دوزخ اسواسطے کہ اونکے اعمال کی اجرت جو کہ تھی وہ تو اونھین ویچکے اور اونکی فاسد نیتین اور باطل ارادے جو باعث عذاب ہین باقی رہگئے وَحَبِطَ اور تباہ ہو گیا مَا صَنَعُوا جو کچھ کیا اونھون نے فِيهَا دنیا مین اسواسطے کہ آخرت کا ثواب تو اخلاص پر موقوف ہی اور وہ عمل مین اخلاص نہ رکھتے تھے وَبَاطِلٌ اور ناچیز ہی حقیقت مین مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ جو کچھ تھے کہ کرتے تھے دکھانے سنانے کو أَفَمَن كَانَ کیا جو کوئی ہو عَلَىٰ بَيِّنَةٍ دلیل پر مِّن رَّبِّهِ

اپنے رب کی طرف سے کہ وہ اوسے راہ صواب بتائے وَيَتْلُوهُ اور پیچھے آئے اوسکی دلیل کے کہ وہ دلیل عقلی ہو شَاهِدٌ مِّنْهُ
گواہ خدا کی طرف سے کہ اوس دلیل عقلی کی صحت پر گواہی دے اور وہ قرآن ہو تو ایسی دلیل والا آدمی کیا اوسکے برابر ہو جو پست ہمت دنیا کی
زینت چاہے اور کام وجہ صواب پر نہ کرے اور کہا ہو کہ دلیل والے اہل کتاب مومن ہین یا ہر ایک مومن مخلص اور شاہد رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہو کہ دلیل والے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور آپکا تابع شاہد ہو کہ وہ
جبریل علیہ السلام ہین یا وہ فرشتہ جو آپکا حافظ تھا یا حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہما یا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صورت کہ جو کوئی چشم انصاف سے دیکھتا انوار حق اور آثار صدق آپکے چہرۂ مبارک مین دیکھ لیتا شعر ای صبح سعادت
ز جبین تو ہویدا ٭ آن حسن پہ حسن ست تبارک و تعالی ٭ بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ دلیل قرآن شریف ہو اور يَتْلُوهُ کے معنی
یہ ہین کہ پڑھتا ہو اوسے اور شاہد جبرئیل علیہ السلام ہین یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک یا قرآن کا اعجاز اور نظم اور اگر
يَتْلُوهُ کو يَتْبَعُهُ کے معنی پر لین یعنی تابع ہو اوسکے تو انجیل شاہد ہو اور زاد المسیر مین لکھا ہو کہ انجیل اگرچہ قبل نازل ہوئی مگر
تصدیق اور بشارت مین قرآن شریف کی تابع ہو وَمِنْ قَبْلِهٖ اور پہلے انجیل سے یا قرآن سے اوسکی تابع تھی كِتٰبُ مُوْسٰى
کتاب موسی کی یعنی توریت اسواسطے کہ وہ بھی نبی امی کی تصدیق اور اونکے پیدا ہونے کی خوشخبری مین قرآن کی تابع یعنی موافق ہو
اِمَامًا حال یہ ہو کہ توریت پیشوا تھی اہل دین کی وَّرَحْمَةً اور سبب بخشش کی تھی اون لوگون کے واسطے جنپر نازل ہوئی
کہ وہ مومن ہین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو دلیل والے ہین يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ایمان لاتے ہین قرآن کے ساتھ وَمَنْ يَّكْفُرْ
بِهٖ اور جو کوئی کافر ہو قرآن کے ساتھ مِنَ الْاَحْزَابِ چند گروہون مین سے کہ مکے والے ہین اور اونمین سے جو گروہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت مین ہو فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ تو دوزخ اوسکے وعدہ کی جگہ ہو اور لامحالہ وہ
دوزخ مین جائیگا فَلَا تَكُ پس نہو تو فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ شک مین اس وعدہ کی جگہ سے اِنَّهُ الْحَقُّ تحقیق کہ یہ وعدہ
صحیح اور درست ہو مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
نہین ایمان لاتے اوسکا اور اوسکی تصدیق نہین کرتے وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص ہو بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اوس سے
جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ یعنی اوسکی وحی کی نفی کرے یا اوسکے واسطے اثبات شریک کرے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ
افترا کرنے والون کا يُعْرَضُوْنَ پیش کیے جائینگے وہ لوگ ٹھہرنے کے مقام پر عَلٰى رَبِّهِمْ اپنے رب پر وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ
اور کہینگے گواہ یعنی وہ فرشتے جو اونکی حفاظت کرتے ہین اور کرام کاتبین یا پیغمبر لوگ امت کے واسطے یا اونکے ہاتھ پانون وغیرہ
گواہی دینگے کہ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہین جنھون نے عناد کی رو سے كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ جھوٹ کہا
اپنے رب پر کہ وہ اولاد والا ہو اور اوسکے شریک ہین اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ آگاہ ہو کہ لعنت خدا کی ہو عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝
ظالمون پر یعنی کافرون پر اور لعنت سے مراد قرب درگاہ سے دوری ہو پھر ظالمون کا حال بیان کرتا ہو اور فرماتا ہو الَّذِيْنَ
يَصُدُّوْنَ وہ لوگ ہین جو باز رکھتے ہین لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی اوسکے دین سے وَيَبْغُوْنَهَا

عِوَجًا اور ڈھونڈھتے ہین یعنی وصف کرتے ہین راہ خدا کو کجی اور ناراستی کے ساتھ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ اور وہ ساتھ آخرت کے
هُمْ كَافِرُونَ وہ کافر ہین ضمیر کا مکرر لانا اسواسطے کہ وہ آخرت کے ساتھ اونکے کافر ہونے کی تاکید ہوجائے أُولَٰئِكَ وہ لوگ
لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ نہین عاجز کرنے والے خدا کو اپنے عذاب سے فِي الْأَرْضِ زمین مین یعنی دنیا مین وَمَا كَانَ لَهُمْ
اور نہین ہے واسطے اونکے مِّن دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے مِنْ أَوْلِيَاءَ کوئی دوستون مین سے کہ عذاب الٰہی کو اونسے رد کرے بلکہ وقف لازم
يُضَاعَفُ زیادہ کیا جائیگا لَهُمُ الْعَذَابُ واسطے اونکے عذاب یعنی دوبارہ اونپر عذاب ہوگا ایک گمراہ ہونے دوسرے
گمراہ کرنے کی وجہ سے مَا كَانُوا نہ تھے کہ دنیا مین يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ سن سکتے تھے یعنی حق بات کو اسواسطے کہ اوسکے سننے مین
وہ بہرے تھے وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ اور نہ تھے کہ دیکھتے قدرت کی نشانیان اسواسطے کہ اونکے دیکھنے مین اندھے تھے
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ وہ لوگ وہ ہین جنھون نے معاملہ کے بازار مین خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ نقصان کیا اپنی ذاتون کا یعنی
اونکا نقصان انھی پر پڑیگا وَضَلَّ عَنْهُم اور کھو گیا اونسے مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ جو کچھ تھے کہ افترا کرتے تھے
بتون کی شفاعت اور ملائکہ کی درخواست لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ بیشک اور بے شبہہ وہ لوگ فِي الْآخِرَةِ آخرت مین هُمُ
الْأَخْسَرُونَ وہ ہین بڑے نقصان کرنے والے سب نقصان کرنے والون مین اسواسطے کہ خدا کی عبادت ہاتھ سے
دیکر بتون کی پرستش اونھون نے مول لی اور عقبائے باقی کی نعمتون پر دنیائے فانی کی متاع اونھون نے اختیار کی اور
اس سودے مین غبن فاحش ہی قطعہ مایہ دین را بدنیا دادن از بے ہمتی ست ✤ زانکہ دنیا جملگی رنج ست و دین
آسایش ست ✤ نعمت فانی ستانی دولت باقی دہی ✤ اندرین سودا خرد داند کہ غبن فاحش ست ✤ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
تحقیق جو لوگ کہ اخلاص کی وجہ سے ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے فرائض ادا
کرکے اور نوافل زیادہ کرکے وَأَخْبَتُوا اور آرام لیا اونھون نے إِلَىٰ رَبِّهِمْ اپنے رب کے ذکر سے یا عاجزی کی
اوس سے یا اوسکے واسطے یا سوا سے منقطع ہوے ہین أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ وہ لوگ رہنے والے ہین جنت کے
هُمْ فِيهَا وہ جنت کے باغون مین خَالِدُونَ ہمیشہ رہنے والے اور باقی ہین مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ صفت ان
دونون گروہ کی جو مومن ہین اور کافر كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ مانند اندھے اور بہرے کے ہے وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ
اور مانند دیکھنے والے اور سننے والے کے ہے هَلْ يَسْتَوِيَانِ کیا برابر ہین یہ دونون فریق مَثَلًا ازروئے صفت اور شباہت مین
یعنی برابر نہین ہین أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا نصیحت نہین پکڑتے ہو ان مثالون سے اور غور و تامل نہین کرتے ہین ع ۲ ۱۶
حق تعالیٰ نے کافرون کو اندھے سے مشابہت اس جہت سے دی کہ قدرت کی نشانیان وہ نہین دیکھتے اور بہرے کے ساتھ اس وجہ
مثال دی کہ وہ کلام الٰہی نہین سنتے اور مومنون کو دیکھنے سننے والے کے ساتھ اس جہت سے مشابہت دی کہ دیکھنے سننے مین مومنون کا
حال کافرون کے حال سے خلاف ہے اور بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ اندھا وہ ہے جو باطل کو حق اور حق کو باطل دیکھے اور بہرہ وہ ہے
جو باطل کو حق اور حق کو باطل سنے اور دیکھنے والا وہ ہے کہ جو حق کو حق دیکھ کر اوسکی پیروی کرے اور باطل کو باطل دیکھ کر اوس سے بچے

اور سننے والا وہ ہی جو حق کو حق سُنے اور اوسپر عمل کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اوس سے پرہیز کرے اور حقیقت مین بصیر یعنی دیکھنے والا
وہ ہی جسکی چشم بصیرت نے نور بی یُبصر کے سُرمے سے روشنی پائی ہو اور سُننے والا وہ ہی جسکا کان بی یَسمع کے گوشوارے سے
آراستہ ہو جو کوئی خدا کے ساتھ دیکھتا ہی وہ خدا کے سوا نہین دیکھتا اور جو کوئی خدا کے ساتھ سنتا ہو وہ خدا کے سوا نہین سُنتا رباعی
گوشے کہ بحق باز بود در ہمہ جاے ✣ او ہیچ سخن نشنود الا ز خدا ے ✣ وان دیدہ کز و نور پذیرید او را ✣ ہر ذرہ بود آیۂ دوست نماے ✣
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو اِلٰی قَوْمِهٖٓ طرف اوسکی قوم کے پھر کہا نوح نے اون لوگون سے
کہ اِنِّیْ لَكُمْ بیشک مین واسطے تمھارے نَذِیْرٌ ڈرانے والا ہون مُّبِیْنٌ ظاہر کرنے والا یعنی جو باتین عذاب کی
موجب ہین اور خلاصی کی جو ہین ہین وہ بیان کرتا ہون یا مین ڈرانے والا ہون اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا ساتھ اس بات کے
نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰهَ مگر خدا کی کہ اگر اوسکی عبادت نکروگے تو اِنِّیْٓ اَخَافُ تحقیق کہ ڈرتا ہون مین عَلَیْكُمْ تمپر
عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ایک دن کے عذاب سے کہ وہ عذاب اوس دن دُکھ دینے والا ہی اور یوم کو الیم کے ساتھ وصف
کرنا اسناد مجازی کے قبیل سے ہی اسواسطے کہ اوس روز رنج والم واقع ہوگا فَقَالَ الْمَلَاُ پس کہا اشراف اور رئیس لوگون نے
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ کہ کافر تھے مِنْ قَوْمِهٖ قوم نوح علیہ السلام مین سے کہ مَا نَرٰىكَ نہین دیکھتے ہین ہم تجھے
اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا مگر بشر مثل اپنے یعنی تجھمین وہ فضیلت ہم نہین پاتے جسکے سبب سے نبوت کے ساتھ تیری تخصیص ہوا اور ہمپر تیری
اطاعت واجب ہوا اونھون نے بشر کی صورت دیکھی اور حقائق انسانی کے ادراک سے غافل ہے مثنوی ہمسری با انبیا برداشتند ✣
اولیا را ہمچو خود پنداشتند ✣ گفتہ اینک ما بشر ایشان بشر ✣ ما و ایشان بستۂ خوابیم و خور ✣ این ندانستند ایشان از عمی ✣ درمیان
فرقے بود بے منتہی ✣ ہر دو گون زنبور خوردند از یک محل ✣ زین یکے شد زہر وزان دیگر عسل ✣ ہر دو گون آہو گیا خوردند و آب ✣ زان
یکے شد خون و زان دیگر مشک ناب ✣ آن دو نی خوردند از یک آبخور ✣ آن یکے خالی و دیگر پر شکر ✣ صد ہزاران ہمچنین اشباہ بین ✣ فرق
شان ہفتاد سالہ راہ بین ✣ وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اور نہین دیکھتے ہین ہم کہ متابعت کی ہو تیری اِلَّا الَّذِیْنَ مگر اون
لوگون نے کہ هُمْ اَرَاذِلُنَا وہ کمینے اور رذلے ہمارے ہین بَادِیَ الرَّاْیِ ظاہر راے مین یعنی تیرا ایمان لائے بے سمجھے بوجھے
یا تیری متابعت کرتے والے سب اراذل ہین ظاہر دیکھنے مین یعنی جو کوئی اونپر نظر کرتا ہی رذیل ہونے کی صفت اونمین دیکھتا ہی وَمَا
نَرٰى لَكُمْ اور نہین دیکھتے ہین ہم تم لوگون کو یعنی تجھے اور تیری پیروی کرنے والون کو عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ اپنے اوپر کچھ زیادتی
اور فضیلت کہ اوسکے سبب سے ہمین تمھاری متابعت کرنا چاہیے ہو بَلْ نَظُنُّكُمْ بلکہ گمان کرتے ہین ہم تمھین كٰذِبِیْنَ
جھوٹ بولنے والے یعنی تجھے دعوی نبوت مین ہم جھوٹا سمجھتے ہین اور تیری پیروی کرنے والون کو تجھے سچا جاننے مین ہم
جھوٹا جانتے ہین قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اے میری قوم کے لوگو بتاؤ مجھے اِنْ كُنْتُ
عَلٰی بَیِّنَةٍ اگر ہون مین کُھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّیْ اپنے رب کے پاس سے کہ میرا دعوی سچ ہونے پر وہ دلیل گواہی دے
وَاٰتٰىنِیْ اور دیوے خدا نے مجھے رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ رحمت اپنے پاس سے کہ نبوت ہی فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ

بکر نے فعمیت پڑھا ہی عین کو زبر میم کو زیر بے تشدید یعنی پھر پوشیدہ رہے تم پر اور حفص نے عین کو پیش میم کو تشدید اور زیر کے ساتھ فعمیت پڑھا ہی یعنی پوشیدہ کر دیجائے وہ دلیل تم پر معرفت سلب کرے اور تمھارا علم اوس سے منع کرے تو اَنُلۡزِمُكُمُوهَا کیا باندھ دین ہم تم پر وہ دلیل یا لازم کر دین ہم تم پر اوسکا قبول کرنا اور بعضون نے کہا کہ یہ استفہام نفی کے معنی پر ہی یعنی لازم نکر دینگے ہم تم پر اوسکی ہدایت وَاَنۡتُمۡ لَهَا كٰرِهُوۡنَ ○ اور حال یہ ہی کہ تم اوس دلیل سے کراہت کرنے والے اور اوسے نہ چاہنے والے ہو قتادہ رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اگر نوح علیہ السلام چاہتے تو لازم کر دیتے مگر اختیار کی باگ حق تعالی کی مشیت کے قبضہ مین ہی کہ اوسکا حاجب عدل کسیکو نکالدیتا ہی اور اوسکا نائب فضل کسیکو بلا لیتا ہی **نظم** یکے را بخوانی کہ مقبول ماست ✽ یکے را برانی کہ مخذول ماست ✽ بد و نیک امر ترا بندہ اند ✽ بہ تسلیم حکمت سر افگندہ اند ✽ وَيٰقَوۡمِ اور اے میرے گروہ لَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ نہین چاہتا ہون مین تمسے عَلَيۡهِ تبلیغ رسالت پر علیہ کی ضمیر کنایہ غیر مذکور ہی مَالًا ط کچھ مال کہ وہ میری اُجرت ہو کہ تمپر وہ دینا شاق ہو یا نہ دینا مجھے ناگوار ہو اِنۡ اَجۡرِىَ نہین ہی اجر میرا اِلَّا عَلَى اللّٰهِ مگر اللہ پر لکھا ہی کہ قوم نوحؑ کے اشراف کہتے تھے کہ ارذال اور ادنی آدمیون کو اپنی مجلس سے نکالدے تو ہم تیرے پاس بیٹھین نوح علیہ السلام اونکے جواب مین فرماتے کہ وَمَاۤ اَنَا اور نہین ہون مین بِطَارِدِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ط ہنکا دینے والا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین اِنَّهُمۡ تحقیق کہ وہ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ ملاقات کرنے والے ہین اپنے رب کی جزا سے اور اوسکے قرب کو پہونچنے والے ہین تو مین انھین کیونکر اپنی مجلس سے ہنکا دون وَلٰكِنِّىۡۤ اَرٰٮكُمۡ اور لیکن دیکھتا ہون مین تمھین قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ ○ گروہ نادان کہ اونکی قدر تم نہین جانتے وَيٰقَوۡمِ اور اے میرے گروہ مَنۡ يَّنۡصُرُنِىۡ کون شخص ہی جو مدد دیگا اور منع کریگا مِنَ اللّٰهِ عذاب الہی سے اِنۡ طَرَدْتُّهُمۡ ط اگر ہنکا دون مین اونھین اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ○ کیا نہین سمجھتے ہو جو اونکے ہنکا دینے کی خواہش کرتے ہو قوم کے لوگ بولے کہ اے نوحؑ تو تو انکی ایسی صفت کرتا ہی حال آنکہ ظاہر مین تجسے موافقت رکھتے ہین اور باطن مین تیرے مخالف ہین نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ وَلَاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ اور نہین کہتا ہون مین تمسے کہ البتہ عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ میرے پاس خزانے ہین علم الہی کے وَلَاۤ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ اور نہین جانتا ہون غیب تاکہ لوگون کے باطن کی خبر دون وَلَاۤ اَقُوۡلُ اور نہین کہتا ہون کہ اِنِّىۡ مَلَكٌ بیشک مین فرشتہ ہون کہ تم کہو کہ تو ہمارے مثل بشر ہی وَّلَاۤ اَقُوۡلُ اور نہین کہتا ہون لِلَّذِيۡنَ تَزۡدَرِىۡۤ واسطے اون لوگون کے جنھین ذلت کے ساتھ دیکھتی ہین اَعۡيُنُكُمۡ آنکھین تمھاری اور محتاجی کے سبب سے اونھین ارذال مین سے کہتے ہو کہ لَنۡ يُّؤۡتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيۡرًا ط نہ دیگا اونھین اللہ بھلائی اسواسطے کہ حق تعالی نے آخرت مین اونھین دینے کو جو کچھ تیار کر رکھا ہی وہ اس سے بہتر ہی جو تمھین دنیا مین دیا ہی اَللّٰهُ اَعۡلَمُ اللہ خوب جانتا ہی بِمَا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ج وہ بات جو اونکے جیون مین ہی صدق اور اخلاص اور اگر یہ مین ظاہر مین انکے اسلام کا حکم نہ کرون تو اِنِّىۡۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ○ بیشک مین اوسوقت ظالمون مین سے ہون اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کو ظاہر ہی پر حکم ہی قَالُوۡا بولے وہ کہ يٰنُوۡحُ قَدۡ جَادَلۡتَنَا اے نوحؑ جھگڑا کیا تو نے

ہمارے ساتھ فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا پھر زیادہ کیا تو نے جھگڑا ہمارے ساتھ اور بہت بڑھایا اور طول دیا تو نے فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لا وہ ہمارے پاس جو کچھ وعدہ دیا تو نے ہمین عذاب کا اِنْ كُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ سچون مین سے اپنی وعید مین قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ اِنَّمَا سوا اسکے نہیں کہ يَأْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ لائے تمپر اللہ عذاب اِنْ شَآءَ اگر چاہے جلدی یا دیر کو وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے خدا کو اپنے اوپر عذاب کرنے سے اسطرح پر کہ خدا سے لڑ و یا بھاگ بچو وَلَا يَنْفَعُكُمْ اور فائدہ نہیں رکھتا تمھارے واسطے نُصْحِيْٓ میرا نصیحت کرنا اِنْ اَرَدْتُّ اگر چاہون اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ یہ کہ نصیحت کرون تمہین اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اگر ہی اللہ کہ چاہتا ہی اَنْ يُّغْوِيَكُمْ یہ کہ تمہین گمراہ کر دے اس کلام مین تقدیم تاخیر ہی یعنی اصل مین کلام یون ہی کہ اگر اللہ تمھاری گمراہی چاہے اور مین چاہون کہ تمہین نصیحت کرون تو وہ میری نصیحت کچھ نفع نہ پہونچائیگی هُوَ رَبُّكُمْ قف وہ ہی رب تمھارا اور اپنے ارادے کے موافق تمھارے کام مین تصرف کرنے والا ہی وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ط اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے اور اپنے اعمال کی جزا پاؤ گے اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہا اوسکی قوم کے لوگون نے کہ افْتَرٰىهُ بنا لیتا ہی نوح اپنی طرف سے وحی اور ہمنے نوح سے کہدیا کہ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہ اگر بنا لی ہی مین نے وحی فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ تو مجھپر ہی وبال میرے کیے ہوے گناہ کا وَاَنَا بَرِيْٓءٌ اور مین بیزار ہون مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝ع اوس سے جو تم گناہ کرتے ہو اور میری طرف افترا کی نسبت کرتے ہو وَاُوْحِيَ اور وحی کی گئی اِلٰى نُوْحٍ نوح کی طرف کہ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ یہ کہ ایمان نہ لائیگا مِنْ قَوْمِكَ تیری قوم مین سے اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ مگر وہ جو ایمان لا چکے فَلَا تَبْتَئِسْ پس غمناک نہو بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ج ساتھ اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین تکذیب اور ایذا رسانی اور جب دعوت اسلام کا فائدہ اونسے منقطع ہو گیا تو نزول عذاب کا وقت آپہونچا اور حکم ہوا کہ اے نوح کوشش کی کمر باندھ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ اور بنا کشتی بِاَعْيُنِنَا ہماری نگاہداشت کے ساتھ یا ملائکہ کی نگہبانی سے کہ تیرے مددگار اور موکل ہین وَوَحْيِنَا اور ہماری وحی کرنے سے جو اوسکے بنانے مین ہم تیری طرف وحی کرین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ نوح علیہ السلام نہ جانتے تھے کہ کشتی کیونکر بناتے ہین اور اوسکی کیا صورت ہوتی ہی تو اونپر وحی آئی کہ ایسی صورت بناؤ جیسے مرغ کا سینہ ہوتا ہی وَلَا تُخَاطِبْنِيْ اور خطاب نہ کر میرے ساتھ فِى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ج اون لوگون کے باب مین جنھون نے ظلم کیا ہی یعنی مجھسے کسی کافر کی نجات اور اوسپر سے عذاب دفع ہونے کی خواہش نہ کر اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ بیشک وہ ڈبوئے جائینگے یعنی اونپر ڈوبنے کا حکم ہو چکا ہی لکھا ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کشتی کے واسطے لکڑی مانگتے تھے حکم آیا اور حضرت نوح علیہ السلام نے سال کا درخت بویا بیس برس مین درخت تیار ہوا اس مدت مین کوئی فرزند نہیں پیدا ہوا یہانتک کہ قوم کے لڑکے بالغ ہوے اور اونھون نے بھی اپنے باپون کی متابعت کر کے نوح علیہ السلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیا پس نوح علیہ السلام کشتی بنانے مین مشغول ہوے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ قف اور بناتے تھے کشتی وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اور جب گذرتے اونکے اوپر مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ گروہ اونکی قوم کے سرداروں مین سے تو سَخِرُوْا مِنْهُ ط افسوس کرتے

اوسپر اسواسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام میدان مین کشتی بناتے تھے پانی سے دور قوم کے سردار کہتے کہ کشتی بناتا ہی پانی کہان ہی اور طعن کرتے
کہ پہلے تو نبی تھا آخر بڑھئی ہوگیا **قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا** کہا نوح علیہ السلام نے کہ اگر افسوس کرتے ہو تم میرے ساتھ **فَاِنَّا**
نَسْخَرُ مِنْكُمْ پھر ہم بھی افسوس کرینگے تپر **كَمَا تَسْخَرُوْنَ** ؁ جیسا کہ افسوس کرتے ہو تم ہمارے ساتھ **فَسَوْفَ**
تَعْلَمُوْنَ لا پس قریب ہی کہ جانوگے تم **مَنْ يَّاْتِيْهِ** اوس شخص کو کہ آئیگا اوسپر **عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ** ایسا عذاب کہ رسوا
کریگا اوسے دنیا مین کہ وہ غرق ہونا ہی **وَيَحِلُّ عَلَيْهِ** اور اوترائیگا اوسپر **عَذَابٌ مُّقِيْمٌ** ○ عذاب ہمیشہ رہنے والا
آخرت مین کہ وہ جلنا ہی پھر حضرت نوح علیہ السلام نے دو برس مین کشتی بنائی اوسکا طول تین سو گز تھا اور بعضون نے کہا ہی
کہ بارہ سو گز اور عرض پچاس گز اور بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ گز اور اوسکی بلندی تیس گز اور ایک قول پر تینتیس ۳۳ گز اور اسکے سوا بھی
کہا ہی اور اوس کشتی مین تین درجے بنائے اور اوسپر سیاہ روغن کردیا اور حکم الٰہی سے ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اوسمین رکھ لیا
نیچے کے درجے مین پرند اور بیچ کے درجے مین چرند درند اور اوپر کے درجے پر اسباب اور کھانے کی چیزون سمیت آدمیون کی جگہ
مقرر کی اور یہ مہم پوری کرنے کا اسباب مہیا کرنے مین مشغول رہتے تھے **حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا** یہانتک کہ آیا ہمارا عذاب
یا عذاب کے ساتھ ہمارا حکم **وَفَارَ التَّنُّوْرُ** لا اور جوش مین آیا پانی تنور سے اور وہ ایک تنور تھا پتھر کا کہ حضرت حوا
علیہا السلام اوسمین روٹی پکاتی تھین اور میراث مین حضرت نوح علیہ السلام کو پہونچا تھا اور عذاب کا نشان یہ تھا کہ اوس
تنور سے پانی نے جوش کیا پس جب عذاب کی علامت ظاہر ہوئی تو **قُلْنَا احْمِلْ** کہا ہمنے نوح علیہ السلام کو کہ چڑھا لے
فِيْهَا کشتی مین **مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ** ہر ایک جنس سے دونون جوڑے حیوانات سے یعنی اونمین سے جو جفتی کرتے ہین
اثْنَيْنِ دو دو نر مادہ یہ تو بکر کی قرارت کے موافق تفسیر ہی کہ اونھون نے کُل کے لام کو ایک ہی زیر پڑھا ہی اور حفص نے کُلٍّ
دو زیرون سے پڑھا ہی یعنی ہر قسم کے جانورون مین سے دو جوڑے کشتی پر چڑھا **وَاَهْلَكَ** اور اپنے لوگون کو کہ مسلمان ہین کشتی پر
چڑھالے **اِلَّا مَنْ سَبَقَ** مگر اوسے کہ پیشی کی ہی **عَلَيْهِ الْقَوْلُ** اوسپر ہماری بات نے یعنی اوسکے ہلاک ہونے کا حکم
پہلے ہی ہوچکا ہی اس سے کنعان اور واعلہ نوح علیہ السلام کا بیٹا اور جورو مراد ہی **وَمَنْ اٰمَنَ** ط اور چڑھالے کشتی پر ہر کسی کو بھی
جو ایمان لایا ہی **وَمَآ اٰمَنَ** اور ایمان نہ لائے تھے اور موافقت نہ کی تھی **مَعَهٗٓ** نوح علیہ السلام کے ساتھ **اِلَّا قَلِيْلٌ** ○
مگر تھوڑے آدمیون نے کہ ایک تو اونکی مسلمان بی بی تھین اور تین بیٹے حام سام یافث اور انکی بیبیان اور انکے سوا بہتر ۷۲ آدمی مرد
اور عورتین کہ سب اناسی ۷۹ آدمی تھے اور حضرت نوح علیہ السلام کو ملا کر اسّی ۸۰ ہوئے تو حضرت نوح علیہ السلام ان لوگون کو کشتی کے پاس لائے
اور سر پوش جو بنایا تھا کشتی پر اوڑھا دیا اور زمین سے چالیس دن رات پانی جوش مارا کیا اور آسمان سے بلا کا مینھ برسنے لگا
وَقَالَ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ **ارْكَبُوْا فِيْهَا** سوار ہو کشتی مین یہ کہتے ہوے کہ **بِسْمِ اللّٰهِ** یعنی خدا کا
نام لیتے ہوے **مَجْرٖىهَا** کشتی چلانے کے وقت **وَمُرْسٰىهَا** ط اور اوسے روکنے کے وقت اور بعضون نے
یہ معنی کہے ہین کہ اللہ کے نام کے ساتھ ہی اوسکا چلنا اور ٹھہرنا اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جب وہ چاہتے تھے کہ کشتی چلے

تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کہ کشتی ٹھہر جائے تو بھی بسم اللہ کہتے تھے وہ ٹھہر جاتی تھی تو حضرت نوح علیہ السلام نے اون
لوگون کو اسطرح پر بسم اللہ کہنا تعلیم کیا اِنَّ رَبِّیْ تحقیق کہ رب میرا لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا مومنون کا ہی رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہی
اونپر کہ طوفان کی بلا سے نجات دیتا ہی وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ اور کشتی لیے جاتی تھی اونھین فِيْ مَوْجٍ موجون مین جو
بڑائی مین تھین كَالْجِبَالِ مثل پہاڑون کے وَنَادٰى اور پکارا نُوْحُ ۨابْنَهٗ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو
اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکا نام یام تھا وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ حال آنکہ وہ اوس کشتی کے کنارے تھا اور حضرت نوح اوسے
مسلمان جانتے تھے تو شفقت کی راہ سے کہا کہ يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا ای چھوٹے بیٹے میرے سوار ہو کشتی مین ساتھ میرے تاکہ بخوف
ہو جائے تو وَلَا تَكُنْ اور نہ رہ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ساتھ کافرون کے کہ غرق ہو جاوے بیٹا منافق تھا باپ سے تو اسلام ظاہر
کرتا تھا اور کافرون کے ساتھ اونکے طریقہ مین متفق تھا قَالَ بولا باپ کے جواب مین کہ سَاٰوِيْٓ قریب ہی کہ مین پھرون اور
پناہ لون اِلٰى جَبَلٍ طرف پہاڑ کے کہ نہایت بلند ہونے کی وجہ سے يَّعْصِمُنِيْ بچالیگا مجھے مِنَ الْمَآءِ پانی مین ڈوبنے سے
قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ نہین کوئی بچانے والا آج کہ باز رکھے کسی چیز کو مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ عذاب
الٰہی سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ مگر جسپر رحم کرے خدا اور بعضے کہتے ہین کہ عاصم معصوم کے معنی مین ہی جیسے نار دافق اور عیشۃ راضیۃ
یعنی کوئی منع کیا گیا نہین ہی عذاب سے مگر وہ شخص جسپر خدا رحم کرے اور باپ بیٹے سے یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ طوفان نے شدت پکڑی
وَحَالَ اور حائل ہو گئی بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ درمیان باپ بیٹے کے موج طوفان کی فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○
پس ہو گیا ڈوبے ہوؤن مین سے القصہ نوح علیہ السلام کوفہ یا ہندوستان یا عین وردہ سے کہ جزیرہ مین ایک موضع ہی کشتی پر
رجب کی دسوین تاریخ بیٹھے کشتی تمام روے زمین مین پھری اور جب طوفان تمام ہوا اور کافر غرق ہو گئے تو حکم الٰہی پہونچا وَقِيْلَ
اور کہا گیا یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ ای زمین پی لے مَآءَكِ پانی اپنا جو تو نے اوگل دیا ہی وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ
اور ای آسمان پھیر لے اپنا پانی جو تو نے چھوڑ دیا ہی وَغِيْضَ الْمَآءُ اور کم کیا گیا پانی زمین پر وَقُضِيَ الْاَمْرُ اور تمام کیا گیا
وہ کام جس سے خدا کا حکم متعلق تھا اشرار کا ہلاک ہو جانا اور ابرار کا نجات پانا وَاسْتَوَتْ اور ٹھہری کشتی عَلَى الْجُوْدِيِّ
کوہ جودی پر کہ موصل مین ہی یا شام مین عاشورہ کے دن محرم کی دسوین تاریخ اور طوفان کی مدت چھ مہینے کامل تھی وَقِيْلَ
اور کہا گیا بُعْدًا اور دوری اور ہلاکت ہو لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ واسطے گروہ ظالمون کے یعنی کافرون کو اور جب حضرت
نوح علیہ السلام کشتی کے باہر آئے تو اوس دن شکرانہ کا روزہ رکھا اور عاشورہ کا روزہ سنت ہو گیا اور اس آیت مین نہایت
فصاحت اور بلاغت ہی مفتاح کشاف دلائل الاعجاز اسرار البلاغۃ وغیرہ کتابون مین اسکی فصاحت اور بلاغت مین باتین لکھی ہین
اور نظم اور اسلوب عجیب وغریب کے بیان مین ہر کلمہ کے لانے اور اوسکے مواقع کی خوبی کی نسبت نکتے تحریر کیے ہین چونکہ اس ترجمہ مین
اونکی گنجائش نہین تو اس حال کے دقیقے اور باریک مضامین اسی محل پر جواہر التفسیر مین دیکھ لینا چاہیے خدا اوسکے مطالعہ کی
توفیق دے مصرع يَغُوْصُ الْبَحْرَ مَنْ طَلَبَ اللَّاٰلِيْ مصرع گوہر طلبی روے سوی دریا کن وَنَادٰى نُوْحٌ اور پکارا

نوح نے رَّبَّهٗ اپنے رب کو فَقَالَ پھر کہا کہ رَبِّ اے رب میرے اِنَّ ابْنِيْ بیشک میرا بیٹا کنعان مِنْ اَهْلِيْ میرے اہل مین سے تھا اور تو نے فرمایا تھا کہ تیرے اہل کو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہوگیا وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ اور بیشک وعدہ تیرا حق ہی وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ○ اور تو بڑا حاکم حکم کرنے والون کا ہی اسمین کیا حکمت ہی آیا م تردید نے تاویلات مین لکھا ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے کافر ہونے کی خبر نہ تھی اسواسطے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے تو یہ سوال نہ کرتے اسواسطے کہ حق تعالی فرما چکا تھا کہ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور جب یہ سوال کیا تو اوسکا جواب یہ آیا قَالَ فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ اے نوح تحقیق تیرا بیٹا لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ نہین ہی تیرے دین والون مین سے اِنَّهٗ عَمَلٌ بیشک وہ ایسے عمل والا ہی جو غَيْرُ صَالِحٍ نہین نیک اور شایستہ فَلَا تَسْـَٔلْنِ پس نہ سوال کر مجھسے مَا لَيْسَ لَكَ وہ چیز کہ نہین ہی تجھے بِهٖ عِلْمٌ ساتھ اوس چیز کے علم یعنی جو بات پوچھنے سے تجھے نہ معلوم ہوگی وہ مجھسے نہ پوچھ یا جو بات تجھے معلوم ہی نہین جیسے اپنے بیٹے کا کفر وہ مجھسے نہ پوچھ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ تحقیق کہ نصیحت کرتا ہون تجھے اور منع کیے دیتا ہون اَنْ تَكُوْنَ یہ کہ ہو تو مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ نادانون مین سے سوال ناجائز مین قَالَ رَبِّ کہا نوح علیہ السلام نے اے رب میرے اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ تحقیق کہ پناہ لیتا ہون مین ساتھ تیرے اسکے بعد اَنْ اَسْـَٔلَكَ اس بات سے کہ پوچھون تجھسے مَا لَيْسَ لِيْ وہ چیز کہ نہو مجھے بِهٖ عِلْمٌ ساتھ اوسکے علم یعنی اوسکا سوال جائز رکھنے سے وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ اور اگر نہ بخشیگا تو مجھے وَتَرْحَمْنِيْٓ اور نہ رحم کریگا تو مجھپر تو اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ ہونگا مین نقصان پانے والون مین سے قِيْلَ يٰنُوْحُ کہا گیا کہ اے نوح اهْبِطْ اوتر آ کشتی سے بِسَلٰمٍ مِّنَّا سلامتی کے ساتھ جو حاصل ہی ہماری درگاہ سے یا ہماری طرف سے سلام اور تحیت کے ساتھ وَبَرَكٰتٍ اور برکتین اور زیادتیان عَلَيْكَ تجھپر یعنی تیری نسل مین یہانتک کہ تیری طرف آدمیون کو منسوب کرنے مین تو آدم ثانی ہوگا اور ایک قول یہ ہی کہ اہل کشتی مین مومنون مین سے حضرت نوح علیہ السلام اور اونکے تین بیٹون کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور اہل عالم کا تمام نسب اونھین تین آدمیون کی طرف تمام ہوتا ہی سام تو عرب اور فرس کے باپ ہین اور یافث ترک کے اور حام ہندوستان کے باپ ہین وَعَلٰٓى اُمَمٍ اور سلام اور برکت چند گروہ پر مِّمَّنْ مَّعَكَ اونمین سے جو تیرے ساتھ ہین یعنی وہ لوگ جو پیدا ہونے والے اور بڑھنے والے ہین اوس جماعت سے جو تیرے ساتھ ہی یعنی مومن لوگ وَاُمَمٌ اور جو لوگ تیرے ساتھ ہین اونمین سے چند گروہ ہین یعنی چند گروہ پیدا ہونے والے اور بڑھنے والے ہونگے سَنُمَتِّعُهُمْ قریب ہی کہ فائدہ دین ہم اونھین دنیا مین فراخی عیش اور وسعت کے سبب سے ثُمَّ يَمَسُّهُمْ پھر پہونچیگا اونھین مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ہمارے پاس سے عذاب دردناک آخرت مین اس سے کفار مراد ہین وسیط مین قرطبی رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہی کہ اوس دن سے قیامت تک جتنے مومن مرد اور عورتین ہین سب اوس سلام اور برکت مین داخل ہین اور جتنے کافر مرد اور عورتین ہین اس فائدہ اور عذاب مین داخل ہین تِلْكَ یہ قصہ جو مذکور ہوا مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ غیب کی خبرون مین سے کہ جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ وحی کی ہمنے تیری طرف مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ نہ تھا تو کہ جانتا اوسے اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ تو اور نہ تیری قوم کہ

عہ انقطہ
عہ المتاخرین ۱۲
ع ۴

قریش مین مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۚ پہلے اس وقت سے فَاصْبِرْ ۖ پس صبر کر قوم کے ایذا دینے اور تبلیغ رسالت پر جیسے نوح علیہ السلام نے صبر کیا تھا اِنَّ الْعَاقِبَةَ تحقیق کہ انجام اچھا لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ واسطے پرہیزگارون کے ہی دنیا مین دشمنون پر فتح وظفر حاصل ہونے سے اور آخرت مین بلند درجون کی وجہ سے پیر طریقت قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ صبر کنجی ہی بستگیون کی اور شکیبائی دوا ہی خستگیون کی صبر کا نتیجہ فتح وظفر ہی اور بے صبرون کا کام ...
در عہد اگر صبر کنی ظفر یابی ٭ وز پاے در افتی ار شتابی ٭ گر صبر کنی بہ صبر بیشک ٭ دولت بتو آید اندک اندک وَاِلٰى عَادٍ اور بھیجا ہمنے قوم عاد کی طرف اَخَاهُمْ هُوْدًا ۘ اونکے بھائی ہود کو بھائی ہونے کا ذکر نسب کی جہت سے ہی جیسا کہ سورۂ اعراف مین ذکر ہوا قَالَ کہا ہود علیہ السلام نے يٰقَوْمِ اى میرے گروہ اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو خدا کی یگانگی کے ساتھ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ نہین تمھارے واسطے کوئی معبود غَيْرُهٗ ۭ اوسکے سوا اور تم اوسکے واسطے شریک ثابت کرتے ہو اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝ مگر افترا کرنے والے خدا پر اوسکے شریک ٹھہرا کر يٰقَوْمِ اى میرے گروہ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ نہین چاہتا ہون مین تمسے عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ تبلیغ رسالت پر کچھ اجرت اور یہ بات ثابت ہی کہ سب رسولون نے اپنی قوم کو اپنی بے طمعی کی خبر دی تہمت زائل ہوجانے کے واسطے اور دنیوی غرضون سے نصیحت خالص ہونے کے لیے اسواسطے کہ دعوت اوسوقت فائدہ دیتی ہی جب طمع فاسد کے ساتھ ملی ہوئی نہو بیت طمع بند و دفتر حکمت بشوی ٭ طمع بگسل و ہر چہ خواہی بگوی ٭ تو پیغمبرون نے دعوت کی اجرت اپنی قوم سے نہین چاہی جیسا کہ ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ اِنْ اَجْرِيَ نہین ہے اجر میرا اِلَّا عَلَي الَّذِيْ مگر اوسپر جسنے محض اپنی قدرت سے فَطَرَنِيْ ۭ پیدا کیا مجھے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا نہین سمجھتے ہو اور اپنی عقل کو کام مین نہین لاتے ہو کہ حق کہنے والے کو باطل کہنے والے سے اور حق کو باطل سے تمیز کرلو اور جان لو کہ جو شخص مال کی طمع نہ کریگا جھوٹ کیون کہیگا لکھا ہی کہ قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی اور حق تعالی نے اونکی شامت سے تین برس پانی نہ برسایا اور اونکے مردون اور عورتون کو بانجھ کر دیا اور چونکہ وہ لوگ زراعت والے تھے اور لوگ اونکے دشمن بھی تھے تو زراعت کے واسطے مینھ کے اور دشمنون کو دفع کرنے کے لیے اولاد کے محتاج ہوئے ہود علیہ السلام نے فرمایا وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا اور اى میرے گروہ استغفار کرو اور بخشش چاہو رَبَّكُمْ اپنے رب سے ایمان کے ساتھ ثُمَّ تُوْبُوْٓا پھر توبہ کرو اِلَيْهِ اوسکی طرف اوسکے غیر کی پرستش سے يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ تاکہ بھیجے آسمان سے عَلَيْكُمْ تمھارے کھیتون پر مِّدْرَارًا مینھ برابر وَّيَزِدْكُمْ اور زیادہ کرے تمھین قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ زور تمھارے زور کے ساتھ یعنی تمھین بیٹے عنایت فرمائے کہ اونکی مدد سے دشمنون کو دفع کرنے پر قادر ہو پس میری بات سنو وَلَا تَتَوَلَّوْا اور نہ پھرو مجھسے اور مونھ نہ پھیرو پیغام الٰہی سے مُجْرِمِيْنَ ۝ اوس حال مین کہ ہٹ کرنے والے ہو گناہون پر قَالُوْا وہ بولے کہ يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ اى ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کوئی دلیل جو دلالت کرے تیرے دعوے کی صحت پر حالانکہ حضرت ہود علیہ السلام نے اونھین معجزے دکھائے لیکن وہ لوگ اون معجزون کو شمار مین نہ لائے اور انکار کرکے بولے کہ وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا چھوڑنے والے اپنے خداؤن کی عبادت عَنْ قَوْلِكَ تیرے کہنے سے کہ تو کہتا ہی

کہ ایک ہی خدا کی عبادت کرو وَمَا نَحْنُ لَكَ اور نہیں ہیں ہم تیرے واسطے بِمُؤْمِنِيْنَ ایمان لانے والوں میں سے اِنْ نَّقُوْلُ ہم
نہیں کہتے ہیں تیری شان میں اِلَّا اعْتَرٰىكَ مگر یہ کہ پہونچایا ہی تجھے بَعْضُ اٰلِهَتِنَا ہمارے بعض خداؤں نے
بِسُوْٓءٍ رنج اور صدمہ اور بیماری اور بعضے کہتے ہیں کہ جنون مراد ہی قوم عاد کے لوگ بولے کہ تو ہمارے خداؤں کو جو نکما بیان کیا
اس سبب سے اونھوں نے تجھے دیوانہ کر دیا ہی کہ خلاف عقل باتیں تجھ سے سنی جاتی ہیں تب ہود علیہ السلام نے کہا کہ اِنِّیْٓ بیشک میں اُشْهِدُ
اللّٰهَ گواہ کرتا ہوں خدا کو وَاشْهَدُوْٓا اور تم بھی گواہ ہو اس بات پر کہ اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ میں بیزار ہوں مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ
اوس چیز سے کہ تم شریک پکڑتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے یعنی اوسکی عبادت میں اوروں کو شریک کرتے ہو فَكِيْدُوْنِيْ
پھر اجماع کرو میرے ساتھ مکر کرنے کے واسطے جَمِيْعًا تم سب یعنی تم اور تمہارے خدا مجھے ہلاک کرنے پر اتفاق کر لو ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ
پھر مجھے مہلت نہ دو اور جو کچھ میرے ساتھ کرنے کا قصد رکھتے ہو کر گذرو کہ میں کچھ باک نہیں رکھتا اور اللہ کے بچانے کی حمایت
تمہارے ضرر پہونچانے سے مجھے کچھ اندیشہ نہیں آور یہ بھی حضرت ہود علیہ السلام کا ایک معجزہ تھا کہ ظالموں و شوکت والوں کے
مقابلہ میں جو اونکے خون کے پیاسے تھے ایسا مبالغہ کیا کہ تم سب جمع ہو اور متفق ہو کر مجھے ہلاک کرنے میں کوشش کرو اور وہ لوگ اوس شدت
اور قہر اور اقتدار اور اختیار کے ساتھ اونھیں ذرا سا بھی ضرر نہ پہونچا سکے اور عاجز رہے اور کسی نے کیا خوب کہا ہی بیت تو خدا را بود
اگر جملہ عالم دریاست ۞ بخدا گر سر موے قدرت ترگردد ۞ آور چونکہ حضرت ہود علیہ السلام اللہ کے کرم پر اعتماد کامل رکھتے تھے بولے کہ
اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ بیشک میں نے توکل کیا عَلَى اللّٰهِ خدا پر کہ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ رب میرا اور رب تمہارا ہی اور اپنا کام میں نے
اوسی پر چھوڑا مَا مِنْ دَآبَّةٍ کوئی چلنے والا نہیں ہی اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا مگر اللہ پکڑنے والا ہی اوسکی پیشانی کے
بال یعنی اوسکا مالک ہی اور اوس پر قادر اور غالب ہی پیشانی کے بال پکڑنا مالکیت اور قدرت اور تصرف کی تمثیل ہی اِنَّ رَبِّیْ
تحقیق کہ میرا رب عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ راہ حق اور عدل پر ہی جو کوئی اوس پر توکل کرتا ہی وہ اوسے سیدھی راہ
دکھا دیتا ہی اور خراب نہیں چھوڑتا بحر الحقائق میں لکھا ہی کہ صراط مستقیم وہ ہی کہ جو حق کی طرف تمام ہو اوسکے غیر کی طرف نہیں
جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى اور نقد النصوص میں مذکور ہی احدیت افعال کے باب اور تاثیرات اور موثرات کے
بیان میں کہ وہ ذات متعالیہ جس سے درحقیقت سب افعال صادر ہوتے ہیں اور جو تاثیر قبول کرنے والی سب چیزوں میں
موثر ہی وہ ذات متعالیہ تربیت کے حکم سے ہر ایک کو قابلیتوں کے موافق اپنی طرف کھینچتی ہی اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ کا یہی بھید ہی بیت کس کہانہ سیکشد انا الیہ راجعون ۞ چون روی جانے دگر فکر غلط باشد جنون ۞ اور اسی مضمون میں
کسی قائل کا قول کہ نظم چون ہمہ راہ اوست از چپ و راست ۞ تو بہر رہ کہ میروی او راست ۞ چون ازو بود ابتدائے
ہمہ ۞ ہم بدو باشد انتہائے ہمہ ۞ فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھرو گے مجھ سے اور روگردانی کرو گے یعنی ہمیشہ انکار پر ثابت
رہوگے فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ تو تحقیق کہ پہونچا دیا ہی میں نے تمھیں مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں اوسکے
ساتھ اِلَيْكُمْ تمہاری طرف یعنی خدا کی وحی تمھیں پہونچا دی اور تم پر دلیل پکڑی جو تم حق نہیں مانتے ہو تو حق تعالی تمھیں

ہلاک کریگا وَيَسْتَخْلِفُ اور جانشین تمھارا کریگا رَبِّي میرا رب قَوْمًا غَيْرَكُمْ گروہ کو سوا تمھارے وَلَا تَضُرُّونَهُ
شَيْئًا اور ضرر نہ پہونچا سکوگے حق تعالی کو کچھ مجھسے موتھ پھیرنے اور دعوت حق قبول کرنے کے سبب سے اِنَّ رَبِّي
بیشک رب میرا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ سب چیزون پر نگہبان ہی یعنی سب کے افعال اقوال احوال کو نگاہ رکھتا ہی اور اونکی
جزا انہین دیتا اوس سے فوت نہین ہوتا جب قوم ہود کے کافرون نے اس بات سے نصیحت نہ مانی تو اونپر عذاب نازل ہونیکو حکم الٰہی
صادر ہوا وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا اور جبکہ آیا حکم ہمارا اونپر عذاب کے واسطے تو نَجَّيْنَا هُوْدًا نجات دی ہمنے ہود کو وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اور اون لوگون کو جو ایمان لائے تھے مَعَهٗ اوسکے ساتھ اور وہ چار ہزار آدمی تھے کہ اون سب کو ہود علیہ السلام کے
ساتھ ہمنے عذاب سے نجات دی بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے یعنی نجات ہمارے فضل کے سبب سے تھی اونکے
عمل کے باعث سے نہین وَنَجَّيْنٰهُمْ اور رہائی دی ہمنے اونھین مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ عذاب سخت سے اور وہ دوزخ کی
گرم ہوا تھی کہ اونکے نتھنون مین چلی گئی اور پاخانے کے مقام سے نکلی اور اونکے اعضا کو ٹکڑے کردیا وَتِلْكَ عَادٌ اور وہ
عاد ہی یعنی دیار احقاف مین جو اثر دیکھتے ہین یہ قبیلۂ عاد کے آثار مین سے ہی جَحَدُوْا انکار کیا اونھون نے اور کافر ہوگئے
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ اور نافرمانی کی اوسکے رسولون کی اور ایک پیغمبر کی نافرمانی
سب پیغمبرون کی نافرمانی کو مستلزم ہی وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی اونھون نے اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ حکم کی ہر سرکش عَنِيْدٍ ۝ عناد
کرنے والے کے یعنی گنہگار رہے گئے اوس شخص کے باب مین جو اونھین حق کی طرف بلاتا تھا اور مطیع ہوگئے اوسکے جسنے اونھین کفر اور
ضلالت کی جانب بلایا وَاُتْبِعُوْا اور پیچھے لگائی گئی فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً اس جہان مین لعنت کہ ہلاک کرنیکے بعد ہی
وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن بھی اونکے پیچھے لعنت لگی ہی اَلَآ اِنَّ عَادًا آگاہ ہوجاؤ کہ قوم عاد نے كَفَرُوْا رَبَّهُمْ
کفر کیا اپنے رب کے ساتھ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ جان لو کہ دوری ہی عاد کو یعنی رحمت سے دور ہین بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ دوری عاد کو
یعنی ہلاکت نصیب ہوا اور اونکے ہونے کے بعد پھر ہلاک ہونے کی دعا اسکی دلیل ہی کہ وہ عذاب کے مستحق ہین قَوْمِ هُوْدٍ ۝ یہ عاد کا
عطف بیان ہی یعنی یہ عاد جو ہلاک ہوے پہلے عاد تھے کہ انپر حضرت ہود علیہ السلام مبعوث ہوے تھے عاد ارم نہین اسواسطے کہ عاد ارم کو دوسرے
عاد کہتے ہین اسواسطے کہ یہ قوم ثمود کے ساتھ ہلاک ہوئی وَاِلٰى ثَمُوْدَ اور قبیلۂ ثمود کی طرف ہمنے بھیجا اَخَاهُمْ صٰلِحًا م اونکے
بھائی صالح کو اس سے نسبی بھائی پنا مراد ہی قَالَ کہا صالح علیہ السلام نے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم عبادت کرو
اللہ کی اور اوسکی وحدانیت کا ایمان لاؤ مَا لَكُمْ نہین تمھارے واسطے مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط کوئی معبود اوسکے سوا
هُوَ اَنْشَاَكُمْ اوسنے پیدا کیا تمھین مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی آدم علیہ السلام کو جو تمھارے باپ ہین اور
نطفون سے کہ مواد جس سے نسل آدم پیدا ہوتی ہی اونھین خاک سے پیدا کیا وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا اور زندگی اور بقا دی
تمھین زمین مین مدارک مین مذکور ہی کہ قوم ثمود مین سے ہر ایک کی عمر تین سو برس سے ہزار برس تک کی تھی یا تمھین
عمارت زمین کی قدرت عطا فرمائی کہ اوسمین راحت و آرام لینے کی جگہین تمنے بنائین اور نہرین کھودنے اور درخت سینچنے مین تم

ع ۱۱

وقف لازم

مشغول ہوئے فَاسْتَغْفِرُوْهُ پس بخشش چاہو اوسکی درگاہ سے یعنی ایمان لاؤ تاکہ وہ تمھین بخشدے ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ پھر رجوع کرو اوسکی عبادت کی طرف غیر کی پرستش چھوڑکر اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ میرا رب قَرِيْبٌ قریب امیدوارون کے ہی رحمت کے ساتھ مُّجِيْبٌ۝ قبول کرنے والا دعا مانگنے والون کا ہی اپنے فضل و احسان سے قَالُوْا يٰصٰلِحُ کہا قوم نے کہ ای صالح قَدْ كُنْتَ تحقیق کہ تھا تو فِيْنَا درمیان ہمارے مَرْجُوًّا امید رکھا گیا یعنی بزرگی اور متانت کے آثار تیری پیشانی مین ہم دیکھتے تھے قَبْلَ هٰذَآ قبل اسکے کہ تو نبوت کا دعوی کرے اور ہم چاہتے تھے کہ تجھے اپنا بادشاہ بنائین یا اپنے کامون مین تجھسے مشورہ لیا کرین یا ہم یہ امید رکھتے تھے کہ تو ہمارے دین پر متدین ہوگا اب تو یہ بات جو کہتا ہی تو تجھسے ہمنے امید توڑدی اَتَنْهٰىنَآ کیا منع کرتا ہو تو ہمین اَنْ نَّعْبُدَ اس بات سے کہ پوجین ہم مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اوسے جسے پوجتے تھے باپ ہم لوگون کے وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ اور تحقیق کہ ہم شک مین ہین مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اوس چیز سے کہ بُلاتا ہی تو ہمین اِلَيْهِ اوسکی طرف کہ توحید ہی اور بتون کی پوجا ترک کردینا مُرِيْبٍ۝ ایسے شک مین جو بدگمانی مین ڈالنے والا ہی یعنی ہمین ایسا شک ہی کہ اوس سے جی کو اضطراب دل کو بیچینی عقل کو پریشانی ہی قَالَ يٰقَوْمِ کہا صالح علیہ السلام نے کہ ای میرے گروہ اَرَءَيْتُمْ بتاؤ مجھے اور فرض کرلو کہ مین اِنْ كُنْتُ اگر ہون مین عَلٰى بَيِّنَةٍ کھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّيْ اپنے رب کی طرف سے وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ اور دی ہو اوسنے مجھے اپنے پاس سے رَحْمَةً پیغمبری فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ پھر کون شخص ہی جو مدد کرے اور باز رکھے مجھے مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ عَصَيْتُهٗ اگر نافرمانی کرون اوسکی تبلیغ احکام مین پس مین تو تمھین خدا کی طرف بلاتا ہون اور تم مجھے اپنے دین کی طرف اور مجھسے جھگڑا کرتے ہو فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ پس تم نہین بڑھاتے ہو مجھے غَيْرَ تَخْسِيْرٍ۝ سوا زیانکاری کی طرف نسبت دینے کے یعنی تم مجھے نقصان کی طرف منسوب کرتے ہو یا مین تمھین نقصان کی جانب نسبت دیتا ہون لکھا ہی کہ قوم ثمود نے بڑے بڑے جھگڑے کے بعد معجزہ طلب کیا جیسا کہ سورۂ اعراف مین ذکر ہوچکا ہی اور حضرت صالح علیہ السلام نے دعا کی خدا کے حکم سے پتھر مین سے اونٹنی پیدا ہوئی صالح علیہ السلام نے دلیل پکڑی اور اونٹنی کے باب مین نصیحت کرنا شروع کی اور کہا کہ وَيٰقَوْمِ ای میرے گروہ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہ اونٹنی ہی خدا کی پیدا کی ہوئی لَكُمْ تمھارے واسطے اٰيَةً اوس حال مین کہ یہ نشانی ہی قدرت خدا کی فَذَرُوْهَا پس چھوڑدو اوسے تَاْكُلْ تاکہ کھائے اور چرے فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ خدا کی زمین مین یعنی اوسکی روزی تمپر نہین ہی اور اوسکا فائدہ تمھارے واسطے ہی وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ اور نہ پہونچاؤ اوسے برائی اور تکلیف اسواسطے کہ اگر اوسکے ساتھ برائی کا قصد کروگے فَيَاْخُذَكُمْ تو پکڑلیگا تمھین عَذَابٌ قَرِيْبٌ۝ عذاب نزدیک یعنی تکلیف دینے کے ساتھ ملا ہوا اور تم عذاب کیے جاؤگے اور مہلت نپاؤگے فَعَقَرُوْهَا پس پاؤن کاٹ ڈالے اون کافرون نے اونٹنی کے اور اسکی تفسیر سورۂ قمر مین انشاء اللہ تعالی بیان ہوگی اور اونٹنی کے پاؤن کاٹ ڈالنے کے بعد اوسکا بچہ پہاڑ پر چڑھا اور تین بار چلایا اور صالح علیہ السلام اوسوقت قوم مین نہ تھے جب آئے اور لوگون نے یہ حال اونسے بیان کیا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا تو کہا صالح علیہ السلام نے کہ تم جیو اور فائدہ لو اپنی زندگی سے فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اپنے گھرون مین تین دن کہ بدھ جمعرات

جمعہ ہی اور ہفتہ کے دن تم پر عذاب آئیگا ذٰلِكَ وَعْدٌ یہ وعدہ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ہے نہین جھوٹا ہی لکھا ہی کہ بدھ کے دن
اون لوگون کے چہرے زرد ہوگئے اور جمعرات کو سرخ اور جمعہ کو سیاہ اور ہفتہ کو عذاب نازل ہوا فَلَمَّا جَآءَ پھر جب آیا اَمْرُنَا حکم ہمارا
ہونے عذاب کے واسطے تو نَجَّيْنَا صٰلِحًا نجات دی ہمنے صالح کو وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور اون لوگون کو جو اونکے ساتھ
تھے مومنون مین سے بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتھ فضل اور بخشش کے اپنی طرف سے اونکے عمل کے سبب سے نہین یعنی محض اپنے فضل اور رحم سے
صالح علیہ السلام کو اور مومنون کو اوس بلا سے ہمنے نجات دی وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اور اوس دن کی رسوائی سے چاہیے
کہ اوس روز سے روز قیامت مراد ہو اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ رب تیرا هُوَ الْقَوِيُّ وہ ہی قوت والا مومنون کی نجات پر الْعَزِيْزُ
غالب دشمنون پر اونھین ہلاک کرنے کے ساتھ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اور پکڑ لیا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر
کفر کرکے الصَّيْحَةُ بڑی چیخ نے اس سے جبرئیل علیہ السلام کی چیخ مراد ہی زاد المسیر مین لکھا ہی کہ وہ تین روز جنمین جیتے رہنے کا
وعدہ تھا اپنے گھرون مین وہ لوگ بیٹھے قبرین کھودا کیے اور عذاب کے منتظر تھے جب چوتھے دن آفتاب نکلا اور عذاب نہ آیا
تو اپنے اپنے گھر سے نکلکر ایک دوسرے کو بلاتا اور ٹھٹھا کرتا کہ ناگاہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنی صورت پر ظاہر ہوے پانون
زمین پر سر بالاے آسمان پر مشرق سے مغرب تک پھیلائے پانون زرد پر سبز دانت سفید چمکتے ہوے پیشانی صاف نورانی رخسارے
سرخ سر کے بال لال جیسے مونگے کا رنگ اس صورت سے ظاہر ہوکر افق کو چھپا لیا اور قوم ثمود نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھرون مین جاکر قبرون مین
گھس گئے جبرئیل علیہ السلام نے چیخ کر کہا کہ مرو تم تم پر خدا کی لعنت ایک ہی بار سب مر گئے اور اونکے گھرون مین زلزلہ پڑ گیا اور چھتین اونپر پھٹ پڑین
فَاَصْبَحُوْا پس ہوگئے فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ اپنے گھرون مین مرے زمین مین چپکے ہوے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ
ہرگز نہ تھے اون گھرون مین اور وسیط مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے اوس چیخ سے اون لوگون کو ہلاک کیا جو قوم ثمود مین سے شرقون مغربون
نرم زمینون پہاڑون مین تھے مگر ایک شخص بچ رہا کہ اوسکا نام ابو رغال تھا حضرت محمد صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے
پوچھا کہ ابو رغال کون شخص تھا آپ نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کا باپ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا جان لو کہ بیشک قوم ثمود نے كَفَرُوْا رَبَّهُمْ
انکار کیا اپنے رب کا اَلَا بُعْدًا جان لو کہ دوری ہی میری رحمت سے لِّثَمُوْدَ قوم ثمود کو ع وَلَقَدْ جَآءَتْ اور البتہ یقینی
آئے رُسُلُنَآ ہمارے بھیجے ہوے ملائکہ کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے دمیاطی کہتے ہین کہ تین فرشتے یعنی جبرئیل میکائیل اسرافیل
علیہم السلام سادہ رو خوبصورت جوانون کی صورت پر آئے اِبْرٰهِيْمَ ابرہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پاس بِالْبُشْرٰى
ساتھ خوشخبری دینے کے فرزند پیدا ہونے کی یا ہلاکت قوم لوط کی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ خلت ہمیشہ رہنے کی وہ خوشخبری تھی صاحب
کشف الاسرار نے فرمایا کہ جب پہلے سے خلیل کو سرفراز فرمایا کہ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا تو آخر مین خلت ہمیشہ رہنے کی خوشخبری دی اور خلت
منقطع ہونے سے بیخوف کر دیا اور حقائق سلمی مین یہ بھی لکھا ہی کہ اونکی صلب سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی خوشخبری تھی
اس طرح پر کہ وہ خاتم انبیا صاحب لواء حمد ہین اور اس بشارت سے بڑھکر اور کیا بشارت ہو سکتی ہی کہ باپ کا بیٹا ایسا ہو رباعی خوش وقت آن پدر
کہ چنین باشدش پسر ۔ شاباش ازان صدف کہ چنین پرورد گہر ۔ آبا از و مکرم و ابنا از و عزیز ۔ صلوا علیہ ما طلع الشمس والقمر ۔ اور دمیاطی نے

کہا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام قوم لوط کو ہلاک کرنے آئے تھے اور اسرافیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے گھر بیٹا ہونے کی
خوشخبری لیکر اور میکائیل علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام اور اونکے لوگون کی محافظت کے واسطے اور اونھین موتفکات سے نکالنے کو
آئے تھے القصہ یہ ملائکہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کے پاس آئے تو قَالُوْا سَلٰمًا کہا اونھون نے سلام کرتے ہین تمپر سلام کرنا
قَالَ سَلٰمٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ میرا جواب بھی سلام ہی تمپر ابراہیم علیہ السلام نے یہ نہین جانا کہ یہ فرشتے ہین اونھین مہمان جانکر
بٹھایا فَمَا لَبِثَ پھر کچھ دیر نہین کی اَنْ جَآءَ یہانتک کہ لے آیا بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ گاے کا بچہ بھونا گرم تپھر پر اور دسترخوان
بچھا کر اونھین کھانا کھانے کو بلایا اونھون نے کھانے پر ہاتھ نہ بڑھایا فَلَمَّا رَاٰۤ پھر جب دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے اَيْدِيَهُمْ
اونکے ہاتھون کو کہ ہرگز لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نہین پہونچتے اوس بھُنے بچے کی طرف یعنی وہ لوگ کھانے کی طرف ہاتھ نہین بڑھاتے
نَكِرَهُمْ تو انکار کیا اوسنے اونسے یعنی اونھین نہ پہچانا وَاَوْجَسَ اور دل مین لایا مِنْهُمْ خِيْفَةً اونسے ڈر اسواسطے کہ اوس زمانہ مین
جو کوئی کسی شخص کے ساتھ برائی کا قصد رکھتا تھا تو اوس شخص کا کھانا نہ کھاتا تھا جب اونھون نے کھانا نہ کھایا تو ابراہیم علیہ السلام
ڈرے کہ یہ چور ہونگے اور مجھے ضرر پہونچائینگے جب فرشتون نے اونکا خوف دریافت کر لیا تو قَالُوْا بولے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ تحقیق کہ ہم فرشتے بھیجے گئے ہین اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝ طرف قوم لوط کے کہ اونپر ہم عذاب کرین وَامْرَاَتُهٗ اور ابراہیم
علیہ السلام کی بی بی سارہ بنت ہارون قَآئِمَةٌ کھڑی تھین پردہ کی آڑ مین اور فرشتون کی باتین سنتی تھین یا مہمانون کی
خدمت کے واسطے کھڑی ہوئی تھین اسواسطے کہ بی بی سارہ بوڑھی تھین کسی سے چھپتی نہ تھین جیسے ہی اونھون نے فرشتون کی باتین
سنین فَضَحِكَتْ تو ہنس پڑین خوشی کے مارے اور اونھین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خوف زائل ہونے کی خوشی ہوئی یا مفسدون کے
ہلاک کرنے کی خبر سنکر خوشی حاصل ہوئی بعضے کہتے ہین کہ اونکی خوشی تعجب سے تھی اور اونھین تعجب یہ ہوا کہ قوم لوط غافل ہی اور سر پر
عذاب آیا چاہتا ہی یا آدمی کی صورت پر فرشتون کے آنے سے تعجب ہوا یا اسپر ہنسین کہ اسقدر خدم حشم موجود ہوتے ہوئے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو تین شخصون سے خوف آیا جب حضرت سارہ ہنسین فَبَشَّرْنٰهَا تو بشارت دی ہمنے ملائکہ کی زبانی بِاِسْحٰقَ
بیٹا پیدا ہونے کی کہ اوسکا نام اسحق ہی وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ اور پیچھے سے اسحق کے یعقوب کی بشارت دی
حضرت سارہ کے ساتھ خوشخبری اس جہت سے خاص ہوئی کہ عورتون کو لڑکا پیدا ہونے کی بڑی خوشی ہوتی ہی اور دوسرے یہ بات ہی
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت ہاجرہ سے ایک بیٹا تھا یعنی حضرت اسمعیل علیہ السلام اور حضرت سارہ کے کوئی فرزند نہ تھا پس جب
فرزند کی بشارت سنی تو قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى بولین کہ ارے تعجب ءَاَلِدُ کیا جنونگی مین وَاَنَا عَجُوْزٌ حالانکہ بوڑھی ہون
اور اوس زمانے مین ننانوے ۹۹ برس کی اونکی عمر تھی وَّهٰذَا بَعْلِيْ اور یہ شوہر میرا شَيْخًا بوڑھا ہی ایک سو بیس برس کا یا ایک سو
بارہ برس کا اِنَّ هٰذَا بیشک یہ خبر جو کہتے ہو لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ عجیب چیز ہی اور اونکا استعجاب عادت کی راہ سے تھا
قدرت کی وجہ سے نہین قَالُوْٓا کہا فرشتون نے حضرت سارہ سے کہ اَتَعْجَبِيْنَ کیا عجب کرتی ہی تو مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اللہ کے
کام سے کچھ تعجب کی بات نہین کہ وہ اپنی صنعت بے آلت اور فضل بے علت سے دو بوڑھون سے لڑکا پیدا کردے بیت

قدرتے راکہ برکمال بود ؎ کی چنین ہا از و محال بود ؎ رَحْمَتُ اللّٰہِ رحمت اللہ کی وَبَرَکٰتُہٗ اور برکتین یعنی اوسکی بھلائیون کی زیادتی عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ تمپر اے اہل بیت تحقیق لوگ اس بات پر ہین کہ برکات الٰہی یہ تھین کہ اسباط اور سب انبیا بنی اسرائیل ابراہیم اور سارہ علیہم السلام سے پیدا ہوے اِنَّہٗ بیشک خدا حَمِیْدٌ تعریف کیا گیا ہی نعمتین عطا فرمانے پر مَّجِیْدٌ بزرگ ہی کرم ظاہر کرنے کے ساتھ فَلَمَّا ذَھَبَ پھر جب کہ گیا عَنْ اِبْرٰھِیْمَ الرَّوْعُ ابراہیم علیہ السلام سے خوف جو پیدا ہوا تھا وَجَآءَتْہُ الْبُشْرٰی اور آئی اوسکے پاس خوشخبری اولاد پیدا ہونے کی یُجَادِلُنَا جھگڑا کیا ہمارے فرشتون سے فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ قوم لوط کی شان مین لکھا ہی کہ ملائکہ سے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہا کہ تم اوس بستی کے لوگون کو ہلاک کیا چاہتے ہو جسمین سو مؤمن ہون ملائکہ بولے کہ نہین فرمایا کہ اگر نوّے مؤمن ہون وہ بولے تو بھی ہم ہلاک نہ کرینگے اسی طرح دس دس کم کرتے کرتے دس کی نوبت پہونچی پھر پانچ کی پھر ایک کی ملائکہ بولے کہ جس بستی مین ایک مؤمن ہوگا ہمین اوسے ہلاک کرنے کا حکم نہین تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اِنَّ فِیْھَا لُوْطًا یعنی اوس مقام پر لوط اور اونکی بیٹیان ہین ملائکہ بولے کہ ہم لوط کو اور اونکے لوگون کو اوس زمین سے باہر نکال لائینگے اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ لَحَلِیْمٌ تحقیق کہ ابراہیم علیہ السلام تحمل والا تھا بدکارون سے بدلا لینے مین جلدی نہ کی اَوَّاہٌ آہ کھینچنے والا اور آدمیون پر تاسف کرنے والا مُّنِیْبٌ رجوع کرنے والا درگاہ رب العزت کی طرف ان صفتون کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کو ملائکہ کے ساتھ جھگڑا کرنے کا باعث اونکا فرط ترحم تھا اور اونکی نرم دلی اور اونھون نے امید کی کہ اوس قوم پر عذاب آنا رک جائے شاید کہ وہ توبہ کرین اور برائیون سے باز آئین ملائکہ بولے کہ یٰٓاِبْرٰھِیْمُ اَعْرِضْ اے ابراہیم مونھ پھیر لے اور درگذر عَنْ ھٰذَا اس جھگڑنے سے اِنَّہٗ قَدْ جَآءَ تحقیق کہ آچکا ہی اَمْرُ رَبِّکَ حکم تیرے رب کا اونپر عذاب کرنے اور اونھین ہلاک کردینے کو وَاِنَّھُمْ اٰتِیْھِمْ اور تحقیق آنے والا ہی اونپر عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ عذاب نہ پھیرا گیا جھگڑے اور دعا سے پھر فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رخصت کرکے مؤتفکات کی طرف متوجہ ہوے اور وہ چار شہر تھے ہر ایک مین لاکھ لاکھ آدمی تلوار کرنے والے تھے جب فرشتے شہر سدوم کے قریب پہونچے کہ لوط علیہ السلام وہین رہتے تھے تو نگاہ کی اونھین دیکھا کہ زمین مین کام کر رہے ہین اونکے سامنے گئے اور سلام کیا وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا اور جسوقت کہ آئے بھیجے ہوے ہمارے لُوْطًا لوط کے پاس تو سِیْٓءَ بِھِمْ اندوہگین ہوا وہ انکے سبب سے وَضَاقَ بِھِمْ ذَرْعًا اور تنگدل ہوا اونکی جہت سے مہمانداری کی کراہت سے نہین بلکہ اسوجہ سے کہ اونھین خوشرو اور خوبصورت دیکھکر قوم کی برائی اور بیباکی سے اندیشہ کیا وَّقَالَ اور کہا کہ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ یہ دن بہت سخت ہی مجیر لکھا ہی کہ حق تعالی نے ملائکہ سے کہدیا تھا کہ جبتک لوط چار بار اپنی قوم کی بدی پر گواہی نہ دے قوم کو ہلاک نہ کرنا لوط علیہ السلام نے مہمانون کو دیکھکر یہ بات کہی کیا تمھین اس شہر کے لوگون کی خبر نہین پہونچی اور جو کام یہ کرتے ہین تمنے نہین سُنا وہ بولے کہ کیا حال ہی اور کیا کام کرتے ہین لوط علیہ السلام کو شرم آئی کہ اونکا کام زبان سے بیان کرین بولے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تمام دنیا کے لوگون سے بدتر یہ قوم ہی یعنی لونڈے بازیان کرتے ہین جبرئیل علیہ السلام نے

میکائیل علیہ السلام سے اشارہ کیا کہ یہ ایکبار گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام نے اونکے ساتھ شہر کی راہ لی جب شہر کے دروازے پر پہونچے تو دوبارہ وہی بات کہی جب شہر مین پہونچے تو تیسری دفعہ وہی بات فرمائی جب اپنے گھر پہونچے تو چوتھی مرتبہ پھر وہی کلمہ کہا اور چارون بار گواہی ہو گئی بعضے لوگون نے لوط علیہ السلام کے ان مہمانون کو دیکھا اور اور لوگون کو خبر پہونچائی یا لوط علیہ السلام کی جورو کہ کافرہ تھی اوسنے قوم کے بڑے آدمیون سے خبر کر دی کہ خوبصورت جوان میرے گھر مہمان ہین قوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے دروازے کی طرف چلے وَجَاءَهُ قَوْمُهُ اور آئے لوط علیہ السلام کے پاس اونکی قوم کے لوگ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ جلدی دوڑتے ہوے اوسکی طرف وَمِنْ قَبْلُ اور اوس وقت کے قبل بھی كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ تھے کہ برے کام کرتے تھے لواطت اور کبوتر بازی اور محلون مین سیٹی بجانا اور ٹھٹھے بازی کے واسطے سرراہ بیٹھنا جب قوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے دروازہ پر آئے اور مہمانون کو طلب کیا تو قَالَ يَا قَوْمِ کہا لوط علیہ السلام نے کہ ای میری قوم هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي یہ ہین میری بیٹیان انکی خواہش کرو هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ یہ بہت پاکیزہ ہین تمھارے واسطے اونکے ساتھ نکاح ایمان کی شرط پر تھا یا اونکی شریعت مین مومنون کا نکاح کافرون سے ہو سکتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے کمال جوانمردی اور کرم اور حمیت سے اپنی بیٹیان مہمانون پر فدا کر دین اور بعضون نے کہا ہی کہ بیٹیون سے قوم کی عورتین مراد ہین اسواسطے کہ نبی اپنی امت کا باپ ہی تربیت اور رحمت کی حیثیت سے یعنی عورتون کی خواہش کرو کہ تمھارے واسطے حلال ہین فَاتَّقُوا اللَّهَ پس ڈرو اللہ سے بری باتین ترک کرنے کے ساتھ وَلَا تُخْزُونِ اور مجھے رسوا نہ کرو فِي ضَيْفِي میرے مہمانون کی شان مین أَلَيْسَ مِنْكُمْ کیا نہین ہی تم مین سے رَجُلٌ رَشِيدٌ ۝ کوئی مرد راہ پایا ہوا کہ تمھین نصیحت کرے اور برے کامون سے تمکو باز رکھے قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ بولے کہ ای لوط تو جانتا ہی کہ مَا لَنَا نہین ہی ہمین فِي بَنَاتِكَ تیری بیٹیون مین مِنْ حَقٍّ کچھ حاجت وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ اور تحقیق کہ تو جانتا ہو مَا نُرِيدُ ۝ وہ بات جو ہم چاہتے ہین برا کام کرنا قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے اونکے جواب مین لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً کاشکے ہو مجھے تمھین دفع کرنے کی قوت یا اگر میری ذات مین قوت ہو تو البتہ مین تمھین نکالدون أَوْ آوِي یا پناہ لون اور پھر جاؤن اپنے إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ۝ طرف رکن سخت کے یعنی قبیلہ کی طرف کہ اوسکی مدد سے تمھین منع کر سکون ہی صحیح حدیثون مین وارد ہی کہ حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا نے فرمایا کہ خدا رحم کرے میرے بھائی لوط کو کہ اوسنے پناہ لی تھی رکن شدید کی طرف یعنی خدا کے ساتھ پناہ لی اور حق تعالی نے اوسے مدد دی اسواسطے کہ عاجزون کی التجا کرنے کی جگہ اوسکی درگاہ کے سوا نہین ہی **مثنوی** آستانش کہ قبلہ گاہ ہمہ ست ✤ از ہمہ آفتے پناہ ہمہ ست ✤ ہر کہ دل در حمایتش بست ست ✤ از غم ہر دو کون او رست ست ✤ لکھا ہی کہ حضرت لوط علیہ السلام نے گھر کا دروازہ بند کر لیا تھا دروازہ کے اندر سے اون لوگون کے ساتھ گفتگو کرتے تھے اون لوگون نے دیوار توڑ ڈالی اور چاہا کہ گھر مین گھس آئین لوط علیہ السلام نہایت مضطرب اور غمناک ہوے جب ملائکہ نے اونھین اوس اضطراب اور صدمہ مین دیکھا تو قَالُوا يَا لُوطُ بولے کہ ای لوط إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ ہم بھیجے ہوے ہین تیرے رب کے اور انپر عذاب کرنے کو نازل ہوے ہین اپنا دل توی رکھ کہ وہ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ہرگز نہ پہونچینگے تجھے ایذا اور ضرر پہونچانے یعنی اونکا ضرر تجھے نہ پہونچیگا تو درمیان سے

اپنا قدم نکال اور ہمین ان لوگون مین چھوڑ دے پھر جبریل علیہ السلام اون لوگون کے سامنے نکل آئے اور اپنے پر اونکے مونھ پر ملے سب اندھے ہو گئے اور لوط علیہ السلام کے گھر سے باہر بھاگے یہ کہتے ہوے کہ حذر کرو لوط کے مہمان جادوگر ہین پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ فَاَسْرِ بِاَھْلِكَ بس لیجا اپنے لوگون کو بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ ساتھ ایک ٹکڑے کے رات سے یعنی تھوڑی رات گئے وَلَا يَلْتَفِتْ اور چاہیے کہ التفات نہ کرے اور پھر کر نہ دیکھے مِنْكُمْ اَحَدٌ تم مین سے کوئی تو اپنے سب لوگون کو لیجا اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر اپنی جورو کو کہ وہ کافرہ ہی اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا تحقیق کہ پہونچنے والا ہی اوسے مَآ اَصَابَهُمْ جو کچھ پہونچیگا اونھین یعنی وہ بھی اور کافرون کی طرح ہلاک ہوگی لوط علیہ السلام نے نہایت تنگدلی کے ساتھ فرمایا کہ ان لوگون کی ہلاکت کب ہوگی جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ تحقیق کہ اونپر عذاب کا وقت صبح ہی لوط علیہ السلام نے کہا کہ ابھی تو صبح مین بہت دیر ہی جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ کیا نہین ہی صبح نزدیک یعنی نزدیک تو ہی فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پھر جسوقت کہ آیا حکم ہمارا اونکے عذاب کے واسطے تو جبریل سے ہمنے حکم کیا وہ اپنے پر اونکے شہرون کے نیچے لایا اور اون شہرون کو اوٹھایا اور اتنا اونچا کیا کہ اہل آسمان اونکے مرغون کی بانگ اور کتون کی آواز سنتے تھے پھر ہمنے حکم کیا اور جبریل نے ڈالدیا اور ہمنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلْنَا کر دیا ہمنے عَالِيَهَا سَافِلَهَا اون شہرون کے اوپر کو تلے اونکے یعنی وہ شہر الٹ دیے وَاَمْطَرْنَا اور برسائے ہمنے عَلَيْهَا اون شہرون پر اولٹ دینے کے بعد حِجَارَةً پتھر مِّنْ سِجِّيْلٍ سخت مٹی سے سجیل سنگ گل کا معرب ہی اور وہ مٹی ہی آگ مین پکی ہوئی جیسے اینٹ یا سجیل ایک پہاڑ ہی آسمان مین یا آسمان دنیا کا نام ہی یا سجین ہی کہ اوسکا نام جہنم ہی یعنی وہ پتھر کا مینہ اونپر آسمان سے تھا یا دوزخ سے اور وہ پتھر تھے مَّنْضُوْدٍ ۝ تہ بر تہ یا پے در پے مُّسَوَّمَةً نشان کیے ہوے سیاہ اور سفید لکیرون سے جیسے سلیمانی دانے ہوتے ہین یا لال اور سفید زاد المسیر مین لکھا ہی کہ وہ پتھر مُہر کیے ہوئے تھے بعضے اونمین سے سفید اور اونپر سیاہ نقطے تھے اور بعضے سیاہ اور اونپر سفید نقطے تھے یا جسپر پتھر برسا تھا اوسکا نام اوس پتھر پر لکھا ہوا تھا یا مہیا کیے گئے تھے عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے خزانہ مین اونپر عذاب کرنے کو اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ اونمین بڑے پتھر تو مٹھور کے برابر تھے اور چھوٹے گھڑے کے برابر اور ایک قول یہ ہی کہ پتھر اوس قوم کی ایک جماعت کے سرون پر برسے جو جماعت وہان نہ تھی پھر جہان کہین اونمین سے کوئی تھا اوسکے نام کا پتھر اوسکے سر پر آیا اور وہ ہلاک ہو گیا لکھا ہی کہ اونمین سے ایک شخص مکہ معظمہ کے حرم مین آیا تھا تو جو پتھر اوسکے نام کا تھا چالیس دن ہوا مین اٹکا رہا اور جیسے ہی وہ شخص حرم کے باہر نکلا وہ پتھر ہوا سے اوسکے سر پر گرا اور وہ ہلاک ہو گیا وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور نہین ہین وہ عذاب کے پتھر ظالمون سے بِبَعِيْدٍ ۝ دور اسواسطے کہ وہ اسکے مستحق ہین کہ اونپر پتھر برسین

نظم چو عالم را ستمگر تنگ دارد ❊ عجب نبود کہ بروے سنگ بارد ❊ سگان را سنگ در خوردہ ست بسیار ❊ چو ظالم را نہ بینی سنگ بر زار ❊ اور بعضون نے کہا ہی کہ ہی کی ضمیر قری یعنی دیہات کی طرف پھرتی ہی کنایہ غیر مذکور ہی یعنی قوم لوط کے شہر مکہ کے ظالمون سے دور نہین ہین اثنائے سفر مین اوس دیار سے یہ گذرتے ہین تو انھین اولی اور انسب ہی کہ عبرت پکڑنے کی

ع ۵

نظر سے اون شہرون کو دیکھین اور عذاب اور عقوبت سے ڈرکر اپنا حال ایمان اور نیک کام کرنے سے بدلین اور اپنے حال کی اصلاح کرین وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہمنے اولاد مدین کی طرف یا شہر مدین کے رہنے والون کی جانب ہمنے بھیجا اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اونکے بھائی شعیب علیہ السلام کو کہ نسبی برادری رکھتا تھا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کہا شعیب نے کہ اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی وحدانیت کے ساتھ مَا لَكُمْ نہین ہے واسطے تمہارے مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کوئی خدا اوسکے سوا وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ اور کم نہ کرو اور نہ گھٹاؤ پیمانہ ناپنے کی چیزین ناپنے مین وَالْمِيْزَانَ اور ترازو کو تولنے کی چیزون تولنے مین اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ تحقیق دیکھتا ہون تمکو مالداری اور نعمت کے ساتھ یعنی تم مفلس اور محتاج نہین ہو کہ اسکے سبب سے خیانت کرو بلکہ مالدار اور نعمت والے ہو حق گزاری کی رسم یہ ہے کہ لوگون کو اپنے مال سے بہرہ مند کرو یہ نہین کہ اونکے حقوق مین سے لیلو وَاِنِّيْٓ اور تحقیق کہ مین اَخَافُ عَلَيْكُمْ ڈرتا ہون تمپر اس خیانت کے سبب سے جو تم کرتے ہو عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ○ اوسدن کے عذاب کو جو گھیرنے والا ہے احاطہ یعنی گھیر لینا جو عذاب کی صفت ہے اوسے دن کی صفت کرنا اس جہت سے ہے کہ اوسدن عذاب واقع ہونا تھا یعنی اوسدن عذاب تمہارے گرد کو لے لیگا کہ کسی کو اوس سے رہائی نہو گی اس سے عذاب قیامت مراد ہے یا عذاب ہلاکت اور جب تول ناپ مین کمی کرنے کی ممانعت ہوئی تو اب اوسے پورا کرنے کا حکم ہوتا ہے اور یہ نہایت مبالغہ اور تاکید ہے وَيٰقَوْمِ اور اے میرے گروہ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ پوری ناپو ناپ کی چیزین پیمانہ سے وَالْمِيْزَانَ اور پوری تولو تول کی چیزین ترازو مین بِالْقِسْطِ عدل اور راستی کے ساتھ اور وہ لوگ باوجود اس بات کے ناپ تول مین خیانت کرتے تھے جو کچھ خرید کرتے اوسکی قیمت مین سے بھی کچھ واپس کر لیتے تھے اور درم دینار کی کگر بھی کاٹ لیتے تھے اس باب مین حق تعالی فرماتا ہے وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور کم نہ کرو لوگون سے اَشْيَآءَهُمْ اونکی چیزین یعنی جو کچھ مول لیتے ہو اوسکی قیمت یا کاٹن جو درم ودینار مین سے کاٹ لیتے ہو وَلَا تَعْثَوْا اور انتہا کی تباہی نہ ڈھونڈھو فِي الْاَرْضِ اپنے شہر کی زمین مین مُفْسِدِيْنَ ○ اوس حالت مین کہ تم تباہکار ہو بَقِيَّتُ اللّٰهِ جو کچھ باقی چھوڑے اللہ تمہارے واسطے حلال مین سے حرام ترک کرنے کے بعد وہ خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے اوس سے جو خیانت کرکے جمع کرتے ہو اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ اگر ہو تم میری بات باور کرنے والے وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ اور مین نہین ہون تمپر بِحَفِيْظٍ ○ نگاہبان کہ تمھین بری باتون سے باز رکھون یا عذاب سے تمہاری محافظت کرون بلکہ مین رسول ہون پیغام پہونچانے والا اور نصیحت کرنے والا میرے ذمے فقط پہونچا دینا ہے

بیت من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ٭ لکھا ہے کہ انبیا علیہم السلام دو قسم پر تھے بعضے وہ جنھین لڑنے کا حکم تھا جیسے حضرت موسی حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضے وہ جنھین لڑنے کا حکم نہ تھا پس حضرت شعیب علیہ السلام انھی مین سے تھے کہ جنگ کرنے کی اجازت نہ رکھتے تھے دن بھر قوم کو نصیحت کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے قَالُوْا يٰشُعَيْبُ کہا اونکی قوم نے کہ اے شعیب اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ کیا نماز حکم کرتی ہے تجھے اَنْ نَّتْرُكَ اس تکلیف کی کہ ہم چھوڑین مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ وہ چیز کہ پوجتے تھے باپ ہمارے بتون کو اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ یا ہاتھ روکین ہم اوس چیز سے جو کرتے ہین ہم فِيْٓ اَمْوَالِنَا اپنے مالون مین مَا نَشٰٓؤُا

جو چاہتے ہین ہم تول ناپ مین کمی کرنا قیمت پھیر لینا درہم و دینار کی لگرین کاٹ لینا اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ بیشک تو تحمل والا
الرَّشِيْدُ ۝ راہ پائے ہوے ہی اپنے زعم مین یہ بات ہنسی کی راہ سے کہتے تھے اور ان صفتون اور باتون کا خلاف اونھین مقصود تھا
یا بعید جاننے کے طور پر کہتے تھے کہ باوصف اس بات کے کہ تو حلم اور رشد کے ساتھ موسوم اور موصوف ہی پھر ایسی باتین کیون کرتا ہی
قَالَ يٰقَوْمِ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ ای میری قوم کے لوگو اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھتے ہو اور کیا کہتے ہو اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ
اگر ہون مین بصیرت اور دلیل اور حجت پر مِّنْ رَّبِّيْ اپنے رب کے پاس سے وَرَزَقَنِيْ اور روزی دی ہو مجھے اوسنے مِنْهُ اپنے پاس سے
رِزْقًا حَسَنًا ط روزی اچھی یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بے خیانت اور بے کم تولے ناپے یا کمال و تکمیل کی دولت مجھے عطا کی ہو
اور روحانی اور جسمانی سعادت دی ہو تو روا ہوگا کہ مین اوسکی وحی مین خیانت کرون وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ
اور نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون تمھارے ساتھ اوس سے اور آؤن اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ط اوس چیز کی طرف کہ
تمھین منع کرتا ہون اوس سے یعنی تمھین کوئی بات منع نہین کرتا ہون جب تک مین اوسکا مرتکب رہتا ہون بلکہ جس بات سے
تمھین باز رکھتا ہون خود بھی اوس سے باز رہتا ہون اِنْ اُرِيْدُ نہین چاہتا ہون مین اِلَّا الْاِصْلَاحَ مگر درستی پر لانا
تمھارے کامون کو مَا اسْتَطَعْتُ ط جب تک کہ سکون مین وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اور نہین ہی توفیق میری تمھارے امور کی اصلاح مین
یا صواب اور صلاح کی منزل پر پہونچ جانے مین اِلَّا بِاللّٰهِ ط مگر ساتھ ہدایت اور اعانت اللہ کے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اوسپر توکل
کیا مین نے کہ وہ سب چیزون پر قادر ہی اور اوسکے سوا سب عاجز ہین وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ اور اوسکی طرف پھرتا ہون ہر چیز مین
جب نیت کرتا ہون وَيٰقَوْمِ اور ای میرے گروہ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ نہ اوس بات پر رکھے تمھین شِقَاقِيْٓ میری دشمنی اور میرے
ساتھ جھگڑنا اَنْ يُّصِيْبَكُمْ یہ کہ پہونچے تمھین مِّثْلُ مَآ اَصَابَ مثل اوسکے جو پہونچا قَوْمَ نُوْحٍ قوم نوح کو طوفان سے
اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ یا قوم ہود کو تیز ہوا سے اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ط یا قوم صالح کو زلزلہ سے وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ اور نہین ہی قوم لوط مِّنْكُمْ
بِبَعِيْدٍ ۝ تمسے دور یعنی زمانہ مین بھی تمسے قریب ہی اور مکان مین بھی اگر اگلی امتون کے حال سے عبرت نہین لیتے تو قوم لوط سے تو
عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اور مغفرت چاہو اپنے رب سے ایمان لاکر ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ط پھر رجوع کرو اوسکی عبادت کی
طرف اوسکے غیر کی پرستش چھوڑ کر اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ رب میرا رَحِيْمٌ رحم کرنے والا ہی مغفرت چاہنے والون پر وَّدُوْدٌ ۝ دوست
رکھنے والا توبہ کرنے والون کو وَدُوْد فعول کے وزن پر فاعل کے معنی مین آتا ہی یعنی بندون کو دوست رکھتا ہی اور مفعول کے معنی پر بھی
آتا ہی یعنی بندے اوسے دوست رکھتے ہین قطب الاقطاب مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ نے اسماے الٰہی کی شرح مین ودود کے یہ معنی
لکھے ہین کہ دوست رکھنے والا نیکی کا تمام خلق کے ساتھ اور دوست سب لوگون کا جو حق کے ساتھ ہین یعنی وہ نیکون کو دوست رکھتا ہی
اور نیک اوسے دوست رکھتے ہین اور حقیقت مین اونکی دوستی اوسی کی دوستی کی شاخ ہی اسواسطے کہ جب نظر تحقیق سے دیکھین تو اصل حسن اور
احسان جو محبت کا سبب ہوتا ہی اوسکے غیر کو ثابت نہین تو وہ آپ اپنے تئین دوست رکھتا ہی اور اس باب مین چند نکتے آیۂ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ کی تفسیر مین
بیان ہوے ہین اور فرزند عزیز کی یہ رباعی ہی رباعی ای حسن تو دادہ یوسفان را خوبی + وز عشق تو کردہ عاشقان یعقوبی +

گر نیک نظر کنی کسے غیر تو نیست ۔ در مرتبہ مجتبیٰ و محبوبی ۔ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ کہا اون لوگون نے کہ ای شعیب مَا نَفْقَهُ نہین
سمجھتے ہین ہم كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ بہت باتین اونمین سے جو تو کہتا ہی توحید واجب ہونا تول ناپ مین کمی حرام ہونا اور یہ نہ سمجھنا
اونکے قصور عقل اور نہ فکر کرنیکے سبب سے تھا یا یہ بات عناد کی راہ سے وہ کہتے تھے ورنہ شعیب علیہ السلام کا کلام کیون نہ سمجھتے وہ
خطیب الانبیا تھے اور اون کافرون نے یہ کہا کہ ای شعیب وَاِنَّا لَنَرٰىكَ اور بیشک ہم دیکھتے ہین تجھے فِيْنَا ہم لوگون مین
ضَعِيْفًا بے زور ہین دفع کرنے مین یا ضعیف نگاہ وَلَوْلَا رَهْطُكَ اور اگر نہ ہوتی تیری قوم جو ہمارے دین پر ہی اور ہم
اوسے عزیز رکھتے ہین لَرَجَمْنٰكَ البتہ سنگسار کرتے ہم تجھے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا اور نہین تو ہم پر بِعَزِيْزٍ عزت والا
اور بزرگ اسقدر کہ تیری عزت سنگساری کی مانع یا رحم کرنے کی باعث ہو قَالَ يٰقَوْمِ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ ای میری قوم
اَرَهْطِيْٓ کیا میری برادری اور قوم اَعَزُّ عَلَيْكُمْ بہت عزیز ہی تمھارے نزدیک مِّنَ اللّٰهِ خدا سے وَاتَّخَذْتُمُوْهُ
اور پکڑا تمنے خدا کا حکم وَرَآءَكُمْ اپنی پیٹھ کے پیچھے ظِهْرِيًّا جیسے چھوڑا اور بھولا ہوا یعنی میرے عزیز قریبون کا
حق لحاظ رکھتے ہو اور میرے پروردگار کا حکم پیٹھ کے پیچھے ڈالتے ہو اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ رب میرا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس
چیز کے جو کرتے ہو تم مُحِيْطٌ آگاہ ہی اسطرح کہ کوئی چیز اوس سے پوشیدہ نہین اور اسی حساب سے جزا دیگا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا
اور ای میرے گروہ عمل کرو عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اپنی جگھون پر جو شرک اور تول ناپ مین کمی کرتے ہو اِنِّيْ عَامِلٌ تحقیق کہ مین بھی
عمل کرنے والا ہون اور اپنے کام پر متمکن ہون سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ قریب ہی کہ جانوگے تم مَنْ يَّاْتِيْهِ اوس شخص کو کہ آئے
اوسپر عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ عذاب جو رسوا کرے اوسے یا بڑی فضیحتی کے ساتھ ہلاک کرے وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ اور اوس
جو جھوٹا ہی تمھارے زعم مین یعنی جلدی تمھین معلوم ہو جائیگا کہ مین حق پر ہون یا تم وَارْتَقِبُوْٓا اور انتظار کرو اوسکا
جو مین کہتا ہون اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ مین بھی تمھارے ساتھ منتظر ہون وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جب آگیا عذاب
ہمارا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا نجات دی ہمنے شعیبؑ کو وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور اون لوگون کو جو ایمان لائے تھے اوسکے ساتھ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتھ رحمت کے اپنے فضل سے وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اور پکڑ لیا اونھین جو کافر تھے
الصَّيْحَةُ جبرئیل کی آواز نے کہ اونھین کہا کہ تم سب مرجاؤ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ پھر ہو گئے وہ اپنے گھرون مین
جٰثِمِيْنَ مردے زمین پر پڑے ہوئے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ ہرگز نہ بسے تھے اون شہرون مین اَلَا
بُعْدًا لِّمَدْيَنَ جان لو قوم مدین کی ہلاکت اور میری رحمت سے دوری كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ جیسے کہ ہلاک ہوا اور ملعون ہو گیا
قبیلہ ثمود مدین کو ثمود کے ساتھ اسواسطے تشبیہ دی کہ دونون قوم کا عذاب سخت آواز تھی تیسیر مین لکھا ہی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے
فرمایا کہ کوئی دو امتین ایک عذاب سے نہین ہلاک ہوئین مگر شعیب و صالح علیہما السلام کی قوم مگر قوم ثمود کے واسطے سخت آواز اونکے نیچے سے تھی اور
اہل مدین کے واسطے اونکے اوپر سے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور تحقیق کہ ہمنے بھیجا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیتون کے
ساتھ کہ وہ اوسکی نبوت صحیح ہونے کی نشانیان تھین وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اور غالب واضح معجزے کے ساتھ کہ وہ عصا تھا عصا کو

ع ۱۲

خاص کر کے اوسکا ذکر کرنا اسواسطے ہی کہ وہ کھلا ہوا معجزہ تھا اِلٰی فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے وَمَلَائِهٖ اور اوسکی قوم کے گروہ اشراف کی طرف
فَاتَّبَعُوْٓا پس پیروی کی اوس گروہ نے اَمْرَ فِرْعَوْنَ ج حکم فرعون کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کفر کرنے مین وَمَآ اَمْرُ
فِرْعَوْنَ اور نہ تھا کام فرعون کا بِرَشِيْدٍ درست اور جب دنیا مین اوسکی متابعت کی تو قیامت کے دن بھی اوسکے لوگ اوسی کے
تابع رہینگے يَقْدُمُ قَوْمَهٗ آگے چلیگا فرعون اپنی قوم کے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ط پس لیجائیگا
اونھیں آگ مین وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ اور برا مکان ہی لایا گیا جسمین یعنی آتش دوزخ اسواسطے کہ مورد وہ جگہ ہی جہان پانی
پیتے ہین کلیجے کو ٹھنڈک پہونچنے کے واسطے اور پیاس بجھنے کے لیے اور رو دوزخ مورد ہی اوسکے خلاف کہ وہان پانی پینے سے کلیجا جلیگا پیاس
زیادہ ہوگی وَاُتْبِعُوْا اور پیچھے لائی گئی فرعون اور اوسکے لوگون کے فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً اس جہان مین لعنت وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اور
قیامت کے دن بھی لعنت اونکے پیچھے لگی ہوگی بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ بری عطا ہی دی گئی اونپر یعنی دونون جہان کی لعنت
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى یہ خبر غارت ہوئے گانؤن کی خبرون مین سے ہی نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ قصہ بیان کرتے ہین ہم اوسکا
تجھپر مِنْهَا قَآئِمٌ بعضے اونکے باقی یا آباد ہین جیسے سوکھے کھیت کھڑے وَّحَصِيْدٌ ۝ اور بعضے مفقود یا خراب جیسے کاٹے ہوئے
کھیت اور بعضون نے کہا کہ قائم وہ ہی جسکا اثر دکھائی دیتا ہی جیسے عاد اور ثمود کے شہر اور حصید وہ ہی جسکا نشان نہ باقی ہو جیسے قوم نوح کے
شہر وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ہمنے ظلم نہین کیا ان بستیون کے لوگون پر اونھین ہلاک کرنے کے سبب سے وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور مگر اونھون نے
خود ظلم کیا اپنی جانون پر وہ کام کر کے جنکے سبب سے اونپر عذاب آیا فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ پھر کچھ نفع نہ کیا یا دفع کرنے کی قدرت نہ رکھی اونکے
اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ اون باطل خداؤن نے جنھین نادانی کی رو سے يَدْعُوْنَ پکارتے تھے اور پوجتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے
یعنی اونکے خداؤن نے روک نہ رکھی مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ط جسوقت کہ آیا حکم تیرے رب کا اونھین عذاب کرنے کو
وَمَا زَادُوْهُمْ اور نہ بڑھایا اونکے واسطے بتون نے غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ سوا زیانکاری اور ہلاکت کے وَكَذٰلِكَ اور اسی پکڑ کے مانند ہی
اَخْذُ رَبِّكَ پکڑ تیرے رب کی اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى جب پکڑتا ہی دیہات والون کو وَهِيَ ظَالِمَةٌ ط اوس حال مین کہ وہ ظالم ہون
اِنَّ اَخْذَهٗٓ بیشک پکڑ خدا کی اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ دردناک اور سخت ہی اور اوسکی پکڑ سے کسی کو خلاصی کی صورت اور رہائی کی راہ نہین ہی
قطعہ کسے کہ صرصر ظلمش دماد م چراغ عیش مظلومان بمیرد + بترس از ان کایزد تعالیٰ + اگرچہ دیر گیرد سخت گیرد + اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
تحقیق ان قصون مین جو ہمنے بیان کیے لَاٰيَةً البتہ عبرت ہی لِّمَنْ خَافَ اوس شخص کے واسطے جو ڈرے عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ط
عذاب آخرت سے ذٰلِكَ قیامت کا دن يَوْمٌ وہ دن ہی کہ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ جمع کیے گئے اوسکے واسطے لوگ یعنی تمام
خلق کو اوسدن جمع کرینگے وَذٰلِكَ اور وہ دن يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ دن ہی کہ حاضر کیے گئے اوسدن اہل زمین اور اہل آسمان
وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اور نہین پیچھے ہٹاتے ہین ہم اوسدن کو اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ ط مگر مدت شمار کی ہوئی گذر جانے کے
واسطے یعنی جب تک وہ مدت نہو جائے قیامت قائم نہوگی يَوْمَ يَاْتِ جسدن آئیگا وہ روز مشہور تو لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ
نہ بات کریگا کوئی ایسی بات جو اوسے فائدہ پہونچائے اِلَّا بِاِذْنِهٖ ج مگر خدا کے حکم سے اور یہ حال موقف خاص مین ہوگا

اور ایک موقف ایسا ہوگا کہ اومین بات کرنے کی بھی اجازت نہوگی یَوۡمَ لَا یَنۡطِقُوۡنَ وَلَا یُؤۡذَنُ لَهُمۡ فَیَعۡتَذِرُوۡنَ فَمِنۡهُمۡ پس اہل موقف مین سے
کوئی شَقِیٌّ بدبخت ہوگا کہ وعید کے موافق اوسکا ٹھکانا دوزخ ہوگا وَّسَعِیۡدٌ اور نیکبخت بھی ہوگا کہ وعدہ کے موافق بہشت
اوسکی جگہ ہوگی حقائق سلمی مین بلخی قدس سرہ سے نقل ہے کہ سعادت کی پانچ نشانیان ہین دل کی نرمی رونا بہت دنیا سے نفرت
آرزو تھوڑی شرمناک ہونا اور شقاوت کی بھی پانچ نشانیان ہین دل کی سختی آنکھون کی خشکی دنیا کی رغبت آرزو بڑی بیحیائی
شیخ ابوسعید خراز قدس سرہ نے کہا ہے کہ حق تعالی نے اس سورت مین دو بڑے کام بیان کیے ہین ایک سیاست جباری اور
سطوت قہاری جو زمانہ کفار کا زور شور رکھتی اور دوسرے حکم ازلی خلق کی سعادت اور شقاوت کے باب مین نافذ ہوا اور
حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ واتباعہ اجمعین نے اوس خبر کی ہیبت اور اس حکم کی سطوت سے یہ فرمایا کہ شَیَّبَتۡنِیۡ
سُوۡرَۃُ هُوۡدٍ قطعہ آن یکے را از ازل لوح سعادت درکنار ✤ وین یکے را تا ابد داغ شقاوت بر جبین ✤ عدل و میسر ند آنرا سوے
اصحاب الشمال ✤ فضل او میخواند این را سوے اصحاب الیمین ✤ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ شَقُوۡا پس جو لوگ کہ بدبخت ہو چکے فَفِی النَّارِ
تو وہ آتش دوزخ مین ہین لَهُمۡ فِیۡهَا اونکے واسطے آتش دوزخ مین زَفِیۡرٌ زور کی چیخ وَّشَهِیۡقٌ اور چپکے کی ہائے ہے
زفیر سخت آواز ہے اور گدھے کی شروع آواز کو کہتے ہین اور شہیق کم آواز ہے اور گدھے کی پچھلی آواز کو کہتے ہین حق تعالی شقیون کی
آواز کو بہت بُری آواز سے تشبیہ دیتا ہے کہ وہ گدھے کی آواز ہے اور وہ بدبخت اس آواز سخت اور سست کے ساتھ خٰلِدِیۡنَ
فِیۡهَا ہمیشہ رہینگے اوس آگ مین مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ جب تک آسمان اور زمین قائم ہین عرف عرب مین
یہ کلمات عبارت ہین ہمیشہ کی ہمیشگی سے تو اہل نار کا دوام آسمان اور زمین کے دوام کے ساتھ متعلق نہوگا اسواسطے کہ اہل نار کے
دوام کا ابد تک رہنے اور زمین آسمان کے دوام کا منقطع ہو جانے پر نصین دلالت کرنے والی وارد ہین تو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ کفار شقیا
ہمیشہ آگ مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ مگر جو کچھ چاہے تیرا رب کہ اونھین عذاب آتش سے نکال کر عذاب زمہریر مین مبتلا کرے
یا اور کسی عذاب مین عذاب آتش کے سوا اسواسطے کہ ہر دوزخ مین طرح طرح کے عذاب اور عقوبتین ہین اونمین سے ایک یہ ہے
کہ آگ سے عذاب کرین تو ہمیشہ رہنے سے استثنا عذاب آتش مین ہے دوزخ مین ہمیشہ رہنے سے استثنا نہین ہے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ
رب تیرا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ۝ کرنے والا ہے ہر چیز عذاب کرنے کے اقسام سے جو چاہے وَاَمَّا الَّذِیۡنَ سُعِدُوۡا اور مگر وہ لوگ جو
نیکبخت ہوے فَفِی الۡجَنَّۃِ تو وہ جنت مین ہین خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالۡاَرۡضُ جب تک ہو آسمان آخرت کا اور زمین اوسکی اسواسطے کہ یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَیۡرَ الۡاَرۡضِ وَالسَّمٰوٰتُ کے حکم سے زمین اور
آسمان اس زمین اور آسمان کے بدلے ہونگے حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا کہ آسمان اور زمین کا دوام اونکے جواہر کی حیثیت سے مراد ہے
اونکی صورت کی حیثیت سے مراد نہین اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ آسمان اور زمین سے فوق اور تحت مراد ہے اسواسطے
کہ عرب اوس چیز کو آسمان کہتے ہین جو سر کے اوپر ہو اور جو چیز پاؤن کے نیچے ہو اوسے زمین کہتے ہین تو جب تک فوق اور
تحت ہوگا سعید لوگ جنت مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ مگر جو کچھ چاہے تیرا رب کہ اونھین جنت کی نعمت سے

اور کسی دولت پر پہونچائے جو اوس سے بھی زیادہ ہو کہ وہ دیدار کا رتبہ ہے یا حق تعالی کی رضامندی کا مرتبہ کہ اوسکی کنہ کوئی نہین جانتا مگر حضرت
حق کہ عالم ہی سب معلومات کا اور فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ اَعْيُنٍ اس قول کا مؤید اور اس بات کا تتمہ سورۂ توبہ مین وَرِضْوَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ کی تفسیر مین تحریر ہوا ہی اور جاننا چاہیے کہ مفسرون نے اس استثنا مین بہت باتین کہی ہین زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یہ استثنا
ایسا ہی کہ کسی کی عقل مین نہین آتا اور معالم مین فرمایا ہی کہ اس استثنا مین خدا ہی بڑا جاننے والا ہی اور اگر سب اقوال ذکر کیے جائین تو
شرط اختصار جو پہلے ٹھہر چکی ہی باقی نہ رہے وَاللّٰهُ الْبَاقِيْ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ عَطَآءً عطا دی اونھین عطا دینا غَيْرَ
مَجْذُوْذٍ ○ نہ منقطع کی گئی یعنی کھینچی گئی بے نہایت فَلَا تَكُ پس نہو فِيْ مِرْيَةٍ گمان مین مخاطب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین اور حقیقت خطاب راجع ہی امت کی طرف حق تعالی امت محمدی سے فرماتا ہی کہ تم شک مین نہو مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ
اوس چیز سے جو پوجتے ہین یہ مشرک لوگ اس بات مین کہ گمراہی ہلاک کرنے والی ہی یعنی اسمین شک نہ کرو بلکہ یقینی سمجھو کہ یہ پرستش گمراہی ہی
کہ آخر اونھین ہلاک کریگی جیسے اگلی امتون کا کفر اونکے ہلاک اور اونپر عذاب ہونے کا سبب ہوا مَا يَعْبُدُوْنَ نہین پوجتے ہین
مشرک بتون کو اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ مگر جسطرح کہ پوجتے تھے اٰبَآؤُهُم مِّن قَبْلُ باپ اونکے پہلے سے یعنی باطل طور پر
وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ اور تحقیق کہ ہمنے پورا پہونچا دیا ہی اونھین نَصِيْبَهُمْ حصہ اونکا عذاب مین سے غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ○
حال یہ ہی کہ وہ حصہ نہین گھٹایا گیا ہی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ ہمنے دی مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو توریت فَاخْتُلِفَ
فِيْهِ پھر اختلاف کیا گیا اوسمین یعنی اونکی قوم نے اختلاف کیا بعضے توریت کا ایمان لائے بعضے اوس سے کافر ہوگئے جیسے
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مین تمھاری قوم نے اختلاف کیا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر نہ ایک بات پہلے
ہو چکی ہوتی مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے اونپر عذاب کرنے کی تاخیر مین لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ تو ضرور حکم کیا جاتا موسی
علیہ السلام کی قوم مین تاکہ باطل کرنے والے عذاب ہلاکت مین مبتلا ہو جاتے اور حق کرنے والے اوس سے نجات پاتے
وَاِنَّهُمْ اور تحقیق کہ تیری قوم کے کافر لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک مین ہین قرآن سے مُرِيْبٍ ایسی شک مین ہین
جو قلق مین ڈالنے والی ہی یعنی یہ لوگ اپنے جی کو مضطرب اور عقل کو پراگندہ کرتے ہین وَاِنَّ كُلًّا اور تحقیق کہ ہر اختلاف
کرنے والا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ اون سب مین سے ہی کہ ضرور پورا دیگا رَبُّكَ تیرا رب اَعْمَالَهُمْ جزا اونکے اعمال کی
اور بعضے مفسر اِنْ کو نافیہ اور لَمَّا کو اِلَّا کے معنی مین کہتے ہین یعنی کوئی نہین ہی مگر حق تعالی اوسکے اعمال کی جزا ایسی دیگا کہ مدد یا شاید
صاحب ایجاز البیان نے فرمایا ہی کہ لَمَّا مین چونکہ ظرف کے معنی ہین تو یہان ایک محذوف مقدر ماننا چاہیے اسطرح پر کہ وَاِنَّ كُلًّا
لَّمَّا بُعِثُوْا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ اور چونکہ اس کلام کے اعراب اشکال سے خالی نہین لہذا اسقدر ربط مناسب معلوم ہوا اور یہ وجہین لَمَّا کو تشدید کے
ساتھ پڑھنے کی صورت پر ہین اور اگر بے تشدید کے پڑھین تو صاحب کشاف نے فرمایا کہ لما کا لام قسم کا توطیہ ہی اور كُلًّا کی تنوین
مضاف الیہ کے عوض مین ہی اور ما زائدہ ہی اور اصل مین یون ہی کہ وَاِنَّ كُلَّهُمْ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ اِنَّهُ تحقیق کہ اللہ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
ساتھ اوس چیز کے کہ تم عمل کرتے ہو خَبِيْرٌ ○ دانا ہی اور کوئی چیز اوس سے فوت نہین ہوتی کہ اوسکی پوری جزا نہ دے سکے

علاوہ برین نہین جانتا کوئی کہ کیا چھپایا گیا ہی واسطے اونکے ٹھنڈک آنکھون کی

ع

بیت ہمہ کار بندہ دانا اوست ✤ بمکافات ہم توانا اوست ✤ **فَاسْتَقِمْ** پس تو مستقیم رہ **كَمَا أُمِرْتَ** جسطرح تو حکم کیا گیا ہی **وَمَن تَابَ مَعَكَ** اور چاہیے کہ مستقیم رہین یا تو حکم کردے کہ مستقیم ہو جائین وہ لوگ جو کفر سے باز آئے ہین اور تیرا ایمان لائے ہین استقامت یہ ہی کہ آدمی امر و نہی پر مستقیم رہے امام قشیری رحمۃ نے کہا ہی کہ مستقیم وہ شخص ہی کہ راہ حق سے نہ پھرے تا کہ منزل وصال پر پہونچ جائے حقائق سلمی مین جوزجانی قدس سرہ سے منقول ہی کہ کرامت کا طالب نہ ہو استقامت کا طالب رہ محمد بن فضیل رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ چیز جسکے ہونے سے سب نیکیان نیک ہوتی ہین اور جسکے نہونے سے سب برائیان بری ہوتی ہین وہ استقامت ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے یہ بات سنی اور کہا کہ اوسنے بہت خوب بات کہی اوسکی دلیل فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ہی ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہی کہا استقامت ابو علی نسفی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے واقعہ مین دیکھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ سورۂ ہود کے سبب سے آپکے بوڑھے ہو جانے کا کیا سبب ہی فرمایا کہ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ہی عزیز جسکا قدم جینے والا اور مضبوط نہین اوسکی محبت ضائع ہی شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا ہی کہ استقامت یہ ہی کہ اپنے آپکو ماسوی اللہ سے تو محفوظ رکھے خواجہ عصمۃ اللہ بخاری نے استقامت کی صفت مین کیا خوب فرمایا ہی **نظم** کسے را دانم اہل استقامت ✤ کہ باشد بر سر کوے ملامت ✤ ز اوصاف طبیعت پاک مردہ ✤ با طلاق ہویت جان سپردہ ✤ تمام از گرد تن دامن فشاندہ ✤ برفتہ سایۂ خورشید ماندہ ✤ **وَلَا تَطْغَوْا** اور حد سے نہ درگذرو **إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ** تحقیق کہ خدا ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو **بَصِيرٌ** دیکھنے والا ہی **وَلَا تَرْكَنُوا** اور نہ میل کرو **إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا** اون لوگون کی طرف جنھون نے ظلم کیا یعنی اونکے ساتھ دوستی نہ کرو یا اونکا حکم نہ مانو یا اونکی معاونت نہ کرو اونکی بیداد پر سفیان ثوری قدس سرہ نے کہا ہی کہ جو شخص ظالمون کے واسطے قلم بنائے یا اونکی دوات مین سیاہی ڈالدے یا اونکے ہاتھ مین کاغذ دے تا کہ وہ لکھین تو وہ شخص اون ظالمون کے ظلم مین شریک ہوگا اور اونھی سے پوچھا کہ اگر کوئی ظالم بیابان مین پیاسا ہو اور پیاس کے مارے مرتا ہو تو اوسے پانی دینا چاہیے فرمایا کہ نہین کہا کہ اگر اوسے پانی نہ دین تو مر ہی جائیگا فرمایا کہ مر جانے دے **مصرع** آنچنان بد بزندگانی مردہ بہ ✤ تو حق تعالی نے کمال رحمت سے فرمایا کہ ظلم کی طرف میل نہ کرو **فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ** پس لگے گی تمھین آگ یعنی تمھین دوزخ کی آگ پہونچیگی اگر ظلم کی طرف میل کروگے **وَمَا لَكُم** اور نہین ہی تمھارے واسطے **مِّن دُونِ اللَّهِ** سوا اللہ کے **مِنْ أَوْلِيَاءَ** دوستون مین سے کہ عذاب کو تمسے باز رکھے **ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ** پھر تم نہ مدد دیے جاؤگے **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ** اور قائم رکھ نماز **طَرَفَيِ النَّهَارِ** دونون طرف دن کے **وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ** اور ساعتون مین رات سے دن مین اعلی طرف کی نماز فجر کی نماز ہی اور اسفل کی نماز ظہر اور عصر کی نماز ہی اور رات کی ساعتون کی نماز مغرب اور عشا ہی لکھا ہی کہ عمر بن عذبہ رضی اللہ عنہ خرمے بیچتے تھے ایک عورت خوبصورت خرمے مول لینے آئی تو اوس سے کہا کہ میرے گھر کے اندر بہت خوب خرمے ہین جب وہ عورت گھر کے اندر آئی تو عمر بن عذبہ نے اوسکا بوسہ لیلیا اور فورًا نادم ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس شریف مین حاضر ہوے اور رو کر گذرا ہوا حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ**

السَّیِّاٰتِ بیشک نیکیان یعنی پانچون وقت کی نماز لیجاتی ہین اور مٹا دیتی ہین برائیون کو جو گناہ کبیرہ نہون حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عمر بن عذیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ تو نے ظہر کی نماز میرے ساتھ پڑھی کہا کہ ہان آپ نے فرمایا کہ یہی نماز اوس گناہ کا کفارہ ہی صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا یہ حال اسی کے واسطے خاص ہی آپ نے فرمایا کہ نہین علی العموم سب لوگون کے واسطے ہی اور اس قول کی تائید کرنے والا مضمون حدیث مین آیا ہی کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ ہوتے ہین بشرطیکہ کبیرہ نہون تو نمازان گناہون کا کفارہ ہی واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ طاعت کے انوار گناہون کی ظلمت کو مٹا دیتے ہین اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ذکر اور مراقبہ جو دن کے دونون طرف اور رات کی ساعتون مین ہوتا ہی اوسکے انوار اون وقتون کی ظلمت کو دفع کر دیتے ہین جو وقت حوائج نفسانی مین گذرے ہون اور بعضے علما اس بات پر ہین کہ حسنات یہ چار کلمے کہنا ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ذٰلِكَ یہ حکم اور یہ وعدہ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ○ نصیحت ہی یاد کرنے والون کو وَاصْبِرْ اور صبر کر اوامر بجا لانے اور نواہی سے پرہیز کرنے پر فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ لَا يُضِيْعُ ضائع نہین کرتا اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ اجر نیک کام کرنے والون کا اجر الصابرین نہ فرمایا اجر المحسنین ارشاد کیا اسمین یہ اشارہ ہی کہ صبر حسنات مین سے ہی فَلَوْلَا كَانَ پھر کیون نہ ہون لولا نفی کے معنی مین ہی یعنی نہ تھے مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ قرن والون مین سے جو تمسے پہلے تھے اُولُوْا بَقِيَّةٍ عقل اور رائے والے کہ احتیاط کی رو سے يَّنْهَوْنَ باز رکھتے تھے مفسدون کو عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ فساد کرنے سے زمین مین تاکہ عذاب نہ آئے اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑے سے تھے مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ نہ اون لوگون مین سے کہ نجات دی ہمنے اونھین آگے گذرے ہوون کے عذاب سے کہ وہ تھوڑے سے لوگ انہین منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور پیروی کی اون لوگون نے جو کافر تھے مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ اوس چیز کی جو نعمت دیے گئے تھے اوسمین یعنی اونھون نے اپنے نفس کی خواہشون کی متابعت کی اور خواہشون کا اسباب حاصل کرنے مین اپنی تمام ہمتین مصروف کین اور اوسکے سوا اور چیزون سے یقین اونکی طرف سے مونھ پھیر لیا وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ اور تھے کافر وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہین چاہا تیرے رب نے لِيُهْلِكَ الْقُرٰى کہ ہلاک کرے دیہات والون کو بِظُلْمٍ بسبب شرک کے وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ○ حال آنکہ اوس موضع والے اصلاح کرنے والے ہون ایک دوسرے کے درمیان مین یعنی فقط شرک کرنے کے سبب سے ہلاک نہین کرتا ہی تاوقتیکہ شرک کے ساتھ ظلم اور فساد نہ شامل ہو اور اسی جگہ سے لوگون نے کہا ہی کہ بادشاہ کفر کے ساتھ باقی رہتا ہی ظلم کے ساتھ نہین باقی رہتا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا رب تیرا لَجَعَلَ النَّاسَ تو البتہ کر دیتا لوگون کو اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک ہی گروہ ایک ہی دین اور آئین پر وَلَا يَزَالُوْنَ اور ہمیشہ رہینگے مُخْتَلِفِيْنَ ○ اختلاف کرنے والے حق و باطل مین جیسے یہود و نصارا مجوس اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ مگر وہ شخص کہ رحم کرے تیرا رب اوس پر اور اوسے ایمان کی راہ دکھائے جیسے ملت حنیفہ کے لوگ کہ مسلمان ہین یا یہ کہ روزی مین مختلف ہین کوئی مالدار ہی کوئی محتاج مگر یہ کہ حق تعالی اوسے قناعت دیدے وَلِذٰلِكَ اور اسی اختلاف کے واسطے خَلَقَهُمْ پیدا کیا ہی اللہ نے لوگون کو یا راہ پانے والون کو رحمت کے واسطے پیدا کیا ہی وَتَمَّتْ اور پوری ہوئی كَلِمَةُ رَبِّكَ بات تیرے

رب کی یعنی جو فرشتون سے کہی ہی اور وہ یہ ہی کہ لَاَمۡلَئَنَّ ضرور بھرونگا جَهَنَّمَ دوزخ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ گنہگار جنون اور آدمیون سے کہ اونسے کفر ظاہر ہوا اَجۡمَعِيۡنَ ۝ ان سب سے وَكُلًّا نَّقُصُّ اور ہر خبر بیان کرتے ہین ہم عَلَيۡكَ تجھ پر مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الرُّسُلِ رسولون کی خبرون مین سے اور وہ خبر کیا ہی مَا نُثَبِّتُ بِهٖ وہ چیز ہی کہ ثابت کرتے ہین ہم برقرار رکھتے ہین ہم اوسکے سبب سے فُؤَادَكَ تیرا دل یعنی رسولون کی خبرون سے فائدہ یہ ہی کہ تیرا دل آرام پائے اور تیرا یقین زیادہ ہوا اور رسالت ادا کرنے پر تو ثابت رہے اور کفار کی ایذا پر صبر کرے وَجَآءَكَ اور آیا ہی تیرے پاس فِیۡ هٰذِهِ الۡحَقُّ اس سورت مین جو کچھ حق ہی یعنے عالم مین فرمایا ہی کہ اس سورت کی تخصیص اسکی بزرگی کے واسطے ہی ورنہ قرآن کی سب سورتون مین حق رہی حق ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ہٰذا اون خبرون کی طرف اشارہ ہی جو اس سورت مین مذکور ہین یعنی یہ خبرین صحیح اور درست ہین وَمَوۡعِظَةٌ اور نصیحت ہین وَّذِكۡرٰی اور یاد کرنا ہین لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ ایمان والون کو وَقُلۡ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ اون لوگون کو جو ایمان نہین لاتے کہ اعۡمَلُوۡا عمل کرو عَلٰی مَكَانَتِكُمۡ اوس حالت پر جسپر ٹھہرے ہوئے ہو اِنَّا عٰمِلُوۡنَ ۝ تحقیق کہ ہم بھی عمل کرنے والے ہین اوسی حال پر جو ہم رکھتے ہین وَانۡتَظِرُوۡا اور امید رکھو ہمارا زمانہ پلٹ جانے کی اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ۝ تحقیق کہ ہم بھی منتظر ہین تمپر عذاب نازل ہونے کے وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ کے ہی غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ علم اوس چیز کا جو غائب ہی آسمان اور زمینون سے وَاِلَيۡهِ اور اوسکی طرف يُرۡجَعُ الۡاَمۡرُ بکر نے معروف کا صیغہ پڑھا ہی یے کو زبر جیم کو زیر یعنی اوسکی طرف پھرتا ہی کام اور حفص نے مجہول کا صیغہ یے کو پیش جیم کو زبر کے ساتھ پڑھا ہی یعنی اوسکی طرف پھیرا جاتا ہی کام كُلُّهٗ سب کام فَاعۡبُدۡهُ پس عبادت کر اوسکی کہ سب کا پھرنا اوسی کی طرف ہی وَتَوَكَّلۡ عَلَيۡهِ اور توکل کر اوسپر عبادت کو توکل پر مقدم کرنے مین یہ اشارہ ہی کہ توکل کا فائدہ عبادت کرنے والون کو پہونچتا ہی اور فقط زبانی توکل معتبر نہین وَمَا رَبُّكَ اور نہین تیرا رب بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ع غافل اوس چیز سے جو بندے کرتے ہین بکر نے غائب کا صیغہ پڑھا ہی اوسکے موافق یہ ترجمہ ہوا اور حفص نے مخاطب کا صیغہ پڑھا ہی اور مخاطب سب لوگ ہین یعنی جو تم سب لوگ کرتے ہو تیسیر مین کعب الاحبار رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہی کہ توریت کی ابتدا سورۂ انعام کی پہلی آیت سے ہی اور انتہا سورۂ ہود کی آخر آیت پر الحمد للہ اوّلاً وّ اٰخراً

سُوۡرَةُ يُوۡسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝	مِائَةٌ وَّاحَدٰی عَشَرَةَ اٰيَةً
سورۂ یوسف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو گیارہ آیتین ہین

آیاتها ۱۱۱ رکوعاتها ۱۲ کلماتها ۱۹۸۶ حروفها ۷۱۶۶

الٓرٰ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ یہ حروف متشابہات قرآن مین سے ہین خدا کے سوا اونکے معنی کوئی نہین جانتا اور بعضون نے کہا ہی کہ انسے اسماء حسنی کی ترکیب مراد ہی اگر کوئی جلائے چنانچہ الرٰ حم ن سے الرحمٰن حاصل ہوتا ہی یا اسماء الٰہی مین سے مختصر کیے ہوے ہین چنانچہ الف اللہ سے لام لطیف سے رے رؤف سے یا اوسکی صفات سے چنانچہ الف افراد سے لام لطف سے رے رحمت سے گویا کہ حق تعالی اسطرح قسم کھاتا ہی کہ قسم ہی

انفراد کی قسم میری ربوبیت کی قسم میرے لطف کی جو لطائف احدیت جاننے والون پر ہی اور قسم میری رحمت کی جو کہ تمام مخلوقات پر ہی قسم کا جواب کیا ہی کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ آیتین آیتین ہین کتاب مبین کی یعنی ایسی سورت ہی کہ اوسکا اعجاز ظاہر ہی یا اوسکے معنی کھلے ہوے ہین غور اور تامل کرنے والے پر یا یہ سورت بیان کرنے والی ہی ایک قصہ جو یہود نے پوچھا تھا اسواسطے کہ ایک روایت مین ہی کہ یہود کے عالمون نے بعض اشراف عرب سے یہ بات کہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرو کہ شام سے مصر مین اولاد یعقوب علیہ السلام کے آنے کا کیا سبب ہی اور یوسف علیہ السلام کا قصہ کیا تھا تو یہ سورت نازل ہوئی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ تحقیق کہ ہمنے بھیجی کتاب یعنی یہ سورت قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا قرآن عربی حق تعالی نے قرآن کے ٹکڑے کو قرآن فرمایا یعنی ہمنے اس سورت کو عربی زبان مین بھیجا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ تاکہ ایسا ہو کہ تم سمجھ لو اور اوسکے معنی کو پہونچ جاؤ اور دلیل تمپر لازم ہو جائے اسواسطے کہ اگر ہم اور کسی زبان مین بھیجتے تو اوسکے سمجھنے مین تم عذر کرتے نَحْنُ نَقُصُّ ہم بیان کرتے ہین عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ تجپر سب قصون سے بہتر قصہ عالم مین کہا ہی کہ بہتر ہی اس جہت سے کہ اوسمین عجائب غرائب حکمتین اور عبرتین ہین اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ یہ قصہ اور قصون سے اسواسطے احسن ہی کہ جسکا یہ قصہ ہی وہ آدمیون مین حسن ہی یعنی بہت حسین تھے اور تیسیر مین احسن القصص کے معنی اعجب القصص لکھے ہین کہ بہت عجیب قصہ ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ یہ قصہ احسن ہی اس جہت سے کہ آدمی کے احوال سے پوری مشابہت رکھتا ہی اگر یوسف علیہ السلام کو تاویل کرین دل کے ساتھ اور یعقوب علیہ السلام کو روح کے ساتھ اور زلیخا کو نفس کے ساتھ اور یوسف علیہ السلام کے بھائیون کو حواس اور قوتون کے ساتھ اور حضرت شیخ قدس سرہ نے اسی انداز پر تمام قصہ کو انسان کے احوال سے مطابق کیا ہی اور چونکہ اس ترجمہ مین اختصار کی رعایت ہی تو سب اخبار اور روایتین اس قصہ کی اور اوسکی تاویلات نکات اور دقائق سمیت جو ہر آیت مین کہے ہین جواہر التفسیر پر حوالہ کیے جاتے ہین اور یہان فقط قصہ بیان ہوتا ہی اور لفظون کے ترجمے پر اکتفا کیجاتی ہی لکھا ہی کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ہمسے قصہ بیان کیجیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم بہتر کلام کہ اوسکا بعض بعض کے پیچھے ہو تجپر بیان کرتے ہین یا یہ معنی ہین کہ خبر دیتے ہین تجھے خبرون سے بہتر بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ساتھ اپنی وحی بھیجنے کے تیری طرف هٰذَا الْقُرْاٰنَ یہ قرآن اس سورت پڑھی ہوئی کو وَاِنْ كُنْتَ اور تحقیق کہ تھا تو مِنْ قَبْلِهٖ یہ سورت نازل ہونے سے پہلے لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ ناواقفون مین سے یعنی یہ قصہ جاننے سے تو غافل تھا اور یہ غفلت بری نہین ہی اِذْ قَالَ يُوْسُفُ یاد کر اوسوقت کو جب کہا یوسف علیہ السلام نے لِاَبِيْهِ اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے کہتے ہین کہ یوسف علیہ السلام بارہ برس کی عمر مین جمعہ کی شب کو اپنے باپ کی گود مین سوتے تھے دفعۃً گھبرائے ہوے نیند سے چونکے یعقوب علیہ السلام نے پوچھا کہ بیٹا تجھے کیا ہوا یوسف علیہ السلام نے کہا کہ يٰٓاَبَتِ ای بابا مین نے ایک عجیب خواب دیکھا ہی اِنِّيْ رَاَيْتُ تحقیق کہ مین نے خواب مین دیکھا اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا گیارہ ستارون کو وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور سورج اور چاند کو اور مین پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا تھا کہ اوسکے گرد نہرین جاری تھین ہرے درخت لگے ہوے تھے کہ آسمان سے یہ ستارے اور چاند سورج اوترے اور مین اونھین دیکھتا تھا رَاَيْتُهُمْ دیکھا مین نے اونھین لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝ کہ مجھے سجدہ کر رہے تھے حضرت یعقوب علیہ السلام سمجھے کہ یوسف علیہ السلام بلند مرتبہ پائیگا گیارہ ستارے اونکے گیارہ

بھائیون کی طرف اشارہ ہی اور چاند سورج حضرت یعقوب علیہ السلام اور اونکی بی بی سے عبارت ہی جو یوسف علیہ السلام کی خالہ تھین
یہ سب یوسف کی تعظیم اور تکریم کرینگے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سوچے کہ اگر یوسف کے بھائی یہ خواب سنینگے تو اسے ہلاک کرنے کا ارادہ
کرینگے قَالَ يٰبُنَيَّ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اے میرے چھوٹے بیٹے چھوٹا بیٹا شفقت کی راہ سے کہا لَا تَقْصُصْ نہ بیان کر اور نہ کہنا
رُءْيَاكَ اپنا خواب عَلٰٓى اِخْوَتِكَ اپنے بھائیون پر فَيَكِيْدُوْا لَكَ کہ حیلہ کرینگے تجھے ہلاک کرنے کے واسطے كَيْدًا حیلہ
وسوسۂ شیطان کے سبب سے اِنَّ الشَّيْطٰنَ تحقیق کہ شیطان لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ دشمن ہی
ظاہر کہ اوسے حیلہ اور مکر مین لگاتا ہی وَكَذٰلِكَ اور جسطرح تجھے ایسے خواب کے ساتھ برگزیدہ کیا کہ اپنے بھائیون پر تیری بلندی اور
بزرگی کی دلیل ہی اسی طرح يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ برگزیدہ کریگا تیرا رب تجھے حکومت اور سلطنت کے ساتھ وَيُعَلِّمُكَ اور تعلیم کریگا تجھے
مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ خواب کی تعبیرون سے یا نازل کی ہوئی کتابون کی مشکل باتین حل کرنے سے وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ اور پوری
کردیگا اپنی نعمت کہ نبوت ہی عَلَيْكَ تجھ پر وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ اور اولاد یعقوب پر یعنی تیرے بھائیون پر ایک قول کے بموجب
اونھین پیغمبر کہتے ہین یا یعقوب علیہ السلام کی نسل پر کہ اوسمین انبیا علیہم السلام پیدا کریگا كَمَآ اَتَمَّهَا جسطرح پوری کی نعمت
عَلٰٓى اَبَوَيْكَ تیرے دو باپون پر مِنْ قَبْلُ پہلے اس زمانے سے یا تجھسے پہلے دو باپون سے دادا اور پردادا مراد ہین اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْحٰقَ ابراہیم اور اسحاق علیہما السلام پر یعنی حضرت ابراہیم پر تو خلت اور رسالت اور آتش نمرود سے نجات دیکر اور
حضرت اسحاق پر اونکے صلب سے یعقوب علیہ السلام اور اسباط کو پیدا کرکے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق کہ تیرا رب عَلِيْمٌ جاننے والا ہی
کہ کون شخص برگزیدہ ہونے کا استحقاق رکھتا ہی حَكِيْمٌ محکم کار اور درست کردار ہی کہ جو کچھ چاہیے وہ کرتا ہی لَقَدْ كَانَ
تحقیق کہ ہین فِيْ يُوْسُفَ یوسف علیہ السلام کے قصّے مین وَاِخْوَتِهٖٓ اور اونکے بھائیون کی حکایت مین اٰيٰتٌ
قدرت کی نشانیان اور حکمت کی دلیلین لِّلسَّآئِلِيْنَ پوچھنے والون کو اور اونکے سوا اور لوگون کو بھی حضرت یوسف
علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے ایک کا نام بنیامین تھا اور یہ حقیقی بھائی تھا اور چھ سوتیلے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کی خالہ کے
بیٹے تھے انکے نام یہودا روبیل شمعون لاوی زبالون یشجر تھے چار اور سوتیلے بھائی تھے اور یہ چارون دو حرمون سے تھے دان
نفتالی جاد اشر لکھا ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ خواب اپنے والد سے بیان کیا اور اونکے والد یعقوب علیہ السلام نے وہ خواب
چھپانے کی نصیحت کی اور برگزیدگی اور نعمت پوری ہونے کی خوشخبری اونھین دی تو حضرت یوسف علیہ السلام کی بعضی بھاوجون نے
یہ سن لیا اور مغرب کی نماز کے وقت جب اونکے شوہر گھر مین آئے تو اونکی جوروون نے اونسے حال بیان کیا اونھین حسد پیدا ہوا اور حضرت یوسف
علیہ السلام کا کام تمام کرنے کی تدبیر مین مشغول ہوے اِذْ قَالُوْا یاد کر اوسے کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے آپس مین کہا کہ لَيُوْسُفُ
وَاَخُوْهُ البتہ یوسف اور اوسکا بھائی بنیامین اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا بہت پیارا ہی ہمارے باپ کو مِنَّا ہمسے
وَنَحْنُ عُصْبَةٌ حال آنکہ ہم لوگ طاقت ور اور کارگزار ہین اور وہ دونون کم سن اور بیکار ہین تو چاہیے کہ ہمارا باپ ہمین
زیادہ چاہتا چونکہ وہ عاجز ضعیفون کو ہم دس قویون کے اوپر اوسنے ترجیح دی اور عزیز کر لیا تو اِنَّ اَبَانَا بیشک ہمارا باپ

لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝ راہ صواب سے دور جا پڑنے کھلے ہوئے مین ہی یعنی اوس سے اس کام مین خطا واقع ہوئی اور تیسیر مین لکھا ہی
کہ جب شیطان نے انسے یہ کلمے سنے تو ایک بوڑھے آدمی کی صورت پر انکے سامنے ظاہر ہوا اور بولا کہ یوسف تمھین غلام بنانا چاہتا ہی
یہ بولے کہ بڑے میان پھر کیا تدبیر ہی شیطان نے کہا کہ اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ قتل کرو یوسف کو اور بعضے کہتے ہین کہ دان نے
یہ بات کہی تھی کہ یوسف کو مار ڈالو اَوِ اطْرَحُوْهُ یا ڈالدو اوسے اَرْضًا کسی زمین پر بستی سے دور یا ایسی جگہ جہان درندے ہون
یعنی اوسے غائب کردو يَّخْلُ لَكُمْ تاکہ خالی رہجاے تمھارے واسطے وَجْهُ اَبِيْكُمْ توجہ تمھارے باپ کی یعنی جب وہ نہوگا
تو باپ تمھاری ہی طرف بالکل توجہ کریگا وَتَكُوْنُوْا اور ہو جاؤ مِنْۢ بَعْدِهٖ یوسف کے پیچھے یعنی اوسکا کام تمام کرنے کے بعد
قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ قوم صلاحیت والے یعنی توبہ کرنے والے اور یہ بھی شیطان کے مکرون مین سے ہی کہ بے صبرے دوستون سے
تاخیر کرنے کی راہ سے کہتا ہی کہ مصرع امروز گنہ کنید و فردا توبہ ٭ آخر تامل نہ کرو کہ کل کے عذر کو کل کی عمر چاہیے اور عمر پر کچھ اعتماد نہین
شعر کار امروز بفردا انگذاری زنہار ٭ کہ چو فردا برسد نوبت کار دگر ست ٭ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ کہا کہنے والے نے اونمین سے
کہ وہ یہودا تھا یا روبیل کہ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ نہ قتل کرو یوسف کو اسواسطے کہ بیگناہ ہون کو قتل کرنا بڑا گناہ ہی وَاَلْقُوْهُ
اور ڈالدو اوسے فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ کنوئے کے گہراو مین يَلْتَقِطْهُ تاکہ اوٹھالے اوسے بَعْضُ السَّيَّارَةِ کوئی راہ چلتا
جو وہان پر پہونچے اور اوسے کسی اور زمین مین لیجائے اور تم اوس سے چھوٹ جاؤ یعنی جب تمھاری غرض اوسکا نہونا ہی تو یہ کرنا چاہیے جو
مین نے کہا اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ اگر ہو تم کام کرنے والے میرے مشورے سے بس سب اسی بات پر متفق ہوگئے اور اپنے والد کے پاس
آکر بولے کہ جناب فصل بہار آئی ہی سبزے زمین پر اُگے ہین نظم سنبل سر نافہ باز کردہ ٭ گل دست برد دراز کردہ ٭ سیلاب سبزہاے نوخیز ٭
از لؤلؤ تر زمرد انگیز ٭ کیا خوب بات ہو کہ آپ یوسف کو ہمارے ساتھ صحرا مین بھیجین کہ ایکدن تفریح اور تماشے مین بسر کرین حضرت
یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف کے رخسارون کی بہار کے بغیر مین بلبل خزان دیدہ کے مثل ہو جاؤنگا یہ بات روا نہ رکھو کہ تم تو
گلزار مین ہو اور مین ہجر یوسف کے کانٹون مین گرفتار رہون بیت حریفان در بہار عیش خندان ٭ من اندر کنج غم چون دردمندان ٭
یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مایوس ہوکر یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور صحرا اور سبزہ کی بہار اور تماشے کا کچھ حال بیان کیا بیت
موسم گل دو سہ روزیست غنیمت دانید ٭ کہ دگر نوبت تاراج خزان خواہد بود ٭ یوسف علیہ السلام نے جب تماشے کا حال سُنا تو
اونکا دل صحرا کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے بھائیون کے ساتھ والد بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوکر سیر کو جانے کی اجازت چاہی
اور یہ مضمون زبان حال سے عرض کیا بیت زین تنگنائے خلوتم خاطر بصحرا میکشد ٭ کز بوستان باد سحر خوش میدہد پیغام ما ٭ یعقوب
علیہ السلام کو بڑی فکر اور دور اندیشی پیدا ہوئی قَالُوْا کہا یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے کہ يٰۤاَبَانَا اے ہمارے باپ مَا لَكَ
لَا تَاْمَنَّا کیا ہی تجھے امین نہین جانتا ہی ہمین عَلٰى يُوْسُفَ یوسف پر اور اوسے بھیجنے مین تامل کرتا ہی وَاِنَّا لَهٗ حالانکہ
ہم اوسکے واسطے لَنٰصِحُوْنَ ۝ خیرخواہ ہین اور نہایت درجہ اوسپر مہربان ہین اَرْسِلْهُ مَعَنَا بھیجدے اوسے ہمارے ساتھ
غَدًا کل صحرا کی طرف يَّرْتَعْ کہ آسودہ ہوکر میوے اور نقل کھائے وَيَلْعَبْ اور کھیلے کودے تیر لگائے اونٹ دوڑائے وَاِنَّا لَهٗ اور

ثلثة

بیشک ہم اوسکے واسطے لَحٰفِظُوْنَ ○ ضرور نگہبان ہین مکروہ باتون سے یا درندون اور سانپ بچھوون سے قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ یعنی غمگین کرتا ہی مجھے اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ یہ کہ لیجاؤ تم اوسے میرے سامنے سے اسواسطے کہ اوسکی جدائی مجھے سخت ناگوار ہی اور اوسے دیکھے بغیر صبر کرنا بہت دشوار ہی وَاَخَافُ اور ڈرتا ہون اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ یہ کہ کھا جائے اوسے بھیڑیا اسواسطے کہ جس سرزمین پر تم جایا چاہتے ہو وہان بھیڑیے بہت ہین مبادا کوئی بھیڑیا اوسپر جھپٹے وَاَنْتُمْ اور تم عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ○ اوس سے غافل ہو تماشے مین مشغول ہونے کی وجہ سے یا اوسکی محافظت مین اہتمام کی کمی کے سبب سے نظم ازان ترسم کز و غافل نشینید ✤ ز غفلت صورت حالش نہ بینید ✤ درین رہ بر سینہ وحشت محنت انگیز ✤ کہن گرگے برو دندان کند تیز ✤ قَالُوْا بولے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے کہ لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ خدا کی قسم اگر کھا جائے اوسے بھیڑیا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ حال آنکہ ہم گروہ قوی زبردست ہین کہ ہم مین ہر ایک دس شیرون سے مقابلہ کرسکتا ہی اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ہم جسوقت اوسے بھیڑیے کو لیجانے دین تو البتہ زیانکارون اور نقصان پانے والون مین سے ہون تو جب یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹون کا مبالغہ سُنا اور اصرار سُنا اور یوسف علیہ السلام کے دل کو بھی جنگل مین پھرنے پہاڑ اور صحرا کا تماشا دیکھنے کی طرف مائل پایا تو رنج مفارقت سہنے پر اپنے دل کو مضبوط کیا اور قضاے الٰہی پر راضی ہوکر حکم دیا اور اونکے فرمانے کے بموجب بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کا سر اور بدن دھویا بالون مین کنگھی کی نئے کپڑے پہنائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا وہ کُرتا جو جبرئیل علیہ السلام نے اوسوقت بہشت سے لاکر اونھین پہنایا تھا جب نمرود اونھین آگ مین ڈالنے لگا تھا اور وہ کُرتا میراث مین یعقوب علیہ السلام کو ملا تھا وہ کُرتا تعویذ کی طرح یوسف علیہ السلام کے بازو پر باندھا اور آپ بیٹون کے ساتھ ساتھ اونھین پہونچانے کو شجرۃ الوداع تک کہ کنعان کے دروازہ پر تھا تشریف لائے اور یوسف علیہ السلام کو گود مین لیکر رونے کی حالت مین رخصت کیا بیت روزی و داع گریہ نہ درخور دیدہ بود ✤ طوفان اشک تا بگریبان رسیدہ بود ✤ یوسف علیہ السلام نے جب اپنے والد ماجد کو روتے دیکھا تو اونکے رخسارے جو گلاب کی پنکھڑی کے مانند تھے اونھین بھی گلاب کے قطرے دھونے لگے اور آبدار موتیون کے دانے پلک کی نوک مین پرونے لگے مصرع ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد ✤ اور بولے کہ بابا جان رونے کا سبب کیا ہی یعقوب علیہ السلام نے زبان حال سے یہ مضمون اپنے نور بصر کو سنایا بیت میان بعزم سفر بستہ و براہست ✤ سرشک دیدۂ من ہیر و دکہ رہ گیرد ✤ ای یوسف تیرے اس جانے سے بڑے غم کی بو مشام دل مین پہونچتی ہی نہین معلوم کہ انجام کار کیا ہونا ہی بیٹا مجھے بھولنا نہین مین بھی وعدہ کرتا ہون کہ تجھے نہ بھولونگا مصرع فراموشی نہ شرطِ دوستان ست ✤ پھر اپنے بیٹون سے یوسف علیہ السلام کی محافظت کے باب مین بہت تاکید فرمائی اور بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو کاندھے پر چڑھا کر سیرگاہ کی راہ لی بیت بہ چشمان پدر تا مے نمودند ✤ ز یک دیگر بہ مہرش مے ربودند ✤ یعقوب علیہ السلام اونھین دیکھتے تھے اور فرزند ارجمند کی ملاقات کے شوق مین روتے تھے بیت ہنوز سرو روانم ز چشم ناشدہ دور ✤ دل از تصور دوری چو بید لرزان ست ✤ جب بیٹے اونکی نظر سے غائب ہوئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کنعان کی طرف پھرے فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ پھر جب بھائی لیگئے

یوسف علیہ السلام کو تو اونکے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور یہ اللہ بزرگوار کی نصیحتون کو بالاے طاق رکھکر یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے مارا اور
طعن شروع کر کے کہنے لگے کہ او جھوٹا خواب دیکھنے والے وہ ستارے کہان ہین جنھون نے تجھے سجدہ کیا تھا اب آکر ہمارے ہاتھ سے تجھے
چھوڑالین یوسف علیہ السلام بولے کہ بھائیو تمھین کیا ہو گیا ہی غریب کنعان کا حال یاد کرو اور میرے بچپنے اور کم طاقت ہونے پر رحم کرو
بیت یاری دہید کز دور راہ دور گشتہ ام + رحمے کنید کز غم او زار ماندہ ام + القصہ یوسف علیہ السلام کی باتون پر بھائیون نے
کچھ التفات نہ کیا اور اونکے مونھ پر ایک طمانچہ مارا اور مٹی اور خرابی ہین بھوکا پیاسا مونھ کے بل کھینچتے تھے کہ یوسف علیہ السلام ہلاک
ہونے کے قریب پہونچے یہودا نے یہ حال دیکھکر یوسف علیہ السلام کو اپنے دامن حمایت کے نیچے لیلیا اور بھائیون سے کہا کہ دست
تعدی روکو کیا تمنے مجھسے عہد نہین کیا ہی کہ اوسے قتل کرنے کا قصد ہم نہ کرینگے تو اون بھائیون کا غصہ تھما اور یوسف علیہ السلام کو
گھسیٹکر مار ڈالنے سے درگذرے وَأَجْمَعُوٓا اجمع ہوے اور اپنی راے مستحکم کر لی أَن يَجْعَلُوهُ ساتھ اس بات کے کہ ڈالدین اوسے
فِي غَيَٰبَتِ ٱلْجُبِّ کنوے کے گہراو مین اور وہ ایک کنوان کنعان سے تین کوس پر بیت المقدس کے قریب تھا یا زمین
اردن مین تھا کنوے کا مونھ چھوٹا سا تھا اور گول بہت پھیلا ہوا اور ستر گز گہرا تھا یا اس سے بھی زیادہ تو یوسف علیہ السلام کو کنوے کے
مونھ پر لائے اونھون نے جب سنا کہ مجھے کنوے مین ڈالتے ہین تو ہر ایک کو لپٹنے لگے اور ہر ایک کا دامن پکڑتے تھے بھائیون نے
اونکے ہاتھ بھی باندھ دیئے اور اونکی کمر مین رسی مضبوط باندھ کر کنوے مین لٹکا دیا یوسف علیہ السلام کے پیراہن کا دامن پتھر سے
اٹکا جو کنوے کے مونھ پر تھا پیراہن بھی اونکے بدن پر سے کھینچ لیا جب کنوے کے بیچ مین یوسف علیہ السلام پہونچے تو بھائیون نے رسی
کاٹ دی اور جناب الٰہی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم پہونچا کہ لے میرے بندے کو یوسف علیہ السلام کنوے کی تہ کو نہ پہونچنے
پائے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کنوے مین پہونچکر حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے پنجہ مین لیلیا اور کنوے کی تہ پر ایک پتھر تھا
اوسپر آرام سے بٹھا دیا اور بہشت کا کھانا پینا اونھین دیتے تھے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا کرتا جو تعویذ کی طرح اونکے بازو پر باندھا تھا
کھولکر اونھین پہنایا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِ اور وحی بھیجی ہمنے اوسکی طرف جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے یا ہمنے الہام کیا اوسے
کہ غمگین نہو عنقریب تجھے چاہ سے نکال کر مسند جاہ پر ہم پہونچاتے ہین اور تیرے بھائیون کو حاجتمند کر کے تیرے پاس لاتے ہین
لَتُنَبِّئَنَّهُم البتہ خبر دیگا تو اونھین بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا ساتھ اس کام کے جو اونھون نے کیا ہی اور یہ رنج جو تجھے دیا ہی
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ حال آنکہ وہ نہ جانینگے کہ تو یوسف ہی تیرا مرتبہ عالی اور درجہ بلند ہونے کی وجہ سے اور تھوڑے
زمانے کے بعد یہ صورت ظاہر ہوئی کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی اونکے پاس آئے اور اونھین نہ پہچانا وَهُمْ لَهُۥ مُنكِرُونَ اور جب یوسف
علیہ السلام کنوے مین گر گئے اونکے بھائی پھرے اور گلے مین جا کر ایک خسی ذبح کیا اوسکے خون سے حضرت یوسف علیہ السلام کا پیراہن
جو اوتار لیا تھا تر کیا وَجَآءُوٓ أَبَاهُمْ اور آئے اپنے باپ کے پاس عِشَآءً رات کو اور جھوٹ موٹ يَبْكُونَ ۝ روتے تھے
یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹون کے رونے کی آواز سنی حیران و پریشان گھر کے باہر نکل آئے اور بولے اے بیٹو تمھین کیا ہوا اور
میرا یوسف کہان ہی کہ اوسے مین نہین دیکھتا ہون قَالُوا۟ يَٰٓأَبَانَآ بولے وہ کہ اے ہمارے باپ إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

ہم صحرا مین گئے اور ایک دوسرے کے آگے بڑھے جاتے تھے دوڑنے اور تیر لگانے مین وَتَرَكْنَا يُوسُفَ اور چھوڑا تھا ہمنے
یوسف کو تنہا عِنْدَ مَتَاعِنَا اپنے اسباب کے پاس فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ پس کھا گیا اوسے بھیڑیا وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا
اور نہین ہے تو باور کرنے والا ہمین یعنی ہماری بات باور نہین کرتا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ○ اگرچہ ہین ہم سچے ہر کام مین مگر اس موقع پر
کہ ہماری نسبت جو آپ کو بدگمانی ہی تو ہمین آپ جھوٹا جانتے ہین اور اس بات پر کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہم ایک اور دلیل بھی
رکھتے ہین اور وہ اونکا پیراہن ہی وَجَاءُوا اور آئے عَلَى قَمِيصِهِ یوسف کے پیراہن پر بِدَمٍ كَذِبٍ ساتھ خون جھوٹے کے
یعنی یوسف علیہ السلام کا پیراہن اپنے باپ کے پاس جھوٹے خون مین تر کرکے لائے یعقوب علیہ السلام نے پیراہن خون مین بھرا
جو دیکھا تو اونکے دل مین یوسف علیہ السلام کے ہلاک ہو جانے کا وغدغہ پیدا ہوا مگر چونکہ پیراہن کے کنارے ثابت تھے تو فرمایا کہ عجب
بھیڑیا تھا کہ یوسف کو تو کھا گیا اور پیراہن سے کچھ تعرض نہ کیا پھر غصہ کی راہ سے قَالَ کہا اپنے بیٹون سے کہ تم جو کہتے ہو ایسا نہین ہی
بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ بلکہ بنایا ہی تمھارے واسطے أَنْفُسُكُمْ تمھارے جیون نے اور آسان کر دیا ہی أَمْرًا ایک بڑا کام
یعنی ہلاک یوسف علیہ السلام فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس صبر میرا کام ہی اچھا یعنی تحمل کہ اوسکے سبب سے شکایت نہین مگر خدا سے
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ اور اللہ مدد چاہا گیا ہی یعنی اوسی سے مین مدد چاہتا ہون عَلَى مَا تَصِفُونَ ○ اوس چیز پر جو تم
بیان کرتے ہو یوسف کی ہلاکت لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام تین دن کنوے مین رہے چوتھے دن صبح کو نجات کی خوشخبری اونھین
پہونچی وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ اور آیا قافلہ اوس کنوے کے پاس اور وہ لوگ مدین سے مصر کو جاتے تھے فَأَرْسَلُوا
وَارِدَهُمْ پس بھیجا اونھون نے اپنے وارد کو اوس کنوے کی طرف وارد اوسے کہتے ہین جس سے قافلہ کے واسطے پانی
کھینچنا متعلق ہوتا ہی اور اوس قافلہ کا وارد مالک بن دعر الخزاعی تھا اہل مدین مین سے جب کنوے کی جگت پر آیا فَأَدْلَى
دَلْوَهُ تو کنوے مین ڈالا اوسنے اپنا ڈول اور حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی پہونچی کہ ڈول مین بیٹھ جاؤ ○ مصرع
ای یوسف آخر بہر تو این دلو در چاہ آمدہ ❊ یوسف علیہ السلام ڈول مین بیٹھ گئے معالم مین لکھا ہی کہ کنوے کی دیوارین حضرت
یوسف علیہ السلام کے فراق مین روتی تھین اور انیس الغریبین مین لکھا ہی کہ مالک ڈول کھینچنے مین حیران ہوا اسواسطے
کہ ڈول بہت بھاری ہو گیا تھا کنوے مین جھک کر اوسنے دیکھا اور یوسف علیہ السلام کو ڈول مین دیکھکر قَالَ يَا بُشْرَى بولا کہ ای
خوشخبری اور خوشوقتی ہی آؤ اور بعضون نے کہا ہی کہ بشری اوسکے دوست کا نام تھا اوسے مدد کے واسطے پکارا اور کہا کہ هَذَا غُلَامٌ
یہ ایک فرزند ہی کہ اسنے ڈول کو بھاری کر دیا پھر اوسکی مدد سے یوسف علیہ السلام کو کنوے سے نکالا ○ نظم ○ چو آن ماہ جہان آرا بر آمد ❊
ز جانش بانگ یا بشری بر آمد ❊ بشارت کز چنین تاریک چاہے ❊ بر آمد بس جہان افروز ماہے ❊ وَأَسَرُّوهُ اور چھپایا تھا
اوسے قافلہ والون سے بِضَاعَةً اوس حال مین کہ وہ سرمایہ تجارت تھا یا یوسف علیہ السلام کا حال قافلہ والون سے چھپایا
اور یہ کہا کہ ان پانی والون نے اسے میرے سپرد کیا ہی کہ اونکے واسطے مصر مین لیجا کر بیچون اور بعضون نے کہا ہی کہ أَسَرُّوا کی ضمیر یوسف
علیہ السلام کے بھائیون کی طرف پھرتی ہی یعنی اونکے بھائیون نے اونکا حال چھپایا اور کہا کہ یہ ہمارا غلام ہی اور یہ اسطرح ہی کہ جب بھائیون نے

یوسف علیہ السلام کی خبر پائی تو قافلہ مین آئے اور بولے کہ یہ ہمارا غلام ہی اور ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہی اسے تم مول لیلو وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ ۝ ساتھ اوس چیز کے جو وہ کرتے ہین یعنی یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اپنے بھائی اور باپ کے ساتھ یا قافلے والے یوسف علیہ السلام کا حال جو چھپاتے ہین لکھا ہی کہ جب بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو زبان عبری مین اوسنے کہا کہ جو کچھ ہم کہین اگر تو اوسکے خلاف کہیگا تو ہم تجھے قتل ہی کر ڈالینگے یوسف علیہ السلام چپ کھڑے رہے اور بھائیون نے مالک سے یہ بات کہی کہ یہ ہمارا غلام بھگوڑا ہی اور نافرمان کام مین جی نہین لگاتا ہم اسے بیچتے ہین تم اسے مول لیلو اور اپنے ساتھ اور کسی شہر مین لیجاؤ کہ ہمسے یہ دور ہو جائے اور اسکی خبر ہم نہ سنین مالک بولا کہ زر نقد جو میرے پاس تھا مین نے اوسکا مال مول لیلیا ہی ہان کئی کھوٹے درم میرے پاس باقی ہین بھائی بولے تو جانتا ہی کہ اس غلام کی قیمت تو بہت کچھ ہی مگر ہم تیرے ہاتھ اوسی قیمت پر بیچتے ہین جو تیرے پاس ہی پھر حضرت یوسف علیہ السلام کا ہاتھ مالک کے ہاتھ مین پکڑا دیا وَشَرَوۡہُ اور بیچ ڈالا اوسے بِثَمَنٍۭ بَخۡسٍ ساتھ دام کم اور کھوٹے کے دَرَاہِمَ مَعۡدُوۡدَۃٍ یہ چند درم گنتی کے اوس زمانے کے لوگون کی عادت یہی کہ چالیس درم سے کم گنتے تھے اور زیادہ تو لتے تھے مالک نے اپنے درہم گنے سترہ تھے یا بیس ہر بھائی نے دو دو اوٹھا لیے اور بعضے کہتے ہین لکھا ہی کہ یہودانے کچھ نہین لیا القصہ مالک نے یوسف علیہ السلام کو مول لیا وَکَانُوۡا فِیۡہِ اور تھے بھائی یوسف علیہ السلام کی شان مین مِنَ الزّٰہِدِیۡنَ ۝ بے رغبتون مین سے یہ نہ چاہتے تھے کہ وہ اونکے ساتھ رہے یا قافلہ والے اونھین مول لینے مین بے رغبت تھے بھاگ جانے اور نافرمانی کرنے کے خیال سے پھر مالک یوسف علیہ السلام کو مصر مین لایا اوس زمانے مین مصر کا بادشاہ ریان بن ولید عملیقی تھا اس بادشاہ نے اپنے ملک کے کامون مین تصرف کا اختیار قطفیر یا اطفیر مصری کو دیدیا تھا کہ اوسے عزیز کہتے تھے جب مدین کے قافلے کی خبر مصر مین پہونچی اور عزیز کے گماشتے قافلہ کی راہ پر آئے اور یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اونکے حسن وجمال سے شیفتہ اور حیران ہو کر پھرے اور عزیز مصر کو خبر کی اور وہ ایک بی بی رکھتا تھا راعیل نام یا فکارا اور مشہور یہ ہی کہ اوسے زلیخا کہتے تھے عین المعانی مین لکھا ہی کہ زُلَیخا زے کو پیش لام کو زبر کے ساتھ صحیح ہی اور مشہور زَلیخا زے کو زبر لام کو زیر کے ساتھ القصہ جب عزیز نے غلام کی خبر سنی تو مالک کو پیغام دیا کہ اپنے غلام کو نخاس مین لاؤ دوسرے دن یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر کے مالک بازار مین لیگیا اور اوس جمال شیرین کا شور مصریون مین پڑا بیت آراستہ آن یار ببازار برآمد ٭ فریاد وفغان از در و دیوار برآمد ٭ خریدار قیمت بڑھانے لگے ہر ایک جو قیمت لگاتا دوسرا اوس پر اور کچھ بڑھاتا یہانتک نوبت پہونچی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر تول کر چاندی سونا مشک اور دیبا دینے لگے عزیز مصر نے خریداری مین پیشقدمی کی شعر خریداران دیگر لب ببستند ٭ پس زانو ے خاموشی نشستند ٭ عزیز مصر نے قیمت دیدی اور یوسف علیہ السلام کو اپنے گھر لیگیا وَقَالَ الَّذِی اشۡتَرٰىہُ اور کہا اوسنے جسنے مول لیا یوسف علیہ السلام کو مِنۡ مِّصۡرَ اہل مصر مین سے یعنی عزیز نے لِامۡرَاَتِہٖۤ اپنی بی بی سے یعنی بی زلیخا سے کہ اَکۡرِمِیۡ مَثۡوٰىہُ بزرگ رکھ اسکی جگہ کو یہ کنایہ اچھی طرح رکھنے اور خوبی کے ساتھ پیش آنے سے ہی اسواسطے کہ کسیکو اچھی جگہ بٹھانا اوسکی عزت اور حرمت کی دلیل ہی یعنی اس غلام کو اچھی طرح رکھنا عَسٰۤی اَنۡ یَّنۡفَعَنَاۤ شاید یہ نفع پہونچائے ہمین زمین تالاب کے

کام مین اور مصالح روزگار کے سرانجام مین آوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا یا بنا لینگے ہم اوسے بیٹا کہتے ہین کہ عزیز اس قابل نہ تھا کہ اوسکے
اولاد ہو بولا کہ اسے ہم فرزندی مین لینگے اسواسطے کہ بزرگی کے آثار اسکے چہرے سے ظاہر ہین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح یوسف کی
محبت کو اوسکے دل مین ہمنے جگہہ دی اسی طرح مَكَّنَّا لِيُوسُفَ جگہہ دی ہمنے یوسف کو یعنی مکان والا کر دیا ہمنے اوسے
فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین تاکہ اوسمین تصرف کرے وَلِنُعَلِّمَهٗ اور تاکہ تعلیم کرین ہم اوسے مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ
خواب کی تعبیرون سے یا کتب الٰہی کے معنی وَاللّٰهُ غَالِبٌ اور اللہ غالب ہی عَلٰٓى اَمْرِهٖ اپنے کام پر کوئی کسی چیز کو
اوس سے رد نہین کرسکتا اور کسی چیز مین اوس سے نزاع نہین کرسکتا یا غالب ہی امر یوسف علیہ السلام پر کہ بھائیون کو
خواہش تھی اونکی ہلاکت اور خواری کی اور اللہ جل شانہ کو خواہش تھی اونکی عزت اور سرداری کی اور وہی ہوا جو کچھ خدا نے
چاہا تھا بیت بود ہر کسے را دگرگونہ رائے ✤ نباشد مگر انچہ خواہد خدائے ✤ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے کہ کامون کی باگ اوسی کے قبضہ اور مشیت مین ہی وَلَمَّا بَلَغَ اور جب پہونچا یوسف
علیہ السلام اَشُدَّهٗ اپنی قوت کو اٹھارہ یا بائیس برس کی عمر مین اور بعضے کہتے ہین کہ تیس اور چالیس برس کے درمیان مین تو
اٰتَيْنٰهُ دیا ہمنے اوسے حُكْمًا وَّعِلْمًا حکم کہ وہ نبوت یا حکمت ہی اور وہ علم ہوتا ہی عمل کی تائید کرنے والا اور دیا ہمنے
اوسے علم دین کا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور ایسی ہی جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو لکھا ہی کہ جب
یوسف علیہ السلام عزیز کے گھر مین آئے تو اوسکے عشق کے بادشاہ نے زلیخا کے خانۂ دل مین دخل کیا اور اونکے حسن کے لشکر نے
اوسکے صبر و سکون کی متاع لوٹ لی نظم زلیخا چون بر ویش دیدہ بکشاد ✤ بیک دیدارش افتاد انچہ افتاد ✤ زلطف صورت و
حسن شمائل ✤ اسیرش شد بیکدل نہ بصد دل ✤ جب عشق کمال کو پہونچا اور شوق نہایت درجہ بڑھا تو زلیخا نے اپنا حال
یوسف علیہ السلام سے ظاہر کیا وَرَاوَدَتْهُ اور چاہا یوسف کو الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا اوس عورت نے کہ یوسف جسکے
گھر مین تھے یعنی زلیخا نے یوسف علیہ السلام کی خواہش کی عَنْ نَّفْسِهٖ اوسکے نفس سے یعنی اپنا مطلب یوسف علیہ السلام سے
چاہا اور اونھین اوس محل مین لیگئی جسمین سات گھر ایک کے بعد ایک بنائے تھے وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ اور بند کر لیے دروازے
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور بولی کہ جلدی کر اور میرے آگے آ کہ مین تیرے واسطے ہون حضرت یوسف علیہ السلام نے جب یہ
حال دیکھا تو قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ کہا کہ پناہ لیتا ہون مین خدا کی پناہ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ تحقیق خدا میرا رب ہی اَحْسَنَ مَثْوَايَ
نیک کی ہی اوسنے جگہہ میری بارگاہ قرب کے پاس یا عزیز میرا سردار ہی اور تجھسے مجھے اچھی طرح رکھنے کا حکم کیا ہی تو مین اوسکی حرمت
اور اوسکی نعمت کے حق کی رعایت کرکے اوسکے حرم مین خیانت کے ساتھ دست درازی نہین کرسکتا اِنَّهٗ تحقیق کہ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ چھٹکارا نہین پاتے ظالم یعنی وہ حق نہ پہچاننے والے جو نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین یا جو لوگ زنا کرتے ہین
اسواسطے کہ زنا سب ظلمون سے بدتر ہی اور حضرت یوسف علیہ السلام زبان حال سے زلیخا کے ساتھ جو خطاب فرماتے تھے
وہ لوگون نے یہ کہا ہی نظم زہی خجلت کہ در روز قیامت ✤ چو افتد بر زناکاران غرامت ✤ جزای آن جفاکیشان

نویسند ٭ مراسر دفتر الشان نویسند ٭ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ اور بیشک قصد کیا اوس عورت نے یوسف کے ساتھ اختلاط کرنے کا تمنا سے وَهَمَّ بِهَا ۚ اور قصد کیا یوسف علیہ السلام نے اوسے دفع کرنے کا بھاگنے کی راہ سے لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ اگر نہ دیکھتا یوسف بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۚ دلیل اپنے رب کی تو البتہ اوسکے ساتھ اختلاط کا قصد کرتا اور وہ دلیل قول اصح پر عصمت الٰہی کا نور او نبوت یوسفی کی روشنی تھی کہ یوسف علیہ السلام اور اوس کام کے درمیان مین حائل ہوگئی جو خدا کے غصے کا سبب ہو تو حضرت یوسف علیہ السلام نے قوت نبوت اور مدد فتوت سے اوس حال مین اپنے تئین بچا رکھا کَذٰلِكَ اسی طرح اوسے ثبات دیا ہمنے عصمت و عفت پر لِنَصْرِفَ تاکہ پھیرین ہم عَنْهُ السُّوْٓءَ اوس سے برائی یعنی عزیز کے حرم مین خیانت کو وَالْفَحْشَآءَ ۚ اور برے کام یعنی زنا کو اِنَّهٗ بیشک وہ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ ہمارے خالص بندون مین سے ہی یعنی جو باتین نہ کرنا چاہیے اونسے پاک کیا گیا لکھا ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے پاس سے بھاگے جس بند دروازے کے پاس پہونچتے مفتح الابواب جل شانہ کے حکم سے وہ کھل جاتا بی زلیخا بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے پیچھے دوڑتین وَاسْتَبَقَا الْبَابَ اور آگے بڑھنا چاہا یوسف اور زلیخا نے دروازہ کی طرف ناگاہ بی زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام تک پہونچ گئین اور اونھین پکڑکر پھر کھینچا وَقَدَّتْ اور پھاڑ ڈالا کھینچنے مین قَمِيْصَهٗ کرتا یوسف علیہ السلام کا مِنْ دُبُرٍ پیچھے سے وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا اور پایا دونون نے اوس عورت کے شوہر کو یعنی عزیز کو لَدَا الْبَابِ ۭ دروازے کے پاس باہر جب عزیز نے یوسف اور زلیخا علیہ السلام کو مضطرب دیکھا تو سمجھا کہ ایسی صورت ظاہر ہوئی ہی کہ یہ دونون آشفتہ ہین قبل اسکے کہ وہ تحقیق کرنے مین مشغول ہو زلیخا نے پہل کی اور دلیرون کی طرح بولی قَالَتْ کہا زلیخا نے کہ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ کیا جزا ہی اوس شخص کی جو چاہے بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا ساتھ تیرے لوگون کے برائی اوسکی مراد اپنی ذات ہی اور اس بات سے اوسنے چاہا کہ اپنے گناہ سے خود بری الذمہ ہو جائے اور ایسا ظاہر کرے کہ یہ یوسف علیہ السلام کا جرم ہی پھر بولی کہ جو تیرے حرم کے ساتھ قصد کرے اوسکی جزا کیا ہو سکتی ہی اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ مگر یہ کہ قید خانے مین بھیجا جائے یعنی اوسکی سزا قید ہی اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ یا عذاب دردناک یعنی کوڑے مارنا اور ادب دینا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ بات سنی کہ قید اور عذاب سے دھمکاتی ہی قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ اوسنے درخواست کی مجھسے عَنْ نَّفْسِيْ میری ذات کی اور مینے تندہی نہین کی اور اوس سے بھاگا عزیز مصر نے کہا کہ ہم کیونکر جانین کہ تیری یہ بات سچ ہی کوئی یہ حال جانتا ہی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہان اوس مکان مین چار مہینے کا ایک لڑکا جھولے مین تھا وہ میرا گواہ ہی اور وہ لڑکا زلیخا کی خالہ کا لڑکا تھا عزیز بولا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیونکر بات کریگا تو میرے ساتھ ٹھٹھ بات اور مسخراپن کرتا ہی یوسف علیہ السلام بولے کہ میرا خدا اس بات پر قادر ہی کہ اوسے باتین کرنے والا کر دے اور وہ میرے بے گناہ ہونے پر گواہی دے لطائف سبعین مین لکھا ہی کہ عزیز نے اوس بچہ سے پوچھا کہ تو کیا کہتا ہی وہ قدرت خدا سے بولنے لگا اور یہ بات کہی کہ یوسف علیہ السلام سچ کہتے ہین حق تعالیٰ نے اوسکی ان الفاظ مین خبر دی کہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اور گواہی دی گواہی دینے والے نے زلیخا کے لوگون مین سے

اور بعضون نے کہا ہی کہ زلیخا کے چچا زاد بھائی نے گواہی دی اور حکمت کی رو سے یہ بات کہی کہ ای عزیز اِنْ كَانَ قَمِيصُهُ اگر ہی پیراہن یوسف علیہ السلام کا گریبان قُدَّ مِنْ قُبُلٍ بھٹا ہوا آگے سے فَصَدَقَتْ تو زلیخا سچ کہتی ہی وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ○ اور یوسف جھوٹون مین سے ہی اسواسطے کہ یہ صورت اس بات پر دلیل ہی کہ زلیخا نے یوسف کو اپنے سے دفع کرنے کا قصد کیا کہ اونکا گریبان آگے سے پھٹ گیا وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ اور اگر ہی یوسف علیہ السلام کا کرتا قُدَّ مِنْ دُبُرٍ پیچھے سے پھٹا ہو فَكَذَبَتْ تو زلیخا جھوٹ کہتی ہی وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○ اور یوسف سچون مین سے ہی اسواسطے کہ یہ حال اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ یوسف علیہ السلام اوس سے بھاگے اور اوسنے پیچھے آکر اونھین اپنی طرف کھینچا کہ کرتا پیچھے سے پھٹ گیا فَلَمَّا رَاٰ پھر جب دیکھا عزیز نے قَمِيصَهُ کرتا یوسف علیہ السلام کا قُدَّ مِنْ دُبُرٍ پھٹا ہوا پیچھے سے تو زلیخا کی طرف متوجہ ہوا اور غصہ مین آکر قَالَ إِنَّهُ بولا کہ بیشک یہ کام مِنْ كَيْدِكُنَّ تم عورتون کے مکر اور حیلہ سے ہی إِنَّ كَيْدَكُنَّ تحقیق کہ مکر تمھارا عَظِيمٌ ○ بڑا ہی جلدی دل مین آجاتا اور نفس مین تاثیر کرتا ہی پھر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور عذر خواہی کے طور پر کہا کہ يُوسُفُ أَعْرِضْ ای یوسف درگذر اور موںھ پھیر عَنْ هٰذَا اس کام سے اور اسے پوشیدہ رکھ وَاسْتَغْفِرِي اور ای زلیخا بخشش چاہ لِذَنْبِكِ واسطے اپنے گناہ کے تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ اس سے مراد یہ ہی کہ عذر خواہی یوسف سے کہ وہ مسافر ہی اور راہ سے تو نے آزردہ کیا إِنَّكِ كُنْتِ بیشک تو تھی مِنَ الْخَاطِئِينَ ○ گناہگارون مین سے اس صیغہ کا مذکر لانا تغلیب کے واسطے ہی لکھا ہی کہ عزیز نے اگرچہ اس قصہ کو مٹایا اور چھپایا مگر عشق کی بات کب چھپتی ہی یہ ماجرا بھی لوگون کی زبانون پر آیا اور موںھون سے نکلنے لگا اور مصر کی بعضی بیبیان بی زلیخا کو ملامت کرنے لگین اور البتہ عشق کو غوغائے ملامت درکار ہی سودائے سلامت ناساز وار ہی **نظم** نسازد عشق را کنج سلامت ٭ خوشا رسوائی کوے ملامت ٭ غم عشق از ملامت تازہ گردد ٭ وزین غوغا بلند آوازہ گردد ٭ وَقَالَ نِسْوَةٌ اور کہا عورتون کے ایک گروہ نے کشاف مین لکھا ہی کہ پانچ عورتین ریان کی خواصین تھین پاس بیٹھکر باہم کہنے لگین فِي الْمَدِينَةِ شہر مصر کے ایک موضع مین کہ اوسے عین الشمس کہتے ہین اور اونکی تقریر کا مضمون یہ تھا کہ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ عزیز کی عورت یعنی زلیخا نے تُرَاوِدُ فَتٰهَا چاہا ہی اپنے غلام کو عَنْ نَفْسِهِ اوسکے نفس سے یعنی غلام سے درخواست کی ہی کہ اوسکا کام دے قَدْ شَغَفَهَا تحقیق کہ پھاڑا ہی غلام نے اوسکے دل کا پردہ حُبًّا محبت کی جہت سے یعنی یوسف علیہ السلام کی محبت زلیخا کے دل مین سما گئی ہی إِنَّا لَنَرٰهَا تحقیق کہ ہم دیکھتے ہین اوس عورت کو فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی مین اور ظاہری خطا مین کہ عزیز ایسا شوہر موجود ہوتے ہوے اپنے زرخرید غلام پر فریفتہ ہوئی فَلَمَّا سَمِعَتْ پھر جب سنا بی زلیخا نے بِمَكْرِهِنَّ مکر اون عورتون کا یعنی وہ باتین جو خفیہ کہتی تھین أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ بھیجا اونکی طرف آدمی اور یہ استدعا کی کہ اوسکے بلانے سے چلی آئین لکھا ہی کہ بی زلیخا نے چالیس عورتین بلائین اونمین وہ پانچون عورتین بھی تھین جنھون نے اپنی جگہ پر زلیخا کو ملامت کی تھی جب یہ سب عورتین زلیخا کے گھر آئین تو اونکے ساتھ تعظیم کی رسمین ادا کین وَأَعْتَدَتْ اور تیار کین لَهُنَّ مُتَّكَأً اونکے واسطے مسندین

ع ۹

لطیف تکیون سے یا تیار کیا پاکیزہ کھانا یا آراستہ کی کھانے کی مجلس اسواسطے کہ خبر مین ہی کہ وہ عورتین تکیہ لگائے ہوے کھانا کھاتی تھین
وَّاٰتَتْ اور دی كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ ہر ایک کو اون عورتون مین سے سِكِّيْنًا ایک چھری کہ گوشت کاٹ کر نوش
کرین اور یوسف علیہ السلام کے پاس آکر لباس فاخرہ پہنایا اور تاج مرصع اونکے سر مبارک پر رکھا وَّقَالَتِ اخْرُجْ اور کہا
زلیخانے کہ باہر آ عَلَيْهِنَّ ان عورتون پر یوسف علیہ السلام نے انکار کیا پھر زلیخانے اصرار کیا یہانتک کہ یوسف علیہ السلام کو
نے بھی آئین بیت زخلوتخانہ آن گنج نہفتہ ✤ برون آمد چو گلزار شگفتہ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ پھر جب دیکھا اون عورتون نے اوسے تو
اَكْبَرْنَهٗ بڑا پایا اوسے جمال مین ایک بار سب اونکے دیدار کی شیفتہ ہوکر آپے سے باہر ہوگئین اور اپنے تئین بھول گئین
وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اور کاٹ ڈالے اون سب عورتون نے اپنے ہاتھ اور اسکا درد اونھین نہ محسوس ہوا حقائق سلمی مین
لکھا ہی کہ حق تعالی اس آیت سے اپنی محبت کا دعوی کرنے والون کو ملامت کرتا ہی کہ دیکھو ایک مخلوق دوسرے مخلوق کے
دیدار مین اس حال کو پہونچ جاتا ہی کہ ہاتھ کاٹ ڈالنے کے درد کی تمیز نہین کرتا تمھین جمال خالق کا پرتو دیکھنے مین چاہیے کہ
کسی بلا اور تکلیف سے دردمند نہو بیت گر با تو دمے دست در آغوش توان کرد ✤ بیداد تو سہل ست فراموش توان کرد ✤
القصہ مصر کی عورتین بیخودی سے جب آپ مین آئین تو تعریف کرنے لگین وَقُلْنَ اور بولین کہ حَاشَ لِلّٰهِ پاک ہی اللہ صفت
عجز سے ایسا مخلوق پیدا کرنے مین مَا هٰذَا بَشَرًا نہین ہی یہ غلام آدمی اسواسطے کہ ایسا حسن و جمال آدمی کا نہین ہی اور کبھی
کسیے نہین دیکھا شعر تو از سلالۂ سفلی ز آب و خاک نزادی ✤ کہ از قبیلۂ روحانیان حور نزادی ✤ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ شخص
اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ○ مگر فرشتہ بزرگ خدا کے نزدیک اسواسطے کہ جمال اس زیبائی کے ساتھ کمال اس رعنائی کے ساتھ
اور اس درجہ عصمت خاصۂ ملکیت ہی نظم چو دیدندش کہ جز والا گہر نیست ✤ برآمد بانگ از ایشان کین بشر نیست ✤ نہ چون آدم
ز آب و گل سرشتہ ست ✤ ز بالا آمدہ قدسی فرشتہ ست ✤ صاحب وسیط اپنے اسناد سے جابر انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس نازل ہوے اور یہ بات کہی کہ خدا
آپکو سلام پہونچاتا ہی اور فرماتا ہی کہ اے میرے حبیب کریم علیک الصلوۃ والتسلیم روے یوسف کے حسن کو نور کرسی سے مین نے ظہور دیا ہی
اور تیرے حسن کا جلوہ نور عرش سے معزز کیا ہی وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحْسَنَ مِنْكَ یوسف علیہ السلام کا جمال تھا اور سرور انبیا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا کمال تھا یوسف علیہ السلام کے جمال دیکھنے سے ہاتھ کٹ گئے اور کمال محمدی کے ظہور مین زنارین کٹ گئین بیت از حسن روے یوسف
دست بریدہ سہل ست ✤ در پاے دلبر ما سرہا بریدہ باشد ✤ مترجم کہتا ہی کہ یہ امر یقینی ہی کہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام سے جناب حبیب رب
العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین بہت حسین تھے اسواسطے کہ آپنے خود فرمایا ہی کہ میرا بھائی یوسف پھیکا تھا اور مین نمکین ہون اور ظاہر ہی کہ
پھیکے حسن اور نمکین حسن مین کسقدر فرق ہوتا ہی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر کی عورتین بے نقاب اور آراستہ دیکھکر آپے سے بے خود
ہوگئین کہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے جناب حبیب کریم علیہ التسلیم ہنوز نقاب پدر ہی مین تھے بے دیکھے آپکے اشتیاق مین مکہ کی بہت عورتون نے
اپنے گلے کاٹ ڈالے یعنی نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بدولت حضرت عبداللہ والد ماجد جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

ایسے حسین تھے کہ جب اونکے وصال سے مایوس ہوئین تو بہت عورتون نے اس غم مین اپنے تئین ہلاک کیا چنانچہ فاطمہ بنت مر کی حکایت مشہور ہی کہ اوسنے پہلے تو حضرت عبداللہ سے تمنائے مواصلت کی اور اونھون نے نفرت کی جب آپنے اپنی بی بی حضرت آمنہ کو سرفراز فرمایا اور نور محمدی رحم آمنہ مین منتقل ہوآیا تو حضرت عبداللہ کو فاطمہ بنت مر کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور اوسنے بے توجہی کر کے صاف کہدیا کہ ای عبداللہ مین نے اپنے علم کے زور سے پہچانا تھا کہ نور نبی آخر الزمان تمھاری پیشانی مین جلوہ گر ہی اوسکی تمنا مین مینے تجھسے آرزوے وصال کی تھی آج وہ تمھاری پیشانی مین تابان نہین اسوجہ سے مجھے تمھارے وصال کا ارمان نہین پس معلوم ہوا کہ مکہ کی عورتون کو حضرت عبداللہ سے جو فرط محبت تھی وہ نور محمدی کی بدولت تھی اور حضرت عبداللہ کے وصال سے مایوس ہوکر جن عورتون نے اپنے کو ہلاک کیا درحقیقت نور محمدی کے شوق مین اپنے تئین ہلاک کیا و زبیر شاعر لکھنوی نے اس مضمون کو کیا خوب موزون کیا ہی **شعر** لینے یوسف کو مرے یوسف سے تو نسبت ندے ✤ ای زلیخا انسیہ سر کٹتے ہین اوسپر انگلیان ✤ ایضاً وله **شعر** حسن یوسف سے فزونتر ہی رسول اللہ کا ✤ وہ ہی نور چشم یعقوب اور یہ نور اللہ کا ✤ اور حق یہ ہی کہ جمال ظاہری ہو یا کمال باطنی آپکی ذات جامع الکمالات ہر وصف مین تمام انبیا علیہم السلام سے فائق ہی **نظم** یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ ✤ مِنْ وَجْہِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ ✤ لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ✤ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ✤ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہی کہ آپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال کی صفت مین فرمایا کہ **شعر** لَوَامِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَاَیْنَ جَبِیْنَہٗ ✤ لَآثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْیَدِ ✤ زنان مصر بہنگام جلوۂ یوسف ✤ زروے بیخودی از دست خویش ببریدند ✤ مقررست کہ دل پارہ پارہ میکردند ✤ اگر جمال تو ای نور دیدہ میدیدند ✤ القصہ جب زلیخا نے عورتون کی حیرت اور شیفتگی دیکھی تو **قَالَتْ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ** کہا زلیخا نے کہ یہ وہ شخص ہی کہ تمنے **لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ** ط ملامت کی مجھے اوسکی محبت مین اب تمنے جانا کہ میری محبت حق بجانب ہی **وَلَقَدْ رَاوَدْتُّہٗ** اور بیشک چاہا مینے اوسے **عَنْ نَّفْسِہٖ** اوسکے نفس سے یعنی مینے چاہا کہ میری آرزو پوری کرے **فَاسْتَعْصَمَ** ط پس اوسنے اپنے تئین بچایا اور مجہپر نہ جھکا **وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ** اور اگر ایسا نہ کریگا **مَآ اٰمُرُہٗ** جو کچھ مین اوسے حکم کرتی ہون کہ میری مراد پوری کرے تو **لَیُسْجَنَنَّ** ضرور ضرور قید کیا جاویگا **وَلَیَکُوْنًا** اور البتہ ہوگا **مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ** ۝ ذلیل ہونے والون مین سے یعنی قید خانہ مین داخل ہوگا یوسف علیہ السلام نے جب یہ کلام سنا تو اوس جلسہ سے موںھ پھیرا اور عورتین اونکے پیچھے پیچھے باہر گئین اس حیلہ سے کہ ہم جاکر اوسے فہمائش کرتے ہین اور وہان ہر ایکنے علیحدہ علیحدہ اپنی طرف اونھین بلایا اور ہر ایک جدا جدا خواہشمند ہوئی یوسف علیہ السلام نے اونکی باتون سے تنگ آکر **قَالَ رَبِّ** کہا ای رب میرے **السِّجْنُ** قید **اَحَبُّ اِلَیَّ** بہت دوست ہی مجھے **مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ** ج اوس چیز سے جسکی طرف بلاتی ہین وہ مجھے کہ مین زلیخا کی خوشی کرون یا انکی طرف مائل ہون **شعر** عجب در ماندہ ام درکار ایشان ✤ مرا زندان بہ از دیدار ایشان ✤ **وَاِلَّا تَصْرِفْ** اور اگر نہ پھیریگا تو **عَنِّیْ** مجھسے **کَیْدَھُنَّ** مکر اور فریب اونکا یعنی اگر مجھے اپنی عصمت کی پناہ مین تو نہ لیگا تو **اَصْبُ اِلَیْھِنَّ** میل کرونگا مین اونکی طرف یعنی اونکی بات مان لونگا **وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰھِلِیْنَ** ۝

اور ہو جاؤنگا مین جاہلون مین سے اوس کام کا مرتکب ہوکر جو نہ چاہیے فَاسْتَجَابَ لَهٗ پس قبول کرلی دعا اوسکی رَبُّهٗ
اوسکے رب نے فَصَرَفَ عَنْهُ پھر پھیر دیا اوس سے كَيْدَهُنَّ مکر اونکا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ بیشک وہ سننے والا ہی اوسکی
دعا جو اوسکی پناہ لے الْعَلِيْمُ ۝ جاننے والا ہی اوسکا حال جو سب سے دور بھاگے لکھا ہی کہ عورتین جب یوسف علیہ السلام سے
ناامید ہوئین تو زلیخا سے بولین کہ صلاح یہ ہی کہ اوسے دو تین دن قید رکھ شاید کہ تکلیف کے سبب سے رام ہو جائے اور راحت
او نعمت کی قدر جانے تیرا کہا مان لے بیت چو کورہ ساز زندان را بدو گرم ٭ بود زان کورہ گرد د آہنش نرم ٭ زلیخا نے یہ بات
مان لی اور عزیز کے پاس آکر کہنے لگی کہ اس عبری غلام کے سبب سے مین بدنام ہوئی ہون اور میری طبیعت کو اوس سے خدمت
لینے سے نفرت ہو گئی ہی صلاح یہ ہی کہ اوسے تو قید خانہ مین بھیجدے تاکہ لوگ یہ گمان کرین کہ وہ گناہگار ہی اور مین ملامت سے
بچون عزیز نے یہ بات قبول کرلی حکم کیا کہ یوسف کو قید خانے لیجاؤ لوگ لیگئے ثُمَّ بَدَا لَهُمْ پھر ظاہر ہو گیا لوگون پر
اور اونکے دل مین پڑ گیا مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ بعد اسکے جب دیکھین اونھون نے یوسف علیہ السلام کی عصمت کی
دلیلین اور برائت کے گواہ جیسے چار مہینے کے بچے کی گواہی اور کرتے کا چاک پیچھے کی جانب سے پھٹنا اور عورتون کے
ہاتھ کٹ جانا یعنی باوجود یہ نشانیان دیکھنے کے اونکی رائے مین یہی بات قرار پائی کہ مصلحۃً لَيَسْجُنُنَّهٗ البتہ قید کرین اوسے
حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اوسوقت تک جو ٹھہرا ہو تب یوسف علیہ السلام کو قید مین لیگئے اور زندان کو اوس سرو قامت گل رخسار کے
سبب سے رشک گلستان بنایا نظم چو آن دل زندہ در زندان در آمد ٭ بجسم مردہ گوئی جان در آمد ٭ دران محنت سرا افتادہ
جوشے ٭ بر آمد زان گرفتاران خروشے ٭ وَدَخَلَ اور داخل ہوے مَعَهُ السِّجْنَ اوسکے ساتھ قید خانہ مین فَتَيٰنِ
دو جوان پادشاہ ریان کے ملازمون مین سے ایک پادشاہ کا ساقی یعنی شراب پلانے والا تھا اوسکا نام یونا تھا اور دوسرا
باورچی کہ اوسے مجلث کہتے تھے بادشاہ نے انکی نسبت گمان کیا تھا کہ مجھے زہر دینگے اور اونھین قید کا حکم کیا تھا اتفاقاً
حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ وہ دونون بھی قید خانہ مین داخل ہوے اور یوسف علیہ السلام قید خانہ مین قیدیون کی
خبرگیری کرتے اور اونکے خوابون کی تعبیر کہتے یہانتک کہ ایک دن ان دونون قیدیون نے بھی خواب دیکھے کہتے ہین کہ ساقی نے
دیکھا باورچی نے نہین یا کسی نے خواب نہین دیکھا فقط حضرت یوسف علیہ السلام کا امتحان کرنے کو قَالَ اَحَدُهُمَآ
کہا ایک نے اون دونون مین سے یعنی ساقی نے اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ تحقیق کہ مین دیکھتا ہون اپنے تئین خواب مین کہ باغ مین انگور کی ایک
ٹہنی ہی اور اوسپر انگور کے تین خوشے پکے ہوے لگے ہین اور پادشاہ کا کٹورا میرے ہاتھ مین ہی اَعْصِرُ خَمْرًا نچوڑتا ہون اوسمین انگور عرق
انگور کو خمر یعنی شراب اسواسطے فرمایا کہ اوس سے شراب بنتی ہی وَقَالَ الْاٰخَرُ اور کہا دوسرے یعنی باورچی نے کہ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ
تحقیق مین دیکھتا ہون اپنے تئین کہ بادشاہی باورچی خانہ مین اَحْمِلُ اوٹھاتا ہون فَوْقَ رَاْسِيْ اپنے سر پر خُبْزًا روٹی
اور وہ تین خوان روٹیون کے ہین تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ کھاتے ہین پرندے اون روٹیون مین سے اور اوڑائے لیے جاتے ہین
نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ خبر دے ہمین ان دونون خوابون کی تعبیر سے اِنَّا نَرٰىكَ تحقیق کہ ہم دیکھتے ہین تجھے

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ نیک کام کرنے والون مین سے قیدیون کے ساتھ پھر ہمارے خوابون کی تعبیر کہکر ہمارے ساتھ بھی نیکی کر
یوسف علیہ السلام نے نہ چاہا کہ اونکے خوابون کی تعبیر جھٹ پٹ کہدین اسواسطے کہ اوسمین ایک کے واسطے بری بات متصور تھی تو
اونکے خواب کو ٹال کر قَالَ کہا کہ لَا يَأْتِيْكُمَا نہ آئیگا تمھارے پاس طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ کھانا کہ روزی دیے جاؤگے وہ
اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا مگر دونگا تمھین بِتَاْوِيْلِهٖ اوسکے انجام کی یعنی اوس کھانے کا رنگ اور مزہ تمھین بتادونگا قَبْلَ اَنْ
يَّاْتِيَكُمَا ط قبل اسکے کہ آئے وہ تمھارے پاس یعنی مین تمھین اوسکے غیب کی بات بتادونگا وہ بولے کہ ہمنے کاہنون وغیرہ
ایسی باتین سُنی ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرا معجزہ ہی کہانت نہین ذٰلِكُمَا یہ جو کہا مین نے تم دونون سے
مِمَّا عَلَّمَنِيْ اوس چیز سے ہی جو سکھائی مجھے رَبِّيْ ط میرے رب نے الہام اور وحی کے سبب سے اِنِّيْ تَرَكْتُ تحقیق کہ مین نے
چھوڑدی ہی مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ملت اوس گروہ کی جو ایمان نہین لاتے ہین بِاللّٰهِ خدا کے ساتھ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ اور آخرت کے ساتھ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وہ کافر ہین ضمیر مکرر لانا آخرت کے ساتھ اونکے کافر ہونے کی تاکید
وَاتَّبَعْتُ اور پیروی کی مین نے مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ دین کی اپنے باپون کے اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط
ابراہیم کی اور اوسکے بیٹے اسحٰق کی اور یعقوب کی جو میرا باپ ہی اپنے باپ دادا کا ذکر اسواسطے کیا کہ لوگون کو معلوم ہوجائے کہ یہ شخص
خاندان نبوت سے ہی یا اسلیے کہ اونکا یہ کلام سنکر لوگ زیادہ راغب ہون مَا كَانَ لَنَآ درست نہین اور نہ چاہیے ہمین کہ
ہم پیغمبر ہین اَنْ نُّشْرِكَ یہ کہ شریک ٹھہراوین ہم بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ط خدا کے ساتھ کوئی چیز بلکہ وحدانیت کے ساتھ
ہم اوسکی عبادت کرتے ہین ذٰلِكَ یہ توحید مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ فضل الٰہی سے ہی عَلَيْنَا ہمپر کہ وحی کے ذریعہ سے ہمین
آگاہی دی ہی وَعَلَى النَّاسِ اور یہ اوسکے فضل سے ہی سب آدمیون پر کہ انبیا علیہم السلام کو اونکی ہدایت کے واسطے بھیجا
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ جنکے پاس پیغمبر آئے ہین لَا يَشْكُرُوْنَ ○ شکر نہین کرتے اس فضل کا
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اے دونون یار قیدخانہ کے ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ کہ کیا بہت سے خدا متفرق جو تم رکھتے ہو سونے چاندی
لوہے پتھر لکڑی کے یا اعلٰی اوسط ادنٰی خَيْرٌ بہتر ہین اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ یا وہ خدا جو ایک ہی ذات اور صفات مین
الْقَهَّارُ ○ غالب سب پر مَا تَعْبُدُوْنَ نہین پوجتے ہو تم مِنْ دُوْنِهٖٓ سوا خدا کے اِلَّآ اَسْمَآءً مگر نامون کو یعنی
چند چیزون کو اونکے نام کے اعتبار سے کہ بے حجت اور دلیل کے سَمَّيْتُمُوْهَآ نام رکھ لیا ہی تمنے اونھین اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ تمنے
اور تمھارے باپون نے مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا نہین اوتاری ہی اللہ نے اونکی پرستش کے واسطے مِنْ سُلْطٰنٍ ط کوئی دلیل اس بات کی تحقیق
کہ اِن نام کے نام والے ہین تو تم چند نام ہی پوجتے ہو بے نام والون کے اِنِ الْحُكْمُ نہین ہی حکم عبادت اِلَّا لِلّٰهِ ط مگر خدا کے واسطے
جو عبادت کا مستحق ہی اَمَرَ حکم کیا اوسنے انبیا علیہم السلام کی زبانی خلق کو کہ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا یہ کہ نہ پوجو اِلَّآ اِيَّاهُ ط مگر
اوسی کو ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہ ہی دین حق اور ظاہر اور درست وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ
لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے ہین راہ حق اور گمراہی کے جنگل مین سرگردان پھرتے ہین يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ

ہی یار و قید خانے کے اَمَّآ اَحَدُكُمَا لیکن ایک تم مین سے جو بادشاہ کا ساقی ہی تین دن و رقید رہکر چھوٹ جائیگا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ
پھر پلائیگا اپنے مربی کو خَمْرًا شراب جیسے پہلے پلاتا تھا وَاَمَّا الْاٰخَرُ اور لیکن وہ دوسرا جو باورچی ہی فَيُصْلَبُ پس
لٹکایا جائیگا سولی پر اور مدت تک اوسے لٹکا رہنے دینگے کہ نرم ہو جائے فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ پھر کھائینگے مردار خوار پرندے مِنْ
رَّاْسِهٖ اوسکے سر مین سے تو اونھون نے آپس مین کہا کہ ہمنے جھوٹ کہا تھا اور کچھ بھی خواب نہین دیکھا تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے
فرمایا کہ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ حکم کیا گیا اور محکم کر دیا گیا کام اوس خواب کا کہ تمنے فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ اوسمین مجسے تاویل
پوچھی اور جو کچھ مین نے کہدیا ہی اوسمین خلاف نہوگا وَقَالَ اور کہا یوسف علیہ السلام نے لِلَّذِيْ ظَنَّ اوس شخص کے
واسطے جسے جانا کہ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا وہ قتل اور قید سے نجات پائیگا اون دونون مین سے یعنی ساقی سے کہا اذْكُرْنِيْ
یاد کرنا مجھے عِنْدَ رَبِّكَ ز اپنے مربی کے پاس یعنی میری بیگناہی کا حال بادشاہ سے عرض کرنا کہ مجھے اس تکلیف سے چھوڑائے
نظم بگو ہست اندران زندان غریبی ٭ ز عدل شاہ دوران بے نصیبے ٭ چنینش بے گنہ مپسند رنجور ٭ کہ ہست این از
طریق معدلت دور ٭ لکھا ہی کہ جب تین دن گذرے تو بادشاہ نے دونون کو طلب کیا اور باورچی کی خطا اور خیانت ثابت
ہوئی اوسے سولی دیدیگئی اور جانور اوسکے کاسہ سر سے آنکھین نکال لیگئے اور ساقی کی بیجرمی اور امانت ثابت ہوئی وہی
پہلا منصب اوسے عنایت کیا مگر جب ساقی مرتبۂ تقرب پر پہونچا اور جاہ و دولت کے ساغر سے سرخوش ہوا تو قید خانے اور
قیدیون سے غافل ہوگیا فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ پس بھلا دیا اوسے شیطان نے ذِكْرَ رَبِّهٖ یوسف کو اپنے مربی کے سامنے
یاد کرنا فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ تو رہا یوسف قید خانے مین بِضْعَ سِنِيْنَ کئی برس بضع ایک عدد مبہم ہی تین اور نو کے بیچ مین
کہتے ہین کہ اس واقعے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانے مین رہے اور مشہور یہ بات ہی کہ اول سے آخر تک
بارہ برس قید مین رہے اور معالم التنزیل مین حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام
قید خانہ مین آئے یوسف علیہ السلام نے اونھین پہچانا اور کہا کہ ای رسولون کے بھائی کیا ہی کہ آج مین تمکو گنہگارون کے گھر مین
دیکھتا ہون جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ای طاہرون کے طاہر حضرت رب العالمین تجھے سلام پہونچاتا ہی اور فرماتا ہی کہ تمکو شرم
نہین آتی کہ آدمی کو اپنی خلاصی کا سبب جانتے ہو اور اوس سے سفارش چاہتے ہو قسم ہی اپنے عزت و جلال کی کہ تجھے کئی برس قید خانہ مین
رکھونگا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اس حال مین مجھسے راضی ہی یا نہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہان تجھسے راضی ہی حضرت یوسف
علیہ السلام نے کہا کہ اذًا لا اُبالی یعنی اب کہ وہ مجھسے راضی ہی تو مین کچھ باک نہین رکھتا مثنوی معنوی مین ہی نظم بس جزاے آنکہ دید او را
شفیع ٭ ماند یوسف حبس در بضع سنین ٭ گرچہ تقصیر آمد از بحر و سحاب ٭ تا تو یاری خواہی از ریگ و سراب ٭ مگر جب تکلیف کی مدت تمام
ہوئی تو بادشاہ ریان نے ایک مہیب خواب دیکھا اور اوسکی صبح سب حکیمون اور مصاحبون کو طلب فرمایا وَقَالَ الْمَلِكُ
اور کہا بادشاہ نے اِنِّيْٓ اَرٰى تحقیق کہ مین نے خواب مین دیکھے سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ سات بیل موٹے کہ خشک نہر سے
نکلے پھر يَّاْكُلُهُنَّ کھا گئے اور نگل لیا اونھین سَبْعٌ عِجَافٌ سات دبلے بیلون نے اور اونکے پیٹ کچھ بڑھے نہین

وَسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ اور دیکھین مین نے سات بالین خُضْرٍ ہری تازی کہ اونکے دانے بندھ گئے تھے وَّاُخَرَ اور سات
بالین اور دیکھین یٰبِسٰتٍ خشک یعنی پکی اور کاٹی ہوئی پھر یہ خشک بالین اون ہری بالون پر لپٹین اور اونھین خاک کے
نیچے کرکے چھپا دیا یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ ای کاہنو اور تعبیر دینے والو اور قوم کے شریف لوگو اَفْتُوْنِیْ فتوی دو یعنی جواب دو مجھے
فِیْ رُءْیَایَ میرے خواب کی تعبیر مین اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ علم کی روسے لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ؐ میرے خواب کی
تعبیر کہتے ہو قَالُوْٓا بولے حکیم اور اہل علم جنکی طرف بادشاہ مخاطب تھا کہ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ یہ خواب پریشان ہین
وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ ایسے خوابون کی تعبیر بِعٰلِمِیْنَ ؐ جاننے والے اسواسطے کہ ہم
سچے خوابون کی تعبیر کہتے ہین اور یہ باطل خوابون سے ہی ملک ریان نے اپنے خواب اور اونکے جواب سے متحیر ہوکر دریاے فکر مین غوطہ
لگایا کہ میری یہ مشکل کون شخص حل کرے اور اسکی تعبیر کی راہ کون بتائے مصرع یارب این خواب پریشان مرا تعبیر چیست جب ساقی نے
بادشاہ کو متحیر اور متفکر دیکھا تو حضرت یوسف علیہ السلام کا حال اوسے یاد آیا وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا اور کہا اوس شخص نے
جسنے نجات پائی تھی دو قیدیون مین سے یعنی ساقی نے وَادَّكَرَ اور یاد کی یوسف علیہ السلام کی بات کہ بادشاہ کے پاس مجھے
یاد کرنا بَعْدَ اُمَّةٍ بعد مدت دراز کے تو ساقی نے یہ کہا کہ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ مین خبر دونگا تمھین بِتَاْوِیْلِهٖ اس خواب کی تعبیر کی
فَاَرْسِلُوْنِ ؐ پس بھیجو مجھے قیدخانے مین کہ وہان ایک شخص ہے کہ علم تعبیر خوب جانتا ہے بادشاہ یہ خبر سنکر نہایت خوش ہوا
اور فرمایا کہ جلدی اوٹھ اور خبر لا ساقی سوار ہوکر قیدخانے مین آیا اور زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کی کہ یُوْسُفُ ای یوسف
اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ ای بڑے سچے اَفْتِنَا فتوی دے ہمین فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ سات بیلون فربہ مین یَّاْكُلُهُنَّ
کھاتے ہین اونھین سَبْعٌ عِجَافٌ سات بیل لاغر وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ اور سات بالیون ہری مین وَّاُخَرَ
یٰبِسٰتٍ اور دوسری سات بالین خشک کہ اون سبز پر لپٹکر خشک کرتی ہین سب حکیم لوگ اسمین حیران ہین آپ کیا جواب
دیتے ہین لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ تاکہ پھرون مین پورا جواب لیکر اِلَى النَّاسِ لوگون کی طرف یعنی بادشاہ اور اوسکے ملازمون کی طرف
لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ؐ شاید آپکی برکت سے وہ جانین اس خواب کی تعبیر اور آپکی بزرگی اور فضیلت اونھین معلوم ہو اور اپنے پاس
بلائین قَالَ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ تم تَزْرَعُوْنَ کھیتی کرو سَبْعَ سِنِیْنَ سات برس موٹے بیل تو اسکی طرف اشارہ ہین
دَاَبًا کھیتی اپنی عادت کے موافق فَمَا حَصَدْتُّمْ پھر جو کاٹو غلے فَذَرُوْهُ تو چھوڑ دو اوسے فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ اوسکی
بالون مین یعنی دانون کو نکالکر صاف نہ کرو تاکہ اور آفتون سے بخوف رہین اور غلہ بالون سمیت ذخیرہ کرو اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑا سا
حاجت کی قدر مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ؐ اوس چیز سے جو کھاؤ تم اوسے صاف کرلو ثُمَّ یَاْتِیْ پھر آئینگے مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
ان برسون کے بعد سَبْعٌ شِدَادٌ سات برس سخت کہ سات بیل دبلے اوس سے عبارت ہین یَّاْكُلْنَ کھائینگے ان
برسون والے یعنی وہ لوگ جو اوس زمانے مین ہون مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ وہ چیز جو پہلے سے بھیجی ہو تمنے یعنی ذخیرہ کر رکھی ہو
اون قحط کے برسون کے واسطے اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑی سی مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ؐ اوس چیز مین سے جو چھپا رکھو تم

تخم پانی کے واسطے ثُمَّ يَأْتِي پھر آئیگا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ان قحط کے برسون کے بعد عَامٌ فِيهِ ایسا ایک سال کہ اوسمین يُغَاثُ النَّاسُ فریاد کو پہونچائے جاینگے لوگ یا مینہ دیے جاینگے وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ع اور اوس سال نچوڑینگے جو نچوڑنے کی چیزین ہین جیسے انگور تل وغیرہ اور یہ کنایہ ہی بہت میوے پیدا ہونے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ گائے بکری تھنون سے دودھ دوہنے کی طرف اشارہ ہی اور اس سے فراخ سالی مراد ہی کہ اوس سال ارزانی ہوگی جب حضرت یوسف علیہ السلام پوری تعبیر کہہ چکے تو ساقی اونکی خدمت سے پھرا اور بادشاہ کی حضوری مین حاضر ہوا اور دربار عام مین وہ باتین جسطرح سنی تھین بیان کین بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند پڑی چاہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی اپنے کان سے سنے اونہین بلانے کو لوگ بھیجے وَقَالَ الْمَلِكُ اور کہا بادشاہ نے کہ ائْتُونِي بِهِ لاؤ میرے پاس یوسف کو فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ پھر جب آیا اونکے پاس بھیجا ہوا بادشاہ کا تو قَالَ ارْجِعْ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ پھر جا إِلَىٰ رَبِّكَ اپنے سردار کی طرف فَاسْأَلْهُ پھر پوچھ اوس سے یعنی درخواست کر کہ پوچھے اور کھوج کرے کہ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي کیا حال تھا اون عورتون کا جنھون نے زلیخا کی مجلس مین قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ کاٹ ڈالے تھے اپنے ہاتھ إِنَّ رَبِّي تحقیق کہ رب میرا بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ○ عورتون کے مکر اور اونکے فریب جاننے والا ہی یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ اونکا بیگناہ ہونا بادشاہ پر ظاہر ہوجائے تاکہ کسیکو اونکے حال مین گفتگو کی مجال نہ رہے یہ بات بادشاہ پاس کہلا بھیجی بادشاہ کا بھیجا ہوا آدمی جب پھر آیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا پیام بادشاہ کو پہونچایا تو بادشاہ نے حکم کیا اور وہ عورتین جمع کی گئین زلیخا کو بھی وہ لیتی آئین پھر یہ مقدمہ تحقیق کرنے کے واسطے قَالَ کہا بادشاہ نے اون عورتون سے کہ مَا خَطْبُكُنَّ کیا حال تمہارا تھا إِذْ رَاوَدْتُنَّ جب طلب کرتی تھین تم يُوسُفَ یوسف کو عَنْ نَفْسِهِ اوسکے نفس سے یعنی اپنے دل کی مراد اوس سے مانگتی تھین قُلْنَ بولین وہ عورتین کہ حَاشَ لِلَّهِ پاک ہی خدا اس بات سے کہ عاجز ہو یوسف کے مثل پاکیزہ مرد پیدا کرنے سے مَا عَلِمْنَا نہین جانتے ہم عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ یوسف پر کچھ برائی نہ تھوڑی نہ بہت جب زلیخا نے دیکھا کہ سچ بولنے کے سوا اور کوئی بات فائدہ نہ دیگی اور عشق کمال کو پہونچ گیا تھا اوسنے بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکی کا اقرار کیا قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ کہا عزیز کی بی بی زلیخا نے کہ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اب ظاہر ہوگئی اور کھل گئی وہ بات جو صحیح اور درست ہی أَنَا رَاوَدْتُهُ مین نے چاہا یوسف کو عَنْ نَفْسِهِ اوسکے نفس سے اور اوسکے وصال اور صحبت کی مین نے آرزو کی وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ○ اور بیشک وہ سچون مین سے ہی اوس بات مین جو اوسنے عزیز سے کہی تھی کہ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي نظم بجرم خویش کرد اقرار مطلق ✣ برآمد ز و صدای حصحص الحق ✣ بگفتا نیست یوسف را گناہے ✣ منم در عشق او گمکردہ راہے ✣ نخست اورا بوصل خویش خواندم ✣ چو کام من نداد از پیش راندم ✣ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ عورتون نے اپنے گناہ کا اقرار کیا یہان آؤ تو تمہارے سامنے اونھین سزا دون یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میری غرض نہ تھی کہ عورتین سزا پائین اور سختی اوٹھائین ذٰلِكَ یہ درخواست مین نے اسواسطے کی لِيَعْلَمَ تاکہ جانے عزیز أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ یہ کہ مین نے خیانت نہین کی اوسکی بِالْغَيْبِ اوسکی غیبت مین اور اوسکے اہلخانہ کی حرمت اور اوسکی تربیت کا حق مین نے نگاہ رکھا وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

ع

اور معلوم کرے کہ اللہ نہین راہ دکھاتا یعنی اصلاح پر نہین لاتا اور چھوڑ نہین دیتا کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ۝ خیانت کرنے والون کے مکر کو پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ اس بات پر آگاہ کردین کہ یہ بات اپنے نفس کی پاکی اور صفائی کے واسطے مین نے نہین کہی یا اپنے کام پر مین خوش نہین ہوا بلکہ یہ کہکر نعمت عصمت اور ترک معصیت پر توفیق جناب احدیت کا شکر مین نے ادا کیا اور اگر حفظ ربانی حمایت نہ کرے تو معلوم ہی کہ نفس غدار سے کس قسم کے کام سرزد ہون اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسکے ساتھ ہی یہ کہا کہ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ج اور نہین پاک کرتا ہون اپنے نفس کو یعنی نہین کہہ سکتا ہون کہ نفس میرا آرزوون کی طرف میل کرنے سے پاک ہی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ تحقیق کہ نفس میرا حکم دینے والا ہی بِالسُّوْٓءِ ساتھ برائی کے یعنی گناہ کے اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ط مگر اوسکو کہ جسپر رحم کیا میرے پروردگار نے کہ وہ نفس کے حکم سے امن مین رہتا ہی اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ میرا رب غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اوسکے قصد گناہ کو کہ وقوع مین نہ آئے رَّحِيْمٌ۝ مہربان ہی کہ عصمت کے ساتھ حمایت کرتا ہی لکھا ہی کہ جب روبرو پادشاہ مصر کے یوسف علیہ السلام کی باتین بیان کین تو اوسے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھنے کی آرزو زیادہ ہوئی وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اور کہا مصر کے پادشاہ نے کہ لاؤ یوسف علیہ السلام کو میرے پاس اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ج تاکہ خالص کرلون مین اوسے اپنے ہی واسطے اور ملک کے کامون کا اوسے حاکم کردون تیسیر مین لکھا ہی کہ ستر چوبدار ستر آراستہ سواریون اور ستر پادشاہانہ لباس اور تاجون سمیت قید خانے مین بھیجے وہ کمال درجے کی تعظیم کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کو بارگاہ سلطانی مین لیگئے حدیث مین ہی کہ یوسف علیہ السلام جب قید خانے سے باہر چلے تو قیدی جو اونکے دیدار سے خوش تھے چیخین مار کر رونے لگے یوسف علیہ السلام نے اونکی دلنوازی کرکے دعا فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اعْطِفْ عَلَیْھِمْ قُلُوْبَ الْاَخْیَارِ وَقَصِّرْ عَلَیْھِمُ النَّھَارَ اور جب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے پاس پہونچے تو بادشاہ نے اونکا بڑا اعزاز و اکرام کرکے استقبال کیا نظم ز قرب مقدمش چون شہ خبر یافت ٭ باستقبال او چون بخت بشتافت ٭ کشیدش در کنار خویشتن تنگ ٭ چو سرو گلرخ و شمشاد گلرنگ ٭ بہ پہلوے خودش بر تخت بنشاند ٭ بپرسشہاے خوش باوی سخن راند ٭ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پھر جب پادشاہ نے اونسے بات کی اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی اور جواب لپذیر پایا تو قَالَ پادشاہ نے کہا کہ اے یوسف اِنَّكَ الْيَوْمَ تحقیق کہ تو آج کے دن لَدَيْنَا ہمارے پاس مَكِيْنٌ صاحب جاہ و قدر یعنی مرتبہ والا اَمِيْنٌ۝ امین جانا گیا ہی سب چیزون پر منصبون مین سے جس منصب کی خواہش ہو مانگو اور جو کچھ آرزو تمھارے دل مین ہو مجھسے کہو قَالَ اجْعَلْنِيْ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ مجھے کردے حاکم عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ج زمین مصر کے خزانون پر یعنی ولایت مصر سے جو کچھ نقد و جنس حاصل ہوتا ہی مجھے اوسکا خازن کردے اِنِّيْ حَفِيْظٌ تحقیق کہ مین حفاظت کرنے والا اور احتیاط رکھنے والا ہون کوئی چیز اوسمین سے ضائع نہ کرونگا عَلِيْمٌ۝ جاننے والا ہون ملک کی مصلحتین جو کچھ مین کرونگا اصلاح سے خالی نہوگا یا حساب جاننے والا ہون اور جو کوئی مجھسے بات کرے اوسکی زبان سمجھنے والا ہون لکھا ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام ستر زبانین جانتے تھے تفاسیر معتبرہ مین مذکور ہی کہ پادشاہ نے سونے کا ایک جڑاو تخت کہ اوسمین انواع و اقسام کے جواہر لگے تھے یوسف علیہ السلام کے واسطے

ملہ الٰہی مہربان کر
اوپر دل نیکون کے
اور رکھا اونپر خبرون

الجزء الثالث عشر ۱۳

مقرر کرکے تاج جواہر چمکتا ہوا اونکے سر پر رکھا اور کنجیاں خزانون کی اونکو دین اور سلطنت کا مختار کردیا اور عزیز کو معزول کیا
اور اوسکے سب امورات ملکی یوسف علیہ السلام کے مفوض کیے تھوڑے دنون مین عزیز رشک وحسد کے مارے مرگیا اور بادشاہ نے
بہت جستجو کرکے زلیخا کا عقد نکاح یوسف علیہ السلام کے ساتھ کردیا اور حق تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا سے دو پسر
عطا فرمائے میشا اور افرایم اور ان حالات کی تفصیل جواہر التفسیر پر حوالہ ہی وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے بادشاہ کو اوسپر مہربان کردیا
اسی طرح مَكَّنَّا جگہہ دی ہمنے لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ یوسف کو زمین مصر مین یعنی ہمنے حکومت کے ساتھ یوسف کو وہان
آباد کردیا يَتَبَوَّأُ مِنْهَا جگہ پکڑتا تھا اوس زمین سے کہ چالیس کوس مین چالیس کوس اوسکا عرض تھا حَيْثُ يَشَاءُ
جس جگہ کہ چاہتا تھا نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا پہونچاتے ہین ہم اپنی نعمتون کو دینی دنیوی ظاہری باطنی نعمتون مین سے
مَنْ نَشَاءُ جسے چاہتے ہین ہم وَلَا نُضِيعُ اور ضایع نہین کرتے ہم أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ اجر نیک کام کرنے والون کا
وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ اور البتہ اجر آخرت کا قائم اور دائم رہنے کی جہت سے خَيْرٌ بہتر ہی لِلَّذِينَ آمَنُوا واسطے اون لوگون کے
جو ایمان لائے خدا کا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ اور تھے کہ پرہیز کرتے تھے بُری باتون سے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام

نیک کام کرنے اور پرہیزگاری کی بدولت قعر چاہ سے تخت جاہ پر پہونچے **بیت** بدنیا وعقبی کسے قدر یافت ٭ کہ او جانب صبر
تقوی شتافت ٭ غرض کہ یوسف علیہ السلام نے مہمات ملکی اپنے ذمے لیکر حکم دیا اور لوگ حکم کے بموجب کھیتی کرنے مین مشغول
ہوے اور یوسف علیہ السلام نے بڑے اونچے اونچے انبار خانے بنوائے اور سات برس تک جو غلہ حاصل ہوتا گیا اوس مین سے
بقدر ضرورت لوگون کو دیتے رہے اور باقی بالون سمیت جمع کرتے گئے یہانتک کہ قحط کے سال آئے اور مصر و شام کی زمین مین
تنگی عام ہوئی مصر کے لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوے پہلے سال تو جو کچھ نقد اون لوگون کے پاس تھا
وہ لیکر غلہ بیچا دوسرے برس لباس اور زیور کے بدلے غلہ دیا تیسرے سال لونڈی غلام لیکر چوتھے برس چارپایون کے عوض
پانچوین سال زمینداری لیکر چھٹے برس اولاد کے بدلے ساتوین برس سب لوگون نے غلامی کا خط لکھدیا اور غلہ لیا حضرت یوسف
علیہ السلام نے یہ کیفیت بادشاہ سے بیان کی بادشاہ نے کہا کہ یہ سب تمھارے لونڈی غلام ہین تمھین اختیار ہی یوسف علیہ السلام نے
بادشاہ کے سامنے سبھون کو آزاد کردیا اور مال اولاد زمین وغیرہ جو کچھ اون لوگون سے لیا تھا سب اونھین پھر حوالہ کیا اور اسمین حکمت
الٰہی یہ تھی کہ مصر کے لوگون نے خرید و فروخت کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو غلام کی صورت پر دیکھا تھا خدا نے اپنی قدرت
کاملہ سے اون سب کو حضرت یوسف علیہ السلام کا لونڈی غلام کردیا تاکہ پھر کوئی حضرت یوسف علیہ السلام کو کوئی بات بے ادبانہ
نہ کہہ سکے لکھا ہی کہ قحط کا اثر کنعان مین بھی پہونچا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تنگ ہوئی اونھون نے اپنے والد ماجد علیہ السلام سے
عرض کی کہ حضرت ہمنے سنا ہی کہ شہر مصر مین ایک بادشاہ ہی کہ سب قحط کے مارے ہوون کی نوازش اور پرورش کرتا ہی اور غریبون مسافرون کا
کام اونکے خاطر خواہ نکالتا ہی **نظم** ز احسانش آسودہ برنا و پیر ٭ وزو گشتہ خوشدل غریب و فقیر ٭ بخشش ز ابر بہاری فزون ٭ صفات
کمالش ز غایت برون ٭ اگر آپ فرمایئے تو ہم جائین اور کنعان کے بھوکون کے واسطے غلہ لائین حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی

بنیامین کو اپنی خدمت کے واسطے اپنے پاس رکھ لیا اور دس بیٹے ایک ایک اونٹ اور جو کچھ پونجی رکھتے تھے لیکر چلے اور بنیامین کے پاس
جو کچھ سرمایہ تھا وہ اور ایک خالی اونٹ اونکے واسطے غلہ لانے کے لیے بھی لیلیا وَجَاءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ اور آئے بھائی
یوسف علیہ السلام کے کنعان سے یوسف علیہ السلام کی ملازمت مین فَدَخَلُوا عَلَيْهِ پھر داخل ہوے اوسپر یعنی اونکے
سامنے آئے اور خدمت کی رسم بجالائے فَعَرَفَهُمْ تو پہچان لیا یوسف علیہ السلام نے اونھین دیکھتے ہی وَهُمْ لَهُ
مُنْكِرُونَ ۝ اور وہ اوسے نہ پہچاننے والے تھے بہت زمانہ گذر جانے کی وجہ سے قول اصح یہ ہے کہ اونکے واقعے کو چالیس برس گذر چکے تھے
یا نہ پہچاننے کی یہ وجہ ہوئی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے پردے کی آڑ سے اونکے ساتھ بات کی اور اونسے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو
کہ جاسوسون کے مشابہ ہو وہ بولے کہ بادشاہ سلامت معاذ اللہ ہم سب ایک ہی باپ کے بیٹے ہین اور ہمارا باپ یعقوب اسرائیل اللہ
علیہ السلام ہی حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تمھارے باپ کے کَے بیٹے ہین وہ بولے کہ بارہ بیٹے تھے ایک کو چھٹپنے مین بھیڑیا کھا گیا
اور ایک کو والد نے اپنی خدمت کے واسطے اپنے پاس رکھ لیا ہم دس بھائی آپکی ملازمت مین حاضر ہوے ہین یوسف
علیہ السلام نے فرمایا کہ یہان کوئی تمھین پہچانتا ہی وہ بولے کہ مصر کے لوگ ہمکو نہین پہچانتے یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا
تم مین سے ایک یہان رہے باقی جاکر اپنے اوس بھائی کو لے آؤ کہ تمھارا حال مجھے تحقیق ہو جائے اونھون نے قرعہ ڈالا تو
شمعون کے نام آیا وہ اوٹھ کھڑا ہوا یوسف علیہ السلام کے فرمانے سے لوگون نے اونکی پونجی لیکر اوسکے عوض مین گیہون دیدیے
وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جبکہ بنا دیا یوسف علیہ السلام نے کام اونکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ پر گیہون
بار کردیے تو وہ بولے کہ ہمارا جو بھائی ہمارے والد کی خدمت مین ہے اوسکا اونٹ بھی ہمارے ساتھ ہے اوسپر بھی گیہون بار کر دیجیے
تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ مین آدمیون کے شمار سے غلہ دیتا ہون اونٹون کے حساب سے نہین اونھون نے
اصرار کیا تو قَالَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ائْتُونِي لاؤ میرے پاس بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ اپنا بھائی کہ وہ تمھارے
باپ سے ہی یعنی تمھارا ہے مات بھائی ہی سگا بھائی نہین أَلَا تَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے ہو تم أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ یہ بات کہ
مین پورا پورا دیتا ہون پیمانہ اور کسی کا حق نہین رکھ چھوڑتا وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ اور مین بہتر اوتارنے والون کا ہون
یعنی اپنے یہان مہمانون کو اوتار کر اونکی خاطر داشت کے ساتھ احسان کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھتا فَإِنْ لَمْ تَأْتُونِي
بِهِ پھر اگر نہ لاؤگے میرے پاس اوس بھائی کو فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي تو نہین ہی تمھارے واسطے میرے پاس ناپی ہوئی چیز
یعنی غلہ وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ اور نہ آئیو میرے پاس اور میری ولایت مین قدم نہ رکھنا قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وہ
بولے کہ جلدی چاہینگے ہم اوسے باپ سے اور اسمین کوشش کرینگے وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ اور بیشک ہم کرنے والے ہین وہ بات جو
کہتے ہین وَقَالَ اور یوسف علیہ السلام نے کہدیا لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ اون غلامون سے جنسے غلہ ناپنا متعلق تھا
کہ رکھدو اونکی پونجی جو گیہون کی قیمت لائے تھے اور وہ چند کھالین اور جوتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ بات
نہ چاہی کہ قیمت لیکر اونھین گیہون دین حکم کر دیا کہ اونکی پونجیان رکھدو فِي رِحَالِهِمْ اونکے تھیلون مین اور حضرت

یوسف علیہ السلام یہی سمجھے کہ اونکے بھائیون کی دیانت یہی چاہئیگی کہ وہ پونجیان چونکہ گیہون کی قیمت تھین تو اونھین پھیر لائینگے اور اس جہت سے لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا چاہیے کہ پہچان لین وہ اپنی پونجیان اِذَا انْقَلَبُوا جب پھرین اِلٰى اَهْلِهِمْ اپنے لوگون کی طرف اور تھیلے کھولین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۝ شاید کہ پھر آئین اور میرے بھائی کو لائین فَلَمَّا رَجَعُوا پھر جب پھرے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اِلٰى اَبِيْهِمْ اپنے باپ کی طرف قَالُوا يٰٓاَبَانَا بولے کہ ای ہمارے باپ مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ منع کیا گیا ہی ہمسے غلہ ناپنا یعنی مصر کے پادشاہ نے حکم کر دیا ہی کہ لوگ پھر ہمارے واسطے غلہ نہ ناپین اگر ہم اس بار بنیامین کو نہ لیجائین فَاَرْسِلْ مَعَنَآ تو بھیج ہمارے ساتھ اَخَانَا ہمارے بھائی کو نَكْتَلْ تاکہ ناپوالائین ہم غلہ اپنے واسطے اور اوسکے واسطے وَاِنَّا لَهٗ اور بیشک کہ ہم اوسکے واسطے لَحٰفِظُوْنَ۝ نگہبان ہین اوسے برائی پہونچنے سے قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ ای بیٹو هَلْ اٰمَنُكُمْ کیا امانتدار جانون تمھین عَلَيْهِ بنیامین پر اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ مگر جیسا کہ امین کیا تھا مین نے تمکو عَلٰٓى اَخِيْهِ اوسکے بھائی پر مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے کہ تمنے کہا تھا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اب مجھے تمھاری محافظت اعتماد نہین فَاللّٰهُ خَيْرٌ پس اللہ بہتر ہی حِفْظًا بکسرے حفظًا پڑھا ہی یعنی حفاظت کرنے کی جہت سے اور حفص نے حافظًا پڑھا ہی یعنی اللہ بہتر ہی در حالیکہ وہ حفاظت کرنے والا ہی تو اوسی پر مین توکل کرتا ہون اور اپنا کام اوسی پر چھوڑتا ہون وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝ اور وہ بڑا رحم کرنے والا ہی سب رحم کرنے والون سے چاہیے کہ اوسکی محافظت کے لیے مجپر رحم فرمائے اور دو بیٹون کی مصیبت مین بتلا نہ کرے وَلَمَّا فَتَحُوْا اور جس وقت کھولے سب نے مَتَاعَهُمْ بوجھ اپنے وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ پائی اونھون نے پونجی اپنی جو بادشاہ سے سونپی تھی بوجھون مین اور یوسف علیہ السلام کے حکم سے رُدَّتْ اِلَيْهِمْ پھیر دی گئی تھی اونکی طرف قَالُوْا يٰٓاَبَانَا بولے کہ ای ہمارے باپ مَا نَبْغِيْ کیا چاہین ہم احسان اس سے زیادہ کہ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا یہی قیمت ہماری کہ غلہ اسی قیمت کے بدلے ہمین دیا ہی رُدَّتْ اِلَيْنَا پھیر دی ہی ہمین تو اس کرم کرنے کے ساتھ ہم پھر جائینگے پادشاہ کے پاس وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا اور غلہ لائینگے ہم اپنے لوگون کے واسطے وَنَحْفَظُ اَخَانَا اور نگہبانی کرینگے ہم اپنے بھائی کی آنے جانے مین وَنَزْدَادُ اور زیادہ لینگے ہم كَيْلَ بَعِيْرٍ ناپ ایک شتر کی یعنی اپنے بھائی کو لیجا کر ایک اور اونٹ پر غلہ بار کر لائینگے ذٰلِكَ یہ ایک اونٹ کا بوجھ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ۝ ناپا ہوا تھوڑا سا ہی اور پادشاہ اس مقدار کے واسطے ہمارے ساتھ تنگی نہ کریگا قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ لَنْ اُرْسِلَهٗ ہرگز نہ بھیجونگا مین بنیامین کو مَعَكُمْ تمھارے ساتھ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ یہانتک کہ دو تم مجھے مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ عہد پکا اللہ کو یاد کر کے اور تبیان مین لکھا ہی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ جب تک تم حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی قسم نہ کھاؤگے بنیامین کو مین تمھارے ساتھ نہ بھیجونگا یہ قسم کھاؤ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ ضرور لے آنا میرے پاس اوسے اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ مگر یہ کہ گھیر لیے جاؤ تم سب عذاب مین اور سب ہلاک ہو جاؤ اونکے بیٹون نے یہ عہد قبول کر کے حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی قسم کھائی کہ بنیامین کے باب مین بے وفائی نہ کرینگے فَلَمَّآ اٰتَوْهُ

پھر جب دیا اونھون نے اپنے باپ کو مَوْثِقَهُمْ اپنا عہد وپیمان قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اَللّٰهُ اللہ عَلٰی مَا نَقُوْلُ
اوس بات پر جو ہم عہد وپیمان مین کہتے ہین وَكِيْلٌ نگہبان ہے اور گواہ اور مطلع وَقَالَ اور کہا یعقوب علیہ السلام نے
شفقت کی راہ سے یٰبَنِيَّ اے میرے بیٹو لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو جیو شہر مصر مین مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ ایک دروازے سے
یعنی سب بھائی ایک دروازے سے شہر مین نہ جائیو کہ تمھین اس جمال شوکت ہیبت اور کثرت کے ساتھ دیکھ کر کسی کی نظر نہ لگ جائے
وَّادْخُلُوْا اور داخل ہو جیو دو دو تین تین مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ دروازون متفرق سے اور اوس شہر کے
چار دروازے تھے لطائف مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے پہلے تو محبت پدری ظاہر کی اور آخر کو عجز بندگی
ظاہر کیا اور کہا کہ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ اور نہین دفع کرتا مین اس نصیحت کے سبب سے جو مین نے تمھین کی مِّنَ اللّٰهِ
قضائے الٰہی مین سے مِنْ شَيْءٍ کچھ اسواسطے کہ پرہیز کرنے سے تقدیر الٰہی نہین ٹلتی بیت من جہد ہے کنم قضا میگوید ببرون
ز کفایت تو کارے گر ست ہو اِنِ الْحُكْمُ نہین ہے حکم وفرمان اِلَّا لِلّٰهِ مگر خدا کے واسطے وہ جسمین جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اوسی پر مین نے بھروسا کیا ہے وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اور اوسی پر چاہیے کہ توکل کرین توکل
کرنے والے نہ اوسکے سوا اسواسطے کہ اوسپر توکل کرنے کا نتیجہ توکل ہے کہ متوکل کے کامون کو وہ کافی ہو جاتا ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ وَلَمَّا دَخَلُوْا اور جسوقت آئے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ جیسا کہ حکم دیا تھا اونکو اَبُوْهُمْ
اونکے باپ نے یعنی متفرق دروازون سے داخل ہوئے مَا كَانَ يُغْنِيْ نہ تھی کہ دفع کرے عَنْهُمْ اونسے یعقوب علیہ السلام کا اندیشہ
مِّنَ اللّٰهِ قضائے الٰہی سے جو اونکے باب مین واقع ہو چکی تھی مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز بلکہ بنیامین کو چوری کی تہمت لگانے سے
بھائی غمگین ہوئے اور حضرت یعقوبؑ کی مصیبت دونی ہو گئی تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی تدبیر سے کچھ فائدہ نہوا اِلَّا حَاجَةً
مگر حاجت تھی فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ یعقوب علیہ السلام کے جی مین یعنی اپنی اولاد پر شفقت تھی کہ اوسوقت قَضٰىهَا ظاہر کیا او
اور اوسکے موافق نصیحت کر دی وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ اور یقینی یعقوب صاحب علم تھا اور قضا وقدر سے جانتا تھا لِّمَا عَلَّمْنٰهُ
اوس چیز کو جو ہمنے اوسے تعلیم کر دی تھی وحی کی راہ سے اور اسی سبب سے اوسنے کہا تھا کہ مَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
اور لیکن بہیترے آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ ع نہین جانتے تقدیر کا بھید یا یہ نہین جانتے تدبیر تقدیر پر غالب نہین ہو سکتی بیت تدبیر کند
بندہ وتقدیر نداند ہو تقدیر خداوند بتدبیر نماند ہو وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اور جب داخل ہوئے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے
یوسف علیہ السلام پر یعنی اونکی ڈیوڑھی پر پہونچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نقاب ڈالے ہوئے تخت پر بیٹھے تھے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو
کہا ہم کنعان کے رہنے والے ہین ہمسے آپنے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لاؤ اوسے ہمنے باپ سے چاہا اور بڑے عہد وپیمان کے ساتھ ہم
لائے ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ہان مین نے پہچانا بیٹھو وہ لب فرش بیٹھ گئے اور حکم کے موافق کھانے کے چھ خوان
آراستہ اونکے سامنے لوگ لائے یوسف علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک مان باپ سے جو بھائی ہون وہ دو دو ایک ایک خوان پر کھانا کھاؤ
دو دو بھائی ایک ایک خوان پر بیٹھ گئے اور بنیامین تنہا رہکر رونے لگے یہانتک روئے کہ بیہوش ہو گئے حضرت یوسف علیہ السلام کے

نکم سے اونکے چہرے پر لگا اور چھڑکا گیا جب ہوش مین آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ ای کنعانی جوان تجھے کیا ہوا جو
تو بیہوش ہو گیا بنیامین بولے کہ ای بادشاہ آپنے حکم فرمایا کہ ہر ایک اپنے حقیقی بھائی کے ساتھ خوان پر بیٹھے میرا ایک حقیقی بھائی
یوسف نام تھا وہ مجھے یاد آیا اپنے جی مین مین نے کہا کہ اگر وہ ہوتا تو میرے ساتھ اس ایک خوان پر بیٹھتا اور مین اکیلا نہ رہجاتا
اوسکے شوق مین بیحال ہو گیا میرے رونے اور بیہوشی کا یہی سبب تھا یوسف علیہ السلام بولے کہ آ مین تیرا بھائی ہون اور
تیرے ساتھ ایک خوان پر بیٹھون پھر حکم فرمایا کہ اسکا خوان اوٹھا لاؤ لوگ پردے کی آڑ مین خوان اوٹھا لیگئے اور بنیامین کو بھی بلا لیا
اور اس بہانے سے اٰوٰی اِلَیۡهِ جگہ دی اپنی طرف اَخَاهُ اپنے بھائی کو اور حضرت یوسف علیہ السلام نے نقاب باندھکر
کھانے کو ہاتھ بڑھایا جب اونکے ہاتھ پر بنیامین کی نظر پڑی تو پھر رونے لگے یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اب رونے کا کیا سبب ہے
بنیامین بولے کہ ای بادشاہ آپکا ہاتھ میرے بھائی یوسف کے ہاتھ سے کیا ہی مشابہ ہے یوسف علیہ السلام نے جب یہ بات سُنی تو
اونھین بھی تاب نرہی چہرہ سے نقاب اولٹی اور بنیامین سے قَالَ کہا کہ اِنِّیۡۤ اَنَا اَخُوۡكَ بیشک مین ہی تیرا بھائی ہون
فَلَا تَبۡتَئِسۡ پھر تو غمگین نہو بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ بسبب اوسکے جو کیا بھائیون نے ہمارے حق مین بنیامین نے
جب حضرت یوسف علیہ السلام کا چہرہ دیکھا اور یہ کلام سنا تو دوبارہ بیہوش ہو گئے اور پھر جب ہوش مین آئے تو حضرت یوسف
علیہ السلام کے گلے مین باہین ڈالکر زبان حال سے کہنے لگے بیت اینکہ مے بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب ✽ خویشتن را درچنین
راحت پس از چندین عذاب ✽ پھر حضرت یوسف علیہ السلام کا دامن پکڑ کر کہنے لگے کہ اب مین آپکے پاس سے نجاؤنگا یوسف علیہ السلام
بولے کہ بھائی تیرے باب مین جسقدر والد ماجد کو اہتمام ہی وہ مین جانتا ہون اگر بغیر کسی بہانے کے تجھے روک رکھون تو اونکا غم زیادہ
ہوگا اگر تیرے نزدیک صلاح ہو تو تجھے کسی بُرے کام کی تہمت لگاؤن اور اس بہانے سے اپنے پاس رکھلون بنیامین نے
عرض کی کہ اس سے مجھے باک نہین پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائیون پاس جا اور یہ بات پوشیدہ رکھ بنیامین
پردے کے اندر سے نکلے اور حکم ہوا کہ کنعانیون کی کارروائی کرو فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ پھر جب تیار کر دیا اونھین
اونکا سامان تو جَعَلَ السِّقَايَةَ رکھدیا سقایہ اور وہ چاندی یا سونے یا زبرجد کا ایک کٹورا تھا جواہر سے مرصع کہ بادشاہ
اوسمین پانی پیتا تھا اوسوقت عزت اور غلہ کی نفاست کی وجہ سے اوسے پیمانہ کر لیا تھا یوسف علیہ السلام نے حکم کیا اور اونکے رازدار نے
اوسے رکھدیا فِیۡ رَحۡلِ اَخِيۡهِ اونکے بھائی کے تھیلے مین اور سبھون کے بوجھ کسکر جانے کی اجازت دی جب شہر سے باہر نکلے
اور راہ پر چلے تو یوسف علیہ السلام کے ملازمون مین سے ایک گروہ قافلے کے پیچھے ہو پہنچا ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ پھر پکارا پکارنے والے نے
کہ اَيَّتُهَا الۡعِيۡرُ ای قافلے والو اِنَّكُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ ۝ یقینی تم چور ہو یہ اس لحاظ سے کہا کہ اونھون نے یوسف علیہ السلام کو
باپ سے چورایا تھا اور لکھا ہی کہ کہنے والے نے یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم سے کہی تھی القصہ جب آواز حضرت یعقوب
علیہ السلام کے بیٹون نے سُنی تو قَالُوۡا بولے وَاَقۡبَلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اور پھر کھڑے ہوے اون لوگون کی طرف کہ تم نے مَّاذَا
تَفۡقِدُوۡنَ ۝ کیا کھویا ہی جو ڈھونڈھتے ہو قَالُوۡا نَفۡقِدُ وہ بولے کہ ہم ڈھونڈھتے ہین صُوَاعَ الۡمَلِكِ

پانی پینے کا کٹورا بادشاہ کا جسے ہمنے غلے کا پیمانہ بنایا تھا وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ اور جو کوئی لائے اوسے اوسکے واسطے حِمْلُ بَعِيْرٍ ایک اونٹ کا بار غلہ انعام ٹھہرا ہی وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ○ اور مین جو پکارنے والا ہون اوس کٹورے کا کفیل و ضامن ہون قَالُوْا تَاللّٰهِ وہ بولے کہ خدا کی قسم لَقَدْ عَلِمْتُمْ بیشک تم جانتے ہو کہ ہم امانتدار لوگ ہین پہلی بار جو پونجی تمنے ہمارے شلیتون مین رکھدی تھی ایکی بار جو ہم آئے تو اوسے پھیر لائے اور دیکھتے ہو کہ فقط اس احتیاط کے واسطے ہمنے اونٹون کے موُنھ باندھ دیے ہین کہ کسی کا کھیت نہ کھائین مَّا جِئْنَا نہین آئے ہم کنعان سے لِنُفْسِدَ تاکہ فساد کرین ہم فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین اور لوگون کا مال ناحق تصرف کرین ہم اسواسطے نہین آئے ہین وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ○ اور نہین ہین ہم چور اور چوری ہمارا کام نہین قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗ بولے حضرت یوسف علیہ السلام کے ملازم کہ چورون کی کیا سزا ہی اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ○ اگر ہو تم جھوٹے اپنے کو بری الذمہ کرنے مین یعنی تم خود کہتے ہو کہ ہم چور نہین ہین اگر اسباب ہمارا تمھارے بوجھ مین سے نکلے تو اوسکا عوض کیا ہی قَالُوْا جَزَآؤُهٗ وہ بولے کہ چور کی چوری کی سزا مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ پکڑنا ہی اوس شخص کو کہ پایا جائے چوری کا مال اوسکے بوجھ مین فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ پس وہی شخص ہی اوسکی جزا یعنی اوسی کو غلام بنانا چاہیے ہمارے باپ کے دین مین كَذٰلِكَ اسی طرح نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ○ جزا دیتے ہین ہم ظالمون کو یعنی چورون کو پھر وہ لوگ اونھین مصر مین پھیر لائے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی ڈیوڑھی پر ٹھہرایا فَبَدَاَ پھر کھولنا شروع کیا پکارنے والے نے اور بعضون نے لکھا ہی کہ خود حضرت یوسف علیہ السلام نے بِاَوْعِيَتِهِمْ اونکے شلیتون کو قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ اپنے بھائی کے شلیتے کے قبل کہ اوسپر تہمت نہ لگے ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا پھر نکال لیا کٹورا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ اپنے بھائی کے شلیتے سے كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ اسی طرح تعلیم دی ہمنے یوسف علیہ السلام کو الہام کے ذریعے سے پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے شرم کے مارے سر جھکا لیا اور بنیامین پر طعن و تشنیع کرنے لگے مَا كَانَ نہ تھا یوسف علیہ السلام یعنی اوسے یہ بات زیبا نہ تھی کہ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ پکڑے اپنے بھائی کو فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ بادشاہ مصر کے دین مین اسواسطے کہ چور کی نسبت بادشاہ کا حکم یہ تھا کہ اوسے مارو اور شہر بدر کرو بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا کہ چور کو غلام بناؤ اور یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو نہین پکڑا اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر خدا نے جو چاہا اوسکے ساتھ اور اوسکے حکم کے سبب سے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ بلند کرتے ہین ہم درجون کی رو سے علم اور حکمت کے ساتھ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ جس کسی کو ہم چاہتے ہین وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ○ اور اوپر ہر علم والے کے علم والا ہی کہ اوسکا مرتبہ بہت بلند ہی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیون سے کہا کہ بیٹے گیا کیا تم تو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہین تو قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ وہ بولے کہ اگر بنیامین نے چوری کی تو کیا عجب اسواسطے کہ فَقَدْ سَرَقَ پس یقینی چوری کی تھی اَخٌ لَّهٗ اوسکے حقیقی بھائی نے مِنْ قَبْلُ ۚ اس سے پہلے یعنی یوسف علیہ السلام نے معالم اور کشاف اور مدارک مین لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام کی خالہ کے گھر مرغیان تھین ایک سائل گھر کے دروازے پر آیا اور کوئی حاضر نہ تھا یوسف علیہ السلام نے ایک مرغی سائل کو دیدی اونکے بھائیون نے اونھین چوری لگائی سوا اسکے اور بھی اقوال ہین فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ پھر پوشیدہ رکھا

یوسف علیہ السلام نے اوس بات کو فِیْ نَفْسِہٖ اپنے جی مین وَلَمْ یُبْدِھَا اور ظاہر کی ظاہر اونپر قَالَ کہا یوسف علیہ السلام
اپنے دل مین اونہین کہ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّکَانًا تم ہو بدتر چوری کے مرتبے کی جہت سے کہ بیٹے کو باپ سے چورا کر دیا
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور خدا بڑا جاننے والا ہی بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ اوس بات کو جو تم صفت کرتے ہو یعنی حضرت یوسف علیہ السلام
بنیامین کو اپنے لوگون کے سپرد کر دیا اور بھائیون نے انھین چھوڑانے کے واسطے بڑی گفتگو کی کچھ فائدہ نہوا روبیل کے
دل مین غصے کی آگ بھڑکنے لگی اور بدن کے روئین کھڑے ہو گئے بولے کہ ای بادشاہ ہمارے بھائی کو چھوڑ دے ورنہ مین ایک
ایسی چیخ مارونگا کہ اس شہر مین جہان کہین حاملہ عورت ہوگی ہول کے مارے اوسکا حمل گر جائیگا یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ
روبیل غصے مین ہی اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جا کر اونکی پیٹھ پر ہاتھ پھیر دے جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بیٹے نے روبیل کی
پشت پر ہاتھ رکھا تو اونکا غصہ جاتا رہا وہ اپنے بھائیون سے پوچھنے لگے کہ تمنے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا وہ بولے کہ نہین
روبیل نے کہا کہ خدا کی قسم اس شہر مصر مین یعقوب علیہ السلام کے نطفے سے کوئی ہی اسواسطے کہ اون لوگون مین جب کسی کو
غصہ آتا تو یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین سے جب کوئی دوسرا اوسکے بدن پر ہاتھ لگاتا تو اوسکا غصہ جاتا رہتا تھا معالم مین لکھا ہی
کہ دوسری دفعہ جب روبیل کو غصہ آیا تو اونھون نے یوسف علیہ السلام کے تخت پر چڑھجانے کا قصد کیا یوسف علیہ السلام نقاب
ڈالکر تخت پر سے اوتر آئے اور اونھین سست کر دیا اونکے سر پر ہاتھ رکھ کر زمین پر بٹھا دیا اور فرمایا کہ ای کنعانیو تم اپنے زور پر
مغرور ہوا اور اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے ہو جانتے ہو کہ تمپر کوئی غالب نہین ہو سکتا بیت خدائے کہ بالا و پست آفرید ہ
زبر دست ہست دست آفریدہ اونھون نے جب دیکھا کہ زور سے کام نہین نکلتا تو عاجزی کرنے لگے اور قَالُوْا یٰٓاَیُّھَا
الْعَزِیْزُ بولے کہ ای عزیز اِنَّ لَہٗ حق یہ ہی کہ بنیامین کا اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا باپ ہی بڑا بوڑھا بڑے مرتبے والا اپنے
بیٹے یوسف علیہ السلام کے ہلاک ہو جانے کے بعد اوسکا باپ اس سے محبت رکھتا ہی فَخُذْ اَحَدَنَا تو بنالے ہم مین سے
ایک کو غلام مَکَانَہٗ بنیامین کی جگہ پر اور اوسے چھوڑ دیجیے اِنَّا نَرٰکَ بیشک دیکھتے ہین ہم تجھے مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝
احسان کرنے والون مین سے اپنی نسبت تو پورا احسان کیجیے قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ لیتا ہون مین
خدا کی پناہ اَنْ نَّاْخُذَ اس بات سے کہ پکڑون مین اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مگر اوسی کو کہ پایا مین نے مَتَاعَنَا عِنْدَہٗۤ مال اپنا اوسکے پاس
اور اگر اوسکے سوا دوسرے کو پکڑون تو اِنَّآ اِذًا بیشک ہو جاؤن اوسوقت لَّظٰلِمُوْنَ ۝ ع ظالمون مین سے تمھارے مذہب مین
فَلَمَّا اسْتَیْئَسُوْا مِنْہُ پھر جب نا امید ہوے بھائی یوسف علیہ السلام سے اور جانا کہ بھائی کو ہمین نہ پھیر دیگا
تو خَلَصُوْا نَجِیًّا تو کنارے ہو گئے مصریون سے اور چپکے چپکے مشورہ کرکے اور تدبیرین سوچنے لگے قَالَ
کَبِیْرُھُمْ کہا اونکے بزرگ نے جو سن مین بڑا تھا یعنی روبیل نے یا جو عقل مین بڑا تھا یعنی یہودا نے کہ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا
کیا نہین جانتے ہو تم اَنَّ اَبَاکُمْ یہ بات کہ تمھارے باپ نے قَدْ اَخَذَ عَلَیْکُمْ یقینی لیا ہی تمپر یعنی تمسے
مَّوْثِقًا عہد و پیمان مِّنَ اللّٰہِ اللہ کے عہد سے یعنی اوسکے حکم سے بنیامین کی محافظت کے باب مین اور تمنے

ع ۱۱

محمد رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھائی ہے کہ ہم اوسکے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور اب یہ صورت پیش آئی وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ
اور پہلے اس سے تمنے تقصیر کی ہے فِیْ یُوْسُفَ یوسف کے حق مین فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ پس مین نہ جدا ہونگا زمین مصر سے
یعنی اس شہر سے نہ نکلونگا حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ یہانتک کہ اذن دے اپنے کا مجھے میرا باپ اَوْ یَحْکُمَ اللّٰہُ لِیْ یا حکم کرے
اللہ مجھے باپ کی طرف پھرنے کا بھائی کی خلاصی کے سبب سے وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ۝ اور وہ بہتر حکم کرنے والون کا ہے کہ راستی کے
ساتھ حکم فرماتا ہے اوسکے حکم مین ہرگز طرفداری نہین اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْکُمْ پھر جاؤ اپنے باپ کی طرف فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ
پھر کہو کہ اے ہمارے باپ اِنَّ ابْنَکَ تحقیق کہ تیرے بیٹے بنیامین نے سَرَقَ چوری کی وَمَا شَھِدْنَآ اور ہم گواہی
نہین دیتے اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا مگر ساتھ اوس چیز کے جو ہم جانتے ہین کہ بادشاہ کا کٹورا اوسکے اونٹ کے شلیتے سے نکلا وَمَا
کُنَّا اور نہین ہین ہم لِلْغَیْبِ چھپے ہوے حال کو حٰفِظِیْنَ ۝ نگاہ رکھنے والے یعنی ظاہر مین ہمنے اوسکی چوری دیکھی مگر
حقیقت حال کی خبر ہمین نہین کہ واقعہ مین اوسپر تہمت رکھی یا کٹورا اوسکے بوجھ مین رکھدیا ہے یا خود وہ اس کام کا مرتکب ہوا وَسْـَٔلِ
الْقَرْیَۃَ الَّتِیْ اور پوچھ لے اوس گانون کے لوگون سے کُنَّا فِیْھَا تھے ہم جسمین یعنی مصر مین مراد یہ ہے کہ کسیکو بھیجکر مصر کے لوگون سے
دریافت کر لیجیے وَالْعِیْرَ الَّتِیْٓ اور اوس قافلے سے بھی آپ پوچھ لین کہ ہم اَقْبَلْنَا فِیْھَا پلٹے تھے مصر سے کنعان کو اوس
قافلے مین اور وہ کنعان کے رہنے والے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پڑوسی تھے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور بیشک ہم سچے ہین
یعقوب علیہ السلام کے بیٹے روبیل یا یہودا کے حکم سے کنعان کی طرف چلے اور اپنے والد بزرگوار کی خدمت مین پہونچے جو کچھ بھائی نے
کہدیا تھا عرض کیا قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ بلکہ بنایا ہے تمھارے واسطے اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا تمھارے
جیون نے وہ کام جو تمنے چاہا اور یا ہم ٹھہرالیا ورنہ بادشاہ کیا جانے کہ چور کی سزا غلام بنانا ہے فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ تو مجھے
صبر بہتر ہے عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ چاہیے کہ خدا لائے میرے پاس بِھِمْ جَمِیْعًا اون سبکو یعنی یوسف اور بنیامین
اور اوس دوسرے بھائی کو جو مصر مین ہے اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ تحقیق کہ وہ خوب جاننے والا ہے میرا حال الْحَکِیْمُ ۝
حکمت والا ہے ہر چیز مین جو کچھ وہ کرتا ہے پھر کمال ملال کی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام بیت الاحزان مین چلے گئے
وَتَوَلّٰی عَنْھُمْ اور مونھ پھیرا اپنے بیٹون سے وَقَالَ یٰٓاَسَفٰی اور کہا اے افسوس میرا عَلٰی یُوْسُفَ فراق یوسف پر
صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ حضرت سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یوسف علیہ السلام کے
فراق مین یعقوب علیہ السلام کا رنج اور جوش کسقدر تھا جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ستر ماؤن کے برابر جنکے
بیٹے مرگئے ہون پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اونھین ثواب کسقدر ملا کہا کہ سو شہیدون کا ثواب
پہونچا ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کے برابر کوئی مفارقت کی آگ مین نہین جلا کہ چالیس برس اور ایک قول پر اسّی برس
ابتداے جدائی یوسف علیہ السلام سے وصال کے وقت تک یعقوب علیہ السلام کی آنکھ کا آنسو خشک نہین ہوا اور
فرزند کے بار فراق سے اونکی پشت مبارک خم ہوگئی تھی وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ اور سفید ہوگئین دونون آنکھین

ف بیت الاحزان: وہ حجرہ جسمین حضرت یعقوب علیہ السلام بفراق یوسف علیہ السلام مین رویا کرتے تھے ۱۲

اونکی مین اَلْحُزْنِ رنج سے فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝ پس وہ بھرا ہوا تھا فرزندون پر غصے مین یعنی اونکے دل مبارک مین غصہ بھرا تھا
اور وہ ظاہر نہ کرتے تھے **بیت** دردیست درین سینہ کہ گفتن نتوانم ✤ وین طرفہ کہ آن نیز نہفتن نتوانم ✤ مگر جب بیٹون نے یا اسفا کا
نعرہ سُنا اور والد بزرگوار کا اضطراب دیکھا تو قَالُوْا بولے کہ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا قسم خدا کی ہمیشہ رہیگا تو نالہ وزاری مین
تَذْكُرُ يُوْسُفَ یاد کریگا تو یوسف کو حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا یہانتک کہ بیمار ہو تو مرض الموت مین اَوْ تَكُوْنَ مِنَ
الْهٰلِكِيْنَ ۝ یا ہو جا تو ہلاک ہونے والون مین سے قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ ای میرے بیٹو اِنَّمَآ اَشْكُوْا
سوا اسکے نہین کہ شکایت کرتا ہون بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اپنے رنج اور غم کی اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف نہ تمسے مین شکایت کرتا ہون نہ اور
کسی سے اسواسطے کہ بیکسون کا کام بنانے والا اور بیچارون کا چارہ کرنے والا وہی ہی **نظم** جاجتے را کہ از تو میجویم ✤ باکسے نہ
کہا تو میگویم ✤ راز گویم بخلق خوار شوم ✤ با تو گویم بزرگوار شوم ✤ بعضی تفسیرن مین لکھا ہی کہ جب یعقوب علیہ السلام نے اِنَّمَآ
اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہا تو حق تعالی نے وحی بھیجی کہ ای یعقوب مجھے قسم ہی اپنی عزت اور جلال کی اگر یوسف و بنیامین
مر بھی گئے ہوتے تو یہ نالہ جو تو نے کیا اسکے سبب سے مین اونھین زندہ کرکے پھر تیرے پاس پہونچا دیتا اور اسی خوشخبری اور وحی کے
سبب سے تھا جو یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور مین جانتا ہون خدا کی وحی سے جو کچھ
تم نہین جانتے ہو یوسف علیہ السلام کا زندہ ہونا اور پھر مجھے آیندہ ملنا لکھا ہی کہ ایکدن حضرت ملک الموت حضرت یعقوب علیہما السلام کی
ملاقات کو آئے یعقوب علیہ السلام نے اونھین قسم دیکر پوچھا کہ تمنے میرے یوسف کی روح قبض کی اونھون نے کہا نہین یعقوب
علیہ السلام نے اوسی امید پر کہا کہ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا ای میرے بیٹو جاؤ فَتَحَسَّسُوْا پھر ڈھونڈھو اور خبر لو مِنْ يُّوْسُفَ وَ
اَخِيْهِ یوسف اور اوسکے بھائی کے حال سے وَلَا تَايْــَٔسُوْا اور نا امید نہو مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ خدا کے رحم اور فضل سے اِنَّهٗ
لَا يَايْــَٔسُ اسمین کچھ شک نہین کہ نا امید نہین ہوتے مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ خدا کی رحمت سے اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ مگر
کافر لوگ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے اسطرح پر نامہ لکھا کہ یعقوب اسرائیل اللہ ابن اسحٰق ذبیح اللہ ابن ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے ہی
بادشاہ مصر کو اما بعد مین اوس خاندان کا ہون کہ بلا کو ہمپر موکل کر دیا ہی میرے دادا ابراہیم کے ہاتھ پاؤن باندھ کر آتش
نمرود مین لوگون نے ڈالا حق تعالی نے اونھین نجات دی میرے باپ اسحاق کے حلق پر چھری رکھی حق تعالی نے اونکا فدیہ
بھیجا ایک بیٹا تھا سب بیٹون سے زیادہ پیارا اور محبوب اوسکے بھائی اوسے صحرا مین لیگئے اور اوسکا کرتا خون آلود مجکو لاکر دکھا دیا اور
بولے کہ اوسے بھیڑیا کھا گیا مین اوسکی جدائی مین اسقدر رویا ہون کہ میری آنکھین سفید ہوگئین اوسکا ایک حقیقی بھائی تھا کہ اوسکے سبب سے
میرے دل کو تسکین اور تسلی رہتی تھی تو نے اوسے چوری لگا کر نظر بند کر رکھا ہم چورون کے خاندان سے نہین ہین کہ ہمسے چوری سرزد ہو
اگر میرے اس بیٹے کو میرے پاس بھیجدے تو بہتر ورنہ تیرے حق مین ایسی بد دعا کرونگا کہ تیری ساتوین پشت تک اوسکا اثر پہونچیگا
والسلام پھر یہ نامہ اپنے بیٹون کو دیا اور کچھ پونجی پشمینہ روغن پنیر اور ایسی چیزین تیار کرکے اونکے ساتھ کردین اور اونھین
مصر کی طرف بھیجا وہ مصر مین پہونچے اور وہ بھائی جو اپنی خوشی سے وہان رہگیا تھا اوس سے ملاقات کی اور اوسکے ساتھ حضرت

یوسف علیہ السلام کی ڈیوڑھی کی طرف چلے فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ پھر جب داخل ہوے بھائی یوسف علیہ السلام پر تو قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ بولے کہ ای عزیز مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ پہونچی ہین اور ہمارے لوگون کو سختی اور بیسنوائی اور بھوک وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ اور لائے ہین پونجی مُزْجَاةٍ تھوڑی سی اور بے اعتبار فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ پھر پورا کرے ہمارے واسطے پیمانہ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا اور خیرات کر ہمپر یہ پونجی قبول کرکے یا ہماری پونجی کی قیمت سے زیادہ دیکر إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۝ جزاے خیر دیتا ہی خیرات دینے والون کو جو زیادتی کے ساتھ خیرات کرتے ہین پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کا نامہ اونکے تخت کے کنارے رکھدیا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے نامہ پڑھا تو رونے نے اونپر غلبہ کیا اور بے اختیار ہوگئے قَالَ کہا یوسفؑ نے کہ بھائیو هَلْ عَلِمْتُمْ کیا جانتے ہو تم کہ مَا فَعَلْتُمْ جو کچھ کیا تمنے بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ یوسف اور اوسکے بھائی کے ساتھ یہ بات یوسف علیہ السلام نے مجملاً کہی مفصل نہین اونھون نے جو کچھ یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا ظاہر ہی اور بنیامین کے ساتھ اونھون نے یہ کیا تھا کہ اونھین ذلیل وخوار اور بے اعتبار رکھتے تھے یہانتک کہ وہ ہر ایک بھائی سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ بات کرتے تھے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمنے کیا اوسکی برائی اور قباحت جان لی جو یوسف اور اوسکے بھائی کے ساتھ تمنے کیا اور کیا اوس سے اب توبہ کی إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ۝ اسواسطے کہ اوس وقت تم نادان تھے یعنی نوجوان اور شوخ اور حاسد یا جاہل تھے کہ تمنے باپ کو رنج دیکر رشتہ توڑکر خواہش نفسانی کی پیروی کی یوسف علیہ السلام نے یہ بات نصیحت کے طور پر کہی غصے کے ساتھ نہین پھر اپنی نقاب اولٹ دی اور سر پر سے تاج اوتار لیا جب بھائیون کی نظر اوس شکل شمائل پر پڑی تو قَالُوا بولے کہ أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ یہ استفہام مقرر کرنے اور ٹھہرا دینے کا ہی یعنی یقینی تو ہی یوسف ہی اسواسطے کہ یہ جمال اور کمال دوسرے کو نہین حاصل بیت کہ دارد از ہمہ خوبان رخ چنین کہ تو داری ÷ تبارک اللہ ازین روے نازنین کہ تو داری ÷ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي یوسف علیہ السلام نے کہا کہ مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی بنیامین ہی قَدْ مَنَّ اللَّهُ تحقیق کہ احسان کیا اللہ جل شانہ نے عَلَيْنَا ہمپر سلامت رکھکر اور بزرگی دیکر إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ بیشک جو کوئی ڈرتا ہی خدا سے وَيَصْبِرْ اور صبر کرتا ہی طاعت پر یا گناہ سے بچکر فَإِنَّ اللَّهَ پس تحقیق کہ اللہ لَا يُضِيعُ نہین ضائع کرتا أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ اجر نیک کام کرنے والون کا اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ پر لانا اس بات پر تنبیہ ہی کہ محسن یعنی نیک کام کرنے والا وہ ہی جو تقوی اور صبر کو اکٹھا کرے جب بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچان لیا تو تخت کی طرف مونھ کرکے چاہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قدم چوم لین یوسف علیہ السلام تخت سے اوترکر اونسے بغلگیر ہوے قَالُوا تَاللَّهِ وہ بولے کہ قسم خدا کی کہ حسن صورت اور کمال سیرت کے ساتھ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ البتہ برگزیدہ کرلیا تجھے خدا نے عَلَيْنَا ہمپر وَإِنْ كُنَّا اور بیشک ہین ہم لَخَاطِئِينَ ۝ خطاوار اون کامون کے سبب سے جو ہمنے کیے قَالَ کہا یوسف علیہ السلام نے اونکے جواب مین کہ لَا تَثْرِيبَ کچھ سرزنش نہین عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ تمپر آج تمھارا گناہ اب ہرگز مین تمھارے مونھ پر کبھی نہ لاؤنگا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ بخشے اللہ تمکو کہ تمنے

اپنے گناہ کا اقرار کر لیا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○ اور وہ بڑا بخشنے والا ہی بخشنے والون مین بیت آہ سے بسوزد جہانے
گناہ ہو بلشکے بشوید درون سیاہ ہہ بدر ماندۂ تخت شاہی نہد ہہ بدر ماندگان ہرچہ خواہد دہد ہہ پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام
نوازش بزرگانہ سے اپنے بھائیون کا دل تازہ کر چکے تو اپنے والد بزرگوار دلفگار کے حال پر متوجہ ہوئے اور کہا کہ اِذْهَبُوا
بِقَمِيصِي هَٰذَا لیجاؤ میرا یہ پیراہن اور وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا پیراہن تھا کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے
بازو پر سے کھول کر کرتے مین یوسف علیہ السلام کو پہنا دیا تھا یوسف علیہ السلام پر وحی آئی کہ اسے کنعان مین بھیجدے تو
اونھون نے بھائیون سے کہا کہ اسے لیجاؤ فَأَلْقُوهُ پھر ڈالدو اسے عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي موںھ پر میرے باپ کے يَأْتِ بَصِيرًا
پھر آئے اونکی بینائی اور اونکی آنکھین جیسی تھین ویسی روشن ہوجائین وَأْتُونِي اور آؤ تم میرے پاس بِأَهْلِكُمْ
أَجْمَعِينَ ○ع اپنے سب لوگون کے ساتھ اولاد اور خادمون کو لیکر لکھا ہی کہ یہودا نے یہ بات کہی کہ ای یوسف خون آلود پیراہن
والد ماجد کے پاس مین لیگیا تھا یہ پیراہن بھی مجکو دیجیے کہ لیجاؤن شاید اس پیراہن کی خوشی اوس پیراہن کے غم کا تدارک
کرے یوسف علیہ السلام نے اونھی کو پیراہن دیدیا اور والد بزرگوار کے واسطے اور اونکے متعلقون کے لیے راہ کا سامان مہیا کرکے
بھائیون کو پھیر دکیا یہودا مصر سے نکلکر بھائیون کے ساتھ کنعان کی طرف متوجہ ہوے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اور جب جدا
ہو یعنی باہر آیا قافلہ مصر کی آبادی سے میدان مین تو باد صبا نے حق تعالی سے اون لیکر یوسف علیہ السلام کے پیراہن کی بو
حضرت یعقوب علیہ السلام کے دماغ مین پہونچا دی قَالَ أَبُوهُمْ کہا اونکے باپ نے اون لوگون سے جو اونکے پاس حاضر تھے
اونکے پوتون مین سے کہ إِنِّي لَأَجِدُ یقینی مین پاتا ہون رِيحَ يُوسُفَ بو یوسف کی لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ ○ اگر تم
فتور عقل کی طرف مجھے منسوب نہ کرو قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ کہا اونھون نے جو حاضر تھے کہ قسم خدا کی بیشک تو ابتک لَفِي
ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ○ ضرور اوسی حیرت قدیم مین ہی کہ یوسف علیہ السلام کے غلبۂ محبت اور اونکے ذکر کی کثرت کے سبب سے
اونکی ملاقات کی توقع چالیس یا اسّی برس کے بعد رکھتا ہی فَلَمَّا أَن جَاءَ الْبَشِيرُ پھر جس وقت آیا خوشخبری دینے والا
یعنی یہودا لکھا ہی کہ یہودا بھائیون کے ساتھ راہ مین نہین ٹھہرے اور ننگے پاؤن برہنہ سر دوڑتے ہوئے کنعان مین پہونچے اور
اپنے والد بزرگوار کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر أَلْقَاهُ ڈالدیا یوسف علیہ السلام کا پیراہن عَلَىٰ وَجْهِهِ موںھ پر اپنے باپ کے
فَارْتَدَّ بَصِيرًا پھر وہ ہو گیا بینا اور اپنے پوتون سے قَالَ کہا کہ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ کیا مین نے نہین کہا تھا تمسے کہ
إِنِّي أَعْلَمُ تو یہ کہ مین جانتا ہون مِنَ اللَّهِ الہام الٰہی سے مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ جو کچھ تم نہین جانتے وہ حضرت یوسف
علیہ السلام کی زندگی تھی اور اوسکا مجھسے پھر ملنا پھر یعقوب علیہ السلام نے راہ کا تہیہ کیا اور جو کوئی اونھین ملا ہوا تھا کیا مرد کیا
عورت سب متوجہ ہوگئے اور وہ بھائی جو راہ مین تھے آکر اپنے والد بزرگوار کے قدمون پر گرے اور قَالُوا بولے کہ يَا أَبَانَا اے
باپ ہمارے اسْتَغْفِرْ لَنَا بخشش چاہ ہمارے واسطے خدا سے ذُنُوبَنَا ہمارے گناہون کی إِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین خَاطِئِينَ ○
گناہگار قَالَ کہا یعقوب علیہ السلام نے سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ قریب ہی کہ بخشش چاہون تمہارے واسطے رَبِّي

اپنے رب سے إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ تحقیق کہ وہ بخشنے والا ہی توبہ کرنے والون کو اونکے گناہ محو کر دیتا ہی الرَّحِيمُ ۝ مہربان ہی بندون پر
اونکی سختیان دفع کر دیتا ہی پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے جمعے کی رات یا فجر کے وقت تک دعاے مغفرت کرنے مین تاخیر کی اسواسطے
کہ ان وقتون مین دعا قبول ہونے کا ظن غالب ہوتا ہی یا اسواسطے تاخیر کی تاکہ دریافت کرین کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اونکا گناہ معاف کر دیا
یا نہین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ مصر مین جب تک نہ پہونچے دعاے مغفرت نہین کی جب وہان پہونچے تو ایک شب کو نماز تہجد کے
واسطے اوٹھے تہجد کے بعد قبلہ رو ہوے اور یوسف علیہ السلام کو اپنے پیچھے اور باقی بیٹون کو اونکے پیچھے لیکر حضرت یعقوب
علیہ السلام دعا کرتے تھے اور سب بیٹے آمین کہتے تھے حق سبحانہ تعالی نے دعا قبول فرمائی اَلْقِصَّہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام
مصر کے قریب پہونچے تو حضرت یوسف علیہ السلام ملک ریان اور مصر کے سب شرفا اور سردارون کو ساتھ لیکر لشکر آراستہ کر کے
اپنے والد بزرگوار کے استقبال کو شہر کے باہر آئے اور یعقوب علیہ السلام اپنے فرزندون سمیت ایک ٹیکرے پر چڑھکر اوس لشکر اور سواری کا
اہتمام اور آراستگی دیکھکر خوش ہوتے تھے اور تعجب کرتے تھے جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے یہ بات کہی کہ
تم اسی لشکر کو دیکھکر تعجب مین ہو ذرا اوپر تو دیکھو کہ ملائکہ کے لشکر زمین سے آسمان تک تمھاری خوشی کے سبب سے اوسیقدر مسرور ہین
جسقدر اتنی مدت تک تمھارے غم اور اندوہ کی وجہ سے ملول و رنجور رہے جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو دیکھا سواری پر سے
اوتر پڑے اور چاہا کہ سلام کرین جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ٹھہر جاؤ تاکہ تمھارے والد تمھین سلام کرین لکھا ہی کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام بھی پیادہ ہو گئے اور جب اونکی نگاہ حضرت یوسف علیہ السلام کے جمال پر پڑی تو کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ[1] اور دونون
ہاتھ گلے مین ڈال کے خوشی کے سبب سے رونے لگے نظم چہ خوش حالست روے دوست دیدن ٭ پس از عمرے بہ یکدیگر رسیدن ٭ شراب
خوشدلی را نوش کردن ٭ بہ شادی دست در آغوش کردن ٭ بہ کام دل زمانے آرمیدن ٭ بہم گفتن سخن و ز ہم شنیدن ٭ ز دلبر حال
عجز آغاز کردن ٭ ز عاشق و فتر غم باز کردن ٭ شہر مصر کے قریب ایک موضع حضرت یوسف علیہ السلام کی ملک تھا اوسمین اونھون نے
ایک بہت بلند محل بنوایا تھا یوسف علیہ السلام وہان اوترے فَلَمَّا دَخَلُوا پھر جب داخل ہوے عَلٰى يُوسُفَ یوسف علیہ السلام کے
اوس محل مین اٰوٰى اِلَيْهِ تو جگہہ دی اوسنے اپنی طرف اَبَوَيْهِ اپنے باپ اور خالہ کو جو سوتیلی مان تھین اور پھر باپ سے معانقہ کیا اور
خالہ سے مزاج پرسی کی اور بھتیجون پر عنایت بزرگانہ فرمائی وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ اور کہا کہ داخل ہو مصر مین اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ ط اگر چاہے خدا اوس حال مین کہ تم امین ہو قحط عسرت بلا محنت سے استثنا امن مین داخل ہی دخول مین نہین اور جب سب
مصر مین آئے تو اونھین اپنے ہی مکان مین حضرت یوسف علیہ السلام نے اوتارا وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ اور اوٹھایا اپنے باپ اور خالہ کو یعنی
چڑھا لیا عَلَى الْعَرْشِ اپنے تخت پر وَخَرُّوْا اور مونھ کے بل گر پڑے باپ خالہ بھائی لَهٗ اوسکے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے
اور اوس زمانے مین تحیت اور تعظیم سجدے کے ساتھ کرتے تھے یوسف علیہ السلام نے جب یہ حال دیکھا تو خوشی ظاہر فرمائی وَقَالَ اور یوسف
علیہ السلام نے کہا کہ يٰۤاَبَتِ اے میرے باپ هٰذَا یہ تم سب کا مجھے سجدہ کرنا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ تعبیر ہی میرے خواب کی جو مین نے
دیکھا تھا مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے لڑکپن مین قَدْ جَعَلَهَا بیشک کیا اوسے رَبِّيْ حَقًّا میرے رب نے سچ

[1] سلام بجا لائے اور بجا لائے سجدہ تمھون نے ۱۲

وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اور تحقیق احسان کیا میرے ساتھ میرے رب نے اِذْ اَخْرَجَنِيْ جب اوسنے نکالا مجھے مِنَ السِّجْنِ قیدخانے سے لیکن کنوئین کا ذکر حضرت یوسف علیہ السلام نے نہ کیا تا کہ بھائی شرمندہ نہون وَجَآءَ بِكُمْ اور لایا تمھین مِّنَ الْبَدْوِ جنگل سے بدو ایک مقام تھا زمین فلسطین ولایت شام مین کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اوس مقام پر بیٹھا کرتے تھے اور وہ کنعان کے قریب تھا یوسف علیہ السلام نے شکر نعمت ادا کرنے کو فرمایا کہ حق تعالی نے مجھے تو قیدخانے سے تخت پر پہونچایا اور تمھین اوس مقام سے میرے پاس لایا کہ ہم تم سب ایک جگہہ پاس بیٹھے ہین مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بعد اسکے کہ فساد کیا شیطان نے اور مخالفت ڈالدی تھی بَيْنِيْ درمیان میرے وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اور درمیان میرے بھائیون کے اِنَّ رَبِّيْ تحقیق کہ میرا رب لَطِيْفٌ نیکی پہونچانے والا ہی لِّمَا يَشَآءُ جسکو چاہتا ہی اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ بیشک وہ جاننے والا ہی تدبیرون کی وجہین الْحَكِيْمُ وہ محکم کار تقدیرون کے موقع معین کرنے مین لطائف مین لکھا ہی کہ جب چوبیس برس اس ملاقات کو گذرے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے وفات پائی اور تیئیس ۲۳ برس اور گذرنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین ای یوسف مین تمھاری ملاقات کا نہایت مشتاق ہون جلدی آتین مین تیرا ہی پہونچ جا یوسف علیہ السلام خواب سے جاگے اور بھائیون کو بلا کر وصیتین کین اور یہودا کو اپنا ولیعہد کرکے اپنے بیٹون کو اونھین سپرد کردیا اور مناجات کے طور پر یہ کہا کہ رَبِّ ای میرے رب قَدْ اٰتَيْتَنِيْ تحقیق کہ دی تو نے مجھے مِنَ الْمُلْكِ بادشاہی اور ملکداری وَعَلَّمْتَنِيْ اور سکھائی مجھے مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وہ تعبیر خوابون کی فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ای پیدا کرنے والے آسمانون اور زمینون کے اَنْتَ وَلِيّٖ تو ہی ہی میرا یار اور میرا متولی کار فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت مین تَوَفَّنِيْ وفات دے مجھے مُسْلِمًا اوس حال مین کہ مطیع ہون تیرے حکم کا یعنی مجھے مسلمان ماریو وَّاَلْحِقْنِيْ اور ملا دے مجھے بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ میرے نیک آبا و اجداد سے لکھا ہی کہ جسدن حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تھا اوسکے تیسرے ہی روز باغ وصال مین رحلت فرمائی اور حضرت حقائق پناہی نے یوسف زلیخا کے قصے کو جو لباس نظم پہنایا ہی اور اوسکے بعض اشعار ان اوراق مین لکھنے کا اتفاق ہوا ہی اوسمین حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات اسطرح بیان کی ہی نظم بکف جبریل حاضر داشت سیبے ٭ کہ باغ خلد ازان میداشت زیبے ٭ چو یوسف را بدست آن سیب بنہاد ٭ روان آن سیب را بوئید و جان داد ٭ بلے زان نکہت بلغ بقا داشت ٭ ازان نکہت بسوے باغ بشتافت ٭ ذٰلِكَ یہ جو بیان کیا گیا یوسف علیہ السلام کا قصہ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ غیب کی خبرون مین سے ہی کہ اعجاز کی دلیلین ظاہر کرنے کو نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وہ وحی کرتے ہین ہم اوسے تیری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اور تو نہ تھا یوسف علیہ السلام کے بھائیون کے پاس اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ اوس وقت جب جمع کین اونھون نے اپنی رائین یوسف علیہ السلام کو کنوئے مین ڈالدینے پر وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ اور وہ مکر کرتے تھے یوسف اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ اور جب تو وہان نہ تھا اور تیری تکذیب کرنے والے یہ جانتے ہین کہ تو نے کسی سے یہ قصہ سنا بھی نہین اور مطابق واقع کے اوسکی خبر دیتا ہی تو یہ بات اس امر پر کھلی ہوئی دلیل ہی کہ تو نے یہ قصہ وحی الٰہی سے

جانتا ہی وَمَآ اَکْثَرُ النَّاسِ اور نہین ہین بہت لوگ وَلَوْ حَرَصْتَ اگرچہ حرص کرے تو اونکے ایمان پر بِمُؤْمِنِیْنَ ○
ایمان لانے والے عداوت اور عناد کی وجہ سے اور اس جہت سے کہ کفر اور فساد کرنے کا اونھون نے مصمم قصد کر لیا ہی
وَمَا تَسْئَلُهُمْ اور نہین چاہتا ہی تو اونسے عَلَیْهِ تبلیغ اور ادا ے احکام پر اور قرآنی قصّے پڑھنے پر مِنْ اَجْرٍ کچھ اجرت
جسطرح اور قصہ خوان اجرت لینا چاہتے ہین اِنْ هُوَ نہین ہی قرآن اِلَّا ذِکْرٌ مگر نصیحت خدا کی طرف سے لِلْعٰلَمِیْنَ ○ ع
اہل عالم کے واسطے فقط اہل مکہ کے واسطے نہین کہ وہ تیرے معجزے سے مونھ پھیرتے ہین وَکَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ اور بہتیری ہین نشانیان
قدرت کی اور دلیلین وجود صانع اور اوسکی حکمت پر دلالت کرنے والی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمینون مین کہ وہ
معاند یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا گذرتے ہین اونپر وَهُمْ عَنْهَا اور وہ اون نشانیون سے مُعْرِضُوْنَ ○ مونھ پھیرنے والے ہین نہ اونمین
فکر کرتے ہین نہ اونسے عبرت لیتے ہین وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ اور نہین ایمان لاتے اکثر اونکے بِاللّٰهِ ساتھ اللہ تعالی کے
اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِکُوْنَ ○ مگر وہ شرک کرنے والے ہین کہتے ہین کہ اس سے عرب کے کافر مراد ہین کہ اونھون نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی
اور اوسکے بعد کہنے لگے کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیان ہین یا یہود مراد ہین کہ خدا کا ایمان لائے اور کہنے لگے کہ عُزیر اللہ کا بیٹا ہی یا نصارا مراد ہین
کہ خدا کا ایمان لائے اور یہ بات کہی کہ عیسی مسیح اللہ کا بیٹا ہی اَفَاَمِنُوْٓا کیا نڈر ہوگئے مشرک اَنْ تَاْتِیَهُمْ اس بات سے کہ آئے اونپر
غَاشِیَةٌ عقوبت چھپا لینے والی یعنی اونھین پکڑ لینے والی مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ عذاب الٰہی مین سے اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ
یا آئے اونپر قیامت بَغْتَةً ناگہان وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانین اوسکا آنا اور اوسکے واسطے اونھون نے کام
نہ درست کر رکھا ہو قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هٰذِهٖ یہ توحید کی طرف بلانا سَبِیْلِیْٓ میری راہ ہی اور اس راہ پر مین ثابت ہون
اَدْعُوْٓا بلاتا ہون مین خلق کو اِلَی اللّٰهِ فقط خدا کی طرف عَلٰی بَصِیْرَةٍ ظاہری بینائی اور کھلی ہوئی دلیل پر اَنَا یہ تاکید ہی
اوس ضمیر کی جو اَدْعُوْا مین پوشیدہ ہی وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ اور بلاتا ہی خدا کی طرف وہ بھی جسنے پیروی کی میری وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور
پاک ہی خدا اوس شرکت سے جو تم اوسکے واسطے ثابت کرتے ہو وَمَآ اَنَا اور نہین ہون مین مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○
مشرکون مین سے امام زاہدی نے لکھا ہی کہ کافرون نے کہا خدا کے واسطے فرشتے موجود ہین آدمی کو رسول کرکے وہ کیون
بھیجتا اگر چاہتا تو فرشتون کو رسول کرتا حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ
تجھسے پہلے رسول کرکے اِلَّا رِجَالًا مگر مردون کو کہ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ بعضے نے یُوْحٰی پڑھا ہی واحد غائب مجہول کا
صیغہ یعنی وحی بھیجی گئی اونکی طرف اور حفص نے نُوْحِیْ جمع متکلم معروف کا صیغہ پڑھا ہی یعنی وحی بھیجی ہمنے
اونکی طرف کہ وہ مرد تھے مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰی شہر اور دیہات کے لوگون مین سے تھے وسیط مین امام حسن بصری
رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ حق تعالی نے جنگل کے آدمیون اور جن اور عورتون مین سے ہرگز کوئی رسول
خلق پر نہین بھیجا اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا پھر کیا سیر نہین کرتے کافر فِی الْاَرْضِ شام اور یمن کی زمین مین اور عاد
اور ثمود کے دیار مین گذر نہین کرتے یعنی چاہیے کہ سیر اور گذر کرین فَیَنْظُرُوْا پھر دیکھین نظر عبرت سے کہ کَیْفَ کَانَ

ع

وقف النبی علیہ السلام

کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام کار اون لوگون کا جو انکار اور تکذیب کرنے والے تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے اسنئے تو یہ کافر اونکے حال سے نصیحت اور عبرت لیکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کی تکذیب سے پرہیز کرین اور ڈرین وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ آخرت یعنی جنت اور اوسکی نعمت خَيْرٌ بہتر ہی دنیا گذر جانیوالی کی لذت سے لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا واسطے اون لوگون کے جنھون نے شرک اور نافرمانی سے پرہیز کیا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا نہین سمجھتے ہو تم اور نہین غور و فکر کرتے ہو تاکہ جان لو کہ عاقبت کی باقی رہنے والی لذتین بہتر ہین بیت چہ نسبت جاہ سفلی را بہ نزہتگاہ روحانی ؏ چہ ماند گلخن تیرہ بہ گلگشت نہاے سلطانی ✤ تو چاہیے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے زمانے کے معاند اپنی زندگی کی مدت اور دولت پر مغرور نہون اسواسطے کہ اگلی امتون کو ہمنے مہلت دی حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ یہانتک کہ ناامید ہوگئے اونکے ایمان لانے سے رسول وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اور گمان کیا رسولون نے اس بات کا کہ وہ قَدْ كُذِبُوْا تحقیق کہ جھوٹ بولے گئے یعنی کافرون نے اونسے ایمان لانے کا جھوٹا وعدہ کیا تھا یا کافرون نے گمان کیا کہ رسول اونسے جھوٹ بولتے ہین وعدے وعید مین تو جَآءَهُمْ نَصْرُنَا آئی پیغمبرون کے پاس مدد ہماری یعنی اونکی قوم کے کافرون پر عذاب نازل ہوا فَنُجِّيَ پھر نجات دیا گیا وہ مَنْ نَّشَآءُ جسے ہمنے چاہا یعنی پیغمبر اور اونکی پیروی کرنے والے وَلَا يُرَدُّ اور نہین پھیرا جاتا بَاْسُنَا عذاب ہمارا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ گروہ کافرون سے جب اونپر نازل ہوتا ہی لَقَدْ كَانَ البتہ ضرور ہی فِيْ قَصَصِهِمْ انبیا علیہم السلام اور اونکی امتون کے قصون مین یا یوسف علیہ السلام اور اونکے بھائیون کے قصے مین عِبْرَةٌ عبرت اور نصیحت لِّاُولِي الْاَلْبَابِ عقل والون کے واسطے جنکی عقل خالص ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے ہین کہ عقل والون سے صاحب اسرار لوگ مراد ہین تو ان قصون سے اسرار والون کو عبرت ہوتی ہی اور کلام کے حقائق اونکے آئینۂ دل بے غل مین صورت دکھاتے ہین بیت دے دریا بد اسرار معانی ✤ کہ روشن شد بہ نور جاودانی ؏ مَا كَانَ نہین ہی قرآن حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى بات افترا کی ہوئی وَلٰكِنْ اور مگر ہی تَصْدِيْقَ الَّذِيْ تصدیق اوس چیز کی جو تھی بَيْنَ يَدَيْهِ آگے اوسکے کتابین آئی ہین یعنی قرآن شریف اون کتابون کی تصدیق کرنے والا اور اونکے موافق ہی صحت اور راستی مین وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ اور بیان سب چیزون کا جنکی دین و دنیا مین احتیاج ہوتی ہی وَّهُدًى اور راہ دکھانے والا ہی راہ چلنے والون کو وَّرَحْمَةً اور رحمت ہی لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو ایمان لاتے ہین خدا کی توحید اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا ع ۲

سورة الرعد مكية	بسم الله الرحمن الرحيم ○	وهي ثلث واربعون اية
سورہ رعد مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تینتالیس آیتین ہین

الٓمّٓرٰ اقف حروف مقطعہ اون کلمات سے مختصر ہین جو صفات الٰہی پر دلالت کرتے ہین چنانچہ الٓمّٓرٰ کے معنی مین کہا ہی کہ الف اوسکی آلا کا ہی اور لام اوسکے لطف کا اور میم اوسکے ملک کی اور رے اوسکی رافت کی اور ایک قول یہ ہی کہ اونمین سے

بعض حروف تو اسماے الٰہی پر دلالت کرتے ہین اور بعضے افعال پر چنانچہ المر مین اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَرٰی کے معنی ہین تِلْكَ یہ آیتین اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ آیتین قرآن کی ہین وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اور وہ چیز جو اوتاری گئی ہی اِلَیْكَ تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب سے الْحَقُّ صحیح اور درست ہی اوسے مضبوط پکڑ اور اوسپر عمل کر وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ مکے کے لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ نہین ایمان لاتے اوسکے معنی ہین غور اور فکر نہ کرنے کے سبب سے اَللّٰهُ اللہ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ وہ ہی جسنے بلند کیے آسمان یعنی پیدا کیے اور اوپر اوٹھادیے بِغَیْرِ عَمَدٍ بے ستون کے کہ اوسپر آسمان قائم ہون تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اون آسمانون کو اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ اوٹھائے ہین آسمان بے ستون تمھارے دیکھنے مین تو اس سے لازم آتا ہی کہ ستون ہین مگر دکھائی نہین دیتے اور وہ ستون اوسکی قدرت ہی کہ آسمان اوسکے سبب سے بلند ہین فوائد السلوک مین لکھا ہی کہ حضرت باری تعالی نے آسمانون کی بلند چھتین بے ایسے ستونون کے بلند کر رکھی ہین جن ستونون کو دیکھ سکین یعنی آسمانون کی چھت کا ستون ہی مگر پوشیدہ اور وہ ستون عدالت ہو سکتی ہی کہ بِالْعَدْلِ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنی آسمان اور زمین عدل کے سبب سے قائم ہین نظم آسمان و زمین ز عدل بپاست ✤ حق ز شاہان بغیر عدل نخواست ✤ گر نباشد ستون خیمہ بجاے ✤ کی بود خیمہ بے ستون بپاے ✤ ثُمَّ اسْتَوٰی پھر قصد کیا عَلَی الْعَرْشِ عرش پیدا کرنے کا یا قرار پکڑا اوسپر قدرت اور حکم جاری کرنے کے ساتھ یا عرش ملک ہوا اور حق تعالی نے اوسکا قصد کیا حفاظت اور تدبیر کے ساتھ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ اور مسخر کیا آفتاب ماہتاب کو بندون کی مصلحتون کے واسطے اوس چیز کے ساتھ جو اوسنے چاہی حرکتون مین سے ایک حد معین تک كُلٌّ ہر ایک اونمین سے یَّجْرِیْ جاری ہی یعنی حرکت مین ہی لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وقت نام رکھے گئے تک یعنی ایک مدت معین تک کہ اپنی گردش پوری کرلے یا حرکت مین ہی اوس زمانے تک کہ حرکت منقطع ہوجائے یعنی قیام قیامت تک یُدَبِّرُ الْاَمْرَ تدبیر کرتا ہی حق تعالی اپنے ملکوت کے کام کی موجود کرنے معدوم کرنے ذلت دینے عزت دینے جلانے مار ڈالنے سے یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ بیان کرتا ہی آیتین قرآن کی یعنی امر و نہی مفصل بیان فرماتا ہی یا اپنی قدرت کی دلیلین ایک کے بعد ایک پیدا کرتا ہی لَعَلَّكُمْ شاید کہ تم بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی جو جزا قیامت کے دن حق تعالی دیگا وہ جزا پانے کا تُوْقِنُوْنَ ۝ یقین کرو اور جان لو کہ جو ان چیزون کے پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوبارہ پیدا اور زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہی وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ اور وہ جسنے کھینچا زمین کو پانی پر یعنی زمین لمبی چوڑی پھیلا دی تاکہ حیوانات کے پھرنے کی جگہ ہو وَجَعَلَ فِیْهَا اور پیدا کیے اوسمین رَوَاسِیَ پہاڑ مضبوط جمے ہوئے تاکہ زمین کی میخ ہوجائین وَاَنْهٰرًا ؕ اور پیدا کین زمین مین پانی کی نہرین جاری وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اور سب میوون مین سے جَعَلَ فِیْهَا پیدا کیے زمین مین زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ دو قسم کے مثلاً سرخ زرد اور سیاہ سفید اور چھوٹے بڑے اور کھٹے میٹھے اور گرم سرد اور جنگل کے اور باغ کے اور خشک تر اور اسکے مثل اثْنَیْنِ کا لفظ زَوْجَیْنِ کی تاکید ہی جیسا اپنے کلام مین عرب کا داب ہی یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ ڈھنک دیتا ہی اور کھینچ لیتا ہی رات کو دن پر یہانتک کہ ہوا جو روشن تھی تاریک ہوجاتی ہی اور اسی مین سے دن کو رات پر ڈھنک دینا

اور کھینچ لینا دریافت ہوسکتا ہی کہ ہوا تیرگی کے بعد روشن ہو جاتی ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ قدرت کی ان نشانیون و آثار مین
لَاٰيٰتٍ البتہ کھلی ہوئی نشانیان ہین لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ واسطے اوس گروہ کے جو غور اور فکر کرتے ہین اون نشانیون مین
اور جانتے ہین کہ ان چیزون کا ہونا اور ان ہر ایک کی تخصیص ایک چیز کے ساتھ صانع حکیم ہونے پر دلیل ہی وَفِي الْاَرْضِ
اور زمین مین قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ ٹکڑے ہین ایک دوسرے سے ملے ہوئے یہ نیرنگی قدرت کی دلیلون مین سے ہی کہ زمین کے
ٹکڑے جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہین اونمین سے بعضے قابل زراعت ہین اور بعضے ناقابل اور کسی قدر ریگستان ہی کسی قدر
کوہستان ہی وَّجَنّٰتٌ اور زمین مین باغ ہین مِّنْ اَعْنَابٍ انگور کے وَّزَرْعٌ اور کھیت ہین وَّنَخِيْلٌ اور خرمے کے
درخت ہین صِنْوَانٌ کئی شاخین ایک جڑ سے اوگی ہین وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ اور ایسے درخت نہین بھی ہین بلکہ متفرق
جڑون سے ہین یعنی ہر ایک شاخ ایک جڑ سے اوگی ہوئی ہی يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ پانی دیے جاتے ہین یہ درخت اور کھیت
ایک ہی پانی سے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا اور بزرگی دیتے ہین بعضے کو اونمین سے عَلٰى بَعْضٍ بعض پر فِي الْاُكُلِ میوون مین
صورت رنگ بو مزے کے لحاظ سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اوس چیز مین جو ذکر کی گئی لَاٰيٰتٍ البتہ کھلی ہوئی علامتین ہین
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ واسطے اوس قوم کے جو سمجھتے ہین اور غور کرتے ہین کہ درختون پر میوون کا اختلاف باوصف اس بات کے
کہ سب میوے ایک پانی سے پرورش پاتے ہین نہین ہوسکتا ہی مگر قادر مختار کے ارادے سے اور تبیان مین لکھا ہی کہ یہ مثال بنی آدم
کی ہی رنگ شکلین ہیئتین آوازین اخلاق طبیعتین مختلف ہونے مین باوصف اسکے کہ سبھون کے ماں باپ ایک ہی ہین آدم مدارک مین
لکھا ہی کہ یہ دلون کے اختلاف کی مثال ہی آثار انوار اسرار مین ہر دل کی ایک صفت ہی اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہوتا ہی کوئی دل تو
منکر اور متکبر ہوتا ہی کہ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور پھر کوئی دل حق تعالی کے ذکر سے آرام پائے ہوتا ہی کہ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ
اللّٰهِ مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✤ وَاِنْ تَعْجَبْ اور عجب کرتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلائل وحدت کے
ساتھ کافرون کے نہ ایمان لانے سے فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ پھر عجب ہی بات اونکی یعنی اونکی بات سے متعجب ہونے کا محل ہی کہ وہ
کہتے ہین ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا یعنی جسوقت ہم ہونگے خاک یعنی مرنے کے بعد جب ہم خاک ہو گئے ہونگے ءَاِنَّا کیا ہم لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ ہونگے نئی پیدایش مین یعنی کیا خدا پھر ہمین زندہ کریگا اور تعجب کی بات یہ ہی کہ وہ یہ سمجھتے ہین کہ زمین آسمان کا
نام نشان کچھ بھی نہ تھا حق تعالی نے اونھین پیدا کیا اور کچھ فکر نہین کرتے کہ جو کوئی پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہو وہ دوبارہ پیدا
کرنے پر بھی قادر ہوسکتا ہی شعر آنکہ پیدا ساختن کارش بود ✤ زندگی دادن چہ دشوارش بود ✤ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہین
جنھون نے كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ کفر کیا اپنے رب کے ساتھ اس بات کا ایمان نہ لاکر کہ وہ حشر نشر پر قادر ہی وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ
اور وہ گروہ ہین کہ طوق فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اونکی گردنون ہین ہین یعنی گمراہی کے طوق اونکی گردنون مین پڑے ہین اور وہ گمراہی مین
قید ہین اور یہ امید نہین کہ وہ اس قید سے چھوٹینگے یا قیامت کے دن آگ کے طوق اونکی گردنون مین پہنائینگے اور دوزخ مین کافرون کی یہی
علامت ہوگی وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ اَصْحٰبُ النَّارِ رہنے والے ہین دوزخ کے هُمْ فِيْهَا وہ دوزخ مین خٰلِدُوْنَ ○

ہمیشہ رہنے والے ہین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کافرون کو عذاب کی وعید کی اور ڈرایا دھمکایا تو نضر ابن حارث اور اوسکے ایسے لوگون نے ہنسی کے طور پر عذاب کی جلدی کی تو حق تعالی فرماتا ہی وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ اور جلدی مانگتے ہین تجھسے بِالسَّيِّئَةِ عذاب جو خدا نے اونکے واسطے مقرر کیا ہی قَبْلَ الْحَسَنَةِ عاقبت کے قبل حق تعالی نے ہلاک کرنیکا عذاب اس امت سے روک رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرنے والون پر عذاب کرنے مین تاخیر کی اور قیامت کے دن پر اونکا عذاب موقوف رکھا اور یہ تاخیر حسنہ ہی اور ہلاک کر دینا سیئہ ہی اور کافر عذاب ہلاکت کی جلدی کرتے تھے تاخیر کے سبب سے اونپر جو احسان الہی ہی اوسکے قبل عذاب چاہتے تھے اور اونسے عجب ہی کہ وہ عذاب مانگتے ہین وَقَدْ خَلَتْ حال آنکہ گذر چکی ہین مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ پہلے اونسے عقوبتین تکذیب کرنے والون پر جیسے زمین مین دھنس جانا صورتین بدل جانا زلزلہ آنا اور وہ ان عقوبتون کا حال جانتے ہین پھر اونسے عبرت کیون نہین لیتے اور اپنے واسطے اوسکے مثل عذاب کیون مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق رب تیرا لَذُوْ مَغْفِرَةٍ البتہ صاحب بخشش کا ہی لِّلنَّاسِ واسطے لوگون کے یعنی کافر اگر ایمان لائین اور تصدیق کرین تو خدا اونہین بخشدے عَلٰى ظُلْمِهِمْ باوجود اوس ظلم کے جو اونھون نے کر رکھا ہی یعنی کفر اسواسطے کہ ایمان اون گناہون کو کھو دیتا ہی جو کفر کی حالت مین سرزد ہوے وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق کہ تیرا رب لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ○ البتہ سخت عذاب کرنے والا ہی کافرون پر اگر وہ کفر اور تکذیب پر اڑے رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مسلمانون پر صاحب مغفرت ہی توبہ اور استغفار کے سبب سے اور کافرون پر سخت عذاب کرنے والا ہی انکار اور استکبار کی وجہ سے محقق لوگ اس بات پر ہین کہ اس آیت مین خوف و رجا کی تمہید ہی فرماتا ہی کہ خدا بخشنے والا ہی تاکہ اوسکی رحمت سے بندے ناامید نہو جائین اور عذاب کرنے والا ہی تاکہ اوسکی ہیبت سے بیخوف نہ رہین اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ اگر خدا کی بخشش نہوتی تو کسیکا عیش کچھ بھی نہ گوارا ہوتا اور اگر حق تعالی کی وعید نہوتی تو سب بخشش پر بھروسا کر کے عمل سے باز رہتے بیت ز حق مے ترس تا غافل نہ گردی ٭ مشو نومید تا بددل نہ گردی ٭ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہین بھیجی جاتی عَلَيْهِ محمد پر اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نشانی اوسکے رب کے پاس سے یعنی وہ معجزہ جو ہم طلب کرتے ہین جیسے حضرت موسٰی کا عصا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا حق تعالی فرماتا ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانے والا ہی یعنی ڈرانے کے واسطے تم بھیجے گئے ہو تمپر یہی پہونچا دینا ہی بس تمہین نشانیان ظاہر ہونے مین کیا اختیار ہی وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ○ ع اور ہر گروہ کے واسطے راہ دکھانے والا ہی یعنی ایسا پیغمبر جو خاص کیا گیا ہو ایک ایسے معجزے کے ساتھ جو اوس چیز کی صورت پر ہو جو چیز اوسکی قوم پر غالب ہو جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے زمانے مین جادو کا غلبہ تھا اور حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے مین طب کی کثرت تھی تو موسی اور عیسی علیہما السلام کے معجزے جو تم مانگتے ہو وہ تو اونھی کے زمانے کے ساتھ خاص تھے اور چونکہ تم مین فصاحت اور بلاغت بہت ہی تو یہ بہت قوی معجزہ قرآن ہی تم اوسکے مثل کوئی سورت لاؤ اَللّٰهُ يَعْلَمُ اللہ جانتا ہی مَا تَحْمِلُ جو اوٹھاتی ہی كُلُّ اُنْثٰى ہر عورت لڑکا یا لڑکی کالا یا گورا اچھا یا برا لمبا یا ٹھمکا اور اسکے سوا وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ اور جانتا ہی جو کچھ گھٹاتے ہین رحم یعنی حق تعالی گھٹاتا ہی رحم مین لڑکے مین سے کہ پورا

ع ۱ ۷

نہین پیدا ہوتا وَمَا تَزْدَادُ ط اور جو کچھ بڑھا دیتا ہی یعنی لڑکے جثے مین خدا اعضا زیادہ کر دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ کمی زیادتی سے لڑکون کی گنتی مراد ہی اسواسطے کہ رحم مین ایک سے چار لڑکے تک ہوتے ہین امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک نہایت درجہ ایک بار مین چار لڑکے ہین اور نوادر مین امام شافعی رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ یمن مین ایک عورت پانچ بار لڑکے جنی تھی اور ہر بار پانچ پانچ لڑکے اللہ بڑا قادر ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی یا اس سے مدت حمل مراد ہی اور وہ کم سے کم بالاتفاق چھ مہینے ہین اور زیادہ سے زیادہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک دو برس ہین اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک چار سال اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک پانچ برس وَكُلُّ شَيْءٍ اور ہر چیز عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝ اوسکے پاس اندازے کے ساتھ ہی کہ اوس سے کم زیادہ نہین ہو سکتی عَالِمُ الْغَيْبِ وہ ہی جاننے والا اوس چیز کا جو حواس سے پوشیدہ ہی وَالشَّهَادَةِ اور آشکارا کا یعنی جو چیز حواس پر ظاہر ہی الْكَبِيرُ بڑا ہی الْمُتَعَالِ ۝ برتر ہی سب سے سَوَاءٌ مِّنْكُمْ برابر ہی تم مین سے اوسکے علم کے سامنے مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وہ شخص جو چھپائے کوئی بات اپنے جی مین وَمَنْ جَهَرَ بِهِ اور وہ شخص جو ظاہر کر دے بات دوسرے پر وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ اور جو شخص کہ چھپانا چاہتا ہی اور چھپاتا ہی اپنا کام بِاللَّيْلِ رات کو وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝ اور جو کوئی ظاہر اور آشکارا کرتا ہی اپنا کام دن کو یعنی مطلقاً کوئی قول فعل پوشیدہ ظاہر اوس سے چھپا نہین ہی لَهُ واسطے خدا کے مُعَقِّبَاتٌ ملائکہ پے در پے ہین یا اوس شخص کے واسطے جو چھپاتا اور ظاہر کرتا ہی اپنا قول فعل فرشتے ہین اوسکے اقوال اور افعال کے درپے دن رات مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ اوسکے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهِ اور اوسکے پیچھے سے يَحْفَظُونَهُ حفاظت کرتے ہین اوسکی مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ط حکم الٰہی سے اور جو کچھ اوس سے صادر ہوتا ہی اوسے لکھ لیتے ہین اور ان فرشتون کو بررۃ اور کرام کاتبین کہتے ہین تبیان مین لکھا ہی کہ وہ دس فرشتے ہین دن کے اور دس رات کے اور صحیح اور مشہور یہ ہی کہ دو فرشتے دن کے ہین دو رات کے اور کہتے ہین کہ حق تعالی نے فرشتے پیدا کیے ہین کہ ضرر اور برائی کی باتون سے اوسکے بندون کی حفاظت کرین زاد المسیر مین کعب الاحبار رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ اگر حق تعالی آدمیون پر فرشتے نہ مقرر فرماتا تو زمین پر سے آدمیون کو جن ضرور اوڑا لیجاتے اور بعضے کہتے ہین کہ يَحْفَظُونَهُ کی ضمیر جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات کی طرف پھرتی ہی یعنی خدا کے فرشتے دشمنون کے ضرر سے آپکی حفاظت کرتے ہین چنانچہ عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ کے شر سے آپکو بچایا اور عنقریب انکا قصہ ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُغَيِّرُ نہین بدلتا مَا بِقَوْمٍ اوس چیز کو جو کسی قوم کے ساتھ ہو عافیت اور نعمت حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا جب تک اوس قوم کے لوگ نہ بدلین مَا بِأَنْفُسِهِمْ ط وہ چیز جو اونکے جیون مین ہی یعنی اچھے حالات برے احوال سے بدلین سلمی کہتے ہین کہ بدل دین اپنی زبان اوسکے ذکر سے اور بدل دین اپنے دل اوسکے بھید اور فکر سے جب تک دل کو اوسکے ساتھ سید ھا رکھتے ہین اور غفلت نہین کرتے تو اونکے ساتھ فیض کے آثار برابر رہتے ہین شعر

گرت ہواست کہ دلدار نگسلد پیمان ❊ نگاہدار سر رشتہ تا نگہدارد ❊

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ اور جب چاہتا ہی خدا بِقَوْمٍ سُوءًا کسی گروہ کے ساتھ عذاب عقوبت ہلاکت فَلَا مَرَدَّ لَهُ ج تو نہین رد کیا جاتا وہ یعنی اوسے کوئی نہین رد کر سکتا

اپنے سے نہ دوسرے سے وَمَا لَهُم اور نہین ہی اون لوگون کے واسطے مِّن دُونِهِ سوا خدا کے مِن وَّالٍ کوئی کہ اونکے کام
بنانے والا ہو عذاب دفع کرنے مین یا اونکی مدد کرے هُوَ الَّذِي وہ ہی جو يُرِيكُمُ الْبَرْقَ دکھاتا ہی تمھین بجلی اور وہ
ایک چمک ہی جھٹ پٹ زائل ہوجانے والی کہ بدلی سے ظاہر ہوتی ہی اور وہ مینھ برسنے کی نشانی ہی تو حق تمھین بجلی دکھاتا ہی خَوْفًا
ڈر کے واسطے مسافر کو اور اوسے جسے مینھ ضرر کرے وَطَمَعًا اور طمع کے واسطے مقیم کو اور اون لوگون کو جنھین مینھ کی حاجت ہو
وَيُنْشِئُ اور اوٹھاتا ہی ہوا مین السَّحَابَ الثِّقَالَ بادلون کو جو پانی سے بھرے ہورہے ہین وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ
اور تسبیح کہتا ہی رعد بِحَمْدِهِ ملی ہوئی اوسکی حمد کے ساتھ تسبیح کو تحمید کے ساتھ ملاتا ہی اور رعد ایک فرشتہ ہی ابر پر مقرر کہ بادل کو
چلاتا ہی اور بجلی اوسکا کوڑا ہی اور حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ رعد فرشتون کی آواز ہی اور برق اونکی آہ پرسوز اور مینھ اونکا رونا ہی وَ
الْمَلَائِكَةُ اور تسبیح کرتے ہین سب فرشتے یا وہ جو رعد کے مددگار ہین مِنْ خِيفَتِهِ خوف خدا سے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ
اور بھیجتا ہی گرنے والی بجلیان ابر سے فَيُصِيبُ بِهَا پھر پہونچاتا ہی اوسے مَن يَشَاءُ جسکو چاہتا ہی کہ اوسکے سبب سے
ہلاک کرے جیسے اربد بن ربیعہ کو لکھا ہی کہ ہجرت کے نوین برس عامر طفیل یا اربد بن ربیعہ نے اربد بن قیس سے یہ بات کہی کہ ہم محمد کو دیکھنے جاتے ہین
جب اونھین باتون مین لگائین تو تم اونکے پیچھے سے آکر اونکی گردن پر تلوار مارنا جب وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آئے
تو عامر بن طفیل نے حضرت کو باتون مین مشغول کیا اور بڑی گفتگو کے بعد بولا کہ ای محمد اب تو ہم جاتے ہین اور بڑا لشکر جرار پیادہ سوار تجپر
لاتے ہین یہ کہکر اربد کے ساتھ باہر نکلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللّٰهُمَّ اكْفِهِمَا بِمَا شِئْتَ پھر عامر نے اربد سے کہا وہ سب
تجویز کیا ہوئی اور تو نے تلوار کیون نہ ماری اوسنے جواب دیا کہ مین جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو اونکے اور میرے درمیان مین
حائل ہوجاتا تھا غرضکہ جب مدینے سے وہ دونون کافر باہر نکلے تو بجلی گری اور اربد کو جلا دیا اور عامر بھی اوسی راہ مین برے حال سے
مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی مین حاضر ہوکر بولا کہ ای ابو القاسم ہمین بتاؤ کہ تیرا خدا
کس چیز کا ہی موتی کا ہی یا زمرد کا یا یاقوت کا یا سونے کا فوراً غضب الٰہی کے ابر سے بجلی گری اور اوس یہودی کو جلا دیا اور حق تعالی نے
یہ آیت نازل فرمائی کہ کافرون مین سے جسپر خدا چاہتا ہی بجلی گراتا ہی وَهُمْ يُجَادِلُونَ اور وہ جھگڑتے ہین فِي اللَّهِ خدا کی شان مین
کہ وہ کس چیز کا ہی یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ حق تعالی کا وصف کرتے ہین کہ وہ علم والا صاحب قدرت اکیلا معبود برحق ہی کافر
اوسکی تکذیب کرتے ہین یہ اونکا جھگڑا ہی وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی جھگڑا کرنے والون پر
لَهُ خدا کے واسطے ہی دَعْوَةُ الْحَقِّ پکارنا حق کی طرف کہ وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہی یا اوسی کو سزاوار ہی کہ اپنی عبادت کی طرف
پکارے یا اوسی کے واسطے ہی دعا قبول کی ہوئی یعنی جب اوسے پکارتے ہین تو وہ قبول کرتا ہی وَالَّذِينَ يَدْعُونَ اور وہ لوگ
جو پکارتے ہین مِن دُونِهِ سوا اوسکے یعنی بتون کو جو مشرک پکارتے ہین لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم وہ نہین جواب
دیتے اور نہین قبول کرتے ہین اونکے واسطے بِشَيْءٍ کوئی چیز اونکی مرادون مین سے إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مگر جیسے
اوسکو جواب ملتا جسنے پھیلا دیے ہون اپنے دونون ہاتھ إِلَى الْمَاءِ پانی کی طرف یعنی جیسے کوئی پیاسا کنوے پر آئے

اور اوسکے پاس ڈول رسی ہو وہ اپنے دونون ہاتھ کنوے کی طرف پھیلا دے اور رو کر پانی کو پکارے لیبلغ فاہ تاکہ پہونچ جائے
اوسکے منھ مین وَمَا هُوَ اور نہین ہی پانی بِبَالِغِهٖ پہونچنے والا اوسکے مونھ مین اسواسطے کہ پانی بجس ہی پکارنیوالے کو
جانتا ہی نہین اور یہ قدرت اوسمین نہین کہ اوس پکارنے والے کی پکار کا جواب دے اور قبول کرے اور اپنی جگہ سے اوس مرکز
معینہ کی طرف حرکت کرہی نہین سکتا تو بتون کا بھی اپنے پکارنے والون کے ساتھ یہی حال ہی وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اور نہین ہی
پکار کافرون کی بتون کو اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مگر گمراہی اور بطلان اور ناامیدی اور ضائع ہونے مین وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ اور اللہ کے
واسطے سجدہ کرتا ہی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہی آسمانون مین وَالْاَرْضِ اور جو کوئی ہی زمین مین طَوْعًا فرمانبرداری کی
وجہ سے اس سے مسلمان مراد ہین کہ راحت اور مصیبت مین فرمانبردار ہین اور سجدہ کرتے ہین وَّكَرْهًا اور کراہت اور بیدلی کی رو سے
اس سے کافر مراد ہین کہ شدت اور مصیبت کے وقت بضرورت سجدہ کرتے ہین وَّظِلٰلُهُمْ اور سجدہ کرتے ہین سایے اہل زمین اور
اہل آسمان کے خدا کو اونکی تبعیت کے سبب سے جنکے سایے ہین بِالْغُدُوِّ فجر کو مغرب کی طرف وَالْاٰصَالِ اور شام کو مشرق کی
جانب اس سے ہمیشہ سجدہ کرنا مراد ہی مگر ان دو وقتون کا ذکر اسواسطے ہی کہ اسوقت سایون کا پھیلنا خوب ظاہر ہوتا ہی اور قرآنی
سجدون مین سے یہ دوسرا سجدہ ہی اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات کے ساتوین سفر مین جہان قرآنی سجدون کا ذکر کیا ہی اس
سجدے کو سجود الظلال اور سجود الانعام لکھا ہی اور فرمایا ہی کہ بندے کو عبادت لازم ہی کہ اس خبر مین خدا کو سچا جان کر اوسکو
سجدہ کرے اور دوسرے سفر کے دسوین باب مین لکھا ہی کہ اس آیت کے اسرار مین سے ایک یہ ہی کہ ہر حادث کے سایہ ہی اور
وہ سایہ خدا کو سجدہ کرنے والا ہی اور ہر حال مین اوسکی عبادت پر قائم ہی وہ حادث مطیع ہو خواہ عاصی اگر وہ حادث اپنے
سایے کے ساتھ اوس سجدے مین موافق ہی تو وہ دونون ایک ہی ہین اور اگر مخالف ہی تو اوسکا سایہ اوس عبادت مین اوسکا قائم مقام ہی
اور تحقیق یہ ہی کہ طوع اور رغبت اون لوگون کی صفت ہی کہ عنایت ازلی نے ایمان کا درخت اونکے دل کی زمین مین لگایا ہی اور دل مین
نفرت اور کراہت کا ہونا اون لوگون کی خاصیت ہی کہ قہر لم یزلی نے بدنصیبی کا بیج اونکے دل کے کھیت مین جمایا ہی شعر بران زخمی نند
کان بے نیاز نیست ٭ بران مرہم نہد کاین دلنواز نیست ٭ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ کون ہی پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا یعنی کافرون سے پوچھو کہ زمین آسمان کا خالق کون ہی پھر جواب دو
اونسے قبل اور قُلِ اللّٰهُ کہو کہ اللہ ہی اسواسطے کہ اونکے پاس بھی اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہین اور جب اونکا جواب یہی ہوگا
تو انھین الزام دے اور قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ کہو کہ کیا تم ٹھہرا لیتے ہو مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ سوا اوس سے معبود کہ اون
معبودون کو دوست رکھتے ہو یعنی جب یہ جانتے ہو کہ زمین آسمان پیدا کرنے والا خدا ہی تو اوسکے غیر کو کیون پوجتے ہو اور
کیون دوست ٹھہراتے ہو اسواسطے کہ وہ غیر لَا يَمْلِكُوْنَ نہین سکتے رکھتے ہین اور مالک نہین ہین لِاَنْفُسِهِمْ اپنی
ذاتون کے واسطے نَفْعًا کچھ نفع کے وَّلَا ضَرًّا اور نہ کچھ نقصان کے یعنی نہ تو اپنے واسطے نفع حاصل کر سکتے ہین نہ اپنے سے
ضرر دفع کرنے کی اونھین قدرت ہی تو اور کسیکو کیونکر فائدہ پہونچا سکینگے اور کس طرح اوس سے نقصان روک سکینگے

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى کہہ کیا برابر ہوتا ہی اندھا کہ بت پرست ہی وَالْبَصِيْرُ اور دیکھنے والا کہ خدا کی عبادت کرنے والا ہی
اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ یا برابر کرتی ہین تاریکیان شرک اور انکار کی وَالنُّوْرُ اور روشنی توحید اور معرفت پروردگار کی (تفسیر حسینی ۱۲)
اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ کیا بنائے ہین کافرون نے اللہ کے واسطے شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا شریک کہ پیدا کیا اونھون نے كَخَلْقِهٖ مثل (آیۂ غیر کوفی ۱۲)
پیدا کرنے خدا کے فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ پھر متشابہ ہو گیا پیدا کیا ہوا عَلَيْهِمْ ط اونپر یعنی اونھون نے نہ جانا کہ خدا کا پیدا کیا ہوا
کون ہی اور شریکون کا پیدا کیا ہوا کون حاصل کلام یہ ہی کہ اونھون نے خدا کے واسطے ایسے شریک نہین پیدا کیے ہین جو خدا کے
مثل پیدا کرنے والے ہون اور اون مشرکون پر کام مشتبہ ہوا اور کہین کہ جس طرح خدا پیدا کرتا ہی اوسی طرح یہ بھی پیدا کرتے ہین تو جس طرح
حق تعالی عبادت کا مستحق ہی اوسی طرح یہ بھی مستحق ہین قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پیدا کرنے والا سب چیزون کا ہی
اور پیدا کرنے مین وہ کوئی شریک نہین رکھتا کہ عبادت مین بھی وہ خدا کا شریک ہو وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ اور وہ
ایک ہی الوہیت مین غالب سب چیزون پر اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَاۗءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَاۗءً پانی فَسَالَتْ
اَوْدِيَةٌۢ پھر بہے نالے اوس پانی سے بِقَدَرِهَا اپنے اندازے پر یعنی ہر نالے نے اپنی مقدار پر چھٹائی بڑائی تنگی
کشادگی کے ساتھ پانی لے لیا اوس اندازے پر جو خدا نے مقرر کر دیا ہی کہ وہ نفع پہونچائے نقصان نہ کرے فَاحْتَمَلَ
السَّيْلُ پھر اوٹھایا اِس بہتے پانی نے زَبَدًا رَّابِيًا ط پھین او بچا یعنی پانی اپنے اوپر پھین لایا وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ
بکر نے مخاطب کا صیغہ پڑھا ہی تُوْقِدُوْنَ یعنی اور بعض اوس چیزین سے کہ گھریون مین رکھ کر دھونکتے ہو اور حفص نے غائب کا
صیغہ يُوْقِدُوْنَ پڑھا ہی یعنی لوگ دھونکتے ہین عَلَيْهِ فِي النَّارِ اوس پر آگ یعنی پگھلاتے ہین دھاتون مین سے جیسے سونا
چاندی تانبا لوہا ابْتِغَاۗءَ حِلْيَةٍ واسطے خواہش زیور کے اَوْ مَتَاعٍ یا لڑائی اور کھیتی کے اسباب اور آلات کے واسطے
زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ط پھین ہی ویسا ہی جیسا پانی پر ہی كَذٰلِكَ جس طرح کہ مذکور ہوا اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ مثال دیتا ہی اللہ
الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ڈ حق اور باطل کو حق تعالی حق بات کو فائدے اور ثبات مین اوس پانی کے ساتھ تشبیہ دیتا ہی جو خلق کی
منفعتون کے واسطے آسمان سے برستا ہی اور فلزات کے ساتھ بھی تمثیل دیتا ہی کہ وہ زیور اور مختلف اسباب کے واسطے اوسکی حاجت ہوتی ہی
اور کلام باطل کو فائدے کی کمی اور جلد زائل ہو جانے مین اوس پھین کے ساتھ مثال دیتا ہی جو پانی اور فلزات کے اوپر ہوتا ہی فَاَمَّا الزَّبَدُ
مگر پھین پانی پر کا اور میل دھات کے اوپر کا فَيَذْهَبُ جُفَاۗءً پھر جاتا رہتا ہی ناکارہ اور خراب وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ
اور مگر وہ چیز جو نفع پہونچاتی ہی لوگون کو جیسے صاف پانی یا سونا چاندی بے میل فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ط پس رہ جاتا ہی زمین مین
تا کہ خلق اوس سے فائدہ اوٹھائے كَذٰلِكَ اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ○ بیان کرتا ہی اللہ مثالین اسواسطے کہ لوگ
اونمین عقل لڑائیں اور غور و فکر کرین اور اس آیت سے علماے تنزیل اور ارباب تاویل نے بہت لطیفے نکالے ہین بعضے اس
بات پر ہین کہ اس پانی سے قرآن پاک مراد ہی کہ اہل ایمان کے دلون کی زندگی ہی اور اس پانی کے نالے مسلمانون کے دل ہین
کہ اپنی اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق اوس سے فیض لیتے ہین اور پھین نفس کے خطرے اور شیطان کے وسوسے ہین

اور جو کوئی شخص اس آیت کے بعض حقائق اور دقائق پر آگاہ ہونے کا ارادہ کرے تو ممکن ہے کہ اسی مقام پر جواہر التفسیر کے مطالعے سے
وہ لطائف دریافت کرے لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا واسطے اون لوگون کے جنھون نے قبول کیا لِرَبِّهِمُ حکم اپنے رب کا الْحُسْنَىٰ
بھلا نیک ہے یا حسنیٰ سے جنت مراد ہے وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ اور جن لوگون نے نہ قبول کیا حکم الٰہی لَوْ أَنَّ لَهُم
اگر ہووے اونکے واسطے مَّا فِي الْأَرْضِ جو چیز زمین مین ہے جَمِيعًا سب نقد جنس اسباب زمین وَمِثْلَهُ اور مثل ان سب کے
اور بھی مَعَهُ اوسکے ساتھ ہو اور لَافْتَدَوْا بِهِ البتہ بدلا دین اون سب کو تا کہ عذاب سے چھوٹین تو بھی أُولَٰئِكَ وہ گروہ
لَهُمْ واسطے اونکے سُوءُ الْحِسَابِ برائی حساب کی ہے یعنی حساب کی سختی کہ اونکی نیکیان نہ قبول ہونگی اور برائیان نہ بخشی جاینگی
وَمَأْوَاهُمْ اور اونکے رہنے کی جگہ جَهَنَّمُ دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور بری جگہ ہے دوزخ أَفَمَن يَعْلَمُ کیا پھر وہ شخص
جو جانتا ہے أَنَّمَا أُنزِلَ یہ کہ جو چیز اوتاری گئی ہے إِلَيْكَ تیری طرف مِن رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے الْحَقُّ صحیح اور درست
یعنی حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ مثل اوس شخص کے ہے جو اندھا ہو دل سے اور قرآن سے انکار کرے یعنی ابو جہل
لعنہ اللہ تعالیٰ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ سوا اسکے نہیں کہ نصیحت ماننے والے ہوتے ہین قرآن کے سبب سے أُولُو الْأَلْبَابِ
صاحب عقلون کے جو عقلین صاف ہو گئی ہین وہمی انکار اور جھگڑے سے الَّذِينَ يُوفُونَ وہ لوگ جو وفا کرتے ہین بِعَهْدِ اللَّهِ
عہد الٰہی جو اونھون نے روز میثاق مین باندھا ہے وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ اور نہین توڑتے ہین اوس عہد کو وَالَّذِينَ
يَصِلُونَ اور وہ لوگ جو ملاتے ہین مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ اوس چیز کو کہ حکم کیا ہے اللہ نے ساتھ اوسکے أَن يُوصَلَ یہ کہ ملائی جائے
وہ چیز یعنی رشتہ رشتہ دارون سے یا ایمان سب کتابون اور رسولون کے ساتھ انمین بغیر فرق کیے ہوے وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ اور ڈرتے ہین اپنے
رب کے عذاب سے وَيَخَافُونَ اور خوف کرتے ہین سُوءَ الْحِسَابِ سختی سے روز حساب کے وَالَّذِينَ صَبَرُوا اور جن لوگون نے
صبر کیا نفس کی مکروہ باتون اور اوسکی خواہشون کی مخالفت پر یا جہاد پر ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی رضامندی چاہنے کو
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ اور قائم رکھی اونھون نے نماز جو فرض کی گئی ہے وَأَنفَقُوا اور خرچ کیا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ اوس چیز مین سے
جو روزی دی ہے ہمنے اونھین سِرًّا پوشیدہ وَعَلَانِيَةً اور علانیہ وَيَدْرَءُونَ اور دفع کردی اونھون نے بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ نیکی کے سبب سے برائی یعنی برائی کے بدلے اونھون نے نیکی کی اور بعضون نے کہا ہے کہ سفاہت کو علم کے ساتھ اونھون نے
مقابلہ کیا اور فحش کو سلام کے ساتھ اور منکر کو معروف کے ساتھ یا گناہ کو توبہ کرکے دفع کیا یا معصیت کو عبادت کرکے چنانچہ حدیث مین
آیا ہے کہ برائی کے بعد نیکی کر مٹا دیگی اوسے اور بعضے ارباب تحقیق نے فرمایا ہے کہ اونپر جب ظلم ہوا تو اونھون نے عفو کر دیا اور جن لوگون نے
اونکو محروم رکھا اونھون نے محروم رکھنے والون کو محروم رکھنے کے برابر عطیہ دیا اور اگر کسی نے اونسے رشتہ توڑا تو وہ اوس سے
ملے نظم کم مباش از درخت سایہ فگن ❊ ہر کہ سنگت زند ثمر بخشش ❊ از صدف یاد گیر نکتۂ حلم ❊ ہر کہ زد بر سرش گہر بخشش ❊
أُولَٰئِكَ وہ گروہ جنمین یہ صفتین ہین لَهُمْ اونکے واسطے ہے عُقْبَى الدَّارِ انجام نیک یعنی عمل کی جزا دنیا مین بھی اور عاقبت مین
اور وہ جزا کیا ہے جَنَّاتُ عَدْنٍ جنتین ہین پایدار کہ اوسمین ہمیشہ رہینگے يَدْخُلُونَهَا داخل ہونگے اونمین وہ لوگ

نصف الثلث
آیۃ السلام
نصف ۱۱ ع

وَمَنْ صَلَحَ اور داخل ہوگا وہ شخص جو ایمان اور طاعت سے آراستہ ہوگا مِنْ اٰبَآئِهِمْ اونکے باپون مین سے وَاَزْوَاجِهِمْ اور اونکی عورتون مین سے وَذُرِّيّٰتِهِمْ اور اونکی اولاد مین سے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ اور فرشتے داخل ہونگے عَلَيْهِمْ اونپر مِّنْ كُلِّ بَابٍ ہر دروازے سے اونکے مکانون کے دروازون مین سے تبیین المعانی مین لکھا ہی کہ دنیا کے رات دن کی مقدار مین فرشتے اونکے پاس تین بار آئینگے اور کہینگے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ خوشخبری ہی تمھین ہمیشہ کی سلامتی کی یعنی ہمیشہ سلامت رہو بِمَا صَبَرْتُمْ بسبب اوسکے جو صبر کیا تمنے اور قوت القلوب مین لکھا ہی اسکے سبب سے کہ دنیا مین فقیری پر تم صابر تھے اور فقیری سب صفتون سے زیادہ خدا کو دوست ہی اسواسطے کہ حدیث مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایسا کر کہ خدا کے پاس تو فقیر جا غنی نہ جا مصرع کانجا فقر از ہمہ مقبول تراند فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ پس خوب ہی نتیجہ اوس گھر کا جو اونھون نے پایا وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ اور جو لوگ توڑتے ہین عَهْدَ اللّٰهِ عہد و پیمان خدا کا جو اونھون نے لیا ہی مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ بعد اوسے مضبوط کرچکنے کے اقرار اور قبول کرکے وَيَقْطَعُوْنَ اور جو لوگ قطع کرتے ہین مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ وہ چیز کہ خدا نے حکم فرمایا ہی اوسکے ساتھ اَنْ يُّوْصَلَ یہ کہ ملائین یعنی رشتہ داری کا حق بجالائین یا سب کتابون اور رسولون کا ایمان وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اور خرابی کرتے ہین زمین مین کفر اور ظلم اور گناہ کے سبب سے یا فتنہ انگیزی کرتے ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ لَهُمُ اللَّعْنَةُ اونکے واسطے ہی دوری رحمت سے وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی سُوْٓءُ الدَّارِ برائی انجام کی دنیا اور آخرت مین اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ کشادہ کردیتا ہی روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جسکے واسطے چاہتا ہی وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی جسکے واسطے چاہتا ہی وَفَرِحُوْا اور خوش ہوئے ہین اہل مکہ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ساتھ زندگی دنیا کے اور جو کچھ دنیا کی پونجی خدا نے انھین دی ہی اوسکے سبب سے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور نہین ہی زندگی دنیا کی فِى الْاٰخِرَةِ آخرت کے مقابلے مین اِلَّا مَتَاعٌ مگر فائدہ مندی تھوڑی سی یا اون پونجیون مین سے ایک اوچھی پونجی جو دوام اور بقا نہین رکھتی جیسے گھر کا اسباب وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہین نازل کیجاتی عَلَيْهِ محمد پر اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نشانی اوسکے رب کے پاس سے اوس صورت پر جو ہم چاہتے ہین قُلْ اِنَّ اللّٰهَ کہہ کہ بیشک اللہ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ گمراہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی اس سے وہ لوگ مراد ہین جو معجزے ظاہر ہونے کے بعد اپنے خاطر خواہ معجزے چاہتے تھے یا اگر چاہے تو ہزار معجزے دکھانے کے بعد بھی گمراہ کردے وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ اور راہ دکھاتا ہی اپنی طرف نئے معجزہ دکھائے مَنْ اَنَابَ اوس شخص کو جو رجوع کرتا ہی اور وہ کون لوگ ہین اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لائے وَتَطْمَئِنُّ اور آرام پاتے ہین قُلُوْبُهُمْ اونکے دل بِذِكْرِ اللّٰهِ ساتھ ذکر الٰہی کے یعنی جب ذکر الٰہی سنتے ہین تو اوس سے انس کرتے ہین اور آرام پاتے ہین یا اونکے دل خدا کی توحید کے ساتھ مطمئن ہین یا اوسکی رحمت کے ذکر سے یا اوسکے کلام سے جو سب معجزون سے زیادہ قوی ہی فصول مین ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ ذکر سے جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین مراد ہین کہ آپکے سبب سے مسلمانون کے دل آرام مین ہین

ع ۸

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ آگاہ ہو جاؤ کہ ذکر الٰہی سے تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آرام پاتے ہیں دل مومنوں کے مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ انسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم مراد ہیں سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حقائق میں کہا ہے کہ عوام کے دل کو آرام تسبیح اور ثنا سے ہے اور خواص کے دل کو اطمینان صفات اعلیٰ سے اور علماے ربانی کے دل کو آرام حقائق اسماے حسنیٰ سے مگر موحدون کے دل کو چین نہیں ہے بے مشاہدۂ لقا کے اور یہی مقصد اعلیٰ ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک طُوْبٰى لَهُمْ خوب زندگی ہے اونکے واسطے وَحُسْنُ مَاٰبٍ اور اچھی جگہ ہے پھر جانے کی طوبیٰ بشارت ہے خوشی خرمی راحت فرحت نعمت خوشحالی کی یا زبان حبش میں جنت کا نام ہے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ طوبیٰ ایک درخت ہے جنت عدن میں کہ اوسکی جڑ وہان حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کے مکان میں ہے اور کوئی کھڑکی اور محل ایسا نہیں جہان اوس درخت کی شاخ نہو اور دو چشمے سلسبیل اور کافور اوسکے نیچے سے جاری ہیں كَذٰلِكَ جسطرح تجھسے پہلے ہمنے رسول بھیجے ہیں اسی طرح اَرْسَلْنٰكَ بھیجا ہمنے تجھے فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ امت میں کہ گذری ہیں مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ پہلے اوس سے امتیں لِّتَتْلُوَا تاکہ پڑھے تو عَلَيْهِمُ اونپر الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وہ چیز جو وحی کی ہے ہمنے تیری طرف یعنی قرآن وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے بِالرَّحْمٰنِ ساتھ خدا کے کہ رحمان اوسکا نام ہے ان لوگون سے مکے کے مشرک مراد ہیں اسواسطے کہ اونسے جب مسلمانون نے کہا کہ سجدہ کرو رحمٰن کو تو وہ بولے رحمان کون ہے صلح حدیبیہ میں بھی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو سہیل بن عمرو بولا کہ ہم نہیں جانتے رحمان کیا ہے قُلْ هُوَ رَبِّيْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رحمان میرا رب ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود لائق عبادت نہیں مگر وہی رحمان عَلَيْهِ اوسپر اوسکے غیر پر نہیں تَوَكَّلْتُ توکل کیا مین نے مدد دینے اور تیرے مجھے غالب کرنے میں وَاِلَيْهِ مَتَابِ اور اوسکی طرف ہے پھرنا میرا لکھا ہے کہ قریش کے ایک گروہ نے یہ بات کہی کہ اے محمد اگر تم چاہتے ہو کہ قرآن میں ہم تمھاری پیروی کرین تو تو مکے کے گرد سے پہاڑ اوکھاڑ دو کہ زمین ہمارے واسطے کشادہ ہو جائے اور زمین کو پھاڑ دو کہ اوسمین سے چشمے اور نہرین جاری ہون اور ہم زراعت کرین اور قصی بن کلاب کو ہمارے باپون سمیت زندہ کرو کہ تمھارے باب میں ہمسے کلام کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا اور اگر کوئی کتاب اس عالم میں ایسی ہوتی کہ سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ چلائے جاتے اوسکے سبب سے پہاڑ یعنی جسوقت وہ کتاب پڑھی جاتی تو پہاڑ اپنی جگہہ پر سے ٹل جاتے اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ یا پھاڑی جاتی اوسکے باعث سے زمین جبکہ زمین پر وہ کتاب پڑھی جاتی اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى یا بات کروائے جاتے اوسکے پڑھنے کی برکت سے مردے تو البتہ وہ قرآن ہوتا کہ اعجاز میں کمال مرتبے پر ہے اور نصیحت کرنے اور ڈرانے میں نہایت درجے پر بَلْ ایسا نہیں ہے جو کافر کہتے ہیں کہ قرآن سے یا تیرے فرمان سے یہ باتیں وقوع میں آئیں بلکہ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا اللہ کے واسطے ہیں کام سب یعنی سب چیزون کی قدرت جب وہ چاہے یہ باتیں ظاہر ہو جائیں اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا کیا نا امید نہیں ہوے وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی مومن کیا اون کافرون کے ایمان سے نا امید نہیں ہوے جو ایسے معجزات

مانگتے ہین ساتھ اسکے کہ وہ جان چکے ہین اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰہُ یہ کہ اگر چاہے اللہ لَھَدَی النَّاسَ جَمِیْعًا ط تو ہدایت کر دے سب لوگون کو صاحب کشاف نے کہا ہی کہ یاس نخع کی لغت مین علم کے معنی مین ہی یعنی کیا مومنون کو نہین معلوم کہ ہدایت مشیت الٰہی سے متعلق ہی وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور ہمیشہ وہ لوگ جو کافر ہوے تُصِیْبُھُمْ پہونچیگا اونھین بِمَا صَنَعُوْا بسبب اوس چیز کے جو کی ہی اونھون نے تکذیب اور عناد قَارِعَۃٌ عذاب ٹھوکنے والا اور بلا بنیاد سے اوکھاڑنے والی اَوْ تَحُلُّ یا اوتر آوے گے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَرِیْبًا اوس موضع مین جو قریب ہی مِّنْ دَارِھِمْ اونکے گھر سے یعنی موضع حدیبیہ مین ان کافرون سے مکّے کے کافر مراد ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے کی شامت سے وہ برابر بلا مین مبتلا تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے لوگ شب کو اونکے مکانون کے گرد جا کر اونکے مال اور مویشی لوٹ لاتے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اونپر ہمیشہ بلا نازل رہیگی حَتّٰی یَاْتِیَ تا وقتیکہ آئے وَعْدُ اللّٰہِ ط وعدۂ الٰہی کہ موت ہی یا قیامت یا مسلمانون کی فتح اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ع خلاف نہین کرتا وعدہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے فرماتا ہی کہ وَلَقَدِ اسْتُھْزِئَ اور البتہ بیشک ٹھٹا کیا گیا بِرُسُلٍ ساتھ رسولون کے مِّنْ قَبْلِکَ پہلے تجھسے جیسے اس قوم کے لوگ تیرے حق مین ٹھٹا کرتے ہین فَاَمْلَیْتُ پھر مہلت دی مین نے لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا اون لوگون کو جو کافر تھے اور ایک مدت تک ہمنے اونھین راحت اور تن پروری مین چھوڑ دیا ثُمَّ اَخَذْتُھُمْ قف پھر پکڑ لیا ہمنے اونھین عذاب کے ساتھ فَکَیْفَ کَانَ پھر کیسا تھا عِقَابِ ○ عذاب میرا اونپر یہ کلام ڈرانے اور ہول دلانے کے طور پر ہی اَفَمَنْ ھُوَ کیا وہ جو ہو قَآئِمٌ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ نگہبان ہر جان پر یا جزا دینے والا ہر ایک کو بِمَا کَسَبَتْ ج ساتھ اوس چیز کے جو ہر ایک کرتا ہی نیکی بدی کیا وہ برابر ہی اوسکے جو ایسا نہو یعنی خدا جو بندون کو نگاہ رکھنے والا اور اونکے کام بنانے والا ہی وہ اونکے برابر نہین ہی جو عاجز ضعیف ناتوان ہین یعنی بت وَجَعَلُوْا اور مقرر کرتے ہین کافر لِلّٰہِ خدا کے واسطے شُرَکَآءَ ط شریک یعنی بتون کو پوجتے ہین قُلْ سَمُّوْھُمْ ط کہ کہ نام رکھو اور وصف کرو ان شریکون کے وہ نام اور اوصاف جو اونکے لائق ہین اور دیکھو کہ یہ شرکت کا استحقاق اور پرستش کی لیاقت رکھتے ہین یا نہین مراد یہ ہی کہ حق تعالیٰ کو حیّ قادر خالق رازق سمیع بصیر علیم حکیم کہتے ہین اور ان نامون مین سے کوئی نام بتون کے واسطے نہین کہا جا سکتا اَمْ تُنَبِّئُوْنَہٗ کیا خبر دیتے ہو تم خدا کو بِمَا لَا یَعْلَمُ ساتھ اوس چیز کے جو وہ نہین جانتا فِی الْاَرْضِ زمین مین یعنی الوہیت مین اپنے شریک کو نہ جاننا شریک نہونے کے سبب سے ہی اَمْ بِظَاھِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ط یا نام رکھتے ہو بتون کا شریک ظاہر بات مین یعنی معنی اور حقیقت نے سمجھے یون ہی نام رکھدیتے ہو جیسے حبشی کا نام کافور رکھنا بَلْ زُیِّنَ بلکہ آراستہ کیا گیا ہی لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان نہین لائے مَکْرُھُمْ مکر اور جھوٹ اونکا وَصُدُّوْا اور باز رکھے گئے ہین عَنِ السَّبِیْلِ ط راہ راست اور دین صحیح سے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ اور جسے چھوڑ دے خدا اور گمراہی مین ڈالدے فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ ○ تو نہین ہی واسطے اوسکے کوئی توفیق دینے والا جو راہ دکھائے لَھُمْ واسطے کافرون کے ہی عَذَابٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا عذاب زندگی دنیا مین قتل قید قحط اور مصیبتون کے ساتھ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَشَقُّ ج اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت اور دشوار ہی اونپر وَمَا لَھُمْ

اور نہین ہے واسطے اونکے مِنَ اللّٰہِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّاقٍ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اونپر عذاب ہونے سے اونہین بچالے مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ وہ جو ہمنے تجھسے بیان کیا اوسمین سے اوس جنت کی صفت بھی ہی جو کل قیامت کے دن وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وعدہ کیے گئے ہین پرہیزگار لوگ کہ اوسمین داخل ہونگے تَجْرِیْ جاری ہین برابر مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون یا جنتون کے مکانون کے نیچے سے نہرین اُكُلُهَا میوہ اوس باغ کا دَآئِمٌ ہمیشہ رہنے والا ہی اور تمام نہوگا بخلاف دنیا کے میوون کے کہ یہ ہمیشہ نہین ہین وَظِلُّهَا اور اسی طرح سایہ بھی اوسکا زائل نہوگا جیسے دنیا کا سایہ زائل ہوجاتا ہی بلکہ اوسکا سایہ ہمیشہ رہیگا امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ ایمان والے آج سایۂ رعایت مین ہین کل قیامت کے دن ظل حمایت مین ہونگے اور عارف لوگون پر دنیا اور عقبیٰ مین سایۂ عنایت ہی اور وہ ہمیشہ ظل ظلیل مین ہین بیت سایۂ دولت او در دو جہان جاوید ست ‌‌ اے خوش آن بندہ کہ این سایہ فتد بر سر او تِلْكَ وہ جنت جسکی صفت کی گئی عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اون لوگون کے حال کا مآل اور اونکے کام کا انجام ہی جنھون نے پرہیزگاری کی ہی وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ اور انجام سب کافرون کا النَّارُ آتش دوزخ ہی وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ اور وہ لوگ جنھین دی ہی ہمنے کتاب اِنسے مومن اہل کتاب مراد ہین جیسے عبداللہ بن سلام اور جو یہود اونکے یار ایماندار تھے اور اسّی آدمی نصاریٰ مین سے کہ چالیس نجرانی تھے اور آٹھ یمنی اور بتیس حبشی یہ لوگ یَفْرَحُوْنَ خوش ہوتے ہین بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ساتھ اوس چیز کے جو نازل کیجاتی ہی تجھپر قرآن مین سے وَمِنَ الْاَحْزَابِ اور کفر وضلالت کے لشکرون سے یعنی اہل کتاب کافرون مین سے جیسے حی بن اخطب اور کنانہ بن ربیع اور اوسکے تابع یہود اور اسید اور عاقب اور اوسکے تابع نصاریٰ مَنْ يُّنْكِرُ کوئی ہی کہ انکار کرتا ہی بَعْضَهٗ بعض کافرون مین سے یعنی جسقدر اوسکی شریعت کے خلاف ہی اوس سے وہ منکر ہی قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ کہ انسے کہ سوا اسکے نہین کہ مین مامور ہوا ہون اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ ساتھ اس بات کے کہ عبادت کرون اللہ کی وحدانیت کے ساتھ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اور شرک نہ کرون ساتھ اوسکے جیسے تمنے شرک کیا اور عزیر اور مسیح کو خدا ٹھہرالیا اِلَيْهِ خدا کی طرف اوسکے غیر کی جانب نہین اَدْعُوْا پکارتا ہون مین خدا کو وَاِلَيْهِ مَاٰبِ اور اوسکی طرف ہی پھرجانا میرا وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اگلے انبیا پر اونکی امتون کی زبانون مین ہمنے کتابین بھیجین اوسی طرح اَنْزَلْنٰهُ نازل کیا ہمنے اوس قرآن کو تیری طرف حُكْمًا کتاب محکم کہ منسوخ اور متغیر ہونے کی اوسمین گنجایش اور راہ نہین یا کتاب حکم کرنے والی حق اور باطل کے درمیان عَرَبِيًّا زبان عرب مین تاکہ اہل عرب کو اوسے یاد کرنا اور سمجھنا آسان ہو وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور اگر متابعت کریگا تو اَهْوَآءَهُمْ مشرکون کی خواہشون کی کہ تجھے اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہین یا یہود کی آرزوون کی کہ تجھے اپنے قبلے کی طرف پھیرنا چاہتے ہین بَعْدَ مَا جَآءَكَ پیچھے اوس سے کہ آیا تجھے مِنَ الْعِلْمِ علم یعنی جب یہ بات تجھے معلوم ہوچکی کہ بت پرستون کا طریقہ باطل ہی اور یہود کے قبلے کی طرف نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہی تو پھر اگر اونکی پیروی کریگا تو مَا لَكَ نہین ہی تیرے واسطے مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی یار جو نفع پہونچائے وَّلَا وَاقٍ اور نہ کوئی بچانے والا کہ عذاب الٰہی کو تجھسے روک رکھے لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہود عیب لگاتے اور کہتے تھے کہ اس شخص کی تمام

ع ۵

ہمت نکاح کرنے مین مصروف ہی ہمیشہ عورتون کے ساتھ نکاح کرنے اور ملے جلے رہنے مین مشغول ہی اگر پیغمبر ہوتا تو نبوت کا کام اوسے عورتون کے ساتھ مشغول رہنے سے باز رکھتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ بھیجے ہمنے رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ رسول پہلے تجسے وَجَعَلْنَا لَهُمْ اور دین ہمنے اونہین اَزْوَاجًا بیبیان وَّذُرِّيَّةً اور اولاد وَمَا كَانَ اور نہین ہوتا اور نہ چاہیے لِرَسُولٍ واسطے رسول کے یعنی رسول کے امکان مین نہین اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ یہ کہ لائے وہ معجزہ جو اوس سے مانگتے ہین اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر حکم خدا سے یا اوسکی مشیت اور تقدیر سے آور یہ مشرکون کا جواب ہی کہ تحکم کے ساتھ معجزے طلب کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہی کہ کوئی پیغمبر اپنے سے معجزہ نہین دکھا سکتا مگر جو خدا چاہے اور اپنی قدرت سے ظاہر کردے جب صلاح جانے لِكُلِّ اَجَلٍ ہر ایک وقت کے واسطے كِتَابٌ ۝ حکم ہی لکھا ہوا کہ جب وہ وقت آتا ہی تو حکم ظہور پاتا ہی یا خلق کی اجلون مین سے ہر ایک اجل کے واسطے خدا کے پاس ایک کتاب ہی کہ خدا کے سوا خلق کی اجلون سے کسیکو اطلاع نہین يَمْحُوا اللّٰهُ مٹا دیتا ہی خدا مَا يَشَاۗءُ جو چاہتا ہی حکم کے ساتھ وَيُثْبِتُ اور ثابت کرتا ہی جو چاہتا ہی حکمت کے ساتھ وَعِنْدَهٗ اور اوسکے پاس ہی اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ اصل کتاب کہ لوح محفوظ ہی اور جتنی چیزین ہونے والی ہین سب اوسمین لکھی ہوئی ہین جو کچھ ہو چکا اور جو ہوتا ہی اور جو ہوگا سب اوسمین مفصل اور مشرح لکھا ہی بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ نامۂ اعمال مین جو اعمال ایسے ہین کہ اونسے کچھ جزا متعلق نہین اونہین مٹا دیتا ہی اور باقی ثابت چھوڑتا ہی یعنی بندے سے جو اقوال افعال صادر ہوتے ہین نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے جب وہ لکھکر جناب الٰہی مین عرض کرتے ہین تو حق تعالی اوس قول اور فعل کو اوسمین سے مٹا دیتا ہی جسپر کچھ ثواب اور عذاب نہین اور باقی اعمال کو ثابت رکھتا ہی یا یہ معنی ہین کہ توبہ کرنے والے کے گناہ مٹا دیتا ہی اور اونکے بدلے نیکیان لکھ دیتا ہی یا بعضے احکام شرع زمانے کی مصلحت کے موافق منسوخ کر دیتا ہی اور دوسرے احکام لکھدیتا ہی یا جوانی کی قوت اور تازگی مٹاتا ہی اور بڑھاپے کا ضعف اور پژمردگی بڑھاتا ہی اور علماے دین اس بات پر ہین کہ حق تعالی جو چاہتا ہی مٹا دیتا ہی مگر چھ چیزین ایسی ہین کہ اونکا مٹنا نہین ہوتا سعادت شقاوت موت حیات رزق اجل اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ اللہ جل شانہ کے پاس دو کتابین ہین ام الکتاب کے سوا کہ محو اور اثبات اون کتابون سے علاقہ رکھتا ہی اور ام الکتاب مین تغیر تبدل نہین ہوتا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہین کہ جب تین ساعت رات باقی رہتی ہی تو حق تعالی اوس کتاب مین نظر کرتا ہی جسمین اوسکے سوا کوئی نظر نہین کرتا جو کچھ چاہتا ہی اوس کتاب مین مٹا دیتا ہی اور جو چاہتا ہی بڑھا دیتا ہی فصول مین لکھا ہی کہ ابرار کے دلون سے نقوم انکار مٹاتا ہی اور اموراسرار بڑھاتا ہی سلمی محمد رازی رحمہما اللہ تعالی سے نقل کرتے ہین کہ مین نے شبلی قدس سرہ سے سنا ہی کہ حق تعالی مٹا دیتا ہی جو چاہتا ہی شہود عبودیت اور اوسکے لوائح مین سے اور اثبات کرتا ہی جو چاہتا ہی شہود یت ربوبیت اور اوسکے لوامع مین سے کشف الاسرار مین فرمایا ہی کہ خوف کرنے والے کے دل سے ریا مٹاتا ہی اخلاص بڑھاتا ہی شک نکالتا ہی یقین ڈالتا ہی اور امید کرنے والے کے دل سے اختیار مٹاتا ہی تسلیم بڑھاتا ہی پریشانی دور کرتا ہی جمعیت سے معمور کرتا ہی دوست رکھنے والے کے دل سے انسانیت کی رسمین ہٹا دیتا ہی

ربانیت کی نعتیں رکھدیتا ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ حظوظ نفسانی مٹاتا ہی حقوق ربانی ثابت فرماتا ہی یا شہود خلق لیلیتا ہی شہود حق دیدیتا ہی یا بشریت کے آثار مٹاتا ہی احدیت کے انوار ظاہر فرماتا ہی بندے کی خودی گھٹاتا ہی اپنی خدائی بڑھاتا ہی یہانتک کہ جیسا اول مین خود تھا آخر مین بھی خود ہو گیا حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ الٰہی تیرے جلال و عزت نے اشارے کی جگہ نہین چھوڑی تیرے محو و اثبات نے اضافت کی راہ بند کردی میری خودی گھٹاتے گھٹاتے اپنی خدائی بڑھاتے بڑھاتے آخر وہی ہو گیا جو اول تھا رباعی محنت ہمہ در رہنا د آب و گل ماست ❊ پیش از آب و گل جہ بود آن حاصل ماست ❊ در عالم غیب خانہ داشتہ ایم ❊ رفتیم بدان خانہ کہ سر منزل ماست ❊ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ اور اگر دکھائین ہم تجھے بَعْضَ الَّذِيْ بعضی وہ چیز جو نَعِدُهُمْ وعدہ کی ہی ہمنے کافرون سے یعنی عقوبت اور عذاب اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا تجھے رفات دین ہم اوس سے پہلے فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ تو سوا اسکے نہین کہ تجپر پیغام کہنا اور احکام پہنچانا ہی پس وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ؀ اور ہمپر ہی شمار اور حساب اونکی سزا اونکی اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے مکے کے لوگ اور نہین جانتے کہ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ ہم آتے ہین یعنی ہمارا حکم آتا ہی کفار کی زمین پر نَنْقُصُهَا گھٹاتے ہین ہم تھوڑی تھوڑی مِنْ اَطْرَافِهَا اوسکے کنارون سے یعنی کافرون کے قبضے سے ہم نکالتے ہین اور مسلمانون کے تصرف مین دیتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت یہود کی طرف پھرتی ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ ہم اونکی زمینین یعنی یہود کے اطراف کی بستیان تاراج کرکے مسلمانون کو دیدیتے ہین وَاللّٰهُ يَحْكُمُ اور اللہ حکم کرتا ہی یہود کی اراضی گھٹانے اور اونکے ادبار کا اور مسلمانون کے موضع بڑھانے اور اونکے اقبال کا لَا مُعَقِّبَ کوئی رد کرنے والا اور اولٹا پھیرنے والا نہین ہی لِحُكْمِهٖ اوسکے حکم کو وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؀ اور وہ ہی جلدی حساب کرنے والا یعنی اونپر دنیا مین قتل اور جلاوطنی کا عذاب کرکے آخرت مین اونکا حساب جلدی کریگا وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور بیشک مکر کیا اون یہود یا مشرکون سے جو تیرے زمانے کے یہود یا کافر ہین پہلے تھے اپنے رسولون کے ساتھ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا بلکہ اللہ کے واسطے ہی یعنی اوسکے پاس ہی اوسے سب مکرون کی جزا يَعْلَمُ وہ جانتا ہی مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ جو کچھ کرتا ہی جو کوئی خیر یا شر اور اوسکی جزا تیار کر رکھی ہی وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ اور قریب ہی کہ جانین کافر یہود اور بت پرست کہ فردائے قیامت کو لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ؀ کسکے واسطے ہی اچھا انجام اوس گھر مین وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے مشرک یا یہود کے سردار کہ اے محمد تم نہین ہو خدا کے بھیجے ہوئے نبوت کے ساتھ دعوت کے واسطے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ کہ اللہ بس ہی شَهِيْدًا گواہ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ درمیان میرے اور تمہارے اس بات پر کہ مین رسول ہون وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ؀ ع اور اوسکے پاس ہی علم کتاب کا یعنی لوح محفوظ کا علم اور وہ علم حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین کہ لوح محفوظ سے وحی لیتے ہین یا قرآن کا علم اور وہ مسلمان لوگ ہین زاد المسیر مین لکھا ہی کہ علم قرآن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین یا علم توریت اور وہ عبداللہ بن سلام اور اونکے یار ایماندار ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ
اور وہ باون آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا	سورہ ابراہیم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

ع

الر اقف شرح تاویلات مین امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالی سے مذکور ہی کہ حروف مقطعہ مومن کی تصدیق اور کافر کی تکذیب کی آزمایش مین حق تعالی بندون کو جس چیز سے چاہے آزمائے اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ حروف قرآن کے نام ہین اور اس توجیہ پر کہہ سکتے ہین کہ الر یعنی قرآن کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ کتاب ہی کہ بھیجی ہمنے اِلَيْكَ تیری طرف لِتُخْرِجَ النَّاسَ تاکہ نکالے تو لوگون کو اوس مضمون کے ساتھ دعوت کرنے کے سبب سے مِنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون کفر یا نفاق یا شک یا بدعت سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان یا اخلاص یا سنت کے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ توفیق اور آسان کر دینے اونکے رب کے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ ظلمت تدبیر سے شہود و تقدیر کے نور کی طرف نکالنا مراد ہی اور بحر مین لکھا ہی کہ ظلمت خلقیت سے صفت ربوبیت کی تجلی کے نور کی طرف اور صاحب تاویلات نے کہا ہی کہ کثرت کی تاریکیون سے وحدت کے نور کی جانب یا افعال و صفات کے حجابون اور پردون کی تاریکیان ہین اونسے وحدت ذات کے نور کی طرف اور حقیقت یہ ہی کہ کوئی تاریکی اپنی ہستی سمجھنے کے برابر نہین ہی جب خطرات مٹا دینے اور شغلون سے الگ ہو جانے کی صیقل کے سبب سے تیرگی کا زنگ دل کے آئینہ پر سے چھوٹ جاتا ہی تو حق تعالی کی ہستی کا نور آئینہ باطن پر پرتو ڈالتا ہی اور سالک کو خود سالک سے اور اوسکے غیر سے چھوڑ لیتا ہی یہانتک کہ اوسے نہ اپنا شعور رہتا ہی اور نہ اپنی بے شعوری وہ جانتا ہی رباعی یارب مددے کز خودی خود برہیم ٭ واز بد بر ہیم واز بدی خود برہیم ٭ در ہستی خود مرا ز خود بیخود کن ٭ تا از خودی و بیخودی خود برہیم ٭ کہا ہی کہ گمراہی کی ہر قسم ظلمات مین داخل ہی اور نور اقسام ہدایت کو شامل ہی یعنی قرآن کی دعوت کے سبب سے لوگون کو گمراہی سے چھڑا اور سیدھی راہ پر لگا اور اسی سے فرماتا ہی اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ نکال و نھین تاریکیون سے روشنی کی طرف یعنی خدا کی راہ کی جو غالب ہی الْحَمِيْدِ ۝ تعریف کیا گیا ہی اور وہ راہ دین اسلام ہی پھر عزیز اور حمید کی صفت مین فرماتا ہی کہ اللّٰهِ الَّذِيْ معبود برحق وہ ہی کہ لَهٗ واسطے اوسکے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہی موجودات وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی مخلوقات وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ اور رنج و مصیبت ہی واسطے نہ ایمان لانے والون کے جو قرآن کا ایمان نہین لاتے مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝ عذاب سخت سے جو اونھین پہونچیگا اَلَّذِيْنَ کافر وہ لوگ ہین جو جہالت کی وجہ سے يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا دوست رکھتے ہین اور بہتر جانتے ہین زندگی دنیا کو عَلَى الْاٰخِرَةِ آخرت پر وَيَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہین لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی لوگون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآن کا ایمان لانے سے منع کرتے ہین وَيَبْغُوْنَهَا اور ڈھونڈھتے ہین راہ حق کے واسطے عِوَجًا کجی یعنی کہتے ہین کہ یہ راہ ٹیڑھی ہی یہ راہ چلنے والے منزل مقصود کو نہین پہونچتے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو ان صفتون سے موصوف ہی فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝ گمراہی مین ہی حق سے دور بعید حقیقت مین ضلال کی صفت ہی ضلال کو بعید کے ساتھ وصف کرنا اسناد مجازی کے قبیل سے ہی زاد المسیر مین لکھا ہی کہ قریش کہتے تھے کہ جتنی کتابین نازل ہوئین سب عجمی زبانون مین نازل ہوئین یہ کیا بات ہی کہ محمد پر جو کتاب نازل ہو رہی ہی وہ عربی زبان مین اوترتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے مِنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ مگر اوسکی قوم کی زبان کے ساتھ یعنی جس قوم مین سے وہ رسول تھا اور

جسمین پیدا ہوا اور جنپر مبعوث ہوا اسواسطے کہ ہر پیغمبر کو پہلے اپنے قرابت والون کو دعوت اور ہدایت کرنا چاہیے تو حق تعالی نے
سب انبیا کو اونکی قوم کی زبان کے ساتھ اونکی قوم مین بھیجا لِیُبَیِّنَ لَهُمْ تاکہ بیان کرے قوم کے لوگون کے واسطے اوامر اور
نواہی اور وہ لوگ سمجھ لیں اور یہ عذر نہ کرین کہ ہم اس نبی کی بات نہین سمجھتے اور بعضون نے یہ بھی کہا ہی کہ قومہٖ کی ضمیر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہی اسواسطے کہ سب کتابین عربی زبان مین نازل ہوئین اور جبرئیل علیہ السلام نے
ہر قوم کے نبی پر اوس قوم کے سمجھنے کو اوسی کی زبان مین ترجمہ کر دیا اور لباب مین اس آیت کے یہ معنی لکھے ہین کہ ہمنے ہر رسول کو
اوسی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا جس قوم پر وہ رسول مبعوث ہوا اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمنے تمھین تمھاری قوم کی زبان کے
ساتھ اور سب لوگون پر بھی مبعوث کیا اور جو شخص یہ بات کہے کہ جو پیغمبر مختلف امتون کی ہدایت کے واسطے مبعوث ہی تو چاہیے کہ جتنی
امتون پر مبعوث ہی اونمین سے ہر امت کی زبان کے موافق اوس رسول پر ایک ایک کتاب نازل ہوتی اوسکے جواب مین علما نے
یہ کہا ہی کہ زبانون کے اختلاف سے الفاظ مختلف ہو جاتے اور جب لغت کے الفاظ اور معانی ایک ... امتون کی زبان ... موافق
نہین ہین ... اونھین سکھلانے اور سمجھانے مین بڑی کوشش کرنا پڑتی ہی اور اس کوشش کی ... کی زبان پر ایک
کتاب نازل ہوتی تو اس کوشش کا فضل ضائع ہو جاتا اور اوس کتاب الٰہی سے جو علوم شارح ... ہین ... مہم
رہجاتے تو اوس کتاب کا ایک ہی لغت مین نازل ہونا محض فضل اور عین حکمت ہی فَيُضِلُّ اللّٰهُ ... گمراہ کرتا ہی ... مَن
يَشَاءُ جسے چاہتا ہی یعنی چھوڑ دیتا ہی تاکہ وہ گمراہ ہو جائے وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ اور ہدایت کرتا ہی جسے چاہتا ہی یعنی ہدایت کی
توفیق دیتا ہی وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ ہی غالب اپنے حکم مین الْحَكِيمُ ۝ درست کام ... کہ ... کو گمراہ کرتا اور ... ہدایت فرماتا
حکمت کی رو سے ہی وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ اور بیشک بھیجا ہمنے موسی کو بِآيَاتِنَا اپنی قدرت کی دلیلون کے ساتھ یا کھلے ہوے
معجزات کے ساتھ جیسے عصا اور ید بیضا اور کہا ہمنے أَنْ أَخْرِجْ یہ کہ نکال قَوْمَكَ اپنی قوم کو کہ بنی اسرائیل ہین مِنَ الظُّلُمَاتِ
تاریکیون سے جہالت اور شبہے کی إِلَى النُّورِ طرف روشنی علم اور یقین کے یا قوم قبط جنپر تو مبعوث ہوا اونھین کفر کی تاریکی سے ایمان کی
روشنی مین نکال وَذَكِّرْهُمْ اور نصیحت کر اونھین بِأَيَّامِ اللّٰهِ اللہ کے دنون کے ساتھ یعنی اون دنون سے اونھین ڈرا ان دنون مین
حق تعالی نے اگلے کافرون پر عذاب نازل کیا یا بنی اسرائیل کو وہ دن یاد دلا جن دنون مین وہ اہل فرعون کے ہاتھ مین گرفتار تھے إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ یہ جو ہمنے بیان کیا ہی مین لَآيَاتٍ البتہ دلالتین ہین قدرت الٰہی پر لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے جو بلا پر صابر ہین
شَكُورٍ ۝ اور شکر کرنے والون کے لیے جو نعمتون پر شاکر ہین وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ اور یاد کر اوسے جب کہا تھا موسی نے لِقَوْمِهِ اپنی
قوم یعنی بنی اسرائیل کو اذْكُرُوا اے میری قوم یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ نعمتین اللہ کی جو انعام کیں اوسنے عَلَيْكُمْ تمپر إِذْ أَنجَاكُم جب نجات دی
تمھین مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے لوگون سے کہ يَسُومُونَكُمْ چکھاتے تھے تمھین سُوءَ الْعَذَابِ بری عذاب کی یعنی برے عذاب
تمپر کرتے تھے اور غلام بنا کر سخت کامون کا تمھین حکم کرتے تھے وَيُذَبِّحُونَ اور مار ڈالتے تھے أَبْنَاءَكُمْ تمھارے بیٹون کو اسواسطے کہ
نجومیون نے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ فرعون کی ہلاکت اوسکے سبب سے ہی وَيَسْتَحْيُونَ اور جیتے چھوڑتے تھے

نِسَآءَكُمْ تمھاری لڑکیان تاکہ اونکی عورتون کی خدمت کرین وَفِيْ ذٰلِكُمْ اور اوس محنت اور شدت مین بَلَآءٌ آزمایش تھی تمھاری مِّنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف سے یا اوس نجات مین حق تعالی کی طرف تمھارے لیے نعمت تھی عَظِيْمٌ بڑی اور بے نہایت وَاِذْ تَاَذَّنَ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اوسے کہ اطلاع کی اور آگاہی دی تمھین رَبُّكُمْ تمھارے رب نے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کروگے میری نعمتون پر تو لَاَزِيْدَنَّكُمْ ضرور زیادہ کرونگا مین تمھارے واسطے نعمت وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اور اگر ناشکری کروگے اوسپر تو اِنَّ عَذَابِيْ بیشک عذاب میرا لَشَدِيْدٌ البتہ سخت ہی ناشکرون پر اور عذاب کی سختی نعمت کا سلب ہوجانا ہی دنیا مین اور عقوبت واقع ہونا ہی عقبی مین شیخ عبد الرحمن سلمی ابو علی جورجانی سے نقل کرتے ہین کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ اگر شکر کروگے نعمت اسلام پر تو اوسے بڑھاکر ایمان کے رتبے پر ہم پہونچا دینگے اور اگر نعمت ایمان پر شکر کروگے تو زیادہ کرینگے ہم احسان اور اگر احسان پر شکر کروگے تو زیادہ کرینگے ہم معرفت اور اگر معرفت پر شکر کروگے تو مقام وصلت پر ہم تمھین پہونچا دینگے اور اگر اوسکا شکر کروگے تو بلند کرینگے ہم تمھین مرتبۂ قربت پر اور اوسپر شکر کرنے سے تمھین ہم انس و مشاہدے کی خلوتگاہ مین داخل کرینگے اور اس کلام حقائق اعلام سے معلوم ہوتا ہی کہ شکر درجات اعلی پر ترقی کرنے کا زینہ ہی مثنوی معنوی شکر نعمت نعمتت افزون کند ✤ کس زبان بر شکر گفتن چون کند ✤ شکر باشد دفع علتہاے دل ✤ سود دارد شاکر از سوداے دل ✤ وَقَالَ مُوْسٰىٓ اور کہا موسیٰ نے کہ اے میری قوم اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ اگر کافر ہوگے یا ناشکری کروگے تم وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا اور جو کوئی ہی زمین مین وہ سب آدمی اور جن فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ تو یقینی خدا بے نیاز ہی تم سب کی عبادت اور شکر سے حَمِيْدٌ تعریف کیا گیا ہی بغیر اسکے کہ خلق اوسکی تعریف کرے یعنی خلق ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ اوسکی نعمت کا شکر کر رہی ہی اور سب چیزون کی زبانین اوسکی تسبیح مین جاری ہین بیت بذکرش جملہ موجودات گویا ✤ ہمہ او را ز روے شوق جویا ✤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہین آئی تمھارے پاس یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قول کا تتمہ ہی یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے کے لوگون کے ساتھ حق تعالی کا نیا کلام ہی فرماتا ہی کہ کیا نہین آئی تمھارے پاس یعنی آئی نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ خبر اون لوگون کی جو تم سے قبل تھے قَوْمِ نُوْحٍ قوم نوح علیہ السلام کی وَّعَادٍ اور قبیلہ عاد وَّثَمُوْدَ اور قوم ثمود وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور وہ لوگ جو اونکے بعد تھے لَا يَعْلَمُهُمْ نہین جانتا اونکی گنتی کثرت کے سبب سے کوئی اِلَّا اللّٰهُ مگر خدا تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے عرب اور عجم مین سے بہت امتین ہلاک کردین اور اونکے آثار اور نشان مٹادیے کہ خدا کے سوا اور کسیکو اونپر اطلاع نہین اور معالم مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ عدنان اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے درمیان تیس قرن گذرے اون قرنون مین جو لوگ تھے اونکی خبر اللہ جل شانہ کے سوا اور کسیکو نہین جَآءَتْهُمْ آئے اگلے لوگون کے پاس رُسُلُهُمْ اونکے رسول بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ کھلی ہوئی دلیلون کے کہ اللہ جل شانہ کی کتابین تھین یا اون رسولون کے معجزے فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ پھر پھیرے اون لوگون نے اپنے ہاتھ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ اپنے مونھون مین یعنی امتون کے غصے کے مارے اپنے ہاتھ اپنے دانتون سے کاٹے یا تعجب کے سبب سے اپنے ہاتھ اپنے مونھون پر رکھے یا اپنی اونگلیان اپنے مونھ پر رکھکر اشارے سے کہا کہ چپ رہو اور بعضون نے کہا کہ اپنے ہاتھ رسولون کے مونھون پر رکھے کہ بات نہ کرو وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا اور کہا اونھون نے کہ ہم ایمان نہین لائے بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

ع ۱۶

معانقۃ عند المتقدمین

اوس چیز کا کہ تم بھیجے گئے ہو اوسکے ساتھ اپنے زعم میں وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ اور یقینی ہم شک میں ہیں مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اوس چیز سے
کہ پکارتے ہو تم ہمیں اِلَيْهِ اوسکی طرف کہ وہ توحید اور ایمان ہی مُرِيْبٍ ایسا شک کہ بدگمان کرنے والا ہی یعنی شک کے ساتھ رسولوں پر
فاسد غرضوں کی تہمت بھی رکھتے تھے قَالَتْ رُسُلُهُمْ کہا اونکے رسولوں نے کہ ہم تمہیں خدا کی طرف بلاتے ہیں اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ
کیا اللہ کے ہونے میں شک ہی حال آنکہ اوسکے ہونے پر دلیلوں کی کثرت کی وجہ سے اوسکے ہونے میں شک کی مجال نہیں رہی فَاطِرِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ایسا خدا کہ پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا ہی يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ پکارتا ہی تمہیں ایمان کی
طرف تاکہ بخشدے تمہیں جب کہ ایمان لاؤ یعنی اگر ایمان لاؤ گے تو بخشدیگا مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ بعضے گناہ تمہارے یعنی وہ گناہ جو ایمان
لانے کے قبل تم سے سرزد ہوے وَيُؤَخِّرَكُمْ اور تاکہ تاخیر کرے اور عذاب نہ کرے بلکہ مہلت دے تمہیں اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت
نام لیے گئے تک کہ تمہاری عمروں کا اخیر وقت ہی قَالُوْٓا بولے وہ لوگ رسولوں کے جواب میں کہ اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا مگر آدمی مثل ہمارے صورت اور ہیئت میں اور ظاہر کی رو سے تمہیں ہم پر کچھ فضیلت نہیں تو ہم میں سے تم نبوت کے ساتھ
کیوں خاص کیے گئے تُرِيْدُوْنَ تم جانتے ہو اَنْ تَصُدُّوْنَا یہ کہ باز رکھو ہمیں پیغمبری کا دعوی کرکے عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اوس سے
کہ تھے پوجتے اٰبَآؤُنَا باپ ہمارے بتوں کو فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ پس لاؤ کوئی دلیل مُّبِيْنٍ ظاہر اپنے دعوے کی صحت پر
یا فضیلت نبوت اور مرتبہ رسالت کے ساتھ اپنے مستحق ہونے پر گویا کہ وہ کافر معجزہ دیکھتے تھے اور اعتبار نہ کرتے تھے اور ضد
اور عداوت کے مارے اور معجزات کی فرمایش کرتے تھے جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے معاندوں کا حال تھا
قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ کہا اونسے اونکے رسولوں نے کہ اِنْ نَّحْنُ نہیں ہیں ہم اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مگر آدمی مثل تمہارے
یعنی یہ بات ہم مسلم رکھتے ہیں کہ ہم تمہاری جنس سے ہیں وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ اور مگر خدا احسان رکھتا ہی نبوت کی نعمت اور رسالت کی
کرامت کے سبب سے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جسپر چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں میں سے وَمَا كَانَ لَنَآ اور نہیں ہی واسطے ہمارے
اور نہیں قدرت رکھتے ہیں ہم اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ یہ کہ لائیں ہم تمہارے واسطے کوئی دلیل یعنی جو معجزہ تم مانگتے ہو اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ مگر حکم الٰہی اور اوسکی مشیت سے یعنی ہم اپنی طرف سے بے خدا کے چاہے کوئی کام نہیں کرسکتے نظم ناتوانی وعجز لازم ماست
قدرت واختیار از آن خداست کار ما را بحکم راست کند او تواناست ہرچہ خواہت کند وَعَلَى اللّٰهِ اور خدا پر فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے وَمَا لَنَآ اور کیا ہی ہمیں یعنی ہمیں کیا عذر رہی اَلَّا نَتَوَكَّلَ اس بات میں کہ نہ توکل
کریں ہم عَلَى اللّٰهِ خدا پر وَقَدْ هَدٰىنَا حال آنکہ ہدایت کی اوسنے ہمیں سُبُلَنَا راہیں سیدھی یعنی وہ راہ جس سے ہم اوسے
پہچانتے ہیں اور یہ بات جانتے ہیں کہ سب کام اوسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں وَلَنَصْبِرَنَّ اور قسم خدا کی کہ صبر کرینگے ہم عَلٰى مَآ
اٰذَيْتُمُوْنَا اوسپر جو کہ ایذا دیتے ہو تم ہمیں تکذیب اور مخالفت کرکے وَعَلَى اللّٰهِ اور اللہ پر فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ چاہیے کہ
ثابت رہیں توکل میں متوکل لوگ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگوں نے جو کافر تھے لِرُسُلِهِمْ اپنے رسولوں کو کہ
لَنُخْرِجَنَّكُمْ ضرور نکالدینگے ہم تمہیں مِّنْ اَرْضِنَآ اپنے دیار کی زمین سے اَوْ لَتَعُوْدُنَّ یا یہ کہ پھر آؤ یعنی ہمارے ساتھ

موافقت کرو فِي مِلَّتِنَا ہماری ملت دین میں یا اوس قوم مین سے جو لوگ ایمان لائے تھے اونکا اونکے طریقے پر پھر جانا مراد ہو فَاَوْحٰٓى
اِلَيْهِمْ تو وحی کی اون رسولون کی طرف رَبُّهُمْ اونکے رب نے اور قسم کھائی کہ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ضرور ضرور ہلاک کر دینگے ہم
ظالمون یعنی کافرون کو وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ اور ضرور بالضرور ساکن کر دینگے ہم تمہین اونکی زمین پر مِنْۢ بَعْدِهِمْ اونکو
ہلاک کرنے کے بعد ذٰلِكَ یہ امر مقرر اور یہ وعدہ سچ ہی لِمَنْ خَافَ اوس شخص کے واسطے جو ڈرے مَقَامِيْ کھڑے ہونے سے
میرے حکم کے مقام پر یعنی اس بات سے ڈرے کہ اوسے وہان ٹھہراوینگے جہان قیامت کے دن مین بندون پر حکم کرونگا وَخَافَ
وَعِيْدِ اور اوسکے واسطے جو ڈرتا ہے میرے عذاب کی وعید سے وَاسْتَفْتَحُوْا اور فتح چاہی رسولون نے یعنی دشمنون کے ہلاک
ہونے پر خدا سے مدد مانگی یا اپنے اور دشمنون کے درمیان مین حکم اخیر مانگتے تھے یا انبیا اور امتین ملکر حکم چاہتے تھے کہ ہم مین سے جو کوئی
باطل پر ہو اوسپر عذاب نازل ہو حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا انبیا اور مومنون نے نجات پائی وَخَابَ اور نا امید اور بے نصیب ہو گیا نجات
پانے سے كُلُّ جَبَّارٍ ہر سرکش عَنِيْدٍ جھگڑا کرنے والا حق کے ساتھ یا موہنہ پھیرنے والا اوسکی طاعت سے مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ
جَهَنَّمُ پیچھے سے اوسکے دوزخ ہی یعنی حشر کے دن اوسکی رجوع دوزخ کی طرف ہوگی اسطرح کہ اوسے دوزخ مین ڈالدینگے
وَيُسْقٰى اور پلایا جائیگا مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ اوس پانی پیپ ملے ہوئے مین سے جو پیپ دوزخیون کے بدن سے ٹپکیگی
اور بعضے کہتے ہین کہ پانی پیپ کا سا ہوگا يَّتَجَرَّعُهٗ تکلیف اور مصیبت کے ساتھ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اوسے وَلَا يَكَادُ
يُسِيْغُهٗ اور نہ سکیگا کہ حلق سے اوتارے اوسے کڑواہٹ اور سڑاہند کے مارے وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ اور آتی ہوگی تکلیف
اور شدت موت کی مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ہر جگہ سے یا ہر جانب سے اوسکے اعضا مین سے یہانتک کہ ہر ہر رونگٹے مین اور اونگلیون کی جڑ سے
وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ اور نہین ہی وہ مردہ یا مرنے والا کہ مر کے آرام پا جائے عین المعانی مین لکھا ہی کہ اوسکی روح حلقوم مین
اٹکی ہوگی نہ نکلجائیگی کہ وہ کمبخت مرجائے اور نہ تمام بدن مین پھیل جائیگی کہ زندہ رہے بلکہ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى کے حکم کے موافق
موت اور زندگی کے درمیان مین تڑپ تڑپ کے گذارتا ہوگا وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ اور اوسکے پیچھے ہی اس مصیبت کے علاوہ
عَذَابٌ غَلِيْظٌ عذاب سخت یعنی اوس سے بھی بدتر اور وہ دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بیان کیا جاتا ہی اوسمین سے مثل ہی اون لوگون کے اعمال کی جو کافر ہوئے بِرَبِّهِمْ اپنے رب کے ساتھ اور اوسکی مثل یہ ہی کہ اَعْمَالُهُمْ
عمل اونکے كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ مانند خاکستر کے ہین کہ زور سے چلے بِهِ الرِّيْحُ اوسپر ہوا فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ آندھی والے دن
عصوف کے معنی شدت سے ہوا چلنا ہی اور زمانے کو اوسکے ساتھ وصف کرنا نہایت مرتبے کا مبالغہ ہوتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ کافرون کے
عمل جو ظاہر مین اچھے معلوم ہوتے ہین جیسے رشتہ داری کا نباہ اور عزیزون سے میل رکھنا اور لونڈی غلام آزاد کرنا اور مہمانون کا
اعزاز و اکرام اور ایسے کام خاک کے ڈھیر کے مانند ہین کہ اوسپر آندھی چلے اور ہوا اوسکو اوڑا کر دور دور پراگندہ کر دے تو کوئی اوس
خاک کو پھر جمع نہین کرسکتا اور اوس سے نفع نہین اوٹھا سکتا اسی طرح قیامت کے دن لَا يَقْدِرُوْنَ قادر نہونگے کافر
مِمَّا كَسَبُوْا اوسمین سے جو اونھون نے کمائی کی ہی دنیا مین عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر اسواسطے کہ وہ ضائع ہو گئی ہوگی

جیسے پراگندہ خاکستر پس اوسکے ثواب کا اثر مطلق نہ ظاہر ہوگا ذٰلِكَ وہ اونکی سمجھ کہ ہمنے نیکی کی ہے هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ○
وہ گمراہی دور ہی یعنی راہ حق سے نہایت دور ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تونے ای دیکھنے والے یا نہین جانا تونے ای جاننے والے
اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ نے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ ایسی وجہ پر کہ حق ہی پیدا کرنے مین
اِنْ يَّشَاْ اگر چاہے تو يُذْهِبْكُمْ لیجاوے تمہین ای اہل مکہ اور معدوم کردے وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ اور لائے خلق نئی
تمہاری جگہ پر جو کفر اور تکذیب مین تمہارے مثل نہو وَمَا ذٰلِكَ اور نہین ہے تمکو معدوم کرنا اور نئی خلق پیدا کرنا عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ○
اللہ پر دشوار اسواسطے کہ وہ قادر بالذات ہے اور اوسکی قدرت ایسی نہین کہ ایک مقدور کے ساتھ ہو دوسرے کے ساتھ نہین بلکہ سب کے ساتھ
اوسکی قدرت یکسان ہے شعر کار اگر دشوار گر آسان بود ✤ پیش قدرت جملگی یکسان بود ✤ وَبَرَزُوْا اور ظاہر ہوگئے صیغہ ماضی کے ساتھ لانا
تحقق وقوع کے واسطے ہے ورنہ مراد یہ ہے کہ ظاہر ہونگے اور باہر نکلینگے اپنی قبرون سے لِلّٰهِ واسطے امر الٰہی کے اور اوسکے محاسبے کے لیے
جَمِيْعًا سب لوگ کافر اور مسلمان فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا پھر کہینگے عاجز کافر یعنی تابع اور سفلے لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اون لوگون سے
جنھون نے تکبر کیا رؤسا اور اشراف قوم مین سے یعنی اون کافرون سے جن کافر پیشواؤن کی پیروی کی ہوگی اونسے کہینگے کہ اِنَّا كُنَّا بیشک
ہم تھے لَكُمْ تَبَعًا تمھارے تابع رسولون کی تکذیب کرنے اور اونکے حکم سے مونھ پھیرنے مین فَهَلْ اَنْتُمْ پھر کچھ ہو تم مُّغْنُوْنَ
عَنَّا دفع کرنے والے ہمسے مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز یعنی دنیا مین ہمنے تمھاری پیروی کی اب یہان
ہمپر جو عذاب الٰہی ہے اسمین سے تم کچھ تو دفع کرو قَالُوْا کہینگے وہ متکبر کافرون کے پیشوا عذر خواہی کے طور پر کہ لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اگر
ہدایت کرتا ہمین اللہ عذاب سے نجات پانے کی راہ تو لَهَدَيْنٰكُمْ ط ضرور ہم بھی تمہین وہ راہ بتا دیتے مگر یہان تو نجات کی راہ مسدود
اور اس درگاہ مین ہماری شفاعت مردود ہے وہ بیچارے مایوس ہوکر کہینگے کہ آؤ ہم تم ملکر روئین پیٹین چیخین چلائین شاید حق تعالیٰ ہمپر
کوئی دروازہ کھولے اور نجات کی راہ ہمین بتا دے پھر پانسو برس تک چلایا کرینگے اور کچھ فائدہ نہوگا پھر کہینگے کہ آؤ صبر ہی کرین شاید صبر کی
کنجی سے فرحت کے دروازے کھلین پانسو برس تک صبر کیے بیٹھے رہینگے تو بھی نجات کی خوشخبری اونھین نہ پہونچیگی پھر کہینگے کہ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ
برابر ہے ہمپر اَجَزِعْنَآ اگر چلائین ہم اور بے صبری کرین اَمْ صَبَرْنَا یا ہم صبر کرین یعنی کسی بات سے فائدہ نہین ہوتا نہ بے صبری
نہ صبر سے مَا لَنَا نہین ہے ہمین مِنْ مَّحِيْصٍ ○ کوئی بھاگنے کی جگہ اور پناہ عذاب دوزخ سے وَقَالَ الشَّيْطٰنُ
اور کہیگا شیطان لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اوسوقت جب فیصل کیا جائیگا کام یعنی جب خلق کا حساب کرکے حکم الٰہی نافذ ہوگا
کہ جنت والے جنت مین آئین اور دوزخ والے دوزخ مین جائین تو سب دوزخی مجتمع ہوکر ابلیس کو ملامت کرینگے
اور ابلیس آگ کے منبر پر چڑھکر کہیگا کہ ای شقی آدمیو اور ای مجھے ملامت کرنے والو اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ بیشک اللہ نے
وعدہ دیا تھا تمھین وَعْدَ الْحَقِّ وعدہ سچا کہ حشر ہوگا جزا دیجائیگی وَوَعَدْتُّكُمْ اور مین نے وعدہ دیا تھا تمھین
جھوٹا وعدہ کہ نہ قیامت ہے نہ حساب اور اگر بالفرض ہو بھی تو بت تمھاری سفارش کرینگے فَاَخْلَفْتُكُمْ ط تو مین نے
اولٹا وعدہ دیا تھا تمھین خلف وعدہ بیان کرنے کو خلف کہتے ہین یعنی آج ظاہر ہوا کہ مین نے جھوٹ کہا تھا وَمَا كَانَ لِيَ

ع ۹

اور نہ تھا مجھے عَلَيْكُمْ تم پر مِّنْ سُلْطٰنٍ کچھ تسلط کہ تم پر زبردستی کرتا کفر اور گناہ کرنے کے واسطے یا میرے پاس اپنا قول سچے ہونے کی
کوئی دلیل نہ تھی اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ مگر یہ کہ میں نے تمھیں پکارا وسوسہ اور فریب دیکر نے دلیل اور حجت کے فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ
پھر تمنے میرا پکارنا قبول کر لیا جھٹ پٹ نے تامل اپنا انجام کچھ نسوچا فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ تو نہ ملامت کرو مجھے فقط وسوسہ ڈالنے
اسواسطے کہ میں تو تمھارا دشمن تھا یہ ذراسی بات جو میں نے تمھارے ساتھ کی اسکے سبب سے ملامت کا مستحق نہیں ہوں اسواسطے
کہ ایک دشمن تو دوسرے دشمن کے حق میں وہ برائی کرتا ہی جس سے بڑھکر کوئی برائی نہو وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور ملامت کرو
اپنی ذاتوں کو کہ تمنے میری فرمانبرداری کی اور حق تعالی نے جو یہ فرمایا تھا کہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ یہ تمنے نہ سنا مَآ اَنَا
بِمُصْرِخِكُمْ نہیں ہوں میں رہائی دینے والا اور فریاد کو پہونچنے والا تمھارا کہ عذاب سے تمھیں بچاؤں وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ
اور تم نہیں ہو چھوڑانے والے اور فریادرس میرے اِنِّيْ كَفَرْتُ بیشک میں آج کافر ہو گیا بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ بسبب
اوسکے کہ شریک کرتے تھے تم مجھے خدا کا فرمانبرداری میں مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے دنیا میں یعنی تمنے جو شرک کیا تھا اوس سے
اب میں بیزار ہو گیا اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بیشک ظالم یعنی مشرک لوگ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ واسطے اونکے عذاب دردناک
ہمیشہ رہنے والا ہی وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اور داخل کیے جائینگے وہ لوگ جو اٰمَنُوْا ایمان لائے اوسکا جو کچھ خدا کے پاس سے آیا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھوں نے کام اچھے مقبول جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اوسکے درختوں کے نیچے سے نہریں خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے ہونگے اوسمیں اور مسلمانوں کو جنت میں داخل کرنے والے
فرشتے اونھیں بڑے اعزاز واکرام سے جنتوں میں لائینگے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اپنے رب کے اذن اور حکم سے تَحِیَّتُهُمْ ملائکہ کی
دعا ملاقات کے وقت اونپر فِیْهَا جنت میں یا اونکی خود ایک دوسرے کو دعا سَلٰمٌ ۝ سلام ہوگا کہ آفتوں سے سلامت رہنے پر
دلالت کرنے والا ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تونے یہ خطاب ہر شخص کی طرف ہی جو خطاب کا مستحق ہو فرماتا ہی کہ کیا نہیں دیکھا اور
نہیں جانا تونے اے دیکھنے جاننے والے بندے کہ تمھارے مومنوں کے سمجھانے کو کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کیونکر بیان کی
اللہ نے مثل اور کر دیا كَلِمَةً طَیِّبَةً کلمۂ طیبہ کو کہ کلمۂ توحید ہی یا دعوت اسلام كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ مثل درخت پاکیزہ کے کہ وہ
درخت خرما ہی یا اور کوئی درخت جنت میں ہی اَصْلُهَا ثَابِتٌ اوسکی جڑ زمین میں مضبوط ہی وَّفَرْعُهَا اور اوسکی شاخ فِی
السَّمَآءِ ۝ بلندی میں ہی تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا دیتا ہی اپنا میوہ كُلَّ حِیْنٍ ہر وقت جب خدا اسے میوہ دینے کا حکم کیا اور اوس
تقدیر پر کہ وہ خرمے کا درخت ہو علما نے کہا ہی کہ حین چھ مہینے ہیں کہ کلی آنے سے پکجانے اور کاٹ لینے تک یعنی اتنی
مدت میں گدر پختہ تر خرمے سے نفع دیتا ہی بِاِذْنِ رَبِّهَا اپنے رب کے ارادے اور پیدا کرنے سے وَیَضْرِبُ
اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اور دیتا ہی اللہ مثالیں یعنی بیان کرتا ہی لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝
چاہیے کہ وہ نصیحت پائیں اسواسطے کہ مثل معنی کی صورت بناتا ہی فہم کے آئینہ پر اور معقول کو محسوس کے قریب کر دیتا ہی
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ اور مثال ناپاک بات کی کہ وہ کلمۂ کفر ہی یا بت پرستی کی طرف بلانا كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةٍ

مانند درخت ناپاک کے ہی جیسے اندرائن کہ تلخ اور بدبو اور اچھی طبیعتون کو مکروہ معلوم ہوتا ہی اور خباثت اور کراہت کے ساتھ
اِجْتُثَّتْ جنبش دیا گیا اور کاٹا اور اوکھاڑا گیا ہی مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ زمین کے اوپر سے مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝
نہین ہی اوسے ثبات اور استحکام یعنی نہ تو اوسکی جڑ زمین کے اندر ہی نہ اوسکی شاخ ہوا مین بیت نہ بیخے کزان باشد اورا مدار ✤ نہ شاخے
کہ گرد و ازان سایہ دار ✤ گیا ہیست افتادہ بر روے خاک ✤ پریشان وے حاصل خارناک ✤ ایمان کا درخت کہ اوسکی جڑ تو مومن کے
دل مین جمی ہوئی ہی اور اوسکے اعمال اعلیٰ علّیین کی طرف بلند ہین اور اوسکا ثواب ہر وقت مومن کو پہونچتا ہی حق تعالی نے اس
درخت ایمان کو خرمے کے درخت سے مثال دی کہ اسکی جڑ بھی اپنی جگہہ مین جمی ہوئی ہی اور شاخ اوپر کو چلی جاتی ہی اور اوسکا فائدہ
ہر وقت خلق کو پہونچتا ہی اور کلمۂ کفر اور بت پرستی کہ محض بے دلیل ہی کافر مقلد کا دل اوسپر ثبات نہین رکھتا اور ایسا کام بھی اوس سے
صادر نہین ہوتا جو مقبول ہو اوس کلمۂ کفر کو حق تعالی نے اندرائن کے درخت سے مثال دی کہ نہ تو اوسکی جڑ کو قرار ہی نہ شاخ کو اعتبار
قطعہ نہال سایہ ور شرع میوہ دار د ✤ چنان لطیف کہ بر ہیچ شاخسارے نیست ✤ درخت زندقہ شاخیست خشک بے سایہ ✤ کہ پیش
ہیچکس ش ہیچ اعتبارے نیست ✤ يُثَبِّتُ اللّٰهُ ثابت کرتا ہی خدا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور
استحکام دیتا ہی بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ سچی اور پکی بات کے ساتھ کہ دلیل یقینی سے اونکے نزدیک ثابت ہوئی اور اونکے دلون مین
جم گئی اور بعضون نے کہا ہی کہ قول ثابت کلمۂ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی کہ حق تعالی اوسپر مسلمانون کو ثابت رکھتا ہی فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا زندگی دنیا مین یہانتک کہ بلا اور فتنے کے زمانے مین صبر کرتے ہین اور توحید کے سیدھے ڈھرّے سے لغزش نہین کرتے
جیسے حضرت زکریا یحییٰ شمعون اور اونکے مثل و ر انبیا علیہم السلام اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ حق تعالی مومنون کو دنیا مین ثبات
دیتا ہی یعنی موت کے وقت ثابت رکھتا ہی نہایت کہ اونکا خاتمہ کلمے ہی پر ہوتا ہی وَفِي الْاٰخِرَةِ اور ثابت رکھیگا اونھین اوس
گھر مین کہ آخرت کی منزلون مین سے پہلی منزل ہی تاکہ منکر نکیر کے سوال کا جواب باصواب دین اور بعضون نے دنیا سے قبر مراد لی ہی اور
آخرت سے وہ مقام اور موقف جہان اعمال سے سوال ہوگا وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ اور چھوڑ دیتا ہی خدا ظالمون کو تاکہ کلمۂ توحید کی
طرف وہ راہ نہ پائین نہ دنیا مین اور نہ قبر مین سوال کے وقت وَيَفْعَلُ اللّٰهُ اور کرتا ہی اللہ مَا يَشَآءُ ۝ جو کچھ چاہتا ہی کسی قوم کو ثابت
رکھتا ہی کسی کو اوسی کے حال پر چھوڑ کر راہ توحید نہین دکھاتا ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگون کی طرف جنھون نے
بَدَّلُوْا بدل دیا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا شکر نعمت الٰہی کو کفران کے ساتھ یعنی جنھون نے شکر کی جگہہ پر کفر کیا یا نفس نعمت کو کفر سے
بدلا یعنی جب کفران نعمت کیا تو وہ نعمت اونسے سلب کر لیگئی اور کفر کے سوا اونھین کچھ نہ ہاتھ لگا ان لوگون سے اہل مکہ مراد ہین اسواسطے
کہ حق تعالی نے اونھین اپنے حرم کا ساکن کیا اور رزق کے دروازے اونپر کھول دیے جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کے
قدوم کی نعمت سے اونھین سرفراز کیا اور اونھون نے ناشکری کی اور اوس نعمت کی قدر نہ جانی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی تکلیف دی کہ آپنے
مکۂ معظمہ سے ہجرت کی آخر وہ ناشکرے کافر سات برس تک قحط کی مصیبت مین مبتلا ہو کر عاجز ناچار ذلیل خوار ہوے اونمین سے بعضے تو جنگ
بدر مین قتل اور مغلوب ہوے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہی کہ اس قوم سے دو قبیلے مراد ہین

ع

کہ قریش کے سب قبیلون سے زیادہ وہ بدکار اور فاجر تھے یعنی بنو مغیرہ اور بنو امیہ کہ اونھون نے خدا کی نعمت کو بدل دیا وَاَحَلُّوْا
قَوْمَهُمْ اور اوتارا اپنی قوم کو یعنی تابعون کو دَارَ الْبَوَارِ ہلاکت کے گھر مین جَهَنَّمَ یہ اوسکا عطف بیان ہی یعنی دار البوار
جہنم ہی يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اوسمین وَبِئْسَ الْقَرَارُ اور بری ٹھہرنے کی جگہ ہی دوزخ وَجَعَلُوْا اور ٹھہرائے
لِلّٰهِ اللہ کے واسطے اَنْدَادًا بہت سے مثل یعنی عبادت مین کہ اونکی پرستش کی یا نام رکھنے مین کہ اونکا نام الہ رکھا لِيُضِلُّوْا تاکہ
گمراہ کردین لوگون کو عَنْ سَبِيْلِهٖ راہ خدا سے کہ طریق توحید ہی قُلْ تَمَتَّعُوْا کہہ کہ فائدہ اوٹھالو اپنی آرزون سے یا بتون کی
پرستش مین عمر گذار لو یہ تہدید ہی یعنی دو چار روز ایسا کرلو فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ پھر بیشک پھر جانا تمھارا اِلَى النَّارِ آتش دوزخ کی
طرف ہی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی حکم کر لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا میرے اون بندون سے جو ایمان لائے ہین
اسطرح پر کہ نماز پڑھو خرچ کرو يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ تاکہ وہ تیرے حکم سے نماز پڑھین وَيُنْفِقُوْا اور خرچ کرین مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
اوسمین سے جو دیا ہی ہمنے اونھین سِرًّا خرچ کرنا پوشیدہ اس سے صدقہ نفل مراد ہی وَّعَلَانِيَةً اور علانیہ اس سے زکوۃ مراد ہی اسواسطے
کہ نفل مین چھپانا اور فرض مین ظاہر کرنا انسب ہی خلاصہ یہ ہی کہ میرے بندون سے کہہ تاکہ وہ نماز پڑھین زکوۃ دین مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ پہلے اس سے کہ آئے يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وہ دن جسمین خرید فروخت نہوگی تاکہ جسنے کمی کی ہی وہ وہان کوئی چیز مول لیکر اپنی
کمی پوری کرسکے وَلَا خِلٰلٌ اور اوسدن کوئی دوست بھی نہوگا کہ دوستون سے نفع طلب کرسکے بلکہ اکثر دوست دشمن
ہوجائینگے اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آسمان اور
زمین وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً اور بھیجا آسمان سے پانی یعنی مینہ فَاَخْرَجَ بِهٖ پھر نکالی اوس پانی کے سبب سے
مِنَ الثَّمَرٰتِ میوون مین سے رِزْقًا لَّكُمْ روزی تمھارے واسطے کہ اوس سے گذارا کرو وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ اور مسخر
کردی تمھارے واسطے کشتی لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ تاکہ چلے دریا مین بِاَمْرِهٖ اوسکے حکم سے جہان تم چاہو وَسَخَّرَ لَكُمُ
الْاَنْهٰرَ اور مسخر کردین تمھارے واسطے نہرین پانی کی یعنی تیار کردین تمھارے فائدے اوٹھانے اور صرف مین لانے کو
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کردیا تمھارے واسطے آفتاب ماہتاب کو دَاۗىِٕبَيْنِ اوس حال پر کہ ہمیشہ سیر کرنے والے ہین
یا اپنے پھرنے اور روشنی دینے مین کوشش کرتے ہین اور اوسمین کچھ فتور اور قصور نہین رکھتے وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
اور مسخر کردیا تمھارے واسطے رات اور دن کو کہ ایک دوسرے کے پیچھے پہونچتے ہین ایک تو سونے اور راحت کے واسطے اور ایک کمائی
اور معیشت کیلیے وَاٰتٰىكُمْ اور دیا تمھین مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ اوسمین سے جو کچھ نہین چاہا تمنے اور جو کچھ چاہا تمنے یعنی جس چیز کی
تمھین حاجت تھی مانگے اور بے مانگے تمھین عطا فرمائی وَاِنْ تَعُدُّوْا اور اگر گنا چاہو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمت الٰہی کو جو اپنے فضل و کرم
سے نہایت سے تمھین دی ہی تو لَا تُحْصُوْهَا نہ شمار کرسکوگے تم اوسے اور اوسے شمار کرنے کی تاب تم نہ لاؤگے سلمی قدس سرہ نے کہا ہی
کہ اس نعمت سے حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین مراد ہین کہ بہت بڑے شفیع اور بہت قریب واسطہ ہین خلق اور حق تعالی کے درمیان ہین
اور فی الحقیقہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفات کمال کا حصر اور آپکے انوار جلال وجمال کی تشریح تصور اور خیال مین آنے سے باہر

لا دوست اوسدن بعضے اونکے بعضونکے دشمن ہونگے

اور فکر و غور اوسکے ادراک مین نہین آتا ہی شعر ذروۂ قدر رفیع تو بہ ذی عقل راہ یابد و نی فہم پی برد ؏ اِنَّ الْاِنْسَانَ بیشک آدمی لَظَلُوْمٌ
ظالم ہی كَفَّارٌ ۝ ناشکرا ظلم کرتا ہی کہ اپنے شکر سے غافل ہی اور کفر کرتا ہی کہ منعم کی حقیقت سے جاہل ہی یا ظلوم ہی تکلیف مین بے صبری
اور شکایت کرتا ہی کفار ہی کہ نعمت مین بخل و خست کرتا ہی اور خیرات کا دروازہ نہین کھولتا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ اور یاد کر جب کہا
ابراہیم نے مناجات مین اپنی رَبِّ اجْعَلْ اے میرے رب کر دے هٰذَا الْبَلَدَ اس شہر مکہ کو اٰمِنًا امن کروہ اور خوف کی چیزون سے
وَّاجْنُبْنِیْ اور دور کر دے مجھے وَبَنِیَّ اور میرے بیٹون کو اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ اس سے کہ پوجین ہم بتون کو ابن عیینہ نے
کہا ہی کہ اسمعیل علیہ السلام کے بیٹون نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دعا کی برکت سے بت پرستی نہین کی بلکہ اونکے پاس
ایک پتھر تھا اوسکا دوار نام رکھا تھا اوسکے گرد گھومتے تھے اور کہتے تھے کہ خانۂ کعبہ پتھر کا ہی تو جہان کہین ہم پتھر نصب کرین وہ خانۂ کعبہ کے
قائم مقام ہی اور ابن عیینہ کا یہ قول عجیب ہی اور جمہور کے مخالف ہی اسواسطے کہ بیشبہہ قریش اولاد اسماعیل مین سے تھے اور اونکی بت پرستی
مشہور ہی رَبِّ اِنَّهُنَّ اے رب میرے بیشک بتون نے اَضْلَلْنَ گمراہ کر دیا كَثِیْرًا بہتون کو یعنی بت بہتون کی گمراہی کا سبب ہوے
مِّنَ النَّاسِ آدمیون مین سے فَمَنْ تَبِعَنِیْ پھر جو کوئی پیروی کرے میری میرے دین مین فَاِنَّهٗ مِنِّیْ تو وہ
بیشک مجھ سے ہی یعنی میری ملت والون مین سے ہی وَمَنْ عَصَانِیْ اور جو کوئی نافرمانی کرے میری اون امرون مین جو
نہی شرک کے علاوہ ہین فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ تو یقینی تو ہی بخشنے والا رَّحِیْمٌ ۝ مہربان یا قادر کہ اونھین بخشدے اور
رحم کرے اونپر توبہ کی توفیق دینے سے یا توبہ کے بعد رَبَّنَا اے رب میرے اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ تحقیق کہ مین نے بسائی مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بعضی
اپنی اولاد اس سے حضرت اسماعیل علیہ السلام مراد ہین اسواسطے کہ جب وہ حضرت ہاجرہ سے زمین شام مین پیدا ہوے تو سارہ خاتون
جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دوسری بی بی تھین اونھین رشک آیا اونھون نے حضرت ابراہیمؑ سے یہ بات کہی کہ میرا
جی چاہتا ہی کہ تم ہاجرہ اور اونکے بیٹے کو ایسی جگہ لیجاؤ جہان پانی اور آبادانی نہو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تامل کیا وحی آئی کہ جو سارہ
کہتی ہی ایسا ہی کر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام براق پر سوار ہوے اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل علیہما السلام کو بھی اوسپر سوار کر کے
تھوڑی دیر مین شام سے زمین حرم پر آئے اور مکۂ معظمہ کے میدان مین اونھین بے انیس اور بے رفیق چھوڑ دیا اور دعا کی کہ یا اللہ
مین نے ساکن کیا انھین بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ میدان بے کھیتی والے مین یعنی یہان پانی نہین کہ کھیتی کر سکین عِنْدَ
بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ پاس تیرے گھر کے کہ حرام کیا گیا ہی اوسمین شکار اور قتال یا اوسکی اہانت حرام ہی اور گھر سے بیت المعمور کی جگہ مراد ہی
ورنہ یہ دعا مانگتے وقت وہان گھر نہ تھا پھر مکرر دعا کی کہ رَبَّنَا اے رب ہمارے انھین مین نے اس مقام پر ساکن کیا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ
تاکہ قائم رکھین نماز اور تیری عبادت کرین فَاجْعَلْ پھر کر دے اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ دلون کو بعض لوگون کے کشش محبت کے سبب سے
تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ دوڑین انکی طرف حق تعالی نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا قبول کر لی اور اونکے پھر آنے کے تھوڑے دنون بعد چشمۂ زمزم
جبرئیل امین علیہ السلام یا اسمعیل علیہ السلام کے پاؤن کے اثر سے پیدا ہوا اور قبیلۂ جرہم نے وہان اقامت کی اور روز بروز لوگون کو اوس گھر کا
شوق زیادہ ہی ہی محقق لوگ اس بات پر ہین کہ اگر مِنَ النَّاسِ مین تبعیض کا مِن نہوتا تو روم فارس ہند ترک یہود نصارا سب حرم مین

ازدحام کرتے اور پروانے کی طرح اوس شمع کے جمال پر جلتے رہا عی آنراکہ جہان جمال باشد • گردل ہمہ جلال باشد • وانکس کہ بران جنان
جاے رہ عاشق نشود وبال باشد • اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ وَارْزُقْهُمْ اور روزی دے اس شہر والون کو
مِّنَ الثَّمَرٰتِ میوون سے لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○ شاید کہ وہ شکر کرین تیری نعمتون کا یہ دعا بھی قبول ہوئی باوجود اسکے
کہ مکہ میدان بے کھیت والا ہی مگر انواع و اقسام کے میوے وہان پیدا ہوتے ہین اور تفسیر انوار مین مذکور ہی کہ ربیع خریف جاڑے
گرمی کے میوے ایک دن مکہ معظمہ مین مل سکتے ہین اور چونکہ مکرر دعا کرنا تضرع اور نیاز کی دلیل ہی پھر ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ
دعا کی کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب اِنَّكَ تَعْلَمُ بیشک تو جانتا ہی مَا نُخْفِيْ جو کچھ پوشیدہ کرتے ہین ہم وَمَا نُعْلِنُ
اور جو کچھ علانیہ کرتے ہین یعنی تو ظاہر و باطن سب جانتا ہی وَمَا يَخْفٰى اور چھپی نہین ہی عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اللہ پر کوئی چیز
فِي الْاَرْضِ زمین مین وَلَا فِي السَّمَآءِ اور نہ آسمان مین اسواسطے کہ وہ علم ذاتی کے ساتھ عالم ہی اور اس علم کی نسبت
سب معلوم کے ساتھ یکسان ہی بیت • انچہ پیدا و انچہ پنہانست • ہمہ با دانش تو یکسانست • اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سب تعریف
اللہ کے واسطے ہی جسنے فضل سے اپنے وَهَبَ لِيْ بخشا اور عطا کیا مجھے عَلَى الْكِبَرِ بوڑھاپے پر یعنی جب مین بوڑھا اور
اولاد پیدا ہونے سے ناامید ہو گیا تو اوسنے مجھے دو فرزند عطا فرمائے اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اسماعیل جو ۹۹ برس کی یا ننانوے برس کی
عمر مین اور اسحاق نو ۹۹ برس کی یا ایک سو بارہ سال کی عمر مین اِنَّ رَبِّيْ تحقیق رب میرا لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ البتہ سننے والا اور
قبول کرنے والا ہی دعا کا ان کلمات مین اس بات کا اظہار ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کر کے خدا سے بیٹے مانگے تھے رَبِّ
اجْعَلْنِيْ اے رب میرے کر مجھے مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ قائم رکھنے والا نماز کا وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ اور میری اولاد کو بھی ہمیشہ نماز پڑھنے والا
رکھ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین ایک جماعت فطرت اسلام پر رہی اور قیامت تک
ہوتی رہیگی رَبَّنَا اے ہمارے رب کریم وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ اور قبول کرے دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ اے ہمارے رب بخشدے
مجھے وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کو اگر وہ ایمان لائین اونکے واسطے مغفرت کی دعا ممانعت کے قبل تھی اور اوسوقت تک
اونکے ایمان سے یاس نہوئی تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ ماں باپ سے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام مراد ہین وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
اور بخشدے مومنون کو یعنی جو تیرے پاس مومن آئے يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ جسدن قائم ہو حساب خلائق کا ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہی کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومن مراد ہین وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ اور ہرگز نہ گمان کر اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کو غَافِلًا بیخبر عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ○ اوس سے جو کرتے ہین ظالم یعنی اوس بات پر ثابت اور
مطمئن رہو جو تمھین معلوم ہوئی ہی کہ عذاب اونپر ہونے والا ہی اسواسطے کہ وہ بیشبہہ اونپر نازل ہوگا اور حاصل آیت یہ ہی کہ ایسی نہین
جانتے ہین کہ ظاہر مین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہی اور مراد آپکے غیر ہین اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ بکرنے نؤخرہم نون سے
متکلم کا صیغہ پڑھا ہی یعنی سوا اسکے نہین کہ ہم تاخیر کرتے ہین اونکے عذاب کی اور حفص نے یے سے غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی تاخیر
کرتا ہی اللہ اونکے عذاب کی لِيَوْمٍ تَشْخَصُ واسطے اوسدن کے کہ چڑھ جائینگی فِيْهِ الْاَبْصَارُ ○ اوسدن نظرین

ہولین دیکھنے سے مُهْطِعِیْنَ حال ہی اون نظر والے دوڑتے ہونگے یعنی اسرافیل علیہ السلام کی طرف کہ انھین عرصۂ حشر کی طرف
بلاتا ہے مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ سر اوٹھائے ہوئے لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ نہ پھرینگی اونکی طرف طَرْفُهُمْ اونکی آنکھین یعنی جیسے
ویسی ہی رہینگی ہونگی کہ وہ لوگ اپنے تئین نہ دیکھ سکینگے وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ اور اونکے دل خالی ہونگے فہم اور عقل سے
غلبۂ وحشت اور حیرت کی وجہ سے وَاَنْذِرِ النَّاسَ اور ڈرا لوگون کو یعنی اہل مکہ کو یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ
اوس روز سے جبکہ آئیگا اونپر عذاب اور وہ مرنے کا دن ہی یا قیامت کا روز فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا پھر کہینگے وہ لوگ جنھون نے
ظلم کیا شرک اور تکذیب کر کے کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب اَخِّرْنَا روک رکھ یعنی ہمارے عذاب مین تاخیر کر اور ہمین دنیا مین پھر بھیج اور
مہلت دے اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ایک وقت نزدیک تک نُّجِبْ دَعْوَتَكَ تاکہ قبول کرین ہم پکارنا تیرا یعنی اسکی بات مانین جو
ہمین تیری طرف پکارے وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اور پیروی کرین ہم رسولون کی اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اونکے جواب مین فرشتے کہینگے کہ کیا نہ تھے
تم کہ بہلتی کی وجہ سے اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ قسم کھاتے تھے تم اس سے پہلے دنیا مین کہ برقرار رہوگے مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ
نہوگا تمھین کچھ زوال مراد یہ ہی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم دنیا مین رہینگے آخرت مین نہ جائینگے وَسَكَنْتُمْ اور ساکن تھے تم فِیْ مَسٰكِنِ
الَّذِیْنَ گھرون مین اور لوگون کے جنھون نے ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ظلم کیا اپنی جانون پر جیسے عاد اور ثمود نے وَتَبَیَّنَ لَكُمْ
اور ظاہر ہو گیا تھا تمھین كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ کیسا کیا تھا ہمنے اونکے ساتھ یعنی اونکے گھرون مین ہمارا عذاب نازل ہونے کے
آثار تمنے دیکھ لیے تھے وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ اور بیان کر دی تھین تمھارے واسطے مثالین اونکے حال کی وَقَدْ مَكَرُوْا
مَكْرَهُمْ اور بیشک کوشش کی اونھون نے مکر کرنے مین جو نہایت مرتبہ پر اونکا مکر تھا وَعِنْدَ اللّٰهِ اور اللہ کے پاس ہی مَكْرُهُمْ اونکے
مکر کی جزا وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ اور بیشک تھا اونکا مکر سختی اور ہول مین ایسا لِتَزُوْلَ تاکہ جگہ پر سے ٹل جائین مِنْهُ
الْجِبَالُ اوس مکر سے پہاڑ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی شریعت کے احکام پہاڑون کے مثل ہین یعنی کافرون نے حیلے اور مکر
بنائے تاکہ جو چیز ثبات اور استحکام مین پہاڑ کے مثل ہی وہ زائل ہو جائے اور یہ بات محال ہی بیت ہست باد مکر ایشان کہ پائے کوہ تو اند
کوہ را برون زجائے معالم مین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ آیت نمرود ظالم کے قصے مین ہی کہ جب اوسنے دیکھا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام آگ کے اندر سے صحیح و سلامت نکلے تو بولا کہ ابراہیم بہت بڑا خدا رکھتا ہی کہ اوس خدا نے ابراہیم کو آگ سے بچا لیا مین
چاہتا ہون کہ آسمان پر جا کر اوسکے خدا کو دیکھون اوسکے ملک کے سردارون نے یہ بات کہی کہ آسمان بہت بلند ہی اوسپر آسانی سے چڑھ جانا
ممکن نہین نمرود نے اونکی بات نہ سنی اور ایک منارہ بنانے کا حکم کیا تین برس مین وہ منارہ بہت بلند لوگون نے بنایا جب نمرود اوسپر چڑھا تو
اوسپر سے بھی آسمان اوتنا ہی بلند نظر آیا جتنا زمین سے دکھائی دیتا تھا دوسرے دن وہ منارہ گر پڑا اوسکا بنانا اور گرنا سورۂ نحل مین ذکر ہوگا انشاء اللہ
تعالی غرضکہ وہ منارہ نیو سے گرا اور بہت لوگ ہلاک ہوئے نمرود غصے مین آیا اور بولا کہ مین ضرور آسمان پر جاؤنگا اور ابراہیم کے خدا نے میرا منارہ
گرا دیا آسمان پر جا کر اوس سے لڑونگا چار گرس اوسنے پالے اور اونھین خوب کھلا پلا کر بہت قوی کیا پھر ایک صندوق چار کونے کا بنوایا اور اوسمین دو دروازے
رکھے ایک اوپر کا دروازہ ایک نیچے کا اور اوسکے چارون کونون پر چار نیزے اس طرح باندھے کہ جب چاہین اونکے پھل اوپر نیچے پھیر مین پھر گرسون کو

لئی فاقے دئے جب وہ خوب بھوکے ہوئے تو چار مُردار نیزون کے پھالون مین بھید کر خوب کسدیئے اور صندوق کے کنارے گِسون کے بدن مین خوب کسکر باندھدیئے کرگس بھوک کے مارے اوپر کو مُردارون کی طرف اُڑے اور صندوق کو کہ اوسمین نمرود ایک آدمی کو ساتھ لیکر بیٹھا تھا ہوا پر لیگئے اور اوپر کو چلے ایکدن رات کے بعد نمرودنے اوپر کا دروازہ کھولکر دیکھا تو آسمان ویسا ہی بلند نظر آیا جتنا بلند زمین پر سے نظر آتا تھا اپنے رفیق سے کہا کہ نیچے والا دروازہ کھولکر دیکھا اوسنے کھولکر نیچے دیکھا اور جواب دیا کہ پانی کے سوا کچھ نہین نظر آتا پھر ایکدن رات کے بعد جو نمرودنے اوپر والا دروازہ کھولا تو آسمان ویسی حال پر نظر آیا جیسا پہلے دن دکھائی دیا تھا اوسکے رفیق نے نیچے کا دروازہ کھولا تو دھوین اور اندھیرے کے سوا اور کچھ نہ دکھائی دیا نمرود ڈرا اور نیزون کے پھل مردار سمیت نیچے کردیے کرگس نیچے کی جانب پھرے اور پھرتے وقت کرگسون کے پرون سے ایسی ہیبت آواز پیدا ہوئی کہ اوسکے صدمے سے قریب تھا کہ پہاڑ اپنے مقام پر سے اوکھڑجائین فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ پھر نہ گمان کر اللہ کو مُخۡلِفَ وَعۡدِهٖ رُسُلَهٗ خلاف کرنے والا اپنے وعدے کا اپنے رسولون سے یعنی مدد کرنے کا وعدہ جو اوسنے رسولون سے کیا ہی کہ اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا اور كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيۡ اوسکے خلاف نہ اوسنے کیا ہی اور نہ کریگا اور تجھے دشمنون پر ضرور مظفر اور منصور فرمائیگا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ بیشک اللہ غالب ہی ذُو انۡتِقَامٍ بدلا لینے والا یعنی دوستون کا کینہ دشمنون سے نکالیگا يَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ جسدن بدلی جائیگی زمین غَيۡرَ الۡاَرۡضِ دوسری زمین سے وَالسَّمٰوٰتُ اور آسمان بدلجائینگے دوسرے آسمان سے تیسیر مین کہا ہی کہ زمین کا بدلنا پہاڑ دن نہرون درختون کا برابر ہوجانا ہی اور آسمانون کا بدلجانا تغییر اور گرفتگی آفتاب کی اور پراگندہ ہونا ستارون کا اور معالم مین ایک قول ہی کہ آسمان کو بہشت کرینگے اور زمین کو دوزخ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہی کہ زمین کو چاندی کی زمین سے بدل دینگے اور آسمان کو سونے کے آسمان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا جو یہ قول ہی کہ قیامت کے دن زمین کو پاک صاف چاندی کی نکالینگے کہ کوئی گناہ اوسپر نہ کیا ہو یہ قول حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کے کلام کی تائید کرتا ہی وَبَرَزُوۡا اور ظاہر ہونگے لوگ اپنی قبرون سے لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ واسطے محاسبے خدا واحد قہر کرنے والے کے وَتَرَى الۡمُجۡرِمِيۡنَ اور دیکھیگا تو گنہگارون یعنی مشرکون کو يَوۡمَئِذٍ اوسدن مُّقَرَّنِيۡنَ باہم باندھے اور اکٹھا کیے ہوئے عقائد اور اعمال مین شارکت کے موافق یا ہر ایک کو اوسکے شیطان کے ساتھ باندھے ہوئے جو اوسے وسوسہ دیتا تھا فِي الۡاَصۡفَادِ زنجیرون یا طوقون مین سَرَابِيۡلُهُمۡ اونکے کُرتے مِّنۡ قَطِرَانٍ قطران سے ہونگے اور وہ ایک سیاہ اور غلیظ چیز ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ پہاڑی سرو کا گوند ہی کہ پکاکر خارشی اونٹون پر طلا کرتے ہین کہ اپنی حدت سے اونکی خارش کو جلادے قیامت کے دن دوزخیون کی کھالون پر لگائینگے تاکہ اوسکی حدت اور شدت سے اور اوسکے رنگ کی وحشت اور اوسکی بدبو اور اوسمین جھٹ پٹ آگ لگجانے سے اونپر عذاب ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ دنیا کے قطران اور دوزخ کے قطران مین اوتنا تفاوت ہی جتنا دنیا کی آگ اور دوزخ کی آگ مین تفاوت ہی تو دوزخ کا قطران اونکے اعضا پر لگائینگے وَّتَغۡشٰى وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ اور پکڑیگی اور چھپالیگی اونکے چہرون کو آگ یعنی اونکے چہرون مین آگ لگجائیگی لِيَجۡزِيَ اللّٰهُ یہ بَرَزُوۡا کا متعلق ہی یعنی نکلینگے قبرون سے تاکہ جزا دے اللہ كُلَّ نَفۡسٍ ہر ایک کو مَّا كَسَبَتۡ جزا اوسکی جو کچھ اوسنے کیا ہی اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ جلدی حساب کرنے والا ہی بندون کا اسواسطے کہ ایک کا حساب دوسرے کے حساب سے اوسے باز نہین رکھتا

هٰذَا بَلٰغٌ یہ قرآن یا یہ جو اس سورت میں نصیحت ہے بس پہونچانا ہے لِّلنَّاسِ کفایت ہے لوگون کو تاکہ نصیحت کیے جائین وہ اسکے ساتھ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ اور تاکہ ڈرائے جائین اوسکے سبب سے وَلِيَعْلَمُوْٓا اور تاکہ جانین وہ اون قدرت کی دلیلون مین غور اور تامل کرکے جو اسمین مذکور ہین اَنَّمَا هُوَ یہ کہ وہ ہی اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ایکتا وَّلِيَذَّكَّرَ اور البتہ چاہیے کہ نصیحت پکڑین اُولُوا الْاَلْبَابِ ع عقل والے اور جن چیزون کی نہی ہے اوس سے باز رہین اور جن کامون کا حکم ہے اونپر قیام کرین

ع ۱۱

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورہ حجر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ننانوے آیتین ہین

الٓرٰ حروف مقطعہ کے باب مین علما کے بہت اقوال ہین بعضے اس بات پر ہین کہ مطلقا اس باب مین کلام کرنا جرأت کی راہ چلنا ہے بنا بریں منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ان حرفون کے معنی پوچھے فرمایا کہ اگر مین اس باب مین کچھ کہون تو متکلف ہون اور خدا نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ کہ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اور بعضے کہتے ہین کہ ہر ایک حرف ایک اسم کی طرف اشارہ ہے چنانچہ الٓرٰ مین الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام اسم جبریل کی طرف اور رے اسم رسول کی طرف یعنی یہ کلام اللہ کا جبریل کے واسطے سے رسول علیہ السلام کو پہونچا تِلْكَ یہ آیتین جو آئی ہین اٰيٰتُ الْكِتٰبِ آیتین سورت کی ہین وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ اور آیتین قرآن کی ہین جو روشن ہے یا حق کو باطل سے بیان کرنے والا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ کتاب اور قرآن دونون ایک ہی ہین مگر دونامون سے مذکور ہوے اسواسطے کہ ہر ایک نام ایک معنی پر دلالت کرے اور قرآن کو نکرہ لانا تعظیم کی جہت سے ہے

رُبَمَا بہت وقت يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دوست رکھینگے وہ لوگ جو کافر ہوے اور آرزو کرینگے کہ لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ○ کاشکے ہوتے مسلمان اور یہ آرزو دنیا مین ہوگی مسلمانون کی فتح کے وقت یا جب کافرون کو موت کا سامنا ہوگا یا قبر مین یا قیامت کے دن یا حساب کے وقت یا جسوقت موحد گنہگار دوزخ سے نکلینگے اور دوزخ کے دروازے پھر بند کردیے جائینگے اور کافر سمجھینگے کہ دوزخ سے نکلنا ہمین نصیب نہین تو تمنا کرینگے کہ کاشکے ہم اہل اسلام ہوتے ذَرْهُمْ چھوڑ دے اونھین یہ حکم اہانت اور حقارت کرنے کا ہے یعنی کافر کس گنتی مین ہین او نھین چھوڑ کر جانے بھی دے تاکہ دنیا مین يَاْكُلُوْا کھائین وَيَتَمَتَّعُوْا اور فائدہ اوٹھائین مال اور منافع سے وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ اور مشغول کرے اونھین آرزو یعنی بڑی عمر ہونے اور برقرار رہنے کی توقع معاد کی تیاری اور مآل کی فکر سے اونکے حال کو باز رکھے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ پھر قریب ہے کہ جانین اپنے قول فعل کا خاتمہ اور انجام وَمَآ اَهْلَكْنَا اور نہین ہلاک کیا ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ کسی بستی والون کو اِلَّا وَلَهَا مگر یہ کہ او نھین ہلاک کرنے کو كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ○ ایک زمانہ اندازہ کیا ہوا تھا اور لوح محفوظ مین لکھا تھا کہ اتنی مہلت ہوگی اور اوسوقت ہلاکت ہوگی مَا تَسْبِقُ نہ آگے بڑھا مِنْ اُمَّةٍ کوئی گروہ اَجَلَهَا اپنی مدت ہلاکت سے وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ○ اور نہ پیچھے رہگئے اوس سے یعنی جو ہلاک ہونے کا جو وقت مقرر تھا اوسی وقت ہلاک ہوا نہ اوس سے قبل اونکی ہلاکت ہوئی نہ بعد وَقَالُوْا اور کہا عرب کے کافرون نے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ اے وہ شخص کہ نازل ہوا ہے عَلَيْهِ الذِّكْرُ اوسپر قرآن اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ○ بیشک تو دیوانہ ہے کہ ہمین تقدسے او دھار کی طرف بلاتا ہے

یہ کلام ہنسی کی راہ سے تھا اسواسطے کہ نزول قرآن کا اعتقاد اور دیوانہ پن کی نسبت باہم درست نہین ہوتی لَوْمَا تَأْتِيْنَا اور اون کافرون نے یہ بات کہی کہ کیون نہین لاتا تو بِالْمَلٰٓئِكَةِ فرشتے اپنی رسالت کی گواہی کو اِنْ كُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ سچون مین سے اس دعوے مین یعنی اگر تو سچ کہتا ہی کہ مین پیغمبر ہون تو فرشتے لا کہ ہمارے سامنے تیری رسالت کی گواہی دین حق تعالی اونکا جواب فرماتا ہی مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بکر نے مَا تَنَزَّلُ پے سے غائب کا صیغہ اور مَلٰٓئِكَةُ کی تے کو پیش پڑھا ہی یعنی نازل نہین کیے جاتے فرشتے اور حفص نے نُنَزِّلُ نون سے جمع متکلم کا صیغہ اور مَلٰٓئِكَةَ کی تے کو زبر پڑھا ہی یعنی ہم نہین نازل کرتے فرشتے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر وحی کے ساتھ یا عذاب کے ساتھ یعنی فرشتے کو اوسکی اصلی صورت پر اوسی وقت دیکھ سکتے ہین جب وہ عذاب کے واسطے نازل ہو جیسا کہ قوم ثمود نے جبرئیل علیہ السلام کو سخت آواز کے وقت تک دیکھا یا جیسے سب لوگ مرتے وقت دیکھتے ہین وَمَا كَانُوْٓا اِذًا اور نہونگے اوسوقت جب ملائکہ کو ہم اس صورت سے بھیجین مُّنْظَرِيْنَ ○ مہلت دیے ہوؤن مین سے یعنی فورًا عذاب کیے جاینگے اِنَّا نَحْنُ بیشک ہمنے نَزَّلْنَا الذِّكْرَ نازل کیا قرآن کہ مومنون کا ذکر ہی اور ذکر شرف کے معنی مین بھی آتا ہی یعنی یہ کتاب پڑھنے والون کے شرف کی سبب ہی وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ اور یقینی ہم اوسکے نگاہبان ہین تحریف سے یعنی شیطان اوسمین کچھ باطل نہین بڑھا سکتا یا حق مین سے کچھ گھٹا نہین سکتا یا اوسمین خلل پڑنے سے ہم نگہبان ہین یا جسکے دل مین ہم چاہتے ہین قرآن کی حفاظت کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ لَهٗ کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہی یعنی دشمنون کے ضرر پہونچانے سے ہم اونکے نگہبان ہین نظم اگر جملہ جہانم خصم گردند ✦ نترسم چون نگہبانم تو باشی ✦ ز شادی در ہمہ عالم نہ گنجم ✦ اگر یک لحظہ مہمانم تو باشی ✦ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشبہہ بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ پہلے تجھسے فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ○ اگلے گروہون مین وَمَا يَاْتِيْهِمْ اور نہین آیا اونکے پاس مِّنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر تھے کہ تکبر اور عناد کی وجہ سے اس رسول کے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تھے جیسے یہ معاند تیرے ساتھ بھی ٹھٹول کرتے ہین اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا مقصود ہی یعنی اے حبیب قوم کی ایذا رسانی کے ساتھ کچھ تمہی خاص نہین کیے گئے ہو بلکہ سب رسول اس بلا مین مبتلا تھے كَذٰلِكَ جسطرح انبیا سے ہنسی کرنا اگلے تکذیب کرنے والون کے دلون مین ہمنے ڈال دیا تھا اوسی طرح نَسْلُكُهٗ چلاتے ہین ہم اوسے فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ تیرے زمانے کے کافرون کے دل مین لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ایمان نہین لاتے قرآن کا وَقَدْ خَلَتْ اور بیشک گذر گئی ہی سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ○ سنت الٰہی اگلون کو ہلاک کرنے مین یعنی اونمین سے جو کوئی ہلاک ہوا حق نہ قبول کرنے اور رسولون کی تکذیب کرنے کی وجہ سے ہوا اور یہ اہل مکہ کے واسطے وعید ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرتے معجزات ظاہر ہونے کے بعد اور معجزون کی فرمایش کرتے اور اصرار کرتے تھے کہ رسالت پر گواہی دینے کے واسطے فرشتے نازل ہون حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اور اگر ہم کھولدین ان فرمایش کرنے والون پر بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا کوئی دروازہ آسمان سے تو ہو جائین تمام دن فرشتے اونکی نظر مین کہ فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ○ اوس کھلے دروازے مین اوپر چڑھتے اور اوسی دروازے سے باہر اوترتے ہین تو لَقَالُوْٓا البتہ کہین ضرور عناد کی راہ سے اور حق مین شک کرنے کی وجہ سے وہ کہین کہ اِنَّمَا سُكِّرَتْ سوا اسکے نہین کہ باندھی گئی

اَبْصَارُنَا آنکھیں ہماری اور ڈھبندی کر دی ہی یا یہ معنی ہین کہ اگر آسمان کا دروازہ کھولدین اور کافر آسمان پر چڑھ کر وہان کے عجائب
دیکھین تو کہین کہ ڈھبندی کر دی ہی اور یہ صورت خارج مین موجود نہین بَلْ نَحْنُ بلکہ ہم قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ایک گروہ جادو کیے ہوے ہین
یعنی محمد نے ہمپر جادو کر دیا ہی جسطرح اور معجزے ظاہر ہونے کے وقت کہتے تھے کہ یہ جادو آشکارا ہی وَلَقَدْ جَعَلْنَا اور تحقیق کہ ہمنے پیدا
اور ظاہر کر دیے فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا آسمانون مین برج بارہ مختلف ہیئتون اور صفتون اور خاصیتون کے ساتھ وَّزَيَّنّٰهَا
اور آراستہ کر دیا ہمنے اونھین صورتون سے یا آسمان کو آفتاب ماہتاب اور سب ستارون سے ہمنے آراستہ کر دیا لِلنّٰظِرِيْنَ واسطے
دیکھنے والون کے کہ نظر عبرت سے اونھین دیکھین اور اونھین دیکھکر پیدا کرنے والے کی قدرت پر دلیل پکڑین وَحَفِظْنٰهَا
اور محفوظ رکھا ہمنے آسمانون کو مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ہر شیطان راندے ہوے سے کہ آسمانون پر وہ نہین چڑھ سکتا
اور وہان کے حالات اور خبرون سے نہین مطلع ہوتا اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ مگر جو شیطان چاہے کہ آسمان پر جائے اور
وہان سے سنی ہوئی بات اوڑا لائے یعنی جو کچھ کہ فرشتون سے سن لے فَاَتْبَعَهٗ تو پیچھے لگتا ہی اوسکے اور اوسے پہونچتا ہی اور اوسے
جلا دیتا ہی شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ستارہ روشن اور چمکتا ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت آدم کے زمانے سے
حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے زمانے تک شیطان آسمان پر جاتے تھے اور ملائکہ جو لوح محفوظ کی خبرین پڑھتے تھے اوسپر آگاہ ہو کے
باتین اوڑا لاتے تھے اور زمین پر آکر اپنے کاہن دوستون سے کہتے تھے جب حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام پیدا ہوے تو شیطانون کو
تین آسمانون پر جانے کی ممانعت ہو گئی چوتھے آسمان تک جاتے پس جب حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
اجمعین کی ولادت ہوئی تو سب آسمانون پر شیطانون کو جانے کی ممانعت ہو گئی اور اونھین مارنے کو شہاب ثاقب مقرر ہوے اور کاہنی کے
دروازے بالکل بند ہو گئے بیت مہے برآمد و بازار سحر کی شکست ہو گئے شگفت و ہیا ہوے خار آخر شد * وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا
اور زمین کو کھینچ دیا ہمنے پانی پر خانہ کعبہ کے نیچے سے وَاَلْقَيْنَا اور ڈالے ہمنے اور پیدا کیے فِيْهَا رَوَاسِيَ زمین مین پہاڑ
سر اوٹھائے قدم جمائے وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا اور اوگائی ہمنے زمین مین مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ہر چیز مین سے
تلی ہوئی حکمت کی ترازو مین یعنی ایک مقدار معین پر اندازہ کی ہوئی ایسی صورت پر جو حکمت بے علّت نے چاہی یا یہ معنی ہین
کہ ہمنے وہ چیز اوگائی جسے تولتے ناپتے ہین یا موزون مستحسن کے معنی مین ہی یعنی زمین سے ہمنے اچھی اچھی چیزین اوگائین جنہین کلی
منفعتین ہین اور وہ چیزین اشجار اور مزروعات ہین وَجَعَلْنَا لَكُمْ اور کیے ہمنے تمھارے واسطے فِيْهَا زمین مین
مَعَايِشَ معیشت کے اسباب یعنی کھانے پہننے کی چیزین جنکے سبب سے تمھارے عیش کا قیام ہی وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ اور
تمھارے واسطے اوسے بھی ہمنے بنایا کہ نہین ہو تم اوسے بِرٰزِقِيْنَ رزق دینے والے یعنی خدام اور لونڈی غلام
اور بعضون نے کہا ہی کہ سواریان اور چارپائے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اور نہین ہی کوئی چیز جسکی حاجت آدمی کو ہو اِلَّا عِنْدَنَا
مگر ہمارے پاس ہین یعنی ہمارے حکم کے ماتحت ہین خَزَآئِنُهٗ اوسکے خزانے یعنی اوسے پیدا اور ایجاد کرنے پر ہم
قادر ہین یہ اقتدار اور اختیار کے واسطے ضرب المثل ہی اسواسطے کہ اپنی قدرت کی چیزون کو خزانہ رکھی ہوئی چیزون سے

تشبیہ دی ہی کہ اونکے نکالنے مین کلفت اور زحمت کی احتیاج نہین ہی وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اور نہین اوتارتے ہین ہم اوسے اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ مگر جانے ہوے اندازے کے ساتھ کہ اوس سے کم ہوتی ہی نہ زیادہ چاہیے وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ اور بھیجین ہمنے ہوائین لَوَاقِحَ بوجھل ابر سے یعنی ابر کی اوٹھانے والی یا درختون کو میوے سے بھاری کر دینے والی فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ پھر نازل کیا ہمنے آسمان سے مَآءً پانی کہ وہ مینھ ہی فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ پھر پلایا ہمنے تمھین وہ پانی اور اوسمین تصرف عطا کیا ہمنے تمھین وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ اور نہین ہو تم اوس برسائے ہوے پانی کے واسطے بِخٰزِنِيْنَ ۝ حفاظت کرنے والے کنوے اور تالاب اور چشمے مین بلکہ ہم اوسکے حافظ ہین امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالی نے تاویلات مین فرمایا ہی کہ نہین ہو تم خدا کے خزانہ دار یعنی اوسکے خزانے تمھارے ہاتھ مین نہین ہین اور تم جو کچھ خزانہ رکھتے ہو وہ سب اوسی کا خزانہ ہی وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ اور بیشک ہم زندہ کرتے ہین فنا ہو جانے والے جسمون کو اونمین زندگی ایجاد کرکے وَنُمِيْتُ اور مار ڈالتے ہین ہم زندہ جسمون کو اونمین سے حیات زائل کرکے لطائف قشیری مین یہ معنی لکھے ہین کہ مشاہدے کے انوار سے دلون کو ہم زندگی دیتے ہین اور مجاہدے کی آگ مین نفسون کو ہم مار ڈالتے ہین یا طاعتون کی موافقت کے سبب سے دلون کو ہم زندہ کرتے ہین اور خواہشون کی متابعت کی وجہ سے ہم مار ڈالتے ہین صاحب بحر الحقائق رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اسکے یہ معنی ہین کہ ہم اولیا کے دل زندہ کرتے ہین جمال کی چمک کے نورون سے اور ہم اونکے نفس مار ڈالتے ہین جلال کی نظر کے حملون سے وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ اور ہم وارث ہین یعنی خلائق کے فنا ہو جانے کے بعد ہم باقی ہین اسواسطے کہ میراث اوس چیز کو کہتے ہین جو ایک کے مرنے کے بعد دوسرے کو پہونچے تو سب معرض فنا مین ہین اور حق تعالی صفت بقا کے ساتھ موصوف ہی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ اور بیشبہہ ہم جانتے ہین آگے بڑھجانے والون کو مِنْكُمْ تم مین سے یعنی جنھون نے اسلام مین پیشی کی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہین پیچھے رہنے والون کو تم مین سے یا تم جو آدمی ہو تم مین سے اگلے پچھلے سب کو ہم جانتے ہین یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ابتک جو مرگیا ہی اوسے بھی اور قیامت تک جو جو مریگا اوسے بھی یا گذرے ہوون مین سے جو پیدا ہوا تھا اوسے بھی ہم جانتے ہین اور آنے والون مین سے جو قیامت تک پیدا ہوگا اوسے بھی یا اگلی امتون کو بھی ہم جان چکے اور امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جانتے ہین یا اوسے بھی ہم جانتے ہین جو صف جہاد مین مقدم ہی یا عبادت مین سبقت رکھتا ہی اور اوسے بھی ہم جانتے ہین جو اوسمین پیچھے رہگیا یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہی کہ ایک خوبصورت عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے عورتون کی صف مین نماز پڑھا کرتی تھی بعضے نمازی تو اگلی صفون مین چلے جاتے تھے کہ اوس عورت پر اونکی نظر نہ پڑے اور بعضے پچھلی صفون مین چلے آتے تھے کہ رکوع مین بغل کی راہ سے اوس عورت کی دیدبازی کرین حق تعالی نے فرمایا کہ صفون کے لوگون مین سے اگلون پچھلون کو مین جانتا ہون اور اونکا حال مجھپر پوشیدہ نہین ہی وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب هُوَ يَحْشُرُهُمْ وہ اکٹھا کریگا سب اگلے پچھلون کو اور ہر ایک کو جزا دیگا اِنَّهٗ حَكِيْمٌ یقینی وہ درست کام کرنے والا ہی عَلِيْمٌ ۝ع جاننے والا پوشیدہ اور آشکارا کا وَلَقَدْ خَلَقْنَا اور بیشبہہ پیدا کیا ہمنے الْاِنْسَانَ انسان کو یعنی آدم علیہ السلام کو مِنْ صَلْصَالٍ خشک مٹی سے کہ جب اوسپر ہاتھ مارین تو بجنے برتن کی طرح بولے مِّنْ حَمَاٍ اور وہ مٹی بنی تھی کالی کیچڑ

ع ۲

مَّسْنُوْنٍ ۝ بو کی ہوئی سے پانی مین بہت رہنے کے سبب سے جیسے وہ کیچڑ جو حوض اور نہر کی تہ مین ہوتی ہی تبیان مین لکھا ہی کہ
حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا اسطرح کہ اپنے لطف و کرم کا پانی اوس خاک پر برسایا یہانتک کہ وہ کیچڑ ہو گئی پھر مدت تک
اوسے چھوڑ دیا کہ وہ سیاہ مٹی ہو گئی تو اوسے بہت اچھی ترکیب پر صورت بنائی اور مسنون مصور کے معنی مین ہی یعنی صورت
بنائی گئی ہی وہ جسے چھوڑ دیا اور خشک ہو کر صلصال کے مرتبے کو پہونچ گئی وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ اور جان جو جنون کا باپ ہی اوسے
ہمنے پیدا کیا مِنْ قَبْلُ پہلے انسان کے پیدا کرنے سے مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ سڑے دھوین کی آگ سے کہ مسام مین گھس جاتی ہی اور
اوس سے صاعقے پیدا ہوتے ہین جیسے لوگ کہتے ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دنیا کی سموم اوس سموم کے ستر حصون مین سے ایک
حصہ ہی جس سے جان پیدا کیا گیا ہی وَاِذْ قَالَ اور یاد کر اوسے کہ کہا رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ تیرے ربنے فرشتون سے زمین مین خلیفہ
کرنے کو کہ اِنِّيْ خَالِقٌۢ مین پیدا کرنے والا ہون بَشَرًا آدمی کو مِّنْ صَلْصَالٍ خشک مٹی سے جو ہونے والی ہی مِّنْ حَمَاٍ
مَّسْنُوْنٍ ۝ کیچڑ صورت بنائی ہوئی سے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ پھر جب درست کرون اوسکی صورت و ہیئت وَنَفَخْتُ فِيْهِ
اور لاؤن اوسمین مِنْ رُّوْحِيْ اوس روح مین سے جو میری پیدا کی ہوئی ہی اور وہ اوسکے سبب سے زندہ ہو جائے فَقَعُوْا لَهٗ تو گر پڑو
اوسکو سٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ کرنے والے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ پھر سجدہ کیا فرشتون نے كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ سب کے سب نے ایک ہی
بار اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے کہ تکبر کی وجہ سے اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ نہ مانا اور سرکشی کی اس بات سے کہ ہو مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ
کرنے والون مین سے آدم کو قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ کہا خدا نے کہ ای ابلیس مَا لَكَ کیا ہی تجھے اور تیری غرض کیا تھی اَلَّا تَكُوْنَ اسمین
کہ نہ ہوا تو مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ ساتھ سجدہ کرنے والون کے قَالَ کہا ابلیس نے کہ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ نہین ہون کہ سجدہ کرون
لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ آدمی کو کہ پیدا کیا ہی تو نے اوسے مِنْ صَلْصَالٍ سوکھی مٹی سے مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ کالی کیچڑ بو کی ہوئی سے
یعنی خاک جو بدتر عناصر ہی اوس سے تو نے اوسے پیدا کیا اور مجھے اوس سے بہتر آگ سے پیدا کیا تو روحانی لطیف جسمانی کثیف کا
کیون فرمانبردار ہو ابلیس نے آدم کے ظاہر پر نظر کی اور اوسکے باطن سے غافل تھا اوسکی صورت کو ویرانہ دیکھا یہ نہ سمجھا کہ اسرار کا
خزانہ اس ویرانے مین مدفون ہی قطعہ گنجیست درین خانہ کہ در کون نہ گنجد ✤ آن گنج خراب از پی این گنج نہان ست ✤ فی الجملہ
ہر آنکس کہ درین خانہ رہے یافت ✤ سلطان زمین ست و سلیمان زمان ست ✤ قَالَ کہا اللہ نے ابلیس کو جب وہ آدم علیہ السلام کو
سجدہ کرنے سے انکار کر چکا کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پھر نکل آسمان سے یا بہشت یا ملائکہ کے زمرے یا فرشتے کی صورت
یا اوس مرتبے سے جو تجھے حاصل تھا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ پھر بیشک تو راندہ ہوا ہی خیر اور کرامت سے وَّاِنَّ
عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اور بے شبہہ تجھپر لعنت ہی اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ روز جزا تک اور لباب مین لکھا ہی کہ قیامت کے
روز تک تو تجھپر لعنت کرینگے اور پھر تجھپر عذاب ہوگا کہ تو لعنت بھی بھول جائیگا قَالَ رَبِّ کہا ابلیس نے کہ ای میرے
رب فَاَنْظِرْنِيْٓ پھر مہلت دے مجھے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس روز تک کہ اوٹھائے جائین لوگ ابلیس کی
غرض یہ تھی کہ مرون نہین اسواسطے کہ وہ جانتا تھا کہ بعث کے بعد موت نہین ہی حق تعالیٰ نے قبول نہ کیا قَالَ

کہا کہ فَاِنَّكَ پھر بیشک تو ہی مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ مہلت دیے ہوون مین سے اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ دن وقت
معلوم تک یعنی پہلے نفخے سے جب خلق فنا ہوگی اوس وقت تک اور اس نفخے کو نفخۂ صعقہ کہتے ہین اسواسطے کہ جمہور کا قول یہ ہے
کہ پہلا نفخہ نفخۂ موت ہوگا اور دوسرا نفخہ زندہ کرنے کا نفخہ ہوگا اور بہت مشہور قول کی روسے ان دونون نفخون کے درمیان مین
چالیس برس کا فاصلہ ہوگا تو ابلیس چالیس برس مردہ رہیگا پھر اوٹھایا جائیگا قَالَ رَبِّ کہا ابلیس نے کہ اے میرے رب بِمَآ
اَغْوَيْتَنِيْ قسم کھاتا ہون اوسکی جو تو نے مجھے گمراہ کیا کہ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ ضرور آراستہ کرونگا آدمیون کے واسطے
گناہ فِي الْاَرْضِ زمین دنیا مین کہ غرور کا گھر ہے مدارک مین لکھا ہے کہ ابلیس نے آدمیون کو گمراہ کرنے کے واسطے دوبار قسم کھائی ایک بار تو
صفت ذات کی کہ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اور ایک بار فعل کے ساتھ کہ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ اور فقہا نے دونون قسمون مین فرق کیا ہے اہل عراق تو
اس بات پر ہین کہ صفات ذاتیہ کی قسم کھانا جیسے قدرت عظمت عزت کی یہ قسم ہے اور صفات فعلی جیسے رحمت غضب اور اسکے مثل کی قسم
قسم نہین ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ قسمین عرف پر موقوف ہوتی ہین جسے لوگون کے عرف مین قسم کہتے ہون وہ قسم ہے اور نہین تو نہین اور
بعضون نے کہا ہے کہ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ مین بے سببیہ ہے یعنی اس سبب سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا مین آدمیون کی نظر مین گناہ آراستہ کرونگا وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۝ اور ضرور اونہین گمراہی پر رکھونگا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ مگر تیرے بندون کو اونمین سے جو الْمُخْلَصِيْنَ ۝
خالص کیے گئے ہین شرک جلی اور خفی کے شائبون سے کہ میرا مکر و فریب اونھین نہ اثر کریگا قَالَ کہا اللہ نے کہ هٰذَا ایمان مین یہ
اخلاص صِرَاطٌ ایسی راہ ہے کہ حق ہے عَلَيَّ مجھپر اوسکی رعایت مُسْتَقِيْمٌ ۝ سیدھی ہے یعنی اوسمین کجی نہین اور منزل مقصود پر
جلد پہونچا دیتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ عَلَيَّ اِلَيَّ کے معنی مین ہے یعنی اخلاص میری طرف سیدھی راہ ہے اِنَّ عِبَادِيْ بیشک
بندے میرے یعنی مخلص لَيْسَ لَكَ نہین ہے تجھے عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اونپر تسلط اور قوت بہکانے اور گمراہ کرنے کی اِلَّا مَنِ
اتَّبَعَكَ گروہ جو تیری پیروی کرے مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ گمراہون مین سے کہ اوسپر تو مسلط ہوسکتا ہے وَاِنَّ جَهَنَّمَ اور تحقیق کہ دوزخ
لَمَوْعِدُهُمْ اونکے وعدے کی جگہ ہے یعنی تیری پیروی کرنے والون کی اَجْمَعِيْنَ ۝ سب کی لَهَا دوزخ کے واسطے سَبْعَةُ
اَبْوَابٍ سات دروازے ہین لِكُلِّ بَابٍ ہر دروازے کے واسطے مِّنْهُمْ گمراہون مین سے جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ ع ایک حصہ قسمت
کیا گیا ہے دروازون سے طبقے مراد ہین ہر طبقے کے واسطے ایک قوم مقرر اور معین ہوچکی ہے جہنم موحد گنہگارون کی جگہ ہے لظٰی نصارا کا
مقام ہے حطمہ یہود کی جگہ ہے سعیر بے دینون کا ٹھکانا ہے سقر آتش پرستون کی قرارگاہ ہے جحیم مشرکون کا محل ہے ہاویہ جو سب طبقون سے
نیچے ہے منافقون کے واسطے مقرر ہے امام ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی نے تاویلات مین کہا ہے کہ دروازون سے طبقے مراد ہین
اور جب کہ مومن دوزخ مین ہمیشہ نہ رہینگے تو اونکے واسطے کوئی طبقہ مقرر نہین تو پہلا طبقہ دہریون کے نامزد ہے دوسرا ثنویہ
اور عرب کے مشرکون کے واسطے ہے تیسرا براہمہ کے لیے کہ مطلقاً رسالت کے منکر ہین چوتھا یہود کے واسطے پانچوان نصارا کے لیے
چھٹا مجوس کے واسطے ساتوان منافقون کا ہے بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ دوری اور محرومی کی جو دوزخ ہے اوسکے واسطے
سات دروازے ہین حرص شرہ حقد حسد غصہ خواہش تکبر ترجمہ رشف مین مذکور ہے کہ دوزخ کے سات دروازے

اسواسطے ہین کہ آدمی کے ساتون اعضا کہ آنکھ کان زبان پیٹ فرج ہاتھ پانوٴن ہین اونکے سبب سے سات دروازے کھولے ہین
اور ہر عضو کے واسطے ایک دروازے سے راہ رکھی ہی قطعہ ہفت در دوزخ اندر تن تو ٭ ساختہ نفس شان درہ و بند ٭ ہین کہ
درو ست لست فعل امروز ٭ در ہر ہفت محکم اندر بند ٭ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ بیشک پرہیز کرنے والے جنھون نے ابلیس کی پیروی سے پرہیز کیا
فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ جنتون مین ہین اور نہرون مین یعنی ایسی جنتون مین جنمین دودھ شراب وغیرہ کے چشمے جاری ہین
اُدْخُلُوْهَا اون پرہیزگارون سے فرشتے کہینگے کہ داخل ہو ان جنتون مین بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ ہر آفت سے سلامتی کے ساتھ
ملے ہوئے یا خدا کے سلام کے ساتھ اوس حال مین کہ امن ہو نعمت زائل ہونے سے وَنَزَعْنَا اور نکالڈالینگے ہم مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ
جو کچھ جنتیون کے سینون مین ہوگا مِّنْ غِلٍّ کینہ کہ باہم دنیا مین رکھتے ہون حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اونھون نے فرمایا
مین امید رکھتا ہون کہ مین اور طلحہ اور زبیر انہین سے ہونگا اور بعضون نے کہا ہی کہ حق تعالی اونکے دلون سے حسد اسواسطے نکالڈالیگا کہ ایک
دوسرے کا مرتبہ دیکھ کر رشک نہ کرے اِخْوَانًا ہوینگے جنت مین ایسے حال پر کہ بھائیون کے مثل ہونگے ایک دوسرے پر مہربانی اور محبت مین
عَلٰى سُرُرٍ بھائیون کی طرح بیٹھے ہونگے تختون پر کہ وہ تخت سونے کے ہونگے جواہر سے چمکتے ہوے مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ ایک دوسرے کی
طرف مونھ کیے ہوے لکھا ہی کہ جنتی لوگ ایک دوسرے کی پیٹھ نہ دیکھینگے اسواسطے کہ جہان جائینگے اور جدھر مونھ کرینگے اونکے تخت بھی
اودھر پھر جائینگے تو ہر وقت ایک دوسرے کا مونھ دیکھیگا لَا يَمَسُّهُمْ نہ پہونچیگا اونھین فِيْهَا جنت مین نَصَبٌ کچھ رنج اور
مشقت اسواسطے کہ وہ نعمت و راحت کا گھر ہی وَّمَا هُمْ مِّنْهَا اور نہین ہین وہ بہشت سے بِمُخْرَجِيْنَ ۝ نکالے گئے یعنی ہمیشہ
بہشت مین رہینگے لکھا ہی کہ ایک دن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب بنی شیبہ سے مسجد حرام مین داخل ہوے صحابہ کی ایک
جماعت کو آپنے دیکھا کہ وہ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا کہ مَا لِيْ اَرَاكُمْ تَضْحَكُوْنَ کیا ہی مجھے کہ تمھین ہنستے دیکھتا ہون صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس
بات سے غصے کی بو پائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے چلے آئے ہنوز حجرہٴ مبارک مین نہ پہونچے تھے کہ پھر مسجد مین تشریف لیگئے اور
فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور پیغام لائے کہ میرے بندون کو کیون ناامید کرتا ہی نَبِّئْ عِبَادِيْٓ خبر کردے میرے بندون کو
کہ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ بیشک مین بخشنے والا ہون اوسے جو بخشش چاہے الرَّحِيْمُ ۝ رحم کرنے والا ہون اوسپر جو توبہ کرے وَاَنَّ
عَذَابِيْ اور یہ کہ میرا عذاب گنہگار پر جو توبہ اور استغفار سے منحرف ہی هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ وہ عذاب دردناک ہی محققون نے
کہا ہی کہ ذات کو مغفرت اور رحمت کے ساتھ وصف کرنے اور عذاب و عقوبت کے ساتھ وصف نہ کرنے مین عمدہ مہربانی کی ترجیح اور صفت
عفو کی تاکید ہی بیت گرچہ جرم من از عد بیش ست ٭ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ ازان پیش ست ٭ وَنَبِّئْهُمْ اور خبر دے میرے بندون کو عَنْ ضَيْفِ
اِبْرٰهِيْمَ ۝ ابراہیم کے مہمانون سے یعنی اون تین یا آٹھ یا بارہ فرشتون کی خبر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری دینے اور قوم لوط کو
ہلاک کرنے کو حضرت ابراہیم پر نازل ہوے تھے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ جب داخل ہوے اوسپر فَقَالُوْا سَلٰمًا تو بولے کہ سلام کرتے ہین ہم
تجھپر سلام قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ بے شبہہ ہم تمسے ڈرتے ہین اور ڈرنے کی وجہ یہ تھی کہ بے اذن اور
بے وقت آگئے تھے یا یہ سبب تھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے آدمی سمجھ کر کھانا فرشتون کے سامنے حاضر کیا وہ اونھون نے نہین کھایا فرشتے

ربع

یہ بات سنکر قَالُوْا لَا تَوْجَلْ بولے کہ نہ ڈر اِنَّا نُبَشِّرُكَ بیشک ہم تجھے خوشخبری دیتے ہین بِغُلٰمٍ بیٹے کی جسکا نام اسحاق ہی
عَلِيْمٍ۝ جاننے والا ہی یعنی جب سن بلوغ کو پہونچیگا تو اوسے علم نبوت حاصل ہوگا قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ کہا ابراہیم علیہ السلام نے
کہ کیا بشارت دیتے ہو تم مجھے عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ بعد اسکے کہ پہونچا ہی مجھے بوڑھاپا ابراہیم اس بات سے متعجب ہوئے کہ بوڑھے
آدمی کے بیٹا کیونکر پیدا ہوگا یعنی پھر مین جوان ہونگا یا اسی بڑھاپے کی حالت مین بیٹا پیدا ہوگا فَبِمَ تو کس طرح پر اور کیونکر
تُبَشِّرُوْنَ۝ خوشخبری دیتے ہو مجھے قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بولے کہ خوشخبری دی ہمنے تجھے بِالْحَقِّ صحیح درست بیشک وشبہہ
فَلَا تَكُنْ پھر نہو تو مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ۝ ناامیدون مین سے یعنی اس خوشخبری کے سبب سے امیدوار رہ اسواسطے کہ خلق کو بے مان باپ کے
پیدا کرنے پر جو قادر ہی وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہی کہ بوڑھے مرد اور بوڑھیا بانجھ عورت سے بھی لڑکا پیدا کردے قَالَ کہا ابراہیم
علیہ السلام نے کہ مین اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید نہین ہون وَمَنْ يَّقْنَطُ اور کون ہی جو ناامید ہو مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ
اپنے رب کی رحمت سے اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ۝ مگر گمراہ لوگ کہ اونھون نے معرفت کی راہ نہین پہچانی اور حق تعالی کے علم وقدرت کا
کمال اور رحمت کی وسعت نہین جانی اور جب ابراہیم علیہ السلام نے بہت سے فرشتے دیکھے تو تامل اور سوچ مین گئے کہ ان
سب فرشتون کو ایک بشارت کے واسطے آنے کی حاجت نہ تھی انکے آنے مین اور کوئی بڑا کام ہوگا قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
کہا پھر کیا کام ہی تمھارا اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ۝ ای بھیجے ہووا اور تم کہان جاتے ہو تو قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ وہ بولے
کہ بیشک ہم بھیجے گئے ہین اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ۝ کافرون کے گروہ کی طرف یعنی قوم لوط کی جانب تاکہ اونھین ہم ہلاک
کرین اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ لیکن لوط کی اولاد کو یعنی اوسکے خاندان کو اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ بیشک ہم نجات دینے والے ہین اونھین
اَجْمَعِيْنَ۝ سب کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی عورت کو قَدَّرْنَآ اِنَّهَا مقرر کرلیا ہی ہمنے یہ کہ وہ عورت لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ۝
پیچھے رہنے والون مین سے ہی جو شہر مین عذاب کے واسطے رہجائینگے فرشتون نے مقرر کرنے کی نسبت اپنی طرف کی کہ ہمنے مقرر کیا ہی
حالانکہ مقرر کرنا خدا کا کام ہی یہ اس جہت سے ہوسکتا ہی کہ فرشتے مقرب اور مخصوص بندے ہین فَلَمَّا جَاۗءَ پھر جب آئے اٰلَ لُوْطِ
لوط کے لوگون کے پاس الْمُرْسَلُوْنَ۝ فرشتے بھیجے ہوے تو قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے اِنَّكُمْ بیشک تم قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ۝
گروہ ہو بیگانے یعنی مین تمھین نہین پہچانتا قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ وہ بولے کہ ہم بیگانے نہین ہین بلکہ ہم آئے ہین تیرے پاس
بِمَا كَانُوْا اوس چیز کے ساتھ کہ تیری قوم کے لوگ تھے کہ نادانی اور عناد کی وجہ سے فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ۝ اوسمین شک
کرتے تھے یعنی ہم اوس عذاب سمیت آئے ہین تو نے جسکا وعدہ اونسے کیا تھا اور وہ اوسمین شک کرتے تھے وَاَتَيْنٰكَ
بِالْحَقِّ اور لائے ہین ہم تیرے پاس سچی بات یعنی اونکے واسطے عذاب کہ حق ہی وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ۝ اور بیشک ہم
سچے ہین اس بات مین فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ پھر نکال لیجا اس شہر سے اپنے لوگون کو بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ ایک ٹکڑے مین
رات سے کہ گذرے وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ اور تو بھی جا اونکے پیچھے تاکہ جلدی چلنے مین اونپر تاکید کرو وَلَا يَلْتَفِتْ
اور پیچھے پھر کر نہ دیکھے مِنْكُمْ تم مین سے اَحَدٌ کوئی تاکہ عذاب کی سختی نہ دیکھے وَّامْضُوْا اور چلے جاؤ حَيْثُ

ع ۱۶

تُؤْمَرُوْنَ ○ جہان حکم کیے گئے ہو یعنی ملک شام کو یا مصر مین یا صعوہ مین کہ پانچوان شہر ہی اور وہان کے لوگ نہ ہلاک ہونگے
وَقَضَيْنَآ اور حکم کیا ہمنے یا وحی بھیجی ہمنے اِلَيْهِ اوسکی طرف ذٰلِكَ الْاَمْرَ اوس کام کی جسکی تفصیل یہ ہی کہ اَنَّ دَابِرَ
هٰٓؤُلَآءِ بیشک اس گروہ کی جڑ مَقْطُوْعٌ کاٹی اور کھودی گئی ہی مُّصْبِحِيْنَ ○ اوس حال مین کہ صبح کرین یعنی تیری قوم صبح کو
ہلاک ہو گی کہ اونمین سے ایک آدمی تک نہ باقی رہیگا حدیث مین ہی کہ لوط علیہ السلام کی جورو نے جب خوبصورت مہمان
دیکھے تو قوم سے کہلا بھیجا وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ اور آئے شہر سدوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے گھر مین يَسْتَبْشِرُوْنَ ○
خوشخبریان دیتے ہوے ایک دوسرے کو اور مہمانون کے ساتھ بُرے کام کی نیت فاسد رکھتے تھے قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے
کہ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِىْ تحقیق کہ یہ لوگ میرے مہمان ہین فَلَا تَفْضَحُوْنِ ○ تو مجھے رسوا نہ کرو اونھین فضیحت کر کے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے بُرا کام کرنے مین وَلَا تُخْزُوْنِ ○ اور ذلیل اور شرمندہ نہ کرو مجھے مہمانون کے سامنے
قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ وہ بولے کہ کیا ہمنے منع نہین کیا تھا تجھے عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کی حمایت کرنے سے یعنی
غریبون کی حمایت سے اسواسطے کہ اونکی بدکاری غریبون ہی کے ساتھ خاص تھی قَالَ کہا لوط علیہ السلام نے کہ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِىْٓ
یہ ہین میری بیٹیان یعنی قوم کی عورتین اسواسطے کہ ہر ایک نبی اپنی امت کے واسطے باپ کی جگہ پر ہی یا یہ کہا کہ اگر ایمان لاؤ تو مین اپنی
بیٹیان تمھین دیتا ہون اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم فٰعِلِيْنَ ○ کرنے والے وہ کام جو مین کہتا ہون لَعَمْرُكَ قسم ہی تیری زندگی کی اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّهُمْ بیشک تھے قوم لوط کے لوگ کہ لَفِىْ سَكْرَتِهِمْ اپنی گمراہی مین يَعْمَهُوْنَ ○ سرگردان
ہوتے تھے یا مستی کی غفلت سے گمراہ ہوتے تھے تاویلات ماتریدی مین لکھا ہی کہ خدا جس مخلوق کی چاہے قسم کھائے اور کسی مخلوق کو
خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا نہ چاہیے تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل ہی کہ حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
زیادہ بزرگ کسیکو نہین پیدا کیا اور خدا نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور کسیکی زندگی کی قسم نہین کھائی سلمی قدس سرہ نے
کہا ہی کہ حق تعالی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی قسم اسواسطے کھائی کہ آپکی زندگی حق کے ساتھ تھی اور آپ بساط قرب
قبضہ حق مین تھے **نظم** چون نبی از ہستی خود سر بتافت ❊ فرق پاکش از لعمرک تاج یافت ❊ یافت از حق زندگی در بندگی ❊ شد
لعمرک جلوۂ آن زندگی ❊ لکھا ہی کہ لوط علیہ السلام اپنے لوگون کو وہان سے نکال لیگئے اور صبح کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
اوس قوم پر ایک چیخ ماری فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پھر لے لیا ہول بھری ہلاک کرنے والی آواز نے مُشْرِقِيْنَ ○ اوس حال مین
کہ آفتاب نکلنے کے وقت مین وہ داخل تھے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اونکے شہر اوٹھائے اور آسمان کے قریب لیجا کر اولٹ دیے
فَجَعَلْنَا پھر کر دیا ہمنے عَالِيَهَا سَافِلَهَا اوپر اون شہرون کا نیچا اونکا یعنی اون شہرون کو ہمنے تلے اوپر کر دیا وَاَمْطَرْنَا
عَلَيْهِمْ اور برسایا ہمنے اونپر اور بعضون نے کہا ہی کہ اوس قوم کے اون لوگون پر جو اون شہرون مین موجود نہ تھے حِجَارَةً مِّنْ
سِجِّيْلٍ ○ پتھر مٹی سے جو مضبوط ہو گئی تھی یا ایسا پتھر جسپر اوس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جسکے وہ نامزد تھا اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
تحقیق کہ قوم لوط کو جو ہمنے ہلاک کیا اس ہلاک کرنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین عبرت لینے کو لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ ○

فراست والون کے واسطے جو تیزی عقل کے سبب چیزون کی صورت دیکھتے ہین اونکی حقیقت پہچان لیتے ہین اور یہ مومنون کی صفت ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ لکھا ہی کہ خواجۂ بزرگ قطب الاخیار خواجۂ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہ ایک دن معرفت کے حال مین کچھ بیان کرتے تھے دفعۃً ایک جوان زاہد صورت آیا خرقہ پہنے سجادہ کاندھے پر ڈالے آکے ایک کونے مین بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اوٹھکر یہ بات پوچھی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہی کہ اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ اس حدیث کا کیا سر اور بھید ہی خواجہ قدس سرہ نے فرمایا کہ اس حدیث کا سر یہ ہی کہ تو زنار توڑ اور ایمان لا وہ جوان بولا کہ نعوذ باللہ منہا کہ میرے پاس زنار ہی خواجہ قدس سرہ نے اپنے خادم سے اشارہ فرمایا خادم نے اوس جوان کے سر سے خرقہ کھینچ لیا تو زنار نکلی وہ جوان فوراً زنار توڑکر ایمان لایا خواجہ قدس سرہ نے فرمایا کہ یارو آؤ کہ اس نومسلم نے جو ظاہر کی زنار توڑی اسکی موافقت کرکے ہم سب بھی باطن کی زنارین توڑ ڈالین حاضرین مجلس مین غل پڑ گیا سب خواجہ قدس سرہ کے قدمون پر گرے اور نئے سر سے توبہ کی نظم توبہ باشد پشیمان آمدن ٭ در رہ حق نومسلمان آمدن ٭ عام را توبہ زکار بد بود ٭ خاص را توبہ ز دید خود بود ٭ وَإِنَّهَا اور بیشک موتفکہ کے شہر لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ ۝ اوس راہ پر ہین جو ہمیشہ چلتی ہی یعنی اوس راہ پر جدھر قافلے چلتے ہین اور اون شہرون کے آثار اور نشان دیکھتے ہین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشبہہ یہ جو ہمنے بیان کیا ہی اسمین لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ البتہ نشانی ہی ایمان والون کے واسطے قدرت ربانی پر وَإِنْ كَانَ اور تحقیق کہ تھے أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ اصحاب ایکہ یعنی قوم شعیب کے لوگ لَظَالِمِينَ ۝ البتہ ظلم کرنے والے کفر کرکے ایکہ اون درختون کو کہتے ہین جو گنجان اور باہم لپٹے ہوے ہون اونکے شہر کو اس اعتبار سے ایکہ کہا کہ جنگلون اور سبزہ زارون مین تھا اور شعیب علیہ السلام اہل مدین اور اہل ایکہ پر مبعوث تھے اہل مدین نے اونکی تکذیب کی سخت آواز سے ہلاک ہوے جیسا کہ سورۂ ہود مین مذکور ہوا اور اصحاب ایکہ نے بھی نافرمانی کی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پھر بدلا لیا ہمنے اونسے عذاب یوم الظلہ کے سبب سے اور وہ سورۂ شعرا مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی وَإِنَّهُمَا اور بیشک وہ دونون یعنی سدوم اور ایکہ یا ایکہ اور مدین لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ ۝ کھلی ہوئی راہ پر ہین کہ لوگ اودھر جاتے ہین اور اون شہرون کو دیکھتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ اور تحقیق کہ تکذیب کی أَصْحَابُ الْحِجْرِ دیار حجر کے لوگون یعنی ثمود نے الْمُرْسَلِينَ ۝ رسولون کی یعنی صالح علیہ السلام کی اور ایک رسول کی تکذیب سب رسولون کی تکذیب ہی وَآتَيْنَاهُمْ اور دین ہمنے ثمود کو آيَاتِنَا اپنی نشانیان اپنی کتاب کی جو اونکے نبی پر نازل ہوئی تھی اور چونکہ وہ کتاب معلوم ہی نہین جو صالح علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اسوجہ سے اکثر مفسرون نے آیات کو معجزات پر حمل کیا ہی اور پتھر سے اونٹنی کا نکلنا بہت سی عجیب غریب باتون کو شامل ہی جیسے بڑی لمبی چوڑی ہونا کہ ہرگز کوئی اونٹ اوسکے برابر نہ تھا اور پیدا ہوتے ہی بچہ دینا اور اس کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہوتا تھا اور جسدن اوسکے پینے کی باری ہوتی اوسدن پانی کنوین کے لب پر آجاتا اور وہ ایک ہی بار سب پانی پی جاتی حاصل کلام یہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ یہ سب نشانیان ہمنے ثمود کو دین فَكَانُوا پھر تھے عَنْهَا اون نشانیون سے مُعْرِضِينَ ۝ مونھ پھیرنے والے وَكَانُوا يَنْحِتُونَ اور تھے کہ کاٹتے اور تراشتے تھے مِنَ الْجِبَالِ پہاڑون سے بُيُوتًا گھر

وقف لازم

ع ۵/۱۹

اٰمِنِیْنَ○ اوس حال مین کہ ایمن تھے اون گھرون کے گر پڑنے سے اور اونہین چورون کے سیند لگانے سے یا وہ جانتے تھے کہ وہ گھر اونہین عذاب سے بچا لینگے اور وہ اون مکانون مین ایمن رہینگے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ پھر لیا اونہین آوازِ عذاب نے مُصْبِحِیْنَ○ اوس حال مین کہ وہ صبح کرنے والے تھے یعنی یکشنبہ کو دن چڑھتے ہی جبرئیل علیہ السلام کی آواز سے ہلاک ہوگئے جیساکہ سورۂ ہود مین مذکور ہوا ہی فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ پھر نہ دفع کیا اونسے مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○ اوس چیز نے جو تھے وہ کہ کمائی کرتے تھے مال متاع یا وہ جو گھر تیار کرتے تھے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور جو کچھ اونمین ہی اوسے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حکمت کے ساتھ یا حق ظاہر ہونے کو یا حق بیان کرنے کے واسطے وَاِنَّ السَّاعَةَ اور بیشک قیامت لَاٰتِيَةٌ البتہ آنے والی ہی اور اللہ جل شانہ تکذیب کرنے والون سے انتقام لیگا فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ○ پھر درگذر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھا درگذرنا یعنی اپنے نفس کا حق معاف کرو اور اپنے بدلے کی فکر مین نہ رہو بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہی اِنَّ رَبَّكَ بیشبہہ تمھارا رب هُوَ الْخَلّٰقُ وہ ہی پیدا کرنے والا خلائق اور اخلاق کا الْعَلِيْمُ○ جاننے والا موافق اور منافق لوگون کو لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ کے باہر سات قافلے بنی قریظہ اور بنی نضیر کے دیکھے کہ انواع و اقسام کی خوشبوئین اور جواہر اور اسباب و رلباس فاخرہ اونکے پاس تھے اور تفسیر مین لکھا ہی کہ قریش کے سات قافلے ایک ہی دن مکہ معظمہ مین پہونچے اونکے ساتھ کھانے کی بہت سی چیزین اور پہننے کے بہت کپڑے تھے اور بہر تقدیر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات کہی کہ اگر یہ مال ہمارے پاس ہوتے تو سب خدا کی راہ پر ہم خرچ کر ڈالتے اور صاحب تیسیر نے لکھا ہی کہ خود جناب رحمۃ للعالمین کے دل مبارک مین یہ بات آئی اور وقت پڑی کہ مسلمان تو ننگے بھوکے رہین اور مشرکون کے پاس یہ سب مال ہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ اور تحقیق کہ ہمنے دین تجھے سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ سات آیتین مثانی کی کہ قرآن ہی اور یہ سات آیتین اوس سات قافلون سے بہتر ہین اس سے سورۂ فاتحہ کی سات آیتین مراد ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اول قرآن کی سات سورتین مراد ہین کہ اونہین سبع طوال کہتے ہین یا ساتون حٰم کہ عرائس قرآن ہین اور حق تعالی نے قرآن کو مثانی اسواسطے فرمایا کہ احکام اور قصے اوسمین مثنی ہین یعنی مکرر وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ○ اور دیا ہمنے تجھے قرآن عظیم کہ ہمارے نزدیک اوسکی بڑی قدر ہی اور اوسے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی اور سبع مثانی کہ سورۂ فاتحہ ہی یا اول قرآن کی سات بڑی سورتین یا ساتون حٰم او سپر قرآن کو عطف کرنا خاص پر عام کو عطف کرنے کے قبیل سے ہی لَا تَمُدَّنَّ نہ پھیلا اور نہ کھول عَيْنَيْكَ اپنی دونون آنکھین اِلٰى مَا مَتَّعْنَا اوس چیز کی طرف کہ ہمنے فائدہ مندی دی بِهٖٓ اوس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا بہت قسمون کو مِّنْهُمْ کافرون مین سے یہ نہی رغبت سے ہی دیکھنے کے لیے یعنی اقسام کفار یہود و نصارا مجوس بت پرستون کو جو کچھ ہمنے دیا ہی اوسکی طرف مائل اور راغب نہو اسواسطے کہ وہ نہایت حقیر اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہی اوسکے اعتبار سے جو ہمنے تجھے فضل و کمالات عطا فرمائے قطعہ پیش دریاے قدر حرمت تو ✤ نہ محیط فلک حبابے نیست ✤ داری آن سلطنت کہ در نظرت ✤ ملک کونین در حسابے نیست ✤ وَلَا تَحْزَنْ اور غم نہ کھا عَلَيْهِمْ اپنے یارون پر اونکی بے نوائی اور محتاجی کے سبب سے

ربع

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اور سمیٹ بازو اپنا یعنی فروتنی کر لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ مومنون کے واسطے اور نرمی کر اونکے ساتھ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ خفض جناح یعنی بازو سمیٹنا خوشخوئی سے کنایہ ہی اور یہ امر یقینی ہی کہ خُلقِ عظیم کا خلعت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قد مبارک کے سوا اور کسی پر ٹھیک نہین آیا نظم ذات ترا وصف نکوخوئی ست ٭ خوے تو سرمایۂ نیکوئی ست ٭ روز ازل دوختہ حکم قدیم ٭ بر قدِ تو خلعت خُلقِ عظیم ٭ وَقُلْ اور کہہ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِيْرُ بیشک مین ڈرانے والا ہون الْمُبِيْنُ ○ ظاہر یعنی ہکار کھلی دلیل کے ساتھ تمھین ڈراتا ہون کہ میرے خدا نے کہدیا ہی کہ اگر ایمان نہ لاؤگے تو ضرور تمپر اپنا عذاب بھیجونگا كَمَآ اَنْزَلْنَا مثل اوس عذاب کے جو بھیجا ہی ہمنے عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ○ حصے کرنے والون پر الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ جنھون نے کیا قرآن کو عِضِيْنَ ○ ٹکڑے ٹکڑے یعنی قرآن کے حصے کیے اور کئی وصفون کے ساتھ ظاہر کیا سحر شعر کاہنی افترا اگلون کی کہانیان تحت المعانی لکھا ہی کہ کوئی کہتا کہ سورۂ بقرہ میری ہی کوئی سورۂ نمل کو کہتا کوئی سورۂ عنکبوت کو اپنے ساتھ خاص کرتا اور یہ سب دل لگی بازی اور مسخراپن کی راہ سے تھا اور بعضے کہتے ہین کہ حصہ کرنے والے بارہ آدمی تھے کہ ولید مغیرہ موسم حج مین اون لوگون کو مکۂ معظمہ کی راہون پر بھیجتا کہ حاجیون کے جس قافلے سے ملاقات ہو اونھین حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین سے نفرت دلا کر کہین کہ وہ ساحر شاعر کاہن ہی اور قرآن کو اس طور پر ذکر کرین جو ابھی یہان مذکور ہوا فَوَرَبِّكَ تو قسم ہی تیرے رب کی کہ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ ضرور ہم سوال کرینگے اون سب سے عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ تھے وہ کہ عمل کرتے تھے تقسیم اور تکذیب نقل ہی کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات جب مبعوث ہوے تو پہلے خفیہ دعوت اسلام کرتے تھے تین برس تک یہی حال رہا پھر ایک دن حضرت جبریل امین علیہ السلام آئے اور یہ آیت لائے کہ فَاصْدَعْ پھر اب آشکارا کر اور ظاہر مین قائم ہو جا بِمَا تُؤْمَرُ اوس چیز کے ساتھ جو تجھے حکم کیا ہی اوامر اور نواہی کا وَاَعْرِضْ اور مونھ پھیر لے عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مشرکون سے اور اونکی طرف التفات نہ کر لکھا ہی کہ اشراف قریش مین سے پانچ آدمی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا اور تکلیف دینے مین بہت کوشش کرتے تھے اور جہان آپکو دیکھتے ہنسی کے ساتھ پیش آتے ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام مین حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے تھے کہ وہ پانچون آدمی داخل ہوے اور اپنی عادت کے موافق باتین سنا کر حرم محترم کے طواف مین مشغول ہوے جبریل علیہ السلام بولے کہ یا رسول اللہ مجھے حکم ہی کہ انکے شر کو کفایت کرون پھر ولید مغیرہ کی پنڈلی اور عاص بن وائل کے تلوے اور حارث بن قیس کی ناک اور اسود بن عبد یغوث کے مونھ اور اسود بن عبد المطلب کی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور وہ پانچون کافر تھوڑی دیر مین ہلاک ہو گئے ولید تو ایک تیر بنانے والے کی دکان پر گیا اور ایک پیکان اوسکے دامن مین لپٹ گیا بڑائی اور تکبر کی وجہ سے اوسنے سر نیچے نہ کیا کہ اوسے دامن سے چھوڑائے اوس پیکان نے اوسکی پنڈلی زخمی کی اور رگ شریان اوس سے کٹ گئی اور جہنم واصل ہوا اور عاص کے تلوے مین ایک کانٹا گڑا اوسکا پانون ورم کر گیا اسی مین وہ کافر مر گیا اور حارث کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا وہ کافر بھی مر کر ناری ہوا اور اسود بن عبد یغوث اپنا مونھ خاک اور خاشاک پر ملتے ملتے مر گیا اور اسود بن عبد المطلب اندھا ہو گیا اور غصے کے مارے سر زمین پر دے دے مارتا تھا یہانتک کہ مر گیا اور یہ آیۂ کریمہ

نازل ہوئی کہ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۙ تحقیق کہ ہمنے کفایت کی تجھے ہنسی کرنے والون کے شرکو الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ جو بناتے ہین اور شریک ٹھہرالیتے ہین مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ بت اور خدا سے باطل فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہی کہ جانینگے وہ انجام کار اور دیکھینگے اپنے کردار کی سزا وَلَقَدْ نَعْلَمُ اور بیشک ہم جانتے ہین اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ یہ کہ تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝ بسبب اوسکے جو کافر کہتے ہین خدا کی شرکت قرآن پر طعن تجہپر ہنسی یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کافرون کی باتین تجھین ناگوار ہوتی ہین فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ تو تسبیح کر ولی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ اور رہو نماز پڑھنے والون مین صاحب کشف الاسرار کہا ہی کہ اس آیت مین حق تعالی فرماتا ہی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تمھاری تنگدلی سے آگاہ ہین اور بیگانون کے غصے سے جو تمکو تکلیف پہونچتی ہی اوس سے ہم خبردار ہین تم حضور دل سے نماز پڑھو کہ نماز مشاہدے کا میدان ہی اور دوست کے مشاہدے مین بلا کا بوجھ کھینچنا آسان ہوتا ہی ایک پیر طریقت نے کہا ہی کہ مین نے بغداد کے بازار مین دیکھا کہ ایک شخص کو لوگون نے سو کوڑے مارے اوسنے آہ تک نہ کی مین نے اوس سے پوچھا کہ ای جوانمرد تو نے اتنے زخم کھائے اور اُف تک نہ کی وہ بولا کہ ہان شیخ صاحب مجھے معذور رکھیے کہ میرا معشوق میرے برابر تھا اور دیکھ رہا تھا کہ مجھے اوسکے واسطے مارتے ہین اوسکے نظارے کے سبب سے مجھے زخم کے درد کی تمیز نہ تھی اور مجھے کچھ معلوم ہی نہوا بیت تو تیغ میزن و بگذار تا من بیدل ٭ نظارہ میکنم آن چہرۂ نگارین را ٭ وَاعْبُدْ رَبَّكَ اور عبادت کر اپنے رب کی حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ اوس وقت تک کہ آئے تجھے موت یقین سے یقین کی گئی چیز مراد ہی اسواسطے کہ ہر مخلوق کی موت یقین کی گئی ہی حاصل کلام یہ ہی کہ تم جب تک زندہ ہو اوسکی عبادت نہ چھوڑو اور اوسکی بندگی سے مونھ نہ موڑو

مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ
ایک سو اٹھائیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ نحل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ قریب آیا حکم الٰہی قیامت قائم ہونے یا کافرون پر عذاب آنے کا فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۭ تو اوسے جلدی نہ مانگو جب تک وقت آئے لکھا ہی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کسی چیز سے وعید کرتے کہ قیامت قائم ہوگی دنیا مین تمپر عذاب آئیگا تو معاندا اوسے جلدی مانگتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ وعید قریب تو پہونچ چکی ہی جلدی نہ کرو تو وہ معاند اسکے جواب مین کہتے کہ جو کچھ تم کہتے ہو اگر واقع ہوگا تو بُت جو خدا کے شریک ہین ہمین اوس سے رہائی دینگے تو حق تعالی نے فرمایا کہ سُبْحٰنَهٗ پاک ہی خدا وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور بہتر ہی اوس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہین یعنی اس بات سے بہت بزرگ ہی کہ اوسکا کوئی شریک ہو اور وہ جرأت کا ارادہ فرمائے شریک اوسے دفع کر دیا کرے یا عذاب کو روک دیا کرے يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اوتارتا ہی فرشتے بِالرُّوْحِ وحی کے ساتھ یا قرآن کے ساتھ کہ وہ دلون کی زندگی کا سبب ہی یا ملائکہ کو ارواح کے ساتھ بھیجتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روح ایک قوم ہی درگاہ الٰہی کے مقرب لوگون مین اور تبیان مین لکھا ہی کہ جو فرشتہ نازل ہوتا ہی روح اوسکے ساتھ نگہبان ہی جسطرح آدمیون پر حفاظت کرنے والے فرشتے ہوتے ہین اور پھر تقدیر فرشتون کا

نزول ہوتا ہی مِنْ اَمْرِهٖ حکم الٰہی سے عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ جسپر وہ چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖٓ اپنے بندون مین سے کہ اوسے نبوت کا استحکام ثابت ہو اور جو ملائکہ انبیا پر نازل ہوتے ہین اونکی زبانی ہم یہ کہتے ہین اَنْ اَنْذِرُوْٓا یہ کہ اشتہار کردو اور ڈراؤ اور آگاہ کرو کہ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ یہ کہ نہین کوئی خدا مستحق عبادت اِلَّآ اَنَا مگر مین پیدا کرنے والا کہ سب خلق کو روزی دینے والا ہون فَاتَّقُوْنِ۝ تو ڈرو مجھسے اور میرے سوا اور کسیکی پرستش نہ کرو بیت مرا بندگی کن کہ دارا منم۔ تو از بندگانی و مولیٰ منم۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ ٹھیک درست اور راست حکم کے ساتھ یا حکمت کے ساتھ یا بیان حق کے واسطے تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۝ برتر ہی اللہ اور بہت بزرگ ہی اِس چیز سے کہ شریک ٹھہراتے ہین اوسکے واسطے خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا آدمی کو مِنْ نُّطْفَةٍ منی پانی سے کہ بے حس اور بے فہم چیز ہی اور ایسا ہیولا ہی کہ صنعت اور شکل نہین قبول کرتا تو اوسے عقل اور سمجھ ویدی فَاِذَا هُوَ پھر اوسوقت وہ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ۝ جھگڑا کرنے والا ہی کھلم کھلا یعنی جھگڑتا ہی اور چاہتا ہی کہ اپنی بات بالا کرے اس سے اُبی بن خلف مراد ہی کہ پرانی کمزور ہڈی حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور مین لاکر بولا کہ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ پہلے بے حس تھا ہمنے اوسے حس اور گویائی دی اب ہمارے ساتھ جھگڑا کرتا ہی پہلے پہل پیدا کرنے سے دوبارہ پیدا کرنے پر دلیل کیون نہین پکڑ لیتا کہ جو پہلے پیدا کرنے پر قادر تھا دوبارہ پیدا کرنے پر بھی وہ قادر ہی وَالْاَنْعَامَ اور چارپایون کو کہ آٹھ قسمین ہین خَلَقَهَا لَكُمْ پیدا کیا تمہارے واسطے اور بعضون نے کہا ہی کہ لکم مابعد کا متعلق ہی یعنی تمہارے واسطے فِیْهَا دِفْءٌ اونمین پوشش ہی گرم کرنے والی یعنی کپڑے بال کے اور اونکی جو جاڑے سے بچاتے ہین وَّمَنَافِعُ اور تمھین اونمین فائدے پہنچے اور دودھ اور کرایہ اور سواری اور تجارت وغیرہ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۝ اور اونمین سے کھاتے ہو یعنی دودھ گھی پنیر دہی یا اونمین سے کھاتے ہو جو کھا سکتے ہین جیسے گوشت چربی اور چارپایون کے سوا اور جانورون کا کھانا جیسے چڑیان اور تری خشکی کے جانور کو یا کچھ شمار مین نہین وَلَكُمْ فِیْهَا اور تمھین اون چارپایون مین جَمَالٌ زینت اور آرایش ہی یعنی جب چارپایے کھڑے ہوتے ہین تو تمھارے دروازون کی زینت ہو جاتی ہی حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ جسوقت کہ پھر آتے ہین چرائی پر سے اپنے آرام لینے کی جگہون پر یعنی شام کے قریب وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ۝ اور جب باہر جاتے ہین چرائی پر یعنی صبح کو وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اور اوٹھاتے ہین تمھارے بھاری بوجھ یا تمھاری سواریان اِلٰی بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا طرف اوس شہر کے کہ نہو تم بٰلِغِیْهِ پہونچنے والے اوسے بھاری بوجھ لیے ہوے یا پیدل اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ مگر ساتھ رنج اور سختی کے کہ تمھاری ہڈیون کو پہونچے حق تعالی اہل مکہ سے فرماتا ہی کہ اپنا اسباب تجارت لیکر شام اور یمن کے کسی شہر مین تم نہین جاسکتے مگر بڑی محنت اور مشقت سے تو حق تعالی نے تمھین چارپایون کی نعمت عطا فرمائی اِنَّ رَبَّكُمْ بیشک تمہارا رب لَرَءُوْفٌ البتہ مہربان ہی کہ تمھین بے سابقہ خدمت نعمت عطا فرمائی رَّحِیْمٌ۝ رحم کرنے والا کہ چارپائے عطا فرماکر تمپر کام آسان کردیا وَّالْخَیْلَ اور پیدا کیے گھوڑے وَالْبِغَالَ اور خچر وَالْحَمِیْرَ اور گدھے لِتَرْكَبُوْهَا تاکہ چڑھو اونپر وَزِیْنَةً اور تاکہ آراستہ کرو اپنا زمانہ آرایش کرکے وَیَخْلُقُ اور جس طرح انھین پیدا کیا اوسی طرح پیدا کی مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝ وہ چیز جو تم نہین جانتے

زل مین رہنے والون اور چڑیون اور دریائی جانورون مین سے اور بعضون نے کہا اوس نامعلوم چیز سے بہشت کی نعمتین مراد ہین یا وہ فرشتے جو صف باندھے ہین اور وہ جو طواف کرتے ہین یا کوہ قاف کے اوس طرف کی مخلوقات اور لباب مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ جس چیز کو فرماتا ہی کہ تم نہین جانتے ہو اوسکی تفسیر مین سکوت ہی اولیٰ ہی وَعَلَى اللّٰهِ اور اللہ پر ہی قَصْدُ السَّبِيْلِ بیان کرنا راہ اوسکا یعنی سیدھی راہ کا جو حق کی طرف پہونچا دینے والی ہی یا اوسپر ہی راہ مستقیم کا قائم کرنا اور راوسکو راست اور درست کر دینا واجب ہے لیکن راہ سے نہین بلکہ فضل اور رحمت کی راہ سے یا اوسکے واسطے ہی راہ حق یعنی دین اسلام وَمِنْهَا اور ہی بعضی وہ راہ جو خلق چلتی ہی جَآئِرٌ ٹیڑھی اور پھری ہوئی مقصد سے یعنی کفر اور شرک کی ملتین یا خواہشین اور بدعتین وَلَوْ شَآءَ اور اگر چاہتا خدا کہ ہدایت کرے تو لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ع البتہ ہدایت کرتا تم سبکو اور توفیق کو رفیق کر دیتا یہانتک کہ سب چلنے والے سیدھی راہ پر پہونچ جاتے هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ وہ ہی جسنے نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی یا ابر سے یا آسمان سے ابر پر اور ابر سے زمین پر مینھ لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ تمھارے واسطے اوس سے پینا ہی وَّمِنْهُ شَجَرٌ اور اوس مینھ سے ہوتا ہی درخت اس سے گھاس مراد ہی جو زمین سے اوگتی ہی وہ درخت مراد نہین جسکے تنے ہوتے ہین فِيْهِ اوس گھاس مین جو اوگتی ہی تُسِيْمُوْنَ چراتے ہو اپنے چارپائے يُنْۢبِتُ لَكُمْ بکرنے نُنْبِتُ نون سے متکلم کا صیغہ پڑھا ہی یعنی ہم اوگاتے ہین اور حفص نے یے سے غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی خدا اوگاتا ہی تمھارے واسطے بِهِ الزَّرْعَ مینھ کے پانی سے کھیتی اس سے اناج مراد ہی جو بوتے ہین وَالزَّيْتُوْنَ اور درخت زیتون وَالنَّخِيْلَ اور کھجورین وَالْاَعْنَابَ اور انگور وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اور ہر ایک میوون مین سے جو دنیا مین ممکن ہوتے ہین اسواسطے کہ سب میوے جنت ہی مین موجود ہونگے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ غلہ اور درخت اوگانے مین لَاٰيَةً البتہ دلیل کھلی ہوئی ہی اللہ جل شانہ کی قدرت اور حکمت پر لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو فکر اور غور کرتے ہین اس بات مین کہ دانہ زمین مین پڑتا ہی اور پانی اوسمین نفوذ کرکے سڑتا ہی اور اوسکے اوپر کی جانب پھٹکر اوسمین اکھوا نکل کر ہوا مین بلند ہوتا ہی اور اوس دانے کے نیچے کی جانب پھٹکر اوسمین سے جڑ زمین مین جم جاتی ہی اور ہر گھڑی وہ درخت بڑھتا جاتا ہی یہانتک کہ کلیان اور میوے نکلتے ہین اور ہر میوے کی شکل رنگ مزہ اور ہی ہوتا ہی اور یہ ظاہر ہی کہ شکل رنگ مزون کا اختلاف نہین ہی مگر فاعل مختار جل جلالہ تقدس و تعالیٰ کے کرنے سے نظم روضۂ جان بخش جہان آفرید + باغچۂ کون و مکان آفرید + کرد زہر شاخ و گل و برگ و بار + جلوۂ او نقش دگر آشکار + وَسَخَّرَ لَكُمُ اور مسخر کر دیے تمھارے نفع کے واسطے الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لا رات اور دن ایک آسایش کے واسطے ایک آرائش کے لیے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط اور آفتاب ماہتاب کو مسخر کر دیا فواکہ پکنے اور کھیتون کے بنانے اور برسون اور مہینون کا حساب پہچاننے کو وَالنُّجُوْمُ اور ستارون کو راہین پہچاننے کے لیے یعنی ان سب سے حق تعالیٰ تمھین نفع پہونچاتا ہی اوس حالت مین کہ وہ ہین مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ط مسخر حکم خدا کے جو سب کا پروردگار ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک انمین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان اور دلیلین ہین صانع حکیم کی وحدانیت پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ لا اوس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہین نباتات کے حالات جو پوشیدگی سے

خالی نہین ہین انمین حق تعالی نے تفکر کا ذکر کیا اور یہ وہ النین جو نہایت درجہ ظاہر ہین انمین عقل کا ذکر کیا وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ اور مسخر کی وہ چیز جو پیدا کی ہی تمھارے نفع کے واسطے فِي الْاَرْضِ زمین مین جسکی تمھین حاجت ہی یعنی اوسنے نفع لینا تمھین میسر کردیا کہ وہ کھانے پینے پہننے کی چیزین اور سواریان اور جو روئین ہین مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اونکا حال یہ کہ مختلف ہین اونکی ہیئتین اور شکلین اور قسمین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشبہہ ان مخلوقات مین لَاٰيَةً البتہ نشانی اور دلالت ہی وحدانیت پر لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو یاد کرتے ہین وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ ہی جسنے سَخَّرَ الْبَحْرَ مسخر کردیا دریا اس حیثیت سے کہ تم ایک ٹھکانے ہو اوسکے سبب سے نفع لیکر ایک تو یہ کہ اوسمین شکار کھیلتے ہو لِتَاْكُلُوْا تا کہ کھاؤ مِنْهُ اوس سے لَحْمًا طَرِيًّا گوشت تازہ یعنی مچھلی کا گوشت وَّتَسْتَخْرِجُوْا اور دوسرے اوسمین غوطہ لگاتے ہو کہ نکالو مِنْهُ اوسمین سے حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا زیور کہ پہنتے ہو اوسے یعنی اوسمین سے وہ چیز نکالتے ہو جس سے زیور بناتے ہو جیسے موتی مونگا اور اوسے تمھاری عورتین پہنتی ہین چونکہ عورتون کی زینت مردون کے واسطے ہوتی ہی اسواسطے حق تعالی نے زیور پہننے کی نسبت مردون کی طرف کی وَتَرَى الْفُلْكَ اور دیکھتے ہو کشتیون کو مَوَاخِرَ چلنے والی اور پانی کو پھاڑنے والی فِيْهِ دریا مین وَلِتَبْتَغُوْا اور تمھارے واسطے دریا کا مسخر ہونا اسلیے ہی کہ ڈھونڈھو کشتی مین سوار ہوکر مِنْ فَضْلِهٖ اوسکا نفع کہ وسعت رزق کا سبب ہی وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور شاید کہ تم شکر کرو خدا کا دریا کی تسخیر اور کشتی کی ترکیب کی نعمت پر اسواسطے کہ یہ بڑی نعمت ہی کہ حق تعالی نے ہلاکت کی چیزون کو منفعت کا سبب کردیا صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ حق تعالی نے ظاہر کی روسے زمین مین بہت سے دریا پیدا کیے جیسے قلزم عمان محیط وغیرہ اور اونسے پار اوترنے کو کشتیان مقرر کین اور باطن کی روسے آدمی کے نفس مین بہت سے دریا پیدا کیے ہین جیسے مشغولی غم حرص غفلت پریشانی کے دریا اور اونسے پار اوترنے کے واسطے بھی کشتیان معین کی ہین جو کوئی توکل کی کشتی پر بیٹھتا ہی مشغولی کے دریا سے فراغت کے ساحل پر پہونچ جاتا ہی اور جو کوئی رضا کی کشتی مین بیٹھتا ہی وہ غم کے دریا سے خوشی کے کنارے پر پہونچ جاتا ہی اور جو کوئی قناعت کی کشتی پر جگہہ پکڑتا ہی وہ حرص کے دریا سے زہد کے ساحل پر پہونچ جاتا ہی اور جو شخص زہد کی کشتی پر بیٹھتا ہی غفلت کے دریا سے آگاہی کے کنارے پر پہونچ جاتا ہی اور جو کوئی توحید کی کشتی پر بیٹھتا ہی وہ پریشانی کے دریا سے جمعیت کے کنارے پہونچ جاتا ہی اور حقیقت مین پریشانی بقا مین ہی اور جمعیت فنا مین جو لوگ اپنے مین ہین وہ پریشانی کے تہلکے مین ہین اور جو لوگ آپسے باہر ہین جمعیت کے مرتبے مین ہین نظم بحساب خودی قلم درکش + ورنہ بیخودی علم برکش + تا بجاروب لا نروبی راہ + کی رسی در حریم الا اللہ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ اور پیدا کیے اور رکھدیے زمین مین رَوَاسِيَ پہاڑ اونچے اور بڑے اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ تا کہ میل نہ کرے تمھارے ساتھ زمین یعنی خود بھی متحرک اور مضطرب نہو جائے اور تمھین بھی نہ کرے حدیث مین ہی کہ حق تعالی نے جب زمین پیدا کی تو پانی پر متحرک تھی اور اوسے قرار نہ تھا ملائکہ نے یہ بات کہی کہ اس فرش زمین پر کوئی قرار نہ پکڑ سکیگا حق تعالی نے اوسپر پہاڑ پیدا کردیے کہ زمین ٹھہر گئی تیسیر مین لکھا ہی کہ جب زمین پیدا کی گئی تو نہایت مضطرب اور متحرک تھی حق تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا کہ اوسے صاعد بائیل کہتے ہین کہ اوسنے حکم الٰہی سے زمین پر پاؤن رکھا اور زمین نے اوسکے

پاؤن کے بوجھ سے جگہ پر قرار پکڑا پھر پہاڑون کو حق تعالی نے زمین کی میخ کر دیا اور زمین ٹھہر گئی وَاَنْھٰرًا اور
پیدا کین زمین مین نہرین جیسے نیل فرات دجلہ جیحون سیحون وغیرہ وَّسُبُلًا اور پیدا کین زمین مین راہین ہر موضع سے دوسرے موضع کو
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۙ تاکہ شاید تم اپنی اپنی منزل مقصود کی طرف راہ پاؤ وَعَلٰمٰتٍ ؕ اور پیدا کین نشانیان راہ کی چلنے والون کے
واسطے پہاڑون اور ٹیکرون وغیرہ سے وَبِالنَّجْمِ اور ستارون کے ساتھ جیسے ثریا بنات النعش فرقدین شعرتین سماک جدی اور
انکے مثل کہ رات کو اونکے سبب سے هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ وہ یعنی قریش خشکی اور تری مین راہ پاتے ہین اگرچہ ستارون کے سبب سے راہ پانا
مسافرون کو آسان ہی مگر وہ جاڑے گرمی کے سفر مین اس بات کے ساتھ مشہور تھے کہ ستارون کے سبب سے راہ سب لوگون سے بہتر
پہچانتے ہین اَفَمَنْ يَّخْلُقُ کیا پھر وہ جو پیدا کرتا ہی یہ سب مخلوق جو مذکور ہوئے كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ ہوتا ہی مانند اوسکے جو
نہین پیدا کرتا اس سے وہ مراد ہین جنھین خدا کے سوا وہ کافر پوجتے تھے جیسے عیسی اور عزیر علیہما السلام اور ملائکہ اور بت یعنی
خالق کو مخلوق کے ساتھ کچھ مشابہت ہی نہین تو عاجز کو قادر کا شریک کرنا کمال درجے کا عناد اور نہایت مرتبے کی نادانی ہی
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا پھر یاد نہین کرتے ہو انھین یعنی یاد کرو کہ تمھین اپنے عقیدے کی خرابی اور فساد معلوم ہو جائے
وَاِنْ تَعُدُّوْا اور اگر چاہو کہ گنو تم نِعْمَةَ اللّٰهِ خدا کی نعمتین جو اوسنے تمھین عطا فرمائی ہین تو لَا تُحْصُوْهَا ؕ نہ گن
سکوگے اونھین تو جب نعمتین شمار کرنے سے تم عاجز ہو تو اونکا شکر کیونکر ادا کر سکوگے اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ بیشک اللہ البتہ
بخشنے والا ہی اگر شکر ادا کرنے مین تقصیر کرو تو وہ اوس سے درگذر کرتا ہی اور اوسے چھوڑ دیتا ہی رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی کہ شکر مین
تقصیر کرنے کے سبب سے نعمت تم سے روک نہین رکھتا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تُسِرُّوْنَ جو کچھ چھپاتے ہو تم عقائد
وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اور جو ظاہر کرتے ہو اعمال وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور وہ باطل خدا جنکو خدائی کے ساتھ مکے کے
کافر پکارتے ہین یعنی پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا نہین پیدا کرتے ہین کچھ یعنی نہین
پیدا کر سکتے ہین اور کیونکر پیدا کرین وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ؕ حال یہ ہی کہ وہ خود پیدا کیے گئے ہین اور جو مخلوق ہوتا ہی
وہ اپنے پیدا ہونے مین دوسرے کا محتاج ہوتا ہی اور جو محتاج ہوتا ہی وہ ممکن ہوتا ہی اور خالق واجب الوجود ہی تو وہ مخلوق
حق تعالی کی شرکت کے لائق نہین ہین اَمْوَاتٌ مردے اور وہ باوجود مخلوق ہونے کے مردے ہین غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ نہین زندے
یعنی جمادات کی طرح نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین نہ بولتے ہین وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اور نہین جانتے کہ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ کب وے
جائینگے وہ یا اونکی عبادت کرنے والے تو جب اپنے بعث کا وقت نہین جانتے تو اپنے پوجنے والون کو جزا کیونکر دے سکینگے او معبود ایسا چاہیے
جو اپنے بندون کے حشر کا جاننے والا ہو اور اونھین جزا دینے پر قادر ہو دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ قیامت کے دن بتون مین
روح ڈال کر حق تعالی او ٹھائیگا تاکہ اپنی پرستش کرنے والون پر تبرا کرین اِلٰهُكُمْ خدا تمھارا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ خدا یگانہ اور یکتا ہی
فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تو جو نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کے ساتھ یعنی اوٹھنے کی تصدیق نہین کرتے
قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ اونکے دل نہ پہچاننے والے ہین اور راستی نہ قبول کرنے والے وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور وہ

ع ۱۲

نعش ستارون کا نام ہی جنھین لوگ ٹھیکا لاکہتے ہین اوسکے پورب اور اوتر کے بیچ کی طرف تین تارے اور ہین اونھین بنات النعش کہتے ہین علی ہذا القیاس فرقدین وغیرہ بھی تارون کے نام ہین ۱۲ منہ مد ظلہ

تکبر کرنے والے ہین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا ایمان قبول کرنے سے تکبر کرتے ہین لَا جَرَمَ البتہ صحیح اور درست ہی
اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ یہ کہ خدا جانتا ہی مَا یُسِرُّوْنَ جو چھپاتے ہین وہ مکر اور حیلے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وَمَا یُعْلِنُوْنَ
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین لڑائی جھگڑا حضرت کے ساتھ اِنَّہٗ بیشک اللہ تعالی لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ دوست نہین رکھتا
تکبر کرنے والون کو کہ خدا کی توحید اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق سے سرکشی کرتے ہین وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ
اور جب کہتے ہین متکبرون کو یعنی پیروی کرنے والے اور سفلے جب رؤسا اور شرفا سے پوچھتے ہین کہ مَاذَآ اَنْزَلَ کیا چیز بھیجی رَبُّکُمْ
تمھارے رب نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات ہنسی اور بناوٹ کے طور پر ہی اسواسطے کہ وہ منکر قرآن نازل ہونے کے معتقد نہ تھے
مگر جب کوئی ہنسی کے طور پر پوچھتا کہ خدا نے کیا بھیجا ہی قَالُوْٓا کہتے ہین کہ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ وہ جو بھیجا ہی اگلون کی
سرگذشتین ہین یعنی کچھ بھی نہین بھیجا اور جو کچھ وہ پڑھتا ہی اگلون کی کہانیان ہین کافرون نے ایسی باتون سے بچھ
لوگون کو گمراہ کر دیا حق تعالی فرماتا ہی کہ اونھون نے یہ کام کیا لِیَحْمِلُوْٓا تاکہ اوٹھائین اَوْزَارَھُمْ بوجھ اپنے گناہون کے
کَامِلَۃً پورے یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے دن وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ اور اوٹھاتے ہین اونکے گناہون مین سے بھی
کہ یُضِلُّوْنَھُمْ گمراہ کیا ہی اونھون نے جنھین بِغَیْرِ عِلْمٍ بے علمی کے سبب سے گمراہ کرنے کے حصے کی مقدار یعنی
اپنے کفر کا عذاب پورا کھینچینگے اور اوس قوم کی عقوبت مین سے بھی حصہ لینگے جسے اونھون نے بے علمی اور نادانی کی وجہ سے
گمراہ کیا ہی اَلَا سَآءَ جان لو کہ بڑا بوجھ ہی مَا یَزِرُوْنَ وہ بوجھ جو وہ اوٹھاتے ہین قَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ
بیشک مکر کیا ہی اونھون نے جو تھے مِنْ قَبْلِھِمْ اہل مکہ سے پہلے انبیا کی تکذیب اور قصد ہلاک کر کے فَاَتَی اللّٰہُ پھر
آیا حکم الہی بُنْیَانَھُمْ اون عمارتون پر جو اونھون نے بلند کی تھین یعنی خدا کا حکم اون مکانات کی خرابی کے واسطے
صادر ہوا مِّنَ الْقَوَاعِدِ نیو کی طرف سے یا اوس ستون کی جانب سے خراب کرنے کا حکم ہوا جنپر مکان تھمے ہوے تھے
فَخَرَّ تو گر پڑی عَلَیْھِمُ السَّقْفُ اونپر چھت اونکے گھرون کی مِنْ فَوْقِھِمْ اونکے اوپر سے یعنی پہلے تو اونپہ
چھت پھٹ پڑی پھر دیوارین گرین یہ کنایت بالکل منہدم ہونے اور دب کر اونکے ہلاک ہو جانے کی طرف اشارہ ہی بعضے اس بات پر ہین
کہ اس عمارت سے نمرود کا منارہ مراد ہی جو اوسنے بابل مین بنایا تھا وہ پانچ ہزار گز بلند تھا اور یہ بھی کہا ہی کہ دو کوس کا طول و عرض تھا
کہ آسمانی کامون کو نظر کرے اور ابراہیم علیہ السلام کے خدا سے مطلع ہو کر اوس سے مقابلہ کرے جب وہ منارہ پورا بن چکا تو ہیبت الہی کے
رخ سے ایک ہوا چلی اور اوس عمارت کو بیخ و بنیاد سے اوکھاڑ دیا تفسیر ثعلبی مین لکھا ہی کہ اوس منارے کا سرا دریا مین گرا اور باقی
نمرود والون کے گھرون پر گر پڑا اور ایسی مہیب آواز ہوئی کہ قوم کی زبان تتلانے لگی یعنی نکل پڑی اور اونکی بات بدل گئی اور یہی
وجہ ہی کہ اوس شہر کا نام بدل کر کرتا سے بابل ہو گیا محمد جریر طبری رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ نمرود کے زمانے مین سب لوگون کی
زبان سریانی تھی جب منارہ گرا تو زبانین بدل گئین اور ہر قوم نے ایک نئی زبان مین بات کرنا شروع کی اور ایک دوسرے کی
زبان نہ جانتا تھا اور بہتر مختلف زبانین عالم مین پیدا ہو گئین تو حق تعالی خبر دیتا ہی کہ اوس قوم نے اس سے پہلے مکر کیا

یعنی نمرود اور اوسکی پیروی کرنے والون نے اور رہنے اونکے مکانون کی خرابی کا حکم کردیا وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ اور آیا اونپر عذاب مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ○ اوس جگہ سے کہ نہین جانتے تھے کہ حق تعالی نمرود کو ہلاک کردیگا یعنی اوسوقت کہ وہ خیال نہ رکھتے تھے یا اوس راہ سے کہ جدھر سے توقع نہ تھی دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اس سے بھنگے کے سبب عذاب مراد ہی کہ نمرود کے لشکر پر مسلط ہوا اور لباب مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے نمرود کو مچھر کے عذاب مین مبتلا کیا کہ مچھر نمرود کی ناک مین گھس گیا اور دماغ کی جڑ مین جگہ پکڑی اور بڑا ہوا اور چارسو برس وہان پر رہا اور ان چارسو برس تک برابر ہتھوڑا اوسکے سر پر مارتے تھے کہ اوس سے ذرا آرام پاتا تھا شیخ فریدالدین عطار نے منطق الطیر کی توحید مین کہا ہی نظم نیم پشہ بر سر دشمن گماشت ٭ دوسرا و چار صد سال الش بداشت ٭ چون دہد حکمش ضعیفے را مدد ٭ سبلت خصم قوی را بر کند ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پھر قیامت کے دن يُخْزِيْهِمْ رسوا کریگا اونھین یا آگ سے عذاب کریگا جسطرح منارہ گرنے اور مچھرون کا لشکر غالب او مسلط کردینے سے دنیا مین اونپر عذاب کیا وَيَقُوْلُ اور کہیگا حق تعالی اوسدن کہ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ کہان ہین میرے شریک یعنی وہ لوگ جنھین تم گمان کرتے تھے کہ میرے شریک ہین الَّذِيْنَ كُنْتُمْ وہ کہ تھے تم ہٹھے بازی اور جھگڑے کی وجہ سے تُشَآقُّوْنَ خلاف کرتے تھے پیغمبرون اور مومنون کے ساتھ فِيْهِمْ اونکی شان مین قَالَ الَّذِيْنَ کہینگے وہ جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہین علم یعنی اہل علم انبیا اور ملائکہ یا دانا لوگ کہ جنھون نے خلق کو حق تعالی کی طرف پکارا ہی وہ کہینگے کہ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ بے شبہہ ذلت اور رسوائی آجکے دن وَالسُّوْٓءَ اور برائی یعنی عذاب عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ کافرون پر ہی الَّذِيْنَ وہ کہ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ پکڑتے تھے ملائکہ انھین یعنی اونکی روحین قبض کرتے تھے ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اوس حال مین کہ وہ ظلم کرنے والے ہین اپنی جانون پر کفر کے سبب سے اور اونھون نے موت جب آنکھون سے دیکھ لی فَاَلْقَوُا السَّلَمَ تو ڈالی اونھون نے صلح اور حق تعالی کی ربوبیت اور وحدانیت کا اونھون نے اقرار کیا یا اطاعت کی اور بولے کہ مَا كُنَّا نَعْمَلُ نہ تھے ہم کہ عمل کرین مِنْ سُوْٓءٍ کچھ برائی کفر اور ظلم یعنی شرک اور گناہ سے منکر ہوجائینگے حق تعالی فرمائیگا کہ بَلٰٓى نہین ہی ایسا جو تم کہتے ہو یعنی تم کافر تھے اور تمنے گناہ کیے ہین اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بیشک اللہ جاننے والا ہی بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کہ عمل کرتے تھے اور تمھین اوسکی سزا دیگے اور سزا یہ ہی کہ کہینگے فَادْخُلُوْٓا پھر داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازون مین یا دوزخ کے اون طبقون مین جو تمھارے لیے تیار ہین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہنے والے ہو تم اوسمین فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ پھر البتہ برا مقام ہی متکبرون کا جہنم لکھا ہی کہ عرب کے لوگ حج کے موسم مین اپنے لوگون کو مکہ معظمہ مین بھیجتے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی خبر تحقیق کرکے اونھین پہونچائین جب وہ بھیجے ہوے لوگ مکے کے کافرون سے پوچھتے کہ محمد پر کیا چیز اوترتی ہی تو وہ کافر کہدیتے کہ اگلون کی کہانیان جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی وَقِيْلَ اور جب کہتے لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اون لوگون سے جنھون نے شرک سے پرہیز کیا یعنی مومنون سے کہ مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ کیا چیز نازل کی تمھارے رب نے تو قَالُوْا خَيْرًا وہ کہتے کہ نازل کی نیکی اس سے قرآن مراد ہی کہ سب نیکیون اور برکتون کو جمع کیے ہوے ہی اور دنیوی دینی

بلیان اور تمام ظاہری باطنی خوبیان اون سے نکلتی ہین لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اون لوگون کے واسطے جنھون نے اقوال افعال مین نیکی کی ہے یا کلمہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا ہے فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا دنیا مین حَسَنَةٌ ط نیک بدلا ہے جان مال کی حفاظت اور فتح نصرت حرمت
وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ اونکا ثواب آخرت مین خَیْرٌ بہتر ہے اس سے وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اور البتہ اچھا گھر ہے
پرہیزگارون کے واسطے بہشت اور بعضون نے کہا ہے دنیا اچھا گھر ہے کہ اسمین اوا آخرت تیار کر سکتے ہین اور اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ کا
مضمون اس قول کا مؤید ہے اور بزرگون نے کہا ہے کہ نِعْمَ یَوْمَكَ حَصَادُ غَدِكَ نظم بکوش امروز تا تخمے بپاشی + کہ فردا بر جوے قادر
نباشی + گر اینجا کشت کردن را نورزی + دران خرمن بہ نیم ارزن نیرزی + جَنّٰتُ عَدْنٍ متقیون کے گھر جنتین ہین کہ قیامت کے
دن یَدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے انمین تَجْرِیْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے مکانون کے نہرین لَهُمْ فِیْهَا
اونکے واسطے ہوا اوس بہشت مین مَا یَشَآءُوْنَ ط جو کچھ چاہینگے خواہش کی چیزون کے اقسام اور جن لوگون نے یہ کہا ہے کہ اگر
سب جنتون کی خواہش ہو کہ خواہش کرنے والا انبیا کے درجون اور اولیا کے منازل اور شہیدون کے مراتب کو پہونچ جائے
تو اسکا جواب علما نے یہ دیا ہے کہ بہشت مین رشک اور حسد نہوگا جسکے سبب سے یہ تمنائین ہون بلکہ ہر جنتی کو جو مرتبہ حاصل ہوگا
وہ اوسی پر راضی رہیگا كَذٰلِكَ اس جزا کے مثل یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ۝ جزا دیتا ہے اللہ پرہیزگارون کو اَلَّذِیْنَ
تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اونکو جنھین مار ڈالتے ہین فرشتے حکم الٰہی سے طَیِّبِیْنَ اوس حال مین کہ وہ پاک ہوتے ہین شرک اور
گناہ کے شائبون سے یا خوشوقت ہوتے ہین اس سبب سے کہ فرشتے اونھین خوشخبری دیتے ہین اور تعظیم کی رو سے یَقُوْلُوْنَ
کہتے ہین کہ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ سلام اللہ کا تمپر اور بشارت کہ اونپر فرشتون کا سلام ہوا اور سلام کے بعد کہینگے کہ کل قیامت کو اوٹھو اور
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو بہشت مین جو تمھارے واسطے تیار ہے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اسکے کہ تھے تم کہ عمل
کرتے تھے خیرات اور حسنات هَلْ یَنْظُرُوْنَ کیا انتظار کرتے ہین کافر یعنی منتظر نہین ہین اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ مگر
یہ کہ آئین اونکے پاس فرشتے روح قبض کرنے اَوْ یَاْتِیَ یا آئے اَمْرُ رَبِّكَ ط حکم تیرے رب کا اونپر عذاب مہلک نازل ہونے کو
كَذٰلِكَ انکے شرک اور تکذیب کے مانند فَعَلَ الَّذِیْنَ کیا اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ ط پہلے اونسے اور اوس سبب سے
اونھین پہونچا جو کچھ پہونچا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ اور اونپر ظلم نہین کیا خدا نے اونھین ہلاک کر کے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن وہ تھے
کہ کفر اور معصیت کے سبب سے اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے فَاَصَابَهُمْ پھر پہونچا اونھین حکم
عدل کے سبب سے سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا جزا اون برائیون کی جو اونھون نے کی تھین وَحَاقَ بِهِمْ اور اوتری اونپر یعنی لپیٹ لیا
اونھین مَّا كَانُوْا بِهٖ اوس چیز نے کہ اوسپر یَسْتَهْزِءُوْنَ ع ہنستے تھے یعنی وہ وعدہ کیا ہوا عذاب اونپر نازل ہوا جسکا
حال سنکر وہ ہنسا کرتے تھے وَقَالَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا اور کہا اونھون نے جنھون نے شرک کیا کہ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ اگر
چاہتا خدا تو مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ نہ پوجتے ہم سوا خدا کے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا ہم اور نہ باپ
ہمارے وَلَا حَرَّمْنَا اور نہ حرام کرتے ہم مِنْ دُوْنِهٖ بے اوسکے حکم کے مِنْ شَیْءٍ ط کوئی چیز بحیرہ سائبہ وغیرہ

ع ۹

شرک یہ بات ہنسی کے طور پر کہتے تھے خلوص عقیدت کے ساتھ نہین حسین بن الفضل رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اگر کافر یہ بات تعظیم اور
معرفت الٰہی کی راہ سے کہتے تو حق تعالی انھین اسکے سبب سے عیب نہ کرتا كَذٰلِكَ اہل مکہ کے کامون کے مثل فَعَلَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ کیا اونھون نے جو پہلے اونسے تھے کہ شرک تکذیب حلال کو حرام حرام کو حلال کرتے تھے فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ پھر
کیا ہی رسولون پر یعنی رسولون پر نہین ہی اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ مگر پہونچا دینا ظاہر یا راہ حق ظاہر کرنے والا وَلَقَدْ بَعَثْنَا
اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر امت اور گروہ مین رَّسُوْلًا ایک پیغمبر جیسے تمھین اس امت مین ہمنے بھیجا ہی اور سب
رسولون کو ہمنے یہی حکم کیا کہ اپنی اپنی قوم سے کہدو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو خدا کی وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ
اور پرہیز کرو یا ایک طرف ہو جاؤ طاغوت کو پوجنے سے اور طاغوت اوسے کہتے ہین کہ خدا کے سوا جسے پوجین فَمِنْهُمْ پھر ان
امتون مین مَّنْ هَدَى اللّٰهُ کوئی ہی کہ ہدایت کی اوسے اللہ نے اور ایمان کی توفیق دی وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ اور اونھین سے
کوئی ہی کہ واجب ہوگئی عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ اوسپر گمراہی اس سبب سے کہ اللہ جل شانہ نے اوسے بے نصیب کر دیا ہی فَسِيْرُوْا
پھر جاؤ ای مشرکو اور سیر کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝
انجام کار تکذیب کرنے والون کا یعنی عاد اور ثمود کے شہرون کی طرف گذرو اور فکر اور عبرت کی نظر سے دیکھو تو تمھین ظاہر ہو جائے
کہ جو کچھ اونھون نے کیا تھا وہ جو کوئی کریگا وہ بھی اوسی طرح ہلاک ہوگا جسطرح وہ ہلاک ہوے اِنْ تَحْرِصْ اگر سخت کوشش کرو
اور للچاتے رہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى هُدٰىهُمْ مشرکون کے راہ پانے پر فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِيْ
نہین ہدایت کرتا مَنْ يُّضِلُّ اوسے جسکی گمراہی چاہتا ہی وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی گمراہون کے واسطے مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ کوئی
یارون مین سے جو اونسے عذاب دفع کرے تبیان مین لکھا ہی کہ ایک مسلمان کا قرض ایک کافر پر تھا وہ تقاضے کے واسطے گیا باتون مین
مسلمان کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ اوس خدا کی قسم کہ مرنے کے بعد اوسکی ملاقات کا امیدوار ہون کافر بولا کہ تو مرنے کے بعد زندہ ہونے کی
امید رکھتا ہی مسلمان بولا کہ ہان اوس کافر کے مذہب مین جو سخت قسمین مقرر تھین وہ قسمین کھا کر کہنے لگا کہ مرنے کے بعد کوئی بھی
نہ زندہ ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا اور قسم کھائی اونھون نے بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
سخت تر قسمین اپنی یعنی قسم سخت کرنے مین اونھون نے کوشش کی اور بولے کہ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ نہ اوٹھائیگا اللہ مَنْ يَّمُوْتُ
اوسے جو مریگا بَلٰى ایجاب ہی نفی کے بعد یعنی اوٹھائیگا اونھین وعدہ کیا ہی اللہ نے وَعْدًا وعدہ کہ عَلَيْهِ اوسپر
وہ وفا کرتا ہی یعنی وہ وعدہ کیا ہی جسکا وفا کرنا لازم اور حَقًّا صحیح اور درست ہی وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے ہین کہ حق تعالی اونھین اوٹھائیگا لِيُبَيِّنَ تاکہ بیان کرے لَهُمُ
واسطے اونکے الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہین وہ فِيْهِ اوسمین کہ وہ بعث اور حشر کے امور ہین
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور اسواسطے تاکہ جانین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے اَنَّهُمْ كَانُوْا یہ کہ وہ تھے كٰذِبِيْنَ ۝
جھوٹے قیامت سے انکار کرنے مین اِنَّمَا قَوْلُنَا سوا اسکے نہین کہ کہنا ہمارا لِشَيْءٍ کسی چیز کے واسطے اِذَآ اَرَدْنٰهُ

نصف ع ۹

جب چاہتے ہین ہم اوس چیز کو پیدا کرنا اَنْ نَّقُوْلَ یہ ہی کہ کہتے ہین ہم لَهٗ اوس چیز کو کہ كُنْ ہو فَيَكُوْنُ ؕ تو ہو جاتی ہی وہ خلاصہ کلام یہ ہی کہ چیزون کو ہم جو پیدا کرتے ہین یہ پیدا کرنا مادّے اور مدد پر موقوف نہین ہی تو جو کوئی پہلے بہل بے مادّے کے کوئی چیز پیدا کرنے پر قادر ہو تو مادہ موجود ہونے کے ساتھ اوس چیز کو پھر پیدا کرنے مین اوسکی قدرت عاجز ہوجائیگی اور کمی نہ کریگی نظم آنکہ پیش از وجود جان بخشد ہم تواند کہ بعد ازان بخشد ۞ چون در آورد از عدم بوجود ۞ چہ عجب باز گر کند موجود ۞ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا اور جنھون نے ہجرت کی اپنے وطنون سے فِي اللّٰهِ خدا کا حق ادا کرنے مین اور اوسکی رضامندی کے واسطے مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا پیچھے اس سے کہ مظلوم ہوے تھے اس سے وہ اصحاب مراد ہین جنپر قریش نے ظلم کیا اور اس ظلم کے سبب سے وہ حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے حق تعالی نے وعدہ فرمایا کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور جگہہ دینگے ہم اونھین فِي الدُّنْيَا دنیا مین حَسَنَةً اچھا شہر یعنی مدینہ منورہ علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام اور بعضون نے کہا ہی کہ غنیمت خوب دینگے وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ اجر آخرت کا اونکے واسطے اَكْبَرُ بہت بڑا ہی اوس غنیمت سے جو دنیا مین اونھین ملتی ہی لکھا ہی کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کسی مہاجر کو کچھ عطیہ دیتے تو فرماتے کہ یہ لے خدا اسمین تجھے برکت دے یہ وہ ہی جو اللہ نے دنیا مین دینے کا تجھسے وعدہ کیا اور جو کچھ اللہ جل شانہ نے تیرے واسطے آخرت مین جمع کر رکھا ہی وہ افضل ہی لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۙ اگر ہون کافر کہ جانین یہ بات کہ خدا ہجرت کرنے والون کو دونون جہان مین اجر دیتا ہی تو وہ ضرور ایمان لانے اور ہجرت کرنے مین موافقت کرین یا اگر مہاجر جانین تو کوشش اور صبر کرنے مین زیادتی کرین الَّذِيْنَ صَبَرُوْا مہاجر وہ لوگ ہین جنھون نے وطن چھوڑے اور کافرون کی ایذا پر صبر کیا وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ توکل کرتے ہین اور اپنا کام اوسی پر چھوڑتے ہین لکھا ہی کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ خدا اس سے برتر ہی کہ آدمی کو رسول کرکے بھیجے بلکہ وہ فرشتون کو رسول کرکے بھیجتا کہ وہ خلق کو خدا کی طرف پکارتے کفار قریش کا یہ کلام رد کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین رسول کرکے بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ تجھے بھیجنے سے پہلے اِلَّا رِجَالًا مگر مردون کو آدمیون مین سے کہ ملائکہ کی زبانی نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ بکر نے یُوحی پڑھا ہی پہلے یے اخیر مین الف غائب مجہول کا صیغہ یعنی وحی بھیجی جاتی تھی اونکی طرف اور حفص نے اول مین نون اخیر مین یے پڑھی ہی متکلم کا صیغہ یعنی ہم وحی بھیجتے تھے اونکی طرف خلاصہ کلام یہ ہی کہ عادت یون ہی جاری ہی کہ وہ آدمی ہی کو رسول کرکے بھیجتا ہی فرشتے کو نہین فَسْئَلُوْٓا پھر پوچھو اَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے یعنی اونکے عالمون سے اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ اگر ہو تم کہ نہین جانتے ہو کہ اگلے انبیا سب آدمی تھے جو اگلی امتون پر مبعوث ہوے اور اونکی ہدایت کے واسطے بھیجے گئے بِالْبَيِّنٰتِ ظاہر معجزون کے ساتھ وَالزُّبُرِ ؕ اور لکھی ہوئی کتابون کے ساتھ وَاَنْزَلْنَآ اور نازل کیا ہمنے اِلَيْكَ الذِّكْرَ تیری طرف قرآن کہ اللہ جل شانہ کو یاد کرنے کا سبب ہی لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ کہ بیان کرے تو لوگون کے واسطے مَا نُزِّلَ جو کچھ نازل کیا گیا ہی قرآن مین اِلَيْهِمْ اونکی طرف اوامر اور نواہی وَلَعَلَّهُمْ اور تاکہ شاید وہ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ فکر کرین اوسمین اور جانین کہ یہ مخلوق کا کلام نہین ہی اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ کیا نڈر ہوگئے وہ جنھون نے مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ کیے مکر برے

وقف لازم

یعنی انبیا علیہم السلام کو ہلاک کرنے کے واسطے حیلے کیے یا وہ گروہ مراد ہی جسنے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکر کیے حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اپنے کو امن مین جانتے ہین اور بیخوف رہتے ہین اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰہُ اس سے کہ دھنساوے اللہ بِھِمُ الْاَرْضَ اونھین زمین مین جیسے قارون کو دھنسا دیا اَوْ یَاْتِیَھُمُ الْعَذَابُ یا نڈر رہین اس بات سے کہ آئے اونپر عذاب الٰہی مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اوس جگہ سے کہ نہ جانین اور امید نہ رکھین جیسے کہ قوم لوط علیہ السلام پر عذاب آیا اَوْ یَاْخُذَھُمْ یا لیلے اونھین فِیْ تَقَلُّبِھِمْ اونکے پھرنے مین یعنی تجارت کرنے کو جو ایک شہر سے دوسرے شہر کو آتے جاتے ہین اس آمد و رفت مین یا سونے کے بچھونے پر ادھر سے اودھر پھرنے اور کروٹ لینے مین فَمَا ھُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝ تو نہین ہین وہ عاجز کرنے والے خدا کو اپنے عذاب سے اَوْ یَاْخُذَھُمْ یا نڈر ہین اس بات سے کہ پکڑ لیوے خدا اونھین عَلٰی تَخَوُّفٍ ڈرنے پر اگلون کی ہلاکت سے یعنی جو قوم اونکے پہلے تھی اوسکے عذاب سے ڈرین اور اوسی ڈر کی حالت مین اونپر عذاب نازل ہو فَاِنَّ رَبَّکُمْ پھر بیشک رب تمھارا لَرَءُوْفٌ البتہ مہربان ہی کہ بندون کے ساتھ بردباری کرتا ہی رَّحِیْمٌ ۝ رحم کرنے والا ہی کہ اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکھتے یہ کافر اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ طرف اوسکے جو پیدا کیا ہی اللہ نے مِنْ شَیْءٍ اوس چیز سے جسکے جسم ہی یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ پھرتے ہین اوسکے سایے عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ داہنے بائین سے یعنی ہر طرف سے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے لِّلّٰہِ خدا کے واسطے وَھُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ حال یہ ہی کہ وہ ذلیل ہین یعنی فروتنی اور خضوع کرنے والے تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اگر کافر مجھے سجدہ نہ کرین تو کیا نقصان ہی اسواسطے کہ اونکے سایے تو میرے واسطے فروتنی اور خشوع خضوع کرتے ہین وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ اور اللہ کے واسطے سجدہ کرتے ہین مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہین علویات وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ اور جو کچھ زمین مین ہین چلنے والے وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ اور سجدہ کرتے ہین ملائکہ اور ملائکہ علویات مین داخل ہین پھر انکی تخصیص تعظیم کی جہت سے ہی یا سجدے مین جھکے رہنے کے سبب سے اور اس قول کی تائید کرتا ہی یہ جو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ اور ملائکہ سرکشی نہین کرتے اوسکی عبادت سے صاحب تبیان نے کہا ہی کہ سجدے کی دو صفتین ہین ایک عبادت کا سجدہ کہ زمین پر ماتھا رکھنا ہی عبادت کی رو سے یہ عقل والون کا سجدہ ہی دوسرے فروتنی اور خضوع اور مسخر ہونے کے سجدے اور یہ اونکے سجدے ہین جو عقل نہین رکھتے اس آیت پر سجدہ کرنا چاہیے اور قرآنی سجدون مین سے یہ تیسرا سجدہ ہی اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ اسے سجود عالم اعلی و ادنی کہتے ہین کہ ذلت اور خوف کے مقام پر حق تعالی کو سجدہ کرتے ہین تو چاہیے کہ بندہ اس محل پر ان وصفتون سے موصوف ہو کر اپنے تئین سجدہ کرنے والون کے زمرے مین داخل کرے کہ یَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ ڈرتے ہین فرشتے اپنے رب کے عذاب سے کہ ناگاہ نازل ہو مِّنْ فَوْقِھِمْ اوپر سے اونکے وَیَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہین خوشی اور رغبت سے مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ جو کچھ حکم کیے گئے ہین عبادت اور ذکر کا وَقَالَ اللّٰہُ اور کہا اللہ نے کہ لَا تَتَّخِذُوْٓا نہ ٹھہراوا اِلٰھَیْنِ اثْنَیْنِ دو خدا خدا کے ساتھ اِثْنَیْنِ تاکید کے واسطے ہی اِنَّمَا ھُوَ سوا اسکے نہین کہ خدا اِلٰہٌ وَّاحِدٌ معبود ہی ایک یعنی وحدت الوہیت کو

سجدۃ ۳

ع ۱۰

لازم ہی اسواسطے کہ الوہیت کا مرتبہ شرکت نہین قبول کرتا جیسا کہ صاف صاف دلیلون سے ثابت ہوچکا تو چاہیے کہ خدا ایک ہی ہو ہر طرح سے
اور کسی چیز سے متعلق نہو بلکہ کل شیا اوس سے ظاہر ہوا ہو اور وہ بے اشیا کے قائم رہے بیت از ہمہ در صفات و ذات خدا لیس شئی کمثلہ
ابدا فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝ پھر مجھسے ڈرو ڈرلے اور دھمکانے مین غائب ہنے سے متکلم ہوجانے کی طرف التفات کرنا
ابلغ ہی وَلَهٗ اور خدا کے واسطے ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ آسمانون مین ہی اور زمین مین یعنی سب مخلوق خدا کے
مملوک ہین وَلَهُ الدِّیْنُ اور اوسکے واسطے طاعت ہی وَاصِبًا لازم اور واجب یا دین پسندیدہ اوسکے واسطے باقی
اور ثابت ہی یا اوسکے واسطے ہی جزا دائم غیر منقطع یعنی مطیع کا ثواب اور عاصی کا عذاب اَفَغَیْرَ اللّٰهِ کیا پھر سوا اللہ کے کسی اور سے
تَتَّقُوْنَ ۝ ڈرتے ہو حالانکہ ضرر اور نفع پہونچانے والا اوسکے سوا کوئی نہین وَمَا بِكُمْ اور جو کچھ تمھین پہونچا ہی
مِّنْ نِّعْمَةٍ نعمتون مین سے جیسے صحت مالداری ارزانی فَمِنَ اللّٰهِ تو خدا کی طرف سے ہی ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
پھر جب پہونچتی ہی تمھین سختی جیسے مرض محتاجی قحط فَاِلَیْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۝ تو اوسکی طرف فریاد کرتے ہو اور اوسکی درگاہ مین
تضرع اور زاری کرنے لگتے ہو ثُمَّ اِذَا پھر جب كَشَفَ الضُّرَّ اوٹھالیتا ہی وہ سختی جسکے سبب سے تم فریاد کرتے تھے
عَنْكُمْ تمسے تو اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْكُمْ یہی گروہ تم مین سے یعنی کافر بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ۝ اپنے رب کے ساتھ
شرک کرتے ہین محقق لوگ اس بات پر ہین کہ یہان پر شرک سے اسباب کا لحاظ مقصود ہی یعنی مسبب الاسباب سے غافل ہوکر
ہر چیز کا دستیاب ہونا یا بلا کا رد ہونا ایک سبب کے ساتھ متعلق کردیتے ہین لِیَكْفُرُوْا تاکہ کفران نعمت کرین بِمَاۤ
اٰتَیْنٰهُمْ اوس چیز کے جو اونھین ہمنے دی ہی نعمت اور دفع مصیبت فَتَمَتَّعُوْا پھر فائدہ لو یہ حکم تہدید کا ہی
یعنی ای کافرو دو تین دن کی نعمت سے اپنا کام چلا لو اور دنیا سے فائدہ اوٹھا لو فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر قریب ہی
کہ جانوگے اپنا انجام کار ناشکرون کو یہ بہت سخت وعید ہی وَیَجْعَلُوْنَ اور کرتے ہین کافر یعنی ٹھہرالیتے ہین لِمَا لَا
یَعْلَمُوْنَ واسطے اونکے جو نہین جانتے یعنی بتون کو کہ اونھین کچھ علم نہین ہی یا اوس ظلم کے واسطے جو نہین جانتے
وہ بتون کی شفاعت ہی معین کرتے ہین اونکے واسطے نَصِیْبًا حصہ مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ اوسمین سے جو کچھ ہمنے اونھین دیا ہی
کھیت چارپائے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہی وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا آخر آیت تک اور اسکا بیان سورۂ انعام مین
ہوچکا ہی تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ قسم خدا کی کہ پوچھے جاؤگے قیامت کے دن عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ جو تم
کہ افترا کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو کہ بت ہمارے خدا ہین اور کھیتی اور چارپایون کے حصے سے ہم اونکے ساتھ تقرب کرتے ہین
وَیَجْعَلُوْنَ اور کرتے ہین اور بناتے ہین لِلّٰهِ الْبَنٰتِ خدا کے واسطے بیٹیان خزاعہ اور کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی
بیٹیان ہین اور بنو ملیح کا یہ کلام تھا کہ حق تعالی نے جن سے دامادی کی اور فرشتے پیدا ہوے سُبْحٰنَهٗ پاک ہی اللہ اونکے قول سے
کہ اللہ بیٹیان رکھتا ہی وَلَهُمْ مَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ اور اونکے واسطے ہی جو وہ آرزو رکھتے ہین اور جنکے سبب سے ناز کرتے ہین یعنی بیٹے
وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہی اَحَدُهُمْ کوئی اونمین سے بِالْاُنْثٰی لڑکی پیدا ہونے کی یعنی کافرون مین سے جب کسی کو خبر دیتے ہین

کہ تیرے لڑکی پیدا ہوئی تو ظَلَّ وَجْهُهٗ ہو جاتا ہی اوسکا موںھ مُسْوَدًّا کالا رنج اور غم کی وجہ سے اور اپنی قوم مین شرمندگی حاصل ہونے کے سبب سے وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ اور وہ بھرا ہوتا ہی غصے مین اپنی جورو پر کہ تو نے لڑکی کیون جنی يَتَوَارٰى پوشیدہ ہوتا ہی اور اپنے کو چھپاتا ہی مِنَ الْقَوْمِ گروہ سے آشناؤن اور عزیزون کے مِنْ سُوْٓءِ برائی اور ناخوشی سے مَا بُشِّرَ بِهٖ اوس چیز کی جو اوسے خبر دی گئی یعنی اپنی قوم سے چھپاتا ہی کہ میرے لڑکی پیدا ہوئی اور فکر مین رہتا ہی کہ اَيُمْسِكُهٗ کیا نگاہ رکھے اوس لڑکی کو عَلٰى هُوْنٍ ذلت اور خواری پر اَمْ يَدُسُّهٗ یا توپ دے اوسے فِي التُّرَابِ خاک مین یعنی اوسے زندہ زمین مین دفن کر دے جیسے بنو تمیم اور بنو نضیر کرتے تھے اَلَا سَآءَ آگاہ ہو جاؤ کہ برا ہی مَا يَحْكُمُوْنَ ○ جو کچھ حکم کرتے ہین مشرک یعنی لڑکی جو اونکے نزدیک کچھ قدر اور عزت نہین رکھتی اوسے خدا کی طرف نسبت کرتے ہین لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اون لوگون کے واسطے جو ایمان نہین لاتے بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے مَثَلُ السَّوْءِ صفت بری ہی یعنی جورو لڑکون کی حاجت اور لڑکیون سے کراہت اور لڑکیون کو زندہ دفن کر دینے کی عادت وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ط اور اللہ کے واسطے ہی صفت بلند یعنی وجوب ذاتی اور غنائے مطلق اور وجود شامل اور جورو لڑکے سے پاکی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی اور کافرون کو ہلاک کرنے پر قادر ہی الْحَكِيْمُ ○ حکم کرنے والا وقت معلوم تک اونکی مہلت کا وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ اور اگر پکڑے اللہ لوگون کو یعنی کافرون کو بِظُلْمِهِمْ بسبب ظلم کے یعنی اونکے کفر کے سبب سے تو مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا نہ چھوڑے روے زمین پر مِنْ دَآبَّةٍ کسی چلنے والے کو کفر کی شومی کے سبب سے وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اور مگر پیچھے ہٹاتا ہی اونھین اور مہلت دیتا ہی اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام رکھے گئے تک جو اونکی موت یا اونپر عذاب کے واسطے مقرر ہی فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا اَجَلُهُمْ وقت اونکا جو اونکے عذاب کے واسطے یا اونکی موت کے لیے مقرر ہی تو لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً نہ پیچھے آئینگے ایک ساعت اوس سے وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○ اور نہ آگے بڑھ جائینگے جب وہ وقت پہونچیگا تو اوسی دم عذاب مین مبتلا ہونگے یا مر جائینگے وَيَجْعَلُوْنَ اور حکم کرتے ہین لِلّٰهِ خدا کے واسطے مَا يَكْرَهُوْنَ اوس چیز کا جو نہین چاہتے اپنے واسطے یعنی لڑکیان یا سرداری مین شرکت وَتَصِفُ اور بیان وصف اسکے کہ کہتی ہین اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ زبانین اونکی جھوٹ یعنی کہتے ہین اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ط یہ کہ واسطے اونکے ہی بہشت یا جزا اچھی کافر کہتے تھے کہ اگر بالفرض خدا کی طرف ہمارا پھرنا ہو بھی تو ہمین اوسکے پاس اچھا مرتبہ ہوگا اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى حق تعالی فرماتا ہی کہ یہ جھوٹ کہتے ہین لَا جَرَمَ سچ تو یون ہی ہی کہ کل قیامت کے دن اَنَّ لَهُمُ النَّارَ یقینی ہوگی اونکے واسطے آتش دوزخ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ○ اور بیشک وہ چھوڑے گئے اور جدا کیے ہوے ہونگے آگ مین بے عبرت اور حسرت کرنے کے اور مشرکون کی مدت اور اونکا انجام کار بیان کرنے کے بعد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے حق تعالی فرماتا ہی کہ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ قسم خدا کی کہ ہمنے یقینی بھیجے رسول اِلٰٓى اُمَمٍ اون امتون کی طرف جو تھین مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھسے فَزَيَّنَ پھر آراستہ کر دیے لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اونکے واسطے شیطان نے اَعْمَالَهُمْ عمل اونکے یہانتک کہ اونھون نے انبیا کی تکذیب کی فَهُوَ پھر شیطان وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ دوست اونکا ہی آج کے دن یعنی تمھارے زمانے کے

ع ۱۰

کافرون کے ساتھ بسبب کرتا ہی اور اوسی طرح اونکے بُرے عمل بھی انکی نظرون مین آراستہ کرتا ہی یہانتک کہ تمھاری تکذیب کرتے ہین
وَلَهُمْ اور واسطے اونکے ہی یعنی شیطان کے لیے بھی اور اونکے واسطے بھی کل عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دردناک وَمَآ اَنْزَلْنَا
اور نہین بھیجا ہمنے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تجپر قرآن اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ مگر اسلیے کہ بیان کرتو اور ظاہر کردے لوگون کے واسطے
الَّذِي اخْتَلَفُوْا وہ چیز کہ اختلاف کیا لوگون نے فِيْهِ اوسمین کہ وہ امر توحید اور احوال معاد ہی وَهُدًى اور نازل
نہین کیا ہمنے قرآن مگر ہدایت وَّرَحْمَةً اور رحمت لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اوس گروہ کے لیے جو ایمان لاتے ہین وَاللّٰهُ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ اور اللہ نے نازل کیا آسمان سے یا ابر سے مَآءً پانی فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ پھر زندہ کیا اوس پانی کے
سبب سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد اوسکی موت کے یعنی زمین کو مینہ کے سبب سے تازہ کردیا اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان سے
قرآن نازل فرمایا کہ مومنون کی زندگی کا سبب ہی پھر زندہ کیے اوسکے سبب سے مرے ہوے دل اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اوسمین
لَاٰيَةً البتہ نشانی ہی ظاہر لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو سنتے ہین قرآن اور اوسمین غور و فکر اور
انصاف کرتے ہین وَاِنَّ لَكُمْ اور بیشک تمھارے واسطے ہی فِي الْاَنْعَامِ چارپایون مین لَعِبْرَةً دلالت کہ اوسکی بدولت
جہل سے مرتبہ علم کو پہونچو نُسْقِيْكُمْ پلاتے ہین تمھین مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ اوس چیز سے جو پیٹ مین ہی دودھیلے چارپایون کے
مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ درمیان سے گوبر اور خون کے لَّبَنًا دودھ خَالِصًا پاک خون کے رنگ اور گوبر کی بو سے سَآئِغًا
مزے سے پیا جانے والا اور خوش آنے والا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ پینے والون کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ جب چارپایہ چارہ
کھاتا ہی اور اوسکے پیٹ مین وہ پکتا ہی تو اوسمین تین درجے پیدا ہوتے ہین اوسکا اسفل گوبر ہی اوسط دودھ اعلیٰ خون تو خون رگون مین
جاری ہوتا ہی اور دودھ تھنون مین جاتا ہی اور گوبر اپنے نکلنے کی جگہہ سے نکلتا ہی صاحب انوار نے فرمایا ہی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کی مراد یہ ہی کہ اوسکا اوسط دودھ کا مادہ ہی اور اعلیٰ خون کا مادہ اسواسطے کہ دودھ اور خون گوبر مین رہتا ہی نہین بلکہ جو چیزین کھائی گئین اور
ہضم ہوگئین اونکا خلاصہ اور عرق جگر جذب کرلیتا ہی اور اوسکے ثفل اور پھوک کو کہ گوبر ہی چھوڑ دیتا ہی اور اوس کیلوس کو اوچھی مین
خوب ہضم کرتا ہی یہانتک کہ چارون خلط پیدا ہوجاتے ہین اور اونھین اوس حکمت کے ساتھ اعضا پر حصے بانٹتا ہی جو حکمت کہ خدا ے
حکیم نے اوسمین امانت رکھی ہی پھر اگر مادہ حاملہ ہوتی ہی تو اوسکی غذا کے قدر سے اوسکے اخلاط اس جہت سے بڑھ جاتے ہین
کہ مادائون کے مزاج پر رطوبت اور برودت غالب ہی اور وہ خلط زائد بچے کے واسطے بچہ دان مین جاتا ہی اور جب بچہ پیدا ہوا
تو وہ زائد سب یا اوسمین سے کچھ تھنون اور چھاتیون مین جاتا ہی اور چونکہ تھنون کا گوشت سفید غدود ہی تو وہ خلط اوسمین رہنے سے
سفید ہوجاتا ہی اور اوسے دودھ کہتے ہین اور چارپائے کانٹے پتی یا ہرا چارہ جو کھاتے ہین اوس سے دودھ پیدا ہونا اور گوشت
اور خون سے اس لطافت اور صفائی کے ساتھ نکلنا حکمت اور قدرت الٰہی کی کھلی ہوئی نشانی اور صاف علامت ہی شعر از خون سرخ شیر سفید
آورو برون ٭ وز خارہاے خشک گل تر کند پدید ٭ قوت القلوب مین فرمایا ہی کہ پوری نعمت ہونا دودھ خالص ہونے سے ہی اگر دودھ مین گوبر
یا خون کا کچھ میل ہو تو دودھ پوری نعمت نہ ہو اور طبیعت اوسے قبول نہ کرے اسی طرح حق تعالیٰ کے ساتھ بندون کا معاملہ چاہیے

ع ۵

کہ خالص ہو اگر ریا کا گوبر اور ہوس و ہوا کا خون اوسمین ملا ہوگا تو وہ عمل نہ خالص رہیگا اور قبول نہ ہوگا اسواسطے کہ ریا عمل مین شرک
خفی ہی اور ہوس و ہوا کی لگاوٹ سے عمل کی صفائی جاتی رہتی ہی ریا مین لوگون پر نظر رہتی ہی اور ہوا مین اپنی غرض پر اور دونون
حال مین عمل آلائش اور آمیزش سے خالی نہین نظم ✽ طاعت آلودہ نیاید بکار ✽ مشک جگر سودہ نیاید بکار ✽ ہرچہ نہ آلودگی افتاد
پاک ✽ پیش نظر ہا نبود تابناک ✽ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ اور تمھارے واسطے ہی میوون سے کھجور کے
اور انگورون کے تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ جو کچھ لیتے ہو تم اوس سے سَكَرًا مست کرنے والی چیز یہ آیت شراب حرام ہونے کے
قبل نازل ہوئی یا شراب مراد ہی جو کھجور یا انگور سے لیتے ہین اور مفسرون مین سے ابو عبیدہ رحمہ اللہ تعالی عنہ نے کہا ہی کہ حبشے کی
زبان مین سکر سرکے کو کہتے ہین یعنی تم سرکہ لیتے ہو وَّرِزْقًا حَسَنًا ط اور رزق اچھا جیسے کھجور اور انگور اور اونکا شیرہ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ان تر اور خشک میوون اور اونکے فائدون مین لَاٰيَةً البتہ دلیل ظاہر ہی اللہ جل شانہ کی قدرت پر
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہین اور غور و تامل کی نظر سے اوسے دیکھتے ہین وَاَوْحٰى رَبُّكَ
اور الہام کیا تیرے رب نے اِلَى النَّحْلِ شہد کی مکھیون کی طرف یعنی اونکے دل مین ڈالدیا اَنِ اتَّخِذِيْ یہ کہ بناو مِنَ الْجِبَالِ
پہاڑ کی دراڑون سے بُيُوْتًا گھر مسدس متساوی آراستہ حسن صنعت اور صحت قسمت کے ساتھ وَّمِنَ الشَّجَرِ اور درختون کے
بیچ مین سے گھر بناو یعنی پہاڑ اور درخت پر جگہ پکڑو وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ○ اور گھر بناو اوس سے جو لوگ بناتے ہین اونچی چھتین اور
زنبور خانے وغیرہ ثُمَّ كُلِيْ پھر کھاو مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جس میوے سے چاہو کڑوا یا میٹھا اس سے کلی پھول مراد ہین فَاسْلُكِيْ
سُبُلَ رَبِّكِ پھر چلو راہین اپنے رب کی یعنی وہ راہ جو شہد کے واسطے تمھین الہام کی ہی ذُلُلًا ط اوس حال مین کہ اوسکے حکم کی مطیع اور
مسخر ہو جب مکھیان حکم الہی کے موافق پھول اور کلیان کھاتی ہین تو اونکے درون مین تحلیل ہو کر میٹھا شیرہ ہوجاتا ہی اور اوسے جاڑون کے
واسطے ذخیرہ کر رکھنے کو قے کرتی ہین اور یہی حق تعالی فرماتا ہی کہ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا نکلتی ہی اونکے پیٹون سے لعاب کے طور پر
شَرَابٌ پینے کی چیز یعنی شہد مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ خلاف ہین ایک دوسرے کے رنگ اوسکے یعنی سفید شہد جوان مکھی کا اور
زرد اوسط عمر کی مکھی کا اور سرخ بوڑھی مکھی کا اور سیاہ اور سبز نادر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شہد کے رنگ کا اختلاف فصلون کے
اختلاف کے موافق ہی فِيْهِ اوس شہد مین شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط شفا ہی لوگون کے واسطے اپنی ذات سے جیسے امراض بلغمی مین
یا اور دوا کے ساتھ ملاکر جیسے سب بیماریون مین اسواسطے کہ ایسی معجون بہت کم ہوتی ہی کہ شہد اوسکا جزو نہو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی
کہ ایک مرد جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا بھائی پیٹ کے درد کے مارے
چیختا ہی آپ نے فرمایا کہ اوسے شہد پلادے وہ گیا اور پھر حاضر ہو کر بولا کہ مین نے اوسے شہد دیا کچھ فائدہ نہ کیا پھر آپ نے شہد پلانے کا حکم
فرمایا وہی پہلی سی کیفیت ہوئی تیسری یا چوتھی بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جا اور شہد ہی پلا بیشک خدا سچا ہی اور تیرے بھائی کا
پیٹ جھوٹا ہی اس بار پلاتے ہی اوسے شفاے کلی حاصل ہوگئی اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ فِيْهِ کی ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہی کہ اوسمین لوگون کی
شفا ہی چنانچہ دوسرے مقام پر حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ تمہارے واسطے دو شفائیں ہیں ایک قرآن دوسرا شہد تحقیق ہے شہد ظاہری امراض کے واسطے
شفا ہے اور قرآن باطنی بیماریوں کی دوا ہے وہ ایک تو قالب کے امراض زائل کرتا ہے اور یہ دوسرا قلب کی بیماریاں دفع فرماتا ہے اور حقیقت
یہ ہے کہ جو درد و رنج ظاہری یا باطنی پیدا ہو قرآن سے اوسکی دوا حاصل ہے اور جو مرض جسمی ہو یا دلی تلاوت قرآن اوسکے واسطے ذریعۂ صحت
حاصل اور سبب شفائے کامل ہے بیت رنج گر بسیار شد کی غم خورم * چون شفائے جان بیمارم توئی * اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشبہہ شہد کی
مکھی کے امر میں لَاٰيَةً البتہ دلیل ہے کھلی ہوئی قدرت ربانی پر لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو فکر کرتے ہیں صنائع
دقیقہ اور امور رقیقہ کے ساتھ شہد کی مکھی کے خاص ہونے میں اور بیشک یہ صنائع اور امور قادر علیم کے دئے الہام کیے ہوئے ظاہر نہیں ہو سکتے
کیا قادر ہے کہ اتنی حکمتیں ایک ذرا سی مکھی میں امانت رکھدیں کہ وہ ایسی مطیع و منقاد ہیں کہ ہرگز ذرہ برابر بھی حکم کے خلاف نہیں کرتیں
امانتداری وہ ہے کہ میوہ کڑوا کھاتی ہیں اور شہد میٹھا پیٹ کے باہر لاتی ہیں پرہیز وہ کہ پاک اور پاکیزہ کے سوا کچھ نہیں کھاتیں طاعت وہ
کہ یعسوب جو اونکا بادشاہ ہے اوسکے حکم کے خلاف عمل میں نہیں لاتیں گھر میں رہنا وہ کہ کوسوں چلی جائیں اور پھر اپنے وطن میں پھر آئیں
طہارت وہ کہ ہرگز نجاستوں پر نہیں بیٹھتیں اور اونمیں سے نہیں کھاتیں صناعت وہ کہ اگر تمام جہان کے بانی جمع ہوں تو اونکے مسدس مکانوں کے
مثل نہ بنا سکیں تو جسطرح اونکے شہد سے ظاہر بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہے اونکے احوال میں غور اور فکر کرنے سے
مرض باطن کہ جہل ہے دفع ہوتا ہے نظم فکر دل را نیک یا غمگین کند * کام جان را چون عسل شیرین کند * شربت فکر ار بکام جان رسد *
چاشنی آن بماند تا ابد * وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمہیں یعنی عدم سے وجود میں لایا ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ پھر مار ڈالیگا
تمہیں اور دوبارہ عدم میں لیجائیگا وَمِنْكُمْ اور تم میں سے مَّنْ يُّرَدُّ کوئی ہے کہ پھیرا جاتا ہے اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
نہایت ذلیل زندگی کی طرف یعنی بوڑھاپے اور خرف ہو جانے کی طرف کہ وہ سن پچھتر یا اسی یا نوے برس کا ہے لِكَيْ لَا يَعْلَمَ
تاکہ نہ جانے وہ بوڑھا خرف بَعْدَ عِلْمٍ جاننے کے بعد شَيْـًٔا ایک چیز کو یعنی نسیان میں لڑکپن کے حال کی طرف
پھر جائے دمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس پیر خرف سے کفار مراد ہیں اسواسطے کہ عمر کا طول مسلمانوں کے واسطے بزرگی
اور عقل بڑھاتا ہے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِيْمٌ دانا ہے اور اوسکی دانائی پر جہل نہیں طاری ہوتا قَدِيْرٌ ○ توانا ہے
اور اوسکی توانائی میں عاجزی راہ نہیں پاتی وَاللّٰهُ فَضَّلَ اور اللہ نے زیادتی دی بَعْضَكُمْ بعض کو تم میں سے
عَلٰى بَعْضٍ بعض دوسروں پر فِي الرِّزْقِ رزق میں یعنی مال دنیا میں کہ ایک مالدار رہا ایک محتاج ایک نے
سروری پائی ایک نے چاکری فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا پھر نہیں ہیں وہ جنھوں نے زیادتی پائی ہے مالوں میں یعنی جو لوگ
مال کے سبب سے سردار اور امیر ہو گئے اور لونڈی غلاموں کی ایک جماعت کے مالک ہو گئے وہ نہیں ہیں بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ
پھیرنے والے اپنے مال کو یعنی دینے اور بانٹنے والے عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ اونپر کہ مالک ہوئے ہیں اونکے یعنی آقا اپنا مال لونڈی
غلاموں کو نہیں دیتے اسواسطے کہ اگر مالک مملوکوں کو اپنے مال میں شریک کریں فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تو ہو جائیں مالک اور مملوک مالداری میں
تیسیر میں لکھا ہے کہ یہ خطاب مشرکوں کے ساتھ ہے اسواسطے کہ تلبیہ میں وہ کہتے تھے کہ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تو حق تعالیٰ

ع ۵

غلاموں کو نہیں کوئی شریک [illegible]

فرماتا ہی کہ تم یہ بات تو تجویز نہین کرتے کہ تمھارے لونڈی غلام مال مین تمھارے شریک ہون پھر یہ کیونکر روا رکھتے ہو کہ بت الوہیت مین میرے
شریک ہون اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ کیا نعمت الٰہی کے ساتھ یَجْحَدُوْنَ۝ بکر نے تے سے پڑھا ہی تجحدون یعنی انکار رکھتے ہو اور حفص نے
یے سے پڑھا یجحدون یعنی کافر اوسکی نعمتون سے انکار رکھتے ہین تو جب یہ ثابت ہو گیا کہ سب نعمتون کے ساتھ وہی نعمت دینے والا ہی
پھر جو کوئی بت کو اوسکا شریک کہتا ہی وہ اوسکی نعمت سے منکر ہوتا ہی وَاللّٰهُ جَعَلَ اور اللہ نے پیدا کین لَكُمْ تمھارے واسطے
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتین کہ اونسے آرام پاتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کیے تمھارے واسطے
مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ تمھاری عورتون سے بَنِيْنَ بیٹے وَحَفَدَةً اور بیٹیان یا اولاد کی اولاد یا داماد یا عورتون کے لڑکے
جو دوسرے شوہرون سے ہون وَّرَزَقَكُمْ اور رزق دیا تمھین مِّنَ الطَّيِّبٰتِ پاکیزہ اور لذیذ چیزون مین سے اَفَبِالْبَاطِلِ
کیا پھر بیہودہ کے ساتھ يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین یہ مشرک وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ اور خدا کی نعمت کے ساتھ هُمْ يَكْفُرُوْنَ۝ وہ
ایمان نہین لاتے باطل وہ عقیدہ ہی جو مشرک بتون کے ساتھ رکھتے ہین اونکی اعانت اور شفاعت حق جانکر اور نعمت حق تعالی کی
عبادت ہی وحدانیت کے ساتھ یا باطل وہ چیز ہی جو مشرکون نے حرام کر لی ہی جیسے بحیرہ سائبہ اور نعمت وہ ہی جو خدا نے اوسپر حلال کر دی
اور بعضون نے کہا کہ باطل شیطان ہی کہ مشرک لوگ اوسکا ایمان لاتے ہین اور نعمت حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین ہین
اور مشرک اون حضرت کا ایمان نہین لاتے وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ
اوس چیز کو جو مالک نہین یعنی قدرت نہین رکھتی اونکے واسطے رِزْقًا رزق دینے کی مِّنَ السَّمٰوٰتِ آسمانون سے یعنی مینھ سے
وَالْاَرْضِ اور زمین سے یعنی نباتات سے خلاصہ کلام یہ ہی کہ کافر بتون کی عبادت کرتے ہین کہ وہ بت روزی نہین دے سکتے ہین
شَيْئًا کچھ اپنے پوجنے والون کو مینھ اور نبات سے وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ۝ اور ہرگز قدرت رکھتے ہی نہین کہ روزی دیوین یقینی
اونکی پرستش عقل کے خلاف ہی اسواسطے کہ عبادت شکر نعمت ہی اور پیدا کرنے اور روزی دینے سے بڑھکر کوئی نعمت ہی نہین
اور یہ دونون صفتین یعنی خالقیت اور رزاقی خدا ہی کے واسطے ثابت ہین بتون کے لیے نہین فَلَا تَضْرِبُوْا پھر نہ بناؤ لِلّٰهِ
الْاَمْثَالَ خدا کے واسطے مثالین اسطرح کہ بتون کو اوسپر قیاس کرو اور اوسکے ساتھ شرکت دو مصرع من لا له المثل لا تضربوا له المثل
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک خدا جانتا ہی تمھاری بات کی برائی وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝ اور تم نہین جانتے اور اگر تم جانو اس
شریک کرنے پر جرأت نہ کرو یا تم اوسکے واسطے مثال دیتے ہو وہ جانتا ہی کہ کیونکر مثال دینا چاہیے تم نہین جانتے پھر حق تعالی نے
دو مثالین بیان فرمائین اپنے واسطے اور اونکے باطل معبودون کے لیے پہلے تو فرمایا کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کی اپنے
ایک مثل اور وہ کیا ہی کہ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا بندہ زر خرید غیر مکاتب اور غیر ماذون کہ وہ لَا يَقْدِرُ نہین قدرت رکھتا
عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر نفع نقصان مین سے وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ اور جو کچھ روزی دی ہمنے اوسے مِنَّا اپنے پاس سے
رِزْقًا حَسَنًا روزی اچھی یعنی بہت اور بے کسی مزاحم کے کہ اوسمین تصرف کر سکے فَهُوَ پھر یہ جسے روزی دی ہی يُنْفِقُ
خرچ کرتا ہی اوس روزی مین سے سِرًّا وَّجَهْرًا پوشیدہ اور آشکارا یعنی جسطرح جی چاہتا ہی خرچ کرتا ہی اور کسی سے نہین

ڈرتا

هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ کیا برابر ہین وہ یعنی بندے بے اختیار آقا صاحب اقتدار کے ساتھ برابر نہین ہوتے پھر مملوک عاجز ہی مالک کے
ساتھ جو صاحب قدرت اور صاحب تصرف ہی برابر نہین تو بت تمام مخلوق سے زیادہ عاجز ہین یہ قادر علی الاطلاق کے کیونکر شریک ہوسکتے ہین نظم
راہ توبنور لایزالی ✤ از شرک و شریک ہر دو خالی ✤ آن بندہ کہ عاجز ست و محتاج ✤ کی راہ بر دبہ صاحب تاج ✤ مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ
یعنی مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✤ صاحب کشف المحجوب نے لکھا ہی کہ مین ایک دن شیخ ابو العباس شقانی رحمہ اللہ تعالی کی خدمت مین
حاضر ہوا اونھین دیکھا کہ یہ آیت پڑھتے تھے اور روتے تھے اور ایسے نعرے مارتے تھے کہ مین سمجھا کہ یہ مرجائینگے مین نے عرض کی کہ ای
شیخ یہ کیا حالت ہی فرمایا کہ گیارہ برس گذرتے ہین کہ میرا ورد یہانتک پہونچا ہی اور یہان سے مین بڑھ نہین سکتا سچ ہی حدوث قدم مین
پہونچ نہین سکتا اور ممکن واجب کی کُنہ سے خبر نہین دے سکتا بیت نیست با ہست چون زند پہلو ✤ قطرہ با بحر چون کند دعویٰ
اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ مثال توفیق دیے گئے مومن اور بے نصیب کیے گئے کافر کی ہی اور مومن سے امیر المومنین حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہین اور کافر سے ابو جہل لعین مقصود ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ سب تعریف خدا کے واسطے ہی جو سب نعمتون کا مالک ہی
بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت مشرک یعنی سب مشرک لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اور اوسکی نعمتون کو اوسکے غیر کی طرف اضافت
کرتے ہین پھر حق تعالی دوسری مثال بیان فرماتا ہی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور لایا خدا ایک مثال رَّجُلَيْنِ دو مردون کی کہ
اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ ایک اونمین سے گونگا ہی اور بے شبہہ مادر زاد گونگا بہرا بھی ہوتا ہی نہ کہتا ہی نہ سنتا ہی لَا يَقْدِرُ نہین قدرت
رکھتا ہی عَلٰى شَيْءٍ کوئی بات سننے پر اور اوسمین غور و فکر کرنے کی وَّهُوَ كَلٌّ اور با اینہمہ کہ وہ گران ہی عَلٰى مَوْلٰىهُ اوسپر
جو اوسکے کام کا متولی ہو یعنی اوسکا ولی اوسکے حال کی رعایت سے عاجز ہی اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ جدھر بھیجتا ہی اوسے اور جس
کام کی طرف اوسے متوجہ کرتا ہی لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ نہین آتا بھلائی کے ساتھ یعنی کچھ کام نہین بناتا اور کچھ کفایت نہین کرتا
نہ اپنے دل کی بات کہہ سکتا ہی اور نہ دوسرے کی بات سمجھ سکتا ہی هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ کیا برابر ہی یہ گونگا وَمَنْ يَّاْمُرُ اور وہ
جو حکم کرتا ہی بِالْعَدْلِ ۙ ساتھ راستی اور درستی کے یعنی بات کرنے والا نہایت مرتبہ کفایت شعار کمال درجہ رشید درست فہم ہو کہ
عدل کے ساتھ حکم کرتا ہی اور عدل ایک صفت ہی سب فضائل اور مکارم کو جامع وَهُوَ اور وہ اپنی ذات مین عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ع
راہ راست پر ہی اور سیرت درست اور طریقہ پسندیدہ پر کہ جس مطلب کی طرف توجہ کرتا ہی جلد مقصد اور مقصود کو پہونچ جاتا ہی جسطرح
گونگا نکما اس کامل فاضل کے برابر نہین ہی اسی طرح بے اعتبار بتون کو بھی حضرت پروردگار سے برابری کی نسبت نہین اور
بعضون نے کہا ہی کہ یہ مثل بھی مومن اور کافر کے واسطے ہی مومن حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہین اور کافر ابی بن خلف
یا مومن حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ ہین اور کافر اسید بن ابی العیص جو اونکا غلام تھا اور حضرت ذو النورین اوس غلام کو اسلام کی
طرف راہ دکھاتے اور اسید اونھین راہ خدا مین خرچ کرنے سے منع کرتا تھا لکھا ہی کہ کفار قریش ہنسی کی راہ سے قیامت آنے مین جلدی
کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہی غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جاننا آسمان اور زمین کی
چھپی چیزون کا یعنی ان چیزون مین جو کچھ پوشیدہ ہی اور تمھین محسوس نہین ہوتا اوسے وہی جانتا ہی بس یا زمین آسمان کی چیزون سے

ع ۱۰

نباتات اور بہیمہ مراد ہی وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اور نہین ہی قیامت کا کام یعنی قیامت قائم ہونا یا سرعت اور سہولت کے ساتھ مُردون کا
زندہ ہونا اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ مگر مانند دیکھنے آنکھ کے یعنی پلک مارنے کے مثل یعنی قیامت لانا یا اوسدن مُردون کو جلانا خدا کے نزدیک
اس سے بھی زیادہ آسان ہی جیسے تمھین پلک مارنا اَوْ هُوَ بلکہ وہ اَقْرَبُ ؕ بہت نزدیک ہی اسواسطے کہ پلک مارنا دو کام ہین ایک پلک
جھکانا اور دوسرا اوٹھانا اور قیامت قائم کرنا یا مُردے جلانا ایک ہی کام ہی تو اس کام کا اون دو کامون کی آدھی دیر مین واقع
ہونا ممکن ہی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر بعث ہو یا نشر قَدِيْرٌ ○ قادر ہی یعنی جسطرح خلائق کو بتدریج
زندہ کرنے پر قادر ہی اسی طرح خلائق کو دفعةً زندہ کرنے پر بھی قادر ہی پھر اونکی ابتدائے ظہور سے حق تعالی نے خبر دی تاکہ مبدے سے
معاد پر دلیل پکڑین اور فرمایا کہ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ اور اللہ نے نکالا تمھین مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ تمھاری ماؤن کے
پیٹون سے لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ نہ جانتے تھے تم کچھ نہ منفعتین اپنے واسطے حاصل کرنا نہ مضرتین اپنے سے دور کرنا وَّجَعَلَ
لَكُمُ السَّمْعَ اور دیے تمھین کان وَالْاَبْصَارَ اور آنکھین وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ اور دل یعنی علم حاصل کرنے کے آلات تمھین دیے تاکہ
اشیا کے جزئیات حواس سے دریافت کرلو اور اشیا مین مشارکت اور مباینت جو ہو تکرار احساس کے سبب سے دل مین سمجھ لو تاکہ علوم
بدیہی تمھین حاصل ہو جائین اور اونمین نظر اور فکر کرکے علوم نظری حاصل کرسکو تو کلام اور کتاب سے فائدہ اور فیض حاصل کرنے کے
آلات کہ کان اور آنکھین ہین تمھین عطا فرمائے اور دل کہ گویا بادشاہ ہین اور تم جو فائدے حاصل کرتے ہو اونکے تمیز کرنے والے ہین
اونھین تمھاری سمجھ کی مسند پر بٹھا دیا لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ شاید کہ تم شکر کرو ان نعمتون کا اَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے
آدمی قدرت الٰہی پر دلیل پکڑنے کی راہ سے اِلَى الطَّيْرِ پرندون کی طرف تاکہ اونھین دیکھین مُسَخَّرٰتٍ تسخیر کیے گئے اوڑنے کے
واسطے فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ ہوا مین زمین آسمان کے درمیان مَا يُمْسِكُهُنَّ نہین تھام رکھتا اونھین ہوا مین اِلَّا اللّٰهُ ؕ
مگر اللہ ورنہ چاہیے کہ اپنے بدن کے بوجھ سے گر پڑین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اوڑنے کے واسطے اوڑنے والے جانور کے مسخر ہونے مین
لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو ایمان لاتے ہین یعنی مومن فائدہ حاصل کرتے ہین
اس بات مین فکر کرکے کہ حق تعالی نے پرندون کو اس وضع پر پیدا کیا ہی کہ اوڑسکتے ہین اور ہوا کو اس انداز پر پیدا کیا کہ اوسمین اونکا
اوڑنا ممکن ہی اور اونکی طبیعت کے خلاف اونھین ہوا مین تھام رکھتا ہی تو مومن تفکر کے شہپرون سے معرفت کی ہوا مین اوڑ کر
اپنے تئین تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً کے آشیان کرامت نشان مین پہونچاتے ہین بیت فکر از مین خانہ فرازت کشد
سوے سراپردہ رازت کشد ✤ وَاللّٰهُ اور اللہ نے جَعَلَ بنایا لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ تمھارے گھرون سے جو
پتھر اینٹ لکڑی سے بنے ہوتے ہین سَكَنًا آرام لینے کی جگہ کہ اقامت کے وقت اونمین سکونت کرسکتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور بنائے
تمھارے واسطے مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ چارپایون کے چمڑون سے بُيُوْتًا گھر جیسے خیمہ وغیرہ کہ کھالون کا بھی بناتے ہین اور
تم تَسْتَخِفُّوْنَهَا ہلکا پاتے ہو اوسے اوٹھانے اور اپنے ساتھ لیجانے مین يَوْمَ ظَعْنِكُمْ اپنے سفر اور کوچ کے وقت وَيَوْمَ
اِقَامَتِكُمْ ۙ اور اپنی اقامت کے وقت یعنی جب منزل پر اوترتے ہو وَمِنْ اَصْوَافِهَا اور پیدا کیا تمھارے لیے چارپایون کے رویون سے

یعنی بھیڑ دنبے کے رویون سے وَاَوْبَارِهَا اور نرم رویون سے جو اونٹ کے ہوتے ہین وَاَشْعَارِهَآ اور بالون سے جو بکری کے ہوتے ہین اَثَاثًا بہت اسباب اوڑھنے بچھانے کے وَّمَتَاعًا اور فائدہ مندی اوسکی خرید فروخت سے اِلٰى حِيْنٍ ایک وقت تک کہ وہ برقرار ہین اور اونسے نفع ہوسکتا ہی یا جسوقت تک تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ اور اللہ نے ظاہر کیا تمھارے احت کے واسطے مِّمَّا خَلَقَ اوس چیز سے کہ پیدا کیے یعنی درخت پہاڑ مکان ابر سے پیدا کیے ظِلٰلًا سایے کہ اونمین آفتاب کی گرمی سے پناہ لیتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور بنائین تمھارے واسطے مِّنَ الْجِبَالِ پہاڑون سے اَكْنَانًا پوشش یعنی غار اور حجرے کہ اونمین سکونت کرتے ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ اور کیے تمھارے واسطے سَرَابِيْلَ پیراہن یعنی پہننے کی چیزین جیسے کپڑے ریشمی اور کتان کے اور روئی وغیرہ کے کہ بیشک تَقِيْكُمُ الْحَرَّ بچاتے ہین تمھین گرمی کے ضرر سے اور حق تعالیٰ نے جاڑے کا ذکر نہین کیا دو ضدون مین سے ایک پر اکتفا کرنے کی نظر سے یا اسواسطے کہ بلاد عرب مین گرمی سے بچاؤ بہت ضروری امر ہی وَسَرَابِيْلَ اور بنائی تمھارے واسطے لوہے سے زرہ اور جوشن کہ وہ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ بچاتے ہین تمھین دشمنون کے ہتھیارون سے یعنی تم جب لڑتے ہو تو تمھین دشمنون کے تیر تلوار نیزون سے بچاتے ہین كَذٰلِكَ جسطرح یہ نعمتین تمھین تمام و کمال دین اسیطرح يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ تمام کرتا ہی نعمت اور نیکی اپنی عَلَيْكُمْ تم پر لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ چاہیے کہ پورا اسلام لاؤ یا اوسکے حکم کے مطیع ہو جاؤ فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جائین وہ اور انکار کرین اسلام سے فَاِنَّمَا عَلَيْكَ تو سوا اسکے نہین کہ تجھ پر الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پیغام پہونچانا ہی ظاہر اور جب تونے اونھین پیغام پہونچا دیا تو اونکا انکار تجھے کچھ نقصان نہ کریگا يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ پہچانتے ہین مشرک خدا کی نعمت کہ اونپر کی گئی اور اقرار کرتے ہین کہ یہ نعمتین اوسی کی طرف سے ہین ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا پھر انکار کرتے ہین اوسکا نعمت دینے والے کے سوا اورون کی پرستش کرکے یا کہتے ہین کہ بتون کی سفارش سے اوسنے نعمت دی یا سختی کے وقت پہچانتے ہین اور آسانی کے وقت منکر ہو جاتے ہین یا زبان سے پہچانتے ہین اور دل سے منکر ہین اور شاید کہ نعمت الٰہی سے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت مراد ہو کہ یہ نعمت معجزون کے سبب سے کافرون نے پہچانی کہ حق ہی اور عناد کے سبب سے اوس سے منکر ہو گئے وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ اور اکثر اونکے کافر ہین وَيَوْمَ نَبْعَثُ اور ڈرا اونھین اوس دن سے جسدن اوٹھائینگے ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک گروہ مین سے شَهِيْدًا ایک گواہ اونکا ایمان اور کفر پر اس سے امتون کے پیغمبر مراد ہین ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ پھر اذن نہ دیا جائیگا لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اونھین جو کافر ہوئے ہین عذر خواہی کا یا دنیا مین پھر آنے کا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ اور نہ وہ رضامندی طلب کیے جائینگے یعنی اونسے یہ نہ کہا جائیگا کہ تم خدا کو خوش کر دیا ایسے عمل کرو کہ خدا تمسے راضی ہو اسواسطے کہ آخرت تکلیف کی جگہ نہین ہی امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تاویلات مین ہی کہ کافرون کو عذر کرنے کی اجازت نہ دینگے اور اگر وہ عذر کرینگے تو قبول نہو گا وَاِذَا اور جب دیکھینگے قیامت کے دن الَّذِيْنَ ظَلَمُوا وہ لوگ جنھون نے شرک کیا الْعَذَابَ عذاب دوزخ کو اور دوزخ مین وہ داخل کیے جائینگے تو چلائینگے اور مالک سے تخفیف عذاب چاہینگے فَلَا يُخَفَّفُ تو نہ کم کیا جائیگا عَنْهُمْ اونسے عذاب وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ اور نہ وہ مہلت دیے جائینگے یعنی کسی وقت اونھین مہلت نہ دینگے اور نہ عذاب چھوڑا جائیگا

ع ۱۱

ثلثۃ

وَاِذَا رَاٰ اور جب دیکھینگے قیامت مین الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا وہ لوگ جنھون نے شرک کیا شُرَکَآءَھُمْ اپنے شریکون کو یعنی بتون کو جنھین خدا کا شریک کہتے تھے تو قَالُوْا رَبَّنَا کہینگے مشرک کہ ای ہمارے رب هٰٓؤُلَآءِ شُرَکَآؤُنَا یہ ہین ہمارے شریک الَّذِیْنَ کُنَّا نَدْعُوْا وہ جنھین تھے ہم کہ پوجتے تھے مِنْ دُوْنِکَ سوا تیرے اور کفر مین انھی کا حکم ہم سنتے تھے فَاَلْقَوْا اِلَیْھِمُ ڈالینگے بُت الَیْھِمُ الْقَوْلَ اونکی طرف بات یعنی حق تعالی بتون کو گویا کر دیگا کہ اونھین جلدی جواب دین اور کہین کہ اِنَّکُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۝ بیشک تم جھوٹے ہو ہر گز ہمنے تمھین حکم نہین کیا تھا کہ ہماری پرستش کرو یا یہ جواب دینگے کہ تم ہماری پرستش نہ کرتے تھے بلکہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے تبیان مین لکھا ہی کہ نصارا یہود اور بنی ملیح حضرت عیسی اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام کو جنت مین دیکھینگے اور خود دوزخ مین ہونگے تو اوس وقت کہینگے ای اللہ ہم انھی کی پرستش کرتے تھے انکے حکم سے تو وہ دونون پیغمبر اور فرشتے کہینگے کہ تم جھوٹ کہتے ہو اور وہ شرمندہ ذلیل بے نصیب رہینگے اور اونپر یہ الزام ہوگا تو دوسری فکر کرینگے وَاَلْقَوْا اِلَی اللّٰہِ اور ڈالینگے اللہ کے ساتھ یَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ اوس دن صلح یعنی چاہینگے کہ صلح کی راہ نکالین تو اپنے گناہ کا اقرار کرکے حکم الٰہی مانینگے یا اسلام لائینگے مگر کسی بات سے کچھ بھی فائدہ نہوگا مصرع چون کار ز دست رفت فریاد چہ سود وَضَلَّ عَنْھُمْ اور گم ہو جائیگا اونسے یعنی زائل اور باطل ہو جائیگا مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ وہ جو تھے کہ افترا کرتے تھے بتون کی شفاعت اور دستگیری اسواسطے کہ شفاعت کی جگہہ پر بتون سے برائی دیکھینگے اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ جو نہ ایمان لائے خدا کا وَصَدُّوْا اور باز رکھا اونھون نے لوگون کو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خدا کی راہ سے یعنی حضرت محمد مصطفی علیہ افضل الصلوۃ والثنا کا ایمان لانے سے زِدْنٰھُمْ زیادہ کرینگے ہم اونھین عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ عذاب پر عذاب بِمَا کَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے لوگون کو اسلام سے منع کرکے یُفْسِدُوْنَ ۝ فساد کرتے تو ایک عذاب اونکے کفر کے سبب سے ہی اور ایک اسواسطے کہ لوگون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ عذاب کی زیادتی یہ ہی کہ بڑے بڑے سانپ اور بچھو اونپر مقرر کرینگے اور وہ کافر بھاگ کر چاہینگے کہ خود آگ مین چھپ رہین اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ اژدہا ت تھگلا کر اوسکی پانچ نہرین کافرون کی طرف جاری ہونگی دنیا کی راتون کے اتنے زمانے تک تین نہرون سے اونپر عذاب ہوگا اور دنیا کے دنون کی قدر مدت تک دو نہرون سے عذاب ہوگا اور بعضون نے کہا ہی کہ زمہریر سے یہ عذاب زیادہ ہوگا وَیَوْمَ نَبْعَثُ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ اوٹھائینگے ہم فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ ہر گروہ مین شَھِیْدًا عَلَیْھِمْ ایک گواہ اونکے افعال اور اقوال پر مِّنْ اَنْفُسِھِمْ اونکی ذاتون سے یعنی اوس پیغمبر کو جو انھی مین سے اونپر مبعوث ہوا تھا وَجِئْنَا بِکَ اور لائینگے ہم تجھے بھی شَھِیْدًا عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ گواہ اس گروہ پر یعنی تیری امت پر کہ مومنون کی تصدیق اور مشرکون کی تکذیب پر تو گواہی دے وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہمنے عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تجھپر قرآن تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ بیان صاف سب چیزون کے واسطے کہ دین دنیا کے امور اوسمین مفصل اور مجمل بیان ہین صاحب مدارک نے کہا ہی کہ جن امور شرعیہ اور احکام منصوصہ کی احتیاج ہی اونکا بیان تو ظاہر ہی اور جو شرع کی باتین سنت اور اجماع اور قیاس سے ثابت ہون وہ بھی قرآن ہی کی طرف رجوع کرتی ہین اسواسطے کہ بحکم اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اون باتون مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت پر ہم مامور ہین اور ترک اجماع پر تہدید کے

قرآن ہی نے ہمین اجماع پر بھی حکم فرمایا ہی کہ یَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور عبرت اور استدلال اصل قیاس ہی اسواسطے کہ حق تعالی نے فرمایا ہی
کہ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ تو قرآن سب چیزون کا بیان ہی وَّهُدًى اور راہ حق دکھاتا ہی وَّرَحْمَةً اور رحمت ہی سب پر اگر اوسکا
ایمان لائین وَّبُشْرٰى اور خوشخبری ہی جنت کی لِلْمُسْلِمِيْنَ۠ مسلمانون کے واسطے خاص اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالی
يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ حکم کرتا ہی ساتھ راستی کے یعنی ساتھ توسط کے سب چیزون مین خواہ اعتقاد مین ہو جیسے توحید کہ بندگی نہ کرنے
اور شرک کرنے مین متوسط ہی اور کسب کا قائل ہونا کہ جبر اور قدر مین متوسط ہی خواہ عمل مین جیسے فرض ادا کرنے کے ساتھ عبادت کرنا
بالکل عبادت نہ کرنے اور ہر وقت عبادت کرنے مین متوسط ہی خواہ اخلاق مین جیسے جود کہ بخل اور اسراف مین متوسط ہی اور شجاعت کہ نامردی
اور بہت غصہ کرنے مین متوسط ہی وَالْاِحْسَانِ اور حکم فرماتا ہی بھلائی کا عبادت مین یا بحسب کمیت جیسے نوافل ادا کرنا یا بحسب
کیفیت کہ خدا کی عبادت اسطرح ادا کرنا کہ عبادت کرنے والا گویا خدا کو دیکھتا ہی وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى اور حکم کرتا ہی دینے کا قرابت والون کو
اور جس چیز کی اونھین حاجت ہو وہ اونھین پہونچانے کا وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ اور منع کرتا ہی بُرے کام سے کہ قوت شہوانی کی
متابعت مین افراط کرنا ہی جیسے زنا لواطت وغیرہ کرنا وَالْمُنْكَرِ اور اوس کام سے جسکے کرنے والے کو برا کہین اور وہ قوت غضبی کو
بے محل صرف کرنا ہی جیسے لوگون کو قتل کر ڈالنا اونکے مال غصب کر لینا وَالْبَغْيِ اور ظلم سے یعنی صفت شیطنت سے کہ قوت وہمیہ کے
سبب سے پیدا ہوتی ہی جیسے آدمیون پر فوقیت اور غلبہ ڈھونڈھنا اور نیز جبر اور کبر کرکے يَعِظُكُمْ نصیحت کرتا ہی اللہ تمھین امر اور نہی
کرکے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۠ شاید کہ تم نصیحت مانو اس آیت مین سب خیر اور شر جمع ہین جو خیر ہی اقسام مامورات مین مندرج ہی اور
جو شر ہی وہ منہیات مین مندرج ہی اور چونکہ یہ آیت ایسی نصیحت ہی کہ اسمین سب خیر و شر جمع ہین اسی واسطے خطبہ پڑھنے والے جمعے کے خطبے کے
آخر مین یہ آیت پڑھتے ہین عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے ابتدا مین اسی جہت سے اسلام قبول کیا تھا کہ جناب رسول کریم
علیہ الصلوۃ والتسلیم کے اصرار سے مجھے شرم آئی اور میرے دل مین ایمان نے قرار نہ پکڑا تھا یہانتک کہ ایک روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین مین حاضر تھا اور یہ آیت نازل ہوئی جو شبہہ مجھے تھا زائل ہو گیا اور مین نے دین اسلام کی تصدیق کی اور محفل نبوی سے باہر
نکلکر ولید مغیرہ کے سامنے مین نے یہ آیت پڑھی وہ بولا کہ اے میرے بھتیجے پھر پڑھ مین نے پھر پڑھی ولید بولا کہ اس کلام مین بڑی حلاوت ہی اور اسکی
تلاوت پر دل راغب ہوتا ہی حقیقت مین یہ کلام آدمی کا نہین ہی اور ابو جہل نے یہ آیت سُنکر کہا کہ خدا محمد کو مکارم اخلاق کا حکم کرتا ہی اور زلال الصفائ
کہتا ہی کہ اکثم بن صیفی کہ عرب مین بزرگ اور حکیم تھا اوسنے اسی آیت کی بدولت اسلام قبول کیا اور علمانے ان مامورات اور منہیات مین بہت
تقریرین کی ہین بعضے کہتے ہین کہ عدل کلمہ شہادت ہی یا شریکون کو چھوڑ دینا یا ظاہر مین اور چھپا کر عبادت کرنا یا فرائض ادا کرنا یا حقوق مین
جانبداری نہ کرنا یا حق حق حکم دینا اور احسان خرچ کرنا اور نعمت دینا ہی یا گناہ بخشنا یا امر اور نہی پر صبر کرنا یا نوافل ادا کرنا یا برائی کے بدلے نیکی کرنا
یا عمل مین اخلاص یا عبادت مین مشاہدہ یا غیر پر ایثار یعنی بہت خرچ کرنا یا دوسرے کے واسطے وہ بات چاہنا جو اپنے واسطے چاہتا ہی اور دوسرے کے
واسطے وہ بات بری جاننا جو اپنے واسطے بری جانتا ہی اور ایتاء ذی القربی قرابت ملانا ہی اور قرابتدارون کے ساتھ نیکی کرنا اوس چیز کے سبب جو
اپنی معاش سے زیادہ ہو اور اگر محتاج آدمی ہو اور اپنی معاش سے زیادہ اوسکے پاس نہو تو اپنے ہاتھ پانون سے اونکے کامون مین مدد کرنا

ع ۱۲

اور اگر ضعیف اور عاجز ہو اور ہاتھ پانؤن سے قرابتدارون کی مدد بھی نہ کرسکے تو اونکے حق مین دعاے خیر کرے اور فحشا زنا ہی یا جو برے کام چھپا کے کرے یا بخل یا شریعت کی اہانت چاہنا یا گناہون مین افراط یا وہ گناہ جسپر شرع مین کوئی حد مقرر ہی یا قول اور فعل مین مخالفت اور منکر شرک ہی یا وہ چیز جس سے عقل انکار کرے یا شرع مین جسکی کوئی وجہ اور اصل نہو یا جس بات پر اللہ جل شانہ کی طرف سے کوئی وعید مقرر ہو یا جو بات خداے کریم و رحیم کو غصے مین لائے یا گناہ پر اصرار اور بغی ظلم ہی یا کبر یا نے سبب برائی کرنا اور بڑھانا یا لوگون کے عیب ڈھونڈھنا یا مومنون کی غیبت اور اونپر طعن کرنا یا حق سے باطل کی طرف تجاوز کرنا لطائف التقریر مین اس آیت کی تفسیر یون لکھی ہی کہ جن تین چیزون کا حکم اس آیت مین ہی اونکے سبب سے ملک کی استقامت ہی اور جن تین چیزون کی ممانعت ہی اونکے باعث سے اضطراب اور پریشانی ہوتی ہی اور ان چھؤون چیزون مین سے ہر ایک کا ایک نتیجہ ہی عدل کا ثمرہ فتح اور نصرت ہی احسان کا نتیجہ ثنا اور صفت ہی صلۂ رحم کا فائدہ انس اور الفت ہی اور فحشا کا نتیجہ دین اور دنیا کا فساد اور تباہی ہی منکر کا ثمرہ دشمنون کا آمادہ کرنا ہی بغی کا حاصل اون چیزون سے محروم رہنا ہی جنکی تمنا ہو فصول عبد الوہاب مین کہا ہی کہ عدل توحید ہی اور خدا کی محبت اور احسان رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت اور آپ پر درود شریف بھیجنا ہی اور ایتاء ذی القربی اہل بیت علیہم السلام کی محبت ہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعا وسیط مین کہا ہی کہ عدل افعال مین ہی اور احسان اقوال مین تو وہی کرنا چاہیے جسپر عدل کی صفت صادق آئے اور وہی کہنا چاہیے جسپر احسان کی تعریف راست آئے سلمی قدس سرہ نے حقائق مین لکھا ہی کہ فحشا کذب اور بہتان ہی اور جو برائی باتون مین ہو اور منکر گناہ کرنا ہی اور جو برائی کامون مین ہو بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ عدل یہ ہی کہ جو کچھ تجھے دیا ہی اعضاے جسمانی قواے روحانی علوم احوال سب رضاے حق کی طلب مین تو صرف کر اسواسطے کہ غیر حق کی طلب مین اونھین صرف کرنا ظلم ہی اور احسان یہ ہی کہ جس قسم کی بھلائی تو قولاً اور فعلاً کرسکے خلق کے ساتھ کر اور ایتاء ذی القربی یہ ہی کہ قرابت والون کے ساتھ بھلائی کر اور سب سے زیادہ تیرا قریب تیرا نفس ہی اوسے خواہشون سے باز رکھ کہ یہی سبب ہلاکت ہین اور فحشا وہ چیز ہی جو تجھے خدا سے باز رکھے اور منکر وہ گمراہی اور بدعت ہی جسپر کوئی حد مقرر ہو اور بغی صفات نفسانی ہین اونھین ریاضت کے زور سے توڑنا چاہیے تاکہ سلوک کے قواعد درست ہو جائین اسواسطے کہ اَعدٰی عَدُوِّکَ نَفسُکَ کے موافق تیرے سب دشمنون سے بدتر تیرا نفس ہی کسی نے کیا خوب کہا ہی نظم این سگ نفس شوم بدکارہ ✤ کہ ہم آغوش تست ہموارہ ✤ بدترین قاصد یست جان ترا ✤ بخورد مغز استخوان ترا ✤ بیش ازان کان ترا بہ بند چیست ✤ محکمش بند کن کہ دشمن تست ✤ اور اس آیت کے باقی حقائق اور نکات اور دقائق جواہر التفسیر مین آدمی دریافت کرسکتا ہی وَاَوفُوا اور پورا کرو بِعَهدِ اللهِ عہد اللہ کا اِذَا عَاهَدتُّم جب عہد باندھا تمنے اس سے عہد الست مراد ہی یا وہ عہد مقصود ہین جو لوگون کے درمیان باندھے گئے ہون اور بہت صحیح بات یہ ہی کہ یہ آیت اوس گروہ کی شان مین نازل ہوئی ہی جسنے جناب رسول خدا علیہ افضل الصلوة والثنا سے مکہ معظمہ مین عہد باندھا تھا اور کفار قریش کا غلبہ اور مسلمانون کی کمزوری دیکھ کر اونھین بے صبری اور پریشانی پیدا ہوئی شیطان نے چاہا کہ اونھین فریب دے تاکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کرین حق تعالی نے یہ آیت نازل فرما کر اونھین راہ وفا پر ثابت قدم کر دیا اور حکم کیا کہ عہد پورا کرو وَلَا تَنقُضُوا الاَیمَانَ اور نہ توڑو اپنی قسمین یعنی اپنے عہد

جو تمنے کیے تھے بَعْدَ تَوْكِيدِهَا بعد اونکی مضبوطی کے قسم سے وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ اور بیشک کیا ہی تمنے اللہ کو عَلَيْكُمْ اپنے عہدون پر كَفِيلًا گواہ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہی مَا تَفْعَلُوْنَ جو کرتے ہو تم عہد شکنی اور قسم کے خلاف وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو تم عہد و پیمان توڑنے مین كَالَّتِيْ نَقَضَتْ مانند اوس عورت کے جسنے کھولا اور توڑ ڈالا غَزْلَهَا اپنا کاتا سوت مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ بعد قوت کے یعنی اوسے پکا کرنے کے بعد اَنْكَاثًا ٹکڑے ٹکڑے یعنی اپنے کاتے کو اوسنے توڑ ڈالا اوس حالت مین کہ تاگے پکے کر چکی تھی لکھا ہی کہ عرب مین ایک عورت تھی اوسکا نام ریطہ یا رابطہ تھا اور دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ خطیہ نام تھا اور حمقا یا جعرا یا حرقا لقب اوس عورت کی بہت سی لونڈیاں تھیں وہ صبح تڑکے سے دوپہر تک اون اور صوف وکاتتی اور لونڈیون سے بھی حکم کرکے کتواتی اور دوپہر ڈھلے سے حکم کر دیتی کہ چرخا اولٹا پھرا کر تاگے کے بل کھول ڈالتین کہ پکا کیا ہوا تاگا خراب اور ضائع ہو جاتا اور ہمیشہ اوسکی یہی عادت تھی تو حق تعالی عہد توڑ ڈالنے کو تاگا توڑ ڈالنے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ جسطرح کہ حمقا عورت اپنے پکے کیے تاگے توڑ کر خراب کرتی تھی اوس طرح تم اپنے عہد ضائع نہ کرو مرد عاقل کو چاہیے کہ اپنے عہد کا تاگا عہد شکنی کی چٹکیون سے توڑ نہ ڈالے تاکہ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ کے حکم سے وفا کی جزا پائے بیت گرت ہواست کہ دلدار نگسلد پیمان نگاہدار سر رشتہ تا نگہدارد تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ پکڑ لیتے ہو اپنے عہد و پیمان کو دَخَلًا بَيْنَكُمْ خیانت اور مکر اور غرور درمیان اپنے اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ اس سبب سے کہ ہو جائے ایک گروہ یعنی گروہ کفار هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ وہ زیادہ دوسرے گروہ سے عدد اور مال مین یعنی مسلمانون سے مراد یہ ہی کہ کفار قریش کو مسلمانون سے زیادہ اور اونکا مال کثرت سے تمنے دیکھا تو چاہتے ہو کہ فریب اور حیلے سے معاش کرو اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ سوا اسکے نہین کہ اللہ آزماتا ہی تمھین عہد پورا کرنے کے ساتھ تاکہ لوگون کو معلوم ہو جائے کہ وفاداری کی راہ سے خدا کا عہد اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کون وفا کرتا ہی وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور البتہ ظاہر کریگا تمھارے واسطے قیامت کے دن مَا كُنْتُمْ فِيْهِ وہ کہ ہو تم اوسمین کہ تَخْتَلِفُوْنَ اختلاف کرتے ہو یعنی بحث و جزا کے حال مین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اور اگر چاہتا اللہ تو البتہ کر دیتا تمھین اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ اسلام پر متفق وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ اور لیکن چھوڑ دیتا ہی گمراہی مین مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَيَهْدِيْ اور راہ دکھاتا ہی توفیق کے ساتھ مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَلَتُسْئَلُنَّ اور البتہ پوچھے جاؤ گے محشر مین عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز سے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ اور نہ ٹھہرالو اپنی قسمون کو دَخَلًا غدر اور مکر بَيْنَكُمْ درمیان اپنے فَتَزِلَّ قَدَمٌ پس پھر جائیگا قدم اسلام کے رستے سے بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اوسکے جمنے کے بعد وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ اور چکھو گے رنج و غم دنیا مین بِمَا صَدَدْتُّمْ بسبب اسکے کہ پھر گئے ہوئے تم عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی عہد پورا کرنے سے وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہی آخرت مین عَذَابٌ عَظِيْمٌ عذاب بڑا اون ضعیف مسلمانون کے واسطے یہ بڑی تہدید ہی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سے پھر جانا چاہتے تھے اور کفار قریش اونسے وعدے کرتے تھے کہ اگر تم لوگ ہمارے دین مین پھر آؤ تو ہم

اس اس صورت سے تمھین فائدے پہونچاینگے اوسے حق تعالی فرماتاہی وَلَا تَشْتَرُوْا اور نہ مول لو یعنی نہ بدلو بِعَهْدِ اللّٰہِ اللہ کے عہد اور اوسکے رسول کے عہد کے ساتھ ثَمَنًا قَلِیْلًا قیمت تھوڑی یعنی قریش جو تمھین تھوڑا سا مال دنیا دیتے ہین اوسکے بدلے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نہ توڑو اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰہِ بیشک وہ چیز جو اللہ کے پاس ہی عہد پورا کرنے والون کے واسطے دنیا کی نعمت اور ثواب آخرت ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وہ بہتر ہی تمھارے واسطے اوس سے جو قریش تمھین دینے کا وعدہ کرتے ہین اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے مَا عِنْدَکُمْ جو کچھ تمھارے پاس ہی دنیا کا عارضی اسباب وہ یَنْفَدُ گذر جائیگا اور ہو چکیگا وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہی رحمت کا خزانہ بَاقٍ وہ ہمیشہ ہی کبھی نہ ہو چکیگا ایک مرد عزیز نے گلشن راز کی شرح مین لکھا ہی کہ خارج مین جو اعیان موجود ہین اونمین سے ہر ایک عین کے واسطے دو اعتبار ہین ایک حقیقت کی حیثیت سے وہ مظاہر ممکنات کی صورتون مین نور حق کے ظہور سے عبارت ہی اور اوسی کو تجلی شہود کہتے ہین اور دوسرا اعتبار تعین اور تشخص کی حیثیت سے ہی اور اوسی حیثیت سے انھین ممکن کہتے ہین اور خلق بھی انکا نام رکھتے ہین اور موجودات ممکنہ کے ساتھ سب نقص اسی وجہ سے منسوب رکھتے ہین مثنوی اندر صورت نماید غیر دوست ✤ چون نظر کردی بمعنی جملہ اوست ✤ زان یکی مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ شنو ✤ جز یکے مَا عِنْدَہٗ بَاقٍ مشو ✤ مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ دوسرے اعتبار کی طرف اشارہ ہی اور مَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ پہلے اعتبار کی طرف نظم ای بوصفت بیان ما ہمہ ہیچ ✤ ہمہ آن تو آن ما ہمہ ہیچ ✤ ہرچہ بیند خیال ما ہمہ نقش ✤ ہرچہ گوید زبان ما ہمہ ہیچ ✤ ما بکنہ حقیقتت نرسیم ✤ این یقین و گمان ما ہمہ ہیچ ✤ وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اور ضرور جزا دینگے ہم اونکو جنھون نے صبر کیا فلتے فقر پر یا مشقت تکالیف پر یا کفار کی ایذا پر یا اپنے عہد و پیمان پر صبر کیا اور منقول ہے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کہ محتاجی اور تہیدستی پر اونھون نے صبر کیا اور عہد سے نہ پھرے اونھین دینگے ہم اَجْرَھُمْ اجر اونکا کہ جنت کی نعمت ہی اور ثواب بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا ساتھ اوس چیز کے کہ اخلاص کی رو سے تھے یَعْمَلُوْنَ عمل کرتے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی تفسیر مین کہا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر انمین سے ایک کی سو عبادتین ایک قسم کی ہون جیسے نماز یا روزہ یا زکوۃ یا صدقہ اور اون سو مین سے ایک بہتر اور پوری ہو تو اوس ایک بہتر کا ثواب ہم پورا دینگے اور باقی کو بھی ہم قبول کرینگے اور ہر ایک کا ثواب اوس ایک بہتر کے ثواب کے برابر ہم دینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کرے کام اچھا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مرد یا عورت مین سے وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور وہ ایمان والا ہو اسواسطے کہ جب تک ایمان کے ساتھ عمل نہو ثواب کا استحقاق نہین رکھتا فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً تو ضرور زندگی دینگے ہم اوسے دنیا مین زندگی اچھی یعنی اوسے رزق حلال ہم عطا کرینگے تاکہ اوسکے کھانے پینے کی چیزین پاک ہون اور بعض نے کہا ہی کہ حیات طیبہ عبادت کی حلاوت ہی یا کفاف پر قناعت یا نیک کام یا علم یا قضا پر رضا ایک قول یہ ہی کہ حیات طیبہ بہشت مین ہوگی اسواسطے کہ دنیا کی زندگی نقصان اور تفرقے کی آمیزش سے پاک نہین ہی محقق لوگ اس بات پر ہین کہ حیات طیبہ اوس شخص کو حاصل ہی جسمین یہ چار صفتین ہون خدا کی معرفت خدا کے ساتھ سچ بولنا امر الہی کی شاہراہ پر قائم رہنا ما سوائے خدا سے مونھ پھیرنا حقائق سلمی مین مذکور ہی کہ اللہ جل شانہ کے سبب سے ماسوی اللہ سے استغنا حیات طیبہ ہی مصرع ع چون ترا دارم ہمہ دارم دگر ہیچ نباید ✤ وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ اور ضرور دینگے ہم اونھین اجر اونکا

بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ساتھ بہتر اون کامون کے کہ تھے کرتے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ پھر جب چاہے تو کہ پڑھے قرآن
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ تو پناہ ڈھونڈھ اللہ کے ساتھ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ شیطان راندے ہوئے سے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہہ خواجہ محمد پارسا قدس سرہ نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ جو وہ روایتین جو اعوذ پڑھنے مین باختلاف الفاظ وارد
ہوئی ہین اونمین مختار یہی ہی اور قرآن شریف پڑھنے کے قبل اعوذ پڑھنا بہتون کے نزدیک مستحب ہی اور اکابرون کے ایک گروہ نے
یہ بات اختیار کی ہی کہ قرآن پڑھنے کے قبل اعوذ پڑھنا واجب ہی امام قرطبی کی تفسیر مین ایک قول یہ ہی کہ فقط جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ذات خاص پر قرآن شریف پڑھتے وقت اعوذ پڑھنا فرض تھا اور اس امر مین آپکی اقتدا امت کے واسطے
سنت ہی اور جواہر التفسیر کی ابتدا مین اعوذ پڑھنے کی تحقیق تمام و کمال ہین اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ بیشک نہین ہی ابلیس کو سُلْطٰنٌ
تسلط اور غلبہ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اونپر جو ایمان لائے ہین اسواسطے کہ وہ خدا کی پناہ لیتے ہین وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے
رب پر شیطانی وسوسے دفع کرنے مین يَتَوَكَّلُوْنَ توکل کرتے ہین اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ سوا اسکے نہین کہ اوسکا تسلط عَلَى الَّذِيْنَ
يَتَوَلَّوْنَهٗ اونپر ہی جو اوسے دوست رکھتے ہین اور اوسکا وسوسہ مان لیتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ اور وہ لوگ کہ وہ شیطان کی
اطاعت کے سبب سے مُشْرِكُوْنَ شرک کرنے والے ہین خدا کے ساتھ لکھا ہی کہ جب بعض احکام منسوخ ہوئے تو مکہ معظمہ کے کافرون نے
یہ بات کہی کہ نعوذ باللہ محمد اپنے یارون کے ساتھ مسخرا پن کرتا ہی آج اونھین ایک حکم کرتا ہی اور کل منع کر دیتا ہی غالب ہی کہ وہ خدا پر افترا کرتا ہی
اور اپنے جی سے باتین بنا کر کہدیتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً اور جب بدلتے ہین ہم آیت ناسخ کو مَّكَانَ
اٰيَةٍ جگہہ پر آیت منسوخ کے وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا بڑا جاننے والا ہی بِمَا يُنَزِّلُ اوس چیز کو جو نازل کرتا ہی اور حکمت اور مصلحت کی
جہت سے منسوخ کر دیتا ہی تو قَالُوْٓا کہتے ہین کافر اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ سوا اسکے نہین کہ تو مفتری ہی خدا پر افترا کرتا ہی اور اپنی
طرف سے باتین بنا لیتا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بلکہ بہتیرے اونکے لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے منسوخ
کرکے دوسرے احکام جاری کرنے کی حکمت قُلْ نَزَّلَهٗ کہدے اوسنے کہ اوتارا ہی اوسے یعنی قرآن کو رُوْحُ الْقُدُسِ روح پاک نے
کہ جبرئیل علیہ السلام ہین مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ ثابت رکھے
اونھین جو ایمان لائے ہین اور اونکے اعتقاد کو اس بات پر مضبوط کر دے کہ یہ حق تعالی کا کلام ہی یعنی آیت ناسخ کو سنین اور اوسکی
مصلحت اور حکمت کی رعایت مین غور اور فکر کرین تو اونکا دل مطمئن ہو جائے وَهُدًى اور قرآن نازل ہونا ہدایت کے واسطے ہی
وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اور خوشخبری دینے والا مسلمانون کو جنت کی لکھا ہی کہ عامر بن حضرمی کا ایک غلام
رومی تھا اوسے جبر کہتے تھے اور یہ بھی کہتے ہین کہ دو غلام تھے جبر اور یسار تلوارون کو صیقل کیا کرتے تھے اور اہل کتاب سے تھے
توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی طرف گذرتے تو اونکی قرأت سنا کرتے اور
بعضون نے کہا ہی کہ خویطب کا ایک غلام تھا عائش نام اہل کتاب یا یعیش یا بلعام یا نجیس یا عداس نام اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ
اوسے ابو فکیہہ کہتے تھے راتون کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتا اور قرآن کی تعلیم لیتا کفار قریش کہتے کہ تو بہ [illegible]

ع ۱۱ ۳

محمد اس غلام سے کلام سیکھ کر جسے کہتا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اور البتہ تحقیق جانتے ہین ہم اَنَّهُمْ يَقُولُونَ یہ کہ وہ
کہتے ہین کہ اِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ سوا اسکے نہین کہ اوسے سکھاتا ہی آدمی یعنی جبر یا ابو فکیہہ لِسَانُ الَّذِي وہ زبان اوسکی کہ يُلْحِدُونَ
اِلَيْهِ سکھانے کو اوسکی طرف نسبت کرتے ہین یعنی گمان کرتے ہین کہ وہ سکھاتا ہی اَعْجَمِيٌّ صاف نہین ہی یعنی غیر فصیح ہی وَهٰذَا اور یہ قرآن لِسَانٌ
عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ زبان عربی صاف ہی کہ تم باوصف اسکے کہ عربی عبارت بنانے مین کمال درجہ فصاحت اور نہایت مرتبہ قدرت
رکھتے ہو اوسکے مثل بنانے مین عاجز ہو اور نہین بنا سکتے تو یہ دعوی کہ مرد عجمی کجی زبان والا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس فصاحت
اور بلاغت کے ساتھ کلام سکھا دیتا ہی صریح باطل ہی اِنَّ الَّذِينَ بیشک وہ لوگ جو لَا يُؤْمِنُونَ نہین ایمان لاتے بِاٰيَاتِ
اللّٰهِ آیات کتاب الٰہی کے ساتھ اور تصدیق نہین کرتے کہ اللہ کے پاس سے آئی ہین لَا يَهْدِيهِمُ اللّٰهُ راہ نہین دکھاتا
اونھین اللہ نجات کی یا جنت کی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ۝ اور اونکے واسطے ہی عذاب دردناک آخرت مین قرآن کے ساتھ
اونکے کفر کے سبب سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف افترا کی نسبت کرنے سے حالانکہ وہ کافر خود مفتری ہین اِنَّمَا
يَفْتَرِي الْكَذِبَ سوا اسکے نہین کہ بنا لیتے ہین جھوٹ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ وہ لوگ جو ایمان نہین لاتے بِاٰيَاتِ
اللّٰهِ اللہ کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآن کا اور کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہی وَاُولٰٓئِكَ اور وہ مفتری لوگ
هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ وہ ہین جھوٹے کہ کہتے ہین اِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ اور حقیقت مین جھوٹ بولنا اونھی کی عادت ہی لکھا ہی
کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے قریش کے آلہہ باطلہ سے تعرض فرمایا تو قریش نے اون غریب صحابہ کو ایذا دینا شروع کی
جو کوئی حمایت نہ رکھتے تھے جیسے بلال خباب عمار اور اونکے باپ یاسر اور اونکی مان اور سمیہ رضی اللہ عنہم اور کافران غریب صحابہ پر
جبر کرتے کہ تم کفر کی طرف پھر آؤ صحابہ نے اپنے طریقے پر ثابت قدمی کرکے کافرون کی ایذا رسانی پر صبر کیا یہانتک کہ عمار کے مان باپ
شہید ہو گئے اور عمار رضی اللہ عنہ ضعف جسمانی اور بے طاقتی اور ناتوانی کی وجہ سے کافرون کی ایذا نہ اوٹھا سکے جس بات مین
کافرون کی رضامندی تھی وہ کہدی کہ بَلْ اٰمَنْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی کہ عمار نے طریق کفر
اختیار کر لیا اور اپنے دین سے بیزار ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہین ہی عمار تو سر سے پاؤن تک ایمان سے
بھرا ہوا ہی اور ایمان اوسکے گوشت اور خون مین مل گیا ہی یعنی اوسکے باطن مین ایمان نے ایسی جگہ کر لی ہی کہ ہر بیہودہ کہنے والے کی
گفتگو سے اوسمین فرق نہین پڑ سکتا عمار بھی روتے ہوئے حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی جناب مین حاضر ہوئے آپ
اپنے دست مبارک سے اونکے آنسو پونچھتے اور فرماتے تھے کہ تجھے کیا ہی اِنْ عَادُوا فَعُدْ لَهُمْ اگر پھر مین تیری طرف اور زبردستی کرین تو
اوسی کلمے کے ساتھ اونکی طرف پھر جا اور یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ جو کوئی کافر ہو جائے اللہ کے ساتھ مِنْ بَعْدِ
اِيمَانِهٖ بعد اپنے ایمان کے اور مرتد ہو جائے جیسے ابن حنظل طعمہ مقیس اور اونکے مثل وہ محل عذاب الٰہی مین ہین اِلَّا مَنْ
اُكْرِهَ مگر جو کوئی زبردستی کیا جائے وَقَلْبُهٗ اور اوسکا دل مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيمَانِ آرام مین رہے ساتھ ایمان کے اور اوسکا
عقیدہ نہ پھرے جیسے عمار رضی اللہ عنہ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ اور لیکن جو کوئی کہ کھولدے بِالْكُفْرِ صَدْرًا کفر کے ساتھ اپنا سینہ

یعنی جو لوگ اپنے کفر پر پھر آئین اور اوسپر اعتقاد کرین فَعَلَیْھِمْ تو اونپر ہی غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ غصہ اللہ کی طرف سے وَلَھُمْ
اور اونکے واسطے ہی عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ عذاب بڑا بڑے گناہ یعنی مرتد ہو جانے کے سبب سے ذٰلِکَ یہ بڑا عذاب اونپر بِاَنَّھُمُ
اسْتَحَبُّوا بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے دوست رکھا اور اختیار کر لیا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا زندگی دنیا کو عَلَی الْاٰخِرَۃِ
نعمت عقبی پر وَاَنَّ اللّٰہَ اور اس سبب سے ہی کہ اللہ لَا یَھْدِی نہیں چاہتا ہی کہ راہ دکھائے الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ گروہ
کافرون کو یعنی مرتدون کو اوسکی راہ جو ایمان پر ثابت رہنے کا سبب ہو اُولٰٓئِکَ وہ کافرون گروہ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ وہ
لوگ ہین کہ مہر کر دی اللہ نے عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اونکے دلون پر کہ اونھون نے حق بات نہ سمجھی وَسَمْعِھِمْ اور اونکے کانون پر کہ
حق بات نہ سنی وَاَبْصَارِھِمْ اور اونکی آنکھون پر کہ حق تعالی کی قدرت کے آثار اونھون نے نہ دیکھے وَاُولٰٓئِکَ اور وہ گروہ
ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ غافل ہین جو لوگ سے بیخبر لَا جَرَمَ اَنَّھُمْ ہی اہین کچھ شبہ نہین کہ وہ فِی الْاٰخِرَۃِ آخرت مین ھُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ نقصان پانے والے ہین اسواسطے کہ عمر کا سرمایہ ضائع کرکے بازار دنیا مین کچھ فائدہ نہ حاصل کیا اور اس مفلس کے پاس
بازار قیامت مین ہاتھ خالی اور حسرت بھرے دل کے سوا اور کچھ نہوگا مثنوی قیامت کہ بازار مینو نہند ✤ منازل باعمال نیکو دہند
بضاعت بچندانکہ آری بری ✤ وگر مفلسی شرمساری بری ✤ کہ بازار چندانکہ آگندہ تر ✤ تہیدست را دل پراگندہ تر ✤ ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ
پھر بیشک رب تیرا بخشنے والا ہی لِلَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا اونکے واسطے جنھون نے ہجرت کی مدینہ منورہ کی طرف جیسے خباب و صہیب
سالم بلال رضی اللہ عنہم مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا پیچھے اوس سے کہ سختی کھینچ چکے تھے اور کافرون سے بڑی ایذا پاچکے تھے ثُمَّ جٰھَدُوْا
پھر جہاد کیا اونھون نے وَصَبَرُوْا اور صبر کیا جہاد پر اِنَّ رَبَّکَ بیشک تیرا رب مِنْۢ بَعْدِھَا بعد ہجرت اور جہاد اور صبر لَغَفُوْرٌ
البتہ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہی اونکے گذرے ہوے گناہ رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہی اونپر اونھین آیندہ عبادت کی توفیق دیتا
یَوْمَ تَاْتِیْ یاد کرو وہ دن کہ آئیگا کُلُّ نَفْسٍ ہر نفس یعنی ہر ایک انسان تُجَادِلُ جھگڑتا ہوا عَنْ نَّفْسِھَا اپنے نفس سے یعنی اپنے کو
آپ ملامت کریگا گنہگار کہیگا کہ مین نے کیون گناہ کیا عبادت گذار کہیگا کہ مین نے عبادت زیادہ کیون نہ کی یا ہر ایک جھگڑیگا اپنے نفس کی
رہائی کے واسطے اور نفسی نفسی کہیگا وَتُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ اور پوری دیجائیگی ہر نفس کو مَّا عَمِلَتْ جزا اوسکی جو کچھ اوسنے کیا ہی وَھُمْ
لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ ظلم نہ کیے جاینگے جزا دینے مین وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا اور بیان کی اللہ نے ایک مثال قَرْیَۃً
کَانَتْ ایک بستی کو کہ تھی اٰمِنَۃً امن والی قحطون کے اوترنے اور جباروں کے ارادے سے مُّطْمَئِنَّۃً چین والی
اور اوس بستی کے لوگ آسودہ تھے یَّاْتِیْھَا رِزْقُھَا آتا تھا اوس بستی مین بستی والون کا رزق رَغَدًا فراغت اور کثرت کے
ساتھ مِّنْ کُلِّ مَکَانٍ ہر جگہ سے یعنی اوسکے اطراف و جوانب سے فَکَفَرَتْ پھر کافر ہو گئے یعنی اوس بستی والون نے
ناشکری کی بِاَنْعُمِ اللّٰہِ اللہ کی نعمتون کے ساتھ اور شکر نہ کیا فَاَذَاقَھَا اللّٰہُ پھر چکھایا اللہ نے اوس بستی والون کو
لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ پہناوا بھوک اور ڈر کا بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے کرتے
بُرے کام چکھنے کو استعارہ کیا ہی اثر ضرر کے ادراک کے واسطے اور لباس کو اوس چیز کے واسطے جو کسی کو گھیرے اور چھپا لے

ع ۱۰

یعنی حق تعالی نے ایسا کیا کہ اون لوگون پر بھوک اور ڈر کا اثر پایا جو اونھین گھیرے ہوئے تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ یہ مثل اہل مکہ کے لوگون کے واسطے ہی کہ ہمارے امن مین تھے اور فراغت اور ارزانی مین اوقات بسر کرتے تھے چونکہ جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی نعمت نبوت سے کافر ہوگئے اور شکر نہ کیا تو حق تعالی نے اونکی فراغت کو قحط سے بدل دیا یہانتک کہ سات برس تنگی اور خشکسالی مین مبتلا رہکر بھوک کے مارے مردار کھانے لگے اور خون پینے لگے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا تھی کہ اللّٰھم اشدد وطأتک علی مضر واجعلہا علیہم سنین کسنی یوسف اور اونکی بیخوفی کو خوف سے بدل دیا یعنی مسلمانون کا خوف اونکے دلون مین ڈالدیا یہانتک کہ سفر شام کا تردد اور ارادہ اونھون نے ترک کیا اور اپنی جان مال سے بیخوف نہ تھے **وَلَقَدْ جَاۤءَھُمْ** اور تحقیق کہ آیا اونکے پاس **رَسُوْلٌ مِّنْھُمْ** رسول اونھین سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فَکَذَّبُوْہُ** پھر تکذیب کی اونھون نے اوسکی **فَاَخَذَھُمُ الْعَذَابُ** تو پکڑ لیا اونھین عذاب نے یعنی قحط اور ڈر نے **وَھُمْ ظٰلِمُوْنَ** حال یہ ہی کہ وہ ظلم کرنے والے ہین اپنے اوپر شرک اور تکذیب کے سبب سے لکھا ہی کہ قریش کی عورتون نے کسی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت مین بھیجا اور یہ بات عرض کی کہ ہمارے مردون نے اگر آپکے ساتھ دشمنی کی تو مکے کی عورتون اور بچون کا کیا گناہ ہی کہ قحط کے مارے مرنے کے قریب ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور مکہ معظمہ مین کچھ غلہ لیگئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **فَکُلُوْا** پھر کھاؤ اے مکے کی عورتو اور لڑکو **مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ** اوسمین سے جو روزی دی تمھین اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوے لوگون کے ہاتھ سے **حَلٰلًا طَیِّبًا** حلال پاک اور بعضے کہتے ہین کہ یہ خطاب مومنون کے ساتھ ہی اونھین حق تعالی فرماتا ہی کہ حلال روزی کھاؤ **وَّاشْکُرُوْا** اور شکر کرو **نِعْمَتَ اللّٰہِ** نعمت الہی کا **اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ** اگر ہو تم اللہ تعالی کو **تَعْبُدُوْنَ** عبادت کرتے یا اوسکا حکم مانتے ہو **اِنَّمَا حَرَّمَ** سوا اسکے نہین کہ حق تعالی نے حرام کر دیا **عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ** تمپر مردار **وَالدَّمَ** اور خون جاری **وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ** اور گوشت سور کا اور جو کچھ اوسمین سے آدمی کھا سکے **وَمَاۤ اُھِلَّ** اور وہ چیز کہ آواز نکالی جائے **لِغَیْرِ اللّٰہِ** غیر خدا کے واسطے **بِہٖ** ساتھ اوسکے ذبح کرتے وقت یعنی جس جانور کو بتون کے نام پر قتل کرین **فَمَنِ اضْطُرَّ** پھر جو کوئی بےبس ہو اور اوسے حرام چیزون مین سے کچھ کھانا ضرور پڑ جائے **غَیْرَ بَاغٍ** نہ مزہ ڈھونڈھنے والا **وَّلَا عَادٍ** اور نہ سیری سے زیادہ کھانے والا **فَاِنَّ اللّٰہَ** تو بیشک اللہ جل شانہ **غَفُوْرٌ** بخشنے والا ہی بےبس کے گناہ **رَّحِیْمٌ** مہربان ہی اوسے اجازت دینے مین **وَلَا تَقُوْلُوْا** اور نہ کہو **لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ** واسطے اوس چیز کے جسے بیان کرتی ہین زبانین تمھاری یعنی اپنے بیان زبانی کے ساتھ نہ بولو **الْکَذِبَ** جھوٹ یعنی جو جھوٹ بات تمھاری زبان پر آئے اوسے زبان سے نہ نکالو اور وہ جھوٹ بات یہ ہی جو اونھون نے کہی کہ **ھٰذَا حَلٰلٌ** یہ حلال ہی یعنی بحیرہ اور سائبہ کے پیٹ مین جو کچھ ہو وہ حلال ہی ہمارے مردون پر **وَّھٰذَا حَرَامٌ** اور یہ حرام ہی یعنی وہی جو مذکور ہوا وہ حرام ہی ہماری عورتون پر اونکے واسطے حلال انکے لیے حرام اسواسطے کہتے ہو **لِّتَفْتَرُوْا** تاکہ افترا کرو **عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ** خدا پر جھوٹ اور کہتے ہو کہ اللہ تعالی نے ہمین یہ حکم فرمایا ہی **اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ** بیشک جو لوگ افترا کرتے ہین **عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ** خدا پر جھوٹ وہ **لَا یُفْلِحُوْنَ** نہ چھٹکارا پائینگے عذاب قیامت سے **مَتَاعٌ قَلِیْلٌ** جسواسطے وہ افترا کرتے ہین وہ فائدہ تھوڑا سا ہی

ف؎ یعنی قحط مین سختی ایسی ہوئی کہ مثل سالہائے یوسف علیہ السلام کے ہوئین ۱۲

دنیا مین جھٹ پٹ جاتا رہیگا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ اور اونکے واسطے ہی عذاب دُکھ دینے والا یعنی آخرت مین ہمیشہ رہنے والا
وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا اور اون لوگون پر جو دین یہودی مین داخل ہوے حَرَّمْنَا حرام کردیا ہمنے مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ
جو بیان کیا ہی ہمنے تجھر مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی یہ سورت نازل ہونے کے قبل سورۂ انعام مین اور وہ اللہ جل شانہ کا یہ کلام ہی وَعَلَى
الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ آخر آیت تک وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ اور ظلم نہین کیا ہمنے اونپر وہ چیزین حرام کرنے کے سبب سے
وَلَٰكِنْ كَانُوا اور مگر تھے وہ کہ گناہون کی کثرت کے سبب سے أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے یہانتک
کہ عذاب کے مستحق ہو گئے ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ پھر بیشک رب تیرا لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ واسطے اون لوگون کے جنھون نے
گناہ کیے بِجَهَالَةٍ بسبب غفلت اور نادانی کے اور انجام کار مین غور و فکر نہ کرنے کے سبب سے ثُمَّ تَابُوا پھر توبہ کی اونھون نے
مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ پیچھے سے اوس گناہ کے وَأَصْلَحُوا اور درستی پر لائے اپنے کام إِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب مِنْ بَعْدِهَا
پیچھے سے توبہ کے لَغَفُورٌ البتہ بخشنے والا ہی گناہون کو توبہ کے سبب سے رَحِيمٌ ○ مہربان ہی کہ بندون سے توبہ قبول کرلیتا ہی
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ بیشک ابراہیم کہ خلیل جلیل ہی كَانَ أُمَّةً تھا ایک امت یعنی بہت سے کمالات اور فضائل ونمین جمع تھے کہ
بہت لوگون کے سوا ایک آدمی مین وہ نہین پائے جاتے شعر لیس علی اللہ بمستنکر ✽ ان یجمع العالم فی واحد ✽ بیت جانا تو یگانہ
ہی ذات تو ہست ✽ مجموعۂ آثار کمالات ہمہ ✽ کہتے ہین جب اونھین آگ مین ڈالا اوس سے قبل اونکے سوا روے زمین پر کوئی مومن
نہ تھا تو وہ تنہا امت تھے قَانِتًا لِلَّهِ فرمانبردار خدا کا اور قائم اوسکے حکم پر حَنِيفًا باطل دینون سے دین حق کی طرف جھکنے والا
وَلَمْ يَكُ اور نہ تھا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ شرک کرنے والا جیسا کہ قریش کو گمان ہی اور تھا شَاكِرًا شکر کرنے والا لِأَنْعُمِهِ
اللہ کی نعمتون کا اجْتَبَاهُ برگزیدہ کرلیا اللہ نے اوسے نبوت کے ساتھ وَهَدَاهُ اور ہدایت کی اوسے خدا کی طرف دعوت
کرنے مین إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ طرف سیدھی راہ کے کہ توحید ہی وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا اور دی ہمنے اوسے
دنیا مین حَسَنَةً نیکی کہ ذکر خیر ہی یا اولاد ابرار یا خلق کے دلون مین محبت کہ سب ملتون والے اونھین دوست رکھتے ہین اور اونپر ثنا
کہتے ہین یا یہ کہ حضرت سرور انبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا اونکی نسل مین ہین یا یہ کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین پر درود کے ساتھ
اونپر درود بھیجا جاتا ہی اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم وَإِنَّهُ اور بیشک ابراہیم فِي الْآخِرَةِ
آخرت مین لَمِنَ الصَّالِحِينَ ○ سزاوار ہی درجات عالی کا امام ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ دنیا مین اونکی نیکیان
کم ہونگی آخرت مین اونکی نیکیون کے سبب سے ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ پھر وحی کی ہمنے تیری طرف أَنِ اتَّبِعْ یہ کہ پیروی کر
توحید مین مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ملت ابراہیم کی کہ مائل تھا سب دینون سے اوس ملت کی طرف یا خلق کو حق کی طرف
دعوت کرنے مین اوسکا متبع رہ جسطرح وہ نرمی کے ساتھ اور ایک کے بعد ایک دلیل لاکر اور ہر ایک سے اوسکی فہم کے موافق گفتگو اور
بحث کرکے دعوت کرتا تھا تو بھی اوسی طرح دعوت کر صاحب تیسیر نے لکھا ہی کہ اتباع متبوع کی راہ چلنا ہی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
اتباع حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کو اس سبب سے تھی کہ آپ اونکے بعد مبعوث ہوے اس سبب سے نہین کہ آپ [illegible] تھے

ع ۱۵ ۹

اسواسطے کہ انا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ کے حکم سے یہ امر مقرر اور مسلم ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سب انبیا علیہم السلام سے اکمل و راصل اور فضل ہی اور فضیلات مین آپکا حصہ سب اصفیا سے زیادہ اور اشمل ہی حیثیت تو اصلی و باقی طفیل تو اندہ تو شاہی و مجموع خجل تو اند وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ اور نہ تھا ابراہیم مشرکون مین سے یہ کفار قریش کی رد ہی وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے باپ ابراہیم کا دین رکھتے ہین لکھا ہی کہ حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہدو کہ جمعے کے دن کام چھوڑکر خدا کی عبادت مین مشغول ہون جب بنی اسرائیل کو حکم پہونچا تو کچھ لوگون نے قبول کیا اور بہتون نے سرکشی کی اور اونمین بھی اختلاف پڑا ایک جماعت بولی کہ ہم ہفتے کا دن اختیار کرتے ہین اسواسطے کہ اوسدن حق تعالی نے خلق کو پیدا کرنے سے فراغت پائی ہی اور ایک گروہ نے اس طرف رجوع کی کہ اتوار کا دن اولی ہی اسواسطے کہ اوسدن حق تعالی نے خلق کو پیدا کرنا شروع کیا حق تعالی نے اونکی مخالفت اور نافرمانی کی شامت سے ہفتے کے دن کی تعظیم اونپر فرض کردی اور اس بلا مین گرفتار کیا اور تشدید فرمائی چنانچہ فرماتا ہی اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ سوا اسکے نہین کہ کردی گئی ہفتے کے روز کی تعظیم یعنی فرضیت کے ساتھ لکھدی گئی عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا اونپر جنھون نے اختلاف کیا فِيهِ اوسدن مین اور ہفتے کے دن کی تعظیم یہ تھی کہ اوسدن کمائی نہ کرین کسی کام مین مشغول نہون اوس روز کو عید ٹھہرالین اللہ جل شانہ کی عبادت کے سوا اور کچھ نہ کرین اور یہ حکم اونپر نہایت مرتبہ شاق تھا زاد المسیر مین لکھا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اوسدن ایک شخص کو دیکھا کہ مال اوٹھائے ہوئے کسی جگہ لیے جاتا ہی تو اونکے حکم سے لوگون نے اوسکی گردن ماری اور اوسکی نعش ایسے مقام پر پھینکدی کہ مردار خوار جانور چالیس دن تک نوچ نوچ کر کھایا کیے وَإِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَيَحْكُمُ البتہ حکم کریگا بَيْنَهُمْ درمیان اونکے يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن فِيمَا كَانُوا اوسمین کہ تھے فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ جسمین اختلاف کرتے یعنی اوسدن مین جو عبادت کے واسطے مقرر تھا تبیان مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ حق تعالی نے ہمسے پہلے ایک جماعت کو حکم کیا تھا کہ جمعے کے دن عبادت کیا کرے اوسنے اوسدن مین اختلاف کیا حق تعالی نے ہمین اوسکی ہدایت کردی تو ہمارے واسطے آج کا دن ہی یعنی جمعہ اور یہود کے واسطے کل یعنی ہفتہ اور نصارا کے لیے پرسون یعنی اتوار اُدْعُ پکار اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کو إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ اپنے رب کی راہ کی طرف بِالْحِكْمَةِ ساتھ پکی بات کے یعنی ایسی دلیل کے ساتھ کہ حق کو ثابت اور شبہے کو زائل کردے وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور ساتھ نصیحت نیک کے کہ فائدہ دینے والے خطاب اور نفع کرنے والی حکایتین ہین وَجَادِلْهُمْ اور جھگڑا کر اونسے یعنی مباحثہ کر بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ایسی راہ سے جو بہتر ہی یعنی نرمی اور خوشخوئی کے ساتھ اور ظاہری مقدمات مرتب کرکے اور بعضون نے کہا ہی کہ حکمت دعوت خواص کے واسطے ہی اور موعظت حسنہ ہدایت عوام کے لیے اور جدال معاندون کو دفع کرنے کو ترجمہ کشف مین لکھا ہی کہ دعوت کے تینون طریقے پہونچنے کی تینون راہون کی طرف اشارہ ہی یعنی حقیقت طریقت شریعت کی طرف اسواسطے کہ بعضے محقق حقیقت اوسے کہتے ہین کہ بندے کو بے واسطہ حق تعالی سے حاصل ہو اور شریعت وہ ہی جو رسولون کے واسطے سے حاصل ہو اور طریقت طریق سلوک مین رعایت ادب کا نام ہی اسواسطے کہ دعوت کا دروازہ تین طور سے کھلا ہی ایک تو حکمت کا دروازہ اور وہ بڑی عطا بے واسطہ جبریل علیہ السلام پہونچی ہی اور حقیقت اوس کرامت سے عبارت ہی کہ خلق کو اوسمین شرکت اور وساطت کی

مجال نہو تو مورد حقیقت کے ساتھ باب حکمت کی تخصیص مناسب ہی دوسرے موعظت حسنہ کا باب ہی اوسکی تخصیص علم طریقت کے ساتھ مناسب معلوم ہوتی ہی کہ علم طریقت کی بنا نیکی اور ادب کی رعایت اور جانب خوشخوئی کی حفاظت پر ہی تیسرے ایسی راہ سے مباحثے کا باب جو راہ بہتر ہی اور وہ راہ شریعت کے ساتھ خاص ہی کہ اوسکی بنیاد تکلیف احکام اور بیان حلال و حرام پر ہی اور اوسکی تشریح اور توضیح دلیلوں اور حجتوں کی محتاج ہی اور اس کلام حقائق نظام سے حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کا کمال اور خواص وعوام کے گروہوں کو اوسکا شامل ہونا معلوم اور مفہوم ہوتا ہی شیخ عطار قدس سرہ فرماتے ہین **نظم** نور او چون اصل موجودات بود ✤ ذات او چون معطی ذرات بود ✤ واجب آمد دعوت تو نہان ✤ دعوت ذرات پیدا و نہانش ✤ إِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ أَعْلَمُ وہ بڑا جاننے والا ہی بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ جو بھولا اوسکی راہ سے وَهُوَ أَعْلَمُ اور وہی بہتر جاننے والا ہی بِالْمُهْتَدِينَ ۝ راہ پائے ہوون کو اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی طرف بلانے اور احکام پہونچانے کے سوا اور کچھ تمپر نہین لکھا ہی کہ حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے جنگ بدر مین جب دیکھا کہ کفار اشرار سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو مُثلہ کرتے ہین یعنی شہید کرنے کے بعد اونکے ہاتھ پانون کاٹتے ہین تو آپ نہایت مغموم اور ملول ہوے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے خطاب کرکے آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ اگر کافرون پر خدا مجھے فتح دیگا تو تمھارے عوض مین ستر کافرون کو ضرور مُثلہ کرونگا تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ اور اگر عقوبت کرو بدلے مین اوس شخص کو جسنے تمپر عقوبت کی ہی فَعَاقِبُوا تو عقوبت کرو بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ مانند اوس چیز کے کہ عقوبت کیے گئے ہو ساتھ اوسکے یعنی اونھون نے تو تم مین سے ایک آدمی کو مُثلہ کیا تم بھی اوسکے برابر اونمین سے ایک ہی کو مُثلہ کرو ستر کو نہین وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ اور اگر صبر کرو اور اونپر عقوبت کرنے سے درگذر رو تو لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝ البتہ وہ صبر بہتر ہی صبر کرنے والون کے واسطے بدلا لینے سے ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کا لانا اس بات کی خبر دیتا ہی کہ اللہ جل شانہ اونکی تعریف فرماتا ہی اس بات پر کہ وہ صابر ہین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافرون سے بدلا نہین لیا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا وَاصْبِرْ اور صبر کر اوس تکلیف پر جو جنگ احد مین تجھے پہونچی وَمَا صَبْرُكَ اور نہین ہی صبر تیرا إِلَّا بِاللَّهِ مگر بسبب توفیق اور مدد الہی کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور نہ رنجیدہ ہو اس بات پر کہ کافرون نے تجھسے مونھ پھیرا یا وہ تیرے لشکر پر غالب ہوگئے وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ اور نہ رہ تنگدلی مین مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝ اوس چیز سے جو وہ برا چیتے ہین إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ نصرت اور مدد کرنے مین مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا ساتھ اون لوگون کے ہی جنھون نے شرک اور معصیت سے پرہیز کیا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۝ع اور وہ لوگ کہ نیک کام کرنے والے ہین یعنی موحد اور مخلص لوگ اور بعضون نے کہا ہی کہ تقوی امر الہی کی تعظیم کی طرف اشارہ ہی اور احسان خلق خدا پر شفقت کی جانب اشارہ ہی اور اسلام و ایمان کا مدار انھین صفتون پر ہی **نظم** ز احسان خاطر مردم شود شاد ✤ بہ تقوی خانہ دین گردد آباد ✤ بسوی این صفتہا گر شتابی ✤ رضای خلق و خالق ہر دو یابی
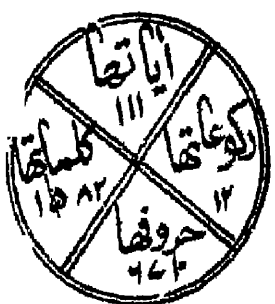
ع

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	وَهِيَ مِائَةٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ بنی اسرائیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو گیارہ آیتین ہین

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ پاکی اور بےعیبی اوسکے واسطے ہو جو بزرگی کی جہت سے اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لے گیا اپنے بندہ کو یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہین لَیْلًا ایک رات یعنی رات کے ایک حصے مین مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام سے کہ حرم کعبہ کو کہتے ہین یا حضرت امہانی
رضی اللہ عنہا کے گہر سے اسواسطے کہ مکہ اور اوسکی حریم سب مسجد ہی اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا ایسی مسجد کی طرف جو بہت دور ہی اہل مکہ سے
یعنی بیت المقدس الَّذِیْ بٰرَکْنَا ایسی مسجد کہ برکت دی ہمنے حَوْلَهٗ اوسکے گردا گرد کو کہ شام کی زمین ہو دینی برکت یہی کہ ہمیشہ اوسے
وحی اوترنے کی جگہ اور انبیا علیہم السلام کی عبادتگاہ بنایا اور دنیوی برکت بھی کہ وہ زمین مبارک درختون اور نہرون سے بہری ہوئی
میوون کی کثرت فراخی معیشت اور ارزانی کے سبب سے مالامال ہی تو اس جگہہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیگئے لِنُرِیَهٗ تاکہ دکھاوین
ہم اوسے مِنْ اٰیٰتِنَا کچھہ دلیلین اپنی قدرت کی کہ تھوڑی ہی دیر مین مکہ معظمہ سے ملک شام کو پہونچ گئے اور بیت المقدس کو
مشاہدہ فرمایا اور انبیا علیہم السلام کو دیکھا اور اونکے مقامون پر ٹھہرے اور آسمانون کے عجائب غرائب پر مطلع ہوئے اکثر علما اس بات پر ہین
کہ معراج شریف بعثت کے بارہوین برس ہوئی اور معراج کے مہینے مین اختلاف ہی کہ ربیع الاول ہی یا ربیع الآخر یا رمضان یا شوال
یا رجب کی ستائیسوین شب کہ بہت مشہور ہی اور مکہ معظمہ سے بیت المقدس کو حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا تشریف لیجانا نص قرآنی سے
ثابت ہی اسکا منکر کافر ہی اور آسمانون پر چڑہنا اور مرتبۂ قرب پر پہونچنا اون احادیث مشہورہ سے ثابت ہی جو حد تواتر کے قریب ہین
جو اسکا منکر ہو وہ گمراہ اور مبتدع ہی مثنوی شاہ معراج نبی والا فرست + ہر کہ منکر نیست بدین کافر ست + وسعت سلطنت این وصال +
نیست بپا مردی خیل خیال + عقل چہ داند چہ مقام ست این + عشق شناسد کہ چہ دام ست این + اکثر اہل اسلام کا اعتقاد اس بات پر ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج معًا جسم اور روح کے ساتھ جاگتے مین واقع ہوا اور جو لوگ اس قصے مین جسم کے ثقل کو بلند ہونے سے
مانع جانتے ہین وہ اہل بدعت اور منکر قدرت ہین بیت آنکہ سرشت تنش از جان بود + سیر عروجش بہ تن آسان بود + اوس شب کو
حضرت جبرئیل ملائکہ علیہم السلام کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہوئے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امہانی رضی اللہ عنہا کے
حجرے سے مسجد الحرام مین لیگئے سینہ مبارک شق کیا دل حق منزل دھوکر پھر اپنے مقام پر رکھدیا پھر براق پر سوار کیا اور تھوڑی دیر مین
بیت المقدس مین پہونچا دیا نظم شبے بود نافہ ترین دار فانی + بخلوت در سرای امہانی + رسیدش جبرئیل از بیت معمور + براق برق سیر آورد از دور
قوی پشت و گران سیر و سبک خیز + براندن دور بین وقت شدن تیز + صحیح روایت ہی کہ حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا
بیت المقدس مین ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کو دیکھا اور اونکی امامت کی پھر صخرۂ معظمہ پر سے براق پر یا پر جبرئیل پر سوار ہو معراج پر گئے
پہلے آسمان پر حضرت آدم دوسرے پر حضرت یحیی اور عیسی تیسرے پر حضرت یوسف چوتھے پر حضرت ادریس پانچوین پر حضرت ہارون چھٹے پر حضرت
موسی ساتوین پر حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا اور اونکو سلام کیا اعزاز و اکرام کے ساتھ سبھون نے جواب دیا سدرۃ المنتہی بیت المعمور
حوض کوثر نہر الرحمۃ نظر مبارک سے گذرے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام حجاب نور کے قریب آپکی رفاقت سے باز رہے اور عرض کی
کہ اب اگر ذرہ بھی مین بڑہون تو جل جاؤن بیت چنان گرم در تیہ قربت براند + کہ در سدرہ جبریل ازو باز ماند + وہان سے تنہا نور اور
ظلمت کے حجاب قطع فرماتے ہوے ایسے مقام پر حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پہونچے کہ براق بھی چلنے سے باز رہا پھر رفرف پر آپ سوار ہوا اور

پایۂ عرش کے قریب پہونچے اور ہزار بار درگاہِ الٰہی سے اُدْنُ مِنِّیْ کا خطاب سُنا اور ہر بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ہی ترقی حاصل ہوئی یہانتک کہ بچھونے پر قدم مبارک رکھا اور وہان سے فَتَدَلّٰی کی نظرگاہ پر پہونچے پھر کَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی خلوت خاص مین داخل ہوے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کے اسرار سُنے **نظم** کلام سرمدی بے نقل بشنید ٭ خداوند جہان را بے جہت دید ٭ بدید انچہ از حد دیدن برون بود ٭ مپرس از ما کیفیت کہ چون بود ٭ اور صحیح روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھی کلمات سے ثناے الٰہی ادا کی کہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کے خطاب سے اعزاز و اکرام پایا اور اس سلام کے خلعت مین اپنی امت کو بھی داخل فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ **بیت** چو کردہ وعدہاے لطف در گوش ٭ نکردہ امت خود را فراموش ٭ اور پھرتے وقت جنت اور اوسکے درجات اور دوزخ اور اوسکے درکات آپکو دکھائے اور نماز کا ہدیہ امت مرحومہ کے واسطے معین ہوا اور آپ بیت المقدس مین پھر آئے اور مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہوے راہ مین قریش کے قافلے دیکھے اور اس سفر معراج مین تین ساعت یا چار ساعت کی دیر لگی **نظم** راہ ز اندازہ برون رفتہ ٭ پی نتوان برد کہ چون رفتہ ٭ عقل درین واقعہ حاشا کند ٭ عشق نہ حاشا کہ تماشا کند ٭ لکھا ہی کہ جب رات گذری اور صبح ہوئی تو آپنے معراج کا قصہ بیان فرمایا مسلمانون نے تصدیق کی اور کافرون نے کہا کہ یہ بات عقل سے بہت بعید ہی بیت المقدس کی نشانیان پوچھین فوراً وہ مسجد نظر انور کے سامنے صورت پکڑے موجود تھی جو کچھ کفار پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے تکلف بتا دیتے کافرون نے اپنے قافلون کی خبر پوچھی آپنے مفصل کہدی توفیق الٰہی جسکے شامل حال نہوئی اوسنے انکار اور تکذیب زیادہ کی غرض کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج پر بُلایا تا کہ آپ ملک اور ملکوت کی نشانیان دیکھین اور اونکا حال اہل عالم سے کہین اور مطلب یہ تھا کہ منکرون کی تکذیب مُقِرّون کی تصدیق ظاہر ہو جائے اور منافق موافق مین امتیاز ہو جائے اِنَّہٗ بیشک خدا ھُوَ السَّمِیْعُ وہ تو ہی سننے والا کافرون کی باتین تکذیب کے باب مین اَلْبَصِیْرُ ۝ دیکھنے والا مسلمانون کے حال تصدیق کے باب مین اور ایک قول کے موافق سمیع اور بصیر مستمع اور مبصر کے معنی مین ہی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا کلام سنایا اور اپنی قدرت لازوال کی نشانیان دکھائین اور بعضے مفسر اِنَّہٗ کی ضمیر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھیرتے ہین نفحات الانس مین مذکور ہی کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خطاب سننے تھے جو اونسے کیا اور وہ چیز دیکھتے تھے جو اونکو دکھائی اور بحر الحقائق مین یہ معنی مذکور ہین کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ نشانیان دکھائین جو ہمارے جلال و جمال کے ساتھ مخصوص ہین بیشک وہ سمیع ہین ہماری سمع سے اور بصیر ہین ہماری بصر سے **نظم** چو در مکتب بے نشانی رسید ٭ چہ گویم کہ آنجا چہ دید و شنید ٭ ورق در نوشتند و گم شد سبق ٭ شنیدن بحق بود و دیدن بحق ٭ وَاٰتَیْنَا اور دی ہمنے مُوْسَی الْکِتٰبَ موسیٰ کو توریت وَجَعَلْنٰہُ اور کیا ہمنے کتاب یا موسیٰ کو ھُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ راہ دکھانے والا فرزندان یعقوب کے واسطے اور کہا ہمنے اونسے اَلَّا تَتَّخِذُوْا یہ کہ نہ ٹھہراؤ مِنْ دُوْنِیْ میرے سوا وَکِیْلًا ۝ کوئی کارساز کہ اپنی مہام اوسپر چھوڑ دو ذُرِّیَّۃَ مَنْ حَمَلْنَا اے اونکی ذریت جسے چڑھالیا ہمنے کشتی پر مَعَ نُوْحٍ نوح کے ساتھ اوس سے سام مراد ہی اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے جد ہین وہ اوسی کی نسل سے تھے یعنی تمھارے بزرگون کو طوفان سے نجات کی نعمت جو ہمنے عطا فرمائی اوسے یاد کرو اور اوسکا شکر بجا لاؤ اِنَّہٗ کَانَ بیشک نوح تھا عَبْدًا شَکُوْرًا ۝ بندہ شکرگزار

۵۲ قریب ہو جا بیچ ۱۲
۵۳ پھر نزدیک ہوا تا ۱۲ دو کمان کے برابر یا اوس سے نزدیک ۱۲
۵۴ پھر پہونچائی اپنے بندے کی طرف جو پہونچائی ۱۲
۵۵ سلام ہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندون پر ۱۲
۵۶ سلام تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور اوسکی برکتین ۱۲
۵۷ اور اللہ کی برکتین ۱۲

اسواسطے کہ ہر وقت کھاتے پیتے پہنتے اوڑھتے اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے حضرت نوح علیہ السلام خدا کا شکر کرتے تھے یہ اونکی ذریت کو ترغیب
اپنے دادا کی پیروی کرنے کے لیے نعمت الٰہی کا شکر ادا کرنے کے باب میں کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہی لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم وَقَضَیْنَآ
اور اعلام دیا ہمنے یعنی پیام بھیجا ہمنے اِلٰی بَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ بنی اسرائیل کی طرف فِی الْکِتٰبِ توریت میں اور بیان کردیا
ہمنے کہ لَتُفْسِدُنَّ ضرور فساد کروگے اور تمسے تباہی آئیگی فِی الْاَرْضِ زمین شام میں مَرَّتَیْنِ دوبار اونکا پہلا فساد تو یہ
ہوا کہ اونھون نے احکام توریت کی مخالفت کی اور ارمیا علیہ السلام جو اونکے پیغمبر تھے اونکا حکم نہ سُنا اور دوسرا فساد یہ ہوا کہ اونھون نے
حضرت یحیی علیہ السلام کو قتل کیا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا حق تعالی نے اونکو خبر دی کہ تم دوبار فساد کروگے وَلَتَعْلُنَّ
اور اونچے ہوگے عُلُوًّا کَبِیْرًا ۝ بڑا اونچا ہونا یعنی میری طاعت سے سرکشی اور میری خالقیت سے تکبر کروگے فَاِذَا جَآءَ پھر
جب آئیگا وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا وعدہ پہلے عذاب اور فساد کا اون دونون میں سے تو بَعَثْنَا اوٹھا کھڑا کرینگے اور مسلط کرینگے ہم
عَلَیْکُمْ تم پر عِبَادًا لَّنَآ بندون کو جو ہمارے واسطے ہین یہ اضافت تخلیق ہی اضافت مدح نہیں اسواسطے کہ بندون سے
بخت نصر مراد ہی اور صحیح قول یہی ہی اور بعضون نے کہا کہ جالوت مقصود ہی یا سنجاریب یا عمالقہ کا رئیس پھر اونکی کیفیت میں
حق تعالی فرماتا ہی اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ سخت لڑائی والے دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے اسکے معنی یہ کہے ہین کہ اونکی آواز مہیب ہوگی
رعد کی طرح اور اونکی آنکھین برق کے مثل ہونگی فَجَاسُوْا پھر گھس آئینگے خِلٰلَ الدِّیَارِ تمھارے گھرون کے اندر لوٹ مار اور
قید کر لیجانے کو وَکَانَ اور ہی یہ حکم وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ وعدہ کیا ہوا یعنی ضرور ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا ثُمَّ رَدَدْنَا
پھر پھیر دی ہمنے لَکُمُ الْکَرَّةَ تمھارے واسطے دولت تاکہ غلبہ کرو عَلَیْهِمْ اونپر جنھون نے تمھین لوٹا مارا اور مغلوب تھے کر دیا تھا
وَاَمْدَدْنٰکُمْ اور مدد دین ہم تمھین بِاَمْوَالٍ مالون سے ہر قسم کے وَّبَنِیْنَ اور بیٹون کی کثرت وَجَعَلْنٰکُمْ اور کردین ہم تمھین
اَکْثَرَ زیادہ سے زیادہ نَفِیْرًا ۝ گنتی کی رو سے یعنی قتل ہونے سے پہلے تم لوگ جسقدر تھے اوس سے زیادہ ہم تمھین کر دین تاکہ مجتمع ہوکر
دشمنون سے مقابلہ کرسکو اِنْ اَحْسَنْتُمْ اگر بھلائی کروگے اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ تو بھلائی کی ہوگی تمنے اپنی جانون کے
ساتھ اسواسطے کہ اوس بھلائی کا ثواب تمھی کو تو پہونچیگا وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا اور اگر برائی کروگے تو اوسکا وبال تمھاری ہی جانون کے
واسطے ہوگا تفسیر مدارک میں ہی کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین نے ہرگز کسی کے ساتھ بھلائی نہین کی اور برائی بھی کسی کے ساتھ
نہین کی یہ فرما کر یہ آیۂ کریمہ پڑھی یعنی جو کوئی جو کچھ کرتا ہی وہ اپنے ہی ساتھ کرتا ہی بیت در جہان گر نیک و گر بد کردہ ام ٭ ہر چہ کردم جملہ با خود
کردہ ام ٭ فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعْدُ الْاٰخِرَةِ وعدہ عذاب کا دوسری بار یعنی دوسرا فساد ہوگا اور دونون فسادون کے درمیان میں
دو سو تیس برس کا وقفہ تھا حق تعالی فرماتا ہی کہ جب دوسری سختی کرنے کا وعدہ آپہونچیگا تو بھیجینگے ہم ایک گروہ تمھارے پاس یعنی طرطوس رومی
اور اوسکی قوم کو اوٹھا کھڑا کرینگے لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَکُمْ تاکہ اوس قوم کے لوگ برے کر دین تمھارے مونھ یعنی تمھارے چہرون پر رنج اور
غم کے آثار ظاہر کر دین حفص کی قرأت کے موافق یہ ترجمہ ہوا اور بکر نے لِیَسُوْٓءَ واحد کا صیغہ پڑھا ہی یعنی تاکہ اوس قوم کا بھیجنا تمھارے
چہرے بگاڑ دے وَلِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ اور تاکہ داخل ہون بیت المقدس مین کَمَا دَخَلُوْهُ جسطرح داخل ہوگئے تھے

[illegible] یعنی تمھارے واسطے ۱۲ یعنی حق تعالی نے بندون کو اپنی طرف جو منسوب کیا [illegible] یہ مراد ہی کہ [illegible] پیدا کیا ہی یہ مقصود نہیں کہ وہ ہمارے خاص مخلص بندے ہیں ۱۲

اوسمین اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار یعنی جسطرح پہلی بار بخت نصر کا لشکر اوسمین داخل ہوا تھا اور مسجد کو خراب کر دیا تھا اوسی طرح طرطوس کا لشکر بھی داخل ہو وَلِيُتَبِّرُوْا اور تاکہ ہلاک کرین اور نیست و نابود کردین مَا عَلَوْا اوس چیز کو جسپر غالب ہون تَتْبِيْرًا ۝ پورا ہلاک کرنا اس قصہ مین بڑا اختلاف ہی اور جس مفسر کو جو روایت پہونچی اسکی تفسیر مین اوسنے لکھدی مختار القصص وغیرہ کتابین جنمین انبیا علیہم السلام کے حالات لکھے ہین اونمین معتبر اور صحیح قول یہ لکھا ہی کہ ولایت شام مین بنی اسرائیل کی سلطنت جب صدیقہ نام ایک مرد ضعیف کو پہونچی اور وہ سلما کی اولاد مین سے تھا تو اطراف و جوانب کے بادشاہ ولایت ایلیا کی طمع کرکے اودھر متوجہ ہوے پہلے سنجاریب موصل کا بادشاہ آیا اوسکے پیچھے سلما آذربایجان کا بادشاہ آیا اور دونون نے شہر بیت المقدس کو تلاش کرکے باہم لڑائی شروع کی اور بڑی لڑائی ہوئی **نظم** سپہداران سپہ رہم فگندند ✿ صلاے مرگ در عالم فگندند ✿ زپیکان عالمی را ژالہ بگرفت ✿ زخون روے زمین را لالہ بگرفت ✿ آخر ہیبت الٰہی ظاہر ہوئی اور دونون لشکر ایک دوسرے سے بھاگ گئے اور اونکی غنیمتین بنی اسرائیل کے ہاتھ لگین اور دوبارہ روم اور سقالیہ اور اندلس کے بادشاہ لشکر جرار لیکر بیت المقدس پر جمع ہوے اور چونکہ سلطنت مین شرکت نہین ہوتی یہ بادشاہ بھی باہم جنگ و جدال کرتے رہے **بیت** درافتادند چون شیر غران ✿ بہ گرز و نیزہ و شمشیر بران ✿ بنی اسرائیل نے دعا مانگنا شروع کی کہ یا اللہ یہ ظالم آپسمین لڑمرین اور ہم صحیح و سلامت رہکر اونکا مال لوٹین خدا نے اونکی دعا قبول کی وہ بادشاہ بھی آپسمین شکست کھاکر بھاگ گئے **بیت** نہ جاے قرار و نہ جاے ستیز ✿ نہادند ناکام رو در گریز ✿ اونکا مال بھی بنی اسرائیل کے ہاتھ لگا چونکہ پانچ لشکرون کا مال بطور غنیمت اونکے قبضہ تصرف مین آیا لہذا اونکے سرون مین تکبر سمایا جبر اور گناہ کرنا شروع کیا توریت کے احکام بالاے طاق رکھے ایمیا پیغمبر علیہ السلام نے ہرچند نصیحت کی اور توریت کے احکام سنائے اور کہا کہ یہ جو تم کرتے ہو بہلا فساد ہی اپنے تئین خدا کے غضب مین مبتلا کرو مگر اون نئے مالدارون نے کچھ نہ سنا بس حق تعالی نے بخت نصر مجوسی بادشاہ کو اونپر مسلط کر دیا اوسنے اونپر چڑھائی کی اور اونکو بڑی شکست دی اور مسجد کو خراب کیا توریت کو جلا دیا بنی اسرائیل مین سے ستر ہزار آدمیون کو گرفتار کر لایا اور اونکو لونڈی غلام بنایا اور یہ اونپر پہلی سختی اور عقوبت تھی اور بخت نصر کی کیفیت یہ ہی کہ وہ سنجاریب بادشاہ کا منشی تھا جب بادشاہ مرنے لگا تو یہ وصیت کی کہ میرے بعد بخت نصر بادشاہ ہو اوسکی وصیت کے موافق بخت نصر کو سلطنت ملی اوس خرابی اور عقوبت کے بعد گورش ہمدانی جسکے گھر مین بنی اسرائیل کی ایک عورت تھی اوسنے اوس خرابی کا حال سنا بہت سا مال اور تیس ہزار معمار اور مزدور اپنے ساتھ لاکر تیس برس تک ولایت ایلیا بنواتا رہا یہانتک کہ مثل سابق آبادی ہو گئی اور دوبارہ بنی اسرائیل خوشوقت اور مرفہ حال ہوے اور اونکے مال اور اولاد مین کثرت ہوئی پھر اونکے دماغون مین سوداے مخالفت سمایا یحییٰ علیہ السلام کو قتل کر ڈالا اور عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا دوسری سختی اور عقوبت پہونچی طرطوس رومی اونپر غالب ہو گیا اور دوبارہ مسجد کو خراب کیا اور بنی اسرائیل کا مال اور اسباب لوٹ لیا اور حق تعالی نے توریت مین ان دونون عقوبتون کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ عَسٰى رَبُّكُمْ شاید تمھارا رب دوسری سختی کے بعد اگر توبہ کرو تو اَنْ يَّرْحَمَكُمْ رحم کرے تمپر اور پھر تمھین نعمت دے وَاِنْ عُدْتُّمْ اور اگر پھر دوبارہ نافرمانی کی طرف تو عُدْنَا پھر بنگے ہم تیسری بار سختی کرنے کی طرف وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ اور کر دیا ہمنے دوزخ کو

لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے حَصِيْرًا ۝ قیدخانہ کہ وہان روک رکھے جائینگے اور نکلنے پر قادر نہونگے اور بنی اسرائیل نے تیسری بار
حضرت سرور انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی قتل اور جلاوطنی اور جزیہ مین مبتلا کر کے حق تعالی نے اونپر عقوبت
اور تعذیب کی اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بیشک یہ قرآن يَهْدِيْ ہدایت کرتا ہی لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وہ راہ جو سیدھی ہی اور سب راہون سے
مضبوط ہی یعنی امر اور نواہی کی راہ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دیتا ہی قرآن ایمان والون کو الَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اون لوگون کو جو کرتے ہین نیک کام اَنَّ لَهُمْ اس بات کی کہ اونکے واسطے ہی اَجْرًا كَبِيْرًا ۝
اجر بڑا یعنی بہشت وَّاَنَّ الَّذِيْنَ اور مومنون کو اس بات کی بھی خوشخبری دیتا ہی کہ جو لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ
آخرت کا اَعْتَدْنَا لَهُمْ تیار کیا ہی ہمنے اونکے واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دُکھ دینے والا یعنی دوزخ کی آگ تو مسلمانون کے واسطے
دو بشارتین ہین اپنا ثواب اور اپنے دشمنون کا عذاب وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ اور دعا کرتا ہی آدمی اور خدا کو پکارتا ہی غضب کے وقت بِالشَّرِّ
ساتھ برائی کے اپنی جان اور اپنے اہل وعیال اور مال پر دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ جیسے بھلائی کے واسطے اوسے پکارنا اس سے نضر بن حارث مراد ہی
کہ دعا کر کے خدا سے عذاب مانگتا تھا اور کہتا تھا کہ اَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہی آدمی عَجُوْلًا ۝
جلدی کرنے والا دعا مین بے انجام سوچے ہوئے یا ایک حال سے دوسرے حال بدل جانے مین جلدی کرتا ہی نہ خوشی کا تحمل رکھتا ہی نہ رنج کا
نہ گرمی مین اوسے صبر ہی نہ جاڑے مین وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور کر دیا ہمنے رات اور دن کو اٰيَتَيْنِ دو نشانیان کہ ایک کے
بعد ایک آکر حاکم مطلق جل جلالہ کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہین فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ پھر مٹا دی ہمنے ایک نشانی کہ رات ہی
یعنی اوسکی تاریکی مٹا دی آفتاب نکال کر وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ اور کر دی ہمنے ایک نشانی کہ دن ہی مُبْصِرَةً روشن کہ اوسمین
سب چیزین دکھائی دیتی ہین لِتَبْتَغُوْا تاکہ ڈھونڈھو اوسکی روشنی مین فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ زیادتی معاش مین اپنے
رب سے اور بعضون نے کہا ہی کہ دن کی نشانی آفتاب ہی اور رات کی نشانی ماہتاب اور رات کی نشانی مٹ جانا بدر کامل ہونے کے بعد
چاندکی روشنی کا گھٹ جانا ہی یہانتک کہ وہ چھپ جائے تفسیر لباب مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ سابق مین چاند
سورج روشنی مین یکسان تھے اور اسی سبب سے دن رات مین امتیاز نہ تھی حق تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے اپنے پر چاند پر
ملے اوسکا نور محو ہو گیا اور سورج جیسا تھا ویسا ہی رہا تو اس روایت کے موافق اس آیت کی تفسیر یہ ہوئی کہ چاند کی روشنی ہمنے مٹا دی اور
سورج کو روشن رکھا تاکہ تم لوگ دن کو اپنی روزی کمانے جاؤ وَلِتَعْلَمُوْا اور تاکہ جانو چاند سورج کی گردش مختلف ہونے کے سبب سے
عَدَدَ السِّنِيْنَ گنتی برسون کی وَالْحِسَابَ اور حساب وقتون کا اور موسم کامون کا وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز کو جسکے تم محتاج ہو
دینی کام ہون یا دنیوی فَصَّلْنٰهُ بیان کر دیا ہی ہمنے قرآن مین یعنی ظاہر کر دیا ہی ہمنے تَفْصِيْلًا ۝ مفصل بیان کرنا وَكُلَّ
اِنْسَانٍ اور ہر آدمی کو خواہ مومن ہو خواہ کافر اَلْزَمْنٰهُ لگا دیا ہمنے اوسکو طٰٓئِرَهٗ عمل اوسکا یعنی روز ازل مین اوسکے
کردار کا جو اندازہ مقرر کیا وہ ہمنے لٹکا دیا فِيْ عُنُقِهٖ اوسکی گردن مین کہ وہ کام کیے بغیر اوسے چارہ ہی نہین اور وہ تقدیر کا
لکھا اوسکی گردن کا طوق ہی اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ جو لڑکا پیدا ہوتا ہی اوسکی تقدیر کا لکھا اوسکی گردن مین لٹکا یا جاتا ہی

اور اوسمین لکھا ہوا ہی کہ وہ لڑکا شقی ہی یا سعید اور بعضے اس بات پر ہین کہ عرب کے لوگ سابق مین جانور اوڑا کر فال لیتے تھے اگر جانور
داہنی جانب اوڑا تو سعادت اور برکت کی علامت جانتے تھے اور اگر بائین طرف اوڑا تو شامت اور شقاوت کی نشانی سمجھتے تھے
تو اونکی عادت قدیم کے موافق حق تعالی نے یہان طائر کو استعارہ کیا ہی اوس چیز کے ساتھ جو خیر او رشر کا سبب ہی اور عین المعانی مین
لکھا ہی کہ طائر وہ کتاب ہی جو قیامت کے دن اوڑتی ہوئی بندے کے ہاتھ مین آئیگی اور فی عُنُقِہٖ کے یہ معنی ہین کہ اوسکا عمل اوسکی
گردن پر ہی وَنُخْرِجُ اور نکالینگے ہم ہر آدمی کے واسطے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن کِتٰبًا ایک لکھا کہ اوسکا نامہ اعمال ہی
یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ دیکھیگا اوس لکھے کو ہاتھ مین کھلا ہوا تبیان مین لکھا ہی کہ آدمی کو جب سکرات ہوتی ہی تو اوسکا اعمالنامہ
لپیٹ لیتے ہین پھر جب قیامت کے دن اوٹھیگا تو نامۂ اعمال کھول کر اوسکے ہاتھ مین دینگے اور کہینگے کہ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ پڑھ اپنا
اعمالنامہ جو لکھا ہوا ہی اور اوس روز سب آدمی پڑھنے والے ہونگے اور ہر ایک سے خطاب ہوگا کہ اعمالنامہ اپنا لکھا ہوا پڑھ كَفٰى
بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ کافی ہی تیری جان آج عَلَیْكَ حَسِیْبًا ۝ تجپر حساب لینے والی یعنی تو خود دیکھ کہ تونے کیا کیا ہی اور مستحق
کیسی جزا کا ہی امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا یعنی آج اپنے نفس اعمال پر نظر کر کہ نیک ہی کیا کیا
اور جو نکہ فرصت رکھتا ہی اپنے اعمال کے تدارک مین کوشش کر کہ کل قیامت کے دن تدارک اور تلافی کی مجال نہوگی آج عمل ہی حساب ہی
اور کل حساب بے عمل ہوگا کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک باپ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج جو کچھ لوگون سے کہے اور اونسے سنے اور جو کام
شام تک تو کرے مجھسے کہنا او ر اپنے سب حرکات سکنات مجھسے عرض کرنا اوس بیٹے نے مغرب کی نماز بڑی کلفت کے ساتھ اوس روز
ادا کی اور اپنے قول فعل سب باپ سے بیان کیے باپ نے دوسرے دن بھی بیٹے کو وہی حکم کیا بیٹا بولا کہ قبلہ وکعبہ اور جو کچھ رنج وکلفت
آپکو منظور ہو مجھے گوارا ہی اس حکم سے معاف رکھیے کہ اسکی طاقت تو مجھے نہین باپ بولا کہ بیٹا یہ کام لیکر مین نے تجھے نصیحت کی
تاکہ تو ہوشیار رہے اور روز حساب سے غافل نہو جائے اپنے باپ کو ایک دن کا حساب دینے کی طاقت تجھے نہین تمام عمر کا حساب
حق تعالی کو کیونکر دیگا نظم تو نمے دانی حساب صبح وشام + پس حساب عمر چون گوئی تمام + زین عملہا ے نہ بر نہج صواب + نیست جز
شرمندگی وقت حساب + مَنِ اهْتَدٰى جو کوئی راہ پائے اور سیدھی راہ چلے فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ تو سوا اسکے نہین کہ راہ پاتا ہی
لِنَفْسِهٖ اپنی جان کے واسطے یعنی راہ پانے سے اوسکی نجات ہوگی وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ ہوا فَاِنَّمَا یَضِلُّ
عَلَیْهَا تو سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اپنی جان پر یعنی اوسی کی گمراہی اوسی کو ہلاک کریگی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہ اوٹھائیگا
کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى گناہ دوسرے کا ولید مغیرہ کا فرون سے کہتا تھا کہ تم میری متابعت کرو مین تمھارے
گناہون کا بوجھ اوٹھا لونگا تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ہر شخص اپنا ہی بوجھ اوٹھائیگا دوسرے کا نہین وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ
اور نہین ہین ہم عذاب کرنے والے کسی قوم کو حَتّٰى نَبْعَثَ جب تک کہ مبعوث کرین اور بھیجین ہم رَسُوْلًا ۝ کوئی رسول
کہ وہ اوس قوم کو سیدھی راہ کی طرف بلائے اور اوسے دلیل او رمعجزہ دکھلائے وَاِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اور جب چاہتے ہین ہم
اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً کہ ہلاک کرین ہم کسی شہر یا گاؤن کے لوگون کو اَمَرْنَا بہت کر دیتے ہین ہم مُتْرَفِیْهَا اوسکے

دولتمندون کو یہ حکم کرتے ہین یعنی اوس شہر کے جابرون اور سرکشون کو اوس رسول کی فرمان برداری کا جو اونکی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوا ہی
فَفَسَقُوا فِيهَا پھر وہ باہر ہو جاتے ہین رسول کے حکم سے اور تمرد کرتے ہین فَحَقَّ پھر واجب ہو جاتا ہی عَلَيْهَا الْقَوْلُ اوس
بستی والون پر عذاب کا کلمہ جو حکم ازلی مین پہلے ہو چکا ہی یعنی تمرد کرنے کے سبب سے وہ لوگ عذاب کے مستحق ہو جاتے ہین فَدَمَّرْنَاهَا
پھر جڑ سے اوکھاڑ دیتے ہین ہم اونھین اور خراب کر دیتے ہین ہم اونکے گھر تَدْمِيرًا ۝ بڑی اوکھاڑ بگاڑ وَكَمْ أَهْلَكْنَا
اور کس کثرت سے ہلاک کر دیے ہمنے مِنَ الْقُرُونِ قرنون والے مِنْ بَعْدِ نُوحٍ وفات نوح کے بعد جیسے قوم عاد
قوم ثمود اور اونکے مثل ایک قرن ایک سو بیس برس کا ہوتا ہی یا چالیس برس یا اسی برس کا یا اوتنی مدت کو قرن کہتے ہین جس مدت سے
زیادہ اوس زمانہ کے لوگون کی عمر نہوتی ہو وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ اور کافی ہی تیرا رب بِذُنُوبِ عِبَادِهِ اپنے بندون کے گناہ
خَبِيرًا جاننے والا کہ اونکے چھپے گناہ جانتا ہی بَصِيرًا ۝ دیکھنے والا کہ اونکے کھلے گناہ دیکھتا ہی لکھا ہی کہ منافق لوگ لڑائیون مین
مومنون کے ساتھ نکلتے تھے اور اونھین مقصود مال غنیمت ہوتا تھا خلوص مجاہدت نہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ مَنْ كَانَ
جو کوئی ہو کہ پست ہمتی کے باعث سے يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ چاہے اس جہان جلد گذر جانے والے کو یعنی اوسکی نعمتون اور لذتون کی
خواہش کرے عَجَّلْنَا لَهُ جلدی کر دیتے ہین ہم اوسے فِيهَا دنیا مین مَا نَشَاءُ جو کچھ چاہتے ہین ہم نعمتون مین سے لِمَنْ
نُرِيدُ جس کیلئے واسطے چاہتے ہین ہم دنیا طلب کرنے والون مین سے ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ پھر تیار کر دیتے ہین ہم
اوسکے واسطے جہنم آخرت مین يَصْلَاهَا آئیگا وہ دوزخ مین مَذْمُومًا بدحال مَدْحُورًا ۝ راندہ ہوا رحمت الہی سے
وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ اور جو کوئی چاہتا ہی آخرت یعنی بہشت وَسَعَىٰ لَهَا اور جلدی کرتا ہی اوسکے واسطے یعنی نیک کام کرکے
طلب جنت مین کوشش کرتا ہی سَعْيَهَا جو کہ کوشش کرنے کا حق ہی وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ مومن ہو اور اوسکے ایمان مین شرک کا
شائبہ بھی نہو فَأُولَٰئِكَ تو وہ گروہ جنھین یہ تینون شرطین ذکر کی ہوئی پائی جاتی ہین یعنی طلب آخرت اعمال نیک مین کوشش ثبوت ایمان
كَانَ سَعْيُهُمْ ہی دوڑنا اونکا مَشْكُورًا ۝ مقبول اور پسندیدہ خدا کے نزدیک كُلًّا ان دونون گروہون مین سے کہ ایک طالب
دنیا ہی دوسرا طالب عقبی نُمِدُّ امداد کرتے ہین ہم اور عطا دیتے ہین ہم هَٰؤُلَاءِ اوس گروہ کو بقدر کفایت وَهَٰؤُلَاءِ اور اوس
گروہ کو بقدر ہمت یعنی کسی کو ہم محروم نہین رکھتے بلکہ مدد کرتے ہین ہم مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ بخشش سے تیرے رب کی وَمَا كَانَ
اور نہین ہی عَطَاءُ رَبِّكَ بخشش تیرے رب کی مَحْظُورًا ۝ روکی گئی اور باز رکھی گئی مومن اور کافر سے مومن کو تو دونون جہان مین
بخشش پہونچتی ہی اور کافر کو فقط دنیا مین انْظُرْ دیکھ نظر عبرت سے کہ حکمت کی راہ سے كَيْفَ فَضَّلْنَا کیسی زیادتی دی ہمنے بَعْضَهُمْ
بعضے آدمیون کو عَلَىٰ بَعْضٍ بعض پر روزی مین کہ بعض کو روزی مین وسعت ہی اور بعض کو وسعت نہین ہی یا فضیلت
دی ہمنے ایک جماعت کو توفیق دیکر کہ وہ طالب آخرت ہین دوسری جماعت پر کہ وہ دنیا کے طالب ہین وَلَلْآخِرَةُ اور البتہ
آخرت أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ بہت بڑی ہی درجون کی رو سے وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ۝ اور بہت بڑی ہی بزرگی دینے کی راہ سے
یعنی آخرت مین بڑا تفاوت ہی اسواسطے کہ بہشت مین تفاوت درجون کے سبب سے ہی اور ایک کمتر دوسرے برتر درجے مین

زمین آسمان کا تفاوت اور مسافت ہی اور دوزخ مین درکات کے سبب سے تفاوت ہی اوسمین بھی نیچے والے درکے سے اوسکے اوپر والے درکے تک اوسی قدر تفاوت اور مسافت ہی لَا تَجْعَلْ نہ مقرر کرے تو آدمی مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ خدا دوسرا کہ فَتَقْعُدَ پھر بیٹھے تو دوزخ مین ہمیشہ مَذْمُومًا برے حال یعنی سب برائیون کے ساتھ مَّخْذُولًا چھوڑا ہوا یعنی سب نیکیون سے محروم وَقَضٰى رَبُّكَ اور حکم کردیا تیرے رب نے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مکلّف لوگون پر اَلَّا تَعْبُدُوْٓا یہ کہ نہ بندگی کرو اِلَّآ اِيَّاهُ مگر اوسکو جو خدا اوند برحق ہی اسواسطے کہ عبادت نہایت تعظیم ہی تو نہ چاہیے مگر اوسی کو جو نہایت عظمت پر ہو وَبِالْوَالِدَيْنِ اور یہ حکم کردیا کہ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اِحْسَانًا بھلائی کرنا حق تعالی نے اپنی عبادت کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے سے ملا کر بیان فرمایا اسواسطے کہ ماں باپ اولاد کی پیدایش اور تربیت کے واسطے بہت قریب ہین اِمَّا يَبْلُغَنَّ اگر پہونچے عِنْدَكَ الْكِبَرَ تیرے پاس بوڑھاپے کو اَحَدُهُمَآ ایک اون دونون مین سے اَوْ كِلٰهُمَا یا وہ دونون یعنی اسقدر جیتے رہین کہ بوڑھے ہوجائین اور تجھسے خدمت لینے کے محتاج ہوجائین فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ تو نہ کہہ اونھین اُف اور اُف زجر کا کلمہ ہی جب کوئی کسی چیز سے بہ تنگ آتا ہی یا اوسپر بار ہوتا ہی یا کوئی ناپاکی مین آلودہ ہوتا ہی تو یہ کلمہ کہتا ہی حق تعالی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ماں باپ کو نہ کہو یعنی اونسے تنگ نہ آؤ اور اونکی صحبت کو بار نہ جانو وَلَا تَنْهَرْهُمَا اور نہ ڈانٹ اونھین اور اونکی بات کا سخت جواب نہ دے وَقُلْ لَّهُمَا اور کہہ اون دونون سے قَوْلًا كَرِيْمًا بات اچھی ادب اور تعظیم کے ساتھ یعنی ماں باپ کو نام لیکر نہ پکارو اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ماں باپ کے ساتھ اسطرح بات کہو جیسے گنہگار اور خطاوار لونڈی غلام اپنے غضبناک اور تند خو آقا کے سامنے بات کرتے ہین وَاخْفِضْ لَهُمَا اور بیچھا اونکے واسطے جَنَاحَ الذُّلِّ بازو ذلت اور فروتنی کے یعنی اونکے ساتھ تکبر نہ کر اور اپنی بڑائی نہ جتا بلکہ نرمی اور مہربانی سے پیش آ مِنَ الرَّحْمَةِ فرط رحمت سے اونپر اسواسطے کہ ابھی کل تو اونکا محتاج تھا اپنی تربیت مین اور اب وہ تیرے محتاج ہین اپنی خدمت اور تقویت مین وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا اور کہہ کہ ای میرے رب رحم کر اون دونون پر كَمَا رَبَّيٰنِيْ جسطرح پرورش کیا اونھون نے مجھے صَغِيْرًا اوس حال مین جب مین چھوٹا تھا اور اولاد کی دعاے رحمت والدین کے حق مین ہوتی ہی اوسکی حقیقت یہ ہی کہ اگر وہ مومن ہین تو اونھین جنت مین پہونچا اور اگر کافر ہین تو اونھین اسلام اور ایمان عطا فرما اور اللہ جل شانہ کی خوشی ماں باپ کی رضامندی کے ساتھ بندھی ہی مَنْ رَضِیَ عَنْهُ وَالِدَاهُ فَاَنَا عَنْهُ رَاضٍ حدیث قدسی ہی تو اونکے اگلے حقوق بھول کر اونھین ایذا نہ دینا چاہیے مثنوی آنکہ منت پارۂ از جان اوست ؛ قطرۂ از چشمۂ حیوان اوست ؛ آب از دیدہ نہال برعت ؛ شیر از خوردہ لبان تربت ؛ روح بشیریت قوت بودہ ؛ خوش خورانی چہ مروت بودہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ تمھارا رب خوب جانتا ہی بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اوس بات کو جو تمھارے جیون مین ہی ماں باپ کے ساتھ بھلائی یا برائی کرنا اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ اگر ہوگے تم صالح یعنی ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والے فَاِنَّهٗ كَانَ تو بیشک خدا ہی لِلْاَوَّابِيْنَ واسطے توبہ کرنے والون کے جو ماں باپ کے ساتھ توبہ کرنے سے برائی کرتے ہین یا خدا کی درگاہ مین رجوع کرتے ہین غَفُوْرًا

ع ۱۲

جس گناہ کی مین کرچکا ہون اوس سے ماں باپ تو مین بھی اوس سے راضی ہون ۱۲

بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى اور دے قرابت والوں کو حَقَّهٗ جو اونکا حق ہی خرچ اور اچھی طرح نباہ کرنا اونکے ساتھ اور
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ قرابت والوں کا حق یہ ہی کہ اگر وہ فقیر اور محتاج ہوں تو اونکو خرچ دو اور بعضوں نے
کہا ہی کہ ذوی القربیٰ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار مراد ہیں اور اونکا حق خمس عطا کرنا ہی اونھیں اوس چیز میں سے
جو حق تعالیٰ نے لیا اونکے واسطے مقرر کی ہی امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں ہی کہ امام علی بن حسین علیہما السلام نے شام کے لوگوں میں سے
ایک مرد سے یہ بات پوچھی کہ تو قرآن پڑھتا ہی وہ بولا کہ ہاں امام نے کہا کہ سورۂ بنی اسرائیل میں کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ وَاٰتِ
ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ اوس مرد نے جواب دیا کہ ہاں پڑھی تو ہی کیا آپ وہ قرابت والے ہیں جنکا حق دینے کا خدا نے حکم دیا ہی امام علیہ السلام نے فرمایا
کہ ہاں وہ قرابت والے ہمہی ہیں وَالْمِسْكِيْنَ اور دے فقیر کو وَابْنَ السَّبِيْلِ اور راہ چلتے کو حق اونکا زکوٰۃ میں سے وَلَا تُبَذِّرْ
اور فضول خرچی نہ کر یعنی جن مقاموں پر مال نہ خرچ کرنا چاہیے وہاں اپنا مال پراگندہ نہ کر تَبْذِيْرًا پراگندہ کرنا امام مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے
کہا ہی کہ کار خیر میں اگر اُحُد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کریں تو ہرگز وہ اسراف نہیں اور اگر جو برابر باطل اور خلاف شرع صرف کریں تو وہ
اسراف ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ بیشک اسراف کرنے والے كَانُوْٓا ہیں اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ بھائی شیطانوں کے یعنی شرارت
اور مال تلف کرنے میں شیطانوں کے مثل ہیں عرب کی عادت ہی کہ جب کسی قوم کی عادت پر کسی شخص کو پاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ شخص اوس قوم کا
بھائی ہی لکھا ہی کہ مکہ معظمہ کے کفار لوگوں کے دکھانے سنانے کے واسطے اپنا مال خرچ کیا کرتے تھے اور ایک مہمان کے واسطے کئی
اونٹ ذبح کر ڈالتے تھے حق تعالیٰ اونکی مذمت کرتا ہی کہ مال ضائع کرنے میں وہ کافر شیطانوں کے مثل ہیں وَكَانَ الشَّيْطٰنُ اور ہی شیطان
لِرَبِّهٖ اپنے رب کے واسطے كَفُوْرًا منکر یعنی اوسکی نعمت کی ناشکری کرنے والا تو چاہیے کہ اس بات میں کوئی آدمی شیطان کی متابعت
نکرے حدیث میں ہی کہ بلال اور صہیب اور خباب اور رفیق صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک گروہ نے ایک وقت حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ
علیہ آلہ اجمعین سے کوئی چیز مانگی کہ موجود نہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرم کے مارے اون صحابہ کی طرف سے روے مبارک پھیر لیا
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ اور اگر مونھ پھیرے تو محتاج صحابہ سے ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ واسطے انتظار
روزی کے مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا اپنے رب کے پاس سے امید رکھتا ہی تو اوسکی فَقُلْ لَّهُمْ تو کہہ اونسے قَوْلًا
مَّيْسُوْرًا بات نرم اور اچھی یا دعا کرو اونکے واسطے کہ فقر فاقہ کا بوجھ اونپر آسان ہو جائے یا وعدہ کر لو اونسے بھلائی کرنے کا
اور یہ آیت نازل ہونے کے بعد جب وہ محتاج صحابہ آپ سے کچھ مانگتے اور حاضر نہوتا تو آپ فرماتے کہ اللہ ہمیں تمہیں دونوں کو روزی دے
لکھا ہی کہ ایک مسلمان عورت نے ایک یہودی عورت سے یہ دعویٰ کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ کلیم اللہ سے زیادہ سخی ہیں
اور حضرت موسیٰ کی سخاوت یہ تھی کہ جو چیز اونکے پاس حاصل ہوتی اور کوئی سوال کرتا تو وہ چیز اوسے دیدیتے سوال رد نہ کرتے یا نرم اور
شیریں جواب دیکر سائل کو راضی کر دیتے غرضکہ یہ بات آزمانے کے واسطے اوسنے اپنی لڑکی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں بھیجا وہ لڑکی آئی اور یہ بات زبان پر لائی کہ یا رسول اللہ میری ماں آپ سے ایک پیراہن مانگتی ہی آپ نے
فرمایا کہ اچھا جب ہوگا تو دینگے تو پھر آنا تھوڑی دیر کے بعد وہ لڑکی پھر آئی اور بولی کہ یا رسول اللہ میری ماں وہ پیراہن

ٹانگتی ہی جو آپ کے جسم پر ہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرۂ شریف مین تشریف لیگئے اور جسم مبارک پر سے پیراہن اوتار دیا
اور خود برہنہ بیٹھ رہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی صحابہ نماز کو جمع ہوئے اور آپکا انتظار کرنے لگے اور حال یہ تھا
کہ بے پیراہن آپ نماز کو باہر نہ آسکتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ اور نہ کرے اپنے ہاتھ کو مَغْلُولَةً
اِلٰى عُنُقِكَ بندھا ہوا اپنی گردن مین جب تک کشادہ رکھنے پر قادر ہو ہاتھ گردن مین باندھ لینا کنایہ ہی بخل و امساک سے
وَلَا تَبْسُطْهَا اور نہ کشادہ کرو اپنا ہاتھ كُلَّ الْبَسْطِ بالکل کشادہ کر دینا ہاتھ کشادہ کرنا عبارت ہی بخشش سے اور بالکل ہاتھ
کشادہ کر دینا اشارہ ہی اسراف کی طرف یعنی اسراف نکر فَتَقْعُدَ مَلُومًا کہ بیٹھے تو ملامت کیا ہوا مَّحْسُورًا ۝ درماندہ اور
محتاج حق تعالیٰ سخاوت کی صفت مین اعتدال کا حکم فرماتا ہی آدمی کے دونون طرفون سے ایک خسّت دوسری فضول خرچی ہی منع
فرماتا ہی مجمع البحرین مین ابو موسٰی کا قطعہ اس آیت کے معنی مین لکھا ہی اور وہ یہ ہی قطعہ مبند از سر امساک دست گردن ۞ کہ خصلے ست
نکوہیدہ پیش اہل نہا ۞ مکن بہ جانب اسراف نیز چندان میل ۞ کہ ہرچہ ہست بیکدم کنی ز دست رہا ۞ چو در میانۂ این ہر دو راہ چندانے
تفاوت ست کہ از آفتاب تا بہ سُہا ۞ پس احتیاط وسط راست در جمیع امور ۞ بدان دلیل کہ خیر الامور اوسطہا ۞ اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب
يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ يَّشَاءُ جسکے واسطے کہ چاہتا ہی وَيَقْدِرُ ؕ اور تنگ کرتا ہی جسکے واسطے کہ چاہتا ہی
یہ روزی کی کشادگی اور تنگی محض حکمت کی رو سے ہی کسی کو مجال نہین کہ اعتراض کرسکے اِنَّهٗ كَانَ بیشک وہ ہی بِعِبَادِهٖ اپنے
بندون کی مصلحتین خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝ ع جانتا دیکھتا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اور نہ قتل کرو اَوْلَادَكُمْ اپنی اولاد کو خَشْيَةَ
اِمْلَاقٍ ؕ افلاس کے ڈر سے نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ ہم روزی دیتے ہین اونھین وَاِيَّاكُمْ ؕ اور تمھین بھی تو اونکی روزی کا
غم تم نہ کرو مصرع کہ ہر کسرا و جان دہد نان دہد ۞ اِنَّ قَتْلَهُمْ بیشک قتل کرنا اونھین كَانَ ہی خِطْاً كَبِيْرًا ۝ خطا
بڑی اسواسطے کہ اسمین نسل قطع ہوتی ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اور نہ نزدیک ہو زنا کے اور اوسکے گرد نہ پھرو اِنَّهٗ بیشک زنا
كَانَ فَاحِشَةً ؕ ہی برا کام وَسَاءَ سَبِيْلًا ۝ اور بری راہ تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ آتش پرستون کی راہ ہی وَلَا تَقْتُلُوا
اور نہ مار ڈالو النَّفْسَ الَّتِيْ وہ جان کہ حَرَّمَ اللّٰهُ حرام کیا ہی اللہ نے جسکے مار ڈالنا اور وہ ایمان والے اور ذمی اور عہد والے ہین
انھین نہ قتل کرنا چاہیے اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ مگر راستی کے حکم سے یعنی اگر اونپر قصاص لازم آئے یا جو کوئی اونمین سے مرتد ہو جائے یا محصن ہو کر
زنا کرے تو قتل کرو وَمَنْ قُتِلَ اور جو کوئی قتل کیا جائے مَظْلُوْمًا مظلوم یعنی قتل کا مستحق نہو اور قتل کر ڈالا جائے
فَقَدْ جَعَلْنَا تو بیشک ہمنے دیا ہی لِوَلِيِّهٖ اوسکے وارث کو جو اوسکے قتل کے بعد اوسکے امور کا متولی ہو سُلْطٰنًا تسلط
اور قوت کہ قاتل سے قصاص یا دیت لے فَلَا يُسْرِفْ پھر چاہیے کہ ولی اسراف نہ کرے فِّي الْقَتْلِ ؕ اوسکے قتل مین جسپر
قصاص لازم ہوا یعنی قتل کرنے کے بعد اوسے مُثلہ نہ کرے یعنی اوسکے ہاتھ پاؤن ناک کان نہ کاٹے یا غیر قاتل کو نہ قتل
کرے اسواسطے کہ جاہلیت کے زمانے مین جب کوئی قتل ہو جاتا تو مقتول کا وارث قاتل کو نہ قتل کرتا بلکہ قاتل کے قبیلہ مین جو شخص
سردار ہوتا اوسے قتل کرنے کا ارادہ کرتا حق تعالیٰ نے اوس سے منع فرمایا تو چاہیے کہ مقتول کا ولی قاتل کے سوا اور کسی کو

ع ۳

نہ قتل کرے اِنَّهٗ بیشک ولی کَانَ مَنْصُوْرًا ○ ہی مدد دیا گیا قصاص مین امرا اور حکام کی مدد سے وَلَا تَقْرَبُوْا اور نہ نزدیک ہو
مَالَ الْيَتِيْمِ مال یتیم کے اور اوسمین تصرف نہ کرو اِلَّا بِالَّتِيْ مگر اوس طریقے سے جو شرعًا اور عرفًا هِيَ اَحْسَنُ وہ بہتر ہی
یعنی اوسکے مال مین ایسا معاملہ کرو کہ اصل اوسکے واسطے باقی رہے اور نفع اوسکے روٹی کپڑے کے کام آئے اور یہ بات اپنے ذمے لازم
رکھو حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہانتک کہ پہونچے یتیم کمال قوت کو یعنی بالغ ہو جائے اور بزرگی کے آثار اوسمین ظاہر ہو جاوین
وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اور پورا کرو وہ عہد جو خدا نے تمہارے ساتھ باندھا ہی احکام شرعی سے یا وہ عہد جو تم لوگ آپس مین
کرتے ہو اِنَّ الْعَهْدَ بیشک عہد کرنے والا كَانَ مَسْئُوْلًا ○ ہی سوال کیا گیا یعنی اوس سے سوال کیا جائیگا کہ تو نے
اپنا عہد پورا کیا یا توڑ ڈالا اسلمی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ خدا کے بہت سے عہد ہین آدمی کے ہاتھ پانون سے تو ادب لازم رکھنے کا
عہد ہی اور اوسکی جان سے فرائض ادا کرنے کا اور اوسکے دل سے خوف و ڈر کا اور اوسکی روح سے یہ عہد ہی کہ مقام قرب سے دور نہو اور اوسکے
سر سے یہ کہ ماسوی اللہ کا مشاہدہ نہ کرے اور ہر عہد کی بابت آدمی سے سوال کیا جائیگا مصرع یکسے از عہدۂ این عہد چون آید بیرون
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اور پوری کرو ناپ اِذَا كِلْتُمْ جب ناپو اوروں کے واسطے وَزِنُوْا اور تولو بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
سیدھی ترازو اور پورے بٹون سے ذٰلِكَ یہ پوری ناپ تول خَيْرٌ بہتر ہی تمہارے واسطے خیانت سے وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○
اور بہت خوب ہی عاقبت کی رو سے وَلَا تَقْفُ اور نہ پیروی کر مَا لَيْسَ لَكَ اوس چیز کی کہ نہین ہی تجھے بِهٖ عِلْمٌ اوس چیز کا
علم یعنی تقلید اور گمان پر کسی چیز کا پیچھا نہ کر جبتک تجھے معلوم نہو یہ نہ کہہ کہ مین جانتا ہون اور جب تک تو نے دیکھا نہو یہ نہ کہہ کہ مین نے
اوس چیز کو دیکھا ہی اور جب تک تو نے کوئی بات سنی نہو یہ نہ کہہ کہ مین نے سنی ہی امام محمد بن حنیفہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہی
کہ جھوٹی گواہی نہ دے اِنَّ السَّمْعَ بیشک کان وَالْبَصَرَ اور آنکھ وَالْفُؤَادَ اور دل كُلُّ اُولٰٓئِكَ ہر ایک انمین سے
كَانَ عَنْهُ ہوگا اپنی ذات سے مَسْئُوْلًا ○ سوال کیا گیا یعنی اونسے پوچھینگے کہ تم جسکے کان آنکھ دل ہو اوسنے کیا معاملہ کیا تھا
یا کان سے سوال ہوگا کہ تو نے کیا سنا اور کیون سنا اور آنکھ سے پوچھینگے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیون دیکھا اور دل سے پوچھا جائیگا کہ تو نے
کیا جانا اور کیون جانا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ اور نہ چل زمین پر مَرَحًا متکبرون کی چال یعنی نہ ٹہل اکڑتا ہوا جسطرح متکبر
ٹہلتے ہین اِنَّكَ تحقیق کہ تو لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ نہ پھاڑ سکیگا تو زمین دبیر پانون کھینچکر وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ اور نہ پہنچیگا
پہاڑون کو طُوْلًا ○ لمبا قد ہونے کی وجہ سے یعنی جو ایسا عاجز ہو کہ نہ زمین پھاڑ سکے اور نہ پہاڑون کی برابری کر سکے اوسے تکبر اور
بڑائی کیون کرنا چاہیے بیت زخاک آفریدت خداوند پاک ÷ پس ای بندہ افتادگی کن چو خاک ÷ كُلُّ ذٰلِكَ یہ سب جو مذکور ہوا
یعنی آیہ و لا تجعل سے یہانتک جو امر و نہی بیان ہوے وہ گیارہ امر اور چودہ نہی ہین اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہی کہ یہ سب
حضرت موسی علیہ السلام کی تختیون مین لکھا تھا كَانَ سَيِّئُهٗ ہی برائی اوسکی یعنی جسکی ممانعت ہوئی عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے
نزدیک مَكْرُوْهًا ○ ناپسند ذٰلِكَ یہ جو احکام مذکور ہوئے مِمَّآ اَوْحٰٓى اوس چیز مین سے ہین جو وحی کی ہی اِلَيْكَ رَبُّكَ
تیری طرف تیرے رب نے مِنَ الْحِكْمَةِ اوس علم کی رو سے جو اپنی ذات مین حق ہی اور جسکا جاننا عمل کرنے کے واسطے بہتر ہی وَلَا تَجْعَلْ

مَعَ اللّٰهِ اور نہ ٹھہرا خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرا خدا اس حکم کو دوبارہ بیان فرمایا اس بات پر آگاہ کرنے کے واسطے ہی کہ توحید سب احکام کی اصل ہی اسیواسطے ان احکام کی ابتدا مین پہلے شرک سے منع فرمایا اور آخر مین بھی شرک کرنے کی ممانعت کی پہلے تو شرک کا وہ برا نتیجہ بیان فرمایا جو دنیا مین ہوتا ہی کہ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا اور اب یہان آخر مین اوس عذاب کو ذکر فرمایا ہی جو شرک کے سبب سے مشرکون عقبی مین ہوگا کہ فَتُلْقٰى اگر شرک کریگا تو ڈالا جائیگا فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ مین مَلُوْمًا ملامت کیا ہوا کہ ایمان والے آدمی اور ملائکہ تجھے ملامت کرتے ہونگے مَّدْحُوْرًا ○ راندہ ہوا اور دور کیا ہوا رحمت الٰہی سے اور شرک سے منع فرما کر حق تعالی اون لوگون پر عتاب کرتا ہی جو کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین اور فرماتا ہی کہ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ کیا پھر برگزیدہ کر لیا تمکو تمھارے رب نے بِالْبَنِيْنَ بیٹون کے ساتھ وَاتَّخَذَ اور مقرر کرلین اپنے واسطے مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا فرشتون مین سے بیٹیان یہ بات اوسکے خلاف ہی جو تمھاری عادت ہی کہ بیٹیون سے شرم رکھتے ہو اور بیٹون پر ناز کرتے ہو اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ بیشک تم کہتے ہو قَوْلًا عَظِيْمًا ○ بڑی بات کہ بیٹیون کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہو اور اپنی ذات کو اوسپر فضیلت دیتے ہو کہ بیٹے جو تمھین مرغوب ہین اونھین اپنے واسطے اور بیٹیان جو تمھارے نزدیک مکروہ اور معیوب ہین خدا کی طرف منسوب کرتے ہو وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور بیشک پھیر لائے ہمنے اور مکرر کہدیا ہمنے اپنا معجزہ اور عبرت کا ہونا اور لائے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین کئی جگہ لِيَذَّكَّرُوْا تاکہ دریافت کرلین اور نصیحت مانین وَمَا يَزِيْدُهُمْ اور نہین زیادہ کرتا ہی او نکو یہ بات مکرر بیان کرنا اِلَّا نُفُوْرًا ○ مگر نفرت کو اور حق سے دوری کو قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ اگر ہوتے خدا کے برحق کے ساتھ اور خدا كَمَا يَقُوْلُوْنَ جیسا کہ کافر کہتے ہین اور بعضے تَقُوْلُوْنَ پڑھا ہی یعنی جیسا تم کہتے ہو اے مشرکو تو اِذًا لَّابْتَغَوْا اوسوقت وہ خدا طلب کرتے اِلٰى ذِى الْعَرْشِ خداوند عرش یا مالک ملک کی طرف سَبِيْلًا ○ کوئی راہ کہ اوسے دفع کرنے مین مشغول ہوتے جسطرح اور پادشاہ کرتے ہین یعنی حق تعالی اور خداؤن کے عیب بند معامین آیتین نازل فرماتا ہی اور خدا اگر ہوتے تو چاہیے تھا کہ خداے برحق سے جھگڑا کرتے اور اپنی ذاتون سے عیب اور عجز کی نفی کرتے سُبْحٰنَهٗ پاک ہی خدا وَتَعٰلٰى اور برتر ہی عَمَّا يَقُوْلُوْنَ اوس بات سے جو وہ کہتے ہین عُلُوًّا كَبِيْرًا ○ بڑی برتری تیسیر مین منقول ہی کہ خباب بن ارت کی اولاد مین سے ایکنے روایت کی ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک مین عصے نے اسطرح خدا کی تسبیح کی کہ تمام قوم نے سنی اور تعجب کی راہ سے یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ یہ خشک لکڑی کیونکر تسبیح کرتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تُسَبِّحُ لَهُ تسبیح کرتے ہین خدا کے واسطے السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ ساتون آسمان اور زمین وَمَنْ فِيْهِنَّ اور جو کچھ اونمین ہی ملائکہ جن انسان وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اور نہین ہی کوئی مخلوقات مین سے اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مگر تسبیح کرتی ہی خدا کی ایسی تسبیح کہ ملی ہوئی ہی اوسکی حمد کے ساتھ یعنی ہر چیز نقصان کی باتون سے خدا کی پاکی بیان کرتی ہی اور کمال کی صفتون کے ساتھ خدا کی تعریف کرتی ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ آسمان اور زمین مین زندے زبان قال سے تسبیح کرتے ہین اور باقی زبان حال سے یعنی اپنے ممکن اور حادث ہونے کے سبب سے صانع واجب قدیم پر دلالت کرتے ہین اور لوازم امکان اور توابع حدث سے

ع ١٠

یہ خدا کی تنزیہ ہی تو سب چیزین خدا کی تسبیح کرتی ہین وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ اور لیکن تم اے مشرکو نہین سمجھتے ہو تَسْبِیْحَهُمْ
اونکی تسبیح اسواسطے کہ تمھارے واسطے ایسی نظر صحیح اور عقل صاف نہین ہی جس سے اونکی تسبیح سمجھ سکو اِنَّهٗ كَانَ بیشک ہی خدا
حَلِیْمًا بردبار کہ تمھاری غفلت کی جزا دینے کو عذاب مین جلدی نہین کرتا غَفُوْرًا ۝ بخشنے والا اوسے جو خدا کے کلام کا
ایمان لائے حقائق سلمی مین ابو عثمان مغربی قدس سرہ سے منقول ہی کہ سب مخلوقات مختلف زبانون مین خدا کی تسبیح کرتے ہین مگر جن
علماے ربانی کے دلون کے کان کھلے ہوے ہین اونکے سوا اور کوئی اون مخلوقات کی مختلف تسبیحین نہین سمجھتا کسی نے کیا خوب کہا ہی
نظم بذکرش ہر چہ بینی در خروش ست ٭ ولے داند درین معنی کہ گوش ست ٭ نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست ٭ کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست ٭
اور فتوحات مین مذکور ہی کہ اگر اس تسبیح سے مراد یہ ہی کہ سب چیزین زبان حال سے تسبیح کرتی ہین تو لکن لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ کے لانے سے
کچھ فائدہ نہوگا اور دوسرے سفر کے بارھوین باب مین فرمایا ہی کہ مین نے اپنے کان سے سنا کہ ایک پتھر زبان قال سے خداے
متعال کا ذکر کرتا تھا اور اوسنے مجھسے خطاب کیا جیسے عارف لوگ باہم خطاب کرتے ہین اور ایسی باتین کہین کہ ہر ایک آدمی وسے نہین سمجھتا
اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ موجودات مین سے ہر ہر ذرّے کی ایک زبان ملکوتی ہی کہ خدا کی حمد اور تسبیح مین گویا ہی اور اوسی زبان سے حضرت
محمد مصطفی علیہ اکمل الصلوٰۃ و افضل الثنا کے دست مبارک مین سنگریزون نے تسبیح کی اور اعضا کی گواہی کہ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ
كُلَّ شَیْءٍ اوسکی طرف اشارہ ہی اوسی زبان سے ہوگی اور اس باب مین پوری گفتگو جواہر التفسیر مین مطالعہ ہوسکتی ہی لکھا ہی کہ ابو جہل
اور اوسکے ساتھیون نے یہ قصد کیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قرآن شریف پڑھنے کے وقت ایذا دین حق تعالی نے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اون کافرون کی آنکھون سے پوشیدہ کردیا اور یہ آیت بھیجی کہ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ اور
جب پڑھتا ہی تو قرآن جَعَلْنَا بَیْنَكَ کردیتے ہین ہم درمیان تیرے وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
اور درمیان اون لوگون کے جو ایمان نہین لاتے آخرت کا حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ پردہ چھپا ہوا جس سے تاکہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم وہ تجھین نہ دیکھین اور نہ تکلیف پہونچائین بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ حمالۃ الحطب نے سورۂ تبت نازل ہونے کے بعد ایک پتھر اوٹھایا اور
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ڈھونڈھتی ہوئی چلی اور چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو وہ پتھر مارے لوگون نے بتا دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق کے گھر مین ہین تب وہان وہ کافرہ آئی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہان بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اوس کافرہ نے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمھارے دوست نے میری ہجو کی ہی مین آئی ہون کہ اوس سے بدلا لون حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ وہ تو شاعر نہین ہین کہ کسی کی ہجو کہین وہ بولی کہ پھر فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کیا ہی اور وہ کیا جانے کہ میری گردن مین کیا ہوگا حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب صدیق سے فرمایا کہ اس سے پوچھو تو کہ اس گھر مین تمھارے سوا اور کسی کو بھی دیکھتی ہی ام جمیل اوس
کافرہ کا نام تھا حضرت صدیق نے پوچھا کہ او ام جمیل اس گھر مین میرے سوا اور کسی کو تو دیکھتی ہی وہ بولی کہ تم مجھسے ہنسی
کرتے ہو خداے کعبہ کی قسم کہ تیرے سوا اور کسی کو مین نہین دیکھتی پھر وہ پھر گئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ہمارے حبیب ہم
تجھین قرآن پڑھتے وقت کافرون کی نظر سے پوشیدہ کرلیتے ہین وَجَعَلْنَا اور کردیتے ہین ہم یعنی ڈال دیتے ہین ہم عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

اونکے دلون پر اَکِنَّۃً پوششین اَنْ یَّفْقَھُوْہُ تاکہ نہ سمجھین قرآن کو اور وہ پوشش اونکے دل اور قرآن سمجھنے مین حائل ہو جائے
وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ اور رکھدیتے ہین ہم اونکے کانون مین وَقْرًا بوجھ تاکہ قرآن نہ سنین اور چونکہ لفظا اور معنی دونون حیثیت سے معجز ہی
تو اوسکے منکرون کے واسطے حق تعالی نے اوس چیز کا اثبات فرمایا جو لفظ کے ادراک اور معنی کے فہم سے اونکو مانع ہی وَاِذَا ذَکَرْتَ اور جب
یاد کرتا ہی تو رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ اپنے رب کو قرآن مین وَحْدَہٗ اکیلے اور یکتا کو تو وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ پھرتے ہین کافر اپنی
پیٹھون پر نُفُوْرًا ۝ بھاگتے ہوے توحید سننے سے اسواسطے کہ اونکو یہ داعیہ ہی کہ اپنے خداے برحق کے ساتھ اونکے باطل خداؤن کو بھی
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم یاد کرو نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِہٖٓ اوس بات کو جس واسطے یہ کافر قرآن
سنتے ہین کہ وہ مسخراپن اور بیہودگی ہی مرادیہ ہی کہ قرآن کو کافر اسواسطے سنتے ہین کہ اوسمین طعن اور مسخراپن کرین اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ
اِلَیْکَ جب کان لگاتے ہین وہ تیری طرف وَاِذْ ھُمْ نَجْوٰٓی اور جب وہ بھید کہتے ہین یعنی جب باہم کہتے ہین کہ اوسکا
کلام تو سحر اور شعر ہی عین المعانی مین لکھا ہی کہ نضر بن حارث نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ محمدؐ کیا کہتے ہین ابوسفیان بولا کہ میں اونکی
بعضی باتین سچ جانتا ہون ابوجہل نے کہا کہ وہ تو مجنون آدمی ہی ابولہب کہنے لگا کہ کاہن ہی خویطب بولا کہ شاعر ہی تو اس جماعت
سراپا حماقت کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ظالمون یعنی
مشرکون نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ متابعت نہین کرتے ہو تم اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ مگر مرد
سحر کیے ہوے کی یعنی لوگون نے اوسپر سحر کردیا ہی اور اوسکی عقل زائل ہو گئی ہی یا مسحور یہان ساحر کے معنی پر جیسے ماتی یعنی لایا گیا
آتی یعنی آنے والے کے معنی مین ہی اُنْظُرْ کَیْفَ دیکھ کہ کیونکر ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ دین اونھون نے تیرے واسطے
مثلین اور مجنون ساحر کاہن شاعر کے ساتھ تمثیل دی اور توصیف کی فَضَلُّوْا پھر گمراہ ہو گئے وہ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
سَبِیْلًا ۝ پھر نہین پاسکتے راہ صواب یا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمپر طعن کرتے ہین ایسی راہ وہ نہین پاسکتے کہ طعن مقبول اور
موجہ ہو بلکہ اپنے کام مین وہ خود کھوئے گئے ہین اور حیران ہو رہے ہین اور تمھارے باب مین مختلف باتین کہتے ہین کبھی تمکو شاعر
کہتے ہین اور شعر کمال عقل کے ساتھ آدمی کہ سکتا ہی اور کبھی تمکو مجنون جانتے ہین اور یہ زوال عقل ہی وَقَالُوْٓا اور بولے کافر جو بعث و
نشر کے منکر ہین ءَاِذَا کُنَّا کیا جب ہو جاوینگے ہم مرنے کے بعد بہت دن اور زمانہ گذرنے پر عِظَامًا ہڈیان وَّرُفَاتًا
اور خاک مین گلے ملے تو ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا اوٹھائے گئے ہونگے ہم خَلْقًا جَدِیْدًا ۝ نئے پیدا ہو کر تعجب
کرتے تھے کہ خشک خاک تر و تازہ مخلوق کیونکر بنجائیگی قُلْ کُوْنُوْا کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہو جاو تم یہ حکم تمثیلی ہی
یعنی فی المثل اگر اپنے ڈیل سے تم ہو جاؤ حِجَارَۃً پتھر اَوْ حَدِیْدًا ۝ یا لوہا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ یا پیدا اوس چیز سے
جو بڑی ہی اور بزرگی رکھتی ہی فِیْ صُدُوْرِکُمْ تمھارے سینون مین یعنی دلون مین جیسے آسمان اور پہاڑ اور جو چیز
زندہ ہونے سے بہت دور ہی تو بھی بیشک خداے تعالی تمکو مار ڈالے اور زندہ کردے فَسَیَقُوْلُوْنَ پھر قریب ہی کہ کہین
مَنْ یُّعِیْدُنَا کون ہی کہ پھر لائے ہمکو یعنی زندہ کردے مرنے کے بعد قُلِ الَّذِیْ فَطَرَکُمْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ وہی جسنے پیدا کیا تمھیں اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار کہ تم خاک تھے تو جو کوئی پہلے خاک کو جان دے سکتا ہی آخر مین بھی زندہ کر سکتا ہی
فَسَيُنْغِضُوْنَ پھر قریب ہی کہ ہلائین اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ تیری طرف اپنے سر یعنی جیسے کوئی شخص تعجب سے اپنا سر
ہلاتا ہی اوسطرح یہ کافر انکار سے اپنے سر ہلائین وَيَقُوْلُوْنَ اور کہین مَتٰى هُوَ کب ہوگا یہ بعث وحشر قُلْ کہہ کہ
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ شاید ہو قَرِيْبًا ۝ قریب اسواسطے جو کچھ آنے والا ہی اوسے قریب کہہ سکتے ہین اور تمھارا پھر زندہ ہونا
واقع ہوگا يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ اوسدن کہ پکاریگا تمھین خدا محاسبہ کے واسطے یا اسرافیل پکاریگا نفخۂ آخرہ مین جو قبرون سے اوٹھ کھڑے
ہونے کے واسطے ہوگا فَتَسْتَجِيْبُوْنَ پھر جواب دوگے تم خدا کو یا اسرافیل کو بِحَمْدِهٖ حق تعالی کی حمد کے ساتھ حدیث مین ہی
کہ مخلوقات قبرون سے نکل کر خاک اپنے سرون سے جھاڑتی ہوگی اور کہتی ہوگی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اور تفسیر بصائر مین حمد کو اوسکے معنی مین
لکھا ہی جیسا کہ آیۂ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ یعنی نماز پڑھ اپنے رب کے حکم سے تو اس آیت کے معنی اسطرح ہونگے کہ خدا تمکو پکاریگا اور اوسکے حکم سے
اوسے جواب دوگے وَتَظُنُّوْنَ اور گمان کروگے ہول قیامت سے کہ اپنی قبرون مین اِنْ لَّبِثْتُمْ نہین رہے تم اِلَّا قَلِيْلًا ۝
مگر تھوڑی یا جب آخرت کو دیکھ لوگے تو اوسکی بہ نسبت زندگی دنیا کو بہت تھوڑا جانوگے تو عقلمند کو چاہیے کہ آج زندگی دنیا کو زندگی
عقبی کے مقابلہ مین بہت تھوڑا جانے اور اس تھوڑی سی فنا ہوجانے والی کو اوس بہت اور باقی رہنے والی کے کام مین صرف کرے
تاکہ اوسدن حسرت اور ندامت کے عذاب مین نہ رہے نظم بدنیا توانی کہ عقبی خری ٭ بخر جان من ورنہ حسرت بری ٭ کسے گوے
دولت ز دنیا برد ٭ کہ با خود نصیبے بہ عقبی برد ٭ لکھا ہی کہ مکہ معظمہ کے مشرک صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایذا دینے مین ہاتھ اور زبان سے
کچھ کمی نکرتے تھے مسلمانون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین یہ حال عرض کرکے جدال و قتال کی اجازت چاہی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے ان مشرکون کے حق مین برائی کرنے کا حکم نہین فرمایا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ
لِّعِبَادِيْ اور کہہ میرے بندون یعنی مومنون کو کہ کافرون سے يَقُوْلُوا الَّتِيْ کہین وہ بات کہ هِيَ اَحْسَنُ وہ بہتر ہو یعنی اون کے
ظلم کے مقابلہ مین سختی نہ کرین بلکہ دعا کرین کہ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ تبیان مین لکھا ہی کہ ایک کافر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالی دی حضرت
فاروق نے اوسکے عوض سختی کرنا چاہی تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور معاف کردینے کا حکم فرمایا اور بعضے کہتے ہین کہ کلمۂ احسن
شہادتین ہی یا امر معروف اور نہی منکر ہی اور محقق لوگ اس بات پر ہین کہ کلمۂ احسن یعنی بہتر یہ ہی کہ مسلمان جس کسی کو یاد کرین نیکی ہی کے ساتھ یاد
کرین اور اگر کوئی سختی کرے اوسکے مقابلہ مین اوس سے نرمی کے ساتھ بات کرین کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ بیشک شیطان يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ فساد
ڈالتا ہی آدمیون مین تو ممکن ہی کہ سختی کے مقابلہ مین سختی جھگڑے اور عداوت کا سبب ہوجائے اور وہ صورت بڑھکر نوبت فساد ہو پہنچے
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ بیشک شیطان ہی لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ دشمن ظاہر کہ ہرگز اوسکی
بھلائی نہین ڈھونڈھتا اور اوسکی خرابی ہی کی کوشش کرتا ہی رَبُّكُمْ رب تمھارا اَعْلَمُ بِكُمْ خوب جانتا ہی تمھارا احوال
ایک قول کے موافق مومن لوگ مخاطب ہین اسواسطے اونکو کہتا ہی اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اگر چاہے خدا تو رحم کرے
تمکو اور کافرون کی سختی سے نجات دے اَوْ اِنْ يَّشَاْ یا اگر چاہے تو يُعَذِّبْكُمْ عذاب کرے تمکو تم پر کافرون کو مسلط کر کے

ع ۱۲ ربع

اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ رحم کرے خدا ہدایت کر کے یا توبہ کی توفیق دیکر اور عذاب کرے گمراہ کر کے گناہ پر قائم رکھکر اور ایک قول کے موافق یہ خطاب کافرون سے ہی حق تعالی اونھین فرماتا ہی کہ اگر چاہے بخشش کرے تمپر اور عذاب دنیا کو ٹال دے اور اگر چاہے تو دنیا مین بھی عذاب کرے تو مشیت عذاب دنیا سے تعلق ہی اور عذاب اخروی کے باب مین حکم مطلق ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہی ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَيْهِمْ کافرون پر وَكِيْلًا ۝ نگہبان کہ اونکو کفر سے نگاہ رکھو یا ضامن کہ اونکے ایمان کے ضامن ہو اور اگر مومنون سے خطاب ہی تو آیت کے یہ معنی ہونگے کہ نہین بھیجا ہی ہمنے تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنون کا کفیل کہ اونکے اعمال کے ضامن ہو یعنی مومنون کے افعال کا مواخذہ تمسے نہوگا وَرَبُّكَ اَعْلَمُ اور تیرا رب خوب جانتا ہی بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسے جو آسمان اور زمین مین ہی یعنی اونکا حال جانتا ہی اور اونکی مصلحت نہین چھوڑتا اور تفسیر انوار مین فرمایا ہی کہ کفار قریش تعجب کرتے تھے کہ ابوطالب کا یتیم پیغمبر کیون ہوا اور چند ننگے بھوکون نے اوسکی متابعت کیون کی تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم اہل آسمان اور اہل زمین کا حال خوب جانتے ہین جسے چاہین نبوت کے واسطے برگزیدہ کرین وَلَقَدْ فَضَّلْنَا اور تحقیق کہ فضیلت دی ہی ہمنے بَعْضَ النَّبِيّٖنَ بعضے پیغمبرون کو عَلٰى بَعْضٍ بعض پر نفسانی فضائل کی روسے اور جسمانی رذائل سے پرہیز کرنے کے لحاظ سے مال اور تابعون کی کثرت کے لحاظ سے نہین چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت اور موسی علیہ السلام کو مکالمت اور حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج اور رویت اور شفاعت کے ساتھ فضیلت دی وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ اور دی ہمنے داؤد کو زَبُوْرًا ۝ کتاب زبور تو حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور کے سبب سے شرف ہی پادشاہی کے سبب سے نہین اور زبور ڈیڑھ سو سورتین ہین کہ اونمین حلال حرام حدود و فرائض کے احکام نہین ہین بلکہ سب خدا کی ثنا اور نصیحت اور حضرت سلطان الانبیا کی صفت اور امت محمدی کی فضیلت تھی اور زبور کا ذکر کرنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت پر آگاہ کرنا ہی اسواسطے کہ اوسمین لکھا تھا کہ وہ خاتم الانبیا ہین اور اونکی امت خیر الامم ہی اور آیہ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مین اسی طرف اشارہ ہی نظم ای وصف تو در کتاب موسی ٭ وی نعت تو در زبور داؤد ٭ مقصود تو ئی ز آفرینش ٭ باقی بطفیل تست موجود ٭ لکھا ہی کہ قریش قحط اور گرانی مین مبتلا ہوے اور حق تعالی نے اونھین الزام دینے کو یہ آیت بھیجی کہ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ کہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے کہ پکارو جنکو گمان کرتے تھے کہ خدا ہین مِّنْ دُوْنِهٖ سوا خدا کے کہ یہ بلا تمپر سے ٹالین فَلَا يَمْلِكُوْنَ تو یہ وہ نہین قدرت رکھتے كَشْفَ الضُّرِّ سختی اوٹھا دینے کی یعنی قحط دفع کرنے کی عَنْكُمْ تمسے وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ اور نہین قدرت رکھتے اوسے بدل دینے کی یا تمھارے قبیلے مین سے دوسرے قبیلون مین لیجانے کی لکھا ہی کہ بنو ملیح فرشتون کو اور بنو خزاعہ جن کو پوجتے تھے جن خود ایمان لائے اور وہ اپنے کفر پر رہے یہ آیت نازل ہوئی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ ملائک اور جن کا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ وہ ہین کہ پکارتے ہین کافر اونھین اور پوجتے ہین يَبْتَغُوْنَ وہ ڈھونڈھتے ہین اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اپنے رب کی طرف وسیلہ یعنی اوسکی درگاہ مین تقرب کرتے ہین طاعت اور عبادت کر کے اَيُّهُمْ اَقْرَبُ جو کوئی اونمین سے بہت قریب ہین منزلت مین یعنی جن

اور ملائکہ ہین جو مقرب درگاہ الٰہی ہین وہ وسیلہ ڈھونڈھتے ہین حق تعالی کی طرف تو غیر مقرب بطریق اولی اوس درگاہ کی طرف متوجہ
ہونگے خلاصہ کلام یہ ہی کہ تمھارے معبود باطل معبود برحق جل جلالہ کے محتاج ہین وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ اور امیدوار ہین اوسکی
رحمت کے وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ اور ڈرتے ہین اوسکے عذاب سے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک عذاب تیرے رب کا
كَانَ ہی مَحْذُورًا خوف کیا گیا یعنی خدا کے عذاب سے خوف ہی کرنا چاہیے اور جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اونکے معبود بھی اور
بندون کی طرح امیدوار خوف مین ہین تو اونکی پرستش کیونکر کرسکتے ہین وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور نہین ہی کوئی گانون اور شہر اِلَّا نَحْنُ
مگر ہم مُهْلِكُوهَا ہلاک کرنے والے ہین اوسکے لوگون کو موت اور فنا کے سبب سے قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت کے قبل
اَوْ مُعَذِّبُوهَا یا عذاب کرنے والے ہین اونھین قحط اور قتل وغیرہ کے سبب سے عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت یعنی
اگر وہ مومن اور صالح ہین تو موت کی تکلیف ہی اور اگر کافر اور فاسق ہین تو عذاب ہی كَانَ ذٰلِكَ ہی یہ حکم فِي الْكِتٰبِ لوح محفوظ مین
مَسْطُورًا لکھا ہوا لکھا ہی کہ کفار قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو معجزے طلب کیے اونمین سے ایک معجزہ یہ تھا
کہ احد پہاڑ کو سونا کردین اور مکہ کے پہاڑ ہٹ جائین کہ زمین کھل جائے کھیتی کے قابل اور نہرین جاری کردین تا کہ باغ بنالین حق تعالی نے
یہ معجزے اون کافرون کو نہ دکھلائے اور فرمایا کہ وَمَا مَنَعَنَآ اور باز نہین رکھتا ہمین اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اس سے کہ بھیجین ہم
معجزات قریش کے مانگے ہوے اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ مگر یہ کہ تکذیب کی بِهَا الْاَوَّلُوْنَ اپنے مانگے ہوئے معجزون کی اگلون نے
یعنی اگلی امتون نے معجزے مانگے ہمنے پیغمبرون کے ہاتھ پر ظاہر کر دیے اون مانگنے والون نے تکذیب کی ہمنے اونکو ہلاک کر دیا تو یہ
امت جو معجزے مانگتی ہی اگر ہم ظاہر کردین اور ہم جانتے ہین کہ وہ ایمان نہ لائینگے تو عذاب ہلاکت اونپر بھیجنا چاہیے اور ہم ازل مین
حکم کر چکے ہین کہ انھین ہلاک نہ کرینگے اسواسطے کہ انکی نسل سے ہم مومن پیدا کرینگے وَاٰتَيْنَا اور دیا ہمنے ثَمُوْدَ النَّاقَةَ قوم
ثمود کو ناقہ اونکی طلب کے موافق مُبْصِرَةً ظاہر یعنی اگلی امتون کو اونکی تکذیب کے سبب سے جو ہلاکت ہوئی اونمین سے ایک یہ ہی کہ قوم
ثمود نے صالح علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا اور حق تعالی نے اونکے واسطے پتھر مین سے اونٹنی نکالی فَظَلَمُوا بِهَا پھر کافر ہو گئے ساتھ
اوس اونٹنی کے ساتھ اور اوسکی کونچین کاٹ ڈالین اور تمام قوم ہلاک ہو گئی وَمَا نُرْسِلُ اور نہین بھیجتے ہین ہم بِالْاٰيٰتِ
مانگے ہوے معجزے اِلَّا تَخْوِيْفًا مگر ڈرانے کو اور عذاب استیصال سے جدا کرنے کو پھر اگر وہ معجزہ ظاہر ہونے کے بعد
کفر پر مضبوط رہین تو نیست و نابود ہو جائین وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے تجھسے اور
وعدہ کر لیا کہ رنج نہ کر اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب یعنی اوسکا عذاب اَحَاطَ بِالنَّاسِ گھیر لیگا لوگون کو یعنی قریش کو ہلاک
کریگا ماضی کے صیغہ سے تعبیر کرنا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہمنے الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ
اوس خواب کو جو تجھے دکھایا اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ مگر فتنہ آدمیون کے واسطے یعنی لوگون کی آزمائش کا سبب
اس لئے وہ خواب مراد ہی جو جنگ حدیبیہ کے سال مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا کہ عمرہ کرکے خانہ کعبہ کا
طواف کیا اور صفا مروہ پر دوڑ کر سر کے بال اوتروائے یہ خواب سنکر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کعبہ شریف کی طرف رخ کیا

اوس سال عمرہ نہ میسر آیا اور منافقون نے طعن کرنا شروع کی کہ یہ خواب تو سچ نہوا حالانکہ حکم الٰہی یہ تھا کہ خواب کی تعبیر آیندہ سال ظاہر ہوگی اور علما کو اس قول مین تردد ہی اس جہت سے کہ یہ سورت مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور یہ قصہ مدینہ منورہ کا ہی مگر ہان یہ کہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خواب مکہ معظمہ مین دیکھا ہوا اور مدینہ منورہ مین بیان کیا ہوا اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ جو خواب آدمیون کے فتنہ کا سبب ہوا وہ یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ کے لوگ آپکے منبر پر دوڑتے اور وہان بندرون کی طرح کودتے ہین اور فتنہ یہ تھا جو بنی امیہ کی حکومت کے زمانے مین واقع ہوا اور بعضے مفسر رویا کو رویت یعنی دیکھنے کے معنی پر لیتے ہین یعنی یا رسول اللہ ہمنے شب معراج مین جو کچھ تمھین دکھایا اور تمنے دیکھا وہ خلق مین فتنہ پڑنے کا سبب ہوا اسواسطے کہ آپ نے جب معراج کی خبر لوگون کو سُنائی تو بعضے کچے مسلمان مرتد ہوگئے اور منافقون نے طعن کرنا شروع کی اور کفار کا انکار زیادہ ہوا اور مومنون نے تصدیق کی وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ اور نہین بیان کیا ہمنے درخت لعنت کئے ہوے کو فِي الْقُرْاٰنِ ؕ قرآن مین مگر لوگون کے فتنہ کے واسطے لکھا ہی کہ مشرکون نے جب درخت زقوم کا ذکر سُنا کہ دوزخ مین اگا ہی تو متعجب ہوے جیسا اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ابوجہل بولا کہ محمد کہتے ہین کہ دوزخ کی آگ پتھر جلا دیتی ہی اور پھر کہتے ہین کہ اوسمین درخت اُگتا ہی یہ بڑے تعجب کی بات ہی اور تعجب اونکے ہی کہ سبز درخت سے آگ لیتے تھے جیسا حق تعالی نے فرمایا ہی جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا اور اونھون نے کچھ فکر نہ کی کہ جو کوئی درخت مین آگ ودیعت رکھ دے اوس سے کیا عجب کہ آگ مین درخت اُگائے یا جو قادر مطلق آگ مین سمندر کے پر و بال کو جلنے سے بچاتا ہی اور شتر مرغ کے پوٹون کو آگ کی چنگاریان کھاتے وقت جلنے سے بچاتا ہی وہ دوزخ مین درخت اُگانے پر بھی قادر ہی اور زقوم کو حق تعالی نے شجرہ ملعونہ یعنی لعنت کیا ہوا درخت فرمایا اسواسطے کہ اوسکے کھانے والے کافر ہین اور کافر ملعون ہین یا یہ کہ ملعون مکروہ کے معنی مین ہو جیسے طعام ملعون اوس کھانے کو کہتے ہین جس سے ضرر پہونچے اور جو مکروہ معلوم ہو اور بعضے مفسرون نے ابوجہل یا حکم بن عاص کے شجرہ کو تاویل کیا ہی اور یہ حکم بن عاص مروان کا باپ ہی اور ابن البحر نے کہا کہ یہ شجرہ یہود ہین وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ اور ڈراتے ہین ہم کافرون کو انواع واقسام کی ڈرانی چیزون سے جیسے دوزخ کی آگ اور زقوم وغیرہ فَمَا يَزِيْدُهُمْ تو نہین زیادہ کرتا ہی وہ ڈرانا اونھین اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝ؑ مگر بڑی سرکشی کو یعنی اونکا تکبر اور سرکشی حد سے زیادہ ہوگئی اور چونکہ یہ اونکا تکبر ابلیس کے وسوسہ کی جہت سے ہی تو اس آیت کے بعد ابلیس کے تکبر سے حق تعالی نے خبر دی کہ وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا فرشتون کو کہ سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کو تعظیم کی جہت سے فَسَجَدُوْٓا پھر سجدہ کیا اون سب نے اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ مگر ابلیس نے سجدہ نہین کیا اور جب حق تعالی نے پوچھا کہ تونے سجدہ کیون نہ کیا تو قَالَ ءَاَسْجُدُ کہا ابلیس نے کہ کیا مین سجدہ کرون یعنی نہ کرونگا لِمَنْ خَلَقْتَ اوس شخص کو جسے پیدا کیا تونے طِيْنًا ۝ؔ مٹی سے پھر حق تعالی نے اوسپر لعنت کی اور اپنی درگاہ قرب سے اوسے نکالدیا قَالَ کہا ابلیس نے دوبارہ اَرَءَيْتَكَ کہ خبر دے مجھے کہ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ اس شخص کو بزرگ کیا اور فضیلت دی تونے مجھپر تونے اسے کیون فضیلت دی حالانکہ وہ خاک سے ہی اور مین آگ سے لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اگر آخر تک رکھے تو مجھے اور میری موت مین تاخیر کرے

ع ۸

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ روز قیامت تک تو لَأَحْتَنِكَنَّ ضرور جڑ سے اوکھاڑ دون ذُرِّيَّتَهُ اوسکی اولاد کو اغوا کرکے اور ایسا کرون کہ تیرے عذاب سے نیست و نابود ہو جائین إِلَّا قَلِيلًا مگر تھوڑے کہ اونھین تیری عصمت اور حمایت کے سبب گمراہ نہ کر سکونگا قَالَ اذْهَبْ کہا حق تعالی نے اوسے کہ جا یہ حکم اہانت اور دور کرنے کا ہے یعنی حق تعالی نے ابلیس کو اپنی درگاہ قرب سے نکالدیا اور فرمایا کہ اپنے کام سے لگ فَمَن تَبِعَكَ پھر جو کوئی تیری متابعت و فرمانبرداری کریگا مِنْهُمْ اولاد آدم مین سے فَإِنَّ جَهَنَّمَ تو بیشک دوزخ جَزَاؤُكُمْ تم لوگون کی جزا ہے یعنی تیری بھی جزا ہے اور اون آدمیون کی بھی مخاطب کو غائب پر غالب کیا یعنی تجھے اور تیرے سب تابعون کو جزا دینگے ہم جَزَاءً مَّوْفُورًا جزا تمام یعنی عذاب علی الدوام وَاسْتَفْزِزْ اور بہکا اور ڈگا مَنِ اسْتَطَعْتَ جسے ڈگا سکے تو مِنْهُمْ اونمین سے بِصَوْتِكَ اپنی آواز سے یعنی خرابی کی پکار کر اور بعضون نے کہا کہ شیطان کی آواز گانا اور مزامیر ہے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ جو آواز مونھ سے نکلے اور رضائے الہی اوسمین نہو وہ آواز شیطان کی ہے وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم اور کھینچ لا اونپر بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ اپنے سوار اور پیادے یعنی جو شیاطین وسوسہ ولانے اور اغوا کرنے مین تیرے مددگار ہین اون سب کو اونپر مسلط کرنے کے واسطے جمع کر وَشَارِكْهُمْ اور شرکت کر اونکی فِي الْأَمْوَالِ مالون مین تاکہ مال حرام جمع کرین یا سود پر دین یا گناہ مین خرچ کرین وَالْأَوْلَادِ اور اولاد مین بھی شریک ہو تاکہ زنا سے پیدا کرین یا عبد العزی اور عبد شمس اور مثل اسکے نام رکھیں وَعِدْهُمْ اور وعدہ کر اونسے باطل وعدے جیسے بتون کی شفاعت یا توبہ مین تاخیر یا بعث و حشر بہشت و دوزخ کا انکار وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ اور وعدہ نہین کرتا شیطان اونسے إِلَّا غُرُورًا مگر فریب کا یعنی خطا کو صواب کی صورت مین دکھاتا ہے إِنَّ عِبَادِي بیشک میرے خاص بندے جو هؤلاء في الجنة کے حکم کے موافق جنت کے واسطے پیدا کیے گئے ہین لَيْسَ لَكَ نہین ہے تجھے عَلَيْهِمْ اونھین اغوا کرنے پر سُلْطَانٌ تسلط یعنی تو سب کو فریب دیگا مگر میرے بندون کو امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ بندہ حق وہ شخص ہے جو غیر کے پھندے مین نہو شیخ عطار قدس سرہ فرماتے ہین بیت
چہ تو در بند صد چیزی خدا را بندہ چون باشی + کہ تو در بند ہر چیزے کہ ہستی بندۂ آنی + وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ اور کافی ہے رب تیرا وَكِيلًا نگاہ رکھنے والا اپنے بندون کو ابلیس کے گمراہ کرنے سے رَّبُّكُمُ رب تمہارا الَّذِي وہ ہے جو اپنی قدرت کاملہ سے يُزْجِي ہنکاتا ہے اور روان کرتا ہے لَكُمُ الْفُلْكَ تمہارے واسطے کشتی کو فِي الْبَحْرِ دریا مین لِتَبْتَغُوا تاکہ ڈھونڈھو مِن فَضْلِهِ اوسکے فضل سے یعنی اپنی روزی اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ فضل نفع ہے یا وہ اسباب جسکی حاجت ہو اور بے دریا مین سفر کیے ہاتھ نہ آئے إِنَّهُ كَانَ بیشک وہ ہے بِكُمْ رَحِيمًا تمپر مہربان کہ مشکل کام تمپر آسان کر دیتا ہے اور جن چیزون کی تمکو حاجت ہے تمہارے واسطے مہیا کر دیتا ہے وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ اور جب پہونچتی ہے تمکو سختی یعنی ڈوب جانے کا خوف فِي الْبَحْرِ دریا مین ضَلَّ گم ہو جاتا ہے اور جاتا رہتا ہے تمہارے دلون سے مَن تَدْعُونَ وہ جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو إِلَّا إِيَّاهُ مگر اوسکو جو خدا اور احد اور یکتا ہے کہ اوس محل پر اوسکے سوا

اور کسی کو نہیں پکارتے تھے اور اوسکی درگاہ کے سوا اور کہین سے نجات نہین پاتے فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ پھر جب نجات دی اوسنے تمکو ڈوبنے سے اور پہونچا دیا اِلَى الْبَرِّ میدان کی طرف اَعْرَضْتُمْ پھر گئے تم توحید سے اور پھر بت پوجنے کی طرف متوجہ ہوے وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہے آدمی كَفُوْرًا ۝ بڑا ناشکرا اپنے خدا کی نعمت پر اَفَاَمِنْتُمْ کیا نڈر ہو گئے تم کہ دریا سے صحرا مین آ گئے یعنی بیخوف نہ رہو اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ اس سے کہ دھنسا دے تم کو جَانِبَ الْبَرِّ زمین کے کنارے یعنی جو اس بات پر قادر ہے کہ دریا مین تمھین ڈبو دے وہ اوس پر بھی قادر ہے کہ خاک مین دھنسا دے اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ یا بھیجدے تم پر حَاصِبًا ہوا کہ پتھر تم پر گرائے یعنی وہ قادر ہے کہ تم پر پتھر برسائے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا پھر نہ پاؤ لَكُمْ اپنے واسطے وَكِيْلًا ۝ نگہبان کہ اوس سے تمھاری حفاظت کرے اَمْ اَمِنْتُمْ یا بیخوف ہو گئے تم اَنْ يُّعِيْدَكُمْ اس سے کہ پھیر لیجائے اور داخل کر دے تمکو فِيْهِ دریا مین تَارَةً اُخْرٰى دوسری بار یعنی تمھارے دل مین آرزو پیدا کرے تاکہ دوبارہ تم کشتی مین سوار ہو فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ پھر بھیجے تم پر قَاصِفًا توڑنے والی مِّنَ الرِّيْحِ ہو یعنی ایسی ہوا چلائے جو کشتی کو توڑ ڈالے فَيُغْرِقَكُمْ پھر ڈبو دے تمھین بِمَا كَفَرْتُمْ بسبب اسکے کہ ناشکری کی تمنے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا پھر نہ پاؤ تم لَكُمْ اپنے واسطے عَلَيْنَا ہم پر بِهٖ ڈوبنے کے ساتھ تَبِيْعًا ۝ پیچھے آنے والا کہ ہمسے مقابلہ کرے اور بدلا لینا چاہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا اور بیشک ہمنے بزرگ کیا بَنِيْٓ اٰدَمَ اولاد آدم کو وَحَمَلْنٰهُمْ اور اوٹھایا ہمنے اونھین یعنی اونکو سوار کیا فِي الْبَرِّ میدان مین چارپایون پر وَالْبَحْرِ اور دریا مین کشتیون پر وَرَزَقْنٰهُمْ اور روزی دی ہمنے اونھین مِّنَ الطَّيِّبٰتِ پاکیزہ کھانون مین سے وَفَضَّلْنٰهُمْ اور زیادتی دی ہمنے اونکو عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا بہتون پر اونمین سے جنھین پیدا کیا ہمنے تَفْضِيْلًا ۝ بزرگی دینا انسان کی بزرگی اور تکریم کے باب مین علما کی بہت تقریرین ہین اس ترجمے مین ایک قول جامع پر اکتفا کیجاتی ہے صاحب بحر الحقائق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کی بزرگی دو قسمون پر ہے ایک جسمانی دوسری روحانی جسمانی بزرگی سب انسانون کو حاصل ہے کیا مسلمان کیا کافر اور وہ یہ ہے کہ دونون ہاتھون سے اوسکی مٹی خمیر کرنا رحم مین صورت بنانا خوبصورتی مزاج قریب اعتدال ہونا قد کی راستی دونون ہاتھون سے چیز لینا اونگلیون سے کھانا داڑھی اور گیسوون سے زینت عقل سے تمیز سمجھانا زبان اشارے خط سے اسباب معیشت کی راہ پانا صناعت اور کتابت سے برقرار رہنا اور روحانی بزرگی بھی دو قسمون پر ہے ایک عام دوسری خاص عام مین تو مومن اور کافر دونون شریک ہین جیسے اونمین روح پھونکنا آدم علیہ السلام کی پشت سے نکلنا قول اَلَسْتُ سنایا جانا جواب مین بلیٰ کہنا بندگی پر عہد باندھنا فطرت پر پیدا کرنا اونکے پاس رسولون کو بھیجنا اونکے واسطے کتابین نازل کرنا جنت کے ثواب کی ترغیب دوزخ کے عذاب کی تخویف اونکے واسطے قدرت کے آثار اور دلائل اور معجزات کا ظاہر کرنا مگر خاص روحانی بزرگی وہ ہے جسکے سبب سے انبیا اولیا مومنون کو بزرگ کیا ہے وہ نبوت رسالت ولایت ہدایت ایمان اسلام ارشاد اکمال اخلاق آداب سیر اللہ کی طرف اللہ مین اللہ کے ساتھ اللہ ذوقی جذبون کے سبب سے ناسوتی منزلون سے ترقی اور مقامات پر عبور انانیت سے فنا ہویت کے ساتھ بقا اور بزرگیان جو حد سے باہر ہین محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالیٰ نے

ع ۱۰

لکھا ہی کہ آدمیون کی بزرگی اُس سبب سے ہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین سے ہین نظم ای شرف دادہ آدم بتو ہم روشنی دیدۂ عالم بتو * کیست درین خانہ کہ خیل تو نیست * کیست برین خوان کہ طفیل تو نیست * از تو صلا ئے بہ الست آمدہ * نیست بہائی ہست آمدہ * حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ بزرگ کیا ہمنے آدمی کو معرفت اور توحید کے سبب سے اور اوٹھایا ہمنے اوسے نفس کے بر یعنی میدان اور دل کے بحر یعنی دریا مین اور بعضون نے کہا کہ بر یعنی میدان وہ ہی جو نعتین اور صفتین ظہور رکھتی ہین اور بحر یعنی دریا وہ ہی جو حقائق ذات پوشیدہ ہین تاویلات کاشی مین لکھا ہی کہ بر عالم اجسام ہی اور بحر عالم ارواح اور آدمیون کا اون دونون مین اوٹھانا اون دونون سے اونھین ترکیب دینا ہی اور روزی دی ہمنے اونھین پاکیزہ علمون اور معرفتون مین سے اور بزرگی عطا کی ہمنے اونھین بہتیری مخلوق پر اس سبب سے کہ اونھین اونکے عیبون پر بینا کیا اور سب ملائکہ یا خواص ملائکہ مستثنیٰ ہین اور علما کو آدمی اور فرشتے کی فضیلت مین بہت گفتگو ہی کہ یہ افضل ہین یا وہ مگر جمہور اہل سنت جس بات پر ہین وہ یہ ہی کہ آدمیون کے رسول ملائکہ کے رسولون سے افضل ہین اور ملائکہ کے رسول افضل ہین ولی آدمیون سے اور اولیا آدمی اشرف ہین اولیا فرشتون سے اور صالح مسلمان افضل ہین عوام ملائکہ سے اور عوام ملائکہ بہتر ہین فاسق مسلمانون سے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ بنی آدم سے ایماندار ہی مراد ہین اسواسطے کہ کفار کے واسطے وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ کی نص سے کچھ نصیب نہین اور مسلمانون کی بزرگی اس سبب سے ہی کہ انکے ظاہر کو مجاہدہ کی توفیق سے آراستہ کیا اور اونکے باطن کو مشاہدہ کی توفیق سے منور فرمایا جسطرح تمام مومنون کو عام بزرگی عطا کی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص بزرگی کے ساتھ مخصوص کیا ازانجملہ رضا خاص ہونے کا مرتبہ ہی کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور محبت کا درجہ ہی کہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اور ذکر کی بزرگی ہی کہ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ غرضکہ یہ آیت انسان کی فضیلت اور جامعیت کی دلیل ہی کہ صفات الٰہی کا پرتو پڑنے کے واسطے سب مخلوقات کی بہ نسبت یہی انسان صاف آئینہ ہی بس جیسا کہ ان ابیات کے مضمون سے فہم مین آسکتا ہی مثنوی آمد آئینہ جملہ کون لی * ہیچ آئینہ نہ کردہ جلی * بہ نمو نند درو بوجہ کمال * صورت ذوالجلال والافضال * وانکہ بود این تفرق عددی * مانع از سر جامع احدی * گشت آدم جلای این مرآت * شد عیان ذات او بجملہ صفات * مظہرے گشت کلی و جامع * سر ذات و صفات ازو لامع * شد تفاصیل کون اجمل * بر مثال تعین اوّل * بوے این دائرہ مکمل شد * آخر این نقطہ عین اول شد * يَوْمَ نَدْعُوْا یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو کہ پکارینگے ہم كُلَّ اُنَاسٍ ہر گروہ کو لوگون مین سے بِاِمَامِهِمْ اونکے پیشوا کے ساتھ یعنی اوس نبی کے ساتھ جو اوس گروہ پر مبعوث تھا چنانچہ کہینگے ای امت موسیٰ ای امت عیسیٰ یا اوس کتاب کے ساتھ جو اونپر اوتری تھی چنانچہ ہم خطاب کرینگے کہ ای اہل قرآن ای اہل انجیل یا اوس مقتدم کے ساتھ کہ مذہب مین جسکی متابعت کی تھی جیسے پکارینگے کہ ای حنفی ای شافعی یا دین اور ملت کے ساتھ پکارینگے جیسے ای مسلم ای یہودی ای مجوسی اور بعضون نے کہا ہی کہ امام ام کی جمع ہی کل قیامت کے دن خلق کو ماؤن کی طرف منسوب کرکے پکارینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کرامت اور حضرت حسنین علیہما السلام کی شرافت ظاہر کرنے کو یا اسواسطے کہ جو لوگ زنا سے پیدا ہوے ہین وہ رسوا نہون اور لباب مین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے

منقول ہی کہ قیامت کے دن ہر قوم کو پکارینگے اوسکے زمانے کے امام اور اوپر جو کتاب نازل ہوئی ہی اوسکے اور اونکے پیغمبر کی سنت کے ساتھ اور ایک قول یہی کہ نسبون کا تعلق منقطع ہو کر اعمال کی نسبت باقی رہیگی تو ہر گروہ کو اوسکی کتاب اور عمل کے ساتھ پکارینگے اور کہینگے کہ ای ایسی کتاب والے فَمَنْ اُوْتِيَ پھر جسے دیا جائیگا كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ نامہ اعمال اوسکا اوسکے داہنے ہاتھ مین فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ تو وہ لوگ پڑھینگے كِتٰبَهُمْ اپنے اعمالنامے خوشی کے ساتھ بار بار اسواسطے کہ اوسمین نیک عمل دیکھینگے وَلَا يُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کیے جائینگے اپنے اجر مین فَتِيْلًا۝ اوس میل کی بتی کے برابر جو کھائی مین ہوتی ہی یعنی اونکے اجر مین ذرہ بھی کمی نہوگی اور یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ جسکو نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین دینگے خجالت اور حیرت کے مارے اوسکی زبان پڑھنے سے عاجز ہوگی وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہی فِيْ هٰذِهٖٓ اس دنیا مین اَعْمٰى اندھا یعنی جسکے دل کی آنکھ راہ صواب نہین دیکھتی فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ تو وہ آخرت مین بھی اَعْمٰى اندھا ہوگا یعنی نجات کی راہ نہ پائیگا وَاَضَلُّ سَبِيْلًا۝ اور اندھے بھی بڑے گمراہ اس جہت سے کہ بینائی کی استعداد زائل ہوگئی اور فرصت باقی نہ رہی محققون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی دنیا مین طاعت سے اندھا ہی عقبی مین ثواب سے اندھا ہوگا اور جو کوئی یہان توبہ کا مونھ نہین دیکھتا وہان مغفرت کی صورت نہ دیکھیگا لکھا ہی کہ وفد ثقیف نے کہا کہ ای محمد ہم تمھارا ایمان نہ لائینگے جب تک تم سال بھر ہمین بت پرستی کی اجازت نہ دو اور زمین طائف ہماری آرامگاہ ہی اوسے حریم مکہ کی طرح معظم اور محترم نہ کرو اور نماز مین رکوع سجود سے ہمین معاف رکھو اگر لوگ تمسے پوچھین کہ تمنے یہ کیون کیا تو کہدینا کہ میرے خدا نے مجھے یہ حکم کر دیا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ كَادُوْا اور بیشک چاہا ثقیف نے لَيَفْتِنُوْنَكَ یہ کہ پھیر دے تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اوس چیز سے جو وحی کی ہی ہمنے تمھاری طرف لِتَفْتَرِيَ تاکہ افترا کرو اور بندش کرلو عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ہمپر سوا اوسکے جو ہمنے وحی کی ہی یعنی یہ کہو کہ خدا نے مجھے یہ فرمایا ہی وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ اور جب تم ایسا کرو تو بنالین وہ تمکو خَلِيْلًا۝ دوست اور بعضون نے یہ کہا ہی کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم حجر اسود نہ چھونے دینگے جب تک ہمارے بتون کو نہ چھو لو اگرچہ اونگلی کے سرے ہی سے سہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ طواف حرم کا شوق کمال مرتبہ تھا دل مبارک مین خیال آیا کہ اگر مین ایسا کرون تو کیا ہوگا خدا تو جانتا ہی کہ دل سے اس کام کو مین اچھا نہین جانتا ہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ کافر چاہتے ہین کہ تمھین ہماری وحی سے پھیرلین تو دوست بنائین وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ اور اگر نہ یہ ہی کہ اپنی عصمت کی مدد سے راستی پر تمکو ہمنے ثبات دیا ہی تو لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ بیشک قریب تھا کہ میل کرتے تم اِلَيْهِمْ طرف اونکی اوس آرزو کے شَيْـًٔا قَلِيْلًا۝ تھوڑا سا میل کرنا اور خیال جو مذکور ہوا محققون کے نزدیک محقق نہین ہی بلکہ وہ کہتے ہین کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ یا رسول اللہ اگر ہم تمھین ثابت نہ کر دیتے تو تم میل کیا چاہتے تھے مگر ہماری عصمت نے تمھین لے لیا اور میل کے قریب ہونے سے تم ممنوع ہوگئے اور یہ تصریح ہی اس بات کی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میل کے قریب بھی نہین ہوئے تو آپ کو مطلق میل نتھا تبیان مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم تھے مگر امت محمدی کو ڈرانے کے واسطے تاکہ مشرکون کی بات کی طرف میل نکرین یہ آیت نازل ہوئی کہ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ جب میل کرتے تم تو البتہ چکھاتے ہم تمھین ضِعْفَ الْحَيٰوةِ عذاب زندگانی کا یعنی دنیا مین وَضِعْفَ

الْمَمَاتِ اور عذاب موت کا یعنی آخرت مین ثُمَّ لَا تَجِدُ پھر نہ پاتے تم لَكَ اپنے واسطے عَلَيْنَا ہمپر عذاب دفع کرنے کو نَصِيْرًا۝ کوئی یار اور مددگار کہ اوسکے باعث اوس عذاب سے رہائی پاتے امام ثعلبی نے کہا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ یعنی الٰہی بمرد مجھو دار ما را بخود مگذار ما را بنفس لکھا ہی کہ مکّے کے کافرون نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخراج کے باب مین باہم مشورہ کیا اور اونکی راے اس بات پر قرار پائی کہ دشمنی مین اسقدر زیادتی کرنا چاہیے کہ حضرت کو ضرور بالضرور نکلجانا پڑے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ كَادُوْا اور بیشک چاہا اہل مکّے نے لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ کہ تجکو ہِلا دین عداوت مین کرکے مِنَ الْاَرْضِ مکّے کی زمین سے لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا تا کہ نکالدین تجھے اوس سے وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ اور جب ایسا ہو تو دیر نہ کرین خِلٰفَكَ پیچھے تیرے جانے سے اور بکرنے خلفک پڑھا ہی اِلَّا قَلِيْلًا۝ مگر تھوڑے دن اور ایسا ہی ہوا کہ ہجرت کے بعد تھوڑے دنون مین واقعۂ بدر پیش آیا اور کفار ہلاک ہوے اور ایک قول یہ ہی کہ یہود کو مدینۂ منورہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام پر حسد آیا بولے کہ اے ابو القاسم اگلے انبیا علیہم السلام زمین شام پر سمجھے اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمھاری تصدیق کرین تو چاہیے کہ ملک شام مین جا کر رہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک شام کے سفر کا قصد مصمم فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہود چاہتے ہین کہ زمین یثرب سے تجھے دور کھیدین اور اگر ایسا ہو تو تیرے بعد وہ بہت نہ رہینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فسخ عزیمت فرمائی اور تھوڑے ہی زمانے مین یہود کے قبیلے قتل اور جلا وطنی عذاب مین پڑے تو اس قول پر یہ آیت مدنی ہوتی ہی اور پہلے قول کے موافق مکی ہی پھر حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے سنت مقرر کردی ہی سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا سنت مقرر کرنا اون لوگون کے واسطے جنھیں بھیجا تھا ہمنے قَبْلَكَ قبل تیرے مِنْ رُّسُلِنَا اپنے رسولون مین سے اور وہ سنت اور عادت پیغمبرون کی تکذیب کے سبب سے اونکی امتون کی ہلاکت ہی وَلَا تَجِدُ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا۝ ہماری سنت مین کچھ تغییر و تبدیل اَقِمِ الصَّلٰوةَ قائم رکھ نماز لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ آفتاب ڈھلنے کے بعد اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ رات کی تاریکی تک آفتاب ڈھلنے کے بعد ظہر اور عصر کی نماز ہی اور رات کے اندھیرے تک مغرب اور عشا کی وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اور قائم رکھ فجر کی نماز اور نماز کو حق تعالی نے قرآن فرمایا اسواسطے کہ اوسمین قرآن کی قرأت فرض ہی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ بیشک نماز فجر کی كَانَ مَشْهُوْدًا۝ ہی دیکھی ہوئی یعنی دن رات کے ملائکہ اوسے دیکھتے ہین اور رات کے فرشتے اوسے نامۂ اعمال کے آخر مین لکھ لیتے ہین اور دن کے فرشتے اوسے دیکھتے ہین اور دن کے اعمالنامے کی ابتدا اوسی سے کرتے ہین وَمِنَ الَّيْلِ اور تھوڑی رات مین سے فَتَهَجَّدْ پس جاگ بِهٖ قرآن یعنی نماز کے ساتھ نَافِلَةً لَّكَ زیادتی ہی تیرے واسطے فرض نماز پر یا فضیلت ہی تیرے لیے اور بزرگی ہی خاص تیرے ہی واسطے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ چاہیے اور البتہ ایسا ہی ہوگا کہ رکھیگا تیرا خدا تجھے مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝ مقام پسندیدہ مین یعنی اوس مقام پر کہ وہان کھڑے ہونے والے کی سب تعریف کرنے والون نے تعریف کی ہوگی اور وہ مقام شفاعت ہی کہ اوس مقام پر سب اگلے پچھلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرینگے اور آپ سب پر مشرف ہونگے اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ قیامت کے دن حق تعالی حضرت صلی اللہ

ع

علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھالیگا اور لباب مین امیر المومنین حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مقام محمود کی تفسیر مین فرمایا کہ حق تعالی مجھے نزدیک کریگا اور عرش پر اپنے ساتھ بٹھالیگا اور حدیث شریف کی عبارت یہ ہی کہ
یُدْنِیْنِیْ اللّٰہُ فَیُقْعِدُنِیْ مَعَہٗ عَلَی الْعَرْشِ اور معیت کے وہی معنی کہتے ہین جو عندیت کے معنی اس آیت مین کہے ہین کہ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ
یعنی مراد منزلت ہی منزل نہین اور مقصود مکانت ہی مکان نہین امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ عرش پر اللہ جل شانہ کا قرار پکڑنا
اسطرح پر نہین ہی کہ اوسے چھو جائے تا کہ عرش اوسکا مکان ہو جائے بلکہ وہ اب بھی اوسی صفت پر ہی جسپر عرش پیدا کرنے کے
قبل تھا اسواسطے کہ ازل اور ابد مین وہ اپنی ذات سے قائم ہی تو حضرت محمد مصطفی علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کو عرش پر بٹھانا اوسے اپنی
ذات کی بہ نسبت یکسان ہی اور عرش پر بٹھلانے سے مقصود آنحضرت کی تعظیم اور تکریم ہی تبیین المعانی مین لکھا کہ مقام محمود عرش مین
ایک مقام ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی اوسکے سبب سے ظاہر کرینگے اور ایک قول یہ ہی کہ مقام محمود وہان ہی جہان
حضرت کے دست مبارک مین لواے حمد دینگے اور کوئی پیغمبر نہوگا حضرت آدم علیہ السلام ہون یا اونکے سوا اور کوئی حضرت ہی کے لوا
یعنی جھنڈے کے نیچے ہوگا بیت زہی زیر لواے و ولتش مانہم بیش آدم ومن دونہ تحت لواے مصطفی ست ؛ صاحب فتوحات
قدس سرہ نے لکھا ہی کہ مقام محمود ایک مقام ہی سب مقامون کا مرجع اور تمام اسمار الہی کا منظر کہ مقامون مین مختص ہی اور وہ حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خاص ہی اور دروازہ شفاعت کا اسی مقام پر کھلتا ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ
مقام محمود وہ اللہ ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام حق کے ساتھ اپنے نفس کے ساتھ نہین زبان اشارت سے مقام محمود ہی
شعر ای ذات تو در دو کون مقصود وجود ؛ نام تو محمد و مقامت محمود ؛ وَقُلْ رَّبِّ اور کہہ ای رب میرے اَدْخِلْنِیْ داخل کر
مجھے قبر مین مُدْخَلَ صِدْقٍ داخل کرنا اچھا بے ندامت وَّاَخْرِجْنِیْ اور نکال مجکو اوس سے مُخْرَجَ صِدْقٍ
نکالنا اچھا بزرگی کے ساتھ یا داخل کر مجکو مدینہ مین غنیمت پانے والا اور نکال مکے سے سلامت رہنے والا یا داخل کر مکے مین
فتح کے واسطے اور نکال وہان سے حنین کی طرف یا داخل کر بہشت مین اور نکال دنیا سے یا داخل کر دعوت نبوت مین اور
نکال عہدۂ تبلیغ رسالت سے وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ اور دے مجھے اپنے پاس سے سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝
حجت مدد دینے والی اور قوت اعانت کرنے والی وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ کہہ آیا حق یعنی دین اسلام وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اور ناچیز ہو گیا باطل یعنی شرک اور بعضون نے کہا ہی کہ حق قرآن ہی اور باطل شیطان جہان قرآن ظاہر ہوتا ہی شیطان چھپ جاتا ہی
مصرع دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند ؛ اِنَّ الْبَاطِلَ بیشک باطل کَانَ زَهُوْقًا ۝ ہی نیست ہوا اور ناچیز ہو گیا
امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ حق وہ ہی جو خدا کے واسطے ہو اور باطل وہ ہی جو اوسکے غیر کے لیے ہو صاحب تاویلات اس بات پر ہین
کہ حق وجود ثابت واجب ہی جل شانہ کہ ازلی اور ابدی ہی اور باطل وجود بشری امکانی ہی جو فنا اور زوال قبول کرنے والا ہی اور جب وجود حقانی
شعاعون کی چمکین ظاہر ہوتی ہین تو اوسکے مقابل مین وجود موہوم ممکن پراگندہ اور مضمحل ہو جاتا ہی نظم ہمہ ہر چہ ہستند ازان کمتر اند ؛ کہ با ہستیش
نام ہستی برند ؛ چو سلطان عزت علم برکشد ؛ جہان سر بجیب عدم درکشد ؛ وَنُنَزِّلُ اور اوتارتے ہین ہم مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن مین سے

مَا هُوَ شِفَاءٌ وہ چیز جو شفا ہی امراض کے واسطے جیسے فاتحہ یا آیات شفا یا شفا ہی جہل اور شبہے کی بیماری کے واسطے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ سبن کو بیانیہ رکھین یعنی تمام قرآن شفا ہی ظاہری باطنی جسمی ولی بیماریون کے واسطے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہی لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا مومنون کے واسطے کہ اوس سے نفع لیتے ہین وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اور نہین زیادہ کرتا ہی قرآن ظالمون کے واسطے اِلَّا خَسَارًا ○ مگر نقصان اور ہلاکت کہ تکذیب کرتے ہین اور اوسکا ایمان نہین لاتے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا اور جب نعمت بھیجتے ہین ہم عَلَى الْاِنْسَانِ آدمی پر صحت اور مالداری اور بیجوئی اَعْرَضَ موںھ پھیرتا ہی ہماری یاد سے اس سے کافر مراد ہین کہ جب خدا کتاب نازل کرکے اور رسول بھیجکر اونھین نعمت دیتا ہی یا اور ظاہری اور باطنی نعمتین عطا فرماتا ہی تو موںھ پھیرتے ہین وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ج اور اپنی ذات سے دور ہوتا ہی اور کنارہ کشی کرتا ہی یعنی تکبر اور بڑائی دکھاتا ہی اور راہ حق سے کنارے ہوجاتا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جب چھو جاتی ہی اوسے بیماری محتاجی دہشت تو كَانَ يَـُٔوْسًا ○ ہوتا ہی ناامید رحمت آلہی سے یعنی جاہل ہوتا ہی فضل بادشاہی سے اور مضبوط نہین رہتا کرم نامتناہی پر مگر مومن نعمت مین شکر کرتا ہی اور محنت مین راحت کی امید پر صبر کرتا ہی قُلْ كُلٌّ کہ کہ ہر ایک يَّعْمَلُ عمل کرتا ہی عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط ایسے طریقہ پر جو اوسکے حال کا شکل ہوتا ہی خیر و شر ہدایت اور ضلالت سے یعنی کافر تو نعمت مین موںھ پھیرتا ہی اور محنت سے مایوس ہوتا ہی اور مومن سکھ مین شکر اور دکھ مین صبر کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ شاکلہ طبیعت ہی یا عادت یا سنت یا دین یا مقدار قوت اور سب کے معنی اس طرف رجوع کرتے ہین بیت ہر کسے آن کند کز وسزد ✤ ہر کسے آن کند کز و شاید ✤ شبلی قدس سرہ سے لوگون نے پوچھا کہ کونسی آیت قرآن مجید مین ایسی ہی جسپر بڑی امید ہو فرمایا کہ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ لوگون نے کہا کہ اس آیت مین کیا امید ہی کہا کہ بندے سے جفا اور خطا ہوتی ہی اور جو کچھ اوسکی لئیمی کو سزاوار ہی اور خدا سے وفا اور عطا ظاہر ہوتی ہی اور جو کچھ اوسکی کریمی کے لائق ہی بیت از من گنہ آید و من آنم ✤ وز تو کرم آید و تو آنی ✤ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ پھر تمہارا رب خوب جانتا ہی بِمَنْ هُوَ اوس شخص کو کہ وہ اَهْدٰى سَبِيْلًا ع بہت ہدایت پر ہی اور صواب سے بہت نزدیک ہی یا دین اور مذہب کی جہت سے بہت نیک ہی لکھا ہی کہ عرب کے کفار جیسے نضر بن حارث اور اُبی بن خلف نے عتبہ بن ابی معیط کو مدینہ مین بھیجا کہ یثرب کے یہود سے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھین اون لوگون نے یہود سے ملاقات کرکے حضرت کی کیفیت بیان کی اور اونسے پوچھا کہ تم اس شخص کے باب مین کیا کہتے ہو یہود متعجب ہوکر بولے کہ ای عرب کے سردارو ہم جانتے ہین کہ ظہور پیغمبر کا زمانہ قریب آیا اور تمھاری باتون سے اوس نبی کی بو ہمارے دماغ مین آتی ہی تم اوس سے آزمائش کے طور پر پوچھو کہ مشرق اور مغرب کا طواف کسنے کیا اور جو دو جوان اگلے زمانے مین گم ہوگئے اونکا کیا حال ہی اور روح کیا چیز ہی اگر ان تینون باتون کا جواب دین یا ایک کا بھی جواب نہ دین تو جاننا کہ وہ پیغمبر نہین ہین اور اگر دو سوالون کا جواب دین اور روح کا حال نہ بیان کرین تو بیشک پیغمبر ہین وہ کافر مکہ معظمہ مین آئے اور مجلس منعقد کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسی مجلس مین تینون سوال کیے دو سوالون کا جواب آیا اور روح کے باب مین یہ آیت نازل ہوئی وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہین تجھسے عَنِ الرُّوْحِ ط روح کی کیفیت جس سے انسان کا بدن زندہ ہی قُلِ الرُّوْحُ

ع ۹

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ روح امر پروردگار سے ہی یعنی اون مخلوقات مین سے جو امر کن سے پیدا ہوے
بے مادہ اور وہ اون چیزون مین سے ہی جو خدا کے علم کے ساتھ مخصوص ہی اور اللہ جل شانہ کے سوا اوسے کوئی نہین جانتا
وَمَآ اُوْتِيْتُمْ اور نہین دیئے گئے ہو تم مِّنَ الْعِلْمِ علم مین سے اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑا سا علم الٰہی کی نسبت شیخ ابو مدین
مغربی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ یہ تھوڑا سا علم جو حق تعالی نے ہمکو دیا یہ ہماری ملک نہین بلکہ ہمارے پاس عاریت ہی اور ہم اوسمین سے
بہت علم کو نہین پہونچے ہین تو ہم ہمیشہ جاہل ہین اور جاہل کو علم کا دعوی نہین پہونچتا وَلَئِنْ شِئْنَا اور اگر ہم چاہین تو
لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ البتہ لیجائین اوس چیز کو کہ قرآن مین سے اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی کی ہی ہمنے تیری طرف یعنی سینون
اور ورقون مین سے ہم مٹا دین ثُمَّ لَا تَجِدُ پھر نہ پائے تو لَكَ اپنے واسطے بِهٖ ساتھ اوسکے یعنی یا رسول اللہ لیجانے کے بعد تم
نہ پاؤ گے عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝ ہمپر کوئی وکیل کہ اوسکو پھیر لے اور سینون اور ورقون مین پھیر لائے اِلَّا رَحْمَةً مگر رحمت ہی
مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے کہ اوسے باقی رکھتا ہی اور مٹاتا نہین اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ بیشک اوسکا فضل ہی
عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ تجھپر بڑا کہ اوسنے تمام اولاد آدم کا تمکو سردار کردیا اور رسولون کا خاتم کیا اور لواے حمد اور مقام محمود تمکو
عطا کیا اور قرآن تمپر بھیجا اور قرآن تمہاری امت مین باقی رکھیگا قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ
الْاِنْسُ اگر جمع ہون سب آدمی وَالْجِنُّ اور جن کہ تم ان سب کی طرف مبعوث ہو عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا اس بات پر کہ لائین بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ ساتھ مثل اس قرآن کے یعنی لائین اس قرآن کے مثل فصاحت بلاغت حسن نظم کمال معنی غیب کی خبر دینے مین تو
لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ نہ لائین اوسکے مثل ان صفتون مین باوصف اسکے کہ انمین بہت لوگ فصیح بلیغ ہین یہ آیت نضر بن حارث کے
جواب مین نازل ہوئی وہ کہتا تھا کہ لو نشاء لقلنا مثل ہذا یعنی اگر ہم چاہین تو اس قرآن کے مثل کہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ سب جن و
انس اس قرآن کے مثل نہین کہ سکتے وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ اگرچہ ہون بعضے اونکے لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ بعض کے پشت پناہ
اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور بیشک پھیر دیا ہمنے اور مکرر کیا ہمنے بہت تقریر کرنا لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے فِيْ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر نوع اور ہر قسم سے جیسے رغبت دلانا ڈرانا قصے خبرین جنت دوزخ کا
ذکر اور مثل اسکے فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ پھر انکار کیا بہت لوگون نے اور نہ چاہا اِلَّا كُفُوْرًا ۝ مگر ناشکری کو کہ انکار حق ہی
لکھا ہی کہ ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ ہوکر یہ بات کہی کہ ای محمد تم جانتے ہو کہ کوئی شہر ہمارے شہر سے
زیادہ تنگ اور کم پانی نہین ہی تو ان پہاڑون کو ہمارے گرد سے ہٹا کر دور کردو تا کہ زمین قابل زراعت کھل جاے اور ملک شام اور
عراق مین جیسی نہرین جاری ہین ویسی نہرین یہان بھی جاری ہو جائین کہ ہم لوگ خوب کھیتی کرین اور اپنے خدا سے کہو کہ تمہارے
دعوے کی تصدیق کے واسطے ملائکہ کو بھیجے اور تمھین چاندی سونے کے پہاڑ دے تا کہ فقیری سے بچو اور کہو کہ آسمان کو ہمارے سر پر گرائے
تا کہ ہم اوسکے عذاب سے تو آگاہ ہون اور ایسی ہی باتین سرکشی کی راہ سے بار بار کہتے اور جب قرآن کے اعجاز سے اونپر حجت اور
دلیل لازم کی گئی تو اونھون نے یہ نشانیان چاہین اور عبد اللہ بن امیہ مخزومی بولا کہ ای محمد ہم تمہارا ایمان نہ لائینگے جب تک

ایک سیڑھی لگا کر ہمارے سامنے آسمان پر نہ چڑھو اور ہم نہ دیکھ لیں اور آسمان پر سے ہمارے ہر ایک کے نام ایک ایک خط لاؤ اس مضمون کا
کہ تم پیغمبر ہو اور باوصف اسکے کہ تم یہ سب باتیں ہمیں کر دکھاؤ پھر بھی میں گمان کرتا ہوں کہ شاید تمہاری تصدیق میں نہ کرونگا تو
حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَقَالُوْا اور کہا قریش کے سرکشوں نے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ ہرگز ایمان نہ لائینگے ہم تیرا
حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا یہاں تک کہ جاری کرے ہمارے واسطے مِنَ الْاَرْضِ زمین سے یَنْۢبُوْعًا ۝ چشمے پانی سے لبریز کہ
ہرگز اوسکا پانی کمی نہ کرے اَوْ تَكُوْنَ لَكَ یا ہو تیرے واسطے جَنَّةٌ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ خرمے اور انگور کے درختوں
یعنی یہ درخت اوس باغ میں ہوں فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ پھر جاری کرے پانی کی نہریں خِلٰلَهَا اوسکے بیچ میں تَفْجِيْرًا ۝ جاری
کرکے اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ یا جب ڈال دے تو آسمان کو كَمَا زَعَمْتَ جیسا گمان کیا اور وعید سنائی تو نے کہ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ
كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ عَلَيْنَا ہم پر كِسَفًا ٹکڑے ٹکڑے اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ یا لا خدا کو وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور فرشتوں کو قَبِيْلًا ۝ لا
مقابلہ میں یعنی ظاہر میں ہمیں دکھا یا انھیں اپنی رسالت پر گواہ لا اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ یا ہو تیرے واسطے کوئی گھر مِّنْ
زُخْرُفٍ سونے کا کہ وہاں بیٹھے اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ یا چڑھ جا آسمان میں وَلَنْ نُّؤْمِنَ اور نہ ایمان لائینگے ہم لِرُقِيِّكَ
آسمان پر تیرے چڑھ جانے کا حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا جب تک کہ اوتار لا ہم پر كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ط کتاب کہ پڑھیں ہم اوسے اور
اوسمیں تیری تصدیق لکھی ہو قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ کہہ کہ پاک ہے میرا رب اس بات سے کہ اوس پر تحکم کریں یا اس بات سے کہ کسی کو
قدرت میں اوسکا شریک کریں جو کچھ تم طلب کرتے ہو اسپر اوسکے سوا اور کوئی قادر نہیں هَلْ كُنْتُ کیا ہوں میں یعنی نہیں ہوں میں
اِلَّا بَشَرًا مگر آدمی رَّسُوْلًا ۝ع سب رسولوں کی طرح اور اگلے سب رسولوں نے وہی معجزے ظاہر کیے جو اونکی قوم کے مناسب تھے
اور معجزات کا ظاہر ہونا حق تعالیٰ کی قدرت اور ارادے سے ہے رسولوں کے اختیار اور مشیت سے نہیں یہ اون کافروں کی باتوں کا
مجمل جواب ہے اور مفصل جواب متفرق آیتوں میں ہے جیسا اوپر گذرا کہ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِىْ قِرْطَاسٍ اور وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا اور
وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اور منع نہیں کیا لوگوں کو یعنی اہل مکہ کو اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا یہ کہ ایمان لائیں اِذْ جَآءَهُمُ
الْهُدٰٓى جسوقت آیا اونپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی بیان حق اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اونھوں نے اَبَعَثَ
اللّٰهُ کیا بھیجا اللہ نے بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ آدمی کو رسول یعنی اس بات نے اونکو ایمان سے باز رکھا اور منع کیا کہ بشریت
رسالت کو مانع ہے اور اونھوں نے اس بات میں خطا کی اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم انس و محبت کا سبب ہوتا ہے اور غیر جنس
ہونے سے باہم نفرت رہتی ہے تو رسول انھیں لوگوں کی جنس سے ہونا چاہیے جنکی طرف بھیجا جائے تاکہ انھیں فائدہ دے
اور وہ فائدہ لیں اور چونکہ کافر کہتے تھے کہ رسول فرشتہ ہونا چاہیے تو حق تعالیٰ اونکا شبہہ رد کرنے کو فرماتا ہے کہ قُلْ لَّوْ كَانَ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہوتے آدمی کی جگہ پر فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ زمین میں فرشتے کہ
آدمیوں کی طرح يَّمْشُوْنَ چلتے اپنے پاؤں سے مُطْمَئِنِّيْنَ قیام کرنے والے آرام لینے والے زمین میں تو
لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ ضرور بھیجتے ہم اونپر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ فرشتہ کو پیغمبر یعنی اونپر

ع ۹

اونھی کی جنس سے ہم رسول بھیجتے تاکہ جمع ہو سکتے اور ہدایت و تلقین پا سکتے اسواسطے کہ تعلیم دینے اور تعلیم پانے مین مناسبت اور جنسیت باہم شرط ہی چونکہ زمین پر آدمی رہتے ہین تو انپر آدمی ہی رسول آنا چاہیے **نظم** او بشر فرمود خود را مثلکم ٭ تا بجنس آیند و کم گردند گم ٭ زانکہ جنسیت عجائب جاذبیست ٭ جاذبش جنس ست ہر جا طالبیست ٭ اسباب مین لکھا ہی کہ کافرون نے کہا تمھاری رسالت کا گواہ کون ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ** کہ خدا کافی ہی **شَهِيْدًا** گواہ **بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ** میرے تمھارے درمیان خدا کی گواہی معجزہ ظاہر کرنا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر اسواسطے کہ معجزہ زبان حال سے ناطق ہی اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے رسول ہین تو معجزہ کی گواہی حق سبحانہ تعالی کے قول کے قائم مقام ہی کہ وہ اپنے دعوے مین سچے ہین **اِنَّهٗ كَانَ** بیشک خدا ہی **بِعِبَادِهٖ** اپنے بندون سے **خَبِيْرًا** خبردار کہ انکے پوشیدہ اسرار اور احوال جانتا ہی **بَصِيْرًا** ۝ دیکھنے والا کہ اونکے ظاہری اعمال اور اقوال دیکھتا ہی **وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ** اور جس کسی کو ہدایت کرتا ہی اللہ یعنی جسکی ہدایت کا حکم کرکے توفیق دیتا ہی **فَهُوَ الْمُهْتَدِ** تو وہ راہ پائے ہوے ہی **وَمَنْ يُّضْلِلْ** اور جس کسی کو گمراہ کرے یعنی جسکی گمراہی کا حکم کرے اور اوسے اوسکے حال پر چھوڑ دے **فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ** تو نپائیگا تو گمراہون کے واسطے **اَوْلِيَآءَ** دوست جو اونکی مدد کرین **مِنْ دُوْنِهٖ** خدا کے سوا **وَنَحْشُرُهُمْ** اور حشر کرینگے ہم اونھین **يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** قیامت کے روز **عَلٰى وُجُوْهِهِمْ** اونکے موہنون کے بل صحیحین مین انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے وارد ہی کہ مین نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ گمراہ اپنے موہنون کے بل کیونکر چلینگے آپ نے فرمایا کہ جو اونھین پانون کے بل چلاتا ہی وہ قادر ہی اس بات پر بھی کہ اونھین موہنون کے بل چلائے مگر اس موہنھ کے بل چلنے کی اصل یہ ہی کہ وہ دنیا مین اپنے موہنون کو ہمیل اور ذلت سے بچاتے تھے یعنی تکبر کرتے تھے **عُمْيًا** اور ہم حشر کرینگے اونھین اندھا یعنی وہ ایسی چیز نہ دیکھینگے جسکے سبب سے آنکھ روشن ہو جائے اسواسطے کہ دنیا مین قدرت کی نشانیون کو مشاہدہ نہین کرتے تھے **وَّبُكْمًا** اور گونگے یعنی وہ بات نہ کہینگے جو قبول ہو اسواسطے کہ دنیا مین حق بات نہ کہتے تھے **وَّصُمًّا** اور بہرے یعنی ایسی بات نہ سنینگے جس سے خوش ہون اس جہت سے کہ اس عالم مین حق بات نہ سنتے تھے **مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ** اونکی جگہ دوزخ ہی **كُلَّمَا خَبَتْ** جسوقت اونھین لگیگی آنچ دوزخ کی یعنی دوزخ کی آگ جب اونھین لپیٹیگی اور اونکے گوشت پوست کو جلا دیگی اور وہ کوئلے کے مثل ہو جائینگے تو دوزخ کی آگ بھی اوسی طرح بجھیگی جیسے دنیا کی آگ لکڑی جلنے کے بعد بجھتی ہی تو **زِدْنٰهُمْ** زیادہ کر دینگے ہم اونکے واسطے **سَعِيْرًا** ۝ آگ جلتی ہوئی یا جلا دینگے ہم آگ اسطرح پر کہ اونکی کھالین اور گوشت تبدیل کر دینگے تاکہ آگ پھر اونمین لپٹے **ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ** وہ عذاب اونکی جزا ہی **بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا** بسبب اسکے کہ اونھون نے کفر کیا **بِاٰيٰتِنَا** ہماری کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدق پر دلالت کرتی تھین کہ وہ اونکے معجزات ہین یا قرآن کی آیتین **وَقَالُوْٓا** اور وہ بولے کہ **ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا** کیا جسوقت ہو جائینگے ہم ہڈیان **وَّرُفَاتًا** اور خاک ریزہ ریزہ تو **ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ** کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے **خَلْقًا جَدِيْدًا** ۝ نئے پیدا ہوکر چونکہ وہ نئی پیدائش کے منکر تھے تو ہر ساعت مین سو بار جلائے جائینگے اور اونکا گوشت پوست اوسی دم

نصف

تازہ کر دیا جائیگا تاکہ خوب عذاب کھینچیں اَوَلَمْ یَرَوْا کیا وہ نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے کہ اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ اس بات کو کہ
جس خدا نے اپنی قدرت سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمان اور زمین اس بڑائی اور پھیلاوے کے ساتھ
نے اللہ قَادِرٌ قادر ہی عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے مِثْلَهُمْ اونھی کو دوبارہ نفس شی کو مثل کے ساتھ تعبیر
کرتے ہین جیسے مثلک لا تفعل کذا یعنی تجسا آدمی ایسا نہیں کرتا یعنی تو ایسا نہ کر تو حق تعالی نے فرمایا کہ جو چیز کے چیز پیدا
کرتا ہی وہ اس بات پر قادر ہو کہ پرانی چیز کو نئی پیدائش پھر دے وَجَعَلَ لَهُمْ اور بیشک خدا نے مقرر کی ہی اونکی فنا کے واسطے
اَجَلًا مدت کہ لَّا رَیْبَ فِیْهِ کچھ شک نہیں ہی اوسمین اور وہ موت کا وقت ہی یا اونکے دوبارہ پیدا ہونے کے واسطے ایک مدت مقرر
رکھی ہی کہ وہ قیامت ہی فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ پھر انکار کیا اور نہ چاہا ظالمون نے باوجود حق ظاہر ہونے کے اِلَّا کُفُوْرًا ۝
مگر انکار اور کفر بعث وحشر کا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ اگر تم مالک ہو جاؤ اور تصرف
کرو خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ خزانے میرے رب کی روزی کے جو وہ مخلوقات کو دیتا ہی تو اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ اوس وقت
ضرور پکڑ رکھتے ہو اور بخل کرتے خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ڈرتے محتاجی کے یا اس خوف کے مارے کہ خرچ کرنے سے مال کم ہو جائیگا
نادر وی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ اگر مخلوقات میں سے ایک بھی اللہ جل شانہ کی نعمتون کے خزانے کا مالک ہو جاے تو ہرگز اونکی
بخشش اللہ کی بخشش کے برابر نہوگی اس جہت سے کہ اوسمین سے کچھ تو اپنی ذات کے واسطے بھی لیگا اور اوسکے کم ہو جانے سے ڈریگا
اور حق تعالی اپنی بخشش میں ان دونون باتون سے منزہ ہی وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہی آدمی قَتُوْرًا ۝ ع بخیل اور رحم کرنے والا
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی اور بیشک ہمنے دیں موسی کو تِسْعَ اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ نو نشانیاں کھلی ہوئیں کہ وہ عصا تھا اور ید بیضا
اور کمی برس اور طوفان ٹیڑیان کلتیان مینڈک لہو پھلون کی کمی اور اوسکے سوا بھی کہا ہی جیسے دریا پھٹ جانا پانی جاری ہونا
بنی اسرائیل پر طور کا اوٹھانا قبطیون کا مال مٹا دینا اور موسی علیہ السلام کی زبان سے عقدہ کشائی ہونا ساحرون کی رسیان اور
عصون کو اونکے عصے کا نگلجانا اور اوسکے مثل اور وہ جو صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہی کہ دو یہودیون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ان نو نشانیون کو پوچھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ شرک اور خون ناحق نہ کرو زنا چوری سود خوری غمازی
جادو و بیاہی عورتون کو تہمت لگانے سے دور رہو جہاد سے نہ بھاگو تو اس حدیث میں آیات سے وہ احکام مراد ہین جو ہر ملت میں
ثابت اور نافذ تھے اور اسی واسطے آخر میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو یہود ہو تمہارے واسطے حکم خاص ہی کہ ہفتہ کے
دن فرمان کے حد سے نہ گذرو فَسْئَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ تو پوچھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل سے یعنی اونکے علماء
سے نشانیان تاکہ تمہارے قول کی سچائی منکرون پر ظاہر ہو جائے یا یہ کہ پوچھو یہود سے اِذْ جَآءَهُمْ جب آیا موسی اونکے پاس
تو فرعون اور اوسکے درمیان کیا گذری فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ تو کہا موسی علیہ السلام سے فرعون نے کہ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ
یٰمُوْسٰی بیشک مین گمان کرتا ہون تجھے اے موسی مَسْحُوْرًا ۝ جادو کیا ہوا اور تیری عقل خبط کر دی گئی قَالَ کہا موسی
علیہ السلام نے کہ لَقَدْ عَلِمْتَ بیشک تو جان چکا ہی اپنے دل میں اگرچہ زبان سے نہیں کہتا کہ بے شبہہ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ

نہین بھیجین یہ نو آیتین اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مگر آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے نے بَصَآئِرَ شرح
آیتین کھلی ہوئین کہ ہر ایک میری نبوت پر دلیل ہی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ اور یقینی جانتا ہون تجھے ای فرعون
مَثْبُوْرًا۝ ہلاک کیا گیا یا مغلوب یا ناقص العقل فَاَرَادَ پھر چاہا فرعون نے اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ یہ کہ اوبھارے اور بھگا دے
موسٰی کو اور اوسکی قوم کو مِّنَ الْاَرْضِ زمین مصر سے فَاَغْرَقْنٰهُ تو ڈبو دیا ہمنے اوسے وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا۝ اور جو
کوئی تھا اوسکے ساتھ سب کو وَّقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ اور کہا ہمنے فرعون کے غرق ہو جانے کے بعد لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
اولاد یعقوب کو کہ اسْكُنُوا الْاَرْضَ رہو اوس زمین پر جہان سے وہ تمکو نکالدینا چاہتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئے
وَعْدُ الْاٰخِرَةِ وعدہ آخرت کا جِئْنَا بِكُمْ لائینگے ہم اونھین اور تمکو میدان حشر مین لَفِیْفًا۝ جماعت باہم ملی ہوئی
پھر حکم کرینگے ہم تم لوگون مین سعیدون کو شقیون مین سے چھانٹ لینے اور تمیز کر دینے کا وَبِالْحَقِّ اور حق کے ساتھ اَنْزَلْنٰهُ
اوتارا ہمنے قرآن کو وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اور حق کے ساتھ اوترا وہ تبیان مین لکھا ہی کہ بے کا حرف بالحق مین علی کے معنی پر ہی
اور حق سے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مراد ہین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور مدارک مین لکھا ہی کہ محمد بن سماک
رحمہ اللہ تعالی بیمار تھے اونکا قارورہ ایک کافر طبیب کے پاس مین لیے جاتا تھا ایک مرد نہایت خوبصورت نیک سیر پاکیزہ
کپڑے پہنے میرے پاس آیا اور حال پوچھا مین نے کیفیت بیان کی وہ بولا کہ سبحان اللہ خدا کے دوست کے کام کے لیے خدا کے
دشمن سے مدد چاہتے ہو پھر جاؤ اور ابن سماک سے کہدو کہ جس مقام پر درد ہی وہان ہاتھ رکھے اور وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ پڑھے
یہ کہکر وہ مرد ہماری نظر سے غائب ہو گیا مین پھر آیا اور شیخ سے قصہ بیان کیا شیخ نے درد کے مقام پر ہاتھ رکھکر یہ الفاظ پڑھے
فوراً شفا حاصل ہو گئی اور لوگون نے کہا ہی کہ وہ مرد حضرت خضر علیہ السلام تھے بیت ز اثر حکمت الٰہی ست این ÷ کار طبیبان الٰہی است
این ÷ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا مطیعون کو
ثواب کی وَّنَذِیْرًا۝ اور ڈرانے والا گنہگارون کو عذاب سے سلمی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اوسے بشارت دینے والا جو مجھسے
مونھ پھیرے اور اوسے ڈرانے والا جو میری جانب متوجہ ہو یعنی بدکارون کو یہ بشارت دے کہ میری رحمت وسیع ہی اور بخشش کامل ہی
تاکہ میری درگاہ کی طرف متوجہ ہون اور نیک کام کرنے والون کو ڈراوے میرے قہر کی ہیبت اور جلال سے تاکہ وہ اپنے اعمال نیک پر اعتماد
نہ کرین وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ اور متفرق بھیجا ہی ہمنے قرآن یعنی آیت آیت اور سورہ سورہ کر کے لِتَقْرَاَهٗ تاکہ پڑھو تم ای
محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اوسے عَلَى النَّاسِ لوگون پر عَلٰى مُكْثٍ آہستگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اسواسطے کہ یہ طریقہ حفظ
کرنے کے واسطے بہت آسان ہی اور فہم سے بہت قریب ہی وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا۝ اور اوتارا ہمنے قرآن کو اوتارنا آہستہ آہستہ
یکبارگی نہین قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ کہہ لوگون سے کہ ایمان لاؤ قرآن کے ساتھ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا یا ایمان نہ لاؤ یہ حکم ہی تہدید کی
راہ سے یعنی اگر تم اوسکا ایمان لاؤگے تو اوسکے کمال مین کچھ نہ بڑھ جائیگا اور نہ ایمان لاؤگے تو اوسمین کچھ نقصان نہ آئیگا اِنَّ الَّذِیْنَ
بیشک جو لوگ اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہین علم مِنْ قَبْلِهٖٓ قرآن نازل ہونے کے قبل سے یعنی جو لوگ آسمانی کتابین پڑھے ہین

وقف لازم

اور وحی کی حقیقت پہچانتے ہین اور نبوت کی نشانیان معلوم کر چکے ہین جیسے ابن سلام اور اونکے تابع یہودی لوگ اور نجاشی اور اوسکے
مصاحب نصارٰی یا دین کے طالب جیسے سلمان اور ابوذر اور ورقہ بن نوفل اور اونکے مثل اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ جب پڑھا جاتا ہی
قرآن اونپر یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ گرتے ہین اپنی ٹھوڑیون کے بل یعنی مونہون کے بل سُجَّدًا ۙ سجدہ کرنیوالے امر
خدا کی تعظیم کے واسطے یا وہ وعدۂ الٰہی پورا ہونے کے شکر مین جو کتابون مین اونھون نے پڑھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رسول ہونگے اور قرآن شریف اونپر نازل ہوگا وَّ یَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کہ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ پاک ہی ہمارا رب وعدہ خلافی کرنے سے
اِنْ كَانَ بیشک ہی وَعْدُ رَبِّنَا وعدہ ہمارے رب کا لَمَفْعُوْلًا ۝ البتہ کیا ہوا یعنی ضرور وفا ہی وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ
اور گرتے ہین اپنے مونہون کے بل یعنی سجدہ مین ذقن اپنی ٹھوڑی کا ذکر اس جہت سے ہی کہ سجدہ کرنے والے کے چہرے مین جو
چیز پہلے زمین کی طرف جھکتی ہی وہ ٹھوڑی ہی مفسرون نے کہا ہی کہ پہلا سجدہ شکر کے واسطے ہی اور یہ سجدہ قرآن شریف کی نصیحتون کا
اثر قبول کرنے کی جہت سے تو خاص کر اس سجدہ مین فرمایا کہ یَبْكُوْنَ روتے ہین وَ یَزِیْدُهُمْ اور زیادہ کر دیتا ہی قرآن کا سننا اونکے
واسطے خُشُوْعًا ۩ عاجزی اور فروتنی کو قرآنی سجدون مین سے یہ چوتھا سجدہ ہی اور حضرت شیخ قدس سرہ نے اسے سجود العلما کہا ہی اور

سجدة

فرمایا کہ حقیقت مین یہ سجود تجلی ہی اسلیے کہ عاجزی تجلی الٰہی واقع ہونے سے ہوتی ہی تو عاجزی کی زیادتی تجلی کی زیادتی کی دلیل ہوتی ہی اور
اس تقدیر پر یہ سجود تجلی ہوگا اور سجدہ کرنے والے کو چاہیے کہ اس سجدہ کی برکت سے تجلی کے فیض سے بہرہ مند ہو اور اوسکا خشوع خضوع
زیادہ ہو جائے مثنوی لمعۂ نور تجلی از قدم ٭ بر حدوث افتد فرو ریزد زہم ٭ پس خضوع انجا زوال ہستی ست ٭ آن بلندی موجب این
پستی ست ٭ لکھا ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین کہتے یا اللہ یا رحمٰن تو مشرک لوگ طعن کرتے کہ محمد ہمکو تو دو خدا کی پرستش
منع کرتے ہین اور خود دو خداؤن کو پکارتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پکارو اللہ کو
اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ یا پکارو رحمٰن کو کہ یہ دونون لفظیں ایک ہی ذات پر بولی جاتی ہین اور دونون سے ایک ہی ذات مقصود ہی اور بعضے
مفسرون نے لکھا ہی کہ اہل کتاب نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ خدا نے توریت مین رحمٰن کا ذکر بہت کیا ہی اور تم اس
نام سے کم یاد کرتے ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ دونون نام بولنے کی خوبی مین برابر ہین اَیًّا مَّا تَدْعُوْا جسے پکارو برابر اور بہتر ہی اور اوس سے
حق تعالیٰ ہی کو تم پکارتے ہو فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ پس اوسکے واسطے تو بہت نام نیک ہین بعضے اوسکی صفات جلال پر
دلالت کرتے ہین بعضے صفات کمال پر ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نمازون مین چلا کر قرارت
کیا کرتے تھے جب ان کی نمازون مین مسجد الحرام کے اندر آپ قرارت کرتے تو مشرک لوگ ہنسی کھیل کرتے سیٹی بجاتے تکلیف پہونچانے مین
مشغول ہوتے تاکہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلطی ہو جائے اور آپ قرارت کرنا چھوڑ دین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ اور ظاہر نہ کر اپنی نماز مین قرارت یعنی چلا کر نہ پڑھو تاکہ مشرک لوگ ہنسی ٹھٹھا نہ کرین وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اور
نہ بہت آہستہ پڑھو اس قدر کہ جو تمہارے پیچھے نماز پڑھتے ہین وہ نہ سنین وَابْتَغِ اور ڈھونڈھو بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۝ درمیان
چلا کر اور آہستہ پڑھنے کے ایک راہ اسواسطے کہ راہ اوسط سب کامون مین خوب اور محبوب ہی لکھا ہی کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالی عنہ قرآن آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا سے مناجات کرتا ہون اور وہ میری حاجت جانتا ہی اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ قرآن شریف چلّا کر پڑھتے اور فرماتے کہ شیطان کو بھگاتا ہون اور سوتون کو جگاتا ہون جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ذرا آواز بلند کرو اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنی آواز ذرا پست کرو اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ یارسول اللہ نہ سب نمازون مین چلّا کر قرارت کیا کرو نہ سب مین آہستہ ان دونون صورتون مین ایک راہ اوسط نکال لو یعنی دن کی نمازون مین آہستہ پڑھنا ہی اور رات کی نمازون مین چلّا کر **وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ** اور کہ تعریف خدا کے واسطے ہی **الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ** وہ خدا جسنے نہین پیدا کر لیا **وَلَدًا** کوئی فرزند یہ یہود و نصارا اور بت پرستون کی رد ہی کہ حق تعالی کے واسطے فرزند ثابت کرتے تھے **وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ** اور نہین ہی اوسکے واسطے **شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ** کوئی شریک بادشاہی مین یہ مشرکون کی رد ہی کہ بتون کو بادشاہی مین خدا کا شریک کہتے تھے **وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ** اور نہین ہی اوسکے واسطے **وَلِيٌّ** کوئی دوست **مِّنَ الذُّلِّ** ذلت کی راہ سے کہ وہ رکھتا ہو تاکہ دوست کے سبب سے عزت دار ہو جائے علم الہدی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ حق تعالی اسواسطے دوست نہین کرتا کہ اوسکی مدد کے باعث خود ذلت سے عزت کو پہونچے بلکہ اسواسطے دوست کر لیتا ہی کہ اپنی مہربانی سے اوسے ذلت کی پستی سے عزت کی بلندی پر پہونچا دے **وَكَبِّرْهُ** اور تعظیم کر اوسکی **تَكْبِيرًا** تعظیم کرکے یعنی وصف کرنے والون کے وصف اور عارفون کی معرفت سے بڑھکر حق تعالی کو جان **نظم** فکرہا عاجز ست ز اوصافش ٭ عقلہا ہرزہ میز ند لافش ٭ عقل عقل ست و جانِ جان ست او ٭ آن کزان برترست آن ست او ٭ اور بعضون نے کہا ہی کہ کبّرہ کے معنی یہ ہین کہ اللّٰہ اکبر کہہ ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہی کہ بندہ کو اللہ اکبر کہنا دنیا سے اور جو کچھ دنیا مین ہی سب سے بہتر ہی اس سورت کی آخری اس آیت کو آیۃ العز یعنی عزت کی آیت کہتے ہین حضرت عبد المطلب کی اولاد مین جو لڑکا باتین کرنے لگتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے یہ آیہ کریمہ سکھاتے فقط اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا

ع ۱۲ / ۱۱

آیاتها ۱۱۰ ۔ رکوعاتها ۱۲ ۔ کلماتها ۔ حروفها

وَهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ ایک سو دس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ کہف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حمد و ثنا اللہ کے واسطے ہی **الَّذِيْ اَنْزَلَ** جسنے نازل کیا **عَلٰى عَبْدِهِ** اپنے بندے پر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر **الْكِتٰبَ** قرآن قرآن اوتارنے پر حمد کے استحقاق کا مترتب ہونا اس بات کی تنبیہ ہی کہ خدا نے جو نعمتین اپنے بندون کو عطا فرمائین اون سب نعمتون سے بڑی نعمت قرآن مجید ہی **وَلَمْ يَجْعَلْ** اور نہین رکھی **لَّهٗ** اوسمین **عِوَجًا** کچھ کجی لفظ کے اختلاف اور معنی کے تفاوت کی وجہ سے یا کچھ عدول حق سے باطل کی طرف اور کر دیا قرآن کو **قَيِّمًا** راست یعنی معتدل بے افراط اور بے تفریط یا ایسا کہ اوسپر اعتماد کیا گیا ہی اور اوسکی طرف رجوع کیجاتی ہی یا بندون کی مصلحتون کے ساتھ قائم تاویلات مین لکھا ہی کہ لہٗ کی ضمیر عبد کی طرف پھرتی ہی اور معنی یہ ہین کہ

اپنے بندے کو اپنے سوا اور کسی کی طرف میلان نہین دیا اور سب حالون مین مستقیم کیا لِّیُنذِرَ تاکہ ڈراوین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن
بَأْسًا شَدِيدًا عذاب سخت سے کہ ہلاکت ہی یا دوزخ کا عذاب یا عقوبت ایسا عذاب کہ صادر ہوا ہی مِّن لَّدُنْهُ خدا کے پاس سے
کہ وہی عذاب کرنے والا ہی اوسکے سوا اور کوئی نہین وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ اور تاکہ خوشخبری دیوین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن مجید
ایمان والون کو الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ جو کرتے ہین کام نیک کہ أَنَّ لَهُمْ اونکے واسطے ہی أَجْرًا حَسَنًا اجر نیک
یعنی پسندیدہ اور پورا مَّاكِثِينَ حال یہ ہی کہ وہ رہنے والے ہونگے فِيهِ اوس اجر مین أَبَدًا ہمیشہ بے انقطاع اور بے انتقال
سلمی قدس سرہ نے لکھا ہی کہ عمل صالح وہ ہی کہ اللہ ہی کے واسطے ہو اور نیک اجر وہی جو لقائے الٰہی کو مانع نہو وَيُنذِرَ
الَّذِينَ اور ڈراوے اون لوگون کو جنھون نے نادانی کی راہ سے قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ کہا کہ پیدا کر لیا ہی خدا نے وَلَدًا
فرزند اور یہ بات کہنے والے یہود و نصارا اور بنو ملیح ہین مَّا لَهُم نہین ان کہنے والون کو بِهِ فرزندون کا یا اس بات کا جو وہ
کہتے ہین مِنْ عِلْمٍ کچھ علم بلکہ جھوٹا وہم کر کے یہ بات کہتے ہین وَلَا لِآبَائِهِمْ اور نہ علم تھا اونکے باپ دادا کو اس بات مین
اگر یہ اونکی تقلید کرتے ہین کَبُرَتْ كَلِمَةً بڑی بات ہی جو جرات کی روسے تَخْرُجُ نکلتی ہی مِنْ أَفْوَاهِهِمْ اونکے
مونہون سے کافرون کی اور باتون کی بہ نسبت یہ بات حق تعالیٰ نے بہت بڑی کر کے بیان فرمائی اسواسطے کہ یہ ایک بات ان بڑی باتون کو
شامل ہی کہ معاذ اللہ حق تعالیٰ کا شریک دوسرا ہی اور خدا محتاج ہی اور حدوث کی صفتین اوسمین پائی جاتی ہین إِن يَقُولُونَ
نہین کہتے ہین وہ إِلَّا كَذِبًا مگر جھوٹ لیکن بڑا جھوٹ ہی اوسکے سبب سے قریب ہی کہ زمین آسمان پھٹجاوے اور پہاڑ اپنی
جگہون سے ہٹجاوین تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یہ باتین سنکر رنجیدہ ہوتے اور اون کافرون کے ایمان کی امید نہ تھی قریب تھا کہ منقطع ہو جاوے حق تعالیٰ نے
آپکے دل مبارک کی تسلی کے واسطے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ پھر مگر تو بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ہلاک کرنے والا ہی اپنی جان عَلَىٰ
آثَارِهِمْ اونکے پھر جانے کے بعد تیرے یا وہ تجسے انکار کرتے ہین اوسکے بعد یعنی اپنا اور اونکا کام آسان کرو اور اپنے دل
سے غم و رنج نلاؤ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا اگر وہ ایمان نلائین بِهَٰذَا الْحَدِيثِ اس بات کا یعنی قرآن کا اور اونکے کفر و
عصیان کے پیچھے تم اپنے کو ہلاک نکرو أَسَفًا غم کے مارے یا بے صبری یا حسرت یا غصہ کر کے إِنَّا جَعَلْنَا بیشک ہمنے کر دیا
مَا عَلَى الْأَرْضِ اوس چیز کو جو زمین پر ہی کھان درخت حیوان زِينَةً لَّهَا زینت اہل زمین کے واسطے محقق لوگ اس
بات پر ہین کہ ما معنی مین من کے ہی اور اوس سے انبیا علیہم السلام مراد ہین یا علما یا حافظ لوگ کہ زمین کی زینت یہی لوگ ہین
اور بعضون نے کہا ہی کہ مردان خدا زمین کی زینت ہین اسواسطے کہ عالم کا قیام اونھی کی ذات اور ہستی سے بندھا ہی
بیت روے زمین بہ طلعت ایشان منور است ✽ چون آسمان بزہرہ و خورشید و مشتری ✽ اور بعضون نے کہا ہی کہ ما علی الارض سے
وہ خواہش کی چیزین مراد ہین جو حرام ہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ ہمنے اونھین خلق کی آرائش بنایا ہی یعنی لوگون کی
آنکھون مین آراستہ کر دیا ہی لِنَبْلُوَهُمْ تاکہ آزمائین ہم اونھین یعنی آزمانے والون کا ایسا معاملہ کرین تاکہ یہ بات

ظاہر ہو جائے کہ اَیُّھُمْ اونمین سے کون اَحْسَنُ بہت نیک ہی عَمَلًا ۝ عمل کی راہ سے یعنی کون شخص ہی جو ان حرام چیزون کو ترک کرے وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ اور بیشک ہم کر دینے والے ہین مَا عَلَیْھَا اوس چیز کو جو زمین پر ہی پہاڑ درخت مکان صَعِیْدًا جُرُزًا ۝ زمین بنجر بے گھاس یعنی آخر کو ہم یہ عمارتین خراب کر دینگے تو اوس سے دل نہ لگاؤ اور اوسکی ناپائدار زینت پر فریفتہ نہو جاؤ مثنوی جہان از رنگ و بو سازد اسیرت ٭ و لے نزدیک ارباب بصیرت ٭ نہ رنگ دلکشش را اعتبار یست ٭ نہ بوے دلفریبش را مدار یست ٭ لکھا ہی کہ یہودیون نے جب قریش کو تین سوال سکھا دیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو تو وہ آپس مین کہنے لگے کہ جوانون کا قصہ بہت عجیب ہی اور محمد اوسکا جواب دے سکین تو اونسے عجب ہی حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اَمْ حَسِبْتَ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین کہ کیا گمان کرتے ہو تم اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ یہ کہ اصحاب کہف و رقیم کہ تین سو نو برس سوتے رہے كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ ہماری قدرت کی آیتون مین سے عجیب چیز یعنی زمین آسمان پیدا کرنے مین ہماری قدرت کی جو نشانیان ہین اونمین انکا قصہ ایسا کچھ عجیب و غریب نہین ہی کہف سے وہ غار چیرم مراد ہی جو تباخلوس پہاڑ مین ہی اور یہ پہاڑ شہر افسوس کے حوالی مین ہی اور یہ شہر دقیانوس کا دار السلطنت تھا اور رقیم انکے گانو کا نام ہی یا ایک میدان کا کہ وہین تباخلوس پہاڑ مین ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک تختی سیسے کی تھی یا ایک پتھر کہ اصحاب کہف کے نام اوسپر کھود کے غار کے مونھ پر لٹکائے تھے ایک حدیث مرفوع مین ہی کہ اصحاب رقیم تین آدمی تھے کہ مینھ کے خوف سے پہاڑ کے ایک غار مین اونھون نے پناہ لی تھی اور پتھر کا ایک ٹکڑا غار کے مونھ پر پھٹ پڑا تھا اور وہ تینون آدمی غار مین بند ہو گئے تھے ہر ایک نے ایک نیک کام کو اپنا وسیلہ کیا کہ یا اللہ اسکی برکت سے ہمین نجات دے جیسے مزدور کی پوری مزدوری دینا خواہش نفسانی کی مخالفت کرنا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا جب ایسے کامون کے وسیلے سے اونھون نے نجات مانگی حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی پتھر غار کے مونھ پر سے ہٹا اونھون نے نجات پائی اور اصحاب کہف کے باب مین مختلف قول ہین مگر اس ترجمہ مین وہی قول مذکور ہوتا ہی جو بہت صحیح اور مشہور ہی لکھا ہی کہ دقیانوس ممالک روم کو تسخیر کرتے وقت جب شہر افسوس مین پہونچا تو وہان ایک ہیکل بنایا جن بتون کی وہ عبادت کرتا تھا شہر والون کو حکم دیا کہ تم سب بھی انکی پرستش کرو جسنے اوسکا حکم مانا نجات پائی اور جسنے نہ مانا اوسپر آفت آئی اور قتل پر قتل کیا گیا چھ نوجوان خداپرست بزرگزادے اوس شہر کے رہنے والے ایک گوشے مین بیٹھ رہے عبادت اور دعا مین مشغول ہوے جناب الٰہی مین عرض کی ہمین اس ظالم کے ظلم سے بچا غرض کہ انکا حال بھی دقیانوس کے گوش گذار ہوا اوسنے حکم کیا کہ حاضر کرو حاضر ہوے نہایت دھمکیان دین مگر اونھون نے توحید کا طریقہ نہ چھوڑا راہ توحید پر ثابت قدم رہے ہرگز اوسکا حکم نہ مانا پس دقیانوس نے حکم دیا کہ انکے کپڑے اور زیور اوتار دو اوتار لیے گئے پھر بولا کہ تم ابھی نوجوان ہو مین نے تمکو دو تین دن کی مہلت دی تم اپنے کام مین غور و تامل کر دو اور دیکھو تمھاری بہتری میری یہ بات ماننے مین ہی یا نہ ماننے مین پھر اوس شہر سے اور کسی موضع کی طرف متوجہ ہوا اون نوجوانون نے اوسکا چلا جانا غنیمت جانکر اپنے امر مین باہم مشورہ کیا اونھون کی راے یہی قرار پائی کہ یہان سے بھاگ چلو ہر ایک اپنے باپ کے گھر سے تھوڑا تھوڑا مال خرچ راہ کے واسطے لایا اور ایک پہاڑ جو اوس شہر کے قریب تھا اوس طرف چل نکلے راہ مین ایک چرواہا

انکے پاس جا پہونچا اور انکے دین میں داخل ہوا اور انکے ساتھ ہولیا چرواہے کا کتا بھی انکے پیچھے پیچھے دوڑتا چلا ہر چند اوسے ہانکا او
پیچھا نہ چھوڑا حق تعالی نے اوسے بات کرنے کی قوت دی وہ بولا کہ تم مجھسے نہ ڈرو اسواسطے کہ مین خدا کے دوستون کو دوست رکھتا ہون تم
آرام سے سوو مین تمھاری پاسبانی کرون جب پہاڑ کے پاس پہونچے تو چرواہا بولا کہ مین اس پہاڑ مین ایک غار جانتا ہون کہ اوسمین چھپ رہ
سکتے ہین متفق ہوکر سب غار کی طرف پھرے اونکے پھرنے کی خبر حق تعالی اسطرح دیتا ہی اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اور یاد کر وا ی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پھرے جوان لوگ اور جا پہونچے اِلَى الْكَهْفِ غار حیرم تک فَقَالُوْا تو بولے رَبَّنَآ اٰتِنَا اے رب ہمارے
دے ہمین مِنْ لَّدُنْكَ اپنے پاس سے رَحْمَةً رحمت یعنی مغفرت یا روزی یا امن دشمن سے وَّهَيِّئْ لَنَا اور مہیا کردے ہمارے
واسطے مِنْ اَمْرِنَا ہمارے کام مین سے کہ وہ کفار کی مفارقت ہی رَشَدًا راستی اور بھلائی فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ
پھر رکھدیا ہمنے اونکے کان پر ایک پردہ کہ کسی کی بات نہ سنین یعنی ہمنے اونھین سُلا دیا فِي الْكَهْفِ غار مین سِنِيْنَ عَدَدًا
کئی برس عدد والے یعنی گنے ہوے ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ پھر اوٹھایا ہمنے یعنی جگایا ہمنے اونھین لِنَعْلَمَ تاکہ دیکھین ہم جو کچھ اپنے علم
ازلی سے ہمنے جانا ہی یعنی تاکہ ہمارے بندے جان جائین کہ اس قصے مین اَيُّ الْحِزْبَيْنِ کون دو گروہون مین سے مردہ ہو دو
مضار این یا مومن و کافر یا اگلے پچھلے اور ہر تقدیر معلوم ہوجائے کہ کون انمین سے اَحْصٰى گنتی بہت یاد رکھنے والا ہی لِمَا لَبِثُوْٓا
اَمَدًا ع اوس مدت کے اندازکو جتنی مدت وہ غار مین رہے تھے یعنی تاکہ معلوم ہوجائے کہ اونکے رہنے کا زمانہ کس گروہ نے یاد
رکھا ہی اور کسکا شمار بہت صحیح ہی نَحْنُ نَقُصُّ ہم قصہ کہتے ہین یعنی پڑھتے ہین عَلَيْكَ تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَبَاَهُمْ
اونکی خبر بِالْحَقِّ ساتھ سچائی کے اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ بیشک وہ جوان تھے کہ صدق کی روسے اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ ایمان لائے
اپنے رب کا وَزِدْنٰهُمْ اور زیادہ کردی ہمنے اونکو هُدًى ہدایت یعنی ثبات اور یقین وَّرَبَطْنَا اور باندھا ہمنے عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر یعنی اونکے دل مضبوط کردیے اور حق ظاہر کرنے کی قوت دیدی اور جرأت عطا کی کہ اونھون نے دقیانوس کی
بات رد کردی اِذْ قَامُوْا جب کھڑے ہوئے اوسکے سامنے اور اوسنے انھین بت پوجنے کا حکم دیا فَقَالُوْا تو وہ بولے رَبُّنَا ہمارا رب
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہی آسمانون اور زمینون کا لَنْ نَّدْعُوَا ہرگز نہ پوجین گے ہم مِنْ دُوْنِهٖٓ
اوسکے سوا اِلٰهًا کسی معبود کو لَقَدْ قُلْنَآ قسم خدا کی کہ کہا ہو ہمنے اِذًا اوس وقت جب دوسرے کو ہم پوجین شَطَطًا بات
باطل اور جھوٹ هٰٓؤُلَاۤءِ قَوْمُنَا یہ گروہ جو ہمارے ہم نسب لوگ ہین یعنی شہر افسوس کا رہنے والا ایک گروہ اتَّخَذُوْا انہون نے بنائین
اون لوگون نے دقیانوس کی دھمکی اور قتل کے خوف سے مِنْ دُوْنِهٖٓ خداے برحق کے سوا اٰلِهَةً اور بہت سے خدا جو باطل ہین
لَوْلَا يَاْتُوْنَ کیون نہین لاتے کافر عَلَيْهِمْ بتون کی پرستش پر اور اس بات پر کہ وہ عبادت کے مستحق ہین بِسُلْطٰنٍ
بَيِّنٍ دلیل کھلی ہوئی یعنی دقیانوس دھمکا کر لوگون کو بت پرستی کی تکلیف دیتا تھا دلیل کے ساتھ نہین فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون ہی
بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اوس سے جسنے افترا کیا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ کہ اوسکی طرف شریکون کو منسوب کرتا ہی
اور اس سے قبل ذکر ہوچکا ہی کہ دقیانوس نے گفتگو کے بعد انھین مہلت دی اور یہ لوگ بھاگے پس اثناے راہ مین الملخا اسکے

ع ۱۴

سردار نے اونسے کہا کہ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ اور جب تم ایک کنارے ہو گئے مشرکون سے اور اونسے دوری اختیار کی وَمَا يَعْبُدُوْنَ اور اوس چیز سے جو وہ پوجتے ہین یعنی سب کو چھوڑا اِلَّا اللّٰهَ مگر اللہ کو وہ کافر خدا کو معبود جانتے تھے اور بتون کو عبادت مین شریک کرتے تھے املیخا نے اونسے یہ بات کہی کہ جب تم اونسے اور اونکے معبودون سے الگ ہو گئے فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ تو پھر غار کی طرف اور اوسمین جگہہ پکڑو يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ کہ پھیلا وے تمھارے واسطے تمھارا رب اور زیادہ کرے تمھارے لیے مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اپنی رحمت دونون جہان مین وَيُهَيِّئْ لَكُمْ اور تیار کر دے تمھارے واسطے مِّنْ اَمْرِكُمْ تمھارے کام مین سے مِّرْفَقًا۝ وہ چیز جس سے تم نفع لو دین دنیا مین لکھا ہو کہ وہ جوان متفق ہو کر پہاڑ پر چڑھے اور چرواہا اونھین غار مین لیگیا جب غار مین وہ سب ٹھہرے تو حق تعالیٰ نے نیند کو اونپر مسلط کر دیا وہین سو گئے اور دقیانوس دو تین روز کے بعد شہر افسوس مین پھر آیا اور ان جوانون کا حال پوچھا جب سُنا کہ وہ بھاگ گئے تو اونکے باپون کو بُلا کر حکم دیا کہ اپنے بیٹون کو حاضر کرو وہ بولے ای بادشاہ وہ ہمارا مال لیکر اس پہاڑ مین چھپ رہے ہین دقیانوس ایک گروہ لیکر وہان پہونچا اور اونھین اوس غار مین دیکھا کہ تکیہ لگائے ہین سمجھا کہ جاگتے ہین حکم دیا کہ غار کا مونھ پتھر سے بند کر دو کہ یہ سب یہین مر جائین غار کا مونھ خوب بند کر دیا گیا اور دقیانوس کے مقربون مین سے دو ایماندارون نے اون جوانون کا حال پتھر کی ایک تختی پر کھود کر غار کی دیوار مین جڑ دیا کہ شاید کبھی کوئی یہان آئے تو انکے حال سے خبر پائے اور اونکا غار جنوب پہاڑ کے کس طرف تھا تو آفتاب طلوع اور غروب کے وقت اوسکے دونون طرف جھکتا تھا اور اوسکی عفونت تحلیل کر کے ہوا کو اعتدال کے ساتھ پھیرلاتا اور غار کے اندر اوسکی تابش اور تپش نہ جاتی تاکہ اونکے رنگ اور جسم کو متغیر اور اونکے کپڑون کو خراب نہ کرے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَتَرَى الشَّمْسَ اور دیکھتا ہی تو ای دیکھنے والے آفتاب کو اِذَا طَلَعَتْ جب کہ وہ طلوع کرتا ہی تو تَّزٰوَرُ جھک جاتا ہی عَنْ كَهْفِهِمْ اونکے غار سے ذَاتَ الْيَمِيْنِ داہنی طرف اسواسطے کہ غار کا مونھ قطب شمالی کے سامنے واقع ہوا تھا وَاِذَا غَرَبَتْ اور جب غروب ہوتا ہی تو تَّقْرِضُهُمْ کترا جاتا ہی اونسے اور پھرتا ہی ذَاتَ الشِّمَالِ بائین طرف وَهُمْ اور وہ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ کشادگی مین ہین غار کی یعنی اوسکے وسط مین ہین اس طرح پر کہ ہوا کی روح اونھین پہونچتی ہی اور غار کی تعفن سے بچے ہین ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہ انکی خبر قدرت الٰہی کی دلیلون مین سے ہی مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ جسے اللہ ہدایت کرتا ہی اپنی توفیق سے فَهُوَ الْمُهْتَدِ تو وہ راہ پائے ہوئے ہی فلاح کی وَمَنْ يُّضْلِلْ اور جسے چھوڑ دیتا ہی فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ تو ہرگز نہ پائیگا تو اوسکے واسطے وَلِيًّا مُّرْشِدًا۝ کوئی دوست سیدھی راہ دکھانے والا وَتَحْسَبُهُمْ اور گمان کرتا ہی تو اونکو اَيْقَاظًا جاگتے اسواسطے کہ اونکی آنکھین کھلی رہتی ہین وَّهُمْ رُقُوْدٌ وہ حال آنکہ وہ سوتے ہین کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ یہ حال طریقت کے جوانمردون کے کام کا نمونہ ہی جب اونکے ظاہر کو دیکھیے تو معلوم ہوتا ہی کہ اعمال کے میدان مین جلوہ کیے ہوئے ہین اور جب اونکے باطن کو دریافت کیجیے تو دکھائی دیتا ہی کہ خداے ذوالجلال کی مہربانی کے باغ مین بالکل فارغ البال ہین باطن مین مست ظاہر مین ہوشیار ہین ع دل بایار دوست بکار ہین ؎ بیت ظاہرے با ہمہ دوان در ساختہ ٭ باطنے از جملہ وا پرداختہ ٭ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ اصحاب کہف ہر چھ مہینے مین ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پھیر دیتے ہین تاکہ زمین سے جو اونکا بدن ملا ہوا ہی اوسے زمین گلا نہ دے

اور بعضون نے کہا ہی کہ ہر سال عاشورہ کے دن اونکی کروٹ بدل دیتے ہین تو بہر تقدیر اونکی کروٹ بدلنا ثابت ہی جیسا خود حق تعالی نے
فرمایا ہی کہ وَنُقَلِّبُهُمْ اور پھیر دیتے ہین ہم اونکو یعنی ملائکہ ہمارے حکم سے اونھین پھیر دیتے ہین ذَاتَ الْيَمِينِ دہنے ہاتھ کی طرف
وَذَاتَ الشِّمَالِ اور بائین ہاتھ کی جانب وَكَلْبُهُمْ اور اونکا کتا بَاسِطٌ پھیلائے ہوئے ذِرَاعَيْهِ اپنے دونو ہاتھ بِالْوَصِيدِ
غار کے سامنے کی طرف یا اوسکی چوکھٹ پر اور وہ زرد کتا تھا یا لال یا ٹیالا اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ اوسکا سر سرخ تھا اور پیٹھ کالی اور
پیٹ سفید اور دُم ابلق اور اوسکا نام قطمیر یا قطفیر یا قطمور یا حمران یا زیان یا [illegible] اور امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین لکھا ہی کہ جو کوئی
[illegible] مین حضرت نوح علیہ السلام پر درود بھیجے اوسے بچھو سے ضرر نہو پہنچے اور جو کوئی یہ کلمات کہ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ
لکھکر اپنے پاس رکھے کتے سے ضرر نہ پائے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ اگر اطلاع پائے تو اونپر اور دیکھے اونھین تو لَوَلَّيْتَ
ضرور موڑھ پھیر مِنْهُمْ اونسے فِرَارًا بھاگکر وَلَمُلِئْتَ اور البتہ بھر دیا جائے تو مِنْهُمْ رُعْبًا اونسے ڈر یعنی تیرا
دل اونکے ڈر سے بھر دین اس سے مراد یہ ہی کہ کسی کو یہ طاقت نہین کہ اونکو دیکھ سکے اس ہیبت سے کہ اونکی آنکھین کھلی ہوئی ہین اور اونکے
بال اور ناخن بڑھ گئے ہین اور اندھیرے بھیانک مکان مین ہین یہ خطاب جو مذکور ہوے بظاہر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
طرف ہین اور مراد اور لوگ ہین غرضکہ دقیانوس جب غار کا موڑھ اونکے واسطے خوب مضبوط بند کرکے پھرا اور دار السلطنۃ مین پہنچا تو
تھوڑے سے ہی زمانے مین موت کی آندھی نے اوسکی حیات کی عمارت گرا دی یعنی وہ کافر مرگیا اور وہ سب ملک و مال جاہ و جلال پراگندہ ہوا
بیت وے چند شمر دونا چیز شد + زمانہ بخندید کین نیز شد + اوسکے بعد اوس ملک مین اور کئی مالکون نے تصرف کیا یہانتک
کہ بادشاہ صالح تندروس کی نوبت پہونچی اور بعضے تندروسیش کہتے ہین اور وہ ایک مرد ایماندار خدا ترس تھا اوسکے زمانہ کے اکثر لوگون کو حشر
جسم مین شبہہ ہوا ہر چند بادشاہ نے نصیحت کی کچھ فائدہ نہوا حق تعالی نے چاہا کہ جسم کے حشر پر کوئی دلیل اونھین دکھائے تو اصحاب کہف کو
خواب سے بیدار کیا جیسا کہ فرمایا ہی وَكَذَٰلِكَ اور جسطرح اونھین ہمنے سلا دیا تھا اوسی طرح بَعَثْنَاهُمْ اوٹھایا ہمنے کمال قدرت کے
ساتھ اور جگایا ہمنے تو بہت زمانہ گذرنے سے نہ اونکے جسم مین تغیر آیا تھا اور نہ اونکے کپڑے پورانے ہوے اور گلے تھے اونھین ہمنے
سلایا تھا حکمت کے ساتھ اور جگایا قدرت کے ساتھ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ تاکہ سوال کرین ایک دوسرے سے اور اپنا حال پہچانین اور
ہمارے کمال قدرت کے باب مین اونکا یقین زیادہ ہو قَالَ قَائِلٌ کہا ایک کہنے والے نے مِنْهُمْ اونمین سے یعنی مکسلمینا نے جو سن مین سب سے
زیادہ تھا کہ كَمْ لَبِثْتُمْ کتنی دیر رہے تم اس غار مین اونکا مقصود یہ تھا کہ رہنے کی مدت دریافت کرکے جو نمازین فوت ہوئی ہین
قضا کرین وہ صبح کے وقت غار مین آئے تھے اب جو اونھون نے دیکھا تو چاشت کا وقت تھا تو قَالُوا لَبِثْنَا وہ بولے کہ رہے ہم یہان
يَوْمًا ایک دن اگر کل سوئے تھے أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا تھوڑا دن اگر آج ہی ہم سوئے ہون جب اپنے ناخن بڑھے ہوے اور سر کے
بال لمبے پائے تو قَالُوا بولے اونمین سے بعض کہ رَبُّكُمْ تمہارا رب أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ خوب جانتا ہی جتنی مدت
تم رہے ہو فَابْعَثُوا تو بھیجو أَحَدَكُمْ ایک کو اپنے مین سے بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ اپنے روپیہ سمیت جو یہ تمہارے پاس ہین
إِلَى الْمَدِينَةِ شہر افسوس کی طرف فَلْيَنْظُرْ تو چاہیے کہ بھیجا ہوا آدمی دیکھے کہ أَيُّهَا کون شخص شہر والون مین سے

أَزْكَىٰ طَعَامًا بہت پاکیزہ ہی کھانے کی راہ سے یعنی دیکھے کہ کس شخص کا کھانا بہت حلال اور پاکیزہ ہی اسواسطے کہ اونکے زمانے مین
اوس شہر مین ایسے لوگ تھے جو اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے اصحاب کہف کی غرض یہ تھی کہ اونکا ذبح کیا ہوا جانور کا گوشت لائے فَلْيَأْتِكُم
بِرِزْقٍ مِّنْهُ تو چاہیے کہ لاوے وہ بھیجا ہوا آدمی تمہارے واسطے روزینہ اوس پاک کھانے مین سے وَلْيَتَلَطَّفْ اور چاہیے کہ وہ
نرمی کرے خرید فروخت مین وَلَا يُشْعِرَنَّ اور بیخبر نہ رکھے بِكُمْ تمہارے حال سے أَحَدًا کسی شہر والے کو إِنَّهُمْ بیشک اوس
شہر والے کہ اکثر دقیانوس کے تبع ہین إِن يَظْهَرُوا اگر مطلع ہوجائینگے یا غالب ہو جائینگے عَلَيْكُمْ تمپر يَرْجُمُوكُمْ
سنگسار کرینگے تمکو أَوْ يُعِيدُوكُمْ یا پھیر لیجاینگے تمکو فِي مِلَّتِهِمْ اپنے دین مین وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا اور
نہ نجات پاؤگے جبکہ اوس دین مین آجاؤگے کبھی یعنی ہمیشہ عذاب ہی مین مبتلا رہوگے تملیخا جو اونمین بڑا کامل اور عاقل تھا اوسنے
یہ نصیحتین قبول کین اور شہر کی طرف چلا جب دروازہ پر پہونچا تو اوسکی وضعین متغیر دیکھین اور جب شہر مین آیا تو بازار محلون اور لوگون کی
شکلون اور رنگون کو اور ہی طور پر پایا حیرت غالب ہوئی آخر ایک نان بائی کی دکان پر آیا اور جو روپیہ اوسکے پاس تھا نان بائی کو دیا
کہ روٹی مول لے نانبائی نے روپیہ پر دقیانوس کا سکہ دیکھا خیال کیا کہ اس شخص نے کوئی خزانہ پایا ہی وہ روپیہ دوسری دکان پر اور
دکاندار کو دکھایا دم بھر مین یہ خبر بازار مین پھیلی اور تھانہ دار کو یہ خبر پہونچی اوسنے یملیخا کو بلا کر بہت دھمکایا اور باقی زر نقد طلب کیا
یملیخا بولے کہ مین نے خزانہ نہین پایا ہی کل اپنے باپ کے گھر سے یہ روپیہ مین نے لیا تھا آج بازار مین لایا ہون تھانہ دار نے اوسکے
باپ کا نام پوچھا جب یملیخا نے اپنے باپ کا نام بتایا تو کسی نے نہ پہچانا اونھین جھوٹا بنایا وہ ڈر کے مارے بولے کہ مجھے دقیانوس پاس لے چلو
وہ میری کیفیت سے آگاہ ہی لوگون نے ہنسنا اور مسخراپن کرنا شروع کیا اور یہ بات کہی کہ تین سو برس کے قریب مانگذرا کہ دقیانوس مر گیا
تو ہمارے ساتھ دل لگی کرتا ہی یملیخا بولے کہ مین تو دل لگی نہین کرتا تم میرے ساتھ مسخراپن کرتے ہو کل ہم کچھ لوگ اوس سے بھاگ کے پہاڑ مین
گئے ساتھیون نے آج کھانا لینے کو مجھے شہر مین بھیجا اسکے سوا اور کچھ مین نہین جانتا غرض کہ یملیخا کو بادشاہ پاس لیگئے اور کیفیت
بیان کی بادشاہ اپنے مصاحبون اور شہر کے شرفا کو ساتھ لیکر غار کی طرف چلا یملیخا آگے بڑھ کر غار مین آئے اور اپنے یارون کو
خبر کی بادشاہ بھی فورًا غار پر آپہونچا اور وہ تختی جو غار کے دروازے پر لگی تھی پڑھی اصحاب کہف کے نام اور کیفیت معلوم
ہوئی پھر بادشاہ اپنے ہمراہیون سمیت غار مین آیا اور اصحاب کہف کو دیکھا کہ چہرے بحال اور کپڑے نئے ہین دیکھ کر
سخت متحیر ہوکر سلام علیک کی اونھون نے جواب دیا حق تعالی اس حال سے خبر دیتا ہی وَكَذَٰلِكَ اور جسطرح اونھین
ہمنے جگایا اسی طرح أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ مطلع کر دیا ہمنے تندروس اور اوسکی قوم کو اونکے حال پر لِيَعْلَمُوا تا کہ یہ بات
جان لین کہ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ بیشک اللہ کا وعدہ بعث وحشر کے باب مین حَقٌّ صحیح اور درست ہی اسواسطے کہ اونکا سونا جاگنا
مرنے اور قیامت کے دن اوٹھنے سے بڑی مشابہت رکھتا ہی وَأَنَّ السَّاعَةَ اور دوسری یہ بات جان لین کہ روز قیامت
لَا رَيْبَ فِيهَا نہین ہی کچھ شبہہ اوسمین پھر حق تعالی نے اطلاع دی اون لوگون کے حال سے إِذْ
يَتَنَازَعُونَ جب جھگڑتے تھے اوس زمانے کے لوگ بَيْنَهُمْ آپس مین أَمْرَهُمْ اپنے دین کے کام کی بابت

بعضے کہتے تھے کہ حشر فقط ارواح کو ہوگا اور بعضے قائل تھے کہ روح اور جسد ساتھ ہی مبعوث ہونگے اسواسطے کہ وہ خدا جسنے
اصحاب کہف کی جانین نکالکر تین سو نو برس تک اونکے بدن تازہ رکھے اور نہ بگڑنے دیے اور پھر اونکے بدنون مین روح ڈالی اور
وہ جاگ اوٹھے وہ خدا سب لوگون کی جان لیلے اور اونکے بدن کے اجزا روک رکھے اور دوبارہ پھر روح ڈالنے پر قادر ہے بیت پیش
قدرت کارہا دشوار نیست ۞ عجز را با قدرت حق کار نیست ۞ لکھا ہے کہ اون جوانون یعنی اصحاب کہف نے بادشاہ کے حق مین دعا کی
اور اپنے ٹھکانون پر سو رہے اور اونکی روحین قبض کر لیگئین تفسیر ثعلبی مین مذکور ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
یہ آرزو ہوئی کہ اصحاب کہف کو دیکھیے پس جبرئیل امین نازل ہوے اور یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ آپ اونھین دنیا مین نہ دیکھینگے مگر اپنے
اصحاب مین سے چار بڑے بڑے صحابیون کو آپ بھیجین کہ اونھین آپکے دین کی دعوت کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیونکر
بھیجون اور جانے کا حکم کیسے کرون جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اپنی چادر مبارک بچھا دیجیے اور امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق
اور علی مرتضی اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حکم کیجیے کہ ایک ایک کونے پر بیٹھین اور اوس ہوا کو جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسخر تھی طلب
کیجیے اسواسطے کہ حق تعالی نے اوسے آپکا مسخر کر دیا ہی اور اوس ہوا کو حکم فرمائیے کہ اون چارون صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کو اوٹھا کر اوس
غار مین لیجائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور صحابہ کبار غار کے مونھ پر پہونچے اور پتھر ہٹایا اصحاب کہف کے کتے نے روشنی دیکھی
تو بھونکنا شروع کیا اور جھپٹا جب اوسکی نگاہ صحابہ کبار پر پڑی تو دُم ہلانے لگا اور سر سے اشارہ کیا کہ آئیے صحابہ کبار نے غار مین داخل ہوکر
کہا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حق تعالی نے روحین اونکے جسمون مین داخل کر دین پس اصحاب کہف اوٹھ کھڑے ہوے اور سلام کا جواب دیا
صحابہ کبار نے کہا کہ اللہ کے نبی محمد بن عبداللہ نے تمکو سلام کہا ہی اصحاب کہف نے جواب مین کہا کہ محمد رسول اللہ پر سلام ہو پھر صحابہ کبار نے
اونھین دین اسلام کی دعوت کی اور اونھون نے قبول کر لی اور پھر دوبارہ کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ کو ہمارا سلام پہونچانا پھر اپنے اپنے
مقام پر سو رہے اور پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خروج کے قریب زندہ ہونگے اور امام مہدی اونپر سلام کرینگے اور وہ جواب دینگے اور
پھر مرجائینگے تو قیامت کے دن اوٹھینگے غرضکہ جب تندروس اور اوسکے ساتھیون نے یہ حالات جو مذکور ہوے مشاہدہ کر لیے **فَقَالُوا**
ابْنُوا عَلَيْهِمْ تو بولے کہ بناؤ اونپر **بُنْيَانًا** ایک دیوار کہ لوگون کی نگاہ سے یہ پوشیدہ رہین یا اسواسطے کہ اوس بنا کے سبب سے
لوگ انکا مقام پہچانین **رَبُّهُمْ** اونکا رب **أَعْلَمُ بِهِمْ** خوب جانتا ہی اونکا حال جو لوگ جھگڑتے ہین اونکے باب مین اونمین سے
قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا کہا اون لوگون نے جو غالب ہوے **عَلَىٰ أَمْرِهِمْ** اونکے دین پر یعنی وہ لوگ جو حشر اجساد کے قائل تھے
بولے **لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ** البتہ بنائینگے ہم اونپر **مَسْجِدًا** ۝ مسجد کہ لوگ اوسمین نماز پڑھین **سَيَقُولُونَ** قریب ہی کہ
کہینگے یہود یا نصاری مین سے یعقوبیہ کہ اصحاب کہف **ثَلَاثَةٌ** تین آدمی تھے **رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ** چوتھا اونکا کتا تھا اونکا **وَيَقُولُونَ**
اور کہینگے نصاری مین سے نسطوریہ کہ **خَمْسَةٌ** پانچ آدمی ہین **سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ** چھٹا اونکا کتا ہی اونکا اور کہہ ڈالا جاتے ہین
وہ یہ بات **رَجْمًا بِالْغَيْبِ** ڈالنا ساتھ پوشیدگی کے یعنی یہ بات اپنی اٹکل سے یا خود گڑھ کر کہا جاتے ہین
وَيَقُولُونَ اور کہینگے مسلمان لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دینے سے کہ **سَبْعَةٌ** وہ سات آدمی ہین

وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ اور آٹھوان اونکا کُتّا اونکا ہی قُلْ رَّبِّيْٓ کہہ میرا رب اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ خوب جانتا ہی اونکا شمار مَّا يَعْلَمُهُمْ نہین جانتے ہین اونکے عدد کو اِلَّا قَلِيْلٌ ۃ مگر تھوڑے آدمی یعنی رسول مقبول اور اونکے صحابہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین بھی اون تھوڑے آدمیون مین سے ہون اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اصحاب کہف سات آدمی تھے اور اونکے یہ نام ہین یملیخا مکسلمینا مسلینا مرنوش دبرنوش شاذنوش اور چرواہے کا نام مرطونس ہی اور اونکے کتے کا نام قطمیر ہی اسکے ناموں مین اور بھی روایتین ہین سب مین جو کچھ صحت رکھتی ہی وہ یہی ہی جو بیان ہوئی تیسیر مین حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جہان کہین آگ لگے اگر یہ نام لکھکر وہان پھینکدین تو آگ فورًا بجھ جاتی ہی اور اہل تاویل کو اصحاب کہف کے باب مین بہت تاویلین ہین بعضے کہتے ہین کہ سات ابدال جنکے سبب سے ساتون اقلیمین قائم ہین یہ قصہ اونکا احوال ظاہر کرتا ہی اور کہف اونکا خلوتخانہ تھا اور کتا اونکا نفس حیوانی تھا اور بعضون کے نزدیک یہ اشارہ ہی روح عقل قلب نظر سمع شہوت قوت سر خفی کی طرف کہ کہف بدن سے علاقہ رکھتے ہین اور دقیانوس نفس امارہ ہی اور یہ باتین جواہر التفسیر مین مفصل لکھی ہین فَلَا تُمَارِ پھر تم نہ جھگڑو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْهِمْ اصحاب کہف کے باب مین اگر یہود ونصاریٰ جھگڑا کرین اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا مگر جھگڑنا ظاہری یعنی جھگڑے مین غور اور فکر نہ کرو جو کچھ قرآن مین ہی وہی پڑھ دو اور اونکی جہالت رد کرنے مین مشغول نہو وَّلَا تَسْتَفْتِ اور فتوی نہ لو یعنی نہ پوچھو فِيْهِمْ اونکے باب مین مِّنْهُمْ اہل کتاب مین سے اَحَدًا کسی کو لکھا ہی کہ تینون سوال جو مذکور ہوے جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھے تو آپنے فرمایا کہ اچھا کل آنا تو تمکو ہم جواب دینگے اور اتفاقًا اوسوقت انشاء اللہ آپنے نہین فرمایا پندرہ دن یا کچھ کم زیادہ وحی نہ آئی اور قریش نے طعن کرنا شروع کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکی باتون سے رنج ہوا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَلَا تَقُوْلَنَّ اور ہرگز نہ کہا کرو لِشَايْءٍ کسی بات اور کسی کام کو جسکا قصد رکھتے ہو کہ اِنِّىْ فَاعِلٌ یقینی مین کرنے والا ہون ذٰلِكَ غَدًا ۙ یہ کام کل اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ مگر یہ کہ چاہے اللہ یعنی یون کہا کرو کہ اگر خدا چاہے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اور یاد کر لیا کرو اپنے رب کی مشیت کو اِذَا نَسِيْتَ جب تم بھول جاؤ اور انشاء اللہ کہہ لیا کرو یا یاد کیا کرو اپنے رب کو جب اپنے تئین بھولا کرو اسواسطے کہ ذکر کی حقیقت یہ ہی کہ ذکر کرنے والا اوسمین فنا ہو جائے جسکا ذکر کرتا ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ ذکر حقیقی یہ ہی کہ ذاکر یعنی ذکر کرنے والے کا دل سر مذکور مین ہو یعنی اوسمین جسکا ذکر کرتا ہی اور ذاکر کی جان سر نور مین غیر عیان اور ظاہر ہو جاوے اور ظاہر بیان مین آئے مثنوی نی بیان گنجد اینجا نی عیان + نی سخن زنا ونی نام ونشان + ذکر و ذاکر محو گردد بالتمام + جملگی مذکور ماند والسلام وَقُلْ عَسٰٓي اور کہہ شاید اَنْ يَّهْدِيَنِ یہ کہ ہدایت کرے مجھے رَبِّيْ میرا رب لِاَقْرَبَ اوس چیز کی طرف جو بہت قریب ہی مِنْ هٰذَا اس شان اصحاب کہف سے جو کہ تم پوچھتے ہو رَشَدًا صواب اور بھلائی کی راہ سے اور چونکہ عنایت حق سبحانہ تعالیٰ سے لابد ہی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے بہت بڑی خبر بتا دی کہ وہ اصحاب کہف کا قصہ اور انبیاء علیہم السلام کا حال اور اگلی امتون کی کیفیت اور آیندہ ہونے والی باتین ہین وَلَبِثُوْا اور رہے وہ سب جوانمرد فِيْ كَهْفِهِمْ اپنے غار مین جب سوتے تھے ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ تین سو برس وَازْدَادُوْا

ع ۵

تِسْعًا ۝ اور زیادہ کیے نو برس اور لباب مین لکھا ہی کہ تین سو برس آفتاب کے حساب سے تھے اور نو برس اوسپر اور بڑھائے ہین کہ ماہتاب کے
حساب سے سال ہو گئے اسواسطے کہ شمسی اور قمری سال مین ہر سال گیارہ دن کے قریب فرق ہی اور تحقیق بات یہ ہی کہ تین سو برس شمسی
تین سو نو برس قمری دو تہائی انیس و زاویہ ہوتے ہین حدیث مین ہی کہ نصارا بولے ہم تین سو برس جانتے ہین نو برس نہین جانتے حق تعالی نے
فرمایا قُلِ اللّٰهُ کہہ خدا اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا خوب جانتا ہی اوس مدت کو جس تک وہ وہان رہے لَهٗ غَيْبُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسکے واسطے ہین چھپی چیزین آسمانون اور زمین کی اہل آسمان اور اہل زمین سے مخفی امور وہ جانتا ہی
اَبْصِرْ بِهٖ کیا خوب دیکھنے والا ہی ظاہر ہر موجود کو وَاَسْمِعْ اور کیا خوب سننے والا ہی ہر مسموع کو مَا لَهُمْ نہین ہی اہل زمین
اور اہل آسمان کے واسطے مِّنْ دُوْنِهٖ اوسکے سوا مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست جو اونکے امور کا متکفل اور متولی ہو وَّلَا يُشْرِكُ
اور نہین شریک کرتا ہی خدا فِيْ حُكْمِهٖٓ اپنے حکم مین اَحَدًا ۝ کسی کو موجودات علوی اور سفلی مین سے وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ
اور پڑھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وحی کی گئی ہی اِلَيْكَ تیری طرف مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ تیرے رب کی کتاب مین سے
کہ وہ کتاب قرآن ہی لَا مُبَدِّلَ نہین کوئی بدلنے والا اوسمین لِكَلِمٰتِهٖ اوسکی باتون کو جو اصحاب کہف کی شان مین اوسنے
بھیجین وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو مِنْ دُوْنِهٖ اوسکے سوا مُلْتَحَدًا ۝ کوئی پناہ صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ کافرون کے
رؤسا مین سے ایک گروہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت مین عرض کی کہ یہ کملی اوڑھنے والے بیقدر
لوگ جیسے صہیب بلال عمار خباب رضی اللہ عنہم جو آپکے مصاحب ہین انکے کپڑون مین بدبو آتی ہی اور ہمین تکلیف و ایذا پہونچاتی ہی ان لوگون کو
آپ اپنی مجلس مین سے نکال دیجیے تو ہم آپ کے پاس آیا کرین اور آپکی صحبت سے فائدہ اوٹھایا کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاصْبِرْ
نَفْسَكَ اور روک رکھ اپنے تئین کو اور صبر کر مَعَ الَّذِيْنَ اون لوگون کے ساتھ جو يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ عبادت کرتے ہین اپنے
رب کی بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ صبح شام اِن دونون وقتون سے یا فجر اور عصر کی نماز مراد ہی یا یہ مقصود ہی کہ دن رات وہ لوگ خدا کی
عبادت ہی مین مشغول ہین يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہین اوسکی رضامندی یا اوسی کو ڈھونڈھتے ہین اوسکے سوا اور
کسی کے طالب نہین ہین بعض کے نزدیک یہ آیت مدینہ مین نازل ہوئی اور اسکے نازل ہونے کا سبب یہ ہی کہ جنکی تالیف قلوب
کی گئی تھی اونمین سے ایک گروہ جیسے عیینہ ابن حصین اور اقرع بن حابس اور انکے مثل اور لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم عرب کے
اشراف ہین سلمان اور ابوذر اور مسلمان فقیرون کے پاس ہم نہ بیٹھ سکینگے اگر آپ انھین دور کر دین تو البتہ ہم لوگ آپ پاس آکر احکام
شرع سیکھا کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کرو اون فقیرون کی صحبت پر جو خدا کی رضامندی کے
واسطے شب و روز ہر وقت خدا کی رضا کے لیے اوسکی عبادت مین صبر کرتے ہین وَلَا تَعْدُ اور چاہیے کہ نہ درگذرین عَيْنٰكَ
عَنْهُمْ تیری آنکھین اونسے یعنی اونسے نظر نہ پھیر لو اور اونکے اغیار کی طرف التفات نہ کرو تُرِيْدُ چاہتا ہی تو زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا زینت زندگی دنیا کی جاننا چاہیے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا اور زینت کی طرف ہرگز میل
نہ تھا تو اس آیت کے یہ معنی ہین کہ اون لوگون کے ایسے کام نہ کرو جو آرائش دنیا کی طرف مائل ہین اسواسطے

جو شخص دنیا کی طرف مائل ہوتا ہی فقیرون سے کراہت امیرون کی طرف رغبت رکھتا ہی وَلَا تُطِعْ اور اطاعت نہ کر مَنْ اَغْفَلْنَا
اوس شخص کی کہ غافل کر دیا ہی ہمنے قَلْبَهٗ اوسکے دل کو عَنْ ذِكْرِنَا اپنی یاد سے اور وہ شخص امیہ بن خلف تھا اور اوسکے متبع لوگ
یا عیینہ اور اوسکا گروہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ فقیر مسلمانون کو اپنی صحبت اور مجلس سے نکال و حق تعالی نے
فرمایا کہ ہمنے اوسکے دل کو غافل کر دیا ہی وَاتَّبَعَ اور اوسنے پیروی کی ہی هَوٰىهُ اپنی خواہش نفسانی کی وَكَانَ اَمْرُهٗ
اور ہی اوسکا کام فُرُطًا۝ خراب اور ضائع یا حسرت اور ندامت اور ہلاکت کا سبب وَقُلِ اور کہہ اونسے جو چیز مین تمھارے
پاس لایا ہون یعنی قرآن اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ سچا پیغام اور صحیح بات ہی تمھارے رب کے پاس سے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ
پھر جو اوسکا ایمان لانا چاہے اوسے چاہیے کہ ایمان لائے وَّمَنْ شَآءَ اور جو نہ ایمان لانا چاہے فَلْيَكْفُرْ لا تو کہدو کہ
ایمان نہ لائے امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہ حکم وعید اور تہدید کا ہی اجازت اور اباحت کا حکم نہین اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ہی کہ یہ حکم خبر دینے کے معنی مین ہی یعنی جسے خدا چاہتا ہی کہ ایمان لائے وہ ایمان لاتا ہی اور جسے خدا چاہتا ہی
کہ کافر ہو جائے وہ بیشک کافر ہو جاتا ہی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ جس بات سے مشیت ازلی متعلق ہو چکی وہ نہ ٹل سکتی ہی
نہ بدل سکتی ہی بیت ہر کرا خواہی بران و ہر کرا خواہی بخوان ❊ حکم حکم تست و کس را چارہ جز تسلیم نیست ❊ اِنَّآ اَعْتَدْنَا بیشک ہمنے
تیار کر رکھی ہی لِلظّٰلِمِيْنَ ظالمون کے واسطے یعنی کافرون کے لیے نَارًا ا اَحَاطَ بِهِمْ ایسی آگ کہ گھیر لیا ہی اونھین
سُرَادِقُهَا ط اوسکے پردون نے جو آگ کافرون کو گھیرے ہو گی اوسکو ایسے پردے کے ساتھ تشبیہ دی ہی جسکے اندر اوسکے
لوگ ہون حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہی کہ آگ کے پردے چار دیواری ہی اوسکی گنندگی چالیس برس کی راہ ہو گی
کہ کافر اوسکے اندر ہونگے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا اور اگر فریاد کرینگے اور چلائینگے پیاس کے مارے تو يُغَاثُوْا بِمَآءٍ فریاد کو
پہونچائے جائینگے اور دوا پائینگے ایسے پانی کے سبب سے جو كَالْمُهْلِ کھلائے ہوئے تانبے کے مانند ہی کہ اوس پانی کو اونکے
مونھ کے پاس لیجائینگے تو يَشْوِي الْوُجُوْهَ ط بھون ڈالیگا اور جلا دیگا اونکے مونھون کو نہایت گرم ہونے کے
سبب سے بِئْسَ الشَّرَابُ ط برا پینا ہی وہ پانی وَسَآءَتْ اور بری ہی آگ مُرْتَفَقًا۝ رہنے کی جگہ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے خدا کا اور اوسکے رسول اور کتاب کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے
کام نیک اِنَّا لَا نُضِيْعُ بے شبہہ ضائع نہ کرینگے ہم اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ اجر اوسکا جو بہت نیک ہی عَمَلًا۝ ہے
عمل کی رو سے اُولٰٓئِكَ وہ مومنون اور اچھے لوگون کا گروہ لَهُمْ اونکے واسطے ہین جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ قیام
کرنے کے یعنی ایسی جنتین جنہین ہمیشہ رہینگے تَجْرِيْ بہتی ہین مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ نیچے سے اونکے مکانون کے
یا اونکے حکم سے نہرین يُحَلَّوْنَ گہنا پہنائے جائینگے فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ اون باغون مین کنگن جو بنائے گئے ہین
مِنْ ذَهَبٍ سونے سے زاد المسیر مین ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل ہی کہ ہر جنتی کے واسطے تین تین کنگن ہونگے ایک چاندی کا ایک
سونے کا ایک موتی اور یاقوت کا وَّيَلْبَسُوْنَ اور پوشاک پہنینگے ثِيَابًا خُضْرًا کپڑے سبز رنگ مِّنْ سُنْدُسٍ باریک لاہی کے

ثلثة

ثلثة

ع ۹

و استبرق اور ستبرق یعنی اطلس کے اپنے اپنے شوق کے موافق مُّتَّكِـِٔينَ فِيهَا تکیہ لگانے والے ہونگے بہشت مین عَلَى الْأَرَآئِكِ
تختون پر [illegible] عادت پر نِعْمَ الثَّوَابُ خوب اجر ہی جنت اور اوسکی ہر ایک نعمت وَحَسُنَتْ اور خوب ہین وہ تخت
مُرْتَفَقًا ع یعنی وہ بہشت خوب مقام اور آرامگاہ ہی وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا اور بیان کر مومنون اور کافرون کے
واسطے ایک مثال اور وہ مثال کیا ہی کہ رَّجُلَيْنِ دو مرد بھائی بھائی تھے بنی اسرائیل مین ایک یہودا یا یملیخا نام مسلمان دوسرا
قطروس یا فطرس نام کافر باپ کے ترکہ مین سے آٹھ ہزار دینار اونھین پہونچے ہر ایک نے چار چار ہزار دینار قبضہ کیا کافر نے تو اون
دینارون سے زمین تالاب اور گھر کی گرستی پیدا کی اور مسلمان نے چارون ہزار دینار نیک کامون مین خرچ کر ڈالے تو حق تعالیٰ
اونکے مال و حال سے خبر دیتا ہی کہ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا دیے ہمنے ایک کو اون دو مین سے جَنَّتَيْنِ دو باغ مِنْ
أَعْنَابٍ انگورون سے وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ اور گھیرا ہمنے اون دونون کو کھجورون سے یعنی کھجورون کے درخت ہمنے اونکے
گرد کر دیے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا اور پیدا کی ہمنے اون دونون باغون کے بیچ مین زَرْعًا ۝ کھیتی تاکہ وہان اناج اور میوے
اکٹھا ہو جائین كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ وہ دونون باغ آتَتْ أُكُلَهَا دیتے اپنے میوے اور محصول پورے وَلَمْ تَظْلِم اور
ظلم نہ کرتے یعنی کم نہ کرتے مِّنْهُ شَيْئًا اپنے مقرری میوے مین سے کچھ یعنی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک سال میوہ زیادہ پیدا ہوتا ہی ایک سال
کم اون باغون کا میوہ کبھی کم نہوتا وَفَجَّرْنَا اور جاری کردین ہمنے خِلَالَهُمَا نَهَرًا ۝ اون دونون باغون کے بیچ مین نہر پانی کی
تاکہ اوسکا پانی ہمیشہ پیا جاے وَكَانَ لَهُ اور تھا اوس کافر کے واسطے ثَمَرٌ بہت میوہ یعنی انگور اور کھجور کے سوا اور میوے بھی
اور خاص انھی دو میوون کا ذکر اس جہت سے ہی کہ یہ بہت تھے لکھا ہی کہ یہودا نے محتاج ہوکر اپنے بھائی کی طرف رجوع کی اور معیشت مین
اوس سے توقع رکھی قطروس بولا کہ میرا تیرا روپیہ تو برابر تھا مین نے یہ باغ اور گرستی پیدا کی میرے غلام بھی ہین نوکر چاکر بھی تو کیون
مفلس و پریشان حال ہو گیا یہودا نے جواب دیا کہ بھائی اوس مال سے تونے دنیا کے باغ مول لیے اور مین نے جنت کے باغ تونے دنیا مین
گھر بنایا مین نے جنت مین تونے اپنی شادی کی مین نے حور عین کا مہر ادا کیا تونے لونڈی غلام اور نوکر چاکر جمع کیے مین نے غلمان کی
طلبگاری کی قطروس نے اسے ملامت کرنا شروع کی اور یہ بات کہی کہ تونے زر نقد وعدہ کے بھروسے پر ہاتھ سے کھویا اور اپنے کو
ذلیل اور محتاج کر دیا فَقَالَ پھر کہا قطروس نے لِصَاحِبِهِ اپنے یار یعنی اپنے بھائی سے وَهُوَ يُحَاوِرُهُ اور وہ جھگڑتا تھا اوس سے
اور گفتگو کرتا تھا یعنی یہ کہتا تھا اور وہ جواب دیتا تھا کافر بولا کہ أَنَا أَكْثَرُ مین بہت زیادہ ہون مِنكَ مَالًا تجھسے مال
دنیا کی راہ سے وَأَعَزُّ نَفَرًا ۝ اور بہت عزت دار ہون اولاد اور خادمون کی وجہ سے پھر یہودا کا ہاتھ پکڑا وَدَخَلَ جَنَّتَهُ
اور داخل ہوا اپنے باغ مین وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ حالانکہ وہ ظالم تھا اپنی جان پر فخر اور خود بینی کے سبب سے پھر محبت دنیا کے
سبب سے قَالَ مَا أَظُنُّ بولا کہ مین گمان نہین کرتا أَن تَبِيدَ یہ کہ فنا ہو اور چک جاے اور نیست و نابود ہو جاے هَٰذِهِ
أَبَدًا ۝ یہ باغ میرا ہرگز یا مجھے یہ گمان نہین کہ یہ دنیا گذر جائیگی وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً اور مین گمان
نہین کرتا ہون قیامت کو کہ آنے والی ہو وَلَئِن رُّدِدتُّ اور اگر پھیرا جاؤن تیرے زعم کے موافق إِلَىٰ رَبِّي

اپنے رب کی طرف جیسا تو کہتا ہے اور مجھے اوٹھائیں تو لَاَجِدَنَّ ضرور ضرور پاؤنگا میں خَيْرًا مِّنْهَا بہتر ان باغوں سے
مُنْقَلَبًا ○ جگہ پھر جانے کی یعنی میں اُسکا مستحق ہوں کہ کل قیامت کے دن مجھے جنت ملے جسطرح آج یہ باغ ملے ہیں قَالَ لَهٗ
کہا قرطوس سے صَاحِبُهٗ اوسکے یار یہودا نے وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ حال آنکہ وہ جھگڑتا تھا اوسکے ساتھ کہ اَكَفَرْتَ کیا کافر
ہوگیا تو بعث ونشر کے انکار اور اوسمیں تردد کرنے کے سبب سے بِالَّذِيْ خَلَقَكَ اوسکے ساتھ جسنے پیدا کیا ہے تجھے مِنْ
تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر نطفے سے کہ مادہ قریب ہی یعنی تیرے باپ کو جو تیرا اصل مادہ ہے یا خود تیرے مادہ اصل کو
ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ○ پھر تجھے سڈول کردیا مرد بنا کر ہاتھ پاؤں درست کرکے لٰكِنَّا مگر میں کہتا ہوں کہ هُوَ اللّٰهُ وہ ہی
خدائے برحق رَبِّيْ میرا رب خاک اور نطفے سے میرا پیدا کرنے والا وَلَآ اُشْرِكُ اور نہیں شریک کرتا ہوں میں بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ○
اپنے رب کے ساتھ کسی کو وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ اور کیوں جب داخل ہوا تو جَنَّتَكَ اپنے باغ میں قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ
نہ کہا تونے کہ جو کچھ خدا چاہے وہ ہوگا یعنی وہ جو تونے کہا کہ میرے اس باغ کو ہرگز زوال نہوگا تجھے یہ کہنا چاہیے تھا کہ اگر خدا
چاہیگا تو رہیگا اگر وہ چاہیگا تو فنا ہوجائیگا اور تونے یہ کیوں نہ کہا کہ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نہیں کسی کو قوت مگر خدا کے سبب سے
یعنی تجھے چاہیے تھا کہ اپنی عاجزی کا تو اقرار کرتا اور یہ بات جانتا کہ اس باغ کی عمارت اور درستی جو تجھے میسر ہوئی جناب باری کی مہر اور
مدد سے ہے اِنْ تَرَنِ اَنَا اگر دیکھتا ہے تو مجھے اَقَلَّ مِنْكَ بہت کم اپنے سے مَالًا وَّوَلَدًا ○ مال اور اولاد کی رو سے
فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ تو قریب ہے کہ دے مجھے میرا رب باغ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ بہتر تیرے باغ سے دنیا میں یا آخرت میں
ایمان کی بدولت وَيُرْسِلَ اور بھیجے عَلَيْهَا تیرے باغ پر تیرے کفر کے سبب حُسْبَانًا بجلیاں یعنی سخت عذاب مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے
فَتُصْبِحَ تو ہو جائے تیرا باغ صَعِيْدًا ایسی زمین زَلَقًا ○ بے گھاس کی کہ اوس پر پاؤں پھسلے اَوْ يُصْبِحَ یا ہو جائے مَآؤُهَا
اوسکا پانی غَوْرًا زمین کے اندر فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ پھر نہ سکے تو لَهٗ اوس پانی کو جو زمین کے اندر ہوگیا ہے طَلَبًا ○ ڈھونڈھنا
یعنی اوسے ڈھونڈھنا جب تیری قدرت سے باہر ہے تو نہر میں لانا کیونکر ہو سکیگا لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے اوس مرد مومن کی بات
سچ کردی اور اوس باغ پر خرابی اور تباہی ڈالی وَاُحِيْطَ اور گھیر لیا گیا عذاب الٰہی بِثَمَرِهٖ اوسکے میووں کے ساتھ یعنی اوس کافر کے
باغ کے میووں پر تباہی آئی سب پھل اور درخت اور عمارت خراب و مسمار ہوگئی فَاَصْبَحَ پھر صبح کی قرطوس نے اور وہ خرابی
دیکھی يُقَلِّبُ ملتا تھا كَفَّيْهِ دونوں ہتھیلیاں اپنی یعنی حسرت کی وجہ سے ہاتھ ملتا تھا اور پشیمان ہوتا تھا عَلٰى مَآ اَنْفَقَ
اوس چیز پر جو اوسنے خرچ کیا تھا فِيْهَا اوسکی عمارت میں وَهِيَ اور حال یہ ہے کہ اوس باغ کی عمارتیں خَاوِيَةٌ
گر پڑی تھیں عَلٰى عُرُوْشِهَا اپنی چھتوں پر یعنی پہلے چھتیں گریں پھر اونپر دیواریں یا ٹٹیاں جو باندھی تھیں
پہلے وہ گریں پھر اونپر انگور کے خوشے بہرحال جب قرطوس نے وہ عذاب اور تباہی دیکھی تو ہاتھ ملتا تھا وَيَقُوْلُ اور کہتا تھا
کہ يٰلَيْتَنِيْ اے کاشکے میں لَمْ اُشْرِكْ نہ شریک کرتا میں بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ○ اپنے رب کے ساتھ کسی دوسرے کو
تاکہ میرے باغ میرے شرک کے سبب سے خراب تو نہوتے وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ اور نہ تھا اوسکے واسطے فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ

کوئی گروہ کہ مدد دیتی اوسے اور اوسکے باغ پر سے عذاب دفع کرتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے کہ وہ مدد کرنے پر قادر تھا
اور اوسنے مدد نہ کی وَمَا كَانَ اور نہ تھا وہ خود مُنْتَصِرًا مدد کرنے والا اپنی اور خدا سے بدلا لینے والا هُنَالِكَ وقت
وہین یعنی نعمت زائل ہونے کے وقت یا قیامت کے دن یا جزا دینے کے محل پر اَلْوَلَايَةُ مدد دینا اور یاری کرنا لِلّٰهِ خدا ہی کے
واسطے ہی بس الْحَقِّ دائم ایسا کہ سچا او ... کام کرنے والا ہی هُوَ خَيْرٌ وہ بہتر ہی ثَوَابًا ثواب دینے کی روسے
اون لوگون کو جو اوس سے بہت امید رکھتے ہین وَخَيْرٌ عُقْبًا اور بہتر ہو عاقبت کی روسے اوس بندے کے واسطے
جو ڈرتا ہی یعنی اوسکی طاعت کا انجام اور عاقبت بہتر ہی اوسکے سوا اور لوگون کی طاعت کے انجام وعاقبت سے اور صاحب تاویلات
دو مرد دون کو مثال دی ہی نفس کافر اور قلب مومن کے ساتھ اور دو باغون کو دنیا کی ہوا وہوس کے ساتھ کہ اونہین خواہشون کے
انگور مزون کی کھجور جار یا یون کی طرح فائدہ اوٹھانے کی کھیتی ہو اور باقی احوال ہین بھی اسی مثال کے موافق کلام کیا ہی اور تفسیر مین
مفصل ذکر ہوا ہی وَاضْرِبْ لَهُمْ اور بیان کر دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل جہان کے واسطے مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
مثال اونکی زندگی کی دنیا مین كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ مثل گھاس کے جو اگی ہی اوس پانی سے جو برسایا ہمنے مِنَ السَّمَاءِ ابر سے
یا آسمان کی طرف سے فَاخْتَلَطَ پھر ملی بِهٖ اوس سے نَبَاتُ الْاَرْضِ وہ اگی ہوئی گھاس اور زور پکڑ گئی اور خوب
بڑھی اور زمین اوسکے سبب سے تروتازہ ہو گئی فَاَصْبَحَ پھر صبح کی یعنی دوسرے دن وہ تروتازہ گھاس ہو گئی هَشِيْمًا
سوکھی ہوئی تنکے تنکے ایسی کہ تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ پراگندہ کر دیتی ہین اوسے ہوائین اور زمین سے اوڑا کر ہر طرف اوسے
لیجاتی ہین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہو اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز پر یعنی پیدا کرنے اور فنا کر دینے پر مُّقْتَدِرًا قادر
حق تعالی نے دنیا کی زندگی کو اوس گھاس کے ساتھ مشابہت دی جو مینھ کے پانی سے ہری ہو جاے اور بڑھنے لگے اور
جو اوسکے بڑھنے کی حد ہو وہانتک پہونچ جاے اور وہ وقت آئے کہ اوس سے نفع اوٹھائین صرف مین لائین اور ناگاہ باد فنا
اوس سے رک جلے اور وہ گھاس خشک اور بے فائدہ رہ جائے ایسی طرح آدمی زندگی اور نازکی کے سبب سے خوب نکلتا ہی
جیسے ہی اوسکی عمر کا حساب پورا ہو جاتا ہی موت آجاتی ہی اوسکا نخل مراد فنا کی لو ن سے خشک ہو جاتا ہی اور اوسکی آرزوونکے
کھریان برباد ہو جاتے ہین بیت بہار عمر ہیسے دلفریب رنگین ست ❊ ولے چہ سود کہ دارد خزان مرگ از پی لکھا ہی کہ رؤساے
عرب مال اور اولاد کے سبب سے ڈینگ اور فخر کرتے تھے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس وجہ سے طعن کرتے تھے کہ آپ
بے مایہ اور بے فرزند تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ مال اور بیٹے زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زینت ہین زندگی
دنیا کے زاد راہ آخرت نہین ہین اسواسطے کہ تھوڑے ہی زمانہ مین تلف اور فنا ہو جائینگے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ اور اچھے کام پایدار
جنکا پھل ابد الآباد باقی رہے خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ بہتر ہی تیرے رب کے پاس ثَوَابًا ثواب کی روسے وَخَيْرٌ اَمَلًا اور
بہتر ہی امید کی راہ سے یعنی نیک کامون الا آدمی جو کچھ امید رکھتا ہی آخرت مین حق تعالی سے پاتا ہی بعضے علما اس بات پر ہین کہ باقیات صالحات
پانچون وقت کی نماز ہی بعض کہتے ہین کہ پانچون کلمے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ باقیات مین

ع ۱۳

لا الٰہ الا اللہ و استغفر اللہ و صلی اللہ علی محمد و آلہ و اصحابہ و سلم یا اچھی باتین جنسے لوگون کے دل خوش ہون یا نیک نیتین جنکے سبب سے
اعمال قبول ہون یا نیک بیٹیان کہ ہن ستر ہن النار کے حکم پر نظر کرکے اپنے مان باپ کی خلاصی اور نجات کا سبب ہونگی امام قشیری
رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ باقیات الصالحات وہ عمل ہین جنمین طمع اور غرض کو لگاو نہو بلکہ وہ عمل خالص اللہ ہی کے واسطے ہون
تاکہ اونکا نتیجہ ہمیشہ رہ سکے اور یہ بھی اونھی امام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خلوص عمل کی یہ صورت ہی کہ عمل کو دیکھنا موقوف ہوجائے
یعنی تو یہ نہ دیکھ اور یہ نہ جان کہ یہ عمل مین کرتا ہون وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ اور یاد کر وہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوس روز کو کہ ہنکاوینگے ہم پہاڑون کو یعنی جڑ سے اوکھاڑ کر ہوا مین اوڑاوینگے وَتَرَى الْأَرْضَ اور دیکھے تو
زمین کو بَارِزَةً کھلی ہوئی پہاڑون کے نیچے سے اور سب مُردے زمین پر آئے ہونگے وَحَشَرْنٰهُمْ اور اکٹھا کرینگے ہم
سب کو یعنی جمع کرینگے موقف مین فَلَمْ نُغَادِرْ پھر نہ چھوڑینگے مِنْهُمْ أَحَدًا اونمین سے کسی کو بے اکٹھا کیے ہوے
وَعُرِضُوا اور پیش کیے جائینگے عَلٰى رَبِّكَ تیرے رب کے حساب پر صَفًّا کھڑے اور صف باندھے ہوے اور حق تعالی
اونسے فرمائیگا کہ لَقَدْ جِئْتُمُونَا تحقیق آئے تم ہمارے پاس ننگے اور اکیلے بے حشمت و وقار بے خدمتگار بے مال و بے منال
كَمَا خَلَقْنٰكُمْ جسطرح پیدا کیا تھا ہمنے تمکو أَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار کہ تم کچھ بھی نہ رکھتے تھے بَلْ زَعَمْتُمْ بلکہ تم گمان
کرتے تھے اور سمجھتے تھے أَلَّنْ نَجْعَلَ یہ کہ نہ کرینگے ہم لَكُمْ تمہارے واسطے مَوْعِدًا ایسا وقت جو ٹھہرا تھا وعدے کے
واسطے یا ایسا مکان جسکا وعدہ تھا حساب لینے کو یہ خطاب بعث و نشر کے منکرون کے واسطے خاص ہی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ
اور رکھے جائینگے نامۂ اعمال اہل محشر کے ہاتھون مین یا ترازو مین فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ پھر دیکھیگا تو گنہگارون کو مُشْفِقِينَ
ڈرنے اور انکار کرنے والے مِمَّا فِيهِ اوس چیز سے جو اونکے نامۂ اعمال مین لکھی ہوگی معصیت اور گناہ اور بھول گئے ہونگے
یعنی جب اپنے اعمال پر مطلع ہونگے تو اونپر خوف غالب ہوگا وَيَقُولُونَ اور کہینگے کہ يٰوَيْلَتَنَا ای وائے ہمپر مَالِ
هٰذَا الْكِتٰبِ کیا ہی اس اعمالنامہ کو کہ ہرگز لَا يُغَادِرُ نہین چھوڑا صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً گناہ صغیرہ کو
نہ گناہ کبیرہ کو إِلَّا أَحْصٰهَا مگر گن لیا ہی اون سب کو اور گھیر لیا اور نگاہ رکھا ہی وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا اور
پائینگے جو کچھ اونھون نے کیا ہی حَاضِرًا سامنے وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اور ظلم نہ کریگا تیرا رب أَحَدًا کسی پر نیکی گھٹا کے
یا برائی بڑھا کر وَإِذْ قُلْنَا اور یاد کر اوسے جبکہ کہا ہمنے لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوا فرشتون کو کہ سجدہ کرو لِآدَمَ آدم کے
واسطے فَسَجَدُوا تو سجدہ کیا سب نے إِلَّا إِبْلِيسَ مگر ابلیس نے كَانَ مِنَ الْجِنِّ تھا جن سے یعنی قوم بنی الجان
مین سے یا جن ایک گروہ ہی ملائکہ مین سے نور سے پیدا ہوے ہین اور پہلا قول بہت صحیح ہی اسواسطے کہ اسی آیت سے
جن کی ذریت ثابت کرتے ہین اور فرشتون کی ذریت نہین ہی اور ایک دلیل اور یہ ہی جو حق تعالی فرمایا ہی کہ فَفَسَقَ پھر باہر
ہوگیا عَنْ أَمْرِ رَبِّهٖ اپنے رب کے حکم سے فسقیت کے واسطے ہی یعنی عاصی ہوگیا اس سبب سے کہ اصل مین جنی تھا
أَفَتَتَّخِذُونَهٗ کیا بنا لیتے ہو شیطان کو وَذُرِّيَّتَهٗ اور اوسکی اولاد کو أَوْلِيَاءَ دوست مِنْ دُونِي سوا میرے یعنی

اونھین دوست بناتے ہو اور اونکی فرمانبرداری کرتے ہو اور میرے حکم مین عاصی ہو جاتے ہو وَهُمْ حالانکہ ابلیس اور اوسکی ذریت
لَكُمْ عَدُوٌّ تمھارے واسطے دشمن ہین بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ برا ہی ظالمون کے واسطے ابلیس اور اوسکی ذریت بَدَلًا
بدلا خداوند سے بعضے کہتے ہین کہ ذریت تابعون کے معنی مین ہی اور تابعون کو ذریت مجازاً کہتے ہین اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ
اوسکی ذریت ہی تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے جب ابلیس کو راندا تو اوسکی بائین پسلی سے اوسکی جورو کو پیدا کیا کہ اوسکا نام آدہ ہی اور
بیابان کی ریت کے شمار کے برابر اوسکے فرزند ہین اوسکی اولاد مین سے ایک مرہ ہی اور دوسرا لاقیس اور ولہان ہی عین المعانی مین
لکھا ہی کہ لاقیس طہارت مین وسوسہ ڈالتا ہی اور ولہان نماز مین اور بعضون نے برعکس کہا ہی اور پیر اتفاق ہی کہ اوسکی اولاد مین سے
زلنبور گلیون مین پھرتا ہی جھوٹ بولنے کم تولنے خیانت کرنے کا وسوسہ ڈالتا ہی اور اعور زنا کی راہون پر مقرر ہی اور مسوط
جھوٹون کا یار ہی اور داسم کھانے مین اوسکا شریک رہتا ہی جو شخص کھانا کھاتے وقت بسم اللہ نہین کہتا اور مدحش ظالمون پر
متعین ہی اور اونکو مختلف خواہشون پر رکھتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ شرید بھی اوسکی اولاد مین سے ہی اور مصیبت کے حال مین
رونے چلانے مونھ اور سر پیٹنے بال نوچنے گریبان پھاڑنے واویلا کرنے پر آدمیون کو آمادہ کرتا ہی مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ
نہین حاضر کیا مین نے شیطان اور اوسکی اولاد کو خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین پیدا کرنے کے وقت
کہ اونسے مشورہ کرون یا مدد چاہون وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ اور نہ اونکی جانین پیدا کرتے وقت کافرون کے ایک گروہ کا
اعتقاد یہ تھا کہ علوم غیبی پر جن مطلع ہین حق تعالی نے اونکے اعتقاد کی نفی کر دی اور فرمایا کہ آسمان زمین پیدا کرتے وقت وہ حاضر نتھے
کہ اوسکے غیب کی باتین جانین اور اپنی جانین پیدا ہونے سے بھی بیخبر ہین پھر تم کیون اونھین میری عبادت مین شریک کرتے ہو
وَمَا كُنْتُ اور نہین ہون مین مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ کر لینے والا گمراہ کرنے والون کو کہ ابلیس اور اوسکی ذریت ہی عَضُدًا
یار اور مددگار یعنی پیدا کرنے مین مین یار اور مددگار سے بے نیاز ہون وَيَوْمَ يَقُوْلُ اور یاد کر اوس دن کو بھی کہ کہیگا خدا یا فرشتہ
خدا کے حکم سے مشرکون کو کہ اپنی شفاعت کے واسطے یا اپنے اوپر سے عذاب دفع کرنے کو نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
پکارو چلا کر میرے شریکون کو جنھین تم گمان کرتے تھے کہ میرے شریک ہین شرکائی کی اضافت اونکے زعم کے موافق ہی اور
شاید کہ اونکی ذلت اور دھمکی کے واسطے ہو فَدَعَوْهُمْ پھر پکارینگے کافر بتون کو اور فریاد کرینگے اور داد چاہینگے فَلَمْ
يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ تو نہ جواب دینگے بت اونھین اور اونکی فریاد کو نہ پہونچینگے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کر دی ہمنے کافرون
اور اونکے معبودون کے درمیان مین مَّوْبِقًا جگہ ہلاکی کی یعنی جہنم کے میدانون مین سے ایک میدان ہم پیدا کرینگے وہ بڑی
ہلاکت کی جگہ ہوگی اور اون سب کافرون پر وہان ہم عذاب کرینگے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ موبق ایک گہرا میدان ہی
وہان پر لا الہ الا اللہ کہنے والون کو اون لوگون سے جدا کرینگے جو یہ کلمہ نہ کہتے تھے وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ اور دیکھینگے مشرک النَّارَ دوزخ کی آگ کو
چالیس برس کی راہ سے فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ تو یقین کر لینگے کہ وہ مُّوَاقِعُوْهَا گرنے والے ہین اوسمین وَلَمْ يَجِدُوْا اور نہ پائینگے عَنْهَا
اوس آگ سے مَصْرِفًا ایسا مکان کہ وہان پھر آئین یا بھاگ جانے کی جگہ نہ پائینگے اس جہت سے کہ سب طرف سے آگ نے اونکو گھیر لیا ہوگا

ع ۳

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور تحقیق کہ ہمنے بیان کردی اور مفصل کہدی فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثال کہ لوگ جسکے محتاج ہین اگلی امتون کے قصے کہ عبرت کا سبب ہو اور قدرت کاملہ کی دلیلین کہ بصیرت زیادہ
ہونے کا باعث ہو حکیم سنائی کہتے ہین کہ نظم حق تعالی بہ محض فضل عظیم + در کتاب کریم و حکم قدیم + انچہ ہر جملہ را بکار آید + گفتہ است
آنچنانکہ مے باید + وَكَانَ الْاِنْسَانُ اور ہی آدمی اَكْثَرَ شَيْءٍ بہت بڑھکر ہر چیز سے جو خدا نے پیدا کی ہی جَدَلًا ۝
جھگڑنے والا خصومت باطل کی راہ سے یعنی آدمی سب مخلوقات سے زیادہ جھگڑنے والا ہی اور کار حق مین اوسکی خصومت
بہت بڑھی ہوئی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ اس سے نضر بن حارث مراد ہی کہ قرآن شریف مین جھگڑا کیا کرتا تھا
یا ابی بن خلف مقصود ہی کہ بعث ونشر کے باب مین جھگڑتا تھا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اور نہین منع کیا اہل مکہ کو اور باز نہین رکھا
اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اس بات سے کہ ایمان لائین اور تصدیق کرین اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى جب آیا اونکے پاس ہدایت کا سبب
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا قرآن وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اور منع نہین کیا اس بات سے کہ وہ استغفار کرین گناہون سے
اور بخشش چاہین اپنے رب سے اوسکا ایمان لاکر اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ مگر اس بات کی طلب نے کہ آئے اونکے پاس سُنَّةُ
الْاَوَّلِيْنَ سنت اللہ کی جو اگلون کو ہلاک کرنے کے باب مین جاری تھی اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ یا آئے اونکے پاس عذاب
قُبُلًا سامنے یعنی ہلاک ہو جائین روز بلا مین وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اور نہین بھیجا ہمنے رسولون کو اِلَّا
مُبَشِّرِيْنَ مگر خوشخبری دینے والے اہل ایمان کو نعمت ابدی کی وَمُنْذِرِيْنَ اور ڈرانے والے مشرکون کو ہمیشگی
مصیبت سے وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جھگڑتے ہین وہ لوگ جو کافر ہو گئے ہین بِالْبَاطِلِ بیہودہ کہ معجزات کی
فرمائش کیا کرتے ہین معجزے ظاہر ہو چکنے کے بعد اور وہ لوگ یہ کیون کرتے ہین لِيُدْحِضُوْا تاکہ زائل اور باطل کر دین
بِهِ الْحَقَّ اوس جھگڑے کے سبب سے حق کو کہ قرآن مجید ہی یا دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ اور بنالیا ہی
قرآن کی آیتون کو یا میری قدرت کی دلیلون کو وَمَآ اُنْذِرُوْا اور اوس چیز کو جس سے ڈرائے گئے ہین کہ وہ قیامت اور عذاب ہی
یعنی قرآن کو اور آیتین جو عذاب کی وعیدین ہین اونھین بنالیا ہی هُزُوًا ۝ ہنسی کی بات وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم
مِمَّنْ ذُكِّرَ اوس شخص سے جو نصیحت کیا جائے بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ کہ وہ قرآن ہی فَاَعْرَضَ
عَنْهَا پھر مونھ پھیرے اوس سے اور قبول نہ کرے وَنَسِيَ اور بھول جائے مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ انجام اون کامون کا
جو آگے بھیج چکے ہین اوسکے دونون ہاتھ یعنی اپنے کفر اور گناہون کو بھولے ہوئے ہین اور اوسکا انجام نہین سوچتے اِنَّا جَعَلْنَا
بیشک ڈالدین ہمنے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر اَكِنَّةً پوششین اَنْ يَّفْقَهُوْهُ تاکہ نہ سمجھین اوسے وَفِيْٓ
اٰذَانِهِمْ اور اونکے کانون مین دیدی ہمنے وَقْرًا بھیٹھی تاکہ اوسے کما حقہ نہ سنین وَاِنْ تَدْعُهُمْ اور اگر پکارے تو اونھین
اِلَى الْهُدٰى اوس چیز کی طرف جو سبب ہدایت ہی یعنی ایمان اور قرآن فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا تو ہرگز ہدایت نہ پاینگے اِذًا اوسوقت
جب کہ تم اونھین دعوت کرو یعنی تمھاری دعوت سے راہ پر نہ آئینگے اَبَدًا ۝ ہرگز کبھی کفار مکہ مین سے وہ گروہ مراد ہی جسکا

نہ ایمان لانا حق تعالی کو معلوم تھا **وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ** اور تیرا رب بخشنے والا اور عیب چھپانے والا **ذُو الرَّحْمَةِ** رحمت والا ہی **لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ** اگر پکڑے خدا اونھین یعنی کافرون کو **بِمَا كَسَبُوْا** بسبب اوسکے جو کرتے ہین وہ گناہ یعنی شرک اور قرآن اور پیغمبر کی تکذیب تو **لَعَجَّلَ** البتہ جلد بھیجے **لَهُمُ الْعَذَابَ** اونکے واسطے عذاب دنیا مین **بَلْ لَّهُمْ** بلکہ عذاب مشرکون کے واسطے ہی **مَّوْعِدٌ** وعدہ یا وعدے کا وقت کہ وہ بدر کا دن ہی یا قیامت کا ہی وعدہ آئیگا تو **لَنْ يَّجِدُوْا** نہ پائینگے **مِنْ دُوْنِهٖ** خدا کے سوا **مَوْئِلًا**۝ پناہ اور بھاگنے کی جگہ **وَتِلْكَ الْقُرٰى** اور وہ دیہات جسکا قصہ ہمنے تمھین پڑھ کر سنایا یعنی حجر احقاف مؤتفکات **اَهْلَكْنٰهُمْ** ہلاک کر دیا ہمنے اونکے لوگون کو **لَمَّا ظَلَمُوْا** اوسوقت جب اونھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر اور تکذیب پیغمبر اور جھگڑے اور گناہ کے سبب سے **وَجَعَلْنَا** اور مقرر کر دیا ہمنے **لِمَهْلِكِهِمْ** اونکی ہلاکت کے واسطے **مَّوْعِدًا**۝ ع ایک وقت معلوم کہ جب وہ وقت آپہونچیگا تو نہ گھٹیگا نہ بڑھیگا تو قریش عبرت کیون نہین لیتے اور شرک اور نافرمانی سے دست بردار کیون نہین ہوجاتے سعید وہ ہی جو غیر کے سبب سے نصیحت پائے رشید الدین وطواط رحمہ اللہ تعالی نے اس کلام سعادت اعلام کے ترجمہ مین کہا ہی **قطعہ** نیکبخت آن کسے بود کہ دلش ٭ انچہ نیکو ترست بپذیرد ٭ دیگر آنرا چو پند دادہ شود ٭ او ازان پند بہرہ بر گیرد ٭ لکھا ہی کہ جب فرعون کے لوگ ہلاک ہوچکے تو حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو جمع کرکے خطبہ پڑھا کہ سننے والون مین شور مچ گیا سب لوگ وہ الفاظ کہتے اور اوسکے معنی اور حقیقت اور باریکیون مین متحیر ہوتے قوم کے بڑے آدمیون مین سے ایک شخص بولا کہ ای کلیم اللہ تمام روے زمین پر آپسے زیادہ کوئی بھی عالم ہی موسی علیہ السلام نے کہا کہ تمام عالم مین اپنے سے زیادہ اور کوئی عالم مین تو نہین جانتا اور بعضے کہتے ہین کہ فقط اونکے دل مبارک ہی مین یہ خیال گذرا اور زبان پر یہ بات نہ لائے تھے کہ حق تعالی نے اونپر وحی بھیجی کہ مجمع البحرین مین میرا ایک بندہ ہی اوسے علم خاص کے ساتھ ہمنے خاص کر لیا ہی اپنے مصاحبون مین سے ایک آدمی ساتھ لیکر اوس بندہ کی منزل اور مکان تک جاؤ اور اپنے ساتھ ایک بھُنی ہوئی مچھلی لیتے جاؤ کہ وہ تمھین اوسکی راہ بتادے حضرت موسی علیہ السلام نے تیاری کی اور اوس طرف چل نکلے **وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى** اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا تھا موسی علیہ السلام نے **لِفَتٰىهُ** اپنے شاگرد اور خادم کو کہ اوسکا نام یوشع تھا اور اوسکے باپ کا نام نون اور اوسکی والدہ کا نام افرایم اور اوسکے والد کا اسم شریف یوسف یہ کہا کہ خضر کے ڈھونڈھنے کے لیے **لَاۤ اَبْرَحُ** برابر چلا جاؤنگا مین **حَتّٰۤى اَبْلُغَ** یہان تک کہ پہونچ جاؤن **مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ** مجمع البحرین تک کہ خضر کا مکان ہی اور وہ جگہ تھی جہان روم اور فارس کے دو دریا ملے تھے اور کہتے ہین کہ وہ مقام افریقیہ ہی اور زاد المسیر مین طنجہ مغرب لکھا ہی اور در تجرید نوشیروان بھی کہا ہی غرضکہ موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ مین برابر چلتا ہون تاکہ اونکے مقام پر پہونچون **اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا**۝ یا چلون مین مدت دراز کہ اسّی سال کی ہوتی ہین یعنی جب تک اونسے ملاقات نہوگی سفر سے منھ نہ پھیرونگا **بیت** دست از طلب ندارم تا کار من بر آید ٭ یا تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید ٭ ای یوشع اس نیک بندہ کی تلاش مین تم میرے ساتھ رفاقت اور موافقت کرو یوشع علیہ السلام بولے کہ ہان مین آپکی رفاقت کو غنیمت جانتا ہون اور آپکے ساتھ ہون **مصرع** خوش ست آوارگی آنرا کہ ہمراہے چنین دارد ٭ پھر یوشع علیہ السلام نے

ع ٩

چند روٹیان اور بھنی ہوئی مچھلی اوٹھالی اور حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ چلے فَلَمَّا بَلَغَا پھر جب وہ دونون ہوپنچے مَجْمَعَ
بَيْنِهِمَا اوس جمع ہونے کی جگہ جو دو دریا کے بیچ مین ہی وہان چشمے کے کنارے ایک پتھر پر بیٹھے موسی علیہ السلام تو سو گئے
یوشع علیہ السلام نے اوس چشمے مین وضو کیا اونکے ہاتھ سے ایک قطرہ بھنی ہوئی مچھلی پر ٹپک پڑا فوراً زندہ ہوگئی اور دریا کی طرف چلی
اور یوشع علیہ السلام متحیر ہوے اور حضرت موسی علیہ السلام جاگے تو نہ یوشع علیہ السلام کے حال سے متعرض ہوے نہ مچھلی کی
خبر لی وہان سے چل نکلے اور سفر کی جلدی کے مارے نَسِيَا حُوتَهُمَا بھول گئے دونون اپنی مچھلی کو فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ
تو پکڑی مچھلی نے اپنی راہ فِي الْبَحْرِ دریا مین سَرَبًا ○ سرداب کی طرح کہ اوسمین جاسکتے ہین جہان مچھلی جاتی پانی اوسکے
اوپر اونچا ٹھہر جاتا اور زمین خشک ہوجاتی فَلَمَّا جَاوَزَا پھر جب مجمع البحرین سے چلے گئے قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے لِفَتٰهُ
اپنے جوانمرد یعنی یوشع علیہ السلام سے کہ چاشت کا وقت ہوا اٰتِنَا غَدَآءَنَا لاؤ صبح کا کھانا میرا کہ ہم بھوکے ہین کھائین اور
تھوڑی دیر استراحت کرین لَقَدْ لَقِيْنَا البتہ دیکھا ہمنے مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا اس سفر سے جو ہمنے کیا ہی نَصَبًا ○ رنج
اور سختی جب یوشع علیہ السلام دسترخوان لائے تو اونھین مچھلی کا حال یاد آیا قَالَ اَرَءَيْتَ کہا یوشع علیہ السلام نے کہ تمھین
کچھ خبر ہی اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ جب ٹھہرے تھے ہم اس پتھر پاس چشمے کے کنارے فَاِنِّيْ تو بیشک مین نَسِيْتُ
الْحُوْتَ بھول گیا مین مچھلی یعنی اوسکی کیفیت تمسے بیان کرنا بھول گیا وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اور نہین بھلایا مجھے اوسکا کر
اِلَّا الشَّيْطٰنُ مگر شیطان نے کہ مجھے باز رکھا اَنْ اَذْكُرَهُ اس بات سے کہ ذکر کرون اوسکا تمسے وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ اور
پکڑی مچھلی نے اپنی راہ فِي الْبَحْرِ دریا مین عَجَبًا عجب راہ کہ جہان جاتی تھی راہ کشادہ پیدا ہوجاتی تھی اور دریا کی زمین بھی
خشک ہوجاتی تھی قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ ذٰلِكَ یہ مچھلی کا قصہ مَا كُنَّا نَبْغِ وہ چیز ہی جسے تھے ہم ڈھونڈھتے
اسواسطے کہ حق تعالی نے مجھے وحی بھیجی تھی کہ وہ مچھلی مجھے اوس شخص کی راہ بتائیگی جسے ہم ڈھونڈھتے ہین فَارْتَدَّا پھر پھرے
عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا اپنے قدمون کے نشان پر قَصَصًا ○ پیروی کرتے ہوے یہانتک کہ اوس جگہ ہوپنچے جہان مچھلی دریا مین
گئی تھی وہانپر کشادہ اور خشک راہ دیکھی اوسمین داخل ہوے فَوَجَدَا تو پایا اون دونون نے عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ
ایک بندہ ہمارے بندون مین سے کہ محض اپنی عنایت سے اٰتَيْنٰهُ دی ہمنے اوسے رَحْمَةً رحمت مِّنْ عِنْدِنَا
اپنے پاس سے کہ وحی اور نبوت ہی یہ اون لوگون کے قول کے موافق ہی جو اونھین پیغمبر جانتے ہین یا دی ہمنے اوس بندے کو
درازی عمر یہ اون لوگون کے مذہب کے موافق ہی جو اونکی نبوت کے قائل نہین ہین وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہی ہمنے اوسے
مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ اپنے پاس سے ایسا علم جو ہمارے ساتھ خاص ہی اور بے ہمارے سکھائے ہوے کوئی وہ علم نہین جانتا
حقائق سلمی مین حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ سے منقول ہی کہ علم لدنی وہ ہی کہ خلق پر توفیق اور خذلان کا حکم کرین اور
بعضون نے کہا ہی کہ علم لدنی وہ علم ہی جو بے حاصل کیے اور حرف پڑھے ہوے حاصل ہوجاے صاحب کشف الاسرار نے
فرمایا کہ یہ علم جاننے والا محقق ہی جو کچھ پاتا ہی وہی زبان پر لاتا ہی فتوحات مین حضرت سلطان العارفین قدس سرہ سے

نقل ہی کہ علما کے ایک گروہ سے کہتے تھے کہ تمنے مردہ علم لیا مُردے سے اور ہمنے اوس زندہ سے علم لیا جو کبھی نہ مریگا **مثنوی**

گلشنے کز نقل روید یکدم ست ٭ گلشنے کز عقل روید خرم ست ٭ گلشنے کز گل دمد گردد تباہ ٭ گلشنے کز دل دمد وافرحتاہ ٭ علم چون بر دل زند یارے شود ٭ علم چون بر تن زند بارے شود ٭

لکھا ہی کہ جب حضرت خضر علیہ السلام کی جگہہ پر پہونچے تو اونھین دیکھا کہ تکیہ لگائے ہین اور اپنا کپڑا اونھپر ڈالے ہین موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا خضر علیہ السلام نے کپڑا اپنے مونھ پر سے ہٹا کر جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو حضرت موسی علیہ السلام بولے کہ مین موسی ہون بنی اسرائیل کا نبی حق تعالی نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمسے صحبت رکھون اور کچھ سیکھون اونھون نے جواب دیا کہ جو شخص یہ کہے کہ مین پیغمبر شریعت والا ہون وہ دوسرے سے کیونکر کچھ سیکھیگا اور کہا ہی کہ رسول ایسا چاہیے کہ جنکی طرف بھیجا گیا ہی اونسے اون اصول و فروع دین کا عالم زیادہ ہو جو اونکی طرف لایا ہو اور یہ علم اس قبیل سے نہین اوسکی تعلیم امور نبوت کے منافی نہین اور اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ اس قول کا موید ہی **قَالَ لَهٗ مُوْسٰى** کہا حضرت موسی نے خضر علیہما السلام سے **هَلْ اَتَّبِعُكَ** کیا پیروی کرون مین تیری **عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ** اس شرط پر کہ سکھاے مجھے **مِمَّا عُلِّمْتَ** اوس چیز مین سے جو تجھے سکھایا ہی **رُشْدًا**۝ ایسا علم کہ موقوف ہو رشد پر یعنی خبر پہونچانے پر **قَالَ اِنَّكَ** کہا خضر علیہ السلام نے تحقیق کہ تو **لَنْ تَسْتَطِيْعَ** نہ کرسکیگا تو **مَعِيَ صَبْرًا**۝ میرے ساتھ صبر موسی علیہ السلام نے کہا کہ کیونکر صبر نہ کرسکونگا خضر علیہ السلام نے کہا اس سبب سے کہ تم پیغمبر ہو تمھارا حکم ظاہر پر ہو شاید مجھسے ایسا کوئی فعل صادر ہو جو ظاہر مکروہ و ناپسند دکھائی دے اور تم اوسکی حکمت نہ جانو اور پھر صبر نہ کرسکو **وَكَيْفَ تَصْبِرُ** اور کیونکر صبر کریگا تو **عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ** اوس چیز پر کہ احاطہ نہین کیا تو نے **بِهٖ** اوس چیز کو **خُبْرًا**۝ علم کی رو سے یعنی تجھے اوسکا علم و حقیقت نہ پہونچا ہو **قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ** کہا موسی علیہ السلام نے قریب ہی کہ پائے تو مجھے **اِنْ شَآءَ اللّٰهُ** اگر چاہے خدا **صَابِرًا** صبر کرنے والا اوس چیز پر جو تجھسے دیکھون **وَّلَآ اَعْصِيْ** اور نافرمانی نہ کرونگا **لَكَ اَمْرًا**۝ تیری کسی کام مین **قَالَ** کہا خضر علیہ السلام نے کہ اے موسی **فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ** پھر اگر پیروی کرتا ہی تو میری **فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ** تو نہ پوچھ مجھسے **عَنْ شَيْءٍ** کوئی چیز جو بری معلوم ہو اور اوسکی صحت کی وجہ تو نہ جانے یعنی اپنی طرف سے ابتداے سوال نہ کرنا **حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ** جب تک مین پیدا کرون تیرے واسطے **مِنْهُ** اوس چیز سے **ذِكْرًا**۝ ایسا بیان جو تجھے دریافت ہو جائے موسی علیہ السلام نے قبول کیا اور دونون ساتھ چلے اور یوشع علیہ السلام اونکے پیچھے پیچھے تھے **فَانْطَلَقَا** تف پھر دونون گئے دریا کے کنارے یہانتک کہ کشتی کے قریب پہونچے اور کشتی والون سے استدعا کی کہ ہم بھی اسپر سوار ہونگے ملاح پہلے تو راضی نہین ہوے آخر حضرت خضر کو پہچانا اور اونکی بڑی تعظیم کی اور اوس کشتی پر جگہہ دی **حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ** یہانتک کہ جب بیٹھے کشتی مین اور دریا کے بیچ مین پہونچے حضرت خضر نے ایک تیر اوٹھا لیا اور لوگون سے چھپ کر **خَرَقَهَا** سوراخ کردیا کشتی مین **قَالَ اَخَرَقْتَهَا** کہا موسی علیہ السلام نے کہ کیا سوراخ کردیا تو نے کشتی مین **لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا** تاکہ ڈبووے تو کشتی والون کو اسواسطے کہ سوراخ کے سبب سے کشتی مین پانی بھر جائیگا اور پانی بھرنے سے کشتی ڈوب جاتی ہی

ع ٩ / ١١

لَقَدْ جِئْتَ بیشک لایا تو شَيْئًا اِمْرًا ○ چیز عجیب اور بری اور ناگوار قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ کہا خضر نے کہ کیا نہین کہا تھا مین نے کہ یقینی تو لَنْ تَسْتَطِيْعَ نہ کرسکیگا تو مَعِيَ صَبْرًا ○ میرے ساتھ صبر قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ بات مین بھول گیا تھا لَا تُؤَاخِذْنِيْ مواخذہ نہ کر مجھسے بِمَا نَسِيْتُ اوس چیز کے سبب سے جو مین بھول گیا ہون وَلَا تُرْهِقْنِيْ اور نہ پہونچا مجھے مِنْ اَمْرِيْ میرے کام سے عُسْرًا ○ دشواری یعنی میرے ساتھ سخت گیری نہ کرو اور اتنی بھول پر مجھے تنگ نہ پکڑو فَانْطَلَقَا پھر کشتی سے باہر نکل کر چلے یہانتک کہ ایک گانؤن مین پہونچے گانؤن کے باہر لڑکے کھیلتے تھے ایک لڑکا خوبصورت سرو قد سبزہ آغاز تھا اوسکا نام خوش تھا یا حیسور اور اوسکے باپ کا نام سلاس یا کماردی تھا اور اوسکی مان کا نام شاہو یہ یا رحمی تھا یہ لڑکا بھی لڑکون کے غول مین کھیل رہا تھا اور حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام چلے جاتے تھے حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا یہانتک کہ جب دیکھا ایک لڑکے کو جسکا ذکر ابھی ہوا خضر علیہ السلام نے اوسے لڑکون مین سے الگ بلایا اور ایک دیوار کی آڑ مین لیگئے فَقَتَلَهٗ لا پھر قتل کر ڈالا اوسے ذبح کرکے یا گلا گھونٹ کر قَالَ اَقَتَلْتَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا مار ڈالی تو نے نَفْسًا زَكِيَّةً ایک جان پاک بِغَيْرِ نَفْسٍ ط بغیر دوسری جان کے جسے اسنے مار ڈالا ہو یعنی یہ لڑکا قتل ناحق سے پاک ہی پھر بے قصاص اوسے تمنے کیون مار ڈالا لَقَدْ جِئْتَ بیشک لایا تو شَيْئًا نُّكْرًا ○ چیز بری

تمت

جلد اول ترجمہ اردو تفسیر حسینی مسمی بہ تفسیر قادری پارۂ اول الٓمّ سے تا پارۂ پندرھوان سبحان الذی ختم ہوئی فقط